ماشاء الله لا قوة الا بالله

جامع اللغات

١٢٩٣

در مطبع مرتضوی دهلی طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا فتحدى باقصر سورة من سورة مصاقع الخطباء من العرب العرباء
فلم يجد به قديرا وافحم من تصدى لمعارضته من فصحاء العدنان وبلغاء قحطان حتى حسبوا انهم سحر والتسحير ثم بين للناس
ما نزل اليهم حسبما عن لهم من مصالحهم ليدبروا آياته وليتذكر اولوا الالباب تذكيرا فكشف قناع الانغلاق عن
آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات هن رموز الخطاب تاويلا وتفصيلا وابرز غوامض الحقائق
ولطائف الدقائق ليتجلى لهم خفايا الملك والملكوت وخبايا القدس والجبروت ليتفكروا فيها تفكيرا ومهد لهم قواعد الاحكام
واوضاعها من تفويض الآيات والمائها ليذهب عنهم الرجس ويطهرهم تطهيرا فمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد
فهو في الدارين حميد وسعيد ومن لم يرفع راسه لاطفائه نبراسه يخشى دميا وسيصلى سعيرا فيا واجب الوجود ويا فائض الجود
ويا غاية كل مقصود صل عليه صلوة توازى غناره وتجازى عناره وعلى من اعانه تقريرا افض علينا من
بركاتهم واسلك بنا مسالك كراماتهم وسلم عليهم وعلينا تسليما كثيرا بعد حمد و نعت کے یہہ فقیر حقیر سراپا تقصیر قلیل البضاعۃ
عدیم الاستطاعۃ خادم العلما خاکپائے محمد عبد القادر غفر الله له ولوالدیه ولمشائخه بخدمات عالیات برادران دین
و محبان تقوی شعار کے بعد ادائے سلام سنت الاسلام کے عرض کرتا ہے کہ یہہ کتاب کامل النصاب عبارت قلیل و
مضامین کثیر مصداق خیر الکلام ما قل و دل قاطع بدعات کفر دافع سئیات فجور مسمی بجامع التفاسیر مصنفہ جناب
افادت مآب اسوة الکاملین حجت العارفین قدوة المحققین زبدة المدققین خاتم الفقہا والمحدثین مقبول بارگاہ رب
العالمین حضرت مولانا و مرشدنا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی مہاجر فی سبیل الله نور الله مرقدہ تلمیذ رشید
خاتم المحدثین وارث خادم سید المرسلین شہرۂ آفاق جناب مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ الله علیہ کی ہے
و سبب تالیف کا یہہ ہے کہ جب یہہ مولانا مرحوم نے دیکھا کہ پست ہوگئیں ہمتیں اور سست ہوگئے حوصلے بیچ تحصیل
علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کی اسواسطے اردو زبان میں بنظر افادۂ عام و خواص اور وسیلہ
نجات اخروی سمجھکر تالیف فرمایا ع روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامہ « من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

پس مولانا مغفور نے جزاہم عند ربہم جنت عدن ونفع الیہ بہ سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کی ساتہہ اس تفسیر تفاسیر مختلفہ
واحادیث صحیحہ اور مسائل فقہیہ وغیرہ مین جلوہ گر کیا کہ آجتک کوئی تفسیر زبان اردو ایسی نظر مین نہین آئی کہ اوس سی
ہر ایک خاص وعام مستفیض ومستفید ہوسکتا ہو بجز عالم کی کہ کلام ذو المثال کے ضمن مین عدہ باطر حلکے اشکال ودقائق
متعلقات علم سے رکہتا ہے کہ رفع اونکا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز میسر نہین مگر اسمین مطالب تفاسیر کو مناسبت دی
اسطرح ربط دیا ہے کہ اشکال مدققہ سمجہہ مین ہر ایک کے آنے لگین اسواسطے کہ بعد لکہنے آیۃ کے اول تو ترجمہ فتح الرحمن
مولفہ شاہ ولی اللہ رح محدث دہلوی کا زبان فارسی زبان اردو معہ علامت ف فتح اور پہر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر
کے سے اشارہ مو اور تفسیر مدارک سے ساتہہ لفظ مد اور جلالین سے بلفظ ح یا جلا اور تفسیر معالم التنزیل سی کفایہ لفظ
معا اور تفسیر بحر العلوم سے ساتہہ رمز بحر اور منثور کا بعینہ اور روح البیان سے ساتہہ لفظ روح اور بیضاوی سے ساتہہ
لفظ بعینہ کے لکہا اور بعد بیان چند آیات اور تفاسیر کے جو کچہہ آیات سے حاصل مطلب سمجہا گیا ساتہہ لفظ تنبیہ کے
اوسکو تشریح اور تصریح کر کے احادیث معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکہکر نام کتاب کا بعینہ لکہا
اور جس حدیث کی شرح سے لکہا ہے اوسکے اشارات بہی لکہدیے ہین مثلا اشارہ شرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
کا لفظ رع اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ ح یا حق اور سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ سید ہے
اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکہا ہے اوس جملے کو نقل کر کے آخر مین لفظ الخ کہ مخفف
الی آخرہ کا ہے لکہا تا طالب دیکہہ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بہی کچہہ اوپر حاشیہ کے درج کی تا اہل علم
بہرہ یاب ہون اور جس جگہہ فائدہ ترجمہ شاہ ولی اللہ رح یا شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ کا آیا اوسکو بہی درج کیا اور سبب
لکہہ لانے ترجمہ کا یہی ہے کہ ترجمہ فتح الرحمن سے ترکیب عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجہہ مین
آتا ہے بعض جگہہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکہکر نشانی کر دی گئی ہے جسکو شبہہ ہو اونسے دیکہہ لے پس
جس وقت کہ جناب ممدوح رحلت فرما ہوئے تو اونکے خلف رشید مجمع الاخلاق والحیا جناب نواب محمد نصیر الدین
خان صاحب سلمہ اللہ تعالے نے اوراق منتشرہ جابجا سے بہم پہونچا کر اوس گنج بے بہا کے ما بقیہ کو سنہ ۱۲۹۱ ہجری
مطبع مرتضوی مین چہپوایا ایزد متعال اس ستودہ صفات کو سلامتی وعافیت دارین کی عطا کرے مرام اقصا پہنچاوے
اور یہہ بہی واضح رہے کہ یہہ کتاب مستطاب تفسیر قرآن منیر الرحمان مصنفہ جناب فیض سحاب مورد بوارق الہی ومصدر
شوارق نامتناہی اسوۃ العارفین منتجۃ المحققین قدوۃ المدققین فقیہ السلف عمدۃ الخلف خاتم الفقہا والمحدثین مقبول
بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا مخدومنا مولوی محمد قطب الدین مغفور مرحوم نور اللہ مرقدہ کی بزمانہ سابق بقدر
نصف دو مرتبہ طبع ہو چکی تہی یک مرتبہ اخیر سے سورۂ زمر تک اور دوسرے مرتبہ سورۂ حجرات تک بعد اوسکے مولانا مغفور نے
سورۂ قاف سے تفسیر مذکور کو بیان فرمایا سورۂ ملک تک بعد ازان ممدوح مرحوم نے عزم ہجرت فرمایا چنانچہ بعد
ہجرت کے مکہ معظمہ مین رونق افروز ہوکر تفسیر مذکور سورۃ الطارق تک تصنیف فرمائی تہی کہ تقدیر الہی سے بقولہ تعالے
اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ازینجہان فانی بعالم جاودانی رحلت فرما گئے چونکہ تفسیر نصف
سیپارہ باقی رہ گئی تہی تو اکثر مسلمانان شایقان باعث اس بات کے ہوئے کہ تم اس تفسیر موصوف کو
تکملہ کرو تاکہ مردمان دینداران فیضیاب ہون ہرچند کہ اس فقیر حقیر ہیچمدان کو لیاقت تکملہ تفسیر مذکور کی نہ تہی لیکن

بحسب اصرار محبان دوستان کے اس فقیر خاکپائے علما و عدیم الفرصت نے موافق عبارت تفسیر سابق اگرچہ اوس
مرتبہ کو نہین پہونچی لیکن واسطے فائدہ عوام مسلمانان کے اختتام کو پہونچایا اور مشتی از خروارے حالات جناب
مولف اس تفسیر کے اس مقدمہ مین تحریر ہوتے ہین کہ حال تقوے و طہارت حضرت ایشان کا اظہر من الشمس
تہا اور حضرت مولانا مولوی محمد شاہ اسحق صاحب زبان مبارک سے فرمایا کرتے تہے کہ جسنے صحابہ رضوان اللہ
کو نہ دیکہا ہو وہ قطب الدین کو دیکہہ لے اور علم حدیث اور فقہ مین حضرت ممدوح وحید العصر تہے صاحب
تصانیف کہ اونکی کل تصانیف مقبول بارگاہ الٰہی ہین عوام مومنین اون سے منتفع ہوتے ہین قریب بیس کے
کتابین تالیف فرمائین تہین منجملہ اون کے مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کی سب سے اپنے زمانہ مین امام المحدثین
شمار کئے گئے اور چنانچہ یہہ کتاب موصوف اور حضرت الشان سے کرامات و خوارق بہی صادر ہوئے تہین
ایکدفعہ حضرت موصوف بعزم سفر حج جہاز مین تشریف رکہتے تہے پانی پینے کا ناپاک ہو گیا ناخدا نے کہا
کہ یہی پانی ناپاک پینے کو ملیگا حضرت ممدوح نے اوسکو سمجہایا کہ پانی پاک دوسرا موجود ہے اگر پانی پاک موجود
ہوتا تو خیر یہی پیا جاتا اوس جاہل نے حضرت کے فرمانے کو قبول نکیا حضرت ایشان نے جذبہ مین آکر قسم کہائی کہ
یہہ پانی ناپاک ہم ہرگز نہ پیوینگے اللہ تعالے ہمکو اپنی قدرت کاملہ سے پانی پاک پلا دیگا اوسیوقت
آسمان سے بقدرت خدا سے ابر آیا اور باران رحمت اسقدر نازل ہوا کہ تمام مردمان جہاز نے پانی بارش کا
جمع کر لیا وہ ناخدا مذکور یہہ حال دیکہکر نہایت حضرت والا کا معتقد ہوا اور حضرت ممدوح کا مرید
ہوا اور حضرت کی عبادت کا یہہ حال تہا کہ سفر و حضر مین آدہی رات سے جاگتے تہے اور
نماز تہجد ادا کرتے تہے اونکے بعد تعلیم علم حدیث و تفسیر و فقہ کے ورد وظائف درود وغیرہ پڑہتے تہے
اور رات دن مین تالیف کتب دینیات بہی کرتے تہے اور اکثر صیام مستحبات سال بہر مین ادا فرماتے
تہے اور تعویذ واسطے طالبان کے اکثر مرحمت فرماتے تہے۔ فوائد عملیات حضرت جناب والا کے
مجرب اور مشہور ہین اور وعظ اور درس بیوم منگل اور جمعہ مدام فرماتے تہے اور حضرت وعظ مین نہایت گریہ
زاری کرتے تہے غرض کہ جیسا کہ حال سہنے خائف اور لرزان اور ترسان خشیت الٰہی سے حضرت
ایشان کا دیکہا ایسا حال اوس زمانہ مین اور علماء کا نہ پایا گیا اور حضرت موصوف بلنیہ مصداق
اس آیتہ کے تہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور حضرت وقت بیماری کے دعا فرماتے
تہے کہ الٰہی میرا خاتمہ بالخیر احد الحرمین مین کیجیو وہ دعا حضرت کی اللہ جل شانہ نے قبول کی کہ حضرت
موصوف نے مکہ معظمہ مین بتاریخ ۲۷ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۹ ہجری مین انتقال فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللہم اغفر لمولفہ و استاذہ و ساعیہ
واغفر لی ولاستاذی ولمشائخی ولوالدی واجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک
واحفظ وصیتک یارب العالمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین تمت تمام شد تاریخ ۱۹ رمضان المبارک
سنہ ۱۲۹۲ ہجری فقط

سورۃ ق مکیۃ وھی خمس واربعون اٰیۃ وثلثۃ رکوعا

سورہ ق مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ مرسلات کی اور بعد سورہ حجرات کے اسلئے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر منافقون کا ہے
اور اوسکے اول مین ذکر کافرون کا اور اوسمین وجہین مناسبت کی ہین دونون مین اور آیتین اسمین پینتالیس ہین اور
رکوع تین اور کلمات تین سو ستاون اور حروف ایکہزار ایکسو چالیس بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے قٓ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ قسم قرآن با بزرگی کی کہ تو پیغمبر خدا کا
ہے قسم ہے اوس قرآن بڑی شان والیکی ہے تفسیر قرطبی نے کہا کہ یہہ ساری سورہ مکی ہی بقول حسن اور عکرمہ
اور عطا اور جابر کے اور کہا ابن عباس اور قتادہ نے کہ مکی ہی سوائے آیۃ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَ
مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ کے کہ یہہ مدنی ہی اور صحیح مسلم مین ام ہشام بنت
حارثہ بن النعمان سے ہی کہ کہا سنتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے اس سورۃ کو ہر روز جمعہ کے منبر پر جسوقت کہ خطبہ پڑہتے
اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونہون نے پوچہا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
عید الاضحی اور عید الفطر مین کہا اونہون نے کہ پڑہتے تہے دونون عیدونمین ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ
وانشق القمر اور اختلاف کیا گیا ہی ق کی معنونمین کہ کیا ہین پس کہا یزید اور عکرمہ اور ضحاک نے کہ وہ ایک پہاڑ ہے گہیرے
والا زمین کو زمرد سبز کا اور سبز ہو گیا ہے آسمان اوس سے اور اوسپر دونون کنارے آسمان کے ہین کہ آسمان اوسپر اوندہا رکہا ہے
اور جو کچہہ کہ لوگونکو ہاتہہ لگتا ہے زمرد سے ہوتا ہے ٹکڑا اوسی پہاڑ مین کا اور روایت کیا اسکو ابو الجوزا نے عبد اللہ
بن عباس سے اور کہا وہب نے کہ ... دو القرنین کل ق پاس پہنچے اوسکی چہوٹی چہوٹی پہاڑ پس کہا ق کو کون ہے
تو کہا اوسنے مین ق ہون کہا سکندر نے پس کہ یہ پہاڑ گرد تیرے کیا ہین کہا ق نے یہ رگین میری ہین اور نہین ہے کوئی شہر مگر کہ
اوسمین ایک رگ ہے میری رگونمین سے پس جبکہ چاہتا ہی اللہ یہ کہ زلزلہ پہنچے کسی شہر مین حکم کرتا ہی مجہکو پس ہلاتا ہون مین رگ اپنی
جو اوس شہر مین ہوتی ہی پس زلزلہ آتا ہی اوس زمین مین پس کہا سکندر نے ای ق خبر دی مجہکو کچہہ اللہ تعالی کی عظمت سے
کہا ق نے کہ بلا شبہ شان رب ہمارے کی بڑی ہے اور تحقیق پیچہے میرے ایک زمین ہے مسافت پانسو برس کی بیچ پانسو برس
کے اوسپر پہاڑ ہین برف کے بعض اونکے توڑتے ہین بعض کو اگر نہو وہ زمین ایسی تو البتہ جل جاؤن مین جہنم کی گرمی سے
پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہنم روی زمین پر ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہی اوسکی جگہ کو اور کہان ہی وہ زمین پہر کہا سکندر
نے کچہہ اور بیان کر مجہسے کہا ق نے کہ بلاشبہ جبرئیل عم کہڑے ہین آگے اللہ تعالی کے کانپتے ہین مونڈہے اونکے پیدا کرتا ہے
اللہ تعالی ہر کانپنی سی لاکہہ فرشتے پس وہ فرشتے کہڑے ہین آگے اللہ کے سر جہکائے ہوے پس جب حکم کرتا ہی اللہ اونکو کلام کرنیکا
تو کہتے ہین وہ لا الہ الا اللہ اور یہی مراد ہی قول اللہ تعالی کیسے یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا
لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا اور کہا زجاج
نے معنی ق کے ہین قضی الامر یعنے تقدیر جاری کی گئی اور کہا ابن عباس نے کہ یہ اسم ہی اسماء اللہ تعالی کیسے قسم کہائی
اللہ نے ساتہہ اوسکی اور اونہین ابن عباس سے ہی کہ ق اسم ہی اسماء قرآن سے اور یہی قول قتادہ کا ہی اور کہا قرطبی نے
کہ سرا ہی اللہ تعالی کے نامونکا مثل قادر اور قاہر اور قریب اور قدوس اور قاضی اور قابض کے اور شعبی نے کہا کہ سرا ہی سورہ
کا اور کہا ابو بکر وراق نے کہ معنی اسکے یہ ہین قف عند امرنا ونہینا ولا تعدھما یعنی ٹہیر نزدیک امر ہمارے کے اور نہی

ہمارے جی اور نہ بٹہرہ اندونونسی یعنی امر بجالا اور نہی سی باز رہ انکو ترک نکر اور کہا انطاکی نے کہ ق کے معنی ہین قرب
اللہ تعالی کا اپنی بندونسی جیسا کہ فرمایا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور دوسری جاہی فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ
عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ اور کہا ابن عطائی کہ معنی اسکی یہہ ہین اُقْسِمُ بِقُوَّةِ قَلْبِ حَبِيبِي مُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے
قسم کہاتا ہون مین ساتہہ قوۃ قلب حبیب اپنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جہت سی کہ اوٹہایا خطاب یعنے کلام الٰہی اور
نہ پہٹا دل اونکا بسبب عالی ہونی مرتبہ اونکیکے اور بعض نے کہا کہ اللہ ہی جانے کہ کیا مراد ہے اوسکی ق سی اور مجید یعنی شریف
کریم کثیر الخیر کے ہی کہ جو کوئی طلب کری اوس سے مقصود اپنا پاویگا اوسکو اوسمین اور بے پروا کرتا ہی ہر اوس شخص کو کہ پناہ
ڈہونڈہی اوس سے اور بی پروا کرنا محتاج کا نہایت کرم ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی مَا اٰمَنَ كُفَّارُ مَكَّةَ بِمُحَمَّدٍ
صلے اللہ علیہ وسلم یا یہہ جواب ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُحَمَّدًا اور بعضونے کہا جواب قسم ہی قَدْ عَلِمْنَا یا قول اللہ تعالے کا
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ یا یہہ ہی کہ تو پیغمبر خدا کا ہی یا یہہ ہی کہ اوٹہنا قبرون سی حق ہی ٥ جمل ٥ بحر معالم
مجید صاحب بزرگی اور شرف کا ہی اپنی غیر پر یعنی اور کتابون پر اور جسنے معانی اسکی معلوم کئے اور عمل کیا اون مضامین پر کہ
اسمین ہی بزرگ ہوا نزدیک لوگون کے بَلْ عَجِبُوا اَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ بلکہ تعجب کیا کافرون نے اس سے کہ آیا
پاس ڈرانیوالا اونہیکے قوم سی پس کہا اون کافرون نے کہ یہہ چیز ہی عجیب ٥ فتح ٥ بلکہ اونکو تعجب ہوا کہ آیا اون پاس ایک ڈر
سنانیوالا اونہین مین کا تو کہنے لگی منکر یہہ تعجب کی چیز ہی ٥ موضح تفسیر ڈرانیوالا اونہین سے یعنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کہ ڈراتے ہین اونکو ساتہہ آگ جہنم کی بعد بعث کے یہہ انکار ہی اونکی تعجب کرنیکا اوس چیز سی کہ نہین ہی تعجب اور وہ یہہ ہے
کہ ڈراتا ہی اونکو ساتہہ چیز خوفناک کے ایک شخص اونہین سے کہ جانتے ہین نسب اوسکا اور صدق اور امانت اور عدالت
اوسکی اور جو شخص ایسا ہوتا ہی نہین ہوتا مگر خیر خواہ اپنی قوم کا ڈرانیوالا اس سے کہ پہنچے اونکو مصیبت اور سبب سامنا ہے
وہ یہہ کہ کوئی چیز ڈرانیوالی آ پہنچی اونکی پاس لازم ہوتا ہی اوسکو یہہ کہ ڈرا دی اونکو اور جتنے [illegible] ڈراوے
نہایت خوفناک چیز سی اور انکار ہی اونکی تعجب کرنیکا اوس چیز سی کہ ڈراتا ہی اونکو کہ وہ بعث ہی [illegible] باوجود جاننے
اونکیکے اللہ تعالے کی قدرت کو اوپر پیدا کرنے آسمان اور زمین کے اور جو کچہہ انکے درمیان [illegible]
کی اور اقرار کرنے اونکیکے پہلی پیدایش کو اور باوجود گواہی دینے عقل کی اسکی کہ ضروری [illegible] تعجب
کیا جاتا اوس سے اور کہا [illegible] تعجب اونکو یہہ [illegible] طرف اللہ واحد کے اور بعضونے کہا کہ تعجب [illegible]
بسبب [illegible] اونکیکے ساتہہ بعث و نشور کی ٥ مدارک ٥ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ [illegible]
ہم حشر کئی جاوینگے ہم یہہ پہرنا ہی بعید عقل سی ٥ فتح ٥ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی یہہ پہرانا بہت دور ہی ٥ موضح تفسیر یہہ [illegible]
واسطے تعجب کے اور تاکید کے واسطے انکار کی بعید یعنی وہم سے یا عادت سی یا امکان سی ٥ [illegible] ٥ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ
الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ یعنی جو کچہہ کہ کہاتی ہی زمین اونکے بدن سے اور نزدیک ہمارے ایک کتاب ہے نگاہ رکہنی
والی یعنی لوح محفوظ ٥ فتح ٥ ہمکو معلوم ہی جتنا گہٹاتی ہی زمین اونمین سی اور ہمارے پاس لکہا ہی جسمین سب یاد ہی تفسیر
یعنی سارے مٹی نہین ہوجاتی جان سلامت رہتی ہی ٥ موضح ٥ کم کرتی ہی یعنی جو کچہہ کہ کہاتی ہی زمین یعنی گوشت اور خون اور
ہڈیان اونکی نہین فوت ہوتا اللہ تعالے کے علم سی کچہہ کہا سدی نی وہ موت ہی فرماتا ہی اللہ تعالے کہ تحقیق جانتا ہی اوسکو کہ مرتا ہے
اونمین سی اور اوسکو کہ باقی رہتا ہی یہہ رد ہی اونکے بعید جاننے کا رجوع کو یعنی جو اونہی کو اسلئے کہ جسکا علم ایسا لطیف

ہوا کہ جانتا ہی اون چیزون کو کہ ناقص کرتی ہی زمین مستم بدنون اور گوشتون اور ہڈیون موتی کیسے تو وہ قادر اونکو زندہ کرنیکے
بیشک یہ بہلی تہی حفیظ یعنی محفوظ ہے شیاطین اور تغیر اور پرانا ہونیسے در وہ لوح محفوظ ہی یا حافظ ہی یعنی نگاہ رکہنیوالی ہی اوسچیز کو کہ اوتاری ہے اوسمین
اور لکہی ہی اوسمین قسم شمار اونکے اور نامون اونکے ہے ۱۲ مدہ ۱۲ معالم کتاب یعنے لوح محفوظ کہ اوسمین سب کچہہ لکہا ہے
پس موت اور ناقص ہونا اونکے گوشتون اور ہڈیون کا اور بعث یعنی جی اوٹہنا اونکا سب ہمارے علم اور قدرت مین ہے
اور واقع ہوتا ہے ۱۲ بحر ۱۲ لوح محفوظ موتی سفید کی ہی ٹہیری ہوئی ہوا پر اوپر ساتوین آسمان کے طول اوسکا ایسا ہے
جیسے مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کے اور عرض اوسکا مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ۱۲ جمل ۱۲
بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ بلکہ دروغ نسبت کیے بانکو جس وقت کہ آئی اونکی پاس پس وہ بیچ ایک کام مضطرب
شوریدہ کے ہین ۱۲ فتح ۱۲ کوئی نہین یہ جہٹلانی لگی ہین سچی دین کو جب ان تک پہنچا سو وہ پڑ رہے ہین اوجہی بات
مین ۱۲ موضح ۱۲ **تفسیر** لفظ بل ہی اضراب اور انتقال ہی اونکی برائی سابقہ کی بیان سی طرف بیان اوس چیز کی کہ
بدتر ہی اور وہ جہٹلانا اونکا ہی نبوۃ کو کہ ثابت ہی معجزات ظاہرہ سی اور مراد حق سی قرآن ہی یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اور مریج کے معنی ہین مختلط اور کہا سعید بن جبیر اور مجاہد نے ملتبس کہا قتادہ نے کہ اس آیۃ مین دلیل ہی اسپر کہ جسنے
ترک کیا حق کو مختلط ہوئے اوسپر اور ملتبس ہوا اوسپر امر اوسکا اور ذکر کئی زجاج نی معنی اختلاط امر اونکے یہہ کہ کہتے ہین وہ نبی کو
کبہی شاعر کبہی ساحر کبہی معلم اور کہتے ہین قرآن کو کبہی سحر اور کبہی شعر اور کبہی کہانی اور کبہی مفتری یعنی دل سی بنائی بات
۱۲ معالم ۱۲ خ ۱۲ **تنبیہ** غور کرنا چاہی کہ ابتدا سورہ مین اللہ جل شانہ نی قرآن مجید کی قسم کہائی اور بیان بہی اوسکی
تکذیب پر غصہ ہوا کیا بزرگی قرآن مجید کی ثابت ہوئی اور اب اکثر لوگون نے اسکی تلاوۃ کو اور اوسپر عمل کرنیکو آپ ہی
چہوڑ دیا ہی اور اپنی اولاد سی بہی چہوڑا دیا اور اور علمون بے فائدہ بلکہ مضر جیسا کہ کہمین لگا کر مصداق اس حدیث کے ہوئے
ان من العلم جہلا یعنی بعضا علم سبب جہل کا ہی کیونکہ بے فائدہ علم مین مشغول ہونا چہوڑا دیگا علم ضروری کو کہ علم دین ہی
پس وہ علم سبب جہل کا ہوا علوم دینیہ سی افسوس صد افسوس کہ مالک حقیقی کے کلام پاک کو چہوڑ کر محروم ثواب
آخرت کیسے ہوں اور اس دنیا فانیہ کے فائدہ کے لیئے اور علوم واہیہ مین مشغول ہوکر مصداق اس آیہ کریمہ کے ہوئے
بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۱۲ پس ضرور پڑا کہ کچہہ حدیثین قرآن مجید کے فضائل
کی لکہوں تا لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوکر اسکی تلاوۃ اور عمل مین مشغول ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنے بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکہیں قرآن کو اور سکہاوین اوسکو
اور فرمایا لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ بعضون نے اسکے یہہ معنی کہی ہین کہ جو کوئی یاد کرے
قرآن اور پڑہے اوسکو نہین لگیگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعود سے بطریق مرفوع کی آیا کہ یہہ قرآن
مہمانی اللہ عزوجل کی ہی ان کی ہی اپس سیکہو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہوسکی تمسی بلا شبہ یہہ قرآن کمند
سعادت اللہ کی ہی استوار اور نور ہی ظاہر اور شفا ہی نافع ہی اور بچاؤ ہی یعنے آفات دارین سے اوس شخص کے لیئے
کہ تمسک کرے ساتہہ اوسکی اور نجات ہی اوسکے لیئے کہ پیروی کرے اوسکی نہین ادہر اودہر ہوتا ہی پس طلب اللہ
کی رضامندی کی کیجاوے اوس سے اور ٹہیڑہا نہین ہوتا کہ سیدہا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکی اور نہین
پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے پس پڑہو تم اوسکو کہ اللہ عزوجل اجر دیگا تمکو اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے

دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور میم حرف ہی اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالے بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنے بسبب عمل کرنیکے
اوسپر اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اور ونکو یعنی عمل نکرنیسے اور فرمایا جسکے دلمین نہین ہی قرآن مین سی کچھہ
وہ مانند گھر ویران کی ہی اور یہہ بہی فرمایا کتاب اللہ اوسمین ہین خبرین ماقبل تمہاری اور خبرین مابعد تمہاری اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمہارے ہی قرآن فرق کرنیوالا ہی حق او باطل مین نہین ہزل جو کوئی چہوڑدے اوسکو جبارونمین سے گردن
توڑی اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈہونڈہی ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کری اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی استوار اور
وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑہی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سی طرف باطل
کے اور نہین ملتین ساتھہ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سی اور تمام نہین ہوتے
عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹہیری جن جسوقت کہ سُنا اونہون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونہون نے بلاشبہ
ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بہلائی کے جسنے خبر دی ساتھہ بہلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرت ہین سچ کہا اور جسنے
عمل کیا اوسپر ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھہ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکی راہ دکہایا گیا طرف
صراط مستقیم کی پکڑ اوسکو سیدہا اور فرمایا آنحضرت نی کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیکوکار ونکے ہے اور
مثال اوس شخص کی کہ پڑہتا ہی قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لئے دوہرا ثواب
ہی اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتہہ فرشتون بزرگ نیکوکار کی ہی اور فرمایا
مثل اوس مومن کی کہ پڑہتا ہی قرآن مانند ترنج کی ہی کہ مزا اوسکا اچہا ہی اور خوشبو اوسکی اچہی اور مثال اوس مومن
کی کہ نہین پڑہتا قرآن مانند کہجور کی ہی کہ نہین خوشبو اوسکی لئی اور مزا اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی
کہ نہین پڑہتا ہی قرآن مانند مثال اندرایک پہل کی کہ نہین اوسمین خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس
منافق کی کہ پڑہتا ہی قرآن مانند ریحان کی کہ خوشبو اوسکی اچہی اور مزہ اوسکا تلخ اور فرمایا پڑہا کرو تم قرآن
اسلئے کہ وہ اویگا شفاعت کرنیوالا واسطے اصحاب اپنی کی اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنی صاحب کے پاس دن قیامت کے جسوقت
کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مسافر کی پس کہیگا اوسکی لئی کہ آیا پہچانتا ہی تو مجکو پس کہیگا یہہ اوسکو کہ نہین پہچانتا
مین تجکو پس کہیگا قرآن کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تہا مینے تجکو دوپہرون کو اور بیدار رکہا تہا مینے تجکو
راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑہتا تہا اور جاگتا رہتا تہا اور تحقیق ہر تاجر پیچہے ایک تجارت کی تہا اور تو آجکے دن
پیچہے ہر تجارت کی ہی یعنی تجکو یہان طرح بطرح کی فائدی ہین پس دیجاویگی بادشاہت اوسکی دائین ہاتہہ مین اور
خلد اوسکی بائین ہاتہہ مین اور رکہاجاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائی جاوینگے والدین اوسکے دو جوڑی کہ نہین قیمت
کر سکینگے اونکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکی کہ کس سبب سے پہنائی گئی ہم یہہ پس کہاجاویگا کہ یہہ دونون بسبب سکہنے
اور عمل کرنی فرزند تمہاری کی ہی قرآن پر پہر کہاجاویگا کہ پڑہ اور چڑہ جنت کی درختون مین اور اوسکے بالاخانون مین
اور وہ چڑہتا رہیگا جب تک کہ پڑہتا رہیگا ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سی اور فرمایا کہ جسنے سنی
ایک آیۃ کتاب اللہ سی لکہی جاتی ہی اوسکے لئی نیکی مضاعف اور جسنے پڑہی ایک آیۃ کتاب اللہ عز وجل کیسے ہوگا
اوسکی لئی نور دن قیامت کی اور فرمایا کہ جسنے پڑہا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنے ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا

ف حافظ و عالم مراد ۱۲ ایک ثواب پڑہنے کا اور ایک مشقت کا اور یہی کی نیکی ۔۔۔ ثواب ۔۔۔ ہوا ملائکہ کے ساتھ ۔۔۔ ۱۲ ف صحابہ ۔۔۔ جو کہ پڑہتی قرآن کو اور عمل کرتی ۔۔۔ ۱۲ ف ۔۔۔ ف یعنی اگر دنیا مین ۔۔۔

اوسپر کہ اونمین ہی پہنائی جاوینگی مان باپ اوسکے تاج ان قیامت کے کہ روشن زیادہ ہوگا بنسبت روشنی آفتاب کے بیچ گہر کے دنیا کے
گہرونمین ہے اگر ہو آفتاب گہر کے اندر پس کیا ہی گمان تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکی مان باپ
کا یہہ رتبہ ہوگا تو اوسکا کیا کچہہ ہوگا اور فرمایا نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑہے قرآن پہر بہول جاوے اوسکو مگر کہ ملیگا
اللہ تعالے سے روز قیامت کی اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہاتہہ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے
قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے ایسحالمین کہ اوسکی مونہہ کی ہڈیان نکلی
ہونگی نہین ہوویگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنی عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ نرکہی ویسیہی اوسکے لئے یہہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کیمین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کی ہی مسلمانون کی بیت المال مین
ہر برس مین دوسو دینار چاہیین اور حامل قرآن کے لئی ایک دعا مستجاب ہے اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کری قرآن پر
پس حلال جانی اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین
اوسکے گہر والونمین سے دن قیامت کی سب اوسکے ایسی ہونگے کہ اون پر جب ہوگی اونکی لئی آگ جہنم کی اور فرمایا نہین
سمجہا وہ شخص کہ پڑہا قرآن کو پہلے تین دن کے یعنی تین دن سے کم مین پڑہنا مکروہ ہی اور علمانے کہا ہے کہ ہر مسلمان
کو لازم یون ہی کہ ہفتے مین ایک ختم ضرور کیا کری اور سات دن مین پڑہی تو درجہ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل
فَمِی بِشَوْقٍ کی پہلی دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتہی دن نو پانچوین دن گیارہ چہٹی دن تیرہ
ساتوین دن سورہ ق سی آخر تک امام غزالی نی یہ ڈہنگ احیا مین صحابہ کرام سی نقل کیاہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جسنی قیام کیا یعنی رات کو ساتہہ دس آیتون کی نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنی قیام کیا ساتہہ سوآیتون کے
لکہا گیا قانتین سی یعنی طاعت وعبادت کرنیوالونمین اور جسنی قیام کیا ساتہہ ہزار آیتوں کی لکہا گیا مقنطرین سے یعنی
تودہ تودہ ثواب حاصل کرنیوالونسی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیی مگر دو شخصون پر ایک
تو اوسپر کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
دوسرا اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گہر مین اللہ کی گہرون مین تلاوت کرتی ہین کتاب اللہ کی اور پڑہنا پڑہانا کرتی
ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہے اون پر سکینہ یعنی تسکین خاطر اور ڈہانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گہیر لیتی ہین اونکو
فرشتی اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر معالم
کہتا ہے کہ بہر رنگ جیسیکہ حکم کئی گئی ہین ساتہہ اتباع احکام قرآن کی اور محافظت کرنیکی اوسکی حدود مین ویسیہی
حکم کئی گئی ہین ساتہہ تلاوت اوسکیکی اور حفظ حروف اوسکیکی اوپر خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رضی
اور حکم کئی گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قراۃ سی کہ موافق ہی خط مصحف مذکور کی جو کہ پڑہی ہے قرا معروفین
نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نی اونکی اختیار کرنی پر نہی اور وہ سات قراتین
ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراتین اور ہین کہ اونکی متواتر ہونیمین
اختلاف کیا ہی علما امت نی اور وہ قرائتین ابوجعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کے ہین کہ اونکی ملانی سے
دس ہوجاتے ہین اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکی ملانی سی سب چودہ ہوجاتی ہین

ده اتحاف وغیره مین مذکور ہین یہ چار باتفاق امت کی شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانی مین معمول ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو قرآن نہ جاننا چاہئیے بلکہ اکثر علمانی کہاہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کری منع بزجر کرنا چاہئی اوسکو اگر باز نہ آوی تعزیر اوسکو دینی چاہئی اور عاصی ہوتا ہے، اور سات قرارتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتہہ جس قراۃ کے اونمین سی کہ پڑہے جائز و صحیح ہے اور تین مین اختلاف ہے جو کہ متواتر جانتی ہین اونکی نزدیک نماز ساتہہ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جانتی ہین صحیح نہین ہوگی ۵ بحر العلوم ۱۲ اور باقی فضائل قرآن مجید اور بعض سورتون کے مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین دیکھنے چاہئے اور بعض سورتون وغیرہ کے فضائل جو تفسیر عزیزی اور تفسیر درالمنثور مین بہت بکار آمدنی تہی لکھتا ہون تا بہائی مسلمانون کو مفید ہون اور سرگرم ہون بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے لکہاہی مولنا عبد العزیز رحمۃ اللہ نے کہ کہاہی مفسرین نی کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق سی ہراسان تہے واسطے نجات پانیکے غرق سی بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا کہا کشتی اونکی غرق سی سالم رہی پس جب بسبب اس آدہی کلمی کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر ابتدا کار مین مواظبت کریگا کیونکر نجات سے محروم ہوگا اور لکہاہی علمانی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس[19] حرف ہین اور موکل دوزخ کے بہی انیس[19] ہین ساتہہ ہر حرف کی بلا ہر ایک کی اونمین سی دفع ہوسکتی ہی اور یہہ بہی لکہاہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتون کی لئی تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور انیس باقی کی لئی یہہ انیس حرف دئے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ اون انیس ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کری یعنی ان حرفون کی برکت سی وہ ساعتین بہی عبادۃ مین لکہی جاوین اور یہہ بہی لکہاہی علمانے کہ سورہ برارت کو کہ مشتمل ہی اوپر قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکہا اور وقت ذبح کے بہی مقرر فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلئے کہ صورۃ ذبح کی صورۃ قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت وہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کری یقین ہے کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محفوظ ہوگا اور خواص اس آیۃ کیسے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی پاتخانہ کو جاوے تو چاہئی کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکے اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور دشمنان دنیوی اوسکے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچہو کے کاٹے ہووان کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتہہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تہی یعنی پڑہ کر دم کرتی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دار قطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیاہی کہ اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اس سورہ کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑہنے اس سورہ کی اوپر مقام درد اونکیلے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچہونے پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر دم کیا تو ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی مقدر ہو یعنی موت سی کوئی چیز بچا نہین سکتی اور عبد

فضائل بعض سورتون

فضائل سورہ فاتحہ

اور عبد بن حمید اپنی سند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہی ثواب مین اور ابوالشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ چار چیزین عرش کے گنج سی مجکو دین ہین اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اوس گنج سے کسیکو نہین پہنچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور سورۂ کوثر اور ابونعیم اور دیلمی نے ابو درداء سی روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اوس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ترازو کی ایک پلڑہ مین رکہے اور تمام قرآن کو دوسرے پلڑہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کی برابر ہو اور ابوعبید فضائل قرآن مین حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابوالشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابونعیم کی مین وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنہ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنی کا اپنے سر چار بار اتفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابوالشیخ کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکے حاجت چاہی اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نی اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب اور مشائخ کی اعمال مجربہ مین مذکور ہی کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہی ہر مطلب کے لئے پڑہنی چاہیے اور اوسکے دو طریق ہین اول تو یہہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہو گا حاصل ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرا یہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بی قید ملانے میم کے ساتہہ لام کے ستر بار پڑہے بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے تیسرے مہینے مین اسیطرح کری اور لکہنا اس سورۂ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کے پہر دہو کر پلانا اسکا واسطے شفاء امراض مزمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد ون کے لئے سات بار پڑہ کر دم کرنا اسکا مجرب ہے

اور سورۂ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت وجاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کونسی سورۂ قرآن کی پڑہی ہے ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۂ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۂ اور سورۂ بقرہ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورۂ بقرہ کو ساتہہ

حقائق ودقائق اوسکیلیے بارہ برس کے عرصے مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کرکر طعام وافر پکاکر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سے بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک بیچ پڑہنے سورہ بقرہ
کے توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کے ختم کی غرضکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارون کے نزدیک سورہ
ایسے عظمت رکہتی تہی اور خواص تجربہ اس سورت کی سی یہ ہی کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکیکے
عافیت منظور ہوا وسکے روبرو بہار ہو بہد اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سی پڑہکر دم کرے اور وہ لڑکا ہی بہار منہ ہو
فضل الہی سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلتی کی اور اگر نکلی گی ہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہی کہ جسوقت
پڑہنا اس سورۃ کا شروع کرے تو اڑہائی پاؤ چاول اور دہی اور کہانڈ اوسپر ڈالکر اوسی مجلس بہت [illegible] مستحق کو
کہانیکی لئی دی تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رح کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کا حدیث [illegible] فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور
ایسیہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین
وقت سونیکی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اوسکے لئے
نور نزدیک قراءۃ اوسکیکے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ
اوسکے لئی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورہ کہف نہین داخل ہوگا
اوسمین شیطان اوس رات اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہین یہہ آیتین اخیر سورہ کہف کی ان
الذین امنوا سے اخیر سورۃ تک وقت سونیکے اور دعا کی اوٹہنی کی کہ فلانی وقت مین اٹہون اوسیوقت
اوٹہیگا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتین بعد عشاء کے اسطرح کہ پڑہین
پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون تبارک الذی
اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکے لئی ثواب مانند چار رکعتون کے کہ لیلۃ القدر مین پڑہے اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشاء
کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب رض سے ہی کہ جسنے پڑہین رات کو الم تنزیل
السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سے ستر
برائیان اور بلند کئی جاتے ہین اوسکی لئی ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہین الم تنزیل
اور تبارک رات مین لکہتا ہی اوسکی لئی اللہ تعالے ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن
ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ سورہ یس نام رکہی گئی ہی توریت مین معمہ کہ مشتمل ہی دنیا اور آخرۃ کی بہلائیون کو اپنی پڑہنے والیکے لئے
اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا اور آخرۃ کی اور دفع کریگی اوس سے ہول آخرۃ کے اور نام رکہا گیا ہی اسکا دافعہ
اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی اپنی پڑہنے والیسے
ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر بیس حجون کے ہوتی ہی اوسکے لئی اور جو کوئی
سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لئی سو دینار کے کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکھ کر پیوے اسکو داخل

کرتی ہی اوسکی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ
اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ
یٰس ہیری امت کی ہر انسان کے دلمین ہو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر
پڑہنے یٰس کے ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا کہ جسنے پڑہی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی
اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یٰس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدن کی شام تلک اور جسنے
پڑہی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا
جسنے پڑہی یٰس مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہوجاتا ہی اور جسنی پڑہی یٰس حالمین
کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنے پڑہی یہہ حالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور
جسنے پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈر رکہتا تہا کہانیکی کمی کا کفایت کرجگی یہہ اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک
میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچیکا آسانی ہوتی ہے
اوسپر اور جسنے پڑہا اسکو یٰس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس اور کہا
معقری نے یٰس نہ پہنچے تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑہے یٰس پس وہ چیز
دفع کیجاویگی تمسی بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہی یٰس اور والصّٰفّٰت
دن جمعہ کے پہر سوال کیا اللہ تعالے سی دیتا ہی اللہ تعالے سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا
تہے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سُبحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ
آخر آیۃ تلک اور فرمایا کہ جسنی کہا پیچہے نماز کے سُبحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ آخر آیۃ تک تین بار پس
تحقیق لیا تولا ساتہہ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ لی ثواب
پورے پیمانہ مین دن قیامت کے پس چاہئی کہ کہی یہہ سبحان ربک آخر تک آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ
کری اوٹہنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالے نی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو المرات طواسین تک جگہہ
انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون
کے اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لئی خلاصہ ہی
اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون
جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کی بہی سات
آوینگی ہر حمیم انمین سے کہڑی ہوگی ہر دروازے پر ان دروازمین سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سی اوسکو
کہ ایمان رکہتا تہا مجپر اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لئے پہل ہی
اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالے سیر کرنیوالے گہن کی پس جوکوئی دوست رکہی یہہ کہ چرے
یعنی میوہ خوری کری جنت کے باغونمین پس چاہیے کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہان تک کہ پڑہتی الٓمٓ تنزیل یعنی سورہ سجدہ اور تبٰرک الذی بیدہ الملک

اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے شب جمعہ مین حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی بحالیکہ بخشش کیجاتی ہے
اوسکے لئی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نی جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہے
اوسکے لئی اللہ تعالے گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی سورہ دخان جمعہ کی راتمین صبح کرتا ہی بحالیکہ
مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑہے سورہ دخان راتمین بخشی جاتے ہین
پہلے گناہ اوسکی اور روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات کو صبح کرتا ہی بحالت ہی کہ بخشش مانگتے ہین
اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الٓم تنزیل اور یٰس اور اقتربت
الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لئی نور اور پناہ شیطان اور شرک سے اور بلند کئے جاوینگے اوسکے لئے
درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ
ہر راتمین اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی بحالیکہ موںہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کے ہوگا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اذا وقعت الواقعہ اور الرحمٰن کا پکارا جاتا ہے
بیچ رہنی والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی
ہے پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اپنی اولاد کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت
عائشہ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہاری یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہے اخیر سورہ حشر کا پہر مرجاوے اوس راتمین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سے تمام خطائین
کہ کین ہین اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی
اپنے کے یہہ کہ پڑہے سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص
پناہ مانگے ساتہہ اللہ شیطان سے تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرتے ہین
اوس سے شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتے
ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا
اوس دنمین یا راتمین پس واجب ہوئی اوسکے لئے جنت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر مسلمان کے امت میری کے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑہا مینے قرآن اسمعیل کے
آگے پس جب پہنچا مین والضحیٰ کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی تا خیر کلام اللہ تک اسلئی کہ پڑہا مینے عبد اللہ
بن کثیر کی آگے پس جب پہنچا مین والضحیٰ تک کہا تکبیر کہا خیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے یہی حکم کیا اسکا اور خبر دی
ابن عباس نے کہ حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کے اور والعادیات بہی برابر ہے
آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے
سی بحالیکہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوۃ رکہتا ہے ہزار آیتون پر پس پڑہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الہٰکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورۃ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نی کتاب عظمۃ مین اور ابو محمد

محمد اسمرقندی نی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہر کہا اونہونے کہ ای ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالے نی ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حماء مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی
ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوین سے اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دی اپنی رب سی
یعنی رب کاہی سی بنا ہے پس نہ جواب دیا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی پہر لائے اونکے پاس جبرئیل علیہ السلام اس سورۃ کو
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہہ اللہ ایک ہی نہ اوسکی اصول فروع ہین اور نہ شریک اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بی پرواہی نہ کہا
تا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ یہہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ
کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ تعالے نی طرف اپنی پس یہہ خاص اوسکے لئی ہے
جسنے پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتہہ پڑہنی تمام وحی کے اور جسنے پڑہا اسکو تیس بار نہین افضل ہوویگا اوس سی
کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی زیادہ پڑہا ہو اس سے اور جسنی پڑہا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے
پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہوویتو گہر مین سلام
علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہوو ی یا نہووے بعد اوسکے سلام بہیج مجہپر ہیج اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نے
پس بہت دیا اللہ تعالے نی اوسکو رزق یہان تک کہ بانٹا اوپر ہمسایون اور قرابتیون اپنی کی انتہی یہہ روایت
حصن حصین کے مولف نی منہیہ مین نقل کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک رات کہ پڑہتے تہی اسکو اور بار بار پڑہتے تہی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ
احد دو سو بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ دو سو برس کے اور روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہین اوسکے گناہ پچاس
برس کے اور دوسری روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکے لئی ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کئے جاتی ہین اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر
دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن جریس اور ابو یعلے اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
شام مین پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد تحقیق معویۃ بن معویۃ مزنی مرگیا پس آیا دست رکہی تم
یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان پہر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اونکی لئی ہر چیز اور مل گئی زمین سے
اور بلند کیا گیا اونکی لئی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کس سبب سے دیا گیا معاویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نے ملائکہ سی کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ
فرشتے تہی کہا جبرئیل نے بسبب پڑہنی قل ہو اللہ احد کے تہا وہ پڑہتا اسکو کہڑے اور بیٹھے اور آتی اور جاتی اور سوتے
پیتے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی کری اونکو واسطے پورا کری ایمان کے
داخل ہوگا جس دروازہ سے جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا جس حور عین سی چاہیگا جو کوئی معاف کری اپنے
قاتل سی اور ادا کری دین خفیہ اور پڑہی پیچہے ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اگر ایک
کری انمین سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری انمین سی یعنی اگر ایک چیز کریگا انمین سی تو بہی یہی ثواب پاویگا اور
فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن پچاس بار پکارا جاویگا وہ روز قیامت کے قبر اپنی سی ای مداح یعنی
تعریف کرنیوالی اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی بہول جاوے بسم اللہ

لیتی اپنی کہانی پر بس جاہی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد جب
داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی اوس گہر والونسی اور اوسکے ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا آگئے میری پاس جبرئیل اچھی صورة مین ہنستی ہوئی خوش اور کہا اے محمد علی اعلیٰ یعنے اللہ تجہے سلام فرماتا ہے
اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لیی نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری سے
اسحالمین کہ پڑہی ہو گی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبہی دونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک
عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیون کے حق مین اون لوگونمین سی کہ واجب ہو گا عذاب اور
اگر نہ لازم کیا ہوتا مینے اپنی نفس پر کل نفس ذائقة الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ
مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار
ہوتا ہے بہشت اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و با زین سی کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد
مین اور کعب احبار سی ہی کہ کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے گوشت کو آگ دوزخ
پر اور کعب احبار سی یہہ بہی آیا ہی کہ کہا جو کوئی مواظبت کری اوپر پڑہنے قل ہو اللہ اور آیة الکرسی کے دس بار رات
و دنمین واجب کری خوشنودی اللہ تعالیٰ کی بڑی اور ہوگا اوسکے انبیا کی ساتہہ اور بچایا جاویگا شیطان سے
اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اللہ اوسکو جو کچہہ مانگے
اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لیلیا نفس اپنا اللہ سی آزاد ہوا آگ سے
اور ایک روایت مین ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ سی منگایا پانی
پہر کلی ڈالی اوسمین پہر لیگئی حضرت علی کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی اونکی گریبان مین اور اونکے
دونون مونڈہون کے درمیان مین اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پڑہنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ۵ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ سبحانہ مَنْ شَغَلَهُ
الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ
یعنی جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنے میرے سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنے
والون کو اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالیٰ کی ہی اوسکی ساری خلق پر ۵ اور
فرمایا سیکہو قرآن اور پڑہو اوسکو پس تحقیق مثال قرآن کی واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر
پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا آیات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکے مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بہری ہو مشک سے پہنچی ہے
خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر سو رہتا ہی یا غافل ہوتا ہی عمل کرنے سے
اور قرآن اوسکی دلمین ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو نہ پہیلے ۵ اوسوقت کہ جبرئیل
علیہ السلام بیٹہی تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا
یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتے نی آنحضرت پر اور
کہا خوشوقت ہو ساتہہ دو نور دن کی یعنی اپنی پڑہنے والیکے لئی قیامت کو روشنی ہو دینگی اور آنات راہ

بچائینگی کہ دئے گئی تم وہ دو نور نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تمسی ایک اونمین سی سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ
کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر کہ دیا جاویگا ثواب اوسکا اور فرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ الخ
یعنے بلاشبہ بہاگتا ہی شیطان اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور
عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو جب پڑہنے والون کو ثواب ملیگا اور نہین
طاقت رکہتی ہی ساحر اور کاہل وجود یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والے توفیق اوسکی سیکہنے کی نہین رکہتے اور فرمایا
جو کوئی پڑہے سورہ بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا شیطان اوسکی گہر مین تین رات تلک اور جو کوئی پڑہے اسکو دن کو نہین
داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی الخ اور فرمایا پڑہو
دو سورتین جو نورانی ہوئین کہ سورہ بقرہ اور آل عمران مین پس تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑے
ہین ابر کے یا گویا کہ وہ دونون سائبان ہین یا گویا کہ وہ دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندہے ہوئے جہگڑینگی
پڑہنے والون اپنی کی طرف سی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیتین آل عمران
کی شَهِدَ اللهُ آیۃ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ تا إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
تا بِغَيْرِ حِسَابٍ ٹہری ہوئی ہین کہ نہین ہی درمیان اونکے اور درمیان اللہ تعالے کے حجاب کہتی ہین ای رب او تارتا ہمکو
طرف زمین اپنی کی اور طرف اوسکی کہ گناہ کرتا ہی تیرا فرماتا ہے اللہ تعالی قسم اپنی کہاتا ہون کہ نہین پڑہنے کا تمکو کوئی
بندون میرے سے پیچہے ہر نماز کے مگر کہ کیجاونگی خوابگاہ اوسکی جنت کسی عمل پر ہو اور ساکن کرونگا اوسکو حظیرۃ القدس میں
اور نظر کرونگا طرف اوسکے اپنی آنکہون پوشیدہ سی ہر دن ستر بار اور روا کرونگا اوسکی ستر حاجتین کہ ادنی اونکی مغفرت
ہی اور محفوظ رکہونگا اسکو ہر دشمن اور حاسد سی اور مدد کرونگا اوسکی اوپر اوسکے معالم الخ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جسنی پڑہی یہہ آیۃ یعنی شَهِدَ اللهُ سی الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تلک وقت سونی اپنی کی پیدا کرتا ہی اللہ تعالے اوس سے
ستر ہزار خلق کہ استغفار کرتی ہین اوسکی لئی روز قیامت تک اور جسنی کہا بعد اوسکی وَأَنَا أَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللهُ
بِهٖ وَأَسْتَوْدِعُ اللهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِيَ لِيْ وَدِيْعَةٌ فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے لِعَبْدِيْ
عِنْدِيْ عَهْدٌ وَأَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفٰى بِعَهْدِهٖ أَدْخِلُوْا عَبْدِيَ الْجَنَّةَ اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی بزرگ ترین
آیتون کی ہی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کی اور روایت مین ہے کہ یہہ سیدہ یعنی افضل آیتون قرآن کی ہی جو رکہے تو
آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکہہ کر لٹکا دی تو نہین نزدیک ہوئیگا تیری شیطان یعنی تیری مال
و اولاد پاس نہین آئیگا اور تصرف نہین کریگا دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی یعنی امن الرسول سی اخیر تک جس گہر مین
پڑہی جاتین ہین تین رات پس نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتہہ
دو آیتون کے کہ دی ہین مجکو وہ خزانے اپنی سے جو نیچے عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکہو اونکو اور
سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب گہر والونکو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور
قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہی اوسکا اور دعا ہین اور فرمایا جو کوئی پڑہے سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی یعنی ترتیل و تجوید
بے کم و زیادہ ہوگی اوسکے لئی روشنی جگہہ اوسکے سے یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکے تلک اور جو شخص پڑہے دس آیتین آخر
سورہ کہف سی یعنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ سے آخر تلک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا وہ اوسپر اور

فرمایا جو کوئی پڑہے اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی اللہ اوسکے لئے نور سے اوسقدر کہ فرق ہی درمیان پڑہنے والے
اوسکیکے اور درمیان خانۂ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا اور فرمایا جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورۂ کہف سے
یعنی مین آمِر ربنا رَشَدًا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور انا فتحنا بہت پیاری ہی نزدیک میرے
اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی اور فرمایا تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی
اونہون نے واسطی ایک آدمی کے یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور فرمایا تستغفر الخ یعنی بخشش چاہتی ہے
تبارک اپنی پڑہنے والے کی یہانتک کہ بخشا جاتا ہی وہ اور فرمایا آتی ہین فرشتی عذاب کے آدمی کی پاس قبر اوسکی مین
یعنی بعد دفن کی سوال کے لئی پس آتی ہین اوسکی پاؤن کی طرف سی یعنی اول پاؤن کی طرف سی سوال شروع کرتی ہین
پس کہتی ہین پاؤن نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتہہ تعرض میرے کیونکہ پڑہتا تہا بسبب میری یعنی بسبب قوت میری کی نماز مین
سورۂ ملک پہر آتی ہین فرشتی سینے کی طرف سی پیٹ کی طرف سی پہر آتی ہین سر کی طرف سی ہر عضو کہتا ہی یہی بات
پس تبارک منع کرتی ہی فرشتون کو عذاب قبر کیسی اور تبارک مذکور ہی توریت میں ساتہہ اس فضیلت کے کہ جو شخص
پڑہے اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا ایک شخص نے عرض کی ہے رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک
سورۂ جامعہ یعنی اوسمین مطالب دین و دنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہانتک کہ
فارغ ہوئی اوس سے پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تجکو ساتہہ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنے
پس کافی ہی مجکو یہہ پہر پیٹہہ پہیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مطلب یاب ہوا یہہ شخص یہہ بات
دو بار فرمائی ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے بعد مغرب کے جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین
سورۂ فاتحہ ایک ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار تو آسان کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر جانکنی
اور بچاتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط سی قیامت کو لقا شرح الصدور فرمایا
سورۂ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی اور فرمایا اذا جاء نصر اللہ چوتہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا قل ھو اللہ
تہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کہ پڑہتا تہا قل ھو اللہ جب
امامت کرتا یارون اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی ایک شخص کے کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ھو اللہ ساتہہ غیر اوسکے نماز مین حُبّكَ اِيّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ
یعنی دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل کریگا تجکو بہشت مین اور سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا
قل ھو اللہ پس فرمایا وجبت الجنۃ واجب ہوئی بہشت یعنی اوسکے لئی اور فرمایا جو کوئی چاہے یہہ کہ سووے
اپنی بچہونی پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار اے بندے میرے داخل ہو بر داہنی طرف اپنی کے بہشت مین ف داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ افضل ہین
بائین طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہتا ہی ایک محل بنتا ہی بہشت مین اوسکے لئے
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری پس پکڑے دونون بازو اپنی گہر کے دروازے کے اور
پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہانتک کہ پہر کر آوے اور انس سی روایت ہی کہ

انا فتحنا
سورۂ ملک
اذا زلزلت
قل یا
قل ھو اللہ

اٹھ تہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن نہایت روشن کہ ویسا کبہی دیکہا ہی تہا پہلے اسسے پس تعجب کیا حضرت نی ہی اور جبرئیل سی وقت آنیکی پوچہا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہوں نے کہ یہہ اس سببسے ہی کہ معاویہ بیٹے معاویہ لیثی کے آج مدینہ مین مر گئے ہین پس بہیجا اللہ تعالے نے طرف اونکے ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز پڑہین اونپر پوچہا حضرت نے کیا سببسے اسکا کہا اونہوں نے کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہے اور چلتے اور اوقات رات دنمین بہت پڑہو اسکو پس تحقیق یہہ نسبت رب تمہاریکی ہی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوسسے پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہے زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذا فی الدر المنثور اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد مرض الموت مین تو نہ فتنے مین ڈالا جاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا بہیجے قبر کیسی اور دن قیامت کی لاملک اپنی ہتیلیون پر اوسکو اوٹہا وینگے یہان تک کہ گذار ینگے اوسکو پل صراط سی طرف جنت کے کذا فی شرح الصدور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی —————— عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤن مین تجکو

اچہی دو سورتین یعنی بیچ مقدمہ تعوذ یعنی پناہ پکڑنیکے کہ بڑی جامع ہین وہ قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ برب الناس ہین پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچہہ مانند ان دونوکے یعنی تعوذ کے حق مین اور تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پناہ پکڑتے تہے جن سی اور نظر آدمی کیسی یعنی ساتہہ اور دعاؤن کے یہان تک کہ اوترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوترین تو پکڑا انکو لیئے ساتہہ انکی پناہ پکڑنی اور چہوڑا اوسچیز کو کہ سوا انکے ہی اور فرمایا کہ نہ مانگا کسی مانگنے والیے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالیے ساتہہ مانند ان دونون کے پڑہ ان دونون کو جب سوئی لگی تو اور جب اوٹہی تو اور فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورۃ کہ وہ اسسے بہت پیاری ہو طرف اللہ کے اور بہت پہنچنے والی اور خوب پوری ہو نزدیک اوسکے یعنی حق تعوذ مین پس جو سکے تو یہہ کہ ناغہ ہووے تجسے یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز وغیرہا مین تو کر اور فرمایا عجب آیتین ہین اوترین آجکی رات نہین دیکہین تو نی مانند اونکی کبہی کہ وہ سورہ فلق اور سورہ ناس ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی جبیر صحابی کو کہ کیا دوست رکہتا ہی تو ای جبیر کہ جب نکلی تو سفر مین یہہ کہ ہووے تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت مین یعنی صورۃ و حال مین اور بہت زیادہ اونکا از روی توشی کے یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے پس عرض کیا مینے ہان فدا ہون تمپر مان باپ میری فرمایا پس پڑہ یہہ پانچ سورتین قل یایہا الکفرون اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورۃ کو ساتہہ بسم اللہ کے اور ختم کر قرارۃ اپنی کو ساتہہ بسم اللہ کے یعنی سب پانچ ہو گئی کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہوجاتا تہا بہت تباہ حال یارون سی ہیئت مین اور کمتر اونسے توشے مین یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت اور مفلس ہو جاتا مین بسبب ضایع ہونے مال کی اور بے برکتی کی پس ہمیشہ رہا مین جبسے کہ سیکہین مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی یہہ سورتین اور مداومت کی انکے پڑہنے کی ہوا مین بہتر ان اونکیسے ہیئت مین اور زیادہ تر ان اونکیسے توشی مین یہان تک کہ پہرا مین سفر اپنی سی ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

پڑہتا ہی نہین رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی اے رب بچا اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا چوتہائی کلام اللہ پڑہا اور جو الہٰکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین پڑہتا ہے کذا فی الدر المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑہے بعد سلام پہیرنی نماز جمعہ کی ہیئت نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کے اور ایک روایت مین بعد اسکے یہہ دعا سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اپنی خلق سی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جا سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ابن سنی نی حضرت عائشہ رضی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ بسبب انکے ہر برائی سی جمعہ دوسرے تک کذا فی وظائف النبی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہارے دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین جیسیکہ لوہا پانی پہنچنے سی زنگ آلودہ ہو جاتا ہی عرض کیا صحابہ نی کہ جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے قرآن اور عمل کرے اوسپر پہنائی جاوینگے ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کیسے دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہارے پس کیا گمان ہی ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسپر یعنی کیا کچہہ درجہ اوسکا ہوگا جب اوسکے ماں باپون کا یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا اوسکے حرام کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل نہو و فکر کرنے معنون اوسکیسے اور کہولنی اسرار اوسکیسے اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکیکا اوقات رات کیمین اور دنکیمین اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید اور ہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو تو کہ تم رستگار رہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکیکو اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی اور جو کوئی سورہ آل عمران جمعہ کی دن پڑہے رحمت بہیجتے ہین اوسپر ستر فرشتے رات تلک اور فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی اور فرمایا ہر چیز کے لئی زینت ہی اور زینت قرآن کی الرحمن ہی اور فرمایا جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر رات نہ پہنچے اوسکو فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹون کو حکم کیا کرتے تہی کہ پڑہین اسکو ہر شب اور دوست رکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی شب کو حم الدخان پڑہی صبح کرتا ہی حالمین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لئی ستر ہزار فرشتے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب دوست رکہی کوئی تم مین کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور سبب اسکے پڑہنے سی نزدیکی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہی اور چیزسی ویسی نہین ہوتی تمام ہوئین حدیثین کلام مجید کی فضائل کی اب کچہہ ادب اسکی تلاوت کا بطور اختصار کے معلوم کرو کلام اللہ پڑہنا جب شروع کری تو اعوذ پہلے پڑہے اور یہہ جانی کہ اپنے رب سے مین مناجات کرتا ہون اور روئے اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیۃ رحمت پر پہنچے تو خوش ہووے اور دعا کری اور اگر آیۃ عذاب پر پہنچے تو ڈری اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ ظفر جلیل کے فضائل ذکر مین مذکور ہوئے ہین بجا لاوے

بیان اخلاق واوصاف حمیدہ سید البشر والجن صلی اللہ علیہ وسلم

اور اخیر سورہ فاتحہ اور اخیر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے جواب مین وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ اور اخیر سورۂ قیامہ کے بلی اور اخیر سورہ مرسلات کی آمنت باللہ اور اول سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور اخیر سورہ والتین کے بلی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ کہے اور سنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سے آخر قرآن تلک پس کہے وقت ختم سورۃ کی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سرا سورہ بقرہ کا مفلحون تک پڑہی یہہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سی مفصل اسمین یا کسی اور کتاب قراءۃ کیمین اس مقام کو دیکھے جاننا چاہیی کہ اوپر گذرا بیان اسکا کہ مراد حق سی قرآن ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس بحسب تقریب قول اول کی فضائل قرآن مجید کی کچھہ لکہی گئے اب بحسب تقریب قول ثانی کے کچھہ اخلاق حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ باعث رحت جان اور سرور قلب کے ہین لکہنی چاہئین تا حضرت کا حق ہونا ثابت ہو کہ اوصاف واخلاق حمیدہ آپکے خود دلالت آپکی حقیت پر کرتے ہین اگرچہ کوئی نکوہش آپکی کری عیاذا باللہ منہ یہہ آفتاب پر خاک ڈالنی ہی کہ آپہی پشیمان ہوگا آفتاب کا کیا بگڑیگا خالق سب مخلوق کا اونکے حق مین فرماتا ہی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بلا شبہہ تو البتہ بڑی خلق پر ہی جبکہ خدا تعالے نے آپکے خلق کو عظیم فرمایا خیال کرنا چاہیی کہ کیسی عمدہ اخلاق کریمہ تہی آپکی حضرت عائشہ رضی سی کسینی آپکے اخلاق کو پوچہا اونہون نے کہا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ آپکا خلق قرآن تہا یعنی اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تہی وضع آپکی باوقار تہی جو اکیبارگی آپکو کوئی دیکھتا ہیبتناک ہوتا مگر جب شرف حضور سی مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپکی محبت اوسکے دلمین جگہہ پکڑتی ملاقات مین پہلی آپ سلام کرتے منتظر اوسکی سلام کے نرہتی ہر ایک سی ساتہہ کشادہ پیشانی اور روئے خندان کی ملتی کبہی آپکی زبان مبارک پر فحش یا کلام سخت جاری نہوتا اور نہ بدلہ لیتی برائی کا ساتہہ برائی کے ولیکن عفو کرتی اور درگذر کرتے جو کوئی آپکو پکارتا فرماتی لبیک یعنی حاضر ہون اصحاب مین کبہی پاؤن نہ پہیلاتی جس مجلس مین تشریف لیجاتی تو کنارہ مجلس پر بیٹہہ جاتی قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نکرتی اگر کوئی شخص آپکا ہاتہہ پکڑ لیتا جبتک وہ نچہوڑتا آپ نچہوڑاتی کبہی کسی شخص کو اپنی ہاتہہ سی نہیں مارا اگر جہاد مین اور اپنی ذات کی لئی کبہی بدلہ نہیں لیا اور کسی پر غصہ نہیں کرتے تہی مگر جبکہ حدود الٰہی سی تجاوز ہوا اور اوسوقت مین خدا تعالٰی کیواسطے ایسا آپکو غصہ آتا کہ کوئی تاب نہیں لاسکتا بڈہی عورتین جو آپکو اپنی کام کی لئی ساتہہ لیتین آپ ساتہہ ہولیتی اور کام کردیتی ایک یہودی کا آپ پر کچھہ دین تہا تو عدہ معینہ ہنوز نہ ہوا وقت آیا نہین کہ اوسنی آکے تقاضای شدید کیا جون جون وہ سختی کرتا تہا آپ نرمی فرماتی تہی اوسنی کہا کہ تمہاری خاندان مین ایسہی نادہندی چلی آتی ہی اسبات کو سنکر حضرت عمر بیتاب ہوگئی اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر مجلس شریف مین نہوتا تو مین تیری گردن مارتا حضرت نے عمر رضی سی فرمایا کہ تمہین چاہیی تہا کہ مجہسی ادا کے لئے کہتی اور اوس سی تقاضا نرمی کی لئی کہتی اوسکو زجر نہ چاہئیے تہا جاؤ اوسکا قرض ادا کردو اور بیس صاع عوض اوس جھگڑنیکے زیادہ دو جب اوس یہودی نی یہان تک حال دیکہا تو اوسیوقت ایمان لایا اور کہا کہ مینے کتب سابقہ مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین دیکہا ہی کہ جون جون کوئی اونسے سختی کرے وہ نرمی کرین مجہی اوس صفت کا امتحان منظور تہا سو ویسا ہی پایا بیشک آپ پیغمبر آخر الزمان ہین اور ایک روایت مین حضرت علی رضی سی یون مذکور ہی کہ ایک یہودی تہا کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا حبر یعنی عالم یہود کا اوسکے کئی دینار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر آتی تہی اوسنی تقاضا کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا آپنے کہ ای یہودی نہین

ہی نزدیک میری کچھہ کہ دو ہمین تجکو اوسنی کہا کہ پس بلاشبہ مین نہین جدا ہونیکا تمسے اے محمد یہانتک کہ دو تم مجکو
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اب بیٹھتا ہون مین ساتہہ تیری پس بیٹھے آپ ساتہہ اوسکے یعنی مسجد مین پس نماز
پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ڈرتے ہتی اور دہمکاتی تہے اوسکو کہ ایسا اور ایسا معاملہ کرینگے ہم تجسے پس معلوم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کچھہ کہ معاملہ کرتے ہتی صحابہ اوس سے یعنی اور منع کیا صحابہ کو پس کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ کیا یہودی روکے اپکو یعنی
ہمکو کیونکر گوارا ہو یہہ بات پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو رب میری اسسے کہ ظلم کرون مین
معاہد وغیرہ پر پس جب دن چڑہا تو کہا یہودی نی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَشَطْرُ مَالِی
آگاہ ہو جیئے قسم اللہ کی نہین کیا مینے تمسے جو کچھہ کہ کیا مینی تمسی مگر اسلیئے کہ دیکہون مین طرف نعت تمہاری کہ توریت مین
ہے وہ یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدائش کی مکہ ہی اور جگہہ اوسکی ہجرۃ کی طیبہ کہ نام مدینہ کا ہی اور بادشاہت
اوسکی شام مین یعنی وہان غلبہ اسلام کا بہت ہوگا نہین ہوگا سخت گو اور نہ سخت دل یا اور نہ چلانیوالا بازارونمین
اور نہ ستر ین ساتہہ فحش کے اور نہ قول فحش کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور یہہ مال میرا موجود ہے
پس حکم کرو اوسمین اوسطرح کہ حکم کیا ہی تمکو اللہ نی اور تہا یہودی بہت مال والا آپکی نرم خوئی یہانتک تہی
کہ خدا تعالےٰ نے اونکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانون کیلئے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتی تو بیشک یہ لوگ
تتر بتر ہو جاتے تمہارے گرد سی مدینہ کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لاکر درخواست کرتی کہ آپ دست مبارک
اوسمین ڈالدین تا بیمارون کو پلاوین آپ اونکی خاطر سی اگرچہ جاڑے کی دن ہوتے تہے اونکے برتنونمین ڈالدیتے
باوجودیکہ بسبب سردی کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب سے بی تکلف رہتی اور اصحاب ہر قسم کی باتین جو خلاف شرع
نہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپکی مجلس مین کرتی ایک صحابی نی آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجہی تو میرے
بت نی خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئی اونہوں نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا تو میننے پرستش کی لئی ستو کا ایک بت بنایا زاد مین
توشہ ختم ہوگیا مینے اوس بت کو توڑ کر کہایا سو مجہی تو بت نی یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی ہی مجلس شریف مین مذکور ہوتین
تہین آپ بہی کبہی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتی تہی مگر سوائے سچ کی نہین فرماتی تہی ایک شخص نے آپسے سواری
مانگی آپنے فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوسنی کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ
اونٹنی کے بچے نہین ہوتی ہین تو کسکے ہوتی ہین سو یہہ بات سچی تہی آپنی براہ ظرافت کے اسطرح فرمایا ایک شخص تہا
زاہر نام گانومین رہتا تہا گانو کی چیزین بطور ہدیہ کے آپکے پاس لایا کرتا تہا اور آپ اوسی شہر کی چیزین خرید
کردیا کرتے اور فرماتی زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ یعنی زاہر ہمارا گانو کا آدمی ہی اور ہم اوسکے شہری ہین
یعنے وہ گانو کی چیزین ترکاری وغیرہ لی آتی ہین اور ہم شہر کی چیزین اونکو خرید دیتی ہین ایکدن زاہر بازار مین
کچھہ چیز اپنی بیچ رہی تہی آپنی جاکر اونکو پیٹہ کی پیچہی سی پکڑ لیا اونہون نی دیکہا نہ تہا کہنی لگی کون ہی چہوڑ دی پہر
جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین پیٹہ اپنی بدن مبارک سی خوب چمٹاتی اور رگڑتی پہر آپنی فرمایا کون مول لیتا ہے
اس غلام کو زاہر نی کہا کہ قیمت میری تو بہت کم ملیگی سیاہ فام تہے اور صورت اونکی اچہی نتہی اس سبب سے اونہون نے

معاہد کافر ذمی ۱۲
گواہی دیتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے ۔ اور گواہی دیتا ہون مین کہ بلاشبہہ تم رسول اللہ کے ہو اور آدہا مال میرا اللہ کے راہ مین ہے ۱۲
یعنے امتحان کرون کہ توریت مین جو تمہارے نعت لکھے ہم مین پائی جاتی ہے اور تم وہی ہو یا نہین ۱۲
یعنی مخالفت کرین ۱۲

یہہ بات کہی آپنے فرمایا لیکن خدا تعالی کی نزدیک تم کم قیمت نہین یعنی اللہ تعالی کی نزدیک تم بیش قیمت و مقبول ہو اور مقبول
خدا کے کیونکر نہونی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محب و مقبول تہی ایسی ایسی باتین ظرافت کی مسلمانون کے دل خوش
کرنیکے لیے از راہ شفقت کے فرمایا کرتے تہی آپ اپنی کام اپنے ہاتہہ سی کرلیا کرتے تہے جیسی اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودہ
دودہ لینا اور کام گہر کا کر لینا حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ
نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ یَحْلِبُ
شَاتَہٗ وَیَخْدِمُ نَفْسَہٗ حضرت انس بن مالک آپکی خادم تہی وہ کہتی ہین دس برس مینی آپکے خدمت کی قسم خدا کی
کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تہا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کردیتی تہی اور کبہی دس برس کے عرصے مین آپنے مجہی
جہڑکا نہین اور نہ اف کہا اور نہ کبہی یہ کہا کہ فلانا کام کیون نہین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور روایت مین ہی انس
سے کہ کہا خدمت مین آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹہہ برس کی عمر مین اور دس برس تک خدمت کی مینی
پس نہ ملامت کی مجہکو کبہی کسی چیز پر کہ ہلاک و تلف کی گئی میرے ہاتہہ سی پہر اگر ملامت مجہکو کوئی ملامت کرنی والا آپکے
اہل سی تو فرماتی چہوڑدو اسکو پس تحقیق جو تقدیر مین ہوتا ہی البتہ واقع ہوتا ہی یہہ کام تقدیر ہی مین خراب ہونا تہا
ہوا اور آپ سوار ہوتی از راہ تواضع کے ہر سواری پر اونٹ پر گہوڑے پر خچر پر حمار پر انس کہتے ہین کہ دیکہا مین نے آپکو روز
خیبر کے سوار حمار پر کہ باگ اوسکی لیف خرما کی تہی اور اصحاب کے ساتہہ کام مین شریک ہوجاتی تہی ایک سفر مین اصحاب
نی ایک بکری ذبح کی کہانے کے لیے اور آپسمین کام تقسیم کرلیے ایک نے کہا کہال صاف مین کرونگا ایک نے کہا گوشت مین
بناؤنگا ایک نے کہا مین پکاؤنگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سی مین اوٹہا لاؤنگا اصحاب نے کہا کہ یہہ کام بہی ہم کرلینگے
آپ کاہیکو تکلیف فرماوین آپ نی فرمایا کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنی رفیقون مین ممتاز ہوکر
بیٹہی اور کام مین شریک نہو اور آپ جاکر لکڑیان اوٹہا لائی اور آیا ہی کہ جب آپ مسجد کو تشریف لیجاتی دیکہتی
اصحاب تو اوٹہہ کہڑی ہوتے تہی اس سبب سے کہ جانتی تہی کہ آپکو یہہ بات ناپسند ہی یعنی بنظر شفقت باین خیال
کہ بار بار کہڑے ہونی ہین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہی لوگونکو تکلیف ہوگی اجازت دی گئی تہی کہ کہڑے نہوا کرین وقت آنیکے
صحابہ بمقتضائی الامر فوق الادب کے نہ مانتی تہی آپ مسکینونسی بہت محبت رکہتے اور عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کے
ہر غریب و امیر اور مملوک اور آزاد کی دعوت قبول فرماتی اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک سے معاملہ
کرتے اپنی اصحاب کو دوست رکہتی تہی جو بیمار ہوتا اوسکی عیادتکو تشریف لیجاتی اور غمزدہ کی گہر ماتم پرسی کے لیے تشریف
لیجاتی جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتی اور اکثر اوسکا بدلہ اوتارتے اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو
ہوتی اور ایک مجلسمین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز طویل پڑہتی اور خطبہ چہوٹا اور کثرت سی نماز پڑہتی اور تہجد مین قیام
کرتے کہ پانو مبارک ورم کرگئی لوگون نے عرض کیا کہ آپ اتنی محنت کیون کیا کرتے ہین خدا تعالے نے آپکی اگلی پچہلی
خطائین معاف کردی ہین آپنی فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا آپ جو ہنستی تو تبسم فرماتی آواز سی نہ ہنستی
اور کلام اسطرح فرماتی کہ سننی والا اچہی طرح سمجہہ لے اکثر کلام کو واسطے سمجہانی سامع کے تین بار مکرر فرماتی اور ہر ایک
سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم عطا فرمائی تہے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
تہوڑی ہو اور معنی بہت جیسی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سب عمل موافق نیت کے ہین جیسی نیت ہو ویسا ہی

عمل کا پہل ہاں اس حدیث سی صدہا مسایل دینی و دنیوی ثابت ہوتی ہین اور علما اور محدثین اور فقہا نی یکدفتر
اسکی شرح مین لکہا ہی یا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ یعنی آدمی کی خوبی اسلام مین سی یہہ بات
ہی کہ جس بات مین کچہہ فائدہ نہو نکرے یہہ حدیث بہی صدہا امور دینی اور دنیوی مین کام آتی ہی اسیطرح اور
اور بہت حدیثین ہین شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سی غالب تہے شجاعت کا یہہ حال تہا کہ جنگ حنین مین جسوقت
لشکر کو ابتدا مین شکست ہوئی تہی آپنے نچلہ شہبا کو جسکا نام دلدل تہا آگے بڑہایا اور رجز پڑہتی تہی اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہہ لڑائی مین ہوتی تہی آپ وہین تشریف رکہتی
اور ہم لوگ بہاگ کر آپکی پناہ لیتی اور سخاوت کا یہہ حال تہا کہ کبہی کسی سایل کے جواب مین لا نہین فرماتی تہے اور سکا مطلب پورا کردیتے
اور جو نہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جواب دیتی اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نہ ڈرتی حتی کہ بعضی کفار جیسی صفوان
بن امیہ بسبب آپکی سخاوت کی مسلمان ہوگئی اونکی حق مین آپکی سخاوت ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ پیغمبر سی ایسی
سخاوت ممکن ہی نہین سب عادات مین فروتنی اور تواضع فرماتی کہانے پینے مین نشست غربا کیطرح رکہتی تکیہ لگاکر نکہاتے
اور فرماتی مین بندہ ہون بندون کیطرح کہاتا ہون اور کہانیکو برا نکہتے پسند ہوتا کہالیتے نہین تو اوٹہا دیتے دودہ
اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتی بکری کے دست کا گوشت آپکو پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپنی کہایا ہی بسم اللہ کرکے کہاتے
اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہی ہاتہہ سی کہانا کہاتی مگر استنجا یا ناک جہاڑنی مین ایسی کام بائین ہاتہہ سے
کرتے جس چیز مین بو یعنی بدبو ہی جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کہاتی اور ناپسند فرماتی مسواک کو بہت دوست رکہتی
اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی و نظافت کی سواری مین آپکو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑیکی پیشانی پر پہیرتے
اور آپنے فرمایا ہی کہ گہوڑی کی پیشانی سے برکت بہری ہی ۵ **تواریخ حبیب آلہ و مشکوۃ** اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا
اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ کیا نہین دیکہا ہی طرف آسمان کے اوپر اپنے
کہ کیونکر بنایا ہی ہمنی اوسکو اور آراستہ کیا ہی ہمنی اوسکو اور نہین ہی اوسمین کچہہ شگاف **فتح** کیا انکا نہین کی آسمان
کی طرف اپنی اوپر کیسا ہمنی اوسکو بنایا اور رونق دی اور اوسمین نہین کوئی سوراخ **مو تفسیر** زینت آسمان
کے ستارون سے ہی اور بنا اوسکی بے ستون و طبقہ بر طبقہ دلیل کمال قدرت ہماری کی ہی پس بعث انکا ہمپر کیا دشوار ہوگا
بحر ط شروع ہی یہہ بیان دلیل کے کہ دفع کرنے اونکی قول کو ذٰلِکَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ط یعنی کیا غافل اور اندہی
ہین نہین دیکہتی آسمان کو اوپر اپنے حالانکہ مشاہدہ کرتے ہین اوسکو ہر وقت دیکہین کہ کیسا بنایا ہی ہمنی اوسکو یعنی بلند
کیا ہی مثل خیمہ کے لیکن بے ستون اور بی شگاف کہ عیب اوسکا ہو **جمل** وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا
رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ تَبْصِرَةً وَّ ذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ اور زمین کو بچہایا ہمنی
اور ڈالے ہمنی اوسمین پہاڑ اور اگائی ہمنے اوسمین ہر نوع خوش آیندسی واسطی راہ دکہانی اور نصیحت دینی کے ہر بندہ
رجوع کرنیوالے کو **فتح** اور زمین کو پہیلایا اور ڈالی اوسمین بوجہہ اور اگائی اوسمین ہر قسم قسم رونق کی چیز سوجہانیکو
اور یاد دلانی کو اوس بندیکو جو رجوع رکہے **مو تفسیر** منیب رجوع کرنیوالا طرف ربانی کی فکر کرنیوالا
بیچ کارخانہ پیدایش اوسکلی یعنی یہ سب کچہہ پیدا کیا ہمنی اسلیے کہ بندہ منیب اونکو دیکہہ کر عبرت پکڑے اور خدا اور رسول
اور بعث پر ایمان لاوی **مدبحر** ۵ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○

اوراوتارا ہمنے آسمان سے پانی بابرکت پس اگائی ہمنے بسبب اوسکی باغ اوردانے کہ کاٹتے ہین اونکو اور اگائی ہمنے کہجور کے درخت بلند اونکی لیئے میوہ تہ برتہ روزی واسطے بندون کے اور زندہ کیئے ہمنے اوس پانی سے شہر مردہ اسیطرح ہوگا نکلنا گور سے **فتح** اوراوتارا ہمنے آسمان سے پانی برکت کا پہر اوگائی ہمنے اوس سے باغ اور اناج کٹتی کہیت کا اورکہجورین لنبی اونکا گابہا ہے تہ برتہ روزی دینی کو بندونکے اور جلایا ہمنے اوس سے ایک دیس مردہ یونہی ہے نکل کہڑے ہونا **تفسیر** اناج وہ ہے جسکی ساتہہ اوسکا کہیت بہی کٹ جاوے اور درخت قائم رہتا ہی ہیں ٹوٹ کر **مو** مبارک کثیر المنافع اور کثیر الخیر کہ اوسمین زندگانی ہر چیز کی ہے اور مراد اوس پانی سے مینہہ ہی وحب الحصید دانے کہیت کے کہ جسکی شان ہے ہی کٹنا گیہون اور جو اور تمام غلون کے باسقات کہے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے معنی اسکی طوالاً اور کہی سعید بن جبیر نے معنی او مستویات یعنی برابر اور طلع کہتے ہین کہجور کے کہبی کو جو اول ہی نکلتا ہی اور اوسکی اندر کہجورین تہہ برتہہ ہوتی ہین نضید معنی منضود کے بعض پر بعض ہوئی یعنی تہہ برتہہ اپنی اکمام یعنی کہبی میں پس جب نکلین اکمام سے تو نہین کہلاتے منضود شہر مردہ یعنی گہانس وغیرہ اوسکی خشک ہو گئی تہی پانی سے پیدا اور ہری کردی لہلہانے لگی اسطرح سے ہوگا نکلنا مردونکا گور سے یعنی جیسی شہر مردہ کو زندہ کیا اسیطرح قبر والونکو بہی جلا اوٹہا دینگے اگر غور کرین تو معلوم کرین کہ کچہ تفاوت نہین زمین خشک کے سرسبز کرنے مین اور انسان کے جلا اوٹہانے مین قبر دن ہی غرض کہ بتامل غور کرین تو منکر بعث کی نہون

معانی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ

جھوٹ بتائی پہلی ان کی قوم نوح نے اور اہل رس نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بہائیون نے اور اہل ایکہ نے اور قوم تبع نے ہر ایک نے جھوٹ کی نسبت کی پیغمبرونکو پس ثابت ہوا وعدہ عذاب میرا **فتح** جھٹلا چکی ہین ان سے پہلی نوح کی قوم اور کنوے والے اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کی بہائی اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم سبنے جھٹلایا رسولونکو پہر ٹہیک پڑا میرا ڈر کا **مو** **تفسیر** جھٹلایا پہلی انسے یعنی قریش سے یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی وارد ہوا ہی واسطے ثابت کرنے حقیت بعث کے ساتہہ بیان کرنے اتفاق تمام رسولونکی اوسپر اور واسطے عذاب کرنے منکرون اوسکی کے اور رس کنوا تہا اوسپر بستی تہی کتنے ایک لوگ ساتہہ مواشی اپنے کے پوجتے تہے بتونکو اور نبی اونکی بعضون نے کہا کہ حنظلہ بن صفوان تہی اور بعضون نے کہا کہ کوئی اور تہے ... پس جب وہ بت پرستی سے باز نہ آئے باوجود منع کرنے نبی اپنے کی تو دہنسایا گیا وہ کنوان مع گرد اگرد اپنے پس دہس گئے وہ لوگ بہی اور مال اونکی بہی جیسا کہ مذکور ہی قصہ اونکا سورہ فرقان مین اور ثمود قوم صالح کے اور عاد قوم ہود کے اور لوط بہتیجے تہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اونہون نے بہی ہجرت کی تہی حضرت ابراہیم کے ساتہہ عراق سے طرف شام کے پس اوترے ابراہیم فلسطین مین اور اوترے لوط سدوم مین اور بہیجا لوط کو اللہ تعالی نے طرف سدوم والون کے اور وہ اجنبی تہی اونسے لیکن اونکو بہائی کہا اسلیئے کہ اونہون نے نکاح کر لیا تہا اونمین باعتبار قرابت سسرال کے بہائی فرمایا اور اصحاب ایکہ یعنی بن والے کہ قوم شعیب کے تہی اور تبع بادشاہ تہا یمن مین کہا اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس جہٹلایا قوم نے اوسکو اور بعضون کہا کہ تبع نبی تہی اور وہ تبع حمیری تہے اور نام اونکا اسعد اور کنیت اونکی ابو کرب قولہ

کل یعنی ہر ایک نے یا ایک قوم نے اونمین سی یا سبہون نی اور کل کے معنی جو ہر ایک کے کہے اسپر یہہ شبہہ وارد ہوتا ہی
کہ نہین جہٹلایا ہر ایک نی قوم نوح اور عاد اور ثمود سے جیسکہ تصریح کی اسکی اور آیۃ مین فرمایا وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ
اُمَّۃٍ فَوْجًا مِمَّنْ یُکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا پس یہہ صریح ہی اسمین کہ ہر امت کا جو نبی ہوگا اوسکے تصدیق بہی کرنیوالے
ہونگے اور جہٹلانے والے بہی جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ کلیہ سے مراد یہان تکثیر ہے جیسکہ بیچ قول اللہ تعالے کے وَ
اُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ پس یہہ باعتبار اغلب کے یعنی اکثر کے ہے اور یہہ جو کہا کہ جہٹلایا رسولون کو حالانکہ ہر ایک اپنے
نبی کو جہٹلاتا تہا نہ سب نبیون کو تو یہہ اسلیئی کہا کہ ایک نبی کو جہٹلانا گویا سب انبیا علیہم الصلوۃ کو جہٹلانا ہی اور حاصل
یہہ کہ اسمین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے کہ تم تنگدل نہو اپنی امت کی کفار کے جہٹلانی سے کہ قدیم سے
یہی معمول رہا ہی کہ کفار ہر امت کے اپنے اپنے رسولونکو جہٹلاتے رہی ہین اور عذاب وتیار اوترا ہی اور انکو ہلاک کردیا ہی
پس اے محمد اگر اہل مکہ تمہاری تکذیب سی باز نہین آتے ہین تو مستحق عذاب وہلاک کے ہونے مین تم غمگین نہو ج

جمل بحر مد اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ کیا عاجز ہوگئے
ہم بیچ پیدایش پہلی کے بلکہ یہہ شبہہ مین ہین پیدایش نئی سے فح اب کیا ہم تہکسگئے پہلی بار بناکر کوئی نہین
بلکہ اونکو دہوکا ہی ایک نئی بنی مین موتفسیح نہین عاجز ہوئے ہم پہلی پیدایش سے پس کیونکر عاجز ہونگے
ہم دوسری پیدایش سے اور اقرار پہلی بار پیدا کرنیکا اقرار ہے اعادہ یعنے دوبارہ پیدا کرنیکا اور شبہہ مین ہین یعنی شیطان
نے شبہہ ڈالدیا ہے اونکی دلون مین کہ زندہ کرنا مردیکا ایک امر خارج ہی عادت سی پس چہوڑدیا اونہون نے اس بیان
سے استدلال صحیح اور وہ یہہ ہی کہ جو قادر ہی پہلی بار پیدا کرنے پر وہ زیادہ قادر ہوگا اعادہ پر مد پیدایش
نئی سے مراد بعث ہی یہہ الزام اہل مکہ پر ہی کہ مقر تہے خدا تعالے کے پہلے پیدا کرنے کے اور بعث کا انکار
کرتے تہی پس حق تعالے نے فرمایا کہ مین پیدایش اول مین عاجز نہین تہا چنانچہ تم بہی مقر ہواسکے پس دوسری بار پیدا کرنی
مین کبہی اوٹہا مردونکا ہی بہی عاجز نہین ہونیکا بلکہ پیدایش اول بہ نسبت ثانی کے بہت دشوار تہی اسلیئے کہ سب مادے
اور بے مدد تہی جب وہ ہمپر دشوار نہوئی تو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر دشوار ہوگا بحر تنبیہ یہہ ساری وسوسی
شیطانی ہین کہ باوجود دیکہنے قدرت خدائی تعالی کے ہر دم ہر آن منکر ہین بعث وحشر وغیرہ کے اسلیئے اولیاء اللہ
کے اخلاق سی ہے نہ غفلت کرنا محاربہ ابلیس سے اور تجسس کرنا اوسکے مکرون کے معرفت کا اور اس خلق کو اوسنی بہت
غافل کر رکہا ہے اپنے مکرون سے پس جیسی ابلیس نہین غافل ہے ہم سے ایسی ہی لائق ہی ہمکو کہ نہ غافل ہو وین
اوس سے اسلیئی کہ وہ کہات مین لگ رہا ہی ہمارے ہلاک کرنیکے لیئے اور حریص ہی اسپر کہ بندے کو اللہ کے
غضب مین گرفتار کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ ابلیس رکہتا ہی تخت اپنا بحر پر اور بہیجتا ہی اپنے لشکر واتباع کو
یعنی لوگون کے بہکانے کے لیئے پس بہت بڑا مرتبہ مین نزدیک اوسکی وہ ہوتا ہی کہ جو بہت فتنہ مین ڈالتا ہی
لوگونکو وہب بن منبہ فرماتی ہین کہ کہا ابلیس نے اے رب کیا نہین دیکہتا تو محبت اپنی بندونکی بہ نسبت تیری اور
باوجود اسکے نافرمانی کرتے ہین تیری اور کثرت بغض اونکے میرے لیئے پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف فرشتون
کے کہ [illegible] اونکی محبت [illegible] بہ نسبت میرے اور بہ نسبت تمہارے اونکی میرے لیئے اور درگذر کیا مینے اونکی فرمانبرداری کرنیکو ابلیس کے بسبب کثرت
بغض اونکے اسکی لیئے اور تفصیل [illegible] کہتے ہے کہ ابلیس کہتا ہی کہ جب مطلب پاتا ہوتا ہون مین ابن آدم

ل وان التنوین عوض عن المضاف الیہ وکان بعض النحاۃ یخرج ق کماکانۃ بعض ۱۲ جمل
ع وازاد البعض الافراد لفظ
غ کل اہ بغدادی ۱۲ جمل
کہ اونکی امت نے ایک جماعت کو ان میں سے جہٹلایا اور وصون سے کہ جہٹلانے والے نبیون کو ۱۲
ع
ش مضی بالامر اذا لم یہتد لوجہ عملہ والہمزۃ للانکار والفاء للعطف علی مقدر ینبئی عنہ العی من القصد والمباشرۃ ای اقصدنا الخلق الاول فعجزنا عنہ حتی یتوہم عجزنا عن الاعادۃ ۱۲ جمل مختصرا
ع وقولہ بل ہم فی لبس عطف علی مقدر یقتضیہ السیاق ای ہم منکرون لقدرتنا علی الخلق الاول بل ہم فی خلط وشبہہ من خلق جدید لما فیہ من مخالفۃ العادۃ وتکرر خلق ہم ۱۲ ثم تنبہوا الاعتبار بخروجہ عن حدود العادات والایذان بانہ حقیق بان یبحث عنہ ۱۲ جمل

سی ساتھ ایک بات کے تین باتون مین سے تو نہین طلب کرتا مین اوس سی غیر اوسکی ایک تو خود پسندی کہ سمجھے لوگون سے بہتر
اور اپنی عمل خیر کو بہت جانتا اور بھول جاتا اپنے گناہون کو ایک روایت مین ہی ساتھ ایک کے چار مین سی اوسمین زیادہ کیا
ہی شبع یعنی شکم سیری کو اور تیسری بات ہی وہ اون سب مین اسلئے کہ تینون چیزین باقی اسی سی پیدا ہوتی ہین اور وہب ابن
منبہ کہتی ہین کہ بچاؤ تم اپنے تئین اس سی یہ دشمنی کرو تم شیطان سے ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو اوسکی پوشیدہ مین اسلئے کہ جو
رات گذارتا ہی حالت گناہ مین رات گذارتا ہی شیطان اوسکی لئے دلہن بنکر **تنبیہ المغترین** وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۞ اور تحقیق پیدا کیا ہمنی آدمی کو اور
جانتی ہین ہم وہ چیز کہ خاطر مین لاتا ہی نفس اوسکا اور ہم نزدیک زیادہ ہین انسان سی رگ جان سے **فتح** اور ہمنی بنایا انسان
کو اور ہم جانتی ہین جو باتین آتی ہین اوسکی جی مین اور ہم زیادہ نزدیک ہین اوسکی طرف دھڑکتی رگ سی **تفسیر** گردن
کی رگ مراد ہی جسمین جان پھرتی ہے دل سے دماغ تک اوسکی کٹنی سی موت ہے الله اوس سی نزدیک ہے اور رگ آخر
باہری جان سی ہی **موضح** قریب تر ہین طرف انسان کے یعنے ساتھ علم کے یعنی ہمارا علم قریب ہے انسان سی کہ خوب جانتے ہین ہم
اوسکو اور اوسکے احوال کو نہین پوشیدہ ہی اوسپر کچھہ پوشیدہ باتون انسان کے سے پس گویا کہ ذات اوسکی قریب ہے اوس سے
کہا جاتا ہی الله فی کل مکان یعنی الله جانتا ہی ہر مکان کو کیونکہ وہ منزہ ہی مکانون سی کہا قشیری نے کہ اس آیۃ مین ہیبۃ
اور خوف ہی ایک قوم کے لئے اور راحت اور انس و تسکین ہے ایک قوم کے لئے یعنی جنکے دلون مین نفاق اور عقاید باطل
یا اخلاق برے ہین مثل کینہ اور حسد وغیرہ کے اونکے لئے تو ہیبت اور خوف ہی کہ جب یوم تبلی السرائر ہوگا علیم بذات
الصدور سزا دیگا اوسکی بد اور جنکے دلون مین عقاید اچھے اور محبت خدا اور رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی اور اتباع
سنت اور اہل الله کی اور یاد خدا تعالی کی اور ڈر آخرت کا وغیرہ ذلک مرکوز ہین اونکے لئے راحت اور انس اور تسکین ہے کہ وہ جزا
اچھی پاوین گے اور حبل الورید یہہ مثل ہے بیچ زیادتی قرب کے لئے بہت قریب ہے اور ورید رگ ہی بڑی گردن مین کہا
زمخشری نے وہ دو رگین ہین گہیرے ہوئے مین اور نکے آگے دونو جانب گلو متصل ہین ساتھ رگین کے وارد ہوتے ہین سر طرف تین نام
رکہا گیا اوسکا ورید اسلئے کہ روح وارد ہوتی ہے طرف اوسکی اور کہا اور ورید دل مین جو ہی اوسکو وتین کہتے ہین جب وہ کاٹی
جاتی ہے تو انسان مرجاتا ہی اور پشت مین جو ہی اوسکو ابہر کہتی ہین اور نیچے مین اور ران مین اکحل اور نسا اور چھنگلیا مین
اسلیم آہ اور کتاب خازن مین ہے کہ ورید رگ ہی کہ جاری ہوتا ہی اوسمین خون اور پہنچتا ہی طرف ہر جزء کے اجزاء بدن سے
درمیان حلق اور علباوین کے ہے اور معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ اجزاء انسان کے پردہ ہوتے ہین [illegible] اونکے بعض کے لئے اور
نہین پردہ مین ہوتے الله کے علم سے کوئی چیز اور بعضون نے کہا احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہم قریب ہین تر طرف
انسان کے ساتھ بیٹھنے قدرت ہماری کی اوسمین اور جاری ہوتا ہی امر ہمارا جیسا کہ جاری ہوتا ہی خون اوسکی رگون
مین **مجمل تنبیہ** سبحان الله جو ایسا نزدیک ہو اوسکو چھوڑکر اورون کو پکارین اور مدد مانگین کیا غفلت ہے
کوئی پکارتا ہے یا علی کوئی نبی پکارتا ہی یا پیر کوئی مدار کوئی سالار حالانکہ مالک اور خالق اور رازق سبکا ایسا نزدیک ہے
آیا ہی کہ بعض صحابی حضرت سے پوچھا اگر رب ہمارا نزدیک ہی تو چپکی سی دعا کرین اور اگر دور ہی تو پکار کر دعا کرین ہم تب یہہ آیۃ اوتری وَإِذَا سَأَلَكَ
عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي اسمین قریب کو مجمل فرمایا تھا
نحن اقرب مین آخر آیت تک مین کہول کر بیان فرمادیا کہ مین بہت ہی نزدیک ہون حتی کہ رگ جان سے بھی زیادہ

نزدیک ہون میری سوا کسیکو نہ پکارو نہ مانگو اوس سے ابن عباس کہتے ہین کہ مین سوار تھا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایکدن پس فرمایا آپنے یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ
اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ الخ یعنے ای لڑکے نگاہ رکھہ حق اللہ تعالی کا یعنے رضامندی اوسکی طلب کر نگاہ
رکھیگا اللہ تجھکو یعنی دنیا اور آخرت کے برائیون سی نگاہ رکھہ اللہ کو اور مراقبہ یا دیگا اوسکو سامنی اپنے اور جب مانگی تو پس مانگ
اللہ ہی سے اور جب مدد مانگی تو پس مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان کہ اگر سب لوگ جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتھہ کسی چیز کے
تو نہین نفع دینگے تجھکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نی تیرے لئے اور اگر جمع ہون تیری ضرر پہونچانی پر ساتھہ
کسی چیز کے تو نہین ضرر پہونچا دینگے تجھکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجھپر رُفِعَتِ الْقَلَمُ وَجَفَّتِ
الصُّحُفُ یعنی اوٹھائی گئے قلم اور خشک کئی گئے صحیفے یعنی تقدیر تمام ہو چکی تغیر اور تبدیل نہین ہو سکتی ہے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسْئَلُوْنِیْ اَھْدِ
کُمْ الخ یعنی اے میرے بندون تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو
اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال و طیب
اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچالیا مین نے یعنی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو پس جسنی جانا تم مین سے
کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنی پر پہر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی اور نہین پروا رکھتا ہر
اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان اور
بوڑہی تمہارے یا عالم و جاہل تمہارے یا فرمانبردار و گنہگار تمہارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہون اوپر بڑے
متقی دل بندیکی میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کرے یہہ یعنی جمع ہونا میرے ملک
مین بقدر بازو مچھر کے اور تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور
خشک تمہارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکے میرے بندون سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میرے
ملک مین سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے
اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگے ہر آدمی تم مین سے اوسقدر کہ پہنچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت
دل مین رکھتا ہو پہر دون مین ہر مانگنی والے کو تم مین سے یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کرے یہہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میرے
مین سے کچھہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پر اور ڈالے اوسمین سوئی پہر اوٹھا دے اوسکو یعنی بالفرض و التقدیر اگر کمی ہو
تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہے والا اوسکی ملک مین کمی کا کیا باعث ہے وہ کتنا ہی دے اوسکی ہان ہرگز کمی نہین
ہوتی ہے یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتونکا بسبب اسکی ہے کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ کرتا
ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتھہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے بندیکے ارادہ کو دخل نہین عطائی کلام
دینا میرا کلام ہے و عذابی کلام اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنے ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج آلہ کا نہین ہے امر میرا
واسطی کسی چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون مین پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل
کی یہہ احمد ترمذی ابن ماجہ نے اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ اوسوقت کہ سیکھتی ہین
سیکھنے والے پہلوی راست پر بیٹھنی والا اور پہلوی چپ پر بیٹھنے والا یعنی کرام الکاتبین جب لیتی جاتی

ہین دولینی والے داہنی بیٹہا اور بائین بیٹہا **نفسیر** جو اوسکی موہنہ سی نکلا وہ لکہہ لیتے ہین نیکی داہنی والا اور بدی
بائین والا **موضح** معنی یہہ ہین کہ اللہ لطیف یعنی باریک بین ہی کہ پہنچا ہی علم اوسکا طرف خطرات نفس کے اور اون چیزون
کہ کوئی چیز پوشیدہ تر نہین ہے اور وہ قریب تر ہی انسان سی بہ نسبت ہر قریب کی جسوقت کہ کرام کاتبین لکہتی ہین انسان
کے افعال و اقوال یہہ فرمایا آگاہ کرنیکو کہ فرشتونکا لکہوانا ایک امر ایسا ہے کہ وہ بی پرواہی اوس سی اور کیونکہ وہ بی پرواہ ہو
اوس سے استحال مین کہ وہ اطلاع رکہتا ہی نہایت پوشیدہ چیزونکی لیکن یہہ لکہوانا اس حکمت کے لیے ہے کہ وہ نامۂ اعمال
روز قیامت کی اوسکے آگے پیش کیا جاویگا تا قائل ہوں اور حکمت یہہ ہی کہ لوگ سنکر باز رہین برائیون سی اور رغبت کرین
نیکیون کی **مد** مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ[۱] زبان پر نہین لاتا آدمی کوئی بات مگر کہ
نزدیک اوسکی نگہبان ہے مہیا **ف** نہین بولتا ایک بات جو اوس پاس ہی ایک راہ دیکہتا تیار یعنی لکہنے کو تیار ہو
موضح مہیا کہ جسوقت بولتا ہی اوسیوقت لکہتا ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کاتب الحسنات علی یمین الرجل
وکاتب السیات علی یسار الرجل وکاتب الحسنات امیر علی کاتب السیات فاذا عمل حسنۃ کتبہا صاحب الیمین عشرا واذا عمل
سیئۃ قال صاحب الیمین لصاحب الشمال دعہ سبع ساعات لعلہ یسبح او یستغفر رواہ فی المعالم[۲] ایک بزرگ فرماتی ہین عجب
رکہتا ہوں اوس سے کہ دو فرشتی موکل اوسکی ہون زبان اوسکی قلم اونکی اور آب دہن اوسکا روشنائی اونکی ہے پہر کلام لایعنی
کہی **مج** عتید کے معنی ہین حاضر پہر کہا گیا ہی کہ لکہتے ہین وہ دونون فرشتی ہر چیز یہان تک کہ آہ اوسکا اوسکی
بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ نہین لکہتی ہین مگر وہ چیز کہ اوسمین ثواب ہے یا گناہ اور بعضون نے کہا نہین الگ ہوتے
وہ اوس سی مگر وقت پاخانہ یا جماع کے پہر اگر کہا جاوے کہ بلاشبہہ معلوم ہوا اس آیت سی اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ الخ
اور فرشتی لکہتی ہین اعمال اوسکی پس کیا فائدہ ہی اس قول کا مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الخ جواب اوسکا یہہ ہے کہ دوسری آیۃ
سی جانا جاتا ہی کہ دو فرشتی تیار ہین لکہنی کے لیے بخلاف پہلی آیۃ کے کہ اوسی یہہ بات نہین معلوم ہوتی اور یہہ بہی ہے
جانا جاتا ہے دوسری آیۃ سی صریح یہہ کہ فرشتی ضبط کرتی ہین ہر لفظ اوسکا اور نہین جانا جاتا یہہ پہلی آیۃ سی آہ کا زردنے
مد جمل مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ کاتبین کی وجہ تسمیہ مین لکہتی ہین[۳] کہ وہ نگہبان ہی متخلق ساتہہ خلق الٰہی
کے ہوکر تمہارے ساتہہ معاملہ کرم کا کرتے ہین اور جملہ کرم اونکے یہہ ہی کہ اپنے تئین تمکو دکہاتے نہین ہین کہ اونکی
سامنی بیویون کی صحبت کرنے سی اور قضائی حاجت اور بول و براز سی اور حاصل کرنے لذتون اور شہوات کی محجوب
ہو اور منجملہ اونکی کرم سے یہہ ہے کہ باوصف خوب مطلع ہونے کے تمہارے عملون پر تمکو فضیحت نہین کرتے اور لوگون
کے سامنے بہید تمہارے ظاہر نہین کرتے اور جملہ کرم اونکی سی یہہ ہے کہ جب تم سی نیکی سرزد ہوتی ہی تو اوس نیکی کو
دہ چند[۴] لکہتے ہین اگر ایک روپیا خدا کی راہ مین دو تو اوسکو دس روپے لکہتی ہین اسیطرح اور اعمال اور اگر قصد نیکی
کا کرو اور بسبب کسی مانع کے وہ نیکی تم سی وقوع مین نہ آوی تو اوسکو بہی نیکیون مین لکہتے ہین اور اگر قصد گناہ کا
کرو اور اوس گناہ کو ترک کرو تو اوس ترک کو بہی تیج حساب نیکی کے لیتے ہین اور ایک نیکی لکہتی ہین اور اگر تم سی گناہ
صادر ہو تو چہ[۵] ساعت تک مہلت دیتی ہین اور وہ گناہ نہین لکہنے کہ شاید ہم اسکے استغفار یا توبہ یا ندامت
یا نیکی کہ ازالہ اثر اوس گناہ کا کر سکے تم سے وقوع مین آوے اور اگر اس مدت تک بہی تدارک اوس گناہ کا نہ کیا ایک
گناہ لکہتے ہین پہر جب توبہ اور استغفار کرین یا اور نیکیان بجا لاوین اوس لکہے کو مٹا دیتے ہین اور وہ نگہبان ہیچ

یا درکہنی اعمال تمہارے کمال احتیاط سے کرتی ہین کہ باوصف ملکیت کہ مانع نسیان اور فراموشی کا ہی اپنے حافظہ پر اعتماد
نہین کرنے بلکہ کاتبین یعنے لکہنے والے ہین کہ دفتر مرتب اس کام کے لئے رکہتے ہین اور موافق روایتون صحیحہ کے یہہ لکہنے
والے ہر شخص کے لئے آدمیون مین سے چار نفر ہین دو رات مین آتے ہین اور دو دن مین دونون دفتر روز و شب
کے جدا جدا نگاہ رکہتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ بیٹہنے کی جگہہ اونکی آدمی کے کندہی پر ہے اور بعضون نے
کہا کہ دونون دانت بڑے آدمی کے اوپر کی جانب دہن سے نشستگاہ اونکی ہے اور زبان آدمی کی قلم اونکا ہی اور آب
دہن آدمی کا بجای سیاہی اونکیلے ہے اور جب دفتر شب و روز کا حق تعالے کی حضور مین لیجاتے ہین باوجودیکہ وہ
اپنے بندہ کے ساتہہ رگ جان سے زیادہ نزدیک ہے واسطے احتیاط کے فرماتی ہین کہ اس دفتر کو لوح محفوظ سے مقابلہ
کرو کہ اوسمین جو کچہہ بندہ کریگا بے کم و بیش لکہا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ جو کچہہ سوائی طاعت اور معصیت کے
ہو اوسکو مٹا دو اور جو کچہہ کہ طاعت و گناہ ہو اوسکو رہنے دو تا اوسپر ثواب و عذاب مترتب ہو اور اون نگہبانون کو
پردہ اور حجاب اور ستر ہرگز مانع اطلاع تمہارے احوال پر نہین ہوتا یہہ گمان نکرو کہ حیلہ اور مکر سے جیسا کہ خفیہ نویسون
اور وقایع نگارون دنیا کے سے اعمال اپنے چہپا سکتے ہین اونسے بہی پوشیدہ رکہین گے ہم اسلئے کہ وہ نگہبان یَعْلَمُونَ
مَا تَفْعَلُونَ یعنے جانتے ہین جو کچہہ کہ تم کرتے ہو گو ہزار پردون مین کئے ہون اور یہان جاننا چاہئے کہ اعمال کے
لکہنے والون کو اطلاع اوپر افعال آدمی کے اس آیتہ سے تو معلوم ہوئی اور اطلاع اوپر اقوال اوسکے اوس آیتہ سے کہ سورہ ق
یعنے یعلمون ما تفعلون سے ١٢
مین ہے واضح ہوتی ہے یعنی اسی آیتہ سے مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الخ اور اطلاع تروک[١] پر مانند روزہ اور اعتکاف اور اجتناب
کے ممنوعات احرام سے اور مانند انکیکے دلیل عقلی سے ظاہر ہے اسلئے کہ جب ایک شخص وقت حاجت کی ساتہہ ایک کام
کے بلا مانع و بلا عذر اوس کام کو نکرے صریح معلوم ہوتا ہے کہ تارک اوس کام کا ہے لیکن اطلاع اونکی اوپر نیتون دل
کے اور مکنونات ضمیر کے پس مختلف فیہ ہی اکثر علما نے اوسکا انکار کیا ہے اور جو کچہہ کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ یہہ لکہنے
والے قصد نیکی کو نیکی لکہتے ہین اور قصد بدی کا اگر جو اوس بدی کو ترک کرے اوسکو بہی نیکی لکہتے ہین دلالت کرتا ہے
اوپر اطلاع اونکیکے احوال دل پر بہی اور منکر کہتے ہین کہ یہہ اطلاع جانب حق تعالی سے ہوتی ہے بطریق الہام کے کہ
فلانی وقت قصد فلانی نیکی کا ہی یا ارادہ فلانی بدی کا خاطر مین لا کر اوسکو ترک کیا ہی اور یہہ ظاہر تر ہی تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا
اور جبکہ ذکر کیا الکفار کا انکار کرنا بعث کو اور دلیل لائے اونکی رد پر ساتہہ قدرت و علم اپنے کے تو اب معلوم کرواتے ہین اونکو
کہ جسکا انکار کرتے ہو عنقریب وہ آنیوالا ہی نزدیک موت اونکیکے اور وقت قیام قیامت[٢] کے جیسا کہ فرماتے ہین *

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ اور آئی سختی موت کی بلاشبہہ یہہ ہی جو
کچہہ کہ اوس سے کنارہ کرتا تہا تو **ف** اور آئی بیہوشی موت کی تحقیق یہہ وہ ہی جس سی تو ٹل رہا تہا **موتفسیر**
جبکہ ذکر کیا اللہ تعالی نے بعید جاننا اونکا بعث و جزا کو کہ جو مذکور ہی اس آیتہ مین ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا الخ اور
بیان کیا گئے تمام اعمال اونکے محفوظ و لکہے ہوئے ہین پہر اوسکے بعد بیان کی وہ چیز کہ ملینگے اوسکو بالضرور قسم موت اور
بعث سی اور جو احوال و اہوال کہ متفرع ہوتے ہین اوسپر اور لفظ بالحق مین ب تعدیہ کیلئے ہی یعنی لائی گئی شدت
موت کی امر حق کو یعنی ظاہر کریگی اوسکو اور مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ بعد موت کی ہونگی قسم احوال آخرة سی یہانتک
تک کہ دیکہیگا اوسکو منکر قیامت ظاہر و صریح یا مراد حق سے حقیقت موت کی[٣] ہے اور کہا جاویگا جان کنی والے کو

[١] یعنے ترک کرنا بعض چیزون کا نہ چاہئے ١٢
[٢] وہ تنبیہ علی اقترب ذلک بان عبر عنہ بلفظ الماضی وہو قولہ وجاءت سکرة الموت ١٢
[٣] وقیل بالحق ای ایہام الانسان من السعادة و الشقاوة ١٢ معا

ذلک آخر تک یعنی یہہ وہی ہی جس سے تو کنارہ کرتا تہا اور کہا حسن نے کہ بہاگتا تہا تو اور کہا ابن عباس نے مکروہ رکہتا تہا
تو **مجمل معانیہ** سکرات موت کا حال سورہ قیامہ مین بہی مذکور ہی ان آیتون مین کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ
التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ
یعنی آگاہ ہو جسوقت پہنچی جان ہانس تک اور کہا جاوی یعنی کہین جو گر دو سکے ہین کون ہی جہاڑنیوالا کہ جہاڑے اسکو
تا کہ شفا ہو اوسکو اور یقین کیا اوسکو جان کنی والے نے کہ یہہ وقت جدا ہونے روح دنیا کا ہی اور لپٹ گئی ایک پنڈلی پر
پنڈلی وقت موت کے یا لپٹ گئی شدت فراق دنیا کے ساتہہ شدت آنے آخرت کی تیری رب کیطرف ہی اوسدن
کہنچ جانا ہی غرض اس لکہنی سے یہہ ہی کہ ہر آدمی کو چاہئی کہ ایسی آیتون مین غور کیا کرے اور ایسی وقت بیکسی کو یاد رکہے
کہ کوئی بہی اپنا نہین ہوتا جو رو ماں باپ سب اپنی قرابتی بیٹہی دیکہا کرتے ہین اور کسیکی کچہہ پیش نہین چلتی کیا خوب
بات کہی حضرت لقمان علیہ السلام نے کہ تین ہزار کلمے نصیحت کے مینے سیکہے اونمین سے تین کلمے چہانٹ لئے
دو یاد رکہتا ہون اور ایک کو بہلا دیتا ہون خدا اور موت کو یاد رکہتا ہون اور نیکی کر کر بہلا دیتا ہون اور سب سے
زیادہ غم خاتمہ بد کا رہتا تہا بزرگون کو چنانچہ تنبیہ المغترین مین لکہا ہی کہ منجملہ اخلاق بزرگون سے بہت ڈرنا
اونکا تہا اللہ تعالی سے کہ کہین خاتمہ بد نکرے پس ہو وین محجوب اللہ تعالی سے دوزخ مین اور بعضی اونمین سے
ایسی غم و فکر مین رہتی تہی کہ غائب ہوتے تہے حاضرین سے یعنی بیہوش ہوتی تہے کہ کسیکی خبر نہین رکہتی تہے اور
حامد لفاف کہتے تہے کہ جب لیجاتے ہین فرشتے روح مومن کی اور وہ مرا ہوتا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین
فرشتے اوس سے اور کہتے ہین کہ کیونکر نجات پائی اسنی دنیا سے اصحالمین کہ ہلاک ہوا اچہا ہمارا یعنی ابلیس اور تہی حاتم
اصم کہتے درباب قول اللہ تعالے کے اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کہ یہہ نہین کہا جاویگا مگر اوسکے لئے کہ دراز
ہو غم و خوف اوسکا دنیا مین اور جو اترا تا رہا اور نادم نہوا اوسپر نہین کہا جاویگا اوسکے لئے کچہہ اس سے اور فضیل بن
عیاض رح کہتے تہے خوف بندیکا اللہ سے بقدر معرفت اوسکیکے ہوتا ہی انتہی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ
اور پہونکا جاویگا صور مین او کہین یہہ ہی دن وعدہ عذاب کا **فقط** اور پہونکا گیا نرسنگا یہہ ہی دن ڈرنے کا
موضح تفسیر صور ایک سینگ ہی کہ پہونکین گے اوسمین اسرافیل علیہ السلام اور وہ بڑائی مین ایسا ہی کہ نہین جانتا
مقدار اوسکی سوائی اللہ تعالی کے اور موںہہ رکہی ہوئے ہین اوسپر اسرافیل جبسے کہ مبعوث ہوئی ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
منتظر ہین کہ جب حکم ہو پہونکین اور مراد اس سے نفخہ بعث کا ہے جمہور علماء اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی
گہبراہٹ کی لئے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کی لئے اور تیسرا اعادہ کے لئے
یعنی جی اوٹہنے کے لئے چنانچہ یہان یہی مراد ہے اور ابین دو نفخون کے مدت چالیس برس کی ہوگی پہر اوتاریگا اللہ تعالی
آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ اوس سے جیسے اوگتا ہی سبزہ نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہو جاتی ہے
لیکن ایک ہڈی کہ نام اوسکا عجب الذنب ہی کہ اوسکو ریڑہ کی ہڈی کہتے ہین اوسی سے ترکیب دیجاویگی خلق روز قیامت
کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا میری امت مین دجال پس ٹہیریگا اونمین چالیس دن یا چالیس
برس یا چالیس مہینے یا چالیس رات پہر بہیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی
صورت ہوگی پس ڈہونڈہینگے وہ دجال کو پہر ہلاک کریگا اوسکو اللہ تعالی اونکی ہاتہہ سے پہر ٹہیرینگے عیسی ع

لوگون مین بعد اسکے سات برس اسحال مین کہ نہین ہونگے درمیان دو شخصون کے عداوت پہر بہیجیگا اللہ ہوا ٹہنڈی
شام کیطرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکی دلمین برابر ذرے کی ایمان ہو مگر کہ ہلاک کریگی اوسکو ہوا یہانتک کہ اگر
کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہین گے بری لوگ بیچ خفت طیر کے اور
احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندونکے کہ یہان سے وہان جابیٹہا وہان سے وہان اور درندونکی سی خو رکہنی ہونگی
نہین اچہا جانینگے شرعی باتکو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پہر صورت بنا آویگا شیطان اور کہیگا کیا نہین کہنا مانتے
تم میرا پہر حکم کریگا لوگونکو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکہتے ہونگے اور عیش و خوشی
پہر پہونکا جاویگا صور پس نہین سنیگا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنیگا وہ شخص کہ درست
کرتا ہوگا اپنی حوض کو پس مرجاویگا وہ پہر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پہر بہیجیگا اللہ ایک مینہہ گویا کہ وہ شبنم
ہوگا یعنی ہلکی پہوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگونکے پہر پہونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹہہ
کہڑے ہونگے دیکہتے ہوئے پہر کہا جاویگا لوگونکو کہ آؤ اپنے رب کیطرف اور کہا جاویگا فرشتونکو کہ کہڑا رکہو انکو یہہ سوال کیے
جاوینگے پہر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا
جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک بہشت کے لیے پس یہہ وہ دن ہوگا
کہ کردیگا لڑکونکو بوڑہا اور یہہ دن وہ ہوگا کہ کہولا جاویگا پنڈلی یعنی امر شدید ہوگا روز قیامت کے بسبب حساب اور جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کیونکر چین کرون مین اسحال مین کہ منہہ رکہی ہوئے ہے صور پہونکنے والا یعنی اسرافیل اور جہکائی ہوئے ہے صور پر
پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکی بجانیکا تو سر جہکا لیتے ہین اور لگا رہا
ہے کان اپنا منتظر ہے اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا پس بہونچے کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ حسب حال
ہمارے ہی کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑہنے کے لیے اب اور اوسوقت یا مطلق سختیون کے وقت فرمایا کہو
حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا **درمنثور جمل مد** باقی حال مفصل نفخ صور کا اسی تفسیر
کی پہلی جلد مین تحت آیہ ونفخ فی الصور فصعق الایۃ کے کہ سورہ زمر مین ہی لکہا ہی وہان ہی دیکہنا چاہیے **وجاءت**
كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ اور آیا ہر شخص ہمراہ اوسکے ہانکنے والا اور گواہی دینی والا **ف** اور آیا ہر ایک
جی اوسکے ساتہہ ہی ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا **تفسیر** ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہی اور ایک پاس
نامہ اعمال ساتہہ ہے **مو یعنی** دو فرشتے ہونگے کہ ایک تو ہانک کر لاویگا اوسکو محشر مین حساب کی جگہہ اور دوسرا
گواہ ہوگا اوسکے عملوں پر اور بعض نے کہا کہ سائق لکہنے والا برائیونکا ہوگا اور شاہد لکہنے والا نیکیونکا اور بعض نے کہا کہ
سائق نفس اوسکا ہی یا قرین یعنی فرشتہ ہمراہ اوسکا اور شہید جوارح یعنی اعضا اوسکے ہاتہہ پانو وغیرہ ہیں یا اعمال اوسکے
اور قرطبی مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سائق ملایکہ مین سے ہوگا اور شہید نفس اوسکا اور کہا ضحاک نے کہ سائق ملائکہ
مین سے ہوگا اور شہید اونکے نفسونمین سے ہاتہہ پانو اور کہا ابن مسلم نے کہ سائق قرین اوسکا ہی شیاطین مین سے نام رکہا
گیا اوسکا سائق اسلیے کہ وہ ساتہہ اوسکے ہوگا اگرچہ نہین دوست رکہیگا وہ اوس شخص کو اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہما سے ہی کہ اونہون نے کہا منبر پر وجاءت کل نفس الخ سائق فرشتہ ہی کہ ہانکیگا اوسکو طرف امر اللہ کے اور
شہید فرشتہ ہے کہ گواہی دیگا اوسپر اوسکے عمل کے کہتا ہون مین کہ یہہ صحیحتر ہے اور حدیث مین ہی کہ جب قائم

۵۱ قوله ومعها النصب علی الحال من کل لاضافة الیه او معرفة ... بیضاوی وسائق فاعل ۱۲ جمل

ہوگی قیامت کا اور تیرا انسان ہر فرشتہ نیکیونکا اور فرشتہ برائیونکا پس کہولیگا ہر ایک کتاب یعنی نامۂ اعمال کہ بندہا ہوا
ہوگا اوسکی گردن مین پہر حاضر ہونگی دونون ساتہہ اوسکی ایک سائق ہوگا اور دوسرا شہید پر اس آیہ مین دو قول ہین
ایک تو یہہ ہی کہ یہہ آیت عام ہی مسلمان کے حق مین اور کافر کے حق مین یہہ تو قول جمہور یعنی اکثر علمار کا ہے
اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ خاص کافر کے حق مین ہے یہہ کہا ضحاک نے **جمل** لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ
هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ؈ کہینگے ہم اوس نفس کو تحقیق تہا تو بیخبری مین اس
مقدمہ سے پس اوٹہا یا ہمنی پردہ تیرا پس آنکہہ تیری آجکے دن تیز بین ہے **فتح** تو بیخبر رہا اس دن سی اب کہولی ہمنی
تجہسے تیری اندہیری اب نگاہ تیری آج تیز ہے **موضح** اس مقدمہ سی یا اس دن سی دنیا مین پردہ تیرا کہ
تہا دنیا مین تیری دل پر اور سماعت اور بصارت پر تیز ہی یعنی نافذ ہے دیکہتی ہے اوس چیز کو کہ انکار کرتا تہا تو دنیا مین اور
کہا گیا ہی مجاہد سی کہ کہا مراد یہہ ہی کہ نظر تیری طرف زبان میزان تیری کی خوب دیکہتی ہی جس وقت کہ تولی جاتی ہین نیکیان
تیری اور برائیان تیری **معا** اس مقدمہ سی یعنی اس مصیبت سی کہ اوتری تجہپر آج پس دور کی ہمنی تجہسی غفلت تیری
ساتہہ اوس چیز کے کہ مشاہدہ کرتا ہی تو اوسکو گردانی گئی غفلت بمنزلہ پردہ کی کہ ڈہانکا گیا اوس سے سارا بدن اوسکا
اندہیری کہ ڈہانکی گئین اوس سے دونو آنکہین اوسکی پس وہ نہین دیکہتا ہی کچہہ پس جب ہوگا دن قیامت کا تو ہوشیار
ہوجاویگا اور جاتی رہیگی اوس سے غفلت اور پردہ پس دیکہیگا حق کہ نہین دیکہتا تہا اوسکو دنیا مین حاصل یہہ کہ سب
احوال حشر عذاب و دوزخ وغیرہا کہ بیان اونکی غافل تہا خوب طرح دیکہیگا **مدتنبیہ** یہی مضمون
حضرت علی رضنے بیان فرمایا ہے کہ اَلنَّاسُ نِيَامٌ اِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا پس غرض اس سی یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ
غفلت دور کرے اور ہوشیار ہوکر عقیدہ درست کرے اور عمل خیر ہا نیکے لیے کہ پیدا اسی لیے ہوئی ہین جیسا کہ سورہ
والذاریات مین فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؈ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ
عَتِيْدٌ ؈ اور کہیگا فرشتہ ہمنشین اوسکا یہہ ہی جو کچہہ کہ نزدیک میرے تہا حاضر کیا گیا ہی **فتح** بولا اوسکی ساتہہ
والا یہہ ہی جو میری پاس تہا حاضر **تفسیر** وہ فرشتہ اعمال حاضر کریگا **مو** جمہور اس پر ہین کہ قرین سی مراد
ہی فرشتہ لکہنے والا اعمال کا جو گواہ ہوگا اوس پر اور یہہ ہی یعنی دیوان عمل اوسکا اور مجاہد نے کہا کہ مراد قرین سے شیطان
اوسکا ہی متعین اوس پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ زخرف مین وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ
شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ اور بعض نے کہا کہ لفظ مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ مین معنی یہ کے ہی یعنی فرشتہ کہیگا یہہ ہی
شخص کہ مین اوس پر متعین تہا حاضر لایا ہون مین اوسکو آگے تیرے یا رب **مدبر** اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ
كَفَّارٍ عَنِيْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ
الشَّدِيْدِ کہینگے ہم ڈالو تم لے دونو فرشتون دوزخ مین ہر ناشکر سرکش کو ہر مال کے امساک کرنیوالیکو حد سے
گذرنیوالیکو ہر شک لانیوالیکو جسنے مقرر کیا ساتہہ خدا کے معبود دوسرا پس ڈالو اس ہر ایک کو عذاب سخت مین **فتح**
ڈالو تم دونو دوزخ مین ہر ناشکر مخالف کو نیکی سے الگنی والا حد سی بڑہنی والا شبہہ نکالنا جسنی ٹہیرایا اللہ کے ساتہہ
اور کوئی پوجنا تو ڈالو اوسکو سخت مار مین **موضح** ڈالو تم یہہ خطاب دونوں فرشتون سایق اور شہید کو
ہی کہ جنکا بیان اوپر گذرا اکثرون کے نزدیک تو یہی ہے اور ظاہر بہی یہی ہی اور بعض نے کہا کہ خطاب مالک کو ہی

جو دارو غہ دوزخ کا ہی اور تثنیہ موافق عادت عرب کے ہی کہ ایک کو بھی کبھی ساتھہ لفظ تثنیہ کے بولتی ہین ناشکر نعمتون کا اور منعم کا عنید معاند یعنی دشمن خدا اور حق کا اور اہل حق کا اور بوجہ ہونیوالا اونسی اور سرکش مناع للخیر بہت منع کرنیوالا مال کا حقوق اوسکیسے یعنی زکوۃ وغیرہا صدقات واجبہ دینے والا یا منع کرنیوالا تمام بہلائیونکا اوس کے پہنچنے اہل خیر کو معتد ظالم حق سے گذرنیوالا مریب شک لانیوالا **مد بحر** قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ اور کہا ہمنشین اوسکے نے یعنی شیاطین جن یا انس سے اے پروردگار ہمارے مین نے نہین گمراہ کیا اس شخص کو ولیکن تہا گمراہی دور مین **فتح** بولا ساتھی اسکا اے رب ہمارے مین نے اوسکو شرارت مین نہین ڈالا پر تہا یہہ ہولا راہ سے دور **تفسیر** یہہ ساتھی شیطان ہی انکو بھی گناہ کیا چاہتا ہی **مو** قرین سی مراد شیطان ہی یعنی جب کافر کو دوزخ مین لیجاوینگے کہیگا میر اکیا گناہ ہی شیطان مجہپر مسلط تہا اوسنی مجہکو گمراہ کیا اوسکی شیطان کو حاضر کرینگے اور وہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ آخر تک کہیگا اور کہا ابن عباس رضنے کہ قرین سی مراد فرشتہ ہی کہیگا کافر اے رب میرے فرشتہ نے زیادتی کی مجہپر لکہنی مین یعنی بیچ نامہ اعمال کے پس کہیگا فرشتہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ یعنی مینی زیادتی نہین کی لکہنے مین اور نہین لکہا مینی مگر جو کچہہ کہا اوسنی اور عمل کیا ولیکن تہا یہہ گمراہی دراز مین نہین آتا تہا اوس سے طرف حق کے پس فرماویگا اللہ تعالی لا تختصموا لدی یعنی نزدیک میرے بغیر عذر کے **جمل** قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ فرمایا جہگڑو نہین نزدیک میرے اور پہلے اس سے بہیجا تہا مین نے وعدہ عذاب کا **فتح** فرمایا جہگڑو میرے پاس اور مین بہیج چکا پہلی ہی تمکو ڈر کا **تفسیر** بہیجا تہا وعدہ عذاب کا اپنی کتابون مین اور ڈرایا تہا مینی تمکو زبانی رسولون کے کہ سرکشی کروگی تو عذاب کرونگا تمپر پس آپس مین جہگڑو نہین اور دار الجزا مین اور موقف حساب مین کہ نہین فائدہ ہی تمہاری جہگڑنے کا اور نہ کوئی حجت ہی تمہاری پاس سنلے جاویگا **مدارک** مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ تغیر نہین دیا جاتا وعدہ نزدیک میرے اور نہیں ہون مین ظلم کرنیوالا بندونپر **فتح** بدلتی نہین بات میرے پاس اور نہین ظلم کرتا بندون پر **تفسیر** بدلتی نہین بات یعنی کافر بخشا نہین جاتا **مو** یہ طمع نکرو اسکی کہ بدلونگا مین قول اپنا اور وعید اپنی ساتہہ داخل کرنے کفار کے دوزخ مین اور نہین ظلم کرنیوالا الخ پس نہین عذاب کرونگا مین کسی بندہ پر بغیر گناہ کے **مد** یعنی تبدیل نہین ہی میری اس قول کو لاملان جہنم من الجنۃ والناس اجمعین **معا** يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ اوسدن کہ کہیں ہم دوزخ کو ایا بہری تو دوزخ کہیگی آیا کچہہ ہی زیادہ اس سی ہی یعنے ہر چند اوسمین ڈالیں گے زیادہ طلب کریگی واللہ اعلم **فتح** جسدن ہم کہین ۔۔ دوزخ ۔۔ تو بہر چکی اور وہ بولے کچہہ اور بہی ہی **تفسیر** دوزخ کا پہلا واسطے لوگون سی نہ بہریگا **مو** یعنی ہر چند دوزخمین لوگونکو ڈالا جاویگا زیادہ طلب کریگی اور یہہ سوال دوزخ سی واسطے ایفاء وعدہ کے ہی کہ ازل مین اوسکے پر کرنیکا کیا تہا اور وہ بس نہین کریگی یہانتک کہ قدم جباری حق کا اوسمین رکہا جاویگا اوسوقت بس بس کہیگی اور بقول بعض کے ہل بمعنی قد کی ہے یعنے تحقیق بہری تو اور کوئی جگہہ اوسمین خالی نہین رہیگی اوس تقدیر پر یہہ سوال بعد داخل ہونے کفار کے دوزخمین ہوگا اور ہل دوسرا بمعنی لا کے ہوگا یعنے زیادہ نہین چاہتی ہون اور بر تقدیر اول کے استفہام واسطی طلب زیادتی کے ہے اور سوال بعد داخل کرنے بعض کفار کے

ہوگا اور یہ سوال واسطے ٹہکانے کفار کو بہیجینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لایزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع رب
العزۃ فیہا قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا علی بعض ولایزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئی اللہ خلقا فیسکنہ
فضول الجنۃ **ف** کہا ہمارے علما رحمہم اللہ نے کہ مراد قدم سے یہان ایک قوم ہے کہ سبقت لیگیا ہے اللہ تعالی
کے علم مین کہ وہ دوزخ مین بہیجیگا اونکو اللہ تعالی طرف آگ دوزخ کے اور واضح کرتی ہے اوسکو ایک روایت کہ ابن مسعود
سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا کہ نہین ہے آگ مین کوئی گہر اور نہ زنجیر اور نہ گرز اور نہ صندوق مگر کہ اوسپر نام اوسکا لکہا ہے
کہ جسکے لئے مقرر ہے پس ہر ایک داروغان دوزخ کا انتظار کریگا صاحب اپنی کا کہ جانتا ہوگا نام اوسکا اور صفت اوسکی
پس جسوقت کہ پورا ہو چکیگا جو کچہہ کہ حکم کیا گیا ہے اوسکا اور جسکا انتظار کرتا تہا اور نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سے کہینگے خزنہ
یعنی داروغان دوزخ کے قط قط حسبنا حسبنا اکتفینا اکتفینا اور اوسوقت سمٹ جاویگی دوزخ اوپر کہ اوسمین ہے اور رکہی
جاویگی دوزخ اور بند کیجاویگی جسوقت کہ نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سے کہ جنکا انتظار کیا جاتا تہا پس تعبیر کیا اس
جماعت سے کہ انتظار کیا جاتا تہا اونکا ساتہہ قدم کے اور گواہی دیتا ہے اس تاویل کی قول حضرت کا نفس حدیث مین ولایزال
فی الجنۃ فضل حتی ینشئی لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ **حمل** اور بخاری مسلم وغیرہما نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحاجت الجنۃ والنار یعنی جہگڑین جنت اور دوزخ آپسمین پس کہا دوزخ نے کہ اختیار
کی گئی مین متکبرین اور متجبرین یعنی ظالمون کے لئے اور کہا جنت نے کیا ہوا مجہکو نہین داخل ہونگے مجہمین مگر ضعفا
لوگون سے اور گرے پڑے ناس اونکے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے واسطے جنت کے انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی
یعنی تو رحمت میری ہے رحم کرونگا ساتہہ تیرے جسکو چاہونگا اپنے بندون مین سے اور فرمایا دوزخ کو انما انت عذابی اعذب
بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤہا یعنی نہین ہے تو مگر عذاب میرا عذاب کرونگا مین ساتہہ تیرے جسکو چاہونگا
اپنے بندون مین سے اور واسطے ہر ایک کے تم دونون مین سے بہری اوسکی پس لیکن دوزخ پس نہین بہریگی یہانتک کہ رکہیگا
اللہ تعالی پانو اپنا اوسپر کہیگی وہ بس بس بس پس اوسوقت بہر جاویگی اور سمٹ جاوینگی بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے اور
نہین ظلم کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر یعنی بے قصور کسیکو داخل نہین کریگا اور لیکن جنت پس تحقیق اللہ
پیدا کریگا اوسکے لئے اور خلق کچہہ اور روایت کی احمد وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افتخرت الجنۃ والنار
الخ یعنے فخر کیا جنت اور دوزخ نے پس کہا دوزخ نے اے رب میرے داخل ہونگے مجہہ مین ظالم اور متکبر اور بادشاہ واشراف
اور کہا جنت نے اے رب میرے داخل ہونگے مجہہ مین ضعفا اور فقرا اور مساکین پس فرمایا اللہ تعالی نے دوزخ کو کہ تو عذاب
میرا ہے مصیبت پہونچاؤنگا مین ساتہہ تیرے جسکو چاہونگا مین اور فرمایا جنت کو کہ تو رحمت میری ہے کہ پہیل رہی ہے
ہر چیز پر اور ہر ایک کے اون دونون مین سے پری اوسکی ہے پس ڈالی جائینگے دوزخ مین اہل اوسکی پس کہیگی وہ ہل من مزید
اور ڈالے جاوینگے اوسمین اور کہیگی ہل من مزید یہان تک کہ آویگا اوس پاس اللہ عز وجل پس رکہیگا قدم مبارک
اپنا اوسپر پس سمٹ جاویگی اور کہیگی قدنی قدنی یعنے بس ہے مجہکو اور لیکن جنت پس باقی رہیگی اوسمین جگہہ جسقدر کہ چاہیگا
اللہ یہہ کہ باقی رہے پس پیدا کریگا اللہ اوسکی لئے خلق جسقدر چاہیگا اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول من یدعی یوم القیمۃ انا الخ یعنے اول روز قیامت کی مین ہی بلایا جاونگا اور میں
سے کہ بلائے جاوینگے پس کہڑا ہونگا مین اور لبیک کہونگا یعنی حاضر ہون مین خدمت مین پہر اذن دیا جاویگا میرے لئے سجدہ

یکا پس سجدہ کرونگا مین واسطی اوسکے ایسا سجدہ کہ راضی ہوگا سبب اوسکی مجہہ سی پہر اذن دیگا اللہ تعالی مجہکو طرف دعا کی
پس اوٹہاؤنگا میں سر اپنا اور دعا کرونگا مین ایسی دعا کہ راضی ہوگا اللہ تعالی بسبب اوسکی مجہہ سی پس عرض کیا کسی نے یا رسول اللہ
کیونکر پہچانینگے آپ اپنی امت کو روز قیامت کی فرمایا اونہین گے اسحال مین کہ روشن ہوگی پیشانی اور ہاتھہ پانو اونکی اثر
وضو سی پس وارد ہونگی مجہپر حوض کوثر پر کہ مسافت اوسکی ایسی ہوگی جیسی عدن سی عمان بصری تک ہی دودہ سی
زیادہ سفید ہوگا یعنے پانی اوسکا اور شہد سی زیادہ میٹہا اور برف سی زیادہ ٹہنڈا اور خوشبودار زیادہ مشک سی اوسمین
آبخورے ہونگی یعنی آبخوری بقدر گنتی آسمان کے ستارون کے جو وارد ہوگا اوسپر اور پیویگا اوس سی نہین پیاسا ہوگا ابدا اوسکے
کبھی پہر پیش لائین جاوینگے لوگ پل صراط پر پس گذرینگے پہلے اونمیں مانند بجلی کے پہر گذرینگے مانند ہوا کے پہر گذرینگے مانند
پلک مارنی کے پہر گذرینگے مانند تیز گہوڑون کے اور اونٹون کی پہر چال چال اونکی موافق اعمال کے ہوگی اور ملائکہ
پل صراط کی دوجانب کہڑے ہوئی کہتی ہونگے رب سلم سلم یعنی ای رب ہماری سلامتی سی گذار سلامتی سی گذار پس
بعضے سلامتی سے نجات پاوینگے اور بعضی کہینچین لگ کر نجات پاوینگے اور بعضی دوزخ مین سختی سے ہانکی
جاوینگے اور جہنم کہتی ہوگی ہل من مزید یہانتک کہ کہیگا رب العالمین اوسمین جو کچہہ کہ چاہیگا رکہنا یعنی قدم پس
سمٹ جاویگی اور سکڑ جاویگی جہنم اور آواز کریگی جیسی آواز کرتی ہے کہمال نئی جسوقت کہ بہری جاتی ہی اور کہیگی قط
قط یعنے بس بس **در منثور** وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ اور نزدیک کیجاویگی بہشت
واسطی متقیون کے نہ دور ہو اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈروالونکی واسطی دور نہین **تفسیر** لفظ غیر بعید تاکید
کے لئے لائے جیسا کہے تو ہو قریب غیر بعید یعنے وہ قریب ہی نہ دور وعزیز غیر ذلیل یعنی عزیز ہی نہ ذلیل **مد**
متقیون کے یعنے جو کہ شرک سی بچتی مین اونکی قریب لائی جاویگی بہشت تا دیکہین اوسکو پہلے داخل ہونیکے **مل**

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ کہینگے ہم یہہ ہی جو کچہہ وعدہ دیا جاتا تہا تمکو نزدیک لائی گئی جنت واسطی ہر رجوع
کرنیوالے ادب نگاہ رکہنی والیکے واسطی اوسکی کہ ڈرا خدا سی بن دیکہی اور پیش آیا ساتہہ دل متوجہ ہونیوالیکے کہینگے
ہم داخل ہو بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یہہ ہی روز ہمیشہ رہنی کا یہہ ہی جسکا وعدہ ہی تمکو ہر ایک رجوع سی
یاد کرنے والیکو جو ڈرا رحمن سی بن دیکہی اور لایا دل جسمین رجوع ہی چلے جاؤ اسمین سلامت یہہ دن ہی ہمیشہ رہنے
کا **تفسیر** اواب رجوع کرنیوالا طرف ذکر خدا کی حفیظ نگاہ رکہنی والا حدود خدا کا اور حدیث مین آیا ہی
کہ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ كَانَ أَوَّابًا حَفِيظًا یعنی جو محافظت کری چار رکعتون پر اول روزمین
ہوگا اواب حفیظ اور خشیہ کے معنی ہین بیقرار ہوجانا دل کا وقت یاد کرنے گناہ کے اور خشیۃ کے ساتہہ جو ایسا نام اللہ
کا ذکر کیا گیا کہ دلالت کرتا ہی وسعت رحمت پر یعنی رحمن تو اسمین نہایت تعریف خاشع یعنی ڈرنی والیکی نکلی کہ وہ
ایسا ہی کہ ڈرتا ہی باوجود جاننے اسکے کہ وہ واسع الرحمت ہی جیسیکہ تعریف کی گئی اوسکی یہہ کہ وہ ڈرتا ہی باوجود اسکے
کہ جسسے ڈرتا ہی وہ غایب ہی یعنی اللہ تعالی یا عذاب منیب رجوع رکہنی والا طرف اللہ تعالی کے اور بعضون نے
کہا کہ معنی بقلب منیب کے یہہ مین کہ آیا ساتہہ خصلت پسندیدہ اور عقیدہ صحیحہ کے بسلام یعنے سالم زوال نعمتون
سے اور اترنی عذاب کی سی **حل** اواب رجوع کرنیوالا طرف طاعت کے گناہون سے کہا سعید بن مسیب نے کہ اواب

وہی کہ گناہ کری پہر توبہ کری پہر گناہ کری پہر توبہ کری اور کہا شعبی اور مجاہد نی کہ اَوَّاب وہی کہ یاد کری اپنے گناہ کو تنہائی میں پہر طلب بخشش کی کری اونسی اور کہا ضحاک نے کہ اسکی معنی ہین تواب یعنی بہت توبہ کرنیوالا اور کہا ابن عباس اور عطا نی تسبیح کرنیوالا یہہ معنی نکالی ہین اس آیۃ سی یَاجِبَالُ اَوِّبِي مَعَہٗ اور کہا قتادہ نی مصلی یعنی نماز پڑہنی والا حفیظ کی معنے ابن عباس نے کہے ہین محافظت کرنیوالا اللہ کے امر کی اور یہہ بہی اونسے منقول ہی کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد کری اپنے گناہونکو پہر باز آوی اور بخشش مانگی اونسی اور قتادہ نی کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد رکہی اللہ تعالی کے حقوق کو کہ لازم کرلے ہین اوپر کہا ضحاک نی حفیظ وہ ہی کہ خبرگیری کرے اپنی نفس کی اور سہیل بن عبد اللہ نی کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ محافظت کری طاعات وا وامر پر اور معنی مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ کے یہہ ہین کہ جو کوئی ڈری رحمٰن سی اور اطاعت کرے اوسکی غائبانہ اور بن دیکہی اور ضحاک اور سدی نے کہا یعنی خلوۃ مین ڈری کہ جہان اوسکو کوئی دیکہتا نہو اور کہا حسن نی ڈری جو وقت کہ ڈالدے پردہ اور بند کردی دروازہ مُنِيبٍ اخلاص رکہنی والا متوجہ طرف طاعت خدا کی بسلام یعنے ساتہہ سلامتی کے عذاب و فکر ان سے اور بعضون نی کہا ساتہہ سلام کے جانب خدا اور ملائکہ اوسکی سی اوپر اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نی عبید بن عمیر سی کہا ہی ہم گنتی اَوَّابٌ حَفِيظٌ اوس شخص کو کہ ہو مجلس مین پہر جب ارادہ کرے اوٹہنے کا کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا اَصَبْتُ فِي مَجْلِسِي هٰذَا یعنی یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ کئی مینے اس مجلس اپنی مین مو در منثور لَهُمْ مَّا يَشَاۤءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ اونکی لئے ہے جو کچہہ کہ چاہین بہشت مین اور نزدیک ہمار زیادہ اوس سے ہی ط اونکو ہی وہان جو چاہین اور ہماری پاس ہے کچہہ زیادہ بہی تفسیر زیادہ یعنی اوس چیز سے کہ چاہین گے اور جمہور اس پر ہین کہ وہ رویت اللہ تعالی کی ہے بلا کیف روایت ہی انس سی بیچ تفسیر وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ کے کہا تجلی کریگا رب تبارک وتعالی ہر جمعہ مین مد در منثور تنبیہ تفسیر در منثور مین بعضی روایتین تو مثل اسکے منقول ہوئی ہین کہ مراد مزید سی رویت اللہ تعالی کی ہے اور بعضی روایتین نقل کی ہین کہ مراد مزید سی حورین ہی نہایت خوبصورت ہونگی جنتی کو ملینگی واللہ اعلم ط وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور ہلاک کین ہمنی پہلے اس سے امتین کہ قوی تر تہین اوس جماعت سی دست درازی مین پس تفحص کیا اونہون نے شہرونمین کہ کوئی بہاگنی کی جگہہ ہے اور کتنی کہپا چکی ہین ہم انسی پہلی سنگتین اونکی قوت زبردست تہی انسی پہر لگی کریدنے شہرون مین نہین ہی بہاگنے کو ٹہکانا تفسیر پہلے انسی یعنی تیری قوم سی امتین یعنی اگلی امتون مین سے کہ جنہون نے جہٹلایا اپنے رسولونکو اس جماعت سی یعنے تیری قوم سے بطشا یعنی قوت اور دبدبہ مین فَنَقَّبُوْا تنقیب کے معنی ہین تنقیر یعنی تفتیش امر کی اور بحث اور طلب ط یعنی شدہ قوۃ اونکی نے قادر کیا اونکو تفتیش و تفحص پر اور قوی کیا انکو اوس پر اور جائز ہی یہہ مراد ہو کہ پس تفحص اور تفتیش کیا اہل مکہ نے اپنی سفرون مین اور جانی مین بیچ شہرون کی قرنونکو یعنی اگلی امتونکو پس آیا دیکہی اونکی لئے بہاگنے کی جگہہ تاکہ امید رکہین مثل اوسکے اپنے نفسون کے لئے اور دلالت کرتی ہے اسپر قراءۃ اوسکی کہ پڑہا ہے جنہون نے فَنَقِّبُوْا بصیغہ امر کے بہاگنی کی جگہہ ہے یعنے اللہ سے یا موت سے ط مد فَنَقَّبُوْا یعنی چلے پہرے اور آمد ورفت کی اصل اسکی نقب ہی اور نقب کہتی ہین راہ کو گویا کہ وہ چلے ہر راہ مین کہ آیا کہین بہاگنے کی جگہہ پاوین پس نہ پائی بہاگنی کی جگہہ امر خدا سی یا موت سی اسمین ڈرایا اہل مکہ کو کہ وہ اونہین کیسی راہ پر ہین

[illegible] تسبیح شروع ۱۲
ع
اور روایت ہے منہ ... اوسکی مجلس ... کفارہ ... اٹہنی کے وقت ... کہنی ... سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ ... وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۱۲ منہ
غہ
دخلت الفاء فی فنقبوا للتسبیب عن قولہم اشد منہم بطشا ۱۲ مد

نہین پاوین گے بہاگنے کی جگہہ موت سی بلکہ مرینگے اور پہر تر ینگے دوزخ مین **معا** یعنی تجارت وغیرہ کی لیے شہرون مین
پہرے اور اموال بہت بہم پہونچائے کوئی بہاگنے کی جگہہ مرگ سی یا عذاب خدا سی نپائی اور کسی نے مدد و دستگیری
اونکی نکی ایسا ہی اہل مکہ کا حال ہوگا کہ مرگ و عذاب خدا سی رہائی نہین پاوینگے **مجر** اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ
لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ تحقیق اس مقدمہ مین نصیحت ہی اوسکی لیے کہ دل رکہی یا کان رکہی
متوجہ ہوکر اسمین سوچنے کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے یا لگاوے کان دل لگاکر **تفسیر** فِي ذٰلِكَ یعنی
اس مذکور مین لَقَلْبٌ یعنی دل محفوظ کہنے والا آیات کو اسلئے کہ جسکا دل محفوظ نہین کہتا آیات گویا کہ اوسکی دل ہی
نہین کان رکہی یعنی نصیحت کی طرف وَهُوَ شَهِيْدٌ یعنی حاضر ہے دل اوسکا اس سے اسلئے کہ جسکا دل حاضر نہین ہوتا
گویا کہ وہ غائب ہی **مد** کہا ابن عباس نے مراد دل سے عقل ہے کہا فراء نے کہ یہہ جائز ہی عربیت مین کہ بولتے
مین مالک قلب و ما قلبک معک یعنی یا عقلک معک یعنی نہین ہی تیری لیے دل اور نہین ہے دل تیرا ساتہہ تیرے
لیئے نہین ہے عقل تیری ساتہہ تیری اور بعضون نے کہا لقلب سے مراد ہے قلب حاضر مع اللہ اور القی السمع سے مراد ہی
سنا قرآن کا اور سنا ہر چیز کا کہ کہی جاتی ہے اوسکو نہین آتی اوسوقت دلمین اور یہہ بات عرب بولتی ہین یا القی الی سمعک
ای استمع یعنی الطرف کان آیا یعنی من وَهُوَ شَهِيْدٌ یعنی جاضر القلب عاقل وہ سہو لینوالا اور روایت کیا ہیثمی نے علی بن ابی طالب سے
التوفیق خیر قائد الخ یعنی توفیق بہت ہی اچہی رہنما ہے اور عقل بہت ہی اچہی یار ہے اور ادب بہت ہی اچہی
میراث ہی اور نہین ہے کوئی وحشت سخت تر عجب سے اور قتادہ سے صحیح تفسیر او القی السمع وهو شهيد
کہا وہ ایک شخص ہے اہل کتاب سے کہ سنا قرآن اور گواہی دی اوسکے اوپر کہ پایا اونہون نے لکہا ہوا کتاب اپنی مین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسمین لکہا ہوا **معالم درمنثور** وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ اور تحقیق پیدا کئے ہمنی آسمان اور زمین اور جو کچہ درمیان انکے
ہے چہ دنمین اور نہ پہونچی ہمکو کچہ ماندگی کا اور نہین پائی آسمان اور زمین اور جو انکی بیچ مین ہے چہ دن مین اور کچہ
نہوا ہمکو کچہ ماندگی **تفسیر** آیا ہی کہ یہودی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پوچہا انہون نے
پیدایش کی اللہ تعالی نے ان چہہ دنون مین پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کی اللہ تعالی نے اتوار اور پیر کو زمین اور منگل کو پہاڑ
اور بدہ کو شہر اور نہرین اور قوت اور پنجشنبہ کو آسمان اور فرشتی جمعہ کی تین ساعتون تک اور جمعہ کی تین ساعتون
مین سے جو پہلی ساعت ہی اوسمین اجلین اور دوسری ساعت مین آفت اور تیسری مین آدم کو پیدا کیا یہودی کہا
اوسکے بعد کیا کہا تم نے اگر تمام کرتے تم فرمایا وہ کیا ہی اونہون نے کہا ہفتہ کو آرام پکڑنیوالا اور تکیہ لگانیوالا ہوا اللہ تعالی عرش پر اللہ
تعالی نے یہہ آیت اتاری اونکی رد مین اور کہا ہی علماء نے کہ اس آیت مین جو تشبیہ واقع ہوئی ہے اسکے
جسم وغیرہ انسان کا سا ثابت کرنے مین واقع ہوئی ہے اور بعضی فرقی کہ جو اللہ تعالی کے لئے جسم وغیرہ انسان
کا سا ثابت کرتے مین یہودی سے سیکہے مین اور جاتے مین یہود چار زانو بیٹہنے کو بگمان اسکے کہ اللہ تعالی
اس ہیئت سے بیٹہا ہے ہفتے کے دن اور کو اوسطرح بیٹہنا چاہئے **معالم** فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝
پس صبر کر او چیز پر کہ کہتے ہین اور ساتہہ پاکی کے یاد کر ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کو پہلے نکلنے آفتاب کی سی اور

٥١ قولہ او القی السمع جل او یہی الاصم الواو فقیر ... لذکری کو عظمتی ... فی بطن الانسان وعن ... البدارہ
٥٢ شہرون مین جا کے ... کر ... ستان ...
٥٣ ...

پہلے غروب کے ہوتی ہی اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کیا کرو اور پیچھے نمازکی بھی تو سو تو سہا جو کہتی ہین
اور پاکی بول خوبیان اپنی رب کی پہلے سورج نکلنی سے اور پہلے ڈوبنے سے **ف** یہہ دو وقت یاد کی مین اثر
بہت قبول ہی ڈ اور کچھہ راتمین بول اوسکی پاکی اور پیچھے سجدون کے یعنی نماز کے بعد **تفسیر** صبر کر اوپر
اوسکے کہتی ہین یعنی یہود او کہتے ہین کفر اور تشبیہ یا صبر کر اوس خبر پر کہ کہتے ہین مشرک امر بعث مین ظاہر ہی کہ جو
قادر ہی عالم کے پیدا کرنے پر وہ قادر ہی اونکے اوٹھانے پر بعد مرنیکے اونکی بدلہ لینی پر اور یہہ حکم صبر کرنیکا پہلے
تہا کہ جب تک حکم اونکے قتل کرنیکا نہ آیا تہا اور تسبیح یا تو محمول ہی اپنے ظاہر پر یا نماز پر بس نماز آفتاب کے
طلوع ہونیکے پہلے فجر کی ہی اور پہلے غروب کے ظہر و عصر کی اور بعض اوقات شب مین مغرب و عشا یا تہجد اور
ادبار السجود تسبیح [illegible] نماز کے پیچھے پہلی کی بعض اوقات سجود یا رکوع بولتی ہین اور مراد نماز ہوتی ہے اور بعضون کی
کہا نوافل بعد فرضون کے مراد ہین یا وتر بعد عشا کی اور کہا عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب اور حسن اور شعبی اور
نخعی اور [illegible] نے کہا ادبار السجود دو رکعتین ہین نماز مغرب کی بعد یعنی سنتین اور ادبار النجوم دو رکعتین نماز فجر کے
اول کی اور یہ روایت ہوئی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے بھی آئی ہی یہہ قول اکثر مفسرین کا ہے اور کہا
حضرت عائشہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز نفل کا ایسا بہت اہتمام نکرتے تھے جیسا صبح کی نماز کے
اول کی دو رکعتون کا کرتے تھی اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعتا الفجر خیر من الدنیا و
ما فیہا [illegible] اور سعید بن [illegible] ابن مسعود نے کہا [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] ہے بعد مغرب کے دو رکعتین [illegible]
[illegible] ادبار السجود [illegible] سے بعد نمازون کے کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے [illegible] سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ ہین
[illegible] لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند سمندر کی جہاگ کی اور ابو ہریرہ ہی منقول ہی کہ کہا فقرا اصحاب نے یا رسول اللہ پہنچ گئے
مالدار درجات کو اور نعیم مقیم کو [illegible] کہا اونہون نے کہ نماز پڑہتی ہین جیسی ہم نماز پڑہتی ہین اور جہاد کرتی ہین
جیسی ہم جہاد کرتی ہین اور خرچ کرتی ہین وہ مال جو حاجت سی زائد ہوتا ہی اور ہمارے پاس مال ہی نہین فرمایا کیا
نخبر دون مین تمکو ایسی امر کی کہ پاؤ تم اوس سے ثواب اونکا ساکہ پہلے تمہاری ہین اور سبقت لیجاؤ تم اوس پر کہ بعد تمہارے آونگی
اور حاصل کرے کوئی ثواب مثل اوسکی کہ حاصل کرو تم مگر جو کرے مثل اوسکے وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ پڑہو پیچھے ہر نماز
کی [illegible] الحمد للہ [illegible] اور اللہ اکبر [illegible] دس بار **مند معا** وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ
مَكَانٍ قَرِيبٍ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ اور سن یہہ قصہ جسدن کہ آواز دیگا
آواز دینے والا جگہہ نزدیک سے اور یہہ تصویر ہی اوسکی کہ سب اوسکی سننی مین مساوی ہونگی اور اوس روز سنینگے نعرہ
تحقیق وہ دن ہی نکلنی کا اونکا [illegible] اور کان کہہ جسدن پکاری پکارنے والا نزدیک کی جگہہ سے **ف** کہتے
مین صور پھونکا جاویگا بیت المقدس کے پتہر پر یا اوسکی آواز ہر جگہہ نزدیک لگی گی * جسدن سنین گے چنگہاڑ تحقیق
وہ ہی دن نکل پڑنیکا **تفسیر** اور سن اور سجیز کو کہ خبر دون مین اوسکی تجکو وہ حال روز قیامت اور اوس دن

ہول دلانا ہی عظیم ہی شان اوسکی کہ خبر دینگے اوسکی اور منادی اسرافیل ہونگی پہونکینگے صور مین اور ندا کرینگے ایتہا العظام البالیۃ والاوصال المتقطعۃ واللحوم المتمزقۃ والشعور المتفرقۃ ان اللہ یامرکن ان تجتمعن لفصل القضاء یعنی ای ہڈیون بوسیدہ اور جوڑ آپس سے جدا ہوئی اور گوشت پارہ پارہ ہوئی اور بال جدے ہوئی بلاشبہ اللہ حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ جمع ہو جاؤ واسطی فیصلہ اور حکم لینے کے اور بعضون نی کہا کہ اسرافیل صور پہونکینگے اور جبرئیل ندا کرینگے واسطی حشر کے من مکان قریب یعنی صخرہ یعنی پتہر بیت المقدس سے کہ وہ نزدیک جگہہ ہی زمین سی بہ نسبت تمام کے بارہ کوس اور صخرہ بیچون بیچ زمین کے ہی اور جس دن کہ سنینگے نعرہ تند کو یعنی دوسرے نفخہ کو جو جی اوٹہہ کر آنیکے لیئی ہوگا ظرف محشر کے اور بالحق متعلق ہے ساتہہ صیحۃ کے اور مراد اوس سے بعث و حشر ہی جزا کے لئی دن نکلنی اونکی کا ہی قبرون سی مد اور روایت کی ابن جریر نی بریدہ سی کہا کہ ایک فرشتہ کہڑا ہی صخرہ بیت المقدس پر رکہی ہوئی دونون انگلیان اپنی اپنے دونو کانون مین پکاریگا ایہا الناس ہلموا الی الحساب یعنی ای لوگون آؤ اور دوڑو طرف حساب کے ط در منثور تنبیہ

بیانون ذرقی ہوا وسعان سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزول قدما ابن آدم الخ یعنی نہین ٹلینگی جگہ سے دونون قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہانتک کہ پوچہا جاویگا پانچ چیزون سی عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا ساتہہ علم اپنے کے مشکوٰۃ انا نحن نحی

ونمیت والینا المصیر یوم تشقق الارض عنہم سراعا ذالک حشر علینا یسیر ۞ تحقیق ہم زندہ کرتے ہین اور مارتے ہین اور ہماری ہی طرف ہی پہرنا جس دن کہ پہٹیگی زمین اونسی سو نکلینگے جلد جلد یہہ اوٹہانا ہی آسان اوپر ہمارے ہم ہی جلاتی اور مارتے ہین اور ہم تک ہی پہرنا سب کا اس دن زمین پہٹ کر نکل پڑین وہ دوڑتے یہہ اکٹہا کرنا ہمکو آسان ہے تفسیر یعنی ہم زندہ کرتے ہین یعنی خلق کو دنیا مین اور مارتے ہین یعنی انکی زمین سے نکلین گے ... یوم تشقق الارض ... زمین اوسی آدم ... فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ زمین پہٹ کر جو لوگ نکلینگے اونمین اول مین ہی ہونگا پہر ابوبکر پہر عمر پہر اونکا مین اہل بقیع پر جاونگا اوٹہائی جاوینگے وہ ساتہہ میرے پہر انتظار کرونگا مین مکہ والونکا اور یہی ابن عمر سے کہ راوی اس حدیث کے ہین یہہ آیت یوم تشقق الارض عنہم سراعا آخر آیۃ تک اور تقدیم ظرف کی یعنی لفظ علینا کی لفظ یسیر پر دلالت کرتی ہی اختصاص پر یعنی نہین آسان ہی ایسا امر عظیم و اعلیٰ مگر اوسی قادر کو نہین بارکرتا ہی اوسکو ایک کام دوسرے کام سے مد در منثور نحن اعلم بما یقولون وما انت

علیہم بجبار فذکر بالقرآن من یخاف وعید ۞ ہم جانتے ہین جو کچہہ کہتے ہین اور نہین ہے تو اوپر اونکے زبردستی کرنے والا سو نصیحت دی ساتہہ قرآن کے اوسکو کہ ڈرتا ہے وعدہ عذاب میری سی ہم خوب جانتی ہین جو کچہہ وہ کہتی ہین اور تو نہین اونپر زور کرنے والا سو تو سمجہا قرآن سی اوسکو جو ڈرے میرے ڈرانے سے تفسیر جو کچہہ کہ کہتی ہین یعنی کفار کہ تیری حق مین اور یہہ تنبیہہ ہی کافرون کے لئے اور تسلی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور وما انت علیہم بجبار ایسا ہی جیسے دوسری جگہ فرمایا لست علیہم بمصیطر یعنی تو اونپر مسلط داروغہ نہین ہی بلکہ تو بلانیوالا اور باعث اسلام کے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنی ہین کہ تو اونپر حاکم نہین ہی کہ جبر کری تو اونکو ایمان لانے پر فذکر بالقرآن

ف دلالت وقف غفران ۱۲ ... یوم ینادی المناد ... ۱۲
عہ ... ۱۲
عہ ... ۱۲
عہ ... ۱۲

پہہ ایساہی جیسی اورجاہی فرمایا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰہَا یعنی نہین ہی تو ڈرانیوالا مگر اوسکو کہ ڈرتی ہی اوس سی اسلئی کہ
ڈرانا نفع اوسیکو دیتا ہی اور قتادہ سی منقول ہی بیچ تفسیر وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ کی کہ اللہ تعالی نی ناگوار جانا تمہاری
نبی کے لئی جبریتہ کو اور منع کیا اوس سی یعنی تم بہی زبردستی کو ترک کرو اور روایت کی حاکم نی جریر سی کہ کہا لایا گیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی ایک شخص کہ کانپتے تہی مونڈہی اوسکی پس فرمایا ٹہیر اور ارام پکڑ نہین ہون مین مگر بیٹا
ایک عورۃ کا قریش مین سی کہ کہاتی تہی خشک کیا ہوا گوشت بطحا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی مکہ مین پہر پڑہی جریر
نی وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ اور روایت کی حاکم نی اور تصحیح کی اوسکی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبر پوچہنی کو جاتے تہی
بیمار کے اور ساتہہ جاتی تہی جنازہ کی اور سوار ہوتے حمار پر اور البتہ تحقیق سوار تہی حضرت روز خیبر اور قریظہ کے حمار پر
کہ ڈاڑہی اوسکی تہی رسی کی کہ بٹی ہوئی تہی لیف خرما سی اور اوسکی نیچی پالان تہا لیف بہرا ہوا اور روایت کی
ابن جریر نے ابن عباس سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کاشکی ڈراوین آپ ہمکو یعنی اہوال قیامت وغیرہ سے
پس نازل ہوئی یہہ آیت فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ **در منثور** سورۃ والذاریات
نزلت بمکہ سورۃ والذاریات مکی ہے نازل ہوئی بعد سورۃ احقاف کے اور لکہی گئی بعد سورۃ ق کے اسلئی کہ اوسکے
آخر مین ذکر بعث ومعاد کا ہی اور اوسکے اول مین قسم کہا کر اثبات معاد وبعث کیا ہی اور بہت بہت طرح سی مناسبت
ہی اوسکی مضمون مین اور آیتین اوسمین ساٹہہ ہین اور کلمات تین سو ساٹہ اور حروف بارہ سو ستاسی اور رکوع
تین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ
اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۝ قسم ہواؤن کی ہی پراگندہ کرنیوالیون خاک وغیرہ کی
پراگندہ کرنے کی قسم ابرون اوٹہانیوالی بوجہہ پانی کے پہر قسم کشتی روان ہونیوالیکی سہولت سی پہر قسم فرشتون
تقسیم کرنیوالون کا ... رزق وبلاؤن کے تحقیق وعدہ کیا جاتا ہی ساتہہ تمہارے سچا ہی اور تحقیق جزاء اعمال
ہونی ہی ... قسم ہی ... والیون کی ... اٹہانیوالیان بوجہہ ... والیان نرمی سی پہر بانٹنی والیان
حکم سی بیشک ہونیوالا وعدہ ... سچ ہے اور بیشک انصاف ہونا ہی **تفسیر** یہہ قسم ہی باؤنکی اول آندہی چلتی ہے
کہ غبار اوڑاتا ہی دریا ... پانی ... اوس بوجہہ کو لیکر پہر کشتیان ہین پہر ہوتی کے قریب نرم
باد چلتی ہے پہر ہانک کر ادہر جگہہ کا حصہ پہنچاتی ہین ... حکم کے **مو** ذاریات ہوائین اسلئی کہ وہ اوڑاتی ہین
مٹی وغیرہ کو حاملات ابر اسلئی کہ وہ اوٹہاتی ہین مینہہ کو اور باقی الفاظ کا ترجمہ بموجب ترجمہ اول کے ہی اور مقسمات
کا دوسری ترجمہ لاہکر لکہا ہی کہ مقسمات اون ملائکہ کو کہتی ہین کہ متولی ہین بندونکی امور کی تقسیم کے جبرئیل سختی کے
لئی اور میکائیل رحمت کے لیے اور ملک الموت قبض ارواح کے لئے اور اسرافیل صور پہونکنی کے لئے اور جائز ہے یہہ کہ
مراد ہون سب الفاظ سی ہوائین نہ اور کچہہ پہر اوسکے آگے وہی وجہہ نام رکہنی اور تحکنی لکہی ہے جو مترجم ثانی نے لکہی
اور معنی ف کے بنا بر معنی اول کے یہہ ہین کہ اللہ تعالے نے قسم کہائی ہواؤن کی پہر ابر کی جسکو ہوائین چلاتی ہین
پہر کشتیونکی کہ جو چلتی ہین ہواؤن سی پہر فرشتون کی کہ جو تقسیم کرتے ہین رزق بحکم اللہ تعالی کے قسم مینہون
اور تجارتون دریا اور منافع اوسکے اور معنی ف کی بنا بر دوسرے معنو کے یہہ کہ ہوائین چلنی شروع ہوتی ہین
پس مٹی وغیرہ اوڑاتی ہین پہر ابر کو اوٹہاتی ہین پہر پہیلاتی ہین ابر کو پہر بانٹتی ہین مینہہ کو جابجا اور جو

۵ ر ... ۱۲ ع صادق وعد

صادق کعیشۃ راضیۃ ای ذات رضا ۱۲
انما توعدون جواب القسم و ما موصولۃ او مصدریۃ ۱۲ ع

بچہ کہ وہ گر جاتی ہو یعنی بعث کا **مد** وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ○ قسم ہی آسمان صاحب راہونکی یعنی صورتین مختلف رکہتا ہی مانند شکل شیر اور شکل بکری کے بچہ کی اور شکل
بچہ کے واللہ اعلم تحقیق تم بیچ بات اختلاف رکہنی والیکے ہو پہیرا جاتا ہی قرآن سی وہ کہ علم الٰہی مین خیر سی پہیرا گیا
ہی ﮫ قسم ہی آسمان جالی دار کی تم پڑ رہی ہو ایک جہگڑی کی بات مین اوس سی باز رہی ہی جو پہیر گیا **تفسیر**
آسمان جالی دار یعنی تاری ہین اوسمین جال سا اور جہگڑی کی بات آخر تکا جینا جو اوسکو ماننے وہ در گا دسی پہیر گیا ﮫ
مو والسماء یہ اور قسم ہی اور حبک جمع حبیکۃ کی ہی جیسی طریقۃ کی طرق یعنی راہون بناکے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر
ہوتی ہی پانی پر ہوا سی کہتے ہین کہ خلقت آسمان کی ایسی ہی اور حسن بصری سی ہی حبک کی معنی ستاری ہین جمع
حباک کی بات اختلاف رکہنی والیکی یعنی رسول کو ساحر اور شاعر اور مجنون کہتے ہو اور قرآنکو شعر اور سحر اور اگلون کی
کہانیان اور ضمیر عنہ کی یُؤْفَکُ عَنْہُ مین پہرتی ہی قرآن کی طرف یا رسول کی طرف یعنی پہیرا جاتا ہی اوس سی وہ
شخص کہ پہرا لیے درجہ کا کہ مافوق اوسکے متصور نہو یا پہیرا جاتا ہی اوس سے وہ شخص کہ پہیرا گیا علم الٰہی مین یعنی جانا
اللہ تعالی نے ازل مین کہ وہ پہیرا جاویگا حق سے اور جائز ہی یہہ کہ پہیری ضمیر انّما توعدون کی طرف یا دین کی
طرف قسم کہائی ذاریات وغیرہ کی اسپر کہ واقع ہونا امر قیامت کا حق ہی پہر قسم کہائی آسمان کی اسپر کہ وہ قول مختلف
مین ہین بیچ واقع ہونے امر قیامت کے کہ بعضی شک کہتی ہین اوسمین اور بعضی منکر ہین اوسکی پہر فرمایا کہ پہیرا
جاتا ہی امر قیامت کے اقرار کرنے سے وہ شخص کہ پہیرا گیا ہی پہلے درجہ کا یا علم الٰہی مین اور ابن عباس سے بیچ تفسیر
یُؤْفَکُ عَنْہُ مَنْ اُفِکَ کے منقول ہی کہ کہا یُضَلُّ عَنْہُ مَنْ ضَلَّ یعنی گمراہ ہوتا ہی اوس سی وہ شخص کہ گمراہ کیا گیا ﮫ

مد در منثور قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ○ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ
يَوْمُ الدِّيْنِ ○ لعنت کی گئی دروغ گویون پر کہ وہ بیخبری مین فراموش کرنیوالے مین پوچہتی ہین کب ہوگا روز
جزا کا ﮫ مارے گئی اٹکل دوڑانی والے وہ جو غفلت مین ہین بہول سی یعنی دین کی بات مین اٹکل دوڑانی مین
پوچہتی ہین کب ہی دن انصاف کا **تفسیر** قُتِلَ کے معنی یہان لعن کے ہین اور اصل اوسکی بددعا ہی
قتل و ہلاک کے پہر استعمال کیا گیا جگہہ لعن کے خراصون یعنی کذاب اٹکل کرنیوالے اوس چیز کے کہ نہین درست اور وہ قول
مختلف کہنے والی ہین اور لام سے اشارہ ہی اونکی طرف گویا کہ کہا گیا قُتِلَ ہؤلاء الْخَرّٰصُوْنَ یعنی لعنت کی گئے دہ
خراص غمرہ یعنی جہل مین ہین کہ ڈہانک لیا اوسنی اونکو ساہون یعنی غافل ہین اوس چیز سے کہ حکم کیا گیا اونکو ﮫ

مد يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ○ ہوگا روز جزا کا اوس دن کہ اونکو آگ مین عذاب کیا جاویگا ﮫ
جسدن وہ آگ پر اولٹی سیدہی پڑین گے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ کہینگے ہم
چکہو اس عذاب اپنی کو یہہ ہی جسکو شتاب طلب کرتے تہے تم ﮫ چکہو مزہ اپنی شرارت کا یہہ ہی جسکو تم شتابی کرتے تہے ﮫ
تفسیر کہینگے یعنی نگہبان دوزخ کے اونکو اور لفظ ہذا مبتدا ہی اور خبر اوسکی لفظ الذی ہی ای ہذا العذاب یعنی یہہ عذاب
ہی کہ تہے تم اوسکی شتابی کرتے دنیا مین بایں الفاظ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا یعنی لاتو ہم پر وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہی تو ہم سی پہر ذکر
کیا مومنین کا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ الخ ﮫ **مد** اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ○ تحقیق متقی بیچ باغونکے اور چشمونکے ہونگے لینے والے اوس چیز کو کہ دی

سلہ قولہ ایان یوم الدین تقدیرہ ایان وقوع یوم الدین لانہ انما یقع الاحیان ظروفا للحدثان ۱۲ م
علہ قولہ یوم ای نصب الیوم الواقع فی الجواب بفعل مضمر دل علیہ السوال ای یقع یوم هم ومحلہ نصب بالمضمر الذی هو یقع او

مع علی ... الی النضیع ... [illegible]

اونکو اونکی پروردگار کی تحقیق وہ تہی پہلی اس سی نیک کار کہ البتہ پرہیزگاری والی باغوں مین اور چشمون مین پانی مین جو
دیا اونکو اونکی ربنے وہ تہی پہلی اس سی نیکی والے **تفسیر** چشمون کے یعنی ہونگی نہرین جاری سطرح کہ دیکہین گے
وہ اونکو اور پرہیز گی دنیر نظرین اونکی نہ یہہ کہ نہرو نمین ہونگی لینیے والی یعنی قبول کرنیوالے ہر وہ چیز کے کہ دی اونکو
قسم ثوابے اور راضی سانہہ اوسکی پہلے اس سی یعنی پہلے دخول جنت سے یعنے دنیا مین ۵ **مدا** کَانُوا قَلِيلًا مِّنَ
اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ○ تہی باین صفت کہ تہوڑا ایک رات سی سوتی تہی ہ وہ تہی رات کو تہوڑا سوتی **تفسیر** یہجعون
کے معنے مین سوتی اور معنی آیت کے یہہ ہین کہ سوتے تہے رات کو تہوڑے سے ٹکڑے مین اسکے اور اکثر جاگتے رہتے تہی مشغول
بعبادہ رہتی اور یہہ تفسیر ہے اونکی نیک کاری کی ہ **مدہ** معنی یہہ ہین کہ کم سوتے تہے رات کو یعنی نماز پڑہتے تہے
اکثر رات اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ کم تہی ایسی رات کہ اوسمین سوتے رہتی ہون تمام رات بلکہ کچہہ نکچہہ
پڑہتے تہے یا تو اول رات مین یا آخر رات مین اور یہہ معنی سعید بن جبیر نے نقل کئے ہین ابن عباس سے ہ کہا انس بن
مالک نے کہ نماز پڑہتے تہے مابین مغرب و عشاء کے اور کہا محمد بن علی نے کہ نہین سوتے تہے یہانتک کہ پڑہتے تہے عشاء **مدا**
وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○ اور وقت سحر کے وہ طلب بخشش کے کرتے تہے ہ اور صبح کے وقتون معافی مانگتے
تفسیر یہہ اونکی اور طرح کی تعریف کی کہ شب بیدار رہتی تہجد گذار پہر جب سحر کا وقت ہوتا تو استغفار شروع کرتے گویا کہ
رات کو گناہ کرتے رہے اور سحر کہنے مین رات کے چہٹے حصے کو ہ **مدہ** کہا حسن بصری نے نہین سوتے ہین رات کو مگر
تہوڑا سا اور جب اوٹہے تو سحر تک بیدار رہے پہر سحر مین استغفار شروع کیا اور کہا کلبی و مجاہد اور مقاتل نے کہ معنی اسکے
یہہ ہین وبالاسحار یصلون یعنی سحر کے وقت نماز پڑہتے رہتی ہین اور یہہ اسلئے کہ نماز اونکی سحر مین طلب مغفرۃ کی لئے تہی
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا الخ یعنے نزول اجلال فرماتا ہی اللہ تعالے
طرف آسمان دنیا یعنے ورے کے ہر شب جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پہر فرماتا ہے اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ الخ یعنی
مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون کون ہی ایسا شخص کہ دعا کرے مجہسے پس قبول کرونمین دعا اوسکی کون ہے
ایسا شخص کہ سوال کرے مجہسے یعنی کچہہ پس دون مین اوسکو کون ہی ایسا شخص کہ بخشش لانگے مجہسے پس بخشون مین اوسکو
اور کہا ابن عباس نے کہ تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے رات کو تہجد پڑہنے کے لئے کہتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ
الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ
مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ + اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاگا
رات کو پس کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پہر کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا اور دعا کی قبول کرتا ہے اللہ دعا اوسکی پہر اگر وضو کیا قبول کیجاتی ہے نماز
اوسکی + اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اٰخِرَ اللَّيْلِ فِي التَّهَجُّدِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَوَّلِهٖ یعنی بلاشبہہ آخر رات تہجد کے لئے
محبوب تر ہی طرف میرے اول اوسکی سے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ + اور روایت کیا
ابن مردویہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر وبالاسحار ہم یستغفرون کے فرمایا یُصَلُّوْنَ یعنے سحر کے وقت نماز پڑہتے

ہین + اور ایسا ہی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہی + اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے حسن بصری سی روایت کیا
کہ کہا نماز پڑہتے ہین پہر جب سحر ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہین **معادر منثور** وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ
حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ اور اونکے مالون مین حصہ مقرر تہا واسطے سوال کرنیوالیکے اور واسطے تنگدست کم سوال کے +
اور اونکے مال مین حصہ تہا مانگنے کا اور ہر ایکا **تفسیر** مراد جو محتاج ہی اور مانگتا نہین پہرتا **مو** محروم
وہ ہی جو لوگونکے سامنے آتا ہی اور مارے حیاکے سوال نہین کرتا یعنے باوجود حاجت کے **مل** محروم وہ ہی کہ اوسکی
لئی غنیمت مین حصہ ہنو اور نہ جاری ہو اوسپر فئے سے کچہہ یہہ قول ابن عباس کا ہی اور سعید بن مسیب نے کہا کہ محروم وہ ہے
کہ ہنو اوسکے لئے اسلام مین حصہ اور معنی محروم کے لغت مین یہہ ہین کہ جو منع کیا جاوے مال و عطا سی اور کہا قتادہ اور زہری
نے کہ محروم وہ ہی کہ پرہیز کرے سوال سے اور کہا زید بن مسلم نے کہ محروم وہ ہی کہ آفت پہنچے اوسکے میوونمین یا کہیتی مین یا
جانورون کی نسل مین اور یہی قول ہے محمد بن کعب قرظی کا کہ کہا محروم صاحب آفت ہے پہر پڑہی یہہ آیۃ انا لمغرمون
بل نحن محرومون یعنے بلا شبہہ ہم قرضدار رہ گئے بلکہ ہم بےنصیب ہوئے اور ابن المنذر
اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے روایت کیا کہ بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پس جہاد کے لئے پس غنیمت ملی
ہاتہہ لگی پہر آئے کچہہ لوگ اونکے فارغ ہونیکے بعد پس نازل ہوئی یہہ آیۃ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم اور روایت کی
ابن حبان وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان ولا الاکلة والاکلتان
یعنے نہین ہے مسکین وہ شخص کہ پہیر دے اوسکو ایک دانا کہجور کا اور نہ دیا ایک نوالا اور دو نوالونکا عرض کیا
صحابہ نے کہ پہر اون مسکین ہے فرمایا الذی لیس لہ ما یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ فذالک المحروم یعنی مسکین
شخص ہے کہ ہنو اوسکے واسطے مال جو بے پروا کرے اوسکو اور نہ جانا جاوے کہ فلان محتاج ہے تا دیا جاوے اوسکو پس یہہ ہی محروم
یعنی جسکا ذکر اللہ تعالے نے فرمایا اور ابن مردویہ وغیرہ نے کہا کہ کہا انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
یا انس ویل للاغنیاء من الفقراء یوم القیامۃ الخ یعنے ای انس وای ہی واسطے اغنیاء کے فقیرون سے روز قیامت کے
کہینگے فقرا ربنا ظلمونا حقوقنا التی وضعت لنا علیہم یعنی ای رب ہمارے ظلم کیا ہمپر اغنیاء نے حقون ہمارے جو واسطے
ہمارے تہے تونے ہمارے لئے اونپر پس فرماویگا اللہ تعالی وعزتی وجلالی لاقربنکم ولا بعدنہم یعنے قسم ہی عزت اور
بزرگی کی البتہ نزدیک کرونگا مین تمکو اپنی رحمت سی اور البتہ دور کرونگا اونکو میری رحمت سی کہا انس نے اور پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم + اور روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فاطمہ بنت
قیس سے کہ انہون نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیۃ کی مراد سی وفی اموالہم حق معلوم فرمایا کہ ان فی المال
لحقا سوی الزکوۃ یعنی بلا شبہہ مال مین ایک طرحکا حق ہے سوائی زکوۃ کے اور پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ
لیس البر ان تولوا وجوہکم تا قول اللہ تعالے کے وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ترجمہ ساری آیۃ کا یہہ ہے
کہ نہین ہے نیکی یہہ کہ پہیر تم موہنہ اپنے یعنی نماز مین مشرق و مغرب کی طرف و لیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور روز
آخرۃ پر اور فرشتونپر اور کتابونپر اور نبیون پر اور دیا مال یعنے بطریق صدقہ نفل کے باوجود محبت مال کے قرابتیون اور
یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلین کو اور بیچ چہڑانے گردنون یعنی قیدیون وغیرہ کے اور اچہی طرح پڑہی
نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالے اپنی عہد کو جب عہد کرتے ہین یعنے اللہ یا لوگون سی اور صبر کرنیوالے شدہ فقر اور مرض

ف یعنی جو مال کفار سے بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے ۱۲ منہ

ف بیت المال مین ہنو مثلاً غزوہ ... ہنو کہ کوئی مسلمان ... مین اور ... حق ... مسلمان ... ہنو واللہ اعلم ۱۲ منہ

ف ...

مین اور وقت شدة قتال کے اللہ کی راہ مین یہی لوگ ہین ایسی کہ سچی ہوئی یعنی اپنی ایمان مین اور دعوی کرنے نیکی مین اور یہی لوگ ہین ڈرنیوالے اللہ سی **معادر منثور** اور اسحدیث مین زکوٰة مراد ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ زکوٰة دینا اقارب مین ماباپ کو اور اولاد کو نہین درست اسطرح گردنون کے چہٹانی مین قید وغیرہ سے زکوٰة متصور نہین **وَ**

فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۝ اور زمین مین نشانیان مین یقین کرنیوالونکے لئے **فتح** **تفسیر** نشانیان مین کہ دلالت کرتی ہین صانع پر اور اوسکی قدرت وحکمت اور تدبیر پر کہ دیکہو وہ کیسی بچہائی گئی ہی مانند بچہونے کے زمین پر رہنے والونکے لئے پہر وہ کئی قسم کی ہے کہین نرم کہین سخت کہین پہاڑ کہین اچہی لائق زراعت کی کہین شور اور اوسمین چشمے ہین جاری اور کانین ہین طرح بطرح کی اور چلنے والے اوپر اوسکے کو پہیل رہی ہین مختلف صورتون اور شکلون اور ہیئتون کے اور افعال عالیجدہ عالیحدہ کے یقین کرنے والونکے لئے یعنے موحدین کے لئے کہ جو چلتے ہین سیدہی راہ دلیل ہین کہ جو پہنچاتی ہے معرفت رب کیطرف پس وہ دیکہتے ہین اونکو دل کی آنکہون سی اور سمجہتے ہین مضمون رسا سے جب دیکہتے ہین کوئی نشانی پہچانا جاتا ہی یقین اونکا یقین ایمانی پر **مدارک** **وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ** ۝ اور تمہاری ذاتون مین نشانیان ہین کیا نہین دیکہتے تم **فتح** اور خود تمہارے اندر کیا تمکو سمجہ نہین **موضح** تمہاری ذاتون ہی نشانیان مین بیچ حال ابتدا اونکے اور نقل ہونے اونکے ایک حال سی طرف دوسرے حال کے اور بیچ باطن اور ظاہر اونکے عجیب عجائب پیدا ایشی ہین کہ متحیر ہین اونمین اذہان پس ہی تمکو دیکہنا طرف لونکے اور عقلون کے کہ دلمین جگہہ پکڑ رہی ہین اور دیکہنا طرف زبانون اور گویائی کی اور مخارج حروف کے اور اونکی ترکیب اور ترتیب لطائف کی کہ کیا کیا اونمین نشانیان ظاہر اور دلیلین قاطعہ ہین اوپر حکمت تدبیر کرنیوالے اور صانع اونکے پہر آگے دیکہہ کان اور آنکہہ اور ہاتہہ پانو اور تمام اعضا اور افعال اونکے کہ کس کس کام کیلئے پیدا ہوئے ہین اور جوڑ اعضا کے جو ہین اونمین اوسی طرح قدرت الٰہی کا ظہور ہے کہ کس طرح ٹوٹنے مین اور جب اونمین کچہہ خلل ہوجاتا ہے تو معطل ہوجاتی ہین کام دے اور جب بیٹہے پڑ جاتے مین خرابی آجاتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین کیا نہین دیکہتے تم نظر عبرت سی **جلالین** یعنے نظر عبرت سی تامل کرو تا اوسکی قدرت بعث کو پہچانو کہ ہستی ایسے ہوئے اپنی قدرت سے کہ تمہارے نفسونمین پیدا کئے ہین وہ بلا شبہہ اور کرینگے تمکو جلاونگا اور نشانیان نفسون مین یہہ ہین کہ پیدا کیا اونکو نطفہ سے پہر علقہ سے پہر مضغہ سے پہر ہڈیون وغیرہ سے روح کے پہلنے تک طرح بطرح کی قدرتونکا ظہور ہے پہر بعد پیدا ہونے کے اختلاف زبانونکا اور صورتون اور رنگون اور طبائع کا ہی اور مانند اونکے عجیب عجیب اوسکی قدرت کی نشانیان ہین کہ آدمی اگر ادنی چیز کو اپنے بدنمین دیکہے تو خالق کی بڑی ہی قدرت معلوم ہوتی ہے اور کوئی چیز ایسی نہین ہی عالم اکبر مین کہ نمونہ اوسکا جسم انسان مین کہ عالم اصغر ہے ہو **مجمع** یعنے نشانیان بعث کی زمین مین بہت پیدا کی ہین کہ باغ اور کہیتیان اور سبزہ پیدا ہوتا ہے پہر خشک ہوجاتا ہے پہر موسم پر اللہ تعالے پیدا کرتا ہے اور یہہ چیزین نشانیان ہماری ہستی اور صفات پر بہی ہین تمام مخلوق کیلئے لیکن چونکہ عوام اونمین غور وتامل نہین کرتے اسواسطے تخصیص یقین کرنے والونکی کی کہ یہہ نشانیان مفید اونہین کو ہین اور سب کے اندہو نکو کچہہ فائدہ نہین ہوتا اوسی سب وہ جانتے ہین کہ خدائے عزوجل نے اس خلق کو معطل وبیفائدہ نہین پیدا کیا بلکہ اونکو توحید وطاعت کیلئے فرمایا ہی اور اونمین مطیع بہی ہین اور نافرمان بہی پس حکمت تقاضا اوسکو نہین کرتی کہ دونو برابر ہون جزا مین اور دنیا گہر جزا کا ہے نہین پس ضروری کہ جزا کیلئے اور گہر ہوتا کافرونکو مومنون

سی اور گنہگار کو مطیع سی جدا اور تمیز کریں اور تمہاری بدنوں میں بہی نشانیاں پیدا کی ہیں اور بہتی اور صفتوں اپنے کے جیسا
فرمایا وفی انفسکم افلا تبصرون کیا نہیں دیکھتے تم یہہ استفہام بمعنی امر کے ہے یعنی دیکھو اپنے نفسوں میں نشانیاں اوسکی
قدرت کی ﴿زاهد﴾ قتادہ سی منقول ہے بیچ تفسیر وفی انفسکم افلا تبصرون کے کہ کہا جسنے فکر کی اپنی پیدایش میں
جان لی یہہ بات کہ نہیں نرم کئے گئے ہیں جوڑ بدن کے مگر عبادت کے لئے + اور علی بن ابی طالب رض سے منقول ہے
بیچ تفسیر وفی انفسکم افلا تبصرون کے کہ وہ نشانی راہ بول و براز کی ہے یعنے منجملہ اوسکی قدرت کی نشانیوں سی یہہ ہے
کہ مونہہ سی کہاتے پیتے ہو اور اوسکا فضلہ بول و براز کی راہ سی نکلتا ہے ﴿در منثور﴾ وفی السماء رزقکم
وما توعدون ○ اور آسمان میں ہے رزق تمہارا اور جو کچھہ وعدہ دیا جاتا ہے تمکو یعنے پہلے وجود خارجی عالم ملکوت میں
رزق اور عقوبت اور مانند انکے مصور ہوتے ہیں ﴿فتح﴾ آسمان میں ہی روزی تمہاری اور جو کچھہ ملتی وعدہ سے
تفسیر آتی والی جو بات ہی اوسکا حکم آسمان سی اوترتا ہے ﴿موضح﴾ رزق یعنے مینہ اسلئے کہ وہ سبب ہے قوتوں کا
اور حسن بصری سی منقول ہے کہ وہ جب ابر کو دیکھتے تو کہتے اپنے یاروں سے واللہ فیہ رزقکم ولکنکم تحرمونہ بخطایاکم اور جو کچھہ
کہ وعدہ دیا جاتا ہے یعنے جنت کہ وہ ساتویں آسمان پر ہے نیچے عرش کے اور یا یہہ مراد ہے کہ جو کچھہ دئیے جاتے ہو دنیا میں
اور جو کچھہ وعدہ دئے جاتے ہو عقبی میں سب مقدر و لکھا گیا آسمان میں ہے ﴿مد﴾ وعدہ دئے جاتے ہو یعنے مال
اور ثواب و عقاب لکھا ہوا ہے آسمان میں ﴿ج﴾ فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم
تنطقون ○ پس قسم آسمانوں اور زمین کے پروردگار کی کہ بلاشبہہ یہہ خبر سچ ہے مانند اسکے کہ تم بات کہتے ہو یعنے جیسا
کہ اپنے کہنے کا یقین ... کہتے ہو کہ ہم بلاشبہہ کہتے ہیں ایسا ہے اس خبر پر یقین لانا چاہئے واللہ اعلم ﴿ف﴾ تو قسم ہے
رب آسمان و زمین کی یہہ بات تحقیق ہے جیسا کہ تم بولتے ہو **تفسیر** یعنے اپنے بولنے میں شبہہ نہیں ایسا
اس کلام میں ... ﴿ضمیر﴾ انہ کی پہرتی ہے رزق کی طرف یا توعدون کی طرف اور اصمعی سے منقول ہے
اونہوں نے کہا ... جامع مسجد بصرہ کی سے پس آیا ایک اعرابی سوار اونٹ پر پس کہا کہ تو کون شخص ہے کہا
... سے ہوں کہا اوسنے کہ کہاں سے آیا تو کہا میں اوس جگہہ سے کہ پڑہا جاتا ہے اوس میں کلام رحمن
کا کہا اوسنے ... آگے کچھہ پس پڑہی میں نے والذاریات پس جب کہ پہنچا میں اس آیۃ پر وفی السماء رزقکم کہا اوسنے
بس کر ... اور گیا اونٹ کے پاس اور ذبح کیا اوسکو تقسیم کیا اوسکو اوپر انکے جو ... اور کیا اپنی تلوار و کمان کی طرف
پس توڑ ڈالا اونکو اور چلا گیا پس جب حج کے لئے گیا میں ہارون رشید کے ساتھہ تو طواف کر رہا تھا میں کہ ناگہاں آیا
... پس ایک شخص ... پکارا مجھکو ایک آواز باریک سے پس میں نے جو پھر کر دیکھا تو وہی اعرابی ہے کہ دبلا اور زرد ہو گیا ہے
پس سلام کیا اوس نے مجھکو اور فرمایش کی اوسی سورة کے پڑہنے کی پس جب پہنچا میں اس آیہ پر وفی السماء الخ تو ایک آواز کی
اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پھر کہا الا اسکے سوا اور بہی کچھہ ہے پس پڑہی میں نے یہ آیۃ فورب السماء والارض انہ
لحق پس چیخا اور کہا سبحان اللہ من ذا الذی اغضب الجلیل حتی حلف لم یصدقوہ بقولہ حتی حلف یعنی کون ہیں وہ
لوگ کہ غصہ لایا اونہوں نے رب جلیل کو یہانتک کہ قسم کہائی اوسنے نہ مانا اونہوں نے قول اوسکا یہانتک کہ قسم
کہائی ... یہہ بات تین بار و جان بحق تسلیم کی ﴿س﴾ در کوی تو عاشقان چنان جان بدہند ﴿بیت﴾ ...
... ہم آتش گل سے جلا آخر تمام اپنا اور حسن بصری سے بیچ تفسیر آیۃ فورب السماء الخ

کے منقول ہی کہ کہا یہو نجا ہمکو یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ اقواما اقسم لہم ربہم لم یصدقوا یعنے مارے
اللہ اون لوگونکو کہ قسم کہائی اونکے لئے رب اونکے نے اور یون کہ سچ نمانا اونہون نے فرمانا اوسکا **ھدی ملفوظ**
رزق تمہارا یعنی سبب تمہارے رزق کا کہ وہ مینہہ ہی اور یہہ فرمانا واسطے بیان کرنے نشانی وحدانیت کے اور واسطے بیان
کرنے منت یعنے احسان کے اور جو کچھہ کہ وعدہ دئی جاتے ہو کہ وہ جنت ہے یعنی سبب نعمت دنیائی تمہاری کا اور بہشت نعمت
اوسکی آسمان مین ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى اور اِنَّهٗ لَحَقٌّ یعنی رزق دینا
تمہارا البتہ حق ہے اور قسم بیان فرمائی تاکید کے لئے روزی پہنچنے کے وعدے پر اور جو کچھہ کہ اسباب تاکید کے ہین کہ
بندے بندونکی ساتھہ اظہار کرتے ہین خداوند تعالی نے باوجود اپنی بے نیازی کے اپنے بندون ضعیف سے بیان فرمائے
اول تو وعدہ کیا لفظ اِنَّ کہ تاکید کے لئے ہے اس آیۃ مین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ یعنے بلاشبہ اللہ
وہی رزاق صاحب قوۃ کا استوار کار ہی پہر ساتھہ کلمہ علے کے مؤکد کیا وعدہ کو اس آیۃ مین وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى
اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہی رزق اوسکا پہر وعدہ کو بطور تشبیہ اور ذکر کرنے اپنے نام
پاک کے مؤکد کیا وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم جسکو طاقت اوٹہانے اور کمانے روزی کی نہین ہے
اوسکو روزی دیتا ہون تمکو بہی مومن موحد کب ضائع کرونگا پہر وعدہ کو ساتھہ قسم کے مؤکد کیا فَوَرَبِّ السَّمَآءِ الخ یعنے قسم
رب آسمان و زمین کی یہہ روزی دینی میری تمکو حق ہے مانند اوسکے کہ تم بولتے ہو اور یہہ قسم کہائی خداوند عز وجل نے
اپنی ذات کی جیسا کوئی اپنے غیر کی قسم کہاتا ہے بحسب عادۃ عرب کے اور تَنْطِقُوْنَ فرمایا اور تُبْصِرُوْنَ اور تَسْمَعُوْنَ نفرمایا
اسلئے کہ کلمہ توحید سمع و بصر سے تعلق نہین رکہتا بلکہ ساتھہ اقرار و تصدیق کے تعلق ہے یعنی جیسا کہ اپنے کہنا تمہارا
تمکو حق ہے اور اقرار تمہارا ساتھہ رزاقیت میری کے حق ہے او کچہہ شک نہین تمکو اوسمین ایسے ہی روزی دینا میرا تمکو
حق ہے پہر اگر کوئی کہے کہ مَا لَكُمْ تَعْتَقِدُوْنَ کیون نفرمایا تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہر چند کہ ایک کلمہ توحید کی ساتھہ عقیدہ
کے متعلق ہے ولیکن چونکہ پوشیدہ ہی کہ کسیکو اوسکے عقیدہ پر اطلاع نہین زبان ہی ظہور اوسکا ہوتا ہے پس اس
سبب سے ہماری گویائی کو متعلق کیا اور دوسری تاویل اس کلام کی یہہ ہی کہ روزی دینی میری تمکو حق ہے جیسا کہ
کلام کرنا تمہارا حق ہے یعنی جیسا کہ تم شک نہین کرتے ہو اوس کلام مین کہ تمہارے موہنہ سے نکلتا ہے ویسے ہی شک
مین ہو نچ روزی دینے میری کے تمکو ہے **ہدی** ہائی قدرتین رزاقی وغیرہ کی بیان فرماکر اور طرح
کی قدرتین بیان فرماتے ہین هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۞ آیا آئی ہے تیرے نزدیک خبر
خبر مہمانون بزرگ ابراہیم کی یعنی پہنچی ہے تجکو بات ابراہیم کے مہمانون کی جو عزت والے تہے **تفسیر** ہل اتاک
جو فرمایا مقصود اوس سے تراشی بیان کرنی بات کی ہی جو آگے مذکور ہوگی اور تنبیہ ہے اسپر کہ نہین ہے وہ بات رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے اور [illegible] کہتے مین اور کسی کو بہی
جیسے کہ اصوم اور روزہ اور تہے وہ باران فرشتے اور [illegible] اونکے جبرئیل تہے اور ضیف کہا
اونکو اسلئے کہ تہے وہ بصورت ضیف یعنی مہمانون کے اسلئے [illegible] اللہ تعالے
کے نزدیک جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بل عباد مکرمون اور [illegible] مہمانداری کی اونکی ابراہیم
نے بذات خود اور خدمت کروائی اونکی اپنی بیوی [illegible] منقول ہی نبی صلے

لانہ من الاصل مصدر ضاف [illegible]

علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ یعنے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز آخرت پر پس
چاہیئے کہ بزرگی کرے اپنی مہمان کی **مد معا** اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ
مُّنْکَرُوْنَ ○ جب داخل ہوے مہمان ابراہیم پر پس سلام کہا جواب سلام کا دیا ابراہیم نے اور دلمین کہا یہہ گروہ ہین
ناشناختہ جب اندر آئے اوسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے یہہ لوگ ہین اوپری **تفسیر** قَوْمٌ
مُّنْکَرُوْنَ یعنے اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ یعنے تم اوپری لوگ ہو پس معلوم کروا دو مجکو کہ کون ہو تم **مد** مُنْکَرُوْنَ یعنے
کہ نہین پہچانتے ہم تمکو اور کہا ابن عباس نے کہ کہا ابراہیم عم نے اپنے دل مین کہ یہہ لوگ ہین کہ نہین پہچانتے ہم انکو اور بعضون
نے کہا اوپری کہا اونکو اسلئے کہ داخل ہوے وہ اون پاس بغیر اذن چاہنے کے اور ابو العالیہ نے کہا کہ اوپری جانا
سلام اونکا اوس زمانہ مین اور اوس زمین مین **مد معا** فَرَاغَ اِلٰۤی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ○ فَقَرَّبَہٗۤ
اِلَیْھِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ ○ پس متوجہ ہوی ابراہیم طرف اہل خانہ اپنے کے پس لائے کباب بچہڑے فربہ کے پس
نزدیک کیا اوسکو اونکے کہا آیا نہین کہاتے تم پہر دوڑ اپنے گہر کو تو لایا ایک بچہڑا گہی مین تلا ہوا اونکے پاس کہا
کیا تم کہاتے نہین **تفسیر** فَرَاغَ گیس گئے گہر والونکے پاس پوشیدہ اپنے مہمانون سے اور یہہ آداب ضیافت سے
ہے کہ ضیافت کرنیوالا پوشیدہ رکہے کام مہمانی کو کہ مہمان کو خبر نہو خوف اسکے کہ منع کردے اوسکو اور تھا اکثر مال حضرت ابراہیم
کا بیل گائین پس بچہڑا بہنا ہوا لائے تا کہ وہ کہا وین پس جب کہا یا اونہون نے اوسے اونہون نے کہا کہ کہانے نہین یعنے
نا گوار ہوا اونکو نہ کہانا اونکا یا رغبت دلائی اونکو کہانے پر **مد** فَاَوْجَسَ مِنْھُمْ خِیْفَۃً قَالُوْا لَا تَخَفْ
وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ○ پس جب نکہایا اونہون نے اپنی خاطر مین پایا اونسے ڈر کہا اونہون نے نہ ڈر اور بشارت
دی اونہون نے ابراہیم کو فرزند دانا کی پہر جی مین ٹہرایا اونکے ڈر سے بولے تو نہ ڈر اور خوشخبری دی اوسکو
ایک لڑکے ہوشیار کی **تفسیر** حضرت ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ جو کہانا نہین کہاتا ہی کسیکا تو رعایت اوسکی حرمت
کی نہین کرتا اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ وہ فرشتے ہین عذاب کے لئے بہیجے گئے ہین کہا اونہون
نے نہ ڈر ہم رسول اللہ کے ہین اور بعضے بولے کہ جبرئیل نے ہاتہہ پہیرا بچہڑے پر پس وہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور اپنی ماکے ساتہہ
جا ملا اور جس لڑکے کی بشارت دی وہ اسحق ہین جمہور کے نزدیک **مد** فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ فِیْ صَرَّۃٍ فَصَکَّتْ
وَجْھَھَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ○ پس پیش آئی بیوی ابراہیم کی ساتہہ ہلکارنے کے اور طمانچہ مارا اپنے مونہہ پر یعنے
بسبب تعجب کے اور کہا کیا جنتی ہے بڑہیا بانجہ پہر سامنے آئی اوسکی عورت بولتی پہر پیٹا اپنا ماتہا اور کہا کہین بڑہیا بانجہ
یعنے کیونکر جنے گی **تفسیر** طمانچہ مارا اپنے دونو ہاتہہ پہیلا کر اور بعضون نے کہا انگلیون کے سرے پیشانی پر مارے
جیسے تعجب کرنیوالے مارتے ہین اور عَجُوْزٌ یعنی اَنَا عَجُوْزٌ یعنے مین بڑہیا ہون پس کیونکر جنون گی جیسا کہ فرمایا اور جگہہ ءَاَلِدُ وَاَنَا
عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا یعنے کیا جنونگی مین اسحال مین کہ مین بڑہیا ہون اور یہہ خاوند میرا بوڑہا ہے **مد** فَصَکَّتْ
کہا ابن عباس نے کہ طمانچہ مارا اونہون نے اور اوروں نے کہا کہ جمع کین انگلیان اپنی پہر مارین پیشانی پر از راہ تعجب کے
جیسا کہ عادت ہے عورتون کی کہ جب ناگوار باتی ہین کسی چیز کو تو مارتی ہین انگلیان پیشانی پر اور اصل صکّ کی ہی مارنا
ایک چیز کو ساتہہ چوڑی چیز کے اور بانجہ حضرت سارہ اسکے پہلے کبہی جنین نہین **مد معا** قَالُوْا کَذٰلِکِ ۙ قَالَ
رَبُّکِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ ○ کہا فرشتون نے کہ اسیطرح فرمایا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ ہی با حکمت

ف۱ قولہ ذو ضیف ... والنصب ... بالکرام ... سلاما مصدر ... سلام علیکم ... سلام ... بالاحسن ...
ف۲ ... فی صیحۃ ... الباب وقال الزجاج
...

دانا ﴿ بولی یونہی کہا تیری رب نے وہ جو ہی وہی ہی حکمت والا خبردار ﴾ **تفسیر** اسیطرح یعنی جیسا مینے کہا
او خبر دی ایسا ہی کہا ہی تیری رب نے یعنی ہمین خبر دیتی ہین ہم تجہکو مگر اللہ تعالی کیطرف سی او اللہ قادر ہی اوس چیز
کے کرنے پر کہ جسکو تو مستبعد جانتی ہے با حکمت ہی اپنے فعل مین دانا ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر کوئی چیز اور روایت
کیا گیا ہی کہ جب حضرت سارہؑ نے مستبعد جانا فرزند ہونیکو تو جبرئیلؑ نے کہا کہ دیکھ اپنی گہر کی چہت کیطرف پس دیکہا
اونہون نے تو کیا دیکہتی ہین کہ کہجور ہری ہے اور پہل لگ رہی ہین سبحان اللہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اور جب جانا حضرت
ابراہیمؑ نے کہ وہ فرشتے ہین اور وہ نہین اوترتے مگر باذن اللہ تعالی کے رسول ہوکر بعض امور مین کہا قال فما
خطبکم الخ ﴿ **مد** ﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ کہا ابراہیم نے پس کیا ہے مقصد تمہارا ای بہیجے
ہوون ﴿ بولا پہر کیا مطلب ہے تمہارا ای بہیجے ہوون **تفسیر** پس کیا ہی حال تمہارا اور کیا ہی طلب تمہاری
اور کیون بہیجے گئے ہوا ای بہیجے ہوون یا بہیجے گئے ہو بشارت کے لئے خاص کر یا اور امر کے لئے یا دونون کے لئے
مد ﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ۝ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُسْرِفِينَ ۝ کہا اونہون نے تحقیق ہم بہیجے گئے ہین طرف ایک گروہ گنہگار کے تا بہیجین ہم اونکے سر پر مثل پتہر کے
مٹی سے کہ نشان ہند کیے گئے ہین نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے اونکے کہ حد سے نکل گئے ہین ﴿ وہ بولے ہمکو
بہیجا ہی ایک لوگون گنہگار پر کہ چہوڑدین اونپر پتہر مٹی کے نشان پڑے تیرے رب کے ہان حد سے چلنے والون کو ﴾
تفسیر گنہگار کے یعنے کافرون کے کہ وہ قوم لوط ہین حجارۃ من طین سے مراد سجیل ہی اور وہ مٹی ہی کہ پکائی
جاتی ہی آگ سی جیسے اینٹ پکائی جاتی ہے یہانتک کہ ہوجاتی ہے سخت مثل پتہر کے یعنی کنکر او مسومۃ سومۃ سے
ہی او سومۃ کہتے ہین علامت کو کہ ہر ایک پر نام لکہا ہوا تہا او جسکا کہ ہلاک ہونا ساتہہ اوسکے نزدیک پروردگار تیرے کے
یعنے اوسکی بادشاہت و حکومت مین او مسرفین فرمایا اونکو جسکہ فرمایا عادین واسطے اسراف اور عدوان اونکے کے
اپنی عمل مین کہ قناعت نکی اونپر کہ جو مباح ہین اونکو یعنے عورتین بلکہ مردون سی حرکت بد کرنے لگے یا مسرفین
اسلئے فرمایا کہ مردون سے فعل بد کرتے تہے باوجود کفر کے ﴿ **مدج** ﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ ۝ پس نکالا ہمنے اوسکو کہ تہا اوس گانو مین مومنون سے ﴿ پہر بچا نکالا ہمنی جو تہا وہان ایمان والا
تفسیر اوس گانو مین یعنے قوم لوط کے گانو مین اور ضمیر بیان فرمائی یعنی لفظ فیہا اور ذکر گانو کا او پہلے اسلئے
کہ معلوم و ظاہر تہا او مومنون سی مراد لوطؑ اور وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے تہے ساتہہ اونکے پس اونکو نکال لیا تا کافر
کو ہلاک کرین اور وہ بچ جاوین ﴿ **مدج** ﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ پس پایا
ہمنے اوس جگہہ سوای ایک گہر کے مسلمانون سے یعنی گہر حضرت لوط کا ﴿ پہر نپایا ہمنے اوس جگہہ سوای ایک گہر
مسلمانونکا **تفسیر** سوای ایک گہر کے یعنی گہر والون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ایمان و اسلام ایک ہی ہین
اسلئے کہ ملائکہ نے اونکو یہان مومنین بہی کہا او مسلمین بہی ﴿ **مد** ﴾ گہر والی یعنے حضرت لوط اور دونون بیٹیان
اونکی او وصف کیے گئے وہ ساتہہ ایمان او اسلام کے اسلئے کہ وہ تصدیق کرنیوالے تہے اپنے دلون سی اور طاعات
کرنیوالے تہے اعضا سے او کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین کے کہ اگر ہوتا اوس گانو مین
ایک گہر سے زیادہ اور گہر مسلمانونکا تو نجات دیتا اونکو بہی اللہ تعالے تو کہ جانتے کہ ایمان باللہ کے نزدیک محفوظ ہے

ع ٢

نہین ضائع ہوتے ایمان والے ط ج در منثورہ تنبیہ یہہ بلا نکہ پہلے حضرت ابراہیم ع پاس آئے تہے اور بعد اوسکے حضرت لوط ع کی قوم کے ہلاک کرنیکے لئے گئے ہین چنانچہ سورہ حجر وغیرہا کی آیتون سی صریح یہہ بات سمجہی جاتی ہے پس لفظ اخرجنا اور فما وجدنا سے کوئی عکس اسکے نہ سمجہے کہ ایسی جاۓ ماضی قرآن شریف مین تحقیق وقوع کے لئے آتی ہے ط وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ط اور چہوڑا ہمنی اوس گانو مین نشان اون لوگونکے لئے کہ ڈرتے ہین عذاب دردناک سی یعنی آثار اوس سنگ باران کا موجود ہی واللہ اعلم اور کہا اوسمین نشان اون لوگونکو جو ڈرتے مین دکہہ کی مار سی تفسیر چہوڑا ہمنے الخ بعد ہلاک کرنے کافرین کے نشان یعنی علامت اونکے ہلاک کی اون لوگونکے لئے الخ یعنے علامت ہے کہ عبرت پکڑین ساتہہ اوسکی عاقبین اور نکرین اونکیسے کام اور سنگدلونکو کیا تاثیر ہوتی ہے ہتیہر الخ دیکہتے جاتے ہین صرف اپنا سبب معاصی کے اور کچہہ خیال بہی نہین کرتے وہ پہر بعضون نے کہا کہ وہ علامت پانی سیاہ و بدبودار تہا ط مدج ط اور بعضون نے کہا وہ پتہر جو برسی اونپر نشان سرخ و سفید تہے اور بعضون نے کہا خط سیاہ و سفید تہے اور نزدیک پروردگار تیرے کے یعنے مہیا کیا ہے خداوند تیری نے اونکو اونکے لئے کہ حکم کیا ہے اونکے ہلاک کا اور جب حضرت ابراہیم ع نے یہہ ماجرا سنا تو غمگین ہوئے بسبب لوط ع کے اور کہا یا جبریل اِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی ای جبریل تحقیق اوس گانو مین لوط ہین کہا فرشتون نے کہ تحقیق ہم جانتے ہین اونکو کہ اوسمین ہین پس اوسوقت کہ ارادہ کیا ہمنے ہلاک کرنے قوم کفار کا نکالا ہمنے اونکو کہ تہے اوسمین مومن پس نہ پایا ہمنے اوسمین مگر ایک گہر کے مسلمانون سی اور وہ لوط تہے اور دو لو بیٹیان اونکی اور بیوی اونکی واعلہ نام کافرہ تہی وہ بہی اہل قریہ کے ساتہہ ہلاک ہوئی اور حضرت لوط بیٹے ہین ہاران کے جو بہائی تہا حضرت ابراہیم ع کا یعنی بہتیجے ہوئی ابراہیم ع کے یہہ بہی مسلمان تہی اور حضرت ابراہیم ع کے ساتہہ قریہ کوثی سے کہ قریب بابل کہے ہے زمین عراق سے ہجرت کر کر شام مین آئے ابراہیم ع فلسطین مین اوترے اور لوط مؤتفکہ مین اور ان دونون قریون مین مسافت ایک روز کی تہی اور پہر حضرت لوط کو بہی نبوت ہوئی ط ذا ھدی مجر ط وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ اور بیچ قصہ موسی کے نشانی ہے جب بہیجا ہمنے اوسکو طرف فرعون کے ساتہہ دلیل واضح پس رو گردان ہوا فرعون ہمراہ قوۃ یعنے لشکر اپنے کے اور کہا ایک جادوگر یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو دریا مین اور وہ کرنیوالا تہا ایسا کام کہ موجب ملامت کا ہو ط اور نشانی ہے موسی کے حال مین جب بہیجا ہمنے اوسکو فرعون پاس لیکر سند کہلی پہر اوسنے موہنہ موڑا اپنے زور پر اور بولا یہہ جادوگر ہے یا دیوانہ پہر پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکرونکو پہر پہینک دیا اونکو دریا مین اور اوسپر پڑا اولاہنا ط تفسیر دلیل واضح سے مراد ہی ید و عصا اور گردان ہوا یعنے ایمان سی اور رکنہ سے مراد ہے وہ چیز کہ قوت حاصل کرتا تہا ساتہہ اوسکے قسم لشکر اور ملک ہے پس معنی یہہ ہوئے کہ موہنہ پہیرا ایمان سی ساتہہ لشکر و ملک اپنے کے اور اصل مین رکن کہتے ہین اوس چیز کو کہ میل کرے طرف اوسکے انسان قسم مال و لشکر سے ساحر یعنے وہ جادوگر ہے وہو ملیم یعنے وہ کرنیوالا ایسا کام ہے کہ ملامت کیجاوے اوسپر یعنے کفر و عناد اور حضرت یونس کے حق مین بہی فرمایا فالتقمہ الحوت

قوله وفی موسیٰ معطوف علیٰ وفی الارض آیات ...

وَهُوَ مُلِيمٌ یعنے پس نکال گئے اوسکو مہلتی اسحالمین کہ وہ کام موجب ملامت کا کرتا تہا لیکن موجبات ملامت کے مختلف ہوتی ہین اور بحسب اختلاف موجبات کی مختلف
ہوتے ہین مقدارین ملامت کی بہی پس کرنیوالے کفر کا ملامت کیا جاتا ہے بمقدار اوسکے اور کرنیوالے کبیرہ اور صغیرہ وغیرہ کا
بمقدار اونکے ملامت کیا جاتا ہے **ط مد** ط وَفِي مُوسَى اي وَتَرَكْنَا فِي اِرْسَالِ مُوسَى اٰيَةً وعبرۃ اور بعضون نے کہا یہہ
عطف کیا گیا ہے وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ پر بِرُكْنِهٖ یعنے ساتہہ جماعت و لشکر اپنے کے کہ جنسے قوت حاصل کرتا تہا مانند
رکن یعنے ستون کے کہ اوس سے قوت حاصل کرتی ہے چہت نظیر اسکی یہہ ہے اَوْ آوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ اور کہا ابو عبیدہ نے
کہ لفظ او سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ مین معنے واو کے ہے **ط معا** ط وَفِي مُوسٰى الخ یعنے موسی کے قصہ مین بہی نشانی ہے دیکہنیوالون
کے لیے اور یہہ اوسچیز کے کہ واقع ہوئی قوم فرعون پر بسبب جہٹلانے موسی کے جسوقت کہ بہیجا ہمنے موسی کو ساتہہ دلیل
ظاہر کے طرف اونکے نشانی ظاہر ہے اور بنیاد عبرت خائفین عبرت پکڑنیوالونکے لیے فَتَوَلّٰى الخ پہر فرعون ساتہہ
قوت اپنے کی ماننے موسی عم کے پہیرے اور رکن کے معنی ہین قوۃ اور ستون کسی چیز کے کہ مدار اوسچیز کا اوسپر ہو اسی سبب
قوۃ سی کنایہ کیا ساتہہ رکن کے یعنے بہہ طاقت مخالفت موسی ع کی کی اور بعضون نے کہا کہ معنی فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ کے یہہ ہین
کہ پہر فرعون ساتہہ لشکر اپنے کے یعنے ب بمعنی مع کے ہے کہ کہا جاتا ہے خَرَجَ الْاَمِيْرُ بِحَشَمِهٖ یعنے نکلا امیر ساتہہ
حشم اپنے کے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین انْحَرَفَ بِجَانِبِهٖ وَشِقِّهٖ عَمَّا اُوْحِيَ اِلَيْهِ یعنے پہرا فرعون ساتہہ جانب و پہلو
اپنے کے اوسچیز سے کہ بلایا گیا طرف اوسکے یعنے توحید سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ وَنَاٰ
بِجَانِبِهٖ یعنے اور جب انعام کرتے ہین ہم انسان پر ٹلا جاوے اور موڑلے اپنی کروٹ اور یہہ مبالغہ ہی اعراض مین
اور لوٹنے سے مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ روگردان ہی رہا وَقَالَ سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ جب دیکہے فرعون نے معجزے حضرت
موسی عم کے بسبب عجز اپنے کے کہا اپنی قوم کو کہ یہہ موسی جادو کرے ہے دہشت بندی کرلے ہے ہمارے ہی یا دیوانہ ہے بکلم
دیوانگی کے انجام کار سے اندیشہ نہین کرتا اور یہہ طعن کرنا اوسکا دلیل اوسکے نہایت جہل کی ہی ساتہہ دو چیزون
متضاد کے موسی عم کو طعن کیا اسلیے کہ جادو کے لیے عقل چاہیے نہایت کامل اور مرد حاذق تا جادو کر سکے اور دیوانگی
زائل ہونا عقل کا ہے اور یہہ دونون ضد ہین آپسمین اور بعضون نے کہا کہ او معنی واو کے ہے فَاَخَذْنٰهُ الخ جب
اوسنے روگردانی کی حق سے اور اوسی پر اڑا رہا اور موسی عم کو ساحر و مجنون کہا گرفتار عذاب کیا ہمنے اونکو اور ڈالا
دریا مین اور فرعون اپنے کو ملامت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ کیون ایسا کام کیا مینے حتی کہ کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ یعنے ایمان لایا مین اسپر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہی ذات پاک کہ ایمان لائے اوسپر بنو اسرائیل پس
جواب آیا اوسکو آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ یعنے کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور نافرمانی کی تونے پہلے اس سے اور وَهُوَ مُلِيْمٌ
اسمین رد ہی جبریون کا کہ اگر اوسکو اختیار نہوتا تو کہنا اوسکا وَهُوَ مُلِيْمٌ اوسکے حق مین ٹہیک نہ پڑتا کہا جاتا ہی اَلَامَ
الرَّجُلُ اي فَعَلَ مَا يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ اللَّوْمَ یعنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہے اوسپر ملامت کا یعنے جہٹلانا رسولونکا اور دعوی
کرنا ربوبیۃ کا **ط مد جمل** ط وَفِي عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ○ اور بیچ قصہ عاد کے
بہی ایک نشانی ہے جب بہیجے ہمنے اونپر ایک ہوا بے منفعت **ط فتح** ط اور نشانی ہے عاد مین جب بہیجی ہمنے
اونپر ہوا بے خیرہ **ط مو ط تفسیر** بے خیر کہ نہ مینہ لا دے اور نہ درخت کو بار آور کرے اور وہ ہوا دبور پچہوا
تہی **ط بحر** ط مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ○ نہ چہوڑتی کسی چیز کو کہ گذرے

فاید ۱ ... قصہ عاد

قصہ عاد

اوسپر مگر کہ کر دیے اوسکو مانند ہڈی بوسیدہ کے **فـــ** یعنی چہوڑتی کوئی چیز جسپر گذری مگر کہ کر ڈالتی اوسکو جیسے چورا
مو تفسیـــر رمیم کہتے ہین گہانس خشک چورا ہوئی کو اور ہڈی بوسیدہ کو بہی کہتے ہین اور ریت کو بہی اور
مٹی کٹی ہوئی کو بہی اور آیا ہی کہ مکان عاد کے احقاف یعنے تودہ ریت مین مابین عمان اور حضر موت کی تہی اور
اونہون نے بسبب قوۃ اپنی کے تمام زمین کو مغلوب اپنا کر روی زمین پر منتشر تہے اور صدا اور صمود اور ہبا نام
اونکے بتون کے تہے جب ہود علیہ السلام مبعوث ہوئی تو اونہون نے تکذیب ہود کی کی اور تکبر کیا حق تعالے نے تین
برس مینہ اونسے روکا اور قحط اور گرانی مین مبتلا ہوئے اور اوسوقت مین مقرر تہا کہ جسپر بلا نازل ہوتی اوسکے دفع
کے لیے بیت اللہ کو جا کر دعا کرتا اور اوسوقت مین مکان بیت اللہ مین سرخ ریت کا تودہ تہا مسلمان و مشرک وہان
جمع ہو کر طلب حاجتون کی کرتے اور تعظیم اوسجگہہ کے بجالاتے اور حاکم مکہ اوسوقت مین اولاد عملیق بن لاود بن
سام بن نوح سے تہا اور اونکو عمالقہ کہتے تہے اور نام اونکے رئیس کا معٰویہ بن بکر تہا اور وہان معٰویہ کی کلہد بنت
بجیری قوم عادسی تہی جب عاد پر قحط پڑا تو قیل بن عنز اور مرثد اور جلہم معٰویہ کے ماموں وغیرہ کو بہت سی لوگو
کے ساتہہ مکہ کو بہیجا تا مینہ کی دعا کرین وہ معٰویہ کے پاس پہنچے تعظیم اونکی بجالایا اور ایک مہینے تک بیچ ضیافت
اور شراب خواری اور گانے اور بجانے مین مشغول رہے بعد اوسکے آپسمین کہا کہ جس کام کے لیے ہم آئے ہین بجالانا
چاہیئے تا قوم ہلاکت سے نجات پاوین مرثد نے کہ باطن مین ایمان ہود علیہ السلام پر رکہتی تہے کہا دعا تمہاری مقبول
نہین ہونیکی جب تک ایمان ہود پر نہ لاؤ اوسوقت ایمان اوسکا عادیون پر ظاہر ہوا معٰویہ کو کہا کہ اسکو قید
کر رکہ ہمارے ساتہہ استسقا کے لیے نہ نکلے اور قیل رئیس اوس گروہ نے جگہہ بیت اللہ کے آکر دعا کی کہ الٰہی اگر ہود
سچا ہی تو قوم عاد کو مینہ دی اوسیوقت تین ٹکڑے ابر کے ظاہر ہوئے اور آواز آئی کہ ان تین ابرو مین سی کہ ایک سرخ
تہا اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سفید ایک کو اختیار کر قیل نے کہا کہ ابر سیاہ کو اختیار کیا مینے کہ بہت پانی ہوتا ہی آواز
آئی سَاخترتَ رَمَادًا رِمْدًا + لَا تُبْقِیْ مِنْ آلِ عَادٍ اَحَدًا + پہر قیل اپنے گروہ کے ساتہہ مکہ سے نکلا اور اپنے شہر ون
کیطرف چلا جب اپنی مکانونکی طرف وادی مغیث مین پہنچا تو بشارۃ ابر کی قوم کو پہنچائی سب خوش ہوئے اور
واسطے سیر ابر کے جنگل کو نکلے ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور اوسمین باد صرصر یعنے ہوا تند تہا آٹہہ روز اور سات شب قوم
عاد پر مسلط رہی اوسکو ہلاک کیا اور وہ بسبب بد دعائی ہود علیہ السلام کے تہا اور ہود اور مومن ساتہہ اونکے اون
ایام مین ایک حظیرہ مین الگ قوم سے گوشہ نشین تہے وہی ہوا اونکو جو پہنچتی تہی مثل باد صبا کے اوپر گذرتی تہی
اور عادیونکو اوٹہا کر زمین پر ڈالدیتی تہی دماغ پہٹکر مرجاتے تہے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب وہ ہوا ظاہر ہوئی اور
عاد کے مواشی کو اوپر لیجا کر زمین پر ڈالتی اور ہلاک ہوتے عادیون نے اوسکو دیکہکر اپنے گہر و مین آکر دروازے بند کیے
ہوا نے گہر و مین آکر اونکو ہلاک کیا اور حق تعالے نے جانور بہیجے کہ اونکے مردونکو چونچون مین اوٹہا کر دریا مین ڈالدیتے
اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ بسبب اوس ہوا کے ریت اون سب پر آئی اور سب ریت کے نیچے سات روز تک رہی آواز
اونکے کراہنے کی ریت کے نیچے سے سنی جاتی تہی بعد اوسکے اوس ریت کو اونکے اوپر سے دور کر کر دریا مین ڈالا اور
روایت کیا گیا ہے کہ قبرین ہود اور شعیب اور صالح اور اسمٰعیل اور نہ اور پیغمبرون علیہم السلام کی مابین رکن اور
مقام اور زمزم کے پوشیدہ ہین اور بقول علی رضہ کے قبر ہود کی اوپر ٹیلہ ریت سرخ کے حضر موت مین ہی اور ..

گیاہے کہ جب امت کسی پیغمبر کی بسبب جھٹلانے اوسکے ہلاک ہوتی تھی تو وہ پیغمبر اور مومن اوسکے ساتھ مکہ مین آکر رہتے تھے
اور عبادت خدا کی کرتے رہتے تھے **مجمل مجر** وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝ اور بیچ
قصہ ثمود کے بھی ایک نشانی ہے جب کہا گیا اونکو کہ بہرہ مند رہو ایک مدت تک **فتح** اور نشانی ہی ثمود مین جب کہا
اونکو برتو ایک وقت تک **تفسیر** ایک وقت تک یعنی وقت مرگ اپنی تک کہ تین روز بعد کو تھین کاٹنے اونٹنی کے تھا
مجر فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ پس سرکشی کی اونہون نے حکم
پروردگار اپنے سے پس پکڑا اونکو کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے **فتح** پھر شرارت کرنے لگے اپنے رب کے حکم سے پھر پکڑا اونکو کڑک
نے اور وہ دیکھتے تھے **تفسیر** یعنے اوس عذاب کو کہ اونکے سامنے جبرئیل نے ایک چیخ ماری یا انتظار کرتے تھے عذاب
موعود کا اور بقول بعض کے صاعقہ موت کو کہا **مجر** صاعقہ سے یعنے موت سے بعد گذرنے تین دن کے بقول
ابن عباس کے اور کہا مقاتل نے یعنے عذاب نے اور صاعقہ ہر عذاب مہلک کو کہتے ہین **مدل** فَمَا اسْتَطَاعُوا
مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ۝ پس نہ سکے اوٹھنا اور تھے بدلہ لینے والے **فتح** پھر نہ سکے کہ اوٹھین اور نہ ہوے کہ بدلہ
لین **تفسیر** نہ سکے اوٹھ یعنے نہ اوٹھے بعد اوترنے عذاب کے اوپر اور نہ قادر ہوے اوٹھنے پر اور منتصرین کے معنے
ہین ممتنعین یعنے روکنے والے ہمارے عذاب کو حاصل یہہ کہ طاقت کرنے کے عذاب سے یا دفع عذاب کے نہ رکہے **مدل**
مجر آیا ہے کہ جب صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو بہت ڈرایا اللہ تعالے کے عذاب سے تو اونہون نے کہا کہ اگر ہمکو ایک
نشانی اپنی تصدیق پر دکھاوے تو تجھپر ایمان لاوین ہم صالح نے کہا کیا چاہتے ہو اونہون نے کہا کہ کل عید ہماری ہے
ہمارے ساتھ جنگل کو نکلے تو ہم اپنے معبود ونکو زینت و آرائش کرتے ہین اور اونسے کچھہ چاہتے ہین اور تو بھی اپنے خدا سے
کچھہ چاہ دعا جسکی قبول ہووے دوسر اطاعت اوسکی کرے روز دوسرے اسی قرارداد پر باہر نکلے اور ثمود نے ہر چند الحاح کیا
اور سوال بتون سے کئے کچھہ اثر قبولیت کا ظاہر ہوا اور بولے جندع ابن عمر رئیس ثمود کے نے صالح کو کہا کہ اپنے خدا سے چاہ
کہ اس پتھر سے اونٹنی حاملہ نکالے شہر حجر کے باہر نکلے اور اشارہ کیا ایک پتھر کی طرف کہ ایک جانب مین پڑا تھا اور سکو
کاثبہ کہتے تھے صالح نے وضو اور دو رکعت نماز پڑہ کر دعا کی حق تعالے نے قبول فرمائی اور فی الحال وہ پتھر حرکت
مین آیا اور مانند اونٹنی کے کہ وقت جننے کے حرکت و نالہ کرتی ہے حرکت و نالہ کیا اور پہٹا اور اوسکے درمیان مین سے اونٹنی
ساتھہ اون صفتون کے کہ چاہا تھا باہر نکلے و فی الحال بچہ دیا جندع ساتھہ ایک جماعت کے اوسکو دیکھکر ایمان لائے
اور اونہون سے خاندان ثمود ایمان لانے سے منع کیا اونہون نے عہد کہ صالح سی ایمان لانے پر بعد ظہور اس معجزے کے باندہا تھا
توڑ ڈالا صالح نے کہا هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ پس اونٹنی اوس زمین ثمود مین چرتی تھی اور ایک روز
درمیان اونکے کنوئے پر آتی تھی اور سب پانی اوسکا پیجاتی تھی اور دودہ اتنا دیتی تھی کہ سب باشندے قوم ثمود کے بھر جاتے
تھے اور چونکہ اپنے روز نوبت کو سب پانی کنوین کا پیجاتی تھی اور دوسرے پانی اوس کنوین کا اوس قوم کے مواشی کو
کفایت نہین کرتا تھا اور یہی یہہ اونٹنی جاڑے مین اندر نالے رہتی تھی اور مواشی اوس سے ڈرکر اوپر نالے کے چلے جاتے تھے
اور اندر نالے کا گرم سیر تھا اور گرمی مین عکس اسکے کہ اونٹنی اوپر اور مواشی اندر نالے کے تھے ان باتون سی قوم ثمود ہونے
اونٹنی کے سے بہ تنگ آئی اور دو عورتین اونسے کہ ایک کا نام عنیزہ اور دوسری کا صدوقہ تھا کہ بہت مال و مواشی رکھتی تھین
اور بڑی دشمن صالح کی تھین لوگونکو اسپر لائین کہ اس اونٹنی کو مارنا چاہیئے تا اوسکی ضرر پہونچانے سی نجات پاوین

جب تمام قوم کفار کی اونٹنی کے کونچین کاٹنے پر متفق ہوئے صدوقہ کہ حسن و جمال مین بے نظیر تہی مصدع اپنے چچا کے بیٹے
کو کہا کہ اگر اس اونٹنی کی کونچین کاٹے تو اپنے تئین تیری بیوی کردون مصدع نے غنیمت جانا اور عنیزہ نے قدار بن سالف
کو کہا کہ اگر اونٹنی کی کونچین کاٹیگا تو جس میری بیٹی کو چاہیگا تجہہ سے نکاح کر دونگی اوسنے بہی قبول کیا اور مصدع کی
ساتہہ متفق ہوکر اور سات آدمیونکو بہکا کر اپنے ساتہہ پانی گہات کی جگہہ مین منتظر اونٹنی کے آنیکے بیٹہے جب اونٹنی پانی پر
آئی مصدع نے ایک تیر اوسکی پنڈلی مین مارا اور قدار نے کونچین اوسکی تلوار سے کاٹین اونٹنی نے آواز دی اور زمین پر
گری پہر اوسکو ذبح کیا اور تمام قوم نے شہر سے باہر نکلکر اوسکا گوشت تقسیم کر کر پکاکر کہایا اونٹنی کا بچہ وہ حال دیکہکر بہاگا
اور پہاڑ صنوبر گیا جب یہہ خبر صالح عم کو پہنچی ڈرتے ہوے باہر آئے اور قوم عذر کرتی ہوئی اونکے آگے آئی کہ یا نبی اللہ
گناہ ہمارا نہین ہے فلانے شخص نے اونٹنی کو مارا ہے صالح نے کہا جاو اگر اوسکے بچہ کو پاو تو شاید کہ عذاب تم سے دور ہو قوم
بچہ کی طلب مین نکلی جب اوپر اوس پہاڑ کے گئے اوس بچہ اونٹنی کا نظر آیا وہ پہاڑ حکم الٰہی سے بہت اونچا ہو گیا اتنا اونچا
ہوا کہ پرندہ بہی اوسکے اوپر نہ پہنچ سکے قوم نا امید ہوئی پہر صالح وہان آئے اونٹنی کا بچہ صالح کو دیکہکر رویا اور تین آواز
دین اور درمیان پتہر کے غائب ہوا صالح عم نے کہا ہر آواز کے بدلے تاخیر ایک دن کی ہے تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ
پہرہ مند ہو واپنے گہر مین تین
اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ اور ایک قول یہہ ہی کہ مصدع اور تین اور آدمیون نے پیچہے بچہ کے جاکر اوسکو
دن یہ وعدہ سچا ہے ۱۲
بہی مارا اور اوسکے گوشت کو ساتہہ گوشت مان اوسکے پکاکر کہایا پہر صالح نے کہا کہ تمنے حرمت خدا کو پہاڑ ڈالا عذاب خدا کا
تم پر واجب ہوا اونہون نے ٹہٹہے سے کہا کہ اے صالح یہہ عذاب کب آویگا اور علامت اوسکی کیا ہے صالح نے کہا
صبح اوسکے تم روز پنجشنبہ کے اسحال مین کہ موہنہ تمہارے زرد ہونگے اور جمعہ کی صبح کو سرخ اور ہفتہ کی صبح کو کالے
ہونگے اور اتوار کے صبح کو عذاب تم پر نازل ہوگا اور ہلاک ہوؤ گے یہہ بات صالح سے سنکر کہا آپسمین اونہین نو آدمیون
نے کہ جنہون نے اونٹنی کو مارا تہا کہ او صالح کو بہی مارین اور رات کو اونکے گہر مین اونکے قتل کے لئے آئی فرشتون نے سنگسار
کر کر زخمی اور ہلاک کیا جب صبح ہوئی تو کافرون نے صالح کو کہا کہ تونے انکو مارا ہے اور قصد کیا صالح کے قتل کا بیکل
صالح کے کنبے قبیلے کے لوگ مانع آئے اور کہا کہ اوسنے وعدہ تمہارے عذاب کا تین روز کا کیا ہے اگر وہ سچا ہے تو تم غضب خدا
کا اپنے اوپر کیون زیادہ کرتے ہو اور اگر جہوٹا ہے تو تم بعد تین روز کے جو چاہنا سو کرنا کافر چلے گئے اور دوسرے دن موہنہ اونکا
زرد ہوا یقین جانا کہ وعدہ صالح کا سچا ہے چاہا کہ اونکو مار ڈالین صالح نے اونکے درمیان مین سے ہماگ کر نزدیک ایک قبیل مشہور
کے کہ بیس ثمود کے ایک بطن کا تہا پناہ پکڑی کافرون نے اوسپر قدرت نپائی اور اتوار کی رات مؤمنون کے ساتہہ وہان سے
نکلکر ولایت شام کیطرف متوجہ ہوئے بیچ رملہ فلسطین کے اوترے اور بوقت چاشت روز اتوار کے آواز آسمان سے آئی دل
سب کفار کے پہٹ گئے اور سب مر گئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ایمان لانے والے صالح پر چار ہزار تہے کہ ہمراہ اونکے
نکلکر بیچ حضرموت کے آئے اور صالح نے وہان وفات پائی اور اسیلئے اوس جگہہ کا نام حضرموت کہا اور مؤمنون نے
ایک شہر بنایا حاصورا نام اور ایک جماعت کے نزدیک وفات صالح کی مکہ مین تہی اٹہاون برس کے عمر مین وفات پائی
اور بیس برس اپنی قوم مین اقامت رکہی **فائدہ تنبیہ** اسمین جو معجزہ حضرت صالح علیہ السلام کا منقول
ہوا اوس سے زیادہ معجزے ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے منقول ہین واسطے اظہار شرف و کرامت آپکے کچہہ
معجزے آپکے ذکر ہوتے ہین تا لوگ رتبہ آپکا جانین اور جو لوگ کہ اہانت اوس جناب پاک کی کرکراتے ہین اونکو مین انکارے بہرتے

مین وہ پشیمان ہون اور شاید ہدایت پا دین راہ حق کی والا جاہل مسلمان تو مضبوط ہونگے اوسکے سننے سے **فصل**
پہلی بیان مین معجزون قرآن مجید سے بڑا معجزہ حضرت کا تو قرآن مجید ہی کہ اشرف و اظہر معجزات ہی کئی طرق
سی اوسکا اعجاز ہے منجملہ اون طریقون کے دو طریقونکا اس جگہہ ذکر ہوتا ہے سو ایک اعجاز کلام اللہ کا بلاغت کی راہ
سی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ بڑے بڑے قصیدون کا
فی البدیہہ تصنیف کرنا اور بڑے خطبونکا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تہا اور اوس مجمع فصحای عرب مین آپنے آوازہ
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا سنایا کوئی شخص اونمین سے مثل سورہ اِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لا سکا حال آنکہ کلام الٰہی
اونہین الفاظ و حروف سی مرکب ہے جنسے اونکا کلام مرکب تہا اور عربی ہی زبان ہی اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ
واقف نہون اور اوس زمانے سے آج تک کوئی مثل چھوٹی سورہ کے نہ بنا سکا حال آنکہ دشمنان اسلام مین صدہا فصاحت
و بلاغت والے گذرے ہین اور اکثر اونمین سے اہتمام بڑا واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکہتے
ہین پس یہہ معجزہ ایسا اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور
مین نہین آیا **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کتاب شفا بتعریف حقوق المصطفی مین لکہا ہے کہ کلام اللہ مین
باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہین اور دوسرا ایک دلیل قوی ذکر کی ہے وہ یہہ کہ علماء محققین
نے لکہا ہے کہ کلام اللہ مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورہ اِنَّا أَعْطَيْنَاكَ کے ہے معجزہ ہے اور سورہ اِنَّا أَعْطَيْنَا مین دس
کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچھہ اوپر ۷۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷۷ ہزار کو ۱۰ پر تقسیم کرین تو سات ہزار
سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور دوسرا اعجاز کلام اللہ کا
بسبب مشتمل ہونیکے خبر آیندہ پر ہے کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین
اور اسکو اونہون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے یہان
بطریق نمونہ کے ۱۲ پیشین گوئیان ثبت ہوتی ہین **معجزہ ۲۰۱** منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے لَقَدْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ
عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ○ یعنے تحقیق
اللہ راضی ہوا مسلمانون سی جب بیعت کرتے تھے تجھسے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلونمین ہے اور
اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونہین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونہین اور ہے اللہ زبردست
حکمت والا چھٹے سال ہجری مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے مع چودہ سو یا پندرہ سو صحابیون
کے طرف مکے کے تشریف لیگئے تہے کفار قریش آپکو عمرہ کرنے سے مانع ہوئے آپنے حضرت عثمان رض کو کفار مکہ کے پاس
بطور ایلچی کے بہیجا پہر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹھے
اور آپنے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جب تک بدن
مین جان ہے کافرون سے لڑینگے اور منہ نموڑینگے سو یہہ عہد او استقامت اور استقلال اور جان نثاری اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالے کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالے نے یہہ آیتین واسطے اظہار رضامندی
اپنی اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے بیٹھنے تلے ایک فتح

قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پہرتے ہی خیبر پر آپنی فوج کشی
کی اور وہ آپ پر فتح ہوا ساتون قلعے وہانکے ہاتھ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ بقدر
ہاتھ آئی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات
اپنی ذات سے خاص کر لیے کہ اوسمین سے خرچ ایک سال قوت کا اپنی عیال کیواسطے رکھہ لیتے تھے اور فقراء بنی ہاشم پر بھی
اوسمین سے خرچ کرتے تھے **ف** بعد نازل ہونے اس آیت کے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ اسبات کا ہوا
تہا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح ہوجائیگا یہود جو مدینے مین تہے یہہ بات سنکر بہت جلے اور ان مین
سے جسکا کسی صحابی پر قرض تہا اوسنے تقاضا بڑے تشدد کرنا شروع کیا چنانچہ ابو شحم یہودی کے عبد اللہ بن ابی حدرد
اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تہے اوسنے بایں مرتبہ تقاضا کیا کہ ہر وقت اونکے ساتہ رہتا عبد اللہ نے کہا مجھے تو اتنی مہلت
دے کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے وہانسے جو مجھے غنیمت ہاتہ لگے گی اوسمین سے تیرا قرض ہی ادا کرونگا اوسنے
کہا کہ خیبر کی لڑائی کو اور جگہہ کے لڑائی پر قیاس مت کرو وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبد اللہ نے کہا کہ ای دشمن
خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہمارے امان مین ہے پہر نوبت اس جہگڑے کی تا مجلس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پہونچی عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے مقولہ یہود کا بیان کیا آپنے اوس سے کچہہ نکہا لیکن مینے دیکہا کہ آپنے
انکے اس قول کو تحمل کیا اور جب یہودی نے عرض کیا یا ابا القاسم یہہ میرا حق نہین دیتا آپنے مجھے ارشاد
کیا کہ اوسکا حق دیدے میرے پاس دو کپڑے تہے ایک کپڑا اسمین تین درم کو بیچا اور دو درم اور ہوگئے پانچون درم
یہودی کے ادا کئے اور سلمہ بن اسلم نے مجھے کپڑا دیا اور مین لشکر اسلام مین غزوہ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالے نے مجھے غنیمت
مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت ابو شحم یہودی سے قرابت رکہتی تہی مجھے بدلونڈی ملی مینے اوسے بدلے
مین لاکر بہت سا مال لیا **معجزہ ۵۳** متعلقہ پیشین گوئی قرآن شریف کے یہہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ
لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا یعنی بیشک سچی کی اللہ نے اپنے
رسول کی خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر اور کترا کر خطرہ سو جانا
یا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹہیرائی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب
مین دیکہا کہ ساتہ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لے گئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہہ خواب اپنے اصحاب سے بیان کیا
اون لوگون نے کہ از بس مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تہے مکہ چلنے کی طیاری کردی اور آپ بہی طیار ہوکے روانہ ہوئے جب
قریب مکہ معظمہ کے پہنچے کفار قریش مانع آئے اور آپنے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزہ سابق
مین ہوچکا اور آخر کار اوسی مقام مین قیام مین آپکے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہہ بات قرار پائی کہ اس سال مین
عمرہ نکرین سال آیندہ مین آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوئے تہے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورہ فتح
نازل ہوئی اوسمین اللہ تعالی نے واسطے تسلی مسلمانونکے یہہ آیت بہی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کے خواب بیشک
سچی ہے اوسمین کچہہ اسی سال کی تعیین نہتی سال آیندہ انشاء اللہ تعالے بیشک تم مکے مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر
سب ارکان عمرے کے بجالاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ سال آیندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب

مکہ معظمہ مین تشریف لائی اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سی دہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزہ سابقہ مین ہو چکا اور ارشاد
ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف
سے یہہ آیۃ ہے وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝
اور وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تمسے اور غنیمتون کا کہ تمہاری قابو کی نہین خدا تعالے لا و ہر محیط ہی اور خدا تعالے ہر چیز پر قادر
یعنی سوای غنائم خیبر کے مسلمانونکو اور بہی غنیمتین ملین گی کہ ملنا اونکا حیطہ قدرت مسلمانون سے خارج ہی محض
تائید الہی سے غنیمتین مسلمانونکو ملین گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانونکو بہتیار غنائم ہاتہہ لگین مثل غنائم بادشاہان
فارس و روم کے کہ مقابلہ اونکے مسلمانونکی کچہہ ہستی ہی نہی معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیت ہے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ ط
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ ای ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم مین سے
اپنے دین سے سو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکہتا ہے اونہین خدا اور وہ خدا کو دوست رکہتی ہین تواضع کرنیوالے
ساتہہ مسلمانون کے اور زبردست اوپر کافرونکے جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سی ملامت کرنیوالے
کے یہہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار انتہی اس آیۃ سے مقصود تسلی مسلمانون
کی ہے اور اشارہ اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچہہ لوگ مرتد ہو جاوین گے تو اونکے سبب تمہارے دین مین کچہہ خلل نہ
آئیگا اللہ تعالی اونکے عوض بہتر لوگ پیدا کریگا سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر سے متصف
تہے پیدا ہوئے اور مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیمہ مرتدین کا قریب وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا تہا اور
بہت قبائل عرب مرتد ہوگئے اور کئی آدمیون نے دعوی نبوت کیا تہا سو صدیق و خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و
دیگر اصحاب نے رفع کیا معجزہ ۷ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہے الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ
وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ مغلوب ہوگئے روم قریب مین اور وہ بعد مغلوب ہونے
کے غالب ہونگے چند سال مین اور بیچ کے بیان اسکا یہہ ہے کہ دنیا مین بادشاہ فارس سے کہ مجوسی تہا اور بادشاہ
روم سے کہ نصرانی تہا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچہہ مغلوب ہوگئے تہوڑا سا ملک اونکا جو متصل فارس کے تہا
بادشاہ فارس نے چہین لیا اس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی
بے کتاب جسطرح فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین اسیطرح ہم بہی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب
آوینگے مسلمانونکو یہہ بات ناگوار ہوئی تب اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت مسلمانونکی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا
کہ چند سال مین نو برس کے اندر پہر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل
اسلام غزوہ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اوسی دن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ تعالی نے بوساطت
حضرت جبرئیل ع کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچائی اور مضمون یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط
کا صادق آیا معجزہ ۸ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنے کہدو ای محمد یہودیونسے اگر ہی تمہاری لئی دار آخرت اللہ کے ہان
خالص سوا سب آدمیونکے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نکرین گے موت کی بسبب اون کامونکے جو اونہون نے
کئے ہین اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمونکو انتہی اللہ تعالی نے اس آیۃ مین خبر دی کہ یہود تمنا موت کی نکرین گے اور مطابق اوسکے
واقع ہوا یہہ آیۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑہی اور تمنّی موت ایک امر سہل تہا واسطی الزام مخالف کے
لفظ تمنای موت زبان پر لانا خلاف عقل در محال نہا مگر کوئی ادمین سی متمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی آیۃ
کے واقع ہوا معجزہ ۸ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا معجزہ ۸
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یعنے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سی جو ایمان لائے
تم مین سے اور کئے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اونہین زمین مین جیسے خلافت دی تہی اون لوگونکو جو اونسے
پہلے تہے اور جما دیگا واسطے اونکے دین اونکا جو اونکے لئے پسند کیا اور بدل دیگا اونہین بعد خوف کے امن کہ عبادت
کرین میری اور نہ شرک کرین مجہسے اور جو کافر ہوں بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہی سلطنت عظمی سے ساتہہ کمال غلبہ
دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت کے چہار یار باصفا کو اللہ تعالی نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی
معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ معجزہ ۹
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ وہ اللہ ہے جسنے بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ راست اور سچے
دین کے تاکہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہے اللہ گواہ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ
دین اسلام سب دینون پر غالب ہو جائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر
مجوس فارس تھے بعد اونکے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونو پر غالب ہو گئی سلطنت
فارس کی تو چند روز مین تباہ ہو گئی کچہہ نام و نشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت بہی بالکل مغلوب ہو گئی
اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتہہ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بہی اہل اسلام سے مغلوب ہوئے معجزہ ۱۰ معجزہ ۱۰
منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کے ہزیمت کہاوے
گی اور پشت پہیرین گے وہ لوگ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقابل مین شکست فاحش واقع ہوگی اور بہاگ جاوین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور بدر کے مسلمانونکی جماعت
قلیل سے کہ تین سو تیرہ ٣١٣ آدمی تہے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑہے نو سو ساتہہ کمال فر کے تہے شکست فاحش ہوئی معجزہ ١١
منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ کہہ اے پیغمبر اون اعراب سے جو ساتہہ نہ گئی یعنی سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا
کہ تم بلائے جاؤ گے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہو جاوینگے سو اگر

اطاعت کروگی دیگا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر منہ پہیر وگے جیسا منہ پہیر اتہا تمنے پہلے تو عذاب کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک
اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانونکو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنیکا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے
اور بہت دہشت والے ہونگے یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتہہ سے رہ گئے تہے اونکو پہر حاکم اسلام واسطی لڑائی کے بلاویگا
سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت پرزور اشخاص سے
واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ کذاب وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اون دونو صاحبون نے
معجزہ ۱۲ اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بولایا معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہی یٰاَیُّھَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ ط وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ
النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ٥ یعنی ای رسول پہنچا دے جو کچہہ اوترا ہی طرف تیری تیرے رب
سے اور اگر نہ پہنچاویگا تو تو نے ادا نکیا پیغام اپنے رب کا یعنے اگر پہونچانے سے کوئی ذرہ سی بات ہی منجملہ احکام الٰہی کے رہ
جاویگی تو یہہ ثابت ہوگا کہ گویا تونے کچہہ کام نکیا اور ایک بات ہی نہ پہونچائی اور اللہ تمکو محفوظ رکہیگا سب آدمیون سے
کہ کوئی تمکو قتل نہ کرسکیگا بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کافر کو یعنے اونکو تمہارے قتل پر قدرت نہ دیگا انتہی اس
آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپکے محفوظ رکہنے کا اور خبر دی کہ تمکو کوئی قتل
نکرسکیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپکے قتل پر قادر نہوا حالانکہ لاکہون آدمی آپکے دشمن تہے اور بہتیرون نے آپکے
قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم طرف نجد کے تشریف لیگئے تہے آپکے ساتہہ تہے ایکدن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سے درخت خار
دار تہے پہونچے اور لوگ جا بجا جنگل کے سایہ کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی
تلوار اوس درخت پر لٹکادی ہم لوگ تہوڑا سا سوئے تہے کہ آپنے ہمکو بلایا ہمنے جاکر دیکہا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹہا تہا اور
آپنے فرمایا کہ مین سوتا تہا سو اسنے میری تلوار میان مین سے نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکہا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتہہ مین
تہی اور اوسنے مجہسے کہا کہ اب تمکو کون بچاویگا مجہسے مینے کہا کہ اللہ اور لیٹے اوسپر کچہہ عتاب نکیا انتہی اور روایت کی
گئی ہے کہ جب آپ نے فرمایا اللہ تب تلوار اسکے ہاتہہ سے گر پڑی اور آپنے لیلی اور آپنے اوس سے کہا کہ اب تجہکو کون
بچاویگا مجہسے اوسنے کہا کہ آپ مجہے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے
آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہے صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ آپکی عادت تہی کہ اپنی محافظت
کے لیے سوتے وقت پہرا رکہتے یہانتک کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ تب آپنے خیمے مین سے سر مبارک
معجزہ ۱۳ نکال کر فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کی حاجت نہین معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین
گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ بہی ہے لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ اِلَّآ اَذًی ط وَاِنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ٥
یعنے یہود ضرر نہ پہنچا سکینگے تمکو مگر تہوڑا سا رنج اور اگر لڑین گے تمسے تو بہاگ جاوینگے پہر اونکی مدد نہوگی اس آیۃ مین
اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبہی اہل اسلام پر غالب نہونگے اور اونسے مسلمانونکو کوئی بڑا صدمہ نہ پہونچ سکیگا اور جب
مسلمانون سے لڑائی کرینگے شکست پائینگے اور ہمیشہ مغلوب ہین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبہی یہود مسلمانون پر
دست برد نکرسکے اور ہر لڑائی مین اونہون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کہ مدینہ کے ایک جانب مین

[illegible]

رہتی تھے اور بنی قینقاع کہ قریب مدینہ طیبہ کے رہتے تھے اور یہود خیبر سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین لڑائیون
مین شکست پائی اور مغلوب و ذلیل ہوئے اور آخر کو نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پہنچی کہ حضرت عمر رضؓ نے اونکو بالکل
جزیرۂ عرب سے نکال دیا یہانتک بیان اعجاز قرآن مجید کا دو وجہ سے ہو چکا ہے اور یہی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہین
کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہہ دو وجہین ظاہر تہین اور کلام اللہ سے ثابت تہین اسلیے انہین کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوسری اون اخبار کے بیان مین جو حضرت نے پہلے واقع ہونے کے بیان فرمائی ہین

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ مین جتنے امور
قیام قیامت تک ہونیوالے تھے سب بیان فرمائی جسنے یاد رکہا اوسے یاد رہی اور بھول گئے جو بھول گئے اور میرے ان
یارونکو اوس بیان کی خبر ہے اور بعضی چیز اونمین سے ہوتی ہے کہ مین اوسے بھول گیا تہا پہر جب دیکہتا ہون
اوسے تو تب مجہے یاد آجاتی ہے یعنے بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہہ وہی بات ہی جسکی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تہی جسطرح سے کہ کسی شخص کی صورۃ آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جاوے پہر جب اوسکی
صورت دیکہتا ہے پہچان جاتا ہے انتہی اور فی الجملہ جاننا [illegible] حدیث [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر وقائع آیندہ کی خبر دی اور اکثر بطبق [illegible] واقع ہوئے [illegible]
کوئی کا دشوار ہے اس فصل مین [illegible] پیشین گوئیان [illegible] اور یہہ فصل سات قسم پر [illegible]
متعلقہ خلفائی اربعہ رضی اللہ عنہم قسم دوسری اخبار متعلقہ خلافت [illegible] قسم [illegible]
اہل بیت قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قسم [illegible] اخبار متعلقہ [illegible]
اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ساتوین اخبار متعلقہ [illegible] وقائع [illegible] قسم اول اخبار متعلقہ
بخلفائی رضی اللہ عنہم مستدرک الحاکم [illegible] ابن حبان نے سفینہ مولی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی تو ایک پتہر آپنے رکہا پہر حضرت ابوبکر سے فرمایا
کہ تم اپنا پتہر میرے پتہر کے پاس رکہو پہر حضرت عمر رض سے کہا کہ تم اپنا پتہر ابوبکر کے پتہر کے پاس رکہو پہر حضرت عثمان سے فرمایا
کہ تم اپنا پتہر عمر کے پتہر پاس رکہو پہر فرمایا کہ یہہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے اور حاکم [illegible]
مین اس حدیث کو روایت کیا ہے مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپکے اسی ترتیب [illegible] پہلے حضرت ابوبکر صدیق
خلیفہ ہوئے پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان رض مطابق مضمون اس حدیث کے [illegible] اشارہ طرف خلافت
خلفا کے بترتیب واقع ہوئی ہے چنانچہ حاکم نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ [illegible] بنی المصطلق نے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بہیجا اور کہا کہ یہہ ہمارے لیے آپسے پوچھو کہ بعد آپکے ہم صدقات کسکے پاس
لاوین سو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر آپسے پوچھا آپنے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر کے پاس لاوین
مینے اس ارشاد سے اون لوگونکو مطلع کیا پہر اونہون نے مجھے بہیجا اور کہا کہ یہہ پوچھ آو کہ اگر ابی بکر صدیق پر کچھ
حادثہ ہو تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جاکر پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر کے پاس پہر اون
لوگون نے مجہسے کہا کہ اب جاکر یہہ پوچھ آؤ کہ اگر عمر رضؓ پر بہی کچھ حادثہ آوے تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے
جاکے پوچھا آپنے فرمایا کہ عثمان کے پاس مینے آکر اون سے کہدیا اونہون نے کہا پہر جاکر پوچھ آو کہ اگر عثمان رضؓ پر

یہی کچہہ حادثہ اوسے تو کسکے پاس لاوین مینے جاکر پوچہا آپنے فرمایا کہ اگر عثمان پر حادثہ آوی تو خرابی ہے تمہین ہمیشہ اور خرابی انتہی اور صحیحین مین بروایت ابی ہریرہ اور ابن عمر کے آیا ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ مین ایک کنوے پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہے سو مینے اوسمین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پہر اوس ڈول کو ابو بکر نے لیا اور اوس کنوین مین سے ایک ڈول یا دو ڈول باہستگی نکالی پہر وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا اور اسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مینے کوئی آدمی جوان قوی اونکے مانند پانی نکالتے نہین دیکہا یہانتک کہ لوگ سیر ہو گئے اور گرد کنوین کے جمع ہو گئے اور ابو داؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو ایک مرد صالح نے خواب مین دیکہا کہ ابو بکر معلق کئے گئے ہین ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عمر ساتہہ ابو بکر کے اور عثمان ساتہہ عمر کے جابر کہتے ہین کہ پہر جب ہم آپکی خدمت بابرکت سے اوٹہے تو ہمنے آپسمین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے ایک کا دوسرے کے ساتہہ معلق ہونا اسکا یہہ مطلب ہے یہہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لئے اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا ہی تہی اور بہت سی پیشین گوئیان حضرت کی ثابت ہین بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے نسخہ کلام المبین مین دیکہہ لے **کلام المبین**

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو پہلے انسے یعنی قوم عاد و ثمود اور فرعون سے تحقیق وہ تہی گروہ بدکار اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے مقرر تہی وہ لوگ بے حکم **تنبیہ** غور کرین لوگ ان مضامین مین مقصود ان سب قصون کے بیان سے یہہ ہے کہ انکو دیکہہ اور سنکر ہوشیار ہو جائین خواب غفلت سے اور پرہیز کرین کفر اور شرک اور گناہون سے کہ موجب غضب الٰہی اور تباہی کی یہی چیزین ہین جیسا کہ صریح فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ یعنے جو کچہہ تمکو مصیبت پہنچتی ہے بسبب شامت اعمال تمہارے ہے اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ یعنی بلا شبہہ اللہ نہین تغیر کرتا اپنی نعمت یہانتک کہ تغیر کرین وہ جو کہ اونکو دی ہین اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ پہر کافرون کے لئے کیا کیا وعید آئی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ اور مومنون کے لئے جو اچہے کام کرتے ہین یہہ بشارت ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ اور آسمانکو بنایا ہمنے ساتہہ قوت کے اور تحقیق ہم تو انا ہین اور آسمان بنایا ہمنے ہاتہہ کے بل سے اور ہمکو سب مقدور ہے **تفسیر** کہا ابن عباس نے کہ معنی لموسعون کے لقادرون ہین یعنی ہم قادر ہین اور اونسے یہہ بہی منقول ہے البتہ فراخ کرنیوالے رزق کے ہین اپنے خلق پر اور بعضون نے کہا ذو وسعۃ یعنی صاحب فراخی کے ہمین کہا ضحاک نے کہ غنی ہین دلیل اونکی قول اللہ تعالے کا ہے وَعَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ اور کہا حسن نے مطیقون یعنے طاقت والے ہین **مدارک** وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ اور زمین کو بچہایا ہمنے پس اچہے بچہانیوالے ہین ہم اور زمین کو بچہایا ہمنے سو کیا خوب بچہا جانتے ہین **تفسیر** الماہدون

انا لموسعون کہا ابن عباس نے یعنی قادر ہیں ہم بڑی وسعت والے یعنی کیا خوب اپنی بندونکے روندے کے لئے یعنی چلنے پہرنے کیلئے
بچھائی ہے ﴿مد﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ اور ہر چیز سے پیدا کئیں ہمنے دو دو
قسم یعنی لئے جوڑے تاکہ تم نصیحت قبول کرو ﴿ط﴾ اور ہر چیز کے بنائے ہمنے جوڑے شاید تم دہیان کرو ﴿تفسیر﴾ مراد
زوجین سے دو قسمیں مختلف ہین مانند آسمان اور زمین اور آفتاب اور چاند اور رات اور دن اور بر و بحر اور زمین نرم
اور پہاڑ اور جاڑی اور گرمی اور جن و انس اور مرد و زن اور نور و تاریکی اور ایمان اور کفر اور سعادۃ اور شقاوۃ اور حق و
باطل اور شیرین اور تلخ کہ پس یہہ چیزین پیدا کئیں ہین تا اونکو دیکہہ کر خالقیت اور وحدانیت خالق پر یقین کرو
﴿مدہجر﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ یہ خبر کہین پس بہاگو طرف خدا کے تحقیق میں
واسطے تمہارے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا آشکارا ہون ﴿ط﴾ سو بہاگو اللہ کیطرف مین تمکو اوسکیطرف سے ڈرسنا تا ہون
کہولکر ﴿تفسیر﴾ بہاگو الخ یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالے یکتا ہے نہین نظیر اوسکا کوئی تو بہاگو اور رجوع کرو اوسکی طرف
اور توحید اوسکی بیان کرو اور شریک نکرو اوسکا کسی چیز کو یا یہہ معنی ہین کہ بہاگو اللہ کے عذاب سے طرف ثواب اوسکے ساتھ
ایمان اور طاعت کے کہا ابن عباس نے بہاگو اوس سے طرف اوسکے اور کرو طاعت اوسکی اور سہل بن عبداللہ نے کہا
بہاگو ماسوی اللہ سے طرف اللہ کے ﴿مد﴾ بہاگو شرک سے طرف ایمان باللہ کے یا بہاگو طاعت شیطان سے طرف
طاعت رحمن کے یا ماسوی اللہ سے طرف اوسکے ﴿معا﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ اور مقرر نکرو ساتہہ خدا کے کسی اور معبود کو تحقیق مین تمہارے لئے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا ظاہر ہون
اور نہ ٹہیراؤ اللہ کے ساتہہ دوسرا معبود مین تمکو اوسکیطرف سے ڈرسناتا ہون کہولکر ﴿تفسیر﴾ یہہ تفسیر ہے فاہربوا
کا یعنی اور پرہیز کرو اس چیز سے کہ واجب ہے بہاگنا اوس سے اور وہ شرک ہے انی لکم منہ نذیر مبین مکرر لانا تاکید کے لئے ہے یا
اول مرتب ہے اوپر ترک ایمان اور طاعت کے اور ثانی مرتب ہے شریک کرنے پر آہ ﴿بیضاوی﴾ اور کتاب خازن
مین ہے کہا بعضوں نے کہ مکرر لایا گیا قول اللہ تعالے کا انی لکم منہ نذیر مبین نزدیک امر کے ساتہہ طاعت کے اور منع
کرنیکے شرک سے اسلئے کہ جانا جاوے کہ تحقیق ایمان نہین نفع دیتا ہے مگر ساتہہ عمل کے جیسا کہ عمل نہین نفع دیتا ہے مگر
ساتہہ ایمان کے اور نہین مطلب یاب ہوتا اور نہین نجات پاتا مگر جمع کرنیوالا درمیان ایمان و عمل کے ﴿حمل﴾ تنبیہ
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کے کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکے یعنی دین و شریعت مانند
مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیکہا مین ایک لشکر اپنے آنکہون
او تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بیغرض پس ڈہونڈو تم نجاۃ کو نجاۃ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے
قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جہٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح
کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اوپر انکے دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ
فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نا فرمانی کی میری اور جہٹلایا اوس
کو کہ لایا مین اوسکو حق سے یعنی دین و شریعت ﴿مشکوۃ﴾ حکم بہاگنے کا اور ابی آیت مین مبالغہ کے لئے ہے
جیسا کہ فرمایا وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم یعنی رجوع کرو خداوند عزوجل کی طرف تاجہٹکارا پاؤ عذاب جاودان سے انی
لکم منہ نذیر مبین یعنی مین ڈرانیوالا ہون اس سے کہ کچہہ نہین کام آویگا التجا کرنا تمہارا طرف غیر خدا کے اور جانا کہ

عہ قولہ زوجین ... الاصل تتذکرون ... الازواج ... ۱۲
عہ قولہ ففروا ... البنی صلی اللہ علیہ وسلم ... الامر ... [illegible]
عہ [illegible]

جملہ دو تو جلیہ کا فرونکے حق مین ہوا اور دوسرا مومنون کے حق مین ۔ **زاہدی** کہا کو طرف ثواب اور سیلیکے باین نیج کہ طاعت کرواوسکی اور نہ نافرمانی کرو اوسکی تدبیرشین یعنی بین الانذار کے ہے یعنی آشکار ڈرانیوالا ہون اور پہلی لفظ ففروا کے مقدر ہی قل لہم یعنی کہدے ای محمد لنسے کہ بہا گو الخ **حج** کَذٰلِكَ مَآ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اسیطرح نہین آیا ہے نزدیک اونکے کہ پہلے اونکے تھے کوئی پیغمبر مگر کہ کہا ایک ساحر ہے یا دیوانہ ہے اسیطرح انسے پہلونکو جو رسول آیا یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے **تفسیر** کذلک یعنی الامر ذالک اور ذالک اشارہ ہی طرف جھٹلانے اونکے رسول کو اور نام رکھنے اوسکے ساحر اور مجنون پھر تفسیر کی اجمال کی ساتھ قول اپنے کے ما اتی الذین الخ اور پہلے اونکے یعنی پہلے قوم تیرے کے مگر کہا جنے منسوب کیا اونکو ساتھ سحر اور جنون کے بسبب جہل اپنے کے ۔ **مدارک** ساحر الخ یعنے جو ساحر او مجنون یعنے جیسے تجکو یہہ کفار مکہ جھٹلاتے ہین ساتھ قول اپنے کے ایک ساحر او مجنون اسیطرح انکے پہلے کی امتین اپنی رسولونکو جھٹلاتی تہین ساتھ اس قول اپنے کے **حج** جب فرمایا کہ میں نصیحت دینی والا تمہارا ہون اور کافرون نے نصیحت قبول کی اور نبی کو ساحر و مجنون کہا تو خدا تعالی نے اونکی دل کی تسلی کے لئے اور کافرون کی مذمت کے لئے کہا کذلک ما اتی الخ **زاہدی** اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ کیا آپسمین وصیت کرتے چلے آئی ہین ساتھ انکار کے بلکہ یہہ گروہ سرکش ہین کیا یہی کہہ مرتے ہین ایک دوسریکو کوئی نہین پر یہہ لوگ شریر ہین **تفسیر** ضمیر بہ کی اتواصوا بہ مین قول کیطرف پھرتی ہے یعنی کیا ایکدوسریکو وصیت کرتے چلے آئے ہین اولین و آخرین اسی بات کی تا کہی اون سب نے یہہ بات بالاتفاق بلکہ یہہ گروہ الخ یعنے نہین وصیت کی اونہون نے اس بات کے اسلیے کہ نہین تھے وہ آپسمین زمانہ واحد مین بلکہ جمع او متفق کیا اونکو علۃ واحدہ نے کہ وہ سرکشی ہی باعث و سبب ہوئی ہے اس بات کہنے کی **مدارک** حق تعالے توبیخ فرماتا ہے کہ کیا اگلے پہلونکو وصیت اسکی کرتے آئی ہین کہ ہر ایک اپنے پیغمبر کو ساحر و مجنون کہے نہ بلکہ شرکشی باعث اسکی ہوئی ہے **بحر** فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ پس منہ پھیر انسے پس نہین ہے تو ملامت کیا گیا سو تو ہٹیا اونکی طرف سے اب تجہپر نہین الزام **تفسیر** یعنے منہ پھیر اونسے کہ بار بار بلایا تونے اونکو پس نہ کہا مانا اونہون نے ازراہ عناد کے پس نہین ہے ملامت تجہپر سے منہ پھیرنے مین بعد اسکے کہ پہنچائی تونے رسالت اور خرچ کی تونے مشقت پہنچانے رسالت کیمین اور بلانے اونکے مین اسلام کیطرف **مدارک** فما انت بملوم یعنے نہین ہے ملامت تجہپر کہ تو ادا کر چکا رسالت اور نہین قصور کیا تونے اوسپر مین کہ علم لیا گیا تو ساتھ اوسکے کہا ہے مفسرون نے کہ جب اوتری یہہ آیۃ تو غمگین ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دشوار ہوئی یہہ حضرت کے صحابہ پر اور گمان کیا اونہون نے کہ وحی منقطع ہوئی اور عذاب موجود ہوا اسلئے کہ حکم کیے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منہ پھیرنیکا اونسے پس اوتاری اللہ تعالے نے یہہ آیۃ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى الخ پس خوش ہوئے دل اونکے کہا ابن عباس نے **تفسیر** فتول عنہم الخ کے کہ حکم کیا اللہ تعالے نے آنحضرت کو اعراض کرنیکا کفار سے تا کہ عذاب کرے اونکو اور معذور رہے محمد ... صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا وذکر فان الذکرے الخ پس نسخ کیا اوسنے اوسکو **معالم منشورہ** وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نصیحت دے تحقیق نصیحت دینا فائدہ دیگا مومنونکو سمجھا اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والونکو **تفسیر** نصیحت دے ساتھ قرآن کے نصیحت دینا فائدہ دیگا الخ یعنے بڑھاویگا اونکے علم مین **مدارک** مومنین سے وہ لوگ مراد ہین کہ

کہ جنکو جانا ہے اللہ تعالے نے کہ وہ ایمان لاوینگے ف ج نفع دیگا اونکو کہ جو علم الٰہی مین ہین کہ ایمان لاوینگے اونکو
ہے اور کہا کلبی نے کہ نصیحت کر ساتھ قرآن کے اونکو کہ ایمان لائے ہین تیری قوم مین سے اسلئے کہ نصیحت نفع دیگی اونکو
ف معالم مونہہ پہیر الخ یعنے اعراض کرلے محمد اونکی سزا دینے اور مکافات سے اور یہہ آیۃ منسوخ ہے ساتھ آیۃ قتال کے
فما انت بملوم یعنے اگر اونہون نے عمل نکیا تو تجپر ملامت و الزام نہین تیرے خداوندکی طرف سے تو اونکو نصیحت دیئیے جا
کہ نصیحت دینا تیرا منفعت کریگا مومنونکو یعنے اگر کافر نصیحت نپکڑین تو ایک گروہ اور ہین وہ نصیحت تیری مانینگے
گروہ مومن ہین ف زاہدی یعنے بسبب انکار کفار کے مومنونکی تربیت سے باز نرہ اور بقول بعض کے معنی آیۃ کے
یہہ ہین کہ کفار کو قرآن سے نصیحت کرتا جو کوئی کہ علم الٰہی مین مومن ہوتا ہے اوسکو یہہ نصیحت دینی تیری نفع کریگی
اور تفسیر حسینی مین فصول سے نقل کیا ہے کہ کلام واعظ کا چاہیے کہ مشتمل دس چیز پر ہو تا سننے والونکو فائدہ مند ہو اول
نعمت خدا کی بندونکو یاد دلاوے تا شکر ادا کرین دوسرے ثواب محنت و بلا کا ذکر کرے تا صبر کرین تیسرے عذاب گناہ کا
بیان کرے تا گناہ سے باز رہین اور توبہ کرین چوتھے مکر و وسوسے شیطان کے بیان کرے تا اوس سے حذر کرین پانچوین
زوال اور فنا اور بے اعتباری دنیا کی بیان کرے تا دل اوسمین نہ لگاوین چھٹے موت کو یاد دلاوے تا اوسکے لئے ذخیرہ
خیر کا کرین اور اوسکے لئے تیار رہین ساتوین ذکر قیامت کا بہت کرے تا اوس روز کا کام بناوین آٹھوین احوال دوزخ
اور عذاب اوسکا بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور اوسکی موجبات سے دور رہین نوین بہشت اور نعمتون اوسکیکا ذکر
کرے تا اوسکے مشتاق ہوکر اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین دسوین بنا اپنے وعظ کی رغبت دلانے اور ڈرانے پر رکہے
اسطرح کہ کبہی خدا تعالے کی عظمت اور ہیبت اور عذاب بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور خائف ہین اور کبہی اوسکی رحمت
و مغفرت بیان کرے تا اوسکے امیدوار ہون اور اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین انتہی اور اصل اس باب مین یہہ ہے
وعظ مومنونکو نافع اور موثر اوسوقت ہوتا ہے کہ محض للہ اور خیرخواہی اسلام اور مسلمانون کے ہو اور عمدہ تر یہہ ہی کہ ساتھ
الہام الٰہی کے ہو اور اپنی نمود اور طلب جاہ و مال کیلئے نہو اور چونکہ یہہ کار عجب و غرور پیدا کرنیوالا اور پہلانیوالا نفس کا
جبتک کہ ضرور نہو اس امر کو اختیار نکرے اور ضرور یہہ ہے کہ سوائے اوسکے اوسکے شہر مین کوئی واعظ نہو اور لوگ اوسکے وعظ
کے محتاج ہون اور جب اوسکو اختیار کرے تو واسطے حق کے اور موافق شریعت و طریقت کے کہے اور نکہے اور اون امور
سے کہ باعث اوسکی سبکی کے ہون دور رہے ف بحر روایت کی ابن المنذر نے سلیمان بن حبیب محاربی سے کہا
جسکے دل مین تاثیر پائی جاوے وعظ کی پس جانے کہ مین مومن ہون کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے وذکر فان الذکرے
تنفع المؤمنين ف در منثور تنبیہ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے کتاب قول جمیل مین لکہا ہے کہ فرمایا اللہ
نے اپنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فذکر انما انت مذکر یعنے وعظ و نصیحت کیا کر نہین ہی تو مگر مذکر وعظ اور فرمایا
ہم کلام موسی علیہ السلام کو وذکرہم بایام اللہ یعنی یاد دلا اونکو وقائع سابقہ کو پس نص قرانی سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت
کرنی دین مین رکن عظیم ہے پس ہمکو چاہیئے کہ کلام کرین واعظ کی صفت مین اور وعظ کہنے کی کیفیت مین اور اوس بات
مین جو واعظ کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور وعظ کہنے کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے
والون کی کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظونکے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست
مددگاری کی ہے پس واعظ کی صفت سنو کہ ضروری یہہ کہ ہو وہ مکلف یعنے مسلمان عاقل بالغ ہو عادل یعنے متقی

جیسکہ راوی حدیث اور گواہ مین علمانے شرط کی ہے تکلیف و عدالت **ف** مولانا عبد العزیز فرماتی ہین کہ پس لڑکا
اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسی شیعہ و خارجی لائق وعظ کہنے کے نہین اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث
یا مفسر ہو اور سلف صالح یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے خبرون اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کی واقف ہو اور
محدث سے ہم مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل کہتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کی الفاظ کو استاد سے پڑھکر
سند کر چکا ہو اور اسکے معانی کو سمجھا ہو اور حدیثونکی صحت و ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت و سقم کی حافظ حدیث
یا استنباط فقیہ سے ثابت ہوگئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات
مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن کی منقول ہے اوسکو جانتا ہو اور اسکے ساتھہ مستحب ہے
کہ ہو واعظ فصیح یعنی صاف بیان نہ گفتگو کرتا ہو لوگونکے ساتھہ بقدر اونکے فہم کے اور یہہ ہو واعظ مہربان صاحب
وجاہت و مروت کا **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالا تر از فہم کی گفتگو اسلئے منع ہوئے کہ علی نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگونکے
ساتھ بقدر اتنے اونکے سمجھہ مین اوسے کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ اللہ اور ...... رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب
لوگ ایسا کلام سنین کے جو اونکی عقل مین نہ آوے تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق
تقدیر اور حقائق تصوف اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنے بہتر نہین کہ اسمین گمراہی کا خوف ہی مولینا نے فرمایا
کہ واعظکی وجاہت یعنی بزرگی و مروت اسواسطے مستحب ہی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہی اوسکا کلام اثر نہین
کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہہ صفت حاصل
نہین وہ اون لوگونکے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین
ہوتا اور کیفیت وعظ کہنے کی یہہ ہے کہ وعظ کہے مگر کبھی کبھی یعنے ہفتہ مین ایکبار یا دو بار اور کلام نہ کرے اوسحالت مین
کہ سننے والونکو ملال و افسردگی ہو بلکہ وعظ اوسوقت شروع کرے کہ لوگونمین رغبت و شوق معلوم کرے اور قطع کلام
کرے درصورتیکہ اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ بلا رغبت سننے مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ
الرحمۃ فرماتی ہین ؎ اگر چہ پیش خردمند خامشی ادبست ... بلکہ سننے والے صالح ہی ہون لا الفساق و فجار کو تھوڑا سا سنا
ہی گران معلوم ہوتا ہی پس وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہین کما ہو الظاہر + اور یہہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے مثل
مسجد کے اور یہہ کہ حمد و درود سے کلام کو شروع کرے اور اوسی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور
حاضرین کے لئے خصوصاً **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت کلام مہتم بالشان اس سے شروع فرماتے تھی الحمد للہ
نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ
واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ انتہی اور حرم شریف مین جو ابتک رسم ہوتا ہے تو اول
شاگرد عبارت پڑہنے سے پہلے استاد یہی خطبہ پڑھ کر کہتا ہے ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فان خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی
ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتہا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی اور اوسی پر ختم بھی کرے اور
یہہ ہے کہ وقت ختم کے یہہ دعا کفارۃ المجلس پڑہے سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک
پھر پڑہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین کہ اسنے کلام لغو و گناہ کا کفارہ
ہو جاتا ہے اور نیک کلام پر مہر لگ جاتی ہے کہ محفوظ رہتا ہے حبط نہین ہوتا کما جاء فی الحدیث اور یہہ کہ مخصوص کرے

کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے اس سے
اور اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہے قرآن مجید مین وعد کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھہ انذار و تخویف
کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس و ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو
ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے ؎ چو گر ان کہ جراح و مرہم نہ است آور یہہ کہ ہو واعظ نرمی کرنیوالا
اور کہ خطاب کو عام کرے او خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑکر او کسی قوم مخصوص کی مذمت
یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کے کہے مثلا یون کہے کیا حال ہے لوگونکا کہ ایسا ایسا کرتے
ہین ف مولینا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت او انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اوس قوم او شخص
معین کے ساتھہ تو بعید نہین کہ بعضے سننے والونکا دل منقبض ہو اور دلون سے اوسکی دیانت و صداقت جاتی
رہی تو وعظ کا فائدہ نہ حاصل ہوگا + او وعظ مین کلام ناکارہ او ہنسی کا نہ بولے ف اسلئے کہ کلام ناکارہ اور
ہنسی کا رعب و ہیبت کو کہو دیتا ہے تو غرض وعظ گوئی مین خلل واقع ہوگا او خوبی بیان کرے نیک بات کی
او برائی بیان کرے بری بات کی او حکم کرے اچھی کامونکا او منع کرے برے کامون سے او ہرجائی اور رکابی
مذہب ہو کہ جس محل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے او اسپر غایت وعظ کی جو مقصود
ہی سو مناسب یون ہے کہ اپنے دلمین تصور و تعین کرے مسلمان کی صفت اوسکے اعمال مین او اوسکے حفظ ا
او اخلاق مین او اوسکے اذکار کی مداومت مین پہر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو پوری پوری سامعین مین ثابت و
متحقق کرے تہوڑا تہوڑا اونکے فہم کے موافق پس پہلی تو حسنات کی خوبیون او سیئات کی برائیونکا امر کرے
لباس او شکل او رفتار وغیرہ مین پہر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پہر جب اونمین ذکر کا اثر
معلوم ہو تو اونکو محبت او خوف دلاوے زبان او دل کے برے اقوال قبیحہ او اخلاق ذمیمہ سے او اونکو دلائل ان امور
کی تاثیر مین بیان کرے چاہیئے ایام سالفہ او وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے مثلا حق تعالی کے افعال ظاہرہ او وسیلی لطف
او انتقام سے جو اونکی تاثیر دنیا مین ہو چکی ہے پہر استعانت چاہے موت کی دہشت او قبر کے عذاب و نشر کے اہوال حساب
او دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے او اسیطرح ذکر ترغیبات سے بہی استعانت چاہے موافق اوسکے ذکر کیا ہے او اسپر وعظ
گوئی کی سند او اسکی کتاب اللہ ہی ہے او اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق او حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک
معروف ہی او صحابہ او تابعین او او نکے سوا او مومنین صالحین کے اقوال سے او سیرت نبوی کی بیان کرنے سے
ف مولینا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے مراد ہی جو قرآن کے اندر سے مفہوم ہو عند الاطلاق او اعتبارات
صوفیانہ او اشارات فاضلانہ او نکات او لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق و مناسب نہین ع اسلئے
کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر او اشارہ مین فرق نہین کرتے ہین تو اعتبارات او اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور
گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا
مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی حساب ابجد کہ چودان عدد
ہوے تو یہہ خطاب ہے خدا کا اپنی نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کو کہلے چودہین رات کی چاند تو غور کرکہ اس واعظ کی جہالت
و بے امتیازی اوسکو کہان کھینچ لیگئی آور یہہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات او منکرات

اور اون احادیث کا ذکر نا جنکے کچہہ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جایز نہین ہے اور واعظ کو چاہئے کہ بیہودہ قصونکو
جو بروایت صحیحہ ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانونکو مسا
سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتی ہین جنکی صحت معلوم نہین اور
تفسیر قرآن کے شان نزول مین ہوتی ہین اور ایسے وعظ کے ارکان پس ترغیب و ترہیب مین او مثال بیان کرنی کہ پہلی
امتون کی اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات نفع دینے والے ہین یہہ طریقہ ہی وعظ کہنے اور بیان کرنیکا اور جس مسئلہ
کو واعظ ذکر کرے چاہئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ یا دعاؤن کے قبیل سے یا عقائد اسلام سے
قول ظاہر یہہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ کہ جانتا ہو اور اوسکے سکہانیکا طریق معلوم ہو اور وعظ کے سننے والونکی آدا
یہہ ہین کہ واعظ کے سامنے ہون اور لہو و لعب نکرین اور شور و شغب مچاوین اور آپسمین وعظ کے اندر باتین نکرین
اور ہر مسئلہ مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سننے والے کو کوئی خطرہ پیش آوے تو اگر اوسکو مسئلہ کے ساتھہ تعلق ہو
یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے مجلس وجود مین پہر اگر
چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچہہ لے اور اگر اوسکو مسئلہ کے ساتھہ تعلق قوی ہو جیسے مفصل کا مجمل یا اور مشکل لغت کا دریافت
کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے اور چاہئے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس سے روایت ہی کہ رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ
فرماتے تھے تا خوب سمجھہ مین آوے پہر اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کے بولی والے ہون اور واعظ اونکی زبانپر قادر ہو تو ہر زبا
مین کلام کرے اور پرہیز کرے دقیق و مجمل کلام سے اسلئے کہ کلام دقیق و مجمل سے عوام کو فائدہ نہین حاصل ہوتا اور
پہر آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظونکو پیش آتی ہین سو ایک تو یہہ ہی کہ تمیز کرلینے درمیان حدیثون موضوعہ اور غیر
موضوعہ کے بلکہ اکثر اونکے کلام مین حدیثین موضوعہ اور محرفہ یعنے تغیر کی گئی ہوتی ہین اور ذکر کرتے ہین وہ نمازین اور
دعائین کہ جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین گنا ہے **ف** سبب اسکا یہہ ہے کہ علم حدیث و آثار کو اہل حدیث سے
سند نہین لیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت و قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بلا تمیز کے ذکر کر دیا
حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام پر جہوٹ باندہیگا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے
تو اہل بیان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند کے حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہورہ کی
کتابون سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جہوٹ باندہنا یا جہوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر مین عذاب
مین اور ازانجملہ مبالغہ سے ذکر کرنا واعظونکا کسی شئے مین قسم ترغیب ترہیب سے **ف** چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت
فلانی فلانی سورۃ سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑہے تو تمام عمر سے قضا نماز کا عذاب رہو جاتا ہے یا جو
کوئی بہنگ پئے اوسنے گویا اپنی ماں سے کعبہ مین فعل بد کیا حق تعالے اپنے بیتمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے
پناہ مین رکہے آمین ۱۲ اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکی سوا اور موسمونمین قصہ گوئی اور اونمین خطبہ
خوانی کرنا **ف** اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نتہا اور روایات موضوعہ و ضعیفہ سے کمتر خالی ہین بلکہ
ہر سال نئے مضمونکا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت و گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا حال ہوگیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑہے فرائض
یا تیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن و تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل

تعزیہ داری مین بجا دی اور اونکی بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص
معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہل بیت ہی **شعر** بریدہ زاصل کا رپیوستہ بفرع + کم معتقد خدا و بسیار الشرع + **شفاء العلیل**

ترجمہ **قول جمیل** وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے جن و انس کو مگر اسلیئے
کہ پوجین مجکو ۱۲ اور معنے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو ۱۲ **تفسیر** عبادۃ اگر حمل کیجاوی اپنی حقیقت پر
تو نہین ہوگی آیۃ عام بلکہ مراد اس سے مومن ہونگے فریقین کے یعنے جن و انس کے دلیل اسکی اوپر کی آیۃ ہے یعنے وَذَكِّرْ
فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور دلیل اسکی قرأۃ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ اور اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ یہ نہین جائز ہے بیچ پیدا کرنے اون لوگونکو جانا اونسے یہہ کہ
نہین ایمان لاتے کے عبادۃ کے لیئے اسلیئے کہ جب پیدا کیا اونکو عبادۃ کے لئی اور ارادہ کیا اونسے عبادۃ کا تو ضرور تہا کہ
پائی جاتی اونسے عبادۃ لیکن جب نہ مومن ہوے تو جانا گیا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا انکو جہنم کے لیئے جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَاْنَا
لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنی ہین اور نہین پیدا کیا ہمنے جن و انس کو مگر حکم کیا اونکو
عبادۃ کا اور یہہ معنی منقول ہین علی رضی اللہ سے اور بعضون نے کہا اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنے نہین پیدا کئی مینے جن و انس مگر
تاکہ ہوون میرے بندے اور اولی یہہ ہی کہ حمل کیجاوے عبادۃ توحید پر اسلیئے کہ ابن عباس نے کہا ہی کُلُّ عِبَادَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ
تَوْحِیْدٌ اور سب توحید بیان کرینگے اوسکی آخرت مین اسلیئے کہ معلوم ہو چکا ہی کہ بلا شبہ کفار سب مومن موحد ہونگے
آخرت مین دلیل اسکی قول اللہ تعالی کا ہے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ
[illegible] شرک کیا [illegible] دنیا مین [illegible] اللہ کے ایکدن سے بہی کم ہے اور جو کوئی غلام
خریدتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خریدا اسلیئے اسکو [illegible] اسکے لیئے تو ہوتا ہی سچا اسلیئے کہ کہتے ہین کہ مین خریدا اسلیئے اسکو
کہ لکہا پڑہ لیئے اگرچہ کام لیوی اوس سے اپنی عمر ایکدن [illegible] کام **فائدہ** تو معنی مجاہد کے یہ ہین مجکو اسلیئے
کہ [illegible] پیدا کیا انکو پہچانے [illegible] اوسکا اور توحید اسکی اور بقول بعض کے معنی عبادۃ کی تذلل اور انقیاد کے ہین پس ہر
مخلوق متذلل اور تابع اقتضاء مشیت الہی کا ہے نہین ہو سکتا ہے کہ باہر ہوں اوس چیز سے کہ پیدا کیئے گئی ہین اوسپر
اور خلاف اوسکا کرین اور بقول بعض کے معنی لِيَعْبُدُوْنِ کا یہہ ہے کہ لیوحدون ہین اور سب موحد ہین مومن تو ہر وقت میر
موحد ہین اور کافر شدت و بلا مین نہ نعمت و عیش مین [illegible] مخبر اسکی یہہ آیۃ ہے فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور بقول بعض کے یہہ آیۃ وَمَا خَلَقْتُ مخصوص ہے ساتھ اہل طاعت کے اور وَلَقَدْ
ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بیان کرتی ہی حال اہل معصیت کی ہے **مجمع معالم** فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًا وَاَسُدَّ
فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ یعنے ای ابن آدم فارغ ہو میری عبادۃ کے
لیئے بہر دونگا سینہ تیرا بے پروائی سے اور روکونگا محتاجگی تیری اور اگر نکریگا یہہ بہر دونگا مین ہاتہہ تیرا شغل مین اور نہیں
روکونگا محتاجگی تیری اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنِّیْ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ فِیْ نَبَاٍ
عَظِيْمٍ اَخْلُقُ وَيُعْبَدُ غَيْرِیْ وَاَرْزُقُ وَيُشْكَرُ غَيْرِیْ یعنے عجب معاملہ ہی میرا اور جن و انس کا کہ پیدا کرون مین
اور پوجے میرے غیر کو اور رزق دون مین اور شکر کرے میرے غیر کا **در منثور** مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ○ نہین چاہتا ہون مین اونسی رزق کو اور نہین چاہتا کہ مجکو طعام دین ٭ نہین چاہتا ہون
انسے روزینہ اور نہین چاہتا کہ مجکو کہلاوین **تفسیر** نہین چاہتا ہون اونسی رزق کو یعنی نہین پیدا کیا مینے اونکو تاکہ
رزق دین اپنے نفسونکو یا کسیکو میرے بندونمین سی اور نہین چاہتا مین کہ کہلاوین مجکو یعنی میری بندونکو یہہ اضافت تخصیص
کی لیے ہے مانند قول علیہ السلام کے کہ خبر دیتی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی مَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِنًا فَقَدْ أَكْرَمَنِي وَمَنْ أَذَى مُؤْمِنًا فَقَدْ
أَذَانِي ٭ **مد** ٭ نہین چاہتا مین کہ مجکو طعام دین یعنی کہلاوین کسیکو میری خلق مین سے اور نسبت کی کہلانیکی
اپنی طرف اسلئی کہ خلق عیال اللہ کی ہے اور جو شخص کہ کہلاوی کسیکی عیال کو پس تحقیق کہلایا اوسکو جیسا کہ حدیث مین
آیا ہی کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي یعنی کہانا مانگا مینے تجسی پس نہ کہلایا تونے مجکو یعنی نہ کہلایا تونے میرے
بندونکو پہر بیان کیا اپنی کو ظاہر کرکر کہ رزاق تو خود مین ہی ہون اور کوئی کہ فرمایا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِينُ ○ تحقیق خدا وہی ہے رزق دینے والا صاحب توانائی کا زور آور یعنی آدمی بردے لیتے ہین تا کہانے مین مدد کرین بخلاف
خدا کے واللہ اعلم ٭ **فتح** ٭ اللہ جو ہی وہی ہی روزی دینے والا زور آور مضبوط ٭ **مو** ٭ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا
مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ○ پس تحقیق اونکے لئے کہ ظلم کیا ہے حصہ ہی یعنے عذاب ہے مانند حصہ
یارون گذشتہ اونکے پس چاہئے کہ جلدی طلب نکرین مجسی ٭ سوان گنہگارونکا ہے ڈول بہرے جیسے ڈول بہرا اونکی
ساتہیونکا اب مجسی شتابی نکرین ٭ **تفسیر** یارون گذشتہ اونکے جو ہلاک ہوئے یعنی قوم نوح او عاد اور ثمود اور
ذنوب کی لغت مین معنی بڑے ڈول کے ہے کہ بہرا ہو پانی سے پہر استعمال ہوا اوسکا حظ و نصیب مین ٭ **صد** ٭ ظلم کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتھہ جھٹلانیکے کہ وہ اہل مکہ ہین پس نہ جلدی کرین ساتھہ اوترنے عذاب کے اور یہہ جواب ہے
کافرکا اور یارون اوسکا کہ کبھی جو وقت کہ جلدی کی اونہون نے عذاب کی ٭ **مد** ٭ یعنے اہل مکہ کو مثل کفار سابق کے
حصہ عذاب ہی ہوگا اور عذاب کفار کا وعدہ کیا گیا ساتھہ آخرت کے ہے چاہئے کہ شتابی اوسکی طلب نکرین ٭ **حج** ٭
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ○ پس ہی کافرونکو اوس دن اونکے سے کہ وعدہ دئے
جاتی ہین ٭ سو خرابی ہے منکرونکے اوس دن سے جسکا اونسے وعدہ ہے ٭ **تفسیر** یعنی دن قیامت کا اور بعضون نے کہا
دن بدر کا ٭ **ما** ٭ **سورة الطور مكية وهي تسع واربعون اية و
ركوعان** سورہ طور مکی ہے نازل ہوئی بعد سورہ **الم السجدہ** کے اور بعد سورہ **ذاریات** کے
اسکو اسلئے کہا اوسکے اول مین قسم ہوا اوس وغیرہ کے کہاکر فرمایا کہ جو تم وعدہ دئے جاتے ہو بعث کا اور ثواب و عذاب
کا وہ سچا ہے اور اسکے اول مین کوہ طور وغیرہ کی قسم کہاکر فرمایا کہ عذاب تیری رب کا ہونیوالا ہے اور بہت وجہین بیان
کی ہین دوزخ باعتبار مضامین کے اور نہین اسمین انچاس آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے ۳۱۹ اور حروف ۱۳۴۴
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے وَالطُّورِ ○ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ○
فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ○ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ○ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ○ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ○ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○
مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ○ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ○ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ○ قسم ہے پہاڑ طور کی اور قسم کتاب لکہی
گئی کی بیچ کاغذ کشادہ کے یعنے توریت یا قرآن اور قسم خانہ معمور کی یعنے وہ کہ آسمان مین ہے اور قسم چہت بلند کی گئی کی
یعنے آسمان اور قسم دریا بہرے ہوئے کی تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہونا ہی ہے نہین ہے اوسکے لیے کوئی دفع کرنیوالا اوس دن

اور جنبش کریگا آسمان جنبش کرنا اور روان ہونگے پہاڑ روان ہوناہ **فہ** ﮧ قسم ہے طور کی اور لکھی کتاب کی کشادہ ورق مین اور آباد گھر کی اونچی چہت کی اور اوبلتے دریا کی بیشک عذاب تیری رب کا ہونا ہے اوسکو کوئی نہین ہٹانیوالا جسدن لرزے آسمان کپکپا کر اور پہرین پہاڑ چلکر **تفسیر** کتاب مسطور کہا شاید لوح محفوظ کو اور آباد گھر کہا کعبے کو یا ساتوین آسمان پر کعبہ ہے فرشتونکے طواف کرنیکا اور اونچی چہت آسمان اور اوبلتے دریا کی اوپر ایک دریا ہے ﮧ

موﮧ کو طور ایک پہاڑ ہے مشہور زمین مقدس مین کہ موسیٰ علیہ السلام اوسپر کلام اللہ تعالیٰ کا سنتے تہے اور مراد کتاب سے قرآن ہی یا جو کچھ کہ لکہا ہوا لوح محفوظ مین ہے یا لکھا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں مین یعنے توراۃ یا کتاب اعمال کہ حفظہ یعنے کرام کاتبین لکھتے ہین نکالینگے طرف لوگونکے روز قیامت کے پہلے ... ﮧ **معالجہ** ﮧ رق جلد باریک کہ جسمین لکہا جاتا ہے یعنے جہلی اور کہا اغب نے کہ رق ہر او سچیز کو کہتے ہین کہ جسمین لکہا جاوے جلد ہو یا اور کچہ یعنے کاغذ وغیرہ اور منشور کہلی ہوئی نہ لپٹی ہوئی اور نہ مہر کی ہوئی اور یہ اوردہ بہ نسبت توراۃ کے تختیان مین جاوترین موسیٰ علیہ السلام پر اور بہ نسبت قرآن کے مصحف آہ سنجھا اور قرطبی مین ہے کہ او کتاب مسطور سے کتاب لکھی ہوئی ہے یعنے قرآن کہ پڑہتے ہین اوسکو مومن مصحفون سے اور پڑہتے ہین اوسکو فرشتے لوح محفوظ سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌۙ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍۙ اور بعض نے کہا کہ مراد ہین اس سے تمام کتابین کہ نازل کی گئین انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور تہی ہر کتاب بیچ رق کے کہ پہیلائے ہے وہ اوسکو واسطے کتاب والے اوسکے پڑہنے کے لئے اور کہا کلبی نے کہ وہ وہ چیز ہے کہ لکھی اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے اپنے ہاتہہ سے توراۃ مین سے اور موسیٰ سنتے تہے آواز قلم کی لکھنے کی اور کہا فراء نے کہ وہ صحیفے اعمال کے ہین کسیکو داہنے ہاتہہ مین ملیگا اور کسیکو بائین ہاتہہ مین نظیر اسکی یہہ ہے وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اور قول اللہ تعالے کا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور بعضون نے کہا کہ مراد کتاب سے وہ کتاب ہے کہ لکھا اوسکو اللہ تعالے نے اپنے فرشتوں کے لئے آسمان مین کہ پڑہتے ہین اوسمین جو کچھ کہ ہو چکا اور جو کچھ کہ ہوگا اور بعضون نے کہا کہ مراد کتاب سے وہ ہی کہ لکہا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیا یعنے مومنونکے دلونمین بیان اوسکا اس آیۃ مین ہی اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ اور بیت المعمور کو صراح کہا جاتا ہے تیسرے آسمان مین ہے یا چہٹے مین یا ساتوین مین مقابل کعبے کے کہ اگر ٹہہرو وہان سی ڈالا جاوے تو کعبہ کی چہت پر پڑے حرمت اوسکی آسمان مین ایسی ہے جیسی حرمت کعبہ کی زمین مین زیارت کرتے ہین اوسکی ہر روز ستر ہزار فرشتے ساتھہ طواف اور نماز کے کہ پہر اونکی باری نہین آتی کبہی یعنی ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے ہی آتے ہین جو ایکبار آئے پہر اونکی باری نہین آتی کبہی اور بعضون نے کہا کہ بیت المعمور پہلے آسمان مین ہے اور بعض نے کہا کہ چوتہے آسمان مین ہے اور بعض نے کہا کہ وہ نیچے عرش کے ہی ساتوین آسمان کے اوپر پس یہہ چہہ قول ہوئے بیت المعمور کی جگہہ مین اور معمور اوسکو اسلئے کہا کہ آبادہی بسبب ملائکہ زیارت کرنیوالون کے اور بعضون نی کہا کہ مراد بیت المعمور سے یہی کعبہ ہے اور عمارت یعنی آبادی اوسکی بسبب حاجیون اور زیارت کرنیوالون اوسکے کی ہی اور ابن عباس سے ہی منقول ہے کہ کہا واسطے اللہ کے آسمانون مین اور زمین مین پندرہ بیت یعنی گہر ہین سات تو آسمان مین ہین اور سات اندر زمینون کے اور کعبہ کہ اوپر زمین کے ہے اور وہ چودہ مقابل کعبے کے ہین اور کہا حسن بصری نے کہ بیت المعمور یہی کعبہ ہے اور وہی بیت الحرام ہے کہ جو معمور یعنی آبادہی لوگونسے آباد کرتا ہی اللہ اوسکو ہر سال چہہ لاکہہ آدمیون

ﻟﮧ قرآن کریم ... مسطور ... منشور ... رق ... ۱۲ جمل

ﻋﮧ ... والاشجار ... ۱۲ جمل

ﻋﮧ ... ۱۲ جمل

ﻣﮧ ... ایمان ... ۱۲

ﻓﮧ ... ۱۲

ﻏﮧ ... بیان ۱۲

سی پھر اگر کمی رہتی ہے اس سی تو پورا کرتا ہی اللہ ساتھ فرشتون کے اور وہ اول بیت ہی کہ کہا اوسکو اللہ نے بند و نکی
کے لیے زمین پر اور سقف سی مراد آسمان ہی اسلیے کہ آسمان زمین کے لیے مانند سقف یعنے چھت کی ہے گھر کے لیے جیسا کہ فرمایا
اوسکا اس آیۃ مین ہے وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا اور کہا ابن عباس نے کہ سقف سے مراد عرش ہے کہ وہ چھت
ہی جنت کی اور بحر مسجور یعنی دریا بھرا ہوا پانی سے بحر محیط ہی یعنی دریا سمندر اور بعضون نے کہا کہ مراد مسجور سے بھرا ہوا آگ
سے اور بعض نے کہا کہ مسجور فارغ خالی اور خارج مین ہی کہ مراد بحر مسجور سی یا گرم کیا گیا بمنزلہ تنور مسجور یعنی گرم کی گئی
کی اور یہہ قول ابن عباس کا ہے اس حدیث سی نکالا ہی کہ جو روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالے اوسکا سب دریا و نکو آگ پر ڈالکے
گیجا وی گی بسبب اونکے آگ جہنم مین اور آیا ہی حدیث مین عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے لَا یَرْکَبَنَّ رَجُلٌ الْبَحْرَ اِلَّا غَازِیًا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ حَاجًّا فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا اور روایت کی
کی گئی ہے علی سے کہ کہا بحر مسجور کے حق مین کہ وہ دریا ہی نیچے عرش کے اور گہرا اوسکا ایسا ہے جیسا کہ درمیان سات آسمانونکے
ساتون زمین تک اوسمین پانی گاڑھا ہی کہا جاتا ہی اوسکو بحر الحیوان برسیگا مردون پر بعد پہلے نفخہ کے اوسمین سے چالیس
دن پس جی اوٹھینگے مردے اپنے قبرون سے پس قسم کہائی اللہ تعالے نے ان چیزونکی اسلیے کہ یہ نشان ظہورکے اوسکی
قدرتکا قسم کہا ان چیزونکی فرمایا کہ بلاشبہ عذاب تیرے رب کا ہونیوالا ہے یعنی مستحق عذاب کو کہا جبیر بن مطعم نے کہ آیا
مین مدینہ مین تاکہ کلام کرون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بدر کے قیدیونکے حق مین پس لیگئے مجکو لوگ طرف
حضرت کی اسحال مین کہ وہ نماز پڑہا رہے تھے اپنے اصحاب کو مغرب کی اور آواز حضرت کی مسجد کے باہر پہنچتی تھی پس سنا
مینے حضرت کو کہ پڑہتے مین وَالطُّوْرِ اونچے اس قول تک اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ گویا کہ پہٹنے لگا دل
میرا جسوقت کہ سنا مینے اوسکو اور نہین مسلمان ہوئے تھے ہم اوسدن تک کہا جبیر نے پس مسلمان ہوا مین عذاب
کے اوترنیکے ڈرسے اور نہین گمان کرتا تہا مین کہ اوٹہونگا مین جگہہ اپنے سے یہانتک واقع ہوگا مجہپر عذاب انتہی اور روایت
کی احمد نے کتاب زہد مین مالک بن مغول سی کہ کہا پڑہی عمر نے وَالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ یہانتک کہ پہنچے
اس قول تک اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ پس روئی خوب روئی یہانتک کہ بیمار رہوئی کہ لوگ اونکی عیادتکو آتے تھے
پھر بیان فرمایا کہ کب ہوگا عذاب اس قول ثانی مین یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ الخ یعنے حرکت کریگا اور پھریگا مانند پھرنے چکی کے
اور آویگا اور جاویگا اور داخل ہوگا بعض اوسکا بعض مین اور مختلف ہونگے اجزا اوسکے اور الٹ پلٹ ہوگا ساتھہ ہنے
والون اپنے کے مانند اولٹ پلٹ ہونے کشتی کے اور روان ہونگے الخ یعنے منتقل ہونگے اپنے جگہہ سے اور اوڑین گے
ہوامین پھر گرینگے زمین پر ریزہ ریزہ ہوکر مانند ریت کے پھر ہونگے مانند عہن کے یعنے صوف دہنکے ہوئیکے پھر اوڑاوین گے اونکو
ہوامین پھر ہو جاوین گے ہَبَآءً مَّنْثُوْرًا یعنے غبار پراگندہ جیسکہ دلالت کرتا ہے اسپر کلام اللہ تعالی کا سورۂ نمل مین اور
کتاب جاثیہ مین ہے کہ حکمت بیچ جنبش کرنے آسمان کے اور چلنے پہاڑونکے ڈرانا اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ نہ رجوع اور نہ پھرنا
ہی طرف دنیا کے اور یہہ اسلیے ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھہ کہ انکے درمیان ہے پہاڑ اور دریا و غیر ذلک پیدا کیے گئے ہین
واسطے آبادی دنیا کے اور نفع اوٹھانے بنی آدم کے ساتھہ اونکے پس جب کہ باقی رہا اونکے لیے پھر آنا طرف دنیا کے زائل
کیا آسمان و پہاڑون کو اللہ تعالے نے یہہ واسطے خراب ہونے دنیا کے اور آباد ہونے آخرت کے ہے **معلجلاللہ**

جمل در منثور تنبیہ جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اونمین سے ایک کتابین بہی ہین یعنی جو کہ

آسمان سے اوتری ہین اور مراد ایمان لانا غیب پر یہہ ہی کہ جانے اوسکو کہ کتابین کلام اللہ تعالی کا ہی کہ اوتار کیا اوسکو اپنے انبیا پر اور سب کتابین ایک سو چار ہین حضرت آدم علیہ السلام پر اونتیس دس صحیفے نازل ہوئے اور حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے اور حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے اور موسی علیہ السلام پر توریت اور داود علیہ السلام پر زبور اور عیسی علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید پس جنکا نام ثابت ہوا تعین اوسکا

واجب ہے ایمان لانا اوسپر تفصیلا یعنی یہہ کہے کہ ایمان لایا مین فلانی فلانی کتاب پر اور جن کتابونکے نام نہین جانتا ہی واجب ہوتا ہے ایمان لانا اوسپر اجمالا اور اسیطرح واجب ہے ایمان لانا رسولون پر اور مراد اونپر ایمان لانے سے یہہ ہے کہ جانے کہ وہ سچے ہین اون خبرونمین کہ خبر دی ساتہہ اونکے اللہ تعالی کی طرف سے پس اللہ تعالے نے بہیجا اونکو طرف بندون اپنے کے تاکہ پہنچا دین اونکو امر و نہی اوسکے اور حد و وعید اوسکے اور تائید کی اونکی ساتہہ معجزون کے کہ دلالت کرتے ہین اونکے صدق پر اول اونکے آدم ہین اور آخر اونکے محمد علیہما الصلوۃ والسلام اور نہین بیان کئے قرآن مین عدد اونکے کہ کتنے ہین وہ بلکہ مذکور ہین قرآن مین اونمین سے ساتہہ اسم علم کے اٹھائیس جیسا کہ ذکر کیا ہے اونکو بعض مفسرین نے اور وہ آدم ہین اور ادریس اور نوح اور ہود اور صالح اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور یوسف اور لوط اور موسی اور ہارون اور شعیب اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور داود اور سلیمان اور الیاس اور یسع اور ذو الکفل اور ایوب اور یونس اور محمد اور ذو القرنین اور عزیر اور لقمان لیکن تین اخیر مین اختلاف ہی کہ بعض سے انبیا مین گنا ہے انکو اور بعض نے نہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کہا ہی بعضے عالمون نے کہ واجب ہے مومن پر یہہ کہ سکہاوے اپنے لڑکون کو اور بیبیون اور خادمونکو نام اون انبیا کے کہ جنکو ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین تاکہ ایمان لاوین وہ اونپر اور تصدیق کرین اون سبکو اور نہ گمان کرین کہ واجب ہے اونکو ایمان لانا فقط محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور نہ اونپر اسلئے کہ ایمان لانا سب نبیا پر برابر ہی ذکر کیا گیا ہو نام اونکا قرآن مین یا نہ ذکر کیا گیا ہو واجب ہے مکلف پر جنکا ثابت ہو نام بعینہ واجب ہے ایمان لانا اوسپر تفصیلا اور جسکا نام نہ معلوم ہو واجب ہے ایمان لانا اوسپر اجمالا اور جنکے نزدیک بیت المعمور سی کعبہ مراد ہے اوس سے بڑائی کعبہ کی بہی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالے نے اوسکی قسم کہائی افسوس ہی کہ اوسکی طرف لوگ التفات نکرین اور اوسکو آباد کرنیکے دہن نہ باندہین کفرستان کو آباد کرین اور نہ آباد کرین تو اوسکو جسکو مالک ہمارا بیت المعمور فرماوے بسبب اونکے آباد نکرنیکے جسپر یہہ مستحق اوس بشارت مولی کے ہوون اور عذاب جو واقع ہو گا عذاب کے مستحقون پر جا بجا کلام مجید مین اوسکا ذکر ہے از انجملہ سورہ الحاقہ مین مذکور ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۝ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۝ مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۝ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝ یعنی اور جسکو ملا اوسکا نامہ اعمال بائین ہاتہہ مین وہ کہیگا اسیطرح مجکو نہ ملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا اسیطرح وہی موت نبڑجاتی چہہ کام نہ آیا مال میرا جاتی رہی مجسی حکومت میری پکڑو اسکو پہر طوق ڈالو پہر آگ کے ڈہیر مین اوسکو ڈہاکو پہر ایک زنجیر مین جسکا ناپ ستر گز ہے اسکو پرو دو وہ تہا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے اور تاکید نہ کرتا فقیر کے کہانے پر سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار اور نہ کچہہ کہانا مگر زخمون کا دہوون کوئی نہ کہا دی اوسکو

مگر وہی گنہگار یعنے کافر اور سورہ فجر مین فرمایا وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَہُ
الذِّکْرٰی یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗٓ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗٓ
اَحَدٌ ۝ اور لایا جاوے اوسدن دوزخ کو اوسدن سوچے آدمی یعنے کافر اپنی تقصیر کو اور کہان ہے اوسکو سوچنا کہے کسی طرح
مین آگے بھیجتا اپنے جیتے پھر اوسدن مارندے اللہ کی سے کوئی اور باندہ نرکہے اوسکا سا کوئی ۱۲ اور بہت سی آیتین عذاب
الٰہی کی آئی ہین غور کرے اونین آدمی اور سوچے پھر بعد مرنے کے سوچنا اور پچتانا کچھ کام نہین آتا اللہ تعالیٰ جسکو توفیق دیتا
ہے وہی راہ راست پر آتا ہے دیکھو جبیر بن مطعم سنتے ہی بیان عذاب کا ایسے متنبہ ہوکر ایمان لے آئے ایسی ہی ہر گنہگار
کو چاہیے کہ توبہ کرتی جلد اپنے گناہون سے ۱۲ فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۝
پس ہلاکی اوس روز جھٹلانے والونکے لئے وہ کہ وہ ساتھہ بیہودگی کے بازی کرتے ہین ۱۲ سو خرابی ہے اوسدن جھٹلانے
والونکی جو باتین بنانے مین کھیلتے ۱۲ مو ۱۲ **تفسیر** ویل کے معنی ہین شدۃ عذاب کے اور جھٹلانے والون کے
لئے یعنے رسولونکو اور خوض کے معنے ہین باطل کے یلعبون یعنے مشغول ہین ساتھہ کفر اپنے کے ۱۲ ج ۱۲ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ
اِلٰی نَارِ جَھَنَّمَ دَعًّا ۝ ھٰذِہِ النَّارُ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِھَا تُکَذِّبُوْنَ ۝ اوس روز کہ سختی سے روانہ کئے جاوینگے
طرف آگ دوزخ کے روانہ کرنا کہینگے داروغان دوزخ کے یہہ ہی وہ آگ کہ تم اوسکو جھوٹ گنتے تھے ۱۲ **فتح** ۱۲
جسدن دھکیلے جاوین دوزخ کو دھکیل کر یہہ ہی وہ آگ جسکو تم جھوٹ جانتے تھے ۱۲ مو ۱۲ **تفسیر** لفظ یدعون
اوپر سے دال کے زبر اور عین کی تشدید سے پڑہا ہے معنی دھکیلے جاوینگے سختی سے اور یہہ اسطرح ہوگا کہ نگہبان دوزخ
کے باندہین گے ہاتھہ کافرونکی اونکی گردنونپر اور پیشانیان اونکی ملا دینگے قدمونکے ساتھہ اور گردن مین نکے ہاتھہ
جاوین گے دھکیل اونکو بیچ دوزخ مین الی اور کہینگے ھٰذہ النار التی آخر تک اور پڑہا ہے یدعون کو علی رضی اللہ
عنہ اور ابو رجا اور ابن سلمی نے ساتھہ جزم دال اور تخفیف عین مفتوحہ کے دعا سے یعنی بلائے جاوینگے کافر
دوزخ کے پاس جاوینگے اونکو لکہا اور داخل ہو آگ مین ۱۲ **مدارک** ۱۲ اَفَسِحْرٌ ھٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝
کیا سحر ہے یہہ یا تم نہین دیکھتے ہو ۱۲ **فتح** اب بہلا جادو ہے یا تمکو نہین سوجہتا ۱۲ مو **تفسیر** یہہ جادو ہے جیسا کہ
دنیا مین جادو کہتے تھے وحی کو اور معجزہ کو اور ساحر کہتے تھے اور دہٹ بندی کے قائل تھے ۱۲ **بحر** ۱۲
یعنے کہتے تھے وحی کو یہہ سحر ہے یا تم نہین دیکھتے ہو جیسا کہ نہین دیکھتے تھے تم دنیا مین یعنے کیا تم اندھے ہو مخبر عنہ سے
یعنے آگ سے جیسا اندھے تھے خبر سے یعنے وحی سے اور یہہ کہینگے ازراہ زجر و توبیخ و جلانے کے ۱۲ **مدارک** ۱۲ اِصْلَوْھَا
فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ داخل ہو اس آگ مین پس
صبر کرو یا نکرو برابر ہے تمپر سوا اسکے نہین ہے کہ بدلہ دئے جاؤ گے سبب اوسکے کہ کرتے تھے تم ۱۲ **فتح** پیٹھو اسمین
پھر صبر کرو یا نکرو تمکو برابر ہے وہی بدلہ پاؤ گے جو کرتے تھے ۱۲ مو **تنبیہ** چونکہ ذکر دوزخ اور کفار کا تھا
اسلئے کچھہ بیان کرنا عذاب دوزخ کا حدیثون سے ضرور پڑا تا لوگونکے دل مین خوب وہ مضمون جمین اور بچین کفر اور
گناہون اور عذاب دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے
ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی انہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے آخر تک یعنے سارا
حدیث کہ مشکوۃ وغیرہ مین ہے بیان فرمائی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنے اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ

نے اوسمین اوسدن یعنے روز قیامت کے اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر باگ کے ساتھہ ستر ستر
ہزار فرشتے ہونگے کہینچینگے اوسکو اور فرمایا بیشک کمسے کم دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگے اوسکے لئے آگ کی دو
پاپوشین یعنے نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنے اوپر قدم کے جوش مارینگا ان دونون چیزون سے دل اوسکا جیسکہ جوش
مارتی ہے دیگ مسی ہنین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع
اوسکے اپنے غیر کے حال پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص ہلکتر ہے دوزخیونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا نعمت والا
یعنے اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنے ڈالا
جاویگا دوزخ مین جیسکہ کپڑیکو مٹکے مین رنگنے کے لئے ڈالتے ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکہی تہی تونے
بہلائی کیا گذری تہی تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے
یعنے ذرہ سی دوزخ کی جانمین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی بہول گیا گویا ہرگز کبہی نہ تہا اور لایا جاویگا سخت
ترین آدمیونکا از روی محنت و غم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پہر کہا جاویگا
ای فرزند آدم کے کیا دیکہی تہی تونے محنت کبہی اور کیا گذری تہی تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار
میرے نہین گذری مجہپر محنت کبہی یعنے دنیا مین اور نہ دیکہی مینے سختی کبہی اور بہت حدیثین دوزخ کے عذاب
مین آئی ہین چنانچہ سورہ محمد مین بیچ تفسیر آیۃ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ الخ حدیثین بیان دوزخ اور جنت مین
مفصل لکہی گئی ہین جو چاہے وہان سے دیکہہ لے اب چونکہ ذکر کفار کے عذاب اور کفر کی برائی کا یہان آیا اس
تقریب سے کچہہ مسائل کفر و ارتداد کے لکہنے ضرور ٹہرے تا بہائی مسلمان اونکو معلوم کر کر کفر اور عذاب دوزخ
سے بچین پس قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمہ نے جو مالا بد کے آخر مین کچہہ مسائل ارتداد کے لکہے تہے اور حاشیہ پر مطبع
نظامی مین بہت کتابون سے لکہے تہے اس جگہہ وہ لکہنے مناسب جانے وہ یہہ ہین دستور القضاۃ مین فتاوی
خلاصہ سے لایا ہے کہ ایک مسئلہ مین اگر کتنی وجہین کفر کی ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوے کفر کا نہ دینا چاہیے
فقیر کہتا ہے لیکن چاہیے کہ آپ اندیشہ ایک وجہ کفر کے سے احتراز کرے مسئلہ سب شیخین سے یعنی برا کہنے حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سے اور لعنت کرنے سے اونپر کافر ہوتا ہے نہ تفضیلات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
سے اونپر کہ یہہ بدعت ہے مسئلہ محال جاننے دیدار خدا کے سے کافر ہوتا ہے مسئلہ خدا کے لئے جسم کہنا اور
ہاتہہ اور پانون اوسمین کہنے کفر ہین مسئلہ اگر کلمہ کفر اپنے اختیار سے کہے اور نہ جانے کہ یہہ کلمہ کفر ہے اکثر علما
اسپر ہین کہ کافر ہوجاوے اور نہین ہوگا اور اگر بے قصد زبان پر جاری ہو کافر نہووے مسئلہ جو کوئی کفر کا ارادہ
کرے اگرچہ بعد مدت مدید کے کریگا نے الفور کافر ہووے مسئلہ اگر حرام قطعی کو حلال کہے یا حلال قطعی کو حرام یا
فرض کو فرض نجانے کافر ہووے مسئلہ اگر گوشت مردار کا بیچتا ہو اور کہتا ہے یعنے بیچنے والا کہ یہہ گوشت
مردار نہین ہے حلال ہے اس سے وہ کافر نہین ہونیکا مسئلہ ایک شخص نے کسیکو کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا اوسنے
جواب مین کہا نہین کافر ہوجاویگا اور محمد بن فضل کے نزدیک کافر اوس صورت مین ہوگا کہ درباب معصیت کے
یہہ جواب دیوے اور جو معصیت نہووے تو کافر نہووے مسئلہ اگر کہی کسیکو کہ وہ خدا ہی بن جاویگا تو مین اپنا
حق نہیں لونگا اوسکو نچہوڑونگا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے خدا تو تجہکو کفایت ہی نہین کرتا مین کیونکر تجہکو کفایت

ہوجاؤن کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے کہ مجکو آسرا آسمان پر تو خدا کا ہے اور زمین پر تمہارا کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر کسی کا بیٹا مرگیا اوسنے کہا کہ خدا کو یہہ لڑکا چاہئے تہا کافر ہوجاوے اور جو کسی اور نے
اوسکو کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا یہہ کافر ہوا مسئلہ اگر کسینے دوسرے پر ظلم کیا اور مظلوم نے کہا ای خدا
تو اوس سے مت قبول کر اگر تو اوس سے قبول کریگا مین نہ قبول کرونگا کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے کوئی کہ مین عذاب ثواب سے بیزار ہون کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے بغیر گواہون کے
نکاح کیا اور کہا کہ خدا اور رسول خدا کو گواہ کیا مینے یا فرشتہ کو گواہ کردیا مینے کافر ہوجاوے مسئلہ
اور مجمع النوازل سے لایا ہے کہ اگر کہا کہ فرشتہ داہنے ہاتہہ اور بائین ہاتہہ والے کو گواہ کیا مینے کافر
ہووے اگرچہ نکاح صحیح ہووے مسئلہ اگر کسی جانور نے آواز دی اوسپر اوسنے کہا کہ بیمار
ہوجاوے گا یا غلہ گران ہوگا یا جانور کی آواز کرنے سے سفر سے باز رہا اوسکی کفر مین اختلاف ہے مسئلہ
اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین تجکو ہمیشہ ہمیشہ یاد کیا کرتا ہون بعضون نے کہا کہ کافر ہوجاوے اگر کہا
کہ خدا جانتا ہے کہ مجکو تمہارے غم اور خوشی ایسی ہے جیسے میری ذات کی غم اور خوشی اسمین بعضون
نے کہا کہ اگر اوس شخص کی بہلائی برائی پر اپنے جان اور مال سے ایسی کوشش کرتا ہے جیسے اپنی
بہلائی برائی پر کافر ہووے مسئلہ اگر کہے قسم خدا کی اور سر تیرے کی قسم کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہا اسنے کہ رزق خدا سے ہے پر بندے سے اوسکا ڈہونڈنا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے جو فلانا شخص نبی ہووے تو مین اوسپر ایمان نہ لاؤن یا کہے جو خدا مجکو نماز پڑہنے کا حکم
کرے نماز نہ پڑہونگا یا کہے اگر قبلہ اسطرف کو ہوجاوے تو اسطرف کو نماز نہ پڑہونگا مین کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر حقارت کسی پیغمبر کی کریگا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنا
کرتے تہے دوسرا کہے پس تو ہم سب جولاہے ہوئے یہہ دوسرا آدمی کافر ہوگیا مسئلہ اگر کہے
جو آدم علیہ السلام گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت ہوتے کافر ہوجاوے مسئلہ ایک شخص نے کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تہے دوسرا بولا کہ اسطرح کرنا ادب کے خلاف
ہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا ناخون ترشوانے سنت ہین دوسرا بولا کہ مین
اسکو نہین کرتا اگرچہ سنت ہے کافر ہووے اگر کہے کہ سنت ہمارے کس کام آوے
کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے امر بالمعروف کیا دوسرے نے کہا یہہ کیا شور وغل
مچا رہا ہے تو اگر یہہ بات بروجہ رد کے کہے کافر ہوجاوے اور فتاوے سراجی مین کہا ہے
جو قرض مانگنے والا کہے اگر تو خدائے جہان ہے تو بہی لونگا مین تجہسے لینے قرض اپنا تو کافر
ہوجاوے اور اگر کہا جو تو پیغمبر ہے مین تو لونگا تجہسے اپنا قرض تو کافر ہوویگا مسئلہ اگر کوئی
کہے کہ خدا کا حکم ایسا ہے دوسرا کہے کہ خدا کے حکم کو مین کیا جانون کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کسی نے فتوے کی طرف دیکہکر کہا کہ یہہ فتوے کیا پروانہ لایا ہے پس اگر یہہ بات شریعت
کو سبک جانکر کہی ہے تو کافر ہوگیا مسئلہ اگر کسینے کہا کہ شرع کا حکم ایسا اور ایسا ہے

دوسرے نے زور سے ڈکار لی اور کہا کہ یہہ شریعت کو چاہئے کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کسیکو
کہا کہ تو نے فلانے سے صلح اور ملاپ کر لے اوسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرلون پر اوس سے نملون
کافر نہین ہوتا کیونکہ وہ شخص بیان کرتاہے کہ صلح اوس سے میری ایسی بعید ہے جیسے بت کا سجدہ
اگر کوئی فاسق صالحونکو کہے کہ تم آؤ مسلمانی دیکھو اور اس سے مجلس فسق کی طرف اشارہ کرے
کافر ہو جاوے مسئلہ اگر شراب پینے والا کہے اوسکو خوشی ہوجیو جو ہماری خوشی سے خوش ہے
ابوبکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہووے مسئلہ اگر عورت کہے لعنت او پر شوہر دانشمند کے
ہوجیو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا جب تک کہ حرام پاؤنین حلال کے پاس کیون
پھٹکون کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے اپنی بیماری مین کہا جو چاہے تو مجکو مسلمان مار اور جو
چاہے تو کافر مار کافر ہو جاوے مسئلہ فتاوی سراجی مین لائے ہین کہ اگر کسی نے کہا روزی
مجیر فراخ کر یا مجپر ظلم ست کر ابونصر نے اوس شخص کے کفر مین توقف کیاہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ
کافر ہوا کیونکہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کہنا کفر ہے مسئلہ ایک آدمی اذان کہتاہے دوسرے نے
کہا جھوٹ کہا تو نے کافر ہووے مسئلہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی عیب لگایا آپکے
موی مبارک کو مویک یعنے چھوٹا سا بال حقارت سے کہا کافر ہو جاوے مسئلہ اگر
کوئی پادشاہ ظالم کو عادل کہے امام منصور ماتریدی نے کہا کہ وہ کافر ہو جاتاہے اور امام ابو القاسم
نے کہا کافر نہین ہوتا کیونکہ کبھی تو عدل کیا ہو گا مسئلہ فتاوی حمادی اور سراجی مین
کہاہے جو کوئی اعتقاد کرے کہ خراج وغیرہ خزانہ پادشاہی ملک بادشاہ کی ہے کافر ہو جاوے
مسئلہ فتاوی سراجی مین لکہاہے اگر کسی نے کہا کہ تو علم غیب رکہتاہے اوسنے کہا کہا ہو
مین کافر ہوا مسئلہ اگر کسی نے کہا ہر کہ خدا تعالی مجکو بے تیرے بہشت مین لیجاویگا تو مین نجاویگا
اصح یہہ ہے کہ کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے کہا مین مسلمان ہون دوسرا بولا لعنت خدا کی
تجپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہو جاوے اور جامع الفتاوی مین لایاہے کہ اظہر یہہ ہے کہ وہ کافر
ہووے مسئلہ فتاوی سراجی سے کہاہے کہ جو کوئی کہے کسیکو اگر فرشتے یا پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس روپیہ نہین ہے تو مین یقین نہ لاؤنگا اونکا تو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے
کو کہا ای کافر اوسنی کہا اگر مین ایسا ہوتا تو تیری صحبت کاہیکو کرتا بعضے کہتے ہین کہ کافر ہو گیا
اور بعضے کہتے ہین نہین مسئلہ اگر کوئی کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر ہووے
کیونکہ اوسکی مراد اوسکی دوری ہوئی ہے مسئلہ اگر ایک نے دوسرے کو کہا کہ نماز پڑھ اوسنے
جواب دیا تو نے تو اتنی نمازین پڑھین تیری کیا ہاتھ لگا یا یون کہا کہ مینے بہتیری نمازین پڑھ ڈالین
کیا ہاتھ مین آیا کافر ہو گیا مسئلہ اگر ایک نے دوسرے کو کہا تو کافر ہوا اوسنے جواب دیا کہ
کافر ہی سہی پس کافر ہوا وہ مسئلہ اگر کہا کسی نے کہ مجکو عورت کی زیادہ محبت ہی خدا تعالی سے
پس وہ کافر ہوا اور اوسکو توبہ کرنی چاہیئے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح کرے مسئلہ اگر کافر نے مسلمانکو کہا

که مسلمانی مجهکو سکهلا تو مین تیری پاس مسلمان هو جاوٗن جواب یا که پهیرتا فلانے قاضی یا عالم پاس پهونچے تو وه تجهکو سکهلا دی جب وهان تو مسلمان هوویگا صحیح یهه هی که کافر هووے اور جو واعظ کهی شخص مذکور کافر کو تو فلانے دن میری مجلس مین اسلام لا دی تو فتوی اسپر هے که کافر هو جاوی مسئله اگر کهے که مجهکو بازی نے روزی اور نماز سے جلدی پکڑا کافر هو جاو مسئله اگر کهے تو اتنی نماز مت پڑها کر تو بے نماز کیا هی مزه پاوی تو کافر هو جاوی مسئله اگر کهے عقلمندونکا کام وه هی اور کافرونکا کام یهی وهی کافر هو جاوی گا اور جو یهه بات کسی عالم معین کو کهے کافر هووے مسئله اگر دعا مین کها ای خدا اپنی رحمت مجهسے دریغ مت کر یهه الفاظ کفر هے مسئله اگر ایک شخص نے عورت کو کها مرتد هو جا تو اپنے خاوند سے تو جدا هو جاوے پس کهنے والا کافر هو جاویگا مسئله راضی هونا کفر کرنے لئے اور واسطے غیر اپنے کے کفر هے اور صحیح یهه هے اگر کفر کو قبیح جانکر دشمن اپنے کو چاهے که یهه کافر هو جاے تو اس رضا سے کافر نهووے مسئله اگر آرزو کرے اور کهے کاشکے زنا یا قتل ناحق حلال هو کافر هو جاوے اور اگر آرزو کرے اور کهی کاشکے شراب حلال هوتی یا روزی رمضان کے فرض نهوتے کافر نهووے جو کوئی کهے که خدا جانتا هی یهه کام مینے کیا حالانکه وه کام اوسنے کیا هی صحیح قولین مین کافر هو جاوے گا اور امام سرخسی سے منقول هے که اگر وه قسم کهانے والا اعتقاد کرے اس بات کے جهوٹ کهنے مین کفر هے اور پهر جهوٹ بولے کافر هو جاوے گا اور اگر کفر کا اعتقاد نرکهتا هو گا تو کافر نهی هو گا اور فتوی حسام الدین کا اسپر هے مسئله امام طحاوی نے کها که ایمان سے وه چیز خارج کردیتی هے جسمین انکار پایا جاوے اوسچیز کا جسکا ایمان لانا ضرور هے مسئله امام ناصر الدین نے کها جسمین ردت یقینی هو اوس چیز کے ظاهر هونے سے حکم ردت کا دیا جاویگا اور جسکی ردت مین شک هو اوسپر حکم ردت کا نچاهئیے دینا کیونکه جو بات یقینی اور ثابت هی وه شک سے زائل نهین هوتی حال آنکه الاسلام یعلو ولا یعلی یهی هی اور مسلمان کے کافر کهدینے مین جلدی نکرنی چاهئی حالانکه علماء نے فتوی دیا هے اوس شخص کے اسلام کا جو جبر سے کفر کا کلمه بولے مسئله تاتارخانی مین ینابیع سی کها هے که ابو حنیفه رح نے فرمایا که نقل کفر کی کفر نهووے جب تک که عقیده اوس کفر کا نه سمجهے مسئله محیط اور ذخیره مین کها هے مسلمان کافر نهین هوتا مگر جب که قصدا کفر کرے + مسئله مضمرات مین نصاب اور جامع اصغر سے کها اگر کسی نے کلمه کفر کا قصدا کها پر عقیده اوس کفر کا نکیا تو بعضے علماء کهتے هین که یهه کافر نهو گا کیونکه کفر اعتقاد سے تعلق رکهتا هے اور بعضون نے کها که کافر هو جاتا هے که یهه رضا ہے اوسکی ساتهه کفر کے مسئله اگر کسی جاهل نے کفر کا کلمه کها اور وه نهین جانتا که یهه کلمه کفر هے تو بعضون نے کها هے کافر نهووے اور جهل عذر هے اور بعضون نے کها هے کافر هو جاوے که جهل عذر نهین مسئله مرتد هو جانے ایک

کی میان بیوی مین سے نکاح اوسیوقت باطل ہوجاتا ہی قاضی کے حکم پر موقوف نہین ہی یہہ روایت ملتقی کی ہے مسئلہ اگر کسی نے ٹوپی آتش پرستون کی سی یا ہنود ونکا ساکپڑا پہنا تو بعضے علما نے کہا ہے کہ کافر ہوجاوے اور بعضون نے کہاہے کہ کافر ہووے اور بعضی متاخرون نے کہا ہی اگر بضرورت پہنے کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے جنیؤ باندہا قاضی ابوحفص نے کہا کہ اگر یہہ واسطے خلاصی پانے کفار کے ہاتہہ سے باندہا تو کافر ہووے اور جو تجارت کے فائدہ کے لئے کیا ہے تو کافر ہوجاویگا مسئلہ مجوسی نوروز کے دن اکٹھے ہوتے ہین یا ہندو دوالی ہولی کے دن خوشی کرین اور کوئی مسلمان کہے کہ یہہ انہون نے کیا اچہی بات رکہی ہے کافر ہوجاوے مسئلہ مجمع النوازل سے لایا ہے کہ ایک آدمی نے ارتکاب گناہ صغیرہ کیا پس کہا اوسکو دوسرے نے کہ توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جس سے توبہ کرون کافر ہووے مسئلہ اگر صدقہ دیا مال حرام سے ثواب کی امیدواری پر کافر ہوجاوے مسئلہ اگر فقیر جانتا ہے کہ اسنے حرام سے خیرات دی ہے پس اوسپر اوسکے لئے دعا کی اور خیرات دینے والے نے آمین کہی کافر ہووے مسئلہ ایک فاسق شراب پیتا تہا اور اوسکے رشتہ دارون نے آن کر اوسپر درہم نثار کئے یا مبارکبادی دی دونون صورتون مین دونو کافر ہونگے مسئلہ حلال جاننے لواطت اپنی بیوی کے سے کافر نہین ہوتا اور اپنی بیوی کے غیر سے لواطت کرنیکو حلال جانے تو کافر ہوجاوے مسئلہ حلال جاننا جماع کا حیض کے حالت میں کفر ہے اور حالت استحاضہ مین بدعت ہے کفر نہین مسئلہ خزانہ مین کہا ہے کہ ایک شخص منبر پر جگہہ بیٹہا اور آدمیون نے اوس سے ازراہ تمسخر و استہزا اوسکے مسائل پوچہنے شروع کئے اوسنے بھی بطریق استہزا اونکے جواب دیے کافر ہوجاوے اور بلا جگہہ پڑہنا کچہہ شرط نہین ہے علوم دینی کی ازدرے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ علم کی مجلس کیا کام یا جو عالم کہا کرتے ہین کون اونکو کر سکتا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے میان مجلو تو ہا ہے علم کس کام آئے گا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے یہہ جو علم سیکہتے مین یہہ کہانیان ہین یا مکر و فریب یا کہے مین دانشمندون کے حیلے نہین مانتا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے میرے ساتہہ شرع کے پاس چلو اوسنے کہا کہ کوئی پیادہ میرے لئے لا جب چلونگا کافر ہوجاوے اور اگر کسی نے کہا کہ قاضی کے پاس چلو اوسنے کہا کہ اوسکا پیادہ لا کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے ایک کو کہا کہ نماز جماعت سے پڑہ اوسنے کہا ان الصلوة تنہی کافر ہووے مسئلہ ایک شخص نے قرآن کی آیت کو پیالی مین کہا اور اوس پیالی کو پانی سے بہر دیا اور کہا کأسا دہاقا کافر ہووے مسئلہ اگر درحق باقی کے جو دیگ مین رہ جاوے کہے والباقیات الصالحات کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے کافر ہوجاوے اور یہی حکم ہے اوسکا جو بسم اللہ کہکر حرام کہانا کہاوے مسئلہ اگر رمضان آیا اور اسنے کہا کہ بار غم سر پر آیا کافر ہوجاوے

مسئلہ اگر کہا جاوے کہ آؤ فلانے کو امر بالمعروف کرین ہم اوسنے جواب مین کہا کہ اوسنے میرے ساتھہ کیا کیا ہے جو اوسکو امر بالمعروف کرون مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایک نے مدیون سے کہا کہ زر مرا دنیا ہے مین دیدے کیونکہ آخرت مین زر نہین ہوگا اوسنے جواب مین کہا کہ دس اور دے وے لیکن مجھہ سے آخرت ہی مین لے لیجیو وہان دیدونگا کافر ہو جاوے مسئلہ پادشاہ کو جو عبادت کا سجدہ کرے باتفاق کافر ہو جاوے اور اگر بقصد تحیہ کے کرے مثل سلام کرنیکے تو اسمین علماء کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا ہے کہ کافر ہو وے اور مؤید الدرایہ شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ سجدے باجماع جائز نہین ہین مسئلہ جو کوئی ذبح کرے بتون کے نام پر یا گورون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور گہورون پر اور مانند انکے پس ذبح کرنیوالا مشرک ہے اور اوسکی عورت بہی اوس سے جدا ہو جاویگی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار کا حکم رکہتا ہے مسئلہ دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا ہے جو کوئی کافرون کے عید کے دن جیسے نوروز مجوس کے اور ایسی ہی دیوالی دسہرے ہندون کے مین نکلے اور ساتھہ کافرون کے شریک ہوکر کہیل کود مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایمان لانا حالت یاس کا مقبول نہین ہے اور توبہ ناامیدی کی صحیح یہہ ہے کہ مقبول ہے مسئلہ شرح مقاصد مین کہا ہے جو کوئی حدوث عالم کا یا حشر اجساد یا علم جزئیات اور مانند اسکی کا کہ ضروریات دین سے ہے انکار کرے باتفاق کافر ہو وے اور عقائد کے مسائل مین رافضی اور خارجی اور معتزلہ وغیرہ جو فرقے اسلام کا دعوے رکہتے ہین خلاف رکہتے ہین سنت کے بخلاف اہل سنت کے اعتقاد رکہتے ہین اونکے کافر کہنے مین علما اختلاف رکہتے ہین مسئلہ علامہ علم الہدے نے بحر المحیط مین کہا ہے جو ملعون شخص جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دشنام دیوے یا اہانت کرے یا کسی امر کی امور دین اونکے سے یا صورت مبارک اونکی کی یا کسی وصف کی اوصاف شریفہ اونکے سے عیب کرے خواہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ از راہ ہزل کے کرے وہ شخص کافر ہے واجب القتل توبہ اوسکی مقبول نہین اور اجماع امت کا اسپر ہے کہ بے ادبی اور استخفاف ہر شخص کا نبیون مین سے کفر ہے خواہ کرنے والا اوسکا حلال جانکر اوسکا مرتکب ہو یا حرام جانکر مسئلہ یہہ جو رافضی کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف سے بعض احکام الٰہی کو نہین پہونچایا یہہ کفر ہے انتہی

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ تحقیق متقی بیچ باغون اور نعمتون کے ہونگے خوشحال بسبب اوسکے کہ نعمت دی اونکو پروردگار اونکے نے اور بسبب اوسکے کہ نگاہ رکہا اونکو عذاب دوزخ سے ۵ فکہ ۵ جو ڈر والے ہین باغون مین ہین اور نعمت مین میوے کہاتے جو دیے اونکے ربنے اور بچایا اونکو رب نے دوزخ کی مار سے ۵ مو ۵ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ کہاؤ اور پیو گوارا بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تہے تم ف کہاؤ اور پیو جو کہ بدلا اوسکا جو کرتے
تہے تم موضح **تفسیر** یقال لہم یہلے کلمے کے مقدر ہے یہہ مقولہ جنت کے نگہبانونکا ہوگا جنتیون کے لئے
مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ○ تکیہ لگائی ہوی تختون پر برابر ایکدوسرے
کے بچہائی ہوے اور بیاہ دین ہم اونکو ساتہہ حورون کشادہ چشم کے ف تکیہ لگائے بیٹہے تختون پر برابر بچہی قطار اور بیاہ دین
ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکہون والیان موضح **تنبیہ** بعد ذکر دوزخیون کے ذکر جنتیون کا فرمایا
تا لوگ اون باتون کو سمجہین کہ دوزخ مین داخل ہونیکے ہین اور کرین وہ کام کہ جنت مین داخل ہونیکا باعث ہین اسلئے کچہہ حدیثین جنت کی خوبیونکی
لکہی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ
رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ
متفق علیہ یعنی طیار کین مینے اپنی نیک بندون کے لئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکہہ نے اونکی ذاتون کو دیکہا اور نہ کسی
کان نے اونکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دلپر پس پڑہو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و
تصدیق اوسکی مین آیت کو فلا تعلم نفس الخ یعنے پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہے اور
رکہی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون قسم اوس چیز سے کہ سبب ٹہنڈی آنکہہ اونکی کی ہے ف اور
فرمایا جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنے تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچہہ
دنیا مین ہے ف اور فرمایا مَنْ یَّدْخُلِ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ الخ یعنے جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا چین مین رہیگا اور محتاج
نہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار و ثبات ہے
تغیر اور تبدیل اور خرابی اوسمین نہین ہے ف اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکہینگے بالاخانہ والون کو اپنے اوپر جیسیکہ
دیکہتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنے باقی رہا ہوا افق
مین بعد پہیلنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور یہہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور
تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا مرتبہ بعضون کا بلند اور قریب بعضون کا پست عرض کیا صحابہ
نے یا رسول اللہ یہہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہون گے کہ نہین پہنچیگا اون منازل و مراتب
کو کوئی غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بہی یعنے اولیا بسبب متابعت
و محبت اونکے قسم ہے خدا کی پہنچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچ جانا پیغمبرون کو نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نے ف اور فرمایا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ رواہ مسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالے فرماویگا
بہشتیون کو اور پکاریگا کہ اے بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم رب
ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری ہی قبضہ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہے دیوے
تو پس فرماویگا اللہ تعالے آیا راضی ہوے تم یعنے مجہسے کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے کہ نہ راضی ہوین
ہم اے پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو اپنی مخلوقات
مین سے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی مینے پس کہینگے اے پروردگار کونسی
چیز بہتر ہے پس فرماویگا اللہ تعالے عنایت فرماؤن گا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا مین تمپر

بعد اسکے کبہی **ف** جب مولے بندی سے راضی ہوا تو تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار
بہی اثر و نتیجہ اسیکا ہے اول پوچہا اونسے کہ ایا راضی ہو مجہسے جب رضا اونکی اوسکے جناب سے حاصل ہوئی تو رضا اپنی اوس
اوپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضای مولی تعالی کی بندی پر رضا بندی کی ہے مولی سے اپنی حال
مین نگاہ کر کہ اگر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی توجان کہ وہ بہی تجہہ سی راضی ہی صحابہ ؓ بحث تفتیش کرتی
تہی کہ کیونکہ پہچانین ہم کہ حق تعالی ہم سے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اوسپر اگر ہم اوس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی
ہم سی راضی ہے بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونپر دائم و ہمیشہ ہے بالا۔ اسی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا
اللہ تعالی کی بزرگتر ہے بہت سی اور اوسچیز سے کہ اوسمین ہے جیسا کہ فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنے تہوڑی سی رضامندی
اللہ کی بہت بڑی چیز ہے چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اَللّٰھُمَّ اَرْضِ عَنَّا وَارْضِنَا عَنْکَ ۔ **ج** وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَمَآ اَلَتْنٰھُمْ مِّنْ عَمَلِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ کُلُّ امْرِیٍٔ
بِمَا کَسَبَ رَھِیْنٌ ۝ اور جو لوگ ایمان لائی اور پیروی اونکی کی اونکی اولاد نے ایمان مین پہنچا دینگے ہم اونکے پاس
اونکی اولاد کو اور ناقص نہین کرینگے ہم اونکو جزا عمل اونکے سے کچہہ ہر مرد ساتہہ اوسچیز کے کہ عمل کیا گرو رہن ہوگا **ف**
اور جو یقین لائی اور اونکی راہ چلی اونکی اولاد ایمان سی پہنچا دیا ہمنے اون تک اونکی اولاد کو اور گہٹایا ہمنے اونسی اونکا
کیا کچہہ ہر آدمی اپنی کمائی مین پہنسا ہی **تفسیر** نیکون کی اولاد کو یہہ فائدہ ہی اگر ایمان رکہین اور اونکی راہ چلین تو
اونکی درجی مین پہنچین نیکونکا عمل اونکو بانٹ نہین دیں پر اونکی خوشی کو اونپر مہر کی اور اونکی راہ نہ چلین تو جیسی اور **موضح**
ناقص نہین کرینگے ہم یعنے بسبب لاحق کرنے فرزند اونکی باپونکی درجہ مین اگرچہ فرزند عمل مثل باپون کی
رکہتی ہون نقصان جزای عمل باپون کے نہین لاوینگے ہم اور یہہ محض فضل ہے اوسلئے ایک بزرگ فرماتی ہین
کہ ایمان و عمل بہشت کے لئے ہین اور درجات بہشت کے لئے علت نہین ہے فضل ایزدی پر موقوف ہین اور امام
رازی نے کہا کہ ہرچند وعدہ بندی سے اعمال پر ہے لیکن اصل فضل الہی ہی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اعمال ہماری اور جزای اعمال
ہماری سے کیا ہے سو تا فضل نباشد نشود کار تمام + او معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ مومنونکی اولاد کو بہشت مین اور درجات
بہشت مین باپون کے برابر کر دینگا اگرچہ اولاد کے عمل مثل عمل باپون کے نہون اور یہہ بسبب تکریم باپون کے ہے تا
آنکہین اونکی ٹہنڈی ہوان اور بقول بعض کے یہہ وعدہ چہوٹی اولاد کے حق مین ہے کہ بسبب بزرگی باپون کے درجات
کو پہنچینگے اگرچہ عمل نکئے ہون گے اور بڑی اولاد بسبب ایمان اپنی کے درجات کو پہنچینگے اور مقرر ہے یہہ بات کہ
چہوٹی اولاد کے لئے حکم اسلام کا ہے باتباع ایک کے مان باپون مین سے اور کہا ہی علماء نے کہ اس آیۃ مین خبر
دی ہی جمع کرنے مومنون کے اولاد کے باپون کے ساتہہ بہشت مین اور درجات اونکی مین تا مومن خوش ہوا
جیسا کہ دنیا مین خوش ہوتے تہے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ ذُرِّیَّۃَ الْمُؤْمِنِ فِیْ دَرَجَتِہٖ
وَاِنْ کَانُوْا دُوْنَہٗ فِی الْعَمَلِ لِتَقَرَّ بِھِمْ عَیْنُہٗ یہہ پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ
پوچہا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حال دو فرزند اونکا کہ کفر کی حالت مین مر گئے تہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عیر سے
تہی فرمایا علیہ السلام نے کہ وہ دونوں فی النار ہین جب دیکہی حضرت نے کراہت خدیجہ کے چہرہ مین فرمایا حضرت نے اگر دیکہتی تو مکان
اونکا تو دشمن رکہتی اونکو کہا خدیجہ نے پس فرزند میرا آپسے یعنی اوسکا کیا حال ہے فرمایا فی الجنۃ پہر فرمایا رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم نے وان المؤمنین واولادہم فی الجنۃ وان المشرکین واولادہم فی النار پہر پڑہی آپنے یہہ آیۃ والذین
آمنوا واتبعتہم الخ رواہما فی المعالم اور بعضی روایتون مین مغفرت مشرکون کی چہوٹی اولاد کی بہی مذکور ہی اور امام
اعظم بیچ عذاب و ثواب چہوٹی اولاد مشرکون کے توقف رکہتے ہین اور بعضے عالم کہتے ہین کہ بہشت مین جاوین گے
اور خادم مومنون کی اولاد کے ہونگے اور بعضون کے نزدیک دوزخ مین جاوینگے واللہ اعلم گرو مین ہوگا موافق کردار
اپنے کے جزا پاویگا مومن بہشت مین اور کافر دوزخ مین جاویگا **مجمد معاد** قولہ الحقنا بہم ذریتہم
ذریات یہان صادق آتا ہی باپون اور بیٹون پر پس مومن جبکہ ہون عمل کثیر لاحق ہونگے اوس سے وہ کہ کم ہون اوس
سے عمل مین باپ ہون یا بیٹے اور یہہ منقول ہے ابن عباس وغیرہ سے اور لاحق ہین ساتہہ ذریت نسبی کے ذریت
سببی کہ وہ سبب محبت ہی پس اگر ہو ساتہہ محبت کے حاصل کرنا علم یا عمل کا تو بہت ہی خوب ہون گے پس
ہوگی ذریت افادہ کی مانند ذریت ولادت کے آہ خطیب اور قرطبی مین ابن عباس سے منقول ہے اگر ہون باپ
بلند تر درجہ مین اوٹہا دیگا اللہ بیٹونکو باپون کے درجونمین اور اگر ہون گے بیٹے بلند تر درجہ مین اوٹہا دیگا
اللہ تعالے باپونکو بیٹون کے درجونمین پس باپ داخل مین اسم ذریت مین مانند قول اللہ تعالے کے وآیۃ لہم
انا حملنا ذریتہم فی الفلک المشحون اور ابن عباس سے یہہ بہی منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ
داخل ہونگے جنتی جنت مین تو پوچہیگا کوئی اونمین سے حال اپنے ماباپ اور بیوی کا اور فرزند کا پس کہا جاویگا
کہ اونہون نے نہین پایا وہ درجہ کہ تونے پایا پس کہیگا وہ ای رب میرے مینے عمل کئے تہے اپنے لئے اور اونکے
لئے پس حکم ہوگا کہ ملادو اونکو ساتہہ اسکے گرو مین ہے یعنے گروی رکہا گیا ہے یعنے اللہ تعالے کے پاس پس
اگر اچہے عمل کئے چہٹا یا اپنے نفس کو جیسا کہ چہٹایا جاتا ہے مرہون یعنے گروی کی چیز گروی رکہنے والے کے ہاتہہ سے
والا ہلاک کیا اوسکو یہہ تمثیل ہے گویا نفس بندہ کا گرو رکہا گیا ہے اللہ کے پاس عوض عمل اپنے کے کہ وہ مطالبہ
کیا جاویگا ساتہہ اوسکے جیسا کہ گروی رکہتا ہے آدمی اپنی غلام کو بدلے دین کے کہ اوسپر ہوتا ہی پس اگر عمل اچہے
کئے موجب حکم اسکے چہٹایا اوسکو پس عمل صالح بمنزلہ دین کے ہے کہ ثابت ہی مومن پر اسلئے کہ وہ مطالبہ کیا
جاویگا ساتہہ اوسکے پس بنا بر اسکے ہوگی مراد بالکسب سے بہ نسبت خیر کے وہ چیزین کہ حکم کیا ہی اور تکلیف
دی ہے اونکی کرنے کی اللہ نے اور بہ نسبت شر کے گناہ ہی کہ کرتا ہے بالفعل اور خازن مین ہے کل امرئ سے
کافر مراد ہی کہ بسبب کرنے شرک کے گرو رہے یعنے محبوس بسبب عمل اپنے کے دوزخ مین اور مومن نہین ہوگا
بحسب قول اللہ تعالے کے کل نفس بما کسبت رہینۃ الا اصحاب الیمین ۲۵ حمل تنبیہ سبحان اللہ جہی معلوم ہوا
ہوکہ لا اوالیکہ ہی فائدہ دین اور اور دنکو ہی اور اخیر آیۃ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا نفس بمنزلہ غلام گروی اللہ تعالی کے پاس اگر خوب اطاعت
وخدمت بجا لایا چہٹکارا پایا والا ہلاک ہوا اسیلئے اکابرین نہایت غمگین رہتے تہے اور روتی رہتے تہے اپنی تقصیرات پر کہ ہائے پیدا
ہوئی تہی ہم بندگی رب کے لئے کہ فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور کیسے قاصر ہی ہم اوسکی بندگی سے حضرت
عمر رض کے چہرہ پر دو خط سیاہ تہے بسبب جاری ہونے آنسوون کے اور ایساہی حال تہا عبد اللہ بن عباس اور عمر
بن العبد العزیز اور یزید رقاشی اور فضیل بن عیاض اور بشر حافی اور معروف کرخی رضی اللہ عنہم کا اور یزید رقاشی
جب داخل ہوتے اپنی گہر مین روتے اور جب سامنے لایا جاتا اونکے کہانا روتے اور جب بیٹہتے اپنے مسلمان بہائیونکی

پاس روتی اور رولاتی اونکو اور کہتی کہ نہین پیدا کی گئی ہی آگ مگر مجھ جیسے کے لئے اور تہی عمر بن عبد العزیز انکو دیر تک سے تر
رہتی اور دوڑتے پہرتے گہر مین گہبرائی ہوئے اور چیختی رہتی صبح تک اور اکثر گر پڑتے غش کہا کر اور تہین رابعہ عدویہ
روتین اسطرح کہ بہیگتے آنسو اونکی گرد اونکے یہانتک گمان کرتا آنیوالا کہ یہہ پانی وضو کا ہی اور کعب احبار رضی اللہ
عنہ کہتی تہی اگر رووں مین خوف الہی سی یہانتک کہ نکلے میری آنکہہ سی ایک قطرہ بہت محبوب ہے نزدیک میرے اس سے کہ تصدق
کرون مین ایک پہاڑ سونیکا اسحالمین کہ سخت دل ہوون مین اور علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ علامت صالحین
کی زردی رنگ کی ہی اور چندہاپن آنکہونکا اور خشکی ہونٹونکی ہی یعنی بسبب محنت شب بیداری کی اور روزونکے اور گہبراہٹ کے
اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ نہین ہے رونا رونا آنکہونکا بلکہ رونا رونا دلکا ہے اسلئی کہ کبہی آدمی کی آنکہین
روتی ہین اور دل اوسکا سخت ہوتا ہی تنبیہ المغترین وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ
اور پی در پی عطا کرینگے ہم اونکو میوہ اور گوشت اوس جنس سے کہ طلب کرین ۱۲ فتح اور پیلگا دی ہمنی اونکو میوے
اور گوشت جس چیز کا جی چاہئے ۱۲ موضح تفسیر طلب کرین اگرچہ صریح طلب نکرین ۱۲ ج ۱۲
يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ایکدوسرکے ہاتہہ سے لینگے وہان پیالہ شراب کا نہ بیہودہ گوئی
ہوگی اوسمین اور نہ گنہکاری ۱۲ فتح چہینتے ہین وہان پیالہ نہ بکنا ہی اوس شراب مین اور نہ گناہ مین ڈالنا موضح
تفسیر لینگے از راہ لذت اور انس کے یک لینگے بعض اونکے بعض سے اور وہ مومن ہین اور بیبیان اونکی اور خادم اونکے جنت
مین اور لغو اوس کلام کو کہتے ہین کہ نہ نفع ہو اوسمین اور نہ ضرر اور نہ گنہکاری مانند شراب دنیا کی کہ گالی گلوچ بکتی
ہین اور بعض نے کہا کہ نہین گنہکار ہونگی اوسکے پینے مین ۱۲ جمل بحر معالم وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ
لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور آمد و رفت کرینگے گرد اونکے یعنی خدمت کی لئے چند نوجوان ملک اونکی گویا
وہ نوجوان موتی پوشیدہ مین ۱۲ فتح اور پہرتی ہین اونکے پاس چہوکرے اونکے گویا وہ موتی ہین غلاف
مین دہرے ۱۲ موضح تفسیر مثل موتی کے ہونگے صفائی اور سفیدی مین پوشیدہ ہین یعنی سیپ مین
اسلئے کہ وہ موتی بہت اچہا اور صاف ہوتاہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ مین وہ ہوگا کہ
پکاریگا خادم کو اپنے خادموں مین سے پس جواب دینگے اوسکو ہزار خادم دروازی پر سے لبیک لبیک یعنے
حاضر حاضر ۱۲ معالم عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ نہین ہوگا کوئی اہل جنت مین سے مگر کہ سعی کرتے ہونگی
اوسکی خدمت مین ہزار غلام اور ہر غلام علیحدہ علیحدہ کامون پر مقرر ہونگے اور یہہ بہی آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ خادم جب ایسے موتی ہونگے ہو تو مخدوم کا کیا حال ہوگا فرمایا فضیلت مخدوم کی خادم پر ایسی
ہوگی جیسی چودہوین رات کی چاند کی فضیلت ساری ستارون پر تو تبیان مین ہی کہ کہا حسن بصری رضی
نے کہ لڑکے اولاد مشرکون کے غلمان اہل جنت کی ہونگے اور لڑکیان اونکی حور عین ہین اور اولاد مومنونکی
اپنی باپون کے ساتہہ اوسی صورت پر ہونگے کہ دنیا مین تہی انتہی اور قرطبی مین ہے کہ آمد و رفت کرینگے غلام
اونکے لیکر میوے اور تحفے اور طعام اور شراب دلیل اوسکی یہہ ہی يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۱۲ و
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۱۲ پہر کہا ہی بعض نے کہ غلمان لڑکے اونکے ہین خوردسال پہلے انکے مرے تہی
پس ٹہنڈی کریگا اللہ تعالی آنکہین اونکی اونسی اور بعض نے کہا کہ وہ غلمان جنت ہی مین پیدا ہون گے کہا

ف فرزندان مومن ... از ... مومن مع ... علے الکمال ... منقول است ... ۱۲
ف ... اوسکا ... ۱۲
ف ... ۱۲

اٹھینگے کہ وہ بُری نہین ہونیکے بہی **مجمل معاً** وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ۝ اور متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر آپسمین پوچھتی ہوی کہا
تحقیق ہم تہی پہلی اس سے دنیا مین اپنے گہر کے لوگون مین ڈرتے تہے **فے** اور موہنہ کیا اونکون نے دوسرون
کی طرف آپس مین پوچھتے بولے ہم تہے اپنے گہر مین ڈرتے رہتے رہتے **مو تفسیر** بعضے بعضون
سے پوچھینگے احوال اور اعمال اور رنج وخوف دنیاوی **بحر** پوچھینگے بعضے بعضون سے اوسحال سے کہ تہے
اوسپر دنیا مین قسم خیر وشر سے اورات پہنچے ان نعمتون کو ازراہ تلذذ اور اعتراف نعمت کے ڈرتے یعنی عذاب سے
سے مقصود ثابت کرنا خوف کا ہی تمام اوقات واحوال مین اسلئے کہ ہونا اونکا درمیان اہل اپنے کے مظنہ
تہا امن کا پس جب ڈرے اسحال مین تو ڈرنا اونکا سوای اسکے بطریق اولے ہوگا **ج جمل** فَمَنَّ اللّٰهُ
عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ۝ پس بہت
سی نعمت دی ہمکو خداوند نے اور بچایا ہمکو ہوا گرم کے عذاب سے تحقیق ہم پہلے اس سے یعنی دنیا مین عبادت کرتے
تہی اوسکو تحقیق وہ ہی احسان کرنیوالا مہربان **فتح** پہر احسان کیا اللہ نے ہمپر اور بچایا ہمکو لوؤن کے
عذاب سے یعنی دوزخ کی بہاپ بہی نہ لگی ہم اگے سے پکارتے تہے اوسکو بیشک وہی ہے نیک سلوک رحم والا
تفسیر سموم اصل مین ہوا گرم کو کہتے ہین جو داخل ہو مسامات مین اور یہان یہہ نام رکہا گیا آگ جہنم کا
اسلئے کہ وہ ایسیہی ہے اور ندعوہ کے معنے عبادت کرتے تہے ہم اوسکو فقط نہ غیر اوسکیکو یا معنے ندعوہ کے سوال کرتے
مانگتی ہم اوس سے بچاو آگ سے رحم والا یعنی بڑا رحم والا ہی کہ جب کوی عبادت کرے اوسکی ثواب دیتا ہی اوسکو اور جب مانگے اوس سے کچہہ دیتا
ہی **مدمجمل تنبیہ** آخر تیسرے رکوع سورہ فاطر مین اللہ تعالے نے مقولہ جنتیون کا
بیان فرمایا ہی کہ جب جنت مین داخل ہونگے تو یون کہینگے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ
لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝ غرض جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تعالے کی نعمتونکا شکر بجا لاوینگے
اور کچہہ حال اپنا پہلا دنیا کا یاد کرینگے کہ وہان طرح بطرح کے غمون مین گرفتار تہے وہ ہم سے دور کیے اور
ایسی ہی جگہہ مین اوتارا کہ یہان چین کرتے ہین کچہہ تکلیف نہین آرام ہی آیتہ سے معلوم ہوا کہ خوف
الٰہی ہی باعث داخل ہونے جنت کا ہے چنانچہ تنبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ اخلاق اکابرین کے سے یہہ ہی
ہی کہ بہت ڈرا کرتے تہے اللہ تعالیٰ سے ابتداء حال مین اور انتہاء حال مین لیکن حال انتہا مین خوف اللہ
تعالیٰ کی عظمت وبزرگی کا ہوتا ہی اور لوازم خوف سے ہونا ندامت کا ہے بالضرور ابتداء حال مین اور انتہا حال مین حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ
النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا اور حدیث مین ہے کہ نیکی پرانی اور نابود نہین ہوتی اور گناہ بہلایا نہین جاتا
اور دیان یعنے جزا دینے والا یعنے اللہ فنا نہین ہوگا پس ہو جیسا کہ چاہی کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ اور ابو سعید خدری کہتے
تہے کہ علامت سیاہی قلب کی تین چیزین ہین نہ پاوی تو ساتہہ گناہون کے خوف اور نہ طاعت سی خوشی
اور نہ نصیحت کا اثر ابو محمد مروزی رحمۃ اللہ فرماتی ہین کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ چیزون سی اقرار نکیا اپنی

گناہ کا اور نادم نہوا گناہ سی آور نہ ملامت کی اپنی نفس کو اور جلدی نکی توبہ پر اور نا امید ہوا اللہ کی رحمت سی
او آدم علیہ السلام نے عکس اسکے کیا پس سعید ہوئے وہ پانچ چیزون سے اقرار کیا اپنی گناہ کا اور نادم ہوی اوس
سے اور ملامت کی نفس کو اور جلدی کی توبہ پر اور نہ نا امید ہوی اللہ عزوجل رحمت سی اور حاتم اصم رضی اللہ
عنہ کہتے تہے کہ اگر نافرمانی کرے تو اپنے رب کی پس جلدی کر طرف توبہ اور ندامت کی اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر
تیرا دلسی بہت بڑا ہی اوس وزر سے کہ تیری معصیت مین ہی اور ابراہیم بن ادہم کہتے تہے کہ داخل ہونا میرا
دوزخ مین اسحالت مین کہ اطاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب زیادہ ہی طرف میرے اس سے کہ داخل ہون
جنت مین اسحالت مین کہ نافرمان تہا اللہ کا اور اوزاعی کہتے تہے قرابتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب
دیکہے اوسکو نہ دہوکا دے تجکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باوجود مخالفت تیری خصلت اور سیرت
اونکی سے کہ اونہون نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ
شَیْئًا اور احمد بن حرب کہتے تہے اَلَمْ یَاْنِ لِلْمُذْنِبِ اَنْ یَّتُوْبَ الخ یعنے کیا نہین وقت آیا گنہگار کے لئے توبہ
کرنیکا پس گناہ اوسکا دیوان مین لکہا ہوا ہے اور وہ کل اپنی قبر مین غمگین و بختی رسیدہ ہوگا اور اوس گناہ
کے سبب سے آگ کی طرف کہینچا جاویگا اور ابن عباس کہتے تہے کہ نہین لایق ہے عاقل کو کہ ایذا دی اپنے محبوب
کو پس لوگون نے مراد اس قول کی پوچہی کہا ایذا دیتا ہے آدمی اپنے نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنی کے اور جعفر
بن محمد کہتے تہے کہ جسکو نکالا اللہ تعالے نے ذلت معصیت سی غنی کیا اوسکو بغیر مال کے اور عزت دی اوسکو بغیر کنبے
کے اور انست دی اوسکو بغیر بشر کے انتہے اور بہت ایسی ہی حکایات درباب خوف الٰہی کے اور بچنی کے گناہ
سے اسی کتاب مین لکہی ہین اور اخیر آیۃ سے یہہ معلوم ہوا کہ پکارے تو اللہ ہی کو پکارے اور مانگے تو اللہ ہی
سے مانگے اور عبادت کرے تو اوسکی عبادت کرے اور مدد مانگے تو اوسکی مدد مانگے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہہ
آیۃ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اور دلالت کرتی ہے اسپر یہہ حدیث کہ ابن عباس کہتے ہین کہ تہا مین
پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ
تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ الخ یعنے ای لڑکے نگاہ رکہہ
حق اللہ تعالی کا یعنے رضامندی اوسکی طلب کر نگاہ رکہیگا تجہکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ
اللہ کو اور قریب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگے تو کچہہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد
مانگ اللہ ہی کی اور جان کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہووین اوپر سے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے
تجکو مگر ساتہہ اوس چیز کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون تیرے ضرر پہنچانے پر کسی چیز کر تو مضرت نہین پہنچاوینگے تجکو مگر
ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اوٹہائے گئے قلم اور خشک کئے گئے صحیفے جنتی اور دوزخیونکا
بیان فرما کر اب فرماتے ہین حضرت کو کہ نصیحت کرنے پر تم قائم رہو تا لوگ مستحق جنت ہون اور دوزخ سے
بچین کسی کے بدکہنے پر خیال نکرو فَذَکِّرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاھِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ○ ای محمد
پس نصیحت کر نہین ہے تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے کاہن اور نہ دیوانہ ف اب تو سمجہا اپنے رب
کے فضل سے پریون والا نہین اور نہ دیوانہ ﴿موضح القرآن﴾ تفسیر نصیحت کر یعنے ہمیشہ قائم رہ اوپر نصیحت کر

مشرکون سکے اور نہ رجوع کرا وس سے بسبب کہنے اونکے کے تہلو کاہن و دیوانہ کاہن وہ ہی کہ خبر غیب کی دیے بدون اسکے کہ خدانے اوسکی خبر دی ہو کوئی جن تابع ہوتا ہی وہ جہوٹ سچ خبرین بیان کرجاتا ہی اوسکو کاہن بیان کرتا ہی اور نزول اس آیۃ کا اون لوگون کے حق مین ہی کہ پیغمبر خدا کو قائلے والونکے سامنے کاہن اور ساحر اور مجنون کہکر مانع اسلام سے ہوتے تہے اور آنحضرت غمگین ہوتی تہے یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت کی تسلی کے لئے **مجر** ام یقولون شاعر نتربص به ریب المنون بلکہ آیا کہتے ہین شاعر ہی انتظار کہینچتے ہین ہم اوسکے حق مین حوادث زمانہ کا **فتح** کیا کہتے ہین یہہ شاعر ہے ہم راہ دیکہتے مین اسپر گردش زمانہ کی **موضح** **تفسیر** حوادث زمانہ کا کہ جلدی ہلاک ہوجسکے اور شاعر ہلاک ہوئے اور اصحاب اونکے متفرق ہون اور شوکت اونکی نرہی **مجر** قل تربصوا فانی معکم من المتربصین ○ کہہ انتظار کہینچو تحقیق مین ساتہہ تمہارے انتظار کہینچنے والون مین سے ہون **فتح** کہہ تو کہہ تم راہ دیکہو کہ مین بہی تمہارے ساتہہ راہ دیکہتا ہون **موضح** **تفسیر** انتظار کہینچو میرے ہلاک کا پس مین منتظر ہون تمہارے ہلاک کا یعنے مین منتظر ہون تمہارے ہلاک کا جیسے کہ تم منتظر ہو میرے ہلاک کے یہہ امر تہدید کے لئے ہے جیسے کہ آقا اپنے غلام کو کہے کر جو چاہے تو مین غافل نہین ہون تجہسے اور انتظار کافرونکا باطل ہوا اور انتظار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور مین آیا کہ کافر روز بدر کے قتل کئے گئے اور مقہور اور قید ہوئے اور حضرت فتح یاب **مجر** **جمل** ام تامرهم احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون ○ آیا فرماتی مین ساتہہ اس عقیدے کے عقلین اونکی یا یہہ کہ وہ سرکش ہین **فتح** کیا اونکی عقلین یہی یہی سکہاتی ہین اونکو یا وہ لوگ شرارت پر ہین **موضح** **تفسیر** یعنے کیا حکم کرتی ہین عقلین اونکی اس تناقص کا قول مین کہ کاہن اور شاعر بہی کہتے ہین اور مجنون ہی یہہ کیونکر جمع ہو مجنون کیونکر شاعر اور کاہن ہوگا اور قریش عقلمند مشہور تہے اوسپر یہہ فرمایا کہ عقلین انکی کیسا حکم کرتی مین پس یہہ استفہام انکاری ہی **مد** **جمل** ام یقولون تقوله بل لا یؤمنون ○ آیا کہتے مین بنالیا ہی قرآن کو نہ بلکہ ایمان نہین لاتے مین **فتح** یا کہتے مین کہ بنالیا ہی قرآن کو نہ بلکہ اونکو یقین نہین **موضح** **تفسیر** یعنے کافر کہتے مین کہ قرآن کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنالیا ہے بلکہ یہہ دہی اونپر یعنے ایسا امر نہین ہی جیسا کہ وہ گمان کرتے مین بلکہ بسبب کفر و عناد اپنے کے یہہ بہتان لگاتے ہین باوجود اسکے کہ جانتے مین بطلان قول اپنے کا کہ یہہ اونکا بنایا ہوا ہے اسلئے کہ عرب عاجز تہے اوسکے مانند کے بنانے اور نہین ہین محمد مگر ایک شخص عرب مین سے **مد** فلیاتوا بحدیث مثله ان کانوا صدقین ○ پس چاہیے کہ لاوین ایک بات مانند قرآن کے اگر راست گو مین **فتح** پہر چاہیے کہ لے آوین کوئی بات اسطرح کی اگر وہ سچے مین ام خلقوا من غیر شیء ام هم الخالقون ○ آیا یہہ پیدا کئے گئے ہین بغیر پیدا کرنیوالے کے یا خود پیدا کرنیوالے مین **فتح** کیا وہ بنگئے ہین آپ سے آپ یا وہی ہین بنانیوالے **موضح** **تفسیر** یعنے بغیر خالق کے پیدا نہین ہوئے ہین اور نہ خود خالق ہین پس کیون ہدایت خالق پر ایمان نہین لاتے ہین اور بعض کے نزدیک غیر شیء سے مراد ماں باپ ہین یعنے یہہ آدمی زاد ہین پتہر وغیرہ نہین ہین کیون سمجہکر ایمان خالق پر نہین لاتے اور بعضون نے کہا کہ کیا پیدا کئے گئے ہین واسطے لاشی اور لاحساب کے

یا یہہ پیدا کرنیوالے ہین پس نہین حکم لتنے ہ بحر مد ہ ام خلقوا السموت والارض بل لا یوقنون ۝
آیا پیدا کیے ہین آسمان و زمین بلکہ یہہ یقین نہین کرتے ہ فتح ہ یا اونہون نے بنائی آسمان و زمین کوئی
نہین پر یقین نہین کرتے ہ ہ موہ تفسیر یعنے کیا اونہون نے آسمان و زمین بنائی ہین یعنی قادر نہین ہین
انکے پیدا کرنے پر سوای اللہ خالق کے پس کیون نہین عبادت کرتے اوسکی بلکہ یہہ یقین نہین کرتے یعنے سوچتے
نہین آیتون مین تا جانین اپنے خالق اور آسمان و زمین کے خالق کو ہ مد ہ بلکہ یقین نہین کرتے اللہ کو
والا ضرور ایمان لاتے اوسکے نبی پر ہ ج ہ ام عندہم خزائن ربک ام ہم المصیطرون ۝ آیا
نزدیک انکی خزانی پروردگار تیری کے ہین یا یہہ ہین غالب ہ فتح ہ کیا اون پاس ہین خزانے تیرے رب کے
یا وہی داروغہ ہین ہ موہ تفسیر خزانے تیرے رب کے یعنے نبوۃ اور رزق اور فضائل وغیرہا کہ جسکو
جو کچھ چاہین سو دیوین یا یہہ ہین غالب کہ تدبیر کرین امر ربوبیت کو اور بیان کرین امور کو موافق خواہشون
اپنے کے ہ مد ہ ام لہم سلم یستمعون فیہ فلیأت مستمعہم بسلطن مبین ۝ آیا اونکے
لئے کوئی سیڑہی ہی کہ اوسپر چڑہ کر سنتے ہین پس چاہئے کہ لاوے سننے والا انکا دلیل ظاہر ہ فتح ہ کیا
اون پاس کوئی سیڑہی ہی جسپر سن آتے ہین تو لے آوے جو سنتا ہی اونمین کوئی سند کہلی ہ موہ تفسیر
یعنے کیا سیڑہی ہی اون پاس کہ جسپر سے چڑہتے ہین آسمان کیطرف اور سنتے ہین کلام ملائکہ کا اور جو کچھ کہ وحی
کیجاتی ہے اونکو یعنے علم غیب یہانتک کہ جان لیتے ہین جو کچھ کہ ہونیوالا ہے یعنے پہلے ہلاک ہونا نبی کا اونکے
ہلاک پر اور فتحیاب ہونا اونکا انجام کار کو نہ فتحیاب ہونا نبی کا جیساکہ یہہ اہبات بکتے ہین ہ مد ہ یا
یہہ معنی ہین کہ سیڑہی ہی کہ آسمان پر چڑہکر کچھہ احکام الٰہی سنتے ہین اور معارضہ کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
او سیحبر کہ سنتے ہین اگر اسکے مدعی ہین بالفرض تو لاوے سننے والا اونکا کوئی دلیل ظاہر ہ ج ہ ام لہ
البنات ولکم البنون ۝ آیا خدا کے لئے بیٹیان پیدا ہوان اور تمہارے لئے بیٹے ہ فتح ہ کیا اوسکے
ہان بیٹیان اور تمہارے ہان بیٹے ہ موہ تفسیر یہہ ہی انکی حماقت کا بیان ہے باوجود یکہ اپنے
کو عقلمند سمجھتے ہین اور واقع مین ایسے احمق ہین کہ بیٹیونکو خود تو مکروہ رکہین اور اللہ کی طرف اونکو منسوب
کرین کہ ملائکہ بیٹیان خدا کی ہین عیاذا باللہ منہ غرضکہ یہہ نسبت کرنی ہرگز نچاہئے وہ پاک ہے اوس سے کہ کوئی
اوسکی اولاد ہو چہ جای بیٹیان ہ مد ہ ام تسئلہم اجرا فہم من مغرم مثقلون ۝ آیا
سوال کرتا ہے تو انسے کچھہ مزدوری رسالت پر پس یہہ چٹی سے گران بار ہوئے ہین ہ فتح ہ کیا مانگتا ہے تو
انسے کچھہ نیگ سو اونپر چٹی کا بوجھہ ہے ہ موہ تفسیر مغرم اوسکو کہتے ہین کہ لازم ہو انسان پر وہ چیز
کہ نہین لازم اوسپر یعنے کیا لازم ہوئی ہے اونپر چٹی بہاری کہ اوسنے بی رغبت کر دیا ہے اور باز رکہا ہی اونکو
تیرے اتباع سے یعنی اسلام لانے سے ہ مد ہ ام عندہم الغیب فہم یکتبون ۝ ام یریدون
کیدا فالذین کفروا ہم المکیدون ۝ آیا نزدیک اونکے علم غیب کا ہے پس یہہ لکھتے ہین آیا چاہتے
ہین بد اندیشی پس کافر وہی ہین ضرر بد اندیشی مین گرفتار ہوے ہ فتح ہ کیا اونکو خبر ہے بہید کی سو وہ
لکھہ رکھتے ہین کیا چاہتے ہین کچھہ داؤ کرنا سو جو منکر ہین وہی آتے ہین داؤ مین ہ موہ تفسیر

علم غیب یعنی کہا لوح محفوظ اونکے پاس ہے کہ اوس سے لکہا خبر دیتے ہین لوگون کو یہانتک کہ کہتے ہین کہ ہم مر کر جیسے
کے نکلین اور اگر جیسے بہی تو عذاب ہمکو نہین ہونیکا اور کام محمد کا اور قیامت باطل ہے یا کہتے ہین کہ محمد حادثۂ عظیم
مین گرفتار ہونگے گرفتار ہوے یعنی ضرر کید و بداندیشی کا اہہین پر عود کریگا اور تو ای محمد محفوظ رہیگا اور اس
کید سے مراد وہ مکر ہے کہ کافرون نے دار الندوہ مین جمع ہوکر مشورہ قتل اور اخراج پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا
تہا اور آخر الامر وہی مقتول و مغلوب ہوئے بدر مین ۵ **مدبحر** ۵ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا انکے لئے کوئی معبود ہی سوائی خدا کے پاکی ہے خدا کے لئے اوس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے
ہین ۵ **فتح** ۵ کیا اونکا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوا وہ اللہ نرالا ہے انکے شریک بتانے سے ۵ **موضح**
تفسیر کوئی معبود ہی سوائی خدا کے کہ بچاوی اونکو اللہ کے عذاب سے یا مدد کرے اونکی یا رزق دیوے ۵
مد ۵ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ اور اگر دیکہین ایک ٹکرے کو
آسمان سے گرا ہوا کہین یہہ ایک ابر ہے دلدار تہ بستہ ۵ **فتح** ۵ اور اگر دیکہین ایک تختہ آسمان سے گرتا کہین
یہہ بدلی ہی گاڑہی ۵ **موضح تفسیر** یہہ جواب قول کفار کا ہے کہ وہ کہتے تہے اگر تو ای محمد سچا ہے تو
ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے لا تا ہلاک ہووین ہم اوسپر فرمایا کہ بموجب انکی کہنے کے اونپر اگر ایک ٹکڑا آسمان سے
گرے عذاب کے لئے تو کہین یہہ ابر ہے غرض یہ باوجود اسکے بہی ایمان نہ لاوین ۵ **مدبحر** ۵ فَذَرْهُمْ
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۙ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ
پس چہوڑ انکو یہان تک کہ ملین ساتہہ اوس دن اپنے کے کہ اوسمین بیہوش کئے جاوین گے اوس دن کہ دفع
نکرے اونسے بارا انکا کسی چیز کو اور نہ مدد دیے جاوین یعنے عذاب کے دفع کرنے مین ۵ **فتح** ۵ سو تو چہوڑ دے
اونکو جب تک ملین اپنے دن سے جسمین انپر کڑا کا پڑیگا جسدن کام نہ آویگا اونکو اونکا داؤ کچہہ اور نہ اونکو
مدد پہنچی ۵ **موضح تفسیر** بیہوش کئے جاوین گے یہہ بوقت نفخۂ پہلے کے ہوگا اور یہہ حکم پہلے قتال کے
تہا ۵ **مد** ۵ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق ظالمو
کے لئے ایک عذاب ہے غیر اسکے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ۵ **فتح** ۵ اور ان گنہگار و نکو ایک مار ہے
اوس سے ورے پر وہ بہت لوگ نہین جانتے ۵ **موضح تفسیر** ان ظالمون یعنے مشرکون کے لئے عذاب
غیر عذاب آخرۃ کی دنیا مین ہی عذاب ہے اور وہ قتل ہونا ہے زندگی مین اور قحط سات برس کا اور عذاب قبر کا ولیکن اکثر اونکی نہین جانتے اوسکو پہر حکم کیا حق تعالیٰ نے صبر کا یہانتک
کہ واقع ہو اونپر عذاب پس فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ آخر تک ۵ **مد** ۵ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ
بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ اور صبر کر واسطے
حکم پروردگار اپنے کے تحقیق تو سامنے آنکہون ہماری کے ہے اور پاکی سے یاد کر ساتہہ تعریف پروردگار اپنے
جسوقت کہ صبح کو اوٹہے تو اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کر اور پیچہے غائب ہونے ستارون کے بہی
فتح ۵ اور تو ٹہیرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکہون کے سامنے ہے اور پاکی بول اپنے رب کی
خوبیان ملا کر جسوقت کہ تو اوٹہتا ہے اور کچہہ رات مین بول اوسکی پاکی اور پیٹہہ دیتے وقت تارون کے
۵ **موضح تفسیر** صبر کر واسطے حکم رب اپنے کے ساتہہ مہلت دینے اونکی کے اور جو کچہہ کہ لاحق ہو تجہکو انکی

۱۵ دار الندوہ نام ایک جگہہ کا تہا نزدیک مسجد الحرام مین کہ وہان جمع ہوکر حضرت کی ضرر رسانی کا مشورہ کیا کرتے تہے ۱۲ منہ
۲ وان یروا کسفا یعنی اگر دیکہین ٹکڑا مِنَ السَّمَآءِ ساقطًا
۳ یصعقون یعنی بضم یا و فتح آن ۱۲ و عاصم و شامی ابن عامر نے پڑہا ہے بصیغہ مجہول ... یصعقون ۱۲ صل
۴ ...

بمشقت تو سامنے آنکھوں ہماری سکے ہی کہ دیکھتی ہین ہم تجکو اور نگہبانی کرتے ہین ہم تیری اور جسوقت کہ اوٹھی تو
لینے نماز کے لیے اور مراد اوس سے وہ تسبیح ہے جو بعد تکبیر کے پڑھتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ یا یہہ مراد ہے کہ
جس مکان سی اوٹھے تو یا نیند سے اوٹھی تو اور پیچھے غائب ہونے ستارون کے یعنی آخر رات مین اور مراد حکم کرنا ہے
ساتھہ کہنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کے ان اوقات مین اور بعض نے کہا تسبیح سے مراد نماز ہے کہ جب اوٹھی تو سوتے
سے نماز تہجد پڑھ اور من اللیل سے مراد نماز عشائین یعنی مغرب و عشا مین اور ادبار النجوم سے نماز فجر کی ہے مدارک
سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ کہا حَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ حِيْنَ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اَنْ يَّقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لِاَنَّ اللّٰهَ
يَقُوْلُ لِنَبِيِّهٖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بیٹھا کسی مجلس مین
لغط یعنی کلام بیفائدہ و بیہودہ پہر کہا پہلے کہڑے ہونے کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مگر کہ ہوگا کفارہ اون گناہون اور لغو کا کہ درمیان بیٹھنے اور اوسکے
پڑھنے کے کئے ہین اور اگر مجلس خیر کی ہو اجر و احسان زیادہ ہوگا یہ در منثور ہے اور شریق ہوزنی
سے روایت ہی کہ کہا کہ حاضر ہوا مین حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا مینے اونسے کہ ساتھہ کسچیز کے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم شروع کرتے تھے جب بیدار ہوتے رات کو پس فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھی تونے مجہسے ایک ایسی
بات کہ نہین پوچھا مجہسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے تہے حضرت جب جاگتے رات کو تکبیر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتے دس بار اور کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس بار
اور استغفار پڑھتے دس بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے دس بار پہر کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ
الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دس بار پہر شروع کرتے نماز روایت کی یہہ ابو داود نے اور کہا حضرت عائشہ
نے کہ بلاشبہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے کسی مجلس مین یا نماز پڑھتے پڑھتے کہتے ایک کلمے پس
پوچھا مینے حضرت سے فائدہ اون کلمون کا پس فرمایا اگر کلام خیر کیا ہوتا ہی یعنی مجلس وغیرہ مین تو ہوتے ہین
یہہ کلمے مہر اون کلامون پر روز قیامت تک اور اگر کلام برا کیا ہوتا ہے تو ہوتے ہین یہہ کلمے کفارہ اوسکے لیے
وہ کلمے یہہ ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ف
مہر اون یعنی محفوظ رہتے مین تغیر و تبدیل سے اسمین اشارہ ہی اسپر کہ پڑھنے والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سے
اسلیے کہ سوائی کفر کے کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین نابود کرتا ہے ع ہے اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت جویریہ رض کو کہ بی بی حضرت کی تہین اسحال مین کہ تحقیق نکلے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکی
پاس سے صبح کو جسوقت کہ نماز پڑہی صبح کی یعنی سنت صبح کی اونکے گہر مین اور جویریہ اپنے مصلے پر تسبیح
کر رہی تہین پہر پہرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد ہونے وقت چاشت کے اور حال یہہ کہ وہ بیٹھی
تہین پس ایسے وقت مین حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینے تجکو اوسپر یعنے صبح
سے اب تلک بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول ہے کہا جویریہ نے ہان فرمایا کہ تحقیق کہے مینے پیچھے جدا ہونے
تیرے سے چار کلمے تین بار اگر تولے جاوین ساتھہ اوسچیز کے کہ پڑہی تونے ابتدا اس دن کے سے تو البتہ
بہاری ہووین اوسپر یہہ کلمے وہ کلمے یہہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ

وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنے پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکیکے اور موافق
مرضی ذات اوسکیکے اور موافق بوجہہ عرش اوسکیکے اور موافق بمقدار کلمون اوسکیکے **ف** علماء رحمہم اللہ
نے لکہا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی کہ جب بندہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ کہتا ہے تو اللہ تعالے ملائکہ کو فرماتا ہے کہ اس بندکیجے لیئے لا آلہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات
کے لکہو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکہتا ہے اللہ تعالے
سے اوسکے اعمال نامہ اپنے مین بغیر عمل کئے پاویگا پس سبب اوسکا پوچہنیکا حکم ہوویگا کہ یہہ عمل ہے کہ آرزو
اوسکی لیگیا تہا **ط محرا** اور روایت مین آیا ہے کہ آئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس
کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگے اونکے چار ہزار گٹہلیان کہجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتہہ اونکے
پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تسبیح پڑہی مینے جبسے کہ کہڑا ہوا مین تیرے سر پر بہت اس سے یعنی ایسی تسبیح
پڑہی مینے اس تہوڑی سی دیر مین کہ تیری تسبیحات سے ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نے سکہاو مجکو
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ یعنے وہ تسبیح یہہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ یعنے پاکی ہے اللہ کو بقدر
گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کیے **ط** اور فرمایا کہ جو کوئی کہے ہر صبح وشام سبحان اللہ سو بار گویا کہ سو حج ادا کئے اور جو کوئی کہے
ہر صبح وشام الحمد للہ سو بار گویا کہ سوار کیا غازیون کو خدا تعالے کی راہ مین سو گہوڑے پر اور جو کوئی کہے ہر صبح
وشام سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گویا کہ سو بردے حضرت اسمعیل کے اولاد سے آزاد کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سو
بار اللہ اکبر گویا کہ نہین آویگا کوئی اوس روز مین ساتہہ عمل کے کہ بہتر ہو اس سے یعنے اسکے برابر اسکو ثواب نہین
مگر جو مثل اسکے پڑہے یا زیادہ اس سے اور فضائل تسبیح اور تحمید کے بہت اسمین ہین جو چاہے مظاہر حق اور
ظفر جلیل وغیرہ مین دیکہہ لے اور مجالس الابرار مین جو اسباب بلا کے دفع کے لکہے ہین از انجملہ تسبیح کو بہی لکہا ہی
کہ تسبیح روکتی ہے بلا کے واقع ہونیکو اسلیئے کہ روایت کیا ہے کعب نے کہ اوسون نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ منع کرتا ہے
عذاب کو اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا یونس نبی ع کے حق مین فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یعنے اگر یونس تسبیح کہنے والے ہوتے تو ٹہیرے رہتے مچہلی کے پیٹ مین روز قیامت تک اور
تہی تسبیح اونکی وہی جو بیان کی اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنے پکارا اندہیری مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای تیرے پاکی ہے تجکو مقرر
مین ظالمین سے ہون پہر اللہ تعالے نے اسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ
یعنے پس قبول کی ہمنے دعاء اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور ایسیہی نجات دیتے ہین ہم مومنون کو اور روایت
کیا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ مَكْرُوْبٍ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ یعنے نہین ہے کوئی
غم رسیدہ کہ دعا کرے ساتہہ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہے اوسکے لیئے اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ
السلام نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ ایسی ایک چیز کے کہ جب اوترے تم مین سے کسی پر کرب یا بلا پہر دعا
کرے ساتہہ اسکے نکالدے اللہ تعالے اوس سے عرض کیا گیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا دعاء ذی النون یعنے یونس ع
کی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور تسبیح وتحمید ہی پر کیا مقرر ہی آدمی کو چاہیئے کہ ہر وقت

ف اسکے بعد صاحب مجالس نے لکہا ہے کہ بزرگی جو دفع بلا [illegible] درودی اور [illegible] زیادہ تقوی [illegible] الا [illegible] اور خوب [illegible] ہین انشاء اللہ تعالی [illegible] مذکور [illegible] ۱۲ منہ

وہر ساعت اوسکی طاعت وعبادت مین مصروف ہی اور عبادت سی کچہہ ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ ہی مقصود نہین ہین بلکہ قاعدۂ کلیہ درباب طاعات وعبادات کے یہہ ہے کہ جو عمل وشغل کہ اونمین ایک صفت ان صفتونمین سے ہو موجب ثواب وباعث اجر کے ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ سبب ہو اللہ تعالے کے ذکر اور دوستی اور تعظیم اور انقیاد احکام اوسکے کا اور یاد دلانیوالا ہو احوال عاقبت اور امور آخرت کا اور باعث ہو اوپر نفع خلق اللہ کے اور دفع ایذا کے اون سے اور دور کرنیوالا ہو وصاف بدسی مانند بغض اور حسد اور کبر اور ریا اور طمع اور حب دنیا اور غفلت کے عقبے سے اور مانند غیبت اور جہوٹ اور چغل خوری اور فحش اور لغو کے اور نزدیک کرنیوالا ہو اچہی صفتون کے مانند صبر اور توکل اور رضا اور تسلیم اور ذکر اور فکر اور قناعت اور مانند انکے کہ جو شغل او عمل کہ اوسمین ایک امر ان امور سے پایا جاوے موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے لیکن بشرطیکہ کوئی وجہ وجوہ منع شرعی سے اوسمین وارد نہوئی ہو اور نزدیک ہو ساتہہ نیت صحیح کے کہ کوئی عمل بدون نیت قلب کے مقبول نہین ہوتا ہے کہ حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ نص قطعی ہی اسپر کیا خوب کہا ہی حضرت ابو سعید ابو الخیر نے ؎ خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ✣ دہ چیز برون کن از درون سینہ ✣ حرص وامل وغضب ودروغ وغیبت ✣ بخل وحسد وریا وکبر وکینہ ✣ **رباعی** دوسری ؎ خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ✣ دہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم ✣ صبر وشکر وقناعت وعلم ویقین ✣ تفویض وتوکل ورضا وتسلیم ✣ دہ چار باب وغیرہ ۸ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکہا ہے کہ بیع وشرا بہی جو رعایت شریعت کی رہے تو وہ بہی داخل ذکر ہے کذا فی مکتوباتہ

سورۃ النجم مکیۃ

اِلَّا الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ الْاٰیۃ

سورۃ والنجم مکی ہے نازل ہوئی یہہ بعد سورۃ اخلاص کے اور اسکو لکہا بعد سورۃ طور کے اسلیئے کہ طور ختم کی گئی ساتہہ قول اللہ تعالے کے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور یہہ شروع کی گئی ساتہہ قول اللہ تعالے کے وَالنَّجْمِ اور وجہ مناسبت کی یہہ ہے کہ طور مین ذکر ہے مومنین کی ذریۃ کا اور اسکا کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے اور اسمین ذکر ہے ذریۃ یہود کا اس آیۃ مین ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّہٰتِکُمْ الخ روایت کیا ابن ابی حاتم اور ابن منذر واحدی نے اپنی سندون سے ثابت بن حارث انصاری سے کہ کہا تہے یہود کہتے جسوقت کہ ہلاک ہوتا اونمین کوئی لڑکا چہوٹا کہ یہہ صدیق ہے یہ خبر پہنچی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ جہوٹے ہین یہود مَا مِنْ نَّسَمَۃٍ یَّخْلُقُہَا اللّٰہُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اِلَّا اَنَّہٗ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ یعنی نہین ہے کوئی جان کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ ماں کے پیٹ مین مگر کہ وہ شقی ہوتا ہی یا سعید اور اوتاری اللہ نے اوپر یہہ آیۃ ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ الخ اور جبکہ کہا مومنین کے حق مین اَلْحَقْنَا بِہِمْ ذُرِّیَّتَہُمْ وَمَا اَلَتْنٰہُمْ مِّنْ عَمَلِہِمْ مِّنْ شَیْءٍ کہا اس جگہہ کفار کے حق مین وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی خلاف اوس مضمون کے کہ ذکر کیا مومنین صغار کے حق مین یعنے وہان تو یہہ ہے کہ مومنون کی اولاد بہی اونکی عملون کے سبب درجہ عالی کو پہنچینگے اور یہان کی آیۃ سے معلوم ہوا کہ کافرونکو کسیکی عمل سے کچہہ فائدہ نہین ہے سوائے اپنے عمل کے کہ ایمان لاوین اور یہہ وجہ نادر ہے مناسبت مین اور آیتین اس سورہ کی باسٹہہ ہین اور کلمات تین سو ساٹہہ اور حروف ایکہزار چارسو پانچ اور رکوع تین ۸ تناسق الدرر فی تناسب السور وغیرہ ۸ ربط دونون سورتون مین یون ہے کہ سورۂ طور مین بیان ہے توحید وحقیقت کا اور بیان ہے باطل کرنے کفر اور اقوال کفار کا اور خبرین ہین اگلی امتون کی کہ موحدین کو نجات ہوئی اور کافر ہلاک ہوی اور اسمین تسلی دی ہے

انحضرت کی قلب مبارک کو اور سورہ والنجم بہی ایسیہی ہے کہ اوسمین بیان ہے حقیقت رسولون اور قرآن کا اور
رد ہی اقوال مشرکین کا اور مذکور ہی اوسمین مدح مومنونکی ﴿ زاہدے جمل ﴾ بسم اللہ الرحمن
الرحیم ﴿ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ
هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ﴾ قسم ہے ستارون کی جب گرتی ہین گمراہ نہین ہوا یہہ یار تمہارا یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور
غلط نہین کیا راہ کو اور بات نہین کہتا وہ اپنی نفس سے نہین ہے قرآن مگر وحی کہ اوسکی طرف بہیجی جاتی ہے ﴿ ع
قسم ہے تارے کی جب گرے یعنے ڈوبے بہکا نہین تمہارا رفیق اور بے راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنے چاؤ سے
یہہ تو حکم ہے جو پہنچتا ہے اوسکو ﴾ **تفسیر** نجم سے مراد ثریا ستارہ ہی یا تمام ستارے اذا ہوی یعنے جب غروب
ہون یا جہڑ پڑین روز قیامت کے اور جواب قسم کا ما ضل یعنے نہین غائب ہوا اور نہین ٹیڑہا ہوا قصد حق سے اور
لفظ صاحبکم مین خطاب ہے قریش کو وما غوی اور غلط نہین کیا راہ کو بیچ اتباع باطل کے اور بعضونے کہا کہ
ضلال نقیض ہدایت کی ہے اور غی نقیض رشد کی یعنے محمد راہ یافتہ راشد ہے اور نہین ہے جیسا کہ تم گمان کرتے ہو
اوسکو ضلال وغی کی طرف اور بات نہین کہتا ہے یعنے جو کچہہ قرآن سے تمہارے پاس آتا ہے وہ اوسکا کلام ہے
ہے کہ اپنی رائے وخواہش سے کہا ہو بلکہ وحی ہے اللہ کیطرف سے آتی ہے اوسکے پاس وہ گمان کیا جاتا ہی اوسکے
پکڑی تہی ساتہہ اس آیہ کے اونکے کہ نہین ہے حق ۔۔۔ کا انبیا کے لئے اور جواب ۔۔۔ ہون ۔۔۔ جاتا ہے کہ
اللہ تعالی نے جب ۔۔۔ کہا اور جاری کیا انبیا کے لئے اجتہاد کو اور ۔۔۔ اور ۔۔۔ ہوا وہ اجتہاد ۔۔۔
کے بولنا ہوے سے ﴿ مد ﴾ مراد یہان ۔۔۔ ستارے ۔۔۔ یا ۔۔۔ ہے فقط اور بقول
بعض کے وہ ستارے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کی ۔۔۔ کے وقت ۔۔۔ اور بقول ۔۔۔ ستارے ہین کہ ۔۔۔ شیاطین پر
ہین اور بقولے نجوم قرآن مراد ہین یعنے قسم ہے سورتون اور آیتون قرآن کی جب اوترین اور بقولے نجم کہا اس سے
مراد ہوا اور امام جعفر صادق نے کہا مراد ستارہ سے وجود محمد کا ہی صلے اللہ علیہ وسلم کہ اوترا شب معراج مین آسمان سے
یا طلوع کرتا ہوا آسمان پر اوس شب ۔۔۔ بات نہین کہتا ہے یعنے کلام باطل نہین کرتا ہی جیسا کہ کفار کہتے
ہین کہ قرآن اپنے دل سے بناتا ہے تفسیر حسینی مین لکہا ہی جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوۃ آشکارا کی
مشرکون نے طعن شروع کیا کہ محمد گمراہ ہو گیا اپنے باپون کے دین سے اور خطا کی حق جاننے ۔۔۔ فرمایا والنجم اذا
ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور صاحب سے کہا کہ انحضرت علیہ السلام حلم کئے گئے تہے ساتہہ صحبت کے
کے کافرون کی دعوۃ کے لئے ﴿ مجمعا ﴾ بخاری ومسلم وغیرہما نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ کہا اول سورۃ کہ
نازل کیا گیا اوسمین سجدہ والنجم ہے پس سجدہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سجدہ کیا سب لوگون نے
سوای ایک شخص کے کہ دیکہا مینے اوسکو کہ لی ایک مٹہی مٹی کی اور سجدہ کیا اوسپر پس دیکہا مینے اوسکو بعد اسکے کہ قتل
کیا گیا کافر اور وہ امیہ ابن خلف تہا اور روایت کیا ابن مردویہ نے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا اونہون نے کہ حاضر تہے جنس جن والنس اور شجر سے اور روایت
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی سورہ والنجم پس سجدہ کیا اوسمین مسلمانون اور مشرکون اور
جن والنس نے اور قتادہ سے منقول ہے والنجم اذا ہوی کی تفسیر مین کہ کہا کہا عتبہ ابو لہب کے بیٹے نے کہ بلا شبہ

﴿ ۱ ﴾ قولہ ان ہو ای الذی ینطق بہ من القرآن وکل اقوالہ واحوالہ ﴿ خطیب ۱۲ جمل ﴾ ﴿ ۲ ﴾ قولہ من الضلال گمراہ شدن وبمعنی الخیبۃ فقولہ من الضلال یعنی الخیبۃ لما غاب عن قصد الحق وما مال غیرہ وانما من الضلال بمعنی گم کردن وفی التاج ایضا الغی گمراہ شدن ونومید شدن و الغی الفساد فہو بمعنی ۔۔۔ الثانی والثالث مقابل ما ضل ای ۔۔۔

[illegible]

مین کافر ہوا ایسا تہا کہ رب نجم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کہ نہین ڈرتا تو اس سے کہ مسلط کرے اللہ تجہ پر کتا اپنا پس نکلا ابو لہب کا بیٹا ساتہہ لوگون کے سفر ملک شام کو یہانتک کہ جب پہنچے ایک ایسی جگہ مین تو سنی لوگون نے آواز شیر کی پس کہا اوسنے کہ یہہ شیر بہی کہانیکا ارادہ رکہتا ہے پس جمع ہوئے لوگ گرد اوسکے اور اوسکو بیچ مین کر لیا یہانتک کہ جب سوئے لوگ تو آیا شیر اور پکڑ لیا سر اوسکا یعنے اوسکو پہاڑ لیا ۱۲ **درمنثور** ۱۲ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى ۝

ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى ۝ سکہایا ہی محمد کو فرشتہ بہت قوہ والے صاحب حسن نے پس سیدہا کہڑا ہوا وہ فرشتہ اور وہ کنارہ بلند آسمان پر تہا ۱۲ **فتح** ۱۲ اوسکو سکہایا سخت قوتون والے نے زور آور نے پہر سیدہا بیٹہا اور وہ تہا اونچے کنارہ آسمان کے ۱۲ **موضح تفسیر** شدید القوی سے مراد جبرئیل ہین جمہور کے نزدیک اور حال اونکی قوۃ کا یہہ ہے کہ قوم لوط کی بستیان ہتہ زمین سے اپنے پر کے اوپر اوٹہا کر آسمان تک پہنچائین پہر اولٹ دین اور قوم ثمود پر ایک چیخ ماری پس صبح کی اونہون نے زانوون پر گرے ہوئے یعنے مردہ اوندہے پڑے ہوئے پس سیدہا کہڑا ہوا اپنی صورۃ اصلی پر اور اوس صورۃ پر کہ وحی لانے کے وقت بنا لیتے تہے کہ دحیہ کلبی کی صورۃ بنکر آتے تہے اور یہہ اسلیے ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تہا کہ دیکہین اونکو صورۃ اصلی مین پس سیدہے کہڑے ہوئے حضرت کو دکہانیکے لیے افق اعلی مین کہ وہ مطلع آفتاب کا ہے پس بہر دیا کنارہ آسمان کا اور کہا ہے بعضے عالمون نے کہ نہین دیکہا جبرئیل کو کسی نبی انبیا علیہم السلام مین سوای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بار ایکبار زمین مین اور ایکبار آسمان مین ۱۲ **مدارک** ابن مسعود سے منقول ہے کہ کہا دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلی مین اس حال مین کہ اونکے چہہ سو پر تہے ہر پر نے روک لیا تہا کنارہ آسمان کو ساری حدیث بیان فرمائی ۱۲ **درمنثور** ۱۲ کنارہ بلند آسمان پر تہا کہ تہا دنیا کے نزدیک مطلع آفتاب کے اور بیضاوی مین ہے کہ معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ سیدہی اور برابر کہڑے جبرئیل او محمد شب معراج مین افق آسمان پر اور یہی پس ضمیر ہوگی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اور بقول بعض کے ضمیر ہوگی پہرتی ہے جبرئیل کیطرف یعنے سیدہے کہڑے ہوئے جبرئیل اور وہ افق اعلے پر تہے یعنے وہاں اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور آیا ہے کہ جبرئیل ہمارے پیغمبر کے پاس بصورۃ آدمی کے آتے تہے جیسکہ اور انبیاء کے پاس آتے تہے ایکبار آنحضرت نے اونکو فرمایا کہ صورۃ اصلی پر اپنے کو دکہا و میرے تئین پس دکہایا ایک تو مین برجانب مشرق کے کہ افق اعلے عبارت اوس سے ہے اوسوقت کہ رسول علیہ السلام حرا مین تہے جبرئیل جانب مشرق کے ظاہر ہوئے اور اونکے وجود سے مغرب تلک تمام کنارہ آسمان کا مسدود ہوا رسول علیہ السلام کو غش آگیا پس جبرئیل نے بصورۃ آدمی کے ہوکر آنحضرت کو گلے سے لگایا اور غبار آپکے چہرہ مبارک سے پونچہا ثم دنی فتدلی اسمین اسکا ہے اور دوسری بار سدرۃ المنتہی کے پاس صورۃ اصلی اپنی آنحضرت کو دکہائی تہی شب معراج مین اور اونکی صورۃ پر کسی پیغمبر نے سوائے ہمارے پیغمبر کے نہین دیکہا ۱۲ **بحر** ۱۲

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ۝ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ۝ پہر نزدیک ہوا اور اوتر آیا پس رہ گیا فاصلہ دو کمان کا یا نزدیک تر اوس سے پس پیغام پہنچایا یعنی جبرئیل نے طرف بندۂ خدا کی جو کچہہ پہنچایا جہوٹ داخل نکیا دل پیغمبر نے جو کچہہ مین کہ دیکہا ۱۲ **فتح** ۱۲ پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

[illegible marginal notes]

پہر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ یا اوس سے بہی نزدیک پہر حکم بہیجا اللہ نے اپنے بندی پر جو بہیجا جہوٹ نہ کہا دل نے
جو دیکہا ٭ **موضح تفسیر** پہر نزدیک ہوا جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فتدلّی پس زیادہ ہوا قرب
مین اور قوسین سے کمانین عرب کی مراد ہین اور کلام عرب مین اکثر اندازہ ساتہہ کمان اور نیزہ اور کوڑے اور
ذراع اور باع کے آیا کرتا ہے جیسا کہ یہہ ہے لا اصلوۃ ولا کلام الا ان ترتفع الشمس مقدار رمحین اور حدیث مین
آیا ہے لقاب قوس احدکم من الجنۃ وموضع قدہ خیر من الدنیا وما فیہا والقد السوط یا نزدیک تر یعنے بحسب اندازہ
تمہارے جیسا کہ فرمایا او یزیدون اور یہہ ایسا ہے کہ وہ خطاب کیے گئے ہین بحسب لغت اونکے اور مقدار سمجہہ اونکی
اور عرب کہا کرتے ہین اذا قدر رمحین او انقص وقیل او ادنے الی عبدہ یعنے طرف بندہ خدا کے ما اوحی تفخیم یعنے
تعظیم منظور ہے اوس وحی کی کہ بہیجی طرف حضرت کے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ وحی بہیجی حضرت کی طرف ان
الجنۃ محرمۃ علے الانبیاء حتے تدخلہا امتک ما کذب الفؤاد یعنے جہوٹ داخل نہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل نے
اوس چیز مین کہ دیکہا اوسکو اپنی نظر سے کہ وہ صورت جبرئیل کی تہی یعنے نہین کہا اونکے دل نے اوس چیز کو کہ دیکہا اوسکو
نہین پہچانتا مین اور اگر کہتا یہہ البتہ ہوتا جہوٹا اسلیے کہ پہچانتا تہا اوسکو مراد یہہ ہے کہ محمد نے دیکہا اوسکو اپنی
آنکہون سے اور پہچانا اوسکو اپنے دل سے اور نہین شک کیا اوسکے حق ہونے مین اور بعضون نے کہا ہے
ما رای یعنے جو چیز دیکہی اللہ سبحانہ وتعالے ہی دیکہا اوسکو سر کی آنکہون سے اور بعضون نے کہا دل سے دیکہا
۱۸ ٭ نزدیک ہوتا اور اوترتا جبرئیل واسطے کلام کرنیکے تہا حضرت سے چنانچہ کہا فاوحی الی عبدہ ما
اوحی ٭ سکا ہے اور نزدیک ایک جماعت کے ضمیر دنا کی خدا کی طرف پہرتی ہے یعنے نزدیک ہوا خدا محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے مسافت دو کمان کو پہنچا اور حدیث معراج مین بہی یہہ معنی مذکور ہوئے ہین اور بقول
مجاہد کے یہہ معنی ہین دنے جبرئیل من ربہ عز وجل اور بقول ضحاک کے دنی محمد من ربہ فتدلے فاہوے
للسجود وکان منہ قاب قوسین او ادنے اور بقول بعض کے معنی قاب قوسین کے یہہ ہین کہ قریب ہو مثل
قریب ہونے کمان سے اور بقول بعض کے معنی قدر دو ذراع کے ہے اور کہتے ہین کہ عادت عرب کی یہہ تہی
کہ جب آپس مین کسی عہد کی ایسی چاہتے تہے کہ نہ ٹوٹے نہین تو سردار دو قبیلہ کا حاضر ہو دونون مین سے کمان اپنی ملا کر
دونون کمانونکو آپس مین ملاتے تہے اور دونون سردار پہینکتے تہے اور یہہ عمل اونکے نہایت مضبوطی عہد اور
موافقت کے لیے ہوتا تہا اسطرح کہ جب اوسکی رضا رہتی اسکی رضا دوسرے کی اور غضب ایک کا بہی غضب
دوسرے کے ہو پس اس آیت مین بیان اوسکا ہوا کہ محبت اور قرب پیغمبر کا ساتہہ خدا کے ایسا تاکید پایا کہ مقبول
پیغمبر کا مقبول خدا کا اور مردود پیغمبر کا مردود خدا کا ہے اور یہہ جو فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی مفعول اس
وحی مین بہت اقوال آئے ہین بعض نے کہا وہ یہی ہے ان الجنۃ محرمۃ علے الانبیاء حتے تدخلہا انت وعلے
الامم حتے تدخلہا امتک اور بقول بعض کے یہہ ہے کہ امت تیری طاعت میری بجا لاوین گے اور نافرمانی بہی
کرین گے طاعت اونکی میری رضا سے ہے اور معصیت میری قضا سے جو کچہہ کہ میری رضا سے ہوگا اگرچہ تہوڑا
ہو قبول کرونگا مین اور جو کچہہ کہ میری قضا سے ہوگا اگرچہ بہت ہو عفو کرونگا مین اسلیے کہ رحیم ہون مین ما کذب
الفؤاد الخ یعنے جہوٹ نہ کہا محمد کے دل نے اوس چیز مین کہ دیکہا یعنے تیری دیکہنے حق کے شب معراج مین جیسا کہ حدیث

معراج مین ثابت ہی اور بقول بعض کے جبرئیل کو دیکھا کہ چھہ سو بازو رکھتے تہے اور بیچ دیکھنے حضرت کے خدا کو شب معراج مین دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک چشم دل سے اور نزدیک اکثرون کے چشم سر سے دیکھا اور سبب اس اختلاف کا یہہ ہے کہ حضرت عائشہ وغیرہا نے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رأیت ربی بحسب فہمید اپنے کے رویت دل پر حمل کیا ہے والا بقول اکثر صحابہ کے چشم سر سے دیکھا اور نزدیک عائشہ رضہ کے مراد ما رآی سے اس آیۃ مین جبرئیل ہین اور محدثین دونون طرح کی کتب حدیث و تفاسیر مین روایت کی گئی ہین

بحر أَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ آیا تم گفتگو کرتے ہو پیغمبر سے اس چیز مین کہ دیکھتا ہے **فتح** کیا اوس سے جھگڑتے ہو اوس پر جو اوسنے دیکھا **موضح تفسیر** مجادلہ کرتے ہو پیغمبر سے اوس چیز پر کہ دیکھا اور دفع اور تکذیب اوسکی چاہتے ہو اور مجادلہ کفار کا یہہ تہا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے معراج کی خبر دی تو کافرون نے کہا کہ اگر سچ کہتا ہے تو صفت بیت المقدس کی کہہ اور قافلہ کہ اوس طرف گیا ہے کہان تہا اور ایسی اور نشانیان راہ کی پوچہین واسطے امتحان صدق اونکے کے اسلئے کہ جانتے تہے کہ حضرت نے بیت المقدس اور راہ اوسکی نہین دیکہی ہے اور حق تعالے نے اونکے سوال کے وقت تمام پردے اٹکی نظر کے آگے سے اوٹہا دیئے اور سب چیزین آپ پر ظاہر کین جو کچہہ کہ کافر پوچہتے تہے آنحضرت بتاتے تہے تاہم کفار کفر سے باز نہ آئے

بحر تنبیہ یہہ باتین جو کہ مومنین باعث اللہ و رسول کے ایذا کے ہتین کیسی لعنت اللہ کی دنیا اور آخرت مین وارد ہوئی و من نفیث کے بیان ہوئے ربع کے اوپر اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا اور اسکے مومن مردون اور عورتون کے ایذا دینے کی بیان فرمائی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اللہ اور رسول کے ایذا دینے والی کا فرتے ایمان کرتے تہے اللہ کے لئے وہ عیب جیسے وہ پاک ہی یعنے اولاد اور شریک وسکے مقرر کرتے تہے او جھٹلاتے تہے اوسکے رسول کو لہذا لائے انجلالین اور عجب نہین کہ مراد تمام گناہ ہوان کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالی کو نہایت رنج ہوتا ہے او حضرت کے آگے عمل اونکے امتیون کے جب پیش ہوتے ہین تو آپکو ایذا ہوتی ہے جیسا کہ بعض روایات سی معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم

ف وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى اور تحقیق دیکھا تہا محمد نے اوس فرشتہ کو یعنے جبرئیل کو ایکبار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی کے نزدیک اوس سدرہ کے ہی بہشت آرام کا **فتح** اور اوسکو اوسنے دیکہا ہے ایک دوسرے اوتار مین پرلے حد کے بیری پاس اوس پاس ہی بہشت ہی **موضح تفسیر** ایکبار دوسری یعنی دیکہا ہی رسول خدا علیہ السلام نے جبرئیل کو اونکی صورت اصلی مین ایکبار دوسری بیک ساتہ کے جیسا کہ اول اس سورۃ مین مذکور ہوا اور بقول ابن عباس رض کے معنی راہ کے یہہ ہین کہ دیکہا رسول خدا علیہ السلام نے خدا کو ایکبار دوسری اسلئے کہ ابن عباس رض نے کہا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کئی بار عروج اور نزول آسمان پر واسطے سوال تخفیف عدد نماز دن کے ہوا تہا دو عروج مین اون عروجون مین سے خدا تعالی کو دیکہا نزلۃ اخری سی یہہ مراد ہے سدرۃ المنتہی کے یہہ درخت ہے بیری کا ساتوین آسمان مین ہے کہ علم اور عمل دینی تک پہنچتے ہین اوپر اوسکے نہین گذرتے اسلئے اوسکو سدرۃ المنتہی

کہا اور یہہ اوسکے غیب ہے کہ اوسکو سوای خدا کے کوئی نہین جانتا تفسیر معالم مین لکھا ہے الیہا ینتہی ما یعرج
بہ عن الارض الخ یعنی طرف سدرہ کی پہنچتا ہی جو کچہہ چڑہتا ہی زمین سے پس لیلیا جاتا ہی اوس سے اور سدرہ کیطرف پہنچتا ہی جو کچہہ اوترتا ہی
اوسکی اوپر سے لیلیا جاتا ہی اوس سے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ بیر سدرۃ المنتہی کی مانند مشکون ہجر کی ہین اور پتے اوسکی مانند کان ہاتہی کے
چلے سوار اوسکے شاخون کے سایہ مین سو برس اور اوسکے شاخون کے سایہ مین بیٹہین لاکہہ سوار انتہے اور مقاتل رح
فرماتے ہین کہ سدرہ ایک درخت ہی کہ اوسپر لگے ہوے ہی زیور اور لباس اور پہل سب طرح کے اگر ایک پتہ رکہا
جاوے اوسمین سے زمین مین تو روشن کردے زمین والون کو اور وہ طوبیٰ اللہ کا ہے ذکر کیا اوسکو اللہ
نے سورہ رعد مین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکہا مینے اوسکے ہر پتے پر فرشتہ کہڑا ہے اور تسبیح خدا کی کرتا ہی
رواہ فی المعالم بہشت آرامگاہ ہے کہ رہینگے اوسمین متقی اور بعض نے کہا کہ جگہہ پکڑتے ہین طرف اوسکے اروح
شہیدون کی **مد بحر** اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ فرشتہ کو دیکہا
اوسوقت کہ ڈہانکتا تہا سدرہ کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا تہا یعنے جسوقت کہ انوار الٰہی نے ہر جانب سی سدرہ کو گہیر لیا تہا
اور یہہ شب معراج مین تہا واللہ اعلم کجروی نکی پیغمبر کی آنکہہ نے اور مقصد سے تجاوز نکیا **فتح** جب
چہپا رہا تہا اوس بیری پر جو کچہہ چہپا رہا تہا بہکی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑہی **موضح تفسیر**
یعنے انوار ذوالجلال نے اوسکو ڈہانکا تہا اور بقول بعض کے ملائکہ نے بسبب کثرت اپنی کے اوسکو ڈہانکا
تہا مانند جانورون کے کہ درخت کو ڈہانک لیتے ہین اور بقول بعض کے سونیکے ٹڈون نے اوسکو ڈہانکا
تہا کجروی نکی الخ یعنے نظر کرنیسے اپنے مقصد پر کہ شہود حق کا تہا یعنے کسیطرف سوای جانب حق کے متوجہ نہو
اور یہہ وصف کمال ادب اور عالی ہمتی اور زیادتی محبت آنحضرت کیکا ہی یا نہہ خدا تعالے کے **ف** میرزا
براق عشق پرواز ✦ تا حجلہ ناز و پردۂ راز ✦ پس پردہ زپیش دیدہ برخاست ✦ بے پردہ بدید آنچہ میخواست ✦
بحر جو کچہہ کہ ڈہانکتا تہا الخ بہہ بڑائی بیان فرمائی اوسچیز کی کہ ڈہانکتی ہے پس تحقیق جانا گیا اس عبارت سے
کہ جس چیز نے ڈہانکا تہا قسم خلائق سے کہ دلالت کرتے تہے عظمت وجلال الٰہی پر وہ ایسی چیزین تہین کہ وصف
اونکا بیان نہین ہو سکتا اور بعضون نے کہا کہ ڈہانکا تہا اوسکو جماعت کثیر نے ملائکہ سے کہ عبادت کرتے ہین اللہ
کی نزدیک اوسکے اور بعضون نے کہا کہ ڈہانکا تہا اوسکو سونیکے ٹڈون نے اور کجروی نکی یعنی پہری نہین نظر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکہنی اون عجائب سے کہ حکم کیا تہا اونکے دیکہنے کا یعنے خوب طرح دیکہا اور تا
یعنے تجاوز نہین کیا اوس چیز سے کہ حکم ہوا تہا اوسکے دیکہنے کا **مد** لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ۝
تحقیق دیکہین محمد نے بعضی نشانیان بڑی پروردگار اپنی کی **فتح** بیشک دیکہے اپنے رب کے بڑے نمونے
موضح تفسیر نشانیان بڑی مثل رفرف سبز اور عرش اور کرسی اور جبرئیل کے ساتہہ چہہ سو پرون کے اور
اور ملائکہ کے اور عجائب ملکوت آسمان کے کہ کتنی اور بڑائی اونکی سوائی خدا کے کوئی نہین جانتا اون سبکو رسول
علیہ السلام نے صحیح جانے اور آپکے شب معراج مین دیکہا **بحر** اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ
الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۝ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ۝ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ۝ آیا دیکہا تمنے لات کو اور عزیٰ
کو اور منات تیسرے بے قدر کو آیا تمہارے لئے فرزند بیٹا ہو اور خدا کے لیے بیٹی یہہ قسمت اوسوقت قسمت بی انصافی

ہوۓ **فـ** ف بہلا تم دیکہو تو لات اور عزی اور مناۃ وہ تیسری پچہلی کیا تمکو بیٹے اور اوسکو بیٹیان تو تو یہہ بانٹا
بہونڈا **تفسیر** یہہ نام ہین بتون کے کافر کہتے تہے یہہ بیٹیان ہین اسکی انکی ہان جنون کی بیٹیان ہو
آیا دیکہا تمنے یعنے خبر دو ہمکو ان چیزون کی کہ پوجتے ہو تم اونکو سوای اللہ عزوجل کے کہ کیا اونکو وہ قدرت و عظمت ہے
کہ تعریف بیان کی گئی ساتہہ اونکو رب العزۃ کے اور لات و عزی نام تونکا ہی کہ قریش اونکو پوجتے تہے اور لات کو
اللہ کے نام سے اور عزی کو نام عزیز سے مشتق کیا تہا اور لات طائف مین تہا کہ ثقیف اوسکو پوجتے تہے اور عزی
ایکدرخت یا بت تہا کہ غطفان اوسکو پوجتے تہے اور روایت کیا گیا ہی خالد رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے حکم سے اوس درخت کو کاٹا اور ایک عورت پراگندہ بال وہان سے نکلی خالد نے اوسکو مار ڈالا اور منات
ایک پہاڑ کا ٹکڑا تہا کہ خزاعہ اوسکو پوجتے تہے اور بقول بعض کے بت تہا ہذیل و خزاعہ اوسکو پوجتے تہے اور
بقول بعض کے یہہ تینون بت تہے پتہر کے اور کعبہ کے اندر تہے قریش اونکو پوجتے تہے اور الاخری صفت ذم
کی ہے یعنے متاخرۃ یعنی وضیعۃ القدر یعنے بقدر اسکے قول اللہ تعالے کے وقالت اخریٰهم لاولیٰهم یعنی
کہا انکے سفہا نے اپنے رئیسون اور اشرافون سے اور جائز ہے یہہ کہ ہو اولیۃ اور تقدم اونکی نزدیک لات
اور عزی کو کہتے تہے مشرک کہ فرشتے اور یہہ بت اللہ کی بیٹیان ہین اور پوجتے تہے وہ اونکو اور گمان کرتے
تہے کہ یہہ شفعا یعنے سفارش کرنیوالے اونکے ہین نزدیک اللہ تعالے کے باوجود اسکے کہ بیٹیونکو کارہ
تہے اور مکروہ کہتے اونکو پس کہا گیا اونکو الکم الذکر ولہ الانثی تلک اذا قسمۃ ضیزی یعنی پہیرا تمہارا
اللہ کے لیے بیٹیان اور اپنے لیے بیٹے قسمت ضیزی کی یعنے ظلم کی ہے **ترجمہ** ان ہی الا اسماء
سمیتموها انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بها من سلطن ان یتبعون الا الظن وما تهوی الانفس
ولقد جاءهم من ربهم الهدی نہین ہین یہہ بت بلکہ نام کتنے ایک ہین رکہے ہین اونکو تمنے اور تمہارے
باپون نے اوتاری نہین ہے خدا نے اونکے ثبوت کی کوئی دلیل پیروی نہین کرتے ہین مگر وہم فاسد کی
اور اوس چیز کی کہ خواہش کرتے ہین نفس اور تحقیق آئی ہے اونکو انکے پروردگار سے ہدایت ہو **فـ** ف +
یہہ سب نام ہین جو کہہ لیے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے اللہ نے نہین اوتاری انکی کوئی
سندری عقل پر چلتے ہین اور جو جیون کے جاو ہین اور پہنچی اونکو اونکے رب سے راہ سوجہہ ہو ہو
تفسیر کہ وہم فاسد یعنے اپنے وہم فاسد اور ہوای نفسانی سے سمجہتے ہو کہ ہم حق پر ہین اور آئی
اونکو انکے پروردگار سے ہدایت کہ قرآن و پیغمبر ہین اور یہہ دونو خبر دے رہی ہین کہ معبود بحق سوای خدا کے
کوئی نہین ہے اور یہہ بت جمادات ہین خدائی کے لائق نہین لیکن اوہون نے اسپر کچہہ عمل نکیا ہو **بحمد**
الله تنبیہ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو چیزین پوجی جاتی ہین اور تعظیم کی جاتی ہین ہین سوای
معبود برحق کے وہ باطل و باعث گمراہی کی ہین اوسوقت کے کافر بت پتہر کے پوجتے تہے اوسوقت کے
نام کے مسلمان تعزیہ اور جہنڈی اور مینڈہی وغیرہ کو پوجتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور مرادین اپنی اونسے
مانگتے ہین یہہ بہی ویسے ہی ہین جیسا کہ رب العلمین نے اس آیۃ مین بیان فرمایا یاایها الذین امنوا انما
الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون ہ یعنے ای

۴ [illegible]

ایمان والوں سوائے اسکے نہیں کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کے پلیدی ہیں عمل شیطان سے
پس بچو تم اوس سے تاکہ مطلب کو پہنچو تم **ف** انصاب جمع نصب کی ہے ساتھ زبر اور پیش نون اور جزم صاد
کے اور ساتھ پیش دونوں حرفوں کے ایک پتھر ہوتا تھا کہ اوسکو کھڑا کرتے اور پوجتے سوائے اللہ کے اور جانور
ذبح کرتے اوسپر واسطے تقرب معبود ان اپنے کے اور جو کھڑا کیا جاوے اور اعتقاد دیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ وہ
درخت ہو یا پتھر پس وہ نصب ہے یہہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور مجالس الابرار میں لکھا ہے والانصاب جمع نصب
وہو کل ما نصب فعبد من دون اللہ تعالی من شجر او حجر او قبر وغیر ذلک والواجب ہدم ذلک کلہ ومحو
اثرہ انتہی پس انصاب کی ان تفسیروں سے موجب تعزیہ اور مینڈہی اور چھڑی وغیرہا انصاب میں داخل
ہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے تامل کرنیوالے پر کہ ان چیزوں کے بنانیوالے کیا کیا معاملے پوجا کے انکے ساتھ
کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں اونپر بیٹھے روٹیاں کاغذ کی چڑہاتے ہیں واسطے طلب بیٹے اور روٹی ٹکے اور چلے
باندہتے ہیں اونپر قضائے حوائج کے لئے اور چڑہاوے چڑہاتے ہیں اور سہرے باندہتے ہیں اور طرح بطرح
کی خرافات کرتے ہیں اور مولینا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ اور علم وغیرہ کا درست نہیں ہے
اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذات اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے
یعنے مانند عورتوں سوگ رکھنے والیوں کے بیٹھے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہیں ہوا
مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوائے زوج کے اگر کوئی قرابتی مرے تو
تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہیں حدیث شریف
میں آیا ہے لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ ان تحد علے میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر
وعشرا پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا میں بسر کرتا ہے
اور فرائض ونوافل اوسکے درگاہ الہی میں مقبول نہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے من احدث حدثا او
اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا یعنے جو کوئی نئی بات
نکالتا ہے یعنے بدعت سیئہ یا جگہہ دیتا ہے مبتدعی کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی اور
نہیں قبول کرتا اللہ تعالے اوسکے فرض ونفل اور روایت میں آیا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ
فہو رد یعنے جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے میں ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہو پس وہ مردود ہے اور اس
مجلس میں بہ نیت زیارت اور گریہ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہیں اسلیے کہ وہاں زیارت نہیں ہے کہ اوسکے
لیے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا چین قابل ازالہ کے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے من رای منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان
یعنے جو کوئی دیکھے تم میں سے کوئی چیز خلاف شرع کے پس چاہئے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور جو
ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ
ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہیں اسلئے کہ مرثیہ اور کتاب میں احوال
واقعی نہیں ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگوں کی ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس میں روا نہیں

ف یعنے انصاب جمع نصب کی ہے اور نصب کہتے ہیں اوس پتھر کو کہ کھڑا کیا جاوے اور پوجی جاوے سوائے اللہ ... واجب ہے ... ان سبکا ... **ع** بلکہ ... اور سب لوگوں کی لعنت میں گرفتار ہے جیسا کہ ...

چنانچہ حدیث شریف مین نہی واقع ہوئی ہے سننے اور پڑہنے مرثیون کے سے عَنْ اَبِیْ اَوْفیٰ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ یعنے روایت ہے ابی اوفی سے کہ منع فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا
فی نفسہ مضائقہ نہیں لیکن ہیئت اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت قوم
مبتدعون کے ساتہہ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز و اجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف مین
آیا ہے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنے جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین
سے ہے اور اسی حدیث مین یہی داخل ہے مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ رَضِیَ عَمَلَ قَوْمٍ کَانَ شَرِیْکًا
لِمَنْ عَمِلَ بِہٖ یعنے جو کوئی بہیڑ بڑہاوے کسی قوم کی پس وہ بہی انہین مین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو
کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہے شریک اوسکے کرنیوالے کا اور ایسی جگہہ فاتحہ درود پڑہنا بہی درست نہین اسلیے
کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ و دور کرنیکے ہے اور نجاست باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جائے پڑہنے چاہئے کہ پاک
ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا ملامت کیا گیا اور
طعن کیا گیا ہوگا ایسیہی اوس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے وہان بہی پڑہنا موجب ملامت
اور مطعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑہا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کے فقط اوس مکان مین کہ تبرک صحیح مثل
موئے مبارک کے رکہا ہو یا رکہا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہہ بہی
جائز نہین اسلئے کہ یہہ بہی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ
پڑہنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موئے مبارک کے اکثر جائے صحت کو نہین پہنچا پس تبرک ہونا اوسکا
نا برا و بام عوام کالانعام کے ہے اور سکو تبرک جاننا چاہئے جب تک تبرکیت اوسکی ثابت ہو اعتقاد اوسکی
صحت کا نہ کرنا چاہئے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی اور وہ مجلس ترتیب
کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موئے مبارک وغیرہ
کے کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کیلئے جانا مضائقہ نہین اور ترک کرنا زینت و لذات کا مانند نہ کہانے
پان اور گہی اور گوشت وغیرہ کے بہی درست نہین جیسکہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری
وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہم خانگی ہونیکے اور اسباب اپنا اوسکے
لئے مانگے دینا جائز نہین اسلیے اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر جائز نہین لہ اور مرثیہ
خوانی اور کتاب خوانی بہی نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بہی کیا ہے جیسکہ اوپر گذرا
اور اسیطرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہے کہ حدیثون مین وعید آیا ہے اسپر کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ
وَالْمُسْتَمِعَۃَ یعنے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والیکو اور اجرت یعنے
مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسکہ مزامیر و
غنا کہ حرام ہین اجرت لینی بہی اونپر حرام ہے اسیطرح ان چیزون پر بہی حرام ہے مہندی روشن کرنی حضرت
سید عبد القادر جیلانی رح کی بہی بدعت ہے اسلیے کہ جب مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین ہے ویسا ہی

ع ۲ [illegible]

سیندہی مین یہی ہے **سوال** مہندہی بدعت حسنہ ہی یا سیئہ ہے اور اگر سیئہ ہی تو سب برابر ہین یا کچھہ فرق ہے اور اوسکی برائی حد حرمت کو پہنچتی ہے اور فاعل اوسکا مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا ویا فاعل اوسکا صاحب صغیرہ کا ہے **جواب** یہہ تمام امور بدعت سیئہ ہین اور تفاوت امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہی جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہیا ور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہی چنانچہ حدیث شریف سی کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی معلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوۃً وَّ صَدَقَۃً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَۃً وَّلَا جِہَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِیْنِ روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہی وہ اسلام سے جیسا نکلتا ہی بال آٹے گندہے مین سے کہ کچھہ اوسمین لگا نہین رہتا صاف نکل آتا ہی انتہے اور بدعتی عام ہے کہ آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہی بلکہ اور نے کیا ہے اور یہہ شخص اوسمین آیا ہے اوسکو دونون کو بدعتی کہین گے اور حدیث ابن ماجہ مین یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَ بِدْعَتَہٗ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہے حدیث مین اور ضلالت اوسکی اسحد کو پہونچی کہ اوسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہو گا اور یہہ فرق اوس صورۃ مین ہے کہ بدعت کو اچہا نہ سمجہے یعنے اچہا سمجہنے والا کافر ہوتا ہے دونون صورتون مین جیسا کہ اوپر صرح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہے اور جاہل وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کے آگے لاتے ہین اور سہرا باندہتے ہین اور رکہا رہنے دیتے ہین اور کتب علم اوپر لیجا ہین حلوہ کی تعزیہ کے تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبحکو اوٹہاکر تقسیم کرتے ہین پس سبب لیجانے اوسکے کے آگے تعزیہ وغیرہ کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کے بہی تشبیہ ساتہہ کفار و بت پرستون کے ہوتی ہے اور اس جہت سے اوسمین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولنا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بس اسی پہ ہیون غرض اس کلام طویل کے نقل کرنے سے یہہ ہے کہ صاف مولنا مرحوم کی تحریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچہا جانتا ہو وے یا دیکہنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تم آپ بہی اس سے بچا چاہئے اور اپنے گہر والونکو بہی بچاؤ کہ جانے دو ﴿ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ۝ ﴾ آیا میسر ہے آدمی کو جو کچہہ آرزو کرتا ہے ﴿ فـ ﴾ یعنے نہین آدمیکو ملتا ہے جو کچہہ چاہے ﴿ **موضح تفسیر** ﴾ یعنے نہین ہوتی یہہ بات سوائی خواستہ اور حکم خدا کے کوئی چیز میسر نہین ہوتی اور مراد انسان سے یہان کافر ہے یعنے کافر کہ بتون کی شفاعت کی آرزو رکہتے ہین ممکن نہین یا کہتے ہین کہ نبوۃ فلانے شخص کو کیون ندی یہہ بہی شان نہین جسکو خدا چاہتا ہے اور لائق اوسکے جانتا ہے اوسکو دیتا ہے ﴿ **بحر** ﴾ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ

ع ۱ أی المنقطعة ومعنی الهمزة فیها الإنکار أی لیس للإنسان کل ما یتمنی من شفاعة الأصنام ومن قوله لئن رجعت إلی ربی إن لی عنده للحسنی ... والنبی علیه السلام

والاولیٰ ○ پس خدا ہی کیلیے ہی وہ جہان اور یہہ جہان ﴿فتح﴾ سو اللہ کے ہاتہ مین پچہلے اور پہلے ﴿تفسیر﴾
یعنے بت پوجنے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے ﴿موضح﴾ آخرت اور دنیا اوسیکی مملوک ہین جو کچہہ چاہے تصرف
اونمین کرے سوائے اوسکی کوئی تصرف نہین کرسکتا اور اوسپر کسیکی حکومت نہین چلتی ﴿بحر﴾ یعنے وہی مالک
دنیا اور آخرت کا ہے اور اوسیکا حکم ہے دونون مین دیتا ہے نبوۃ اور شفاعت جسکو چاہتا ہے اور راضی ہوتا ہی
اوس سے نہ جو کہ آرزو کرتا ہے ﴿مدارک﴾ وَكَمْ مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ
أَن يَأْذَنَ اللّٰهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضٰى ○ اور بہت فرشتے ہین آسمانونمین کچہ نفع نہین کرتی ہے شفاعت اونکی مگر
بعد اسکے کہ اذن دے خدا اور رضامند ہو جسکے لیے کہ چاہے ﴿فتح﴾ اور بہت فرشتے ہین آسمانونمین کام نہین
آتے اونکی سفارش کچہہ مگر جب حکم دے اللہ جسکے واسطے چاہے اور پسند کرے ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ یعنے جن فرشتون
کی کہ کفار عبادت کرتے ہین اس امید سے کہ شفاعت اونکی کرینگے سو وہ کسیکی شفاعت نہین کرینگے مگر جسکے لیے
کہ خدا چاہے اور اونکا اوسکی شفاعت کا اذن دے اور بے مشیت و رضائے خدا کے اور اذن دینے کے شفاعت کسیکی
کسیکے حق مین نفع نہین دیگی ﴿بحر﴾ یعنے امر شفاعت کا تنگ ہے اسلیے کہ ملائکہ باوجود اس تقرب اور کثرت کے
اگر سبکے سب شفاعت کرین کسیکی تو نہ نفع دی شفاعت اونکی کچہہ ہرگز اور نہ نفع دی شفاعت مگر بعد اسکے کہ اذن
دے اللہ انکو شفاعت کا جسکے لیے چاہے شفاعت اور راضی ہو اوس سے اور یہی اوسکو لائق شفاعت کے
پس کیونکر شفاعت کرین گے بت اللہ سے اپنے پجاریون کے لیے ﴿مدارک﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثٰى ○ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ
وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان نہین رکہتے ہین آخرت کو نام رکہتے ہین فرشتونکا
بنام بیٹیون کے اور نہین ہے اونکے لیے ساتہہ ثبوت اس مقصد کے کچہہ دانش پیروی نہین کرتے ہین مگر وہم کی
اور تحقیق وہم نفع نہین دیتا ہے شناخت حقیقت سے کچہہ ﴿فتح﴾ جو لوگ یقین نہین رکہتے پچہلے
گہر کا وہ نام رکہتے ہین فرشتونکا نام زنانہ اور اونکو اسکی کچہہ خبر نہین نری اٹکل پر چلتے ہین اور اٹکل کام نہ اوے
ٹہیک بات مین کچہہ ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ بنام بیٹیون کے یعنے ملائکہ کو بیٹیان خدا کی کہتے ہین مگر وہم
کی کہ وہ تقلید باپ دادا کی ہے اور وہم نفع نہین دیتا ہے یعنے حق کو سوای علم کے معلوم نہین کرسکتے وہم و
ظن نفع نہین دیتا اسکے معلوم کرنیکے لیے اور بقول بعض کے حق بمعنے عذاب کے ہے یعنے ظن انکا عذاب کو
نہین دفع کرتا ﴿بحر﴾ ﴿مدارک﴾ فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلّٰى عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ ذٰلِكَ
مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ○ پس اعراض کر
اوس کسی سے کہ مونہہ پہیرا یاد کرنے ہمارے سے اور طلب نکی مگر زندگانی اس جہان کی یہہ ہی نہایت اونکی ارزوکی
دانش کی یعنے یہہ نہایت علم انکی بلا شبہ پروردگار تیرا دانا تر ہے اوس کسیکو کہ غلط کیا راہ خدا کو اور وہی
خوب جانتا ہے اوسکو کہ راہ پائی سو تو دہیان نکر اوسپر جو مونہہ موڑے ہماری یاد سے اور کچہہ نچاہے مگر دنیا کا جینا
یہان ہی تک پہنچی اونکی سمجہہ تیرا رب ہی بہتر جانے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانے جو آیا راہ پر ﴿موضح﴾
﴿تفسیر﴾ ہماری یاد سے یعنے قرآن سے اور بعض نے کہا ایمان سے یہہ ہی معنی اختیار کرنا اونکا دنیا کو

الربع

اور راضی ہونا اونکا ساتھہ اوسکے نہایت اونکی علم کی اور قدر عقول اونکی کی کہ ترجیح دی اونہون نے دنیا کو آخرۃ پر
حال آنکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنی والی ہے اور بعض نے اسکے یہہ معنی کہی ہین کہ نہین حاصل ہوا اونکو کچھہ علم فقط
گمان باطل اونکا یہی ہی کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور وہ شفاعت کرینگی ہماری پس اونہون نے اعتماد
کیا اسپر اور اعراض کیا قرآن سے اور وہی بہتر جاننے الخ یعنے اچھی اور برے دونون فرقون کو وہی خوب جانتا ہے
پس ہر کسیکو موافق اوسکے عمل کے جزا دیویگا **مدمعاجز** ؎ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اور اوسکے لیے ہی جو کچھہ کہ آسمانون مین
ہے اور جو کچھہ کہ زمین مین ہے آخر کار کو سزا دیگا اونکو کہ بدکاری کی موافق اوسکے کہ عمل کیا اور جزا دیگا اونکو کہ نیکی کا
کی ساتھہ خصلت نیک کی **فتح** ؎ اور اللہ کا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلہ دیوے برائی
والونکو اونکے کیے کا اور بدلہ دے بھلائی والونکو بھلائی سے **تفسیر** خدا کی لیے ہے یعنے ملک اوسکا ہے اون چیزونکا
کہ بیچ آسمان و زمین کے ہین اور اوسمین مین داخل ہین مراد ... یا فی بفضل ... اشاؤ وبہدی من
یشاء اور بدکاری کی یعنی شرک وغیرہ اور نیکی کاری کی یعنی توحید ... وطاعات بجالایا اور حسنی سے مراد جنت ہے
اور بیان کیا نیک کارونکو ساتھہ قول اپنے کے الذین الخ جو آگے مذکور ہے **مجلا** ؎ نیکوکاری کی ساتھہ خصلت
نیک کے یعنی ساتھہ توبہ اچھی کے اونکو جزا دیگا یعنے جنت مین داخل کریگا یا بسبب اعمال خیر کے جزا دیگا اور معنی یہہ ہین
اللہ تعالی نے پیدا کیا عالم کو اور درست کیا اس کارخانہ کو تا کہ جزا و سزا دے نیک کارون اور بدکارونکو **تفسیر**
مین ہے ؎ **مد** ؎ آخر کار کو الخ اور اس معنی پر لام لفظ لیجزی مین بمعنی عاقبت کار کے ہوگا اور تفسیر معالم
مین لکھا ہے کہ لام مذکور متعلق ہی ساتھہ آیت پہلی کے ولله ما فی السموات وما فی الارض جملہ معترضہ ہی چونکہ خدا
گمراہ اور ہدایت یافتہ کو جانتا ہے جزا دیگا موافق عمل ہر ایک کے اور فائدہ اسپر جہت سی ہی کہ جو کچھہ آسمان و زمین
مین ہے مملوک اوسکے ہین **تنبیہ** یہہ معلوم ہوا کہ اعمال کی جزا ہوتی ہے اور اعمال نیک کی جزا اچھی
اسلیے اچھے عمل طالب رضائے مولی ہی ہوتے ہین اور دنیا کی تکلیف کا کچھہ خیال نہین کرتے اگر رضی مولی کی ملتی ہے **حکایت** جیسا کہ
منقول ہے کہ ایک شاطرہ فرعون کی بیٹی کے سر مین کنگھی کرتی تھی اتفاقا کنگھی اوسکے ہاتھہ سے گر پڑی اوسنے
بسم اللہ کہکر اوٹھا لی لڑکی نے کہا یہہ نام تو میرے باپ کا ہے شاطرہ نے کہا یہہ نام اوس خدا کا ہے جو پرورش دیگا
تیرا اور تیرے باپ کا ہے بندہ کی کیا قدرت ہی کہ یہہ نام اوسکا کہا جاوے لڑکی نے یہہ حال اپنے باپ سے کہا
فرعون نے شاطرہ کو بلا کر کہا کہ تو اس عقیدہ سے باز آ اور میری خدائی کا اقرار کر شاطرہ نے کہا استغفر اللہ یہہ کیا
بات ہی میں نے ایسا اس کلام حق کو چھپایا تھا اب جو ظاہر ہو گیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض
بیچنا ہی یہہ مجھسے ہرگز نہو گا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ دون فرعون نے کہا کہ اے شاطرہ اسے سوق عداوت مجھسے
بہت ہی مین یہہ نہین چاہتا کہ تو ہلاک ہو تو اپنے تئین خراب بدنام نکر شاطرہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے
کہا کہ جان تلف ہونا قبول ہے اور اس عقیدہ سے پھرنا گوارا نہین اوس مردود نے حکم کیا کہ اسکے ہاتھہ پانو باندھ
کر طوق و زنجیر سے قید کر دو جب وہ اوس صورت سے قیدخانہ مین پڑی تھی اوسکے دلمین جوش آیا اور رو دی اور
کہا الہی مین تجھکو دوست رکھتی ہون اور دشمن کی قید مین پڑی ہون ہاتف نے آواز دی کہ اے شاطرہ آدم سے

۵۱ قوله بما علموا ای بعقاب ما علموا من السوء او بسبب ما علموا من السوء
۵۲ بجزاء نیکی یا جنت ... یا اور دارہ حق رکھنا ... جنکو چاہتا ہی
۵۳ ...
حکایت شاطرہ دختر فرعون

میری دوستی کا دعوی کیا مینے اوسکو رنج و محنت دنیا مین مبتلا کیا اور اسیطرح نوح کو بلائے طوفان مین اور ایوب
کو المون جسمانی مین اور زکریا کو مصیبت ارہ کشی مین اور ابراہیم کو تکلیف آتش نمرود مین گرفتار کیا ای مشاطہ
جسکو مخلوق دوست رکہتی ہے راحت و آرام بہونچاتی ہے اور جسکو مین دوست رکہتا ہون محنت و بلا مین گرفتار
کرتا ہون لوگ اپنے دوستونکو کہانا کپڑا اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہین اور مین اپنے دوستونکو بہوکا اور ننگا اور
اہل و عیال سے جدا رکہتا ہون دوسنے زبان شوق سے عرض کیا مصرعہ جان جائے تو بلا سے پہ تراد ہیان
بجائے + دوسرے دن فرعون نے پہر اوس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکہہ اب بہی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر رحم
کر نہین تو ہاتہہ کاٹ لونگا تیری آنکہین نکلوا ونگا وہ نیکبخت سن کر اوسکے بولی کہ ای ملعون یہہ ہاتہہ پانو تیری خدمت
بجالانے مین قابل اسکے ہین کہ کاٹے جائین اور ان آنکہون کو کہ تیری صورت ہمیشہ دیکہتی ہے قابل نکالنے کے
ہین تب اوس ملعون نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ایک دیگچہ مین تیل بہر کر آگ پر رکہو جب وہ دیگ خوب جوش
مین آئی تو اوسنے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیان اوسکی بلوائین اور ایک کے بال پکڑ کر اوس دیگ مین ڈلوا دیا دوسری
بیٹی رو کر اپنی مان سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای مان مجکو بچا لے اوسنے کہا ای بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالے دیکہتا ہے
الغرض اسیطرح اوس ملعون نے ایک ایک کو دیگچہ مین ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی دو برس کی اوسکی گود مین
تہی جب اوسکو بہی چہین کر چاہا کہ دیگچہ مین ڈالدین تب اوسکو محبت فرزندی جوش مین آئی اور رونے لگی
یہانتک کہ فرشتے بہی اوسکے ساتہہ روتے تہے اور دعا کرتے تہے کہ الٰہی اپنے اس بندی پر رحم کر اور بلا و حکم سے
کہ اسوقت اسکی مدد کرین حکم ہوا کہ ای فرشتون چپ رہو تم ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو انی اعلم ما
لا تعلمون ۝ فرشتے خاموش ہوئے جب اوس لڑکیکو بہی دیگ مین ڈالدیا تب وہ لڑکی اوس دیگ مین زبان
فصیح سے کہنے لگی کہ ای مان میرے بہائی بہنون نے اپنے دوست کی ملاقات حاصل کی اب تو بہی جلد
آ کہتے ہین جب اوس لڑکیکو دیگ مین ڈالا تو بوئے مشک کی اوس سے نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا پہر جب نوبت
اوس مشاطہ کی آئی تو وہ ملعون کہنے لگا کہ ای مشاطہ اب بہی میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے سے باز آ دیکہہ کہ اسی سبب سے
تیری اولاد کا یہہ حال ہوا اگر تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری جان بہی بچے اور تجکو خلعت اور جاگیر اسکے عوض
مین عنایت کرون وہ بولی کہ ای ملعون یہہ وقت میری دوست کی ملاقاتکا ہے اور اوسکا سلام بواسطہ سنتی ہون
تیری خلعت اور جاگیر کی میرے نزدیک کیا حقیقت ہے اوسنے جو نگاہ کی تو سب حجاب آسمانون کے اوسکے آگے سے
اوٹہہ گئے تہے کیا دیکہتی ہے کہ عرش معلی کے ساق پر بسم اللہ الرحمن الرحیم بخط نور لکہی ہوئی ہے اوسکو دیکہتے ہی بیخود
ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار الٰہی کا اوسکے دلمین اور بہی زیادہ ہوا الغرض اوس ملعون نے پہلے
اوسکے ہاتہہ پانو کٹوائے پہر آنکہین نکلوائین پہر اوسکے بند بند جدا کر والکے دیگ مین ڈلوا دئے جب تک کہ جان تہی
اللہ اللہ کرتی تہی ۞ مقاصد الصالحین ۞ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ وہ کہ پرہیزگاری کرتے ہین کبیرہ گناہون سے اور بے حیائیون سے
سوائے گناہون صغیرہ کی تحقیق پروردگار تیرا بہت بخشنے والا ہے وہ دانا ساتہہ احوال تمہارے کی جسوقت کہ پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت کہ

تمہیں تھے بیچ پیٹ ماؤن اپنے کی پس تعریف نکرو اپنی تئین خدا خوب جانتا ہی اوسکو کہ پرہیزگاری کی **فـ**
جو لوگ بچتے ہین بڑے گناہوں سے اور بیحیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بیشک تیری رب کی بخشش مین سمائی
ہے وہ تمکو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تمکو زمین سے اور جب تم بچے تھے مان کے پیٹ مین سو مت بولو اپنی تئین ستھرا
وہ بہتر جانے جو بچ چلا **مو تفسیر** کبائر وہ گناہ کہ بڑا ہو عذاب اوسکا اور فواحش وہ گناہ کہ کبائر مین
سے فحش ہون یعنی بیحیائیونکی گویا یون فرمایا کہ فواحش جو کبائر مین ہی خاصکر ہین بعضون نے کہا کہ کبائر وہ گناہ ہین
کہ وعید یعنی ڈرکا دیا اللہ تعالے نے اونپر آگ جہنم کے عذابکا اور فواحش وہ گناہ کہ شرع مین اونپر حد مقرر ہوئی
اِلَّا اللَّمَمَ یعنے صغیرہ گناہ مانند دیکھنے اور بوسہ لینے اور مساس کرنے اجنبی عورت کے بہت بخشش والا ہے کہ جو گناہ چاہتا
ہے بغیر توبہ کے بھی بخشدیتا ہے یعنے سوائے کفر و شرک کے پیدا کیا تمکو یعنے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو زمین سے
اجنۃ جمع جنین کی ہے معنی بچہ کے پس تعریف نکرو الخ یعنے نسبت نکرو اپنے نفسونکو طرف پاکیزگی عمل اور زیادتی
خیر و طاعات کے یا طرف پاک ہونے کے گناہون سے اور ثنا نکرو نفسونکی بلکہ کسر نفسی کرو کیونکہ اللہ جانتا ہے پاک
متقی کو تم مین سے اول و آخر یعنے پہلے اسکے کہ نکالے تمکو پشت آدم علیہ السلام سے اور پہلے اسکے کہ نکلو تم اپنی
ماؤن کے پیٹ مین سے آیا ہے کہ بعضی آدمی اعمال نیک کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ہماری نمازین روزے
اور حج ہمارے ایسے ایسے ہین پس اوسپر یہہ آیۃ مذکورہ اوتری کہ تعریف اپنے اعمال کی نکرو اور عجب نکرو ہم تمام
احوال تمہارا اور تمہاری اصل کا جانتے ہین اور تفسیر لباب مین آیا ہے کہ جب کوئی لڑکا یہود یون مین مرتا
تو کہتے یہہ صدیق ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ کہتے ہین کوئی بچہ نہین ہے مگر اپنے مان کے پیٹ
مین سعید ہوتا ہے یا شقی یہہ آیۃ نازل ہوئی اور حق تعالے نے تصدیق اپنے پیغمبر کے قول کی کی اور نہی
اوس صورۃ مین ہے کہ کبھی بطریق عجب یا ریا کے نہ بطریق اعتراف نعمت کے کہ وہ جائز ہے اسلئے کہ خوش ہونا
طاعت کرنے سے طاعت ہے اور ذکر کرنا اوسکا شکر ہے خدا خوب جانتا ہے الخ پس اکتفا کرو اوسکے جاننے پر
اور لوگونکے جاننے کی پروا نکرو اور اکتفا کرو اوسکی جزا پر اور لوگونکی ثنا و تعریف سے غرض نرکہو **مدارک**
قولہ اِلَّا اللَّمَمَ کہ لمم یعنے کبھی کسی گناہ مین گرفتار ہو جاتے ہین پھر توبہ کرتے ہین اور بار بار گناہ نہین کرتے ہین وہ
محسن یعنے نیکوکار ہین اس صورۃ مین اِلَّا اللَّمَمَ استثنا کبائر سے ہوگا اور ایک جماعت علماء کے نزدیک استثنا
منقطع ہے یعنے اجتناب کبائر کرتے ہین سوائے صغائر کے اور صغائر حسنون سے عفو کئے جاتے ہین اور
بقول بعضی مراد لمم سے وہ گناہ ہین کہ جاہلیت مین کئے تھے حق تعالے بعد اسلام کے اونپر مواخذہ نہین کرتا
آیا ہے کہ مشرک مسلمانونکو کہتے تھے کہ کل تو ہمراہ ہمارے ہمارے عمل کرتے تھے اب ایسے متقی بنے حق تعالی
نے یہہ آیۃ بھیجی کہ اوس عمل پر مواخذہ نہوگا جبکہ محسن ہوئے یعنے ایمان لائے اور عمل صالح کئے **طب معا**
تنبیہ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہے اوسکے کرنے پر قرآن
اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث صحیح مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ ﷺ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھہ دلیل قطعی کے اور موجب
ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضی بہت بڑے

ف والاستثناء منقطع لانه ليس من الكبائر والفواحش ۱۲ م

ف یعنی جس نے قصدًا نماز ترک کی پس تحقیق وہ کافر ہوا ۱۲

اور بڑے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو مذکور ہوئی ہین سب ہی نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچہنے والیکے ہوتا بیان
فرماتے اور مولینا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہہ نقل کئے ہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین
کسیکو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا بیاہ کرنے مین
یا کہنے مین یا نام رکہنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون سے کے امور... سونپنے مین یعنے جیسے اللہ کو سونپکے
کام سپرد کرین ویسے اور کو بہی جانے اور بہتا اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری
کرنی اور سیکہنا سکہانا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کہیلنا اور ترک
کرنا ہجرۃ کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور
بیاز کہانا اور کہلانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے
لیلینا اور مرد یا عورۃ پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بلا عذر توڑنا
اور قسم جہوٹی کہانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی
لڑائی سے بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگے پیچہے وقت سے
پڑہنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو
اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹہٹہا کرنا ساتہہ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور
حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بعد چہپانی اور رشوۃ لینی اور جادو مذکورہ مین لڑائی
دلوانی اور چغل خوری پادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قضاقی کرنی اور فساد کرنا زمین
مین بیچ مال و دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہ پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتہہ
مزامیر کے اور ستر کہولنا حمام وغیرہ مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو یہہ
گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے سے اور پاکی نکرنی پیشاب اور
منی سے اور ایذا دینی ساتہہ للہ دینے کے اور جہٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین
اور نیچے پائینچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کیطرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان
بہائی کیطرف کرنا ساتہہ تیز چیز کے اور خوجا کرنا اسکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنے مثلاً ڈاڑہی منڈدی
یا ہاتہہ سے ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور
کہیلنا ساتہہ نرد کے اور جتنے کہیل کہ بالاتفاق حرام ہین کہیلنے اور کہنا مسلمانکا مسلمانکو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان
بیبیونکے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد
کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی کہنی یعنے ایسے کہ دین کو ضرر کرے اور دیکہنا امرد خوبصورت کو یعنے
نظر شہوت سے اور کسیکے گہر مین جہانکنا اور کسیکے گہر مین بغیر اوسکی اذن کے جانا اور دیوثی اور فرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو بدلیل قدرت کی ترک کرنا اور قرآن شریف کو بعد سیکہنے کے بہلادینا اور حیوانات کو جلادینا اور عورتکو نافرمانی
کرنی خاوند کی بلاسبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون
کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر کہ مذکور ہوئی سوا انکے اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق

رحمۃ اللہ نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم مین کہ بحر الرائق کے مصنف ہین لکھے مین آب جانا چاہیئے کہ ہر بندہ
مؤمن کو بسبب اس آیۃ کریمہ کے گناہ اور نافرمانی خدا و رسول کے سے بچنا بہت ضرور ہے اسیلیے او مضامین موید
اسکے لکھے جاتے ہین تاکہ بہائی مسلمان خوب کوشش کرین گناہونکے بچنے مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَن
يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۝ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَقَدْ اَبٰى ۝ اور کہا معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتونکی
فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا الخ یعنے نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر
اپنے ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو یہہ کہ نکلے تو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو
قصدًا پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصدًا پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور مت پی شراب پس
تحقیق وہ سر ہر برائی کی ہے اور بچا اپنے تئین گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور
بچا اپنے تئین بہاگنے لڑائی کفار کے سے اگرچہ بہاگین لوگ اور جب پہنچے لوگونکو موت یعنی وبا اور قحط اور تو
اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے اہل وعیال پر مال اپنا اور نہ اوٹہا اونسے لاٹہی اپنی ادب کے
لیے .... یعنے ادب کے لئے مار کر اونکو اور ڈرایا کر اونکو بیچ نافرمانی اللہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اون سے کوئی چیز بہتر نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانون کو اور دو خصلتین
ہین کہ اون سے کوئی چیز بری نہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کے اور ضرر پہنچانا مسلمانون کو ۔ اور حضرت علی رض فرماتے
ہین کہ جو کوئی علم کے طلب مین ہوتا ہے جنت اوسکے طلب مین اور جو کوئی
گناہ کی طلب مین ہوتا ہے تو ہوتی ہے دوزخ اوسکی طلب مین ۔ اور یحیی بن معاذ کہتے ہین مَا عَصَى
اللّٰهَ كَرِيْمٌ وَمَا اٰثَرَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ حَكِيْمٌ اور سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جو گناہ ہوتا ہے خواہش
نفسانی سے بیشک امید ہی اوسکی بخشش کی اور جو گناہ ہوتا ہے تکبر سے بیشک امید نہین اوسکی بخشش کی اسلیے
کہ گناہ شیطان کا اصل اوسکی غرور تہا اور لغزش حضرت آدم کی اصل اوسکی خواہش نفسانی سے تہی ۔ اور کسی
زاہد سے منقول ہے کہ جسنے گناہ کیا اور وہ ہنستا جاتا ہے تو اللہ تعالے داخل کریگا اوسکو آگ مین اور وہ روتا ہوگا
اور جو کوئی اطاعت کرے اور وہ روتا جاوے پس تحقیق اللہ داخل کریگا اوسکو جنت مین اور وہ ہنستا ہوگا ۔ اور
منقول ہے بعضے حکیمون سے کہ حقیر نہ سمجھو چہوٹے گناہون کو کہ پیدا ہوتے ہین اونسے گناہ بڑے ۔ اور فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ یعنے صغیرہ گناہ نہین رہتا
ہی ساتہہ ہمیشگی کے اور گناہ کبیرہ نہین رہتا ساتہہ استغفار کے کہا ہے کسی بزرگ نے مَنْ تَرَكَ الذُّنُوْبَ رَقَّ
قَلْبُهٗ الخ یعنے جسنے چہوڑے گناہ نرم ہوا دل اوسکا اور جسنے چہوڑا حرام اور کہایا حلال صاف ہوئی فکر اوسکی
وحی کی اللہ تعالے نے طرف بعضے انبیاء کے اَطِعْنِيْ فِيْمَا اَمَرْتُكَ وَلَا تَعْصِنِيْ فِيْمَا نَصَحْتُكَ یعنے تابعداری
کر میرے حکم کی اور نافرمانی نکر میری نصیحت کی ۔ کہا ہے کسی بزرگ نے اِكْمَالُ الْعَقْلِ اِتِّبَاعُ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَاجْتِنَابُ سَخَطِهٖ یعنے کامل کرنا عقل کا پیروی کرنی اللہ تعالے کی رضامندی کی ہے اور بچنا اوسکی غضب

سے ۞ کہا یحیی بن معاذ رحمہ اللہ نے کہ بڑی مغروری ہے میرے نزدیک بڑہتے جانا گناہون ساتھہ امید بخشش
کے بدون ندامت کے اور توقع رکھنی قرب آلہی کی بغیر طاعت کے اور انتظار کھیتی جنت کی ساتھہ تخم دوزخ
کے اور طلب کرنا مکان فرمانبردارونکا باوجود کرنے گناہون کے اور انتظار جزا کی بغیر عمل کے اور آرزو رکھنی اللہ
عزوجل سے باوجود افراط یعنے بہت کرنے گناہون کے شعر تَرْجُو النَّجَاةَ وَلَا تَسْلُكُ مَسَالِكَهَا + إِنَّ
السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِيْ عَلَى الْيُبْسِ + یعنے امید رکھتا ہے نجاۃ کی اور نہین چلتا راہ نجاۃ کی بلاشبہ کشتی نہین
چلتے ہے خشکی مین فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَصْلُ جَمِيْعِ الْخَطَايَا حُبُّ الدُّنْيَا وَاَصْلُ جَمِيْعِ الْفِتَنِ مَنْعُ
الْعُشْرِ وَالزَّكوٰةِ یعنے جڑ تمام گناہونکی محبت دنیا کی ہے اور جڑ تمام فتنونکی نہ دینا عشر و زکوۃ کا ہے ۞ کہا ہے
کسی بزرگ نے اَلْمُقِرُّ بِالتَّقْصِيْرِ اَبَدًا مَحْمُوْدٌ وَالْاِقْرَارُ بِالتَّقْصِيْرِ عَلَامَةُ الْقَبُوْلِ یعنے اقرار کرنیوالا تقصیر کا
ہمیشہ بہلا ہے اور اقرار کرنا تقصیر کا نشان ہے قبولیت کا ۞ کہا ایک شاعر نے ؎ يَا مَنْ بِدُنْيَاهُ اشْتَغَلَ
قَدْ غَرَّهُ طُوْلُ الْاَمَلِ + اَوَلَمْ يَزَلْ فِيْ غَفْلَةٍ + حَتّٰى دَنَا مِنْهُ الْاَجَلُ + اَلْمَوْتُ يَأْتِيْ بَغْتَةً +
وَالْقَبْرُ صُنْدُوْقُ الْعَمَلِ + اِصْبِرْ عَلٰى اَهْوَالِهَا + لَا مَوْتَ اِلَّا بِالْاَجَلِ + حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ جسنے چھوڑا دنیا کو دوست رکھا اللہ تعالے نے اور جسنے چھوڑے گناہ دوست رکھا اوسکو فرشتون
نے اور جسنے کاٹی طمع مسلمانون سے دوست رکھا اوسکو مسلمانون نے ۞ منقول ہے کہ وحی بہیجی اللہ تعالے
نے حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ فرمایا ای عزیر جب کرے تو چہوٹا گناہ تو نہ دیکھہ اوسکا چہوٹا پن بلکہ دیکھہ اوسکو
کہ جسکا گناہ کیا تو نے اور جب پہنچے تجکو بہلائی تہوڑی تو نہ دیکھہ اوسکا چہوٹا پن اور دیکھہ اوسکو کہ جسنے دی ہے
تجکو اور جب پہنچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا خلق سے جیسا کہ مین نہین شکوہ کرتا تیرا اپنے فرشتون سے جب وقت
آتے ہین میرے طرف برائیان تیری ۞ عبد الوہاب شعرانی کی کتاب تنبیہ المغترین مین منقول ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ النَّارِ
فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا یعنے اے صفیہ پہوپی رسول اللہ کی اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی چہڑاؤ تم
اپنی جانونکو آگ سے پس تحقیق مین کام نہین آونگا تمکو اللہ کے عذاب سے کچھہ ۞ اور حدیث مین ہے اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَ
الذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَفْنٰى فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ۞ اور ایک بزرگ فرماتے تہے علامتین
سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ یاد کی گناہون سے ڈر اور گہبراہٹ اور طاعت سے خوشی اور نصیحت سے
اثر ۞ اور ابو محمد مروزی رحمہ اللہ فرماتے تہے کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ خصلتون سے نہ اقرار کیا اپنے
گناہ کا اور نہ شرمندہ ہوا اوس سے اور نہ ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی نکی توبہ اور ناامید ہوا اللہ کی رحمت
سے اور اسکے عکس کیا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے پس وہ سعید ہوئے پانچ خصلتون سے اقرار کیا اپنے گناہ
کا یعنے لغزش کا اور نادم ہوے اوسپر اور ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی کی توبہ اور ناامید نہوے اللہ کی
رحمت سے ۞ حاتم اصم رحمہ اللہ کہتے تہے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا تو جلدی سے توبہ کر اور نادم ہو اور نہ عذر کر
لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسے بہت برا ہے اوس وبال سے کہ تیرے گناہ مین ہے ۞ ابراہیم ابن ادہم رضی اللہ عنہ
فرماتے تہے کہ داخل ہونا میرا دوزخ مین اسحال مین کہ طاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب تر ہے نزدیک میرے

اس سے کہ داخل ہون جنت مین اسحال مین کہ نافرمانی کرتا ہون اللہ کی ۵ اور اعی جب دیکھتی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو یعنے گناہ کرتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
باوجود مخالفت کرنے تمہارے اونکے طریق وخصلت سے اسلیئے کہ اونہون نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو فرمایا اَنْقِذِیْ
نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۵ اور احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے تھے اَلْعَبْدُ یَاْبٰی لِلذُّنُبِ
اَنْ یَّتُوْبَ فَاِنَّ ذَنْبَہٗ فِی الدِّیْوَانِ مَکْتُوْبٌ وَھُوَ غَدًا فِیْ قَبْرِہٖ مَکْرُوْبٌ وَبِہٖ اِلَی النَّارِ مَسْحُوْبٌ
اور ابن عباس رض کہتے تھے نہین لائق ہے کسی عاقل کو یہہ کہ ایذا دے اپنے محبوب کو پس لوگون نے اونسے
اسکے معنے پوچھے کہا اونہون نے یُؤْذِی الرَّجُلُ نَفْسَہٗ بِعِصْیَانِ رَبِّہٖ یعنے ایذا دیتا ہے آدمی اپنے
نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنے کے یعنے نفس محبوب ہے اوسکو بسبب نافرمانی رب کے مستحق آگ جہنم کا کرتا
ہے ۵ حضرت حسن بصری رض فرماتے تھے کہ جو کوئی گناہون مین ڈوبا ہوتا ہے نشانی اوسکی یہہ ہے کہ دل اوسکا
کشادہ اور خوش نہین ہوتا دن کے روزون کے لیئے اور رات کے قیام کے سبب یعنے ان چیزونکی رغبت وچاؤ
نہین ہوتی اوسکو اور یہہ بھی حضرت حسن بصری رض فرماتے تھے کہ بیچارے قتل کرنیوالے حسین کے اگر داخل
بھی ہووے جنت مین اللہ کے فضل سے تو کیونکر جرأت کریگا کوئی اونمین سے یہہ کہ گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
سامنے اسحال مین کہ تحقیق قتل کیا اونہون نے اونکی اولاد کو اور قسم اللہ کی اگر مجکو دخل ہوتا حضرت حسین
کے قتل مین اور مجہے اختیار دیا جاتا مین درمیان داخل ہونے جنت اور دوزخ کے تو البتہ اختیار کرتا مین داخل
ہونا دوزخ کا بخوف اسکے کہ نظر غضب سے دیکھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف اور وہ ایذا دی مجکو
اور او نکو ۵ اور عطاء رضی اللہ عنہ کہتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ
فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ مراد حرمات اللہ سے گناہ ہین بڑا بھاری جانے اونکو یہانتک کہ پڑے گناہون
مین ۵ ابن عباس رض فرماتے تھے جسنے اطاعت کی اللہ کی پس بلاشبہہ یاد کیا اوسکو اگرچہ کم ہو . . . نماز روزہ
اوسکا یعنے نفل اور تلاوت قرآن کی اور جسنے نافرمانی اوسکی کی پس تحقیق بہول گیا اوسکو اور یہہ بھی ابن عباس رض
فرماتے تھے کہ علامتون علماء باعمل کے سے یہہ ہے کہ نہ پایا جاوے کوئی اونمین کا مگر عمل صالح مین ۵ اور
کسی نے سفیان بن عیینہ رض سے پوچھا کہ کیونکر لکھتے ہین دونو فرشتے یعنے کرام کاتبین کہا اونہون نے کہ جب
قصد کرتا ہے بندہ نیکی کے کرنیکا تو پہیلتی ہے اوس سے خوشبو مشک کی پس جانتے ہین وہ فرشتے کہ اوسنے ارادہ
کیا بھلائی کا اور جب کہ ہم جیسے قصد کرتا ہے بندہ برائی کا پہیلتی ہے اوس سے بدبو پس جانتے ہین وہ فرشتے
کہ تحقیق اوسنے ہم برائی کا کیا ۵ ابو سلیمان دارانی کہتے تھے مَا اَحَبَّ الْمُتَّقُوْنَ الْبَقَاءَ فِیْ ھٰذَا الدَّارِ اِلَّا لِیُطِیْعُوْا فِیْھَا
لَا غَیْرُ ۵ ربیع بن خثیم جب قربانی کرتے عید اضحی مین تو کہتے قسم ہے تیرے عزت وجلال کی اگر جانتا مین
رضا تیری اپنے نفس کے ذبح کرنیمین تو ذبح کرتا مین اوسکو ۵ بشر حافی رض فرماتے تھے جب گناہ کرے تو رات کو
اپنے رب کا اور صبح کو دیکھے تو اپنے پر نعمت کاملہ تو ڈر تو اسلیئے کہ یہہ استدراج ہے ۵ اور کہتے تھے بشر رض کہ پایا مینے
سلف صالحین کو اسحال مین کہ وہ بڑا جانتے تھے چہوٹے گناہونکو زیادہ تر اوس سے کہ تم بڑا جانتے ہو کبیرہ
گناہونکو اور کہمس بن حسن چالیس برس روتے رہے بسبب ہونے ہاتھ لپٹنے کے اپنے ہمسایہ کی مٹی سے بغیر اذن

اوسکے اور اب اکثر تمہاری گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے بخشدی گناہ اونکے حالانکہ بہت دن گذر جاتی ہین گناہ پر اور یہہ غرور ہے تھا اور وحی بہیجی اللہ تعالے نے طرف داؤد علیہ السلام کے کہ ای داؤد دلہہ بنی اسرائیل سے کہ کس طریق سے پہنچا طرف تمہاری کہ مینے بخشے گناہ اونکے یہانتک کہ چھوڑ دئی اونہون نے ندامت تھا اور گذرے عتبۃ الغلام ایک مکان پر پس کانپے اور پسینے پسینے ہوگئے پس اونسے سبب اسکا پوچھا پس کہا اونہون نے مینے گناہ کیا تہا اللہ کا اس مکان مین چھوٹی عمر مین تھا اور حج کیا مالک بن دینار نے پیادہ پا جا کر بصرے سے پس کہا لوگون نے کہ سوار نہین ہوتے تم اونہون نے کہا کیا خوش ہوتا ہے بندہ نافرمان اس سے کہ آوے مولے سے قصور معاف کروانیکے لیے سوار قسم خدا کی اگر مین مکہ کو جاؤن آگ پر تو یہہ بہی کم ہووے یعنی بہ نسبت میرے قصورون کے اتنی تکلیف اوٹہاکر جانا بہی قلیل ہے پس معلوم کر رکہہ ان حالات بزرگونکو ای بہائی اور تامل کر انمین اور سستی نکر استغفار کرنے مین اگرچہ بہت گذر جاوے زمانہ گناہ کا اسلیے کہ گناہ یقینی رکہتا ہے اور مغفرت شکی انتہی تمام ہو مضامین گناہونکے آپ کچہہ برائیان اپنے نفس کے اچھے جاننے کی لکہی جاتی ہین تاکہ بچے آدمی اوس سے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین پس ایہ نجات دینی والی چیزین تقویٰ اللہ کا ہے باطن و ظاہر مین اور بات سچ خوشی و ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور ایہ ہلاک کرنیوالی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتہہ نفس اپنے کے اور یہہ خصلت بہت بُری ہے تینون خصلتون مین کہا حضرت عمر رضہ نے اسحالمین کہ وہ منبر پر تہے ای لوگون تواضع کرو کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی تواضع کرے اوگون سی اللہ کے لیے بلند کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے اور لوگونکی آنکہون مین بڑا ہے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگونکے آنکہون مین حقیر ہے اور اپنے دلمین بڑا ہے یہان تلک البتہ وہ خوار ہوتا ہے لوگونکے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ الخ یعنے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے کو اچھا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو ساری حدیث بیان فرمائی کہ وہ بُری ہے تھا اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ یہہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین تھا اور بشر حافی فرماتے تہے کہ پایا ہمنے لوگونکو اسحال مین کہ عمل اونکے مثل پہاڑونکی ہوتے تہے اور باوجود اسکے مغرور نہین ہوتے تہے اور تمہارے اعمال نہین اور پہر تم مغرور ہو قسم خدا کی اقوال ہماری زاہدون کے سے ہین اور اعمال ہمارے ظالمون متکبرون کے سے تھا اور اللہ تعالے کا وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ہونا ظاہر ہے کہ بندے کیسے کیسے گناہ کرتے ہین اور پہر وہ بخشتا ہے اور روزی اور عافیت دیتا ہے اور روایتین اس مضمونکی بہت سی آئی ہین ازانجملہ ایک روایت بطریق نمونہ کے ذکر ہوتی ہے معاذ بن جبل رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم تو خبر دون مین تمکو اسکی کہ جو اول فرماویگا اللہ تعالے مومنون سے روز قیامت کی اور جو کچہہ اول عرض کرینگے مومن اوس سے عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا آپنے کہ بلاشبہ اللہ تعالے

فرماویگا مومنون سے کیا دوست رکھتے تھے تم ملنا میرا پس عرض کرینگے لوگ کہ ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا
اللہ تعالے لم اذنبتم یعنے کیون گناہ کیے تمنے پس کہینگے رجونا عفوک ومغفرتک یعنے امید رکہتے تہے ہم تیری
عفو و مغفرت کی پس فرماویگا اللہ تعالے قد وجبت لکم مغفرتی یعنے تحقیق ثابت ہوئی تمہارے لیے مغفرت
میری ع انتہے افرأیت الذی تولّٰی ○ واعطٰی قلیلا واکدٰی ○ کیا دیکہا تونے اوسکو کہ موہنہ پہیرا اور
دیا تہوڑا مال سے اور سخت دل ہوا ۂ فتح ۂ بہلا تونے دیکہا وہ جسنے موہنہ پہیرا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا
تفسیر یعنے تہوڑا سا ایمان لانے لگا پہر سخت ہوگیا اوسکا دل ۂ موضح ۂ ابن عباس سے منقول ہے کہ نازل
ہوئی یہہ آیۃ اوسکے حق مین کہ کافر ہوا بعد اسلام لانیکے اور بعض نے کہا مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے کہ اوسنے متابعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کر کر اسلام قبول کیا مشرکون نے اوسکو تنبیہ کی کہ دین اپنے باپ دادونکا چہوڑتا ہے
تو اور اپنے باپ دادونکو نسبت گمراہی کی کرتا ہے اور جانتا ہے تو کہ وہ دوزخ مین گئے ولید نے کہا کہ خدا کے
عذاب سے ڈرتا ہون عاقبہ نام مشرک نے کہا کہ اسقدر مال مجکو دے اگر عذاب تجپر آویگا تو مین اوسکو اوٹہالونگا
ولید نے یہہ شرط کر کر تہوڑا سا مال اوسکو دیا اور باقی سے بخل کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی ۂ اور کہا مقاتل نے اعطی
یعنے ولید نے دی یعنی بیان کی تہوڑی سی خیر یعنے دینا مال کا اپنے زبان سے پہر قطع کیا اوسکو اور نہ دیا اور
سدی نے کہا کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ عاص بن وائل سہمی کے حق مین کہ وہ بعض اوقات موافقت کرتا
تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض امور مین اور کہا محمد بن کعب قرظی نے کہ نازل ہوئی یہہ ابوجہل کے حق
مین کہ اوسنے ایکبار کہا واللہ نہین حکم کرتے ہمکو محمد مگر اچہے خلقونکا پس یہہ ہے قول اوس تعالے کا اعطی قلیلا
واکدے یعنی نہین ایمان لایا اوسپر ۂ مد معالم ۂ اعندہ علم الغیب فہو یرٰی ○ کیا
نزدیک اوسکے ہے علم غیب کا پس گویا وہ ہر چیز کو آنکہہ سے دیکہتا ہے ۂ فتح ۂ اوسکے پاس خبر ہے غیب
کی سو وہ دیکہتا ہے ۂ موضح تفسیر دیکہتا ہے یعنے کیا جانتا ہے ولید کہ اوسکا یار عذاب اوس سے اوٹہا سکیگا
ۂ معالم ۂ ام لم ینبأ بما فی صحف موسٰی ○ وابراھیم الذی وفّٰی ○ الا تزر وازرۃ وزر اخرٰی ○
وان لیس للانسان الا ما سعٰی ○ وان سعیہ سوف یرٰی ○ کیا خبر نہین دی گیا وہ اوس چیز کی کہ
بیچ صحیفون موسی اور ابراہیم وفادار کے تہے مضمون اوسکا یہہ نہین اوٹہاویگا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ گناہ
دوسرے کا اور یہہ کہ نہین پہنچیگا آدمی کو مگر جو کچہہ کہ عمل کیا اور یہہ کہ سعی آدمی کی دیکہی جاویگی ۂ فتح ۂ کیا اوسکو
خبر نہین پہنچی جو ہی ورقون مین موسے کی اور ابراہیم کے جسنے پورا اوتارا کہ اوٹہاتا نہین اوٹہانیوالا بوجہہ کسی دوسرے کا
اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا اور یہہ کہ اوسکی کمائی اوسکو دکہانی ہے ۂ موضح تفسیر یعنے کیا
ولید کو خبر نہین پہنچی ہے اوس چیز کی کہ جو موسی کے صحیفوں یعنے توریت مین ہی اور جو صحیفون مین ہے
ابراہیم کے کہ جنہون نے پورا کیا یعنے بجالائے احکام الٰہی کہ جنکے بجالانیکا حکم تہا یعنے جان اور مال اور اولاد پر
بجا کی اور رسالت پہنچائی اوسکی مخلوق کو وغیر ذالک حسن بصری نے وفّٰی کی تفسیر مین کہا کہ نہین حکم کیے
گئے ابراہیم کچہہ مگر کہ بجالائے اوسکو و عطاء بن سائب نے وفّٰی کی تفسیر مین کہا کہ عہد کیا تہا ابراہیم نے کہ مانگی
کے نہین کسی مخلوق سے کچہہ پس جب ڈالے گئے آگ مین تو کہا جبریل نے اونسے کہ کیا تجکو کچہہ حاجت ہے

پس کہا اونہون نے کہ ہی لیکن تحسین نہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے وفی عملہ کل یوم باربع رکعات
فی صدر النہار وہی صلوٰۃ الضحیٰ اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون
تمکو کہ اللہ تعالے نے خطاب یا اپنے خلیل کو الذی وفی بہہ اسلیے ملا کہ وہ پڑہتے تہے صبح و شام فسبحان اللہ
حین تمسون وحین تصبحون ○ ولہ الحمد فی السموٰت والارض وعشیا وحین تظہرون ○ اور
بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب اسلیے ملا کہ پورے کئے سہام یعنے حصے اسلام کے اور وہ تیس ہین دس تو سورہ توبہ
مین التائبون سے وبشر المؤمنین تک اور دس سورہ احزاب مین کہ وہ یہہ ہین ان المسلمین والمسلمات و
المؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات و
الخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجہم
والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما ○ اور دس سورہ
مؤمنون مین کہ وہ یہہ ہین قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون ○ والذین ہم عن
اللغو معرضون ○ والذین ہم للزکوٰۃ فاعلون ○ والذین ہم لفروجہم حافظون ○ الا علی ازواجہم
او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین ○ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون ○ و
الذین ہم لامانتہم وعہدہم راعون ○ والذین ہم علی صلواتہم یحافظون ○ اولئک ہم
الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون ○ **ف** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق اوتری ہین مجہپر دس آیتین جو کوئی قایم کرے اونکو یعنے عمل کرے اونپر داخل ہوگا بہشت مین پہر
پڑہی حضرت نے قد افلح المؤمنون یعنے ہی آیتین انتہے پہر بیان فرمایا اللہ تعالے نے اوس مضمونکو جو موسی
اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین ہے پس فرمایا الا تزر الخ یعنے نہین اوٹہاتا کوئی نفس گناہ کسی
نفس کا یعنے نہین ماخوذ ہوتا کوئی نفس ساتہہ گناہ غیر اپنے کے حاصل یہہ کہ ولید نے توریت اور صحف ابراہیم کو
کیا نہین جانا ہے کہ کوئی بوجہہ دوسرے کے گناہ کا نہین اوٹہانیکا پس کیونکر بوجہہ اپنا اوسکو حوالہ کرتا ہی اس سے
اوسکا قول ہی باطل ہوگیا جسنے ولید سے کہا تہا کہ مین تیرا عذاب اوٹہالونگا اور ابن عباس سے روایت کیا
گیا ہے کہ پہلے ابراہیم علیہ السلام سے مواخذہ غیر کے گناہ پر کرتے تہے چنانچہ بیٹے کو باپ کے گناہ پر پکڑتے تہے اور
باپ کو بیٹے کے گناہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد مین اس سی ممانعت ہوگئی اللہ تعالے کیطرف سی اور یہہ
حکم مقرر ہوا الا تزر وازرۃ وزر اخری اور یہہ بہی ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفون مین ہے وان لیس الخ
یعنے نہین ہے آدمی کے لیے مگر جو کچہہ کہ عمل کیا ہی یعنی ہر کوئی جزا عمل اپنے کی پاویگا دوسرے کے عمل سے نہ ثواب
پاویگا نہ عذاب اور نہ ماخوذ ہوگا کہا ابن عباس نے کہ یہہ حکم منسوخ ہے اس شریعت مین ساتہہ آیۃ الحقنا بہم
ذریتہم کے کہ بیٹونکو بسبب عمل خیر باپونکے جنت مین داخل کرینگے اور کہا عکرمہ نے کہ تہا یہہ حکم ابراہیم و موسی کی
قوم کے لیے اور اس امت کو ثواب حاصل ہوتا ہے اپنے اعمال کا بہی اور جو کوئی اوسکے لئے کرے اوسکا بہی
اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک عورت نے مکہ کی راہ مین اپنے بچے کو شقدف مین سے اوٹہا کر حضرت سی پوچہا
کہ یا رسول اللہ اسکے لیے بہی حج ہے فرمایا نعم ولک اجر یعنے ہان اسکے لئے حج ہی اور ثواب تجکو بہی ہی یعنی بسبب باعث ہونے کے

کہ اور ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان ناگہان مرگئی ہے پس آیا اوسکو ہے ثواب ہے اگر
تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا نعم یعنے ہان انتہی اور کہا ربیع بن انس نے کہ انسان سے یہان کافر مراد ہی اور
مومن کو ثواب ہوتا ہے اپنے عمل سے بہی اور اوروں کے عمل سے بہی جو اوسکے لیے کرے اور بعض نے کہا کہ نہین ہے
کافر کے لیے خیر مگر اپنے عمل سے کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا دنیا مین یہانتک کہ نہین باقی رہتی ہے اوسکے لئے آخرۃ
مین کچہہ خیر اور روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق نے حضرت عباس کو قمیص دیا تہا پہننے کو پس جب
وہ مرا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص بہیجا تاکہ اوسمین کفنایا جاوے پس نہین باقی رہی اوسکے لیے
کوئی نیکی آخرت مین کہ ثواب پایا جاوے اوسکا انتہے اور اَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی کے معنے یہہ ہین کہ دیکہیگا
سعی یعنے عمل اپنے دن قیامت کے میزان اعمال مین یہان تلک تفسیر معالم اور مدارک اور بحر العلوم سے لکہا
ہے کہ بعضے مضمون کسی مین کے ہین اور بعضے کسی مین کے اور مدارک مین وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
کے متعلق یون لکہا ہے کہ یہہ جو ثابت ہوا ہے حدیثون مین صدقہ دینا میت کی طرف سے تو اوس سے معلوم
ہوا کہ غیر کی سعی مفید ہوتی ہے تو ظاہر التعارض ہوا اس آیہ مین اور حدیثون مذکورہ مین تو جواب اوسکا یہہ ہے
کہ غیر کی سعی مفید نہین ہوتی ہے مگر جب کہ مبنی ہو اوپر سعی نفس اوسکے کے جیسے کہ وصیت کر جاوے حج وغیرہ کی
تو ہوگی سعی غیر کی گویا اسکی سعی بسبب ہونے غیر کے تابع اوسکا اور قائم مقام اوسکا اور دوسرے یہہ کہ سعی
غیر کی نہین نفع دیتی ہے اوسکو جب کہ کرے اوسکو اپنے لیے اور جب کہ اوسکی نیت سے کرے تو بحکم شرع کے
مانند نائب کی اوسکی طرف سے ہوتا ہے اور مانند وکیل کے قائم مقام اوسکے انتہے ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ پہر دیا جاویگا موافق اوس سعی کے بدلہ پورا اور یہہ کہ
طرف پروردگار تیرے کے ہی بازگشت اور یہہ کہ اوسنے ہنسایا اور رلایا اور یہہ کہ اوسنے مارا اور زندہ کیا اور یہہ کہ
خدا نے پیدا کئے دو قسم نر اور مادہ کو نطفہ سے جب ڈالا جاتا ہے رحم مین **ف** پہر اوسکو بدلہ دیتا ہے پورا بدلہ
اور یہہ کہ تیرے رب تک پہنچنا ہے اور یہہ کہ وہی ہی ہنساتا اور رولاتا اور یہہ کہ وہی ہی مارتا اور جلاتا اور یہہ کہ اوسی
نے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائی **تفسیر** لفظ منتہی مصدر ہے بمعنے انتہا کے یعنی پہنچنے مین اور رجوع
کرنے مین طرف اللہ تعالے کے خلق بعد موت کے پس جزا سزا دیگا اونکو مانند قول اللہ تعالے کی وَاِلَى اللّٰهِ
الْمَصِيْرُ اور بعضون نے کہا کہ اللہ ہی سے ابتدا منت یعنے احسان ہی اور اوسکی طرف انتہا آمال یعنے آرزو
ہے یعنے سب محتاج اور آرزومند اللہ ہی کے عنایت کے ہین اُبی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کیا ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى کہ کہا لَا فِكْرَةَ فِي الرَّبِّ اور یہہ مثل اوسکی ہے
کہ روایت کیا گیا ہے ابوہریرہ سے مرفوعا یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تَفَكَّرُوْا فِي الْخَلْقِ
وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي الْخَالِقِ فَاِنَّهٗ لَا يُحِيْطُ بِهِ الْفِكْرَةُ اور وہی ہنساتا الخ یعنے پیدا کیا اوسنے ہنسنے اور رونے کو
اور بعض نے کہا پیدا کیا خوشی اور غم کو اور بعض نے کہا کہ ہنساویگا مومن کو عقبی مین بسبب بخششون اور
انعامات کے اور رلاتا ہے اوسکو دنیا مین بسبب حادثون اور مصیبتون کے یا بہشتیون کو بہشت مین ہنساویگا اور

[illegible]

اور دوزخیونکو دوزخ مین رُلاویگا اور غرض یہہ ہی کہ ہر عمل انسانکا قضا اور خلق الٰہی سے ہی آدر آیا ہی کہ جابر
بن سمرہ نے کہا کہ اصحاب حضرت کے بیٹھے تہے اور اشعار پڑہتے تہے اور ذکر کرتے تہے امور جاہلیت سی پہر ہنستے تہے
اور آنحضرت مسکراتے تہے اونکے ساتھہ جب وہ ہنستے اور پوچھا کسنے ابن عمرؓ سے کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہنستے تہے یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہنستے تہے ولیکن ایمان اونکے دلونمین بہت بڑا ہوتا تہا پہاڑ سے
اور وہی مارتا ہے الخ یعنے وقت اجل کے مارتا ہے اور وقت بعث کے زندہ کریگا اور بقول بعض کی مراد یہہ ہے
کہ مارتا ہے جہل و بخل سے اور زندہ کرتا ہے علم و سخاوت سی اور بقول بعض کے مارتا ہی کافر کو کفر سے اور زندہ کرتا
ہے مومن کو ایمان سے اور بقول بعض کے مارتا ہے باپونکو اور جلاتا ہے بیٹون کو اور حاصل یہہ کہ مارنیوالا
اور جلانیوالا سوائے اللہ تعالےٰ کے نہین ہے نر اور مادہ ہر حیوان و انسان سے ۱۲ **مدارک معالم**

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ اور یہہ کہ
خدا پر لازم ہے وہ پیدا کرنا دوسرا اور یہہ کہ اوسنے تونگر کیا اور پونجی دی اور یہہ کہ وہی ہے پیدا کرنیوالا ستارہ شعریٰ
کا ۱۲ **فتح** اور یہہ کہ اوسپر لازم ہے دوسرا اوٹھانا اور یہہ کہ اوسنے دولت دی اور پونجی اور یہہ کہ وہی ہے رب شعریٰ
کا ۱۲ **تفسیر** دوسرا اوٹھانا یعنے جلانا بعد مرنے کے کہ روز قیامت کبھی اوٹھینگے اَغْنٰى تونگر کردیا لوگونکو ساتھ
اموال کے وَاَقْنٰى دیا قنیہ یعنے بہت مال اور اصول اموال اور جو کچھ کہ ذخیرہ کرتے ہین اوسکو بعد کفایت کی
اور کہا ضحاک نے کہ اَغْنٰى غنی کردیا ساتھہ سونے اور چاندی کے اور اقسام اموال کے اور اَقْنٰى دیے اونٹ
اور بیل اور بکری دُنبے اور کہا حسن اور قتادہ نے اَقْنٰى خادم دیے اور کہا ابن عباسؓ نے اَغْنٰى وَاَقْنٰى دیا
اور غنی کردیا اور کہا مجاہد و مقاتل نے اَقْنٰى راضی کردیا ساتھہ اوسچیز کے کہ دی اور قانع کردیا اور کہا ابن
زید نے اَغْنٰى بہت دیا اَقْنٰى کم دیا اور پڑہا يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ اور شعریٰ ایک تارہ ہی
کہ نکلتا ہے بعد جوزا کے شدت گرمی مین اور خزاعہ اوسکو پوجتے تہے پس معلوم کروایا اللہ تعالےٰ نے کہ وہ رب
معبود اونکا ہے اور اول جسنے کہ عبادت اس ستارہ کی مقرر کی ابوکبشہ تہا اجداد مادری آنحضرت علیہ السلام
کے سے کہ قریش سے مخالف ہوا تہا اس ستارہ کی عبادت مین اور کہتا تہا کہ سب ستارے سیر آسمان کے عرض
مین کرتے ہین اور شعریٰ طول مین اور قریش بسبب مخالفت دین اپنے کے آنحضرت کو ابن ابی کبشہ کہتے
تہے ۱۲ **مدارک معالم**

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ۙ وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى ۙ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۙ اور یہہ کہ اوسنے ہلاک کیا عاد پہلونکو اور ہلاک کیا ثمود کو پس کسیکو باقی نچہوڑا ۱۲
اور ہلاک کیا قوم نوحؑ کو پہلے اس سے تحقیق وہ تہے بڑے ظالم اور حد سے گذرے ہوئے زیادہ ۱۲ **فتح**
اور یہہ کہ اوسنے کہپا دئے عاد اگلے اور ثمود اور باقی نچہوڑا اور نوحؑ کی قوم اس سے پہلے وہ تو تہے اور بی ظالم
اور شریر **تفسیر** عاد اگلی قوم ہود علیہ السلام کی تہی باد صرصر یعنے شدت کی ہوا سے ہلاک ہوئی اور ایک گروہ اونمین سے کہ اونکو نعیم
کہتے تہے وقت ہلاک ہونے عاد اول کے وہ مکہ مین قیام رکہتی تہی اور بعد ہلاک ہونے قوم پہلی سے اونہوں نے ظہور کیا اونکو عاد آخر
کہتے ہین اور قوم ثمود حضرت صالح نبی علیہ السلام کی امت تہی اونمین سے بہی کسیکو باقی نچہوڑا ہلاک کیا انکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ آواز جبرئیل علیہ
السلام کے اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک وہ کافر تہے اور

ظالم تھے حد سے زیادہ سرکش تھے **مدیجرہ** وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝ اور شہر مؤتفکہ کو زمین پر ڈالا پس ڈہانکا اوسپر جو کچھہ کہ ڈہانکا یعنے پتھر برسائے پس بیچ کس نعمت کے نعمتون پروردگار اپنے کیسے شبہ کرتا ہے تو **فتح** اور اولٹی بستی کو دے پٹکا پہر اوسپر چہایا جو چہایا اب تو کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاویگا **تفسیر** چہایا الخ یعنے پتھر کہ اوسپر برسائے اوسکو پتھرون نے اپنے نیچے چہپا لیا اور مؤتفکہ گانو قوم لوط کے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی سے اون گانو ونکو زمین سے اکھاڑ کر آسمان پر لیجا کر زمین پر ڈالدے بعد اوسکے پتھر اونپر برسائے جہٹلاویگا تو ای آدمی یا اکیا فرمای ولید **بجر معاملہ** هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝ یہہ پیغمبر ڈرانیوالا ہے جنس ڈرانیوالے اگلون کیسے **فتح** یہہ محمد ایک ڈرسنانیوالا ہے پہلے سنانیوالون مین **مو تفسیر** جیسا کہ اور پیغمبر پہنچا رسالت کا اپنی قومونکو کرتے تھے ایسا ہی محمد علیہ السلام تمکو کرتے مین کیون تصدیق اوسکی نہین کرتے ہو اور عذاب خدا کے سے نہین ڈرتے ہو یا یہہ قرآن ڈرانیوالا ہے ڈرانیوالون پہلے سے **بجر ملہ تنبیہ** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّمَا رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ الخ یعنے سوای اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوسچیز کی کہ بہیجا مجہکو اللہ نے ساتھہ اوسکے یعنے دین وشریعت مانند مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکہا مینے لشکر اپنی آنکہون سے اور تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنے بغرض پس ڈہونڈہو تم نجاۃ کو نجاۃ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکے سے پس چلے راتون رات پس چلے ولا آہستگی کے پس نجاۃ پائی اور جہٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اوپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوسچیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جہٹلایا اوسچیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنے دین وشریعت روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ڈرانیوالا ہون ننگا اصل اسکی یہہ ہے کہ جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکہتا اپنے قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکہتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے یہہ مثل ہو گئی ہر امر ناگہانی دہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہہ بات حضرت پر کمال صادق ہے کہ آپ سچے تھے خبر دینے عذاب کے مین **حق سیدہ** أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ نزدیک آئی قیامت نہین ہے اوسکو سوائے خدا کے ظاہر کرنیوالا **فتح** آپہنچی آنیوالی کوئی نہین اوسکو اللہ کے سوا کہول دکہانیوالا **مو تفسیر** لفظ کاشفہ مین مبالغہ کے لیئے ہے اور یا بحسب تقدیر نفس کے ہے یعنے نفس کاشفہ یعنے بیان کرنیوالا کہ کب ہوگی قیامت مانند قول اللہ تعالے کے لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ اور بقول بعض کے معنی کاشفہ کے دفع کرنیوالے کے ہین یعنے جب ہول اور سختیان قیامت کی خلق کو ڈہانکین گی دفع کرنیوالا اونکا سوائے خدا کے کوئی نہین ہوویگا **ملہ معا تنبیہ** ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کب آویگی قیامت فرمایا آپنے واسطے تجکو اور کیا تیار کیا ہے تونے اوسکے لیے یعنے وہ اپنے وقت پر آنیوالی ہے یہہ کیا پوچہتا ہے عمل کر اچہی کہا اوسنے کچہہ نہین تیار

کیا مینے اوسکے لئے مگر یہہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون اللہ اور رسول اوسکیلکو فرمایا تو ساتہہ اوسکے ہوگا کہ دوست رکہا تونے اوسکو کہا انس نے پس نہین دیکہا مینے مسلمانونکو کہ خوش ہوے ہون ساتہہ کسی چیز کے بعد اسلام کے انند خوش ہونے اونکے کے ساتہہ اس کلمہ کے **ف** مراد ساتہہ ہونے سے شریک ہونا ہے بیچ ثواب اور درجے کے اور داخل ہونیکے اوسکے زمرہ اور تبعون اوسکے مین **مشکوۃ ولمعات** اَفَمِنْ هٰذَا

الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۩ کیا اس بات سے تعجب کرتے ہو تم اور ہنستے ہو اور روتے نہین اور تم کہیلنے والے ہو پس سجدہ کرو خدا کو اور پرستش کرو

فتح کیا تم اس بات سے اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور تم کہلاڑیان کرتے ہو سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی

موضح **تفسیر** اس بات سے یعنی قرآن سے اچنبا کرتے ہو از راہ انکار کے اور ہنستے ہو از راہ استہزا کے اور روتے نہین بسبب خشوع کے اور سامدون کے معنے مین غافل یا کہیلنے والے یا اعراض کرنیوالے یا اترانیوالے اور تکبر کرنیوالے یا گانے والے پس جب قرآن پڑہا جاتا تو کافر گاتے اور ٹہٹہے بازی کرتے تا کہ لوگ قرآن سنین نہین خدا تعالے اونکا احوال بیان کر کر فرماتا ہے کہ اس اہیات سے باز آؤ اور سجدہ کرو اوسکو اور عبادت کرو اوسکی نہ اونکی معبودان باطل کی عبداللہ سے روایت ہے کہ اول سورہ کہ جسمین سجدہ ہی سورہ نجم ہے اور بعد پڑہنے اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے ہمراہیون نے سجدہ کیا مگر ایک شخص سے نکلا بلکہ لی ایک مٹہی مٹی کی اور اوسپر سجدہ کر لیا پس دیکہا مینے اوسکو بعد اسکے کہ مارا گیا کافر اور وہ امیہ بن خلف تہا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ نجم مین اور سجدہ کیا آپکے ساتہہ مسلمانون اور مشرکون اور جن و انس نے **مدمعاہ** **سورۃ القمر** اس سورہ کا نام سورہ قمر ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ قمر کا مذکور ہوا ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ طلاق کے اور بعد سورہ نجم کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر قرب قیامت کا ہے اس آیہ مین اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اور اوسکے اول مین ذکر قرب قیامت کا ہے اور یہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتونمین اور یہہ سورہ مکی ہے آیتین اسمین پچپن ہین اور رکوع

تین اور کلمے ۳۴۲ اور حروف ۱۴۲۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ نزدیک آئی قیامت و پہٹا چاند اشارہ ہی اوس قصہ کیطرف کہ کافرون نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا خدا تعالے نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ایک کو ابو قبیس پر اور دوسرا کو قیقعان پر **فتح** شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا پاس آلگی وہ گہڑی اور پہٹ گیا چاند **موضح** **تفسیر** آیا ہے کہ کفار مکہ نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کفار نے کوہ حرا کو درمیان دونوں ٹکڑون کے دیکہا تو بہی ایمان نہ لائے یہہ سورہ نازل ہوئی اور منقول ہے کہ یہہ معجزہ مکہ مین دو بار واقع ہوا ہے اور کہا ہے علمانے کہ ایک علامت قیامت سے یہی پہٹنا چاند کا ہے اور تفسیر زاہدی مین آیا ہے کہ ایک شخص حبیب ملک یہودی اور ابو جہل نے جناب پیغمبر مین آکر کہا کہ مجکو معجزہ دکہا و آنحضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو یہودی نے ابو جہل سے کہا کہ یہہ ساحر ہے اور سحر آسمان مین اثر نہین کرتا اوسکو کہہ کہ چاند ہمارے لیے پہاڑ دے ابو جہل نے آنحضرت سے کہا آنحضرت نے اپنی اونگلی شہادت سے اشارہ چاند کیطرف کیا چاند اوسیوقت دو ٹکڑے

ہوا ایک ٹکڑا آسمان مین رہا اور دوسرا ٹکڑا پیغمبر خدا کے گریبان مین اوترا آستین کیطرف سی نکل گیا اور پہر بسبب
درخواست ابوجہل کے دونون ٹکڑے آسمان مین ملگئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ میری آنکہہ کو سحر سی
باندہ دیا یعنی دہٹ بندی کی آنیوالے مسافرونسے ہم پوچہینگے اور جب آنیوالون سے پوچہا سبہون نے کہا کہ فلانی شب مین ہمنے ایسا
دیکہا تہا تو بہی تو قریش ایمان نہ لائی اور کہا کہ سحر محمد کا نہایت کو پہنچا ہے یہہ آیتین اوترین **مجمع** اور
یہہ معجزہ حضرت کا ہوا کہ چاند پہٹا کہا ابن مسعود رض نے کہ دیکہا مینے کوہ حرا کو درمیان دو ٹکڑون چاند کے اور بعضون
نے کہا کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ پہٹیگا چاند روز قیامت کے اور جمہور قول اول ہی پر ہین اور وہی روایت کیا
گیا ہے صحیحین مین اور نہین کہہ سکتے ہین کہ اگر پہٹتا چاند تو نہ پوشیدہ رہتا مسافرونپر اور اگر معلوم ہوتا
اونکو تو نقل کرتے وہ متواتر کیونکہ طبیعتونکی جبلت مین یہہ بات ہی کہ عجیب خبرونکو منتشر کرتے ہین پس یہہ
اعتراض نہین وارد ہوسکتا ہے اسلیئے کہ جائز ہے یہہ کہ چہپا دیا ہوا اوسکو اللہ نے اونسے بسبب ابر کے **مد**

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکہین کافر کوئی نشانی موہہ موڑین اور کہین ایک
سحر ہے قوی **فتح** اور اگر وہ دیکہین کوئی نشانی ٹالدین اور کہین یہہ جادو ہے چلا آتا **تفسیر**
حج کے دنون مین آدہی رات کو کافر جمع تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو سمجہاتے تہے اونہون نے مانگی کچہہ نشانی
حضرت صلعم نے کہا دیکہو آسمان کیطرف چاند دو ٹکڑے ہوا ایک وسی مشرق کو اور ایک مغرب کو ایک ساعت تک خوب
طرح دیکہہ لیا پہر آپسمین مل گیا یہہ نشانی ہے قیامت کی کہ آگے سب کچہہ یونہی پہٹیگا **موضح** نشانی ادلائ
کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق پر موہہ موڑین یعنے ایمان سے مستمر یعنے محکم قوی یا دائم مطرد یا گذرجانیوالا
جانیوالا کہ زائل ہوا اور باقی نہ رہیگا **مد** نشانی یعنے معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مانند پہٹنے چاند کے **ج**

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جہوٹ گنا اور پیروی کی اپنی خواہش کی اور ہر چیز نے
بیچ وقت اپنے کی قرار پکڑا ہے **فتح** اور جہٹلایا اور چلے اپنے چاؤ پیر اور ہر کام ٹہیر رہا ہے وقت پر **تفسیر**
یعنے انکا عذاب بہی ایکو وقت آویگا **موضح** جہٹلایا یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پیروی کی اپنی خواہش
کی یعنے اوس چیز کی کہ مزین کی اونکے لیئے شیطان نے کہ وہ دفع کرنا حق کا ہے بعد ظہور اوسکے کے اور ہر چیز کہ وعدہ
کیا ہی اللہ نے اوسکے مستقر ہے یعنے ہونیوالی ہے بیچ وقت اپنے کے اور بعض نے کہا ہر چیز کہ مقدر ہی واقع ہونیوالی
ہی اور بعض نے کہا ہر امر امر کفار سے اور امر نبی سے مستقر ہے یعنی ثابت ہوگا اور مستقر ہوگا وقت عذاب اور ثواب
کے یعنے کافرونکو عذاب ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب عظیم ملیگا **مد** اور پیروی کی خواہش اپنے
کی باطل مین اور ہر امر قسم خیر وشر سے مستقر ہے یعنے ٹہیرانے والا ہے اہل اپنے کو جنت مین یا دوزخ مین **ج**

تنبیہ خواہش نفسانی کی برائی قرآن وحدیث مین بہت آئی ہے کچہہ بطریق اختصار کے لکہا جاتا ہے قرآن
شریف مین فرمایا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے
والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی اور تین چیزین درجے بڑہاتی ہین اور تین چیزین کفارہ گناہون کے
ہین اما پس نجات دینے والی چیزین پس خوف اللہ تعالے کا پوشیدہ اور ظاہر مین اور میانہ روی مفلسی اور دولتمندی
مین اور عدل رضا اور غصے مین اور اما پس ہلاک کرنیوالی چیزین پس بخل بڑا ہی اور خواہش کہ تابع ہون اوسکے

لہ من المرۃ القوۃ ۱۲ **مدعہ** من قولہم مر الشئ واستمر ای ذہب مثل قولہم قر واستقر ہذا قول مجاہد وقتادہ وقال ابو العالیۃ والضحاک مستمر ای قوی شدید یعلو کل سحر من قولہم مر الحبل اذا صلب واشتد وامررتہ اذا احکمت فتلہ واستمر الشئ اذا قوی واستحکم ۱۲ منہ

اور خود پسندی آدمی کی اور اسپر درجی بڑہانیوالی چیزین تین پہلانا سلام کا یعنے ہر ایک مسلمان سے سلام کرے
خواہ اوس سے ملاقات اور تعارف رکہتا ہو خواہ نرکہتا ہو اور کہلانا کہانیکا اور نماز رات کو پڑہنی اسحال مین کہ لوگ
سوتے ہین اور اسپر کفارے گناہون کے تین پورا کرنا وضو کا سردی کی صبح کو دنین اور پاتو چلنا جماعت نماز کے لئے آور
انتظار نماز کا بعد نماز کے ۞ منہیات ۞ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْأَنۢبَآءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ اور تحقیق
آیا ہے انکو خبرون سے جو کچھ کہ اوسمین نصیحت ہے ۞ فتح ۞ اور پہنچ چکے ہین اونکو احوال جتنے مین ڈانٹ ہو سکتی
ہے ۞ موضح ۞ تفسیر انبار سے مراد خبرین ہین ہلاک ہونے امتون کی کہ جو جہٹلاتی تہین اپنے رسولونکو
۞ انکو یعنے اہل مکہ کو خبرون سے یعنے قرآن کہ جسمین خبرین ہین قرنون گذشتہ کی یا خبرین آخرت کے
اور احوال عذاب کفار کے مزدجر یعنے رکاوٹ ہے کفر سے ۞ مدہ ۞ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ فَتَوَلَّ
عَنْهُمْ ۞ آئی ہے دانش تمام پس فائدہ نہین دیتے ہین ڈرانے پس موںہہ موڑ انسے ۞ فتح ۞ پوری عقل کی بات
ہے پہر کام نہین کرتے ڈرسنانے سو تو ہٹ اونکی طرف سے ۞ موضح ۞ تفسیر بالغۃ نہایۃ الصواب یا پہنچنے
والی ہے اللہ کیطرف سے طرف اونکے موںہہ موڑ اونسے واسطے جاننے تیرے کے سو کہ ڈرانا نہین نفع دیتا ہے اونکو
۞ مدہ ۞ موںہہ موڑ اونسے تا کہ حکم قتل کرنیکا آوے یا عذاب اونکو پہنچے اور حاصل یہہ ہے کہ تو اے محمد قرآن اہل مکہ
کے پاس لایا ہے اور اوسمین خبرین پہلی امتون جہٹلانے والیون کی ایسی مذکور ہین کہ کافرونکو جہٹلانے سے
باز رکہین اور وہ قرآن حکمۃ بالغہ یعنے پوری ہے اب جب اون خبرون نے اونکو فائدہ ندیا تو ڈرانیوالے کیا نفع
دینگے تو اونسے موںہہ موڑ اور بعضون کے نزدیک یہہ حکم اعراض کا آیۃ قتال سے منسوخ ہے اور اس تقدیر
پر ما استفہامیہ ہو گا ۞ مجر ۞ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ
الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ اوسدن
کہ بلاوے بلانیوالا طرف ایک چیز ناخوش کے عاجزی ظاہر ہوئی ہوگی اونکی آنکہون پر نکلینگے لوگ اوسدن قبرون سے
گویا وہ ٹڈیان ہین پراگندہ جلدی کرنیوالے طرف اوس بلانیوالے کے کہینگے کافر یہہ ایکدن ہے دشوار ۞ فتح ۞
جسدن پکارے پکارنیوالا ایک بے دیکہی چیز کو ۞ ف ۞ یعنے حسابکو نیچی آنکہین نکل پڑینگے قبرون سے جیسے ٹڈی
بکہری دوڑتے جاوین پکارنیوالے پاس منکر ہونگے کہین گے یہ دن آیا کٹھن ۞ تفسیر ۞ بلانیوالے اسرافیل ہونگے یا جبریل اور لفظ
نکر ساتھ پیش کاف اور جزم کاف کے ہے معنے منکر کے کہ برا جانینگے اوسکو نفس بسبب شدت اوسکے اور مراد چیز
حساب ہے اور خشوع ابصار یعنے جہکنا آنکہونکا کنایہ ہے ذلت سے اسلئے کہ ذلت ذلیل کی اور عزت عزیز کی
ظاہر ہوتی ہین اونکی آنکہون مین ٹڈیان مین پراگندہ نہین جانینگے کہ کہان جاوین بسبب خوف وحیرت کے
۞ مجر ۞ مدہ ۞ بلانیوالا کہ اسرافیل ہے یعنے جسوقت کہ اسرافیل صور بعث کے لئے پہونکیگا مردے قبرونمین سے مانند
کثرت ٹڈیون کے باہر نکلکر ہول اوسدن سے ڈرتے ہوئے اور نظر جہکائے ہوئے طرف اسرافیل کے جسطرف سے
کہ آواز صور کی اونکو پہنچیگی دوڑینگے ۞ مجر ۞ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ
وَازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝ جہوٹ گنا پہلے انسے قوم نوح نے پس جہٹلایا ہمارے
بندیکو اور کہا دیوانہ اور ساتھ اوسکے بات سخت کہی گئی پس دعا کی نوح نے جناب پروردگار اپنے سے کہ مین مغلوب

ہو ہوں پس بدلہ لے **فتح** جھٹلا چکی ہیں انسے پہلے نوح کی قوم پہر جھوٹا کہا ہمارے بندہ کو اور بولی دیوانہ ہے اور جھڑک دیا پہر پکارا اپنے رب کو میں دب گیا ہوں تو بدلہ لے **تفسیر** بندیکو یعنی نوح کو وازدجر یعنی ڈانٹا قوم نوح نے نوح کو ساتھ گالیان دینے وغیرہ کے **ج** پہلے انسے یعنی مکے والوں سے اور معنی تکرار تکذیب کے یہہ ہیں کہ اونکی قوم نے جھٹلایا نوح کو جھٹلانا پیچھے جھٹلانیکے یعنی جب کہ گذرتا تہا اونمیں سے ایک قرن پیچھے آتا اوسکے اور قرن جھٹلانے والا پہر جھٹلایا قوم نوح نے رسولوں کو پہر جھٹلایا ہمارے بندے نوح کو یعنی جب کہ تہے وہ جھٹلانے والے رسولوں کے منکر نبوۃ کے جھٹلایا اونہوں نے نوح کو بہی کہ وہ بہی تو منجملہ رسولوں سے تہا دیوانہ ہے یعنی وہ دیوانہ ہے وازدجر یعنی ڈانٹے گئے نوح اداے رسالت سے ساتہہ برا کہنے کے اور ڈرائے گئے ساتہہ قتل کے یا یہہ بہی منجملہ قول قوم نوح کے ہے یعنے کہا قوم نوح نے کہ نوح دیوانہ ہے اور خبطی کر دیا ہے اوسکو جنون نے اور لیگئے ہیں عقل اوسکی آور مغلوب ہوا ہوں یعنے عاجز ہو گیا ہے مجبر قوم میری پس نہیں سنتے ہیں بات میری اور بہت نا امید ہو گیا ہوں اس سے کہ کہنا مانیں میرا تو بدلا لے اونسے میرے لیئے کہ عذاب بہیج اوپر **ملہ** ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر وفجرنا الارض عیونا فالتقى الماء على امر قد قدر پس کہولے ہمنے دروازے آسمان کے ساتہہ پانی بہنے والے کے اور جاری کیے ہمنے زمین سے چشمے پس جمع ہوا پانی ہر جانب سے واسطے اوس کام کے کہ مقدر ہوا تہا یعنے ہلاک ہونا قوم کا **فتح** پہر ہمنے کہولدیے دہانے آسمان کے زور سے پانی کے اور بہا دیے زمین سے چشمے پہر ملگیا پانی ایک کام پر جو ٹہیر رہا تہا **مو** **تفسیر** ساتہہ پانی بہت گرنیوالے اور بے در پے کہ نہ تہمنا چالیس دن تک فالتقى الماء پس ملگیا پانی آسمان و زمین کا **ملہ** على امر قد قدر واسطے اوس کام کے کہ تقدیر کیا گیا تہا لوح محفوظ میں اور وہ ہلاک ہونا قوم نوح کا تہا اور لفظ ماء کا بیچ مفرد اور تثنیہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ چالیس روز تک متواتر مینہ برسا اور زمین سے بہی پانی نے جوش مارا اور دونوں پانی جمع ہوکر باعث طوفان اور غرق کے ہوئے **بحر** وحملنه على ذات الواح ودسر تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر اور سوار کیا ہمنے نوح کو اوپر کشتی صاحب تختوں اور میخوں کی کہ چلتی تہی سامنے آنکہوں ہماری کے واسطے بدلا لینے اوس شخص کے کہ ناقدر ہوا تہا اور اوسکو یعنے واسطے انتقام نوح کے **فتح** اور سوار کیا اوسکو ایک تختوں اور کیلوں والی پر بہتی ہماری آنکہوں کے سامنے بدلا اوسکی طرف سے جسکی قدر نجانی تہی یعنے حضرت نوح **مو** **تفسیر** یعنے نوح کے لیئے بدلہ اوسکی قوم سے لیا ہمنے کہ اونکو غرق کیا اور نوح اور مومنونکو نجات دی **بحر** ولقد ترکناها آیة فهل من مدکر فکیف کان عذابی ونذر اور تحقیق چہوڑا ہمنے اس عقوبت کو نشانی پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے پس کیونکر تہا عقوبت یعنے عذاب ہمارا اور ڈرانا میرا اور اوسکو نہیں رہنے دیا نشانی کو پہر کوئی سوچنے والا پہر کیسا تہا میرا عذاب اور میرا ڈر **تفسیر** نشانی کو یعنے دنیا میں تب تک کشتی رہی یا وہ کشتی رہ گئی جودی پہاڑ پر نظر آئے قرنوں تک اس امت کے لوگوں نے بہی دیکہی **مو** چہوڑا اس کشتی کو یا اس فعلہ یعنے کام کو نشانی کہ عبرت پکڑی جاوے اوس سے قتادہ سے منقول ہے کہ باقی رکہا اوس کشتی کو اللہ تعالی نے بیچ زمین ایک جزیرہ بنا فردی نام کے آور بعض نے کہا جودی پر رہی ایک زمانہ طویل

یہانتک کہ دیکہا اوسکو اوائل اس امت نے ﴿ملجر﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝
اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تا نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ﴿ف﴾ اور ہمنے آسان کیا
قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿مو تفسیر﴾ یعنے سہل کیا ہمنے قرآنکو نصیحت پکڑنیکے لیے باین نہج
کہ بہر اہمنے اوسکو ساتہہ نصیحتون شافیہ کے اور بیان کیے ہمنے اوسمین وعدہ وعید پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے
کہ نصیحت پکڑے اور بعض نے کہا کہ سہل کیا ہمنے قرآن کو حفظ کے لیے اور مدد کی ہمنے حفظ پر اوسکے کہ ارادہ کرے اوسکے
حفظ کا پس آیا کوئی طالب اوسکے حفظ کا ہے تا کہ مدد کیجاوے اوسکے حفظ پر اور منقول ہے کہ کتابین اور دین والونکی
مانند توریت اور انجیل کے نہین پڑہتے تہے اونکو وہ دین والے مگر دیکہہ کر اور نہین یاد کرتے تہے اونکو مانند قرآن کے

﴿ملجر﴾ کَذَّبَتْ عَادٌ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ کَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝

جہوٹ گنا قوم عاد نے پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے تحقیق بہیجا
ہمنے اونپر ہوا تند کو بیچ دن شوم نہایت سخت کے اکہاڑتی تہی لوگون کو گویا کہ وہ تنہ درختون خرماکے جڑ سے اوکہڑے
ہین پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآنکو تا نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت
پکڑنیوالا ہے ﴿ف﴾ جہٹلایا عاد نے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ہمنے بہیجے اونپر ہوا سناٹے کی ایک نحوست
کے دن جو چلی گئی اوکہاڑ مارتی لوگونکو جیسے وہ جڑین کہجور کی ہین اوکہڑی پڑی پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا
ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ مستمر یعنے دائم الشر اور دائم الشوم
کہ گرد ہوا اونپر ہمیشہ چلتی رہی یہانتک کہ ہلاک کیا اونکو اور وہ دن آخری چہار شنبہ ماہ صفر کا تہا کہ اوسدن
تمام قوم عاد اوس ہوا سے ہلاک ہوئی اوکہاڑتی تہی اونکو اونکے مکانون سے صف باندہتی تہی بعضے بعضون
کے ہاتہہ پکڑکر اور داخل ہوتی تہی پہاڑ کے دروں میں اور گڑہے کہودتی تہی اور اونکے اندر پہنچتی تہی پس کال لاتی
تہی ہوا اونکو اور دے مارتی تہی اونکو اور توڑ ڈالتی تہی گردنین اونکی گویا کہ وہ تنہ درخت خرماکے تہے جڑ سے اوکہڑے
مشابہت دی گئی کہجور کی جڑ کے ساتہہ اسلیے کہ ہوا کاٹ ڈالتی تہی سر اونکے پس باقی رہتے تہے بدن بغیر سر کے
پس گر پڑتے تہے زمین پر مردہ اور بدن اونکے طویل تہے ﴿ملجر﴾ ﴿تنبیہ﴾ یہہ دنیا اور نفسانیت
بڑی بلا ہے اللہ تعالیٰ جسکو اسکی آفت سے بچا دے وہی بچتا ہے حامد لفاف رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب چڑہتے ہین
ملائکہ مومن کی روح لیکر آسمان پر اسی الٰہین کہ وہ مرا ہوتا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین وہانکے فرشتے اوس
اور کہتے ہین وہ کہ کیونکر نجات پائی اسنے دنیا سے درحالیکہ ہلاک ہوا جہا ہمارے جیسے اہا بہتر ﴿تنبیہ المغترین﴾

کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم
ثمود نے ڈرانیوالونکو پس کہا ایک آدمی کی اپنی قوم سے پیروی کرین ہم تحقیق ہم اوسوقت بیچ گمراہی اور دیوانگی کے
ہونگے ﴿ف﴾ جہٹلائے ثمود نے ڈر سنانے پہر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہم مین کا اکیلا ہم اوسکے کہے پر چلینگے
تو تو ہم غلطی مین پڑے اور سودے مین ﴿تفسیر﴾ ایک آدمی کی یعنے ہم جماعت کثیرہ ہین اور وہ یعنے
صالح ایک ہی لفی ضلال یعنی خطا مین اور جانے مین صواب سے ہے اور سعر کے معنے ابن عباس نے عذاب کہے

ہین اور کہا حسن نے شدت عذاب اور کہا فرا نے جنون اور کہا وہب نے دور حق سے ؁ معا ؁ اُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ
مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ؁ کیا نازل کی گئی ہی وحی ہماری درمیان مین سے نہ بلکہ وہ دروغگو خود
پسند ہے ؁ فتح ؁ کیا اوتری اسی پر سمجہوتی ہم سب مین کوئی نہین یہہ جہوٹا ہے بڑائی مارتا ؁ مو ؁ تفسیر
یعنے کیا صالح ہے پر وحی اوتری ہم مین سے حال آنکہ ہم ہین اور زیادہ لائق نبوۃ کے ہین اوس سے پس وہ جہوٹا
ہے اپنی بڑائی ہمپر چاہتا ہے اور تکبر کا باعث ہوا ہے اس امر پر سو حق تعالے نے رد اونکے قول کا فرمایا سَيَعْلَمُونَ الخ
مد ؁ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ؁ جان لینگے کل کو کون ہے دروغگو خود پسند ؁ فتح
اب جان لینگے کل کو کون ہے جہوٹا بڑائی مارتا ؁ مو ؁ تفسیر کل کو یعنے وقت اوترنے عذاب کے
اونپر یا دن قیامت کے جب قوم نے حضرت صالح ؑ کو جہوٹا کہا یہہ کہا اگر سچا ہے تو اس پہاڑ سے ایک اونٹنی نکال
پیٹ والی جو نکلتے ہی بچہ دیوے اپنی برابر کا پہر حضرت صالح علیہ السلام نے دعا مانگی جناب الٰہی مین قبول ہوگئی
اور اسیطرح اونٹنی نے پیدا کیا بچہ اپنے برابر جیسا کہ فرماتا ہے ؁ مدع ؁ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ؁ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ؁ تحقیق ہم بہیجنگے اونٹنی کو
واسطے آزمایش کے اونکے لیئے پس اے صالح منتظر انکا رہ اور صبر کر اور خبردار اونکو کر کہ پانی بانٹا گیا ہے درمیان
اونکے ہر ایک حصہ پانی سے حاضر ہووے صاحب اوسکا ؁ فتح ؁ ہم بہیجتے ہین اونٹنی اونکے جانچنے کو سو تکتا
رہ اونکو اور ٹہیرا رہ اور سنادے اونکو کہ پانی کا بانٹا ہے انمین ہر باری پر پہنچنا ہے ؁ مو ؁ تفسیر منتظر
انکا رہ اور دیکہتا رہ کہ کیا وہ کرتے ہین اور صبر کر اونکی ایذا پر اور جلدی نکر یہانتک کہ آوے تجکو حکم میرا خدا تعالے
فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہین کہ یہہ قوم ثمود ایمان نہ لاویگی پر یہہ اونٹنی نشانی ہے قدرت کی آزمایش اونکے الزام
دینے کو کہ جب عذاب آوے تو عذر نہ لاسکین اور اپنا کیا ہوا یاد کرین تو پچتاوین اور شرمندہ ہوں پہر فرماتا ہے
خدا تعالے کہ اے صالح نبی وَنَبِّئْهُمْ الخ یعنے خبردار کر اونکو اس بات سے کہ وہ پانی کنوین کا حصہ باری اونمین سکو
پہنچا جانے کیا کیا سو جو پانی اوس گانو مین ایک ہی کنوان تہا جو سارے گانو کے لوگونکی اور اونکی مواشی کی گذ
ر ان ہوتی تہی جب یہہ اونٹنی اور بچہ اوسکا پیدا ہوا تو یہہ دونون سارے کنوین کا پانی پیتے اور سب
لوگ اور مواشی اونکے پیاسے رہتے تب سب ملکر حضرت صالح پاس آئے اور فریاد کی کہ ہمین پانی نہین ملتا
پہر جب یہہ حکم آیا ایکدن اونٹنی اور اوسکا بچہ پیوین اور ایکدن گانون کے لوگ اور اونکے مویشی باری باری
پہر خدا تعالی کی قدرت سے اونٹنی کے باری کے دن پانی کنوین مین بہت ہوتا اور گانون کے لوگونکی باری
کے دن کم ہوتا اس سبب سے سارے گانو کے لوگ حیران تہے اور کچہہ بس نچلتا تہا اوس گانو مین دو عورتین تہین
ایک کا نام صدوق جو اوسکے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تہا اور دوسری کا نام عنیزہ تہا سو عنیزہ کی بیٹی پر
قدار بن سالف عاشق تہا اور یہہ دونون عاشق اسیطرح اپنی مراد کو نہ پہنچتے تہے اور دونون عورتون کی سب سے
زیادہ دنبیان اور بکریان تہین پہر جب پانی کی اونپر کمی ہوئی تو درد اونکا سوا ہوگیا تب لاچار ہوکر اون دو
عورتون نے مصلحت کر کے صدوق نے مصدع سے کہا کہ اگر تو مجہسے ملا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال اور عنیزہ نے
قدار سے کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو مار ڈالے تو مین اپنی بیٹی تجہے دون تب یہہ دونون عاشق اونٹنی کے مارنے کو

قوله سيعلمون ... ؁ قوله فارتقبهم ... ؁ قوله محتضر ... ؁

طیار ہوئے اور اوس اونٹنی کا دستور تہا کہ دوسرے دن اپنے باری کے جنگل سے پانی پینے آتی بچہ سمیت گانوں مین سارا
پانی کنوین کا پیکر چلی جاتی پہار دن او جنگل مین پرلی بچہ ساتہہ رہتا مصدع اور قدار نے مصلحت کرکے اونٹنی
کے باری کے دن اوسکی راہ گہات لگا کر بیٹہے چہپ کر جب اونٹنی پانی پیکر چلی تو پہلے مصدع نے ایک تیر مارا جو
اونٹنی کے دونو پانو چہد گئے اور قدار نے جلد دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری جو اوسکی کونچین کٹ گئین اور اونٹنی
گری پہر اوسکے ٹکڑے پارچہ کرکے حصے کر لئے اور بچہ اوسکا یہہ حال دیکہکر شور کرتا ہاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور آسمان
پر اوٹہا یا گیا او بقول بعض کے بچہ بہی مارا گیا بعد اوسکے تین روز پیچہے عذاب قوم ثمود پر اوترا اور وہ عذاب آواز
جبرئیل کی تہی کہ ایک چیخ سے سب ہلاک ہوئے ۞ ملـ۵ ع۹ جز ۞ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۞ پس آواز دی یار اپنے کو پس دست درازی کی اور زخمی کیا پس کیونکر تہا عذاب میرا
او ڈرانے میرے ۞ فـ ۞ پہر پکارا اپنے رفیق کو پہر ہاتہہ چلایا اور کاٹا پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کانا ۞
مو ۞ تفسیر آواز دی قوم ثمود نے اپنے یار قدار بن سالف کو فتعاطی یعنی پس جرأت کی اوپر کرنے امر عظیم
کے بے پروائی سے پس کونچین کاٹین اونٹنی کی یا پس پکڑا اونٹنی کو پس کونچین کاٹین اوسکی یا فتعاطی کے معنی
مین پس پکڑی تلوار ۞ ملـ ۞ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۞ تحقیق ہمنے بہیجا
اوپر ایک نعرہ پس ہوئے مانند حظیرہ دہم شکستہ کے لکڑیون نالے والے کے اوسکو بنایا ہو مترجم کہتا ہے کہ حظیرہ
ایک احاطہ ہے کہ شاخون خشک اونٹیون سے بکریون کے لئے بنالے ہین اور وہ ایک زمانہ کے بعد پامال ہوتا
کا ہوتا ہے خدا تعالے نے اوس پامال ہونے کی تشبیہ دی ۞ فـ ۞ ہمنے بہیجے اونپر ایک چنگہاڑ پہر رہ گئے جیسے
روندی باڑ کانٹون کی ۞ مو ۞ تفسیر یہی ہمنے بہیجے چوتہے دن بعد کونچین کاٹنے اونٹنے کے ۞ ملـ ۞
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۞ اور تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے اوسکے کہ نصیحت پکڑین
پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ۞ فـ ۞ اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ۞ تفسیر ۞
تا اوسکی نصیحتونسے عبرت پکڑے بحر تنبیہ جنکے دل سیاہ ہو جاتے ہین اونکو نصیحت اوسکی اثر نہین کرتی ایک رک
فرماتے ہین کہ نشانیان سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ گناہ سے کچہہ ڈر او گہبراہٹ نہو او طاعت سے
خوشی نہو او نصیحت سے اثر نہو ۞ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۞ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ
نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ۞ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ۞ جہوٹا کہا قوم لوط نے ڈرانیوالونکو تحقیق ہمنے بہیجی
اونپر ہوا سنگبار مگر اہلخانہ لوط کہ خلاص کیا ہمنے اونکو وقت سحر کے ساتہہ مہربانی کے اپنے پاس سے ایسہی جزا دیتے ہین
اوس کسیکو کہ شکرگذاری کی ۞ جہٹلائی لوط کی قوم نے ڈرسنانے ہمنے بہیجے اونپر ہوا پتہراو کی سو لوط کے گہر کے اونکو
بچا دیا ہمنے پچہلی رات سے فضل سے اپنی طرف کے ہم یون بدلہ دیتے ہین اوسکو جو حق مانے ۞ مو ۞ تفسیر
اہل خانہ لوط سے مراد دونو بیٹیان اونکی ہین او جو ایمان لایا اونکے ساتہہ اور شکرگذاری کی یعنی اللہ کی نعمت کی
ساتہہ ایمان لانے کے اوپر او طاعت کرنے اوسکے ۞ ملـ ۞ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ
او تحقیق لوط نے ڈرایا تہا اونکو ہمارے عذاب سے پس مکابرہ کیا اون ڈرانونین ۞ فـ ۞ اور وہ ڈرا چکا اونکو ہماری
پکڑ سے پہر لگے مکرانے ڈر کا ۞ مو ۞ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ

اور تحقیق کلام کیا قوم نے لوط سے تو غفلت دین لوط کو محافظت مہمانون اوسکے سے پس مٹا دین ہمنے آنکھین اونکی کہا ہمنے چکہو عذاب میرے کو اور ڈرانے میرے کو **فتح** اور اوس سے لینے لگے اوسکے مہمان پہر ہمنے مٹا دین اونکی آنکھین اب چکہو عذاب اور ڈر کا **موضح تفسیر** کئی فرشتے حکم خدا تعالے کیسے حضرت لوط علیہ السلام کے گہر مہمانونکی طرح گئے تو قوم نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ انکو ہمین دو ہم انسے فعل بد کرین حضرت لوط بہی نجانتے تہے کہ یہہ فرشتے ہین اونہون نے مہمانونکو ندیا قوم نے چاہا کہ زور سے مہمانونکو لیجاوین ایک فرشتہ نے یعنے جبرئیل نے اونکے موہنہ پر ہاتہہ پہیرا اونکے آنکہین غائب ہوگئین اور اندہے ہوگئے ٹٹولتے ہوئے تب آواز آئی کہ اب چکہو عذاب **ع** فطمسنا الخ یعنے اندہا کر دیا ہمنے اونکو اور بعضون نے کہا مسخ کر دیا ہمنے اونکی آنکھونکو اور کر دیا اونکو مانند سارے موہنہ کے کہ نہین معلوم ہوتا تہا نشان آنکھونکا یعنے جب قوم نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ اپنے مہمان ہمکو دو اور اونہون نے انکار کیا اور اونکو نصیحت کی اونہون نے دروازہ حضرت لوط کے گہر کا توڑکر اندر چلے آئے جبرئیل علیہ السلام نے حکم الہی پر ایسا اونکے آنکھونپر مارا سب اندہے ہوگئے اور متحیر ہوکر اونکلنے کی پائی حضرت لوط نے اونکو اپنے گہر سے نکالا **مدارک** ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر فذوقوا عذابی ونذر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر اور تحقیق عذاب کیا اونکو ایک صبح عذاب جگہہ پکڑنے والے نے پس کہا ہمنے چکہو عذاب میرا اور ڈرانے میرا اور تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن اونکے لیے کہ نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے **فتح** اور پڑا اونپر صبح کو سویرے عذاب جو ٹہیر رہا تہا اب چکہو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا **موضح تفسیر** مستقر یعنے ثابت کہ ٹہیرا اون پر یہان تک کہ پہنچا دے اون کو طرف عذاب آخرت کے اور فائدہ بار بار ذکر فرمانے فذوقوا عذابی ونذر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر کا یہہ ہے کہ حاصل ہوئے ہر خبر کے اولین کے اخبار سے نصیحت از سر نو متنبہ اور ہوشیار ہون جب سنین کوئی قصہ اگلا اور یہی حکم بار بار فرمانے فبای آلاء ربکما تکذبان کا ہے وقت بیان فرمانے ہر نعمت کے کہ اوسکے ویرانہ رہوئی اور ایسے ویل یومئذ للمکذبین کو ہر آیہ کے بعد بیان فرمایا ہے اور ایسے قصے اور احوال اگلی لوگونکے یاد دلوے ہوئی تا کہ عبرت موجود دلونمین ہو لیکن نہین کبہی **مدارک تنبیہ** سچ ہے رب العلمین نے اپنے کلام پاک مین اتنا ہمکو سمجہایا ہے طرح بطرح ہیکہ بیان نہین ہو سکتا ہے اوسکی عنایت کا لیکن ہم نالائق کچہہ اثر پذیر نہین ہوتے سبب یہہ ہے کہ ڈر اوسکا اور اوسکے عذاب کا دلونمین نہین اور محبت دنیا کی غالب ہو رہی ہے اگر اوسکا ڈر ہو دلونمین اور محبت دنیا کی نہو تو ضرور اوسکے حکم بجا لاوین اور ممنوع چیزون سے بچین روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نکلا بنی اسرائیل مین کا طلب علم کو پس پہنچی یہہ خبر اونکے نبی کو پس کسیکو اوسکے پاس بہیجکر بلایا پہر آیا وہ اونکے پاس تب کہا اوسکو کہ اے جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین باتونکی کہ اونمین پہلون اور پچہلونکا علم ہے ڈرتا رہ اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور روک رکہہ اپنی زبانکو خلق کے ذکر سے ذکر نکر اونکا سوائے نیکی کے اور دیکہہ روٹی اپنی کہ کہا نسے ہے لو اوسکو تو کہ ہووے حلال وجہ سے پس رکا وہ جوان نکلنے سے انتہی اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل

اور تحقیق عذاب کیا اونکو ایک صبح کو عذاب ٹہیر نے والا ... کوئی نصیحت ... زبانی ...

ع طلب علم غیر ضروری ... ایسی ضروری باتین ... ارادہ اپنا موقوف کیا ... ضروری علم ... اوقات اپنی ضائع نکرے ۱۲

فصل بیان مکرر لانا فذوقوا عذابی ونذر کا اور فبای آلاء ربکما کا

بیان فوائد و عبرت ...

ہین سے جمع کیے اس صندوق علم کے اور فائدہ نہ اوٹھایا اپنے علم سے تب حکم ہوا اللہ تعالے کیطرف سے اونکی نبی کو کہ کہہ اُن
جمع کرنیوالیکو کہ اگر جمع کریگا تو بہت علم فائدہ نہ دیگا تجکو مگر کہ عمل کریگا تو تین چیزونپر محبت نرکہہ دنیا سے کہ وہ گہر مومنونکا
نہین اور یار انہ کر شیطان سے کہ وہ رفیق مومنونکا نہین اور ایذا نہ دے کسیکو کہ وہ پیشہ مومنونکا نہین ھ منبہات
وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اور تحقیق آئے فرعون
کے متعلقون پاس ڈرانیوالے جھوٹ گنا ہماری نشانیونکو سب کو پس پکڑا ہمنے اونکو مانند پکڑنے غالب قوی کے ھ فتح ھ
اور پہنچے فرعون والون پاس ڈر کے جتلانے ہماری نشانیان پہر پکڑا ہمنے اونکو پکڑ زبردست کی قابو مین لیا ھ موضح
تفسیر ڈرانیوالے یعنی موسے اور ہارون غیرہما انبیاء علیہم السلام جنہونے لیکر فرعون اور اوسکے قوم کے پاس آئے اونکو
ناجھٹلایا اور مقتدر یعنی قوی و قادر ہے اوسکے ہلاک کرنے پر کہ ہرگز مغلوب ہو ھ بحر مدارک ھ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
اُولٰۗىِٕكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَاۗءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ کیا کافر تمہارے اے قریش بہتر ہین ان جماعتون سے یا تمہارے لیے حکم خلاصی کا ہے
اگلی کتابون مین ھ فتح ھ اب تم مین جو منکر ہین کچھہ بہتر ہین اون سب سے یا تمکو فارغ خطی لکھی آئی ورقون مین
ھ موضح تفسیر ان جماعتون سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین یعنے قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور آل فرعون
یعنے وہ بہتر تو وہ اور مرتبے میں سامنے تمہارے یا مانجا آگاہ ہو یعنے نازل ہوئی ہے تیرے لیے اس مین خلاصی اگلی کتابون مین کہ جو
کا فر ہو گا تم مین سے اور جھٹلاویگا رسولونکو سو ہو گا امن مین اللہ کے عذاب سے پس امن مین ہو تم اوس خلاصی کے حکم سے
ھ مدارک ھ اگلی کتابون مین یعنے اللہ کی کتابون مین کیا خلاصی عذاب کی اوتری ہے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے خلاصی
نہین تم قوی تر جھٹلانے والے امم سابقہ سے نہین ہو جب وہ نہ بچے عذاب ہلاک سے تو تمہاری
... اپنے پاک سے کیونکہ تمہین ڈر نہیں ہوا اور ایمان کیون نہین لاتے ھ بحر ھ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ
جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ کیا کہتے ہین ہم ایک جماعت بدلہ لینے والے ہین شکست
دیجاویگی اس جماعت کو اور پھیرینگے وہ پیٹھونکو ھ فتح ھ کیا کہتے ہین ہم سب کا میل ہے بدلہ لینے والے اب شکست
کہا ویگا میل اور بہاگینگے پیٹھہ دیکر ھ موضح تفسیر جمیع یعنے جماعت مین امر یا انجمن سے بدلہ لینے والے ہم
یعنے اپنے دشمنون سے اور کوئی ہمپر قادر نہین ہوگا اس جماعت کو یعنے اہل مکہ کو اور پھیرینگے پیٹھونکو جیسا کہ
بدر مین واقع ہوا پس یہہ آیت منجملہ دلیلون نبوت کیسی اور اعجاز قرآن سے ہوگی عمر رضی سے منقول ہے کہا جب یہہ آیت
نازل ہوئی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جمع یعنے جماعت کو نہین جانتا مین کہ کون سی ہے اور روز بدر کے
دیکہا مینے کہ آنحضرت زرہ پہنے ہوئے کہتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اوسوقت جانا مینے کہ مراد یہہ ہے ھ مدارک ھ
بحر ھ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ بلکہ قیامت
وعدہ گاہ اونکی ہے اور قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے تحقیق گنہگار بیچ گمراہی اور جہالت کے ہین ھ فتح ھ بلکہ
وہ گہڑی ہے اونکے وعدیکا وقت اور وہ گہڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی جو لوگ گنہگار ہین غلطی مین ہین
اور سودی مین ھ موضح تفسیر یعنے اسی قتل اور قید ہونے اور شکست بدر پر بس نہین ہی بلکہ عذاب اوسکا
اشد اور تلخ تر ہے عذاب دنیا سے اور بعض نے سعر کے معنی آگ جلانے والی کے لکھے ہین یعنے دنیا مین گمراہی مین ہین
اور آخرت مین آگ جلانے والی مین ہونگے مدارک اور جلالین اور بحر مین سعر کے معنی یہی لکھے ہین ھ بحر ھ ہم جماعت

بدلہ لینے والے ہین یعنے محمد سے آیا ہی کہ جب کہا ابوجہل نے دن بدر کے انا جمیع منتصر تو نازل ہوئی یہہ آیتہ سیھزم الجمع

ویولون الدبر پس بہاگے کافر دن بدر کے اور فتح پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ جـ یوم یسحبون فی

النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر یاد کر اوس روز کہ کہینچا جاویگا اونکو دوزخ مین اونکے موہنون کے

بل کہین ہم چکہو دوزخ کے ہاتہہ پہنچانیکو ۱۲ فتح جسدن گہسیٹے جاوین گے آگ مین اوندہے موہنہ چکہو مزہ

آگ کا ۱۲ مو تنبیہ جہنم مین بڑے بڑے عذاب ہونگے اللہ تعالے بچاوے اوس سے فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آگ جہنم کی گرمی ستر حصے زیادہ ہوگی بہ نسبت یہانکے آگ کی گرمی کے اور فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا جہنم کو اوسدن یعنے روز قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر

باگ کے ساتہہ ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے ہوئے اوسکو اور فرمایا کہ کمتر دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے

لیے دو پاپوشین اور دو تسمے پاپوشونکے آگ کے ہونگے کہ جوش ماریگا اونسے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہے دیگ

تانبی کی نہین گمان کریگا کہ کوئی اشد اوس سے ہے عذاب مین حالانکہ وہ کمتر اونکا سب کا عذاب مین اور فرمایا کہ

لایا جاویگا اہل دنیا کے بڑے نعمت والیکو دوزخیون مین سے روز قیامت کے پہر غوطہ دیا جاویگا اوسکو آگ مین ایک غوطہ

پہر کہا جاویگا اے ابن آدم کیا دیکہی ہی تونے کبہی بہلائی پس کہیگا وہ کہ نہین قسم خدا کی اے رب میرے اور لایا جاویگا سخت تر

لوگونکو مشقت و شدۃ مین بیچ دنیا کے اہل جنت مین سے پس غوطہ دیا جاویگا اوسکو کہ اے ابن آدم کیا دیکہی تونے

مشقت و سختی کبہی کیا گذری تہی تجہپر سختی کبہی پس کہیگا کہ نہین قسم خدا کی اے رب میرے مجہپر سختی کبہی اور نہین دیکہی

تہی مینے شدت کبہی اور منقول ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے اوس دوزخی

کو کہ عذاب بہت کم رہتا ہوگا کہ اگر تیرے پاس ساری زمین کی چیزین ہوں تو آیا تو اپنے بدلہ مین دیگا اونکے چہڑانے کو

پس کہیگا وہ ہان پس فرماویگا طلب کیا تہا مینے تجہسے سہل تر اس سے اسحال مین کہ تو آدم کی پشت مین تہا وہ یہہ

کہ نہ شریک کرے تو ساتہہ میرے کسی چیز کو پس نمانا تونے اوسکو اور شریک ہے میرا کیا یعنے توحید تجہسے چاہی تہی پس

تونے خلاف کیا میری مراد کے کہ شرک کیا اب پچتانے سے کیا ہوتا ہے ۱۲ مشکوۃ ۱۲ اور بہت عذاب طرح

طرح کے حدیثون مین مذکور مین جو کوئی تفصیل سے دیکہا چاہے دوزخ نامہ اور جنت نامہ مین دیکہے ۱۲ انا کل شیٔ

خلقنہ بقدر تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے ساتہہ اندازہ مقرر کے ۱۲ فتح یعنے ہر چیز بنائی ہے پہلے ٹہیرا کر

۱۲ مو تفسیر باندازہ مقرر کہ لایق ہر چیز کے ہے بحسب حکمت ازلی کے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مشرک

آنحضرت سے قدر کے باب مین جہگڑتے تہے اوسپر یہہ آیتہ نازل ہوئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتب

اللہ مقادیر الخلق کلھا قبل ان یخلق السموت والارض بخمسین الف سنۃ وکان عرشہ علی الماء اور فرمایا لا یؤمن

باللہ عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن

بالقدر خیرہ وشرہ رواہ فی المعالم ۱۲ بحر قدر بمعنی تقدیر کے ہے یعنے ساتہہ تقدیر سابق کے اور حضرت عمر

رضی اللہ عنہ قسم کہاتے تہے کہ اوترے ہی یہہ آیتہ قدریہ کے حق مین ۱۲ مد وما امرنا الا واحدۃ کلمح

بالبصر اور نہین ہے حکم ہمارا مگر ایک کلمہ مانند پہیرنے آنکہہ کے یعنے بیچ سرعت وجود مراد کے اور آسان ہونیکے ۱۲

فتح اور نہین ہے حکم ہمارا مگر ایکبار حکم فرمانا او سچیز کو کہ ہو جا پہر وہ چیز پلک مارنے سے ہی جلدی ہوتی ہے ۱۲ ع

[Margin:] ۱۲ یعنی جیسا کہ بنائی ہے اوپر اندازہ کی ۱۲ مو اندازہ تقدیر حال مین عمل ای بتقدیر ۱۲ ابن جریر ۱۲ مو لکہہ دین اللہ تعالے نے تقدیرین ساری خلق کی پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے پچاس ہزار برس پہلے اور تہا عرش اوسکا پانی پر ۱۲ مو نہین درست ہوتا ایمان بندہ کا اللہ پر یہانتک کہ ایمان لاوے چار چیز پر گواہی دیوے اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور مین رسول اللہ کا ہون بہیجا مجہکو ساتہہ حق کے اور ایمان لاوے پہر کہ بعد مرنے کے اوٹہنا ہے اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ بہلائی اور برائی اللہ ہی کی پیدا کی ہوئی ہے نقل کیا اسکو معالم مین ۱۲ ہ او خلقنا کل شیٔ مقدار الحکمۃ مرتبا علی حسب ما اقتضتہ الحکمۃ او مقدرا مکتوبا فی اللوح معلوما قبل کونہ قد علمنا حالہ وزمانہ ۱۲ ہ روایت نقل کی ہے کہ مشرکین قریش آئے جہگڑتے ہوئے حضرت سے ۱۲ [illegible]

اور ہمارا کام ہی ایک دم کی بات ہے پلک نگاہ کی ط **موضح تفسیر** اِلّا واحدۃ یعنے اَلّا کلمۃ واحدۃ یعنے نہین ہے امر ہمارا اوسچیز کے لیے کہ چاہتے ہین ہم پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتے ہین ہم اوسکے لیے کُن فیکون کلمح بالبصر یعنے بقدر پلک مارنے ایک تمہارے کے اور بعض نے کہا کہ مراد امر ناسے قیامت ہے مانند فرمانے اوسکے کے اور حکمہ

وَمَا اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ ط وَلَقَدْ اَھْلَکْنَآ اَشْیَاعَکُمْ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ ۝

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے مثل تمہارے پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے اور ہر چیز کہ کی ہے اونہون نے لکھی ہوئی ہے نامہ اعمال مین ط **فت** ط اور ہم کہپا چکے ہین تمہارے ساتھہ والونکو پہر ہے کوئی سوچنے والا اور جو چیز اونہون کی ہین لکھی گئی ورقون مین ط **موضح تفسیر** اشیاعکم یعنے مشابہہ تمہارے کفر مین اگلی امتون مین سے آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا یعنی تا اگلی امتونکی خبرون اور ہلاک کرنے اونکے سے نصیحت و عبرت پکڑے ط **مدارک** ط وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اور ہر چہوٹا اور بڑا لکہا گیا ہے یعنے لوح محفوظ مین ط **فت** ط اور ہر چہوٹے بڑے لکہنے مین آچکے ط **موضح تفسیر** چہوٹا اور بڑا یعنے اعمال سے اور جو کچہہ کہ ہونیوالا ہے لکہا گیا ہے لوح محفوظ مین اور ہر ایک بحسب اقوال و افعال اپنے کے جزا پاوےگا ط **مدارک** ط

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَھَرٍ ۝ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

تحقیق پرہیزگار بیچ باغون اور نہرون کے ہونگے تحقیق متقی بیچ مجلس راستی کے ہونگے نزدیک پادشاہ توانا کے ط **فت** ط جو لوگ ڈر ملے ہین باغون مین ہین اور نہرون مین بیٹھے سچی بیٹھک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ط **موضح تفسیر** مقعد صدق مکان پسندیدہ ط **مدارک** ط **تنبیہ** تقوے کی تعریف و فائدے جا بجا کلام مجید و احادیث مین مذکور ہین چنانچہ کچہہ اوپر لکھے بہی گیے اور اس کتاب مین بہی اپسلی مکرر ذکر کئے کہ بہت مفید مین امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہین جان کہ تقوے ایک گنج عزیز ہے اگر تو حاصل ہوا تو خیر کثیر اور رزق بزرگ و مطلب پائی بڑی اور غنیمت بڑی پائی تونے حاصل یہہ کہ بہلائی دنیا اور آخرت کی جمع کر کے انکی خصلت کے نیچے کیں [illegible] اوسکا نام تقوی رکہا اور تامل کر قرآن مجید مین کہ کتنی جگہہ ذکر اوسکا آیا ہے اور کتنے بہلائیان اور ثواب اوسکے ساتھہ متعلق کیے ہین اور کتنی سعادتین اوسکے ساتھہ منسوب کی ہین از انجملہ تیرا ان مذکور سعادتون مین ایک تو تعریف اور ثنا اوسکی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور دوسرے محافظت و بچاؤ دشمنون سے کہ فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا اور تیسرے متقی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالے کہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ چوتھے نجات سختیون سے اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط پانچوین سنوارنا عمل کا کہ فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ چہٹے بخشنا گناہونکا کہ فرمایا بعد لفظ اعمالکم کے وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ساتوین محبت خدا تعالی کی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ آٹھوین قبول ہونا طاعت کا کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ نوین بزرگ رکہنا متقی کا کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ دسوین بشارت بیچ زندگانی دنیا اور آخرت کے کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ گیارہوین نجات ہونا آگ دوزخ سے کہ فرمایا ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بارہوین ہمیشہ رہنا بہشت مین کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ تیرہوین نصیب ہونا

آسمان اور زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ عله یہہ مین تمام خیر و سعادت دارین کی کہ نیچے تقوے کے رکہیں ہین
پس فراموش نکر حصہ اپنا تقوے سے اور جاننا چاہیئے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک تو توفیق و تائید
الٰہی اور وہ متقیون ہی کے لیئے ہین جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ عله دوسرے اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا
وہ بہی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (سنوار دیگا تمہارے لیے عمل تمہارے) تیسرے قبول عمل وہ بہی متقیون کے لیے ہے جیسا
کہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (نہیں قبول کرتا اللہ عمل کو مگر متقیون سے) اور مدار عبادۃ کا انہین تینون چیزون پر ہے کیونکہ اول تو توفیق چاہیئے تا عمل
کرے بعد اوسکے اصلاح تقصیر یعنے دفع ہونا قصیر کا تا تمام ہو عبادۃ بعد اسکے قبول چاہیئے جب تمام ہوا اور انہین
تین چیزون کی حاصل ہونیکی لیئے تضرع اور سوال سب عابدونکا ہے رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ وَتَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا وَتَقَبَّلْ
مِنَّا عله اور ان سبکا وعدہ کیا ہے حصول تقوے پر اور متقیونکو یہہ سب عنایت فرمایا ہے خواہ چاہین یا نچاہین
پس تقوے حاصل کرنا چاہیئے اگر طالب عبادۃ کا بلکہ طالب سعادت دارین کا ہے اور تامل کر اس ایک اصل کو
کہ تمام عمر اپنی مین مشقت بیچ عبادت کے اوٹہائی تونے اور مجاہدہ کیا تونے یہانتک کہ حاصل ہوا جو کچہہ کہ چاہا تونے
یعنے مثلا حافظ ہوا عالم ہوا وغیر ذلک لیکن قبولیت اوسکی تو تیرے اختیار نہین ہے پس اصل کار دین کے رجوع
تقوے ہی پر ہوئے کہ فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اور اسیلیے عائشہ رضہ نے کہا کوئی چیز رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کو دنیا مین سے خوش نہ آتی تہی مانند تقوے کے اور قتادہ رضہ نے کہا کہ توریت مین ہے ای فرزند آدم
تقوی کر اور جس جگہہ چاہے تو سو اور آیا ہے کہ عامر بن قیس ہزار رکعت رات دن مین ادا کرتے تہے اور جب سحر
پر آتے تو نفس کو کہتے ای جگہہ تمام بدیون کی قسم خدا کی ایک پلک مارتے تجہسے راضی نہین ہوا ہون جب تقوے
نکیا تونے اور وقت مرنے کے روئے لوگون نے کہا کس چیز نے رولایا تجکو کہا کلام خدا تعالے نے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ عله اور تامل کر ایک اور نکتہ مین اور وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک صالح شخص نے
اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کر شیخ نے کہا کہ وصیت کرتا ہون مین تجکو وہ وصیت کہ پروردگار عالمون نے
اوسکی وصیت کی ہے وہ یہہ ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ عله کہتا ہون
مین کیا خدا تعالے دانا تر نہین ہے ساتہہ بندیکے سب لوگون سے کیا وہ نصیحت کرنیوالا زیادہ نہین ہے بندیکو
سب سے پس اگر عالم مین کوئی خصلت صالح تر ہوتے بندیکے لیے اور جامع تر بہلائیون کی اور بہت بڑی بنا دہ
ثواب مین اور بزرگتر عبادۃ مین اور برلانیوالی زیادہ امیدونکی اس خصلت تقوے سے تو خدا تعالے بندونکو اوسکا
حکم فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا پس جب کہ اگلے اور پچہلونکو اس ایک خصلت کی وصیت کی معلوم ہوا کہ یہہ خصلت
جامع ہے بہلائیون دنیا اور آخرۃ کو اور کافی ہے تمام مہمات کو اور پہنچانیوالی ہے بندیکو بلندترین درجات کو
عبادۃ مین اور ایسی اصل ہے کہ اوسپر زیادتی نہین ہے کسی چیز کو اور کافی ہے اور کافی ہے اوسکو کہ نظر دقیق سے
اوسمین دیکہے اور اوسپر عمل کرے تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا ط

سورة الرحمن مدنية

اس سورۃ کا نام سورۂ رحمن ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ الرحمن کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورۃ بعد سورۂ
رعد کے اور بعد سورۂ قمر کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اول مین قمر کے شق ہونے کا ذکر ہے ازراہ قدرت پروردگار اور معجزے

عله یعنے اور اگر تحقیق بستی والے ایمان لاتے اللہ اور رسول پر اور پرہیزگاری کرتے تو کہولدیتے ہم برکتین آسمان و زمین سے ولیکن جہٹلایا اونہون نے یعنے رسولونکو پس پکڑا ہم نے یعنے عذاب کیا اونکو بسبب اوسکے کہ کرتے تہے ۱۲ عله یعنے توفیق و تائید الٰہی متقیون کے ساتہہ ہے ۱۲ عله یعنے اے رب ہمارے توفیق دے ہمکو اوپر طاعت کی اور پوری کر تقصیر ہماری اور قبول کر طاعت ہماری ۱۲ عله یعنے پہلے [illegible] روتا ہون کہ عبادت میری قبول ہوئی ہے یا نہین یعنے کیسے متقی ہونے کا یقین نہین تا یقین ہو قبولیت کا ۱۲ منہ عله یعنے اور تحقیق وصیت کی ہم نے اون لوگون کو کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہہ کہ ڈرو اللہ سے ۱۲

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اوسمین ہی ذکر شمس و قمر کا ہے کہ اللہ تعالے کی قدرت سے اپنے حساب پر چلے جاتے ہین اور اوسکے اخیر مین ہے کہ متقی باغون اور چشمون مین ہونگے پاس بادشاہ مقتدر کے اور اسکے اول ہی مین ہے کہ رحمن نے سکھایا قرآن انسانکو کہ جو سبب تقوی کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون مین اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین اٹھتر ہین اور رکوع تین اور کلمے ۳۵۱ اور حروف ۱۶۸۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ خدانے سکھایا قرآن کو پیدا کیا آدمیکو سکھایا اوسکو کلام کرنا ○ **فتح** ○ رحمن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھائی اوسکو بات ○ **مو**

تفسیر حضرت علی رض سے روایت ہی کہ کہا سنا مینے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن اور مراد انسان سے جنس ہے یعنے سب انسان یا آدم یا محمد علیہما السلام اور بیان فرمائی ہین اللہ عزوجل نے اس سورۃ مین نعمتین اپنی پس ارادہ کیا یہہ کہ بیان فرماوین اول وافضل جو نعمت ہے کہ وہ نعمت دین ہے پہر دین مین جو اعلی اور افضل نعمت ہے کہ وہ قرآن ہے اوسکو سب سے پہلے بیان کیا اسلیے کہ وہ سب کتابون آسمانی کی اوتری ہوئی مین منزلہ کوہان کے ہے یعنے اعلے اور افضل ہے پہر بیان فرمایا پیدا کرنا انسان کا اسلیے کہ تا جانا جاوے کہ وہ قرآن انسان ہی کے لیے تو پیدا ہوا ہے کہ عمل کرین اسپر اور دل و جان سے قبول کرین اسکو پہر بیان فرمائی وہ نعمت کہ جس سے متمیز ہوتا ہے انسان سب حیوانات مین کہ وہ بیان ہے یعنے بولنا فصیح کہ جو دلکی باتونکو ظاہر و واضح کردے اور سبب اوترنے اس سورۃ کا یون لکھاہے مفسرون نے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جو کافرونکو لگے نام رحمن کالیتے تو کافر کہتے کہ کیا ہے رحمن ہم رحمن کو نہین پہچانتے اس سبب سے یہہ سورۃ اوتری اور بعضے کہتے ہین اہل مکہ کہتے تہے کہ دو شخص جبر و یسار نام محمد کو قرآن سکھا جاتے ہین اسپر یہہ اوتری کہ وہ کیا سکھا وینگے رحمن نے سکھایا ہے اور بعض نے علمہ البیان کا ترجمہ اور بیان یون کیا ہے کہ سکھایا انسانکو سخن کہنا اور سمجھنا اور اس صورۃ مین آدمی مطلق مراد ہو اور بقول بعض کے مراد آدم علیہ السلام ہین اور مراد بیان نام تمام چیزون کے اور یا سب لغت ہین جیسا کہ کہا ہے علماء نے کہ آدم سات لاکہہ لغت سے کلام کرتے تہے افضل اونکی عربی ہے اور بقول بعض کے مراد انسان سے محمد علیہ السلام ہین اور بیان گذشتہ و آیندہ کی باتین کہ اللہ تعالے نے آنحضرت کو اکثر احوال گذشتہ و آیندہ کے تعلیم کیے ○ **مشکوۃ مدبجر**

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ○ آفتاب اور چاند حساب مقرر پر چلتے ہین اور گہانس اور درخت سجدہ کرتے ہین ○ **فتح** ○ سورج اور چاند کو ایک ایک حساب ہے اور جہاڑ اور درخت لگے ہین سجدہ مین ○ **مو**

تفسیر حساب مقرر پر چلتے ہین اپنے برجون اور منازل مین اور اسمین منفعتین ہین لوگونکے لیے از انجملہ جاننا برسونکا اور ایام حج وغیرہ کا اور نجم کہتے ہین اوس روئیدگی کو کہ بغیر ساق یعنے تنہ کے ہو مانند ترکاریون اور گہاس اور بیلدار چیزون کے اور شجر وہ درخت کہ تنہ دار ہو اور بعض نے کہا کہ نجم سے مراد ستارے آسمان کے ہین سجدہ کرتے ہین یعنے فرمانبردار ہین اللہ تعالے کے اوس چیز مین کہ پیدا کیے گئے ہین اوسکے لیے ○ **حل**

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ○ اور آسمان کو بلند کیا اور اوتارا ترازو کو مقصد یہہ کہ حد سے تجاوز نکرو ترازو مین ○ **فتح** ○ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین ○ **مو** **تفسیر** آسمان کو بلند کیا

یعنے پیدا کیا اوسکو بلند اسلیے کہ کیا اوسکو جگہہ جاری ہونے کا احکام اپنے کا اور جگہہ رہنی فرشتون اپنے کا کہ جو اوترتے
ہین وحی لیکر اوسکے انبیا پر اور آگاہ کیا اس بیان سے اوپر بڑی شان اور بادشاہت اپنی کے اور اوتارا ترازو کو
یعنے تمام اون چیزونکو کہ وزن کیجاتی ہین اونسے چیزین اور پہچانی جاتی ہین مقدار چیزون کی یعنے ترازو اور پیمانہ اور
مقیاس یعنے پیدا کیا اوسکو درحالیکہ رکھی ہوئی ہے زمین پر اسواسطے کہ متعلق کیے اوس سے احکام اپنے بندونکی کہ عدل
و برابری کرین لین دین مین اور بعض نے کہا کہ مراد میزان سے عدل ہے کہ حکم کیا اوسکا **مد** وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ۝ اور سیدہا تولو انصاف سے اور نقصان نکرو ترازو مین **فتح** اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹا و تول **مو** وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اور زمین کو بچھایا واسطے آدمیون کے اوس
مین میوہ ہے اور درخت کہجور کے مین غلاف والے اور اوس زمین مین دانے پتے والے ہین اور پہول خوشبودار
ہین پس کونسی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے ای جن و انس جہوٹ گنتے ہو **فتح** اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین جنکے میوے پر غلاف و اناج جسکے ساتہہ بہس ہے اور پہول خوشبودار کیا کیا نعمتین
اپنی رب کی جہٹلاؤگے تم دونو یعنے جن و انس **تفسیر** زمین کو بچھایا یعنے پانی پر پہیلا کر اور انام کے معنے
خلق اور خلق وہ چیزین کہ زمین پر چلتی ہین اور حسن سے ہے کہ وہ جن و انس ہین مین اتنا پچہہ ہے کہ اونکی لیے
جلتے پہرتے مین اوسپر اور اس زمین مین میوہ ہے یعنے طرح بطرح کے میوے مین اور دانے یعنے گیہون جو وغیرہ
او عصف پتی کہیتی کے یا بہس اور ریحان رزق یا پہول پس ساتہہ کس نعمت کے اون نعمتون مین کہ شمار
کی گئی ہین اول سورہ سے جہٹلاتے ہو تم اے جن و انس جابر سے روایت ہی کہا پڑہی ہمارے آگے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن یہان تک کہ ختم کیا اوسکو پہر فرمایا کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون مین تمکو سکوت
کیے ہوئے البتہ جن تمسے بہتر تہے جواب دینے مین نہین پڑہی مینے اونپر یہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ مگر وہ
کہتے تہے وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنے نہین جہٹلاتے مین ہم کچہہ تیری نعمتون مین سے اے رب
ہمارے پس تیرے لیے حمد ہے انتہی حاصل یہ ہے جب کسیکو پڑہتے سنے آیہ مذکورہ کو تو کہے والاجواب دے ولا بشیء
مِنْ نِّعَمِكَ الخ **مدج** خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ
نَّارٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پیدا کیا آدمی کو خشک مٹی سے مانند ٹہیکرون کے ہوئی ہوئی اور پیدا کیا جن
کو شعلہ آگ سے پس کس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فتح** بنایا آدمی کہنکہناتی
مٹی سے جیسے ٹہیکرا اور بنایا جان آگ کی لپٹ سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے **موضح تفسیر**
صلصال کہتے ہین خشک مٹی کو کہ بجتی ہو کالفخار یعنے مانند ٹہیکرون کے اور اختلاف نہین اوس قول اللہ تعالیٰ
مین مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ مِّنْ تُرَابٍ بسبب اتفاق اونکے ہے معنون مین اسلیے کہ بنانا شروع کیا
آدم کو پہلے تراب سے پہر کیا اوسکو طین پہر حما مسنون پہر صلصال اور جان سے مراد ابو الجن یعنے باپ سب جنون
کا ہے بعض نے کہا کہ وہ ابلیس ہے اور مارج شعلہ صاف کہ جسمین دہوان نہو من نار بیان ہی مارج کا گویا کہ کہا
گیا من صاف من نار **مد** مراد انسان سے باپ آدمیون کے یعنے آدم ہین اور جان سے باپ جنون

قولہ والاحکموا المیزان ولا تنقصوہ امر بالتسویۃ ونہی عن الطغیان الذی ہو اعتداء وزیادۃ وعن الخسران الذی ہو تطفیف ونقصان وکرر لفظ المیزان تشدیدا للتوصیۃ بہ وتقویۃ للامر باستعمالہ والحث علیہ ۱۲ م

قولہ الاکمام ... اوعیۃ الثمر الواحد کم بکسر الکاف ... ۱۲ م

قولہ والحب ذو العصف ... والریحان ... ۱۲

قولہ الریحان الرزق وہو اللب ...

قولہ الاء جمع الی بمعنی النعمۃ والخطاب فی ربکما للثقلین ...

[illegible]

اور کہتی ہین کہ درمیان پیدائش جان کے اور آدم کے چہہ ہزار برس تہے **بحر** رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پروردگار دو مشرق کا ہے اور پروردگار دو مغرب کا ہے یعنی جاڑے مین آفتاب شرق اور غرب
اور رکہتا ہے اور گرمی مین مشرق اور مغرب اور پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فتح**
مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا **ف** یعنے جاڑے گرمی کے دو مشرقین مین اسیطرح دو مغربین **ط** پہر کیا
کیا نعمتین اپنی رب کی جہٹلاؤ گے **موضح** مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ چہوڑا دو دریا آپسمین جمع ہون درمیان ان دونونکے ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی
نہین کرتا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فتح** چلائے دو دریا مِلکر چلتے اونمین ہے
ایک پردہ زیادتی نہین کرتے پہر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جہٹلاؤ گے **موضح** **تفسیر** یعنے چہوڑا دریائی شور
اور دریای شیرین کو اسحالمین کہ قریب بہم مین آپسمین ملنے والے نہین فرق ہے درمیان دونون پانیون کے
آنکہون سے دیکہنے مین لیکن اونمین ایک پردہ ہے اللہ تعالی کی قدرۃ سے کہ نہین تجاوز کرتے وہ اپنی حد سے
اور نہین زیادتی کرتا ایک اون دونونکا دوسرے پر بسبب ملنے کے **مدارک** مراد بحرین سے دریای شور اور دریا
شیرین ہین اور بقول بعض کے دریائے فارس اور دریای روم ہین کہ محیط مین آپسمین ملتی ہین اور برزخ اونکی
جزیرے ہین اور بقول بعض کے دریائی روم اور ہند ہین اور برزخ اونکے زمین اونکی درمیان کی اور مشہور یہہ ہے
کہ پانی دونون دریاؤن کے آپسمین ملتے ہین لیکن بحکم الہی ایک پردہ اونکے درمیان مین مقرر ہے کہ آپسمین ملنے نہین
تا منافع ہر ایک کے باطل ہوون **بحر** يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
نکلتے مین ان دو دریاسے موتی اور مونگا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فتح** نکلتا
ہین اون سے موتی اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے **موضح** **تفسیر** لولو کہتے ہین بڑے موتی کو
اور مرجان چہوٹے موتی کو یہہ جو فرمایا منہما یعنے دونو دریاؤن سے نکلتے ہین حال آنکہ وہ نکلتی ہین دریای شور سے
سببی کہ وہ دونو دریا جب ملگئی اور ہوگئے مانند شے واحد کے تو جائز ہوا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلتے ہین دونو دریاؤن
سے جیسیکہ کہا جاتا ہے کہ نکلتے ہین وہ بحر سے حال آنکہ وہ نہین نکلتے ساری بحر سے ولیکن نکلتے ہین بعض بحر
اور یہہ ایسا ہے جیسکہ کہے تو نکلا مین شہر سے حال آنکہ نکلا ہے تو ایک محلہ مین سے اوسکے محلون مین سے اور
بعضون نے کہا کہ نہین نکلتے مین وہ مگر اوس جگہہ سے کہ جہان جمع ہوتے ہین دریای شیرین اور شور اور بعض نے
کہا کہ اگرچہ نکلتے ہین دونون دریای شور سے لیکن دونون کو ذکر کیا بسبب عادت عرب کے کہ ذکر دو چیزونکا
کرکے پہر ایک چیز کو ساتہہ ایک فعل کے مختص کرتے ہین **مدارک** **بحر** وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ
كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اور خدا کے لیے ہین کشتیان روانہ ہونیوالی بلند دریا مین مانند
پہاڑون کے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جہوٹ گنتے ہو **فتح** اور اوسکے ہین جہاز
اونچے کہڑے دریا مین جیسے پہاڑ پہر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جہٹلاؤ گے **موضح** **تفسیر** مانند پہاڑون
کے بلندی اور بڑائی مین اور اس بلندی اور جاری کرنے کشتیون مین منافع مخلوقات کے لیے بہت ہین قسم
تجارت اور سفر سے کہ پوشیدہ نہین ہے پس بڑی نعمت ہے **بحر** كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ جو کچھ کہ ہے زمین پر فنا ہوگا اور باقی رہیگا مونہہ پروردگار تیرے کا کہ صاحب بزرگی اور انعام کا ہے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے جھوٹ گنوگے **فتح** جو کوئی ہے زمین پر تباہ ہونے والا ہے اور رہیگا مونہہ تیرے رب کا بزرگی اور تعظیم والا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤگے **موضح** **تفسیر** مونہہ سے مراد ذات ہے ذوالجلال صاحب عظمت اور سلطان یعنی بادشاہی کا یہ صفت وجہ کی ہے ذوالاکرام یعنے اور صاحب انعام کا ہے اور درگذر فرماتا ہے قصوروں سے اور احسان کرتا ہے اور یہ بڑی صفتوں اللہ تعالے کی سے ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرو ساتھہ یا ذوالجلال والاکرام کے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام گذرے ایک شخص پر کہ پڑھتا تھا اور کہتا تھا یعنے بعد نماز کے یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے قد استجیب لک یعنے بلاشبہ قبول کی گئی دعا تیری اور نعمت فنا میں یا عتبار اسکے ہے کہ مومن بسبب اوسکے پہنچیں گے نعمت ہمیشگی کو یعنے جنت کی نعمتوں کو اور کہا یحیی بن معاذ نے کہ کیا خوب چیز ہے موت کہ وہ قریب کرتی ہے حبیب کو طرف حبیب کے **ملہ** **تنبیہ** سچ ہے بلاشبہ تمام چیزیں دنیا کی فانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالے نے اور جگہہ فرمایا مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ یعنے جو کچھہ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہے باقی ہے اور جگہہ فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ یعنے کہہ بہرہ مندی دنیا کی تھوڑی ہے اور جگہہ فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَھَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَھْلُھَآ اَنَّھُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْھَآ اَتٰىھَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَھَارًا فَجَعَلْنٰھَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ اور جگہہ فرمایا وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ ھَشِیْمًا تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ○ اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھہ جاتی ہیں مردے کے تین چیزیں دو باقی رہتی ہے ساتھہ مردے کے ایک ساتھہ جاتے ہیں اوسکے اہل اور مال اور عمل اوسکے پہر جاتے ہیں اہل و مال اوسکے اور باقی رہتا ہے عمل اوسکا **مشکوۃ** یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ سوال کرتے ہیں خدا سے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ہر روز خدا ایک حالت میں ہے یعنے عذاب کرنا نعمت دینا سعید کرنا یا شقی کرنا یا جلانا یا مارنا واللہ اعلم پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے جھوٹ کہوگے **فتح** اوس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں اور زمین میں ہر اوسکو ایک دھندا ہے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤگے **موضح** **تفسیر** مانگتے ہیں زبان سے یا حال سے جس چیز کے محتاج ہوتے ہیں قسم قوۃ سے عبادۃ پر اور رزق اور مغفرۃ وغیر ذلک سے ایک حالت میں ہے یعنی ایک کام میں ہے کہ ظاہر کرتا ہے اوسکو عالم میں موافق اوسکے مقدر کیا ہے اوسکو ازل میں قسم جلانے اور مارنے اور عزت دینے اور غنی کرنے اور مفلس کرنے اور قبول کرنے دعا اور دینے سائل کیسے وغیرہ **جلالین** مانگتے ہیں اوسکو یعنے تمام آسمان و زمین والے محتاج ہیں اللہ تعالے کی پس مانگتے ہیں اوس سے آسمان والے

جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ دین اونکے کے اور مانگتے مین زمین والے جو کچھ کہ متعلق اونکے دین و دنیا کے ہی ہر روز الخ
یعنے ہر وقت پیدا کرتا ہے امور اور نیا کرتا ہے احوال کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم نے پڑہی
یہہ آیۃ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہے یہہ شان پس فرمایا آپ نے اوسکی شان سے یہہ ہے کہ بخشتا ہی گناہ کو اور دور
کرتا ہی سختی و غم اور بلند قدر کرتا ہے ایک قوم کو اور پست کرتا ہے ایک قوم کو انتہی اور ابن عیینہ سے ہی کہ دہر یعنے زمانہ
اللہ کے نزدیک دو دن ہے ایک تو او دن دونون کا وہ دن ہے کہ جس مین مدت دنیا کی ہے پس
شان یعنے حال اوسکا اوسمین امر و نہی اور جلانا اور مارنا اور دینا اور نہ دینا ہے اور دوسرا دن روز قیامت
کا ہے پس شان اوسکی اوسمین جزا اور حساب ہے اور بعض نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہہ آیہ یہود کے حق مین جو وقت
کہ کہا اونہون نے کہ اللہ تعالے نہین کرتا ہے روز ہفتے کے کچھہ کام و حکم پس اونکے قول کو رد فرمایا ہے کہ ہر وقت
اوسکا حکم جاری ہے اور آیا ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیۃ کے معنے اور مراد پوچھی اوسنے مہلت چاہی
اوس سے ایکدن کی کہ کل بتاونگا اور گہر مین جا کر غمگین بیٹھا سوچتا تہا اسمین پس کہا اوسکے غلام حبشی نے
کہ ای مولے خبر دو مجھکو اپنی فکر کی شاید کہ اللہ تعالے سہل و دفع کرے اوسکو میرے ہاتہہ سے پس خبر دی مولے
نے اوسکو اس معاملہ کی پس کہا غلام نے کہ مین تفسیر بیان کرونگا اسکی بادشاہ کے آگے تو کہدے اسکو بادشاہ
نے پس کہا غلام نے ای بادشاہ شان اللہ تعالی کی یہہ ہے کہ وہ داخل کرتا ہے راتکو دن مین اور دنکو رات
مین اور نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے اور تندرست کرتا ہے بیمار کو اور بیمار کرتا ہے تندرست
کو اور مبتلا کرتا ہے عافیت والے کو اور عافیت دیتا ہے مبتلی کو اور عزت دیتا ہے ذلیل کو اور ذلت دیتا ہے عزت
والے کو اور محتاج کرتا ہے غنی کو اور غنی کرتا ہے محتاج کو پس کہا بادشاہ نے کہ خوب بیان کیا تو نے اور حکم کیا وزیر
کو کہ خلعت وزارت دی اسکو پس کہا غلام نے ای مولے میرے یہہ بہی اللہ تعالے کی شان سے ہے اور بعض
نے کہا کہ وہ جاری کرنا تقدیر کا ہے اونکے وقتون تلک اور کہا بعضون نے کہ عبد اللہ بن طاہر نے بلایا حسین
بن الفضل کو اور کہا اوس سے کہ مشکل ہوئے ہین مجہپر تین مسئلے اسلیے تجکو بلایا ہے کہ کہدے تو اونکو مجہپر
ایک تو قول اللہ تعالے کا فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ یعنے پہر ہوا قابیل ندامت والون سے حال آنکہ ثابت ہوا
ہے یعنے حدیث سے اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنے ندامت ہی گناہ پر توبہ ہے اور دوسرا یہہ قول اللہ تعالے کا کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ
فِیْ شَاْنٍ یعنے ہر دن اوسکو ایک دہندا ہے حال آنکہ ثابت ہی حدیث سے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ یعنے جو کچھہ ہوتا ہے اور ہووے گا قیامت تلک تقدیر مین لکھا جا چکا ہے اور تیسرا قول
اللہ تعالے کا وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی یعنے نہین فائدہ دیتا انسانکو مگر جو کچھہ آپ کرے پس کیا حال ہے
اضعاف کا یعنے کئی حصے ثواب ملیگا کہ مثلاً ایک پیسا للہ دیا اور دس پیسے لکھے گئے پس کہا حسین نے جائز
ہے یہہ کہ ہو ندامت توبہ اوس امت مین اور ہو توبہ پس امت مین اور بعض نے کہا کہ ندامت قابیل کی نہیں
تہی ہابیل کے قتل کرنے پر بلکہ ہابیل کے اوٹہانے پہرنے پر اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ حکم وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰی کا مخصوص تہا قوم ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے لیے خاص امت کے لیے اور قول اللہ تعالے کا
کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ پس شان سے وہ کام مین کہ ظاہر کرتا ہے اونکو یعنے پہلے جو مقدر ہو چکا ہی اوسکو ظاہر

کرتاہے اونکو یعنے جو مقدر ہوچکاہے اوسکو ظاہر کرتاہے نہ یہہ کہ اب ابتدا کرتاہے اونکو پس کہڑے ہوئے عبد اللہ
بن طاہر اور بوسہ دیا حسین بن الفضل کی پیشانی پر اور بڑہا دیا روزینہ یا تنخواہ اوسکی **ملـ** سَنَفْرُغُ
لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ **لـ** سب سے فارغ ہوکر تمپر متوجہ ہونگے ہم ای جن وانس پس کس
نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فتـ** ہم فارغ ہوتے ہین تمہاری طرف ای دو جہل
قائلون پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** مراد فراغ سے یہان توجہ اور قصد مجا
اور مجازات کا ہے نہ فراغ کہ بعد شغل کے ہوتاہے اسلیے کہ خدا کو ایک کام دوسرے کام سے باز نہین رکہتا اور یہہ
کلام بطریق تہدید کے واقع ہے جیسے کہ کہتے ہین رہ تا ساتہہ تیرے مشغول ہون حال آنکہ کہنے والا فراغ کسے کام سے
نہین چاہتا ہے بلکہ مراد اوسکی ڈرانا سننے والیکا ہے اور بقول بعض کے سنفرغ کے یہہ ہین کہ جو کچہہ کہ ہر نیک و بدکار
سے وعدہ ثواب وعذاب کا کیاہے مینے اوسکے تئین پہنچاونگا اور اتمام وعدیکا کرونگا مین اور حمزہ اور علی نے
سَیَفْرُغُ ی سے پڑہاہے اور اوسکے معنے یہہ مین شتابی سے کہ فارغ ہوگا خدا اور کہاہے علما نے کہ عرب ایک چیز با قدر
کو ثقیل کہتے ہین اسلیے جن وانس کو ثقلان کہتے مین **ملـ** يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
ای قوم جن وانس اگر باہر نکل سکو تم زمین وآسمان کے کنارون سے پس باہر نکلو باہر نہین نکل سکتے مگر ساتہہ قوة
کے اور وہ قوة کہان ہے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فتـ** ای فرقے جنون
کے اور انسانون کے اگر تم سے ہوسکے کہ نکل بہاگو آسمان زمین کے کنارون سے تو نکل بہاگو نہین نکل سکوگے مگر
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** یا معشر الجن والانس مانند ترجمہ کے ہے واسطے
قول اللہ تعالے کے ایہا الثقلان اگر باہر نکل سکو تم الخ یعنے اگر قدرت رکہتے ہو تم نکلنے کی طرفون آسمان وزمین
کے سے بہاگ کر میری قضاء وقدر سے تو نکلو تم پہر فرمایا لا تنفذون یعنے نہین قادر ہونگے تم نکلنے پر مگر ساتہہ
سلطان یعنے قوة اور غلبے اور قہر کے اور کہان میسر ہے یہہ نکلو بلکہ جہان ہو مقہور قوة اور قدرت میرے کے ہو اور
مرگ ساتہہ لگی ہوئی تمہارے ہے اور بعضے نے کہا کہ ملائکہ روز محشر کے گرد خلائق کے صف کہینچ کر کہڑا کرینگے
کہ یہہ میدان محشر ہے اگر باہر نکلنا چاہتے ہو اسجگہہ سے تو نکلو تا عذاب سے رہائی پاؤ لیکن نہین نکل سکنے
کے تم مگر ساتہہ حجت ودلیل کے اور تمہارے پاس کچہہ دلیل ہی نہین پس جب دیکہینگے فرشتون کو جن وانس
بہاگینگے پس نہین آوینگے کسی طرف مگر کہ پاوینگے فرشتونکو کہیرے ہونگے **ملـ** يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ کا اور
دہوان بہی پس مقابلہ نہ کرسکوگے تم پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فتـ**
چہوٹتے ہین تمپر شعلے آگ کے صاف اور دہوان ہے پہر تم بدلہ نہین لے سکتے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی
جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** لفظ شواظ پیش شین سے ہے اور مکیون نے شین کی زبر سے پڑہاہے اور
دونو معنے شعلہ کے ہین کہ خالص ہو دہوین سے اور نحاس پیش سین کی دو پیشون سے معنی دہوین کے ہے اور
مکیون اور ابو عمرو نے سین کے دو زیرون سے پڑہاہے لیکن شین بسبب عطف کے شواظ پر ہے اور زیر بسبب عطف

[illegible]

سے نار برابر اور بتقدیر زیرون نحاس کے معنی یہہ ہونگے کہ بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ سی اور تانبہ نکلے ہوسے اور معنی اول کے یہہ ہین کہ جب نکلوگی تم اپنے قبرون سے بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ کا اور دہوان کہ ہانک کر لیجاوین گے تمکو طرف محشر کے پس نہین بچ سکوگے تم اون دونون سے ۞ مدہ مجرّہ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جب پہٹیگا آسمان یعنے قیامت کے دن پس ہوگا مثل گلاب کے پہول کے مانند چمڑے سرخ کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۞ فتح ۞ پہر جب پہٹ جاوے آسمان تو ہو جاوے گلابی جیسی تیل کی تلچہٹ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۞ موضح تفسیر پہٹیگا آسمان یعنے پہٹ کر دروازے سے ہو جاوین گے فرشتون کے اوترنے کے لیے مثل گلاب کے پہول کے سرخ برخلاف اسکے رنگ کی اور جواب اذا کا یہہ ہے فما اعظم الھول یعنے جب آسمان کا یہہ حال ہوگا پس کیا بڑا ہول ہوگا ۞ جر ۞ پہٹیگا یعنے جدا ہوگا بعض آسمان بعض سے قیامت قائم ہونیکے لیے پس ہوگا مانند رنگ گلاب کے پہول سرخ کے اور کہا ہے بعض علما نے کہ اصل رنگ آسمانکا سرخ ہی ہے ولیکن بسبب دور ہونیکے نیلے دکہائی دیتا ہے کالدہان یعنے مانند تیل زیتون کے کہ ہر دم اوسکا نیا رنگ معلوم ہوتا ہے یہہ فرمایا الساعۃ جیسکہ اوجاے فرمایا کالمہل یا دہان کے معنی ہین تلچہٹ زیتون کے اور دہان جمع دہن کی ہے بمعنی تیل کے اور بعضون نے کہا کہ دہان سرخ چمڑے کو کہتے ہین ۞ مدہ مجر ۞ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس اوس دن سوال نہیں کیا جاویگا اپنے گناہ سے کوئی آدمی اور نہ جن پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۞ فتح ۞ پہر اوسدن پوچہنا نہین اوسکے گناہ کی کسی آدمی سے اور جن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۞ موضح تفسیر ۞ پس اوسدن یعنے جسدن پہٹیگا آسمان اور جان سے مراد جن ہے پس کہا گیا لفظ جان کہ ابو الجن کو کہتے ہین جگہہ جن کے جیسکہ کہا جاتا ہے ہاشم اور مراد ہوتی ہے اولاد ہاشم اور تطبیق درمیان اس آیت کے اور درمیان قول اللہ تعالیٰ کے فوربک لنسئلنھم اجمعین اور درمیان قول اللہ تعالیٰ کے وقفوھم انھم مسئولون یہہ ہے کہ وہ دن طویل ہوگا اور اوسمین مواطن مختلف ہونگے پس پوچہے جاوین گے اور مواضع میں اور کہا قتادہ نے کہ اول سوال ہوگا پہر مہر کردیجاویگی اونکے موہنون پر اور بولین کے ہاتہہ اور پانو اونکے ساتہہ اوس چیز کے کہ عمل کرتے تہے اور بعضون نے کہا کہ نہین پوچہے جاوین گے کہ تا کہ جانا جاوے گناہ پوچہنے کے سبب سے ولیکن پوچہے جاوین گے زجر و توبیخ کے لیے ۞ مدہ ۞ پہر اوسدن پوچہنا نہین چاہیے کہ ملائکہ نامہ اعمال کہ لکہے ہمنے حاضر کرینگے اور خدا تعالے عالم سب چیز ونکا ہے محتاج پوچہنے کا آدمی اور جن سے نہین ہے سوال کے بسبب اپنے علم کے جزا دیگا اور بقول بعض کے ملائکہ آدمی اور جن سے اونکے گناہ نہین پوچہینگے کہ جانتے ہین گناہ اونکے بلکہ ایک کو اونکی نشانیون سے پہچانین گے اور ایک قول یہہ ہے کہ بعضے جگہون مین پوچہے جاوینگے اور بعضی جگہون مین نہین پوچہے جاوین گے ۞ بحر ۞ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پہچانے جاوین گے گنہگار اپنے قیافے سے پس پکڑا جاوے گا ساتہہ بال پیشانی اور پاؤنکے بہی پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ۞ فتح ۞ پہچانے پڑین گے گنہگار اپنے چہرے سے پہر پکڑا جاویگا ماتہے

کے بال اور پاؤن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے **ط موتفسیر** **ط** فیا فی سے یعنی نشانی سے کہ کالے ہونگے
موہنہ اونکے اور کرنجی ہونگی آنکہین اونکی پس پکڑ کر جاوینگی الخ نیلے پڑے جاوین گے کبہی ساتہہ بال پیشانیونکے اور کہینچے جاوین گے طرف
دوزخ کے اور کبہی قدم پکڑ کر موہنہ کے بل کہینچ کر دوزخ مین ڈالے جاوین گے اور جاننا چاہیے کہ ذکر وعید و نذر ہیب یعنی
عذاب و خوف کا بہی ایک نعمت ہے اس سبب سے کہ اوسکو سنکر متنبہ و متوجہ طرف اللہ ہوں اور جنت کی نعمتونکو پہنچیں اسلیے
اونکے ذکر کرنیکے بعد فبای الآء ربکما تکذبان فرمایا جیسا کہ بعد ذکر کرنے نعمتون کے فرمایا **ط مدبجر** **ط** ھذہ جھنم
الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ یہہ ہے وہ
دوزخ کہ جہوٹ گنتا تہا اوسکو گناہ گاروں سلنے آمد و رفت کرینگے درمیان اوس آگ کے اور درمیان پانی جوش کرتے ہوئے
کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **ط فو** **ط** یہہ دوزخ ہے جسکو جہوٹ بتلاتے تہے گناہگار
جلنے مین بیچ اوسکے اور کہولتے پانی مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے **ط موتفسیر** **ط** حمیم آن نہایت گرم
پانی یعنی عذاب کیے جاوینگے اسطرح کہ داخل کیے جاوینگے آگ مین اور گرم گرم پانی پلائے جاوینگے اور نعمت
اسمین یہہ ہے کہ نجات پانا ایسے نکات پاویگا اوس سے اوسکی رحمت و فضل سے اور اس ڈرانے مین آگاہ کرنا ہے کہ
بچین ایسے کامون سے کہ باعث اس عذاب کے ہون **ط مدط** یہہ ہے دوزخ الخ یعنی ملا کر کافرون کے
اونکے پاؤن کے ساتہہ جمع کر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے ھذہ جھنم التی یکذب بھا المجرمون آمد و رفت
کرین گے الخ یعنی جب آگ سے فریاد کرینگے تو اوسے پانی مین ڈالینگے کہ جو اونکے بدنون سے جدا کردیگا **ط مجر**
تنبیہ اللہ جل شانہ نے اوسکے اس نہایت گرم پانی کا کلام مجید مین بیان اس عذاب کے ذکر مین فرمایا ہے فالذین کفروا
قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝
وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ
الْحَرِيقِ **ط** وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اور اوس کے لیے کہ ڈرا ہے
کہڑے ہونے سے حضور پروردگار اپنے مین دو باغ ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے سے جہوٹ گنتے ہو **ط**
فو **ط** اور جو کوئی ڈرا کہڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے
موط تفسیر مقام رب سے مراد موقف ہے کہ جہان حساب کے لیے بندے کہڑے ہونگے دن قیامت کے پس جو
کوئی وہان کے کہڑے رہنے سے ڈرا پہر چہوڑ دیا گناہونکو اور ادا کیا فرایض اوسکے لیے دو جنتین ہونگی ایک جنت انسان کی
اور ایک جنت جن کی اسلیے کہ خطاب ثقلین کے لیے ہے پس گویا کہ کہا گیا واسطے کل خائفین کے تم دونون مین سے
دو جنتین ہین ایک جنت تو واسطے ڈرنیوالے انسان کے اور ایک جنت واسطے ڈرنیوالے جن کے **ط مدط**
دو باغ ہونگے کہ جنت عدن اور جنت نعیم ہے ایک جنت بدلے مین ڈرنے اوسکے رب سے ہے اور ایک جنت بدلے مین
ترک شہوات کے خوف خدا سے اور مراد مقام رب سے کہڑا ہونا حساب کے لیے ہی اور بقول بعض کے حاضر جاننا رب کا
اپنے پر ہے کہ ہر دم خدا کو حاضر ناظر جانکر اوس سے ڈرے اور گناہ سے باز رہے اور کتاب موضح مین لکہا ہے کہ ہر باغ ان
دو باغون مین سے سو سو برس کی مسافت رکہتا ہے طول و عرض مین اور اوسمین منازل خوش اور حوران دلکش
ہونگے **ط مجر** **ط** ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ دو باغ صاحب شاخون بہت کے پس کس نعمت کو

نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** جنمین بہت سی ٹہنیان پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ
گے ۝ **مو** **تفسیر** افنان یعنی ٹہنیون کے جمع فنن کی اور خاص کر ٹہنیون کا اسلیے فرمایا کہ اونہین مین پتے
ہوتے ہین اور میوے پس بعضی ٹہنیون سے سایہ پہیلتا ہے اور بعض سے میوہ نکلتا ہے حاصل یہہ کہ دونو باغون
مین درخت ہونگے بہت شاخ دار کہ سایہ ہی کرین گے اور پر میوے ہونگے یا افنان یعنی الوان کے ہی جمع فن کی
یعنے جنتی کے لیے اون باغون مین وہ چیزین ہونگی کہ خواہش کرینگے انکے نفس اور لذت پاوین گے اونسے آنکہین
۝ **مد** **بحر** ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دو باغون مین دو چشمے چلینگے
پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ اونمین دو چشمے بہتے پہر کیا کیا نعمتین اپنے
رب کی جہٹلاؤگے ۝ **مو** **تفسیر** دو چشمے چلینگے جہان چاہین گے جنتی اوپر اور نیچے اور حسن بصری سے
کہ جاری ہون گے دو چشمے آب زلال کے ایک کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا سلسبیل ۝ **مد** ۝ ایک چشمے کا نام تسنیم
ہے اور دوسرے کا سلسبیل اور بقول بعض کے ایک پانی غیر متغیر کا ہوگا اور ایک شراب کا ۝ **بحر** ۝ فِيهِمَا مِن
كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دو باغون مین ہر میوے سے دو قسم ہونگے پس کس
نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ اونمین ہر میوے قسم قسم پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب
کی جہٹلاؤگے ۝ **مو** **تفسیر** دو قسم یعنے تر اور خشک اور یا ترش اور شیرین یا ایک مثل دنیا کے میوے کے
ہوگا اور ایک وہ کہ کسینے دیکہا ہے اور نہ سنا ہے ۝ **بحر** ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ
وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ تکیہ لگائے ہوئے فرشون پر استر اونکے موٹے ریشمی
کپڑے کے اور میوے اون باغون کے نزدیک ہونگے یعنے ہاتہ لگ سکے [illegible] واللہ اعلم پس کس نعمت کو نعمتون
پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ تکیہ لگائے بیٹہے بچہونون پر جنکا استر نافتہ [illegible] اور میوہ اون باغون کا جہک رہا
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۝ **مو** **تفسیر** استبرق ریشمی کپڑا [illegible] اطلس اور تافتہ وغیرہ
کے کہا ہے بعضون نے کہ ابرہ اونکا باریک ریشمی کپڑے کا ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی ابرہ کا
حال سوای اللہ تعالیٰ کے اور میوے اونکے قریب ہونگے ایسا ہے اونکو لیٹ کر اور بیٹہ کر اور تکیہ لگایا ہوا ۝ **مد** ۝
نزدیک ہونگے کہ بیٹہا اور لیٹا بسہولت لیلیوے اور ذکر استر ونکا کیا ابرہ ونکا نکیا کہ وہ حلہ مالا عین رأت ولا اذن
سمعت ولا خطر علی قلب بشر کے ہونگے اور بعضون نے کہا ہے کہ ابرہ اون فرشون کے نور جامد سے یعنے جمے
ہوے ہونگے ۝ **بحر** ۝ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون محلون مین حورین ہونگی نیچے رکہنے والی آنکہون کی جماع نہین کیا ہے ساتہ اونکے
کسی آدمی نے پہلے انسے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ۝ **فتح**
اونمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین ہاتہ لگایا اونکو کسی آدمی نے انسے پہلے اور نہ کسی جن نے پہر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۝ **مو** **تفسیر** قاصرات الطرف سے مراد حورین ہین کہ آنکہونکو بچایا ہوگا اپنے
خاوندون کے سوا اور ونکے دیکہنے سے یعنی نہین دیکہین گے غیر خاوندون اپنے کو اور منقول ہے کہ حور اپنے خاوند سے
کہیگی کہ کوئی چیز اچہی زیادہ تجہسے بہشت مین نہین دیکہی ہے مینے شکر خدا کا کہ تجکو خاوند میرا کیا اور اس آیۃ مین دلیل ہے

اسپر کہ جن بہی مثل آدمی کے جماع کرتا ہے ف۱ ملا بحر ف۲ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ٥ گویا کہ وہ حورین یاقوت اور مونگہ ہین پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو
فتح ف۳ وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ف۴ موضح ف۵ تفسیر مانند یاقوت
کے ہونگے صفائی مین اور مرجان ہونگی سفیدی مین یعنے گورے پن مین پس مرجان سفید زیادہ ہوتا ہے
لولوسے ف۶ مدارک رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اول جماعت جو جنت مین داخل ہوگی بصورت چودہوین
رات کی چاند کے ہونگے اور اونکے پیچہے جو داخل ہونگے مانند ستارہ بہت روشن کے ہونگے روشن ہونگے دل
اونکے یکدل ہونگے سب نہ اختلاف ہوگا اونمین اور نہ بغض آپسمین ہر شخص کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی
ہر ایک بیوی ایسی ہوگی کہ دیکہا جاویگا گودا اوسکی پنڈلی کا اوسکے گوشت کے پیچہے سے بسبب حسن وصفائی
کے تسبیح بیان کرینگے اللہ تعالیٰ کی صبح وشام نہ بیمار ہونگے اور نہ سنکینگے اور نہ تہوکینگے باسن اونکے سونے اور
چاندی کے ہونگے اور کنگہیان اونکی سونیکی ہونگی اور ایندہن اونکے انگیٹہیونکا اگر ہوگا اور پسینہ اونکا مانند
مشک کے ہوگا روایت کیا معالم مین اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی اور
گودہ اوسکا دکہائی دیجاوینگے ستر ریشمی کپڑونکے پیچہے سے ف۷ بحر ف۸ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ٥
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ نہین ہے جزا نیک کاری کی مگر انعام بہت پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے
کیسے جہوٹ گنتے ہو ف۹ فتح ف۱۰ اور کیا بدلہ ہے نیکی کا مگر نیکی ف نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب ف۱۱ موضح ف۱۲ تفسیر
انعام بہت یعنے جنت اور نعمتین اوسکی اور بعضون نے کہا کہ نہین ہے جزا اوسکی کہ کہا لا الٰہ الا اللہ مگر جنت
اور ابراہیم خواص سے ہے کہ نہین ہے جزا اسلام کی مگر دار السلام یعنے جنت ف۱۳ مدارک ف۱۴ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ اور سوائے ان دو باغون کے دو باغ اور ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون
پروردگار اپنے کی سے جہوٹ گنتے ہو ف۱۵ فتح ف۱۶ اور ان دو باغ کے سوا اور دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کے
جہٹلاؤگے ف۱۷ موضح ف۱۸ تفسیر یعنے سوائے ان دو جنتون کے کہ وعدہ کی گئی ہین مقربین کے لیے دو جنتین
اور ہین اونکے لیے کہ کم اونسے ہین قسم اصحاب یمین سے ف۱۹ مدارک ف۲۰ دو جنتین اول سونیکے ہونگی اور دو جنتین
دوسری چاندی کی ف۲۱ بحر ف۲۲ مُدْهَآمَّتٰنِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ دو باغ سبز کہ نہایت سبزی
سے مائل بسیاہی ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ف۲۳ فتح ف۲۴ سبز جیسے سیاہ
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ف۲۵ موضح ف۲۶ سو یہہ دونو باغ بہت گہن کے درخت انکے سبز ہونگے جو
نہایت سبزی سے سیاہی مارتے ہونگے پہر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ف۲۷ عشق
تفسیر مُدْهَآمَّتٰنِ سیاہ بسبب شدت سبزی کے کہا خلیل نے الدہمۃ السواد ف۲۸ مدارک ف۲۹ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ وانہی دونو باغون مین دو چشمے جوش مارنے والے
ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ف۳۰ فتح ف۳۱ اونمین دو چشمے اوبلتے پہر کیا
کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ف۳۲ موضح ف۳۳ ان باغون مین دو چشمے ہونگے پانی کے بہتے ہوئے جوش
مارتے ہوئے پہر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ف۳۴ عشق ف۳۵ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ

ف۱ یعنی یاقوت حسن کی ... مین اور صفائی مین ... موتی ... ۱۲ ع
ف۲ ... صاحب ... چہوٹی موتی ... جیسا ... اور ... مرجان ہوتا ہے ... ۱۲ منہ
ف۳ ... ۱۲ ع
... ۱۲ منہ
... ۱۲

وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اون دو باغون مین میوہ اور درخت کہجور کے اور انار کے ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **ف** ان دونون مین میوہ او کہجورین اور انار پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** میوے یعنے طرح طرح کے میوے ہونگے اور ذکر فرمایا خاص کہجور اور انار کا واسطے بزرگی اونکے کے ہے واو داخل مین اور بعضون کے نزدیک یہہ دونو فاکہہ نہین ہین اور ابن عباس رض نے کہا کہ تنہ بہشت کی کہجور کے درخت کا زمرد سبز کا ہوگا اور پتے اوسکے سرخ سونیکے اور پتے اوسکے لباس اہل جنت کے ہونگے اور جوڑے وغیرہ بہشتیون کے اوسنے ہونگے اور پہل اوسکے مثل مٹکون کے اور سفید زیادہ دودہ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور نرم زیادہ مسکے سے اور بے دانہ ہونگے **بحر**

فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اون محلون مین عورتین برگزیدہ خوبصورت ہونگی پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **ف** سب باغون مین نیک عورتین خوبصورت پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** خیرات اخلاق نیک والیان حسان خوبصورت

مد حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ حورین نگاہ رکہی گئین بیچ خیمونکے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **ف** گوریان رکی رہتیان خیمون مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** اور بقول بعض کے معنے مقصورات کے یہہ ہین سوا اپنے خاوندون کے کسیکو نہ دیکہینگی نہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین خیمہ موتی کہوکہلے کا ہوگا کہ عرض اوسکا ساٹہہ کوس کا ہوگا ہر کونہ خیمے مین گہر والے بہشتی کے ہونگے کہ ایک دوسرے کو دیکہتے نہین مومن اونسے جماع کرینگے رواہ فی المعالم

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ جماع نہین کیا ہے اونسے کسی آدمی نے پہلے اونسے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **ف** نہین ہاتہہ لگایا اونکو کسی آدمی نے اونسے پہلے اور نہ کسی جن نے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو**

مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ تکیہ لگائے ہونگے اوپر بچہونے سبز کے اور بچہونے اچہے کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **ف** تکیہ لگے بیٹہے سبز چاندنیون پر اور چہاپی کی خوشطرح پس کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **مو** **تفسیر** رفرف جمع رفرفہ کی ہے معنے بچہونے یا تکیے کے یا جوڑے کپڑے کے اور عبقری جمع عبقریۃ کی ہے معنے قالین کے **ج** **مد**

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ بابرکت ہے نام پروردگار تیرے کا جو صاحب بزرگی اور انعام کا ہے **ف** بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکہتا ہے عظمت والا **تفسیر** اس آیت مین نعمت جنان کی اب نعمت ہے اور کسیکی خبر دینی نعمت ہے **مو** مکرر لائی گئی آیۃ فبای الآء آخر تک اکتیس جگہہ کی گئین آٹہہ آیتین تو اونمین سے پیچہے اون آیتون کے کہ جنمین تعداد عجائب پیدائش اللہ تعالے کی ہے اور ذکر صنعت اوسکی اور ابتدائے پیدائش اور معاد اونکے کی پہر سات اونمین سے مین پیچہے اون آیتون کے کہ اونمین ذکر آگ کا اور شدائد اوسکا ہے بقدر گنتی دروازون جہنم کے اور بعد ان سات کے آٹہہ آیتین

بیچ وصف دو جنتون اور رہنے والون اونکے ہین بقدر گنتی دروازون جنت کے اور آٹھہ بعد اونکے اون دو جنتون کے لیے ہین کہ جو کم دو جنتون پہلیون سے ہین پس جسنے اعتقاد کیا آٹھہ آیتون پہلیونکا او عمل کیا بموجب ونکے کہولے جاوینگے اوسکے لیے دروازے جنت کے اور بند کیے جاوینگے دروازے جہنم کے ۸ **مدارک تنبیہ** سبحان اللہ عجب عجب نعمتین پاک پروردگار کی ہین اگر ہربال کی ہزارون زبانین ہوان توبہی اوسکی نعمتونکا بیان اور شکر نہین ادا ہوسکتا جب کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۝ یعنے اور اگر گنو اللہ کی نعمتونکو تو نہین گن سکتے اونکو بلاشبہ انسان البتہ بڑا ظالم اور ناشکر ہے مگر کچہہ نعمتین مشہورہ اس سورہ مین بیان فرمائی ہین ایک تندرستی اور پانی ملنے ہی کی نعمت کا شکر نہین ادا ہوسکتا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَنُرْوِکَ مِنَ الْمَاۗءِ الْبَارِدِ اور جامی فرمایا حضرت نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ علے ہذا القیاس سانس آنا اور بول و براز وغیرہا نکلنا اونکو کوئی نعمت ہی نہین جانتا حالانکہ بڑی بہی نعمتین ہین یہہ بہی پہر جوانی اور تونگری اور زندگانی وغیر ذلک یہہ نعمتین ہین جیدی ہین چنانچہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسحال مین کہ وہ اوسکو نصیحت کرتے تہے اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ اور بہت نعمتین ہین کہ اونکو کوئی نعمت نہین سمجہتا پس بیان فرمائی اس سورہ مین اول نعمت قرآن کی تعلیم کی کہ بڑی نعمت ہے چنانچہ فضائل قرآن کے اوپر مذکور ہوئے پہر پیدا کرنا انسانکا اور سکہانا اوسکو بیان کا ذکر فرمایا پہر اور نعمتین بیان فرمائین یہانتک کہ بیان فرمایا اوتارنا میزان کا تا عدل کرین تول اور پیمانے مین کہ عدل کرنا واجب ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ آخر آیۃ تک اور کمی کرنی تول اور پیمانے مین بہت بری ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ وای آدمیون کے حقوق کہٹانے والونکے لیے کیل دوزخ مین جو کہ جب ماپ کر لیتے ہین اپنے لیے لوگون سے پورا لیتے ہین اور جب ماپ کر دیتے ہین لوگونکو یا تول کر دیتے ہین اونکو تو کم دیتے ہین اونکو **ف** آیا ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ کو تشریف لائے تو اہل مدینہ بہت ناقص تہے ماپ تول مین حق تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی پس پیمانیکو پورا کیا اونہون نے اور بقول بعض کے ایک شخص ابوجہینہ نام مدینہ مین تہا کہ دو پیمانے رکہتا تہا جب کسی سے کچہہ آپ لیتا تو بڑے پیمانے سے ماپ کر لیتا اور جب لوگونکو دیتا تو چہوٹے پیمانے سے دیتا حق تعالے نے یہہ آیۃ اوتار کر اس سے منع فرمایا اور ابن عمر رض سے منقول ہے کہ کمی کرنیوالے ماپ تول مین کہڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین روز قیامت کے یہانتک کہ پسینا اونکے آدہی کانون تک آجاویگا اور یہہ بہی کہا ہے علما نے کہ اونکو دوزخ کے کہڈ مین آگ کے دو پہاڑون کے درمیان مین ڈالینگے اور کہینگے ماپ انکو اور تول انکو وہ اونکو تولیگا اور جلیگا ۸ **بحر** اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہے اللہ اونکے دلمین رعب اور نہین پہیلتا ہے

تا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی پیمانہ اور ترازو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونسے رزق یعنی برکت رزق کی جاتی رہتی ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پہیلتا اونمین یعنی قتل قتال پہیلتا ہی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن ۱۲ مشکوۃ پہر یہہ بہی تو نہین اوسہی حکمت سے مخلوق کر دیے کہ کیا کیا کارخانہ ہین اسمین ہوا اور غلّے اور پہول و بوٹی اور پہاڑ وغیر ذالک اور کیا کیا منفعتین اور آسایشین ہے چلنے پہرنے الونکو لیے کہ کوئی جہہ کے لیے چلتا او سیر اور کوئی تجارت کیلیے اور کوئی سوتا بیٹہتا ہی اور کوئی طرح بطرح کے حرفونمین مشغول ہے اور کوئی پڑہتا پڑہاتی اور عبادت مین مصروف ہی عجیب عجیب کارخانہ ہین اوسپر پہر حضرت انسانکی پیدایش مین ملسیا ہی ظہور قدرت ہے کہ فرمایا وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ یعنی تمہارے جانونمین نموداوسکی قدرتکی ہین کیا تم دیکہتے نہین غرضکہ ایسی ذلیل چیز سے پیدا ہوئے اور یہہ یہہ نعمتین عنایت ہوئین اور پہر وہ تکبر کہ عیاذاً باللہ خدا کون ہے اور رسول کون ہے جو ہم سمجہ لیے ہین وہی کام کی بات ہے مصداق اس آیۃ کے ہو رہے ہین أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ پہر بیان فرمایا رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ کہ مشرقین اور مغربین کے رہنے والون کی اور وہان کی تمام چیزون کی پرورش کیا کیا ہو رہی ہے کہ تحریر و تقریر مین نہین آسکتی نہ وہ پرورش ماں باپ کرسکتے ہین نہ اور کوئی پہر دریاون کی نعمتین اور ہی طرح کی ہین نہ موتی مونگا وغیر ذالک اونمین سے نکلتا ہے اور مچہلیان اور جانور اونمین عجیب عجیب طرح کے ہین آیا ہے کہ حضرت محی الدین عربی ایک دفعہ کشتی مین بیٹہے تہے کہ طوفان آیا اونہون نے کہا اسْكُنْ يَا بَحْرُ عَلَيْكَ بَحْرٌ عَمِيقٌ مِنَ الْعِلْمِ پس ایک مچہلی پیدا ہوئی اور وہ قدرت الٰہی سے گویا ہوئی اور کہا مولوی جیو مین ایک مسئلہ پوچہتی ہون کہ جو کوئی مسخ ہو جاوے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹہے یا عدت طلاق کی حضرت محی الدین متحیر ہوئی ہر چند سوچے کچہہ جواب نہ سوجہا جب اپنے بڑے بول پر آگاہ ہوئے کہ وہ جو میننے اپنے کو دریا علم کا کہا تہا اوسکا یہہ نتیجہ ہے کہ ایک جانور کو جواب نہ دیسکا اوسنے زچ کردیا تب اونہون نے توبہ کی اپنی بڑے بول سے اور اوس مچہلی سے کہا کہ بی بی تو ہی بتا مجکو تو اسکا جواب کچہہ نہین آتا تب وہ بولی پس تو نہین اپنے کو دریا علم کا کہتے اب مجہسے سنو جواب اسکا اگر وہ مسخ ہو تو الا بصورت حیوان کے مسخ ہوا تو عدت طلاق کی بیٹہے بیوی اوسکی اور اگر قسم جمادات سے ہو مانند پتہر وغیرہ کے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹہی انتہی پہر دیکہے جہاز کیا بڑے مثل پہاڑ کے ہین دریا مین لیکن جب حکم الٰہی اونکی تباہی کے لیے صادر ہوتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین اور مانند پتے کے مارے مارے پہرتے ہین ایک جہاز ناصری اپنی آنکہون سے دیکہا کہ بہت مضبوط تہا طوفان جو آیا تو ایک گہنٹے مین پارہ پارہ ہو گیا ایک دوست نے اوسکا حال بعد تباہی کے لکہا تہا کہ وہ ایسا مضبوط تہا کہ اگر بڑے کاریگر اوسکو توڑتے تو برس روز مین اوسکو توڑتے ہوا نے حکم احکم الحاکمین سے ایک گہنٹے مین اوسکو پارہ پارہ کر ڈالا اور اکثر اوسکے بیٹہنے والے تباہ ہوئے اور بعضون کو موجون نے کنارہ پر ڈالا سبحان اللہ عجب ظہور قدرت الٰہی ہوا پہر فرمایا جو زمین پر ہین فنا ہونگے اور باقی رہیگی ذات ذو الجلال کی گویا اسمین اشارہ ہے اسپر کہ اس فانی مین کیا دل لگانا ہے ؎ ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید + دل لگانا چاہیے اوسی سے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ پہر یہہ نعمت بیان فرمائی کہ مانگتے ہین اوس رب العلمین سے

حاجتین اپنی جو کہ آسمان مین ہین اور جو کہ زمین مین ہین یعنے اور وہ دیتا ہے حاجتین سبکی یہہ بہی بڑی نعمت ہے
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ انگو اوس سے حاجتین اپنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث ان روایتون کے
کہ روایت کرتے ہین اللہ تبارک و تعالی سے کہ اوسنے فرمایا اے بندو ن میرے بلاشبہ میننے حرام کیا ظلم کو اپنی ذات
پاک پر اور کیا مینے ظلم کو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو اسمین اے بندو ن میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت
یعنے راہ حق دکہائی مینے پس ہدایت مانگو مجہسے ہدایت کرونگا تمکو اے بندو ن میرے تم سب بہوکے ہو مگر
جسکو مین کہلاؤن پس کہانا مانگو مجہسے کہلاؤنگا مین تمکو اے بندو ن میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین
پس لباس مانگو مجہسے پہناؤنگا مین تمکو اے بندو ن میرے تم سب گناہ کرتے ہو رات و دن اور مین بخشتا
ہون گناہ سارے پس بخشش مانگو مجہسے بخشونگا مین گناہ تمہارے اے میرے بندو ن بلاشبہ تم ہرگز نہین پہنچو
میرے ضرر کو یعنی بسبب گناہ کے کہ ضرر پہنچاؤ مجکو اور ہرگز ضرر پہنچا نہین سکتے اور نہ طاعت سے نفع اے میرے بندو ن بلاشبہ اگر
اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے ہو جاوین مانند بڑے متقی تمہارے یعنے محمد جیسے تو نہ زیادہ
کرے یہہ میری بادشاہت مین کچہہ اے میرے بندو ن بلاشبہ اگر اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے
ہو جاوین مانند بڑے بدکار کے تم مین سے یعنے اگر ابلیس جیسے ہو جاؤ تو نہ گہٹاوے یہہ میری بادشاہت مین
سے کچہہ بلاشبہ اگر اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے کہڑے ہون ایک جگہہ مین پہر مانگین مجہسے
مطالب اپنے پس دون مین ہر انسان کو مطالب اوسکے تو نہ گہٹاوے یہہ اوس چیز سے کہ میری پاس ہے مگر جیسے
گہٹاتی ہے سوئی یعنے پانی کو جبکہ داخل کیجاوے دریا مین اے میرے بندو ن سوا اسکے نہین کہ اعمال
تمہارے یاد رکہتا ہون اور لکہتا ہون تمہارے لیے پہر پورا دونگا تمکو بدلہ اونکا پس جو کوئی پاوے عمل نیک
حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اوسکے یعنے برے عمل پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یہہ اسلیے کہ بسا
ہوا ہی نفس اوسکے سے روایت کی یہہ مسلم نے پہر سنفرغ آخر آیت تک مین اشارہ ہے اسپر کہ ہوشیار رہو دنیا مین
اور اعمال خیر کرتے رہو تا روز آخرت کے محاسبہ مین پورے اوترو اور انعام پاؤ پہر یٰمعشر الجن والانس مین اشارہ
ہے اسپر کہ تم ضعیف و عاجز ہو اور اللہ تعالی قادر و غالب اوسکے عذاب سے کہان بہاگ کر جوگے ہر نوع اور
ہر اعتبار سے ہوتا اوس روز شرمندہ اور حیران نہو پہر یرسل علیکما آخر آیت تک مین اشارہ ہے اسپر کہ اگر کفر و شرک
اور گناہ کرینگے تو شعلہ آگ کا تمکو لگیگا اور کوئی تمکو مدد کر کر بچا نہین سکیگا اوس سے پہر فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
سے اخیر رکوع تک مین کچہہ احوال قیامت و دوزخ کا بیان فرمایا تا متنبہ ہون لوگ اور اوس سے فرحت
حاصل کرین پہر وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ سے اخیر سورۃ تک مین فائدہ اپنی سے ذکر کیا اور احوال جنتونکا اور بارکت ہونا
بیان فرمایا تا اوس سے ڈرتے رہین اور اچہے اعمال کرین تا اوس روز ان انعامون کے مستحق ہون اور
جا بجا قرآن شریف مین فضیلت اور فائدہ ڈر اوس سے ڈرنیکے مذکور مین از انجملہ سورہ والنازعات مین فرمایا
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ یعنے اور جو کوئی ڈرے
اپنے رب کے سامنے کہڑے رہنے سے اور روکے نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ جنت ہی ٹہکانا اوسکا
ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل میں سے ارادہ کیا نکلنے کا طلب علم کے لیے پس پہنچی یہہ خبر اونکے

ف یعنے ہدایت حاصل ہونا بسبب یقین حاصل ہونے کے اللہ کی ذات و صفات مین نفس کے اور اصلاح علوم اور لباس مین یعنے ستر عورت کا ۱۲ منہ

ع یعنے پرہیزگاری مین بڑا کامل ۱۲

نبی کو پس بہیجا اونہون نے کسکو اوسکی طرف یعنے بلانیکے لیے پس آیا وہ اون نبی کے پاس تب اوسکو کہا نبی نے اے
جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین خصلتون کی کہ اونمین علم اگلی اور پچھلو نکا ہے ڈرتا رہ اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر
مین اور روک رکہہ اپنی زبانکو مخلوق کے ذکر سے ذکر نکر اونکا سوای بہلائی کے اور دیکہہ روٹی اپنی کہ کہاتا ہے تو اوسکو
تا کہ ہووے حلال وجہ سے پس باز رہا جوان نکلنے سے یہہ روایت منبہات مین ہے اور باقی فائدے ڈرنیکے اوپر
اسکے اخیر سورۂ قمر مین مذکور ہوے **سورۃ الواقعہ مکیۃ** اس سورۃ کا نام سورۂ واقعہ ہے اسلئے
کہ اسکے اول مین لفظ الواقعہ کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورۂ طٰہٰ کے اور بعد سورۂ الرحمٰن کے
اسلیے لکہی گئی کہ الرحمٰن کے اول مین لفظ الرحمٰن کا مذکور ہے اور اسکے اول مین ذکر واقعہ یعنے قیامت کا اور رحمٰن
ہی اوس قیامت کا برپا کرنیوالا ہے اور اوسکے اخیر مین ذکر جنت اور اوسکے نعمتو نکا ہے اور ملنا اونکا قیامت ہی
کو ہوگا اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون مین اور یہہ سورۃ مکیہ ہے آیتین اسمین چہیانوے ۹۶
مین اور رکوع تین اور کلمے تین سو چوراسی ۳۸۴ اور حرف ایکہزار سات سو انہتر ۱۷۶۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ یاد کر اوس وقت کہ متحقق ہوئے قیامت نہین ہے وقت ہونے
اوسکے کوئی نفس جہوٹ کہنے والا **فـ** جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہین اوسکے ہو پڑنے مین جہوٹ
مو **تفسیر** کاذبۃ نفس کاذبہ یعنے وقت ہونے قیامت کے نہین ہوگا کوئی نفس کہ جہوٹ بولے
اللہ پر اور جہٹلاوے اللہ کو غیب کے جہٹلانے مین اسلیے کہ ہر نفس اوس وقت مومن یعنے یقین کرنیوالا سچا اور تصدیق
کرنیوالا ہوگا اور اب اکثر نفس جہوٹے اور جہٹلانے والے ہین **مد** خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ اِذَا رُجَّتِ
الْاَرْضُ رَجًّا ۝ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ۝ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ پست کرنیوالی ہے
ایک جماعت کو اور بلند کرنیوالی ہے ایک گروہ کو اوس وقت کہ ہلایا جاویگا زمین کو ہلانا سخت اور ریزہ ریزہ کیا
جاویگا پہاڑونکو ریزہ ریزہ کرنا پہت پس ہو جاوینگے پہاڑ مانند غبار پراگندہ کے اور ہو جاوگے تم تین قسم **فـ**
ڈالتی ہی چڑہاتی ہی جب لرزے زمین لرزہ کر اور ٹکڑے ہون پہاڑ ٹوٹ کر پہر ہو جاوین گرد اوڑتے
اور تم ہو جاو تین قسم **مو** **تفسیر** خافضۃ ای ہی خافضۃ رافعۃ یعنے قیامت بلند مرتبہ کریگی ایک قوم
کو اور پست کریگی ایک قوم کو یعنے مومن بلند رتبہ ہونگے اور کافر پست و ذلیل اذا رجت الارض یعنے ہلائی
جاویگی زمین ہلائی جانا سخت کہ گر پڑیگی ہر چیز کہ اوپر اوسکے ہوگی قسم پہاڑ اور مکانات سے تین قسم دو قسم تو بہشت
مین ہونگے اور ایک قسم دوزخ مین پہر تفسیر کیا ازواج کو یعنے بیان کیا تین قسمونکو کہ فرمایا فاصحب المیمنۃ
آخر تک **مد** یعنے قیامت پست کرنیوالی ہے کافرونکو دوزخ مین اور بلند کرنیوالی ہے مسلمانونکو اعلے
علیین پر یا پست کرنیوالی ہے متکبرونکو اور بلند کرنیوالی ہے تواضع کرنیوالونکو یا و بست الجبال الخ پس معنی توڑے
یا ہلنے کے ہے یعنے پہاڑ ٹوٹ کر مثل غبار کے ریزہ ریزہ ہو جاوینگے جیسا کہ شعاع آفتاب سے تابدان مین
ذرے دیکہے جاتے ہین **مجر** فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ پس اہل سعادت کیا حال
رکہتے ہین اہل سعادت **فـ** پہر داہنے والے کیسے داہنے **مو** **تفسیر** مراد اصحب میمنہ سے وہ
لوگ ہین کہ اعمال نامے اونکے داہنے ہاتہہ مین دیے جاوینگے یعنی مومن اور بقول بعض کے مراد ہین کہ دقت

نکالنے ذریت کو پشت آدم سے اونکی داہنے ہاتہہ پر ہے بہر تقدیر اہل سعادت ازلی مراد ہین اور ترائی اونکی بائین
فرمائی یعنے یہہ کیا یامن و برکت ہین ؀ مدبحر ؀ وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ اور اہل شقاوت
کیا حال سہتے ہین اہل شقاوت ؀ فتح ؀ اور بائین والے کیسے بائین والے ؀ مو ؀ اور دوسرا فرقہ بائین ہاتہہ
والے کیا بد ہین بائین ہاتہہ والے جنکے اعمالنامے دائین ہاتہہ مین دیوینگے وہ مومن ہونگے اور جنکے اعمالنامے
بائین ہاتہہ مین دیوینگے وہ کافر اور بدکار ہونگے ؀ ع ؀ تفسیر یعنے کیا بد ہین وہ کہ نامہ اعمال اونکے
ہاتہہ مین دینگے یا بائین طرف آدم کے ہین مراد اہل شقاوہ ہین ؀ بحر ؀ وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ۚ اُولٰٓئِكَ
الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۞ اگے چلنے ایہی وہ ہین آگے چلنے والے وہ آگے چلنے والے وہی ہین نزدیک
کئے گئے بیچ باغون نعمت کے ہونگے ؀ فتح ؀ اور اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہ لوگ ہین پاس آئے
باغون مین نعمت کے ؀ مو ؀ پہلے پہونچنے والے سب سے پہلے پہنچے وہ لوگ ہین نزدیک رہنے والے ہین
وہ بزرگی اور رحمت خدا تعالے کے بہشتون مین جو بہری ہوئی ہین وہ بہشت نعمتون سے ؀ ع ؀ تفسیر
وَالسّٰبِقُوۡنَ مبتدا ہے دوسرا السّٰبِقُوۡنَ دوسرا خبر اوسکی ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ سبقت کرنیوالے بہلائیون کے
طرف سبقت کرنیوالے ہونگے جنتون کی طرف اور بعضون نے کہا کہ السابقون دوسرا تاکید ہے اول کی اور خبر اُولٰٓئِكَ
الۡمُقَرَّبُوۡنَ ہے اور اول قول اوجہ یعنے خوب ہے فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ لئے ہم فی جنات النعیم یعنے وہ بیچ باغون
نعمت کے ہونگے ؀ مد ؀ نزدیک کئے گئے ہین خدا تعالے سے اور رحمت و کرامت اوسکے سے اور مراد اس سے
سبقت کرنیوالے اسلام مین ہین یا ہجرت مین یا رسول علیہ السلام کے ساتہ ہین یا سبقت کرنیوالے نماز ہین
بیچ دنیا کے یا سبقت کرنیوالے آخرت مین جنت کے داخل ہونے مین اور مقرب خاصہ ہونگے اور بقول بعض کے
مراد اہل قرآن ہین یعنے حافظ و عالم باعمل ؀ بحر ؀ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ؕ بہت سی
جماعت ہین اگلون سے یعنے اگلی امتون سے اور تہوڑے ہین پچہلون سے یعنی اس امت محمدیہ سے ؀ فتح ؀
انبوہ ہے پہلون مین اور تہوڑے ہین پچہلون مین ؀ فت ؀ ؀ مو ؀ ایک قوم ہے بہت لوگ پہلون سے جو ایمان
لائے ہین اول کے پیغمبرون کی اور تہوڑے پچہلون سے جو یہہ امت ؀ ع ؀ تفسیر ثلۃ ای ہم ثلۃ یعنی وہ بہت
اور ثلہ کہتے ہین لوگونکی جماعت کثیر کو اور معنی یہہ ہین کہ سابقین بہت اولین سے ہونگے اور وہ اولین اگلے
انبیاء علیہم السلام کی ہین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک اور قلیل
ہونگے آخرین سے اور وہ امت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد اولین
اگلے اس امت کے ہین اور آخرین سے پچہلے اس امت کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے الثلتان
جمیعا من امتی ؀ ع ؀ عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ مُّتَّكِـِٕـيۡنَ عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ۞ اوپر تختون زرکے بنے ہوئے
ہونگے تکیے لگائے ہوئے انپر آمنے سامنے ایکدوسرے کے ؀ فتح ؀ بیٹہے ہین پلنگو پر بنے ہوئے تکیہ دیئے
اونپر ایکدوسرے کے سامنے ؀ مو ؀ بہشت مین ہونگے اوپر تختون کے اور اونکے تکیہ لگاکر بیٹہین گے برابر ایکدوسرے کے
سامنے ؀ ع ؀ تفسیر موضونۃ بلائے گئے اور بنے ہوئے سونے سے جڑاؤ موتی اور یاقوت سے متقابلین
آمنے سامنے کہ دیکہیگا بعض اونکا مونہہ بعض کا اور نہین دیکہیگا بعض اونکا پشت بعض کی اور اسیطرح بیٹہین گے

بسبب حسن عشرت اور تہذیب اخلاق کے اور صفائی محبت کے ۞ **مد** يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ
بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۝ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ آمد ورفت کرینگے اوپر نوجوان ہمیشہ کے ساتھ آبخوروں اور تہیلیوں اور پیالوں کے شراب
جاری سے نہ درد سر دیا جاویگا اونکو اوس شراب سے اور نہ بیہوش ہونگے اور آمد ورفت کرینگے ساتھ میوے کہ ہر جنس سے ایکا
اور گوشت جانوروں کے ہر جنس سے کہ پسند کرین ۞ **فقہ** لیے پہرتے ہین اون پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے
اور تہیلیاں اور پیالہ نتہری شراب کا سر دکہے جس سے اور نہ بکنا لگے اور میوہ جونسا چاہین لیوین اور گوشت اوڑتے
جانورونکا جس قسم کو جی چاہے ۞ **مو** پہرتے ہین بہشتیوں کے آگے خدمت کرتے ہوے لڑکے ہمیشہ رہنے
والے ساتھ آبخوروں اور لوٹوں اور پیالوں لیے ہوے صاف ٹھنڈے پانی اور صاف ستہری شراب سے بہرے
جسمین خمار نہوگا اور شراب کے پینے سے سر مین درد ہوگا اور نہ بہکین گے بہشت مین اور میوے ہین اونکی خاطر خواہ
جونسا میوہ چاہین سب وہان موجود ہے اور گوشت اوڑتے جانورونکا جونسے چاہین سب طیار ہے وہان
۞ **عـه تفسیر** یطوف علیہم یعنے خدمت کرین گے اونکی مخلدون یعنے ہمیشہ وہ لڑکے اپنی حالت پر
رہینگے بڑے نہین ہونگے اسلیے کہ خدمت لڑکون کی بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور بقول بعض کے معنی مخلدون
کے یہ ہین کہ آراستہ ساتھ کانون زرین کے ہونگے یعنے بالیان پہنے اونکا کانون مین ہونگے کہا ہے بعض
کے یہ اولاد اہل دنیا کے ہونگے کہ اونکے لیے حسنات ہونگے کہ جنپر ثواب دیے جاوین اور نہ گناہ ہوگا اونکے
ذمہ جنپر عذاب دیے جاوین اور بعض نے کہا کہ یہ لڑکے مشرکونکے ہونگے کہ ابہی کچہ عمل کیا ہوگا انہون نے
دنیا مین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اولاد الکفار خدام اہل الجنۃ یعنے اولاد کفار کی خادم بہشتیون کے ہونگے
اور بقول بعض کے پیدا کیا جاویگا بہشتیون کی خدمت کے لیے اباریق جمع ابریق کی ہے معنی لوٹی کے جسمین ٹونٹی
ہو اور دستہ ہو اور کاس وہ پیالہ کہ جسمین شراب بہری ہو اور جسمین شراب نہو اوسکو کاس نہین کہتے
معین وہ شراب ہے کہ جاری ہو لی نہرون سے ولا ینزفون اور نہ نشے مین ہونگے اوس سے
ولا ینزفون نہ ختم ہو گی شراب اونکی ساتھ میوے کے الخ لکہا ہے
علما نے کہ جب بہشتی کے دل مین خواہش کسی میوے کی آویگی تو وہ میوہ خود بخود اوسکے مونہہ مین آجاویگا اور اوسی وقت
ویسا ہی میوہ اوسکی جگہہ پیدا ہو جاویگا اور جب کسی جانور کے گوشت کو دل چاہیگا تو وہ جانور کباب ہو کر اوسکے
رو برو آجاویگا اور جب وہ بہشتی اوسکو کہا چکے سیر ہوگا تو پہر وہ جانور اوڑ جاویگا ۞ **مد** وَحُورٌ
عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور اونکے لیے حورین ہین کشادہ چشم بدلہ دینے
ہم سبب چیزوں کے کہ کرتے تھے ۞ **فقہ** اور گوریاں بڑی آنکہون والیاں برابر چہپے موتی کے بدلہ اونکا جو کرتے
تھے ۞ **مو** اور عورتین گوری سرخ و سفید خوبصورت بڑی آنکہوں والی جیسے موتی چہپے ہوے سیپ مین
ایسی عورتین اور میوے اور نعمتین بہشت کی سب بدلہ ہے مومنون کو جیسے انہون نے کام کیے ہین دنیا مین
پیغمبر کی مرضی اور حکم سے ۞ **عـه** لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ نہین سنینگے
بہشت مین [illegible] بیہودہ اور نہ وہ حرف کہ گناہ ہو لیکن سنینگے یہہ کلام کہ ہر ایک سلام کہتا ہوگا ۞ **فقہ**

[illegible marginal annotations]

نہین سنتے وہان بکنا اور نہ جہوٹ لگانا مگر ایک بولنا سلام سلام ف مو اور یہہ مومن سینگے بہشت مین بیہودہ
اور نکمی بات اور نہ سینگے وہان فحش جس سے گناہ ہو ایسی باتین یا جیونکی سی کوئی بہشت مین نکہیگا مگر یہی کہ کہین گے
بہشتی آپسمین سلام علیکم ایکدوسرے سے ف ع وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝
وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝
وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اور اہل سعادت کیا حال رکہینگے اہل سعادت بیچ درختون بیری بیخار کے اور بیچ درختون کیلے
کے تہہ بر تہہ ہونگے پہل اونکے اور بیچ سایہ دراز کے اور بیچ پانی بہائے گئے اور بیچ میوے بہت کے کہ نہ تمام ہو اور نہ
اوس سے منع کیا جاوے اور بیچ بچہونون بلند کیے گئے کے ف فح اور داہنے والے کیسے داہنے والے بیری کے درختون
مین لدے ہوئے اور کیلے تہہ بر تہہ اور چہانو لنبے اور پانی بہایا اور میوہ بہت نہ ٹوٹا اور نہ روکا ف یعنے اوسمین
سے کچہہ ٹوٹ نہین چکا اور بچہونے اونچے ف موؤ اور داہنے ہاتہہ والے کیا خوب مین داہنے ہاتہہ والے یعنے
جنکے داہنے ہاتہون مین اعمال نامے ملینگے وہ کیا خوب عیش کرینگے بیر ولیکے درختون مین بن کانٹونکے اور کیلون
کے درختون مین جو وہ کیلون سے بہرے ہوئے اور میوون سے لدے ہوئے اور چہانو اون درختونکی لنبی دور تک
اور ہمیشہ اور پانی جاری بہتا ہوا اور سوا اون میوونکے اور میوے ہونگے بہت بیشمار رُت اور بے رُت کی یعنے
سبطرح کے میوے ہر وقت موجود ہونگے بہشت مین ہمیشہ رہین گے یہہ میوے اور کوئی منع بہی نکریگا کہانے والو
کو اور بچہونے قیمتی بڑے مول کے ہونگے اونچے بچہے ہوئے اور اوپر جو عورتونکا بہشت کے ذکر ہوا اونکی یہہ تعریف ہے
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ آخر تک ف ع تفسیر آیا ہے کہ جب مسلمانون نے جنگل وج کو کہ طائف مین ہے اہوا
بیری کے درختون سے تہا تازہ اور سبز دیکہہ کر خوش ہوئے کہا کہ خوب ہوتا جو ہمارے لیے ایسا ہوتا حق تعالے نے یہہ آیۃ
بہیجی کہ بہشتیون کے لیے ایسی نعمتین بہشت مین ہونگین منضود لدی ہوئی پہلون سے نیچے سے اوپر تک تنہ اوسکا
بہی کہلا ہوگا و ظل ممدود سایہ پہیلا ہوا اور ہمیشہ جیسے سایہ ہوتا ہے درمیان طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے اسلیے
بہشت مین آفتاب تو ہوتی ہی کا ہنین آور بقول بعض کے اوراحت کے اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ ساق عرش پر
جنت مین ایک درخت ہوگا کہ جنتی وہان نکلکر اوسکی جڑکے نیچے بیٹہکر آپسمین کلام کرینگے اور بعضون کے
دلمین جو دنیا کے لہو کا خطرہ آویگا خداتعالے ایک ہوا بہشت سے بہیجیگا کہ اوس درخت کو ہلاویگی اور آواز ہر باجے
کی کہ دنیا مین ہین بہشتی سینگے و ماء مسکوب پانی جاری بلا حد و خد یعنے جاری ہوگا زمین پر بدون خندق و
گڑہے کے فاکہۃ کثیرۃ یعنے میوے طرح بطرح کے نہ تمام ہون یعنے موقوف نہین ہونگے بعض اوقات مین مانند میوون
دنیا کے بلکہ وہ ہمیشہ رہینگے ولا ممنوعۃ نہ روکا جاویگا اوسکے لینے والے سے و فرش مرفوعۃ یعنے فرش بلند قدر یا
تہہ بتہہ بچہایا جاویگا یہان تک کہ بلند ہوگا یا بلند ہوگا بسبب اسکے کہ تختون پر ہوگا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ارتفاعہا کما بین السماء والارض وان ما بین السماء والارض لمسیرۃ خمس مائۃ عام رواہ فی المعالم اور بعضونکے نزدیک مراد فرش مرفوعۃ
سے عورتین رفیع القدر مین اسلیے کہ عورۃ کو کنایہ کیا جاتا ہے ساتہہ فراش کے کہ بلند کیجاوین گی تختون پر جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالے نے هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ اور آیۃ مابعد تائید کرنیوالی اس
قول کی ہے ف ملحر اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝

تحقیق ہمنے پیدا کیا حوروں کو پیدا کرنا پس کیا ہمنے اونکو باکرہ محبوب ہونیوالی نزدیک خاوندونکے ساتھہ غنج و دلال کے ہم عمر آپسمین واسطے اہل سعادت کی **فتح** ہمنے وہ عورتین اوٹھائین ایک اوٹھان پہر کیا اونکو کواریان پیار دلاتیان ایک عمر واسطے داہنے والونکے **سوہ** ہمنے پیدا کیا اون عورتونکو جیسا پیدا کرنا چاہتا تہا یعنے عیب جو عورتون مین ہین اونمین نہین پہر اونکو بنایا کواریان ہمیشہ رہین گی اور چاہنے والیان اپنے خاوندونکو اور ہم عمر مردونکے واسطے داہنی طرف والونکے یعنے جنکو اعمالنامہ داہنے ہاتہہ مین ملینگے اونکو یہہ نعمتین مین **علہ تفسیر**

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِلخ یعنے پہلی ہی پیدا کیا ہمنے اونکو پیدا کرنا بغیر ولادہ کے اس مراد یا تو وہ عورتین ہین کہ پہلی نعمتین پیدا کیجائینگی یا وہ کہ بڑہیان مرین تہین پہر جوان ہوجاوینگی اور باکرہ کہ جب خاوندونکے پاس آوینگے باکرہ ہی پاوینگے اونکو **مد** اصحاب یمین سے مراد اہل سعادت مین یعنے دنیا کی عورتین جتنی تہین کہ پیر سال اور شوہر دیدہ مری تہین بہشت مین باکرہ اور جوان اور شوہر دوست اور سب عمر مین برابر کہ تینتیس ٣٣ برس کی ہونگی اگر اونکو دیکہا اور شہی ہی تینتیس برس کے ہونگے اور بیان مین آیا ہے کہ لڑکی کو بہی اسی عمر کو پہنچا کر اوسکے شوہر کو دینگے اور جو عورت کنواری ہو ہووے یا خاوند اوسکا کافر ہووے اوسکو کسی اور بہشتی کو دینگے اور جس عورت کے کئی خاوند ہوئے ہونگے اوسکو اختیار خاوند کو دینگے اپنی اور بقول بعض کے جس خاوند سے کہ عورت راضی ہوگی اوسکو دینگے اور بقول بعض کے مراد اس آیت سے صفت حورونکی ہے جو کہ اوپر مذکور ہین اور عرب معنی شوہر دوست کے ناز و نخرے والیان و شیرین کلام اور ترسیت کے ہیں اور رسول علیہ السلام نے فرمایا یدخل اہل الجنۃ الجنۃ جرداً مرداً بیضاً جعاداً مکحلین ابناء ثلث و ثلثین علے خلق آدم طولہ ستون ذراعاً فی سبعۃ اذرع اور یہہ بہی فرمایا ادنی اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِىْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ اور یہہ بہی فرمایا مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً فِى الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ اور یہہ بہی فرمایا بہشتیون کے سر پر ایسے تاج ہونگے کہ ادنی موتی اوسمین کا روشن کرے اوسچیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور یہہ بہی فرمایا کہ جنتی جو دیکہیگا جنت کی بیوی کے چہرہ کو تو وہ رخسارہ اوسکا زیادہ صاف ہوگا آئینہ سے اور ادنی موتی اوسپر ایسا ہوگا کہ روشن کردے سارے چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے اور بلا شبہ البتہ بیبی ہوگی بہشت کی بیوی ستر کرتے پہنے ہوگی اوسمین نظر جنتی کی پہنچیگی یہانتک دیکہیگا گودا اوسکی پنڈلی کا نیچے اونکے سے اور کہا حسن بصری نے کہ آئی ایک بڑہیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے یہہ کہ داخل کرے مجکو بہشت مین آپ فرمایا حضرت نے اے ام فلان نہین داخل ہوگی جنت مین بڑہیا کہا حسن نے پس چلی وہ روتی ہوئی فرمایا آپنے کہ خبر دو اسکو کہ نہین داخل ہوگی وہ بحالت بڑہاپے مین یعنے جوان ہوکر جاویگی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور انس بن مالک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین بیچ تفسیر اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً کے کہ فرمایا بڑہیان تمہاری دنیا کی جنکی چیپڑ لگی ہو کر دیگا اونکو اللہ تعالے باکرہ اور کہا مسیب بن شریک نے کہ وہ بڑہیان دنیا کی ہین کہ پیدا کیا اونکو اللہ عز و جل نے پیدا کرنا یعنی جب صحبت کرینگے اونسے خاوند اونکے پاوینگے اونکو باکرہ اور ذکر کیا مسیب نے کسی سے کہ فضیلت

دی گئین ہین بیانکی بویان حور عین پر بسبب نماز پڑہنے کے دنیا مین اور کہا مقاتل وغیرہ نے کہ وہ جو حور عین
ہین پیدا کیا اونکو اللہ تعالے نے نہین واقع ہوئی اونپر ولادۃ یعنے جنا نہین گیا ہے اونکو باکرہ نو عمر اور نہین ہے وہان
درد ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ ۝ اصحاب یمین ایک جماعت بہت ہین اگلون سے اور ایک
جماعت بہت ہین پچہلون سے ۔ فـ انبوہ ہے پہلونمین اور انبوہ ہے پچہلون مین ۔ مو بہت
لوگ پہلون سے اور بہت لوگ پچہلون سے ہونگے جاوینگے بہشت مین ۔ ع تفسیر اگر کوئی کہے
اوپر تو فرمایا وقلیل من الاٰخرین پہر یہان فرمایا وثلۃ من الاٰخرین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اوپر جو فرمایا وہ سابقین
کا حال بیان فرمایا اور یہان اصحاب یمین کا حال اور وہ بہت ہونگے تمام اولین و آخرین سے اور حسن بصری
سے منقول ہے کہ سابقین اور امتون کے بہت ہین ہماری امت کی سابقین سے اور تابعین اور امتون کے مانند تابعین
اس امت کی ہین ۔ مدد یعنے یہہ اصحاب یمین گروہ امتون سابق کے مومنونکا اور گروہ اس امت کے مومنون
کا ہوگا اور روایت کیا گیا ہے کہ جب آیۃ ثلۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین اوتری تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے
اور کہا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور تصدیق آپکی کی اور ہم مین سے نجات نہین پاوینگے مگر تہوڑے سو یہہ آیۃ
اوتری پس رسول علیہ السلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلاکر فرمایا کہ حق تعالے نے بنا بر قول تیرے کے یہہ آیۃ ثلۃ من الاٰخرین
بہیجی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رضینا عن ربنا وتصدیق نبینا پہر رسول علیہ السلام نے فرمایا آدم سے ہم تک ایک ثلہ اور مجہ سے
قیامت تک ایک ثلہ ہوگا اور نہین پورا کرینگے اس ثلہ کو مگر ایک جماعت اونٹونکے چرانیوالے اونمین سے کہ
کہا لا الٰہ الا اللہ اور بریدہ کی حدیث مین آیا ہے کہ بہشتی ایکسو بیس صف ہونگے اسی اس امت سے اور چالیس تمام پہلی امتون
سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبرنا الخ یعنے کیا راضی ہو تم یہہ کہ ہوؤ تم
چوتہائی اہل جنت کی عرض کیا ہمنے ہان فرمایا کیا راضی ہو تم یہہ کہ ہو تم تہائی اہل جنت کی کہا ہمنے ہان فرمایا قسم اوس ذاتکی کہ جان
محمدکی اوسکے ہاتہہ مین ہے بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم آدہے اہل جنت کے اور یہہ اسلئے کہ اہل جنت نہین داخل ہونگے جنت مین مگر
مسلمان اور نہین ہو تم سب مگر مشرکون مین مگر مانند بال سپید کے جلد بیل کالے کی یا مانند بال سیاہ کے جلد
بیل سرخ کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ نکلے ہمپر ایکروز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا عرضت علی الامم
فجعل یمر النبی معہ الرجل والنبی معہ الرجلان الخ یعنے پیش لائی گئین میرے سامنے امتین پس شروع ہوا کہ گذرتا تہا نبی ساتہہ
اوسکے ایک شخص تہا اور بعضے نبی تہے اونکے ساتہہ دو شخص تہے اور بعضے نبی تہے اونکے ساتہہ ایک جماعت تہی اور
بعضے نبی تہے کہ نہین تہا اونکے ساتہہ کوئی بہی اور دیکہی مینے ایک جماعت بڑی امید کی مینے کہ یہہ ہوگی امت میری
پس کہا گیا کہ یہہ موسی ہے اپنی قوم مین پہر کہا گیا مجہکو دیکہہ پس دیکہی مینے ایک جماعت کثیر کہ روک لیا ہے اوسنے
افق کو یعنے کنارہ آسمان کو پہر کہا گیا مجہکو کہ دیکہہ اسطرف اور اسطرف پس دیکہی مینے جماعت کثیر کہ روک لیا ہے اوسنے
افق کو پس کہا گیا واسطے میرے کہ یہہ امت تیری ہے اور اونکے ساتہہ ستر ہزار ہین کہ داخل ہونگے جنت مین بلا حساب
پس متفرق ہوئے لوگ اور نہین واضح ہوا صحابہ کو مطلب اسکا پس آپسمین مذاکرہ کیا اسکا اونہون نے پس کہا کہ
ہم پیدا ہوئے مین شرک مین و لیکن ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکے رسول پر لیکن یہہ بیٹے ہمارے ہین پس پہنچی یہہ خبر
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپنے ہم الذین لا یتطیرون ولا یسترقون ولا یکتوون وعلے ربہم یتوکلون

پس کہڑے ہوئے عکاشہ بن محصن اور عرض کیا کہ کیا مین اونمین سے ہون یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان
پس اوٹہا ایک دو شخص اور کہا کہ کیا مین بہی اونمین سے ہون فرمایا حضرت نے سبقت لیگیا تجہپر اس بشارت کی عکاشہ
یعنے یہہ فضیلت پہلے اوسیکو حاصل ہوئی رواہ فی المعالم اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ رسول علیہ السلام نے طلب
زیادتی کی خداتعالی سے کی فرمایا کہ ساتہ ہر ایک کے ان ستر ہزار مین سے ستر ہزار جنت میں بلا حساب جاوینگے
اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ بہی اسی امت سے ہین پس معنی آیۃ کے یہہ ہونگے
کہ ایک جماعت سابقین اس امت سے اور ایک جماعت اس امت کے پچہلون سے کہ آخر زمانہ مین آوینگے اصحاب
یمین ہین چنانچہ رسول علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا ہما جمیعًا من اُمّتی روایت کی یہہ معالم مین پس
قربان ایسے رسول کے اور فانی بیچ اتباع و محبت اوسیکے ہونا چاہیے کہ طفیل سے اونکی ایسا انعام خاص ہمکو ملا
ــه جان فدای تو یا رسول اللہ + دل گدائی تو یا رسول اللہ + فارغ از ابتلائی کونین ست + مبتلائی تو یا رسول اللہ
اللّٰہم اجعلنا منہم و ثبتنا فیہم فی الدنیا والآخرۃ اللّٰہم صلّ علٰی سیدنا محمد النبی الامی وعلٰی آلہٖ و اصحابہٖ اہل بیتہٖ وبارک
وسلم اللّٰہم صل وسلم علیہ عدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک **ع بحر** لہ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ
مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ اور اہل شقاوت کیا حال کہتے
ہین اہل شقاوت بیچ ہوا گرم کے اور پانی گرم کے ہونگے اور بیچ سایہ دہوین سیاہ کے ہونگے کہ نہ خنک ہو
اور نہ باعزت **ع قی** اور بائین والے کیسے بائین والے یعنے کی بہلے ہین اور جلنے بائین اور چہاؤنہ دہوین کہ
نہ ٹہنڈی اور نہ عزت کی **ع مو** اور بائین ہاتہہ والے کیسے ہین بائین ہاتہہ والے یعنے جنکو اعمالنامہ بائین
ہاتہہ مین ملینگے وہ بیچ گرم باد مین ایسی گرم ہوا کہ گرمی سے جلینگے اور گرم پانی پینے کو ہوگا اونکے ایسا گرم کہ جسکے پینے
حلق اور پیٹ سب جلینگا اور بیچ دہوین کے چہاؤنکے ہونگے جو نہ چہاؤن ٹہنڈی ہوگی اور نہ آرام کی جو اوسمین
بیٹہنے والیکو آرام ہو **ع تفسیر** سموم گرمی آگ کی کہ پیٹہہ جاوے مسام مین حمیم نہایت گرم پانی **ع**
مد إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ تحقیق یہہ تہی پہلے
اس سے ناز پروردہ اور مداومت کرتے بڑے گناہ پر یعنے شرک پر **ع فتح** وہ لوگ تہے اس سے پہلے آسودہ اور ضد
کرتے بڑے گناہ پر **ع مو** اس حال سے پہلے وہ لوگ دنیا مین دولت سے عیش کر رہے تہے اور اپنی جیکو خوشیان
کیا کرتے تہے اور خدا کو چہوڑے ہوئے پیغمبر کو نمانتے تہے اور تہے وہ لوگ جو اوسی عیش مین رہا کرتے تہے ہمیشہ اور بڑے
گناہ کے جو وہ بڑا گناہ شرک ہے اور اسی حال مین مرگئے **ع تفسیر** پہلے اس سے یعنے دنیا مین مترفین
ہین اور عیش انہوں نے پس بازرکہا عیش نے اونکو گناہ سے بازرہنے کو اور غافل کیا اونکو عبرت پکڑنے سے اور عبادت
کرنے سے اور حنث عظیم سے مراد یا تو گناہ کبیرہ ہے یا شرک اسلئے کہ وہ توڑنا عہد میثاق کا ہے وہ حنث کے معنی
یہی ہین کہ توڑے عہد کو جو مضبوط ہو ساتہہ قسم کے یا مراد ہے انکار کرنا بعث کا بدلیل قول اللہ تعالے کے وَ
أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ **ع مد تنبیہ** سے یہہ عیش وچین ایسا ہی
برا ہے کہ آدمی کو دین و دنیا کے امور خیر سے باز رکہتا ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ
فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ اور اصرار یعنے ہمیشگی گناہ پر کرنی بہت ہی بری بلا ہے چنانچہ مجالس الابرار

مجالس الابرار کی نوین مجلس مین جو اسباب خاتمہ بد کے لکھے ہین از انجملہ اصرار کرنیکو گناہ پر ہی لکھا ہے مضمون اوسکا
یہہ ہے ومنہا الاصرار علی المعاصی آخر تک یعنے خاتمہ بد کے اسبابون سے ایک سبب گناہون پر اصرار کرنا ہے
کہ بیشک جو گناہ پر اصرار کرتا ہے تو اوسکے دل مین محبت گناہ کی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کی تمام محبوب چیزین
زندگی بہر کی موت کے وقت یاد آتی ہین پس اگر اسکو رغبت عبادات کی زیادہ ہوگی تو موت کے وقت عبادات
بہت یاد آوینگے اور اگر اسکو رغبت گناہونکی بہت ہوگی تو مرتے وقت وہی گناہ بہت یاد آوینگے سو اکثر
اوقات مرتے وقت توبہ سے پہلے کوئی شہوت شہوات مین سے اور کوئی گناہ گناہون مین سے اوسپر غالب ہوجاتا
ہے پس اوسکا دل اوسی مین لگا رہتاہے وہی اوسمین اور اوسکے رب مین پردہ ہو جاتا ہے اور آخری دم (خواہش نفسانی ۱۲)
مین وہی اوسکی شقاوت کا سبب ہو جاتا ہے بموجب فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے المعاصی
برید الکفر اور جسنے کوئی گناہ کبہی نہین کیا یا گناہ تو کیا پر توبہ کرلی تو ایسا شخص اس اندیشے سے دور ہے
اور جو شخص اکثر گناہ کرتا رہا ایسا کہ اوسکی عبادتون سے زیادہ ہوگئے اور اونسے توبہ بہی نکی بلکہ گناہون ہی
مین مبتلا رہا تو اوسکے حق مین اسکا بڑا خطرہ ہے اسلیے کہ بعض وقت بسبب غلبہ محبت گناہ کے اسکے دلمین گناہ
کی صورت مجسم ہو جاتی ہے اور اس شخص کو اوسکی طرف رغبت آتی ہے اور اسی حالتمین اوسکی جان نکل جاتی
ہے پس یہی سبب ہوتا ہے اوسکے خاتمہ بد کا اور یہہ بات مثال سے خوب سمجھ مین آتی ہے اور وہ مثال یہہ ہے
کہ آدمی بیشک سو کر خواب مین وہ حالات دیکھا کرتاہے جو عمر بہر محبوب ہوتے ہین مثلاً جسنے عمر پڑہنے لکہنے مین صرف
کی ہے تو وہی حالات دیکھتا ہے جو علم اور علما سے متعلق ہین یعنے دوات قلم کتاب وغیرہ اور جسکی کہ
عمر درزی گری مین کہوئی تو وہی حالات دیکھتا ہے جو درزی گری سے متعلق ہین یعنے کپڑے قینچی وغیرہ اسلیے
کہ نیند مین وہ سوجہتاہے جو بسبب کثرت الفت کے اوسکے دل سے مناسبت رکھتا ہے اور موت اگرچہ نیند سے
بہت برتر ہے پر اوسکی سکرات اور حال جو موت سے پہلے گذرتا ہے جیسے غشی یہہ نیند ہی کے مثال ہوتی ہین پس کثرت
الفت کی گناہون سے یہی چاہتی ہے کہ گناہ موت کے نزدیک دلمین یاد آوین بلکہ بار بار یاد آوین اور دلمین
صورت پکڑین اور نفس کو اودہر رغبت ہو ایسی حالت مین اگر اوسکی جان قبض ہوگئی تو اوسکا خاتمہ برا ہوگا عیاذاً
باللہ منہ **وکانوا یقولون ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون ○ اواباؤنا الاولون** اور
کہتے تہے کیا جب مرین ہم اور خاک ہو وین ہم اور چند ہڈیان ہو وین ہم کیا ہم اوٹہائے جاوینگے یا باپ اگلے ہمارے
اوٹہائے جاوینگے **ف** اور یہہ کہتے کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پہر اوٹہانا اور
کیا ہمارے باپ دادونکو بہی اگلے **موضح** اور تہے وہ ملک ایسے جو کہتے تہے اے کیا جب ہم مرین اور اسکے بعد ہو وین
گے گور دون مین گلکر خاک اور گلی ہوئی ہڈیان ہو دینگے تب کیا پہر ہم جی اوٹہینگے اور کیا ہمارے باپ دادا
بہی پہر جیونگے جو پہلے مرچکے ہین یہہ کیسی غلط اچنبے کی بات ہے سو خدا تعالی فرماتا ہے **قل** آخر تک **ع**
قل ان الاولین والاخرین ○ لمجموعون الی میقات یوم معلوم کہہ تو تحقیق اگلے اور پچہلے البتہ جمع کیے
جاوینگے بیچ میعاد دن مقرر کے **موضح** تو کہہ تحقیق اگلے اور پچہلے سب اکہٹے ہونے ہین ایکدن مقرر کے وقت
پر **موضح** ہو سے محمد اونکے جواب مین کہ البتہ مقرر اگلے باپ دادا تمہارے اور پچہلے تم اور تمہاری اولاد سب

کیئے ہونیوالے ہین واسطے ایکدن مقرر کیے ہوئے وعدے کے جو وہ دن قیامت کا ہے جو اوس دن ثم انکم الخ ۂ عـ

ثم انکم ایھا الضالون المکذبون ۵ لاکلون من شجر من زقوم ۵ فمالئون منھا البطون ۵ پہر تحقیق

اے گمراہون جہوٹ گنے والون کہاؤ گے زقوم کے درختون سے پس بہرو گے اوس زقوم سے پیٹون کو

فـ پہر تم جو ہو اے بہکون جہٹلانے والون البتہ کہاؤ گے ایک درخت سینڈہ کے سے پہر بہرو گے اوس سے

پیٹ ۂ مو پہر بیشک تم اے منکرون سیدہی راہ بہولے ہوئے ہو جو جہوٹ جانتے ہو قیامت کے دن کو

اسطرح کہانیوالے ہو گے تم اوسدن زقوم کے درخت کے پہل پات سے پہر بہرو گے اوسی درخت کے پہل پات سے

اپنے پیٹ پہر جب نکلو اوس خوراک کے بعد پیاس لگے گی تب فشاربون الخ ۂ عـ تفسیر گمراہ یعنے

ہدایت سے جہٹلانیوالے یعنے قیامت کے وہ اہل مکہ تھے اور جو مثل حال اونکے ہون ۂ مد فشاربون

علیہ من الحمیم ۵ فشاربون شرب الھیم ۵ پس ہو گے اوس کہانے پر پانی گرم سے پس ہو گے مانند

پینے [illegible] والون کے ۂ فـ پہر ہو گے [illegible] ایک جلتا پانی پہر پیو گے جیسے پیوین اونٹ

ۂ مو پہر پینے والے ہو گے تم پانی نہایت گرم پہر پینے والے ہو گے جیسے تین دن کا پیاسا اونٹ پانی پیتا

[illegible] الھیم [illegible] اونٹ پیاسے [illegible] جمع اھیم اور ھیماء کی اور معنی یہہ ہین کہ جب غلبہ کری

گی [illegible] پر بہوک [illegible] کہ درخت کے پہل پات کہاوینگے جو اوس کے سوا کچہہ اور نہو گا

جب [illegible] پیٹ [illegible] پیاس [illegible] کہ گرم پانی پیوین گے [illegible] ٹہنڈا پانی

[illegible] اوس سے [illegible] پس ہونگے اونکے جیسے پیاسے اونٹ [illegible] الا کہ کتنا ہی پانی پیوے

پیاس [illegible] ۂ مـ عـ ھذا نزلھم یوم الدین ۵ یہی مہمانی اونکی روز جزا کی ۂ فـ یہہ ہی مہمانی

اونکی [illegible] ۂ مو [illegible] گرم پانی [illegible] مہمانی ہے دن قیامت

[illegible] ۂ عـ تفسیر یعنے یہہ زقوم اور گرم پانی پہلی مہمانی

اونکی [illegible] اور [illegible] پہر سے ہو سے عذاب بہت ہین اور نزل

اوسکو [illegible] ہین [illegible] ۂ بحر ۂ نحن خلقنکم فلولا

تصدقون ۵ [illegible] پہر [illegible] ۂ فـ [illegible] تکو بنایا پہر

[illegible] ۂ مو [illegible] پیدا کیا ہے تمکو پہلے تمہارے باپ دادا کو پہر کس واسطے سچ

نہین جانتے دوبارہ پیدا ہونے کو [illegible] یہہ دلیل روشن ہے کہ جسنے پہلے پیدا کیا وہ پہر دوبارہ بہی پیدا کرسکتا

ہے ۂ عـ افرایتم ما تمنون ۵ ءانتم تخلقونہ ام نحن الخلقون ۵ کیا دیکہتے ہو تم جو کچہہ کہ گراتے ہو

[illegible] تم پیدا کرتے ہو اوسکو یا ہم پیدا کرنے والے [illegible] ہین یعنے تقلیب کرتے ہین ہم منی کو ایک

حال [illegible] آدمی پیدا ہووے ۂ فـ بہلا دیکہو جو پانی [illegible] ہو آیا تم اوسکو بناتے ہو یا

ہم [illegible] ۂ مو [illegible] دیکہو تو وہ جو بوند منی کی عورت کے پیٹ مین ڈالتے ہو پہر اوس سے

[illegible] ہم بنانے والے ہین ۂ عـ تفسیر ءانتم تخلقونہ کیا تم اندازہ کرتے ہو

[illegible] بناتے ہو اوس سے اور کرتے ہو اوسکو آدمی صحیح الاعضاء ۂ مد نحن قدرنا بینکم

اَلْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۙ عَلٰۤی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَکُمْ وَنُنْشِئَکُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ہمنے معین کیا درمیان
تمہارے موت کو اور نہین مین ہم عاجز کیے گئے اس سے کہ عوض تمہارے لاوین ایک قوم کو مانند تمہارے اور پیدا
کرین تمکو بیچ اوس عالم کے کہ نہین جانتے تم **ف** ہمنے ٹہیرا دیا تم مین مرنا اور ہم ہارے نہین ہین اس سے کہ
بدل لاوین تمہاری طرح کے اور اوٹہا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے **مو** یعنے مقرر کی ہمنے موت
اور نہین مین ہم ایسے جو کوئی ہم سے بڑہ جاوے کسی چیز مین جیسا وقت موت کا مقرر ایسے کسیکو قدرت نہین
اوسے آگے پیچہے کرنیکی اور موت مقرر ہمنے ایک یہہ ہی حکمت ہے اور اسواسطے موت مقرر کی ہے کہ بدل لیوین [illegible]
ہم مانند تمہارے یعنے تمہین یا ارادہ جیسے اوسے پیدا کرین اور پیدا کرین ہم [illegible] صورت [illegible]
صورت مین پیدا ہوئے یا کس صورتین پیدا ہونگے قیامت کے دن **ع** **تفسیر** [illegible]
کرنے اور بدل کرنے تمہارے سے اور کوئی ہمارے حکم پر سبقت نہین لیجا سکتا [illegible]
مین اور کسیکو [illegible] مین موت مقرر کی ہے اور اوسی وقت واقع ہوتی ہے حاصل [illegible]
اس سے کہ بدلے تمہارے اور ونکو لاوین اور تمکو ہلاک کرین اور آخرت مین [illegible] کے پیدا کرین [illegible]
کوئی تمکو وہ چیز ہے کہ جاہون مین مانع اور عاجز کرنیوالا نہین ہے اور بقول بعض کے معنی [illegible]
نسخ کرین ہم صورتین تمہاری جیسا مسخ کین اگلی امتونکی [illegible]
اَلْمَوْتَ تقدیرا یعنے مقرر کیا ہمنے درمیان تمہارے موت کو مقرر کرنا [illegible] موت [illegible]
مختلف [illegible] تمہاری [illegible]
سے کیون [illegible] عَلَی الشَّیْءِ اِذَا غَلَبْتَہٗ عَنْہُ [illegible]
بِمَسْبُوْقِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَکُمْ [illegible] قادر [illegible] تمہارے بدلنے پر [illegible] عاجز نہین [illegible]
اور امثالکم جمع مثل کی ہے یعنے قادر ہین ہم اسپر کہ بدل دیوین تمہاری جگہ مانند تمہارے اور مخلوق [illegible]
یعنے قادر ہین اسپر [illegible] اور خلقت مین کہ نہین جانتے تم اوسکو یعنے ہم قادر ہین دونون [illegible]
بدلے اور مخلوق [illegible] اور تمہاری خلقت [illegible] عاجز ہو ونگے ہم [illegible] تمہارے [illegible]
سے اور جانتے [illegible] امثالکم جمع مثل کی ہے ہم قادر ہین اسپر کہ بدل دالوین [illegible] صفتین [illegible]
اور تم اوسپر ہو [illegible] پیدائش اور اخلاق [illegible] پیدا کرین تم مین وہ صفتین کہ نہین جانتے تم **ملہ** [illegible]
اس سے معلوم ہوا کہ موت کا وقت جسکا [illegible] اور [illegible] جیسا فرمایا اللہ تعالے نے [illegible]
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ یعنے جب آویگی موت اونکی تو ایک ساعت [illegible]
سکتی ہے اور نہ بڑہ سکتی ہے تو ہر شخص کو چاہیے کہ یاد کرے موت کو [illegible] آتا اور [illegible]
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰی فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور تحقیق جانا ہے تمنے پیدائش پہلی کو پس کیون نہین
نصیحت پکڑتے ہو تم **ف** اور جان چکے ہو پہلا اوٹہان پہر کیون نہین یاد کرتے **مو** اور مقرر
جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اول کا ہے اور کیونکر آدمی پیدا ہوتا ہے پہر کیون نہین اوس بات کو یاد
کرتے اور سمجھتے کیون نہین کہ جسنے پہلے اسطرح پیدا کیا ہے اوسکو آگے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے **ع**

ملہ نہ جو کچہ تمکو اور جہان مین بیچ اوس جگہ کہ [illegible] پیدا کرے اور خلقت [illegible] بنا دین ۲۳

ملہ صاحب جلالین [illegible] ولیا [illegible]

تفسیر کیون نہین نصیحت پکڑتے ہو کہ جو قادر ہوا ایک چیز پیدا کیا نہین دشوار اوسپر دوبارہ کرنا اوسکا اسمین دلیل ہے
قیاس کے صحیح ہونے کی ترجمہ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ آیا دیکھا تم
جو کچھ بوتے ہو تم آیا تم اوگاتے ہو اوسکو یا ہم اگانیوالے ہین ف بھلا دیکھو تو جو بوتے ہو کیا تم اوسکو
کرتے ہو کھیتی یا ہم ہین کھیتی کرنے والے مو ای پہر دیکھو تو وہ جو کھیتی کرتے ہو تم یعنی بیج زمین مین بوتے
ہو ای کیا تم اوسکے اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہین اوس بیج کے ع لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ○ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ○ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ اگر چاہین ہم البتہ کرین ہم اوس زراعت کو گہانس
چورا پھر ہو بیٹہے تعجب مین رہو تم کہو تحقیق ہم تاوان زدہ ہین بلکہ ہم محروم ہین ف اگر ہم چاہین کر ڈالین
اوسکو روندن پھر تم سارے دن رہو باتین بناتے ہم قرضدار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب رہ گئے مو اگر ہم
چاہین تو البتہ کر ڈالین اوس کھیتی کو ٹوٹا اور روندا ہوا گہانس بیلے دانہ پڑے سے پہر رہ جاؤ تم حیران افسوس
کرتے غم مین اپنی محنت کے بچانیوالے اور اوس وقت کہو کہ بیشک ہم پائی اور نقصان کہائے ہوئے ہین بلکہ
بے نصیب ہین ہم ع تفسیر تعجب مین رہو یا غمگین ہو وقت سے کہ تمہاری کہیتی کو پہنچا یا
پشیمان ہو خرچ کرنے لیے سے اوسپر یا گناہ کرنے لیے سے کہ موجب اس عذاب کا ہے تاوان زدہ ہین
خرچ کرنے اوسپر یا ہلاک کیے گئے بسبب ہلاک ہونے رزق اپنے کے محروم ہین فائدہ کہیتی کیسے
ترجمہ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ کیا دیکھا تمنے اوس پانی کو کہ پیتے ہو آیا تمنے اتارا ہے اوسکو ابر سے یا ہم اوتارنے والے ہین
اگر چاہین ہم تو کہاری کر دین اوسکو پس کیون نہین شکر کرتے ہو ف بہلا دیکھو تو پانی جو پیتے ہو کیا تمنے اوتارا
اوسکو بادل سے یا ہم ہین اوتارنے والے اپنی قدرت سے اگر ہم چاہین کر دین اوسکو کہاری پہر کیون نہین حق
مانتے مو ای پہر دیکھو تو وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تمنے اوسے بدلی سے نیچے اوتارا یا ہم اوتارنیوالے ہین اگر چاہین
ہم تو اوس پانی کو کہاری کر ڈالین جو اوسے پی سکو پہر کیون شکر نہین کرتے تم ایسی نعمتونکا جو سبب زندگانی
کے ہین الخ اور پانی ع اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ○ کیا دیکھا تمنے اوس آگ کو کہ سلگاتے
ہو کیا تمنے پیدا کیا ہے اوسکے درخت کو یا ہم پیدا کرنیوالے ہین ہمنے پیدا کیا اوس درخت کو واسطے
نصیحت اور منفعت کے مسافرون کے لیے پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار بزرگ اپنے کے ف بہلا دیکھو
تو آگ جو سلگاتے ہو کیا تمنے اوٹہایا اوسکا درخت یا ہم ہین اوٹہانیوالے ق ہمنے وہ بنائے یاد دلانے کو اور
برتنے کو جنگل والون کے ف سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا مو پہر دیکھو تو اوس آگ کو جو
نکالتے ہو سلگاتے ہو کیا تمنے پیدا کیا ہے اوسکا درخت یا ہم پیدا کرنے والے ہین اون درختونکے ہمنے پیدا کیا ہے
اوس درخت کو فائدہ اور نفع کی چیز واسطے مسافرونکے غریبون کے جو جنگل مین حیران اور محتاج آگ کے
ہوتے ہین پہر تسبیح کر ساتھ نام پروردگار کے بہت بڑے کے جو اوسکے بزرگی اور بڑائی سب کی سمجھ اور خیال سے
بڑی ہے ع تفسیر دو درخت ہین ایک کا نام مرخ اور دوسریکا نام عفار مسافر کو جو جنگل مین آگ چاہئے

ہو تو ایک ہری ڈالی مرخ کی لیکر عفار کی ہری ڈالی کے اوپر رکھکر رگڑین زور سے تو خدا تعالے کی قدرت سے
آگ نکلتی ہے ع۴ اسمین کمال ظہور قدرت آلہی کا ہے کہ ہری شاخون سے آگ نکلی ایسے خالق پر ایمان نہ لانا
کمال حمق اور شقاوت ہے اور نصیحت اور منفعت مسافرون اور مقیمون دونون کے لیے ہے کہ اوسکو دیکھکر آگ دوزخ
کو یاد کرین اور نصیحت پاوین اور منفعتین آگ کی پکانا اور سینکنا اور روشنی کرنی وغیرہ ذالک بہت ہین کسی پر پوشیدہ
نہین اور مُقوِی بقول اکثر مفسرون کے معنے مسافر کے ہے چونکہ مسافر کو ضرورت اور منفعت آگ سے بہت ہے اوسکو
ذکر کیا اور ساتھہ ذکر کرنے احد الضدین کے دوسرا سمجھا جاتا ہے اور بقول بعض کے مقوی معنی متمتع کے ہے پس سب خلق
کو شامل ہو گا اور بقول بعض کے مقوی لغات اضداد سے ہے معنی غنی اور فقیر کے پس متاع یعنے فائدہ واسطے ہر فقیر و غنی
کے [illegible] اوس سے بے پروائی نہین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا نارکم ہذہ التی توقدون جزء من سبعین جزءا من
نار جہنم الخ یعنے آگ بنی آدم کی کہ جلاتے ہو ایک جزو ہے آگ جہنم کے ستر جزون مین سے عرض کیا لوگون نے کہ
یا رسول اللہ اگر یہی آگ ہوتی تو کافی تھی یعنے ہمارے عذاب جلانے کے لیے فرمایا یہ آگ زیادہ کی گئی ہے اس
آگ سے اونہتر حصے رواہ فی المعالم پس آدمی کو لازم ہے اس آگ کی دیکھکر پرہیز کرنا دوزخ کے لازم کرنیوالے کامون
سے فرض ہے اور ساتھہ پاکی کرنا اپنے پالنیوالے کا اور اوس قادر کا جو خالق ہے سب چیزون کا اور ساتھہ [illegible]
اوسکے کوئی قدرت نہین رکھتا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ آیت اوتری تو رسول علیہ السلام نے فرمایا
کرو اسکو اپنے رکوع مین یعنے سبحان ربی العظیم پڑہا اور رکوع مین [illegible] جہاڑنے سے
دہاک کو اور درخت کی شاخونسے اور مرب جہاڑ سے [illegible] آگ کو دو لکڑیون سے کہ [illegible] ایک لکڑی
کو دوسری لکڑی پر اور [illegible] اوپر کی لکڑی کو زند اور نیچے کی لکڑی کو زندہ [illegible] اور دونون
کو ساتھہ [illegible] اور [illegible] واسطے [illegible]
[illegible]
لوگون [illegible] واسطے اور یاد [illegible]
واسطے مسافرون کے کہ اوترتے ہین قوا مین یعنے جنگل میدانون اور واسطے اون لوگون کے کہ خالی ہین
پیٹ اونکے یا تہیلے اونکے اناج سے اور ذکر فرمایا ہے اللہ تعالے نے پہلے [illegible] فرمایا افرءیتم ما تمنون
سیلئے کہ یہ نعمت سب نعمتون پر سبقت و غلبہ رکہتی ہے پہر ذکر فرمائی وہ چیز [illegible]
افرءیتم ما تحرثون پہر ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے غلہ [illegible] اور [illegible] اوسکو [illegible] پانی ہے پہر
ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے پکتی ہے روٹی وغیرہ اور وہ آگ ہے [illegible]
اور نہین مستغنی ہوتا ہے بدن انسان [illegible] زندہ [illegible] بیان [illegible] چیزون [illegible]
مین [illegible] اور بعضون
نے کہا کہ سبحان ربی العظیم اور جب یہ آیۃ اوتری تو فرمایا آنحضرت نے اجعلوہا فی رکوعکم یعنے
کرو اسکو رکوع اپنے مین کہنے سبحان ربی العظیم پڑہو رکوع مین ع۴

فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم پس قسم کہاتا ہون مین

اتہہ پڑنے ستارون کے یعنی شہب کے اور یہہ ایک قسم ہی بڑی اگر جانو تم ف سو مین قسم کہاتا ہون تارے
ڈوبنے کی اور یہہ قسم ہے اگر سمجہو تو بڑی قسم مو پہر قسم ہی محلو تارون گرنیوالونکی اور مقرر خدا تعالے جو وہ
قسم یاد کرتا ہے تو البتہ وہ قسم بہت بڑی ہی اگر تم جانو تو اور سمجہو تو اور قسم اسبات پر انہ لقرآن آخر تک ع
تفسیر مراد نجوم سے اوترنا قرآن کا ہے کہ نجماً نجماً یعنے تہوڑا تہوڑا اوپر قلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اوترتا تہا اور ایک جماعت کے نزدیک جگہہ غروب ہونے اور گرنے ستارون کے مراد ہے اور بعض کے نزدیک
بکہر ہونا او منتشر ہونا ستارونکا مراد ہے کہ روز قیامت کے واقع ہوگا اور بعض کے نزدیک مراد شہب ہین کہ
حق تعالے نے اونکی قسم کہائی او تعظیم اس سبب سے کہا کہ سوگند رب عظیم کی ہے اور حرف لا فلا مین زائد ہے
ف شاید کہ اللہ تعالے کے لیے اخیر رات مین جو وقت کہ گرتے ہین ستارے طرف مغرب کے افعال
مخصوصہ ہین یا ملائکہ کے لیے ہیا ہین خاص یا اسلیے کہ وقت اوٹہنے کا تہجد کے لیے ہی اور اوترنے رحمت
اور رضا کا اوپر اسلیے قسم کہائی ستارونکی گرنے کی اور بڑائی بیان کی اوسکے ساتہہ قول اپنے کی وانہ
لقسم الخ ع وانہ لقرآن کریم ۝ فی کتٰب مکنون ۝ لا یمسہ الا المطھرون ۝ تنزیل
من رب العٰلمین ۝ تحقیق یہہ کتاب قرآن ہے بزرگ قدر لکہا گیا ہے بیچ کتاب پوشیدہ کے یعنی لوح محفوظ
ہاتہہ نہین پہنچاتے ہین ساتہہ اوسکے مگر پاک کیے گئے بہیجا گیا ہے پروردگار عالمین کی طرف سے ف
بیشک یہہ قرآن ہے عزت والا لکہا ہے چہپی کتاب مین اوسکو وہی چہوتے ہین جو پاک بنے ہین اوتارا ہے
جہان کے صاحب کا مو یعنی وہ قرآن جو چہپا ہے خدا تعالے کا اور البتہ قرآن بزرگ جو کتاب چہپی
ہوئی مین ہے یعنے بزرگ او لکہا ہوئے نہین چہوتے او ہاتہہ لگاتے اوس قرآن کو مگر پاک لوگ
نیچے اوترا ہوا ہے وہ قرآن سارے خلقت کے پروردگار کے پاس سے ع تفسیر قرآن کو کریم کہا اسلیے
کہ کلام الہی اور علم اسکے نزدیک ہے اور سہی ہے کہ کریم اوسکو کہتے ہین کہ اوسکی شان سے دینا خیر کثیر کا ہو
او ظاہر ہے کہ جیسے قرآن کی خیر کثیر کہ اسکو کہتے ہین کہ اوسمین ذکر بہلائیون معاد او معاش کا ہے اور
اکرام کرنیوالا مومنون او قاری اپنے کا ہے حدیث مین آیا ہے کہ عوض ہر حرف قرآن کے پڑہنے والے کو دس
نیکیان ملینگی او کیا خیر کثیر ہوگی پاک کیے گئے ہیں بڑی صفتون سے کہ ملائکہ مین او رہا یہہ اونکے غیر کا اوس کتاب
یعنے لوح محفوظ کو نہین پہنچتا او بقول بعض کے ضمیر لا یمسہ کی قرآن کی طرف پہرتی ہے اور نفی معنی نہی کے ہی
یعنے قرآنکو چہوتے نہین مگر پاک حدث او جنابت سے اسلیے نزدیک مالک او شافعی کے محدث او جنب ادر
حائض کو چہونا مصحف کا اور اوٹہانا اوسکا روا نہین او نزدیک احمد کے چہونا اوسکا روا نہین اور بیچ اوٹہانے
قرآن کے ساتہہ غلاف کے یا علاقہ کے یعنے کپڑے سے پکڑ کر یا ڈوری وغیرہ سے پکڑ کر دو روایتین ہین یعنے ایک
روایت مین امام احمد سے جائز ہے اور ایک مین نہین جائز اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک محدث او جنبی اور
حائض کو اوٹہانا اور چہونا اوسکے غلاف سمیت روا ہے اور میزان شعرانی اور کتاب رحمہ مین کہا ہے کہ محدث اور
جنبی کو چہونا مصحف کا اور اوٹہانا اوسکا باجماع روا نہین ہے اور رہا پڑہنا قرآنکا نزدیک شافعی اور احمد کے
مطلقا جائز نہین ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے ایک آیۃ سے جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک دو آیۃ تک جائز ہی

اور یہہ حکم جنب اور حائض کا ہے ولیکن محدث کو یاد پڑہنا جائز ہے مگر نزدیک احمد کے اور بعضی شافعیہ کے یاد
پڑہنا بہی روا نہین اور بعضی مفسرون نے چہونیکو پڑہنے پر حمل کیا ہے یعنی قرآن کو غیر طاہر نہ پڑہے اور بعضون
کے نزدیک مراد طہارت سے توحید ہی یعنی غیر موحد قرآن کو نہ پڑہے نہ چہووے اور اسیلیے بعضے علما نے منع
کیا ہے کہ کافرونکو نہ تو ہاتہہ لگانے دے قرآن کو اور نہ پڑہنے دے **ف تنبیہ** چونکہ یہہ مسئلہ قرآن
کے چہونے وغیرہ کا کتاب درالمختار مین تفصیل سے لکہا ہے ترجمہ اوسکا یہان لکہا جاتا ہے حرام ہی نہانیکی
حاجت مین پڑہنا قرآن کا اگرچہ کم ایک آیتہ سے ہو بموجب روایت مختار کے بقصد تلاوۃ کے پس اگر پڑہے بقصد دعا
کے یا ثنا کے یا وقت شروع کرنے کام کے یعنی جیسے بسم اللہ پڑہے یا پڑہے بقصد تعلیم کے اور ایک ایک کلمہ پڑہاوے
تو درست ہے صحیح روایت مین اور حرام ہے چہونا قرآن کا بہی نہانیکی حاجت مین اور حرام ہے نہانے کی
حاجت مین اور وضو کی حاجت مین چہونا مصحف کا یعنے اوس چیز کا کہ جسمین آیتہ ہو مانند درہم اور دینار کے
مگر ساتہہ غلاف الگ کے کہ جو اوس سے سیا ہوا نہو یا تہیلی مین ہو اسی پر فتوی دیا گیا ہے اور حلال ہے اولٹنا
قرآن کے ورقونکا تنکے وغیرہ سے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ چہونے قرآن کے ساتہہ غیر اعضا طہارت
کے اور ساتہہ اوس عضو کے کہ دہو یا گیا ہو اعضا طہارت مین سے اور اختلاف کیا ہے بیچ پڑہنے قرآن
کے بعد کلی کرنیکے یعنی نہانے کی حاجت مین اور بہت صحیح یہی ہے کہ منع ہے اور نہین مکروہ ہے نظر کرنی
طرف قرآن کی جنبی اور حائض اور نفاس والی عورت کو اسیلیے کہ جنابت نہین اثر کرتی آنکہہ مین جیسیلہ نہین
مکروہ تحریمی ہین دعائین پڑہنی البتہ وضو کرنا مطلق ذکر کیلیے مستحب ہے اور ترک کرنا اوسکا خلاف اولی ہے
کہ جسکو کراہتہ تنزیہی کہتے ہین اور نہین مکروہ ہے چہونا لڑکے کا مصحف کو اور تختی کو اور نہین مضایقہ ہے
تختی کے دینے کا لڑکیکو اور تختی کے طلب کرنیکا لڑکیسے ضرورت کے لیے اسیلیے کہ یاد کرنا چہوٹی عمر مین مانا نقش
کالحجر کے ہی اور نہین مکروہ ہے لکہنا قرآن کا اور صحیفہ کا یا تختی کا زمین پر رکہکر لیکن چاہیے یہہ کہ ہاتہہ کے
نیچے کپڑہ وغیرہ رکہہ لے اور مکروہ ہے انکو پڑہنا توریتہ کا اور انجیل کا اور زبور کا اسیلیے کہ سب کلام اللہ تعالے کے
اور جو کچہہ کہ بدلا گیا ہے غیر معین ہے اور یقین کیا ہے عینی نے شرح مجمع مین اسکے حرام ہونیکا اور نہین مکروہ ہے
انکو پڑہنا دعاء قنوت کا اور نہ کہانا پینا بعد دہونے ہاتہہ اور مونہہ کے اور نہ دوبارہ صحبت کرنی اپنی بیوی سے
پہلے نہانے کے مگر جسوقت کہ احتلام ہو تو مستحب ہے کہ نہا کر صحبت کرے **فرع** مصحف کا جب ایسا حال
ہو جاوے کہ لائق پڑہنے کے نرہے تو دفن کر دیا جاوے مانند مسلمان کے یعنے حرمت سے اور منع کیا جاوے
کافر کو قرآن کے چہونیسے اور نہین مضائقہ کافر کو تعلیم کرنا قرآن کا اور فقہ شاید کہ وہ ہدایت پاوے اور مکروہ ہے
رکہنا مصحف کا سر کے نیچے مگر محافظت کے لیے جائز ہی اور مکروہ ہے رکہنا قلمدان کا کتاب پر مگر لکہنے کے لیے مضائقہ
نہین اور رکہی جاوین کتابین نحو کی پہر اونپر تعبیر کی پہر علم کلام کی پہر فقہ کی پہر حدیثون اور نصیحتون کی پہر
تفسیر مکروہ ہے چلانا روپے وغیرہ کا کہ اوسپر آیتہ لکہی ہو مگر جب کہ توڑ ڈالے اوسکو تو نہین مکروہ تعویذ کہ اوسپر بغیر سیا
غلاف ہو نہین مکروہ ہے داخل ہونا پائخانہ مین اوس سمیت اور پرہیز کرنا اس سے بہی افضل ہے یعنے اوسکو
بہی کہولکر باہر رکہہ آنا افضل ہے جائز ہے پہینکدینا برادہ یعنے چہیلن قلم تراش کا اور نہ پہینکا جاوے برادہ قلم مستعمل کا

ف یہہ مضمون شامی نے لکہا درالمختار کی شرح مین ۱۲ منہ

ع یعنی جو قرآن پڑہنے کا ارادہ نہ ہو تو درست ہے اور چہونی بہی درست ۱۲

ع یعنی مثلا وضو کی حاجت والا جیب لگاوے یا ... ذلک تو

بعض اختلاف کیا ہے علما نے بعض کہتے ہین درست ہے ۱۲ منہ

ع یعنی جس ... قرآن لکہا ہو ۱۲ منہ

اوسکی حرمت کے لیے جیسکہ نہ ڈالا جاوے کوڑا کرکٹ مسجد کا ایسی جگہہ کہ بے تعظیمی لازم آوے اور نہین جائز ہے لپیٹنا کسی چیز کا ایسے کاغذ مین کہ اوسمین فقہ لکھی ہو اور طب کی کتاب مین لپیٹنا جائز ہے اور اگر کاغذ مین نام اللہ تعالے کا اور رسول کا لکھا ہو تو جائز ہے مٹانا اوسکا کسی چیز کے لپیٹنے کے لیے اور مٹانا کچھ لکھے کا تھوک سے جائز ہے اور وارد ہوئی ہے نہی بیچ مٹانے اسم اللہ تعالے کے تھوک سے اور منقول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ قرآن بہت پیارا ہے اللہ تعالے کے نزدیک آسمانون اور زمین سے اور اونسے کہ آسمان وزمین مین ہین جائز ہے صحبت کرنی بیوی سے اوس گہر مین کہ جسمین قرآن ہو چہپا ہوا بچھونا یا اور کچھ کہ لکھا ہوا ہیر الملک للہ مکروہ ہے بچھانا اوسکا اور استعمال کرنا اوسکا نہ لٹکانا اوسکا زینت کے لیے تمام ہوا مضمون در المختار کا ٭ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۙ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ کیا اس بات کا تم انکار کرنیوالے ہو اور کرتے ہو حصہ اپنا یہہ کہ تم جہوٹلی نسبت کرتے ہو ٭ **فتح** ٭ کیا اس بات مین تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جہٹلاتے ہو ٭ **موضح** ٭ کیا پہر اس بات سے تم سست اور نہ ماننے والے ہو یعنے قرآن سے منکر ہو اور اوسپر یقین لانے مین سست ہو اور بناتے ہو روزی یعنے حصہ او قسمت قرآن سے وہ کہ تم منکر ہو اوس سے جو جہوٹا کہتے ہو اوسے ٭ **عہ** ٭ **تفسیر** وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ یعنے کرتے ہو شکر رزق اپنے کا تکذیب کو یعنے رکہا تمنے تکذیب کو یعنے جہٹلانے کو جگہہ شکر کے اور بیچ قرات علی رضی کے وہی قرات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وَتَجْعَلُوْنَ شُكْرَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ یعنے اور کرتے ہو شکر اپنا واسطے نعمت قرآن کے یہہ کہ تم جہٹلاتے ہو قرآن کو اور بعضون نے کہا کہ اوتری یہہ آیہ ستارونکی منازل کے حق مین اور نسبت کرنے اونکے مینہ برسنے کو طرف اون منازل کے اور رزق سے مراد مینہ ہے یعنے اور کرتے ہو شکر اوس مینہ کا کہ دیا ہے تمکو اللہ یہہ کہ تم جہٹلاتے ہو اوسکے ہونیکو اللہ کیطرف اسلیے کہ نسبت کرتے ہو تم اوس مینہ کو ستارون کی طرف ٭ **مد** ٭ تم جہوٹ کی نسبت کرتے ہو اہل مکہ قرآن کو اور نزدیک ایک جماعت کے معنی رزقکم کے شکرکم مین یعنے کرتے ہو شکر روزی اپنی کو کہ بسبب مینہ کے ہے یہہ کہ جہٹلاتے ہو اوسکو یعنے مینہ کی او تار کو جانب نواسے اور کہتے ہو کہ مینہ برسا بسبب فلانی منزل ستارے کے اور کہا خالد جہنی رضہ نے کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین بعد مینہ برسنے کے رات کو پس جب فارغ ہوئے نماز کر متوجہ ہوئے لوگون پر پہر فرمایا هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادي مؤمن بي وكافر بالكواكب واصبح من عبادي كافر بي ومؤمن بالكواكب فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي كافر بالكواكب واما من قال مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي ومؤمن بالكواكب روایت ابن عباس رضہ ايضا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وزاد فنزلت هذه الآية فلا اقسم بمواقع النجوم الى قوله وتجعلون رزقكم انكم تكذبون رواہ نے المعالم ٭ **مجر** ٭ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس جسوقت کہ پہنچے روح کسی شخص کی گلے کے ٹینٹوے مین اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہاری ولیکن تم نہین دیکہتے پس اگر ہو تم غیر تابعدار حکم آلہی کے کیون نہین پہیر لیتے روح کو

اگر امت کو ہو تم مترجم کہتا ہے کہ لفظ لولا کا داخل ہی ترجمہ ہونہا پر اور دوبارہ لانا اوسکا تاکید کے لیے ہی ۱۲ فتح ۱۲
پہر کیون نہ جسوقت جان پہنچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تمسے زیادہ پر تم نہین دیکہتے
پہر کیون اگر تم نہین کسیکے حکم مین کیون نہین پہیر لیتے اوسکو اگر ہو تم سچے ۱۲ موضح پہر کیون نہین روح کو پہیر لاتے
جسوقت کہ جان حلق مین پہنچتی ہے اور تم اوسوقت دیکہتے ہو حال مرنے والیکا اور ہم بہت نزدیک ہین اوس
مرنے والیکے تمسی ولیکن تم نہین دیکہتے ہو جو کچہہ حال اوسپر گذرتا ہے جیسا ہم جانتے ہین تم نہین جان سکتے پہر
کیون نہین اگر ہو تم کسیکے اختیار مین نہین تو پہیر لاؤ جانکو اوس مرنیوالیکے بدن مین اگر ہو تم سچے یعنے تم جو کہتے ہو
کہ اول او کو ہم پیدا کرتے ہین پہر پیدا کرینگے یہہ آسان ہے کہ مرنے نہ دیجیو اوسکو جسوقت جان حلق مین پہنچی ہو اونکو
جان پہر بدن مین لے آؤ اگر اوس بات مین سچے ہو ۱۲ عـ تفسیر ولیکن تم نہین دیکہتے یعنی جسوقت
کہ موت کسی شخص کے قریب پہنچی ہے اور تم اوسکو دیکہتے ہو کہ جان اوسکی جاتی ہے اور یا دیکہتے ہو لو [illegible] تم
کچہہ موت کو دفع نہین کر سکتے اور تابعدار حکم ہمارے کے ہو اور ہم اوسوقت مین بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہارے
ہوتے ہین یا فرشتے قبض کرنیوالے ارواح کے قریب زیادہ اوس سے بہ نسبت تمہارے ہین اور تم نہین دیکہتے
اگر است کو ہو تم یعنے انکار حشر و جزا مین یعنے اگر تم سچے ہو حشر نہین ہونیکا اور حساب اور جزا حق نہین ہے
اور خدا اوسپر قدرت نہین رکہتا [illegible] نہین رکہتے ہو اور [illegible]
اوسوقت مین [illegible] اور معلوم [illegible] حشر اور جزا پر ایمان لاؤ اور
اس [illegible] دونون [illegible] روح کو اندر بدن [illegible]
[illegible] دونون [illegible] ۱۲ بحر ۱۲
دیکہتے [illegible] پاس اوسوقت [illegible] نہین [illegible]
نہین جانتے [illegible] کوئی [illegible] نہین [illegible]
نفس کو [illegible] اگر [illegible] کہہ [illegible]
[illegible] اور ہم بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہارے [illegible] قدرت [illegible]
علم اپنے کے [illegible] موت سے [illegible] انکار [illegible] قدرت [illegible]
اور جب [illegible] تم پر کتاب [illegible] اور جب [illegible] تمہاری طرف رسول سچا تو کہنے لگے
تم کہ وہ ساحر و کاذب ہے اور جب [illegible] تمہاری زندگی کا ہے تو کہا [illegible] فلانی منزل
[illegible] تو لازم آیا [illegible] طرف [illegible] تعطیل کے [illegible]
کو نہین پہیر لیتے تم روح کو طرف بدن کے یعنے بعد پہنچنے اوسکے حلق کو اگر نہین ہے وہان کوئی قبض کرنیوالا
روح کا اور ہو تم سچے بیچ معطل پہرنے اور انکار کرنے زندہ کرنے کے محیی و ممیت ۱۲ کو ۱۲ مدارک ۱۲ فاما
اِن کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ پس اگر ہووے مردہ نزدیکیون بارگاہ
الٰہی سے پس اوسکے لیے ہے راحت اور پہول خوشبو دار اور باغ نعمت کے ۱۲ فتح ۱۲ سو جو اگر ہوا پاس والون
مین تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا ۱۲ موضح ۱۲ پہر اگر وہ مرنیوالا نزدیکیون سے ہے یعنے خدا تعالی

سے اوسے تقرب حاصل کیا ہے تو ہے اوسے آرام و خوشی او عیش ہے اور خوشبو ئیان ہین اور باغ ہین سب
طرح کی نعمت سے بہرے ہوئے ف ع تفسیر ذکر کیے گئے بارگاہ آلہی سے یعنے سابقین سے جو
تینون اقسام مین سے کہ ذکر کیے گئے ہین اول سورہ مین ف مد وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ○ اور پہر اگر ہو اہل سعادت سے پس سلامتی ہے ای مخاطب تیری خاطر کو
اہل سعادت سے ف فتح اور جو اگر ہو داہنے ہاتہہ والون مین تو سلامتی پہنچے تجکو داہنے والون سے ف
ف مو اور اگر وہ مرنیوالا داہنے ہاتہہ والون سے ہو یعنے جنکے اعمال نامے داہنے ہاتہہ مین ملے اور مین سے
ہے تو پہر سلام ہے تجپر اے محمد داہنے ہاتہہ والون سے یعنے تو خوش رہ کہ داہنے ہاتہہ والے خوش ہین بہشت
مین اور تجپر سلام بہیجتے ہین ف ع تفسیر فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنے پس سلام ہوگا تجکو اے صاحب یمین اپنے
بہائیون صاحب یمین کے طرف سے یعنی سلام بہیجینگے وہ تجپر یہہ مانند قول اللہ تعالے کے ہے اِلَّا قِيْلًا
سَلٰمًا سَلٰمًا ف مد پس فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنی پس سلامتی ہے تجکو ای محمد اصحاب یمین کی جانب سے کہ غم
اونکا تکہا دے تو اور حق تعالے اپنے فضل سے حسنات اونکے قبول کریگا اور اونکی برائیون سے تجاوز
کریگا اور بقول [illegible] یعنی مین کہ سلام ہو تجپر اے محمد اونکی جانب سے اور بقول بعض کے خطاب
الف [illegible] صاحب یمین [illegible] سلامتی ہے تیرے لیے او صاحب یمین [illegible]
جملہ اصحاب یمین [illegible] وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ○ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ○
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ○ اور [illegible] والون [illegible] سے پس او سکے لیے [illegible] گرم پانی ہے
اور او سکے [illegible] ف فتح اور جو اگر ہو [illegible] والون [illegible] تو مہمانی ہے
جلتا پانی اور [illegible] ف مو [illegible] جانتے والون سے ہوا سیدہی راہ
اسلام کیسے [illegible] اور اسلام کی سیدہی راہ ہوسکے
ہو وہ [illegible] اوسکو قیامت
کے دن ف ع تفسیر [illegible] کہا گیا اور [illegible]
مین [illegible] الضالون المکذبون [illegible] واحدہ ہے اور
[illegible] اصحاب یمین [illegible] مین ف مد اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ○
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ [illegible] ہے پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگ اپنے کو ف فتح
بیشک یہہ بات یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کی نام سے جو سب سے بڑا ف مو بیشک
یہہ جو بیان کیا تینون فرقونکا حال [illegible] ہے البتہ تحقیق ہے کچہہ اسمین شک نہین پہر تسبیح کہو
ای محمد ساتہہ نام اپنے پروردگار کے جو اسکا نام بہت بڑا بزرگ ہے نہایت ف ع تفسیر
تحقیق یعنے جو کچہہ کہ نزول کیا گیا اس سورہ مین روایت کیا گیا ہے کہ عثمان بن عفان داخل ہوئے
ابن مسعود رض کے پاس اونکے مرض موت مین پہر کہا ابن مسعود سے کہ کاہیکا شکوہ کرتا ہے تو پس کہا
ابن مسعود نے کہ اپنے گناہونکا پہر کہا کیا اشتہی یعنے کیا چاہتا ہے تو کہا رحمت اپنے رب کی کہا حضرت عثمان نے

کیا نہ بلاوین ہم طبیب کو پس کہا ابن مسعود نے کہ بلا شبہ طبیب نے یعنی اللہ نے تو بیمار ہی ڈالا ہے
کہا عثمان نے کیا نہ حکم کرین ہم تمہارے روزینہ کے دینے کا کہا اونہون نے کہ نہین حاجت ہی مجکو اوسکی کہا
عثمان نے کہ دینا تم اوسکو اپنی بیٹیون کو کہا اونہون نے کہ نہین حاجت ہی اونکو اوسکی کہہ دیا ہی مینے اونسے
یہہ کہ پڑہا کرنا سورہ واقعہ اسلیے کہ بلا شبہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے من قرأ
سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا اور نہین مذکور ہے ان تینون سورتون مین لفظ اللہ کا یعنے اقتربت
اور الرحمن اور واقعہ مین ف ملا ۂ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ
ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ رواہ البخاری وغیرہ
اور یہہ بھی فرمایا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رواہ مسلم وغیرہ اور یہہ بھی
فرمایا مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ رواہ فی المعالم ؕ بحر ؕ

سورۃ الحدید

مدنیۃ اس سورۃ کا نام سورہ حدید ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے حدید کا یعنے لوہے کا اس آیۃ مین
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ الآیۃ اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ زلزال کے جمہور علما کے نزدیک اور نوشتہ ہوئی
واقعہ کے پیچھے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین حکم ہے تسبیح کرنے کا اور اسکے اول مین ذکر ہے تسبیح کرنے ہر چیز
کا کہ آسمان و زمین مین ہین اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتون مین غور کرنے سے
معلوم ہوتی ہین اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعض نے کہا مکیہ ہے اسمین آیتین ۲۹ ہین اور کلمے
چار اور کلمے اسکے پانسو چہیاسی ۵۴۶ اور حرف اسکے دو ہزار پانسو چہیانوے ۲۵۹۶ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ پاکی بولی اللہ کی جو کچھ ہے آسمانون
و زمین مین ہے اور وہی غالب دانا ہے ؕ فتح ؕ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین
مین ہی اور وہی ہے زبردست حکمت والا ؕ موضح ؕ یاد کرو اور طرح طرح سے یاد کیا خدا تعالے کو
اوسنے کہ آسمانون و زمین مین ہے آسمانون مین فرشتے اور تارے اور چاند سورج اور زمین مین چرند اور پرند
اور درخت اور پہاڑ یہہ سب خدا تعالے کی یاد کرتے ہین سب عیبون اور نقصانون سے پاک جانکر
اور وہ خدا تعالے بہت زور آور ہے قدرت رکھنے والا اور حکمت جاننے والا کہ جو کچھ اوسنے بنایا ہے اور کیا
کیا ہے حکمت سے خالی نہین ؕ عـ تفسیر ؕ العزیز یعنے بدلہ لینے والا اوس مخلوق سے کہ نہین
تسبیح کرتا اوسکی از راہ عناد کے الحکیم دانا ہے جو جزا دیتا ہے اوسکو کہ تسبیح کرتا ہے اوسکی از راہ فرمانبرداری اوسکی

ملا ؕ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اوسکے لیے ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر توانا ہے ؕ فتح ؕ اوسکو راج ہے آسمانون
اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز کر سکتا ہے ؕ موضح ؕ اوسیکے واسطے ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی وہ جلاتا ہے یعنے پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خدا تعالے سب چیز پر قدرت
رکہتا ہے ؕ عـ ؕ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ وہی ہے پہلے سب
سے اور وہی ہے آخر سب کے اور وہی ہے آشکارا اور وہی ہے ہر چیز کا جاننے والا ؕ فتح ؕ وہی پہلا اور

سورۃ الحدید

اور پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب چیز جانتا ہے ۳ھو ۳ وہی خدا تعالے سب چیزوں سے پہلے تہا اور
سب چیزوں کے آخر رہیگا یعنے ہمیشہ سے ہی جس ہمیشہ کا اول اور شروع نہو اور سب چیز فنا ہو جاویگی اور وہ ہمیشہ
رہیگا جس ہمیشہ کا آخر نہیں اور اتنے کا ظاہر ہوا ہے صریح قدرت سے اپنی ایسا کہ ہر کوئی ہر وقت ہر بات میں
یہی کہتا ہے یہہ کام خدا تعالے نے کیا اور یہہ کام خدا نے چاہا تو ہوگا اور چاہتا تو ہوتا اور چھپا ہوا ایسا جو لوگ
ہرگز اسے نہیں سمجھ سکتے جو کیا ہے اور کیسا ہے اور کہاں ہے اور وہ آپ سب چیز کا جاننے والا ہے ۳ع
۳تفسیر ظاہر ہے بسبب دلیلونکے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر وجود صانع کے اور باطن ہے حقیقت اوسکی ذات
کی چھپی ہے کہ کوئی اوسکی کنہ ذات کی نہیں پا سکتا ۳ھو ۳ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۳ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو
چھہ دن میں پھر ٹھیرا عرش پر جانتا ہے جو کچھ گھستا ہے زمین میں اور جو کچھ نکلتا ہے اوس سے اور جو
کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ چڑھتا ہے اوس میں اور وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں ہو تم اور
جو کچھ کرتے ہو تم خدا اوسکو دیکھتا ہے ۳ف وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھہ دن میں اور
جو زمین سے نکلتا ہے اور جو اترتا ہے آسمان سے اور جو اوس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے
جہاں کہیں تم ہو اور الله جو کرتے ہو دیکھتا ہے ۳ھو ۳ وہی خدا تعالے جسنے بنایا اور پیدا کیا آسمانوں
کو اور زمین کو چھہ دن میں [illegible] ان آیتوں کا سورۂ فصلت میں بیان ہے
جانتا ہے خدا تعالے جو کچھ کہ اندر جاتا ہے [illegible] زمین میں جیسے تخم ہر چیز کا اور اناج کا جو بوتے
ہیں اور مردے اور خزانے اور مینہ کا پانی اور جو کچھ نکلتا ہے زمین سے جیسے کھیت اور درخت اور گہاس
اور کانوں کی چیزیں اور جو کچھ کہ اترتا ہے آسمان سے جیسے مینہ کا پانی اور برف اور فرشتے اور رحمت
اور عذاب اور جو کچھ کہ اوپر چڑھتا ہے [illegible] زمین سے جیسے نیک و بد اعمال آدمیونکے اور دعا اور تسبیح اور جو
فرشتے لیجاتے ہیں آسمان پر یہہ سب خدا تعالے جانتا ہے اور وہی خدا تعالے تمہارے ساتھ ہے جسجگہ
تم ہو اور خدا تعالے سے [illegible] کاموں کا جو تم کرتے ہو اوس سے چھپا ہوا نہیں ۳ع ۳تفسیر
چھہ دن مانند دنوں دنیا کے کما ذکرہ الحسن البصری اور اگر چاہتا تو پیدا کر دیتا ایک پلک مارنے میں لیکن
چھہ کو اصل ٹھیرایا [illegible] اسلئے کہ دلالت کرے [illegible] انکے پیدا کرنے کو تدریج والا پیدا کرنا اوسکا سوائے
ان دنوں کے نہیں ہے اگر یہہ مدت ہی بہ نسبت ذات باری تعالے کے سوای ایک لحظہ کے نہیں اور
مثل کن فیکون کے ہے اسلیئے کہ آیا ہے کلام مجید میں اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ آیا ہے کہ
یہود نے حضرت رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمکو خبر دو کہ کیا چیز پیدا کی خدا تعالے
نے ان چھہ دنوں میں پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کیا خدا نے روز اتوار اور پیر کے زمین کو اور منگل کے روز پہاڑوں
کو اور بدھ کے روز شہر اور نہریں اور قوت اور روز پنجشنبہ کے آسمان اور فرشتے وغیرہ تین ساعت جمعہ تک
اور بیچ اول ساعت کے تین ساعتوں جمعہ کی میں سے پیدا کیں اجلیں اور دوسری میں آفت اور تیسری

مین آدم علیہ السلام کو پیدا کیا یہود نے کہا کہ سچ کہا تمنے اگر تمام کرتے فرمایا وہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہفتے
کو آرام کرنیوالا اور لیٹنے والا عرش پر ہوا حق تعالے نے اونکی رد مین آیۃ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ کہ جو سورہ
ق مین ہے نازل فرمائی پہر ٹہیرا عرش پر ٹہیرنا کہ لائق اوسکے تہا اور وہ ساتہہ تمہارے ہی یعنے علم و قدرت
اوسکے ساتہہ تمہارے ہی عموماً یعنے سبکے اور فضل و رحمت خصوصاً یعنے خاص بندونکے ساتہہ ہے اور جو
کچہہ کہ کرتے ہو خدا اوسکو دیکہتا ہے جزا دیگا تمکو موافق عملون تمہاری کے **مجرمدح** لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اوسیکے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور طرف خدا کے پہیرے
جاتے ہین کام **فتح** اوسکو ہی راج آسمانون اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے ہین سب کام **موضح**
اوسیکے واسطے ہی سزاوار اور لائق بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور خدا تعالی ہی کی طرف پہیرے جاتے ہین سب
کام سب اوسیکے آگے جا حاضر ہونگے سب چیز اور سب کوئی قیامت کے دن **عہ تفسیر** سب کام
یعنے سب موجودات **ج** يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
داخل کرتا ہے رات کو دنمین اور داخل کرتا ہے دن کو رات مین اور وہ دانا ہے سینونکی چہپی ہوئی باتونکا
فتح داخل کرتا ہے راتکو دنمین اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین اور اوسکو خبر ہے جیونکی بات کی **مو**
اور وہ خدا تعالے ایسا ہے جو اندر لاتا ہے اور داخل کرتا ہے رات کو دن مین اسیونکی موسم مین اور پہر اندر لاتا ہے
اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین جاڑے کے موسم مین اور خدا تعالے جاننے والا ہے بہیدون اور خیالونکا جو دلون
مین ہے خلقت کے **تفسیر** داخل کرتا ہے راتکو دنمین الخ اسطرح کہ کم کرتا ہے رات مین سے اور زیادہ
کرتا ہے دنمین گرمی کے موسم مین اور اسیطرح کم کرتا ہے دنمین اور زیادہ کرتا ہے راتمین ... **مدارک**
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ
ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور خرچ کرو بعض اوس مال سے کہ کیا تمکو جانشین اوسکا ... پس جو
لوگ ایمان لائے اور خرچ کیا تم مین سے اونکے ہی مزدوری بڑی **فتح** ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور
خرچ کرو جو کچہہ تمہارے ہاتہہ مین دیا اپنا نائب کر کے جو لوگ تم مین یقین لائے ہین اور خرچ کرتے ہین اونکو
نیک بڑا ہے **موضح** ایمان لاؤ خدا تعالے پر اور اوسکے رسول پر اور ... دو اونکو اوس مال سے ...
جو کیا تمکو خدا تعالے نے مالک اور خلیفہ ... یعنے گذرے ہوئے لوگونکا مال جو تمہارے ہاتہہ آیا ہے خدا
تعالے کے فضل سے اور اوس مال کے مالک ہوئے اور اون گذرے ہوؤن کی جگہہ بیٹہے ...
ہو سو اوس مال سے حقدارون اور محتاجونکو دو پہر وہ لوگ جو ایمان لائے تم مین سے اور ...
اور محتاجون کو اون لوگون کے واسطے بدلا ہے بہت بڑا ... نعمتون کی ... **عہ**
تفسیر وَاَنْفِقُوْا یعنے خرچ کرو اور یہ احتمال رکہتا ہے زکوۃ کا اور خرچ کرنیکا بیچ راہ خدا کے مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ
فِيْهِ یعنے مال جو تمہارے ہاتہون مین ہے وہ اللہ ہی کے مال مین کہ اوسنے پیدا کئے ہین ...
کیا ہے فائدہ اوٹہانیکے لیے اوسنے اور کیا ہے تمکو خلیفہ تصرف کرنیمین اوسمین ... وہ مال تمہارے
حقیقت مین اور نہین ہو تم اوسمین مگر بمنزلہ وکیلون اور نائبون کے پس خرچ کرو اوسمین سے بیچ حقوق اللہ تعالے

ہے اور چاہیے کہ آسان ہو تمپر خرچ کرنا اوس مین سے جیسا کہ آسان ہوتا ہے آدمی پر خرچ کرنا غیر کے مال مین سے
جبکہ اذن دیوے اوسکو اوسمین پاکیا ہے تمکو خلیفہ اونکا کہ تھے پہلے تمہارے بسبب وارث کرنے اونکے تمکو اور
قریب ہے کہ نقل کریگا تم سے طرف اونکے کہ پیچھے تمہارے ہونگے پس عبرت پکڑو اونکے حال سے اور بخل نکرو انفاق
پس وہ کہ ایمان لائے یعنے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ۂ **مد** ۂ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ
لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ اور کیا ہے تمکو کہ ایمان نہین لاتے خدا پر اور
رسول پر بلاتا ہے تمکو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر اور تحقیق عہد لیا ہے تمسے یعنے روز الست بربکم کے اگر ہو تم باور کرنے
والے **فتح** او تمکو کیا ہوا کہ یقین نہ لاؤگے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تمکو کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لیچکا ہے
تمسے اقرار اگر ہو تم ماننے ۂ **مو** ۂ اور کیا ہوا جو تم خدا تعالے کو نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے اور
بھیجا ہوا خدا تعالے کا بلاتا ہے تمکو تجیسے دکہاکر تو ایمان لاؤ تم اور مانو اپنے پروردگار کو اور مقر لے چکا ہے
خدا تعالے قول و قرار تم سے اپنی خداوندی پر اور اوسکے ساتھ شریک نکرنے پر اگر تم ہو ماننے والے سچ جاننے
والے اسبات کو ۂ **عہ** ۂ **تفسیر** اور لینے والے اسکو وقت نکالنے تمہارے پشت آدم سے الست بربکم
قالوا بلی کہ اسے او بقول بعض کے مراد میثاق سے قائم کرنا حجتونکا اور دلیلونکا اوپر صدق محمد کے اور
متابعت اوسکے اور اوتارنا قرآنکا ۂ **بحر** ۂ لیا ہے عہد تمسے ساتھ قول اپنے کے الست بربکم
یا اسطرح کہ دے تمکو عقل اور قدرت دی تمکو نظر کرنے کی دلیلون مین پس جب نہ باقی رہی تمہارے
لیے کوئی علت بعد دلیلوں عقلیہ اور تنبیہ رسول کے پس کیا ہے تمکو کہ نہین ایمان لاتے اگر ہو تم ایمان کہنے
والے بسبب موجب کے پس یہ اس موجب سے کونسا موجب زیادہ ہوگا ۂ **مد** ۂ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ
عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ○ وہ ہی
کہ اوتارتا ہے اوپر بندے اپنے کے آیتین واضح تو کہ باہر نکالے تمکو اندھیروں سے طرف روشنی کے اور خدا
تمپر بخشنے والا مہربان ہے ۂ **فتح** ۂ وہی ہے جو اوتارتا ہے اپنے بندے پر آیتین صاف کہ نکال لادے
تمکو اندھیروں سے اوجالے مین اور اللہ تمپر نرمی کرتا ہے مہربان ۂ **مو** ۂ خدا تعالے وہ ہے جو بھیجتا
بھیجتا ہے اپنے خاص بندے محمد پر آیتین قرآن کی اسواسطے کہ تو باہر نکالے تمکو اندھیروں کفر کی سے طرف
روشنائی اسلام کے سو یہ اندھیرا اور روشنائی بعد مرنے کے سبکو معلوم ہوگی اور بیشک خدا تعالے تمپر مہربان
ہے الیسہ بخشنے والا مہربانی کرنیوالا ۂ **عہ** ۂ **تفسیر** آیتین یعنے قرآن تو کہ باہر نکالے تمکو یعنے اللہ یا محمد
علیہ الصلوۃ والسلام ساتھ بلانے اپنے کے رؤف بہت رحم کرنیوالا ۂ **مد** ۂ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ
أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ اور کیا ہے تمکو کہ خرچ نہین کرتے راہ خدا مین اور خدا کے لیے ہے پیچھے چھوڑا ہوا سب آسمانوں
اور زمین کے یعنے جو کوئی کہ مرے جو کچھ کہ چھوڑے ملک خدا کی ہوگی پس ساتھ اوسکے بخل کرنا نہایت
ہے واللہ اعلم برابر نہین ہے تم مین سے وہ کہ خرچ کیا پہلے فتح مکہ سے اور لڑا تھا اوسکے کہ ایسا عمل کیا ہو

ابعد فتح مکہ کے وہ جماعت بیچ مرتبہ کے زیادہ بزرگ مین اونسے کہ خرچ کیا بعد فتح مکہ کے اور لڑے اور ہر ایک کو
وعدہ دیا ہے خدا تعالی نے حالت نیک اور خدا خبردار ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو **ف ف** اور تمکو کیا
ہوا ہے کہ خرچ نکروگے اللہ کی راہ مین اور اللہ ہی کو پہونچتا ہے ہر کچھہ آسمانو مین اور زمین مین برابر نہین تم مین
جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگونکا درجہ بڑا ہے اونسے جو خرچ کرین اوس کے پیچھے اور لڑین اور
سبکو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو **ف مو** اور کیا ہے تمکو وہ کہ نہین دیتے
اپنے مال مین سے خدا تعالی کی راہ اور خدا تعالی ہی کو ہے ورثہ یا آسمان و زمین کے رہنے والونکا جو سب
اپنا مال چھوڑکر فنا ہونگے سواے خدا تعالی کے کوئی مالک اور وارث نرہیگا اس باتکو بیچ سمجھو اور خدا تعالی کی راہ
مین خرچ کرو مال برابر نہین تم مین سے اے مسلمانون جسنے دیا خدا تعالی کی راہ مین پہلے فتح مکہ سے اور لڑے
کافرون سے جو اون لوگونکا درجہ بہت بڑا ہے اون لوگون سے جنہون نے دیا خدا تعالی کی راہ مین پیچھے فتح
مکہ کے اور لڑائی کافرونسے اور سب مسلمانونکو وعدہ دیا ہے خدا تعالی نے اچھا اور بہلے باین تفاوت درجون
مین ہے اور خدا تعالی واقف اور خبردار ہے اون چیزون سے جو تم کرتے ہو اے مسلمانون کچھہ ذرہ چھپا ہوا
نہین ہے اوس سے **ف عہ** تفسیر وللہ میراث السموات والارض یعنے وارث ہے اللہ ہر چیز کا کہ آسمان
و زمین مین ہے نہین باقی رہیگا کچھہ لیکے مال وغیرہ سے یعنی کیا غرض ہے تمکو بیچ نخرچ کرنیکے اللہ کی راہ
مین اور جہاد مین ساتھہ رسول اوسکے حالانکہ اللہ مال کا مالک اور وارث ہے کافی ہے اموال کا اور
یہہ نہایت باعث ہے خرچ کرنیکے اللہ کی راہ مین پہر بیان کیا تفاوت درمیان خرچ کرنیوالون کے اور
لئے فرمایا لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل یعنے برابر نہین ہے تم مین سے جسنے خرچ کیا پہلے
فتح مکہ کے اور پہلے عزت اسلام کے اور قوت مسلمانون کے اور پہلے اصل ہونے لوگون کے اللہ کے دین
مین جماعت جماعت اور وہ کہ خرچ کیا بعد فتح کے پس حذف کیا اوسکو اسلیے کہ قول اللہ تعالی من الذین
انفقوا من بعد ولالت کرتا ہے اوسپر اولئک یعنے وہ لوگ کہ خرچ کیا اونہون نے پہلے فتح مکہ کے اور
وہ سابقون اولون ہین مہاجرین اور انصار سے کہا اونکے حق مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لو انفق
احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ اعظم درجۃ الخ یعنے وہ بہت بڑے مرتبہ کے مین اونسے کہ
خرچ کیا بعد فتح کے اور لڑے وکلا الخ یعنے ہر ایک کو دونون فرقون مین سے وعدہ دیا ہے اللہ نے حسنے
یعنے المثوبۃ الحسنی کا اور وہ جنت ہے ساتھہ تفاوت درجات کے کہا ہے بعضون نے کہ نازل ہوئی
ہے یہ آیۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے حق مین اسلیے کہ وہی اول مسلمان ہوئے اور اول انہون ہی نے خرچ
کیا اللہ کی راہ مین اور اسمین دلیل ہے اونکی فضیلت اور مقدم ہونیکی سب پر بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واللہ
بما تعملون خبیر الخ پس جزا دیگا تمکو بقدر اعمال تمہارے کے **ف مد** روایت کیا گیا ہے کہ نزول اس آیت کا بیچ
شان ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اول مسلمان اور اول خرچ کرنیوالے راہ مین وہی تھے حتے کہ تمام مال دیکر
ایک کملی مین رہ گئے تھے ابن عمر سے کہتے ہین کہ تہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے در اونکے پاس ابوبکر
بیٹھے تہے اس حال مین کہ اونپر ایک کملی تھی کہ اوسکو بطور جبہ کے پہنکر ایک کانٹا اپنے سینہ پر لگا لیا تہا یعنی جا

کہنڈی سکے پس اوتری جبرئیل حضرت کے پاس اور کہا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکہتا ہون ابوبکر کو اسحال مین کہ اونپر ایک کملی ہے کہ سینہ پر ایک کانٹا لگا لیا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ خرچ کردیا ہے انہون نے مال اپنا مجپر پہلے فتح مکہ کے کہا جبرئیل نے کہ پس بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کہا دے اوس سے سلام میرا اور کہہ اوس سے کہ آیا راضی ہے تو مجہسے اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر بلاشبہ اللہ عزوجل تجکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے تجہسے کہ آیا راضی ہے تو مجہسے اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس کہا ابوبکر نے کیا غصے ہونگا مین اپنے رب سے بلاشبہ مین اپنے رب سے راضی ہون بلاشبہ مین اپنے رب سے راضی ہون روایت کیا اسکو معالم مین اور روایت کیا اسکو احمد نے اپنی مسند مین پس جسپر کہ خدا تعالے ابتدا اسلام کرے اور رضاجوئی اوسکی کرے اوسکے دشمن رکہنے والونکو کس درجہ کی شقاوت ہوگی نعوذ باللہ منہ **تجر** مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ اور کون ہے وہ کہ قرض دیوے خدا کو قرض دینا نیک پس دوچند کرے اوس قرض کو اوسکے لیے ہے مزدوری بڑی **فتح** کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض پیردہ اوسکو دونا کردے اوسکے واسطے اور اوسکو ملے نیک عزت کا **مو** دے خدا تعالے کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے پہر خدا تعالے دوگنا دیوے اوسکو وہ قرض اوسکا اور واسطے اوسکے بڑا بدلا اور بہت اچھا ہے سو وہ بہشت اور اوسکی نعمتین مین **ع تفسیر** یعنی جو کوئی مال اپنا راہ خدا مین خوشدلی اور اخلاص [illegible] خدا تعالے اوسکو دونا ثواب دیوے دنیا مین [illegible]

تجر [illegible]

[illegible]

[illegible] **مل** يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ [illegible]

الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا [illegible]

تو مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو [illegible] اور داہنی طرف اونکے کہا جاویگا خوشخبری ہے تمکو آج تمہارے لیے [illegible] ہمیشہ رہوگے اونمین یہی ہے مطلب پانی بڑی **فتح** جسدن تو دیکہے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو دوڑتے چلتے ہے اونکی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آج کے دن باغ ہین نیچے بہتی اونکی نہرین سدا رہین اونمین یہہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنے **مو** جسدن دیکہے تو اسے دیکہنے والے مسلمان مردون اور عورتونکو دوڑتی ہے روشنی اونکے ایمان کی آگے آگے اور داہنی طرف اونکے جو بہشت کیطرف جاوین کہیگا فرشتہ اونکو کہ خوشخبری تمکو آج باغونمین جاؤگے جو بہتی ہین نیچے میٹہے اون باغونکے نہرین ہمیشہ رہینگے اون باغون مین مسلمان یہی بڑا مقصود اور مراد پانا ہے **فتح تفسیر** نور اونکا یعنی نور اونکی توحید اور طاعتون کا اور یہہ جو فرمایا آگے اونکے اور داہنی اونکے اسلیے فرمایا کہ نیکونکو یعنے مومنونکو اعمالنامے اونکے انہین دونون طرفون سے ملینگے جیسکہ بدونکو یعنے کافرونکو ملینگے اعمال نامے بائین ہاتہ مین پیچہے

پیٹھون سے پس کیا جاویگا نور دو نو جہتون مین نشانی اونکی اسلیے کہ وہ اپنی نیکیون ہی کے سبب سے سعید ہو
او بسبب اعمال ناموان سفید کے مطلب یاب ہوئی اور منقول ہے کہ نور ہر مومن کا موافق اوسکے عمل کے ہوگا
اور وہی رہبر اوسکا بہشت کی طرف ہوگا پس جس وقت لیجایا جاویگا اونکو طرف جنت کے اور گذرینگے پل صراط پر دوڑینگے
ساتھ اپنے نور کے اور کہینگے اونسے فرشتے بشریکم الیوم الخ یہی ہے مطلب پائی بڑی کہ جسکا دنیا مین وعدہ دیے
جاتے تہے **ترجمہ** یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ
قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ اوسدن کہینگے مرد اور عورتین منافقونکی مسلمانون سے نظر شفقت سے دیکھو طرف
ہمارے تا روشنی لیوین ہم تمہارے نور سے کہا جاویگا کہ پہرو تم پیچہے پیٹھون اپنے کے پس ڈہونڈو روشنی کو یعنی
دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہان کہہ نور کے حاصل کرنیکا نہین ہے واللہ اعلم پس بنائی جاویگی درمیان
اونکے ایک دیوار کہ اوسمین دروازہ ہوگا اندر اوس دیوار کے اوسجگہ رحمت ہے اور باہر اوس دیوار کے اوسکے آگے کی
جانب مین عذاب ہے **فتح** جسدن کہینگے دغاباز مرد اور عورتین ایمان والونکو ہماری راہ دیکھو ہم بہی ساتہ کا لیں
تمہاری روشنی سے کسی نے کہا اولٹے پہر جاؤ پیچہے پہر ڈہونڈ لو روشنی پہر کہڑی کردی اونکی بیچمین ایک دیوار جسکو
ایک دروازہ اوسکے اندر مین مہر ہے اور باہر کیطرف عذاب **موضح** جسدن کہینگے منافق مرد اور عورتین
منافق اون لوگون کو جو ایمان لائے دنیا کی زندگی مین کہ دیکھو ہمکو اور نظر کرو ہماری طرف اور ٹہیرو ذرا
تو لیوین ہم روشنی تمہاری روشنی سے کہا جاویگا اونکو یعنے جواب ملیگا اونکو فرشتے کہینگے یا مومن اونکو
کہ پہر جاکر ڈہونڈو وہان روشنی پیچہے اپنے سے یعنی دنیا مین جاکر روشنی لاؤ جو بغیر وہان سے لائے روشنی
یہان نہین اور یہہ مشکل ہے تب ہی جاویگی درمیان مومنون اور منافقونکے ایک دیوار اونچی قلعہ کی
جو اوس دیوار مین ہونگے دروازے سو اوس دیوار کے اندر مہربانی خدا تعالی کی ہوگی اور باہر اوسکے دکہ اور
خرابی **فائدہ** **تفسیر** انظرونا یعنے انتظار کرو ہمارا یہہ اسلیے کہینگے کہ مومنونکو جلدی لیجایا جاویگا
طرف جنت کے مانند کوندنے بجلی کے اور حمزہ نے اسکو انظرونا پڑہا ہے نظر سے یعنے مہلت دو ہمکو گردانا
اونکے ٹہیرنیکو مہلت دینی اونکے لیے یہانتک کہ لاحق ہون ساتہہ اونکے کہا جاویگا کہ پہرو تم الخ یہہ زجر و
تنبیہ کے لیے کہا جاویگا یعنے کہینگے منافقون سے فرشتے یا مومن کہ پہرو تم طرف موقف کے جہان سے
دیے گئے مین ہم یہہ نور پس ڈہونڈو نور وہان یا پہرو طرف دنیا کے پس ڈہونڈو نور بسبب حاصل کرنے
سبب اونکیکے کہ وہ ایمان ہے اور پس بنائی جاویگی درمیان اونکے یعنے درمیان مومنون اور منافقون
کے ایک دیوار کہ حائل ہوگی درمیان کنارے جنت اور دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ وہ اعراف ہے
اوسمین دروازہ ہوگا جنتیون کے لیے کہ داخل ہونگے اوسمین سے اندر اوس دیوار کے باطن اوسکا اور وہ
کنارہ ہے کہ قریب جنت کے ہوگا اوسجگہہ رحمت ہے یعنے نور ہے یا جنت ہے عذاب ہے یعنے تاریکی یا آگ جہنم
کی **مدارک** ڈہونڈو نور یعنے دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہہ عالم دار عمل نہین ہے اور یہہ قول مومنونکا
یا ملائکہ کا ہوگا وقت گذرنے کے پلصراط سے کہ مومن لپنے نور ایمان مین چلینگے اور منافق تاریکی مین ہونگے

[illegible]

اور جب مومن پیچھے اپنے نظر کرینگے تو روشنی اونکے نور کی منافقون پر پڑیگی اوسوقت منافق مومنون سے
کہینگے اُنظُرُونَا نَقتَبِس مِن نُورِکُم اور جواب ارجعوا وراءکم الخ سنینگے پھر منافق بخیال اسکے کہ نور پیچھے اونکے
ہے مونہہ پیچھے پھیرینگے اوسوقت ایک دیوار درمیان مومنون اور منافقون کے پیدا ہوگی جیسکہ فرمایا فضرب
بینہم [illegible] دیوار درمیان جنت اور دوزخ کے بناوینگے اور وہ درمیان مومنون اور
منافقونکے حائل ہوگی مومن اندر دیوار کے بہشت مین جاوینگے اور منافق باہر اوسکے دوزخ مین رہجاوینگے

ترجمہ ینادونہم الم نکن معکم قالوا بلیٰ ولٰکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم
الامانی حتیٰ جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور ۝ آواز دینگے منافق مسلمانونکو کیا نہین تہے ہم ہمراہ تمہارے
کہینگے مومن ہان تہے ولیکن تمنے بلا مین ڈالا اپنے کو اور انتظار کیا تمنے یعنے مسلمانونکی شکست کا اور شک
لائے تم اور فریفتہ کیا تمکو آرزوؤن نے یہانتک کہ پہنچا حکم خدا کا یعنے اجل اور فریب دیا تمکو بیچ فرمان برداری
خدا کے شیطان فریب دینے والے نے **فائدہ** پکارینگے کیا ہم تہے تمہارے ساتھہ دنیا مین کیون
ولیکن تمنے بلا مین ڈالا اپنے کو [illegible] اور چلے خیالونپر یہانتک کہ آپہنچا حکم اللہ
[illegible] اللہ کے نام سے اوس دغاباز نے **فائدہ** **موضح** پکارینگے منافق مومنونکو اور کہینگے کیا ہم
[illegible] تمہارے ساتھہ نماز اور روزے مین شریک
[illegible] اونہین کہینگے کہ ہان نماز روزے مین تو شریک
[illegible] اپنے کو نفاق سے اور ڈہیل کی تمنے توبہ کرنے مین شک
[illegible] اور دغا دی تمکو تمہاری آرزونے جب
[illegible] کہ یہ پیغمبر سچا ہے یا نہین اور
[illegible] اور دغا دی تمکو اور دہوکا دیا تمکو خدا تعالیٰ سے دغاباز
[illegible] **معالم التفسیر** امانی آرزوئے دراز اور
[illegible] دیکہا تمکو یعنی فریب
[illegible] **مدارک** [illegible] ساتھہ استحقاق
[illegible] ایمان مین اور توبہ مین یا انتظار کیا
[illegible] آنحضرت کی نبوت مین اور اللہ کے وعدون
[illegible] زمانہ کے مومنون پر اور مراد امر اللہ سے موت ہے
[illegible] **تنبیہ** غور کرنا چاہئے کہ کفر اور نفاق اور گناہ نیک
[illegible] مسلمانونکا [illegible] اور آرزو دنیا غلبہ لیا ہے بڑی بلائین ہین اسی لئے ہمارے پیغمبر صاحب صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اخوف ما اتخوف علی امتی الہوےٰ وطول الامل آخر تک ترجمہ اوسکا یہہ ہے
کہ بلا شبہہ بہت خوفناک چیز کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہے یعنے
جو ہین پس پیروی خواہش نفسانی روکتی ہے حق سے اور امید درازگی آرزو کی پس بہلا دیتی ہے آخرت کو دل

یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہے اور یہہ آخرت کوچ کرنیوالے آنیوالے ہی اور ہر ایک کے لیے اون دونون سے تابعدار مین پس اگر کر سکو تم یہہ کہ نہو دنیا کے تابعدارونمین سے تو ہو پس تحقیق تم آج عمل کے گہر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو آخرت کی گہر مین ہو وگے اور عمل کرنیکی گنجایش ہونیکی نہین ۱۲ مشکوٰۃ

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ط هِيَ مَوْلٰىكُمْ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

پس آجکے دن لیا نہین جائیگا تمسے بدلہ اور نہ کافرونسے لیا جاویگا جگہہ تمہاری آگ ہے وہی آگ لائق تمہارے ہے اور بُری بازگشت ہے وہ ۱۲ فتح ہو آج تم سے نہین قبول چہڑوائی دینی اور نہ منکرون سے تم سبکا گہر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور بُری جگہہ جا پہنچے ۱۲ موضح پہر آج نہ لیا جاویگا تم سے ای منافقوا کچہہ بدلے عذاب دینیکے اور نہ کافرون سے لیا جاویگا بدلہ جگہہ تمہاری ای منافقون اور کافرون آگ ہے دوزخ کی یہی آگ دوست اور رفیق تمہاری ہے پر کیا بُری جگہہ ہے وہ پہر جانیکی تمہارے ۱۲ عد

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ کیا وقت نہین پہنچا ہی مسلمانونکو کہ جہکیں وعاجزی کرین دل اونکے وقت یاد کرنے خدا کے اور وقت یاد دلانے اوس چیز کے کہ اتری ہے وحی الہی سے اونہون مانند اونکے کہ دی گئی ہے انکو کتاب پہلے اس سے پس دراز گذری اونپر مدت پس سخت ہوے دل اونکے اور بہت اونسے بدکار ہین ۱۲ فتح کیا وقت نہین آیا ایمان والونکو کہ گڑگڑا دین اونکے دل اسکی یاد سے اور جو اترا سچا دین اور نہ ہون جیسے جنکو کتاب ملی ہے پہلے اس سے پہر لمبی گذری اونپر مدت پہر سخت ہوگئے اونکے دل اور بہت اونمین بے حکم ہین ۱۲ موضح کیا نہین وقت آیا ان لوگونکا جو ایمان لائے مین ظاہر ہین وہ کہ ہو ڈرین اور نرم ہوجاوین دل اونکے خدا تعالی کی یاد کے واسطے اور اوسکے واسطے جو اترا ہے کلام خدا تعالی کا تو اوسمین غور کرکے سمجہین اور نہوین مانند ان لوگون کے جنکو دی ہے کتاب پہلے اس سے جو یہود اور نصاری ہین دلیے نہوین جو پہر دراز گذری اونپر عمر پس سخت ہوے دل اونکے اور بہت لوگ اونمین سے باہر نکل گئے انصاف کی حد سے اور دین کی راہ سے ۱۲ عد

تفسیر آیا ہے کہ مسلمان مکہ مین فقر و فاقہ سے گذران کرتے ہے اور کوشش طاعت مین کرتے جب ہجرت مدینہ مین ہوئی آئی اور مال بہت ہاتہہ لگا تو سبب چین و آرام کے قصور طاعت مین ظہور ہوا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور ابن مسعود رضی سے ہے کہ نہین عرصہ تہا درمیان اسلام ہمارے کے اور درمیان اس آیۃ کے مگر چار برس کا اور ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہہ آیۃ پڑہی گئی آگے اونکے اور اونکے پاس کچہہ لوگ اہل یمامہ کے بیٹہے تہے پس روئے وہ بہت شدت سے پس دیکہا اونکی طرف ابو بکر نے اور کہا ایسے ہی تہے ہم یہانتک کہ سنگدل ہوے اور بقول بعض کے جیسا جو غطبی اور تسلا دہ صحابہ کے بہت ہوا تو یہہ آیۃ اوتری اور بقول کلبی اور مقاتل کے نزول اس آیۃ کا منافقون کے حق مین ہے جبکہ سلمان فارسی رضی سے پوچہا کہ عجائبات توریۃ ہمارے آگے بیان کر اور اس تقدیر پر مراد امنوا سے ساتہہ زبان کے ہونگے یعنے ای وہ لوگون کہ ایمان زبان سے لائی ہو کیا وقت نہین آیا کہ دل تمہارے

سلہ اسطرح کہ مین جانتا دنیا دار اور سامان کو جمع کرتی اور آخرت کی طرف کو نہین جاتے ۱۲
سلہ ...
سلہ ...
فائدہ ...

خاشع اور مومن ہوویں اور مثل اہل کتاب کے مائل دنیا کی طرف اور اعراض کرنیوالے نصیحتوں الٰہی سے
نہوں بسبب طول زمانے کے جو اونپر گذرا ف مطلب یہہ آیۃ نازل ہوئی صحابہ کے حق میں جبکہ بہت خوش طبعی
کرنی لگے آپسمیں اور حق سے مراد قرآن ہے اور اہل کتاب سے مراد یہود و نصارے ہیں پس دراز گذری
مدت یعنی زمانہ درمیان اونکے اور درمیان انبیا اونکے اور سخت ہوئے دل اونکے یعنی نرم نہوے
اللہ کے ذکر کیلیے ف ج نزل ساتھ تخفیف کے نافع اور حفص نے پڑھا ہے اور باقیوں نے نزل تشدید سے
پڑھا ہے اور معنی الذی کے ہے اور ما نزل من الحق سے قرآن ہے اسلیے کہ وہ جامع ہے دونوں امروں
کیلیے یعنی ذکر اور نصیحت کیلیے اور وہ حق ہے کہ اوترا آسمان سے حاصل یہہ کہ ابتدا میں بنی اسرائیل
حق پر تھے اور وہ حق مانع ہوتا تھا شہوات سے اور جب سنتے وہ توریۃ و انجیل تو مانتے اللہ کے حکموں کو اور نرم ہوتے
دل اونکے پھر جب زمانہ بہت گذرا انبیا کی صحبت سے الگ ہوئے تو غالب آئے اونپر سنگدلی اور اختلاف
کرنے لگے اور تحریف وغیرہ دین میں کرنے لگے ویسے تم نہو جاؤ اور بہت اونمیں بدکار ہیں یعنی خارج ہیں
اپنے دین سے چھوڑنیوالے ہیں اون چیزونکو کہ اونکی دو ٹوک اونمیں ہیں یعنی مومن اونمیں سے کم ہیں ف
مطلب تنبیہ اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ علامت سنگدلی کی ہے جو اللہ کی طاعت و ذکر سے غافل
ہو اور دل اوسکا طرف متوجہ نہ ہو سو بندے کو چاہیے کہ اما فعل تمام کے ذکر و طاعت میں مشغول رہے اور
غافل نہو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ مَا یَکْفِیْکَ الْاِسْلَامُ نِعْمَۃً وَاِنَّ مِنَ
الشُّغْلِ یَکْفِیْکَ الطَّاعَۃُ شُغْلًا وَاِنَّ مِنَ الْعِبْرَۃِ یَکْفِیْکَ الْمَوْتُ عِبْرَۃً اور حضرت داود نبی
علیہ السلام سے منقول ہے کہ وَاَمَّا الَّذِیْ فِی الزَّبُوْرِ حَقٌّ عَلَی الْعَاقِلِ اَنْ لَّا یَشْتَغِلَ اِلَّا بِثَلٰثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ
وَمَرَمَّۃٍ لِمَعَاشٍ وَطَلَبِ لَذَّۃٍ بِحَلَالٍ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ
لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ جانو کہ اللہ جلاتا ہے زمین کو بعد مرنے اوسکے بالتحقیق بیان کرتے ہیں ہم واسطے
تمہارے آیتوں کو تاکہ تم سمجھو ف یعنی جان رکھو کہ اللہ جلاتا ہے زمین کو اوسکے مرے پیچھے یعنی کہول
دیتا ہے تمکو پیچھے اوسکے تمکو جو بات ہے ف موت جانو اس بات کو کہ خدا تعالے جلاتا ہے زمین کو پیچھے مرنے
اوسکے یعنی بالکل خشک اور تغیر کیا اوس کے ہوئی ہے اوسکو اگر مردہ ہے تب پھر زندہ کرتا ہے اوسکو مینہ برسا کر
جو ہزاروں طرح کا سبزہ نکلاتا ہے بالتحقیق بیان کیں نشانیاں اپنی قدرت کی تمہارے واسطے
تاکہ تم سمجھو اور عقل سے جانو کہ اسی طرح مردوں کو جلا دیگا قیامت کے دن ایمان لانا چاہیے اسپر
مطلب تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اسکی یہہ ہے کہ اللہ اثر کرتا ہے دلوں میں اور جلاتا ہے
اونکو جیسا کہ جلاتا ہے مینہ زمین کو مثلہ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا
یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ تحقیق مرد خیرات دینے والے اور عورتیں خیرات دینے والیاں اور
جنہوں نے کہ قرض دیا ہے خدا کو قرض نیک دوچند دیا جاویگا اونکو اور اونکے لیے ہے مزدوری کرامیقدر ف
تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہیں مرد اور عورتیں اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح قرض دونی
ملتی ہے اونکو اور اونکو نیک ہے عزت کا ف موت بیشک خیرات کرنیوالے مرد اور عورتیں اور قرض دینے والے

خدا تعالے کو قرض دینا اچھا خوشی سے اور محبت سی دگنا کیا جاویگا اونکے واسطے وہ دیا ہوا قرض اور واسطے
اونکے بہت اچھا بدلہ ہے خاصا بزرگ **ف عہ تفسیر** اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ
الخ کے معنے یہہ ہین کہ جن لوگون نے تصدق کیا اور قرض دیا اللہ کو قرض حسنہ تو وہ تصدق اونکے
لیے بڑہایا جاویگا اور قرض حسن یہہ ہے کہ اللہ دے مال حلال خوشدلی سے اور نیت درست سے مستحق
صدقہ کو اور اجر کریم سے مراد جنت ہے **ف مدہ** وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ
وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ خدا کے اور پیغمبرون اوسکے وہ جماعت وہی ہین صدیق اور شہید
نزدیک پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہے مزدوری اونکی اور نور اونکا اور وہ لوگ کہ کافر ہوے اور
جھوٹ کنا ہمارے آیتون کو وہ جماعت دوزخ والے ہین **ف فتح** اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر
اور سب اوسکے رسولون پر وہی ہین سچے اور ایمان والے اور احوال بتانیوالے اپنے رب کے پاس انکو
ہے اونکا ثواب اور اونکی روشنی اور جو منکر ہوے اور جھٹلائین ہماری باتین وہ ہین دوزخ والے لوگ
ف موضح اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین خدا تعالے پر اور اوسکے بہیجے ہوؤن پر اور نہین کچہہ کسی طرح کا
شک لائے اور وہی سچے ہین اور گواہی دینے والے ہین خدا کی وحدت پر اور رسول کی رسالت پر
نزدیک اپنے پروردگار کے تو واسطے اون لوگون کے ہے بدلہ اونکے ثواب کا موافق اور روشنی ہے اونکے
آگے قیامت مین یا کوثر ہے اور وہ لوگ جو کافر ہوے اور جھوٹ جانا آیاتونکو وہ رہنے والے دوزخ
کے ہین **ف عہ تفسیر** والے یعنی ایمان لانے والے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اللہ کے نزدیک
منزلہ صدیقون اور شہیدون کے ہین اور صدیق وہ ہین کہ سبقت لیگئے طرف تصدیق کے اور شہید
وہ کہ شہید ہوے اللہ کی راہ مین لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ یعنی اونکے لیے مزدوری اور نور انکی مزدوری اور
نور صدیقون اور شہیدون کے حاصل ہونگی **ف مدہ** صدیق بہت سچے اللّٰہ کو جو ہے یہہ جو ہوگا اور بقول بعضے کے
مراد ابوبکر اور علی اور زید اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہم ہین اور شہدا ہی جو
مخلص ہین اور ایک جماعت کے نزدیک والشہداء کلام مستانف ہے عطف نہین اور مراد اون سے
انبیا ہین اپنی امتون پر قیامت کو گواہی ایمان کی دینگے اور یا مراد یہہ ہے کہ اللہ کے انبیا اور
امتون اونکے کو گواہی دینگے اور بقول بعض کے شہدا سے مراد شہید راہ خدا ہین **ف مختصر**
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ
كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ جان رکہو
زندگانی دنیا کی کہیل ہے اور بہول کی ہے اور آرائش ہے اور اپنی تعریف کرنی ہے آپسمین ایک دوسرے
زیادہ چاہنی ہے بیچ مال اور اولاد کے مانند مینہہ کے کہ خوش کرے کہیتی کرنیوالون کو اوگنا اوسکا پہر خشک ہو
زرد دیکہے تو اوسکو پہر ہوجاوے چورہ اور آخرت مین عذاب سخت اور بخشش بہی ہے خدا کی طرف سے

اور خوشنودی ہے اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ کہ باعث فریب کا ہے ف فتح جان رکھو کہ دنیا کا
جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے
کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانونکو اوسکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر
ہو جاتا ہے روندن اور پچھلے گھر مین سخت مار ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا
جینا تو یہی ہے جنس دغا کی ف موضح جانو دنیا سے محبت رکھنے والون کو مقرر دنیا کی زندگانی نرا کھیل ہے
اونکا کام بیحاصل اور ظاہر کا بناؤ اچھا اور بڑائی ہے آپسمین تمکو دنیا کی مال و دولت اور شیخی اور اترانا ہی
بہت مال اور اولاد پر جو تھوڑے دنونمین وہ کھیل جاتا رہتا ہے اور غم خرابی حاصل ہوتی ہے سو اسکی مثال
ایسی ہے کہ جیسی مینہ برستا ہے زمین پر اور سطرح کا سبزہ اور پھول رنگا رنگ اوگتی ہین اور بونیوالیکو خوش
کرتا ہے پھر پیچھے کئی دن کے سوکھتا ہے بہار جاتی رہتی ہے پھر دیکھے تو اے دیکھنے والے اوسی بہار کو زرد مرجھا گئی
ہوئی پھر بعد زردی کے ٹوٹ کر چورہ اور خراب ہوتی ہے ایسا ہی حال دنیا کے مال کا ہے پھر جو کوئی اوسکی
محبت اور جمع کر نمین رہیگا تو اوسی فنا ہے اور آخرتمین جمع کرنیوالیکو بڑا عذاب ہے گا اور جو کوئی مال دنیا کا جمع
نکریگا اور خدا تعالے کی راہ مین خرچ اور صبر اوسپر کریگا اوسی بخشش خدا تعالی کی ہوگی اور خوش ہوگا اوس سے خدا تعالی اور
نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر جنس دغا کی اور دھوکے کی جو دیکھنے مین اچھی اور دراصل خراب اور نکمی ع تفسیر
کھیل ہے مانند کھیل لڑکونکی اور تماشا ہے مانند تماشے جوانونکی اور بناؤ ہے مانند بناؤ عورتونکی اور بڑائیان کرنی جیسے بڑائی کیا
کرتے مین لوگ ہم عصر اور بہتات ڈھونڈنی مانند بہتات ڈھونڈنی دہقانونکی مال اور اولاد کی یعنے فخر کرتے ہین آپسمین
مال اور اولاد پر مانند مینہ کی الخ مشابہت دی حال دنیا کو اور جلدی فنا ہوجانی اوسکیکو باوجود کم نفعی
اوسکیکے ساتھ سبزیکے کہ اگا وے اوسکو مینہ پھر قائم اور قوی ہو اور خوش ہون اوس سے کافر منکر اللہ
کی نعمت کی جو دیتا ہے اللہ اونکو بسبب مینہ اور اگانیکی پھر بھیجی اللہ اوسپر آفت پس خشک ہو وہ سبزہ اور
زرد اور ہو جاوے چورا اونکی سزا کے لیے بسبب منکر ہونے اونکیکے جیسا کہ معاملہ کیا باغ والونکی ساتھ اور
بعضون نے کہا کہ کفار سے مراد کسان مین اور آخرت مین عذاب سخت ہی یعنے کافرونکو اور بخشش اور خوشنودی
ہی مومنون کیلیے یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین نہین ہین مگر امور حقیر و ذلیل کہ وہ کھیل ہے اور تماشا
اور بناؤ اور آپسمین فخر کرنا اور بہتات ڈھونڈنی مال و اولاد مین اور آخرت مین نہین ہین مگر امور بڑے
اور بھاری کہ وہ عذاب شدید ہے اور بخشش اور رضامندی اللہ حمید کیطرف سے اور نہین ہے زندگانی دنیا
کی مگر فائدہ دنیا کا کہ باعث فریب کا ہے یعنے اوسکے لیے کہ رغبت کرے طرف دنیا کے اور اعتماد کرے اوسپر
کہا ذوالنون نے کہ اے جماعت مریدونکی نہ طلب کرو دنیا کو اور اگر طلب بھی کرو اوسکو تو نہ دوست رکھو اوسکو
اسلیے کہ زاد یعنے توشہ راہ آخرت اوس سے لینا ہوتا ہے اور رہنا اوسکے غیر مین ہے اور جب کہ حقارت بیان
کی اللہ تعالے نے دنیا کی اور ناچیز بیان کیا دنیا کے امر کو اور بڑائی بیان کی امر آخرت کی تو رغبت دلائی اپنے
بندونکو اوپر جلدی کرنیکے طرف پہنچنے اوسچیز کے کہ وعدہ کیا ہے امر آخرت سے کہ وہ مغفرت ہے نجات دینے والے
عذاب شدید سے اور مطلب پانی ساتھ داخل ہونے جنت کے ساتھ قول اپنے کے سابقوا الی مغفرۃ الخ مدا

زیادہ طلبی مال و اولاد مین یعنے مال وغیرہ جلدی زوال پذیر اور غافل کرنیوالے اللہ اور آخرۃ سے اور موجب محرومی
اور عذاب کے ہین مانند مینہ کے یعنے جیسیکہ مینہ برسنے سے اوگتی چیزین زمین سے اوگتی ہین اور پھر تھوڑے
زمانے مین خشک و شکستہ ہوجاتے ہین ایسیہی تازگی دنیا کی جلدی جاتی رہتی ہے اور کچھہ پائدار نہین ہے
اوس پر مغرور ہو کر آخرت سے اور توجہ لے اللہ سے غافل نہونا چاہیے اور آخرت مین عذاب سخت ہے الخ یعنے
عذاب ہے دین کے دشمنون کے لیے اور مغفرت دوستون کے لیے اسلیے کہ دشمنون نے تمام عمر اپنی طلب
دنیا مین اور اعراض مین خدا سے گذرانی ہے اور دوستون نے تمام عمر اپنی بیچ طلب آخرت اور توجہ الی اللہ کے
اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ ہے کہ باعث فریب ہے یعنے اگر دنیا کا رہنے والا متوجہ طرف اللہ اور
آخرت کے نہو والا فریعۃ الآخرۃ ہے ﴿ ترجمہ ﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝ جلدی کرو طرف بخشش کے جانب خدا سے اور طرف بہشت کے کہ چوڑاؤ اوسکا مانند چوڑاؤ آسمان
و زمین کے ہے طیار کی گئی اون لوگونکے لیے کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور اوسکے پیغمبرون پر یہہ ہے فضل خدا
کا دیتا ہے اوسکو جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے ﴿ ف ﴾ دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور
بہشت کو جسکا پھیلاؤ ہے جیسے پھیلاؤ آسمان و زمین کا رکھی ہے واسطے اونکے جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے +
رسولون پر یہہ بڑائی اللہ کی ہے دیوے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ﴿ مو ﴾ بڑہو لوگو اور دوڑو اپنے پروردگار
کی مہربانی کے طرف اور اوسکے بخشش کیطرف یعنے جن کامونسے خدا تعالی کی بخشش اور مہربانی ہے اون
کامونکے کرنے مین جلدی کرو سستی نکرو تو جاؤ گے بہشت مین جسکی چوڑان مانند چوڑان آسمان و زمین
کے ہے پھر ایسی چوڑی بہشت طیار کی ہوئی ہے واسطے اون لوگونکے جو ایمان لائے مین خدا تعالے اور
اوسکے بھیجے ہوون پر یہہ بہشت مین آنا فضل خدا تعالے کا ہے دیتا ہے جسے چاہے اور خدا تعالے صاحب
ہے اور مالک بہت بڑے فضل کا ﴿ ع ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ جلدی کرو یعنے ساتہہ اعمال صالحہ کے مانند چوڑاؤ
آسمان و زمین کے ہے کہا ساتہی نے مانند چوڑاؤ ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے ہے اگر ملایا جاوے
ایک اونکا ساتہہ دوسرے کے اور ذکر کیا عرض نہ طول اسلیے کہ جس چیز مین عرض و طول ہوتا ہے تو بلا شبہ
عرض بہت کم ہوتا ہے طول سے پس جب بیان کیا اوسکے عرض کو فراخ تو معلوم ہوا اوس سے طول
اوسکا بہت فراخ یا مراد ہے عرض سے فراخی اور اس سے رد ہوا قول اوسکا کہ کہتا ہے بہشت چوتھے آسمان
پر ہے اسلیے کہ جب وہ ایک آسمان مین ہوئی ساتوین آسمانون سے تو نہین ہوئی آسمانون اور زمینون
کے چوڑاؤ برابر طیار کی گئی الخ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنت پیدا ہو چکی ہے یہہ ہے یعنے جو کہ وعدہ کی گئی
ہے مغفرۃ اور جنت فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسے چاہے کہ وہ مومن ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ نہین
داخل ہوگا کوئی جنت مین مگر اللہ کے فضل سے پھر بیان کیا کہ جو چیز ہوتی ہے اللہ ہی کے قضا و قدر
سے ہوتی ہے ساتہہ قول اپنے کے ما اصاب من مصیبۃ الخ ﴿ ملخص ﴾ ﴿ ترجمہ ﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا

ط وقیل سارعوا مسارعۃ المسابقین لاقرانہم فی المضمار ۱۲ م
ع وقیل فی الارض فی موضع الجر ای لما اصاب من مصیبۃ ثابتۃ فی الارض قولہ الا فی کتاب ای اللوح وہو فی موضع الحال اسے مکتوبا فی اللوح قولہ من قبل ان نبرأہا ای من قبل ان نخلق الانفس ۱۲ مسلک

تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتٰکم واللہ لا یحب کل مختال فخور ۝ الذین یبخلون ویامرون الناس
بالبخل ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ۝ نہ پہنچے کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہاری جانون مین
مگر کہ لکھی گئی ہے ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو تحقیق یہہ کام خدا پر آسان ہے
خبر دی مینے تا غم نکہاؤ اوسچیز پر کہ گئی تمہارے ہاتہہ سے اور تو خوش نہوؤ ساتہہ اوسچیز کے کہ عطا کی تمکو اور
خدا تعالے دوست نہین رکہتا ہے ہر تکبر کرنیوالے اپنے تعریف کرنیوالیکو ۝ **ف ۱** ۂ کوئی آفت نہین پڑے ملک
مین نہ آپ تم مین جو نہین لکہی ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہہ
اللہ پر آسان ہے تا تم غم نکہایا کرو اوسپر جو ہاتہہ نہ آیا اور نہ ریجہا کرو اوسپر جو تمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا ہے
ہر اترانے بڑائی مارنیکو جو آپ ندین اور سکہاوین لوگونکو ندینا اور جو کوئی موہنہ موڑے اللہ آپ ہی ہے بے پروا
سب خوبیون سراہا ۝ **ف ۲** ۂ نہین پہنچتی کوئی کسیطرح کی مصیبت اور آفت ملک مین جیسے کال اور آفتین
کہیتی اور میلون کی لوٹ یا چوری ڈاکا اور نہ بیچ بدنونکے تمہارے جیسے بیماری یا محتاجی مفلسی کی یا غم اولاد
اور عزیزونکی مرگ کی مگر لکہا ہوا ہے بیچ لوح محفوظ کے پہلے اون مصیبتون کے پیدا ہونے سے یعنے جو مصیبت
کسی طرحکی کسی پر آتی ہے تو اوس سے پہلے روز خدا تعالے نے لوح محفوظ مین لکہا ہے اوسیکے موافق
ہوتا ہے جہان مین بغیر تقدیر کچہہ نہین ہوتا بیشک یہہ لکہنا پہلے روز اور ظاہر ہونا اوسکا اپنے وقت پر خدا
تعالے پر آسان ہے اوسپر کوئی کام مشکل نہین اور یہہ بات تمہین اسواسطے کہی تو تم غم نکہاؤ اوپر اوسکے
جو چیز کہ جاتی رہے تم سے جیسے مال کا نقصان ہوا یا عزیز دوست یا ناتے دار یا اولاد فوت ہو یا بیمار ہو
تم تو جانو کہ خدا تعالے کی تقدیر سے یہہ ہوا اور خوشی نہو اور شیخی بڑائی اپنی نجانو اوسچیز سے جو دی ہے تمہین
جیسے مال دولت حسن اور فوج لشکر ایسی چیزونکو نہ سمجہو کہ ہمیشہ رہینگی اور خدا تعالے دوست نہین رکہتا ایسی
شیخی کرنے اترانے والیکو وہ لوگ جو آپ بخیلی کرتے ہین اور لوگونکو بخیلی سکہاتے ہین یعنے نہ آپ خیرات
کرتے اور لوگونکو خیرات کرنیسے منع کرتے ہین اور جو کوئی موہنہ پہیرے نیک کام و خیرات سے تو پہر بیشک
خدا تعالے بے پروا ہے تعریف کیا گیا ہے سب خوبیون بڑائیون کے ساتہہ ۝ **ع** ۂ **تفسیر** خدا تعالے
پر آسان ہے اگرچہ لوگونپر دشوار ہے اور خوشی نہو دیئے جیسے خوش ہوتے ہین متکبر فخر کرنیوالے اتراتے
ساتہہ اوسچیز کے کہ دی تمکو یعنے جب جانا کہ ہر چیز مقدر لکہی ہوئی ہے نزدیک اللہ تعالے کے تو نہین غمگین
ہووے کسی چیز کے جاتے رہنے پر اور نہین خوش ہووے آنیوالی چیز پر اسلیے کہ جو جانیگا کہ جو چیز گم ہوئی
بحسب تقدیر کے گم ہوئی تو دل کو صبر آجاویگا اور اسیطرح جو جانیگا کہ بعضی بہلائی جو پہنچی مجکو ضرور تہا
کہ نہین فوت ہوتی بہر حال تو نہین بہت خوش ہوگا اور اترانیکا نہین وقت پہنچنے اوسکے اور ایسا کوئی
نہین ہے کہ خوش نہین ہوتا وقت منفعت پہنچنے کے اور غمگین نہین ہوتا وقت مضرت پہنچنے کے ولیکن
لائق یہہ ہے کہ ہو خوشی پر شکر اور غم پر صبر مراد غم سے کہ ہو اوس سے جزع فزع جو خلاف صبر کے ہے
اور بُری وہ خوشی ہے کہ ہو اوس سے اترانا سرکشی مین ڈالنے والا غافل کرنے والا شکر سے اور خدا تعالی
دوست نہین رکہتا الخ اسلیے کہ جو خوش ہوگا دنیا کے نصیبے پر اور پہولیگا اپنے نفس مین اترا ویگا اور تکبر کریگا

لوگون پر اَلَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ خبر ہے مبتدا محذوف کی یا بدل ہے کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ سے گویا یون فرمایا اللہ تعالے
نے کہ نہین دوست رکھتا اونکو کہ بخل کرتے ہین مراد یہہ ہے کہ وہ لوگ جو خوش ہوتے ہین ازراہ تکبر کے جب دی جاتی
ہین مال اور نصیب دنیا کا پس مغرور کرتا ہے وہ اونکو اور بخیل کر دیتا ہے اللہ کے حقوق سے کہ زکوۃ وغیرہ
بھی نہین دیتے وَیَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ یعنے رغبت دلاتے ہین اپنے غیر ونکو بخل کرنے پر وَمَنۡ یَّتَوَلَّ
اور جو کوئی موہنہ موڑتا ہے خرچ کرنے سے اور اللہ کے حکمون سے اور ممنوعات کرتا ہے کہ وہ غم کرتا ہے
فوت ہونیوالی چیز ونپر اور اتراتا ہے مال و دولت پر فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ یعنے بلاشبہ اللہ بے پروا ہے سب
مخلوقات سے پس ایسے شخص مذکور سے کیون نہ بے پروا ہو اَلۡحَمِیۡدُ تعریف کیا گیا ہے اپنے افعال مین مثل
بے نیاز یعنے بے پروا ہے کہ نہ ایمان لانا اور نہ خرچ کرنا کسیکا اوسکو ضرر نہین کرتا ضرر نہ خرچ کرنیکا اور
کفر کا بخیل اور کافر پر ہے **فائدہ تنبیہ** اس آیۃ شریفہ سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر مصیبت پر صبر کرے
اور ہر نعمت پر شکر کرے نہ مصیبت پر جزع فزع کرے اور نہ نعمت کے ملنے پر اترا دے جانے کہ جو کچھہ ہوتا
ہے پہلے ہی مقدر ہو چکا ہے وہی ظہور مین آتا ہے پس اس وعدے ثواب کے بہت ہین فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے عَجَبًا لِاَمۡرِ الۡمُؤۡمِنِ اِنَّ اَمۡرَہٗ کُلَّہٗ خَیۡرٌ آخر تک یعنے عجب حال ہے مومن کا کہ بلاشبہ
کام بہتر ہین اوسکے لیے اور نہین ہے یہہ کسیکے لیے مگر مومن ہی کے لیے ہر اگر پہنچے اوسکو خوشی شکر کرے پس
ہووے شکر بہتر اوسکے لیے اور اگر پہنچے اوسکو ضرر صبر کرے پس ہووے صبر بہتر اوسکے لیے اور فرمایا اَلۡمُؤۡمِنُ
الۡقَوِیُّ خَیۡرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِ الضَّعِیۡفِ الخ یعنے مومن قوی بہتر ہے اور بہت پیارا ہے اللہ
تعالے کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین بھلائی ہے حرص کر او چیز پر کہ نفع دے تجکو
یعنے امر دین پر اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تہک عمل خیر سے اور اگر پہنچے تجکو کچھہ مصیبت پس مت کہہ اگر
تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا کیا اسلیے کہ لفظ لو یعنے اگر
کا کھولتا ہے عمل شیطان کا **ف** اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلزَّہَادَۃُ فِی الدُّنۡیَا لَیۡسَتۡ بِتَحۡرِیۡمِ الۡحَلَالِ
الخ یعنے بے رغبتی دنیا مین نہین ساتھہ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھہ ضائع کرنے مال کے ولیکن بے رغبتی
دنیا مین یہہ ہے کہ نہووے تو ساتھہ اوس چیز کے کہ تیرے ہاتھہ مین ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا او چیز سے کہ اللہ کے
ہاتھہ مین ہے اور یہہ ہے کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب بسبب اوسکی کہ اگر نہ پہنچے تجکو **ف** کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہ تہا مین پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یَا غُلَامُ اِحۡفَظِ اللّٰہَ یَحۡفَظۡکَ الخ یعنے اے
لڑکے نگاہ رکھہ حق اللہ تعالے کا محفوظ رکھیگا تجکو اللہ تعالے یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکھہ
اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے **ف** اور جب مانگے تو تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد
مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین
نفع دینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب تیرے ضرر پہنچانے پر
ساتھہ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہنچاوینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اوٹھائی
گئے قلم اور خشک ہو گئے صحیفے **ف** اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مِنۡ سَعَادَۃِ ابۡنِ اٰدَمَ رِضَاہُ

بما قضی اللہ لہ یعنے نیک بختی ابن آدم کے سے ہی راضی ہونا ساتھہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے اوسکے
لیے اور بدبختی ابن آدم کی سے ہی چھوڑنا اوسکا خیر چاہنے کو اللہ سے اور بدبختی ابن آدم کی سے ہی غصے ہونا اوسکا
ساتھہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے اوسکے لیے رواہ مشکوٰۃ کیا خوب کہا ہے ایک بزرگ نے
کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے چار چیزے باہر نہین ہین نعمت ہے یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس
بندیکو نعمت پر شکر کرنا چاہیئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اللہ کیطرف سے جانے اور معصیت مین توبہ
کرنی چاہیئے رواہ فخر اور یہہ بھی اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تکبر و فخر اور بخل نکرنا چاہیئے چنانچہ حدیث شریف
مین برائی ان خصلتونکی بہت آئی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یدخل الجنۃ من کان فی
قلبہ مثقال ذرۃ من کبر الخ یعنے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دلمین برابر ذرہ
کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی دوست رکھتا ہے یہہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچھے اور
جوتی اوسکی اچھی فرمایا آپ نے اللہ زینت والا ہے دوست رکھتا ہے زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہے
اور حقیر جاننا لوگونکا ہے اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتی کی کہ وہ ہر ضعیف و حقیر ہے اگر قسم کہا بیٹھے اللہ
پر تو البتہ سچ کرے اللہ اوسکو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخی کی کہ وہ ہر جھگڑالو اترانا تکبر کرنیوالا ہے اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری الخ یعنے بزرگی ذاتی
چادر میری ہے اور بزرگی صفاتی ازار میری ہے پس جو چھینی مجھسے ایک بھی ان مین سے داخل کرونگا اوسکو
آگ جہنم مین رواہ اور فرمایا ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہے اپنی نفس کو یہان تلک کہ لکھا جاتا ہے متکبرون مین اور
فرمایا اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند چیونٹیونکے دن قیامت کے آدمیونکی صورت مین ڈھانکیگی اونکو
خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قید خانہ کے کہ دوزخ مین ہے نام ہے اوسکا بولس غالب ہوگی
اونپر آگ آگونکی پلائی جاوینگے عصارہ دوزخیونکے سے کہ لہو پیپ ہو دوزخیونکا ہے اور فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال الخ یعنے برا بندہ ہی وہ بندہ
اپنے کو اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ قہر کیا لوگونپر اور
حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا جبار اعلی کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا امور دین سے اور مشغول ہوا بیفائدہ
باتونمین اور بھول گیا قبر ان اور بوسیدگی کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑھ گیا
اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا ساتھہ عمل آخرت کے برا بندہ
ہے وہ بندہ کہ فریب دیتا ہے اہل دین کو ساتھہ شبہات کے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع لیجاتی ہے اوسکو
اہل دنیا کے دروازے پر برا بندہ ہے وہ بندہ کہ حرص رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہے اوسکو رواہ اور
کہا حضرت عمر نے اسحال مین کہ وہ منبر پر تھے یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ الخ یعنے اے لوگون تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کی رضامندی کے لیے بلند
کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے اور لوگونکی آنکھونمین بڑا ہے اور جو کوئی تکبر کرے

پست کرتا ہے اوسکی قدر اللہ پس وہ لوگونکی آنکھون مین حقیر ہے اور اپنے دل مین بڑا ہے یہانتک کہ البتہ
وہ خوار ہوتا ہے لوگون کے نزدیک کتّے سے زیادہ یا فرمایا سُور سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ الخ یعنے تین چیزین نجات
دینے والین ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والین ہین آخرت مین پس ایسی نجات
دینے والی چیزین پس تقوے اللہ کا ہے باطن وظاہر مین ف۱ اور بات سچ خوشی
اور ناخوشی مین ف۲ اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور ایسی ہلاک کرنیوالی
چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ف۳ اور بخل اطاعت
کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھہ نفس اپنے کے ف۴ اور یہہ خصلت بہت بری ہے تینون خصلتون
مین ۱۲ مشکوۃ حضرت شیخ سعدی تکبر کی مذمت مین فرماتے ہین ف۵ تکبر مکن زینہار ای پسر
کہ روزی زدستش برآئی بسر + تکبر زدانا بود ناپسند + عزیب آید ایمعنی از ہوشمند + تکبر بود عادت
جاہلان + تکبر نیاید زصاحبدلان + تکبر عزازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد + کسی را کہ خصلت
تکبر بود + سرش پر غرور از تصور بود + تکبر بود مایۂ مدبری + تکبر بود اصل بدگوہری + اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مَامِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ الخ یعنے نہین کوئی دن کہ صبح
کرتے ہین اوسمین بندے مگر دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک اونکا یا اللہ دے تو خرچ کرنیوالیکو
عوض اور کہتا ہے دوسرا یا اللہ دے تو ممسک کو تلف ۱۲ اور فرمایا اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ الخ یعنے سخی
قریب ہے اللہ تعالے سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے
اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے دوزخ سے اور البتہ جاہل سخی بہت محبوب
ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے اور فرمایا خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ الخ یعنے دو خصلتین نہین جمع
ہوتین مومن کامل مین ایک بخل اور دوسرے بدخلقی ۱۲ اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الخ یعنے نہین داخل
ہوگا بہشت مین یعنے اول بار فسادی اور نہ بخیل اور نہ احسان رکہنے والا یعنے دیکر جو احسان جتاوے
۱۲ مشکوۃ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہین ف۶ بخیل ارچہ باشد تونگر بمال + بخواری چو مفلس خورد
گوشمال + سخیان زاموال برمیخورند + بخیلان غم سیم و زر میخورند + لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ تحقیق بہیجے ہمنے پیغمبر اپنے ساتہہ
نشانیون ... واضح کے اور اوتاری ہمنے ہمراہ اونکے کتاب اور ترازو تا عمل کرین لوگ ساتہہ انصاف
کے اور اوتارا ہمنے لوہے کو بسبب اوسکے جنگ سخت ہے اور منفعتین اور ہین لوگون کے لیے اور تو کہ جانے
خدا اوسکو کہ مدد کرے خدا کی غائبانہ اور اوسکے رسولون کی تحقیق خدا توانا غالب ہے ۱۲ فتح ۱۲ یعنے
بہیجے ہمنے اپنے رسول نشانیان دیکر اور اوتاری اونکے ساتہہ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدہے رہین انصاف
پر اور ہمنے اوتارا لوہا اوسمین سخت لڑائی ہے اور لوگونکے کام چلتے ہین اور تا معلوم کرے اللہ کون مدد

ف۱ یعنے ظاہر کرنے لوگون کے اور خالی ہونا باطن ۔۔۔ کا ۔۔۔ ۱۲ ق ف۲ یعنے ۔۔۔ اوسکی تعریف کرنے ۔۔۔ ہم نکرے ہر حال ۔۔۔ ۱۲ ق ف۳ یعنے اطاعت کرے اوسکی ۔۔۔ اطاعت اوسکی ۔۔۔ ف۴ یعنے ۔۔۔ ۱۲ ق ف۵ ۔۔۔ ف۶ ۔۔۔ ۱۲ سید

کرتا ہے اوسکی اور اوسکے رسولونکی بے دیکھی بیشک اللہ زور آور ہے زبردست موضح بیشک ہمنے
بہیجا اپنے پیغمبرونکو ساتھہ نشانیون اور معجزون کے اور اوتاری ہمنے اون پیغمبرون کے ساتھہ کتاب اور
ترازو تو قائم رہین لوگ انصاف پر سبب کتاب اور ترازو کے اور نیچے بہیجا ہمنے لوہا جو لوہے مین سے لڑائیکا
اسباب سخت زور آور طیار ہوتا ہے جو ہتیار سب او سے بنتے ہین اور فائدہ ہے لوگونکو اوس سے بہت
طرحکا دشمن کے مارنیکا ہی اور دشمن سے بچنے کا بہی جیسے خود اور زرہ اور سوداگری اور لوہا بہیجا ہتیارون
کے بنانیکو اسواسطے کہ تو جانے اور آزماوے خدا تعالے لکون مدد اور ہمراہی کرتا ہے اوسکے دین کی اور اوسکے
پیغمبرون کی بغیر دیکھے ہوے بیشک خدا تعالے دین کے دشمنون پر بڑا زور آور غالب قوت رکہنے والا ہے
ع تفسیر مراد رسل سے ملائکہ ہین کہ انبیاء کے پاس بہیجے ساتھہ دلیلون اور معجزون کے اور
اوتاری ہمنے ساتھہ اونکے کتاب یعنے وحی اور بعضون نے کہا کہ رسل سے مراد ہی انبیاء اور رسول ہین
اور اول قول اولی ہے کیونکہ فرمایا معہم یعنے ساتھہ اونکے اسلیے کہ انبیاء پر کتابین اوترین ہین نہ ساتھہ
اونکے اور ترازو منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے ساتھہ ترازو کے اور دی نوح علیہ السلام
اور کہا کہ حکم کر اپنے قوم کو کہ تولین اس سے لیقوم الناس تو کہ معاملہ کرین آپسمین لین دین مین بالقسط
یعنے ساتھہ عدل کے اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر اور اوتارا ہمنے لوہے کو کہا ہے بعضون نے کہ اوتری
آدم علیہ السلام جنت سے پانچ چیزین لوہیکی ساتھہ انکے اہرن اور سندان اور کدال اور ہتوڑا اور سوئی
اور بعضون نے کہا کہ اونکے ساتھہ پہاوڑا اور ملیچہ ہی تہا اور حسن بصری سے منقول ہے کہ انزلنا الحدید
بمعنے خلقناہ کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہیکو اور بعضون نے کہا یہہ معنی ہین کہ نکالا ہمنے لوہیکو کانونمین
سے اور منافع ہین الخ کہ اکثر چیزین لوہیکی اوزارون سے بنتے ہین اور اکثر چیزون مین لوہا لگتا
ہے اور تو کہ جانے خدا الخ یعنے تاکہ معلوم کرے خدا تعالے کہ کون مدد کرتا ہے اللہ کی اور اوسکے رسول
کی ساتھہ بنانے تلوارون اور نیزون اور تمام ہتیار ونکو واسطے جہاد کرنیکو دشمنان دین سے بالغیب یعنی دنیا میں پوشیدہ
اللہ کو نسے دنیا مین کہا ابن عباس نے ینصرونہ ولا یبصرونہ یعنی مدد کرین اللہ کی اسحالمین کہ نہ دیکہین اوسکو تو انا ہی کہ دفع کرتا ہی اپنی قوت سے خوف
کافرون کا غالب ہی کہ اپنی عزت سے دین کے مددگارونکا رعب و دبدبہ ظاہر کرتا ہے اور مناسبت
درمیان ان تین چیزون کے یہہ ہے کہ کتاب قانون شریعت ہے اور دستور احکام دینیہ کی بیان
کرتی ہے راہین ہدایت اور عہدونکی اور متضمن ہے تمام احکام اور حدود کو اور حکم کرتی ہے عدل احسان
کا اور منع کرتی ہے بغاوت و سرکشی سے اور ہونا عدل کا اور بچنا ظلم سے ہوتا ہے ساتھہ ایسے آلہ کی کہ واقع
ہوتا ہے بسبب اوسکے معاملہ آپسکے لین دین کا اور حاصل ہوتا ہے بسبب اوسکے عدل و مساوات آپسکی
اور وہ ترازو ہے اور یہہ بہی معلوم ہے کہ کتاب جامع اللہ تعالے کی حکمونکی اور آلہ کہ موضوع ہے واسطے
برابر ہونے معاملہ آپسکے سوا اسکے نہین کہ لگاتے ہین سبکو اپنے اتباع پر ساتھہ تلوار کے کہ جو حجت اللہ کی
ہے منکرون کے لیے اور وہ تلوار لوہیکی بنتی ہے کہ جسکو وصف کیا ساتھہ باس شدید کے یعنے قتال کے
ملج اوتاری ہمنے ساتھہ اونکے کتاب اور ترازو کہا ہے علمانے کہ اوتارنا میزان کا حضرت نوح علیہ السلام

کے عہد مین ہوا اور بقول بعض کے مراد حکم کرنا ساتہہ عدل کے ہے اسمین اور اوتارا ہمنے لوہیکو اترلنا یہان
بمعنے انشا کرنا کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہے کو اور باس شدید یہہ ہے کہ اوس سے آلات حرب کے بناوین اور دشمن
سے محفوظ رہین اور لڑائی مین کام آوین اور منافع لوہے کے بیشمار اور ظاہر ہین کہ کوئی صنعت بدون لوہے
کے اوزار کے تمام نہین ہوتے اور مراد یعلم سے دیکھنا ہے بلکہ متمیز کرنا لوگونمین اوسکو کہ مدد دین کی اور رسولونکی
کرے لوہیکی ہتیارون سے درحالیکہ خدا کو اور آخرت کو نہین دیکہا بلکہ ایمان لانیوالا بالغیب ہے ۱۲ ع

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ

اور تحقیق بہیجا ہمنے نوح کو اور ابراہیم اور رکہی ہمنے اونکے اولادمین پیغمبری اور کتاب پس بعض اونکی راہ پایا ہے
اور بہت اونمین سے بدکار ہین ۱۲ **فتح** ۱۲ اور ہمنے بہیجی نوح اور ابراہیم اور رکہی دونون کے اولاد مین
پیغمبری اور کتاب پہر کوئی اونمین راہ پر ہے اور بہت اونمین بحکم ہین ۱۲ **مو** ۱۲ اور بیشک ہمنی بہیجا نوح
نبی کو اور ابراہیم نبی کو اور رکہی ہمنے دونون کی اولادمین پیغمبری جو اون دونون کی اولاد سے بہت پیغمبر
پیدا ہوے اور دی اون پیغمبرونکو کتاب پہر اونکی امت مین سے تہوڑی راہ دین اسلام کے پانیوالے ہوے
اور بہت اونکی امت مین سے باہر نکل گئے حکم سے پیغمبرونکے اور کتاب کے جونکا انہون نے سو کا دہوکا ۱۲ **ع**
تفسیر خاص نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ دونون باپ ہین انبیا علیہم السلام
کے اور کتاب سے وحی مراد ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ کتاب سے مراد ہے لکہنا ساتہہ قلم کے فمنہم یعنے
اونکی ذریت مین سے یا امت مین ۱۲ **مدارک** کتاب یعنے چارون کتابین توراۃ اور انجیل اور زبور
اور قرآن پس یہہ کتابین ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو ملین ۱۲ **ج** ۱۲ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ

ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ پہر پیچہے ہمنے بہیجے اونکے پیغمبر اپنے اور پیچہے سے لائے ہم عیسی بیٹے
مریم کو اور دی ہمنے اوسکو انجیل اور رکہی ہمنے اوسکے تابعدارونکے دلمین مہربانی اور بخشایش اور گوشہ نشینی
کہ آپ پیدا کیا تہا اوسکو ہمنے فرض نہین کی تہی اونپر لیکن اختراع کی واسطے طلب کرنی خوشنودی خدا
کے پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت کرنے اوسکیکی پس عطا کی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مزدوری اونکی اور بہت اونمین سے بدکار ہین ۱۲ **فتح** ۱۲ پہر پیچہے پیچہے بہیجے ہمنے اونکے
پیچہاڑی پر اپنے رسول اور پیچہے بہیجا عیسی مریم کا بیٹا اور اوسکو دی انجیل اور رکہے اوسکے ساتہہ چلنے والونکے
دل مین نرمی اور مہر اور ایک دنیا چہوڑنا اونہون نے بنا نکالا ہمنے اونپر نہ لکہا تہا مگر چاہنے کو رضامندی
اللہ کی پہر نہ نباہا اوسکو جیسا چاہیئے نباہنا پہر دی ہمنے اونکو جو ایمان دار تہے اونکا نیگ اور بہت اونمین
بے حکم ہین ۱۲ **موضح** ۱۲ پہر پیچہے سے لائے ہم اوپر نشانیون اونکے چلین اون پیغمبرون کے اپنے رسولونکو جیسے
حضرت نوح کے پیچہے حضرت ہود اور حضرت صالح نبی پیدا ہوئے اور بعد حضرت ابراہیم کے حضرت اسحق
اور اسمعیل اور یعقوب اور اونکی اولاد اور اون سبکے پیچہے لائے ہم عیسی بیٹے مریم کو اور دی ہمنے عیسی نبی کو کتاب انجیل

ک یقال کتب کتابا وکتابۃ ۱۲ **مدارک** علیہم ذکر الارسال و المرسلین ۱۲ **فتح** پہر فقیری اور تارک دنیا بنا نصاری نے رہبانیت نکالی جنگل مین تکیہ بنا کر بیٹھے ... عبادت مین رہنے خلق سے ... جب ایک دنیا کا ... دنیا چاہی ...

اور ڈالی ہمنے دلونمین جو پیچہے چلے اور پیروی کی حضرت عیسی کی دین کی مہربانی اور بخشش الیمین اور اونہون
نے محنت بہاری اور مشقت مشکل دہن مین پیدا کی اپنے اوپر آپ اپنی خوشی سے جو نہ لکہی تہی اور نہ فرض کی تہی
ہمنے وہ اونپر جو اچہا کہانا پینا پہننا آرام سے رہنا سب چہوڑا تہا اونہون نے واسطے خوش ہونے خدا تعالی
کے پہر نہ دہیان مین رکہا خدا تعالی کی خوشی کو جیسا کہ دہیان مین رکہنا چاہتا تہا جو بعضون نے اونمین
سے عیسی کو خدا تعالی کا بیٹا کہا اور تو بہ نکی اسبات سے اور بعضے درست ایمان پر رہے جو آخری زمانہ کے
پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پہر دیا ہمنے اونکو جو ایمان لائے عیسی پیغمبر کی امت سے بدلا اونکے
ایمان لانیکا اور بہت عیسی نبی کی امت ...... باہر نکل گئے انجیل کے حکم سے عــه تفسیر رأفة
محبت اور نرمی ورحمة مہربانی اپنے بہائیون پر جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام کے اصحاب کی صفت مین
رحماء بینہم رہبانیة یعنی بے رغبت ہو کر جا بیٹہنا پہاڑون مین بہاگ کر فتنہ سے دین مین خالص
کر کر اپنی جانونکو عبادت کے لیے فما رعوہا الخ پس نہ رعایت کی حق رعایت اوسکی جیسکہ واجب ہوتی
ہے نذر کرنیوالے پر رعایت نذر اپنی کی اسلیے کہ وہ عہد کرنا ہے ساتہہ اللہ کے نہین درست ہے توڑنا اوسکا پس
عطا کی ہمنے مزدوری اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے محبت و رحمة والونکو کہ جنہون نے اتباع کیا عیسی
علیہ السلام کا اور جو ایمان لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور بہت اونمین سے بدکار مین یعنے کافر ہین
عــه مد پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت اوسکی بلکہ ضائع کیا اوسکو اور کافر ہوے ساتہہ
دین عیسے کے اور یہودی ہوے اور اپنے پادشاہون کے دین مین آئے اور ساتہہ ثالث ثلثة کی قائل ہوئے
اور بعد اوسکے انکار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا مگر قلیل اونمین سے ایمان لائے جیسکہ خدا تعالے
فرماتا ہے فآتینا الذین آمنوا الخ اور رہبانیة اونکی یہہ تہی کہ ایک جماعت عیسی علیہ السلام کی امت مین
سے بعد جانے عیسی کے آسمان پر اونکے دین پر ثابت رہی اور اونکی امت مرتدہ مین سے الگ ہو کر پہاڑون
مین چلے گئے اور ریاضت اور کار دشوار اختیار کیے کہ اچہا کہانا پینا اور لباس اور نکاح کرنا ترک کیا پس
اونکے حق مین فرمایا فآتینا الذین آمنوا منہم الخ اور جو کہ کافر ہو گئے اونکے حق مین فرمایا وکثیر منہم فاسقون
اور ایک قول یہہ ہے کہ آمنوا منہم وہ ہین کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ تک اوس رہبانیت پر رہے
اور پہر ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ رہبانیت میری امت
کی ہے ہجرة اور جہاد اور روزہ اور نماز اور حج اور عمرہ اور تکبیر بلندیون پر کہنے رواہ فی المعالم اور ان مشقتون
سے منع فرمایا اور کہا لا رہبانیة فی الاسلام یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین
من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم ٥ ای وہ لوگون کہ ایمان
لائے یعنے اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تا دیوے
تمکو دو حصے اپنی رحمت سے اور دیوے تمکو ایک نور کہ راہ چلو ساتہہ اوسکے اور تو بخشے تمکو اور خدا بخشنے والا
مہربان ہے عــه فتح ای ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اوسکے رسول پر دیوے تمکو دو حصے
اپنی مہر سے اور رکہدے تم مین روشنی جسکو لیے پہرا اور تمکو معاف کرے اور اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان ف

له یعنے مہربان تہا اوسمین ۱۲
عــه ... فعلة المنسوبة الی الرهبان ... وهی المبالغة فی العبادة ... من الخشیة ... وانتصابها بالفعل ... ما ابتدعوها ... رضوان الله ... ای ما کتبنا علیهم ... رضوان الله ...
عــه ... رسول ... ف ... دو ثواب ... دو حصے ... ۱۲ منه

موضح اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا تعالے سے اور ایمان لاؤ محمد پر جو
بہیجا ہوا خدا تعالی کا ہے تو دیوے خدا تعالے تمکو دو حصہ ثواب کی اپنی بخشش سے ایک حصہ ثواب اگلے
پیغمبرون پر ایمان لانیکا اور ایک حصہ ثواب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اور کرے واسطے تمہارے روشنی
کو ایمان کے جو اوس روشنی مین چلو تم صراط پر اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا تعالے بخشنے والا مہربان
ہے ایمان لانے والو نپر **فائدہ عـه لتفسیر** یا ایہا الذین آمنوا خطاب ہے اہل کتاب کو اور دیوے
تمکو ایک نور یعنے دن قیامت کے اور یہہ نور وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالے کے اس قول مین
یسعی نورہم **مدارک** کہا ہے مفسرون نے جب آیۃ اولئک یؤتون اجرہم مرتین نازل ہوئی تو اہل
کتاب نے مسلمانون سے کہا کہ جو کوئی ہم مین سے تمہاری کتاب پر ایمان لائے اوسکو دوہرا ثواب ملیگا
اور جو کوئی ایمان نہ لاوے اوسکو ایک ثواب اوپر ایمان لانے اگلی کتابون کے ہوگا جیسا کہ تمکو اوپر
ایمان لانے اپنی کتاب کی ہے پس فضیلت تمہاری ہمپر کیا ہے یہہ آیۃ اوتری یا ایہا الذین الخ

لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْکِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ خدا تعالے نے اسمقدر کی خبر دی تو جانین اہل کتاب
کہ وہ قادر نہین ہین کسی چیز پر فضل خدا سے اور جانین کہ فضل خدا کے ہاتہہ ہے دیتا ہے اوسکو جس
کسی کو چاہتا ہے اور خدا صاحب فضل بڑیکا ہے **ف** تا نہ جانین کتاب والے کہ پا نہین سکتے کچہہ اللہ
کا فضل اور یہہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتہہ ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے **موضح** تو جانین
یہود نصاری اسبات کو کہ ہرگز قدرت نہ پاوین کسی چیز پر خدا تعالے کے فضل کے انواع سے جو توفیق
ایمان کی ہے فضل خدا تعالے کیسے نہ پاسکین اور جسپر خدا فضل کرے اوس سے ٹال نہ سکین
خدا تعالے کا فضل اور بیشک فضل ہاتہہ مین خدا تعالے کی ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی
صاحب ہے بڑے فضل کا **عـه تفسیر** لئلا یعلم کے معنی ہین لیعلم یعنے تو کہ جانین اہل کتاب
جو کہ مسلمان نہین ہوئے ہین یہہ کہ نہین پہنچین کے کسی چیز کو فضل اللہ کے سے کہ وہ دو حصہ ثواب
ملنا ہے اور مطلب یاب ہونا اور مغفرۃ ہونی اسلیے کہ وہ نہین ایمان لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
پس نہین نفع دیگا اونکو ایمان لانا اگلے رسولو نپر اور نہین حاصل ہوگا اونکو فضل کبہی اور فضل اللہ کے
ہاتہہ ہے یعنے اوسکی ملک و تصرف مین ہے **مدارک** لئلا یعلم اے لیعلمہم بذلک لیعلم یعنے معلوم کروا
تمکو یہہ کہ تو جانین اہل کتاب یعنے توریۃ والے یعنے یہود کہ جو ایمان نہین لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ کہ
وہ نہین قادر ہین اوپر کسی چیز کے فضل اللہ کے سے خلاف زعم اپنے کے کہ وہ گمان کرتے ہین کہ ہم دوست
اللہ کے اور پسندیدہ اوسکے ہین دیتا ہے جسکو چاہے پس دیا مومنون کو اونمین سے ثواب دوگنا جیسا کہ
اوپر گذرا **جلالین** مین آیا ہے کہ ایک جماعت اہل کتاب مین سے بامید دوہرے ثواب ملنیکے ایمان
محمد علیہ السلام پر لائے اور ایمان نہ لانیوالون نے اونپر حسد کیا آیۃ لئلا یعلم نازل ہوئی یعنے خدا اونکو دوہرا
ثواب دیگا تا نہ ایمان لانے والے اہل کتاب کے جانین کہ کسی چیز پر قدرت نہین رکہتے خدا جسکو چاہے فضل

دیتا ہے اور بقول مجاہد کے یہود کہتے تہے کہ قریب ہی کہ ایک پیغمبر ہم مین سے پیدا ہوگا اور رہا تہہ اور پانو کاٹیگا اور جب رسول عرب مین سے پیدا ہوے یعنے محمد صلعم تو وہ کافر ہوے خداتعالے نے اونکی حق مین یہہ آیت بہیجی ڈ

تنبیہ اوپر کی آیۃ کریمہ مین جو ڈرنیکو فرمایا ڈرنا خداتعالے سے عجب چیز ہے اور بہت مفید اور تنبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ منجملہ اخلاق اکابر دین کے سے یہہ تہا کہ خداتعالے سے بہت ڈرتے تہے حالت ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی لیکن حالت نہایت مین خوف اللہ کی بزرگی و تعظیم کا ہوتا ہے اور لوازم ذکر خوف سے ہی ندامت کا ہونا بالضرور حالت ابتدا اور حالت نہایت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَکُمَا مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ڈ اور اور حدیث مین آیا ہے اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَلَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَفْنٰی اَفْکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ڈ اور ابو سعید رض فرماتے ہیں کہ علامت دل کی سیاہی کی تین چیزین ہین ایک تو یہہ کہ نہ پاوے بسبب گناہون کے گہبراہٹ اور طاعت سے خوشی نہ پاوے اور نصیحت سے اثر نپاوے اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا پس جلدی کر توبہ اور نادم ہو اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسے بہت برا ہے اوس وزر سے کہ تیرے گناہ مین حاصل ہوا ہے اور اوزاعی جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو دیکہتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود مخالفت کرنے تمہارے حضرت کی طریق و روش کی کیونکہ آپنے فرمایا ہے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو کہ چہڑا تو اپنے نفس کو آگ جہنم سے اسلیے کہ مین نہین دفع کرونگا تجہسے اللہ کے عذاب سے کچہہ انتہی ڈ

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ وھی اثنتان وعشرون ایۃ

اس سورۃ کا نام مجادلہ ہے مجادلہ جدال سے ہے بمعنی جہگڑنے کے ہے اور یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر ہے اس کا کہ ایک عورت حضرت سے کچہہ عرض معروض کرتی تہی اوسپر یہہ اوتری چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ مدنی ہے اسمین آیتین ۲۲ ہین اور رکوع تین اور کلمے ۷۹۴ اور حرف ۲۱۰۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ بعد سورہ منافقون کے اور حدید کے بعد یہہ اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر ہے اللہ کے فضل کا کہ جسکو چاہتا ہے فضل دیتا ہے اور اسکے اول ہی مین اللہ کے فضل کا ذکر ہے کہ اوس عورۃ مجادلہ پر کیسا فضل ہوا اور اور بہت چیز مناسبت کی ہین ڈ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِہَا وَتَشْتَکِیْ اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ۚ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ○ تحقیق سنی خداتعالے نے بات اوس عورت کی کہ گفتگو کرتی تہے ساتہہ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تہے آگے خدا کے اور خدا سنتا تہا گفتگو کرنی تمہاری تحقیق خدا سننے والا دیکہنے والا ہے ڈ

فتح ڈ سن لی اللہ نے بات اوس عورۃ کی جو جہگڑتی ہے تجہسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونونکا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا ڈ **موضح** ڈ مقرر سن لی خداتعالے نے بات اوس عورۃ کی جسنے تجہسے جہگڑا کیا بیچ مقدمہ اپنے خاوند کے اور گلہ کیا طرف خداتعالے کی عاجز

سے اور خدا تعالے سنتا ہے جواب سوال تم دونونکا بیشک خدا تعالے سننے والا ہے سبکی باتین دیکھنے والا
ہے سبکے احوال **لمعہ تفسیر** آیا ہے کہ اوس بن صامت عبادہ کے بہائی نے ایکروز دیکہا اپنی
بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو نماز پڑہتے اور تہی وہ خوبصورت پس جب سلام پہیرا اوسنے تو اوس نے رغبت کی
اوس بیوی کیطرف اور صحبت کے لیے بلایا اوسنے انکار کیا پس غصے ہوئے اوس پر اور کہا اَنتِ عَلَیَّ کَظَہر
اُمّی یعنے تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کے ہے اوسکو ظہار کہتے ہین ایام کفر مین یہہ طلاق تہی خولہ پیغمبر علیہ
السلام کے پاس آئین اسحال مین کہ عائشہ رض ایک جانب سر مبارک ہوتی تہی اور کہا یا رسول اللہ اوس
نے مجہسے نکاح کیا تہا حالت جوانی مین کہ لوگ راغب تہے میری طرف پس جب جوانی میری ڈہل گئی مجہسے
ظہار کیا بعد ازان نادم ہوا اور میرے بچے چہوٹے ہین اگر مین اوسکو بچے دیتی ہون تو ضائع ہو جاوینگے
اور اپنے پاس رکہتی ہون بچونکو تو بہوکے مرینگے پس کوئی امر ایسا ہے کہ مین اوسکے ساتہہ جمع ہون آنحضرت
نے فرمایا تو حرام ہوئی اوسپر پس کہا خولہ نے کہ یا رسول اللہ اوسنے مجہکو طلاق نہین دی ہے اور وہ میرے
بچونکا باپ ہے اور اوس سے مین بہت محبت رکہتی ہون آنحضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوئی خولہ نے
کئی بار تکرار کی اور کثرت عیال اور درد مفارقت اوسکا ظاہر کیا وہی پایا جواب سنا غمناک ہو کر دونی نیاز
آسمان کیطرف کرکر کہا اَللّٰہُمَّ اَشکُو اِلَیکَ فَانزِل عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ فَرَجِی جب فرماتے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہ حرام ہوئی تو اوسپر تو فریاد کا نعرہ مارتی اور شکوہ کرتی پس اوسوقت کہ عائشہ حضرت کے سر
مبارک کی دوسری جانب سر کے دہونے لگین آثار وحی کے چہرۂ مبارک پر ظاہر ہوئے عائشہ نے خولہ کو
حضرت کے ساتہہ کلام کرنیسے منع کیا پس جب وحی آچکی آنحضرت نے فرمایا خولہ کو کہ اپنے خاوند کو بلالے
اور جب وہ حضرت پاس آیا تو آنحضرت نے یہہ آیتین اوسکے آگے پڑہین کہ حق تعالے نے یہہ حکم ظہار
کے حق مین بہیجا ہے اور اول ظہار اسلام مین یہی ہوا ہے سننے والا ہے کہ سنتا ہے شکوہ مضطر کا دیکہنے والا
ہے کہ دیکہتا ہے اوسکے حال کو **تنبیہ** بلاشک دعا ایسانہی سنتا اوسکے سوالون فریادرس ہے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالے نے اَمَّن یُّجِیبُ المُضطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکشِفُ السُّوٓءَ یعنی بلکہ وہ بہتر ہے کہ دعا قبول کرتا ہے بیقرار
کی اور دور کرتا ہے برائی کو **بحر مد** مفصلا **فتح جلالین** مختصرا **۲** اَلَّذِینَ یُظٰہِرُونَ مِنکُم
مِّن نِّسَآئِہِم مَّا ہُنَّ اُمَّہٰتِہِم ط اِن اُمَّہٰتُہُم اِلَّا الّٰٓئِی وَلَدنَہُم ط وَاِنَّہُم لَیَقُولُونَ مُنکَرًا مِّنَ القَولِ وَزُورًا ط
وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝ وہ کہ تم مین سے ظہار کرتے ہین اپنی بیویونکے ساتہہ یعنے تشبیہ دیتے ہین اپنی بیویونکو
ساتہہ پیٹہ ماں کے نہین ہین وہ بیویان مائین اونکی نہین ہین مائین اونکی مگر وہ کہ جنا ہے انکو اور تحقیق
یہہ ظہار کرنے والے کہتے ہین بات نامعقول اور کہتے ہین دروغ اور تحقیق خدا عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے
فتح وہ جو لوگ ماں کہہ بیٹہین تم مین اپنی عورتونکو وہ نہین اونکی مائین اونکی مائین وہی جنہون نے اونکو
جنا اور وہ بولتے ہین ایک ناپسند بات اور جہوٹ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا **مو** وہ لوگ جو
ظہار کرتے ہین تم مین سے جو ماں کہہ بیٹہے ہین غصہ کے وقت اپنی جورونکو سو در اصل وہ جوروین اونکی
ماں نہین ہو سکتین اوس بات کہی سے نہین مائین مگر وہی کہ جنہون نے جنا ہے اوسکو اپنے پیٹ سے مقرر

ف و فی روایۃ اشکو الیہ فاقتی و وحدتی ۱۲ **ع** یعنے شکوہ کرتی ہون طرف تیری اپنی فاقہ اور تنہائی کا پس اوتار حکم ہی نبی کی زبان پر دور کر غم میرا ۱۲

۵۴ قرارہ عاصم از باب مفاعلہ و قرارہ ابن عامر از باب تفاعل بادغام تا و قرارہ نافع از باب تفعل بادغام تا است و معنی ہمہ واحد است ۱۲ م

یہہ لوگ کہتے ہین بات بی سمجہی اور بے عقلی سے اور جہوٹہہ کہ جورو کو مان کہنا جو ہرگز جورو مان نہین ہوسکے
پہر اگر کوئی ایسی بات بیوقوفی سے کہہ بیٹہے اور کہہ کر پچہتاوے اور توبہ کرے تو بیشک خداتعالے البتہ بخشنے
والا ہے توبہ کرنیوالونکو ڈہانکنے والا ہے اونکے گناہونکا ﴿ف تفسیر﴾ لفظ منکر مین توبیخ و زجر ہے
عرب کو اسلیئے کہ ظہار اہل جاہلیت کے قسمون مین سے تہا خاص کر نہ تمام امتونکی تہکین ہین مائین اونکی
مگر وہ کہ جنا ہے اونکو یعنے مائین حقیقی وہی ہین اور دودہ پلانیوالی ملحق ہین ماؤنکے ساتہہ بواسطہ دودہ
پلانیکے اور ایسیہی بیویان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مائین ہین بسبب زیادتی حرمت اونکے اور
بیویونکا مان ہونا بہت بعید ہے اسلیئے فرمایا وانہم لیقولون منکرا الخ و زورا الکذب اور باطل منحرف حق
سے اور عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے اوسکو کہ گذرا ظہار سے ﴿ملہ﴾ وَالَّذِينَ يُظٰهِرُونَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرٌ اور وہ کہ ظہار کرتے ہین اپنی بیویون سے پہر رجوع کرتے ہین بیچ مخالفت اوسچیز کے کہ کہا پس واجب
ہے ازاد کرنا بردیکا پہلے اسکے کہ مرد و عورت آپسمین ہاتہہ پہنچاوین یہہ حکم نصیحت دی جاتی ہے تمکو ساتہہ
اوسکے اور خدا ساتہہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ﴿ف﴾ اور جو ان کہہ بیٹہین اپنی عورتونکو پہر
کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپسمین ہاتہہ لگاوین اس سے تمکو نصیحت
ہوگی اور اللہ خبر رکہتا ہے جو کچہہ تم کرتے ہو ﴿موضح﴾ اور جو ظہار کرتے ہین اپنی جوروون سے جو
اونہین مان کہہ اوٹہتے ہین بے سمجہی سے پہر کہہ کر پچہتاتے ہین اوس بات سے تو پہر اسکی بے سمجہی کا کفارہ
یہہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی چہوٹی عمر کی یا بڑی عمر کی ازاد کرے پہلے اپنی بی بی سے ملنے کے یہہ حکم
کفارہ کا اے مسلمانون تمہین نصیحت کیجاتی ہے اس حکم سے تو پہر ایسی بات نکہو کبہی ہرگز اور خداتعالے
جو کام اور بات کہ تم کرتے ہو سب سے واقف ہے اور جانتا ہے کوئی چیز اوس سے چہپی ہوئی نہین
﴿ف تفسیر﴾ اوپر کی آیۃ مین یہہ بیان فرمایا کہ یہہ ظہار کرنا برا اور جہوٹ ہے اور اس آیۃ مین
حکم ظہار کا مذکور ہے ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا کے معنے یہہ ہین کہ پہر پہرین واسطے توڑنے اوسچیز کے کہ کہا
یا یہہ معنی ہین کہ پہر پہرین واسطے حلال کرنے اوسچیز کے کہ حرام کی پہر اختلاف کیا ہے علما نے کہ توڑنا کہی
ہوئی باتکا کاہے سے حاصل ہوتا ہے پس حنفیہ کے نزدیک تو قصد وطی سے توڑنا حاصل ہوتا ہے اور یہی
قول ابن عباس اور حسن بصری اور قتادہ کا ہے اور نزدیک شافعی کے بمجرد امساک کے اور وہ یہہ ہے
کہ نہ طلاق دے اوسکو بعد ظہار کے آزاد کرنا بردیکا خواہ وہ مؤمن ہو یا کافر اور نہین جائز ہے مدبر اور
ام ولد اور مکاتب کہ جسنے ادا کیا ہو کچہہ کتابت مین سے مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا مراد آپسکے ہاتہہ لگانے سے مدہ
اوٹہانا ہے عورۃ سے ساتہہ جماع یا چہونیکے شہوۃ سے یا نظر کرنیکے طرف فرج اوسکیکے ساتہہ شہوۃ کے
نصیحت دیجاتی ہے تمکو ساتہہ اوسکے اسلیئے کہ حکم کرنا کفارہ کا دلیل ہے اسپر کہ برا کیا پس واجب ہے یہہ کہ
نصیحت پکڑو ساتہہ اس حکم کے تاکہ نہ عود کرو طرف ظہار کے اور ڈرو اللہ کے عذاب سے اوسپر اور ظہار
یہہ ہے کہ کہے آدمی اپنی بیوی کو اَنْتِ عَلَیَّ کَظَہْرِ اُمِّیْ یعنے تو مجہپر ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹہہ اور ان

صورتون مین بہی ظہار ہوتا ہے کہ لفظ انت کی جگہہ اوسکا وہ عضو ذکر کرے کہ جس سے تمام مراد ہوتی ہو جیسے سر یعنے یون کہے رأسك علی كظهر امی یا جگہہ مان کی پیٹہ کے اور وہ عضو ذکر کرے کہ جسکا دیکہنا حرام ہو جیسے پیٹ اور ران یا مان کی جگہہ ذکر کرے اور ذی رحم محرم اپنا خواہ بسبب نسب کے ہو یا دودہ کی یا مصاہرت کے یا جماع کے جیسکہ یون کہے انت علی كظهر اختی من الرضاع او عمتی من النسب او امرأة ابنی او ابی او ام امرأتی او ابنتها پس ان سب صورتون مین ظہار ہوتا ہے اور اگر ظہار کرنیوالا کفارہ ندے تو عورۃ کو پہنچتا ہے کہ نالش کرے قاضی سے اور قاضی کو لازم ہے کہ جبر کرے اوسپر کفارہ دینے کے لیے اور قید کرے اوسکو اور نہین ہے کوئی کفارہ کہ جبر جس کیا جاوے اوسکے لیے سوائے کفارہ ظہار کے اور عورۃ کو ضرر نہین کرتا ندینا کفارہ کا اور صحبت وغیرہ کرے خاوند پہلے کفارہ دینے کے تو استغفار کرے اور پہر دوبارہ وہ حرکت نکرے یہان تک کہ کفارہ دے اور اگر آزاد کیا بعض بردہ کا یعنے آدہا وغیرہ پہر صحبت وغیرہ کی تو لازم ہے از سر نو بردہ آزاد کرنا نزدیک ابی حنیفہ رح کے **مل** فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ۖ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس جو کوئی نہ پاوے بردہ پس اوسپر واجب ہی روزہ رکہنا دو مہینے کا پے درپے پہلے اس سے کہ وہ آپسمین ہاتہہ لگاوین پہر جو کوئی نکرسکے یہہ پس کہانا دینا ساٹہہ فقیر کو یہہ حکم اسلیے ہی کہ تابعدار ہو خدا اور رسول اوسکے اور یہہ احکام حدین مقرر کی ہوئی خدا کی مین اور کافرونکو عذاب دکہہ دینے والا ہو گا **ف** پہر جو کوئی نہ پاوے تو روزہ دو مہینے کا لگاتار پہلے اس سے کہ آپسمین چہوین پہر جو کوئی نکرسکے تو کہانا دینا ساٹہہ محتاج کا یہہ اسواسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور یہہ حدین باندہی ہین اللہ کی او منکرونکو دکہہ کی مار ہے **مو** پہر جو کوئی نہ پاوے بردہ جو آزاد کرے اور یا مقدور نہو واسطے آزاد کرنیکا تو پہر اوسپر ہے کہ روزے رکہے دو مہینے کے پے درپے جو دو مہینے مین ایکدن روزہ نکہاوے اور اگر کہاوے کوئی روزہ تو پہر نئے سر سے دو مہینے کے روزے رکہے پہلے بی بی سے ملنے کے پہر اگر دو مہینے کے روزے رکہنی کی بہی طاقت نہو تو اوسپر ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلانا ہے جو ہر ایک مسکین کو آدہی صاع گیہون کے یا ایک صاع جو یا مدینہ کے دلوے یہہ حکم ہوا تمہیں مقرر لیے مسلمانون تو سچ جانو خدا تعالے کو اور اوسکے بہیجے ہوئے کو یہہ حکم حدین ہین باندہی خدا تعالے کی آئین کچہہ کم زیادہ نکرو ہر اور واسطے کافرون کے عذاب ہے دکہہ دینے والا جو حکم خدا تعالے کا اور اوسکے رسول کا نہین مانتے

عہ تفسیر واجب ہے کہ کفارہ پہلے صحبت کرنے وغیرہ کے دے ولیکن اگر جماع کرے کفارہ کے کہلانیکے درمیان مین تو از سر نو دینا کفارہ کا لازم نہین اسکا یہہ حکم یعنے یہہ بیان اور تعلیم احکام لتؤمنوا یعنے تاکہ تصدیق کرو اللہ اور رسول اوسکے کی بیچ عمل کرنیکے شریعت پر کہ مقرر کی ہے قسم ظہار وغیرہ سے اور توڑی ہے وہ چیز کہ تہے تم اوسپر ایام جاہلیت مین اور یہہ احکام جو کہ بیان کیے ہمنے کفارہ مین حدین اللہ کی ہین کہ نہین جائز ہے بڑہنا اونسے **مد** **مسئلہ** ظہار یہہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی

کہے انتِ علیّ کظہرِ امّی یا انتِ منّی او عندی کظہرِ امّی یا انتِ علیّ کبطنِ امّی اور مانند اسکے ساتھہ کسی عضو
کے ماں کے اعضا مین سے تشبیہ دے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک کہ اگر ساتھہ کسی اور عضو ماں کے سوائے پیٹ
اور پیٹھہ اور ستر اور ران کے تشبیہ دے تو ظہار نہین ہے اور انمین ظہار ہے اور جو عورتین کہ بسبب قرابت
یا دودھ کے علاقہ کے حرام ہمیشہ کو ہے جیسے دادی اور پھوپھی اور خالہ اور مانند انکے اس حکم مین مانند ماں
کے ہین اور اگر کوئی اپنی بیوی کو کہے انتِ علیّ حرامٌ تو امام مالک کے نزدیک اگر وہ مدخولہ ہو تو تین
طلاقین پڑجاتین ہین اور غیر مدخولہ ہو تو ایک طلاق پڑتی ہے اور نزدیک امام شافعی کے اگر نیت طلاق
یا ظہار کی رکھتا ہو تو طلاق یا ظہار ہوتا ہے اور اگر نیت یمین یعنے قسم کی رکھے کفارہ یمین کا واجب
ہوتا ہے اگرچہ یمین نہین ہوتی ہے اور اگر کچھہ نیت نرکھی کچھہ نہین ہے اور بموجب ایک قول کے تو بھی
کفارہ یمین کا دے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اظہر کے ظہار ہے نیت ظہار کے رکھے یا نرکھے اور بموجب
ایک روایت کی یمین ہے کفارہ یمین کا واجب ہوگا اور بموجب ایک روایت کے طلاق ہے اور نزدیک
ابیحنیفہ رحمہ اللہ کے جو کچھہ نیت رکھے طلاق کی یا ظہار کی یا یمین کی وہی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت
حرام کرنے کی رکھے یا کچھہ نیت نرکھے یمین ہے اور اوپر حرام کرنیوالے کھانے اور پینے اور لونڈی کے اپنے
پر امام مالک کے نزدیک کوئی چیز اوسپر حرام نہین ہوتی ہے اور کچھہ کفارہ دینا نہین آتا اور ایسا ہی مذہب
شافعی کا مگر بیچ حرام کرنے لونڈی کے کہ بقول راجح یعنے غالب کے کفارہ یمین کا واجب ہوتا ہے ولیکن
لونڈی اوسپر حرام نہین ہوتی اور نزدیک امام احمد اور ابیحنیفہ کے یمین ہے اوسکی توڑنے سے کفارہ یمین کا
لازم آتا ہے اور جب شوہر اپنی بیوی سے ظہار کرے بیوی اوسکی اوسپر حرام ہوتی ہے صحبت کرنی اوس سے
حلال نہین ہوگی جب تک کہ اول کفارہ ظہار کا ادا نکرے اور واجب ہونا کفارہ کا نزدیک احمد کے ساتھہ
صحبت کرنیکے لازم آتا ہے اور نزدیک ابیحنیفہ اور مالک کے قصد صحبت کرنیسے لازم ہوتا ہے اور نزدیک شافعی
کے امساک یعنے رکھنے عورت کے سے اپنی بیوی کو بعد ظہار کے اگرچہ ایک ساعت رکھے کفارہ لازم آتا ہے پس اگر
فی الحال بعد ظہار کے طلاق دے یا مرجاوے کفارہ واجب نہین ہوگا اور معنی عود کے آیۃ پہلی مین ہر ایک
کے نزدیک یہی ہین جو کہ گذرے اور کفارہ ظہار کا آزاد کرنا بردہ کا ہے کہ سالم ہو عیب سے اور مومن ہو مگر
نزدیک ابیحنیفہ کے اور ایک روایت کے امام احمد سے آزاد کرنا کافر بردہ کا بھی جائز ہے اور جو کوئی بردہ نپاوے
دو مہینے تک پے در پے روزے رکھے اگر ان مین دو مہینون کے افطار کرے تتابع فوت ہوا پھر از سر نو دو
مہینے کے روزے رکھے اور نزدیک مالک اور ابیحنیفہ اور احمد کے صحبت کرنی ان دو مہینونکی رات مین بھی مفسد
تتابع کی ہے اور امام شافعی کے نزدیک صحبت رات کی مفسد نہین ہے اور جو کوئی بسبب مرض یا بڑھاپے یا زیادتی
شہوت کے قدرت روزونکی نرکھتا ہو تو ساٹھہ مسکینونکو طعام دے ہر مسکین کو امام ابو حنیفہ کے نزدیک آدھہ
صاع گیہون یا ایک صاع جو اور املج اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایک مد اور احمد کے نزدیک ایک مد گیہون
یا آدھا صاع جو اور بیلہ اور بوسہ اور چھونا شہوت سے اور فائدہ اوٹھانا عورت سے یعنے ظہار کرنے والے پر حرام ہے جب تک
کہ کفارہ ندے نزدیک ابیحنیفہ اور مالک کے اور ظاہر تر روایت کے احمد سے اور تماس یعنے چھونا آیۃ مین انکے

نزدیک مشتمل ان سبکو ہے اور شافعی کے نزدیک تماس فقط جماع ہے سوای جماع کے کوئی چیز اوسپر حرام
نہین ہوتی اور اگر کوئی بردہ رکہتا ہو لیکن محتاج اوسکی خدمت کا ہے یا قیمت بردیکی رکہتا ہے لیکن اپنے
نفقہ کے لیے محتاج ہے تو نزدیک شافعی اور احمد کے آزاد کرنا اوس بردیکا اور خرید کرنا بردیکا اوس قیمت
سے اوسپر واجب نہین اوسکو چاہئیے کہ روزہ رکہے اور نزدیک مالک کے روزہ جائز نہین بلکہ لازم ہے کہ بردے
کو آزاد کرے یا خرید کر کر دوسری صورت مین آزاد کرے اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
اگر بردہ رکہتا ہو تو آزاد کرنا اوسکا واجب ہوگا اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور باوجود بردیکے روزہ رکہنا جائز
نہین ہوگا اور اگر قیمت بردیکی رکہتا ہی اور آپ اوسکی احتیاج رکہتا ہی تو اوسکو روزہ رکہنا جائز ہوگا اور ظہار
کرنا مالک کا اپنی لونڈی سے صحیح نہین مگر نزدیک مالک کے صحیح ہے اور ظہار ذمی کا نزدیک مالک اور
ابو حنیفہ کے صحیح نہین اور نزدیک شافعی اور احمد کے صحیح ہے اور ظہار غلام کا چارون اماموں کے نزدیک
صحیح ہے اور کفارہ ساتہہ روزون کے ادا کرے مگر نزدیک مالک کے ساتہہ کہانا کہلانیکے بہی روا ہی اگر مالک
اوسکا اوسکو دیدے اور کافر کفارہ ساتہہ آزاد کرنے بردیکے یا کہانا کہلانیکے دے سبکے نزدیک اسلیے کہ روزہ
اوسکا صحیح نہین ہوتا اور کسی نے کفارہ مین روزہ شروع کیا بعد اوسکے قادر بردے پر ہوا ابو حنیفہ کے
نزدیک روزہ چہوڑدے اور بردہ آزاد کرے اور شافعی اور احمد کے نزدیک مختار ہے اگر چاہے بردہ آزاد
کرے اور چاہے روزے دو مہینے کے پورے کرے اور مالک کے نزدیک اگر بعد دو تین روز کے بردہ پاوے
آزاد کرنا اوسکا لازم ہوگا والا روزے پورے کرے اور دینا کفارہ کا حربی اور ذمی کو روا نہین ہے مگر
ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کو دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کہے انت علی کظہر امی اوسپر
چارون اماموں کے نزدیک کچہہ نہین لازم آتا اور جو کوئی بیچ وقت واجب ہونے کفارہ کے سب چیزون
سے ناچار ہو کفارہ اوسکے ذمہ پر رہتا ہے جب قادر کسی چیز پر ہو ادا کرے لیکن بعد واجب ہونیکے کسی
طرح ساقط نہین ہوتا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نے اوسکو حکم کفارہ کے ادا کرنیکا کیا تو
اونہون نے عجز اپنا تینون چیزون سے ظاہر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلانی قوم کے پاس
جا اور کہجورین زکوۃ کی اوس سے لے اور اوسکو اپنے کفارہ مین مسکینونکو دے ۸ ربع اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہین ساتہہ خدا اور رسول اوسکے کے خوار کیا گیا اونکو جیسا کہ خوار کیا گیا اونکو
کہ پہلے انسے تہے اور تحقیق اوتارین ہمنے آیتین واضح اور کافرونکو عذاب خوار کرنے والا ہے ف جو
لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ رد ہوے جیسے رد ہوے اونسے پہلے اور ہمنے اوتاری
ہین آیتین صاف اور منکرونکو ذلت کی مار ہے موضح بیشک وہ لوگ جنہون نے مخالفت کی
اور باہر نکل گئے حدون خدا تعالے کیسے اور اوسکے بہیجے ہوئے کیسے سو وہ لوگ اندہے گرے جیسکہ اوندہے
گرے تہے اگلے لوگ جو تہے انسے پہلے اور پیغمبرونکی امت اور مقرر ہمنے بہیجین آیتین قرآن کی روشن
کہلی صاف دلیلین پیغمبر کے سچ ہونے پر اور واسطے نماننے والون کے ہے عذاب رسوا اور خوار کرنے والا

ف و در روایتی از احمد کہ کفارہ ظہار و در روایتی کفارہ یمین بر آن زن چیز واجب آید و در روایتی اصح عدم وجوب است ۱۲ بحر

ف یعنی بسبب مخالفت و عداوت ... ۱۲ م

دونو جہا نمین ۞ع۞ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۞ جسدن کہ اوٹہا ویگا اونکو خدا سبکو ایکجگہہ پہر خبر دیگا اونکو اوس چیز کی کہ کی تہی یاد رکہا اوسکو
خدا نے اور اونہون نے اوسکو فراموش کیا اور خدا سب چیز پر مطلع ہے ۞ فتح ۞ جسدن اوٹہا ویگا اللہ
ان سبکو پہر جتا ویگا اونکو اونکے کیے اللہ نے گن رکہے ہین اور وہ بہول گئے ہین اور اللہ کے سامنے ہے
ہر چیز ۞ مو جسدن اوٹہا دیگا اونکو گودون سے خدا تعالے سبکو اکہٹا پہر خبر دیگا اون سبکو وہ کام جو
اونہون نے کیے تہے دنیا مین سو وہ کام کئے ہوئے اونکے گہیر رکہے ہین خدا تعالے نے اور وہ اونکے
بہول گئے ہین ۞ع۞ تفسیر خبر دیگا الخ یعنے اونکے شرمندہ اور سرزنش کرنیکے لیے اور اونکے حال کے
مشہور کرنیکے لیے اوسوقت اونکو جو رسوائی حاصل ہوگی سبکے سامنے آرزو کرینگے کہ کاشکے جلدی
دوزخمین ڈالدین اَحْصٰهُ اللّٰهُ یاد اور گن رکہا ہے اونکو کہ ذرہ بہی اوس سے چہپا اور چہوٹا نہین اور
فراموش کیا اسلیئے کہ حقیر و سہل جانتا و نہون نے اوسکو وقت کرنیکے اور بہاری امور یادہی رہے جاتے
ہین سب چیز پر مطلع ہے اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین ۞ ملۃ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰی
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ ۞ کیا نہ دیکہا تو نے کہ خدا جانتا ہے جو کچہہ آسمانون میں ہے اور جو کچہہ زمین
مین ہے نہین ہوتا ہے آپسمین بہید کہنا تین شخصونکا مگر کہ خدا چوتہا اونکا ہے اور نہین ہوتا ہے
بہید کہنا پانچ شخصونکا مگر کہ خدا چہٹا اونکا ہے اور نہ کمتر اسکے مگر خدا ساتہہ اونکے ہے اور نہ زیادہ تر اسکے
مگر خدا ساتہہ اونکے ہے جہان ہون پہر خبر دیگا اونکو روز قیامت کی اوس چیز کی کہ کی ہے تحقیق خدا سب
ہر چیز کے دانا ہے ۞ فتح ۞ تو نے نہ دیکہا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین کہین
نہین ہوتا مشورہ تین کا جہان وہ نہین اونمین چوتہا اور پانچ کا جہان وہ نہین اونمین چہٹا اور نہ
اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ نہین اونکے ساتہہ جہان کہین ہون پہر جتا ویگا اونکو جو اونہون نے
کیا قیامت کے دن بیشک معلوم ہے اللہ کو ہر چیز ۞ مو ۞ کیا نجانا تو نے وہ کہ خدا تعالے جانتا ہے
جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین نہین کسی جگہہ تین شخص اکیلے خلوت مین ہون جو چوتہا
اونمین خدا تعالے حاضر اور موجود ہے اوسجگہہ اور نہمین پانچ شخص خلوت مین ہون مگر وہ چہٹا اونمین
خدا تعالے حاضر ہے علم سے اور اونکی مصلحت سے واقف ہے اور نہ کم اوسنے جو تین ہون خلوت مین
اور نہ زیادہ اوسنے جو پانچ ہون خلوت مین کچہہ مصلحت کی باتین کرین مگر کہ خدا تعالے اونکے ساتہہ
ہے جسجگہ کہ ہون کیسی ہی خلوت ہو اندہیرمین یا اجالے مین سب جگہہ کی خبر خدا تعالے کو ہے سب جگہہ
وہ موجود ہے پہر اون مصلحت کرنیوالونکو اوس خلوت کی خبر دلویگا اور جتا ویگا قیامت کے دن کہ تمنے وہ
کام فلانے مکان مین فلانے وقت کیا تہا بیشک خدا تعالے سب چیزون سے واقف ہے جاننے والا ہے
۞ع۞ تفسیر مگر کہ خدا ساتہہ اونکے ہے یعنے جانتا ہے اونکی مصلحتون اور سرگوشی کی باتونکو نہین پوشیدہ

اوسپر خفیہ باتین اونکی کوئی یہہ نہ سمجہے کہ اللہ تعالے آدمیون کیطرح ساتہہ ہے وہ پاک ہے مکانیت سے مراد
علم ہے یعنے وہ جانتا ہے مصلحتین اونکی اور تخصیص تین اور پانچ کی اسلیے ہے کہ یہہ نازل ہوئی منافقون
کے حق مین اور وہ حلقے بناکر بیٹہتے تہے سرگوشی کرنیکے لیے واسطے غصہ دلانے مؤمنونکے بقدر ان دو عددون
کے پس کہا گیا کہ نہین سرگوشی کرتے اونمین سے تین اور نہ پانچ اور نہ کم ان عددونسے اور نہ زیادہ مگر کہ
اللہ ساتہہ اونکے ہے سنتا ہے جو کچہہ وہ کہتے ہین اور بعض نے کہا کہ تخصیص ان عددونکی اسلیے ہوئی کہ
عادت یہہ ہے کہ مشورہ کرنیوالی ایک جماعت ہوتے ہین عقلمندون اور تجربہ کارون مین سے اور کمتر عدد
اونکے دو ہوتے اور زیادہ ہوتے ہین پانچ تا چہہ تک باقتضائی حال کے پس ذکر کیا اللہ عزوجل نے تین
اور پانچ کو اور فرمایا ولا ادنی من ذلک پس دلالت کی اسنے اوپر دو اور چار کے اور فرمایا ولا اکثر پس دلالت
کی اسنے اوسپر جو قریب ہے عدد کے ہی ساتہہ ہر چیز کے دانا ہے پس خبر دیگا اونکو اوسپر **ف** المر تر الی الذین نہوا عن
النجوی ثم یعودون لما نہوا عنہ ویتنجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول واذا جاءوک
حیوک بما لم یحیک بہ اللہ ویقولون فی انفسہم لولا یعذبنا اللہ بما نقول حسبہم جہنم
یصلونہا فبئس المصیر **ف** آیا نہ دیکہا تونے طرف اونکی کہ منع کیا گیا اونکو اسکی راز کہنے سے یعنے یہود کہ راز
اونکا مسلمانون کی ایذا مین تہا واللہ اعلم پہر عود کرتے ہین اوسچیز مین کہ منع کیا گیا اونکو اور آپسمین راز
کہتے ہین درباب گناہ اور تعدی اور نافرمانبرداری پیغمبر کے اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین تجکو ساتہہ
اوس کلمہ کے کہ دعا نہین کی ہے خدانے ساتہہ اوسکے یعنے بجائے السلام علیک کے السام علیک کہتے ہین
یعنے مرگ تجپر ہو اور کہتے ہین اپنے دل مین کیون نہین عذاب کرتا ہے ہمکو خدا بسبب اوسچیز کے کہ کہتے
ہین ہم یعنے اگر پیغامبر سچا ہے تو چاہیے کہ ہمکو عذاب پہنچتا واللہ اعلم بس ہے اونکو دوزخ داخل ہونگے وہان
پس بری جگہہ ہے دوزخ **ف** تونے نہ دیکہی جنکو منع ہوئی کانا پہوسی پہر وہی کرتے ہین جو منع
ہوچکا ہے اور کانمین باتین کرتے ہین گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بیحکمی کی اور جب آوین تیرے
پاس تجکو دعا دین جو دعا نہین دی تجکو اللہ نے اور کہتے ہین اپنے دلمین کیون نہین عذاب کرتا اللہ
ہمکو اسپر جو ہم کہتے ہین بس ہے اونکو دوزخ بیٹہینگے اوسمین سو بری جگہہ پہنچے **فا موضح** اے نہ دیکہا
تونے اون لوگونکو جنکو منع کیا خلوت مین بیٹہہ کر باتین کرنیکو جیسے کہ نہ کیا کرو چپکی باتین خلوت مین پہر دہ
لگے کرنے وہی کام جو منع کیا تہا سو وہ لوگ باتین خلوت مین کرتے ہین ویسی جسمین گناہ ہوتا ہے جو غیبت
اور ناانصافی مسلمانونکے حق مین کرتے ہین اور نافرمانی پیغمبر کی کرتے یہہ بہت برا ہے اونکے حق مین اور جب
آتے ہین یہود تیرے پاس اے محمد سلام کہتے ہین تجکو ساتہہ اوسطرح کے جو نہین کہا سلام تجکو اسطرح خداتعالے
نے اور کہتے ہین یہودی اپنے دلون مین کہ کیون نہین عذاب ہمکو کرتا خداتعالے اس سبب سے جو ہم کہتے ہین محمد کو
اگر وہ پیغمبر ہے سو فرماتا ہے خداتعالے حسبہم جہنم الخ بس ہے اور کفایت کرے یہودیونکو دوزخ جو داخل ہونگے
اوسمین پہر بہت بری جگہہ ہے دوزخ **ف علہ تفسیر** یعنے سرگوشی اور مشورہ اونکا درباب گناہ اور
تعدی اور نافرمانی پیغمبر کے ہے یعنے آپسمین کہتے کہ نافرمانی رسول کی کرو اور مؤمنونکو ایذا پہنچاؤ اور تفسیر زاہدی

ف [illegible]

مین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا علیہ السلام لشکر کسی طرف بھیجتے تو یہود و منافقون کے ساتھہ جمع ہوکر آپسمین سرگوشی
کرتے اور اشارے مومنونکی طرف کرتے اسطرح کہ مومنونکے خیال مین قتل یا شکست اوس لشکر کی آتی اور مومن
اس سے غمگین ہوتے جب یہہ سرگوشیان اونکی بہت ہوئین تو مومنون نے جناب پیغمبر خدا سے ظاہر کیا آپنے
اونکو منع فرمایا کہ مومنون سے الگ ہوکر آپسمین سرگوشی نکرین اونہون نے دو تین روز باز رہکر پھر وہی طور
اختیار کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی الم تر الخ اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین الخ وہ دعا یہود کی تہی کہ بوقت
آنے کے جناب آنحضرت مین کہتے تہے السّام علیک اور آنحضرت فرماتے تہے وعلیکم اور سام بمعنے موت
کے ہے جب عائشہ نے یہہ کلمہ یہود کا سنا تو غصہ ہوئین اور کہا السّام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم
آنحضرت نے فرمایا نرمی کر ای عائشہ اور سختی نکر عائشہ نے کہا کہ نہین سنا آپ نے کہ انہون نے کیا کہا آنحضرت
فرمایا کہ نہین سنا تو نے کہ مینے کیا کہا دعا بد اونہین پڑی مینے اور بد دعا میری اونکے حق مین مستجاب
ہوتی ہے اور بس ہے اونکو دوزخ الخ یعنے یہہ عذاب رسول کی ایذا کی سزا مین اونکو کفایت کرتا ہے

ترجمہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ای مسلمانون جو آپسمین راز کہو پس چاہئے کہ راز
نکہو درباب گناہ اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کی اور راز کہو درباب نیککاری اور پرہیزگاری کے اور
ڈرو خدا سے کہ طرف اوسکے حشر کئے جاؤ گے فتح اے ایمان والو جب کانپن بات کرو تو مت کرو
..... بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بحکمی کی اور بات کرو احسان کی اور ادب کی اور
ڈرتے رہو اللہ سے جسکے پاس جمع ہوؤ گے مو اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو جسوقت کہ
تم خلوت مین باتین کرو تو نہ چاہیے کہ نہ ایسی باتین کرو کہ جسمین گناہ ہو اور سے انصافی ہو اور نافرمانی
پیغمبر ہو جیسا کہ یہود اور منافق کرتے ہین بلکہ خلوت مین باتین کرو نیک کامونکی اور گناہون سے بچنے
کی اور ڈرو اوس خدا تعالے سے جو اوسکے سامنے تم سب اکہٹے حاضر ہوؤ گے قیامت کے دن ع
تفسیر یا ایہا الذین امنوا یعنے اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو ساتھہ زبانون اپنے کے اس صورت مین
خطاب ہے منافقونکو اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خطاب مومنون حقیقی ہی کو ہے اذا تناجیتم الخ یعنے جب آپسمین
مشورہ کرو نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود اور منافقونکے مشورون اونکے مین اور راز کہو درباب نیککاری
یعنے ادا فرائض کے اور پرہیزگاری کے یعنے ترک گناہون کے جمع کیے جاؤ گے یعنے حساب کے لیے پس جزا
دیگا تمکو اون چیزون کی کہ مشورہ کرتے ہو بہلا یا برا

ط اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین ہے
کہ راز کہنا برا کار شیطان کیسے ہے تو غمگین کرے مسلمانونکو اور نہین ہے کچہہ نقصان پہنچانیوالا اونکو مگر خدا
کے ارادے سے اور خدا پر چاہیے کہ توکل کرین مسلمان فتح یہہ جو ہی کانا پہوسی سو شیطانکا کام ہے
کہ دلگیر کرے ایمان والونکو اور وہ انکا کچہہ نہ بگاڑیگا بن حکم اللہ کے اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین ایمان
والے مو سوائے اسکے نہین یعنے مقرر منافق خلوتمین باتین کرتے ہین یہودی اور منافق شیطان

کے بہکانے سے سو اون باتین کرنیوالونکو اپنی باتین اچھی لگتی ہین اسواسطے کہ غمگین کرین مسلمانونکو
ان باتون سے اور در اصل شیطانکا بہکانا کچھہ بگاڑ سکیگا مسلمانونکا کام مگر اتنا جتنا کہ تقدیر مین خداتعالی
نے مقرر کر رکھا ہے اپنے حکم سے وہ تنا ہی ہوگا اوس سے زیادہ نہوگا پھر چاہیئے کہ مسلمان اوپر خداتعالی ہی کے
بھروسا کرین مومن جو ایمان لائے ہین سب اپنے کام اوسیکو سونپ دیوین ۵ع ۵ تفسیر راز
کہنا گناہ اور تعدی کا شیطان کے اچھا کر دکہلانے سے ہے تو غمگین کرے شیطان ......
اور نہین ہے یعنے شیطان یا غم اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے اوسکے علم اور قضاء و قدر سے توکل کرین مومنین امر
اپنا طرف اللہ کے اور پناہ مانگین ساتھہ اوسکے شیطان سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً
فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ رواہ فی المعالم ۵ بحر ملہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰہُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ اے مسلمانون جب کہا
جاوے تمکو کہ کہل کر بیٹہو مجلسون مین پس کشادہ کرو جگہہ کو تا کشادہ کرے خدا تمہارے لیے ہر مشکل
کو اور جب کہا جاوے اوٹھہ کہڑے ہو پس اوٹھہ کہڑے ہو تا بلند کرے خدا مرتبے واسطے اونکے کہ ایمان
لائے ہین تم ہین سے اور اونکے کہ دیا گیا ہی اونکو علم اور خدا ساتھہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ۵ فتح ۵
اے ایمان والون جب تمکو کہیے کہل بیٹہو مجلسونمین تو کہل جاؤ اللہ کشادگی دے تمکو اور جب کہیے
اوٹھہ کہڑے ہو تو اوٹھہ کہڑے ہو اللہ اونچے کرے اونکے جو ایمان رکہتے ہین تم مین اور علم جنکو ملا درجے
اور اللہ خبر رکہتا ہے جو کرتے ہو ف موضح ۵ اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت کہین تمکو کہ کشادہ
ہو بیٹہو مجلس مین تو تم کشادہ ہو بیٹہو کشادہ کرے خداتعالے تمہارے واسطے قبر مین مکان اور بہشت مین
بہی اور جب کہین تمکو کہ اوٹہو نماز کے واسطے یا کسی کام نیک کرنیکے لیے تو اوٹھہ کہڑے ہو تم بغیر تکرار کے تو
بلند کرے خداتعالے درجے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور علم پیغمبر کا بجا لاتے ہین
اونکے درجے بہشت مین بلند ہین اور وہ لوگ جن لوگونکو دیا ہے خداتعالے نے علم ساتھہ ایمان کے یعنے
مومن اور عالم کے درجے بہت بڑے ہین مومن بے علم سے اور خداتعالے اون کامون سے جو تم کرتے
ہو واقف اور خبردار ہے کچھہ چہپا ہوا نہین اوس سے ۵ تفسیر ۵ بڑے درجے یعنے دنیا مین بہی عزت
اور شرف ہوتا ہے اور آخرت مین بہی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب پڑہتے وہ یہہ آیۃ تو کہتے اے لوگون
سمجہو تم اس آیۃ کو اور چاہیئے کہ رغبت دلاوے تمکو یہہ آیۃ علم کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہے عِبَادَۃُ الْعَالِمِ یَوْمًا وَاحِدًا اَلْعَدْلُ عِبَادَۃَ الْعَابِدِ اَلْعِیْنَ سَنَۃً اور یہہ بہی حضرت سے منقول ہے کہ شفاعت
کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پہر علما پہر شہید پس بڑا جان مرتبہ مین اوسکو کہ واسطے
ہے درمیان نبوۃ او شہادت کے یعنے علما کو بسبب شہادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس
سے منقول ہے کہ اختیار دیے گیے سلیمان علیہ السلام درمیان علم اور مال اور ملک کے یعنے حکم آلہی ہوا
کہ ان تینون چیزون مین سے جو چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا سلیمان نے علم کو پہر دیا اللہ نے مال اور

فضیلت علم

ملک ساتھہ علم کے اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف ابراہیم کے یا ابراہیم اِنّیِ عَلِیْمٌ
اُحِبُّ کُلَّ عَلِیْمٍ اور بعض حکماء سے منقول ہے کہ کاشکے جانتا مین کونسی چیز پائی اوسنے کہ نہ پایا اوسنے علم
کو اور زہیری سے ہے کہ علم ذکر یعنے مرد ہے پس نہین دوست رکھتے اوسکو مگر مرد لوگون کے اور علم کتنے قسم کا
ہے پس اشرف اونکا وہ ہی کہ اشرف ہو باعتبار مضمون کے ۞ مدّ کشادہ کرے یعنے قبر مین یا منازل
بہشت مین یا کہلنا سینہ کا مراد ہے اور آیا ہے کہ ایک جماعت اصحاب بدر سے پیغمبر علیہ السلام کی مجلس مین
آئے اور آنحضرت توقیر اونکی کیا کرتے تہے اور اوسوقت مجلس مین جگہہ نہی آنحضرت کے سامنے کہڑے رہے
اور کسی نے اونکو جگہہ نہ دی آنحضرت کو یہہ امر ناگوار ہوا اور بعضونکو کہ آپکے پاس بیٹھے تہے فرمایا اوٹہو وہ اوٹہے
اور بدر والون کے لیے جگہہ ہوگئی اور جو کہ اوٹہے تہے اونکو یہہ امر ناگوار ہوا اور آنحضرت نے اونکے چہرے سے یہہ امر
معلوم کیا حق تعالی نے یہہ آیۃ بہیجی اور بقول قتادہ رض کے لوگ آنحضرت کی مجلس مین آپسمین حرص کرتے
تہے کہ آپکے پاس بیٹہین اور آنیوالونکو دیکہہ کر آپسمین سمٹ بیٹہتے اور جگہہ مین تنگی کردیتے یہہ آیۃ نازل ہوئی
اور بقول بعض کے یہہ فعل اونکا روز جمعہ کے تہا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمُ الرَّجُلَ مِنْ
مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَخْلُفُہٗ فِیْہِ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا اور یہہ بہی فرمایا کہ نہ اوٹہادے کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو دن جمعہ کے
ولیکن چاہیے کہ کہے افسحوا یعنے کہل بیٹہو یہہ دونون روایتین معالم مین ہین اور بقول مجاہد اور اکثر مفسرون
کے معنے یہہ ہین کہ جب کہا جاوے تمکو کہ اوٹہو نماز کے لیے یا جہاد کے لیے یا ہر خیر و حق کے لیے پس اوٹہو
اوسکے لیے اور قصور نکرو اور کتاب موضح مین لکہا ہے کہ جب صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
مبارک مین بیٹہتے اگر کسیکو واسطے کسی مہم اور کام کے طلب کرتے تو اوٹہنا نہ چاہتا ۞ سو یہہ آیۃ نازل ہوئی اور
سچ تو یہہ ہے کہ محبت اونکی بہ نسبت حضرت کے اسی قدر تہی کہ ایکدم و لحظہ جدائی نچاہتے تہے اور اسلیے بشرف
یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ دَرَجٰتٍ کے مشرف ہوئے اور معالم مین ہے کہ خدا نے ساتھہ قول اپنے اَلَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ کے خبر دی اسکی کہ رسول اوسکا صواب پر ہے اسمین کہ حکم کرتا ہے اہل بدر کی توقیر
و اکرام کا اور اہل بدر مستحق اکرام کے ہین اور مومن تابع حکم پیغمبر کے ہوکر اکرام بدریونکا کرتے ہین اور مجلس
مین اونکو جگہہ دیتے ہین ثواب پاوینگے اور درجے اونکے بلند ہونگے اور درجہ علمائی مومنونکا بالاتر
غیر عالم سے ہوگا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ درمیان درجہ مومن غیر عالم کے اور درمیان درجہ
عالم کے مقدار دوڑنے گہوڑے تیز رو کے تفاوت ساٹہہ برس کے ہوگا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا جو شخص
چلے علم کی راہ سہل کرتا ہے اللہ اوسکے لیے راہ جنت کی راہون مین سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو
اپنے طالب علم کے رضا کے لیے اور تحقیق آسمان اور زمین اور مچہلیان پانی مین دعا کرتی ہین طالب علم
کے لیے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے سارے ستارون
پر عالم وہی ہین وارث انبیاء کے بلاشبہ انبیاء نے نہین میراث مین چہوڑے ہین دینار اور نہ درہم سوائے
اسکے نہین کہ میراث مین چہوڑا ہے اونہون نے علم کو پس جسنے لیا علم لیا حصہ پورا اور ابن عمر رض فرماتے
ہین اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَیْنِ فِیْ مَسْجِدِہٖ الخ یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے

دو مجلسون پر لیتے مسجد مین اون مین دو مجلسون والون مین سے ایک تو وہ تہے کہ دعا کرتے تہے اللہ تعالے سے اور رغبت کرتے تہے طرف اوسکے اور دوسری مجلس والے سیکہتے تہے فقہ اور سکہاتے تہے فقہ فرمایا آپ نے کہ دونون مجلسین بہلائی پر ہین اور ایک اون دونون مین سے افضل ہے بہ نسبت دوسرے کے اسپر وہ یعنے عابد پس دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے اور اسپر یہہ یعنے عالم پس سیکہتے ہین فقہ اور سکہاتے ہین فقہ جاہل کو پس یہہ افضل ہین اور مین بہی بہیجا گیا ہون تعلیم ہی کرنیکے لیے پہر بیٹہے حضرت اہل علم ہی مین روایت کین یہہ دونون حدیثین معالم مین اور یہہ بہی فرمایا علیہ السلام نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنٰكُمْ [۱] اور یہہ بہی فرمایا اَلنَّاسُ عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ وَسَائِرُ النَّاسِ كَالْهَمَجِ [۲] اور اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم اور عالم اور مذمت جہل و جاہل کے بہت ہین یہہ جو مذکور ہوئین کفایت کرتے ہین اور بغیر علم کے پہنچنا کسی خیر کو ممکن نہین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ عامل یعنے عابد بے علم فساد زیادہ اوس سے کرتا ہے کہ صلاح کرے انتہی صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلیے کہ بغیر علم کے پاکی نجاست سے بہی نہین میسر ہوتی تو وہ عمل موجب شرائط اوسکے بجا لایا جانے اور اسی سبب سے بزرگون اہل تحقیق نے عابد و زاہد بے علم کو کہلونہ شیطان کا کہا ہے امام غزالی منہاج مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی خدا کی ایسی عبادت کرے جیسے ملائکہ ساتون آسمانون کے کرتے ہین اور اوسکو علم نہو تو وہ جملہ ریاکارون مین سے ہوگا انتہی اور یہہ ظاہر ہے اسلیے کہ ہر چند عبادت بشوق و کثرت کرے لیکن چونکہ شرائط اور مفسدات عبادت کے اور طریقہ اوسکا کہ لائق قبولیت کے نہین جانتا اوسپر فائدہ عبادت کا مترتب نہین ہوتا اور رنج بے فائدہ کہینچتا ہوتا ہے اور حملہ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً [۳] سے ہوگا نعوذ باللہ منہ اور چونکہ علم اول اور اصل تمام اشیاء کا ہے اور مدار کار دونون عالم کا علم پر ہے سیکہنا اوسکا ہر ایک مرد و زن پر فرض ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ اور یہہ بہی آیا ہے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ [۴] اور علم اول اور اصل اللہ تعالے کی تمام صفتون کا ہے اول صفت کہ اوسکی ذات خاص سے تعلق رکہتی ہے علم اوسکا ہے ساتہہ ذات بالکمال اپنے کے اور آیۃ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا بہی ظاہر کرنیوالے شرف علم کی ہے اور یہی بہید ہے [۵] حدیث کے مضمون مین اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ [۶] اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک نظر طرف عالم کے بہت پیاری ہے نزدیک خدا کے ایک برس کی عبادت سے کہ دن کو روزہ رکہے اور رات کو شب بیدار رہے اور یہہ بہی فرمایا کہ بڑی شریف اہل جنت کے علما امت میری کے ہین اور یہہ بہی فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ [۷] اور اسلیے علم کو شریف تر عبادۃ سے کہا ہے لیکن چونکہ علم بغیر عمل کے کام نہین آتا بلکہ موجب عذاب اور خرابی کا ہے اور مقرر ہونا علم کا محض عبادت کے لیے ہے کہ عمل کرنا ضرور ہے پس علم جڑ ہے اور عمل پہل اور خلاصہ اوسکا پہلے علم حاصل کرکے پہر عمل کرنا چاہیے اور جو علم کہ سیکہنا اوسکا فرض ہے علم توحید ہے اور عقائد ضروری اور احکام شرعی جیسے عبادات خمسہ اور علم احکام کہ متعلق دل کے ساتہہ ہین واسطے پاک کرنے دل کی برائیون سے کہ موجب دوری کی اللہ تعالے سے اور باعث

[۱] یعنے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسی فضیلت میری ہے ادنے پر ۱۲

[۲] یعنے آدمی عالم ہین یا طالب علم اور تمام لوگ مانند مچہرون کے ہین ۱۲

[۳] یعنے عمل کرنیوالے تہکنے والے پہنچین گے آگ جلتی مین ۱۲

[۴] یعنے طلب کرو علم کو اگرچہ ہو چین مین ۱۲

[۵] یعنے چونکہ فضیلت علم کی بہت سی دیکہی عالم کی کہا ہی عبادت ہے ۱۲ منہ

[۶] یعنے دیکہنا عالم کے چہرہ کا عبادت ہے ۱۲

[۷] یہ حدیث کو بعضون نے موضوعات مین لکہا ہے ۱۲ منہ

دوزخ کے ہین اور اسی علم کو عرف مین علم سلوک اور تصوف کہتے ہین اگرچہ اکثر اونکا حقیقت مین حاصل فقہ
کے ہے اور علم معاملات فقہ سے فرض کفایہ ہی کہ جو بعضے لوگ سکہین اور لوگ اوسکے نہ سکہنے مین گنہگار اور
ماخوذ نہین ہوتے ولیکن چونکہ کرنے بعض معاملات سے مانند خرید و فروخت کہانے پینے کی چیزون کے اور
نکاح وغیرہ کے ہر شخص کو چارہ نہین ہے سیکہنا اوسکا بہی ہر ایک پر لازم ہے چاہیے کہ وہ بہی مجملاً حاصل کر
بعد اوسکے اگر خدا توفیق دے عبادت اور یاد خدا اور فقر کیطرف متوجہ ہووے والا کار وکسب ضروری دنیا کے
مین مشغول ہووے اور تو بہی بسبب علم کے اکثر موجبات گناہ اور عذاب سے محفوظ رہیگا اور جاننا چاہئیے کہ قدر ضرور
بلکہ زیادہ اوس سے تمام علوم مذکورہ اور علوم دینی بہی اس کتاب مین کہ تفسیر کتاب رب الارباب کی ہے
لکہے گئے ہین اگر کوئی اس نسخہ مبارکہ ہی کے سیکہنے پر ہمت لگاوے اور اسکو ملحوظ و محفوظ رکہے اور اسپر عمل کرے
تو البتہ فضل آلہی سے موافق ہمت اپنی کے اپنے مقصد کو پہنچیگا جسے کہ طالب وصل خدا کا ہی مطلب حاصل ہو
اسلیے کہ اسباب اوسکے بہی اسمین سب مذکور ہوئے ہین اور تائیداً افضال من جانب اللہ ہے اور جو علوم
اس تفسیر مین مذکور ہوے ہین اونکے سواے اور علوم زائد بلکہ ممنوع ہین سواے علم صرف اور نحو کے اور کچہ
اور علم کہ طالب علم کو حاصل کرنا اونکا ضروری ہے اور طالب حق اور آخرت کو وہ بہی ضرور نہین رہا علم منطق
وغیرہ کہ اکثر طالب علم اس زمانے اوسکی طرف متوجہ رہتے ہین محض ممنوع اور دور کرنیوالا حق سے ہی اور
صرف اوقات اوسمین ضائع کرنا عمر کا ہے بیچ کتاب عمان فقہ حنفی کے لکہا ہے کہ تعلیم منطق کی مانند پینے
شراب کے ہے اور فتاوی برہنہ مین ظہیری اور خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ سیکہنا علم کلام کا زیادہ قدر حاجت
سے حرام ہے اور یہی کہتے ہین امام مالک اور شافعی اور احمد اور اگلے امام حدیث کے اور سفیان ثوری
رحمہم اللہ اور در المختار شرح تنویر الابصار مین لکہا ہے کہ سیکہنا علم کا فرض عین ہے اور وہ وہ علم ہے کہ جسکی
حاجت پڑتی ہے دین مین اور فرض کفایہ ہے اور وہ وہ ہے کہ زیادہ ہو اس سے واسطے نفع غیر اپنے کے اور
مستحب ہے وہ کمال پیدا کرنا ہے علم فقہ اور علم قلب مین اور حرام ہے وہ علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل
اور علم طبائعین اور سحر اور کہانت ہین اور داخل ہے فلسفہ مین منطق اور اسی قسم سے ہے علم حرف اور
موسیقی اور مکروہ ہی وہ اشعار مولدین کے قسم غزل اور جہوٹے مضمونون سے اور مباح ہے جیسے وہ
اشعار اونکے ضمن بیلی کی مضمون نہین ہین کذا فی فوائد شتے من الاشباہ والنظائر تمام ہوا مضمون در المختار
کا اور تحفۃ الفقہ مین کبیری سے لایا ہے کہ مستحب ہے کہ سیکہے آدمی طب بقدر اسکے کہ بچے اوس سے بد ملکی مضر
چیزون سے اور پہلے جو گذرا اوس سے ظاہر ہوا کہ کوئی شغل بعد ادا فرائض آلہی کے بہتر سیکہنے اور سکہانی
علم کے سے نہین ہے جسے کہ رسول علیہ السلام نے عالم کے سونیکو بہتر جاہل کی عبادت سے فرمایا ہے پس
والے اوسپر کہ بسبب غریب نفسانی اور بہکانے شیطان کے اس امر شریف سے محروم رہے اور تمام فضائل
دینی اور دنیوی کے سے بے النصیب ہووے ہر فریق کے لوگ کہ اس زمانہ مین بہت ہی کم اپنے مقصد کو
پہنچے ہین بسبب اسی کے علمی اور بدعملی کے ہے خصوصاً اکثر صوفی صورت اس زمانے کے کہ احکام طہارت کے بہی نہین
جانتے مین اور نقارہ داصل ہونیکا طرف خدا کے بجاتی ہین نبتہنا اللہ علے جمیع مرضیاتہ سعادت دارین

کے طالب کو چاہیے کہ کاہلی اور ملال سے دور ہو کر بیچ سیکہنے علم و عمل کے چست و مستغرق ہووے اور نیت خیر اور اخلاص علم سیکہنے اور سکہانے مین نگاہ رکہے اور جس علم مین غرض دینی نہو اوس سے دور رہے کہ مشغول ہونا اوسمین ضائع کرنا عمر کا اور دور کرنیوالا خدا تعالے سے اور غصہ دلانے والا اوسکا ہے اور سیکہنا علم دینی کا بہی اخلاص سے کرے اسلیے کہ وہ بہی اگر نیت فخر اور دنیا طلبی اور محبت جاہ و ریاست سے ہو تو مثل علم غیر دینی کے ہوتا ہے نعوذ باللہ منہ اور چاہیے کہ عالم با عمل اور صالح سے علم سیکہے اسلیے کہ اوسکی صحبت بہی مفید و موثر ہوتی ہے بخلاف صحبت عالم بے عمل کے کہ اوس سے گمراہ ہوتا ہے اور جسکسیکو استاد بناوے تا ادائے حقوق اوسکیے عاجز ہو کر بدکار نہووے اور حقوق و آداب اوستاد کے زیادہ اس سے ہین کہ یہان لکہے جاوین اور یہان ایک قول مرتضی علی رضی اللہ عنہ کا کافی ہے کہ فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا اِنْ شَاءَ بَاعَ وَاِنْ شَاءَ اَعْتَقَ اور امام نافع مدنی نے فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ قَرَأْتُ عَلَیْہِ ذکر کیا اسکو جامع الرموز مین[شرح نقایہ ۱۲] اور ایسا ہی چاہیے کہ استاد نہ پکڑے کہ بعد واقف ہونیکے اوسکے بعض افعال و اقوال پر بدظنی اور بےادبی دلمین پیدا ہو اور اوستاد اوسکو معلوم کرکر ناخوش ہووے اسلیے کہ اوستاد کی ناخوشی بڑی بہاری بات ہے جتے کہا ہے علما نے کہ اوستاد کے نافرمانکو جنت کی بو بہی نہین پہنچیگی شیخ اکبر فتوحات مین ابن سیرین سے لائے ہین کہ کہا یہہ علوم دین ہین دیکہو کس سے لیتے ہو اوسکو اور کہا کہ نیشاپور مین قاضی ابوبکر سے کچہہ حدیث نہ لکہی مین نے کہ متکلم اشعری مذہب تہا اگرچہ اسنادین عالی رکہتا تہا پس اسلیے چاہیے کہ سوای صالح کے علم نہ سیکہے اور اگر نادانی سے کسیکو اوستاد کرے اور بعد سیکہنے علم کے کچہہ اوسمین موجب بدظنی کا پاوے تو بہی ادب اپنی جانب سے چہوڑے نہین اور اوسکے اوس کام کو سپرد خدا کرے بلکہ اوسکے حق مین دعا کرے کہ خدا تعالے اوسکو اوس کام سے باز رکہے اور بسبب اسی بدظنی اور بےادبی اور نہ ادا کرنے اوستادونکے حقوق کے اور نہ نگاہ رکہنے حرمت اور ادب اونکے ہے اس زمانہ مین کہ اکثر طالب علم اپنے مقصد ونکو نہین پہنچتے ہین اور برکت علم کو نہین پہنچتے ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اے مسلمانون جب چاہو کہ راز کہو ساتہہ پیغمبر کے پس آگے دو پہلے راز کہنے اپنے سے خیرات تو یہہ کام بہتر ہے تمہارے لیے اور بہت پاکیزہ پس اگر نہ پاؤ تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتہہ اوس آیۃ کے کہ آتی ہے واللہ اعلم ف اے ایمان والون جب تم کان مین بات کہو رسول سے تو آگے دہر لو پہلے بات سے لینے سے خیرات یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت ستہرا پہر اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مو اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم چاہو کہ چپکی باتین کرو پیغمبر سے تو پہلے چپکی باتین کرنے سے کچہہ خیرات دو محتاجون کو پہر بات کرو چپکے پیغمبر سے صلے اللہ علیہ وسلم یہہ پہلے خیرات دینا بہتر ہے تمہارے واسطے اور بہت پاکیزہ ہے پہر اگر نہ پاؤ تم کچہہ صدقہ دینے کو تو پہر خدا تعالے بخشنے والا مہربان معاف کریگا ایسے گناہ جو لاچاری سے ہوں ع تفسیر و مہربان ہے ہیچ اجازت دیتا ہے سرگوشی کے بغیر صدقہ کے کہا بعضون نے کہ رہا یہہ حکم دس رات دن پہر نسخ کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ نہین رہا یہہ حکم مگر ایکساعت دن کے پہر نسخ کیا

ع نہیں تقنعہ[?] اوس شخص کا جو [illegible] ... ع ... ف ... منافق ... [illegible]

گیا اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کتاب اللہ کی اس آیت پر نہین عمل کیا کسی نے پہلے میرے اور نہ عمل کریگا اسپر کوئی
بعد میرے تہی میرے پاس ایک دینار پس صرف کیا مینے اوسکو کہ تہا مین کہ جب سرگوشی کرتا حضرت سے تصدق کرتا
ایک درہم اور پوچہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پس جواب دیا حضرت نے اونکا کہا مینے
یا رسول اللہ کیا ہے وفا فرمایا توحید اور گواہی دینی لا الہ الا اللہ کی کہا مینے کیا ہے فساد فرمایا کفر اور شریک کرنا
ساتہہ اللہ کے کسیکو کہا مینے اور کیا ہے حق فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت یعنے حکومت جب پہنچے طرف
تیرے کہا مینے اور کیا ہے حیلہ فرمایا ترک کرحیلہ کو کہا مینے اور کیا لازم ہے مجپر فرمایا طاعت اللہ کی اور اطاعت
اوسکے رسول کی کہا مینے اور کیونکر دعا کرون مین اللہ تعالے سے فرمایا ساتہہ صدق اور یقین کے کہا
مینے اور کیا مانگون مین اللہ تعالے سے فرمایا عافیت کہا مینے اور کیا کرون مین واسطے نجات نفس اپنے
کے فرمایا کل حلالاً و قل صدقاً کہا مینے اور کیا ہے سرور فرمایا جنت کہا مینے کیا ہے راحت کی چیز فرمایا
ملنا اللہ تعالے سے پس جب کہ فارغ ہوا مین ان مسائل کے پوچہنے سے نازل ہوا نسخ اسکا **مل** اللہ
مہربان ہے اوس شخص پر کہ کچہہ صدقہ کے لیے اپنے پاس نرکہے اور نہ لادے اور آیا ہے کہ مومن لوگ پیغمبر
علیہ السلام کے ساتہہ بہت سرگوشی کرتے تہے اور ہر طرح کی چیزین سرگوشی مین پوچہتے تہے تا آنکہ پیغمبر
علیہ السلام پہ تنگ ہوئی حق تعالے نے رسول علیہ السلام کی تخفیف کے لیے یہہ آیت بہیجی لوگ سرگوشی
سے باز آئے اور بقول بعض کے تونگر بہت سرگوشی کرتے تہے اور فقرا رسول علیہ السلام کی صحبت سے دور
رہتے یہہ امر آنحضرت کو ناگوار معلوم ہوا یہہ آیت نازل ہوئی اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ یہہ جو حکم نازل ہوا
سولے علی رض کے کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ تجملہ اونکے مناقب سے ہے اور پہر یہہ حکم منسوخ ہوا
اور کہا ہے علما نے کہ یہہ حکم ایک ساعت سے زیادہ نہتا اور اوسی ساعت مین مرتضی علی رض نے ایک دینار
فقرا پر تصدق کی اور آنحضرت سے سرگوشی کی اور بعد ایک ساعت کے آیت ءاشفقتم اوتری اور وہ حکم
منسوخ ہوا اور اجازت سرگوشی کی بغیر پہلے دینے صدقہ کے پائی **مجر** ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کیا ڈرے تم اس سے کہ آگے دہرلے سرگوشی کرنے اپنے سے خیرات کو پہر
جب نکیا تمنے اور درگذر کیا خدا نے تمسے پس بارے برپا رکہو نماز کو اور دو زکوۃ کو اور فرمان برداری کرو خدا
کی اور اوسکے رسول کی اور خدا خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو **فتح** کیا تم ڈر گئے کہ آگے
رکہا کرو کان کی بات سے خیراتین سو جب تمنے نہ کیا اور اللہ نے معاف کیا تو اب کہڑی رکہو نماز اور دیتے
رہو زکوۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچہہ تم کرتے ہو **موضح** اے مسلمانو
تم ڈرتے ہو سو نمبرد پہر ہوا کہ پہلے خیرات کرو کچہہ چپکے بات کرنیسے پہر جب کہ تم نکرو خیرات تو پہر بخشا خدا تعالے
نے تمکو اور تم قائم رکہو نماز کو جو وقت پر ادا کرو اور دو مال زکوۃ کا اور حکم برداری کرو خدا تعالی کی اور اوسکے
رسول کی اور خدا تعالے جانتا ہے وہ سب کام جو تم کرتے ہو ظاہر اور باطن مین **عہ تفسیر** یعنے
کیا ڈرے تم صدقات کے پہلے دینے سے اسلیے کہ اوسمین خرچ کرنا مالکا پڑتا ہے کہ جسکو تم مکروہ رکہتے ہو پس جب نکیا

یعنی کچھہ کر حکم کیا گیا ہے تمکو اور دشوار ہوا تمپر و تاب علیکم یعنے تخفیف کی تم سے اور دور کیا تم سے مواخذہ پہلے
دینے صدقہ کا سرگوشی پر پس قصور نکرو نماز مین اور زکوۃ مین اور تمام طاعات مین واللہ خبیر الخ یہہ وعدہ
وعید ہے ۂ ملہ الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون
علی الکذب وہم یعلمون ۝ آیا ندیکہا تونے طرف اون لوگون کے کہ دوستی کی ساتہہ اوس قوم کے کہ
غضب کیا ہے خدا نے اوپر اونکے یعنے منافقون نے ساتہہ یہود کے دوستی کی واللہ اعلم نہین ہین یہہ
منافق تم سے اور نہ یہود سے اور قسم کہاتے ہین اوپر جہوٹ کے اور یہہ جانتے ہین ۂ فتح تو نے ندیکہے وہ جو
رفیق ہوتے ہین ایک لوگونکے جن پر غصے ہوا ہے اللہ نہ وہ تم مین ہین نہ ادہمین اور قسمین کہاتے ہین
جہوٹ بات پر اور خبر رکہتے ہین فتلیم ۂ مو اسے ندیکہا تونے اون لوگون کی طرف جو وہ منافق ہین جو
دوستی کی انہون نے اون لوگون سے جن پر غصہ ہے خدا تعالے جو وہ یہودی ہین نہین ہین منافق
اے مسلمانون تم مین سے اور نہ یہودیون مین یعنے نہ مسلمانونکے دوست ہین اور نہ یہودیون کے اور ظاہر
مین قسمین کہاتے ہین جہوٹی کہ ہم مسلمان ہین اور وہ آپ جانتے ہین کہ ہم جہوٹی قسمین کہاتے ہین
ۂ عہ ۂ تفسیر تہے منافق کہ محبت کرتے یہود سے کہ جنپر غضب کیا اللہ نے اپنے اس قول مین من
لعنہ اللہ وغضب علیہ اور نقل کرتے منافقون سے بہید مومنون کے پس وہ نہ تم مین سے ہین اے
مسلمانون اور نہ یہود مین سے ہین جیسکہ فرمایا اور جگہہ مذبذبین بین ذلک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء ۂ مل
آیا ہے کہ عبداللہ بن نبتل منافق رسول علیہ السلام کے پاس بہت بیٹہا رہتا اور باتین آنحضرت کی یہود تک
کو پہنچاتا ایکروز رسول علیہ السلام اپنے حجرہ مبارک مین تہے اور ایک جماعت صحابہ کی وہان حاضر تہی
فرمایا کہ اب آتا ہے تمہارے پاس ایک شخص کہ دل اوسکا متکبر ہے اور نظر شیطان سے دیکہیگا اوسیوقت
ابن نبتل آیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اور یار تیرے کیون ہمکو گالیان دیتے ہو اوسنے قسم کہائی
اور اوسکے یارون نے بہی قسم کہائی کہ ہم تو گالیان نہین دیتے یہہ آیۃ آئی ماہم منکم ولا منہم ویحلفون علی الکذب
وہم یعلمون ۂ بحر ۂ اعد اللہ لہم عذابا شدیدا انہم ساء ما کانوا یعملون ۝ طیار کیا ہے خدا
نے اونکے لیے عذاب سخت تحقیق برا ہے جو کچہہ کہ کرتے ہین یعنے نفاق وغیرہ ۂ فتح ۂ رکہی ہے اللہ نے
اونکو سخت مار بیشک وہ برے کام ہین جو کرتے ہین ۂ مو ۂ اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن
سبیل اللہ فلہم عذاب مہین ۝ سپر کرا اپنے قسمونکو پس روکا لوگونکو راہ خدا سے پس اونکے لیے ہے
عذاب خوار کرنے والا ۂ فتح ۂ بنایا ہے اپنی قسمونکو ڈہال پہر روکے ہین اللہ کی راہ سے تو اونکو ذلت
کی مار ہے ۂ مو ۂ پکڑا اپنی قسمونکو منافقون نے جیسے ڈہال جو بچ رہے ہین قتل ہونے اور لوٹے جانے
سے پہر روک رکہتے ہین لوگونکو خدا تعالی کی راہ سے جہاد کیطرف جانیکے وقت پہر واسطے اونکے ہے عذاب
خوار اور رسوا کرنیوالا قیامت کے دن ۂ عہ ۂ تفسیر سپر کرا ہے یعنے اپنی جہوٹی قسمونکو باعث بچاؤ اپنے
خونون اور مالونکا ٹہیرا ہے پس روکا لوگونکو درمیان حالت امن اور سلامت اپنے کے اللہ کی راہ سے
یعنے طاعت اور ایمان لانے سے اللہ پر پس اونکے لیے وعدہ عذاب خوار کرنیوالیکا کیا بسبب کفر اور روکنے

ملہ اللہ غضب ہوا کا فر اور خصوصا یہود پر اور دوست ہوا رفیق منافق ۱۲ منہ
سلہ یعنے مذبذب ہین درمیان اسکے نہ طرف اونکے اور نہ طرف اونکے ۱۲
سلہ قولہ تعالے انہم ساء ما کانوا یعملون اسے انہم کانوا فی الزمان الماضی مصرین علی سوء العمل او ہی حکایۃ ما یقال لہم فی الآخرۃ ۱۲ منہ

اونکو راہ حق سے یہہ ایسا ہے جیسے فرمایا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰہُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ؎۱
ع مد لَنْ تُغْنِیَ عَنْہُمْ اَمْوَالُہُمْ وَلَآ اَوْلَادُہُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ط ہُمْ فِیْہَا
خٰلِدُوْنَ ۝ دفع نکرینگے انسے یعنے منافقون سے مال اور اولاد انکی عذاب خدا کے سے کچہہ ذرا بہی یہہ جماعت
دوزخ والے ہین یہہ وہان ہمیشہ رہین گے ع کام نہ آوینگے مال انکی اور اولاد اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ وہ لوگ
ہین دوزخ کے وہ اوسمین رہ پڑے ع مو یَوْمَ یَبْعَثُہُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَہٗ کَمَا یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ
وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ عَلٰی شَیْءٍ ط اَلَآ اِنَّہُمْ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ اوسدن کہ اوٹہا دیگا اونکو خدا سبکو پس قسم کہاوینگے
اوسکے سامنے جیسکہ قسم کہاتے ہین تمہارے سامنے اور گمان کرتے ہین کہ وہ کسی چیز پر ہین آگاہ ہو تحقیق
وہ ہین جہوٹے ع فتح جسدن جمع کریگا اللہ اونکو سارے پہر اللہ اونکو سارے پہر قسمین کہاوینگے اوسکے آگے
اور وہ خیال رکہتے ہین کہ وہ کچہہ بہلی راہ پر ہین سنتا ہے وہی ہین اصل جہوٹے ع مو جسدن اوٹہاویگا
منافقونکو گوردان سے خدا تعالے سبکو اکہٹا تو پہر قسم کہاوینگے خدا تعالے کے سامنے جیسے قسم کہاتے ہین تمہارے
آگے اور اوسدن سمجہین اور بوجہینگے منافق کہ ہم کچہہ کام کی بات کرتے ہین یہہ قسم ہمین فائدہ پہنچاویگی
سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ بیشک منافق جہوٹے ہین نہایت جہوٹی قسمین کہاتے ہین تفسیر قسم کہاوینگے
یعنے اللہ تعالے کے سامنے آخرۃ مین کہ ہم مخلص تہے دنیا مین منافق نہین تہے جیسکہ قسم کہاتے ہین
تمہارے سامنے دنیا مین اسپر اور گمان کرتے ہین کہ وہ دنیا مین جیسے چیز پر ہین قسم نفع سی پاوینگے گمان کرینگے کہ وہ کسی چیز پر ہین قسم سے نفع کی بسبب اپنی
جہوٹی قسمون کے جیسکہ نفع پایا دنیا مین آگاہ ہو وہ جہوٹے ہین کہ برابر ٹہیرایا اونہون نے حال
انکا دنیا اور آخرۃ مین ع مد اِسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰہُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ط
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ غالب آیا ہے انپر شیطان پس بہلادیا اونکی خاطر سے خدا کی
یاد کو یہہ جماعت لشکر شیطان کا ہے آگاہ ہو تحقیق لشکر شیطان ہین ٹوٹے مین ع فتح قابو مین
کرلیا اونکو شیطان نے پہر بہلائی اونکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہین جتہا شیطانکا سنتا ہے جو جتہا شیطان کا
ہے وہی خراب ہوتے ہین ع مو غالب ہوا منافقونپر شیطان پہر بہلادیا شیطان نے اونکو یاد کرنا
خدا تعالے کا سو یہہ منافق گروہ شیطان کے ہین رفیق جو اوسکی تابعداری کرتے ہین جان لو اے لوگو
جو گروہ رفیق شیطان کے تہے ہین نقصان پائے ہوے ٹوٹے مین اوس جہان کی نعمتون سے بلکہ
بدلے نعمتون کے ہمیشہ کے بڑے عذاب مین رہینگے ع ع تفسیر کہا شاہ کرمانی نے علامت غلبۂ
شیطان کی بندہ پر یہہ ہے کہ مشغول کرے اوسکو ساتہہ زینت ظاہر کے قسم کہانے اور پہننے سے اور غافل کرے
اوسکے دلکو فکر کرنے سے اللہ کی نعمتون مین اور نعمتون کے شکر کرنے سے اور غافل کرے اوسکی زبان کو
ذکر اللہ سے بسبب جہوٹ اور غیبت اور بہتان کے اور غافل کرے اوسکے دل کو فکر کرنے اور مراقبہ سے
بسبب تدبیر دنیا اور جمع کرنے دنیا کے ع مد اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ
تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہین ساتہہ خدا اور رسول اوسکے یہہ جماعت بیچ جملہ خوارترین لوگون کے ہین ع فتح
جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ لوگ ہین سب بیقدر لوگون مین ع مو تفسیر

ف ۱ یعنی جنہوں نے کفر کیا اور روکا اللہ کی راہ سے زیادہ کرینگے ہم ان کو عذاب اوپر عذاب کے ۱۲
ف ۲ ... دنیا و آخرت ...

یعنے دنیا مین بہت خوار ہین کہ قتل کیے جاتے ہین اور قید ہوتے ہین اور لوٹے جاتے ہین اور عقبی مین عذاب
ہمیشہ مین گرفتار ہونگے ﴿ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴾ حکم کیا خدا نے کہ البتہ
غالب رہونگا مین اور غالب ہونگے پیغمبر میرے تحقیق خدا تعالے توانا غالب ہے ﴿فـ﴾ اللہ لکھہ چکا ہے
کہ مین زبر رہونگا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ﴿ع﴾ لکھہ رکھا ہے اللہ تعالے
نے لوح محفوظ مین کہ البتہ غالب ہونگا مین لیکن حکم اور میرے بہیجے ہوئے پیغمبر سب آخر کو بیشک خدا تعالے
زبردست ہے غالب جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے کیے کو پہیر نہین سکتا ﴿عه تفسیر﴾ لکھہ چکا ہے
یعنے لوح محفوظ مین غالب ہونگا مین ساتہہ حجت اور تلوار کے یا ایک ان دونون مین سے توانا ہے کوئی
روک نہین سکتا اوسکے ارادہ کو عزیز غالب ہے غیر مغلوب ﴿ملہ﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ط
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ نپاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکہتے ہین ساتہہ خدا کے اور روز آخرت کے ساتہہ اس صفت کے
کہ دوستی کرین ساتہہ اوسکے کہ خلاف کیا ہے ساتہہ خدا کے اور رسول اوسکے اگرچہ وہ جماعت ہون باپ
اونکے یا بیٹے اونکے یا بہائی اونکے یا قرابتی اونکے وہ مومن کہ ساتہہ کافرونکے دوستی نہین کرتے لکہا ہے
خدا نے اونکے دلونمین ایمان کو اور قوت دی ہے اونکو ساتہہ فیض غیبی کے اپنی طرف سے اور داخل
کریگا اونکو باغون مین چلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے خوش ہوا اونسے خدا اور خوش ہوئے وہ
خدا سے وہ ہین لشکر خدا کے تحقیق لشکر خدا کا وہی ہے چہٹکارا پانیوالا ﴿فـ﴾ تو نہ دیکہیگا کوئی لوگ جو
یقین رکہتے ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر پہر دوستی کرین ایسو نسے جو مخالف ہوے اللہ کے اور اوسکے رسول
کے پڑے وہ اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے ہون یا اپنے بہائی یا اپنے گہرانے کے اونکے دلونپر
لکہدیا اللہ نے ایمان اور اونکو مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتین
نہرین سدا رہین اونمین اللہ اونسے راضی اور وہ اوس سے راضی وہ ہین جتہا اللہ کا سنتا ہے
جو جتہا ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے ﴿ملـ﴾ ﴿تفسیر﴾ نپاویگا تو الخ یعنے محال و ممنوع ہے
یہہ کہ پاوے تو قوم مومنونکو کہ محبت رکہین منکرون سے یہہ مبالغہ ہے زجر مین کہ دور رہنا چاہیے اللہ کے
دشمنونسے اور بچے اونکی مخالطت اور معاشرت سے پہر زیادہ کی تاکید و تشدید ساتہہ کلام پاک اپنے کے
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ الخ كَتَبَ یعنے ثابت کیا ایمان اونکے دلونمین وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ یعنے اور قوت دی
اونکو ساتہہ کتاب کے کہ نازل کی اپنی طرف سے جسمین حیات ہے اونکی سفیان ثوری سے منقول
ہے کہ اونہون نے کہا کہ علما گمان کرتے ہین کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اونکے حق مین کہ مصاحب ہین
بادشاہ کے اور عبد العزیز بن ابی رواد سے ہے کہ اونسے ملا منصور خلیفہ پس جبکہ پہچانا عبد العزیز نے منصور
کو بہاگے اوس سے اور پڑہی یہہ آیۃ وَلَا تَجِدُ قَوْمًا آخر تک اور کہا سہل نے کہ جسکا صحیح ہوا ایمان اور خالص ہو

ملـ قولہ یوادون بمعنون مثان لیکن او حال او صفت قوما و بجا ہے تضاد و نصر ۱۲ ع ہ محفوظ کیلئے اور ثابت دلون مین ایمان کو اور قوت دی اونکو رحمت اور انعام اور ہدایت سے ۱۲ ف ع ہ یعنے جو دوستی نہین رکہتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ بیٹا ہو وہی سچے ایمان والے ہین اونکو بہر درجے ہین ۱۲ منہ غ ہ یکون التقسیم للایمان باعتبار ... ای بروح من اللہ علی انہ فی نفسہ روح الحیوۃ القلوب ۱۲

توحید اوسکی پس وہ انسیت نہین پکڑتا بدعتی سے اور نہین ہمنشینی کرتا اوسکی اور ظاہر کرتا ہے اوس سے
عداوت اور جسنے رغبت کی بدعتی سے چہین لیتا ہے الله تعالے اوس سے حلاوت سنتونکی اور جو کوئی کہانا
بدعتی کا واسطے طلب کرنے عزت دنیا کے یا اور فائدہ دنیا کے ذلیل کریگا اوسکو الله تعالے بسبب اوس عزت
کے اور محتاج کریگا اوسکو بسبب اوس تونگری کے اور جو کوئی ہنسے بدعتی کو دیکھہ کر نکال لیتا ہے الله تعالے
نور ایمان کا اوسکے دل سے خوش ہوا خدا اونسے بسبب توحید خالص اور طاعت اونکے اور خوش ہوے
وہ خدا سے بسبب بہت ثواب ملنے کے آخرت مین یا بسبب اس حکم کرنے الله تعالے کے اونکے حق مین بیچ
دنیا کے وہ مین لشکر خدا کی یعنے مددگار حق خدا کے اور بلانیوالے خلق اوسکیطرف اوسکی طرف هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
یعنے باقی رہینگے ہمیشہ جنتون کی نعمتون مین پہنچینگے ہر پیاری چیز کو امن مین ہونگے ہر ڈر سے ٢٢ ملة

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون اٰیۃ

اس سورۃ کا نام سورۂ حشر ہے حشر کے
معنے ہین جمع کرنے لشکر وغیرہ کے چونکہ اسمین ذکر جمع کرنے لشکر کا ہے کہ آگے بیان اوسکا آویگا یہہ نام اوسکا
رکہا گیا اوتری ہے یہہ سورۃ بعد سورۂ لم یکن کے اور سورۂ مجادلہ کے بعد اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین
ذکر جماعت شیطان اور جماعت خدا کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین
اسمین چوبیس ہین اور رکوع تین اور کلمے ٤٤٥ اور حرف ٢٠١٢ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مترجم کہتا ہے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے بنی نضیر سے صلح کی لیکن بسبب
شقاوت ازلی کے کوشش آنحضرت کی عداوت مین کرنے لگے آنحضرت نے ارادہ فرمایا کہ اوس جماعت کو
جلا وطن فرماوین اور منافقون نے اون ملعونونکو پیغام بہیجا کہ تم لڑو اور جنگ مین استواری کرو ہم رفیق
تمہارے ہین خدا تعالے نے برخلاف ارادہ منافقونکے بیچ اول جمع کرنے لشکر کے رعب یہود پر ڈالا تا ہمہ تن
ہوکر جلا وطنی اختیار کی اور منافقونکی بات نہ سنی اور لڑنے کی اور دوبارہ جمع کرنے لوگونکی احتیاج نہ
پڑی اور مال اونکا فئی ہوا اور فئی اوسکو کہتے ہین کہ بغیر لڑنیکے مسلمانونکے ہاتہہ لگے خدا تعالے نے منت
مسلمانونپر رکہی اور حکم فئی کا بیان فرمایا اور منافقونکے ارادہ سے خبر دی والله اعلم سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ساتہہ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمانون
مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہ ہی غالب با حکمت ہے **فتح** الله کی پاکی بولتا
ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ہے **موضح** **تفسیر** آیا ہے
کہ رسول صلے الله علیہ وسلم چوتہے سال ہجری مین ساتہہ ایک جماعت صحابہ کے واسطے لینے دیت یعنی خونبہا
دو شخصون عامری کے کہ آنحضرت کے عہد مین تہے اور عمرو بن امیہ ضمیری نے اونکو مارا تہا بنی نضیر کے
محلہ مین جا کر اونکے گہر کی دیوار کے نیچے بیٹہے وہ ایک پتہر کوٹہے پر لیگئے تا آنحضرت پر ڈالین اوسیوقت جبرئیل
نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ مین پہر آئے اور بنی نضیر کو کہلا بہیجا کہ مدینہ سے نکل جاؤ اور دس
روز کی مہلت دی وہ تہیہ سفر کا کرنے لگے ابن اُبی کہ رئیس منافقونکا تہا اوسنے اونکو کہلا بہیجا کہ
جلا وطن نہووا اور اپنے قلعون مین بیٹہے رہو مین ساتہہ دو ہزار آدمیون کے مدد تمہاری کرونگا بنی نضیر

اوس منافق کے کہنے سے مغرور ہوکر باغی ہوگئے اور داعیہ قتال کا کیا آنحضرت نے قصد اونکے لڑنیکے باہر نکلے پہر ایک اور غدر اونہون نے کیا کہ کہا تیس آدمیون کے ساتہ آیا جگہہ کو اور تیس آدمی ہمارے عالمون مین سے تمہارے پاس آکر مناظرہ کرینگے اگر حقیت تمہاری ثابت ہوئی تو ہم ایمان لادینگے آنحضرت نے ایسا ہی کیا پہر اونہون نے کہا کہ تین آدمیون کے ساتہ جدا ہو ہم بہی تین آدمی آوینگے آنحضرت نے وہ بہی قبول فرمایا اور تین یہودیون نے آنحضرت کی قتل کا مصمم کیا ایک عورۃ نے بنی النضیر مین سے اپنی بہائی کو کہ مسلمان تہا اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر رہتا تہا اونکے مصمم ارادہ اور غدر کا حال کہلا بہیجا اوس شخص نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ کو پہر آگئے اور دوسرے روز اپنے لشکر کے ساتہ جہاد کے لیے اونپر نکلکر اونکے قلعہ کو گہیرا اکیس روز تک وہ گہرے رہے اور ابی منافق نے اپنا وعدہ وفا نکیا اوسکی مدد سے ناامید ہوگئے اور حق تعالے نے اونکے دلونمین رعب و دہشت ڈالی آنحضرت سے صلح طلب کی آپنے قبول نفرمائی مگر بشرط اسکے کہ مدینہ سے جلا وطن ہووین اور ہتہیار اپنے سب مسلمانونکو دیوین اور جو کچہہ اپنے چارپایونپر لیجا سکین ہمراہ اپنے لیجاوین اور باقی تمام اموال اور گہر اور زمین اور ہتیار چہوڑ جاوین ناچار ہوکر اوسیطرح قبول کیا اور شام کیطرف گئے اور سب اموال اونکے فی ہوگئے لیکن

هُوَ الَّذِيٓ أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَأَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يٰٓأُولِي الْأَبْصٰرِ ۝

وہی وہ ہے کہ نکالا اونکو کہ کافر ہوئے اہل کتاب مین سے اونکے گہرون سے پیچ اول جمع کرنے لشکر کے گمان نہین رکہتے تہے تم ای مسلمانون کہ وہ نکلینگے اور گمان کرتے تہے کافر کہ نگاہ رکہنے والے اونکے ہین قلعے اونکے عذاب خدا سے پس آیا اونپر عذاب خدا کا اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تہے اور ڈالا اونکے دلمین ڈر خراب کرتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہہ سے اور مسلمانون کے ہاتہہ سے اور مسلمانونکے ہاتہہ سے بہی خراب ہوتے تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون ف وہی ہے جسنے نکال دئے منکر جو منکر ہین کتاب والون مین سے اونکے گہرون سے پہلی ہی بہیڑ ہوتے تم نہ اٹکلتے تہے کہ وہ نکلینگے اور وہ خیال رکہتے تہے کہ اونکا بچاؤ ہے اونکے قلعے اللہ کے ہاتہہ سے پہر پہنچا اونپر اللہ جہان سے اونکو خیال نتہا اور ڈالے اونکے دلمین دہاک اوجاڑنے لگے اپنے گہر اپنے ہاتہون اور مسلمانون کے ہاتہون سو دہشت مانو ای آنکہہ والون ف مو وہ خداتعالے جسنے باہر نکالا اون کافر یہودی کتاب والون کو شہر سے جو مدینہ مین اونکا وطن تہا پہلے کے باہر نکالنے مین اور دوسری بار کا نکالنا خیبر کے یہودیونکا ہوگا نہ کہتے تہے + گمان تم لے مسلمانو وہ کہ باہر نکلین یہودی بنی نضیر مدینہ کے شہر سے جو اونکا وطن تہا اور بلکہ گمان لیجاتے ہوئے کہ اونکو منع کرنیوالے ہونگے قلعے اونکے نکلنے سے یعنے یہودیونکو بہروسا ہوگا اپنے قلعون پر مضبوطی کا کہ نکلنیکے خاطر جمع ہوئے خداتعالی کی قضا سے پہر آئی اونپر قضا خداتعالے کی ایسی جگہہ سے جو اونہین گمان نتہا اور نہ سمجہتے تہے کہ ایسا اتفاق بنے گا جو اسطرح فوج رسول اللہ کی قلعہ کو گہیر لیگی اور ڈالا خداتعالے

ف معنی فی ... ای یومی ... ع والسلام ... اول الحشر ... کا ... ای اخرج الذین کفروا عند اول الحشر ۱۲ م
ف ... ۱۲

نے یہودیون کے دلون مین خوف مسلمانونکا جو جلاوطن ہونا قبول کیا سو ڈہانے لگے اپنے گہر اپنے ہاتہون
ڈہوانے لگے یعنے جب یہودی اپنے گہرون سے نکلنے لگے جو چیز اچہی گہرون مین لگی تہی اوسے اوکہیڑ کر
لیجاتے تہے پہر ڈہواے لوگون ایسی باتین دیکہکر بہت اچہا دیکہنے والو غور کرکر دیکہو جو کیسے لوگ
بہادر عمدہ جلاوطن ہوئے دیکہو اونکا احوال ط ع ط تفسیر وہ ہی وہ کہ نکالا الخ یعنے بغیر جنگ کے
جلاوطن ہوے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول علیہ السلام نے اونکو نکلنیکا گہرون سے حکم کیا اونہون
نے کہا کہان جاوین ہم فرمایا کہ زمین محشر مین جاؤ تم پس وہ جلاوطن ہوکر اکثر اونکے اذرعات مین اور اریحا
مین کہ زمین شام مین ہے جا رہے اور آل حقیق اور آل حیے بن اخطب خیبر کو اور ایک جماعت حیرہ میں
جا بسے ابن عباس فرماتے ہین جو کوئی شک رکہے اسمین کہ محشر زمین شام مین نہین ہو نگی یہہ آیۃ پڑہے
کہ حشر اول شام مین ہے اور حشر دوسرا روز قیامت کے ہے کہ سب خلائق شام مین محشور یعنے جمع ہونگے
اور بقول بعض کے اول حشر مدینہ سے اور دوسرا حشر خیبر سے ہوا اور بقول بعض کے اول حشر جلاوطن کرنا اہل کتاب
کا جزیرہ عرب سے یہہ تہا اور دوسرا جلاوطن کرنا عمر رض کا ہے تمام اہل کتاب کو اپنی خلافت مین شام کو اور
بقول بعض کے حشر اول یہہ ہے اور حشر ثانی ایک آگ ہے کہ مشرق سے آویگی اور تمام خلائق کو ہانک کر
شام کو لیجاویگی اسطرح کہ سواے راہ شام کے کوئی طرف آگ سے خالی نہین دیکہینگے اور جب وہان
جاوینگے قیامت قائم ہوگی اور سب لوگ زمین شام مین جمع ہونگے اور خراب کرتے تہے الخ یعنے
بنی نضیر نے جلاوطنی اختیار کی اپنے مکانونکو خود ہی خراب کرتے تہے بسبب حسد اس بات کے کہ مومنون
کے ہاتہہ پڑینگے اور جو کچہہ مومنون کے ہاتہہ پڑتا تہا مومن بہی اوسکو خراب کرتے اور بقول بعض کے خرابی
اپنی ہاتہہ سے اونکی یہہ تہی کہ جو کچہہ قسم پتہر اور سنگ سے اونکے مکانون مین اچہا تہا اونکے نظر مین یا قیمتی تہا اوسکو
اوکہیڑ کر ہمراہ اپنے لیجاتے تہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ چہہ سو اونٹ اپنے اموال سے لادکر ہمراہ اپنے
لیگئے اور جو فرمایا من حیث لم یحتسبوا تو مراد یہہ ہے کہ بنی نضیر گمان نہین رکہتے تہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم حکم اونکے قتل کرنیکا فرما دینگے بسبب اسکے کہ اول حضرت کے تشریف لانے مین بیچ مدینہ کے مصالحہ
درمیان مین آئی تہی لیکن غدر اور عہد شکنی اپنی سے غافل تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون کہ
باوجود اوس ہتہیار اور کثرت مدد اور شجاعت اور شوکت اور قلعون اور کہجورون اور زمین کے اونکو خدا
تعالے نے مغلوب اور جلاوطن کیا اور وہ تمام اموال اپنے چہوڑکر چلے گئے پس کسیکو کسی چیز پر مغرور نہونا
چاہیے ف بحر ط معنے اول حشر کے یہہ ہین کہ یہہ اول حشر اونکا طرف شام کے ہوا اور تہے وہ دس خاندان
سے کہ نہین پہنچا تہا جلاوطن ہونا اونکو کبہی اور یہہ اول اون اہل کتاب کے ہوئے کہ نکالے گئے جزیرہ عرب
سے طرف شام کے یا یہہ اول حشر اونکا ہوا اور دوسرا حشر اونکا جلاوطن کرنا عمر کا اونکو خیبر سے طرف شام
کے یا دوسرا حشر اونکا حشر روز قیامت کا ہوگا ط م ط ولولا ان کتب اللہ علیہم الجلاء لعذبہم
فی الدنیا ط ولہم فی الاخرۃ عذاب النار ہ اور اگر نہ لکہی ہوتی اللہ نے اونپر جلاوطنی تحقیق عذاب
کرتا اونکو دنیا مین یعنے اور طرح اور اونکے لیے آخرت مین عذاب ہے آگ کا ہے ط فتح ط اور اگر نہوتا کہ

لکھا تھا اللہ تعالے نے اونپر اوجڑنا تو اونکو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین اونکو ہے آگ کی مار ۃ **موضح**
تفسیر یعنے باوجود جلاوطنی کے عذاب دوزخکا اونکو پہنچیگا اور مراد عذاب دنیا سے سوای جلاوطنی کے
قتل اور لوٹ اور قید کرنا ہے جیسا کہ بنی نضیر کو پہنچا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۤقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاۤقِّ
اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ یہہ عذاب بسبب اسکے ہے کہ انہون نے مخالفت کی ساتہہ خدا اور
رسول اوسکے اور جو کوئی مخالفت کرے ساتہہ خدا کے پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے **فتح**
یہہ اسپر کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ سے تو اللہ کی مار سخت
ہے ۃ **موضح** مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۤئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝
جو کچھہ کہ کاٹا تمنے درخت خرما سے چھوڑا تمنے اوسکو کھڑا اوپر جڑ اوسکے پس حکم خدا سے تہا تا خوار کرے بدکارون
کو یعنے کاٹنا درخت میوہ دار کا وقت جہاد کے جائز ہے اور ترک کرنا اوسکا بھی جائز واللہ اعلم ۃ **فتح** ۃ
جو کاٹ ڈالا تمنے کہجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بیحکمون کو ۃ **موضح**
تفسیر یعنے ترک درخت میوہ دار اور قطع اوسکا دونون وقت جنگ کے جائز ہین قطع کرنیوالا آگاہ
اور چھوڑنیوالا اوسکا مومن دونون رضاجو خدا کے ہین اور خدا تعالے کے حکم سے کام کرتے ہین اور منقول
ہے کہ جب لشکر اسلام نے بنی نضیر کے قلعہ کو گھیرا رسول علیہ السلام نے اونکی کھجورونکو کاٹنے اور جلانیکا
حکم فرمایا ہے نضیر کے یہودیون نے بیقرار ہوکر اور چلا کر کہا اے محمد تو گمان کرتا ہے کہ زمین پر فساد
مین نہین کرتا یہہ کاٹنا درختونکا فساد نہین مسلمانونکے دل بیچ اس قول سے تنگ پڑا اور بعضون نے
کہا کاٹو نہین کاٹنے سے فساد زمین مین ہوگا اور ان درختونکو اللہ تعالے مسلمانون کے تئین دیگا
اور بعضون نے کہا کہ یہود اسکے کاٹنے سے غمگین ہونگے کاٹنا ہی چاہئے حق تعالے نے بیچ تصدیق
اور بری الذمہ ہونے دونون فرقون کے یہہ آیت بھیجی کہ منع کرنیوالے بہی خوب کہتے ہین اور کاٹنے
والونکو بہی ملامت نہین اور معنی لینۃ کی مطلق درخت خرما کی ہین یا ایک قسم خرما کی ہیز اور بقول بعض کے نام بہتر اور
قیمتی درخت خرما کا ہے چنانچہ ایک درخت بقیمت ایک بردے کے ہوۃ **محسنی** ۃ وَمَاۤ اَفَاۤءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور جو کچھہ کہ عائد کیا خدا تعالے نے اپنے پیغمبر پر اموال بنی نضیر سے پس نہ دوڑائے تھے
تمنے اوسپر گھوڑے اور نہ اونٹ ولیکن خدا غالب کرتا ہے اپنے پیغمبرونکو جسپر کہ چاہے اور خدا ہر چیز پر توانا ہے
ۃ **فتح** ۃ اور جو ہاتہہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اون سے سو تمنے نہین دوڑائے اوسپر گھوڑے نہ اونٹ
لیکن اللہ چڑھا دیتا ہے اپنے رسولونکو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے ۃ **موضح** **تفسیر** یعنے جو کچھہ
کہ اموال بنی نضیر کے مین سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا ہے اے مومنون تمنے سوار گھوڑون کے اور
اونٹون کے اوس قوم پر نہین دوڑائے اور نہ پیادون نے جنگ اکر لیے ہین یہہ مال محض بسبب مسلط
کرنے خدا کے اپنے پیغمبر کو کافرونپر ہاتہہ آیا ہے یہہ اموال خاص پیغمبر کے لیے ہے جیسا کہ تصرف چاہے کرے
منقول ہے کہ رسول عم نے اوس مال کو درمیان مہاجرون کے تقسیم کیا اور انصار کو نہ دیا مگر تین آدمیونکو

بہت محتاج اومین تہے اور وہ ابو دجانہ سماک اور سہل اور حارث تہے اور باغ فدک وغیرہ منجملہ اوس فی
سے تہا کہ رسول علیہ السلام نے اوسکو خاص اپنے لیے رکہا تہا او نفقہ سال تمام کا اپنے اہل کو اوسکے حاصل
سے دیتے تہے اور باقی کو خرچ فقرا اور مہمانونکا کرتے تہے اور بعد رسول علیہ السلام کے حضرت صدیق کرتے
تہے اور بیچ خلافت حضرت عمر کے نزاع اوس مال کی درمیان علی رضہ اور ابن عباس رضہ کے ایسا ہی پیش آئی اور
عمر رضہ نے اوس مال کو دونون کے تئین سپرد کیا اور یہہ بہی مثل عمل پیغمبر اور عمل صدیق کے کرتے تہے پس جو
کچہہ رافضی اس مقدمہ مین گفتگو کرتے ہین سب خرافات اونکے ہین اسلیے کہ حضرت علی اور عباس اور تمام
صحابہ قائل اس قول رسول کے ہین انا معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث وما ترکناہ صدقۃ چنانچہ حضرت
عمر فاروق نے اپنے عہد مین اونکو قسم دیکر پوچہا کہ رسول علیہ السلام نے یہہ حدیث فرمائی ہے یا نہین
اونہون نے کہا فرمائی ہے اور حضرت علی بہی بیچ خلافت عمر اور عثمان اور خلافت اپنے کے وہی عمل
کرتے تہے کہ پیغمبر علیہ السلام کرتے تہے بعد اسکے کسیکو کیا حجت باقی رہی اور یہہ جو وہ اشقیا کہتے ہین کہ فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے دعوے اوسکے ہبہ کا کیا اور صحابہ نے نہ دیا جواب اوسکا ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ رضہ کو حدیث
ما ترکنا صدقۃ کی خبر نہتی جب حضرت صدیق سے سنی خاموش رہین اور اگر ہبہ بہی تہا تو بسبب نہونے
قبضہ کے ہبہ صحیح اور ثابت نہوا اسلیے تصرف آنحضرت کا اوس مال مین رحلت تک صحیح و ثابت ہے کسیکو اوسمین
خلاف نہین واللہ الہادی الی الصواب ﴿مجر﴾ مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ
وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ جو کچہہ
عائد کیا خدا نے اوپر پیغمبر اپنے کے مالون رہنے والون گانؤ کے پس خدا کے لیے ہے اور پیغمبر کے لیے اور قرابتوان
کے لیے اور یتیمون کے لیے اور فقیرون اور مسافرون کے لیے بیان فرمایا ہمنے تا نہو وہ فی دستگردان
درمیان تونگرون کے تم مین سے اور جو کچہہ دیوے تمکو پیغمبر لیلو اوسکو اور جو کچہہ منع کرے تمکو اوس سے
پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے ﴿فتح﴾ جو ہاتہہ لگا دے اللہ اپنے
رسولونکو بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے اور بن باپ کے لڑکے
اور محتاجون کے اور مسافرون کے تا نہ اوسے لینے دینے مین دولتمندون کے تم مین سے اور جو دے تمکو
رسول سو لیلو اور جس سے منع کرے سو چہوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے
﴿موضح﴾ وہ جو پہیر دیا اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مال و دولت شہر والون کے سے یا گانون کے رہنے
والون کے سے یعنی مال کافرونکا بغیر جہاد کے مسلمانون کے ہاتہہ لگے وہ مال خدا تعالے کا ہے اور
اوسکے رسول کے واسطے ہے اور رسول اللہ کے کنبے کے واسطے ہے اور واسطے یتیمون کے اور واسطے محتاجون
کے ہے وہ لوٹ کا مال انہونکا حق ہے اوس مال سے سبکو موافق حصہ کے دو تا نہووے وہ کافرون
سے آیا ہوا پہیر نیوالا ہاتہون ہاتہہ دولتمندون مین تم مین سے جو اپنے حق سے زیادہ لیوین اور غریبونکو
نہ پہنچے اور جتنا کچہہ دیوے تمکو اوس مال سے پیغمبر خدا تعالے کا پس لیلو اوس مال سے بغیر تکرار خوشی سے

اورجو کچھہ منع کرے رسول اللہ اور نہ دیوے تھیر رہو اور نہ مانگو طمع نکرو حرص سے اور ڈرو خدا تعالے سے بیچ
نارضا مندی رسول اللہ کے جو بیشک خدا تعالے سخت عذاب کرنیوالا ہے اوسکو جو رسول اللہ کو ناخوش
کرے اسواسطے کہ وہ حکم خدا تعالے کیسے کہتا ہے اوسکا حکم دراصل حکم خدا تعالے کا ہے ع **تفسیر**
مَا اَفَآءَ اللّٰہُ الخ یہہ جملہ بیان ہے پہلے جملہ کا کہ بیان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ کیا کرین
اوس مال کو کہ بغیر لڑنیکے کفار سے ہاتہہ لگے یعنے حکم کیا اونکو کہ صرف کرین اوسکو جہان کہین کہ صرف
ہوتا ہے خمس غنیمتونکا کہ بانٹا جاوے پانچون اقسام مذکورہ پر اور ضعیف کہا ہے اس قول کو بعضے مفسرون
نے اور کہا کہ پہلی آیت نازل ہوئی ہے بنی نضیر کے اموال کے حق مین کہ اوسکو ٹھیرایا اللہ تعالے نے
اپنے رسول کے لیے خاص کر اور یہہ آیۃ ہر بستی کے غنیمتونکے حق مین ہے کہ لیجاوین غازیون کی قوۃ
سے یعنے اس آیۃ مین بیان مصرف اونکے خمس کا ہے اور جو کچھہ دیوے تمکو تقسیم غنیمۃ یا فئی سے پس
لیلو اوسکو یعنے قبول کرو اوسکو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اوس سے یعنے اوسکے لینے سے اون غنیمتونمین
سے پس باز رہو اور نہ مانگو اوسکو اور ڈرو اللہ سے اسمین کہ مخالفت کرو اوسکی اور سستی کرو اوسکے اوامر
ونواہی مین اور اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اوسکو کہ مخالفت کرے اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کی اور اولے یہہ ہے کہ یہہ حکم عام ہو تمام اون چیزون مین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے اونکا
اور منع کیا ہے اونسے اور امر فئی کا داخل ہے اوسکے عموم مین ع **مسئلہ** ما نہو وہ فئی اوستکے دان
النح کہ تونگر خود زیادہ لیلین اور فقیر ونکو تہوڑا دین یا محروم کرین جیسا یہہ جاہلیت مین رسم تہی کہ رئیس
قوم کا چوتہائی غنیمت مین سے آپ لیلیتا تہا اور اوس سے زیادہ بہی جو کچھہ چاہتا لیلیتا اور قرےٰ سے
مراد گانوہی قریظہ اور بنی نضیر کے اور فدک اور خیبر اور گانو عرینہ کے ہین اور نہی کرنیسے بیچ غنیمت اور مانند اوسکے
تہے اور یہہ بحسب اوپر کے مضمون سکے ہے والا حکم اس آیۃ کا مطلق ہے اسمین کہ جو کچھہ رسول نے حکم کیا
ہے بجالاؤ اور جس چیز سے منع کیا ہے باز رہو اسلیے کہ اطاعت رسول کی واجب ہے جس چیز کو انہون نے تمام
مسلمانونپر فرض کہا ہے سب مسلمانونپر فرض ہوگی اور جس چیز کو اونہون نے فرمایا ہے سنت ہوگی اور
جو کچھہ حلال فرمایا ہے حلال ہوگا اور جو کچھہ حرام فرمایا ہے حرام ہوگا مدار تمام نیکیونکا پیغمبر کی متابعت پر
ہے قولا اور فعلا اور بغیر اونکی متابعت کے کسی چیز دینی اور دنیوی کو پہنچنا ممکن نہین **مسئلہ** جان کہ
جزیہ اور مال کافر بے وارث کا اور جو کچھہ کہ مشرکون سے بغیر لڑنیکے لیا جاوے اور مال مرتد کا کہ مارا جاوے
حالت ارتداد مین ان سب کو فئی کہتے ہین نزدیک ابحنیفہ اور احمد کے تمام وہ مال مسلمانون کے مصالح
کے لیے ہوگا بغیر اسکے کہ خمس اوس سے نکالین اور نزدیک امام مالک کے بادشاہ بقدر حاجت لینے کے لیکر
باقی کو بیچ مصالح مسلمین کے صرف کرے اور نزدیک شافعی کے ان سب اموال سے خمس لیکر اہل خمس
غنیمت کو دین اور چار خمس کو اوپر لڑنیوالون کے اور مصالح مسلمین مین صرف کرین اور ایک روایت امام احمد
سے بہی ایسی ہی آئی ہے اور بقول قدیم شافعی کے خمس سوائے اوس مال سے کہ کفار نے ڈر سے بہاگ

کر چہوڑا ہو لیلین ع **مجر** لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

لہ فی مبتدأة کیلا یکون کوکتہ والدولۃ اید دل للانسان ای یدور من الحجر ومعنی قولہ کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم لئلا یکون الفئی الذی حقہ ان یعطی الفقراء لیکون لہم بلغۃ یعیشون بہا جار بین الاغنیاء و یتکاثرون بہ ۱۲ م

لہ قولہ للفقراء بدل من قولہ ولذی القربی والمعطوف علیہ ۱۲ م

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ فئی فقیرون ہجرت کرنیوالونکی
لیے ہے وہ کہ باہر کیے گئے اپنے گہرون سے اور اپنے مالون سے طلب کرتے ہین نعمت کو پروردگار اپنے سے
اور خوشنودی کو اور مدد کرتے ہین خدا کی اور اوسکے پیغمبر کی یہہ جماعت یہی ہین راست وعدہ ف
واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنیوالونکے جو نکالے گئے ہین اپنے گہرون اور مالون سے ڈہونڈتے آئے ہین
اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرنیکو اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے مو
تفسیر اپنے مالون سے یعنے جو کہ مکہ مین رہتے تہے اور گہر بار اور متاع چھوڑکر مدینہ وغیرہ مین چلے آئے
اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ کافر مالک ہوجاتے ہین مسلمانون کے مالون کے بسبب استیلا یعنے غلبہ کے اسلیے کہ
اللہ تعالے نے مہاجرونکو فقیر فرمایا باوجودیکہ وہ گہر اور مال رکہتے تہے مکہ مین یعنے معلوم ہوا کہ جب اونکا
گہر اور مالونپر کفار مسلط ہوگئے تو وہ مالک ہوگئے اور یہہ فقیر ہوگئے طلب کرتے ہین الخ یعنے جنت اور رضا
اللہ تعالے کی اور مدد کرتے ہین خدا کی الخ یعنے اوسکے دین کی اور مدد کرتے ہین اوسکے رسول کی وہی
سچے ہین اپنے ایمان مین اور جہاد مین مد رسول علیہ السلام نے فرمایا اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكَ
الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ مِقْدَارُ خَمْسِ مِائَةِ
سَنَةٍ بحر وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ
شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور یہی وہ فئی اونکے لیے ہے کہ جگہہ پکڑی دار الاسلام مین یعنے
مدینہ مین اور جگہہ پکڑی ایمان مین پہلے مہاجرون سے دوست رکہتے ہین ہر کسیکو کہ ہجرت کرے
طرف اونکے اور نہین پاتے اپنی خاطر مین دغدغہ طرف اوس چیز کے سے کہ دیگئی مہاجرونکو اور ذکو اختیار
کرتے ہین اپنے پر اور اگرچہ ہو اونکو احتیاج اور جسکو نگاہ رکہا گیا حرص نفس اپنے سے پس وہ جماعت وہی
ہین چھٹکارا پانیوالے ف اور جو گہر پکڑ رہے ہین اس گہر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت
کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آئے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اوس چیز سے جو اونکو
ملا اور اول رکہتے ہین اونکو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوک اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ
سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے موف اور اون لوگون کے واسطے ہے حصہ فئی کے مال مین
سے جو لوگ کہ رہتے ہین ہجرت کے گہر اور ایمان کے شہر مین جو مدینہ ہے پہلے مہاجرون سے محبت رکہتے
ہین اوس شخص سے جو مکہ سے آیا ہے اپنا گہر چھوڑکر اوس سے سب طرحکا سلوک کرتے ہین اور نہین پاتے اپنے
دلمین کچھہ حسد اور تکلیف اوس چیز سے جو اونکو دیتے ہین اور سلوک کرتے ہین ایسے ایثار رکہتے ہین جو اپنی اصلیت
موقوف کرکے مدینہ کے رہنے والے مہاجرونکو دیتے تہے اگرچہ اونکو احتیاج اوس چیز سے ہے تب بہی وہ
دیتے ہین خوش ہوکر اور خوش رہتے اور خوش رکہتے مہاجرونکو اور جو کوئی بچ رہے بخیلی سے اپنے اوسکو
پہر یہہ گروہ وہی ہین چھٹکارا پائے ہوئے عذاب سے عہ تفسیر دوست رکہتے ہین الخ انصار نے
آدہے اموال اپنے مہاجرونکو بانٹ لیے تہے اور اونکو اپنے مکانونمین اوتارا تہا اور بعض نے یہہ کیا تہا کہ اگر

دو بیویان رکہتے تہے تو ایک کو طلاق دیکر مہاجر سے نکاح کر دیا تہا اور انس سے منقول ہے کہ مدینہ بہیجا گیا واسطے
بعض اونکے سری بکری کی بہنا ہوئی اور وہ مفلس تہے پس اونہون نے وہ بہیجا اپنے ہمسایہ کو پس وہ
پہرتی پہرتی رہی اسیطرح تو شخصونمین یہانتک کہ پہر آئی اول ہی کے پاس اور کہا ابو یزید نے کہ کہا مجہے ایک
جوان نے بلخ والون مین سے کہ کیا ہے زہد نزدیک تمہارے کہا مینے جب پاتے ہین ہم کہاتے ہین ہم اور جب
نہین پاتے ہم صبر کرتے ہین ہم پس کہا اوس جوان نے کہ اسیطرح نزدیک ہمارے کتے بلخ کے ہین پس
یہہ کچہہ بڑی چیز نہین بلکہ یون چاہیے جب نہ پاوین ہم صبر کرین اور جب پاوین ایثار کرین یعنے اپنی
حاجت روکین اور غیر کی حاجت روائی کرین اور مفلحون پہنچنے والے اپنی مراد کو اور شح بدبختی اور یہہ کہ ہو
نفس آدمی کا حرص کرنیوالا منع پر کہ اورونکو منع کرے دیتے سے اور بخل یہہ کہ اپنے نفس کو روکے دینے
سے اور بعضون نے کہا کہ شح کہانا مال بہائی اپنے کا ازراہ ظلم کے اور بخل نہ دینا مال اپنے کا اور کسرے سے
منقول ہے کہ شح بہت ضرر کرتا ہے بہ نسبت فقر کے اسلیے کہ فقیر فراخی کرتا ہے جب پاتا ہے مال بخلاف
شحیح کے کہ اوسکا دل نہین چاہتا دینے کو باوجود ہونے مال کے ط ٭مد٭ ط اگرچہ ہوا اونکو احتیاج اور
فاقہ یعنے انصار نے کہ مہاجرونکو مال اور گہر اپنے بانٹ کر دیے اور اونکو اپنی جان پر مقدم کہا اور اس سے
کہ تمام مال فئی مہاجرون کو دیا گیا اپنے دلونمین کچہہ کینہ اور خلش نپایا اور انصار پہلے آنے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور مہاجرون کے مدینہ مین اسلام لائے اور اونہون نے مسجدین بنائی تہین اور بقول
بعض کے ایمان نام مدینہ کا ہے یعنے اقامت کی مدینہ مین پہلے مہاجرون سے اور تفسیر حسینی مین
لکہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر ذکر مدد اور احسان کرنے اونکا کہ مہاجرون
کے ساتہہ کیا فرمایا بعد اوسکے کہا کہ اگر چاہو تو یہہ اموال بنی نضیر کے تمہارے سبکے درمیان مین تقسیم کردون
مین اور مہاجر بدستور سابق تمہارے مکانونمین رہین اور اگر چاہو تو یہہ سب اموال خاص مہاجرونکو دون
مین اور وہ تمہارے مکانون سے باہر نکل کر تدبیر اپنے امور مین مشغول ہون سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہ پیشوائے اہل مدینہ کے تہے کہا یا رسول اللہ ہمارا دل یون چاہتا ہے کہ اس اموال کو مہاجرون
کو تقسیم کیجیے اور وہ بدستور سابق ہمارے گہرون مین رہین کہ برکت اور نور ہمارے مکانونمین اونہین سے ہے
رسول علیہ السلام نے انصار کے لیے دعا کی اور حق تعالے نے انصار کے حق مین یہہ آیۃ بہیجی اور صحاح
مین آیا ہے کہ ایک شخص مہمان رسول علیہ السلام کا ہوا حضرت نے اپنے گہر سے کچہہ مہمان کے لیے طلب کیا
اہل بیت نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچہہ نہین آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ ضیافت
اس مہمان کی کرے ایک شخص نے انصار مین سے کہا کہ یا رسول اللہ مین کرتا ہون اور اوس مہمانکو اپنے گہر مین
لیجا کر اپنی بیوی سے کہا کہ خاطرداری رسول کے مہمان کی کر اوسکی بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے
قوت ہمارے لڑکونکے نہین ہے انصاری نے کہا کہ طعام تیار کر اور لڑکونکو سلا رکہہ اوسکی بیوی نے ایسا ہی
کیا اور کہانا مہمان کے آگے رکہا اور چراغ کو بتی اوکسانے کے بہانہ بجہا دیا تا مہمان جانے کہ یہہ بہی کہاتے
ہین اور وہ دونون بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ انصاری جناب نبوت مآب مین حاضر ہوئے آنحضرت

۱۸ قوله خصاصة فقر واصلها خصاص البيت وهي فرجه والجملة في موضع الحال اي مفروضة خصاصتهم ۲۱۲

نے فرمایا کہ خدا تعالے نے تمہارے رات کی فعل سے تعجب کیا اور یہہ آیۃ آئی وَیُؤثِرُونَ آخر تک اور شح بمعنے بخل نفس کہتے ہیں اور بقول بعض شح بمعنے حرص شدید کے ہے کہ باعث کرنے حرام چیز و نکا ہووے اور بقول بعض کے شح کہانا مال مسلمانکا ظلم سے ہے اور بقول بعض کے وہ نظر کا اوس چیز پر ہے کہ اوسکی نہو اور بقول بعض کے لینا حرام کا اور نہ دینا زکوٰۃ کا ہے بہر تقدیر شح ایک خصلت مذموم اور تباہ کرنیوالی دین کی ہے مسلمانکو اوس سے پناہ مانگنی اور بچنا چاہئے رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَہَنَّمَ فِی جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِی قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا یہہ روایت معالم میں ہے

تنبیہ سبحان اللہ ایثار کی کیا فضیلت معلوم ہوئی اس آیۃ وغیرہ سے اور کیون نہو کہ یہہ امر بہی تو دشوار کہ اپنی خواہش و حاجت کو روکے اور غیر کی حاجت برلاوے اور یہہ بات بدون نفس کشی کے حاصل نہین ہوتی اسلیے بزرگون نے نفس کشیان بہت کی ہین چنانچہ آیا ہے کہ حضرت عمر رض نے ایکدن پانی مانگا پس حاضر کیا گیا پانی ملا ہوا شہد کا پس فرمایا حضرت عمر نے کہ بلاشبہ یہہ خوب ہے لیکن نہین پیتا مین ہیچ اسلیے کہ سنا ہے اللہ عز و جل کو کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشون اونکی کا فرمایا اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنے لیگئے تم خواہشین اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنے کی اور فائدہ اوٹہایا تمنے ساتھہ اونکے پس ڈرتا ہون مین یہہ کہ ہو وین ثواب نیکیون ہمارے جلدی دیئے گئے واسطے ہمارے پس نہ پیا اوسکو اور آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف کے سامنے کہانا لایا گیا وقت افطار کے اور تہے وہ روزے سے یعنے دنکو پس کہا عبد الرحمن نے کہ قتل کئے گئے مصعب بن عمیر حال آنکہ وہ بہتر تہے مجہسے کفنائے گئے ایسی ایک چادر مین کہ اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا تو کہل جاتے پانوٴ اونکے اور اگر ڈہانکے جاتے پانوٴ تو کہل جاتا سر اونکا اور قتل کئے گئے حمزہ حال آنکہ وہ بہتر تہے مجہسے نہی اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا پہر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچہہ کہ فراخی کی گئی یا کہا دیئے گئے ہم دنیا سے جو کچہہ کہ دیئے گئے ہم اور البتہ ڈرتے ہین ہم کہ ہماری نیکیونکا ثواب یہان دنیا ہی مین ملجاوے یعنے مثل کافرون کے نیکیون کے ثواب مین یہہ لذتہ دنیا کے ہین جو ملتا دین پہر شروع کیا عبد الرحمن نے رونا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا ذ مشکوٰۃ عن البخاری فی باب غسل المیت وتکفینہ وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور بہی فئی اون لوگون کے لیے ہے کہ آئے بعد مہاجرون اور انصار کے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو کہ سبقت کی ہے ہمپر ایمان لانے مین اور پیدا نکر ہمارے دلمین کچہہ کینہ بہ نسبت اونکے کہ ایمان لائے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ فئی ہر مسلمان کا حق ہے پس زیادہ حاجت والیکو بہر زیادہ حاجت والیکو دینا چاہئے یہانتک کہ مال فئی کفایت کرے واللہ اعلم **فـ** اور واسطے اونکے جو آئے اونکے پیچہے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور نرکہہ ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان **ع** اور وہ لوگ جو آگے

ہین اور اونکے دین اسلام مین پیچھے مہاجرین اور انصار کے یعنے تابعین بلکہ قیامت تک جو دین
اسلام مین داخل ہووے سو وہ کہتے ہین کہ لیے پروردگار ہمارے بخش گناہ ہمارے یعنے مسلمانون کے
جو موجود ہین اور اون لوگونکو بھی بخش جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہین اور مت ڈال ہمارے دلون مین
حسد اور دشمنی واسطے مسلمانون کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے تہے لیے پروردگار ہمارے بیشک تو بڑی
ہے مہربانی کرنیوالا دعا قبول کرنیوالا بخشنے والا **عہ تفسیر** سبقت کی ہے ہمپر ایمان لانی
مین مراد انسے مہاجر اور انصار ہین اور یہ نسبت اونکے کہ ایمان لائے ہین اسلئے یہی مراد صحابہ ہین اور کہنے
والے اس قول کے وہ ہین کہ جنہون نے ہجرت کی بعد مہاجرین سابقین کے اور بعضون نے کہا کہ مراد
تابعین نیک ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ مراد ہین کہ بعد تابعین کے پیدا ہوئے اور ہووینگے روز قیامت
تک کہا حضرت عمر رضہ نے کہ داخل ہوئے اس فئی مین تمام وہ کہ پیدا ہونگے قیامت تک اسلام مین **ف**
مد مراد اس آیۃ سے تابعین صحابہ کے ہین روز قیامت تک پس معلوم ہوا کہ مال فئی حق سب
مسلمانونکا ہے جسکو بہت احتیاج ہو پہر جسکو بہت احتیاج ہو اوسکو دینا چاہیے اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ
حق تعالے نے سب مومنونکو تین مرتبہ پر بیان فرمایا کہ مہاجر اور انصار اور تابعین انکے قیامت تک
اور صفت تابعون کی یہہ بیان کی کہ بخشش چاہینگے مسلمانون کے لیے اور بے کینہ ہونگے پس جسکے دلمین
کینہ ایک صحابی کا بلکہ ایک مومن کا ہو گا بجملہ مومنونسے خارج ہو گا نعوذ باللہ منہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا امرتم با لاستغفار لاصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم فسببتموہم سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول
لا تذہب ہذہ الامۃ حتی یلعن آخرہا اولہا اور امام مالک ابن انس نے فرمایا من ینتقص احدا من اصحاب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم او کان فی قلبہ علیہم غل فلیس لہ حق فی فئی المسلمین ثم تلا ہذہ الآیات رواہ فی
المعالم اور کہا گیا سعید بن مسیب سے کہ کیا کہتے ہو تم عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کے حق مین کہا اونہون
نے کہ کہتا ہون مین کہ جو کچھہ کہ کہوایا مجہے اللہ نے اور پڑہی یہی آیۃ پہر عجب دلایا اللہ تعالے نے اپنے نبی
کو کہ فرمایا الم تر الی الذین نافقوا آخر تک **مجہ** الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم الذین
كفروا من اهل الكتب لئن اخرجتم لنخرجن معكم ولا نطيع فيكم احدا ابدا وان قوتلتم لننصرنكم
واللہ یشہد انہم لکذبون ۞ کیا نہ دیکہا تو نے طرف اونکے کہ منافق ہوئے کہتے ہین اون بہائیوں
اپنے کو کہ کافر ہین اہل کتاب سے قسم خدا کی اگر جلاوطن کیا جاوے تمکو البتہ باہر نکلین گے ہم بہی ہمراہ تمہارے
اور فرمانبرداری نہین کرینگے تمہارے مقدمہ مین کسیکی ہرگز اور اگر لڑائی کیجاوے ساتہہ تمہارے البتہ مدد
کرینگے ہم تمہاری اور خدا گواہی دیتا ہے کہ یہہ جہوٹے ہین **ف** تو نے نہ دیکہے وہ جو دغاباز ہین
کہتے ہین اپنے بہائیونکو جو منکر ہین کتاب والو مین سے اگر تمکو کوئی نکال دیگا تو ہم بہی نکلین گے تمہارے
ساتہہ اور کہا نہ مانین گے کسیکا تمہارے حق مین کبہی اور اگر تمسے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے
اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جہوٹے ہین **مو** اے نہ دیکہا تو نے اون لوگونکی طرف جو منافق ہین
مدینہ کے رہنے والے کہتے ہین اپنے بہائیونکو یعنے اپنے موافق اور مانندونکو جو وہ یہود بنی نضیر ہین یہہ کہتے

عہ فیحمل الواو للعطف فیما دون فی الذین فیہا ۱۲

ف یہہ منافق اون کا دوست ہیں ... ۱۲ منہ

ہین کہ اگر تم جلاوطن کیئے جاوگے تو ہم بہی تمہارے ساتہہ اپنا وطن چہوڑین گے اور کہا نا نینگے ہم تمہارے دکہہ
دینے مین کسی ایک کا ہرگز کبہی یعنے محمد اگر ہمین کہے ایسی بات کہ جسمین تمہین نقصان ہو کبہی نہ مانینگے ہم
اور اگر تم سے لڑائی آپنے تو البتہ ہم تمہارے رفیق ہونگے مدد کرین گے ہم تمہاری اور خدا تعالے گواہی دیتا ہے
کہ یہہ منافق مدینے کے دوسے جہوٹے ہین ع تفسیر کیا نہ دیکہا تو نے اے محمد طرف اونکے کہ منافق ہوے
یعنے عبد اللہ بن ابی اور تابعدار اوسکے اون بہائیون اپنے کو یعنے بنی نضیر کو اور مراد بہائی چارہ کفر کا ہے
البتہ باہر نکلینگے ہم الخ روایت کیا گیا ہے کہ ابن ابی اور اوسکے یارون نے چپکے سے بنی نضیر کو کہلا بہیجا
جبکہ گہیرا اونکو نبی علیہ السلام نے کہ نہ نکلنا تم قلعہ سے پس اگر لڑین گے مسلمان تمسے تو ہم تمہارے ساتہہ مین
مدد کرین گے ہم تمہاری اور اگر نکالے جاوگے تم ضرور نکلین گے ہم تمہارے ساتہہ تمہارے مقدمہ مین یعنے تمہارے
لڑنے مین کسیکی یعنے فرمان برداری رسول خدا اور مسلمانونکی ہم نہین کرینگے اگر باعث ہون وہ تم سے لڑائی
پر یا تمہارے مدد کرنے پر اور وہ جہوٹے ہین وعدہ کرنے مین یہود سے اور اسمین دلیل ہے صحت نبوۃ پر اسلیئے کہ
خبر دینا غیب کا ہے م لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ٥ قسم خدا کی اگر جلاوطن کیا جاوے اہل کتاب کو جلاوطن ہووین منافق ہمراہ اونکے اور اگر
جنگ کیجاوے ساتہہ اہل کتاب کے مدد نہ دین اونکو اور اگر بالفرض مدد دین اہل کتاب کو تو البتہ پہیرین پیٹہین
اپنی بعد از ان مدد نہ کیجاویگی اونکی ف اگر وہ نکالے جاوین گے یہہ نہ نکلین گے اونکے ساتہہ اور اگر اونسے
لڑائی ہوگی یہہ نہ مدد کرینگے اونکی اور اگر مدد کرین گے تو بہاگین گے پیٹہہ دیکر پہر کہین مدد نہ پاوین گے
مو تفسیر یعنے اگر مدد کرین منافق یہود کی البتہ بہاگ جاوینگے منافق پہر نہین مدد کیے جاوین گے بعد
اسکے یعنے ہلاک کریگا منافقون کو اللہ تعالے اور نہین نفع دیگا تمکو نفاق اونکا واسطے ظاہر ہونے کفر
اونکے یا البتہ بہاگین گے یہود پہر نہین نفع دیگی اونکو مدد منافقونکی م لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ
صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ٥ تحقیق اے مسلمانون تم با رعب زیادہ ہو اونکی
خاطر مین خدا سے یہہ بسبب اسکے ہے کہ یہہ قوم ہین کہ نہین سمجہتے یعنے عذاب خدا سے کہ تاخیر کیا گیا ہے پروا
نہین رکہتے واللہ اعلم ف البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے اونکے دلمین اللہ سے یہہ اس سے کہ وہ لوگ سمجہہ
بوجہہ نہین رکہتے مو البتہ تم اے مسلمانون بڑے ڈر اور خوف والے ہو منافقون اور یہودیون
کے دلونمین خدا تعالی کیطرف اور فضل سے یعنے خدا تعالے نے مسلمانونکا ڈر منافقون اور یہودیون کے
دلونمین ڈالا ہے اور یہہ ڈر اس سبب سے ہے کہ وہ خدا تعالے کی عظمت کو نہین سمجہتے چاہیے تہا کہ خدا
تعالے سے ڈرین اور پیغمبر کا حکم مانین یقین کرکے ع تفسیر نہین سمجہتے یعنی نہین جانتے
اللہ کو اور اوسکی بڑائی کو تا کہ ڈرین اوس سے حق ڈرنے اوسکا م لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ
قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ٥ جنگ نکرین گے ساتہہ تمہارے ایک جگہہ ہوکر یعنی گانؤن کہ اونپر حصار کیا گیا ہو
یا پیچہے دیوارون سے جنگ اونکی درمیان اپنی سخت تر ہے جانے تو اونکو اکہٹا اور دل اونکے

پراگندہ ہین یہہ بسبب اسکے ہے کہ یہہ قوم ہین بے عقل یعنے آپسمین خانہ جنگیان رکہتے ہین اور مصلحت
انکی ایک نہین ہے واللہ اعلم ف ۃ لڑنہ سکینگے تم سے سب مگر بستیون کے کوٹ مین یا دیوار ونکی اوٹ
مین اونکی لڑائی آپسمین سخت ہے تو جانے وہ اکہتے ہین اور دل اونکے پہوٹ رہے ہین یہہ اس سے کہ وہ
لوگ عقل نہین رکہتے ۃ مو ۃ اور یہہ منافق اور یہود نہ لڑینگے تم سے اے مسلمانون مقابل ہوکر سب
مگر لڑینگے تو کسی گانو مضبوط مین رہ کر یا پیچہے دیوار ونکے اوٹ مین بیٹہہ کر نامردی سے لڑائی اونکی آپسمین
بڑی سخت ہی جو بڑے شجاع اور بہادر مین آپسمین پر خدا تعالی نے اونکے دلونمین خوف ڈالا ہے مسلمانونکا
تم اے مسلمان سمجھتے ہو انکو متفق رفیق ایکدوسرے کے اور دراصل دل اونکے پریشان گہبرائے ہوئے ہین یہہ
پریشانی اور گہبراہٹ منافقونکو سب اوسکے ہے جو ہین ایک گروہ بے سمجھ جو اپنی بہلائی نہین سمجھتے ۃ
عہ تفسیر یعنے اونکی لڑائی کی سختی کی جو تعریف کیجاتی ہے تو وہ اونکی آپس ہی کی لڑائی مین ہے
اور اگر تمسے لڑین تو تمہارے مقابلہ مین وہ سختی نہین کر سکتے اسلیے کہ شجاع نامردی کرتا ہے وقت لڑنیکے
اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور اکٹہا سا کہتا یعنے ظاہر مین تم جانو کہ وہ الفت و محبت رکہتے ہین آپسمین
اور حال یہہ ہے کہ دل اونکے متفرق ہین الفت نہین آپسمین بلکہ عداوت ہی بس آپسمین وہ نہین کر سکینگے
حق مدد آپس کی اور اس بیان فرمانے مین دلیری دلائی ہے مومنونکو اونکے لڑنے پر یہہ بہی تفرق اونکے
دلونکا اسلیے ہی کہ سمجھتے نہین اسلو کہ تفرق دلونکا باعث اونکی تباہی کا ہے ۃ مل ۃ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مثال انکی مانند مثال اونکے
ہے کہ پہلے انسے تہے عنقریب چکہا وبال گناہ اپنے کا انکے لیے ہے عذاب دکہ دینے والا جیسے اہل بدر
مغلوب ہوئے اور شکست پائی یہہ بہی ایسے ہی ہوے واللہ اعلم ۃ فے ۃ جیسے کہا دن اونکی جو ہو چکے
ہین انسے پہلے پاس ہی چکہین سزا اپنے کام کی اور اونکو دکہہ کی مار ہے ۃ مو ۃ اور ان یہودیون
اور منافقونکی مثال ایسی ہے جیسے مثل اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے نزدیک تہوڑی سی مدت جو
چکہا اونہون نے برا بدلا اپنے برے کامونکا اور واسطے اون لوگون کے ہے عذاب دکہہ دینے والا اوس جہان
مین سوای دنیا کے عذاب کے ۃ عہ تفسیر چکہا وبال گناہ اپنے کا یعنے انجام بد کفر اپنے کا اور عداوت
اپنے کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ۃ مد ۃ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
اِنِّيْ بَرِيْۤءٌ مِّنْكَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مثال منافقونکی ساتہہ اہل کتاب کے مانند مثال
شیطان کے ہی جب کہا آدمیکو کافر ہو پس جب کافر ہوا کہا تحقیق مین بے تعلق ہون تجہسے تحقیق مین
ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمون سے ۃ فے ۃ جیسے کہاوت شیطان کی جب کہے انسانکو تو منکر ہو پہر
جب منکر ہوا کہے الگ ہون مین تجہسے مین ڈرتا ہون اللہ سے جو رب ساری جہانکا ہے ۃ مو ۃ اور جیسے
مثل شیطانکی ہے کہ جب کہا آدمیکو شیطان نے کہ کافر ہو پہر جب وہ آدمی احمق اوسکے کہنے سے کافر
ہوا تب کہا شیطان نے کہ مین مقرر بیزار ہون تجہسے جو مین البتہ ڈرتا ہون خدا تعالے سے جو رب ہے
ساری عالم کا ۃ عہ ۃ تفسیر یعنے مثال منافقونکی بیچ رغبت دلانیکے یہود کو لڑنے پر اور وعدہ کرنیکی

ف قولہ کمثل الخ یعنے مثلہم کمثل اہل بدر فحذف المبتدا ۱۲ قولہ قریبا اے استقروا من قبلہم زمنا قریبا ۱۲ یعنے نزدیک ہی کے وقت بدر کے دن سزا پا چکے ہین وہی دن اونکا ہوگا ۱۲ منہ ف قولہ وبال امرہم کلاو وبیل وخیم ۱۲ سوء العاقبۃ یعنے ذاقوا عذاب القتل فی الدنیا ۱۲ ف شیطان آخرت مین یہہ کہیگا اور یہہ سب بن دن ہی اسکا اور ایک کا فر کی صورت مین لوگونکو ورغلاتا تہا جب فرشتے نظر آئے تو بہاگا سورۂ انفال مین بیان اسکا ہو چکا یہہ کہاوت ہے منافقون کی ۃ منہ

اوسنے مدد کرنے پر پہر شریک ہونیکے اونکے ساتہہ اور خلاف وعدگی کرنیکے اوسنے مانند مثال شیطانکی ہے کہ جب بہکایا ایک آدمیکو اپنے مکر سے پہر الگ ہوا اوس سے انجام کار مین [1] تفسیر حسینی وغیرہ مین ہے کہ مراد انسان سے یہان ابوجہل ہے کہ جب متوجہ بدر کا ہوا بنی کنانہ سے کہ کینہ قدیم سے درمیان انکے تہا اندیشہ ناک ہوکر چاہا کہ پہر جاوے ابلیس نے بصورۃ سراقہ رئیس بنی کنانہ کے آکر ابوجہل کو کہا کہ مت ڈر ہم ہمراہ تمہارے ہین اور ساتہہ ایک جماعت شیاطین کے ہمراہ لشکر کے ہوا اور جب بدر مین پہنچے اور ابلیس نے دیکہا کہ فرشتے مسلمانونکے مدد کے لیے آئی ہین بہاگا اور اوسوقت مین ہاتہہ ابلیس کا بیچ ہاتہہ حارث بن ہشام کے تہا حارث نے کہا اے سراقہ اسحال مین بہاگتا ہے تو ابلیس نے کہا مین تمسے بیزار ہون اور خدا سے ڈرتا ہون پس مثال منافقونکی بیچ فریب دینے بنی نضیر کے مانند اسکے ہے اور تفسیر معالم مین ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد انسان سے برصیصا راہب ہے [2] کہ ستر برس صومعہ یعنے عبادتخانہ اپنے مین خدا تعالی کی عبادۃ مین مشغول تہا شیاطین اوسکے کام مین عاجز آئے ایکروز ابلیس نے اپنے لشکر کو کہا کہ کون ہے برصیصا کے کام کو کفایت کرے ابیض نام دیو نے کہ بہکانے سب کی اپنے اوپر قبول کی اور یہہ وہی ہے کہ جو انبیا کے بہکانے کو آتا تہا اور ذلیل و تابعدار ہوجاتا تہا اور ایکروز بصورت جبرئیل کے نکر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے آگیا تاکہ شبہہ وحی کے وسوسہ ڈالے جبرئیل نے آکر اوسکو دور زمین ہند مین دفع کیا غرضکہ ابیض بصورۃ راہب کے بنکر برصیصا کے صومعہ مین آیا اور آواز دی راہب اوسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی نماز مین مشغول رہا ابیض راہب کے صومعہ کے سامنے نماز مین قائم ہوا برصیصا جب اپنی نماز سے پہرا تو اوسکو نماز مین دیکہا اور خوش ہیئتی اور اچہی طرح کی بندگی کرنیسے خوش ہوا اوسکے حاجت سے پوچہا ابیض نے کہا حاجت میری یہہ ہے کہ تمہاری خدمت مین رہوں اور علم و عمل تمہارے سے فیض حاصل کروں برصیصا نے قبول کیا اور پہر اپنی عبادۃ مین مشغول ہوا اور چالیس روز تک ابیض کیطرف التفات نکیا اور بعد چالیس روز کے جو برصیصا نے اوسکو دیکہا کہ اوسطرح نماز مین قائم ہے اور یہہ برصیصا بعد دس روز کے پہرتا تہا نماز سے اور افطار روزہ کا کرتا تہا پس وہ ابیض کے ابیض کے کثرت عبادۃ سے متعجب ہوا اور اوسکے کہنے کو قبول کیا اور اوسکو اپنے صومعہ مین جگہہ دی ابیض ایک برس تک برصیصا کے پاس رہا اور چالیس روز مین افطار روزہ کا اور فارغ ہونا نماز سے کرتا تہا برصیصا کثرت مشقت اوسکی سے متحیر رہا اور ابیض نے بعد ایکسال کے کہا کہ مین جاتا ہون اپنے اور ایک یار کے پاس آوازہ تمہاری مشقت عبادۃ کا سنکر مین آیا تہا مشقت اوس یار میرکی تجہسے زیادہ ہے فراق ابیض کا برصیصا پر دشوار ہوا اور ناچار رخصت دی ابیض نے وقت رخصت کے برصیصا کو کہا کہ میرے پاس ایک دعا ہے کہ ہر مبتلا اور بیمار کو اوس سے شفا ہوتی ہے تجکو سکہا دیتا ہون برصیصا نے ہرچند انکار کیا ابیض نے خواہ مخواہ وہ دعا اوسکو سکہائی اور ابلیس کے پاس آنکر کہا کہ برصیصا کو مینے ہلاک کیا پہر ایک شخص کو چہٹا اور اوسکے گہر کے لوگون سے بصورۃ طبیب ظاہر ہوکر کہا کہ اس شخص کو جنون ہوگیا ہے سوای برصیصا کی دعا کے جانیکا نہین اوسکے قرابتی اوسکو برصیصا کے پاس لیگئے اور برصیصا

قصہ برصیصا راہب

کے پہونچنے سے ابیض اوس شخص سے الگ ہوگیا اوس شخص نے شفا پائی اور اسیطرح کئی شخصونکو ابیض
نے مبتلا کیا اور لوگونکو برصیصا کے پاس جانیکا اشارہ کیا اور اونہون نے برصیصا کی دعا سے شفا پائی
یہانتک کہ ایک بادشاہ کی بیٹی کو ابیض چمٹا اور اوسنے لوگونکو برصیصا کیطرف رہنمائی کی چچا لڑکیکا بادشاہ
بنی اسرائیل کا تہا اوسنے کہا کہ برصیصا نہین آئیگا کہ وہ لوگون سے نفرت رکہتا ہے ابیض نے اوسکو کہا
کہ سامنے صومعہ راہب کے ایک صومعہ اور بناؤ اور بیٹی کو وہان لیجاؤ اگر برصیصا متوجہ ہوا اوسیوقت شفا
پاویگی والا بیٹی کو اوس صومعہ مین چہوڑ دو اور کہدو کہ یہہ بیٹی تیرے پاس امانت ہے ایسا ہی کیا لوگون نے
اور جب برصیصا اونکی طرف ملتفت نہوا لڑکیکو اوس صومعہ نو تعمیر مین چہوڑ آئے جبکہ برصیصا نماز سے فارغ
ہوا لڑکیکو دیکہا اور اوسکے حسن وجمال پر فریفتہ ہوا اور وہ دعا پڑہ کر اوسپر پہونکی ابیض لڑکی سے دست بردار
ہوا اور لڑکی نے شفا پائی اور برصیصا پہر اپنے نماز مین مشغول ہوا اور ابیض نے پہر لڑکی کو ستایا اور ایسا اوسکا
حال ہوگیا کہ اپنے تئین ننگا کردیا اوسوقت شیطان نے برصیصا کے پاس آکر وسوسہ ڈالا کہ اوس سے
جماع کر اور پہر توبہ کر لینا حق تعالی توبہ قبول کرنیوالا ہے اور یہہ بہکانا کئی بار کیا حتے کہ برصیصا نے اوس
لڑکی سے جماع کیا اور اوسکو حمل رہ گیا شیطان نے آنکر کہا کہ رسوا ہوا تو اے برصیصا اب اس لڑکیکو قتل
کر کر فلانی جگہہ دفن کر اور جب اوسکے قرابتی پوچہین تو کہدینا کہ جن اوسکا سرکش تہا اوسکو یہان سے
لیگیا مین اوسکو دفع نکرسکا برصیصا نے ایسا ہی کیا اور جب اوسکے لوگون نے اوس سے پوچہا تو وہی
جواب مذکور دیا اوسکے قرابتی ناامید ہوکر بیٹہ رہے شیطان نے اوس لڑکی کی بہائیون کے خواب
مین آکر سب حقیقت ظاہر کی اونہون نے اوسکو خواب خیال جانا پہر شیطان نے بصورۃ آدمی کی بنکر
اونکے پاس آنکر سب احوال پر مطلع کیا اونہون نے لڑکیکی دفن کی جگہہ جاکر اوسیطرح پایا اور برصیصا کو اوسکے
صومعہ سے مشکین باندہکر نکالا اور اوسکے صومعہ کو ڈہا دیا اور اوسکو بادشاہ کے لیگئے اور بادشاہ نے اوسکو سولی دینے کا حکم دیا ابیض نے برصیصا
پاس آنکر کہا کہ خدا سے نڈرا تو اور خیانت امانت مین کی تونے اور اپنے تئین بڑا عابد بنی اسرائیل کا مین جانتا تہا
تو اسیطرح بہت سرزنش کی اور آخر الامر مین کہا کہ اگر اسی حال پر مرا تو اپنے تئین اور مانند اونکی تئین
رسوا کریگا تو مجہکو سجدہ کر تا تجہکو اس جگہہ سے نجات دون برصیصا نے اوسکو سجدہ کیا ابیض نے کہا یہہ ہی
تجہسے چاہتا تہا مین تا کہ اپنے رب سے کافر ہووے قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ٥
اور حقتعالے فرماتا ہے ٥ مجر ٥ فَکَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ
پس ہوا انجام کار اس شیطانکا یہہ کہ وہ آگمین ہونگی ہمیشہ کو وہان اور یہہ ہی سزا ظالمونکی ہے ٥ ف ٥
یہہ آخر دونون دونونکا یہہ ہے کہ وہ دونون ہین آگ مین سدا رہین اوسمین اور یہی ہے سزا گنہگارون کی
تفسیر کہ یہودی نضیر اور عبداللہ منافق اور یاران اوسکے ہین یعنی یہہ بہی دوزخ مین ہمیشہ رہینگی اور
مثل اونکی مانند مثل شیطان اور برصیصا کے ہوگی جیسا کہ شیطان نے برصیصا کو بہکا کر کافر اور ہمیشہ کا
دوزخی کیا ایسا ہی منافقون نے یہودیونکو فریب دیا جیسا کہ اوپر قصہ اونکا گذرا اور دونون ہمیشہ کے
دوزخی ہوئی اور ابن عباس نے فرمایا کہ بعد اوسکے قصہ برصیصا کا بنی اسرائیل کی عابدون پر پوشیدہ رہتا تہا

یہانتک کہ قصہ جریج راہب کا ظاہر ہوا بعد اوسکے پہر یہہ دونو قصے ظاہر ہوئے قصہ جریج راہب کا حدیث مسلم وغیرہ مین مذکور ہے مجمل اوسکا یہہ ہے کہ وہ ایک شخص عابد تہا اپنے صومعہ مین عبادت مین مشغول رہتا تہا جب حال اوسکا درمیان لوگون کے ظاہر ہوا ایک عورت فاحشہ نے بعض عورتون سے کہا کہ مین اوسکو فتنہ مین ڈالتی ہون اور جریج کے پاس آنکر اپنے نفس کو اوسپر پیش کیا جریج نے اوسکی طرف التفات نکیا اوس عورت نے ایک چرواہہ کے پاس کہ اوسی گرد نواح مین تہا آنکر اوس سے صحبت کروائی اور حاملہ ہوئی اور جب بچہ جنا تو لوگون سے کہا کہ یہہ بچہ جریج سے ہے لوگون نے جریج کو لٹا اور اوسکے صومعہ کو خراب کر ڈالا اور اوسکو مارتے تہے وہ کہتا تہا تمکو کیا ہو گیا ہے لوگون نے کہا کہ تو نے فلانی عورت سے زنا کیا اور یہہ بچہ تجسے ہے جریج نے کہا اوس بچہ کو لاؤ جب اوسکو لائی تو جریج نے اوس بچہ کی پیٹ مین ایک انگلی ماری اور کہا کہ تیرا باپ کون ہے وہ لڑکا بولا اور کہا کہ باپ میرا فلانا چرواہا ہے سب لوگون نے ہاتہہ اور پانو جریج کی چومی اور اوسکے صومعہ کو تیار کر دیا تمام ہوا یہہ قصہ اور یہہ لڑکا اون تین لڑکون مین سے ہے کہ جنہون نے پنگوڑہے مین کلام کیا ایک حضرت عیسی علیہ السلام اور ایک یہہ لڑکا اور ایک وہ لڑکا کہ جسنے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی پر گواہی دی یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ای مسلمانون ڈرو خدا سے اور چاہیئے کہ تامل کرے ہر شخص کہ کیا چیز آگے بہیجی ہے کل کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو ف‍ ‍ فتح ‍ف اے ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکہہ لے کوئی جی کیا بہیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو ف‍ موضح ‍ف اے مسلمانون ڈرو خدا تعالے کے عذاب سے اور چاہیئے کہ دیکہے ہر شخص اوس چیز کو جو اوسنے بہیجی ہے واسطے کل کے دن قیامت کے بہلائی اور برائی سو ویسہی بدلے کی امید رکہی اور ڈرو خدا تعالے سے جو بیشک خدا تعالے واقف ہے جاننے والا اون چیزونکا جو تم کرتے ہو اوس سے کچہہ چہپا ہوا نہین ف‍ ‍عد ‍ف تفسیر ف‍ ڈرو اللہ سے اور اوسکے حکمون مین یعنے نہ مخالفت کرو اوسکے حکمونکی اور روز قیامت کو کل اسلیے فرمایا کہ قریب ہے آجکے دن کے یا تعبیر کیا آخرۃ کو ساتہہ کل کے اسلیئے کہ دنیا اور آخرۃ دو دن ہین ایکدن دنیا ہے اور دوسرا دن قیامت اور مالک بن دینار سے منقول ہے کہ لکہا ہوا ہے جنت کے دروازے پر وجدنا ما عملنا ربحنا ما قدمنا خسرنا ما خلفنا اور مکرر فرمایا واتقوا اللہ کو تاکید کے لیے یا اول ڈرنے کو فرمایا ترک گناہون اور دوبارہ فرمایا ادا واجبات کے لیے اور خدا خبردار ہے الخ اسمین رغبت دلائی ہے مراقبہ پر یعنے دہیان لگانے پر اللہ تعالے کیطرف اسلیے کہ جو کوئی جانیگا کہ اللہ تعالے مطلع ہے ہمارے گناہونکے کرنے پر باز رہیگا اوس سے ف‍ ‍مل ‍ف یعنے ہر کسیکو لازم ہے کہ اپنے اعمال مین فکر کرے اور تلاش کرے کہ کیا چیز کل کے دن قیامت کے لیے آگے بہیجی ہے پس اگر اعمال خیر کیے ہون شکر توفیق آلہی کا بجا لاوے اور زیادہ چاہے اور اگر گناہ کیے ہین تدارک اوسکا ساتہہ توبہ اور ندامت اور استغفار کے کرے اور دعا کرے کہ آلہی مین اس بلا سے چہوٹون اور عزم بالجزم کرے کہ آئندہ نہین کرینگا اور اسی آیۂ کریمہ

سے نکالا ہے علمانے کہ صبح و شام مین محاسبہ اپنی نفس سے کیا کرے تا اس آیۃ کا خلاف نہ لازم آوے وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ تا آخر
آیۃ تک ۱۲ **بحر** **تنبیہ** واقع مین محاسبہ اپنے نفس سے کرتے رہنا عجب چیز ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین حَاسِبُوا قَبۡلَ اَنۡ تُحَاسَبُوا یعنے حساب لیتے رہو اپنے نفس سے پہلے اس سے کہ تمسے حساب لیا
جاوے حاصل یہہ کہ سوچ بچار اپنے حالمین دریاب امور آخرت ضرور ہے اور کچھہ ہو تو بہلا دنیا کی فکر
کے برابر تو آخرت کی فکر ہو حال آنکہ آخرت کی حق مین رب العلمین نے فرمایا ہے وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى له افسوس
صد افسوس کہ اب معاملہ اولٹا ہے دنیا کی فکر تو بڑی لمبی چوڑی رات دن اور آخرت کی فکر کچھہ بہی
نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلۡكَيِّسُ مَنۡ دَانَ نَفۡسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعۡدَ الۡمَوۡتِ وَالۡعَاجِزُ
مَنۡ اَتۡبَعَ نَفۡسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ عه اور حضرت عثمان غنی رض فرماتے ہین هَمُّ الۡاٰخِرَةِ نُوۡرٌ فِي الۡقَلۡبِ
وَهَمُّ الدُّنۡيَا ظُلۡمَةٌ فِي الۡقَلۡبِ عه غرض کہ جس دلمین فکر آخرۃ نہو وہ مثل ڈہور ڈنگر کے ہے فکر آخرت ضرور ہے
مؤلف ناحق کہتے ہین **ف** غم دین خور کہ غم دین غم است ہمہ غم دنیا مخور کہ بیہودہ است **نکتہ**
صوفیہ کرام رحمہم اللہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الخ کی تفسیر مین لکہتے ہین اے طالبان حق تقوی اختیار کرو اتقا
کرتے غیر حق کیطرف اور فنا کرو اپنے نفسونکو تا قیامت کو دیدار الہی حاصل ہو وَلَا تَكُوۡنُوۡا الخ یعنے مانند نہو
موڑنیوالے حق سے ہو کہ حق تعالے نے لطف ازلی ہدایت نفوس اونکا اونسے فراموش کیا ہے یہہ
نکلنے والے حد عبودیت کمال سے کہ توجہ الی اللہ ہے لَا يَسۡتَوِيۡۤ الخ ظاہر ہے کہ یہہ موڑنیوالے
اور بعید مثل متوجہ الی اللہ اور مقرب کے نہین اہل قرب پہنچنے والے مطلب اصلی کو ہین لَوۡ اَنۡزَلۡنَا الخ اور
یہی ہین کہ دل اونکے قوت اوٹہانے تجلیات سے رکہتے ہین اور غیر اونکے اگر جانتا پہاڑ کے ہوتی نا
ہو جائین اور قوت اوسکے اوٹہانیکی نرکہین جیسا کہ پہٹ جاتا طور کا ایک تجلی سے آیۃ قرآن سے معلوم
ہے چاہیئے کہ سالک اس بیانمین فکر کرین اور تمام اپنی فنا مین کوشش کرین هُوَ اللّٰهُ الَّذِيۡ الخ سے اشارہ
ہے توحید حق کی طرف کہ تمام موجودات نمونہ اوسکی توحید اور قدرت کا ہین **بحر** وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ نَسُوا اللّٰهَ
فَاَنۡسٰىهُمۡ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ اور مت ہو مانند اونکے کہ فراموش کیا خداکو پس فراموش کیا
خدانے اونکی خاطر سے تدبیر حال اونکیکو یہہ جماعت یہہ ہین بدکار ۱۲ **فتح** اور مت ہو ویسے جنہون
نے بہلایا اللہ کو پہر اوسنے بہلا دیے اونکو اونکے جی وہ لوگ وہی ہین بےحکم ۱۲ **مو** ۱۲ اور مت ہو تم اے
مسلمانون مانند اون لوگون کے جو بہولے خدا تعالے کو اور حکم نمانا اوسکا جیسے یہود اور منافق پہر خدا تعالے
نے بہلایا اونہیں اپنا آپ اونکا جو اپنی برائی کی اونہین خبر نہین اور رسول اللہ کی نافرمانی سے توبہ نہین
کرتے سو وہ لوگ وہی ہین بدکار حکم نماننے والے ۱۲ **علے** **تفسیر** فراموش کیا خداکو یعنے چہوڑ دیا
ذکر اللہ عزوجل کا اور حکم اوسکے پس فراموش کیا خدا نے یعنی چہوڑ دیا اونکو اپنی یاد سے کہ رحمۃ و توفیق خیر اونکو
نہین دیتا ۱۲ **مد** لَا يَسۡتَوِيۡۤ اَصۡحٰبُ النَّارِ وَاَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ؕ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۝
برابر نہین ہین اہل دوزخ اور اہل بہشت اہل بہشت وہی ہین مطلب کو پہنچنے والے ۱۲ **فتح** ۱۲ برابر نہین
لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت کے لوگ بہشت کے وہی ہین مراد کو پہنچے ۱۲ **مو** ۱۲ نہین ہین برابر دوزخ

له یعنے آخرت بہتر اور پایندہ تر ہے ۱۲

عه یعنے عقلمند وہ ہے کہ حساب لے اپنے نفس سے اور عمل کرے مابعد موت کے اور احمق وہ ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کی اور آرزو کرے اللہ سے ۱۲

عه یعنے فکر آخرۃ کی نور ہے دلمین اور فکر دنیا کی تاریکی ہے دلمین ۱۲

فه یعنے بہلا دے اونکو اونکے جی یعنے کار نیک کا فکر نکیا ۱۲ منہ

کے رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے کیواسطے کہ بہشت کے وہی ہین چہٹکارا پائے ہوے عذاب سے
اپنے مقصد کو پہنچے ہوے ﴿ع﴾ تفسیر یہہ تنبیہ ہے لوگون کیلیے اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ بسبب زیادتی
غفلت اپنی کے اور کم یاد رکہنے اپنے انجام کار کو اور ڈوبے رہنے اپنے کے دنیا کے غالب رکہنے مین آخرت
پر اور پیروی کرنے شہوات کے گویا کہ نہین پہچانتے ہین فرق کو درمیان جنت و دوزخ کے اور فرق
عظیم کو درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے اور اسکو کہ مطلب پانی بڑی جنتیون کے لیے ہے اور عذاب
عظیم دوزخیون کے لیے پس لائق ہے اونکو یہہ کہ جانین اسکو اور خبردار ہون اور پہر یہہ ایسا ہے جیسیکہ
تو کہے اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہے اپنے باپ کی کہ وہ باپ تیرا ہے ٹہیرا ہے تو نے اوسکو بمنزلہ اوسکے کہ نہین
پہچانتا ہے اوسکو پس آگاہ کیا اوسکو اوپر حق باپ کے جو مقتضی ہے نیکی اور شفقت کرنیکو اور دلیل پکڑی ہے
شافعیہ نے اس آیۃ سے اسپر کہ مسلمان نہ قتل کیا جاوے بدلے کافر کے اور کافر نہین مالک ہوتا مال
مسلمان کا ساتھہ استیلا یعنے غلبہ کے اور ہمنے جواب دیا ہے مثل اسکے اسی اصول فقہ مین اور کافی مین ﴿ط﴾

﴿مدہ﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اگر اوتارتے ہم اس قرآنکو کسی پہاڑ پر تحقیق دیکہتا تو
اوسکو کیا ہوا پارہ پارہ ہوا خوف خدا سے اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم لوگون کے لیے تا وہ تامل
کرین ﴿ط﴾ ﴿فتح﴾ ﴿ط﴾ اگر ہم اوتارتے یہہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکہتا وہ دب جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہہ کہاوتین
سناتے ہین ہم لوگونکو شاید وہ دہیان کرین ﴿ط﴾ ﴿مو﴾ ﴿ط﴾ اگر بہیجتے ہم اس قرآنکو پہاڑ پر اور اوسکے سمجہہ دیتے
ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اور اوسکی سمجہہ دیتے ہم تو البتہ دیکہتا تو اے دیکہنے والے پہاڑ کو ڈرنیوالا پہٹ
جانیوالا ڈر خدا تعالے کیسے جو وعدے اسمین عذاب کے لکہے ہین پر یہہ کافر سخت دل نہین ڈرتے اور حکم
نہین مانتے اور یہہ مثلین بیان کرتے ہین ہم لوگونکے لیے تو شاید کہ یہہ لوگ فکر کرین اون مثالونکی
احوال مین اور ڈرین وہ احوال منکر او فائدہ اوٹہاوین ﴿ع﴾ تفسیر یعنے شان بزرگ قرآن کی ایسی ہے کہ اگر پہاڑ باوجود
اوس سختی اپنے کے اگر تمیز و شعور رکہتا اور قرآن اوسپر نازل ہوتا تو خوف خدا سے ڈر جاتا اور عاجزی کرتا
اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن سخت دل کافر ونکے اوس سے اثر پذیر نہین ہوتے کیا کمال قساوت دلونکی
ہے اونکی ﴿مدہ﴾ ﴿مجرم﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
وہی وہ خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وہی بخشنے والا مہربان
﴿ط﴾ ﴿فتح﴾ ﴿ط﴾ وہ اللہ ہے جسکے سوائے بندگی نہین کسیکی جانتا ہے چہپا اور کہلا وہی ہے مہربان رحم والا ﴿ط﴾
﴿مو﴾ ﴿ط﴾ وہی ہے خدا تعالے جو نہین سوائے اوسکے اور کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خدا تعالے
ہے جاننے والا چہپے اور کہلے کا ہونکا اور یا تو نکا سو وہی ہے بڑی بخشش کرنیوالا سب پر دنیا مین سو وہی ہے
ہی آخرت مین مہربانی کرنیوالا مومنون مسلمانونپر جو گناہ بخشیگا اپنی رحمت سے اور نعمتین دیگا اپنے
فضل سے ﴿ع﴾ تفسیر غیب و شہادۃ پوشیدہ اور ظاہر یعنے غیب وہ ہے کہ بندے اوسکو نہ دیکہین
اور نہ جانین اور شہادۃ وہ ہی کہ دیکہین اوسکو اور جانین یا غیب و شہادۃ سے مراد آخرت اور دنیا

یا مراد ہی معدوم و موجود اور بعضون کے نزدیک رحمان روزی دینے والا تمام بندونکا اور رحیم بخشنے والا مومنونکا آخرة مین ط مدبحر ط هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ وہی ہے خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ بادشاہ نہایت پاک سلامت سب عیبونسے امن دینے والا نگہبان غالب خود اختیار بزرگوار پاکی خدا کے لیے ہی شریک مقرر کرنے اونکیسے ط فتح ط وہ الله ہے جسکے سوائے بندگی نہین کسیکی وہ بادشاہ ان داتا جنکا امان دیتا پناہ مین لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائیکا پاک ہے الله اوس سے جو شریک بتلاتے ہین ط موو ط پھر وہی ہے خداتعالے جو سوا اوسکے نہین کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خداتعالے جو بادشاہ بڑو نسے بہت بڑا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے سلامت ہی سطرحکی علتون اور عاجزیون سے امن دینے والا ہے نڈر کرنیوالا سطرح کے خوفون سے رکھوالا ہے نگہبان ہر چیز کا زبردست حکم کرنیوالا ٹوٹے لونکو اور ٹوٹے کامونکا درست بنانیوالا غرور کرنیکا وہی لائق ہے پاکیزہ اور بہت ہی خداتعالے اون چیزون سے جو یہہ کافر شریک کرتے ہین اوسکا ٹھہراتے ہین ط عه ط تفسیر القدوس پاک سب برائیون سے اور تسبیح ملائکہ مین یہہ الفاظ ہین سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ السلام یعنے وہ ایسا ہے کہ سلامت رکھا خلق کو ظلم سے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا المؤمن امن دینے والا سب بلیات اور زحلج سے ہی کہ امن دینے والا اطاعت کے کسی پر ظلم نہین کرتا یا امن دینے والا اپنے عذاب سے اوسکو کہ اطاعت کرے اوسکی المهیمن نگہبان ہر چیز کا اور حفاظت کرنیوالا ہر چیز کا العزیز غالب غیر مغلوب الجبار بلند قدر بزرگ ایسا کہ ذلیل ہین اوسکے آگے جو کہ سوا اوسکے ہین یا عظیم الشان قدرت بادشاہی مین یا قہار صاحب دبدبہ کا المتکبر بڑی بزرگی رکھنے والا ذات و صفات کی ط مدلہ ط قدوس پاک سب عیبون اور نقصانون سے کہ جو لائق اوسکے نہین اور مؤمن نڈر کرنیوالا مومنونکا عذاب سے اور بقول بعض سچ کرنیوالا رسولونکا ساتھہ ظاہر کرنے معجزون کے اور مہیمن یعنے گواہ صدق کے بندون کے اعمال پر اور بقول بعض کے نگہبان سب چیز پر اور بقول بعض کے معنی مؤمن کے اور بقول بعض کے بمعنی امین کے ہے اور بقول بعض کے یہہ ایک نام ہے کہ تاویل اوسکے سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا اور جبار بمعنے عظیم کے اور بقول بعض کے معنی قہار کے اور بقول بعض کے درست کرنیوالا کارون شکستہ کا ط بحر ط هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وہی خدا پیدا کرنیوالا نیا پیدا کرنیوالا صورة لکھنے والا اوسکے لیے ہین نام نیک ساتھہ پاکی کے یاد کرتے ہین اوسکو جو کچھہ کہ آسمانون اور زمین مین ہین اور وہی غالب با حکمت ط فتح ط وہ الله ہے بنانیوالا نکال کھڑا کرتا صورة کھینچتا اوسکے ہین سب نام خاصے اوسکی پاکی بولتا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ط موو ط وہی خداتعالی ہے پیدا کرنیوالا سب چیزونکا مناسب اور لائق اوسکے جیسے کہ وہ چیز چاہتی تہی اوسے ویسا ہی بنایا ظاہر کرنیوالا ہے ہر چیز کو چھپی جگہہ سے صورة بنانیوالا ہے ہر ایک حیوان کی جیسکہ چاہے واسطے اوسکی

عه پاک ہے سب نقصانون سے پاک ہے سب برائیون سے سب بلایا اور دردوم کا ١٢ عه معنیٰ من الامن لان ایمنه قلبت ہا ١٢ عه یعنے پیدا کرنیوالا ہر چیز کا تقدیر خلق کے موافق مشیت اور مقتضائی حکمت اپنی کے اور باری ظاہر کرنیوالا چیزونکا ادم عدم سے وجود مین لانے والا ١٢ عه یہہ ترجمہ باری کا ہے ١٢

خداتعالے کے ہین نام پاکیزہ بہت اچہے جو سب عقلمندونکی عقل پسند کرے جو ستہرائی اور پاک طرح سے یاد
کرتے ہین اون ناموں سے خداتعالے کو جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین سب اوسے یاد کرتے
ہین اپنی اپنی زبانین اور وہی ہے خداتعالے بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا جو اوسکے کیے ہوئی کام کوئی
پہیر نہین سکتا اور نہین بگاڑ سکتا ۱۲ ع تفسیر ختم کی گئی یہہ سورہ ساتہہ اون لفظون کے کہ شروع
کی گئی ساتہہ اونکے اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ کہا پوچہا مینے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے حال
اسم اعظم کا پس فرمایا لازم کر لینے پر آخر سورہ حشر کا پس بہت پڑہا کر اوسکو پہر پوچہا مینے یہی حضرت سے دوسری
جواب دیا حضرت نے مجکو پہر پوچہا مینے حضرت سے یہی مضمون پس وہی جواب دیا آپنے مجکو اتنے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو تین بار پڑہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پہر پڑہے تین آیتین آخر سورہ حشر کے یعنے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
سے اخیر تک تو متعین کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تلک
اور اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو یہہ پڑہتا ہے یہی مرتبہ پاتا ہے کذا فی الترمذی
وغیرہ ۱۲ مدارک

سورة الممتحنة مدنية

اس سورہ کا نام ممتحنہ ہے یہہ نام اسکا
اسلیے ہوا کہ اسمین حکم ہے مومنات مہاجرات کے امتحان کرنیکا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ
مدنی ہے آیتین اسمین تیرہ ہین اور رکوع دو اور کلمے ۳۴۸ اور حروف ۱۵۹۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ
بعد سورۂ احزاب کے اور بعد سورۂ حشر کے اسلیے لکہی گئی کہ سورۂ حشر کے اخیر مین ذکر توحید کا خوب ہے اور
ممتحنہ کے اول مین حکم ہے مومنونکو کہ توحید کے منافق کو دوستی نکرو کہ اوسے دوستی کرنی موجب توحید
کے نقصان کی ہے بلکہ کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس آیۃ کریمہ سے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ
مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

اے مسلمانو دوست نہ پکڑو میرے دشمنون اور اپنے دشمنونکو کہ ڈالتے ہو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے
اور تحقیق وہ کافر ہوئے ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمکو یعنے دین سچا جلاوطن کرتے ہین پیغمبر کو اور تمکو بہی
واسطے اسکے کہ ایمان لائے تم ساتہہ خدا پروردگار اپنے کے دوست نہ پکڑو اگر نکلے ہو تم اپنے وطنون سے
جہاد کے لیے میری راہ مین اور طلب رضامندی میری کے لیے پوشیدہ بہیجتے ہو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے
اور مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو اور اوس چیز کو کہ آشکارا کرتے ہو اور جو کوئی تم مین سے کرے یہہ کام تحقیق غلط
کیا راہ ہموار کو ۱۲ ف اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیغام بہیجو دوستی
کے اور منکر ہوئے مین اوس سے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب
کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہ کر میری رضامندی تم اونکو چہپے پیغام بہیجو دوستی کے اور

اور مجکو خوب معلوم ہے جو چہپایا تمنے اور جو کہولا اور جو کوئی تم مین یہہ کام کرے وہ بہولا سیدہی راہ ۞
ای وہ لوگون جو ایمان لائی ہو مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنونکو دوست اونسے دوستی نکرو اور تم تو برا کرتے
ہو جو بہیجتے ہو اون دشمنونکی طرف خبر بہید رسول اللہ کے ساتہہ دوستی کا فرونکے جو اخلاص کیا چاہتے ہو
اونسے او سپر کہ وہ منکر کافر ہوئے اور انکار کیا اونہون نے اوسچیز کا جو آئی تم پاس سچی کہ وہ قرآن ہے
اور اسلام یعنے وہ قرآن سے او پیغمبر سے منکر ہین اور دشمن تم اونکو یہہ خبرین پہنچا کر دوست کیا چاہتے
ہو اور دشمنی اونکی ظاہر ہے جو نکالتے ہین وہ رسول اللہ کو اور تمکو مکے سے جو تمہارا وطن ہے اسواسطے کہ
تم ایمان لائے خدا تعالے پر جو خدا تعالے پروردگار ہے سبب دشمنی کا فقط ایمان لانا ہے تمہارا پہر اگر
تم نکلے اپنے وطن سے لڑنیکو کافرون سے میری راہ مین اور چاہتے میری خوشی تو پہر کیون بہیجتے ہو بہید
کی بات دشمنونکی طرف دوستی سے یعنے رسول اللہ کا بہید دشمنون کو بہیجکر اونسے دوستی کرتے ہو
یہہ بات بری ہے اور مین خوب جانتا ہون اوسچیز کو جو تم چہپاتے ہو اور اوسکو بہی جو ظاہر کرتے ہو اور
جو کوئی کرے ایسا کام تم مین سے پہر مقرر وہ بہولا سیدہی راہ اسلام کی **تفسیر** شان نزول اس
سورہ کا یہہ ہے کہ سارہ لونڈی ابو عمرو بن صیفی بن ہاشم جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ کو
آئی اور اون ایام مین کہ چہٹا سال ہجرت سے تہا آنحضرت قصد فتح مکہ کا رکہتے تہے اور سامان سفر کرتے تہے
سارہ سے پوچہا کہ مسلمان ہو کر اور ہجرت کر کر آئی ہے اوسنے کہا نہین بلکہ محتاج ہو کر آئی ہون رسول علیہ السلام
نے عبد المطلب کی اولاد کو رغبت اوسکے دینے کی دلائی اونہون نے خرچ اور لباس اور سواری اوسکو
دی اور اوسنے قصد مکہ کے جانیکا کیا حاطب ابن ابی بلتعہ رض اوسکے پاس آئے اور خط اپنی طرف سے لفافہ
مکہ کو لکہکر دیا اور سارہ کو کچہہ کپڑے اور دس دینار دیے اس شرط پر کہ وہ خط اونکا اہل مکہ کو پہنچا دے اور
اوس خط مین یہہ لکہا تہا کہ رسول علیہ السلام تمپر چڑہائی کا ارادہ رکہتے ہین خبردار رہنا جب سارہ وہ خط
لیکر روانہ ہوئے جبرئیل نے آنحضرت کو خبر کی آنحضرت نے علی اور عمار اور عمر اور زبیر اور طلحہ اور مقداد اور ابا مرثد
رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ سوار ہو کر جلدی روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مسافرہ کو پاؤ گے اوسکی پاس
سے خط حاطب کا کہ اہل مکہ کو لکہا ہے لیکر لاؤ اور اوس عورت کو چہوڑ دو اور اگر وہ خط نہ دیوے تو اوسکو گردن
مارنا یہہ صاحب وہان گئے اور اوس عورتکو وہان پایا اور اوس سے خط مانگا اوسنے قسم کہائی کہ میرے
پاس نہین ہے اوسکی اسبابکو ڈہونڈا نپایا قصد پہرنیکا کیا حضرت علی نے تلوار کہینچی اور کہا کہ ہم جہوٹے نہین
آئے ہین اگر خط دیتی ہے تو بہتر والا تجکو مار ڈالینگے ناچار ہو کر خط اپنے بالون کے جوڑے کے اندر سے نکالکر
دیا صحابہ نے اوس عورت کو چہوڑ دیا اور خط لیکر آنحضرت کی خدمت بابرکت مین لائے اور دیکہا ہمارے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے خواہین کہ ایمان لائے سب لوگ فتح مکہ مین مگر چار آدمی کہ وہ عورت بہی ایک
اونمین سے ہے پس آنحضرت نے حاطب کو بلا کر پوچہا کہ کونسا امر تجکو باعث اسپر ہوا حاطب نے کہا یا رسول اللہ
مین اسلام سے نہین پہرا ہون اور کبہی خیانت نہین کی ہے اور نہ محبت رکہی ہے میںنے کفار سے جب سے
کہ جدا ہوا ہون اونسے لیکن حلیف یعنے ہم قسم قریش کا ہون اور کوئی شخص مکہ مین نہین رکہتا ہون مگر حمایت

قصہ حاطب ابن ابی بلتعہ

حفاظت اہل اور مال اور اولاد میری کرے بخلاف اور مہاجرین کے کہ اونکے وہان حمایتی ہین پس اس
حیلہ سے چاہا مینے کہ میرا احسان و حق اونپر ثابت ہو اور محافظت میری اہل و مال کی کرین اور آپ جانتے
ہین کہ خدا تعالی ہلاک کریگا اونکو یہہ خط میرا کچھہ نفع نہین دینے کا آنحضرت نے حاطب کا کہنا سچ جانا اور عذر
اونکا قبول فرمایا عمر رض نے کہا یا رسول اللہ حکم ہو تو گردن اس منافق کی مارون مین آپنے فرمایا کہ مت رنجیدہ
کر اسکو کہ اہل بدر سے ہے اور حق تعالے نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اوسی
پر یہہ آیتین نازل ہوئین ع بحر مد اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اگر کافر آوین تمپر دشمن ہون تمہارے حق مین اور کہولین طرف تمہارے ہاتہہ
اپنے اور زبانین اپنی ساتہہ ایذا کے اور دوست رکہین کہ کافر ہو جاؤ تم ع فتح اگر تمکو وہ پاوین دشمن
ہون تمہارے اور چلاوین تمپر اپنے ہاتہہ اور اپنی زبانین برائی کو اور چاہین کسیطرح تم منکر ہو جاؤ ع مو
اگر پاوین تمپر قدرت مکے کے لوگ تو ہووین دشمن تمہارے یہہ دوستی کرنی تمہاری کچھہ فائدہ نکرے اور
کہولین تمپر ہاتہہ مارنیکو اور قتل کو اور زبان کہولین طعنہ اور گالیونکو اور چاہین کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ آپ
ہین ع عم تفسیر یعنے اگر کفار تمپر قدرت پاوین سوای دشمنی اور ضرب اور قتل اور برا کہنیکے ساتہہ تمہارے
پیش نہ آوین اور سولے کفر اختیار کرنے تمہارے کے دوست نرکہین پس اس صورت مین ایسونکی خیر خواہی و
محبت خطا عظیم ہے ع بحر لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ فائدہ نہ دینگے تمکو اپنے اور نہ فرزند تمہارے روز قیامت کے فیصلہ کریگا خدا درمیان تمہارے
اور خدا جو کچھہ کہ کرتے ہو بینا ہے ع فتح ہرگز کام نہ آوین گے تمکو تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت
کے دن وہ فیصلہ کریگا تم مین اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہے ع مو اگر کچھہ امید نیکی کی رکہتے ہو اپنے کنبے
سے تو یہہ جان لو کہ ہرگز نہ فائدہ پہنچاویگا کنبا تمہارا اور نہ اولاد تمہاری دن قیامت کے جدائی کریگا تم میں
اور تمہارے کنبے اور اولاد مین خدا تعالے یعنے کنبے مین باپ یا بہائی یا بیٹا ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا
تو کافر دوزخ مین اور مسلمان بہشت مین جاوین گے اور خدا تعالے دیکہتا ہے جو تم کرتے ہو اور ویسا ہی بدلہ
دیویگا ع تفسیر اَرْحَامُكُمْ سے مراد قرابتی ہین یعنے جن قرابتیون اور اولاد کے لیئے تم کفار سے محبت رکہتے
ہو اور تقرب ڈہونڈہتے ہو کفار کا اونکے بچاؤ کے لیے وہ تمہارے کچھہ بہی کام نہین آوین گے قیامت کے دن
يَفْصِلُ الخ یعنے جدائی کریگا اللہ درمیان تمہارے اور درمیان اولاد اور اقارب تمہارے کے اوسدن کہ جسکے حق مین
فرمایا ہے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ آخر تک پس کیا ہے تمکو کہ اللہ کا حق چہوڑتے ہو رعایت حق اونکے کہ
بہاگین گے تمسے کل روز ع قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا
مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى
تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ
تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ تحقیق تمہارے لیے پیروی نیک ساتہہ ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ
اونکے تہے جب کہا اونہون نے اپنی قوم کو کہ تحقیق ہم بے تعلق ہین تم سے اور اوسے کہ پوجتے ہو

خدا کے نا معتقد ہوئے ہم ساتھہ تمہارے ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے دشمنی اور ناخوشی ہمیشہ تا وقتیکہ ایمان لاؤ ساتھہ خدائے یگانہ کے تمکو پیروی اچھی ہے ساتھہ ابراہیم کے مگر بیچ قول ابراہیم کے اپنے باپکو کہ بخشش طلب کرونگا تیرے لیے اور نہین مالک ہون واسطے تیرے خدا سے کچھہ یعنے اس قول مین پیروی ابراہیم کی بیجا ہے کرنی اور استغفار کافر کے لیے درست نہین ہے واللہ اعلم کہا ابراہیم نے اے پروردگار ہمارے تجھپر بھروسا کیا ہمنے اور تیری طرف رجوع کی ہمنے اور طرف تیرے ہے بازگشت **فــ** تمکو چال چلنی ہے اچھی ابراہیم کی اور جو اوسکے ساتھہ تھے جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہین تمسے اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے اوس سے ہم منکر ہوئے تمسے اور کھل پڑی ہم مین اور تم مین دشمنی اور بیر ہمیشہ کو جب تک کہ یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپکو مین مانگونگا معافی تیری اور مالک نہین مین تیرے بھلے کو اللہ کے ہاتھہ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہمنے تجھپر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا **مو** بیشک مقرر ہے تمہاری رہ اچھی ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی باتونمین اور اونکی باتونمین جو ساتھہ تھے ابراہیم پیغمبر کے اون باتونکو یاد کرو اے محمد صلعم اپنی امت کے آگے جو وہ باتین یہہ مین جب کہا ابراہیم پیغمبر نے اور اوسوقت کے مومنون نے اپنی قوم کو کہ ہم بیزار ہین تم سے اور اوس سے کہ جسے تم پوجتے ہو سوائے خدا تعالے کے کہ جو وہ بت ہین ہم نہین بلتے تمکو اور تمہارے دین کو اور ظاہر ہوئی تمہارے ہمارے بیچ دشمنی اور بیر ہمیشہ کا جب تک کہ ایمان لاؤ گے ساتھہ خدا تعالے کے یگانہ اوسے بغیر شریک کے **ف** چاہیے کہ مومن لینے کے کافر لوگو تسے یہی باتین کہین کہ یہہ بات نہ کہین جو کہی ابراہیم پیغمبر نے اپنے باپ کو کہ مین بخشواؤنگا تجکو اور نہین اختیار میرا جو بچاؤن تجکو کچھہ بھی خدا تعالے کے عذاب سے جو مین بندہ ہون اور خدا تعالے مالک ہے **ف** دوسری بہہ کہا ابراہیم نے اور اونکے ساتھہ جو مومن تھے اے پروردگار ہمارے تجہی پر بھروسا کیا ہمنے اور تیرے سوا سب سے بیزار ہوئے اور ہمکو تیری طرف پھر جانا ہے سب کو **عـه** تفسیر پیروی یا یعنے بیزار ہوئے ہین اپنے اہل عیال سے فی ابراہیم یعنے بیچ اقوال ابراہیم کے اور اونکے ہمراہ اونکے تھے یعنے مومن اونبیون کے کہا انہے وہ انبیاء اور دشمنی یعنے ساتھہ افعال کے اور ناخوشی یعنے ساتھہ دلون کے تاوقتیکہ ایمان لاؤ پس اوسوقت چھوڑی جاویگی دشمنی تمہاری مگر بیچ قول ابراہیم کے کہ انہے استغفار کا وعدہ کرنا بسبب وعدہ کیے تہا کہ وعدہ کیا تہا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ سے یعنے پیروی کرو ابراہیم کی اونکی سب باتون مین لیکن نہ پیروی کرو اونکی بیچ استغفار کے واسطے باپ کافر اپنے کے اور کسی چیز کا یعنے ہدایت اور مغفرت اور توفیق کا **مـلـه** یعنے خدا تعالے نے حکم کیا مومنونکو کہ پیروی کرو قول ابراہیم کی اور اوپر ایمان لانیوالون کی اس بات مین کہ کہا اونہون نے اپنے قوم کے کافرون کو کہ ہم تمسے اور تمہارے معبودونسے بیزار ہین جب تک کہ تم خدائے یگانہ پر ایمان نہ لاؤ یعنے تم بھی اے محمد اپنی قوم اور اقربا اور اولاد سے ایسا ہی کہدو اور ابراہیم اور اوسپر ایمان لانیوالونکی اس کلام مین پیروی کرو مگر بیچ کہنے ابراہیم کے اپنے باپکو کہ بخشش مانگونگا تیرے لیے پیروی نکرو کہ ابراہیم علیہ السلام بعد ظاہر ہونے شرک باپ اپنے کے اوس سے بیزار ہوئے

ك و بہذا استثنی منہ الا قول ابراہیم ۱۲ م **ه** قولہ وما املك لك الخ وہو من جملۃ لا تلیق بان الاستثناء من قولہ ربنا علیک توکلنا... جملۃ قولہ لا یرد القصد الی موعد الاستغفار لما بعدہ تابع لہ کانہ قال استغفر لک وما لک لی الا الاستغفار وقولہ ربنا الخ متصل بما قبل الاستثناء وہو من جملۃ الاسوۃ الحسنۃ وقیل معناہ قولوا ربنا فہو ابتداء امر من اللہ للمؤمنین بان یقولوہ ۱۲

اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ وعدہ استغفار کا بہی ساتہہ وعدہ ایمان اوسکیلے تہا اور جب ایمان نہ لایا ابراہیم
اوسکے استغفار سے باز رہے ﴿بحر﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو زیر دست کافرونکا اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے تحقیق تو ہی
ہے غالب با حکمت ﴿فتح﴾ ای رب ہمارے نہ جانچ ہمپر کافرونکو اور ہمکو معاف کرلے رب ہمارے تو ہی
ہے زبردست حکمت والا ﴿موضح﴾ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو آزمائش کی جگہہ واسطے کافرون کے
یعنے کافرونکو ہمپر غلبہ مت دیجیے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک توہی زور آور اور حکمت والا ہے تیرا کام
کوئی حکمت سے خالی نہین ﴿ع﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ تحقیق ہے تمہارے لیے ساتہہ جماعت مذکورہ کے اقتدا نیک
اوس کسی کے لیے تم مین سے کہ امید رکہے ملاقات خدا کی اور روز آخرت کی اور جو کوئی روگردان ہووے پس
تحقیق خدا بے نیاز و تعریف کیا گیا ہے ﴿فتح﴾ البتہ تمکو بہلی چال چلنی ہے اونکی جو کوئی امید رکہتا ہو
اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو کوئی منہہ پہیرے تو اللہ وہی ہے بے پرواہ خوبیون سراہا ﴿موضح﴾ مقرر
ہے تمہارے لیے ابراہیم اور مسلمان امت اونکیلے بات نیک رسم اچہی اوس شخص کو جو امید رکہتا ہے خدا تعالی
کی رحمت کی اور قیامت کے دن نیکی کا بدلہ پانیکی تو وہ اونکی رسم پر چلیگا اور جو کوئی اوس رسم سے پہر رہیگا
اور دوستی کریگا کافرون سے تو پہر بیشک خدا تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا کچہہ اوسے کسیکی پرواہ نہین
اپنے رسول کی مدد کریگا اور کافرون پر غلبہ دیگا ﴿ع تفسیر﴾ دوبارہ حضرت ابراہیم اور اونکی
قوم کی پیروی اور نیکی رغبت دلائی تاکید کے لیے اور جو کوئی روگردان ہووے یعنے ہمارے حکم سے اور محبت
کرے کافرون سے پس تحقیق خدا بے نیاز ہے خلق سے تعریف کیا گیا ہے یعنے مستحق تعریف کا ہے پس
نہین چہوڑی کوئی تاکید کہ بیان فرمائی اور جبکہ نازل ہوئین یہہ آیتین اور تشدد کیا مومنون نے
بیچ دشمنی باپون اپنے کے اور بیٹون اپنے کے اور تمام اقربا مشرکین اپنے کے طمع دلائی اونکو بیچ بدل جانے
حال کے برخلاف اس حال کے پس فرمایا عسی اللہ الخ ﴿مدارک﴾ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ نزدیک ہے خدا اسکے کہ پیدا کرے
درمیان تمہارے اور درمیان اونکے کہ دشمنی رکہتے ہو اونسے دوستی کو یعنے اونکو توفیق اسلام کی دیوے
اور خدا توانا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿فتح﴾ امید ہے کہ کردے اللہ تم مین اور جو دشمن ہین
تمہارے اونمین سے دوستی اور اللہ سب کرسکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿موضح﴾ شاید جو خدا تعالے
کردے تم مین اور تمہارے دشمنون مین ملاپ اور دوستی اور خدا تعالے سب کام کرسکتا ہے اور خدا تعالے
بخشنے والا مہربان ہے ﴿ع تفسیر﴾ لا دلالت نے یعنے اہل مکہ سے کہ جو قرابتی تمہارے ہین ذوی
اسطرح کہ توفیق دے اونکو ایمان کی پس جب مکہ فتح ہوا اللہ آرزو اونکی بر لایا کہ اسلام لائی قوم اونکی
اور خوب محبت ہوئی آپسمین اور اللہ توانا ہے لوپہیر دینے دلونکے اور بہادینے کینہ اونکے اور سہل کرنے اسباب
دوستی کے اور بخشنے والا مہربان ہے اوسکے لیے کہ اسلام لاوے مشرکون سے ﴿مدارک﴾ آخر ایسا ہی ہوا

کہ بہت رئیس قریش کے اسلام لائے اور مومنون سے بہت دوستی پیدا کی اور آیا ہے کہ جب بعد ا ترنے
آیۂ سابقہ کے مومنون نے اپنے قرابتیون مشرک کو دشمن رکھا اور اونکی دوستی سے ناامید ہوکر غمگین ہوئے حق تعالے نے

اونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے آیۂ عسی اللہ بہیجی ۸ **بحر** لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ

وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ منع نہین کرتا خدا
تمکو سلوک کرنے اون لوگون سے کہ جنگ نہین کی ہے ساتھہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور نہین
نکالدیا ہے تمکو تمہارے گہرون سے منع نہین کرتا ہے اس سے کہ احسان کرو ساتھہ اونکے اور انصاف کرو
اونکے حق مین اور خدا دوست رکہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۸ **فتح** اللہ تمکو منع نہین کرتا اونسے جو
لڑے نہین تمسے دین پر اور نکالا نہین تمکو تمہارے گہرون سے کہ اونسے بہلائی اور انصاف کا سلوک
کرو اللہ چاہتا ہے انصاف والونکو ۸ **موضح** نہین منع کرتا تمکو خدا تعالے اون لوگون سے جو نہین لڑے تمسے
دین کے واسطے اور نہین نکالا تمکو تمہارے وطن سے اس باتکو کہ نیکی کرو اونسے اور انصاف بلکہ نیکی کرو اونسے
کے واسطے کہ خدا تعالے چاہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۸ **عہ تفسیر** اَنْ تَبَرُّوْھُمْ یعنے یہہ کہ اکرام کرو اونکا
اور احسان کرو اونسے از راہ قول اور فعل کے وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ یعنے حکم کرو اونکے حق مین ساتھہ انصاف کے
اور ظلم نکرو اونپر اور جب منع کیا گیا ظلم کرنیسے مشرکونکے حق مین تو کیونکر روا ہوگا ظلم مسلمانکے حق مین ۸
مد نزول اس آیۃ کا بیچ حق قبیلہ خزاعہ کے ہے کہ اونہون نے مصالحہ ساتھہ نہ لڑنے کے حضرت
سے اور نہ مدد کرنے کفار کے رسول علیہ السلام سے کی تہی خدا تعالے نے مومنونکو ساتھہ نیکی کرنیکے اونسے
اجازت دی اور بقول بعض کے مراد عورتین اور لڑکے مشرکون کے ہین کہ قتل مین اور نکالنے مین گہرو
سے دخل نہین رکہتے اونکے ساتھہ سلوک کرنیکی اجازت دی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مان اسمار
بنت ابی بکر کی مشرکہ تہی مدینہ مین آئی اسمار نے اوسکو آنیسے اپنے پاس منع کیا اور تحفہ اوسکا قبول نکیا
اور اسمار نے جناب پیغمبر سے ظاہر کیا کہ مان مشرکہ میری آئی ہے اوس سے سلوک کرون آنحضرت نے
فرمایا ہان اور یہہ آیۃ اوتری لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ الخ ۸ **بحر** اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی

الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ

ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہے تمکو خدا تعالے سلوک کرنے اونسے کہ جنگ کی ساتھہ
تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور باہر نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور مدد اور ونکی کی بیچ نکالنے تمہارے کے
منع کرتا ہے اس سے کہ دوستی رکہو اونسے اور جو کوئی دوستی رکہے اونسے پس وہ جماعت یہہ مین ظالم
مترجم کہتا ہے بیچ صلح حدیبیہ کے بعضی عورتین کفار کی ہجرت کر کر مدینہ کو آئی تہین اور بعضی عورتین
مسلمانون کی مرتد ہوکر کفار کے ساتہہ ملتین تہین خدا تعالے نے حکم اس جماعت کا بیان فرمایا واللہ
اعلم ۸ **فتح** اللہ تو منع کرتا ہے تمکو اونسے جو لڑے تمسے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گہرون سے
اور مل باندہا تمہارے نکالنے پر کہ اونسے کرو دوستی اور جو کوئی ملو اونسے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہین
گنہگار ۸ **موضح** مقرر منع کرتا ہے تمکو اے مسلمانون خدا تعالے اون لوگونسے جو لڑے تم سے دین کے

ف سلیکر لوگون من بعض الیہی تہی کہ آپ مسلمان نہوئے اور کچہہ والون سے ضدی نکی ۱۲ منہ
عہ ومحل ان تبروھم جر علے البدل من الذین وھو بدل اشتمال والمعنی عن بر الذین ۱۲
عہ قولہ ان تولوھم بدل من الذین قاتلوکم والمعنی لا ینھکم عن الظرۃ ... ۱۲ وانما ینھکم عن تولی ... ۱۲ قولہ الظالمون حیث وضعوا التولی غیر موضعہ ۱۲
عہ یعنے حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ
ش یعنے ...
عہ ... کے وقت وارد ہوا تہا کہ ... اوسکو ... حضرت ... قبول کیا تہا ... ایمان ... مسلمان عورت ... اوتری الخ ۱۲

واسطے اور نکالا انکو تمہارے شہر سے اور مدد اور ہمت کی تمہارے نکالنے مین اُسی باتکو جو اونسے دوستی
کرو یعنی نکرو اونسے اخلاص اور دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے پہر وہی لوگ ہین ستم کرنیوالے جو دشمنون
سے دوستی کرین ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ
بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ
لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا
بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ۝ اے مسلمانون جب آوین لگے تمہارے عورتین مسلمان ہجرت کرکر پس امتحان کرو انکو یعنے
قسم دو کہ بسبب ناخوشی اپنے خاوند کے یا بسبب عشق اور مردون کے نہین آئی ہین اللہ علم خدا دانا تر ہے
ساتہہ ایمان اونکے پس اگر مسلمان جانو انکو پہیرو نہین اونکو طرف کافرون کے نہیہ عورتین حلال
ہین کافرونکو اور نہ وہ کافر حلال ہین ان عورتونکو اور دو خاوندون کو جو کچہہ کہ خرچ کیا اونہون نے
یعنے مہر کہ کافر خاوندون نے دیے تہے پہیر دو واللہ علم اور نہین ہے گناہ اوپر تمہارے کہ نکاح کرو
ساتہہ اونکے جو دو انکو مہر اونکے اور نگاہ نرکہو دست آویز عورتون نامسلمانکو یعنے اوپر نکاح کافر عورت
کے [illegible] چاہیئے اور طلب کرو جو کچہہ کہ تمنے خرچ کیا اور چاہیئے کہ مشرک طلب کرین جو کچہہ کہ
خرچ کیا ہے [illegible] کوئی عورۃ مرتد ہوکر ساتہہ مشرکون کے ملحق ہووے مہر اوسکا طلب کرنا چاہیئے
اور اگر کوئی عورۃ مسلمان ہوکر ہجرت کرے مہر اوسکا دینا چاہیئے واللہ علم یہہ ہی حکم خدا کا فیصل
کرتا ہے درمیان تمہارے اور خدا دانا باحکمت ہے ۞ اے ایمان والون جب آوین تم پاس
ایمان والی عورتین وطن چہوڑکر تو انکو جانچ لو اللہ بہتر جانتا ہے اونکا ایمان پہر اگر جانو کہ وہ ایمان پر
ہین تو نہ پہیرو انکو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اون مردونکو نہ وہ مرد حلال ہین
ان عورتونکو اور دیدو اون مردونکو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو کہ نکاح کرلو ان عورتون سے
جب انکو دو اونکے مہر اور نہ رکہو قبضے مین ناموس کافر عورتونکی اور مانگ لو جو تمنے خرچ کیا اور وہ
کافر مانگ لین جو اونہون نے خرچ کیا یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے
حکمت والا ۞ اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین
اپنا وطن چہوڑکر مکہ سے تو پس آزماؤ تم انکو جو اونکے آنیکا سبب سوا اسلام لانیکے اور کچہہ نہو دنیا
کا معاملہ جو اکثر اپنے کسی ناتے وارسے خاوند سے نہ آئی ہو صرف دین ہی کے واسطے آوین تو بہتر ہے
جو خدا تعالے خوب جانتا ہے اونکے آنیکے سبب کو پہر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہوئین صرف دین
کے واسطے تو پہر مت بہیجو تم انکو اور نہ پہیر دو کافرونکی طرف کسواسطے کہ نہ یہہ عورتین مسلمان حلال ہین
اونکے خاوند کافرون پر اور نہ وہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون پر جو سبب اسلام لانیکے
جدائی ہوگئی اور دو تم اونکے خاوند کافرونکو جو کچہہ خرچ ہوا ہو مہر سے اور نہین کچہہ گناہ تمپر اے مسلمانو
جو نکاح کرلو تم ان عورتون سے جو مسلمان ہوکر آئی ہین مکے سے جب کہ دے چکو تم انکو مہر اونکا

کہ بہت رئیس قریش کے اسلام لائے اور مومنون سے بہت دوستی پیدا کی اور ایاہے کہ جب بعد از نزول
آیۂ سابقہ کے مومنون نے اپنے قرابتیون مشرک کو دشمن رکہا اور اونکی دوستی سے ناامید ہوکر غمگین ہوئے حق تعالے نے
اونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے آیۂ عسے اللہ بہیجی ۸ مجرا لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ
وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ منع نہین کرتا خدا
تمکو سلوک کرنے اون لوگون سے کہ جنگ نہین کی ہے ساتہہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور نہین
نکالدیا ہے تمکو تمہارے گہرون سے منع نہین کرتا ہے اس سے کہ احسان کرو ساتہہ اونکے اور انصاف کرو
اونکے حق مین اور خدا دوست رکہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۸ فتح اللہ تمکو منع نہین کرتا اونسے جو
لڑے نہین تمسے دین پر اور نکالا نہین تمکو تمہارے گہر دن سے کہ اونسے بہلائی اور انصاف کا سلوک
اللہ چاہتا ہے انصاف والونکو ۸ موضح نہین منع کرتا تمکو خدا تعالے اون لوگون سے جو نہین لڑے تمسے
دین کے واسطے اور نہین نکالا تمکو تمہارے وطن سے اس باتکو کہ نیکی کرو اونسے اور انصاف بلکہ نیکی کرو اونسے
کہ واسطے کہ خدا تعالے چاہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۸ عہ تفسیر اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یعنے یہہ کہ اکرام کرو اونکا
اور احسان کرو اونسے ازراہ قول اور فعل کے وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ یعنے حکم کرو اونکے حق مین ساتہہ انصاف کے
اور ظلم نکرو اونپر اور جب منع کیا گیا ظلم کرنیسے مشرکونکے حق مین تو کیونکر روا ہو گا ظلم مسلمانکے حق مین ۸
مد نزول اس آیۃ کا بیچ حق قبیلۂ خزاعہ کے ہے کہ اونہون نے مصالحۃ ساتہہ نہ لڑنے کے حضرت
سے اور نہ مدد کرنے کفار کے رسول علیہ السلام سے کی تہی خدا تعالے نے مومنونکو ساتہہ نیکی کرنیکے اونسے
اجازت دی اور بقول بعض کے مراد عورتین اور لڑکے مشرکون کے ہین کہ قتل مین اور نکالنے مین گہرون
سے دخل نہین رکہتے اونکے ساتہہ سلوک کرنیکی اجازت دی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مان اسمار
بنت ابی بکر کی مشرکہ تہی مدینہ مین آئی اسمار نے اوسکو نیسے اپنے پاس منع کیا اور تحفہ اوسکا قبول نکیا
اور اسمار نے جناب پیغمبر سے ظاہر کیا کہ مان مشرکہ میری آئی ہے اوس سے سلوک کرون آنحضرت نے
فرمایا ہان اور یہہ آیۃ اوتری لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ الخ ۸ مجر اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي
الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہے تمکو خدا تعالے سلوک کرنے اونسے کہ جنگ کی ساتہہ
تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور باہر نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور مدد اونکی کی بیچ نکالنے تمہارے کے
منع کرتا ہے اونسے کہ دوستی رکہو اونسے اور جو کوئی دوستی رکہے اونسے پس وہ جماعت یہہ ہین ظالم
مترجم کہتا ہے بیچ صلح حدیبیہ کے بعضی عورتین کفار کی ہجرت کر کر مدینہ کو آتی تہین اور بعضی عورتین
مسلمانون کی مرتد ہو کر کفار کے ساتہہ ملتین تہین خدا تعالے نے حکم اس جماعت کا بیان فرمایا واللہ
اعلم ۸ فتح اللہ تو منع کرتا ہے تمکو اونسے جو لڑے تمسے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گہرون سے
اور مل باندہا تمہارے نکالنے پر کہ اونسے کرو دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہین
گنہگار ۸ موضح مقرر منع کرتا ہے تمکو اے مسلمانون خدا تعالے اون لوگونسے جو لڑے تمسے دین کے

ف۲ مسلمان ہوگئے اور بعض ایسے ہی تہے کہ آپ مسلمان نہوئے اور گہر والون سے صرف پہی تکی ۱۲ منہ ع۲ وحمل ان تبروهم جر على البدل من الذين وهو بدل اشتمال والمعنى عن بر الذين ... قولہ ان تولوهم ... من الذين قاتلوكم ... ع۳ ... حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ ... ف۳ ... ع۴ ... اوتری الخ ۱۲

واسطے اونکا لانکو تمہارے شہر سے اور مدد اور ہمت کی تمہارے نکالنے مین اس باتکو جو اونسے دوستی
کرو بلکہ نکرو اونسے اخلاص اور دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے پھر وہی لوگ ہین ستم کرنیوالے جو دشمنون
سے دوستی کرین ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ
لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا
بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ
حَكِیْمٌ﴾ اے مسلمانون جب آوین آگے تمہارے عورتین مسلمان ہجرت کر کر پس امتحان کرو اونکو یعنے
قسم دو کہ بسبب ناخوشی اپنے خاوندونکے یا بسبب عشق اور مردون کے نہین آئی ہین اللہ علم خدا دانا تر ہے
ساتھہ ایمان اونکے پس اگر مسلمان جانو اونکو پھیر و نہین اونکو طرف کافرون کے نہ یہہ عورتین حلال
ہین کافرونکو اور نہ وہ کافر حلال ہین ان عورتونکو اور دو خاوندون کو جو کچھہ کہ خرچ کیا اونہون نے
یعنے مہر کہ کافر خاوندون نے دیے تھے پھیر دو واللہ اعلم اور نہین ہے گناہ اوپر تمہارے کہ نکاح کرو
ساتھہ اونکے جو دو اونکو مہر اونکے اور نگاہ نرکہو دست آویز عورتون نامسلمانکو یعنے اوپر نکاح کافر عورتہ
کے [illegible] چاہیئے اور طلب کرو جو کچھہ کہ تمنے خرچ کیا اور چاہیئے کہ مشرک طلب کرین جو کچھہ کہ
خرچ کیا ہے [illegible] عورۃ مرتد ہو کر ساتھہ مشرکون کے ملحق ہووے مہر اوسکا طلب کرنا چاہیئے
اور اگر کوئی عورۃ مسلمان ہو کر ہجرت کرے مہر اوسکا دینا چاہیئے واللہ اعلم یہہ ہے حکم خدا کا فیصل
کرتا ہے درمیان تمہارے اور خدا دانا باحکمت ہے ﴿ف﴾ اے ایمان والون جب آوین تم پاس
ایمان والی عورتین وطن چھوڑ کر تو اونکو جانچ لو اللہ بہتر جانتا ہے اونکا ایمان پھر اگر جانو کہ وہ ایمان پر
ہین [illegible] پھیر و اونکو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اون مردونکو نہ وہ مرد حلال ہین
ان عورتونکو اور [illegible] دو اونکو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو کہ نکاح کر لو ان عورتون سے
جب اونکو دو اونکے مہر اور نہ رکھو قبضے مین ناموس کافر عورتونکی اور مانگ لو جو تمنے خرچ کیا اور وہ
کافر مانگ لین جو اونہون نے خرچ کیا یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے
حکمت والا ﴿ق﴾ اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین
اپنا وطن چھوڑ کر جو مکہ ہے تو پس آزماؤ تم اونکو جو اونکے آنیکا سبب سوائے اسلام لانیکے اور کچھہ ہو دنیا
کا معاملہ جو اکثر اپنے کسی ناتے دار سے خاوند سے نہ آئی ہو صرف دین ہی کے واسطے آوین تو بہتر ہے
جو خدا تعالے خوب جانتا ہے اونکے آنیکے سبب کو پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہو کر صرف دین
کے واسطے تو پھر مت بھیجو تم اونکو اور نہ پھیر دو کافرونکی طرف کسواسطے کہ نہ یہہ عورتین مسلمان حلال ہین
اونکے خاوند کافرون پر اور نہ وہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون پر جو بسبب اسلام لانیکے
جدائی ہو گئی اور دو تم اونکے خاوند کافرونکو جو کچھہ خرچ ہوا ہو مہر سے اور نہین کچھہ گناہ تمپر اے مسلمانو
جو نکاح کر لو تم اون عورتون سے جو مسلمان ہو کر آئی ہین مکے سے جب کہ دے چکو تم اونکو مہر اونکا

اونکے خاوند کافرونکو اورمت پکڑرکھو لے مسلمانون کافرعورتونکو جو تمہارے مین مسلمان نہو دین تو انکا
دوا دو نہین ورنہ مانگ لو جو کچھہ تمہارا خرچ ہوا ہوا ون عورتون پر مہر سے اونکے اور چاہیئے کہ کافر بہی مانگ
لیوین جو کچھہ اونکا خرچ ہوا ہوا ونکی عورتون پر جو مسلمان ہوئی ہوون ف یہہ حکم تمہارے خدا تعالے کا جو
حکم کرتا ہے تم مین اے مسلمانون اور خدا تعالے سب جانتا ہی مصلحتین تمہاری حکم کرنیوالا ہے بہت
اچھا جب یہہ آیۃ اوتری تو مسلمانون نے اپنی کافر عورتونکو مہر دیکر طلاق دی اور مسلمان عورتونسے
نکاح کرلیا اور کافرون نے مسلمان عورتونکو مہر ندیا تب یہہ آیۃ اوتری کہ وَاِنْ فَاتَکُمْ ع ۸
تفسیر اَلْمُؤْمِنٰتُ نام رکہا اونکا مومنات بسبب کہنے اونکے کلمہ شہادت کو یا اسلیے کہ وہ قریب ہین
ثابت ہونے ایمانکے بسبب امتحان کے فَامْتَحِنُوْهُنَّ یعنے پس آزماؤ تم اونکو ساتہہ نظر کرنیکے علامتون مین
تا کہ غالب ہو اوپر گمانون تمہارے کے صدق اونکے ایمانکا اور ابن عباس رض سے امتحان اونکا یہہ کہین
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ خدا دانا تر ہے الخ یعنے تمسے زیادہ جانتا ہے اللہ اونکے ایمانکو
اسلیے کہ تمنے اگرچہ دیکہا اونکے احوال کو لیکن جانتے نہین تم حقیقت علم کی اوس سے پس اگر مسلمان
جانو مراد یہان علم سے وہ ہے کہ پہنچے اوسکو طاقت تمہاری کہ وہ ظن غالب ہے ساتہہ ظاہر ہونے
نشانیون کے طرف کافرون کے یعنے خاوندون مشرک اونکیکے نہ یہہ عورتین حلال ہین الخ یعنے
نہین حلت ہے درمیان عورت مسلمان کے اور مشرک کے بسبب واقع ہونے جدائی کے درمیان انکے
بسبب نکلنے اوس عورتکے مسلمان ہوکر اور خاوندونکو یعنے دو خاوندونکو مثل اوس مال کے کہ دیا ہے اونہون نے
اپنی بیویون کو یعنے مہر اور نہین ہے گناہ الخ یہہ نفی کی واسطے گناہ کی بیچ نکاح اون مہاجر عورتون
کے بعد دینے اونکے مہر کے اسلیے کہ مہر بدلے ہے جماع کرنیکا وہ دینا ہی چاہیے اور اس سے دلیل پکڑی ہے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسپر کہ نہین عدۃ ہے اوس عورت پر کہ ہجرت کر کر آئی یہہ یعنے تمام جو کچھہ کہ ذکر
کیا گیا اس آیۃ مین اور یہہ حکم منسوخ ہے پس نہین باقی رہا مانگنا مہر کا نہ دونے مانگین اور نہ ہم اونکو
مانگین ف ۱ پس امتحان اگرچہ بیان امتحان کا اوپر گذرچکا او منقول ہے کہ صلح حدیبیہ مین ایک
شرط یہہ بہی تہی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ کو آوے تو آنحضرت اوسکو کفار مکہ کے پاس بہیجدین اور اگر
کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ کو جاوے تو مکہ والے اوسکو نہ پہیرین اور بعد صلح کے جو مرد مسلمان کہ مکہ سے
آنحضرت پاس آیا اوسکو آپنے پہیر دیا یہانتک کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ بہی مسلمان ہوکر آنحضرت پاس
آئی اور اوسکے پیچہے خاوند اوسکا مسافر مخزومی کہ کافر تہا پہنچا اور کہا اے محمد میری بیوی مجکو پہیر دو کہ شرط
یہی ہے جبرئیل یہہ آیۃ لائے اور کہا کہ شرط مردون پر واقع ہوئی ہے اور نہین کہ عورۃ مسلمانکو مشرک کو
پہیر دیں پس آنحضرت نے سبیعہ کو امتحان کیا قسم دیکر کہ سوائے رغبت اسلام کے نہین آئی ہے پس سبیعہ کو
اوسکے خاوند کے تئین ندیا اور جو کہ اوسکے خاوند نے مہر اور نفقہ دیا تہا آنحضرت نے اوسکے خاوند کو اپنے
پاس سے دیا اور حضرت عمر رض اوسکو اپنے نکاح مین لائے اور ایسا ہی کرتے تہے حضرت ہر عورۃ مسلمہ
کے حق مین کہ جو ہجرت کرکر آئی اور مرد کو بہیجدیتے بعد چند روز کے وہ بہی موقوف ہوا قدرت الٰہی سے

ف ۱ اس وقت دستور تہا کہ مہر نکاح کے یا نکاح سے پہلے ... یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی مسلمان ہو اور عورت اوسکی مسلمان نہو ... [illegible]
ف ۲ ... [illegible]
ف ۳ تنبیہ الظن علم بان الظن الغالب وما یفضی الیہ الاجتہاد جار مجری العلم وصاحبہ غیر داخل فی قولہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۱۲

بیان اوسکا برمحل اوسکے اویگا اور نہین ہے گناہ الخ یعنے نکاح مین لانا مسلمان عورتون مہاجرات کا مباح
ہے اسلیے کہ درمیان اونکے اور کافر خاوندون انکیکے بسبب تباین دار اور اسلام کے فرقت پڑگئی گو کہ خاوند انکے
زندہ ہین اور طلاق نہین دی ہے لیکن بحکم اسی آیت کے تمام یہہ معاملہ بیچ حق سبیعہ وغیرہ کے عمل مین آیا جیسا
اوپر ذکر ہوا وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اور جنگل مت ہاتھہ عقد کافر عورتون کے یعنے لیے مومنون جو کافر عورة
کہ تمہارے نکاح مین ہے اور وہ دار الحرب یعنے مکہ مین ہے اوسکو اپنے نکاح مین باقی نرکھو عصمت زوجیت
درمیان تمہارے اور اوسکے بسبب تباین دار اور اسلام کے منقطع ہوئی پس اگر اوس عورة کو کوئی کافر نکاح
مین لاوے تو مہر کہ تمنے اوس عورة کو دیا ہے اوس کافر سے لیا او یہی حکم اوس عورة کا ہے کہ مرتد ہوکر
مکہ مین جاوے اور اگر کوئی عورة مسلمان ہوکر مدینہ مین آوے اور فرقت درمیان اوسکے اور زوج کے
بسبب تباین دار کے واقع ہوا اور پہر کوئی مسلمان اوسکو نکاح مین لاوے خاوند کافر اوسکا بھی اوس
مسلمان سے مہر کہ اوس عورة کو دیا ہو لیلے بعد اوترنے اس آیت کے ہر صحابی نے کہ بیوی اوسکی مشرکہ مکہ مین تہی
طلاق دی ﴿وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ
أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾ اور اگر تمہارے ہاتہہ سے جاتی
رہے کوئی بیویون تمہاری مین سے طرف کافرون کے پہر عذاب پہنچایا کافرونکو یعنے غنیمت لی اونسے پس
دو اونکو کہ گئی ہون بیویان اونکی مانند اوسکے کہ خرچ کیا اور ڈرو اوس خدا سے کہ تمنے اوسکو باور رکہا ہے
اگر کفار معاہد ہون اور کوئی عورة مرتدہ اونمین جاملے اونسے مہر طلب کرنا چاہیے جیسا کہ آیت سابقہ مین معلوم
ہوا اور اگر کفار حربی ہون تو اونکا مال جو غنیمت یعنے لوٹ مین آوے اوسمین سے اوس مرتدہ کے خاوند
کو مہر دینا چاہیے اور بعد فتح مکہ کے یہہ سب احکام مرتفع ہو لیے اس فقیر کے نزدیک نسخ ہونا ان احکام کا ثابت
نہین ہے پس اگر مثل اوس حالت کے کہ بیچ صلح حدیبیہ کے تہی پہر پیش آوے تو احتمال ہے کہ انہین
احکام پر عمل کیا جاوے واللہ اعلم ﴿فتح﴾ اور اگر جاتی رہین تمہارے ہاتہہ سے کوئی تمہاری عورتین
کافرونکے طرف پہر تم لہا مارو تو دو اونکو جنکی عورتین جاتی رہین جتنا اونہون نے خرچ کیا تہا اور ڈرتے رہو
اللہ سے جسپر تمکو یقین ہے ﴿موضح﴾ اور اگر اے مسلمانون گئین کچہہ عورتین تمہاری کافرون پاس مرتد
ہوکر اور اونکا مہر تمہارے پاس نہ آیا تو پہر تم لڑو کافرون سے اور لوٹو اونہین پہر دو لوٹ کے مال سے اونکو
جنکی عورتین مرتد ہوگئین اور مہر پہیر نہ دیا تہا جتنا کچہہ اون مردونکا خرچ ہوا تہا مہر ﴿عــه تفسیر﴾
یعنے اگر کوئی عورة مرتد ہوکر دار الحرب مین چلی جاوے اور کافر مہر اوسکا اوسکے خاوند مسلمانکو نہ دین پس
تم جب جہاد اون کفار پر کرو اور فتح پاکر اونکے مال کو غنیمت لاؤ تو مہر اوس عورة مرتدہ کا کہ اوسکے خاوند
مسلمان نے اوسکو دیا تہا تمام جملہ اوس غنیمت سے اوس مسلمانکو دو اور منقول ہے کہ چہہ عورتین
مہاجرات مین سے مرتد ہوکر کفار کے پاس گئین رسول علیہ السلام نے مہر اونکا اونکے خاوند مسلمانونکو
غنیمت کے مال مین سے ادا فرمایا اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ آیا واجب
ہے اسپر عمل کرنا اب بہی بیچ دینے مال کے غنیمت مین سے جبکہ شرط کیا جاوے بیچ عہد کفار کے پس کہا

ایک قوم نے کہ نہین واجب اور کہا اونہون نے کہ یہہ آیۃ منسوخ ہے یہہ قول عطا اور مجاہد اور قتادہ کا ہے
اور کہا ایک قوم نے کہ یہہ منسوخ نہین ہے دیا جاوے اونکو جو کچہہ کہ خرچ کیا ہے ط ع یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ

اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ

اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ

فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے پیغمبر جب آوین تیرے پاس عورتین مسلمان
کہ بیعت کرین ساتھہ تیرے باین شرط کہ شریک مقرر نکرین ساتھہ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکرین اور زنا
نکرین اور نہ مارین اپنی اولاد کو اور پیش نہ لاوین بات جہوٹی کہ باندہا ہو اوسکو درمیان ہاتون اور درمیان
پانو اپنے کے یعنے کسیکے فرزند کو کسی اور کی طرف منسوب نکرین واللہ اعلم اور نافرمانی نکرین تیری کام نیک
مین پس بیعت قبول کر اونسے اور طلب بخشش کی کر اونکے لیے تحقیق خدا انکے لیے بخشنے والا مہربان ہے
ف ط اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹہیراوین اللہ
کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مارین اور طوفان نہ لاوین باندہ کر اپنے
ہاتہون پانون مین اور تیری بہلی نکرین کسی بہلے کام مین تو اونسے قرار کروا اور معافی مانگ اونکے واسطے
اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ط مو ط اے نبی جب تیرے پاس آوین مسلمان عورتین
اسواسطے کہ بیعت کرین تجہسے یعنے جو تیری مرید ہون اوپر ان شرطون کے جو شریک نکرین خدا تعالے
کے ساتھہ کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ برا کام کرین غیر مرد سے اور نہ مار ڈالین اپنے بچونکو جو بیٹیان
ہون یعنے بیٹے نہ گرا دین اور نہ آوین جہوٹ تہمت جوڑ کر اپنے آگے کیطرف سے یعنے حرام کا بیٹا لا کر
خاوند کے سر نہ کہین کہ تیرا بیٹا ہے اور اے محمد تیرے حکم سے باہر نجاوین یعنے سوائے حکم شرع کے کچہہ کام
نکرین جب یہہ شرطین قبول کرین تو پہر بیعت کر اونکو اور بخشوا گناہ اونکے خدا تعالے سے بیشک خدا تعالے
بخشنے والا ہے مہربان توبہ کرنیوالونپر جو صدق دل سے توبہ کرین اونہین بخش دیتا ہے ط ع تفسیر
معروف سے مراد اطاعت خدا اور رسول کی ہے اور بخشوا گناہ اونکے یعنے گناہ گذشتہ اور بخشنے والا ہے
ساتھہ مٹانے گناہ گذشتہ کے مہربان ہے کہ توفیق خیر کی دیتا ہے منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم جب فارغ ہوے دن فتح مکہ کے مردون کی بیعت سے تو شروع کی بیعت لینی عورتون سے سحار
مین کہ آپ پہاڑ صفا پر تہے اور عمر رض بیٹہے ہوے تہے نیچے صفا کی بیعت لیتے تہے اونسے حضرت کی جانب
سے وہ پہنچاتے تہے عورتونکو کلام حضرت کا اور ہند بیٹی عتبہ کی بیوی ابو سفیان کی منہ ڈہانکے ہوے
الگ بیٹہی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے کہ کہین حضرت پہچانین اوسکو بسبب اسکے کہ حضرت
حمزہ سے جو بدسلوکی کی تہی پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ بیعت لیتا ہون تم سے عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ
بِاللّٰهِ شَیْئًا یعنے اسپر کہ نہ شریک کرین عورتین ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو پس بیعت لی عمر نے عورتون سے
اسپر کہ نہ شریک کرین ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو پہر فرمایا علیہ السلام نے وَلَا یَسْرِقْنَ یعنے اور نہ چوری کرین
پس کہا ہند نے کہ بلاشبہ ابو سفیان مرد بخیل ہے اور مینے لیا ہے مال اوسکا تہوڑا سا پس کہا ابو سفیان نے

ف وقیل ہو بحکم منسوخ ایضا ۱۲ م ع قولہ یبایعنک ... ع قولہ ولا یقتلن اولادہن ہو وأد البنات ۱۲ م ع کانت المرأۃ تلتقط المولود فتقول لزوجہا ہو ولدی منک کنی بہ عن الولد الذی تلصقہ بزوجہا کذبا لان بطنہا الذی تحملہ فیہ بین الیدین وفرجہا الذی تلدہ بہ بین الرجلین ۱۲ م ف طوفان باندہنا ... تہمت لگا دین کسی ... حرامی بچہ کو بیٹا جتا کر خاوند کا ... ۱۲ منہ

کہ جو کچھ لیا تونے پس وہ حلال ہے تجکو پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پہچانا اوسکو پہر فرمایا اوسکو کہ تو
ہندہ ہے کہا اوسنے ہان پس معاف کیجیے قصور گذشتہ اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے کہ معاف کیا اللہ نے تجسے پہر
فرمایا آپنے وَلَا یَزْنِیْنَ یعنے اور نہ زنا کرین عورتین پس کہا ہندہ نے کہ کیا آزاد عورۃ بہی زنا کرتی ہے پہر فرمایا آنحضرت
نے وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَہُنَّ یعنے اور نہ قتل کرین عورتین اپنی اولاد کو پس کہا ہندہ نے کہ پرورش کیا ہمنے اولاد
کو چہوٹی عمر مین اور قتل کیا آپنے اونکو بڑی عمر مین پس تم جانو اور وہ اور تہا بیٹا اوسکا حنظلہ مارا گیا دن
بدر کے پس ہنسے عمر رض یہانتک کہ لیٹ گیے اور مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا آنحضرت نے وَلَا
یَاْتِیْنَ بِبُہْتَانٍ یعنے اور نہ باندہین عورتین بہتان پس کہا ہندہ نے قسم خدا کی بلا شبہ بہتان البتہ برا کام ہے
اور نہین حکم کرتے آپ ہمکو مگر ساتہہ بہلائی کے اور اچہی اخلاق کے پہر فرمایا آنحضرت نے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ
مَعْرُوْفٍ یعنے اور نہ نافرمانی کرین تیری امر شرعی مین پس کہا ہندہ نے قسم خدا کی نہین بیٹہے ہم اس مجلس مین
اس حال مین کہ ہمارے نفسو مین یہہ ہو کہ نافرمانی کرین ہم تمہاری کسی چیز مین اور لفظ معروف مین اشارہ
ہے اسپر کہ اطاعت حاکمون کی نہین واجب ہے خلاف شرع مین ف **مدک** آیا ہے کہ روز فتح مکہ کے جب رسول
خدا علیہ السلام مردون کی بیعت سے فارغ ہوے تو عورتون نے بیعت کی رغبت کی یہہ آیۃ مرقومہ نازل
ہوئی پس عورتون نے ساتہہ قبول ان احکام کے بیعت کی اور بیعت لینی آنحضرت کی عورتون سے ساتہہ
کلام کے تہی اور بقول بعض کے عورتین پانی کے پیالے مین ہاتہہ ڈالتین تہین بعد اوسکے آنحضرت دست
مبارک اوس پانی مین ڈالتے تہے اور بقول بعض کے امیمہ بہن حضرت خدیجہ کی آنحضرت کے حکم سے عورتون
سے بیعت لیتین اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ آنحضرت اوپر پہاڑ صفا کے تہے اور عمر رض نیچے اوسکے حضرت
کے اذن سے بیعت عورتون سے لیتے تہے غرضکہ بہر تقدیر ہاتہہ کسی عورۃ کا بیعت مین دست مبارک
سے نہین لگا اور مراد اولاد کے مارنے سے بچہ زندہ کو گاڑ دینا ہے جیسا کہ جاہلیت مین بیٹیونکو گاڑ دیتے تہے
زمین مین یا مراد مار ڈالنا پیٹ کے بچہ کا ہے ساتہہ اسقاط وغیرہ کے اور مراد بہتان سے یہہ کہ حرام کے بچہ کو
اپنے خاوند کیطرف نسبت کرین اور مراد معروف سے یہہ کہ ہر امر موافق طاعت خدا کے ہو اور بقول بعض
کے نہی ہے نوحہ کرنے سے اور موہنہ کہر وچنے سے اور بال نوچنے سے اور کپڑے پہاڑنے سے اور خلوۃ یعنے تنہا
بیٹہنے سے ایک مکان مین ساتہہ نامحرم کے اور سفر کرنے سے نامحرم کے ساتہہ اور کلام کرنے سے ساتہہ نامحرم کے
اور مانند انکے سے امیمہ بنت رقیقہ سے منقول ہے کہ کہا بیعت کی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ جماعت
عورتون کے پس فرمایا آپنے فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ یعنے بیعت لی مینے اوس چیز مین کہ استطاعت رکہو تم اور طاقت
رکہو تم پس کہا مینے کہ رسول خدا بہت رحم کرنیوالے مین ہمپر ہماری جانون سے کہا مینے یا رسول اللہ مصافحہ
کیجیے ہمسے پس فرمایا آپنے کہ بلا شبہ مین نہین مصافحہ کرتا عورتون سے سوا اسکے نہین کہ قول میرا ایک عورۃ
کے لیے مانند قول میرے کے ہے سو عورتون کے لیے روایت کیا اسکو تفسیر معالم مین ف **بحر** **تنبیہ**
شرک سے ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار تمام عبادتونکا اسی پر ہے یعنے مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا
اور نہ بخشا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے معتبر کتابون سے لکہے جاتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بچے اسنے شرح عقائد مین ہے کہ شرک شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنے واجب الوجود جانے جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بت پرست کرتے ہین اور شرع مین شرک معنی کفر کے بہی آتا ہے جیسکہ شیخ عبد الحق رح نے مشکوۃ کی شرح مین انہین دونون قسمونکو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکہا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی مین ہے اور یہی عصمت اللہ رح نے بہی لکہا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نے لکہا ہے کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالے کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنے جیسے علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہے اوسکا علم بہی ویسا ہی جانے یا جیسے اللہ تعالے کو قادر ہر چیز پر جانتا ہے ویسا اوسکو بہی جانے یا وہ جیسے تصرف رکہتا ہے عالم مین ساتہہ ارادے اپنے کے ویسا اوسکو بہی جانے مثلاً کسیکو جانے کہ اوسنے مجہے شاباش کہی تہی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے ٹہکار کہی تہی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہونکو بہی شرع مین شرک کہا ہے واسطے بہت نہایت دوری کے جیسکہ حدیث مین آیا ہے من حلف لغیر اللہ فقد اشرک یا آیا ہے الطیرۃ شرک یا آیا ہے ان یسیر الریاء شرک یا آیا ہے التولۃ شرک اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکہی ہین کہ جو لوگ سوائے خدا کے اونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین ازانجملہ وہ لوگ ہین کہ ذکر مین ہمسر خدا کا کرتے ہین اور اونکا نام مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً اوٹہتے بیٹہتے مین مثل نام خدا کے اونکا نام لیتے ہین اور ازانجملہ وہ لوگ ہین کہ نام رکہتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو اشراک فی التسمیہ کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اونکی منتین مانتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤن کے لیے اور اونکے کام ہین یا حاصل کرنے منافع مین اونکی طرف رجوع کرتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتہہ اونکو علم و قدرت مین برابر کرتے جیسکہ کہے ماشاء اللہ وشئت یعنے جو کچہہ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہا تہا اوسکو فرمایا کہ تونے مجہے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنے جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزیکا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنے کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستون کے ہین اونسے بہی پرہیز کرنا لازم ہے جیسکہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونو گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کے ہے ہکذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور تحیہ اور ادب کے ہو کفر نہین ہے لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی الدر المختار تمام ہوا علاقہ شرک کا اور چوری کرنے کسی کا مال لیلینا بہی بہت برا ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتدرون ما المفلس الخ یعنے جانتے ہو تم اے صحابہ کہ کیا معنے مفلس کے ہین عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے

له یعنی ... رحمہ اللہ ... ۱۲
عه یعنی ... ۱۲
عه یعنی ... ۱۲
عه یعنی ... ۱۲
ه مولوی رشید الدین خان صاحب ... غلام فلان ... اقسام شرک ... مثلاً غلام ... غلام محی الدین وغیرہ ۱۲ منہ

بیان قباحت چوری کا

ساتھہ نماز اور روزے اور زکوۃ کے کرے اور آویگا ساتھہ اسحالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا
کا کیا ہوگا کسیکو اور کہا یا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون
اوسکے سے اور اور نیکیون اوسکیسے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھہ سزا
گناہ کے کہ اوسپر ہے تو لیجاونگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ مین
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الدواوین ثلثۃ الخ یعنے اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ ہے کہ
کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھہ اوسمین ہے وہ شرک کرنا ہے ساتھہ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عز وجل ان اللہ لا یغفر
ان یشرک بہ اور دوسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین عفو کرتا اللہ اوسکو وہ ظلم بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلہ لیگا
بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھہ اوسکے وہ ظلم بندونکا ہے درمیان
اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے
اوس سے انتہے اور زنا بہی بہت بڑی بلا ہے فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء
سبیلا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وہین زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہین
ساتھہ عذاب قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وہین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھہ خوف کے
اور حضرت ابن عباس رض سے منقول ہے کہ فرماتے ہین وہ ما ظہر الغلول فی قوم الخ یعنے نہین ظاہر ہوتی
خیانت کسی قوم مین کہ ڈالتا ہے اونکے دلمین خوف اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی
ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق
اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہیلتا ہے اونمین کشت وخون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی
قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسحالت مین کہ گرد اونکے ایک
جماعت تہی اصحاب سے بایعونی علے ان لا تشرکوا باللہ شیئا الخ بعیت سے یعنے عہد کرو مجہے اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتھہ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنے جیسیکہ کفار محتاجگی کے
ڈر سے مار ڈالتے تہے اور نہ اوٹہاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان ہاتہون اور پانوکے یعنے دلون
سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے
ہے اور جو پہنچا انمین سے کسی چیز کو یعنے ان گناہون سے کچہہ کر بیٹہا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب
اوسکے دنیا مین یعنے جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے انکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے یعنے پاک ہو جاتا
ہے گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہنچا انمین سے کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ تعالے نے یعنے ظاہر
نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے
اوسکو پس ہمنے بعیت کی حضرت سے ان چیزون پر ۔ بخاری مسلم یایہا الذین امنوا لا تتولوا قوما
غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحب القبور اے مسلمانون دوستی
نرکہو ساتھہ اوس گروہ کے کہ غصہ کیا ہے خدا تعالے نے اونپر وہ جماعت ناامید ہوے ہین ثواب آخرت
سے جیسا کہ ناامید ہوے ہین وہ کافر کہ اہل گور سے ہین یعنے خدا تعالے نے حکم اونکے عذاب کا کیا ہے پس ہرگز

ایمان نہین لاینگے اور ثواب نہین پاینگے جیسا کہ کافر بعد مرنیکے کفر پر توقع ثواب کی نہین رکھتے واللہ اعلم ۱۲
فتح ۱۲ اے ایمان والون مت دوستی کرو اون لوگون سے کہ غضب ہوا اللہ اونپر وہ آس توڑ چکے پچہلے گہر
سے جیسے آس توڑی منکرون نے قبر والون سے ۱۲ موضح ۱۲ ای وہ لوگون جو ایمان لائے ہو مت کرو دوستی
اوس قوم سے جس قوم پر غضب ہے خدا تعالے جو وہ قوم یہودی ہین بیشک وہ قوم نا امید ہوے آخرت کے
ثواب سے ایسیہی یہودی جو منکر نبوت کے ہین سو نا امید ہین آخرت کے ثواب سے اونکو آخرت مین ذرا ثواب
نہ ملیگا ہرگز ۱۲ علم التفسیر ختم فرمایا سورۃ کو ساتہہ اوس مضمون کے کہ شروع کیا تہا اوسکو ساتہہ اوسکی اور کہا ہے بعضے
علما نے کہ مراد قوم سے مشرک ہین نا امید ہوے ہین ثواب آخرت سے اسلیے کہ وہ منکر بعث کے ہین ۱۲ حسینی
آس توڑی منکرون نے قبر والون سے یہہ کہ پہرین وہ طرف اونکے یا یہہ معنی ہین کہ جیسے نا امید ہوے اسلاف
انکے جو کہ قبرون مین ہین ثواب آخرت سے یعنی یہہ مانند اسلاف اپنے کے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قوم
سے یہود ہین یعنے نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا گیا ہے اللہ کا اونپر بلاشبہ وہ نا امید ہوے ہین
اس سے کہ ہو اونکے لیے حصہ آخرت مین بسبب عناد اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال انکہ وہ جانتے
ہین کہ یہہ ہی رسول بہیجا گیا ہے جسکا ذکر توریۃ مین ہے جیسکہ نا امید ہوئے کفار اپنے مونے سے یہہ کہ اوٹہائے
جاوین وہ اور پہرین انکی طرف زندہ ہوکر اور بعضون نے کہا کہ من اصحاب القبور بیان ہے کفار کا یعنے
جیسکہ نا امید ہوے خیر آخرت سے وہ کافر کہ دفن کیے گئے ہین قبرون مین اسلیے کہ ظاہر ہوگئی اونپر برائی
اپنے حال کی اور برائی اوس جگہہ کہ جہان گئے ہین ۱۲ مدارک آیا ہے کہ بعضے فقرا مسلمین بسبب حصول
منفعت اپنی کے یہود سے دوستی رکہتے تہے اور خبرین مسلمانون کی اونکو پہنچاتے تہے حق تعالے نے
ساتہہ اوتارنے آیۃ یا ایہا الذین امنوا لا تتولوا کے اوس سے منع فرمایا کہ اے ایمان والون دوستی نکرو اوس
جماعت سے کہ غصہ کیا ہے خدا نے اونپر بلاشبہ نا امید ہوے ہین وہ ثواب آخرت سے جیسکہ نا امید ہوے
ہین کافر اہل قبور یعنے کفار مردہ کہ بعد مرنے اپنے کے دیکہنا احوال عذاب اپنے کا اور کر قطعا ثواب آخرت
سے نا امید ہوے ہین اور ایک قول یہہ ہے کہ جیسکہ نا امید ہوے ہین کافر زندہ پہر آنے مردے اہل قبور سے
دنیا مین ایسیہی یہود ثواب آخرت سے نا امید ہوے ہین اسلیے کہ جانتے ہین کہ بسبب چہپانے نعت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دشمنی اونکیکے کچہہ ثواب آخرت اونکو نہین پہنچیگا ۱۲ نکتہ ایک محقق یعنے
صوفیہ کرام رحمہم اللہ مین سے کہتے ہین کہ اول اس سورۃ مین اشارہ ہے ساتہہ اسکے کہ اے سالکون نفس
امارہ اور شہوات اوسکیکو دوست ٹہیراؤ کہ دشمن ہمارا اور تمہارا ہے اور منکر اور معارض ہوتا ہے ساتہہ
تمہارے بیچ واردات حقانی تمہاریکے اور چاہتا ہے کہ اونکو تمہارے دل سے اور تمکو حد اقبال الے اللہ
سے اخراج کرے دشمنی اوسکی بجا لاؤ اِن کُنتُم خَرَجتُم جِہَادًا فِی سَبِیلِی وَابتِغَاءَ مَرضَاتِی اور کچہہ میل اوسکی
طرف نرکہو ظاہر اور باطن تمہارا سب جانتے ہین ہم اگر میل ہوا کیطرف پوشیدگی مین اور میل خدا کیطرف
ظاہر مین رکہتے ہو وَمَن یَفعَلہُ یعنے جو کوئی میل کرے طرف ہوا کے فَقَد ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیلِ یعنے پس
بہکا سیدہی راہ سے اور پہنچنے سے طرف خدا کے اِن یَثقَفُوکُم الخ یعنے اگر دست و غلبہ پاوین نفس و ہوا تمپر

لہ یعنے جیسا منکرون کو توقع نہین کہ کوئی قبر سے اوٹہیگا پہر کافر تو نبی و دینی ہی نا امید ہین ۱۲ منہ
عہ قولہ کما یئس الکفار اسکے کما یئس الخ ۱۲ اذ وضع الظاہر موضع المضمر ۱۲ منہ
عہ یعنے تکلا و دل بار بار ۱۲ ہوا و دین ۱۲
عہ یعنے اگر نکلے ہو تم وطن سے جہاد کو میری راہ مین اور واسطے طلب رضامندی میری کے ۱۲
عہ ہوا خواہش نفسانی ۱۲

اے سالکون ہو دین واسطے تمہارے دشمن اور پہیلاوین طرف تمہارے ہاتہہ اپنے اور زبانین اپنی ساتہہ برائی
کے اور دوست رکہین اگر موہنہ موڑو اللہ سے قرابت اونکی تمکو کچہہ نفع ندے متوجہ اللہ کیطرف جنت
قرب مین پہنچاہے اور موہنہ موڑنیوالا اوس سے دوزخ بعد مین گرفتار رہتا ہے قَدْ کَانَتْ الخ یعنے تمکو پیروی
خلیل اللہ کی کرنی چاہیے بیچ بیزاری کے تمام ماسوی اللہ سے اور اخلاق پکڑین گے ساتہہ اخلاق خدا
کے اور بیچ آہ آہ کرنیکے اور رونیکے شوق خدا سے اور متوجہ ہونے پورے کے طرف اللہ کے اور سپرد کرنے اپنے
کے اللہ کو اور بیچ بیزاری کے حول اور قوت اور نفس اور اعضا سے تاکہ مطمئن ہوا اور کہنا چاہیے رَبَّنَا
عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا الْحَکِیْم تک کہ معنی اوسکے ظاہر ہین اور اشارہ فتنہ کا اسکیطرف ہے کہ بسبب فریب دینے نفس
وہوی کے فتنہ زدہ اور موہنہ موڑنیوالے تجہسے نہین ہونگے ہم لَقَدْ کَانَ لَکُمْ آخر آیۃ تک کے معنے ظاہر ہین
وَیَرْجُوا اللّٰہَ یعنے امید رکہتا ہے وصال خدا کی اور فنا فی اللہ کے عَسَی اللّٰہُ آخر آیۃ تک اشارہ ہے طرف
نرمی کرنیکے بیچ مجاہدہ نفس کے اسطرح کہ نقصان اوسکے حق مین نکرنا چاہیے کہ آخر الامر اوسکو موافق
اور مددگار قلب اور روح کا ہونا ہے لَا یَنْہٰکُمُ آخر آیۃ تک یعنے تمکو خدا نے نرمی کرنے اور عدل کرنے نفس
مطمئنہ کیسے منع نہین کیا ہے اِنَّمَا یَنْہٰکُمُ اللّٰہُ آخر آیۃ تک یعنے نرمی کرنی نفس امارہ جنگ کرنیوالیکے سے
منع کیا ہے کہ محبت رکہنی اوس سے ظلم ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آخر آیۃ تک یعنے اے سالکون اگر نفس اور ہوی
مطمئن معلوم ہون تو امتحان اونکا کرو اگر صدق اونکا ثابت ہو تو پہر اونکو طرف کفار شہوات و نکیکے
پہیرے مدو نہ وہ نفس و ہوی حلال ہین واسطے اونکے اور نہ وہ کفار شہوات حلال ہین واسطے نفس
وہوی کے اور تمپر گناہ نہین ہے اسمین کہ نفس مطمئنہ کو ساتہہ قلب و روح کے نکاح کرو لیکن نفس امارہ
بدکو اپنے پاس نرکہو یہہ حکم اللہ کا ہے کہ حکم کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے
وَاِنْ فَاتَکُمْ آخر آیۃ تک یعنے نفس اگر کچہہ موافقت قلب سے فوت کرے تو سزا دو اوسکو مانند گناہ اوسکے اور
اور زیادتی اوسپر نکرو اور ڈرو اوس خدا سے کہ تم اوسپر ایمان لائے ہو یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ آخر آیۃ تک یعنے اے کامل
اگر نفس وہوی مطمئنہ تیرے ساتہہ بیعت اوپر موافقت و متابعت حکم تیرے کے چاہین تو بیعت لے
اونسے اور بخشش مانگ اونکے لیے اللہ سے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آخر تک یعنے سالکون نفس امارہ کے ساتہہ کہ مغضوب
الٰہی ہے دوستی اور متابعت نکرو کہ وہ ناامید وصل الٰہی سے ہے اور اشارہ شرک سے دیکہنا اور ثابت کرنا
غیر حق کا ہے کہ اور کوئی فاعل حقیقی ہے اور اشارہ سرقہ سے دزدی متابعت اور موافقت قلب سے
اور زنا سے موافقت ساتہہ شیطان کے اور قتل سے چہپانا نور تجلیات کا اور بہتان سے دعوی انانیت کا
اور عصیان سے مخالفت ہے ۞

سورۃ الصف

سورۃ الصف مدنیہ

سورہ صف مدنی ہے جمہور
کے نزدیک اور بعضون نے کہا مکی ہے اور یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ مذکور ہے اسمین لفظ صفا کا اس آیۃ میں
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ اوترا نازل ہوئی یہہ بعد سورہ تغابن
کے اور بعد سورہ ممتحنہ کے اسلیے لکہی گئی کہ ممتحنہ کے آخر مین ذکر ہے اونکا جنپر اللہ غضب ہوا اور اسمین
اول مذکور ہے اونکا کہ جنکو اللہ دوست رکہتا ہے اور اور وجہین مناسبت کی بہت ہین اور آیتین اسمین

سورۂ صف مدنی ہے اور اسمین چودہ آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے دو سو تینتیس ۲۳۳ اور حروف نو سو اکیانوے ۹۹۱ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ ساتھہ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمان مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہی ہے غالب با حکمت ﴿ف﴾ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھہ ہے آسمانو نمین اور زمین مین.... اور وہی ہے زبردست حکمت والا ﴿مو﴾ پاک اور بے عیب کہا خاص اللہ تعالے کے تئین اوس سب نے جو کچھہ کہ ہے آسمانو نمین اور زمین مین اور وہ خدا تعالے زبردست ہے جو اوسکا حکم کوئی نہین پھیر سکتا مضبوط کام کرنیوالا ہے ﴿ع﴾ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ اے مسلمانون کیون کہتے ہو جو کچھہ کہ نہین کرتے ﴿ف﴾ اے ایمان والو کیون کہتے ہو مونہہ سے جو نہین کرتے ﴿مو﴾ اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو کیون ایسی بات کہتے ہو جو تم آپ نہین کرتے چاہیے کہ جو اورونکو نصیحت کرو تم آپ بھی وہ کام کرو وہ کام جیسے بعضے عالم بے عمل نیک کام لوگونکو بتاتے ہین آپ نہین کرتے ﴿ع تفسیر﴾ منقول ہے جبکہ رسول علیہ السلام نے ثواب بدر کے شہیدونکا بیان کیا تو صحابہ نے کہا کہ اگر بعد اسکے کوئی جنگ ہووےگی تو خوب جہاد مین کوشش کرینگے ہم اور جب احد کے جنگ واقع ہوئی تو اکثر بھاگ گئے حق تعالے نے یہہ آیت اونکی سرزنش مین نازل کی ﴿كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ یعنے بہت ناپسند ہوا نزدیک خدا کے یہہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نکرو یعنے خدا سے عہد کرو اور وفا نکرو واللہ اعلم ﴿ف﴾ بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہان کہو وہ چیز جو نکرو ﴿مو﴾ یہہ بڑی غصہ دلانے والی ہے آگے خدا تعالی کے وہ کہ تم کہو لوگونمین اور آپ نکرو ﴿ع تفسیر﴾ یعنے بڑا ہوا ازروی غضب کے کہنا تمہارا اوس چیز کو کہ نہین کرتے ہو اور اختیار کیا گیا لفظ مقت کا اسلیے کہ معنے اوسکے ہین اشد بغض اور بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا گیا اونکو حدیث بیان کرو ہمسے پس کہا اونہون نے کہ کیا حکم کرتے ہو تم مجکو یہہ کہ کہون مین وہ چیز کہ نہ کرون مین پس جلدی آویگا غضب اللہ کا مجپر پھر معلوم کروائی اللہ تعالے نے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اوسکو پس فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ﴾ الخ ﴿مد تنبیہ﴾ اس سے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ امر بالمعروف سے حضرت رب العزت نے منع فرمایا بلکہ مقصود یہہ ہے کہ حکم کرنیوالیکو آپ بھی عمل کرنا چاہیے آپ عمل نکریگا تو بہت وعید آیا ہے اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج مین کتنے ایک لوگونکو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مین نے یہہ کون ہین ای جبرئیل کہا جبرئیل نے کہ یہہ واعظ ہین تمہاری امت کے کہ حکم کرتے تھے لوگونکو نیکی کرنیکا اور بھولتے تھے اپنے نفسونکو یعنے آپ عمل نکرتے تھے اور لوگونکو عمل کرنیکو کہتے تھے اور فرمایا لایا جاویگا ایک شخص کو دن قیامت کے پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین پس نکل پڑینگی آنتین اوسکی آگ مین پس پھریگا وہ اوسمین مانند پھرنے گدہے کے ساتھہ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی اوسپر پھر کہینگے اے فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین تھا تو ہمکو حکم کرتا اچھی باتونکا اور منع کرتا ہمکو بری باتون سے کہیگا وہ تھا مین حکم کرتا تمکو اچھی باتونکا اور آپ نکرتا تھا اونکو اور منع کرتا تھا مین تمکو بری باتون سے اور آپ کرتا تھا اونکو ﴿ف﴾ اور امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر ہر نوع اچھے اور ضرور مین اگر نکریگا دو ہرا وبال مین پکڑا جاویگا ایک تو ترک عمل کا گناہ ہوگا اور
ایک ترک امر ونہی کا اور عمل نکریگا تو ایک اسیکا گناہ ہوگا امر ونہی کے ترک کا تو گناہ نہین ہو نیکا جسکے حق
مین حضرت نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الخ یعنے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین
ہے البتہ حکم کرو تم اچھی باتون کا اور منع کرو تم بری باتون سے والا قریب ہے اللہ بہیجے گا تمپر عذاب اپنے
پاس سے پہر البتہ دعا کروگے تم اوس سے اور نہین قبولیت کیجاویگی تمہارے لیے فہ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ الخ یعنے نہین کوئی آدمی کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہے اونمین
گناہ حالانکہ وہ قادر مین وہ اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پہنچاویگا اونکو اللہ
بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے اور روایت ہی ابی ثعلبہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ
لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ پس کہا ابو ثعلبہ نے آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ تحقیق پوچہا مینے مطلب
اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فہ بلکہ حکم کرو اچھی بات کا اور منع کرو بری باتون سے یہانتک کہ
جب دیکہے تو بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گیئی اور دنیا اختیار کی گیئی آخرت پر
اور اچھا جانا ہر صاحب عقل کا عقل اپنی کو اور دیکہے تو اوس کام کو کہ چارہ نہین تجکو اوس سے ف پس
لازم کر ذات اپنی کو اور چہوڑ امر عوام کا پس تحقیق آگے تمہارے دن صبر کے مین ف پس جو کوئی صبر کرے
اونمین گویا کہ پکڑتا ہے انگارا واسطے عمل کرنیوالے کے شریعت پر اون مومنین ثواب پچاس آدمیونکا
ہے ف کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اوسکے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ ثواب پچاس کا اونمین سے
فرمایا ثواب پچاس کا تم مین سے ف اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالے نہین عذاب کرتا ہے اکثرون کو بسبب
عمل کرنے بعضون کے یہانتک کہ دیکہین اکثر باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنے جو بعضے کرتے ہین
اور یہہ قادر ہون بگاڑنے اوسکے پر پہر نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اونہہ یعنے سکوت اور سستی عذاب
کرتا ہے اللہ سبکو ف ۸ اور فرمایا جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اونکو عالمون اونکے نے پس باز
رہے وہ پہر ہمنشینی کی عالمون نے اونکے مجلسون اونکے مین اور شریک رہے ساتھ اونکے کہانے اور پینے
مین ف ۹ پس سیاہ کیے اللہ نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ف پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان
داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہہ بسبب اوسچیز کے ہے کہ نافرمانی کی اونہون نے اور تہے تجاوز کرتے حد سے
کہا ابن مسعود نے پس اوٹھ بیٹھے حضرت اور تہے تکیہ لگائے ہوئے ف ۱۱ پہر فرمایا نہین عذاب سے نجات پاؤگے
تم قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے
منع کرنا ف ۱۲ اور فرمایا وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہہ کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو
کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اونمین فلانا بندہ تیرا ہے کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارنے
کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالے نے اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہین متغیر ہوا
میری راہ مین ایکساعت کبہی ف ۱۳ مشکوٰۃ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ
بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ۝ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے اونکو کہ جنگ کرتے ہین راہ خدا مین صف باندہ کر

گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین محکم سیسین ملی ہوئی ﴿ف ۲﴾ اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین قطار باندہ کر جیسے وہ ہی دیوار شیشہ پلائی ﴿مو﴾ بیشک خدا تعالے دوست رکہتا ہے اون لوگونکو جو لڑتے ہین خدا تعالی کی راہ مین بغیر غرض دنیا کے صف باندہ کر گویا کہ یہہ مضبوطی مین صف باندہی ایسے کہڑے ہین جیسے بنیاد دیوار کی شیشہ رانگ ڈالی مضبوط یعنے ایسے بہادر ﴿ع﴾ تفسیر گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین الخ یعنے ملنے والے ہین بعض اونکے ساتھہ بعض کے ﴿مد﴾ مرصوص سیسین ملی ہوئی محکم کی گئی یا ڈالکر محکم کی گئی یعنے ثابت قدم ہین ﴿مجر﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور یاد کر جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم میری کیون ایذا دیتے ہو مجکو اور تحقیق جانتے ہو تم کہ مین بہیجا ہوا خدا کا ہون طرف تمہارے پس جب کہ کجروی کی قوم نے کج کیا خدا نے اونکے دلونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا ہے قوم بدکارونکو ﴿فت﴾ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم کیون ستاتے ہو مجکو اور جانتے ہو کہ مین اللہ کا بہیجا آیا ہون تمہارے پاس پہر جب وہ پہر گئے پہیر دیے اللہ نے اونکے دل اور اللہ راہ نہین دیتا بیحکم لوگونکو ﴿مو﴾ اور یاد کر یعنے یہہ بیان اے محمد جب کہا موسی نبی نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ اے قوم میری کس واسطے دکہہ دیتے ہو اور آزردہ دل کرتے ہو مجہے کہا نماننے سے یعنے میری بات نہین مانتے اور پہر کہ تم تحقیق جانتے ہو وہ کہ مین بہیجا ہوا خدا تعالے کا ہون تمہارے طرف جو مین کہتا ہون خدا تعالے کے حکم سے کہتا ہون تم کیون نہین مانتے اور تکرار کیون کرتے ہو سو بنی اسرائیل نے موسی نبی کا کہا نمانا پہر اوس وقت کہ پہر گئے حکم ماننے سے موسی نبی کے تو پہیر دیا خدا تعالے نے دل اونکا یقین لانے سے حق بات پر اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ہے بدکارون کو ﴿تفسیر﴾ کیون ایذا دیتے ہو مجکو یعنے بسبب انکار کرنے آیتون کے اور بہتان لگانے کے ساتھہ اوس چیز کے کہ نہین ہے مجہہ مین ﴿مد﴾ فَلَمَّا زَاغُوْٓا یعنے پس جب نا حق کو اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ یعنے مائل کیا اللہ نے اونکے دلونکو ہدایت سے یا جب کہ چہوڑے اونہون نے احکام الہی نکال ڈالا اللہ نے نور ایمان اونکے دلون سے یا جبکہ اختیار کیا اونہون نے کجروی کو کج کیا خدا تعالے نے اونکے دلونکو یعنی مدد اونکی کرنی چہوڑ دی اور محروم کیا اونکو توفیق اتباع حق کیسے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ یعنے اللہ نہین ہدایت کرتا اوسکو کہ سبقت کیا اوسکے علم مین کہ وہ فاسق ہے ﴿مد﴾ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور یاد کر جب کہا عیسے مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین پیغمبر خدا کا ہون طرف تمہارے باور رکہنے والا اوس چیز کا کہ آگے میرے ہے یعنی توریت کہ پہلے مجہسے اوتری ہے اور بشارت دینے والا ایک پیغمبر کا ہون کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہوگا پس جب کہ آیا احمد آگئے اونکے ساتھہ معجزون کے کہا اونہون نے یہہ ایک سحر ہے ظاہر ﴿فت﴾ اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بہیجا ہون اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اوسکو جو مجہسے آگے ہے توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو

ف ۲ یعنے بنی اسرائیل ہر بات مین ضد کرتے اپنے رسول سے آخر مردود ہوگئے ۱۲ منہ ﴿ع﴾ وقد تعلمون فی موضع الحال ای تؤذوننی عالمین علما یقینا انی رسول اللہ الیکم وقضیۃ علمکم بذلک توقیری وتعظیمی لا ان تؤذونی ۱۲ م ﴿ع﴾ پس ہرگاہ میل کردند از حق مائل کرد اللہ دلہای ایشان را یعنی مائل از حق شدہ بعنی خود را ایذا دادند خدا تعالے قلوب ایشان را از حق بسوے باطل گردانید ودر شک انداخت ۱۲ ﴿ع﴾ قولہ مصدقا الخ ای ارسلت الیکم فی حال تصدیقی ما تقدمنی من التوریۃ وفی حال تبشیری برسول یاتی من بعدی یعنی ان دینی التصدیق بکتب اللہ وانبیائہ جمیعا ممن تقدم وتاخر بعدی جاری والدعرو وابو بکر وبعدہ وخلیل وسیبویہ انتصب مصدقا ومبشرا بمانی الرسول یعنے الارسال ۱۲ م

ف وقیل ان المراد بقولہ مرصوص ... الخ ... ان الذی ... بعضہ ببعض ... ایضا ۱۲ مد

جو آویگا مجھسے پیچھے اوسکا نام ہے احمد پہر جب آیا اونکے پاس کہلی نشانی لیکر بولے یہہ جادو ہے صریح ۞ موضح

اور جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل بیشک مین بہیجا ہوا ہون خداتعالے کا تمہاری طرف

ساتہہ حجت روشن کے جو معجزے مجہے دیئے ہین خداتعالے نے اور سچا کہنے والا ہون اوس چیز کو کہ مجہہ

سے پہلے آئی ہے کتاب توریت اور خوشخبری دینے والا ہون مین تمکو ساتہہ آنے ایک پیغمبر کے جو آویگا

ساتہہ دین کامل کے پیچہے سے میرے بعد جو نام اوسکا ہوگا فارقلیطا سو فارقلیطا کی معنی احمد ہین پہر جب

آیا وہ نبی اون پاس ساتہہ معجزون اور نشانیون روشن کے تو کہا یہہ تو صاف جادو ہے کہلا ہوا

سب پر جو سب جانتے ہین کہ نرا جادو ہے جادو نام رکہا معجزہ کا سو خداتعالے فرماتا ہے ومن اظلم الخ

۞ ع ۞ تفسیر معنے احمد کے بہت حمد کرنیوالا خدا کی اور یا بہت تعریف کیا گیا بیچ خصلتون

اپنے کے تمام انبیاء سابق سے صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین ۞ بحر ۞ کہا حضرت عیسی نے یا بنی اسرائیل

اور نہ کہا یا قوم جیسے کہا موسی علیہ السلام نے اسلیئے کہ نہ تہی نسب کہتے تہے عیسے اونمین کہ ہوتی وہ قوم

اونکی پس جب کہ آیا یعنے عیسے یا محمد علیہما السلام ۞ مدا ۞ مین رسول اللہ کا ہون الخ پس سچ ماننا

حضرت عیسے علیہ السلام کا توریہ کو قوی تر باعثون مین سے ہے طرف تصدیق یہود کے حضرت عیسے کو یعنے

مین بہیجا گیا ہون طرف تمہارے واسطے پہنچانے احکام ضروری اللہ تعالے کے بیچ اصلاح امور دینی اور

دنیویہ تمہارے کے اور تہا درمیان پیدائش عیسی علیہ السلام کے اور درمیان ہجرت آنحضرت علیہ السلام

کے عرصہ چہہ سو تیس برس کا اور کہا ہے بعضون نے کہ بشارت دی حضرت عیسے نے اپنی امت کو

حضرت کے آنیکی تاکہ ایمان لاوین حضرت پر وقت آنے اونکے یا تاکہ ہو معجزہ حضرت عیسی کا وقت ظہور

اونکے اور بشارت دینی حضرت کی بشارت دینی ساتہہ قرآن کے بہی ہے تصدیق اوسکی ہے مانند توریۃ کے

اور مراد حضرت عیسی کی یہہ ہے کہ دین میرا یہہ ہے کہ سچ ماننا بیچ اللہ کی سب کتابونکو اور انبیاء کو جو پہلے گذرے

ہین اور پیچہے پس ذکر کی اول کتابون مشہورہ کی کہ ساتہہ اوسکے حکم کیا اکثر نبیون نے اور اون نبی نے کہ

جو خاتم النبیین ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اصحاب سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے خبر دیجیے ہمکو یا رسول اللہ

اپنی ذات پاک کی فرمایا کہ مین دعا ابراہیم ہون کہ اونکی دعا میرے لیئے تہی اور بشارت عیسی علیہما السلام اور

دیکہا میری مان نے خواب جبکہ حمل رہا میرا کہ نکلا اوس سے نور جس سے روشن ہوئے محل بصریٰ کے زمین شام مینا

اور ایسیہی بشارت دی ہر نبی نے اپنی امت کو ہمارے نبی محمد علیہ السلام کی اور اللہ تعالی نے فقط ذکر کیا عیسی

علیہ السلام کا اسجگہہ اسلیئے کہ وہ آخر نبیون کے تہے کہ جو پہلے گذرے ہمارے نبی سے پس واضح ہوا کہ بشارت دی

حضرت کی سارے نبیون نے یہانتک کہ پہنچی طرف عیسے کے جیسا کہ مذکور ہے کشف الاسرار مین اور کہا بعضے

علماء نے کہ تہا درمیان جانے مسیح کے آسمان پر اور درمیان پیدائش نبی علیہ السلام کے عرصہ پانسو پچیس

برس کا تقریبا اور زندہ ہے مسیح آسمان کے جانے تک تینتیس ۳۳ برس اور امت عیسی کی نصاری ہین کہ جو مختلف

ہوئے اور امت حضرت کی امت مرحومہ ہے جامع جمیع صفات کی کہتے ہین کہا حواریون نے حضرت

عیسے سے کہ یا روح اللہ کیا بعد ہمارے بہی کوئی امت ہوگی اونہون نے فرمایا کہ ہان امت محمد کی ہوگی حکماء علماء

ع ۞ ف

نیک پرہیزگار گویا کہ وہ بسبب فقہ یعنے سمجھ کے انبیا ہونگے راضی ہونگے اللہ سے ساتھہ تھوڑے رزق کے اور راضی ہوگا اللہ اونسے ساتھہ تھوڑے عمل کے اور حضرت کا نام محمد ہوا بسبب مکرر ہونے تعریف اونکے کہ بہتون نے تعریف حضرت کی کی باربار اور احمد نام ہوا بسبب اسکے کہ اوٹھائینگے جھنڈا حمد کا اور کہا راغب نے کہ خاص کیا گیا لفظ احمد کا حضرت عیسی کی بشارت مین از راہ تنبیہ کے اسپر کہ آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تھے بہ نسبت حضرت عیسے کے اور اونکے کہ پہلے اونسے گذرے ہین اور اسیکے موافق کشف الاسرار مین ہے کہ الف احمد مین مبالغہ کیلیے ہی حمد مین اور اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مبالغہ ہے فاعل مین یعنے سارے انبیاء حمد کرنیوالے اللہ تعالے کی تھے اور آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تھے بہ نسبت غیر اپنے کے اور دوسرے یہہ کہ لفظ احمد مبالغہ ہے مفعول مین یعنے سارے انبیاء محمود ہین بسبب خصال حمیدہ کے اور حضرت بہت محمود ہین مناقب مین اور جامع تر ہین فضائل و محاسن مین کہ جو تعریف کیے جاتے ہین بسبب اونکے انتہی ٭

زصد ہزار محمد کہ در جہان آید ٭ بیکے بمنزلت و فضل مصطفے نرسد ٭ کہا فتح الرحمن مین کہ نہین نام رکھا گیا کوئی احمد اور محمد سوائے حضرت کے نہ عرب مین اور نہ غیر عرب مین یہانتک کہ چرچا ہوا پہلے پیدا ہونے حضرت کے زبانی احبار و کاہنون کے کہ ایک نبی مبعوث ہوگا کہ نام اوسکا محمد ہوگا پس نام رکھا لوگون نے عرب مین سے اپنے بیٹونکا محمد بامید اسکے کہ کوئی ہو اور وہ یہہ ہین محمد بن احیحۃ بن الجلاح اوسی اور محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن البرا البکری اور محمد بن سفیان بن مجاشع اور محمد بن حمران جعفی اور محمد بن خزاعہ سلمی پس یہہ چھہ ہوے ساتوان اس نام کا نہوا پھر بچایا اللہ تعالے نے ہر اس نام والیکو اس سے کہ دعوے کرے نبوۃ کا یا کوئی اور اوسکو مشہور کرے ساتھہ نبوۃ کے یا ظاہر ہوا اوسپر کوئی نشانی کہ شک مین ڈالے کسیکو بیچ امر اوسکے یہانتک کہ ثابت ہوئین نشانیان آنحضرت علیہ السلام مین اور نہین نزاع کی کسینے اونکے یعنے پہلے ظہور نبوت کے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ گنتی اسمار نبی علیہ السلام کے پس کہا بعضون نے کہ ہزار نام ہین آپکے جیسیکہ اللہ تعالے کے ہزار نام ہین پس حضرت کے نامونمین سے محمد ہے یعنے بڑی تعریف والے اسلیے کہ آسمان و زمین والون نے تعریف کی اونکی دنیا اور آخرت مین اور احمد ہے یعنے بڑی تعریف کرنیوالے بہ نسبت غیر اپنے کے اسلیے کہ اونہون نے تعریف کی اللہ تعالی کی طرح بطرح کہ ویسی کسی اور نے نہین کی اور مقفی اسلیے کہ حضرت تشریف لائے پیچھے انبیاء کے اور نبی التوبہ اسلیے کہ حضرت بہت استغفار و توبہ کرتے تھے اللہ تعالے سے یا اسلیے کہ توبہ حضرت کی امت مین بہت سہل ہوئی کیا نہین سنا تونے کہ توبہ گوسالہ پرستون کی کشتون کے قتل مین ہوئی یا اسلیے کہ توبہ آپکی امت کی اور ونکی بہ نسبت کامل ہوئی یہانتک کہ توبہ کرنیوالا اونمین سے ایسا ہوا کہ گویا اوسنے گناہ کیا ہے نہین تہا نہ ماخوذ دنیا مین ہے نہ آخرۃ مین اور نبی الرحمۃ اسلیے کہ حضرت موجب بڑے امن کے تھے جب تک کہ جیتے رہے اور جب تک کہ سنت اونکی باقی ہے زمانے مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ تھین زمین مین دو امانین پس اوٹھہ گیے ایک اون دونون مین سے اور باقی رہی دوسری پس جو کہ اوٹھہ گئی وہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور جو کہ باقی رہے وہ

۵ اور نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے اونکو اور تو اونمین ہو اور نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے اونکو اس حال مین کہ وہ بخشش مانگتے ہون ۱۲

استغفار ہے اور پڑہی بعد اسکے یہی آیت یعنے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ ساری آیۃ او حضرت کی یا مومنین سے نبی الملحمہ
ہے یعنے نبی جنگی قاتل کفار اسلیے کہ حضرت مبعوث ہوے لڑنیکے لیے اور ماحی ہے کہ اللہ تعالی نے محو کیا بسبب
اونکے کفر کو یا اونکے تابعین کی برائیون کو اور حاشر ہے کہ جمع ہونگے لوگ حضرت کے قدم پر یعنے پیچہے آپکے
اور عاقب ہے کہ حضرت سب نبیون کے بعد تشریف لائے پس منقطع ہوئی نبوۃ فرمایا علیہ السلام نے
ای علی تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نہین نبوۃ ہے بعد میرے اور فاتح ہے کہ کہولا اللہ تعالی
نے بسبب حضرت کے اسلام اور کاف ہے کہ روکنے والے ہین لوگونکو گناہ سے اور صاحب الساعہ بہی حضرتکا
نام ہے اسلیے کہ بہیجے گئے حضرت قریب قیامت کے ڈرانیوالے لوگونکو عذاب شدید سے اور رؤف اور رحیم
اور شاہد اور مبشر اور سراج منیر اور طہٰ اور یٰس اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور قثم یعنے جامع بہلائیون کے
اور ن اشارہ ہے طرف اسم نور اور ناصر کے اور متوکل اور مختار اور محمود اور مصطفے اور جب انکا ایجادین نام
حضرت کے اونکی صفتون سے تو بہت سے ہو جائینگے اور خاتم ت کی زبر سے یعنے حضرت احسن انبیاء کے ہین اخلاق
و خلق مین پس گویا کہ حضرت جمال انبیاء کے ہین مانند خاتم یعنے چہاپ کے کہ جس سے بناو کرتے ہین یا
یہہ کہ جب نبوۃ حضرت سے کامل ہوئی حضرت مانند چہاپ کے کہ اخیر کتاب مین کر دیتے ہین وقت لکہنے
کتاب کے اور خاتِم ت کی زیر سے بمعنے اسکے کہ حضرت آخر انبیاء کے ہین اور راکب الجمل یعنے سوار ہونے والے
اونٹ کے اور صاحب الہراوہ یعنے صاحب عصا مراد اوس سے عربی ہین اسلیے کہ عرب اونٹ پر اکثر سوار
ہوتے اور عصا اکثر ہاتہہ مین رکہتے تہے اور اونٹ کو اوس سے مارتے تہے اور حضرتکا نام روح الحق بہی
تہا کہ یہہ نام آپکا حضرت عیسی سے منقول ہے انجیل مین اور عیسی علیہ السلام نے منحنا بہی آپکا نام رکہا تہا جسے
محمد کے او حضرت کے نامون مین سے حمیاطی عبرانی زبان مین اور برقلیطس زبانی رومی مین بمعنی محمد کے
اور ماذ ماذ بمعنے طیب طیب کے اور فارقلیطا مقصورا یعنے بدون مد کے بمعنی احمد کے اور روایت کیا گیا کہ آنحضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ نام میرا توریۃ مین احید اسلیے کہ مین بچاتا ہون اپنی امت کو آگ سے اور نام میرا زبور
مین ماحی ہے کہ مٹایا اللہ تعالے نے بسبب میرے بتون کے پوجنے والونکو اور نام میرا انجیل مین احمد ہے
اور قرآن مین محمد اسلیے کہ مین محمود یعنے تعریف کیا گیا ہون آسمان والون مین ۱۲ تفسیر روح البیان

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَہُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ ط وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اور کون ہے بڑا ظالم اوس کسی سے کہ باندہا خدا پر جہوٹ اور بولایا جاتا ہے طرف اسلام کے اور خدا راہ نہین دکہاتا
ہے گروہ ظالمونکو ۱۲ فتح ۱۲ اور اوس سے زیادہ بے انصاف کون جو باندہے اللہ پر جہوٹ اور اوسکو بلاتے ہین
مسلمان ہونے پر اور اللہ راہ نہین دیتا ہے بے انصاف لوگونکو ۱۲ موضح ۱۲ اور کون ستمگار زیادہ ہے اوس شخص
سے جو باندہی خدا تعالے پر جہوٹ کہ معجزہ کو مقرر کرے اوسپر کہ وہ جہوٹہ باندہنے والا ہے بلایا جاتا ہے یعنے دعوت
بلاتا ہے پیغمبر طرف دین اسلام کے جو یہہ دین حق ہے سو اس دین مین ہزارون بہلائیان اور نیکیان ملی
ہوئی ہین اور خدا تعالے راہ نجات کی نہین دکہاتا ستمگارون کو ۱۲ عہ ۱۲ تفسیر خدا پر جہوٹ باندہنا
یہی ہے کہ پیغمبر اور معجزات اور کلام خدا کو سحر اور ساحر کہے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ روز

فا فان قلت کیف یکون الانفال کانا اسم واحد فلت لا بیکون الا نبیا بیالیکون الدنیا والعلم بموت خاتم الدنیا بعد الہجرت بیہم کمر نبینا علیہ السلام بعث بالسیف لیزیدعوا عن الکفر والا نبیا صلوا واولی سیر علیہ السلام نبی الملحمۃ عبا لہم

عہ فانہ انہ الفرب الانثی لی الحجۃ شنکلات عرب القرآن اہل الحجۃ دران اہل الروح عربی ابا

عہ احوال تفسیر کتاب والا جو حضرت کی خبر دیا ہے جسکا مین

قیامت کو لات اور عزیٰ میری شفاعت کرینگی اور خدا کی نزدیک شفاعت اونکی قبول ہوگی اوسی پر یہہ آیہ وَمَنْ
اَظْلَمُ آخر تک نازل ہوئی ﴿بحر﴾ راہ نہین دکہاتا قوم ظالمونکو اور کونسا آدمی بڑا ظالم ہے اوس شخص سے
کہ بلاوے اوسکو رب اوسکا زبانی نبی اپنی کے طرف اسلام کے کہ واسطے اوسکے اوسمین سعادت دارین کی ہے
پس باندہے بجای قبول کرنے حکم اوسکیکے جہوٹہہ اللہ پر کہ کہے واسطے کلام اوسکیکے کہ وہ بلاتا ہے بندون اپنی
کو طرف حق کے کہ سحر ہے حال آنکہ سحر جہوٹہہ اور دہوکہ ہے ﴿مدارک﴾ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ چاہتے ہین یہہ کافر کہ بجہا دین نور خدا کا اپنی موںہہ سے اور خدا
تمام کرنیوالا نور اپنے کا ہے اگرچہ ناخوش رکہین کافر ﴿فتح﴾ چاہتے ہین کہ بجہا دین اللہ کی روشنی اپنے
موںہہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر ﴿موضح﴾ چاہتے ہین کہ بجہاوین نور
خداتعالی کا موںہہ کے پہونکنے سے اور خداتعالی نے تمام اور پورا کیا ہے اپنے نور کو اگرچہ برا مانین اور راضی
نہون کافر ﴿علمہ تفسیر﴾ مراد نور سے کتاب ہے یا دین یا رسول خدا کا کہ کافر ساتہہ باتون ناپسندیدہ اپنی
کے بجہایا اوسکا چاہتے تہے او تفسیر لباب مین لکہا ہے کہ کئے روز وحی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر نہ اوتری
کعب یہودی نے یہودیونسے کہا خوشخبر ہووی تمکو کہ خداتعالے نے نور محمد کا بجہا دیا تا کام اوسکا انجام کو نہ پہنچے
آنحضرت سنے اس کلام اوسکیسے ملول خاطر ہوے حق تعالے نے واسطے تسلی اور خوشی آنحضرت کی یہہ آیتہ
بہیجی کہ خدا پورا کرنیوالا ہی نور اپنے کا ﴿بحر﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ وہی ہے جسنی بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ ہدایت اور دین سچے کے تا غالب
کرے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش رکہین مشرک ﴿فتح﴾ اور وہی ہے کہ جسنے بہیجا اپنا رسول
راہ کی سوجہہ لیکر اور سچا دین کہ اوسکو اوپر کرے دینون سب سے اور پڑے برا مانین شرک والے ﴿موضح﴾
وہ خداتعالی ہے برحق جسنی بہیجا ہے اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ دکہلانے نجات کے راہ کے جو وہ قرآن ہے اور
دین سچے حنفی کے تو غالب کرے اوس دین برحق کو سب دینون پر اگرچہ برا لگا اور راضی نہون اس دین
سے شرک لانے والے جو بتونکو خدا کا شریک کرتے ہین ﴿علمہ تفسیر﴾ مراد دین حق سے ملت حنیفہ ہے
اور سب دینون پر یعنے جو دین کہ مخالف اوسکے ہین اور بلاشبہ یہہ بات ہو چکی کہ نہین باقی رہا کوئی دین
دینونمین سے مگر کہ وہ مغلوب و مقہور ہے ساتہہ دین اسلام کے یعنے باعتبار دلیلون اور حقیت کی اور
مجاہد سے منقول ہے کہ جب اوترین گے حضرت عیسے نہین ہونیکا زمین مین کوئی دین سوای دین اسلام
کے ﴿مدارک﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے مسلمانون آیا
رہنمائی کردن مین تمکو ساتہہ اوس سوداگری کے کہ چہوڑا وے تمکو عذاب درد دینے والے سے ﴿فتح﴾
اے ایمان والون بتاؤن مین تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکہہ کی مار سے ﴿موضح﴾ وہ سوداگری یہہ ہے
کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور جہاد کرو راہ خدا مین ساتہہ مال اپنے کے اور جان اپنے کے
یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو تم ﴿فتح﴾ ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین

قولہ یریدون الخ ہذا تہکم بہم فی ارادتہم ابطال الاسلام بقولہم ہذا سحر مثلت حالہم بحالہم من ینفخ فی نور الشمس بفیہ لیطفئہ والمفعول محذوف واللام للتعلیل والتقدیر یریدون الکذب لیطفئوا نور اللہ بافواہہم ۱۲ م

قولہ تؤمنون استیناف کانہم قالوا کیف نعمل فقال تؤمنون وہو بمعنی آمنوا عند سیبویہ ولہذا اجیب علیہ بقولہ یغفر لکم ویدل علیہ قراءۃ ابن مسعود رضی اللہ عنہ آمنوا باللہ ورسولہ وجاہدوا وانما جیئ بہ علی لفظ الخبر للایذان بوجوب الامتثال فکانہ امتثل فہو یخبر عن ایمان وجہاد موجودین ۱۲

ع فوز جنت
اے ایمان والو
عمل دکھاؤن تمکو
ایک بیان انداز قیامت
سے نجات

اپنی مال اور جان سے یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھہ رکہتے ہو ف مو ف ایمان لاؤ ساتہہ خدا تعالے کے اور اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر کو سچا جانو اور لڑائی کرو کافرون سے خدا تعالی کی راہ بغرض دینکے ہوکر ساتہہ مال اپنے کے اور ساتہہ بدنون اپنے کے یہہ کام بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم جاننے والے کہ یہی ہے راہ چہٹکارے کی عذاب سے ف عـه ف تفسیر یہہ کام یعنے جو کچہہ کہ ذکر ہوا کہ وہ ایمان اور جہاد ہے بہتر ہے تمہارے لیے مالون تمہارے سے اور جانون تمہارے سے اگر ہو تم جانتے کہ یہہ بہتر تمہارے لیے ہوگا بہتر تمہارے لیے اوس وقت اسلیے کہ تم نے جب جانا یہہ اور اعتقاد کیا تمنے اسکا تو دوست رکہا تمنے ایمان اور جہاد کو زیادہ اوس چیز سے کہ دوست رکہتے ہو تم جانون اپنی کو اور مالون اپنے کو پس خلاصی پاؤگے تم اور مطلب کو پہنچوگے تم ف ملـه آیا ہے کہ اصحاب رض نے کہا کونسا عمل بجالاوین ہم کہ چہٹانیوالا عذاب سے اور پہنچانیوالا جنت کی نعمتون کو اور بہت پیارا اللہ کے نزدیک ہو یہہ آیۃ نازل ہوئی اور رہنمائی فرمائی اوسکی کہ فرمایا تؤمنون باللہ الخ ف بحر ف تنبیه سبحان اللہ کیا اچہی سوداگری بیان فرمائی کہ جسکا نفع مغفرت ذنوب اور دخول جنت ہوگا اس سے اور کونسی سوداگری زیادہ اچہی ہوگی اور اس آیۃ کے مناسب ایک حدیث لکہی جاتی ہے کہ کہا معاذ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ الخ یعنی البتہ تحقیق پوچہا تونے بڑا کام اور تحقیق وہ البتہ آسان ہے اوسپر کہ آسان کرے اوسکو اللہ تعالے اوسپر وہ یہہ ہے کہ عبادت کرتیو اللہ تعالی کی اور نہ شریک کرتیو ساتہہ اوسکے کسیکو اور قائم کرتیو نماز اور دیتو زکوۃ اور روزے رکہیو تو رمضان کے اور حج کرتیو بیت اللہ کا پہر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو رامین خیر کی وہ یہہ ہین کہ روزہ سپر ہے یعنے آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہے گناہون کو جیسکہ بجہاتا ہے پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات مین یعنے اسیطرح یہہ بہی خطاؤنکو دور کرتی ہے پہر پڑہی یہہ آیۃ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ یہانتک کہ پہنچے یعلمون تک یعنے ساری آیۃ پڑہی کہ اسمین فضیلت تہجد گذارونکی ہے پہر فرمایا کیا نہ بتاؤنمین تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کو ہان اوسکی یعنے اعلے چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ فرمایا سردار دین کا کلمۂ شہادت ہے اور ستون اوسکا نماز ہے اور چوٹی اوسکے کوہان کی جہاد ہے پہر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا مینے ہان اے نبی اللہ کے پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کرلے اپنے پر اسکو پس کہا مینے اے نبی اللہ کے اور تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتہہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماں تیری اے معاذ نہین ڈالینگے لوگونکو آگ مین مونہہ کے بل دنکے مگر باتین اونکے زبانون کی ف

یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے ف يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اگر ایسا کروگے تو بخشیگا خدا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور داخل کریگا تمکو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور محلون ستہرے بیچ بہشتون ہمیشہ رہنے کے یہہ ہے مطلب پانا بڑی ف فـلـه ف بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتین نہرین اور ستہرے گہرون مین بسنے کو باغون مین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ف مو ف جب تم ایسے کام کروگے تو خدا تعالے بخشیگا تمکو گناہ تمہارے جو دنیا مین کیے ہین اور اندر لا دیگا تمکو باغونمین جو نیچے اون باغونکے بہتی ہین نہرین

اور رہنے کے مکان ہین پاکیزہ ستہری اون باغون مین جو اوس باغ کا نام بہشت عدن ہے سو یہہ نعمتین جو
بیان کین مسلمانونکے واسطے یہی ہے چہٹکارا بڑا خدا سے اور مقصد پانا ہے جو بلے نہایت عیش مین ہمیشہ کے
ع وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور دیوے نعمت دوسری
کہ دوست رکہتے ہو اوسکو وہ نعمت مدد ہے جانب خدا سے اور فتح قریب الحصول ہے اور خوشخبری دے مسلمانو
کو ف اور ایک اور چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کیطرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو
مو اور دوسری نعمت تمہارے واسطے ای مسلمانون یہہ خوشخبری ہے جو فتح مکہ کی ہے جسکو تم چاہتے ہو
اور تمہاری آرزو ہے مدد گاری خدا تعالی کیطرف سے اور فتح نزدیک ہے جو جلد اب مکہ کی فتح ہو گی یا فتح فارس
کی اور خوشخبری دے ای محمد اس نعمت اور بخشش کے جو فتح نزدیک ہے مومنون مسلمانونکو جو خوش ہوون
تفسیر اور خوشخبری دے ساتہہ فتح دینے خدا کے دنیا مین اور ساتہہ جنت کے عقبی مین اور مراد فتح قریب سے
فتح مکہ ہے اور بقول بعض کے فتح فارس اور روم کی ہے ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ط فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا
ظٰهِرِيْنَ ۝ ای مسلمانون تم ہو مدد دینے والے اللہ کے جیسے کہ کہا عیسے بیٹے مریم کے نے اپنے یارون سے
کون ہے مدد کرنے والے میری طرف خدا کی متوجہ ہو کر کہا اون یارون خاص نے ہم مین مدد کرنیوالے خدا کے
پس بیچ رواج دینے دین عیسے کے سعی کی پس ایمان لائی ایک جماعت بنی اسرائیل مین سے اور کافر
رہی ایک جماعت پس قوت دی ہمنے مومنونکو اونکے دشمنون پر پس ہوئی غالب ف ای ایمان
والو تم ہو مددگار اللہ کی جیسے کہا عیسے مریم کے بیٹے نے یارون کو کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ مین
بولے یار ہم ہین مددگار اللہ کے پہر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل مین اور منکر ہوا ایک فرقہ پہر زور دیا ہمنے اونکو
جو یقین لائے تہے اونکے دشمنون پر پہر ہو رہے غالب مو اے وہ لوگو جو ایمان لائی خدا تعالی پر اور
اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر پر تو ہو تم اور رہو تم مدد کرنیوالے دین خدا تعالی جو دین اسلام ہے اوسطرح کہ کہا عیسے
بیٹے مریم کے نے حواریون کو کون ہے مدد کرنے والا طرف دین خدا تعالے کے یعنے ہے کوئی
تم سے ایسا جو خدا تعالی کے دین کی مدد کرے تو کہا حواریون نے کہ ہم ہین مدد کرنیوالے خدا تعالے کے دین کے پہر سعی
کی اونہونے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی دعوت دین کی کی سو پہر ایمان لائے حواریون کے کہنے سے ایک گروہ
اولاد یعقوب بنی کیسے اور کافر ہوے ایک گروہ دوسری اونہین مین سے جو حواریون کا کہا نمانا سو خدا تعالے
فرماتا ہے کہ پہر قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے اون لوگونکو جو ایمان لائے اوپر دشمنون اونکے جو ایمان نہ لائے تہے اور حضرت عیسی علیہ السلام
کو پیغمبر نجانا اور پہر غالب کیا پہر ہوئے مومن کافرون پر غلبہ کرنیوالے ع تفسیر مدد دینے والے
اللہ کے یعنے مدد کرنیوالے دین خدا کے جیسا کہ کہا عیسے الخ ظاہر التشبیہ اونکی انصار ہونیکی ساتہہ اس قول
عیسے کے ہے من انصاری الی اللہ ولیکن یہہ محمول ہے معنے پر یعنے ہو تم انصار اللہ کے جیسا کہ تہے حواری
انصار عیسے کے جسوقت کہ کہا واسطے اونکے مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اور معنی اسکے یہہ ہین مَنْ جُنْدِیْ مُتَوَجِّہًا

ف قولہ اخری الخ ای ولکم الی ہذہ النعمۃ المذکورۃ من المغفرۃ والصواب فی الآجلۃ نعمۃ اخری عاجلۃ محبوبۃ الیکم ثم فسرہا بقولہ نصر من اللہ وفتح قریب ای عاجل وہو فتح مکۃ والنصر علی قریش او فتح فارس والروم وفی تحبونہا شیء من التوبیخ علی محبۃ العاجل وقال صاحب الکشاف معناہ ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم وعلی تجارۃ اخری تحبونہا ثم قال نصر ای ہی نصر وبشر المؤمنین عطف علی تؤمنون لانہ فی معنی الامر کانہ قیل آمنوا وجاہدوا یثبکم اللہ وینصرکم وبشر یا رسول اللہ المؤمنین بذلک وقیل ہو معطوف علی قل مراد قبل یا ایہا الذین آمنوا ہل ادلکم ۱۲ مرقاۃ ف حضرت عیسی کے بعد اونکے یارون میں بڑی مختلف کین ہے اور نقاوت نہ ہوا ہمارے حضرت کے پیچہے بہی خلیفون نے اوس سے زیادہ کیا ۱۲ منہ ع یعنے کون ہے کہ متوجہ ہو طرف نصرۃ خدا کی سبحانک میرا ساتہ مال مین ۱۲

اپنے نصرۃ اللہ تاکہ مطابق ہو حوارین کے جواب کے وہ یہہ ہے قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ یعنے ہم وہ ہین
کہ مدد کرینگے اللہ کو دین کی اور معنی مَنْ أَنْصَارِي کے یہہ ہین کہ کون ہین مددگار میرے کہ خصوصیت رکھتی ہو
مجسے اور ہو وین ساتھہ میرے بیچ مدد کرنے دین خدا کے اور حواری کے معنے برگزیدہ اور مخلص اور وہ وہ تھے جو پہلے
ایمان لائے عیسی پر اور وہ تھے وہ بارہ آدمی ف ملہ اور کافر ہی ایک جماعت یہہ اسوقت تہا کہ حضرت
عیسے علیہ السلام آسمان پر اوٹھائے گئے بعد اونکے بنی اسرائیل تین فرقہ ہوئی ایک جماعت نے کہا کہ وہ خدا تہے اوٹھ
گئے آسمان پر اور ایک جماعت نے کہا کہ بیٹے خدا کے تہے خدا اونکو اپنی طرف لیگیا اور یہہ دونو جماعت کافر ہوئی اور
ایک جماعت نے کہا کہ عیسی بندہ خدا کا اور رسول اوسکا تہا خدا نے اوسکو اپنے پاس اوٹھالیا یہہ مومن ہین
پس درمیان اونکے لڑائی پڑی دونون گروہ کافر مومنون پر غالب آئے اور ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کے زمانے تک اوسیطرح رہے پہر خدا تعالے نے ہمارے پیغمبر کو بہیجکر تائید مومنون کی کی کہ کافرون پر غالب
آئے ساتھہ ظاہر کرنے اوسی کلمہ اپنے کے کہ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ہے یعنے ہمارے پیغمبر نے بہی وہی کہا جو وہ لوگ کہتے
اور تائید کرنیوالے اوس گروہ مومنون بنی اسرائیل کے ہوئے فَأَيَّدْنَا آخیر آیت تک سے یہہ بات صریح سمجہی
جاتی ہے یعنی پس قوت دی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اوپر دشمنون اونکے کہ قائل حضرت عیسے کے آلہ ہونے
کے تہے پس ہوئے مومن غالب **نکتہ** ایک محقق صوفیون مین سے کہتے ہین کہ اس سورۃ مین اشارہ
ہے اسکی طرف کہ سالکونکو اظہار جہوٹے دعوونکا کرنا موجب غضب خدا کا اور پہر اونکا طریقہ وصول سے اور موجب
افترا کا اللہ پر اور تاریک کرنیوالا دل کا اور دور کرنیوالا خدا سے اور اوسکے رسول سے ہے چنانچہ فرمایا
يُرِيدُونَ آخیر آیۃ تک یعنے اول جہوٹے دعوون سے چاہتے ہین کہ بجہادانور حقیقی حقیقت منور کرنیوالا کرین
اور خدا غالب کرنیوالا نور کا ہے تجارت نجات دہی والی اللہ کی دوری سے اور پہنچانیوالی خدا کیطرف توجہ کلی
اللہ کیطرف اور مجاہدہ نفس کا ہے تا داخل ہونا بیچ جنت قرب کے اور مشاہدہ کے اور حاصل ہونا مکاشفہ علوم
معارف اور اسرار کا اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور فتح و نصرت نفس و شیطان پر حاصل ہو **بحر** **تنبیہ**
اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین خدا کی مددگاری کرے خواہ جہاد کر کر خواہ سمجہا کر خواہ علم پڑہا کر خواہ اچہی
باتین رواج دیکر اور بری باتین مٹا کر یعنے شادی غمی مین جتنی رسوم بری ہین اونکو موقوف کرے اور
موقوف کرادے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَمَرَنِي رَبِّي بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ
وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ الخ مشکوۃ **سورۃ الجمعہ مدنیہ** اس سورۃ کا نام سورۃ جمعہ
ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے خطبہ اور نماز جمعہ کا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین گیارہ ہین اور رکوع
دو اور کلمہ ایکسو چہتر اور حروف سات سو ستاسی نازل ہوئی ہے یہہ سورۃ بعد سورہ تحریم کے اور بعد سورۃ
صف کے اسلیے لکہی گئی کہ سورہ صف مین سرے پر بیان ہے تسبیح کا اور اس سورۃ کی اول مین بہی بیان
ہے تسبیح کا اور بہت مضمونون مین مناسبت ہے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ** يُسَبِّحُ لِلَّهِ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ساتھہ پاکی کے یاد کرتا ہے خدا کو جو کچہ
کہ آسمانون اور زمین مین ہے خدا بادشاہ نہایت پاک غالب باحکمت ہے **فتح** اللہ کو پاکی بولتا ہے

سورۃ الجمعہ

جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمینون مین وہ پادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا ف موضح بہت پاکیزگی
اور ستہرائی سے یاد کرتے ہین خدا تعالی کو سب جو کچھہ کہ آسمانون اور زمین مین ہی سو وہ خدا تعالی کیسا ہی کہ ہمیشہ
سے پادشاہ ہی اور ہمیشہ پادشاہ رہیگا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے زبردست حاکم درست حکم کرنیوالا ف
تفسیر تسبیح سے مراد یا تو تسبیح خلقت کی ہے یعنے جسوقت کہ دیکہی تو طرف ہر چیز کی پیدایش اوسکی دلالت
کرتی ہے اوپر وحدانیت اللہ تعالے کے اور پاک ہونے اوسکے ہم برابر سے یا تسبیح معرفت مراد ہے وہ یہہ ہے
کہ کرتا ہے اللہ تعالے ساتھہ لطف اپنے کے ہر چیز مین ایک ایسی بات کہ پہچانا جاتا ہے ساتھہ اوسکے اللہ تعالے اور
پاکی بیان کرتی ہے اوسکی ہر چیز کیا نہین دیکہتا ہے تو طرف قول اللہ تعالے کے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا
یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ یا مراد تسبیح حقیقی ہے کہ جاری کرتا ہے اللہ تعالے تسبیح ہر جوہر
پر لیکن ہم نہین پہچانتے ف ملہ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ
یُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وہی ہے وہ کہ اوٹہایا
ناخواندون یعنے عرب مین ایک پیغمبر قوم اونکی سے پڑہتا ہے اوپر اونکے آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے
اونکو اور سکہاتا ہے اونکو کتاب اور دانائی اور تحقیق تھے پہلے اس سے بیچ گمراہی ظاہر کے ف فتح ف وہی ہے
جسنے اوٹہایا ان پڑہون مین ایک رسول اونہین مین کا پڑہتا ان پاس اوسکی آیتین اور اونکو سنوارتا
اور سکہاتا کتاب اور عقلمندی اور اوس سے پہلے پڑے تھے صریح بہلاوے مین ف موضح ف وہ خدا تعالے
جسنے اوٹہایا یعنے پیدا کیا بغیر لکہے پڑہے لوگون مین مکے کے ایک پیغمبر اونہین کے قوم سے جو وہ پیغمبر یعنے
محمد پڑہتا اور سناتا ہے اونکو آیتین خدا تعالی کی اور پاک کرتا ہے وہ پیغمبر اونکو کفر اور شرک کی نجاست
سے اور سکہاتا ہے قرآن اور دانائی شریعت کی اور سمجھہ خدا تعالے کے پہچاننے کی اور مقرر تھے مکے کے لوگ
پہلے آنے پیغمبر کے سے البتہ گمراہی مین کفر اور شرک کی صریح ف تفسیر ف اوٹہایا الخ یعنے بہیجا ایک شخص لوگون
قوم امیون مین سے اور امی منسوب ہے طرف جماعت عرب کے اسلیے کہ وہ لکہے پڑہے نتھے بہ نسبت اور امتون کے
اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا ہے لکہنا طائف سے اور اونہون نے سیکہا حیرہ والون سے اور حیرہ والون
نے انبار والون سے اور آیتین اوسکی یعنے قرآن اور پاک کرتا ہے یعنے شرک سے اور کفر کی بری باتون سے
اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت یا سمجھہ دین مین اور پہلے اس سے یعنے پہلے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے کفر اور جہالت کی ف ملہ تنبیہ ف امی بڑی صفت ہے
حضرت کی قربان جاے حضرت کے کہ باوجود امی ہونیکے وہ علم رکہتے تھے کہ کسیکو نہوا ہے نہوگا حضرت
کے ایک ایک حدیث سے فقہا رحمہم اللہ نے بیسیون مسئلہ نکالے ہین اور یہہ صفت حضرت کی اور عرب اون
کی توریت مین بہی مذکور ہے چنانچہ عطا بن یسار سے منقول ہے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے کہا مینے خبر دو مجکو صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عبد اللہ نے ہان بیان کرتا ہون قسم ہے
اللہ کی تحقیق وہ البتہ صفت کیے گئے ہین توریت مین ساتھہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے وہ یہہ
ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیّٖنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ

ف ۱ اور نہین ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے ساتھہ تعریف اوسکی ولیکن نہین سمجھتے تم تسبیح اونکی ۱۲
ف ۲ قوله و ان محففة من المثقلة واللام دلیل علیها اے کانوا فی ضلال لاکن ضلال اعظم منه ۱۲
ف ۳ ان پڑہہ عرب لوگ جن پاس نہ تھی کوئی کتاب الہی ۱۲ منه
ف ۴ وقیل منہم لقوله من انفسکم تعلمون نسبه واحواله ۱۲ مدارک

وَسَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ
وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رواہ
مشکوٰۃ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْہُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہِمْ ط وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اور بہی بہیجا اوس پیغمبر کو ایک قوم دوسری
مین بنی آدم سے کہ ہنوز نہین ملے ہین ساتہہ مسلمانون کے یعنے فارس اور تمام عجم اور وہ ہے غالب باحکمت
فتح ف اور ایک اورون کے واسطے اونہین مین سے جو ابہی نہین ملے انہین اور وہی ہے زبردست **حکمت** والا
موضح اور پیدا کیا اوسی پیغمبر کو واسطے دوسری قوم کے مومنون مین سے جو وہ قوم نہین ملی اول قوم
مسلمانون کے ساتہہ اور وہ خدا تعالے زبردست ہی جیسے چاہیے پیغمبری دے مضبوط کام کرنیوالا ہے درست **ف**
اول قوم مومنون کی وہ جنہون نے رسول اللہ کو دیکہا اور ایمان لائے اور دوسری قوم مومنون کی وہ
ہین دیکہے بن ایمان لائے **عع** **تفسیر** مراد نہ ملنے والون سے وہ ہین کہ جو اب تک نہین آئے
پیچہے حضرت کے آئین گے یعنے تابع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قیامت تک پیدا ہوتے رہین گے سب کو
تعلیم حضرت ہی کی ہوتی تہی اور ہوتی رہیگی بلاواسطہ اور بواسطہ اور بقول بعض کے مراد آخرین سے تابعین
اصحاب کے ہین اور بقول بعض کے عجم اور فارس ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے لَوْ کَانَ الدِّیْنُ
عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَہَبَ اِلَیْہِ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَآءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلُوْہُ رواہ فی المعالم اور ایک روایت مین
آیا ہے رسول علیہ السلام نے ہاتہہ اپنا سلمان فارسی پر رکہکر یہہ کلام مذکور فرمایا **مجرہ** ذٰلِکَ فَضْلُ
اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے اور
اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے **فتح** یہہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور بہیجنا اوسی امت مین دین کی راہ بتانے کو
فضل خدا تعالی کا ہے اور یہہ مرتبہ پیغمبری کا دیتا ہے خدا تعالے جسے چاہتا ہے اور جسے لائق جانتا ہے اور خدا
تعالے ہی صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائیکا **عع** **تفسیر** یعنے یہہ جو فضیلت جو دی ہے محمد کو کہ وہ نبی اپنے زمانہ
کے لوگونکا اور سب زمانہ آئندہ کا ہے یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہتا ہے اور مقتضی ہوتی
اوسکو حکمت اوسکی **مدہ** مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْہَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ مثال اون لوگون کی کہ
رکہی گئی اونکے سر پر توریت پہر نہ اوٹہایا اوسکو یعنے موافق اوسکے عمل نکیا مانند حال گدہے کے ہے کہ اوٹہاوے
کتابونکو بری ہے مثال اوس قوم کی کہ جہوٹ گنا خدا کی آیتونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا جماعت ظالمونکو
فتح کہاوت اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اونہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹہ پر لیچلتا
ہے کتابین بری کہاوت اون لوگونکی جنہون نے جہٹلائین اللہ کی باتین اور اللہ راہ نہین دیتا
بے انصاف لوگونکو **موضح** ف مثل اور کہاوت ہے اون لوگونکی جنسے اوٹہوائی توریت یعنے حکم کیا اونہین کہ توریت
مین جو لکہا ہے وہی کام کرو پہر اونہون نے نہ اوٹہایا یعنے حکم نمانا جو توریت کے لکہے پر عمل نکیا فقط پڑہتے
رہے پہر اون لوگونکی مثل ایسی ہے جیسے گدہا اوٹہاتا ہے کتابونکو یعنے محنت اوس بوجہ اوٹہانیکی کرتا ہے
اور خبر نہین کہ اون کتابونمین کیا لکہا ہے ایسہی یہودی توریت پڑہتے ہین اور اوسکے لکہے ہوئے پر عمل نہین

کرتے تو اونکی مثل اوسی گدہی کی ہے جسپر کتابین لدی ہون بری کہاوت ہے مثل ہے اوس قوم کی جنہون
نے جہوٹا کہا خدا تعالی کی آیتونکو جو قرآن ہے اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ظالمونکی قوم کو ط ع ۱۵ تفسیر
رکہی گئی اونکے سپر توریت یعنے تکلیف دیے گئے اوسکے جاننے کی اور عمل کرنیکی اوسپر پہر نہ اوٹہایا اوسکو یعنے
نہ عمل کیا اوسپر پس گویا کہ اونہون نے نہ اوٹہایا اوسکو اور اسفار جمع سفر کی ہے اور سفر کہتے ہین کتاب بڑی
کو مشابہت دی یہود کو اس بات مین کہ پڑہا اونہون نے توریت کو اور یاد کیا اوسچیز کو کہ اوسمین ہے پہر نہ عمل
کیا اوسپر اور نہ فائدہ اوٹہایا ساتہہ آیتون اوسکیکے اور وہ یہہ ہے کہ اوسمین تعریف رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی اور بشارت اونکے پیدا ہونیکی تہی پہر نہ ایمان لائے اوسپر سا تہہ گدہے کے کہ اوٹہاوے بڑی بڑی
کتابین علم کی پس وہ لیے چلتا ہے اونکو اور وہ نہین جانتا کہ میری پیٹہ پر کیا ہے کتابین دین کی لدی
ہوئی ہون تو اوسکو کچہہ فائدہ نہین اور بددینی کی کتابین لدی ہون تو کچہہ ضرر نہین حاصل یہہ کہ
اوسکو سوا مشقت رنج کے کچہہ فائدہ نہین پس جو شخص کہ علم پڑہے اور عمل نکرے اپنے علم پر پس یہی مثال
صادق ہے اوسپر اور جنہون نے بہوٹ گنا وہ یہود ہین کہ جنہون نے جہٹلائین اللہ کی آیتین جو دلالت
کرتین تہین اوپر صحت نبوت محمد علیہ السلام کے اور راہ نہین دکہاتا الخ یعنے وقت اختیار کرنے اونکے ظلم کو راہ
نہین دکہاتا اوسکو کہ سبقت کیا ہے اوسکے علم مین یہہ کہ وہ ہوگا ظالم ط مدط تنبیہ اس آیۃ شریفہ
سے معلوم ہوا کہ علم پڑہے تو اوسپر عمل کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ آویگا لوگوں پر
ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اوسکا اور نہین باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی
آباد ہونگی یعنے زرق برق خوب ہوگی اور وہ خراب ہونگے ہدایت سے علماء اونکے برے ہونگے اونمین کہ
آسمان کے نیچے ہین اونکے پاس سے نکلیگا فتنہ اور اونہین مین پہریگا یعنے خراب ذلیل ہونگے اور ابو درداء
روایت کرتے ہین کہ بلاشبہ بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کے مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع اوٹہایا
جائے ساتہہ علم اوسکیکے اور حسن بصری رح سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے علم دو قسم پر ہے ایک تو علم دل
مین ہے یعنے اثر اوسکا دل مین ہے پس یہہ علم نفع دینے والا ہے اور ایک علم زبان پر ہے پس یہہ حجت اللہ
کی ہے اوپر ابن آدم کے یعنے فرماویگا کہ اورون کو سمجہاتا تہا اور آپ نہ سمجہا انتہی یہی مضمون مولانا روم علیہ
الرحمہ نے فرمایا ہے ؎ علم چون بر دل زند یاری بود + علم چون بر تن زند ماری بود + اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے منجملہ حدیث طویل کے کہ اول لوگون کا کہ حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی وہ شخص
ہوویگا کہ سیکہا علم اور سکہایا اوسکو اور پڑہا قرآن پس لایا جاویگا روبرو پروردگار کے پس معلوم کراویگا اوسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا یہہ فرمایگا
پس کیا عمل کیا تونے مقابلہ مین ان نعمتون کے عرض کریگا کہ سیکہا مینے علم اور سکہایا مینے اوسکو اور پڑہا مینے
تیری راہ مین قرآن فرماویگا جہوٹا ہے تو ولیکن تونے سیکہا علم توکہ کہا جاوے کہ تو عالم ہے اور پڑہا تونے
قرآن توکہ کہا جاوے کہ وہ قاری ہے سو کہا جاچکا یعنے اب ہمارے پاس ثواب نہین ہے تیرے لیے
پہر حکم کیا جائیگا پس کہینچا جائیگا موہنہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جائیگا دوزخ مین اور روایت ہے زیاد
بن حدیر سے کہ کہا واسطے میرے عمر نے آیا پہچانتے ہو تم اوسچیز کو کہ ڈہا دیتی ہے اسلام کو کہا زیاد نے کہ کہا

ل ظالم وہ لوگ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکہتے اور کہتے نحن ابناء اللہ واحباءہ یعنی ہم بیٹے ہین خدا کے اور دوست ہین اوسکے اور اپنی بزرگی کرکے کہتے لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا او نصارے یعنے ہرگز کوئی بہشت مین نجاویگا مگر جو کوئی ہوئیگا یہودی یا نصارے

ق ارضی اللہ تعالی فرماتا ہے اپنے حبیب محمد صلعم کو کہ انکو جواب دے اسطرح کہ قل یا ایہا الذین ہادوا الخ ۱۲ منہ

ع قولہ وہو یحمل فی محل النصب علے الحال او الجر علے الوصف ۱۲ منہ

مینے نہین جانتا مین فرمایا حضرت عمر نے کہ ڈہا دیتی ہے یعنی دور کردیتی ہے عزت اسلام کی لغزش عالم کی اور
جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کے اور حکم حاکمون گمراہ کرنیوالونکا اور فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کے جب الحزن
سے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے جب الحزن فرمایا ایک نالہ ہے یعنے گہرا مانند کوئین کے بیچ دوزخ کی کہ پناہ مانگتی
ہے اوس سے جہنم ہر روز چار سو بار عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قاری ریا کار یعنے
دکہانے والے اپنے اعمال کے اور تحقیق قاریون مین سے کہ جنکو اللہ بہت دشمن رکہتا ہے وہ لوگ ہین کہ
ملتے ہین امرا سے کہا محاربی راوی نے حدیث کے کہ مراد اس سے ظالم امرا ہین اور فرمایا کہ مثال علم کی کہ جس سے
نفع نہ اوٹہایا جائے مانند مثال خزانہ کی ہے کہ نہ خرچ کیا جاوی اوس سے خدا کی راہ مین اور فرمایا ابن مسعود رض
نے اگر تحقیق عالم محفوظ رکہتے علم کو اور رکہتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے یعنے جو قدر علم کی جانتے ہین کہ وہ
دیندار ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگونپر ولیکن اونہون نے خرچ کیا اوسکو دنیا دارون
کے لیے تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچہہ دنیا اونکے پس ذلیل ہوے اونکے نزدیک سنا ہے مینے تمہارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی کرے سب قصدونکو ایک قصد قصد آخرت اپنے کا کافی ہوگا اوسکو
اللہ مقصود دنیاوی اوسکیکو اور جسکو پریشان کرین قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پرواہ کرتا ہے اللہ
کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہووے اور فرمایا کہ جو کوئی طلب کرے علم تو کہ جہگڑے اور فخر کرے ساتہہ اوسکے
علما سے یا جنگ جدل کرے ساتہہ اوسکے بیوقوفون سے یا مائل کرے بسبب اوسکے لوگونکو طرف اپنے داخل
کریگا اوسکو آگ جہنم مین اور فرمایا جو کوئی سیکہے علم دین کا نہین سیکہتا ہے اوسکو مگر تو کہ پہنچے بسبب اوسکے دنیا
کے فائدہ کو نہین پائیگا بو جنت کی روز قیامت کے غرضکہ مقصود علم سے عمل کرنا ہے اور تقویت دینی اسلام
کو نہ دنیا طلبی پہر اوس علم کی بڑی بڑے فائدہ ہین اور اوس عالم باعمل کے بڑی بڑی فضیلتین ہین فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو آوے موت اس حالت مین کہ وہ طلب علم کرتا ہے تو کہ زندہ کرے بسبب اوسکے
اسلام کو پس درمیان اوسکے اور درمیان نبیون کے ایک درجہ ہوگا جنت مین کہ مرتبہ نبوت ہے اور فرمایا
کہ اچہا ہے آدمی سمجہہ کہنے والا دین مین اگر محتاج ہوتے ہین لوگ طرف اوسکے نفع دیتا ہے اور اگر بے پروا
ہوتے ہین لوگ اوس سے تو بے پرواہ کرتا ہے نفس اپنے کو اور آیا ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک شخص آیا
بیچ مسجد دمشق کے اور کہا کہ تحقیق مین آیا ہون تمہارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر سے واسطے
تحقیق ایک حدیث کے کہ خبر پہنچی ہے مجکو کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین
آیا ہون کسی اور حاجت کے لیے کہا ابو درداء نے کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ الخ یعنے جو شخص چلے
ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہے اوسمین علم کو چلا دیگا اوسکو اللہ ایک راہ مین راہون جنت کی سے اور تحقیق
فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے .... اور بلا شبہ عالم کے لیے بخشش مانگتی
ہین جو کہ آسمانون مین ہین اور جو کہ زمینون مین ہین اور مچہلیان اندر دریا کے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر
مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے اوپر سارے ستارون کے اور تحقیق علما وارث انبیا کے

ہین نہین میراث چہوڑی اونہون نے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ میراث مین چہوڑا ہی علم پس جسنے حاصل کیا علم لیا حصہ بڑا اور ذکر کیے گئے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دو شخص کہ ایک اون دونون مین سے عابد تہا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَے الْعَابِدِ كَفَضْلِے عَلٰے اَدْنَاكُمْ الخ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہے اوپر ادنی شخص تمہارے کے پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے اور آسمان زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹیان اپنے سوراخ مین اور یہانتک کہ مچہلیان البتہ دعا خیر کرتے ہین اونکے لیے جو سکہاتے ہین لوگونکو بہلائی اور فرمایا ایک فقیہ سخت زیادہ ہے شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰے كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اور رکہنے والا علم کا نزدیک غیر اہل اوسکے ایسا ہے جیسا کوئی ہار ڈالے جواہر اور موتی اور سونیکا سوروں کے گلے مین اور فرمایا کہ جو کوئی نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے یہانتک کہ پہرے اور فرمایا کہ تحقیق اوس چیز سے کہ ملتی ہے مومن کو عمل اوسکے اور نیکیان اوسکے سے بعد مرنے اوسکے علم ہے کہ سکہایا اور پہیلایا اوسکو اور اولاد صالح کہ چہوڑا اوسکو یا مصحف میراث مین چہوڑا یا بنائی مسجد یا سرا بنائی یا نہر جاری کی یا صدقہ نکالا مال اپنے سے بیچ صحت اور حیات اپنے کے ان چیزونکا ثواب پہنچتا رہیگا اوسکو بعد مرنے اوسکے بہی اور فرمایا تحقیق وحی بہیجی اللہ عزوجل نے کہ تحقیق جو شخص چلا ایک راہ مین بیچ طلب علم کے آسان کرونگا مین اوسکے لیے راہ جنت کی اور جسکی لیلونگا مین پیاری آنکہین دونگا مین اوسکو عوض اونکے جنت اور زیادتی علم مین بہتر ہے زیادتی سے عبادت مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تکرار کرنی علم کی ایکساعت رات کو بہتر ہے شب بیداری سے اور تحقیق گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دو مجلسون پر اپنی مسجد مین پس فرمایا کہ دونون بہلائی پر ہین اور ایک اون دونونکے افضل ہین دوسرے والونسے پر یہہ یعنے عابد تو دعا کرتے ہین اللہ تعالے سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے پس اگر چاہے دیوے اونکو اور اگر چاہے ندے اونکو اور پیر یہہ جماعت یعنے علمار کی پس سیکہتے ہین فقہ کو یا علم کو اور سکہاتے ہین جاہل کو پس وہ افضل ہین اور سوا اسکے نہین ہے کہ بہیجا گیا مین معلم یعنے سکہانیوالا علم کا پہر بیٹہے حضرت عالمون مین اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ دو حرص رکہنے والے ہین کہ نہین سیر ہوتے ایک تو صاحب علم اور ایک صاحب دنیا اور دونون برابر نہین ہوتے آپس پر صاحب علم پس زیادہ حاصل کرتا ہے رضامندی اللہ تعالی کی اور اے پر صاحب دنیا پس بڑہتا جاتا ہے سرکشی مین پہر پڑہی عبد اللہ نے یہہ آیت كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اور کہا دوسرے کے حق مین اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اور آیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا واسطے کعب احبار کے کہ کون ہین علم والے کہا اونہون نے وہ جو عمل کرین اوس چیز پر کہ جانین کہا عمر نے کیا چیز نکالدیتی ہے علم کو علما کے دلون سے کہا کعب نے کہ طمع یعنے دنیا کی اور پوچہا ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے برائی سے پس فرمایا حضرت نے کہ نہ پوچہو مجہسے برائیکا حال اور پوچہو مجہسے بہلائی کا حال فرمایا یہہ تین بار پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق بدبد ونکی بد علما سے

ف ۱ مراد علم سے علم ضروری ہے جیسے معرفت صانع کی اور علم وحدانیت اللہ تعالے کا اور نبوت رسول کا اور کیفیت نماز کی وغیرہ پس ان چیزونکا سیکہنا فرض عین ہے اور مراد غیر اہل سے وہ ہے کہ سمجہے نہین علم کو یا ارادہ رکہتا ہو اوس سے غرض دنیا یادہ ہے کہ نہ سیکہے علم کو اللہ تعالے کے لیے ۱۲

ف ۲ یعنے اوسکو ثواب اوسکا سا ہوتا ہے کہ نکلے جہاد کے لیے یہانتک کہ پہر کر اوسے اپنے گہر مین اسلیے کہ وہ مانند جہاد کرنیوالے کے ہے دین کے جاری کرنے مین اور شیطان کے ذلیل کرنے مین ۱۲

ف ۳ وہ کہ پہیلایا یعنے تعلیم کرکے یا کتاب تالیف کرکے یا کتابین وقف کرکے ۱۲

ف ۴ ہرگز نہین تحقیق انسان البتہ سرکشی کرتا ہے اس سبب سے کہ دیکہا اپنی تئین بے پرواہ سبب کثرت مال کے ۱۲

ف ۵ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے اوسکے بندون مین سے عالم ۱۲

ہین اور تحقیق پہلے بیلون کے بہتر علمار کے ہین اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا اے لوگون جو
کوئی جانے ایک مسئلہ پس چاہئے کہ کہے اوسکو اور جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ خوب جانتا ہی اسلیے کہ
تحقیق بعض علم سے ہے کہ کہے واسطے اوس چیز کے کہ نہین جانتا ہے اللہ خوب جانتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے
واسطے نبی اپنے کے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ یعنے کہہ نہین مانگتا ہون
مین تمسے اوپر اسلام کی باتونکے پہنچانیکے مزدوری اور نہین ہون مین تکلیف کرنیوالونمین سے کہ جو بات نہ
آتی ہو خواہ مخواہ بناکر کہدون روایت کیا محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق یہہ علم دین ہے پس دیکہو تم کہ کس سے
لیتے ہو تم یعنے علم دین عالمون باعمل سے لینا چاہیے ۱۲ **مشکوٰۃ** قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ
زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ تو اے یہود اگر گمان
رکہتے ہو تم کہ تم دوست خدا کے ہو سوا تمام لوگونکے پس آرزو کرو موت کی اگر ہو تم راست گو ۱۲ **فتح** تو کہہ
اے یہود ہونیوالو اگر تم دعوا کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے لوگونکے سوا تو منالو مرنیکو اگر تم سچے ہو ۱۲ **موضح**
کہو اے محمد اے وہ لوگو جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو یہہ کہ تم دوست خدا تعالی کے ہو سب لوگونکے سوا یعنی تمہارے سوا
کوئی دوست خدا تعالے کا نہین پہر تو تم آرزو کرو موت کی جو جلد خدا تعالی سے ملو اگر تم اس بات مین سچے ہو
یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم سب سے زیادہ خدا تعالے کے دوست ہین تو دوستی کا قاعدہ ہی جو دوست کو کمال آرزو
ملاقات دوست کی ہو سو دنیا مین ہرگز ملاقات کا وعدہ نہین مگر بعد موت کے تو پہر آرزو موت کی کرو اگر سچے
دوست ہو اب خدا تعالے فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۱۲ **عـ** ۱۲ **تفسیر**
اگر تم سچے ہو یعنے اپنے گمان مین تو آرزو موت کی کرو تا دوست کے پاس پہنچکر دوستونکی نعمتون کو پہنچو
اور یہہ تکذیب قول یہود کی ہے کہ کہتے تہے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے اور ہرگز نہین داخل ہوگا جنت مین مگر وہ کہ یہودی
یا نصاری پس فرمایا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو اور بڑا بہروسا ہی تمکو اسپر تو آرزو کرو اللہ سے یہہ کہ مارے تمکو
اور جلدی لیجاوے تمکو طرف دار کرامت اپنے کے کہ جو طیار کر رکہا ہے اپنے دوستونکے لیے پہر فرمایا وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ
لئے اور مراد من دون الناس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے ہین ۱۲ **مدارک** وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ
اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور آرزو نہین کرینگے اوسکی ہرگز بسبب اوس چیز کے کہ
آگے بہیجا ہے ہاتہون اونکے نے اور خدا دانا ترہے ظالمونکو ۱۲ **فتح** اور کبہی نہ منائینگے مرنا جس واسطے
آگے بہیج چکے ہین اونکے ہاتہہ اور اللہ کو خوب معلوم ہین گنہگار ۱۲ **موضح** اور نہین کرتے وہ لوگ آرزو
موت کی ہرگز بسبب اوسکے جو بہیج چکے ہین پہلے اپنے ہاتہون یعنے اونہونے جو کام کیے ہین جو توریت مین
صفت آخری زمانہ کے نبی کو بگاڑا اور تعریف اور طرح پہیری ہے یہہ جانتے ہین کہ جو ہمنے کیا ہے سبکا
حساب ہوگا اس سبب مرنیسے ڈرتے ہین اور خدا تعالے سب جانتا ہے جو جو کچہہ کہ یہہ ظالم کرتے ہین قریب
۱۲ **عـ** ۱۲ **تفسیر** ظالمونکو کہ اپنی نفس پر ظلم کرتے ہین اونکا حال خوب جانتا ہے اور موافق عمل اونکے
سزا دیویگا اور مراد آگے بہیجنے سے کفر اور اعمال بد اونکے اور تغییر کرنا توریت کا اور تعریف پیغمبر خدا کی ہے ۱۲ **بحر**

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ کہہ تحقیق موت کہ بہاگتے ہو اوس سے البتہ وہ پہنچنے والی ہے تمکو پہر پہیرے جاؤگے طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے تہے تم ﴿فلے﴾ تو کہہ موت وہی جس سے تم بہاگتے ہو سو وہ تمسے ملنی ہے پہر پہیرے جاؤگے اوس چہپا اور کہلا جاننے والے پاس پہر جتاویگا تمکو جو کرتے تہے ﴿مو﴾ کہو اے محمد یہودیوں کو کہ مقرر وہ موت جس سے تم بہاگتے ہو پہر وہ موت بیشک ملنے والی ہے تمکو کتنا ہی اوس سے بہاگو وہ تمہین نہ چہوڑیگی ہرگز پہر تم پہرائے جاؤگے جو تمکو پہیر کر لادینگے طرف جاننے والے چہپے اور کہلے یعنے خدا کیطرف تمکو لے آوینگے جو جاننے والا ہے سب ظاہر اور باطن کا پہر خبر دیویگا اور بتلاویگا تمکو جو کچہہ تمنے کام کیے ﴿فریب جمعہ﴾ ﴿تفسیر﴾ کہ بہاگتے ہو اوس سے اور حسرت نہین کرتے اوسکی آرزو نکرنے پر خوف اسکے کہ پکڑے جاؤگے بسبب وبال کفر اپنے کے پس وہ ملنے والی ہے تمسے بالضرور[له] پس خبر دیگا تمکو الخ یعنے پس سزا دیگا تمکو ساتہہ اوس عذاب کے کہ تم لائق ہوا سکے ﴿مد﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اے مسلمانوں جب اذان بجاوے واسطے نماز کے بیچ دن جمعہ کے پس سعی کرو طرف یاد خدا کے اور چہوڑو خرید و فروخت کو یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو ﴿فتے﴾ اے ایمان والوں جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چہوڑو بیچنا یہہ بہتر ہے تمہارے حقمین اگر تمکو سمجہہ ہے ﴿مو﴾ اے وہ لوگوں جو تم ایمان لائے ہو خدا تعالے کو اور اوسکے حکم بجا لانیوالے ہو تو جب تمہین پکارین اور بلادین واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو پہر جاؤ تم طرف یاد کرنے خدا تعالے کے نماز کیواسطے جانیمین شتابی کرو اور چہوڑ دینا خرید یا جو بیعہ دنیا کے معاملونکو چہوڑ کر نماز کیطرف دوڑنا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کے نفع چند روز کے ہین اور نماز کا فائدہ ہمیشہ کا ہے جو کبہی کم ہنوگا اوسمین تغافلی اور سستی نکرو اگر ہو تم جاننے والے نفع کے ﴿عا﴾ ﴿تفسیر﴾ اذا نودی مراد ندا سے اذان ہے اور دن جمعہ کا سردار دنونکا ہے حدیث شریف مین آیا ہے من مات یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ اجر شہید ووقی فتنۃ القبر[شد] اور مراد یاد خدا سے خطبہ ہے جمہور علمار کے نزدیک اور اس سے دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہ رحمہ نے اسپر کہ خطیب جب اقتصار کرے اوپر الحمد للہ کے فقط جائز ہے اور بیع کے چہوڑنیکو جو فرمایا مراد اس سے یہہ ہے ایسے کام چہوڑو جو غافل کرین یاد خدا سے اور بیع کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جمعہ کے روز بیع و شرا بہت ہوتی ہے وقت زوال کے پس کہا گیا اونکو کہ سعی کرو تجارت آخرت مین اور چہوڑو تجارت دنیا کی اور سعی کرو طرف ذکر اللہ کے کہ کوئی چیز اوس سے زیادہ نفع دینے والی نہین اور چہوڑو اوس بیع کو کہ نفع اوسکا تہوڑا ہے یہہ یعنے سعی کرنی طرف ذکر اللہ کے بہتر ہے تمہارے لیے بیچنے اور خریدنے سے ﴿مد﴾ مراد ذکر سے نماز اور خطبہ ہے اور مراد سعی سے جانا نماز کے لیے نہ دوڑنا اسلیے کہ دوڑ کر چلنے سے نماز کے لیے منع آیا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوہا تسعون ولکن ائتوہا تمشون وعلیکم السکینۃ والوقار فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا رواہ فی المعالم[شد] اور منقول ہے کہ اہل مدینہ نے پہلے آنے رسول علیہ السلام کے سے مدینہ مین اور پہلے واجب ہونے جمعہ کے سے اس روز مین جمع ہوکر دو رکعتین پڑہین اور ذکر خدا کا کیا اور اس دن کا نام جمعہ رکہا اور کہا

[له] قوله فانه ملاقیکم والجملۃ خبر ان ودخلت الفاء لتضمن الذی معنی الشرط ۱۲ مدارک

[عه] قوله فاسعوا فامضوا وقرئ بہا وقال الفراء السعی والمضی والذہاب واحد ولیس المراد بہ السرعۃ فی المشی ۱۲ مدارک

مسائل وفضائل جمعہ

کہ ہفتہ دن یہود کے جمع ہونیکا ہے اور اتوار نصاریٰ کے جمع ہونیکا دن اور یہہ روز جمعہ واسطے اجتماع ہمارے لیے ہی
بعد اسکے خدا تعالےٰ نے موافق عمل اونکے یہہ آیۃ بھیجی اور اول جمعہ کہ رسول علیہ السلام نے پڑہا سولہوین ربیع
الاول مین پڑہا بعد اسکے کہ ہجرت کرکر پیر کے دن بارہوین اوسی مہینے کی مدینہ مین پہنچکر محلہ قبا مین نزول
اجلال فرمایا اور روز جمعہ کے بقصد مدینہ کے برآمد ہوئے بیچ بطن وادی بنی سالم کے وقت نماز جمعہ کا ہوا آپنے
جگہہ نماز ادا کی اور خطبہ پڑہا اور مراد ندا سے کہ حرام کرنیوالی بیع کی ہے وہ اذان ہے کہ بعد چڑہنے خطیب کے منبر پر کہی
جاتی ہے چارون امامون کے نزدیک لیکن اگر کوئی بعد اوسکے خرید و فروخت کرے تو نزدیک ابحنیفہ او شافعی
رحمہما اللہ کے بیع صحیح ہوتی ہے اور نزدیک احمد اور مالک رحمہما اللہ کے صحیح نہین ہوتی اور گناہ دونون صورتون
مین لازم آتا ہے ٭ بحر ٭ تنبیہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بسبب صحیح تر روایت کے مراد ندا حرام کرنیوالے
خرید و فروخت کیسے اذان اول ہے چنانچہ در المختار مین یہہ مرقوم ہے ٭ مسئلہ نماز جمعہ کہ دو رکعت بعد خطبہ کے
ہین فرض عین ہے اوپر مردون عاقل بالغ حر یعنے آزاد مقیم کے نہ اوپر لڑکے اور دیوانہ اور مسافر اور عورت اور غلام
کے چارون امامون کے نزدیک مگر ایک روایت مین امام احمد سے ہی کہ غلام پر بہی واجب ہے اور اوس نابینا
پر بہی کہ لیجانیوالا نپاوے واجب نہین ہے بالاتفاق اور ایسیہی واجب نہین ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک
اوس نابینا پر بہی کہ لیجانیوالا پاوے اور تین امامونکے نزدیک واجب ہوگی اور سوائے شہر کے جمعہ صحیح
نہین ہوتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحیح ہوتا ہے جہان کہ عدد جماعت
جمعہ کا تمام ہو خواہ شہر ہو یا گانو اور نزدیک مالک کے اوس گانو مین کہ گہر متصل رکہتا ہو اور اوسمین مسجد
و بازار ہو صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے نماز جمعہ بے جماعت چالیس مردون کے نہین ہوتی اور نزدیک
ابوحنیفہ کے ساتہہ چار مردون کے ہوجاتی ہے کہ ایک امام ہو اور تین مقتدی اور نزدیک ابی یوسف کے اور
ایک روایت مین احمد سے تین مردون سے بہی ہوجاتی ہے اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین بہی ہوجاتی
ہے لیکن تین چار سے نہین ہوتی اور ساتہہ مسافرون اور غلامون کے اگر جمعہ کی جگہہ مین یعنے شہر مین
جمع ہوکر نماز جمعہ ادا کرین نزدیک ابحنیفہ کے صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمہم اللہ کے صحیح
نہین ہوگی اور امامت غلام اور مسافر کی جمعہ مین نزدیک ابحنیفہ اور شافعی اور مالک کے جائز ہے اور نزدیک
احمد کے اور ایک روایت کے مالک سے جائز نہین اور اوپر رہنے والون خارج شہر کے اوس جگہہ مین کہ جمعہ ادا ہو
بسبب سننے اذان کے ادا کرنا جمعہ کا واجب ہوتا ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے واجب نہین ہوتا اور جماعت
ظہر کی روز جمعہ مین اون لوگونکو کہ ادا جمعہ کے لیے ممکن نہین ہے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے مکروہ ہے اور
اگر عید روز جمعہ کے پڑے ساتہہ ادا کرنے نماز عید کے نماز جمعہ کی ساقط ہوجاتی ہے امام احمد کے نزدیک اور اگر
جمعہ بہی پڑہین افضل ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے دونون واجب ہین اور سفر روز جمعہ کے بعد زوال
کے پہلے نماز سے اوس کسیکو کہ نماز اوسپر فرض ہے روا نہین ہے اور پہلے زوال سے نزدیک ابحنیفہ اور مالک
کے جائز ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز نہین ہے مگر کہ سفر جہاد کا ہو تو جائز ہے امام احمد کے نزدیک
اور کلام کرنا وقت خطبہ کے سننے والے خطبہ کو حرام ہے چارون امامونکے نزدیک لیکن جو کوئی کہ خطیب سے دور

اور خطبہ سنتا نہین اوسکو کلام کرنا نزدیک احمد اور شافعی کے جائز ہے اور چپ رہنا مستحب اور نزدیک ابحنیفہ
اور مالک کے اونکو بھی واجب ہے چپ رہنا اور شہر والونکو خارج شہر کے نماز جمعہ ادا کرنی صحیح نہین مگر ابحنیفہ کے
نزدیک کہ قدر مسافت عیدگاہ تک جائز ہے اور ادا کرنا جمعہ کا بے اذن امام کے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے
کہ بے اذن سلطان [1] کے جمعہ منعقد نہین ہوتا اور جمعہ صحیح نہین ہوتا مگر بیچ وقت ظہر کے مگر امام احمد کے نزدیک
کہ پہلے زوال سے بھی صحیح ہے اور جو کوئی امام کے ساتھہ ایک رکعت یا وے جمعہ پالیا اوسنے ایک رکعت
اکیلے پڑھکر نماز جمعہ تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے یا وے ظہر پڑھے مگر نزدیک ابحنیفہ کے اگر سجدہ سہو مین بہی
امام کو یا وے تو جمعہ کو تمام کرے اور نماز سے پہلے پڑھنا دو خطبونکا شرط منعقد ہونے جمعہ کے ہے چارون امامونکے
نزدیک کہ بدون اوسکے جمعہ منعقد نہین ہوتا اور خطبہ مین حمد خدا کی اور درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر
بہیجنا اور وصیت تقوی کی کرنی اور پڑہنا ایک آیہ کا دعا مومنین اور مومنات کے لیے کرنی نزدیک احمد
اور شافعی کے شرط ہے بدون اسکے خطبہ معتبر نہین اور نزدیک ابحنیفہ کے بقدر الحمد للہ [2] کے بہی کافی ہے اور
اور ایک روایت امام مالک سے بہی یہی ہے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد کے اور بحسب ایک روایت کے مالک سے
کافی نہین ہے جب تک ایک کلام کہ جسکو عرف مین خطبہ کہین نہ پڑہے اور کہڑا ہونا خطیب کا خطبہ مین نزدیک
مالک اور شافعی کے واجب ہے اور نزدیک احمد اور ابحنیفہ کے درست سنت ہے اور بیٹہنا درمیان مین دو خطبون
کے بہی سنت ہی [3] مگر نزدیک شافعی کے واجب ہے اور طہارت خطبہ مین شرط نہین ہے مگر بیچ قول راجح کے
شرط ہے اور سلام کرنا خطیب کا اوپر حاضرون کے بعد چڑہنے منبر کے نزدیک ابوحنیفہ و مالک کے مکروہ ہے
اور نزدیک امام احمد و شافعی کے مکروہ نہین کرے اور تحیۃ المسجد ادا کرنا حالت خطبہ مین نزدیک ابحنیفہ و مالک کے
مکروہ ہے اور نزدیک شافعی احمد کے جائز ہے اور امام جمعہ کا وہی چاہیے کہ جو خطبہ پڑہے بغیر اوسکے روا نہین [4]
مگر ساتھہ عذر کے نزدیک ابحنیفہ اور احمد کے روا ہے اور نزدیک مالک کے عذر سے بہی روا نہین اور ایک روایت
احمد اور شافعی سے بہی یہی ہے اور صحیح مذہب شافعی سے مطلقا جائز ہے اور غسل روز جمعہ کے سنت ہے اور
خلیفہ پکڑنا بیچ نماز جمعہ کے اگر امام کا وضو ٹوٹ جاوے تو سب کے نزدیک روا ہے مگر بقول قدیم شافعی کے
روا نہین اور اگر کسی سے نماز جمعہ کی فوت ہو جاوے تو نماز ظہر کے ساتھہ جماعت کے ادا کرے نزدیک احمد اور
شافعی کے اور جدا جدا پڑہے نزدیک مالک اور ابحنیفہ کے اور ادا کرنا جمعہ کا بیچ ایک شہر کے سوای ایک مسجد جامع
کے نزدیک مالک اور شافعی کے روا نہین اور نزدیک احمد اور صاحبین کے اگر شہر بڑا ہے اور سب جمع ہونا ایک
جگہہ دشوار ہو تو کتنے جگہہ [5] ادا کرنا روا ہے اور ایک روایت شافعی سے بہی یہی ہے اور جنکو کہ عذر ہو بیمار یکا
یا خبر گیری مریض کا یا ڈر ہو کسی سے جائز ہے اوسکے لیے ترک کرنا جمعہ کا اور ایسے ہی ساتھہ عذر مینہ کے اور
کیچڑ کے ترک کرنا جائز ہے اور جنپر کہ نہین واجب ہے حاضر ہونا جمعہ مین جب حاضر ہون اور نماز پڑہین ساتھہ
امام کے جمع کی ساقط ہو جاتا ہے اونسے فرض ظہر کا لیکن نہین پورا ہوتا ہے اونسے عدد جمعہ کا مگر صاحب عذر جب
حاضر ہو پورا ہو جاتا ہے اوس سے عدد [6] نکتہ ایک محقق کہتا ہے کہ اس سورۃ مین اشارہ ہے ساتھہ اسکے
کہ پاک کرنیوالے نفسون کے اور سکہانیوالے علوم معارف اور اسرار کے اور نجات دینیوالے گمراہی بشریت سے

[1] اور جب سلطان اور قاضی وغیرہ ماذون اور سلطان کے یکسو امام پر اتفاق کرین تو بہی صحیح ہے کما یستفاد من عبارۃ الدر وغیرہ ۱۲ مع علم تجویز ... للضرورۃ انتہی ... فتنہ ہو ... شرایط جمعہ کی پائی جاتی ہین اوسکو ترک نکرے ... اسلام ... اور نص قطعی سے ثابت ہے ۱۲ منہ
[2] اور کافی ہے حمد کرنی یعنی الحمد للہ کہنا یا تہلیل یا تسبیح خطبہ فرض کے ساتھہ ... نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور کہا صاحبین نے کہ ضرور ہے ذکر طویل اور اقل اوسکا بقدر تشہد کے ہے ۱۲
[3] لیکن کچہہ پڑہے نہین ... دعا ... شیخ عبدالحق فی ترجمۃ المشکوۃ
[4] عبارۃ در مختار سے معلوم ہوتا ہے کہ ... نہین عبارۃ اوسکی یہ ہے لا ینبغی ان یصلی غیر الخطیب لانہما کشی واحد فان فعل بان خطب صبی باذن سلطان وصلی بالغ جاز ہو المختار ۱۲ منہ

اور پہنچانیوالی طرف خدا کے متابعت رسول امی کی ہے علیہ الف الف صلوات کہ نصیب اس امت مرحومہ
کے ہوئی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ اور تاثیر اسی تفضل کیسے ہے کہ ایسا ادب
اور معرفت اس امت کو حاصل ہوتا ہے کہ کسی امت اور کسی پیغمبر پر مثل اس امت اور اس پیغمبر کے نہین ہوا
جو کوئی اطلاع اوپر شریعت اور طریقت محمدیہ کے پاوے اور کمال متابعت اوسکی اور فنا کر لے اپنے سے
بیچ ہستی حق کے قصور کرے مانند گدہے کے ہے کہ بوجہہ اوٹہاتا ہے اور کچہہ نفع نہین پاتا ہے مصرعہ چار
پائی برو کتابے چند + ہدایت اور وصول سے محروم ﴿۵﴾ بحر ﴿۵﴾ تنبیہ چونکہ اس آیۃ کریمہ مین ذکر جمعہ کا
فرمایا اسلیے کچہہ حدیثین فضیلت وغیرہ جمعہ کی نقل کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن
کہ طلوع کرتا ہے اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کیے گیے آدم اور اوسی مین داخل کیے گیے جنت مین اور
اوسمین نکالے گیے جنت سے اور نہین قائم ہوئیگی قیامت مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ ڈہونڈو تم اوس
ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی روز جمعہ مین بعد عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک اور فرمایا کہ بلا شبہ جمعہ
مین ایک ساعت ہے کہ نہین مانگتا اللہ سے بندہ اوسمین کچہہ مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ اوسکے تئین عرض کیا
صحابہ نے کہ کونسی ساعت ہے وہ فرمایا جسوقت کہ قائم کیجاتی ہے نماز اوسکے فارغ ہونے تک اور فرمایا جو آوے
جمعہ کی نماز کے لیے پس چاہیے کہ غسل کرے اور فرمایا کہ جو کوئی غسل کرے دن جمعہ کے اور غسل کراوے اور سویرے
آوے اور ابتدا خطبہ مین شریک ہو اور قریب ہو امام سے اور سنے خطبہ اور چپکا بیٹہا رہے ہوتا ہے اوسکے لیے
بدلہ ہر قدم کے کہ رکہتا ہے اوسکو اجر ایک برس کا کہ اوسمین دنکو روزے رکہے اور راتکو شب بیدار رہے
اور فرمایا جو کوئی وضو کرے پس اچہا وضو کرے پہر آوے نماز جمعہ کے لیے پس بیٹہے
قریب امام کے اور سنے خطبہ اور چپکا بیٹہا رہے مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکی مابین اوس جمعہ کی اور درمیان
جمعہ کے یعنے پہلے جمعہ کے اور زیادہ تین دن اور جسنے چہوئی کنکر یعنے کہیلتا رہا کنکرون سے پس تحقیق لغو کیا
اوسنے اور فرمایا کہ جسنے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا سا غسل پہر اول وقت آیا مسجد مین پس گویا کہ قربانی
کیا اوسنے ایک اونٹ اور جو کوئی آیا دوسری ساعت گویا کہ قربانی کی گائین اور جو کوئی آیا تیسرے ساعت
پس گویا کہ قربانی کیا دنبہ اور جو کوئی آیا چوتہی ساعت پس گویا کہ قربانی کی اوسنے یعنے للہ دی ایک مرغی
اور جو کوئی آیا پانچوین ساعت مین پس گویا کہ للہ دیا انڈہ پس جسوقت نکلتا ہے امام حاضر ہوتی ہین فرشتے
سنتے ہین خطبہ کو اور فرمایا جو کوئی ترک کرے جمعہ کو تین بار از راہ سستی کے مہر کر دیتا ہے اللہ اوسکی دل پر
اور فرمایا جو کوئی لوگونکی گردنین روندتا جاوے یعنی جماعت مین شریک ہونیکے لیے دن جمعہ کے بنایا جائیگا
پل اوپر جہنم کے یعنے تا کہ لوگ اوسکی پیٹہہ پر سے روندے جائین اور پڑہتے تہے حضرت نماز جمعہ مین سبح اسم
ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت مین آیا ہے پڑہنا سورہ جمعہ کا پہلی رکعت مین
اور پڑہنا سورہ اذا جاءک المنافقون کا دوسری رکعت مین اور پڑہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
روز جمعہ کے صبح کی نماز مین الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان اور کہا سہل بن سعد صحابی نے کہ
نہین کہاتے تہے ہم صبح کا کہانا حضرت کے زمانہ مین اور نہ قیلولہ کرتے تہے ہم مگر بعد جمعہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ اونگنے لگی ایک تم مین کا دن جمعہ کی پس چاہیے کہ بدل ڈالے مجلس اپنی اور فرمایا کہ حق ہے
مسلمانون پر یہہ غسل کرین دن جمعہ کے اور لگاوین خوشبو اہل اپنی کیسے پس اگر نپاوی خوشبو پس پانی ہے
اوسکے لیے خوشبو ہے یعنے نری پانی سے نہالینا بمنزلہ خوشبو کی ہے ف **تو ملک** ادا عمال جمعہ کے یہہ ہیں
کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے اور لبین کترواوے اور ناخن لواوے اور غسل کرے او رخوشبو لگاوی اور تیل لگاوی
اور کنگہی کرے اور بعد دے جو کچہہ میسر ہو اور نہ حاضر ہووے اپنی قوم کی مجالس مین بعد زوال کے اور مشغول رہے
ذکر و دعا مین غروب تک اسلیے کہ ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہے بحسب صحیح روایت کے اور بعضون
نے کہا کہ ما بین بیٹھنے امام کے ہے ادا نماز تک اور اداب جمعہ سے ہے کہ بعد نماز کے ملاقات بہائی مسلمانون
کی کرے اور خبر پرسی بیمارون کی کرے اور جنازے پر حاضر ہونا ور زیارت قبر کی کری اور نکاح کرے اور طلب علم
کرے اور طلب رزق کی کرے ساتہہ کسب حلال کے اور پڑہے سات بار شب جمعہ مین اور روز جمعہ مین
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِيْ
بِيَدِكَ اَمْسَيْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اور سنت یہہ ہے کہ جس سے جمعہ فوت ہو بغیر عذر کے وہ تصدق کرے
ایک دینار یا آدہا درہم یا ایک صاع گیہون یا نصف صاع بحسب طاقت کے اور جو کوئی عادت پکڑے ترک
جمعہ پر بغیر ضرورۃ کے لکہا جاتا ہے منافق اوس کتاب مین کہ نہ مٹائی جاتی ہے اور نہ بدل کیجاتی ہے اور مہر
کردیتا ہے اللہ تعالے اوسکے دل پر اور نہین قبول کیجاتی ہے طاعت وعبادت اوسکی کذا ثبت فی الارشاد
الصحاح عنہ صلے اللہ علیہ وسلم ف وظائف النبی ف فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس جب تمام کیجاوے نماز متفرق ہو تم زمین
مین اور طلب کرو تم فضل خدا سے اور یاد کرو خدا کو بہت تا تم چہٹکارا پاؤ ف پہر جب تمام ہو چکے نماز تو پہیل پڑو
زمین مین اور ڈہونڈہو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت شاید تمہارا بہلا ہو ف **مو** پہر جب ادا کر چکو
تم نماز تو پہیل جاؤ اپنے اپنے کام کو زمین مین دنیا کے کاروبار مین مشغول ہو اور تلاش کرو روزی کی
خدا تعالے کے فضل سے اور یاد کرو بہت خدا تعالے کو شاید کہ تم چہٹکارا پانیوالے ہو یاد اپنے گناہون سے
اور دین دنیا کا فائدہ پاؤ ف **ع** ف **تفسیر** وَانْتَشِرُوْا مین امر اباحت کے لیے ہے اور مراد فضل خدا سے
اور تجارت ہے یا طلب علم یا عبادت پسندیدہ یا ملاقات بہائی مسلمانون کی للہ اور یاد کرو خدا کو یعنے شکر
ادا کرو اوسکا بار بار اسلیے کہ توفیق دی تم کو واسطے ادا فرض اپنے کے ف **ملکہ** وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً
اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور وہ مسلمان جب دیکہین کسی تجارت کو یا کہیل کو متفرق ہو کر متوجہ ہون طرف
اوسکے اور چہوڑین تجکو کہڑا ہوا بیچ خطبہ مین کہہ جو کچہہ کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے ثواب بہتر ہے کہیل سے اور
سوداگری سے اور خدا بہتر ہے روزی دینے والون کا ف **مترجم** کہتا ہے یہہ آیۃ عبارت ہے اصحاب پر اور
اشارہ ہے اوس قصہ پر کہ ایک تجارہ شام سے آیا درمیان خطبہ کے اور وہ اوسکو دیکہہ کر متفرق ہوے اور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین نرہے مگر بارہ شخص کہ حضرت ابوبکر و عمر بہی اونمین سے تہے واللہ
اعلم ۱۲ **فـ۲** اور جب دیکہین سودا بکتا یا کچہہ تماشا کہنڈ جاوین اوسکی طرف اور چہوڑ جاوین تجکو کہڑا تو کہہ جو
اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سوداگری سے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے ۱۱ **مو ۱۲** اور جب
دیکہین یہہ سب مسلمان کاروان کو یا سنین ڈہول کی آواز جو بجاتے ہین کاروانکی آنیکی خبر سنانیکو تو
جاتے ہین اوسکی طرف تو پہلے خرید لیوین غلہ اور چہوڑ جاتے تجکو ای محمد کہڑا خطبہ پڑہتا کہہ اے محمد اونکو
وہ چیز جو خدا تعالی کی پاس ہی نعمت ہے اور ثواب نماز کا اور سننا خطبہ کا بہت اچہا ہی اور نفع دینے والا ہی سوداگری کی نفع اور تماشے اور خدا تعالی
بہت اچہا ہے سب روزی دینے والونکا اسباب سے **ع ۱۲** **تفسیر** مراد تجارۃ سے آنا بنجاریکا ہی اور لہو سے آواز طبل اور نالیون
کی کہ وقت آنے بنجاریکے بجاتے تہے منقول ہے کہ روز جمعہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑہتے
تہے ناگہان بنجارہ دحیہ کلبی کا غلہ بہت سا لیکر جانب شام سے مدینہ مین پہنچا اور طبل اوسکے آنیکا بحسب
معمول قدیم کے بجایا اور اوس وقت مین اہل مدینہ کے تنگی اناج کی بہت تہی سننے والے خطبہ کی آواز اوسکے آنے
کی طبل کی سنکر اکبارگی بسبب اضطرار کے اوسکی طرف گئے اور مسجد مین سوائے اٹہہ یا بارہ آدمیون کے
باقی نرہے چار یار کرام ہی اونمین تہے آنحضرت نے فرمایا اگر سب چلے جاتے ایک آگ اس جنگل سے تمہاری
طرف روانہ ہوتی اور لفظ قائما مین دلالت ہے اسپر کہ خطبہ کہڑے ہوکر پڑہے ۱۲ **مسئلہ** اگر امام نے ساتہہ عدد
معتبر کے نزدیک ہر امام کے کہ ذکر ہوا احرام نماز جمعہ کا باندہا اور بعد احرام امام کے مقتدی امام کے پیچہے چلے جاوین
اتنے کہ عدد جماعت کا ناقص ہو جاوے اگرچہ ایک ہی کم ہو پس نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے اگر
سجدہ ایک رکعت کا ہمراہ اونکے ادا کیا ہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے ادا کی تہی تو چار
رکعت ظہر کی تمام کرے اور نزدیک صاحبین کے اگر تکبیر احرام ہی ساتہہ اونکے کہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے
اور نزدیک احمد اور صحیح تر قول شافعی کے وہ نماز جمعہ کی باطل ہو جاویگی اور از سر نو ظہر ادا کرے اور سورہ جمعہ اور
منافقون یا سورہ جمعہ اور ثانیہ نماز جمعہ مین پڑہنی سنت ہے ۱۲ **مد ۱۲** **تنبیہ** منقول ہے
کہ ایک شیطان بشکل انسان ایک عالم باایمان کے پاس آیا اور کہا کچہہ مسئلے پوچہا چاہتا ہون فرمایا
پوچہہ کہا وہ کونسا ایک ہے کہ دوسرا نہین ہو سکتا فرمایا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہا وہ کون دو ہین کہ تین نہین
ہو سکتا فرمایا دن اور رات کہا وہ کون چار چیز ہے جو مخلوق نہین فرمایا کتب اربعہ زبور توریت انجیل فرقان
کہا وہ کون پانچ چیزین ہین جو جمعہ کے دن پیدا ہوئین فرمایا بہشت دوزخ آفتاب مہتاب ستارے
کہا وہ کون سات چیزین ہین جنکے سات سات حصے ہین فرمایا آسمان زمین دوزخ دریا طواف ایام
قرآن کہا کسدن مین آسمان بنے فرمایا اتوار کو کہا وہ کون ہے جو شکم مین بیٹہا اور شکم سے نکلا با وجود اسکی
پہر ان دونون مین نسبت نہین فرمایا وہ یونس بن متی ہین کہا وہ کون شخص ہے کہ تیس برس کا تہا اور بیٹا
اوسکا ایک سو بیس برس کا فرمایا وہ عزیر علیہ السلام تہے کہ جب آپکی وفات ہوئی تیس برس کے تہے اور اونکا بیٹا
بیس برس کا سو برس کے بعد جب وہ زندہ ہوے اتنے عرصہ مین وہ بیٹا ایکسو بیس برس کا ہوا اور آپ تیس ہی
برس کے رہے کہا کس کس چیز پر پردے ہین فرمایا آسمانکا زمین آفتاب کا مہتاب دن کا رات جنت کا نار

ف۱ ... خطبہ ... بجا ... [illegible]
ف۲ ... [illegible]

عقبی کا دنیا آدم کا حوا مرد کا عورت غنا کا فقر ہنسی کا رونا عافیت کا بلا سرور کا غم صعود کا ہبوط شیرین کا تلخ خیر کا شر ثواب کا عذاب امن کا خوف رضا کا غضب ایمان کا کفر حیات کا موت جوڑا ہی کہا سب کتنے انبیا رہوی اور اونمین کتنے رسول کتنے اور مرسل کتنے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اونمین تین سو تیرہ رسول اور چار مرسل کہا ان تینونمین کیا فرق ہی فرمایا نبی وہ کہ جسکو سچا خواب ہوا اور رسول وہ جسنے آواز سنی یعنے فرشتے کی اور مرسل وہ جسمین یہہ دونون باتین جمع ہونمین کہا آدم حوا ابلیس سانپ طاوس کی جگہہ اوترنیکی کونسی ہے فرمایا ہند جدہ بابل سجستان اقصای ہند کہا کیا سبب ہے کہ بعضے آدمی کی داڑہی پہلے سفید ہوتی ہے اور سر کے بال پیچہے اور بعضون کے بالعکس فرمایا کہ اول کی یہہ وجہ ہے کہ ریش موضع ملامت ہی اور دوسریکا یہہ سبب کہ سر دس برس ڈاڑہی سے بڑا ہی کہا کیا باعث ہی کہ عورتکے ڈاڑہی نہین نکلتی فرمایا تا مرد انکو اونسے نفرت نہو کہا جب گرمی آتی ہے جاڑا کہان جاتا ہے اور جب جاڑا آتا ہے گرمی کہان جاتی ہے فرمایا زمین کے نیچے اور زمین کے اوپر اسواسطے کہ جاڑونمین کنوئیکا پانی گرم ہوتا ہے اور گرمیون مین سرد کہا سب سے زیادہ کسکا قلب سخت ہے فرمایا کافر کا کہا سب سے زیادہ کسکا قلب نرم ہے فرمایا مومن کا کہا بہت تلخ کون چیز ہے اور بہت شیرین کون فرمایا حیات با ذلت اور ممات با عزت کہا کمتر کون چیز ہے اور اکثر کیا فرمایا کمتر یقین ہے آدمی مین اور آدمی بے غم اور اکثر اسماء الٰہیہ مین دنیا مین اور شک بنی آدم کہا بہت محتاج کون آدمی ہے فرمایا جو اللہ کو نہ پہچانے کہا بہت غنی کون چیز ہے فرمایا فصل کا مینہ کہا بنی آدم مین کتنے پانی ہین فرمایا نو شیرین آب دہن ہے تلخ آب گوش شور آب چشم تفہ آب بینی ترش آب عرق نتن آب بول غلیظ آب منی رقیق آب ودی چیپ سا آب مذی ان تینونکو آب مرد کہتے ہین جب لعین نے ان سب سوالونکا جواب پایا تہک کر ایک چہوٹی شیشی نکالی اور پوچہا کہ آیا اللہ قادر ہے کہ اسمین ہفت زمین ہفت آسمان وما فیہا کو داخل کرے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہہ تو کیا اللہ قادر ہے کہ ایسے سات سو عالم کو اسمین داخل کرکر تیری دہنی آنکہہ مین ڈالے اور بائین آنکہہ سے نکالے یہہ بات کہی اور اوسکی آنکہہ مین انگلی ماری آنکہہ پہوٹ گئی شیطان نادان پہوٹی کہتا ہوا گیا عالم دانا خدا کا شکر بجا لایا کہ خدایا تو نے ابلیس کے شر سے مجکو بچایا پس شیطان کے شر سے علم نجات کا باعث ہوا وہو المطلوب ؕ مظہر العجائب ؕ واللہ خیر الرازقین ؕ کے مناسب ایک حکایت لکہتا ہون روض الریاحین سے تا متنبہ ہون لوگ اوسکے دیکہنے سننے سے عثمان جرجانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایکدن کوفہ سے بارادۂ جانے بصرہ کے پس دیکہی مین نے راہ مین ایک بڑہیا کہ صوف کا جبہ پہنے ہوئی تہی اور بالون کی چادر اوڑہے چلتی تہی اور کہتی تہی الٰہی کیا بڑی دور راہ ہے اوسکے نزدیک کہ نہو تو رہنما اوسکا اور کیا بڑی وحشتناک راہ ہے اوسپر کہ نہو تو مونس اوسکا کہا عثمان نے کہ پس نزدیک ہوا مین اوسکے اور سلام علیک کی اوس سے پس جواب دیا سلام میریکا اور کہا کون ہے تو رحمت کرے اللہ تجہپر پس کہا مینے اوس سے کہ مین عثمان جرجانی ہون پس کہا اوسنے کہ جیتا رہے تجکو اللہ نے عثمان کہان کا ارادہ رکہتا ہے تو کہا مینے کہ ارادہ رکہتا ہون مین بصرہ کا ایک حاجت کے لیے پس کہا اوسنے لیے عثمان کیون نہ آگاہ تو نے صاحب حاجت کو کہ متوجہ

ف ۱ اسمین اختلاف ہے عدد معین پر ایمان نلاوے یون کہے یعنی نبی رسول ہین سب پر ایمان لایا ۱۲

ف ۲ اسمین بہی اختلاف ہے اکثر ہون کہتے ہین کہ نبی عام ہے اور رسول خاص کہ شریعت جدید اور کتاب جدید جسکو ملی وہ رسول و مرسل ہے اور نبی ہونیمین شرط نہین پس ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی ہے اور جو نبی ہے اوسکو رسول ہونا لازم نہین ۱۲ منہ

کرتا وہ اوس حاجت کو طرف تیرے اور نہ مشقت مین ڈالتا تجکو یعنے اللہ تعالے سے دعا کرتا وہ بے مشقت تیری
حاجت کو برلاتا پس کہا مینے کہ نہین ہے درمیان میرے اور درمیان اوسکے ایسی معرفت پس کہا اوسنے کہ کس
چیز نے باز رکہا تجکو اوسکی معرفت سے کہا مینے کہ کثرت گناہون نے پس کہا اوسنے واللہ برا کیا تو نے آگاہ ہو
قسم خدا کی اگر ملاتا تو ستی اپنی ساتہہ ستی اوسکے یعنے تعلق اوس سے خوب پیدا کرتا تو بہت خوب کام کرتا اور
روا کیجاتین حاجتین تیری بے مشقت پس کہا عثمان نے جب سنی مینے یہہ بات اوسکی تو رویا مین اور کہا
مینے کہ چاہتا ہون مین تجسے دعا پس کہا اوسنے اَعَانَکَ اللّٰہُ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَجَنَّبَکَ مَعْصِیَتَہٗ کہا عثمان نے
کہ جب قصد کیا مینے پہر نیکا لکالین مینے اپنی جیب سے کتنی ایک درہمین اور کچہہ اوسکو دین اور کچہہ اپنے پاس
رکہین اور کہا مینے کہ لیتو یہہ اور اپنے کام مین لا پس کہا اوسنے کہ ای عثمان کہان سے ملین تجکو یہہ درہمین
مینے کہا کہ مین پہاڑون پر جاتا ہون اور وہان سے لکڑیان لاتا ہون اپنے سر پر اور مسلمانونکے بازارون
مین بیچتا ہون اور قیمت اونکی اپنے کام مین لاتا ہون پس کہا اوسنے کہ کسب حلال اچہی چیز ہے ولیکن
ای عثمان اگر درست کرتا تو معاملہ ذی الجلال سے اور اعتماد کرتا اوسپر حق اعتماد کرنیکا تو کفایت کرتا وہ تجکو
اوٹہانے لکڑیون کیسے پہاڑون پر سے پہر کہا اوسنے کہ ای عثمان مین چاہتی ہون کہ دکہاؤن تجکو کہ کیسا
درست کر رکہا ہے مینے معاملہ اپنا ساتہہ مالک اپنے کے اور کیسا توکل صادق رکہتی ہون اوسپر پس کہا پہہ
پہر پس پہیلائے اوسنے دونون ہاتہہ اپنے اور ہلائے ہونٹ اپنے پس دونون ہاتہہ اوسکے دینارون
سے بہر گئے پس کہا اے عثمان یہہ قسم خدا کی نہ اسپر سکہ ہے بادشاہ کا نہ کسی حاکم کا اور جان لے
کہ بلاشبہ تو اگر دوست رکہے اپنے مولی کو تو بے پروا کردے تجکو خلق سے اور کافی ہو تجکو پہر غائب ہوگئی
وہ مجسے نفعنا اللّٰہ تعالے بہا آمین ۞

سورۃ المنافقون مدنیۃ

اس سورۃ کا نام سورہ منافقون
ہے یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر منافقونکا ابتداء سورہ مین ہے اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے نازل ہوئی
بعد سورہ حج کے اور بعد سورہ جمعہ کے اسلیے لکہی گئی کہ سورۂ جمعہ کے اخیر مین ذکر ہے عدم اخلاص بعضے لوگونکا
اور اسکی ابتدا مین ذکر ہے منافقون خالص کا آیتین اسمین گیاران ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اسی[۱۸۰] تراسی[۱۸۳]
اور حروف آٹہہ سو اکیس[۸۲۱] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ
لَرَسُوْلُ اللّٰہِ ۘ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ ؕ وَاللّٰہُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۝ جب آوین سامنے
تیرے منافق کہین گواہی دیتے ہین ہم کہ تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا جانتا ہے کہ بیشک تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا
گواہی دیتا ہے کہ منافق دروغ گو ہین مترجم کہتا ہے کہ رئیس منافقون کے نے کسی سفر مین باتین نفاق
کی کہین وہ باتین کسی شخص نے انصار مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کین منافقون نے مجلس نبی
مین آنکر قسم کہائی کہ ہمنے یہہ باتین نہین کہین ہین یہہ سورۃ بیچ نقل اون اقوال کے اور تہدید اور تکذیب اونکے
نازل ہوئی ؕ **فتح** ؕ جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہین تو رسول اللہ کا ہے اور اللہ
جانتا ہے کہ تو رسول ہے اوسکا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہہ منافق جہوٹے ہین ؕ **موضح** ؕ جب آتے
ہین تیرے پاس ای محمد منافق یعنے ابی سلول کا بیٹا اور اوسکے یار سو وہ آنکر کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین

سورۃ المنافقون

ہم کہ بیشک تو بہیجا ہوا خداتعالے کا ہے یعنے منافقونکی گواہی پر کیا موقوف ہے خداتعالے گواہی دیتا ہے تیرے
رسول ہونیکی اور فرماتا ہے کہ منافق جہوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور قسم کہا کر کہتے ہین کہ تو
البتہ رسول خداتعالے کا ہے یہہ منافق موہنہ پر سامنے کہتے ہین دلمین انکے یقین نہین کہ تو رسول اللہ
کا ہے انکی قسم اور گواہی جہوٹہی ہے ف عـه تفسیر گواہی دیتے ہین ہم الخ مراد منافقونکی یہہ تہے کہ ہم
زبان و دل سے گواہی دیتے ہین اور اللہ جانتا ہے کہ حقیقت الامر یہی ہے جسپر دلالت کرتا ہے قول اونکا
کہ تو رسول اللہ کا ہے لیکن منافق جہوٹے ہین اسمین کہ دل ہمارا موافق ہے زبان کے یا وہ جہوٹے ہین
اسمین اسلیے کہ جب دل موافق زبان کے نہوا تو نہوئی گواہی حقیقت مین پس وہ جہوٹے ہین بیچ نام
سے کہنے اسکیکے شہادۃ حقیقت مین یا وہ جہوٹے ہین نزدیک نفسوں اپنے کے اسلیے کہ وہ اعتقاد رکہتے تہے کہ
قول اونکا انک لرسول اللہ جہوٹ ہے اور آیا ہے کہ جب خبر جمع ہونے بنی مصطلق کے واسطے لڑنے کے
پیغمبر خدا سے آنحضرتکو پہنچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونسے لڑنیکے لیے برآمد ہوئے اور اونکے کنوے پر کہ مریسیع
اوسکا نام تہا لڑائی واقع ہوئی اور فتح مسلمانونکی ہوئی اموال اور اولاد اونکی مومنون کی ہاتہہ لگی اور بعد
فتح کے درمیان جہجاہ غفاری کے کہ مہاجرین سے تہے اور درمیان سنان انصاری کے بسبب بہرنے
پانی پر نزاع واقع ہوئی اور نوبت اسکی پہنچی کہ درمیان مہاجرین اور انصار کے قتل و قتال قائم ہووے
عبداللہ بن ابی منافق اوسوقت مین باتین ناشائستہ زبانپر لایا اور کہا کہ مہاجرون کو کچہہ نہ دین تا مدینہ
سے پراگندہ ہووین اور جب ہم مدینہ مین جاوین عزیز ذلیل کو نکالدے اور اشارہ اوس شقی کا عزیز سے
اپنے نفس کیطرف تہا اور ذلیل سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف زید بن ارقم نے کہ نوجوان تہے یہہ خبر
آنحضرت صلعم کو پہنچائی اور عمر رضنے کہا اذن دو یا رسول اللہ تا گردن عبداللہ بن ابی کی ماروں مین آنحضرت نے
فرمایا اے عمر تحمل کر اور آنحضرت نے واسطے تسکین اوس فتنہ کے اسیوقت کوچ فرمایا اور ابن ابی سے کہا کہ تو نے
یہہ کلام کہا تہا ابن ابی نے قسم کہائی کہ مینے نہین کہا ہے زید جہوٹا ہے اور چونکہ ابن ابی اپنی قوم مین شریف
تہا اوسکے یارون نے انصار مین سے جو کہ حاضر تہے کہا یا رسول اللہ زید نوجوان ہے شاید اوسکی بات نہ
سمجہا ہو آنحضرت نے ابن ابی کو معذور رکہا اور خبر زید کے جہوٹ بولنے کی پہیل گئی اور وہ شرمندہ رہتے تہے اور عـه بیٹا مسلمان تہا ۱۲
عبیداللہ بیٹا ابن ابی کا جناب آنحضرت کے پاس آیا اور کہا آپ چاہتے ہین کہ میرے باپ کو مارین مجکو حکم کیجیے
تا اوسکا سر آپکے سامنے لاؤن ڈرتا ہون کہ آپ اور کسیکو اوسکے مارنیکے لیے فرماوین اور مین اوسکو مدینہ مین
دیکہہ کر ماروں اور جہنمی ہوؤن رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے باپکو نہین مارتا بلکہ اوسکے ساتہہ نرمی اور
احسان کرونگا پس وہان سے روانہ ہوکر اور منزل مین چاہ نقع پر اوترے اور اوس روز ہوا ایسی تیز چلی کہ لوگ
اوس سے ڈرے اور اوسوقت اونٹنی آنحضرت صلعم کی گم ہوئی رسول علیہ السلام نے فرمایا خوف نکرو کہ یہہ ہوا بسبب
مرنے ایک بڑے کافر کے چلی ہے کہ وہ مدینہ مین مرا ہے لوگون نے پوچہا کہ وہ کون ہے فرمایا وہ رفاعہ بن
زید ہے ایک شخص نے منافقون مین سے کہا کہ خبر غیب کی دیتا ہے اور اونٹنی اپنی نہین جانتا کہ کہان ہے
اوسیوقت جبرئیل آئے اور پیغمبر خدا کو اونٹنی کی جگہہ کی اور اوس منافق کے قول کی خبر دی آنحضرت صلعم نے

ف دہم رکوع ۱ ماعلیہ حال المجز عنہ ۱۲

اپنے اصحاب کو خبر دی اور فرمایا کہ مین علم غیب نہین جانتا ولیکن خدا تعالے مجکو خبر دیتا ہے کہ اونٹنی
میری فلانی گہاٹی مین ہے مہار اوسکی ایک درخت مین اٹک رہی ہے لوگ گئے اور وہین اونٹنی پائی اور
وہ منافق ایمان لایا اور جب مدینہ مین پہنچے رفاعہ کو موا ہوا سنا اور وہ بڑا منافق تہا یہود یون مین اون
ایام مین یہہ سورہ بیچ تصدیق زید بن ارقم اور تکذیب ابن ابی کے نازل ہوئی بعد اوترنے اسکے رسول
علیہ السلام نے کان زید کا پکڑ کر فرمایا کہ خدا تعالے نے تصدیق تیری کی اور بعد اوترنے ان آیتونکی لوگون نے
ابن ابی سے کہا کہ تیرے حق مین یہہ وعید آیا ہے پیغمبر کے پاس جا اور اونسے طلب بخشش کی چاہ اوس بدبخت
نے انکار کیا اور کہا کہ تمہارے کہنے سے مین ایمان تو لایا اور زکوۃ دی اب کچہہ باقی نہین رہا مگر یہہ کہ محمد کو
سجدہ کرون آیۃ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اخیر تک اوتری اور کہا ہے علماء نے کہ یہہ واقعہ پانچوین سال ہجری
مین ہوا ہے اور ابن ابی چند روز بعد اس سے مدینہ مین مرا اور واصل بجہنم ہوا ۱۲ **مدارک** ۱۲ **تنبیہ**
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانی منافق کی تین ہین اگرچہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے اور دعوے
کرے کہ مین مسلمان ہون جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت
رکہوائی جاوے خیانت کرے اور فرمایا جسمین چار خصلتین ہون وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت
اونمین سے پائی جاوے ہوگی اوسمین ایک خصلت نفاق کی یہانتک کہ چہوڑے اوسکو جب امانت کہا
جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب عہد کرے عہد شکنی کرے اور جب لڑے بد
کہا کرنے لگے ۱۲ **مشکوۃ** ۱۲ اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ سپر کیا ہے اپنی قسمونکو پس باز رہے راہ خدا سے تحقیق وہ برا ہے جو کچہہ کہ کرتے ہین ۱۲ **فتح** ۱۲
رکہی ہین اپنی قسمین ڈہال بناکر پہر روکتے ہین اللہ کی راہ سے یہہ لوگ برے کام ہین جو کرتے ہین ۱۲ **فــ**
مو ۱۲ پکڑا منافقون نے اپنی قسمونکو ڈہال جو قسم کہا کر اپنے تئین بچاتے ہین قتل اور قید ہونے سے پہر وے
مین اور منع کرتے ہین لوگونکو مسلمان ہونے سے جو لوگونکو بہکاتے ہین چہپے ہوئے یا اپنے تئین بچاتے
ہین خدا تعالی کی راہ مین لڑنے سے جو کوتاہی کرتے ہین جہاد مین بیشک وہ لوگ برے کام کرتے ہین
۱۲ **عــ** ۱۲ **تفسیر** اپنی قسمونکو ڈہال اسمین دلیل ہے اوپر کہ نشہد یمین ہے ۱۲ **مد** ۱۲ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ
اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ ۝ یہہ بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پہر کافر ہوئے
پس مہر کی گئی اونکے دل پر پس وہ نہین سمجہتے ہین ۱۲ **فتح** ۱۲ یہہ اسپر کہ وہ ایمان لائے پہر منکر ہوگئے
پہر مہر ہوگئی اونکے دلپر اب وہ نہین بوجہتے ۱۲ **مو** ۱۲ یہہ اسواسطے ہے کہ منافق ایمان لائے ہین زبان سے
پہر کافر ہوئے دل سے جو ظاہر مین مسلمانون سے کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خلوت مین کافرون سے
کہتے ہین کہ ہم تمہارے دین مین ہین سو مہر رکہی ہے خدا تعالے نے اونکی دلونپر پس وہ نہین سمجہتے خوبی اور
بہلائی ایمان کی ۱۲ **عــ** ۱۲ **تفسیر** ذٰلِکَ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
یعنے یہہ قول جو شاہد ہے اوپر کہ وہ بدترین لوگون کے ہین اعمال مین بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان
لائے پہر کافر ہوئے یا اشارہ ہے طرف اوس چیز کے کہ بیان کیا گیا حال اونکے بیچ کذب اور نفاق کے

اور خبر دینے کے ساتھہ ایمان کے یعنی یہہ سب بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے یعنی بولے کلمہ تہا دلکا اور کیا
اونہون نے جیسکہ کرتے ہین کہ وہ داخل ہوئے ہین اسلام مین پہر کفر کیا یعنے ظاہر کیا کفر اپنا بعد اسکے ساتھہ
قول اپنے کے اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُہٗ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَنَحْنُ حَمِیْرٌ اور مانند اسکے یا بولتے ہین ایمانکی بات مومنونکے
سامنے پہر بولتے ہین کفر کی بات نزدیک شیاطین اپنے کے ازراہ ٹہٹا کرنیکے ساتھہ اسلام کے جیساکہ فرمایا
اللہ تعالے نے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا آخر آیۃ تک پس مہر کی گئی اونکے دلونپر یہانتک کہ نہین داخل
ہوتا ہے ایمان اونکے دلونمین بسزای نفاق اونکیکے فَہُمْ لَا یَفْقَہُوْنَ یعنے پس وہ نہین سوجتے ہین یا نہین
پہچانتے ہین صحۃ ایمان کی کہ ایمان ساتھہ زبانکے اور تصدیق بالقلب کے ہے نہ یہہ کہ جب وہ ملین
مومنون سے کہین ہم مومن ہین اور جب کافرونکے سردارون سے ملین کفر اپنا ظاہر کرین ﻁ **مدمجر** ﻁ وَ

اِذَا رَاَیْتَہُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُہُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِہِمْ ﻁ کَاَنَّہُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ ﻁ یَحْسَبُوْنَ کُلَّ
صَیْحَۃٍ عَلَیْہِمْ ﻁ ہُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْہُمْ ﻁ قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ اور جب دیکہے تو منافقونکو متعجب کرین
تجکو بدن اونکے اور اگر کہین کان رکہے تو اونکی باتونپر گویا کہ وہ لکڑیان ہین دیوار سے لگی رکہین جانتے ہین
ہر آواز بلند کو ہلاک اپنے پردہ ہین دشمن پس ڈر اون سے لعنت کی اونکو خدا نے کہان سے پہیرے جاتے ہین ﻁ **قدط**
اور جب تو دیکہے اونکو خوش لگین تجکو اونکو ڈیل اور اگر بات کہین سنے تو اونکی بات کیسے ہین جیسے لکڑی
لگا دی دیوار سے جو کوئی پکارے جانین ہم ہی پر بلا ہے وہی ہین دشمن اون سے بچتا رہ گردن مارے
اونکو اللہ کہان سے پہیرے جاتی ہین ﻁ **مشو** ﻁ اور جب دیکہتا ہے تو منافقونکو تو اچہے لگتے ہین تجکو ڈیل اور
صورت ظاہر اونکی اور جب کچہہ بات کہتے ہین تو تو سنتا ہی اونکی باتین اور اونکی قسمین سچ جانتا ہی اور وہ
دراصل ایسے ہین جیسے سوکہی لکڑیان دیوار سے لگی دہری ہوئی یعنے جیسے کاٹہ کی پتلیان ہین جو نہ
کچہہ سنین اور نہ بولین اور دیکہتے ہین گمان لیجاتے ہین اور سمجہتے اپنے دلون مین جو آواز سنتے کہ اونہین
پر ہے یعنے ایسے ڈرتے ہین جو آواز کسیکی سنتے ہین یہی سمجہتے ہین کہ ہمارا نفاق ظاہر ہوا یہی منافق
دشمن ہین اونسے مذمت رہ پرہیز کر اونسے ہلاک کرے خدا تعالے اونکو کیسے پہیرے جاتے ہین سیدہی
راہ سے اسلام کی ﻁ **عاشہ** **تفسیر** جب تو دیکہے یہہ خطاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یا ہر مخاطب
کو آیا ہے کہ ابن ابی منافق اور اکثر منافق جسیم اور خوش شکل اور فصیح البیان تہے جب پیغمبر خدا کی مجلس مین
آتکر اظہار اپنے ایمانکا کرتے حضرت اور مسلمان جو حاضر ہوتے خوش ہوتے اونکو دیکہہ کر اونکی باتین سنتے اور
اور پسند کرتے حق تعالی نے یہہ آیۃ اوتار کر اونکے احوال کی خبر دی اور چونکہ وہ خالی تہے ایمان اور خیر سے مشابہت
دی گئی اون لکڑیون کی ساتہہ کہ جو لگا دی جاتی ہین دیوار سے اسلیے کہ جب لکڑی لائق نفع کے ہوتی
ہے لگائی جاتی ہے چہت یا دیوار وغیرہا کام کی جگہہ مین اور جو لائق نفع کے نہین ہوتی دیوار سے لگا کر
کہڑی کر دیتے ہین پس مشابہت دیے گئے منافق ساتہہ لکڑی مذکور کے بیچ عدم انتفاع کے یا اسلیے
مشابہت دئے گئے کہ وہ پتلے ہین بلا ارواح اور جسم ہین بلا عقل پس ڈر اون سے اور نہ مغرور ہو اونکے
ظاہر پر اور قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ بد دعا ہے منافقونپر یا تعلیم ہے مومنون کے لیے کہ یون بد دعا کرین اونپر کہان سے

پہیر جاتے ہین یعنے کیونکر پہیر جاتے ہین حق سے یہہ تعجب ہے اونکی جہل اور گمراہی سے ۞ مل ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور جب کہا
جاوے منافقونکو آؤ تا طلب بخشش کی کرے تمہاری پیغمبر خدا پہیرین سر اپنے کو اور دیکہے تو اونکو موہنہ پہیرتے مین تکبر
کرتے ہوے ۞ فتح ۞ اور جب کہیے اونکو آؤ معافی کرداوے تمکو رسول الله کا مٹکاتے ہین اپنے سر اور تو دیکہے
رکتے ہین اور غرور کرتے ہین ۞ مو ۞ اور جب کہتے ہین منافقونکو کہ آؤ عاجزی کرو تو بخشواوے تمکو خدا تعالے
سے پیغمبر خدا تعالے کا تب منافق سر اپنا پہیرتے ہین اور تو دیکہتا ہے اونکو جو کیسے اڑ رہے ہین اور نہین آتے گناہ
بخشوانیکو رسول الله کے پاس اور وہ غرور کرنیوالے ہین ۞ ع ۞ تفسیر جب منافقون نے آیۃ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
الخ سنی تو ابن ابی کو کہا کہ تیرے حق مین یہہ آیۃ اوتری ہے جناب پیغمبر خدا کے پاس جا تا تیرے لیے بخشش مانگین
ابن ابی نے گردن پہیری اور کہا کیا چاہتے ہو محمد کو سجدہ کرون تب آیۃ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ الخ نازل ہوئی ۞ بحر ۞ سَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝
یکسان ہے بیچ حق اس جماعت کے کہ بخشش طلب کریگا اونکے لیے یا بخشش نہ طلب کریگا اونکے لیے نہین بخشیگا خدا
اونکو تحقیق خدا راہ نہین دکہاتا ہے گروہ فاسقونکو ۞ فتح ۞ برابر ہے اوپر معافی چاہے تو اونکو یا نہ معافی چاہے ہرگز
نہ معاف کریگا اونکو الله مقرر الله راہ نہین دیتا بے حکمونکو ۞ مو ۞ برابر ہے اونپر کہ بخشوا تو یا نہ بخشوا اونکو ہرگز نہین
بخشیگا اونکو خدا تعالے بیشک خدا تعالے نہین راہ دکہاتا اونکی کی حکم نماننے والونکو ۞ ع ۞ تفسیر ہرگز نہین
بخشیگا اونکو یعنے جب تک کہ وہ نفاق پر ہین اور معنی یہہ ہین کہ برابر ہے اونپر بخشش مانگنی اور نہ مانگنی اسلیے
کہ وہ التفات نہین کرتے اوسکی طرف اور نہ اعتبار کرتے اوسکا بسبب کفر اپنے کے یا اسلیے کہ الله نہین بخشیگا اونکو ۞ ع ۞
۞ مد ۞ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وہی ہین وہ کہ کہتے ہین اپنے یارونکو خرچ نکرو اوس جماعت پر
کہ نزدیک رسول خدا کے ہین یعنے فقرا مہاجرین یہانتک پراگندہ ہون اور خدا کے لیے ہین خزانے آسمان و زمین
کے و لیکن منافق نہین جانتے ۞ فتح ۞ وہی ہین جو کہتے ہین مت خرچ کرو اونپر جو پاس رہتے ہین
رسول کے جب تک کہ ہنڈ جاوین اور الله کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے لیکن منافق نہین بوجہتے
۞ مو ۞ یہہ منافق وہی لوگ ہین جو کہتے ہین آپسمین اپنے دوستونکو کہ کچہہ خرچ ندو اونکو جو پیغمبر خدا کے پاس ہین
جب تک کہ اون پاس سے جدا ہون ف اور الله کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے جو اوسیکا مال اور حکم
ہے سب زمین آسمان کے خزانون پر اسبات کو منافق نہین سمجہتے ۞ ع ۞ تفسیر الله کے ہین خزانے
الخ یعنے اوسیکے ہین رزق اور قسمتین پس وہ رزق دینے والا اونکا ہے زمین و آسمان سے اگرچہ منع کرین اہل مدینہ
اونکو و لیکن منافق یعنے عبد الله اور جماعت اوسکی جاہل ہین نہین سمجہتے اوسکو پس واہی بکتے ہین بسبب بہکانی
شیطان کے ۞ مد ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ
الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہتے ہین منافق اگر پہر پہنچین ہم مدینہ مین
البتہ نکالدیگا بڑا بزرگ بڑے خوار کو مدینے سے یعنی تونگر اہل نفاق کے فقرا مسلمانونکو اور خدا کے لیے ہے

بزرگی اور اوسکے پیغمبر اور مسلمانونکے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ۵ **ف** کہتے ہین ہم البتہ اگر ہم پہر گئے مدینہ کو تو نکالدیگا جسکا زور ہے بیقدر لوگونکو اور زور اللہ کا ہے اور اوسکے رسول کا اور ایمان والونکا ولیکن منافق نہین سمجہتے ۵ **مو** کہتے ہین منافق کہ اگر اس سفر سے مدینہ کو پہرین ہم تو مقرر نکالدے زور آور عزت والا مدینہ سے خراب حالکو اور یہہ نہین جانتا کہ اور واسطے خدا تعالی کے ہی سب زور اور غلبہ اور عزت اور اوسکے پیغمبر کو ہے اور مومن زور آور اور صاحب عزت ہین لے پر منافق نہین جانتے اس باتکو ۵ **ع** **تفسیر** وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ الخ یعنے غلبہ اور قوۃ اللہ کے لیے ہے اور اوسکے لیے کہ جسکو عزت دی اللہ اور تائید کرے اوسکی کہ وہ رسول اللہ کا ہے اور مومن وہی مخصوص ہین ساتہ اسکے جبکہ ذلت اور خواری شیطان کے لیے ہی اور اوسکے تابعین کے لئے کہ وہ کافر ہین اور منافق اور کسی صالحہ سے منقول ہے کہ وہ خراب حال تہی یعنے پہٹے پرانے کپڑے پہنی ہوئے اونپر کسی نے طعن کیا اوسنے کہا کہ کیا نہین ہو مین اسلام پر اور وہ ایسی عزت ہی کہ نہین ذلت ہے ساتہ اوسکے اور ایسی تونگری ہے کہ نہین فقر ہے ساتہ اوسکے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کسی نے اونکو کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ تم مین حقارت ہے اونہون نے کہا کہ نہ ولیکن عزت ہے اور پڑہی یہی آیۃ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ الخ اور تفسیر معالم وغیرہ مین ہے کہ ابن ابی اور اور منافقون نے کہا کہ اگر ہم غزوہ بنی مصطلق سے پہرین گے تو فقرا مہاجرونکو مدینہ سے نکالدینگے اور یہہ ہی کہا ہے مفسرون نے کہ مراد اوس ملعون کی اعز سے ذات اپنی تہی اور اذل سے ذات مقدس آنحضرت کی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی مصطلق سے مراجعت کر کر نزدیک مدینہ کے پہنچے تو عبد اللہ بیٹا ابن ابی کا کہ مومن مخلص تہا سر راہ مدینہ پر کہڑا ہوا جب اونٹ اوسکے باپ کا آیا اونٹ کو بٹہا کر اپنے باپ منافق کو کہا کہ تجہے شہر مین نہین جانے دونگا جب تک کہ پیغمبر خدا اجازت نہ دیوین تو جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے زیادہ تو ہی اور صاحب عزت سب سے زیادہ وہ ہین پہر جب سواری حضرت کی آئی اور یہہ احوال معلوم کیا تب حضرت نے فرمایا کہ شہر مین آنے دی تب بیٹے نے باپکو چہوڑا ۵ **مدارک** **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ اصل عزت موقوف ایمان پر ہے اگرچہ عوام کی نظر مین مومن ذلیل معلوم ہو لیکن چونکہ فائدہ دینی اسمین حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی نظر مین بہی عزیز ہو حضرت یہہ دعا کرتے تہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ۵

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۵

ای مسلمانون مشغول نکرے تمکو مال تمہارے اور فرزند تمہارے خدا کی یاد کرنے سے اور جو کوئی کرے یہہ کام پس وہ جماعت ہین زیان کار ۵ **ف** ایمان والون نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے ۵ **مو** ای وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو چاہئے کہ نہ بہلاوی اور نہ غافل کرے تمکو مال تمہارا اور نہ اولاد تمہاری خدا تعالے کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا جو یاد خدا تعالے کی بہولے تو پہر وہی لوگ نقصان مین ہونگے ۵ **ع** **تفسیر** مال کا غافل کرنا یہہ ہے کہ اوسکی سعی اور تدبیر مین لگا رہا کہین تجارت کر کر بڑہانے کی فکر مین ہے کہین بیچے لینے مین جانورونکی وغیر ذلک اور اولاد کا غافل کرنا

ف ایک سفر مین دو شخص لڑ پڑے ایک مہاجر ... مین کا ایک انصار کا ... اونکو حضرت نے ملا دیا ... منافق ...

یہہ کہ اونکی شادیون اور محبت مین اونکے لیے کمانیکی فکر مین لگا رہا اور مراد خدا کی یاد سے پانچون نمازین ہین یا
قرآن اور جو کوئی کرے یہہ کام یعنے دنیا کے دہندے مین لگا رہے اور دین سے غافل ہو تو وہی لوگ ٹوٹے مین
ہین اپنی سوداگری مین کہ بیچا اونہون نے باقی کو یعنے آخرتکو بدلے فانی کے کہ دنیا ہے **عہ تفسیر** جاننا
چاہئے کہ بعد ایمان کے رکن اعظم نماز ہے کہ جسکے ترک پر کیسی کیسی وعید آئی ہین قرآن و حدیث مین کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا اور فرمایا کہ جنتی جو
مجرمون سے پوچھینگے مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ یعنے کسچیز نے داخل کیا تمکو دوزخ مین تو وہ جواب دینگے کہ لَمْ نَکُ مِنَ
الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ یعنے نہین تھے ہم نماز پڑھنے والون مین سے اور نہین کہلاتے تھے ہم مسکین کو
اور فرمایا فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلٰوتِہِمْ سَاہُوْنَ یعنے پس ویل ہے اون نمازیون کے لیے کہ اپنی نماز
سے سہو اور غفلت کرتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز کو کافر فرمایا ہے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ
مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ اور بہت حدیثون مین تارک نماز پر وعید آئی ہے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم تارک
نماز کو کافر جانتے تھے اور قرآن کے پڑھنے اور عمل کرنیسے غفلت کرنا بھی بڑا ٹوٹا ہے مسلمانکو ان سبکا اہتمام
کرنا ضرور ہے قرآن کے پڑھنے اور عمل کرنے کا بیان حدیثون سے بہت اوپر مذکور ہو چکا ہے اسلیے یہان نہین
ذکر کیا وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ
قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ٥ اور خرچ کرو تم اوسچیز سے کہ عطا کی ہے ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے
کسیکو تم مین سے موت پس کہے اے پروردگار میرے کاش کہ موقوف چھوڑتا تو مجھکو ایک مدت تھوڑی تک
تا صدقہ دیتا مین اور ہوتا مین صالحون سے **فتح** اور خرچ کرو کچھہ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسیکو
تم مین موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈھیل دی مجھکو ایک تھوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا مین نیک
لوگون مین **مو** **تفسیر** خرچ کرو مراد اس سے صدقے واجب ہین مانند زکوۃ وغیرہ کے پہلے اس سے
کہ آوے کسیکو تم مین سے موت یعنے دیکھے علامتین موت کی اور معاینہ کرے اوسچیز کو کہ نا امید ہو اوسمین مہلت
دینے سے اور دشوار ہو اوسپر خرچ کرنا اور ہوتا مین صالحون سے یعنے مومنون سے اور آیۃ مومنون کے حق مین
ہے اور بعضون نے کہا منافقون کے حق مین **مد** ہوتا مین صالحون سے یعنے حج کرتا مین کہا ابن عباس نے
کہ نہین تقصیر کرتا کوئی زکوۃ کے دینے مین اور حج کے ادا کرنے مین مگر کہ چاہتا ہے پھرنا دنیا مین وقت مرنیکے اتھی
اور یہہ سبب دیکھنے احوال آخرت کے ہوگا **جلالین بحر** وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
اَجَلُہَا ط وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ اور ہرگز مہلت نہین دیتا خدا کسیکو جب آوے اجل اوسکی اور خدا
خبر رکھنے والا ہے اوسچیز کی کہ کرتے ہو تم **فتح** اور ہرگز ڈھیل نہ دیگا اللہ کسیجی کو جب پہنچا وعدہ اوسکا اور اللہ
کو خبر ہے اوسکی جو کرتے ہو **مو** اور ہرگز ڈھیل نہ دیگا خدا تعالے کسیکو جسوقت کہ آویگا وقت موت اوسکی
کا اور خدا تعالے جانتا ہے اون چیزونکو اور اون کامونکو جو تم کرتے ہو بھلے یا برے **عہ تفسیر**
یعنے جب جانا تمنے کہ تاخیر موت کی اپنے وقت سے ممکن نہین بلا شبہ وہ آنیوالی ہے اور اللہ تمہارے
عملونکو جانتا ہے اونکی جزا سزا دیگا خواہ واجب ترک کیا ہو وغیر ذالک تو نہ باقی رہا مگر جلدی کرنے ادا فرائض جان

مین او سے غدر ہنا واسطے ملاقات خدا تعالے کے ف **مد تنبیه** حاصل یہہ کہ جو کچھہ کرنا ہے اب کر لے جب وقت موت کا آپہنچتا ہے پہر بچتائے کچھہ نہین ہاتھہ آتا سوای حسرت وافسوس کے جنکو اللہ تعالے توفیق خیر دیتا ہے وہ پہلے آنے وقت موت کیلیے مستعد رہتے ہین کرنے بہلائیون کے چنانچہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علامت شرح صدر کی یہہ فرمائی ہے اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ **نکتہ** ایک محقق کہتے ہین کہ اس سورہ مین اشارہ ہے اسپر کہ مدعیان کاذب اگرچہ چرب زبانیان اور چاپلوسیان رکہین محروم اور بعید خدا تعالے سے ہین اور اگر کوئی صادق او نکو حکم اخلاص اور صدق کا کرتا ہے انکار کرتے ہین اور خرچ کرنے جان ومال کے سے بخل کرتے ہین اگر اس اخلاق سے باز آوین دروازے غیب کے خزانون کے انکے دلونپر کہلین اور ساتھہ عزت خدا اور رسول اور نور معرفت کے معزز اور منور ہون آسے طالبان صادق بچنا ہے کہ تمکو مال اور اولاد ذکر اور مراقبہ خدا سے باز رکہین اور ٹوٹے مین ڈالین مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا تا بقا باللہ کو پہنچو ف **مجرد سورۃ التغابن مدینہ** اس سورہ کا نام سورہ تغابن ہے اسلیے کہ اسمین ذکر روز تغابن کا یعنے قیامت کا ہے اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا مکیہ ہے آیتین اسمین اٹھاران ہین اور رکوع دو اور کلمے دوسو سینتالیس ۲۴۷ اور حروف گیاران سو بائیس ۱۱۲۲ اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ جمعہ کے اور سورہ منافقون کے بعد اسلیے لکہی گئی کہ سورہ منافقون کے اخیر مین فرمایا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور اسمین فرمایا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور بہت مضمون مین مناسبت ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ساتھہ پاکی کے یاد کرتے ہین خدا کو جو کچھہ کہ آسمانون مین ہین اور جو کچھہ زمین مین ہین اوسیکے لیے ہے بادشاہی اور اوسیکے لیے ہے تعریف اور وہ سب چیزون پر قادر ہے ف **فتح** ف پاکی بولتا ہے اللہ کے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور اوسیکا راج اور اوسیکو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ف **موضح** ساتھہ تمام پاکیزگی اور ستہرائی کے یاد کرتا ہے خاص خدا تعالے کے تئین سب جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اوسیکو یاد کرتا ہے لاشریک جانکر خاص اوسیکو ہے سزاوار بادشاہی آسمان وزمین کی اور اوسیکو سزاوار اسطرح کی تعریف اور وہی سب چیزون پر قدرت رکہنے والا ف **علم** ف **تفسیر** لفظ لہ جو اس آیۃ مین دونون جگہہ مقدم ہوئے فائدہ اختصاص ملک اور حمد کا ساتھہ اللہ عز وجل کے دیا اسلیے کہ وہ پیدا کرنیوالا اور قائم کرنیوالا ہر چیز کا وہی ہے اور ایسی تعریف بہی اوسیکے لیے سزاوار ہے اسلیے کہ اصول نعمتون کی اور فروع اونکے اوسی سے حاصل ہوئے ہین اور اسپر اوسکے غیر کی بادشاہی پس مسلط کرنا اوسیکی طرف سے ہے اور تعریف اوسکے غیر کی بہی اسلیے ہوتی ہے کہ نعمت اللہ کی جاری ہوئی ہے اوسکے ہاتھہ سے ف **مدم** ف هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا تمکو پس بعضے تم مین سے کافر ہین اور بعضے تم مین سے مومن اور خدا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو دیکہنے والا ہے ف **فتح** ف وہی ہے جسنے تمکو بنایا پہر کوئی تم مین منکر ہین اور کوئی ایمان دار اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہے ف **موضح** وہی ہے خدا تعالے جسنے پیدا کیا تمکو لیے دنیا مین رہنے والون پہر تم مین سے بعضونکو کافر کیا اور بعضونکو تم مین

سورۃ التغابن

۴ سب جانتا ہوں انسان کی خلقت اچھی بنائی اللہ نے

مومن مسلمان کیا اور خدا تعالے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو اہی سب لوگون وہ دیکھتا ہی ہر ایک کو اوسکے کام کے موافق
بدلہ دیگا ف ع ف تفسیر کافر ہین یعنے کرنیوالے کفر کے اور بعضے مؤمن یعنے لانے والے ایمان کے دلالت کرتا
ہی اس معنی پر قول اللہ تعالی کا واللہ بما تعملون بصیر یعنے وہ عالم اور بینا ہی تمہاری کفر و ایمان کا کہ جو وہ دونون
تمہارے عمل سے ہین اور معنی یہہ ہین کہ وہی ہے کہ جسنے تفضل کیا تم پر ساتھہ اصل نعمتون کے کہ وہ پیدا کرنا اور
موجود کرنا ہے عدم سے اور تہا واجب یہہ کہ ہوتے تم سب شکر گذار پس کیا حال ہوا تمہارا کہ متفرق ہوے
تم جماعت جماعت پس بعضے تم مین کفر کرنیوالے ہوئے اور بعضے تم مین ایمان لانیوالے اور پہلے بیان فرمایا کفر
کو اسلیے کہ وہ اغلب ہے اونپر اور اکثر ہے اونمین اور اسمین رد ہی اونکے قول کا کہ جو کہتے ہین کہ ایک منزل ہے
درمیان دو منزلون کے یعنے کفر و ایمان مین ایک درجہ اور ہی کہ نہ اوسکو کفر کہتے ہین اور نہ ایمان یہہ عقیدہ معتزلہ
کا ہے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ وہ ایسا ہی جسنے پیدا کیا تمکو پس بعضے تم مین سے کافر یعنے منکر پیدا کرنے
کے ہین اور وہ دہریہ ہین اور بعضے تم مین سے ایمان رکھنے والے ہین اوسپر ف مد ف تفسیر معالم مین لکھا
ہے کہ حاصل کلام اسمین یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا کافر کو اور اوسکے کفر کو درحالیکہ فعل و کسب اوسکا ہے
اور پیدا کیا مؤمن کو اور اوسکے ایمان کو درحالیکہ فعل اور کسب اوسکا ہی پس واسطے ہر ایک کے دونون فریقون
مین سے کسب اور اختیار ہے اور کسب و اختیار اوسکا ساتھہ تقدیر خدا اور مشیت اوسکیکے ہی پس مؤمن بعد پیدا کرنے
اللہ کے اوسکو اختیار کرتا ہے ایمانکو اسلیے کہ اللہ تعالے نے ارادہ کیا ہے اوس سے اور مقدر کیا اوسکو اوسپر اور جانا
اوسکو اوس سے اور کافر بعد پیدا کرنے اللہ تعالے کے اوسکو اختیار کرتا ہے کفر کو اسلیے کہ اللہ تعالے نے مقدر کیا
یہہ اور جانا اوس کو اوس سے اور یہہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو چلا یہہ راہ پہنچا حق کو اور سالم رہا جبر
وقدر سے ف مجر ف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
پیدا کیے آسمان و زمین تدبیر درست سے اور صورۃ بنائی تمہاری پس نیک بنائین صورتین تمہاری اور اوسکی
طرف ہے بازگشت ف فتح ف بنائے آسمان و زمین بہی تدبیر سے اور صورۃ کہینچی تمہاری پہر اچھی بنائی تمہاری
صورت اور اوسکی طرف پہر جانا ہے ف موضح ف مو ف پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درست حکمت بڑی سے اور
تصویرین بنائی تمہاری پہر بہت خوب اور اچھی بنائین صورتین تمہاری پہر آخر کو تمہین اوسکی طرف پہر جانا
ہے ف ع ف تفسیر والارض بالحق یعنے زمین کو بہی پیدا کیا حکمت کاملہ سے اور وہ یہہ ہے کہ کیا اوسکو جگہہ
ٹہیرنے مکلفین کی تا علم و عمل حاصل کرین پس جزا دے اونکو اور صورۃ بنائی الخ یعنے کیا تمکو بہت اچھا سب
حیوانون مین اور رونق دار بدلیل اسکے کہ انسان نہین تمنا کرتا ہے یہہ کہ ہو صورۃ اوسکے خلاف تمام اون
صورتون کے کہ دیکھتا ہے اور منجملہ خوبصورتی اوسکیکے یہہ ہے کہ وہ پیدا کیا گیا راست قد نہ سر جہکا اور کہا حکما
نے کہ دو چیزین ہین کہ نہین ہے انتہا اونکی یعنے بہلائی مین جمال اور بیان اور اوسکی طرف ہی بازگشت پس
نیکیان کرو بسبب خوبصورتیون اپنے کے تا جزا نیک پاؤ ف مد ف يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہی اللہ جو کچھہ کہ آسمانون مین
ہے اور زمین مین اور جانتا ہے جو کچھہ کہ پوشیدہ رکھتے ہو تم اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو اور اللہ جاننے والا ہے

سینے کی پوشیدہ باتونکو ۂ **فح** ۂ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو
اور جو کہولتے ہو اور اللہ کو معلوم ہے جیونکی بات ۂ **مو** ۂ جانتا ہی خداتعالے سب وہ چیز کہ آسمانون مین ہی اور
زمین مین ہے کچھ اوس سے چہپا نہین اور وہ جانتا ہے وہ کام جو تم چہپے کرتے ہو اور وہ کہ آشکارا کرتے ہو سب
اوسی معلوم ہین بلکہ وہ خداتعالے جاننے والا ہی اون باتونکا اور خیالونکا جو سینون مین اور دلونمین ہے سبکے
اوس سے کچھ چہپا نہین ۂ **عـه** ۂ **تفسیر** اول تو آگاہ کیا اللہ تعالے نے اسپر کہ جانتا ہون جو کچھ کہ آسمانون
اور زمین مین ہے پہر آگاہ کیا جانتا ہون جو کچھ کہ پوشیدہ اور ظاہر کرتے ہین بندے پہر آگاہ کیا کہ جانتا ہون
دلکی باتین حاصل یہہ کہ کوئی چیز کلیات وجزئیات سے اوس سے پوشیدہ نہین ہے لیس حق اوسکا یہہ ہے
کہ ڈرے اوس سے اور جرأت نکرے کسی چیز پر کہ مخالف اوسکی رضا کی ہو ۂ **مل** ۂ اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ کیا نہین آئی تمکو خبر اونکی کہ کافر تھے پہلے اس سے
پس چکہا وبال کار اپنا اور اونکے لیے ہے عذاب درد دینے والا ۂ **فح** ۂ کیا پہنچا نہین تمکو احوال اون
لوگونکا جو منکر ہو چکے ہین پہلے پہر چکہی سزا اپنے کام کی اور اونکو دکہہ کی مار ہے ۂ **مو** ۂ ای کیا نہین آئی
تم پاس خبر اون لوگون کی جو کافر ہوے اگلی نبیون کی امت پہلے تمسے جیسے اولاد قابیل کی اور قوم عاد اور
قوم ثمود اور قوم نوح نبی کی جو اونہون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کا کہا نمانا تو پہر اونہون نے چکہا عذاب
اپنے کامونکا دنیا مین اور واسطے اونکے ہے بڑا عذاب دکہہ دینے والا اوس جہان مین ۂ **عـه** ۂ **تفسیر**
یہہ خطاب ہے کفار مکہ کو کہ تمنے خبرین اگلی امتون کی نہین سنی ہین کہ بسبب اپنے کفر کے گرفتار دنیا اور آخرت
کے عذابونکے ہوے ہین پس عبرت کیون نہین پکڑتے ۂ **مج** ۂ ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ یہہ عذاب
بسبب اسکے ہے کہ آتے تھے آگے اونکے پیغامبر اونکے ساتھہ معجزون کے پس کہا آیا آدمی راہ دکہاوینگے ہمکو پس
کافر ہوے اور موتہہ پہیر گئے اور بے پرواہی خدا اور خدا تونگر ہے تعریف کیا گیا ۂ **فح** ۂ یہہ اسپر کہ لاتے تھے اون
پاس رسول اونکے نشانیان پہر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سوجہاوینگے پہر منکر ہوے اور موتہہ موڑا اور اللہ نے بیپروائی
کی اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیون سراہا ۂ **مو** ۂ یہہ عذاب اونکو تئین اوس سبب سے ہے کہ تھے وہ لوگ
ایسے کہ آتے اون پاس پیغمبر بہیجے ہوئے خداتعالے کے ساتھہ معجزون روشن کے تب اون لوگون نے کہا
غرور سے کیا یہہ آدمی ہمین جیسے راہ خداتعالی کی بتاوینگے ہمکو جو خداتعالے نے اونکو وحی بہیجی پہر
کافر ہوے رسولونسے اور موتہہ پہیرا اونسے جو اونکی بات خاطر مین نلائے سو خداتعالے فرماتا ہے کہ بیپروائی
رکہتا ہے خداتعالے اونکے ایمان سے یعنے اگر وہ ایمان نہ لائے تو اپنا نقصان کیا خداتعالے کو کیا پرواہ ہے
اور خداتعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا ہے نہایت تعریف کرنیوالونکی تعریف سے ۂ **عـه** ۂ زَعَمَ
الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝ دعوی کیا کافرون نے کہ اوٹہائے نجاوینگے کہہ ہان قسم پروردگار میری کی البتہ اوٹہائے جاوگے
پہر خبر دیجاویگی تمکو اوس چیز کی کہ کرتے تہے اور یہہ خدا پر آسان ہے ۂ **فح** ۂ دعوی کرتے ہین منکر کہ ہرگز اونکو

لـه ذکر العلم بعد قوله فمنکم کافر ومنکم مومن یعنی ان بعض الخلائق وان کان ... ومعنی تکریر الوعید وکل ما ذکره یتضمن الوعید علی الکفر وان کان ... نعمته ۱۲

عـه وقوله ذلک اشارة لما ذکر من الوبال الذی ذاقوه فی الدنیا وما اعدلهم من العذاب فی الآخرة وقوله بانه بان الشان والحدیث ۱۲

سه ای انکروا ان یکون الرسالة للبشر ولم ینکروا العبادة للحجر ۱۲

عه عن الایمان ۱۲ م

ـه اطلق لیتناول کل شیء ومن جملته ایمانهم وطاعتهم ۱۲ م

لـه ای خلق ۱۲

که علی صفحة ۱۲

ـه ای اهل مکة والزعم ادعاء العلم ویتعدی تعدیه العلم وقوله ان لن یبعثوا ان مع ما فی حیزه قام مقام المفعولین وتقدیره انهم لن یبعثوا قل بلی هو اثبات لما بعد لن وهو البعث وربی لتبعثن اکد الاخبار بالیمین فان قلت ما معنی الیمین علی شیء انکروه قلت هو جائز لان التهدد به اعظم موقعا فی القلب فکانه قیل لهم ما تنکرونه کائن لا محالة ۱۲ م

..۔ اوٹہایا نہین تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی بیشک تمکو اوٹہانا ہے پہر تمکو جتانا ہے جو تمنے کیا اور یہہ اللہ
پر آسان ہے ؂ **مو** ؂ سمجہتے تہے وہ لوگ جو کافر ہوئے اپنے دلونمین کہ ہرگز نہ اوٹہین گے گورون سے مرکر یعنی
قیامت پر یقین نہ لاتے تہے کہہ کہ ہان قسم ہے پروردگار میرے کی کہ البتہ مقرر اوٹہوگے تم گورون سے قیامت
کے دن پہر تم البتہ خبر دئے جاوٗگے یعنے تمکو خبر دینگے ساتہہ اون کامونکے جو تمنے کیے ہین دنیا مین اور اونکا
حساب ہوگا اور بدلہ ملیگا ہر ایک کو اور یہہ اوٹہانا اور حساب اور نیکی بدی کا بدلہ دینا خدا تعالے پر بہت آسان ہے
سہل ؂ **ع** ؂ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ النُّوۡرِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ۝ پس ایمان
لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر کہ بہیجا ہے ہمنے یعنے قرآن اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے
؂ **فتح** ؂ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر جو ہمنے اوتارا اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر
ہے ؂ **مو** ؂ پہر ایمان لاؤ ساتہہ خدا تعالے کے اور اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر کے اور ساتہہ اوس نور کے جو بہیجا
اپنے پیغمبر پر کہ وہ قرآن ہے ان سبکو سچ جانو دل کے یقین سے اور جانو کہ جو کچہہ تم کرتے ہو خدا تعالے اوس سے
خبردار ہے ؂ **ع** ؂ **تفسیر** رسول سے مراد محمد علیہ السلام ہین اور نور سے قرآن اسلیے مراد ہے کہ وہ بیان
کرتا ہے حقیقت ہر چیز کی پس راہ ملتی ہے اوس سے جیسیکہ نور سے اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے
پس نگاہ رکہو امر اپنے ؂ **مد** ؂ یَوۡمَ یَجۡمَعُکُمۡ لِیَوۡمِ الۡجَمۡعِ ذٰلِکَ یَوۡمُ التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ
وَ یَعۡمَلۡ صَالِحًا یُّکَفِّرۡ عَنۡہُ سَیِّاٰتِہٖ وَ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ
الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝ خبر دیجاویگی تمکو اوسوقت کہ جمع کریگا تمکو روز قیامت مین وہ روز روز ظہور غضب بعض کا
بنسبت بعض کے ہوگا اور جو کہ ایمان لاوے خدا پر اور کرے کار شائستہ دور کرے اوس سے جرم اوسکے اور داخل
کریگا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہین گے اونمین ہمیشہ یہہ ہے مطلب پانی بڑی
؂ **فتح** ؂ جسدن تمکو اکہٹا کریگا جمع ہونیکے دن وہ دن ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے
کام بہلا اوتارے اوس سے اوسکی برائیان اور داخل کرے اوسکو باغونمین جنکے نیچے بہتی ندیان رہا کرین اونمین
ہمیشہ یہہ ہے بڑی مراد ملنی ؂ **مو** ؂ جسدن کہ اکہٹا کریگا تمکو خدا تعالے واسطے اوسکے جو مقرر ہے واسطے
دن اکہٹا ہونیکے ہے یعنے حساب کے واسطے اوسدن سب دیو اور آدمی اور پری فرشتے سب اکہٹے ہونگے سو وہ
دن ہے نقصان اور افسوس کا اوسدن کافر اپنے نقصان پر واقف ہوکر افسوس کرینگے جو مکان بہشت
مین کافرون کے سلمانونکو ملینگے اور جو مکان دوزخمین جو مومنون کے ہین کافرونکو ملینگے تو بڑا افسوس اور
نقصان ہوگا کافرون کو ؂ **ع** ؂ **تفسیر** ذٰلِکَ یَوۡمُ التَّغَابُنِ وہ دن غبن کہانیکا ہے یعنے روز قیامت
روز تغابن ہے کہ کافر غبن اپنا بسبب کفر کے اور مومن بسبب تقصیر کے بہلائیون مین مشاہدہ کریگا لیکن
مومن بہشت مین اور کافر دوزخمین جاوین گے جیساکہ فرماتا ہے اللہ تعالے وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ الخ ؂ **مجا** ؂
وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۝ اور وہ لوگ
کہ کافر ہوئے اور ساتہہ جہوٹ کے نسبت کیا ہماری آیتونکو وہ جماعت اہل دوزخ ہین ہمیشہ رہین گے
وہان اور بری جگہہ ہے دوزخ ؂ **فتح** ؂ اور جو منکر ہوے اور جہٹلائین ہماری آیتین وہ ہین دوزخ والے

رہا کرین اوسمین اور بری جگہہ پہنچے ۂ موٹہ اور وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم خداتعالے کا اور جہٹلایا ہماری
قرآن کی آیتون کو وہی لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین ہمیشہ رہینگے وہ دوزخمین اور بہت بری جگہہ ہے
دوزخ جارہنے کو ۂ عہ ۂ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ
قَلْبَهٗ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۂ نہین پہنچتی ہے کوئی مصیبت مگر خدا کے حکم سے اور جو کوئی رجوع کرے
خدا کیطرف راہ دکہاوے اوسکے دلکو اور خدا ساتہہ ہر چیز کے دانا ہے ۂ فتح ۂ نہین پڑے کوئی تکلیف مین
بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر راہ بتاوے اوسکے دلکو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ۂ موٹہ
نہ پہنچے کسی شخص کو کسی طرحکی مصیبت مگر ساتہہ مرضی اور حکم خداتعالے کے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے خداتعالے
پر تو راہ پاتا ہے دل اوسکا جو سمجہتا ہے کہ یہہ مصیبت خداتعالے کیطرف سے ہے اوسمین صبر کرتا ہے اور جانتا ہے
کہ اس مصیبت مین کچہہ کسیطرحکی بہلائی ہے اور خداتعالے سب چیز سے واقف ہے صبر کرنیسے بہی اور بے صبری
کرنے سے بہی ہر ایک کو ویسیہی بدلہ ہے ۂ عہ ۂ تفسیر کوئی مصیبت یعنے سختی اور بیماری اور موت گہر
والونکی یا کوئی چیز کہ باعث ہو مرض و موت کی مگر خدا کے حکم سے یعنے اوسکے علم اور تقدیر اور مشیت سے گویا
کہ اوسنے حکم کیا مصیبت کو کہ پہنچے اوسکو اور راہ دکہائی اوسکے دلکو یعنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہنے کے وقت
مصیبت کے یا کہولے اوسکے دلکو واسطے زیادہ طاعت اور خیر کرنیکے یا راہ دکہاوے اوسکے دلکو اسبات کی کہ جانے
اوسکو کہ جو کچہہ پہونچی اوسکو مصیبت نہین تہی کہ نہ پہنچے اوسے اور جو مصیبت کہ نہ پہنچی اوسکو نہین تہی کہ پہنچے
اوسکو اور کہا مجاہد نے اگر مبتلا ہو بلا مین صبر کرے اور اگر کچہہ دیا جاوے شکر کرے اور اگر ظلم کیا جاوے
بخش دیوے یعنے ان چیزونکی راہ بتاتا ہے اوسکے دلکو ۂ مدہ ۂ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ہ اور فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمان برداری کرو رسول
کی پس اگر موہنہ موڑو پس سوا اسکے نہین کہ ہمارے پیغمبر پر پیغام پہنچانا ظاہر ہے ۂ فتح ۂ اور حکم مانو اللہ کا
اور حکم مانو رسول کا پہر اگر تم موہنہ موڑو تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پہنچا دینا کہولکر ۂ موٹہ اور تابعداری
کرو خداتعالی کی حکم کی اور تابعداری کرو پیغمبر کی یہی بہتر ہے تمکو پہر اگر پہر وگے حکم ماننے سے تو پہر مقرر ہمارے
پیغمبر پر حکم پہنچا دینا ہی ہے اگر تم مانوگے تو تمہارا ہی بہلا ہے نمانوگے تو تمہارا ہی پیغمبر کا ذمہ کچہہ نہین سوا حکم پہنچانے
کے ۂ عہ ۂ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ خدا کوئی معبود نہین ہے مگر وہ اور خدا پر
چاہیے کہ توکل کرین مومن ۂ فتح ۂ اللہ اوس بن کسیکی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیے کہ بہروسا کرین ایمان والے
ۂ موٹہ خداتعالی ہی ہے لائق بندگی کرنیکے جو نہین سوا اسکے جسکی بندگی کیجیے مگر وہی خداتعالی ہے جو اوسکی
بندگی کیجیو اور اوپر خداتعالی ہی کے چاہیے کہ بہروسا کرین مسلمان درست اعتقاد اور سارے کام اپنے اوسیکو
سونپ دین ۂ عہ ۂ تفسیر اللہ تعالے نے رغبت دلائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو توکل کرنیکے
اوپر تاکہ مدد کرے اونکی اوپر اوس شخص کے کہ جہٹلایا اونکو اور موہنہ موڑا اونسے ۂ مدہ ۂ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ج وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ اے مسلمانو تحقیق بعضی بیویاں تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین بیچ حق تمہارے لیے

ف ۱ یعنی اسکی یقین اوسپر کہ جو کچہہ کہ تقدیر ہی ہونا ہے اور مطمئن ہوجاوے ۱۲ مجمع ۂ راہ بتاوے صبر کی ۱۲ منہ ف ۲ ف ۳ قولہ فاحذروہم یعنی للعدو او للازواج والاولاد جمیعا ای اذا علمتم ان ہولاء لا یخلون من عدو فکونوا منہم علی حذر فلا تامنوا غوائلہم وشرہم وان تعفوا عنہم اذا اطلعتم منہم علی عداوۃ ولم تقابلوہم بمثلہا وتصفحوا بالاعراض عن التوبیخ وتغفروا بالستر ذنوبہم فان اللہ غفور رحیم یغفر لکم ذنوبکم ویکفر عنکم ۱۲

ف ۱۲ ان من ازواجکم اولاد کم عدوا لکم

ردتم اونسے یعنی اس سے کہ نامردی پر باعث ہرن اور اگر درگذر کرو تم اور موہنہ پہیرو تم اور بخشو تم پس تحقیق خدا
بخشنے والا مہربان ہے ف فتح اے ایمان والو بعضی تمہاری جورو ین اور اولاد دشمن ہین تمہاری سو اون سے
بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مو اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بعضی
جورو ین تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین تمہاری واسطے دین کے پہر حذر کرو اور پرہیز کرو اون سے اون کے
رونے اور زاری کرنے پر فریفتہ نہو اور وطن چہوڑنا خدا تعالے کی راہ مین نچہوڑو ف ع تفسیر یعنی ہو یان
تمہارا لکم یعنی بعضے بیویون مین سے وہ بیویان ہین کہ دشمنی رکہتی ہین اپنے خاوندون سے اور لڑتی جہگڑتی ہین اور
بعضی اولاد مین سے وہ اولاد ہین کہ دشمنی رکہتی ہین اپنے باپون سے اور نافرمانی کرتی ہین اونکی پس ڈرو تم
اونسے اور اونکے فریب پر فریفتہ نہو اور بسبب اطاعت اور موافقت اونکیکی ہجرت اور اعمال شرعیہ باز نرہو ابن عباس
رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ ایک جماعت سی مسلمانون مین سے بعد ہجرت کرنے پیغمبر خدا کے ارادہ ہجرت کا
مدینہ کیطرف کیا بیویان اور اولاد اونکی مانع آئین اور کہا ہمنے اوپر اسلام لانے تمہارے صبر کیا لیکن تمہارے
فراق پر صبر کر نہین سکتے اون مسلمانون نے بہی بسبب شفقت اونکیکے ہجرت ترک کی یہہ آیۃ نازل ہوئی
اور بعد مطلع ہونیکے اس آیت پر ہجرت کی اور مدینہ مین آکر اور یارونکو دیکہا کہ علم اور فضل کو پہنچے ہین اونہون نے
ارادہ کیا کہ اپنی بیویون اور اولاد سے شفقت قطع کرین اور سزا دین اونکو تو قول خدا تعالی وان تعفوا الخ سنکر
باز رہے انقطاع سے ف مد بجر إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝
سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری امتحان ہین اور خدا نزدیک اوسکے ہے مزدوری بڑی ف فتح
تمہاری مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے نیگ بڑا ف مو مقرر مال تمہارا اور فرزند
تمہارے آزمائش ہین تو معلوم کرین جو کون تم مین سے حق ادا کرتا ہے اور کون محبت مال و اولاد کی زیادہ
رکہتا ہے محبت الٰہی سے اور کون خدا تعالی کی محبت مین صرف کرتا ہے اور خدا تعالی ہے جو اوسکے پاس ہے
سب چیز کی مزدوری اور بدلے سب کامون کے جسپر محبت خدا تعالی کی اور اوسکی زیادہ ہوگی اوسے ویسا
ہی بدلہ ملیگا ف ع تفسیر فتنہ بلا اور محنت ہی اسلیے کہ وہ ڈالتے ہین گناہ اور عذاب مین اور نہین ہے
کوئی بلا بہت بڑی گناہ اور عذاب سے مزدوری بڑی یعنی بہشت آخرت کے اور یہہ بہت بڑی چیز ہے منفعت
تمہاری سے ساتہہ مال اور اولاد کے ف مد فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا
لِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ پس ڈرو تم خدا سے اوسقدر کہ ڈرسکو اور بات
سنو اور فرمان برداری کرو اور خرچ کرو بہتر ہوویگا واسطے جانون تمہاری کے اور جو کوئی بچایا گیا بخل نفس
اپنے سے پس وہ جماعت وہی ہین چہٹکارہ پانیوالے ف فتح سو ڈرو اللہ سے جہانتک سکو اور سنو اور مانو
اور خرچ کرو اپنے بہلے کو اور جسکو بچا دیا اپنی جی کے لالچ سے وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے ف مو اور ڈرو خدا تعالے
سے جسقدر ڈر سکو اور سنو حکم خدا تعالے کا اور تابعداری کرو اوسکی حکم کی اور خرچ کرو مال اچہی سے اچہا خدا تعالے
کی راہ مین واسطے اپنی ذاتون کے جو فائدہ اور نفع اوس مال خرچ کرنیکا تمہین ہوگا اور جو کوئی بخیلی نفس
اپنی کیسے یعنے خدا تعالے کی راہ مین تنگی اور بخیلی نکرے اپنے نفس پر غالب آوے پس وہی لوگ ہین چہٹکارہ

پائی ہوئے دنیا کی بہار دن سے اور اوس جہان کے عذابون سی ۵ تفسیر اور بات سنو یعنی جو کچھہ کہ نصیحت کیی جائی تمکو اوسکو سنو اور فرمانبرداری کرو بیچ اوسچیز کی کہ حکم کیا جای تمکو اور منع کیا جای تمکو اوس سے اور خرچ کر دیجئے اون چیزون کو جو اپنی خرچ کرنا بہتر اور جو کوی بچایا گیا بخل نفس اپنی سے یعنے زکوۃ اور صدقات واجبہ ادا کئے ۵ متن وَاسْمَعُوا وَاَطِيْعُوا وَاَنْفِقُوا خَيْرًا لِاَنْفُسِكُمْ ۵ یعنے سنو اور حکم بجا لاؤ اور خرچ کرو بہتر کو واسطے نفسون اپنے کے یعنی کلام آلہی سنکر اطاعت اوسکی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جسقدر رکہ سکو اور بہترین مال اپنے راہ خدا مین خرچ کرو تا ثواب اوسکا تمکو ملے اور کہا ہے علماء نے کہ یہہ آیت نسخ کرنیوالی حکم آیت وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ کی ہے ۵ تنبیہ ڈرنا خدا تعالی سے مختلف ہوتا ہی بعضے بہت ڈرتے ہین اور بعضے تہوڑا کاملین کے ڈرنیکی ایک حکایت سنو عبدالرحمن بن مہذب کہ بڑے اولیاء اللہ سے ہین نقل کرتے ہین کہ ایکدن گذرا مین ایک بازار مین کہ جہان غلام بکتے تہے پس پایا مینے دلال کو کہ پکارتا ہے ایک غلام پر کہتا ہے کہ بیچتا ہون مین اوسکو باوجود عیب ڈرا رہونے اسکیلئے پس کہا مینے دلال سے کیا عیب ہے اس غلام مین کہا اوسنے اے صاحب میرے اس غلام ہی سے پوچہو پس نزدیک گیا مین اوس غلام کے اور کہا کیا عیب ہے تجہمین اوسنے کہا کہ ای سردار میرے عیب تو مجہہ مین بہتیرے ہین اور یہہ نہین جانتا مین کہ سا تہہ کس عیب کے مشہور کیا ہے مجکو پہر کہا مینے دلال سے کہ بتا مجکو کہ کیا عیب ہے اس غلام مین پس کہا دلال نے کہ اسکو بیماری جنون کی ہے پہر کہا مینے غلام سے کیونکر ہوتا ہے تجکو یہہ جنون ہر سال مین ہوتا ہے یا ہر مہینہ مین یا ہر ہفتہ مین یا ہر روز پس کہا اوسنے کہ اے صاحب میری جسوقت کہ غالب ہوتی ہے مجپر بیماری محبت آلہی کی دلپر سرایت کرتی ہے اعضا مین اور جب غالب ہوتی ہے ہاتہہ پانون پر پہیل جاتی ہے چادر محبت کی تمام بدن پر چھا جاتی رہتی ہے عقل بسبب یاد کرنے حبیب کے پس پیدا ہوتا ہے دلپر استغراق اور بدن پر سکون یعنی بدن بے حس و حرکت ہو جاتا ہے پس اعتقاد کرتے ہین جاہل اوسکو جنون کہا عبدالرحمن نے پس جانا مینے کہ یہہ غلام اولیاء اللہ سے ہے پس کہا مینے دلال سے کہ کیا مول ہے اس غلام کا پس کہا دلال نے کہ دو سو درہم پس کہا مینے کہ تیس درہم اور تجکو دونگا پہر تول دیا مینے اوسکو مول اور لیا مینے غلام اور لایا مین اوسکو طرف گہر کے پہر حکم کیا مینے اوسکو گہر مین جانیکا پس انکار کیا اوسنے اور کہا ای مالک میرے کیا تمہارے اہل و عیال بہی ہین پس کہا مینے ہان پس کہا غلام نے کہ کون دیکہہ سکتا ہے غیر محرم کو پس کہا مینے اوسکو مباح کر دیا مینے تیرے لیے یہہ پس کہا اوسنے معاذ اللہ یعنی کیونکر ہو سکتا ہے کہ شرع کی حرام چیز مباح ہو ولیکن جو کام آپکے ہین مین سرانجام کرونگا اوس حال مین کہ دروازہ پر بیٹہا رہون کہا عبدالرحمن نے پس سکوت کیا مینے اوس سے اور چہوڑ دیا اوسکو اوسکے اختیار پر پہر لایا مین واسطے اوسکی کہانا صبح کا پس کہا اوسنے کہ مین روزہ دار ہون پس ٹہیرا رہا وہ نزدیک میرے گہر کی دہلیز مین پس نکلا مین طرف اوسکی آدہی رات کو پس پایا مینے اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہوا اور بجا لایا اوسنے آنا ہیر الیہ جب فارغ ہوا وہ نماز اپنی سے سجدہ کیا اور رویا اور رونا بہت پس سنا مینے اوسکو کہ کہتا ہے اپنی مناجات مین اِلٰهِیْ اُغْلِقَتِ الْمُلُوْكُ اَبْوَابَهَا وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلسَّائِلِيْنَ اِلٰهِیْ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِلٰهِیْ فُرِشَتِ الْفُرُشُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهٖ وَاَنْتَ حَبِيْبُ الْمُتَهَجِّدِيْنَ وَاَنِيْسُ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ اِلٰهِیْ اِنْ طَرَدْتَنِیْ عَنْ بَابِكَ فَاِلٰى بَابِ مَنِ الْتَجِیْ اِلٰهِیْ اِنْ قَطَعْتَنِیْ عَنْ جَنَابِكَ فَاِلٰى جَنَابِ مَنِ الْتَجِیْ اِلٰهِیْ اِنْ عَذَّبْتَنِیْ فَاِنِّیْ مُسْتَحِقٌّ لِلْعَذَابِ وَالنِّقَمِ وَاِنْ عَفَوْتَ عَنِّیْ فَاَنْتَ اَهْلُ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۵ پہر اوٹہا مجکو جس

اور اوٹہاکے دونون ہاتہہ اپنے اور کہا یا سیدی بک اخلص العارفون وبفضلک نجا الفائزون وبرحمتک انابت المقصرون یا جمیل العفو اذقنی برد عفوک وحلاوۃ مغفرتک فان لم اکن اہلا لذلک فانت اہل لذلک یا من ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ کہا عبد الرحمن نے پس چلا گیا مین اپنے گہر مین اور نہ تشویش دلائی مینے اوسکو پس جب صبح ہوئی نکلا مین طرف اوسکے اور سلام کیا مینے اوسکو اور کہا مینے اوسکو کہ کیونکر سویا تو آج کی رات پس کہا اوسنے ای مالک میری کیا سوتا بہی ہے وہ شخص کہ ڈرتا ہے آگ جہنم سے اور پیش ہونے سے پادشاہ جبار کے اور جہر سے قیامت کو گناہون پر پہر رویا اور رونا بہت پس کہا مینے اوسکو کہ تو آزاد ہے اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے پس رویا وہ اور کہا ای مالک میرے تہا میرے لیے دوہرا ثواب ثواب بندگی خدا کا اور ثواب تیری خدمت کا اب جاتا رہا مجہسے ایک اون دونو کا یعنے ثواب تیری خدمت کا آزاد کرے تجکو اللہ گرمی آگ جہنم کی سے کہا عبد الرحمن نے پس دینے لگا مین اوسکو کچہہ خرچ پس انکار کیا اوسنے اوسکی قبول کرنیکا اور کہا کہ متکفل رزق کا زندہ ہی کہ نہین مریگا پہر نکلا پریشان حال جدہر منہہ اوٹہا نہین جانتا مین کہ کہان چلا گیا ؕ روضۃ الریاحین

فی مناقب الصالحین ؕ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا يُّضٰعِفۡهُ لَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ شَكُوۡرٌ حَلِيۡمٌۙ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؕ اگر قرض دو خدا کو قرض حسنہ دوچند اوسکا دیوے گا تمکو اور بخشیگا تمکو اور خدا قدرشناس بردبار جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا غالب باحکمت ؕ **فت** ؕ اگر قرض دو اللہ کو اچہی طرح قرض دینا دوگنا کردے تمکو اور تمکو بخشے اور اللہ قدردان ہے تحمل والا جاننے والا چہپے اور کہلے کا زبردست باحکمت ؕ **مو** ؕ اور قرض دو خدا تعالی کو جو اوسکی راہ اوسکی محبت سے خرچ کرو قرض دینا اچہی طرح دلکی خوشی سے بغیر احسان رکہے تو زیادہ کرتا ہے خدا تعالے واسطے تمہارے اوس تہوڑی دیے کو دس حصہ مانند زیادہ اوس سے اور بخشی واسطے تمہاری گناہ تمہارے کیے ہوے پہلے اور خدا تعالے جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالونکو شکر کرنیوالے وہ لوگ ہین جو خدا تعالی کی راہ خیرات کرین بغیر غرض کے اور خدا تعالے تحمل کرنیوالا ہے جو بخیلی کرنیوالونکو جلد سزا نہین دیتا جاننے والا ہے چہپے کامونکا اور ظاہر کامونکا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا ؕ **تفسیر** مراد قرض حسنہ سے یہہ ہے کہ مدد دے اچہی نیت اور اخلاص سے دوچند دیتا ہی یعنے ایک کا ثواب دس حصہ اور سات سو حصہ دیتا ہے اور بڑہاتا ہی جسقدر چاہتا ہے قدرشناس ہے کہ قبول کرتا ہے قلیل اور دیتا ہے اوسپر ثواب جزیل بردبار ہے کہ درگذر کرتا ہے بخیل کے گناہ سے یا کئی حصہ ثواب دیتا ہے صدقہ کا اوسکے دینے والیکو اور نہین جلدی کرتا عذاب دینے مین صدقہ نہ دینے والیکے لیے جاننے والا چہپے کا یعنے جانتا ہے جو کچہہ کہ پوشیدہ ہین بہید دلون کے اور کہلے کا یعنے جانتا ہے اون چیزونکو کہ ظاہر ہین

ؕ مد ؕ سورۃ الطلاق مدنیۃ

اس سورۃ کا نام سورہ طلاق ہے اسلیے کہ اسکے اول ہی مین ذکر طلاق کا ہے اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا مکیہ ہے آیتین اسمین بارہ [12] ہین اور رکوع دو [2] اور کلمے دوسو اٹہانوے اور حروف باران سو سینتیس [1237] اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ دہر کے اور بعد سورہ تغابن کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسمین ذکر ہے آخرت کے ٹوٹے کا اور اوسمین ذکر ہے دنیا اور آخرت کے ٹوٹیکا کہ بسبب طلاق کے دنیا اور آخرت کا نقصان ہی اور یہہ مضمون مناسب ہین آپسمین بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحۡصُوا الۡعِدَّةَ‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمۡ‌ۚ

سورۃ الطلاق

لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ۝ اے نبی

کہہ اپنی امت کو جب ارادہ کرو طلاق دینے کا بیبیونکو پس طلاق دو انکو بیچ اول عدۃ اونکیکے یعنی اوس طہر مین کہ جماع نکیا ہو اور شمار کرو عدۃ کو اور ڈرو خدا پروردگار اپنے سے نکال ندو اونکو اونکے گہرون سے اور چاہیے کہ وہ بہی نہ نکلین مگر یہہ کہ عمل مین لاوین کام بیحیائی ظاہر کو اور یہہ حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور جو کوئی تجاوز کرے خدا کے حدون سے پس تحقیق ظلم کیا اوپر جان اپنے کے کوئی شخص نہین جانتا ہی شائد کہ خدا پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام یعنے موافقت پیدا ہو اور رجوع کرے واللہ اعلم **فـ** اے نبی تم طلاق دو عورتونکو تو اونکو طلاق دو اونکی عدت پیدا اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا مت نکالو اونکو اونکے گہرون سے اور وہ بہی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی اور یہہ حدین ہین باندہی اللہ کی اور جو کوئی بڑہے اللہ کی حدون سے برا کیا اوسکو خبر نہین شاید اللہ نیا نکالے اس پیچہے کچہہ کام **مو** اے پیغمبر کہہ مسلمانونکو کہ جب تم طلاق اپنی جورون کو دیا چاہو تو طلاق دو بیچ وقت پاک ہونے کے حیض سے اور حیض کے دنون مین طلاق ندو اور پہر جب طلاق دیچکو تو گنو ن عدت کے دنون کو اور ڈرو خدا تعالے سے جو پروردگار تمہارا ہے حکم ناننے مین یعنے حکم نمانوگے تو تمپر عذاب ہوگا اور جب طلاق دیچکو تو باہر نہ نکالدو اونکو اونکے گہر ونسے اور وہ عورتین طلاق پائی ہوئیان بہی نہ نکلین اپنے گہرون سے مگر وہ کہ آوین وہ عورتین ساتہہ کام بد کے کہلے ہوے جیسکہ بدکاری یا چوری کرین تب نکالو گہر سے تو مضائقہ نہین یہہ حکم حدین خدا تعالی کی ہین اور جو کوئی گذر جائیگا یعنے بجا لاویگا خدا تعالی کی حدون کے تئین تو پہر مقرر ستم کیا اوسنے اپنے اوپر آپ نہین جانتا تو اے طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی کہ شاید خدا تعالے پیدا کرے اور ظاہر لاوے بعد اس طلاق دینے کے کوئی کام جو شاید مرد طلاق دیکر پچہتاوے کہ کیون مینے طلاق دی یا محبت جورو کی غلبہ کرے تو پہر رجوع کرے پہلے عدت کے تمام ہونیسے **معا**

تفسیر نکال ندیہانتک کہ تمام ہو عدت اونکی اونکے گہرون سے یعنی اونکے رہنے کی جگہہ سے کہ جہان رہتین تہین پہلے عدت کے کہ وہ گہر خاوندونکے ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ سکنی واجب ہے یعنے عدت تک اوسکے لئے گہر رہنے کے لیے مقرر کرنا واجب ہے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوے کہ فلانیکے گہر مین نہین داخل ہونیکا اور پہر اوسکے رہنے کے گہر مین داخل ہوا اگرچہ ملک اوسکی نہو تو حانث ہوگا یعنے قسم ٹوٹی اور کفارہ قسم کا لازم آیا اور معنی نکالنے کے یہہ ہین کہ نہ نکالین اونکو خاوند غصہ ہوکر اونپر اور مکروہ جانکر اونکے رکہنیکو اور بسبب حاجت لینے مکانون کے اور یہہ کہ نہ اذن دین بیبیونکو نکلنے کا جسوقت کہ طلب کرین وہ نکلنا یہہ فرمایا واسطے آگاہ کرنے اسکے کہ اونکے اذن کو نہین اثر ہے بیچ دفع منع کے اور وہ بہی نہ نکلین آپ اگر چاہین یہہ مگر جو کرین صریح بیحیائی کہ وہ زنا ہے یعنے مگر یہہ کہ زنا کرین پس نکالی جاوین واسطے قائم کرنے حد کے اونپر اور بعضون کہ نکلنا اونکا پہلے تمام ہونے عدت کے فاحشہ ہے بنفسہ اور یہہ یعنے احکام مذکورہ اور ایک معنی لا تدری کے یہہ ہین کہ نہین جانتا تو اے مخاطب اور کوئی کام کہ پہر جاوے دل اوسکا بغض سے طرف محبت کی اور بیزاری سے طرف رغبت کی اور عظمت طلاق سے طرف ندامت کے اوسپر رجوع کرے اوس سے اور معنی یہہ ہین کہ پس طلاق دو اونکو وقت عدت اونکی اور شمار کرو

ف طلاق دو وقت پر عدت تین حیض ہین جن طہر مین جماع کیا اوس مین طلاق نہ دو جب حیض آوے پاک ہووے جب طلاق دے عدت بیچ اوسی گہر مین عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے مگر نکلنا بیحیائی ہے یا بدکاری کرے شاید پہر دونون مین صلح ہو جاوے اللہ پہر نیا کام نکالے ۱۲ منہ

مع در منثور این لا تخرجوهن من بیوتهن من السکنی ۱۲

کو اور نہ نکالو اونکو اونکی گہرون سے شاید تم نادم ہو پس رجوع کرو ﴿ط﴾ ﴿ملـ﴾ اے پیغامبر الخ یعنی جب کوئی
مومن چاہے کہ عورۃ مدخولہ اپنی کو طلاق دے اور وہ عورت حاملہ اور آئسہ نہو تو چاہیے کہ طلاق اوس طہر مین دے کہ
جماع نکیا ہو کہ طلاق سنی یہی ہے اور ظاہر مین خطاب پیغمبر خدا کو ہے اور مراد امت اونکی ہی اور جو طلاق کہ طہر
مین بعد جماع کے یا حالت حیض مین دیوے بدعی او مکروہ ہے اگرچہ پڑجاتی ہے لیکن عورت پر دشواری ہوتی
ہے اسلیے کہ بیچ اون ایام طہر کے نہ شوہر والی اور نہ معتدہ رہتی ہے اور بعد حیض آیندہ کے عدت گنی جاتی ہے اور
منقول ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض مین طلاق دی تہی جب عمر رضی اللہ عنہ
نے حکم اوسکا رسول علیہ السلام سے پوچھا فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم کر کہ رجوع کرے اور جب حیض آیندہ آوے اور وس
سے پاک ہووے اوس طہر مین بغیر اسکے کہ جماع کرے اگر چاہے طلاق دیوے یہہ ہے وہ عدت کہ حق تعالی نے اس
آیت مین اوسکا حکم کیا ہے اور بعضی علمار نے اس قصہ کو سبب اوترنے اس سورت کا گنا ہے لیکن طلاق غیر مدخولہ
کی اور حاملہ اور آئسہ کے بعد جماع کے اور صغیرہ کو حالت حیض مین بدعی نہین ہے اور سنی بہی نہین ہے اور تین
طلاقین ایک طہر مین بغیر جماع کرنے کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک رحمہما کی بدعت ہے اور نزدیک امام احمد اور شافعی
کے بدعت نہین ہے اور عدت طلاق کی تین قروء ہین اور مراد فاحشہ سے زنا ہی کہ واسطے قائم کرنے حد کے اونہیں باہر
نکالین اور بقول بعض کے فاحشہ سے ایذا دینا اوس گہر والونکا ہے یعنی جب زوج کی گہر والونکو کہ اوس گہر مین
ہون ایذا ساتہہ بدکہائی کے دیوین اوس وقت نکالنا اونکا مباح ہی اور حق اونکا نفقہ سے ساقط اور سوای ان امر
کی خاوند کو بہی نکالنا اونکا اوس مکان سے کہ طلاق دی ہے تمام ہونے ایام عدت تک روا نہین ہے اور عورت
مطلقہ اگر بغیر ضرورت کے باہر نکلی گنہگار ہوگی اور ضرورت مین مانند خوف گرنے اوس گہر کے نکلنا اوس گہر کی
جائز ہے اور واسطی کام ضروری کے اگر کوئی اور سر انجام کرنیوالا نہو وہ عورت دن مین باہر نکلے اور رات کو اوس گہر
مین رہوے تو گنہگار نہین ہوتی اور پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام مانند واقع ہونی خواہش رجوع کے بیچ دل
مرد کے اور دوستی اوس عورت کی اور اسی سبب سے ہے کہ تفریق طلاقونکی مستحب ہوئی ہے کہ بیچ دینے طلاق کے
ایکدفعہ رجوع ممکن نہین ہی ﴿ف﴾ ﴿بحر﴾ ﴿تنبیہ﴾ طلاق کے معنے ہین اوٹہا دینا قید کا کہ ثابت ہوتی ہے شرعا
بسبب نکاح کے اور طلاق کے تین قسمین ہین ایک تو احسن ہے اور وہ یہہ ہے کہ طلاق دے اوسکو ایکبار اوس طہر مین کہ جماع نکیا
ہو اوسمین اور یونہین چہوڑے رکہے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی اور دوسری قسم حسن ہے اوسکو سنی
بہی کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ تین طلاقین دین اوسکو تین طہرون مین کہ نہ جماع واقع ہوا ہو نہین اگر ہو وہ عورت
مدخول بہا یعنے اوس سے صحبت کی ہو اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک ہی طلاق سنی ہے اگرچہ حیض مین ہو
اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ طلاق دیجاوین سنت کے لیے نزدیک ہر مہینے کے ایک اور نزدیک امام محمد کے نہ طلاق
دیجاوے حاملہ سنت کے لیے مگر ایک اور جائز ہے طلاق آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی بعد جماع کے بہی اور تیسری
قسم بدعی ہے وہ یہہ ہے کہ طلاق دی بیوی کو تین یا دو ساتہہ ایک کلمے کے یا ایک طہر مین کہ نہ رجوع ہو اوسمین
اگر ہو وہ مدخول بہا یا اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اوس سے اوسمین اور ایسیہی طلاق دینا مدخول بہا کا حیض مین
بدعی ہے اور واجب ہے مراجعت اوسکی صحیح تر روایت مین اگر ہو مدخول بہا پس جب پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو پہر

پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہے اور پڑجاتی ہی طلاق ہر زوج عاقل بالغ کی اگرچہ مکرہ یعنی جبر سے ہو یا نشہ میں ہو یا گونگا ہو ساتھہ اشارہ معہودہ کے اور نہین پڑتی ہے طلاق لڑکیکی اور مجنون کی اور سوتیکی اور مالک کی اوپر زوجہ غلام اپنی کے اور اعتبار طلاق کا ساتھہ عورتہ کے ہے پس طلاق حرہ یعنی ازاد کی تین ہین [له] اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ ہو حر کے نکاح مین ط ملتقی الابحر

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ [سه] يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

پس جب نزدیک پہنچین طلاق والی عورتین اپنی میعاد کو پس نگاہ رکہو اونکو بوجہ پسندیدہ یا جدا ہو اونسے بوجہ پسندیدہ اور گواہ کر لو دو شخصون صاحب تقوی کو اپنی قوم سے اور سچی ادا کرو گواہی خدا کے لیے اس حکم کی نصیحت کیجاتی ہے اوس شخص کو کہ ایمان رکہتا ہو خدا پر اور روز آخرت پر اور جو کوئی ڈرے خدا سے پیدا کرے اوسکے لیے مخلصی اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہہ سے کہ گمان نرکہے اور جو کوئی توکل کرے خدا پر پس خدا کافی ہے اوسکو تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے اندازہ ط فت ط پہر جب پہنچین اپنی مدتکو تو رکہہ لو اونکو دستور سے اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے مین سے اور سیدہی کہو گواہی اللہ کے واسطے یہہ بات جو ہی اس سے سمجہہ جاویگا جو کوئی یقین کہتا ہوگا اللہ پر اور پچہلے دن پر اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کردے اوسکا گذارا اور روزی اوسکو جہان سے خیال نہو اور جو کوئی بہروسا رکہے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے اللہ مقرر پورا کر لیتا ہی اپنا کام اللہ نے رکہا ہی ہر چیز کا اندازہ ط [ف] مو ط پہر جب پہنچین وہ عورتین اپنی مدت کو کہ وہ آخر عدت ہی تو پہر اے مردون طلاق دینے والے رکہو اون عورتونکو یعنے رجوع کرو اچہی طرح یا خوش گذرانی کرو یا چہوڑ دو اچہی طرح جو حق اونکا اور مہر ادا کر دو اور گواہ کر لو دو مردون صاحب انصاف کو جو ثقہ ہون مسلمانونمین سے اپنے کنبے کے اور وہ ادا کرین گواہی کو وقت گواہی دینے کے اچہی طرح انصاف سے کسیکی رعایت نکرین یہہ سب حکم اور باتین جو نصیحت کیے جاتے ہو تم اے مسلمانون ساتھہ اونکی سو جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھہ خدا تعالے کے اور قیامت کی دن کو سچ جانا اوسکے کام ہین نصیحت اور حکم اور جو کوئی ڈری خدا تعالے سے اور بچی گناہون سے اور حرام چیز دن سے تو بناتا ہی اور پیدا کرتا ہی خدا تعالے اوسکے لیے جگہہ چہٹکاری کی اور خلاصی پاتا ہی سب طرح کے دنیا کے غمون سے اور روزی دیتا ہی خدا تعالے اوس جگہہ سے کہ جہان اونکا خیال اور گمان نہو اور جو کوئی بہروسا کرے خدا تعالے پر اور اپنے کام اوسی سونپ دے تو پہر کفایت کرے اوسکو کامونکو وہ آپ بناتا ہی ایسی طرح جو سب حیران ہون بلاشبہ خدا تعالے پہنچانیوالا ہے اپنی کام کو جس جگہہ چاہے اور جس مرتبہ کو چاہے سو بیشک بنایا ہے اور پیدا کیا ہی واسطے ہر چیز کے اندازہ جو اوس اندازے سے وہ نہ کم ہو نہ زیادہ ط عه ط

تفسیر فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ یعنے جب قریب پہنچین طلاق رجعی والی عورتین آخر عدت اپنی کو اور وہ گذرنا تین حیضونکا ہے اگرچہ نہ غسل کرے تیسرے حیض سے اور یہہ اسلیے کہا کہ نہین ممکن ہے رجوع کرنا بعد پہنچنے اونکے آخر عدت کو [ه] فَأَمْسِكُوهُنَّ یعنے تمکو اختیار ہے اگر چاہو رجوع کرو اونسے اور رجعۃ یعنے رجوع کرنا نزدیک ابی حنیفہ کے حاصل ہوتا ہے ساتھہ کہنے کے زبان سے اور ساتھہ صحبت کرنیکے اور چہو لینے کے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھہ

له یعنی طلاق مغلظہ او حکمی تین ہیں

سه قوله ذلکم اشارة الی الحث علی الشهادة والاقامة او علی جمیع ما فی الآیة من ایقاع الطلاق علی وجه السنة واحصاء العدة والکف عن الاخراج والخروج والاشهاد واقامة الشهادة باداءها علی وجهها من غیر تبدیل و تغییر قوله یوعظ به الوعظ الزجر یقترن بتخویف ...

شہرت کی دونونمین بِمَعْرُوْفٍ یعنے ساتھہ حسن معاشرت کے اور خرچ دینے لائق کے اور حدیث مین آیا ہی اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ انتہی اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا جدا ہو اونسے اور چہوڑو اچہی طرح کہ پورا دو حق اور نہ کچہ ضرر
پہنچانے سے کہ رجوع کرو اوس سے پہر طلاق دو واسطے طویل کرنے عدتکی وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کر دیو یعنے وقت رجعۃ اور
فرقت کے واسطے قطع نزاع کے اسلیے کہ کبہی انکار کرتی ہے عورۃ بعد تمام ہونے عدت کے خاوندکی رجعت کا اور کبہی
مرجاتا ہے لیک اون دونونکا پہر دعوی کرتا ہے باقی جو رہتا ہے اون دونونمین سے ثبوت زوجیت کا واسطے لینے
میراث کی حاصل یہہ کہ جب مدت عدت مطلقہ رجعیہ کی قریب تمام ہونیکے پہنچے اگر چاہو رجوع کرو اور سلوک سے گذران
کرو اور یا اونکو چہوڑدو اور مزاحم ہو او جو کچہہ کہ حق اونکا ہو کم نکرو اور رجعت یا طلاق پر گواہ عدل اپنے مین سے کرو
یعنے مسلمان اور یہہ گواہ کرلینا امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب ہی اور گواہ عدل نہو
ظالم و فاسق نہون اور عدالت یہہ ہی کہ پرہیز ہو تمام کبائر سے اور نہ اصرار ہو صغائر پر اور غالب ہون حسنات سیئات
پر اور کبہی صغیرہ کرنا بغیر اصرار کے نہین ضرر کرتا ہے عدالت مین اسلیے کہ نہین معصوم ہوتا ہے کوئی آدمی سواے انبیا
علیہم السلام کے او سیدہی ادا کرو گواہی اے گواہون وقت حاجت کے خالص اللہ کے لیے اور وہ یہہ ہے کہ ادا
کرین گواہی واجبی دفع ظلم کی لیئے نہ او کسی غرض کے لیئے خواہ کسکو ضرر ہو خواہ نفع پس اگر گواہی کسے غرض کے لیے نہ ہیبر ہی ہو تا
ہے بسبب اوسکے وبال گواہی کے چہپانیکے لیکن ثواب نہین پاتا اوسپر اسلیے کہ ثواب عملونکا موتوف ہوتا
ہی نیت پر اور حاصل یہہ کہ شہادۃ امانت ہے پس ضرور ہی ادا کرنا امانت کا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا پس اگر چہپایا گواہی کو بلا شبہہ خیانت کی اور خیانت کبائر مین سے
ہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اوس شخص کو کہ ایمان رکہتا ہو الخ
اسلیے کہ نفع وہی اوٹہاتا ہے اور مقصود نصیحت کرنا اور دلانا اوسکا ہے اور یہان جو ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ الخ فرمایا اور نہ فرمایا
ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ جیسا کہ سورۂ مجادلہ مین ہے تو یہہ واسطے رغبت دلانے مومنون کے ہے غیرت پر اسلیے کہ جسکو
غیرت نہین ہے اوسکا دین پر انہین اور مقتضا ایمان باللہ کا یہہ ہے کہ رعایت کرے حقوق عبودیۃ اور ربوبیۃ
کا اور مقتضا دن آخرۃ پر ایمان لانیکا یہہ ہے کہ ڈرے حساب و عذاب سے اور امیدوار رہے فضل و ثواب کا پس ایمان رکہنے
والا خدا اور دن آخرت پر جیسا کرتا ہے خالق اور خلق سے پس نہین چہوڑتا ہے عمل کرنا اوسچیز پر کہ نصیحت کیا جاتا ہے
ساتہہ اوسکے اور دلالت کیا آیۃ نے اسپر کہ انسان کے لیے دو دن ہین اول دن تو دن دنیا کا ہے اور دوسرا
دن روز آخرت ہے یہانکا دن فانی ہے اور وہانکا باقی پس عاقل کو چاہئے کہ سعی کرے فانی دن مین اوس دن کے
لیے کہ باقی ہے اور جو کوئی ڈرے خدا سے یعنی طلاق مبعی دینے مین پس طلاق دے بطریق سنۃ کے اور نہ ضرر پہنچاوے
عدہ والی عورتکو اور نہ نکالے اوسکو رہنے کے مکان مین سے اور احتیاط کرے گواہ کرنے وغیرہ امور مین اور لفظ مخرج
مصدر میمی ہے یعنے خروج اور خلاصی اکرتا ہے اون چیزون سے کہ بیولیون کی جانب سے واقع ہوتی ہین
قسم نکلنا غمون سے اور واقع ہونے سے تنگیون مین اور دور کیجاتی ہین اوس سے سختیان اور بعضون کہا کہ مضمون
آیۃ عام ہے یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے تمام کرنیکی چیزونمین اور چہوڑنیکی چیزونمین پیدا کرتا ہے اللہ اوسکی لیے نکلنا
ہر تنگی و تشویش سے اور خلاصی دنیا اور آخرت کے غمون سے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے پڑہی یہہ

آیۃ پہر فرمایا کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالے نکلنا شبہات دنیا سے اور سختیون موت کی سے اور شدائد روز قیامت کی سے اور جلالین مین ہے کہ نکلنا شدت سے طرف آسانی کے اور حرام سے طرف حلال کے اور دوزخ سے طرف جنت کے انتہی یا لفظ مخرجا اسم مکان ہے یعنے نکلتا ہی اوسکو طرف مکان کے کہ آرام پاوی اوسمین او رفتح الرحمن مین ہے کہ پیدا کرتا ہے اوسکے لیے مخرج طرف رجعۃ کے ابن عباس سے ہے کہ وہ پوچھے گئے اوس شخص کے حال سے کہ طلاق دیوے اپنی بیوی کو تین یا ہزار آیا اوسکے لیے مخرج ہے پس اونہون نے کہا لم تتق اللہ فلم یجعل لہ مخرجا جدی ہوگی عورۃ اوس سے ساتھہ تین کے اور زیادہ گناہ ہین اوسکی گردن مین او کہا ہے بعضون نے کہ مخرج دو طرح پر ہے ایک تو یہہ نکالی اوسکو اوس شدت سے او دوسرے یہہ کہ بزرگی دیوے اوسکو ساتھہ رضا او صبر کے اور روزی دیوے اوسکو الخ ۵

از سببہا بگذر و تقوی طلب ÷ تا خدا روزی رساند بے سبب + حق زجاہی کہ نباشد رزق حلال + کہ نباشد در گمان و در خیال + فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو البتہ کافی ہو او نکو وہ یہہ ہے ومن یتق اللہ پس بار بار پڑہتے رہے حضرت اس آیۃ کو اور روایت کیا گیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے سالم نام کو مشرکون نے کہ مین قید کیا او عوف نے جناب پیغمبر خدا مین آکر عرض کیا کہ ہم تنگی بہت ہے او بیٹا میرا گرفتار ہوا اور اوسکی ماں جزع فزع کرتی ہی آنحضرت نے فرمایا کہ صبر کرو او تقوی اختیار کرو او لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑہو عوف اور اونکی بیوی نے آنحضرت کے فرمانے پر عمل کیا تہوڑے دنون مین اونکا بیٹا فرصت پاکر کافرونکی قید سے نکل بہاگا اور وقت آنیکے چار ہزار بکریان کفار کی جو نکی جگہہ سے اپنے ساتھہ لیکر مدینہ مین آیا عوف نے یہہ حال حضرت سے ظاہر کیا اور حلت اس ریوڑ کیسے پوچہا آپ نے فرمایا مباح ہے یہہ آیۃ نازل ہوئی اور آیا ہے کہ حضرت عمر رض کی خلافت مین ایک شخص آیا اور عمر رض سے تو سیت کسی کام کی چاہی کہ دیوان خلافت مین عامل ہووے حضرت عمر نے کہا کہ تو قرآن جانتا ہے کہا نہین جانتا مین کہ سیکہا نہین مینے عمر رض نے کہا کہ ہم کام اوسکو نہین دیتے کہ جو قرآن نجانے وہ شخص چلا گیا اور بڑی مشقت اختیار کی قرآن کے سیکہنے مین بطمع اسکے کہ عمر رض اوسکو کچہہ کام دیوین جب قرآن سیکہا اور یاد کیا قرآن کی برکتون نے اوسکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہ اوسکے دل مین نہ حرص عاملی کی رہی نہ تقاضا ملاقات عمر رض کا پس ایکروز حضرت عمر رض نے اوسکو دیکہا کہا ای جوان تجکو کیا ہوا کہ ایکبارگی ملاقات ہماری ترک کی اوسنے کہا ای امیر المومنین تم ایسے شخص نہین ہو کہ کوئی تمہارا ملنا چہوڑی لیکن قرآن سیکہا ہے اور ایسا دل میرا غنی ہو گیا کہ خلق او عمل سے بے پروا ہوا مین عمر رض نے کہا وہ کون سی آیت ہی کہ تجکو اوسنے بے پروا کر دیا کہا وہ آیۃ سورہ طلاق مین ہی ومن یتق اللہ آخر آیت تک انتہی اور جاننا چاہئے کہ ہر تنگی اور رزق دنیوی ہو یا اخروی جسمانی ہو یا روحانی اور بڑی تنگی آخرت کی ہے اور بڑا او رزق روحانی رزق ہے پس جو کوئی ڈرے اللہ سے حق ڈرنیکا پیدا کرتا ہی اللہ اوسکے لیے مخرج دارین کے ضرورونسے اور دیتا ہی اوسکو منافع دارین کے پس اگر کہا جاوی کہ بڑی متقی انبیا اور اولیا ہین حال آنکہ وہ بڑے مبتلا مشقت شدیدہ او فاقہ مدیدہ مین رہے ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اشد الناس بلاء الانبیاء والاولیاء ثم الامثل فالامثل تو جواب اوسکا یہہ دیا گیا ہی کہ بڑی شدت اور مدت دراز آخرت کی ہے سو وہ امن مین ہوتے ہین وہان اس سے بلطف وکرم خدا تعالے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور جو کچہہ پہنچا ہے اونکو دنیا مین ختیار

اونکی اجر عظیم کے لیے ہوتا ہی اور بغیر اختیار کے واسطے صبر جمیل کے پس اوسکے لیے بڑی منفعت ہی اوسکی وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ
یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اور جو کوئی توکل کرے خدا پر الخ توکل کہتے ہین تسکین قلب کو ہر موجود و مفقود مین اور
انقطاع قلب کا ہر علاقہ سے اور تعلق پکڑنا ساتھہ اللہ کے تمام احوال مین اور کافی ہے یعنے کفایت کرتا ہی متوکل کو
اوسکی تمام امور مین اور دیتا ہی اوسکو یہان تک کہ کہے حسبی یعنے کافی ہے مجکو پس اگر کہے تو کہ جب حکم اللہ تعالی کا
درباب رزق کے متغیر نہین ہوتا تو توکل کے کیا معنی تو جواب اوسکا ہم یہہ دینگے کہ متوکل ہوتا ہے فارغ القلب
اور خاطر جمع نہ مکروہ جاننے والا حکم خدا کا پس اسیلیے ہوا توکل اچھا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ
عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اور حدیث مین دلیل اسپر نہین ہے کہ بیٹھہ رہے
کسب سے بلکہ اسمین دلالت ہے طلب رزق پر کہ فرمایا تغدوا و تروح ہان اعتماد نکرے طلب پر توکل بعد حرکت کرنیکے
امر معاش مین مانند توکل کرنے زمیندار کے ہی بعد ڈالنے تخم کے زمین مین اگلے بزرگ کہتے تھے کہ سوداگری کرو اور
کسب کرو بلاشبہہ تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہو کوئی تم مین سے تو اول اپنے دین ہی کو کھاویگا اور بعض
اوقات دیکھتے تھے بزرگ کسیکو جنازہ کی جماعت مین تو کہتے تھے اوسکو کہ جا اپنی دکان کو (مثنوی مین ہے)
گر توکل میکنی در کار کن ٭ کشت کن پس تکیہ بر جبار کن ٭ رمز الکاسب حبیب اللہ شنو ٭ از توکل در کسب کاہل مشو
اور اسپر جو لوگ بیٹھہ رہے ہین حرکت و کسب سے کہ وہ بڑے کامل ہین اس طریقہ اونکا دشوار ہے کہ نہین چل سکتا اوسپر
ضعیف مین بہت تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو یعنے جاری کرنیوالا اپنے امر کا ہے اور پورا کرنیوالا اپنی مراد
کا اور جاری کرنیوالا اپنی قضا کا ہی اپنی خلقت مین اوس شخص کے حق مین کہ توکل کرے اوسپر اور اوس شخص
کے حق مین کہ نہ توکل کرے اوسپر مگر جو کوئی توکل کرے اوسپر دور کرتا ہے اوس سے برائیان اوسکی اور بہت دیتا
ہے اوسکو ثواب تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے یعنے شدت اور نرمی اور فقر اور غنا اور موت اور حیات اور مانند انکے
اندازہ یعنے اندازہ کرنا نفس ذات اوس شئے کے اور زمان موت اوسکیکے اور بلاشبہہ وہ جاری کرنیوالا اوس مقدار
سے بحسب اوس چیز کے کہ مقدر کیا اور فارسی مین ترجمہ اوسکا یہہ ہے اندازہ کہ از ان در نگذرد او مقدار واحد معین یا
وقت و اجل و نہایت کہ منتہی ہو طرف اوسکی نہ مقدم ہوتا ہے اور نہ موخر ہوتا ہے اوس سے اور نہ آتا ہے تغیر اوسمین
اور سب سببون سے انقطاع کرکر رجوع اللہ تعالی کیطرف کرے پس وہ کافی ہے اوسکو پہنچاتا ہے طرف اوسکی جو کچھہ
مقدر ہو اوسکے لیے اور جاری کرتا ہے طرف اوسکے جو کچھہ کہ قسمت کیا گیا ہے اوسکے لیے نصیبون دنیا اور آخرۃ کیسے
بلاشبہہ اللہ پہنچاتا ہے جو کچھہ کہ چاہتا ہے امر اپنے سے نہین ہے کوئی مانع اوسکے لیے پس جو کوئی یقین کرے اسکا نہین
ڈریگا کسی سے اور نہ امید رکھیگا کسی سے اور سونپیگا سارے امور اپنے طرف اوسکے اور نجات پاویگا بلاشبہہ اللہ نے
مقرر کی ہے ہر امر کے لیے ایک حد معین اور وقت مقرر ازل مین نہ زیادہ ہوگا کسی سعی کرنیوالیکے سعی سے اور نہ کم
ہوگا کسی منع کرنیوالیکے منع سے اور نہ موخر ہوگا اپنے وقت سے اور نہ مقدم ہوگا اوسپر پس یقین کرنیوالا اسکا
متوکل حقیقی ہے اوراس آیۃ مین بیان ہے اسکا کہ واجب ہے توکل کرنا اللہ پر اور سونپنا ہر کام کا اوسکے واسطے
کہ جب جانا یہہ کہ ہر چیز قسم رزق وغیرہ سے نہین ہوتی ہے مگر تقدیر خدا کے اور وقت مقرر کرنے اوسکے کے نہ
باقی رہی مگر تسلیم قدیر اور توکل اللہ پر کہا کاشفی نے بنا اس آیت کی تقوی اور توکل پر ہے تقوی باعث قرب

الٰہی کا ہے اور رتبہ معیت سے خبر دیتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل سبب محبت الٰہی ہے کہ فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بغیر ان دو صفتوں کے قدم بیچ راہ تحقیق کے نہیں رکھ سکتا ۵ سلوک راہ معنی را توکل
با ید و تقوی ٭ توکل مرکب راست و تقوی توشہ رہرو ٭ کہا سہل قدس سرہ نے کہ نہیں صحیح ہوتا توکل مگر متقین
کے لیے اور نہیں تمام ہوتا تقوی مگر ساتھ توکل کے اسیلیے دونوں کو اکھٹا بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ فرمایا و من یتق اللہ
الخ اور کہا بعض علماء نے کہ جو کوئی ثابت ہو تقوی مین آسان کرتا ہے اللہ اوسکے دل پر اعراض دنیا سے اور سہل
کرتا ہے اوسکے لیے امر اوسکا جدہر متوجہ ہوتا ہے اور لوگ خدمت اوسکی کرتی ہین اور اللہ اوسکو مشہور کرتا ہے خلق
کا کہ نہ پیروی کرتے ہین اوسکے اہل ارادت پس بتاتا ہی اونکو بھی راہین کہ وہ اعراض کرنا دنیا سے اور متوجہ ہونا
اللہ کیطرف ہے اور یہہ مرتبہ مقبولونکا ہی آور کہا سہیل رح نے کہ جو کوئی سونپے امور اپنے طرف رب اپنے کے پس بالتحقیق
اللہ کفایت کرتا ہے تمام فکروں دارین اوسکیکو کہا بیع رح نے بلاشبہ اللہ نے لازم کیا اپنی ذات پر یہہ کہ جو کوئی
بھروسا کرے اللہ پر کفایت کرتا ہی اوسکو اور جو کوئی ایمان لاوے اوسپر ہدایت کرتا ہی اوسکو اور جو کوئی قرض دے
اوسکو یعنے عمل خیر کرے بدلہ دیتا ہی اوسکو اور جو کوئی اعتماد کرے اوسپر نجات دیتا ہی اوسکو اور جو کوئی دعا کرے
اوس سے دیتا ہی اوسکو اور تصدیق اس سب کی اللہ کی کتاب مین وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ
یَھْدِ قَلْبَہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ٭ ملخص روح البیان ٭ تنبیہ سبحان اللہ تقوی و توکل عجب چیز ہے بزرگان
سلف کا قول ہے لِکُلِّ قَوْمٍ حِرْفَۃٌ وَحِرْفَتُنَا التَّقْوٰی وَالتَّوَکُّلُ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے
بہشت مین میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ ہین کہ نہ منتر پڑہواتے ہین اور نہ فال بد لیتے
ہین اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین آور فرمایا کہ مومن قوی یعنے اعتقاد مین اور ایمان مین اور توکل مین بہتر اور
بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین بھلائی ہے حرص کر اوس چیز پر کہ نفع دے
تجکو یعنے امر دین کا اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تھک عمل سے اور اگر پہنچے تجکو کچھہ یعنے مصیبت پس مت کہہ کہ اگر
تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا سو کیا اسلیے کہ بلاشبہ لفظ لو یعنی اگر
کا کہولتا ہے عمل شیطانکا آور فرمایا کہ زہد یعنی بے رغبتی دنیا مین نہین ہے ساتھہ حرام کرنے حلال کے یعنے ترک
کرنے لذات و شہوات کے اور نہ ساتھہ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ نہو تو ساتھہ اوس چیز کے کہ تیرے
ہاتھہ مین ہی زیادہ اعتماد کرنیوالا اوس چیز سے کہ اللہ تعالے کے ہاتھہ مین ہے اور زہد یہہ ہے کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین
جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب بہ نسبت اسکے کہ اگر نہ پہنچتی وہ تجکو آور کہا ابن عباس رض نے کہ تہا مین سوار پیچھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا آپنے ای لڑکے نگاہ رکھہ حق اللہ تعالے کا یعنی رضامندی اوسکی طلب
کر محفوظ رکھیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیوں سے نگاہ رکھہ اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور
جب مانگے تو کچھہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ
اگر جمع ہو دین تیرے نفع پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین پہنچائینگے تجکو نفع مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق
مقدر کی ہی اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہو وین تیرے ضرر پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کی تو نہین ضرر پہنچاوینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کی کہ تحقیق مقدر

لگی ہے اللہ نے بھر او ٹھائی گئے قلم او رخشک ہوگئے صحیفے فضائل ٹ اور آیا ہے کہ ایک سفر مین حضرت کیکر کے درخت کے نیچے
دوپہر کو آرام کرتے تہے اور تلوار درخت مین لٹکادی تہی اور صحابہ بہی کچھہ سورہے تہے کہ ناگہان آپنے پکارا صحابہ
کو یہہ جب گئے تو دیکہا کہ حضرت کے پاس ایک اعرابی تہا اپنے فرمایا کہ کہینچی اسنی مجپر تلوار میری اسحال مین کہ
مین سوتا تہا پس جاگا مین اسحال مین کہ تلوار اوسکی ہاتہہ مین کہینچی ہوئی تہی کہا کون بچاویگا تجکو مجہسے
پس کہا مینے کہ اللہ بچاویگا تین بار فرمایا یہہ اور نہ تنبیہ کی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیٹہا تہا اور اور روایت
طویل مین آیا ہے کہ گر پڑی تلوار اوسکی ہاتہہ سے جب حضرت نے فرمایا کہ اللہ بچاویگا ٹ اور فرمایا کہ تحقیق دل ابن
آدم کا بیچ ہر نالیکے ایک شاخ ہے پس جسنے پیچھے لگایا دل اپنے کو ہر طرحکے فکر و نمین نہین پروا کرتا ہے اللہ کہ کس نالے
مین ہلاک کیا اوسکو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو سب فکرون کو ٹ اور کہا حضرت نے
کہ فرمایا تمہارے رب عزوجل نے اگر تحقیق بندے میرے اطاعت کرین میری تو البتہ برساؤن مین اونپر مینہہ
راتکو اور اگاؤن مین اونپر آفتاب دنکو اور سناؤن نہین اونکو آواز گرجنے کی یعنے تاکہ نہ ڈرین ٹ اور کہا ابوہریرہ
نے کہ آیا ایک شخص اپنے گہر والونمین پس جب دیکہی جو کچھہ کہ تہی اونکو حاجت نکلا طرف جنگل کے یعنے گہبرا
کر پس جب دیکہا بی بی اوسکی نے یعنے نکلنا خاوند کا اوٹہی طرف چکی کے پس طیار کیا اوسکو اور گئی طرف
تنور کے پس جہونکا اوسکو پہر کہا یا اللہ رزق دے ہمکو پس دیکہا اوسنے کہ ناگہان گرنڈ چکی کا تحقیق بہر گیا
تہا کہا ابوہریرہ نے اور گئی وہ بی بی طرف تنور کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سے کہا ابوہریرہ نے پس پہر کر
آیا خاوند کہا پہنچے تم پیچھے میرے کسی چیز کو کہا بی بی اوسکی نے ہان رب اپنے سے اور کہڑا ہوا خاوند طرف چکی
کے ف پس مذکور ہوا یہہ روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے آگاہ ہو تحقیق وہ اگر نہ اوٹہاتا چکی
کو ہمیشہ چلتی رہتی قیامت تلک آور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ طلب کرتا ہے
بندیکو جیسیکہ طلب کرتی ہے اوسکو اجل اوسکی ٹ مشکوۃ ٹ غرضکہ توکل عجب چیز ہے جسکو میسر ہو دونو جہان
مین بیڑا اوسکا پار ہے کار خود را بخدا باز گذار ہکت کمی بہم ازین بہتر کار وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ
مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ
یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ه اور جو کہ نا امید ہوئین حیض سے منجملہ عورتون
تمہاری کے یعنے مطلقات سے اگر شبہ مین پڑے ہو تم پس عدت اونکی تین مہینے ہے اور جو کہ سن حیض کو نہین پہنچی
ہین اونکی بہی عدت تین مہینے ہین اور حمل والیان عدت اونکی یہہ ہے کہ جنین بچہ اور جو کوئی ڈرے خدا سے
پیدا کرے اوسکے لیے کام اوسکیمین آسانی کو ٹ فتح ہ اور جو عورتین نا امید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون
مین اگر تمکو شبہ رہگیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے اور ایسے ہی جنکو حیض نہین آیا اور جنکی پیٹ مین بچہ ہے اونکی
عدت یہہ کہ جنین پیٹ کا بچہ اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کردے اوسکو اوسکے کام مین آسانی ٹ موضح ٹ
اور وہ عورتین جو نا امید ہوئین حیض سے بسبب مرض کے یا بڑہاپے حیض اونکا موقوف ہوا ہو یا شک مین
پڑے ہو یا بہول گئے ایام حیض کے جب ایسی عورۃ کو طلاق ہو تو اوسکی عدت تین مہینے اور اون عورتونکی
عدت جنکو ابہی حیض آیا نہین بسبب عمر چہوٹی کے تین مہینے اور پیٹ والیون عورتونکی عدت اونکا جنا ہے

جو بچہ پیدا ہو تو عدت تمام ہوئی اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے سے اور اوسکی فرمانبرداری مین قصور نکرے تو بنا دے
خدا تعالی اوسکے واسطے کام اوسکی کے آسانی یعنے اوسکے سب کام آسان کرتا ہے خدا تعالی ۵ع۱۵ تفسیر
تمہاری عورتوں مین یعنے بعد دخول کے اگر طلاق دو اونکو اور وہ ناامید ہون حیض سے بسبب بڑھاپے کے اور اندازہ
کیا ہے اوسکا علما نے ساٹھہ برس یا پچپن برس کہ اس عمر مین عورت آئسہ ہو جاتی ہے یعنی خون حیض کا آنا موقوف
ہو جاتا ہے پس اگر دیکھے عورت بعد اسکے خون تو وہ حیض نہین ہوگا بیماری ہے اور خرگوش اور چرغ اور چمگادڑ
کو بہی حیض آتا ہے اور اِنِ ارْتَبْتُمْ ارتیاب سے ہے بمعنے شک مین ہونیکے یعنے اگر شک مین پڑو تم اور دشوار ہو تمپر
حکم معلوم کرنا اونکا بسبب منقطع ہونے خون اونکے بڑھاپے اور نہین جانتے تم کیفیت عدت اونکی کی تو
جان لو تم کہ عدت اونکی تین مہینے ہین اور جو کہ سن حیض کو نہین پہنچی ہین یعنے نہین دیکہا اونہون نے
خون تو عدت اونکی بہی ایسیہی ہے یعنے تین مہینے اور آیا ہے کہ جب آیۃ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ نازل ہوئی تو خلاد انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ عدت اوس عورت کی کہ حیض نرکہتی ہو اور
عدت صغیرہ اور حاملہ کی اگر اونکو طلاق ہو تو کیا ہے یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰٓئِیْ یَئِسْنَ الخ اور جو عورت کہ جوان
ہو اور پہلے سن ایاس کے حیض اوسکا جاتا رہے بسبب کسی عذر کے تو عدت اوسکی تمام نہین ہونیکی یہانتک کہ
حیض اوسکا عود کرے پس عدت بیٹھے بعد اوسکے تین قروء یا سن ایاس کو پہنچے تو عدت بیٹھے بعد اوسکے تین
مہینے نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کے اور ایسیہی ہے نزدیک امام احمد کے اگر سبب جاتے رہنے حیض کا
مرض اور مانند اوسکا ہو اور اگر کچھہ سبب اوس عورت کو معلوم نہو تو نو مہینے انتظار عود کرنے حیض کا کرے
بعد اوسکے تین مہینے عدت بیٹھے اور مذہب امام مالک کا بہی یہی ہے اور یہہ حکم اوس عدت کا ہے جو بعد طلاق
کے ہو اور عدت خاوند کے مرنیکے بعد ہو تو بہر صورت چار مہینے اور دس روز مین اگر حاملہ نہو اور عدت حاملہ
کی سب صورتوں مین پیدا ہونا بچہ کا ہے جیسا کہ فرمایا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ الخ پس اگر بعد ایک لحظہ کے مرنے
یا طلاق کے پیچھے عورت جنے بچہ تو نکاح کرنا اوسکا درست ہوگا اور ثابت ہوا ہے کہ سبیعہ بیٹی حارث کی نے
جنا بچہ کئی رات بعد خاوند کے مرنے پہر پوچھا حضرت سے حکم اسکا پس فرمایا کہ عدت سے نکل آئی نکاح کر اور جو
کوئی ڈرے اللہ سے بیچ حق احکام اوسکے اور حقوق اوسکے آسان کرتا ہے اوسکے سب کام اور توفیق دیتا
اوسکو خیر کی اور بچاتا ہے اوسکو گناہون سے اور شر سے بسبب تقوے کے ۵ع۱۵ تنبیہ اکابرین
رحمہم اللہ درباب حقوق خدا تعالی کے اور بندونکی بہت ڈرتے تہے میمون بن مہران رح فرماتے تہے کہ آدمی لعنت
کرتا ہے اپنے نفس کو نماز مین اور جانتا نہین اسکو پس لوگون نے کہا کہ یہہ کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ پڑہتا ہے
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ حال آنکہ وہ ظلم کرتا ہے اپنے نفس پر بسبب کرنے گناہون کے اور ظلم کرتا ہے لوگون کے
ساتھہ لینے مال اونکے اور آبروریزی کرنے اونکے اور عبداللہ بن مسعود رض فرماتے تہے کہ جو کوئی مدد کرے
ظالم کی اوسکے ظلم پر یا سکہاوے اوسکو حیلہ کسی مسلمان کے حق لینے کا پس وہ اللہ کے غضب مین گرفتار رہا اور
یحیی بن معاذ کہتے تہے اگر ظلم کرے مجھپر کوئی اور مین بدلہ نہ لون اوس سے تو یہہ سبب اچھا لگتا ہے مجکو اور
حضرت علی رض فرماتے تہے کہ نہین ظلم کرتا کوئی کسی پر اور نہین برائی کرتا کوئی کسی سے حقیقت مین اسلیئے کہ

ف ۱ قولہ واللائی لم یحضن ای ما رأین الدم لصغرہن ای فعدتہن ایضا کذلک فحذف لدلالۃ ما قبلہ علیہ ... ای المطلقات ... وکان الظاہر ... الدلالۃ علی الاتصال ... ۱۲ روح

ف ۲ ... ابی حنیفہ رحمہ ... حیض ... تین ... نزدیک ... امام شافعی ... ۱۲ منہ

ف ۳ قولہ اولات ای ذوات ... واحدتہا ذات بمعنی صاحبۃ والاحمال جمع حمل بالفتح ... والمراد الحبل ای الشغل المحمول فی البطن وہو الولد ... وذوات الاحمال من النساء ... ای منتہی عدتہن ... ۱۲ روح

ف ۴ ... ظالمون پر ۱۲

فوائد

اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا اور احمد بن حرب کہتے تہے کہ نکلتے ہین دنیا سے کتنے لوگ غنی
بسبب کثرت نیکیون کے پہر ہونگے دن قیامت کے مفلس بسبب حقوق لوگونکے کہ اونکے عمل خیر حق والونکو ملجاوینگے
اور سفیان ثوری سے فرماتے تہے کہ ملنا تیرا اللہ تعالے سے ساتہہ ستر گناہون کے کہ اوسکے بیچ ہون بہت آسان ہے تجہہ
اس سے کہ ملے تو اوس سے ساتہہ ایک گناہ کے کہ بندیکا کیا ہو پس تامل کر ای بہائی بیچ خوف کرنے اگلی بزرگون کے
اور پیروی کر اونکی اوسمین اسلیے کہ تو کنارہ ہلاکت پر ہی اور جو کوئی ڈرا سالم رہا والحمد للہ رب العلمین ۝ ذٰلِکَ
اَمْرُ اللّٰہِ اَنْزَلَہٗ اِلَیْکُمْ ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗ اَجْرًا ۝ یہہ حکم خدا کا ہے کہ اوتارا
اوسکو طرف تمہاری اور جو کوئی ڈرے خدا سے دور کری اوس سے جرم اوسکے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری ۝ **فت** ۝
یہہ حکم ہے اللہ کا جو اوتارا طرف تمہارے اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سے اوتاری اوس سے اوسکی برائیان اور بڑا دے
اوسکو نیگ ۝ **مو** ۝ یہہ حکم خدا تعالے کے ہین جو بہیجا ہی اون حکمونکو آسمان سے طرف تمہارے اے مسلمانون
اور جو کوئی ڈری خدا تعالے کے عذاب سے اور حکم اوسکے بجا لاوی تو ڈہانکے اور بخشی خدا تعالے گناہ اوسکے اور بڑے کرے
اوسکی بدلے نیکیون اوسکیکے ۝ **عل** ۝ **تفسیر** یہہ حکم یعنے جو کہ مذکور ہوئے عدت کے اوتارا ہی اوسکو یعنے لوح محفوظ سے
اور کہا ابو اللیث نے کہ اوتارا اوس حکم کو قرآن مین تمہارے نبی پر تاکہ مستعد ہو و عمل کرنیکے لیے اوسپر پس بچاؤ
تم اپنے تئین اوسکی مخالفت سے اور جو کوئی ڈرے یعنی اللہ سے ڈر کر عمل کری اوسکی احکام اوتاری ہوون پر اور
مخالفت کرے اون حقوق کی کہ واجب ہین اوسپر تو ڈہانکے اور بخشی گناہ اوسکے بسبب راضی ہونے اوسکے
اوس سے تقوی کرنیسے اور زیادہ دیوے اوسکو مزدوری آخرت مین اور کہا بعضون نے کہ دیوے اوسکو اجر عظیم جو اجر کہ ہو کہا
برہان القرآن مین کہ حکم کیا تقویکا احکام طلاق مین تین بار اور وعدہ کیا ہر بار مین نئی طرح کی جزا کا پس فرمایا
اول بار کہ کرتا ہے اوسکے لیے مخرج کہ نکالتا ہے اوسکو ناگوار چیز سے اور مہیا کرتا ہے اوسکے لیے محبوب چیز اوسکی یعنے
رزق اوسجگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا اوسکا اور دوسری بار مین فرمایا کہ سہل کرتا ہے اوسپر مشکل امر اور توفیق خیر
کی دیتا ہے تیسری بار مین وعدہ کیا اوس سے افضل جزا کا کہ وہ معاف ہونا گناہونکا اور آخرت مین ملنا نعمتونکا
ہے ۝ **مل روح** ۝ **مسئلہ** جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کا نام جو سورۂ طلاق ہے بعض احکام طلاق اور نکاح کے
کہ بہت مفید ہین ذکر کرتے ہین ہم منعقد ہوجاتا ہی نکاح حرہ بالغہ کا اوسکی رضا سے اگرچہ نہ باندہی ولی باکرہ ہو یا
ثیبہ ۝ **عل** ۝ نزدیک ابیحنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ کے ظاہر الروایۃ مین اور ابو یوسف رح سے ایک روایت یہہ بہی ہے
کہ نہین منعقد ہوتا بغیر ولی کے اور نزدیک امام محمد کے منعقد ہوتا ہی موقوف کذا فی الہدایۃ اور نقل کیا ہی فقیہ
ابو جعفر نے کہ امام محمد نے رجوع کی ہے طرف قول ابیحنیفہ کے کذا فی شرح ابی المکارم اور در المختار مین ہی کہ ولی جو
عصبہ ہو اوسکو اعتراض پہنچتا ہی غیر کفو مین پس فسخ کرے اوسکو قاضی ولی کی نالش کرنیسے اور فتوی دیا گیا ہے
نکاح غیر کفو مین کہ نہین جائز بغیر اجازت ولی کے اصلا اور یہہ ہی مختار فتوی کے لیے ہی بسبب فساد زمانہ کے
اور کہا مالک اور احمد بن حنبل اور شافعی نے کہ نہین منعقد ہوتا نکاح عورۃ کی زبانی اصلا اور ابو یوسف اور ابو حنیفہ
سے ہی کہ نہین جائز غیر کفو سی بدون اجازت ولی کے کذا فی الہدایۃ اور قاضی خان نے کہا کہ یہی صحیح تر ہی اور
ہمارے زمانہ مین مختار فتوی کے لیے یہی ہی اور ذخیرہ مین کہا کہ نہین منعقد ہوتا اور اسی پر عمل کیا ہی بہت مشائخ

ہماری نزدیک اور نہین ہوتی ہے تفریق اسکی مگر نزدیک قاضی کے یعنے لائق ہے ولی کو کہ نالش کرے قاضی کے ہان
اور وہ فسخ کردے عقد مذکور کو بدون فسخ کرنے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہین ہوگا اور ہوگی یہہ فرقت بغیر طلاق کے یہان تک
کہ اگر داخل نہین ہوا نوجوان اوس پاس پس کچہہ نہین دینا آویگا عورۃ کو مہر اور نہ عدت ہوگی کذا فی المحیط اور اگر داخل ہو
اوسکے پاس یا خلوۃ کے ساتہہ اوسکے خلوۃ صحیحہ لازم آویگا اوسپر کل مہر معین و نفقہ عدت کا اور عورۃ پر عدت لازم
ہوگی کذا فی سراج الوہاج اور شرح ابو المکارم مین ہے کہ جب نکاح کرے عورت اپنا غیر کفو سے تو ولی کو اعتراض
پہنچتا ہے کہ قاضی کے ہان جاکر نالش کرے اور اوس سے فسخ کروا دے برابر ہے کہ بچا ہوا ہو اونکے یا نہ ہوا ہو اور یہی مختار
صاحب کافی کا ہے اور فتاوی قاضی خان مین ہے کہ ولی کو حق فسخ ہے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور نہر الفائق مین
ہے کہ یہہ جب ہے کہ ہو عورت کیلیے ولی پس اگر نہو کا ولی تو صحیح ہوگا نکاح بالاتفاق اور یہہ اوسجگہہ ہے کہ قاضی
اور حاکم مسلمان بہی نہو اسلئے کہ ولی نہو نہین قاضی ولی ہوتا ہے چنانچہ ہدایہ مین کہتا ہے اِذَا عَدَمَ الْاَوْلِیَاءُ فَالْوِلَایَۃُ
اِلَی الْاِمَامِ وَالْحَاکِمِ اور یہہ حکم در حق بالغہ کے ہے اور صغیرہ کا نکاح بالاتفاق و بلا نزاع بغیر ولی کے جائز نہین
ہے شرح ابو المکارم مین لکہا ہے نِکَاحُ الصَّغِیْرَۃِ وَالْمَجْنُوْنَۃِ لَا یَصِحُّ بِلَا وَلِیٍّ تفصیل اسکی یہہ ہے کہ سب عورتین چار
قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق ہے کہتے ہین علمار کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کے
بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جاویگا اور دوسرے باکرہ صغیرہ اور اسمین بہی
اتفاق ہے علمار کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکے اذن کے نکاح اوسکا کر دیسکتا ہے تیسرے ثیب
صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک نزدیک شافعیہ کے چوتہے باکرہ بالغہ
اوسکا نکاح جائز نہین ہمارے نزدیک بغیر اوسکے اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے پس مدار ولایت کا
حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک تقسیم طلاق
کی احسن وغیرہ تو اوپر مذکور ہوئی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق رجعی ہے اور بائن ہے طلاق رجعی تو
یہہ ہے کہ کہی ایکبار یا دوبار انت طالق یا طلقتک یا مانند اسکے پس اسطرحکی طلاق دینی سے ایام عدت مین بغیر نکاح
کے رجوع کر لینا جائز ہے یعنی اگر کہے رجوع کی مینے تجہسے یا ہاتہہ لگالے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اسی سے
ہو جاتی ہے حاجت نکاح جدیدہ کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتہہ الفاظ کنایات کے سوای مین الفاظ کے کہ وہ
فقہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور انشاءاللہ تعالی اسمین بہی کچہہ مذکور ہونگی پس طلاق بائن سے عورۃ نکاح مین سے
نکل جاتی ہے جبتک کہ پہر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہے اور مخففہ
مغلظہ تو یہہ ہے کہ تین طلاقین دے ایکبارگی یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ
بعد اسکی عدت کی اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق ندے اور عدت نہ گذری اوسکی اور
طلاق مخففہ مقابلہ مین اسکے ایک یا دو ہین اور الفاظ کنایات کی نزدیک فقہار کے وہ ہین کہ نہین وضع کئے گئے
طلاق کے لیے لیکن محتمل طلاق کو اور غیر طلاق کو ہین پس نہین طلاق پڑیگی ساتہہ اونکے از روی قضار کے
مگر ساتہہ نیت کے اور دلالت حال کے یعنے وقت ذکر طلاق کے یا وقت غضب کے پس حالات طلاق کے تین
مین رضار اور غضب اور تذکرہ طلاق کا اور کنایات بہی تین ہین ایک تو وہ ہین کہ احتمال رکہین رد کا اور دوسرے

له کہ اوسنے طلاق رجعی پڑتی ہے ۱۲
له یعنی قاضی یا حاکم کے حکم سے ۱۲

صلاحیت رکہین سب اونپر دلالت کہاوی کی یا نہ احتمال رکہین ان دونونکا پس بعض الفاظ اون کنایات کی یہہ ہین اُخْرُجِی اِذْہَبِی قُومِی تَقَنَّعِی تَخَمَّرِی اِسْتَتِرِی اِنْطَلِقِی اِعْزُبِی یہہ الفاظ تو وہ ہین کہ احتمال رکہتے ہین رد کا اور مانند خَلِیَّۃٌ بَرِیَّۃٌ حَرَامٌ بَائِنٌ بَتَّۃٌ بَتْلَۃٌ کے صلاحیت رکہتے ہین سب کی اور مانند اِعْتَدِّی اِسْتَبْرِئِی رَحِمَکِ اَنْتِ وَاحِدَۃٌ اَنْتِ حُرَّۃٌ اِخْتَارِی اَمْرُکِ بِیَدِکِ سَرَّحْتُکِ فَارَقْتُکِ کے نہین احتمال رکہتے یہہ کلمے رد کا اور نہ سب کا پس بیچ حالت رضا کی یعنے غیر غضب اور غیر مذاکرہ طلاق کے موقوف ہونگے یہہ تینون قسمین اوپر حکم کے اور نیت کہنی والیکے یعنے اگر نیت طلاق کی کرے تو طلاق پڑجائیگی ورنہ قول اوسکا ساتہہ قسم کے اور بیچ حالت غضب کے موقوف ہونگے پہلے دونون نیت پر اگر طلاق کی نیت کرے تو واقع ہوگی طلاق ورنہ تصدیق کیا جاویگا بغیر قسم کے بیچ حالت مذکرہ طلاق کے کہ ہو میان بیوی مین موقوف ہوگا پہلا نیت پر اور دونون اخیرین مین واقع ہوگی طلاق اگرچہ نہ نیت کرے اور تین الفاظ کنایات سے جو طلاق رجعی پڑتی ہے وہ یہہ اِعْتَدِّی اِسْتَبْرِئِی رَحِمَکِ اَنْتِ وَاحِدَۃٌ **مسئلہ** اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کا اور اگر بیوی اختیار کرے اپنے نفس کو تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کے اور طلاق بائن نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور تین طلاقین نزدیک مالک رح کے **مسئلہ** اگر کوئی حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز اوسپر حرام نہین ہوتی اور یہہ مذہب ابن عباس کا ہے اور ہمارا مذہب بہی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی ہو جیسا کہ کہے شراب مجپر حرام ہی یا مال فلانیکا مجپر حرام ہے تو یہہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کہا دیگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنے توڑنیوالا قسم کا نہین ہویگا اور اگر کہے سب مال حلال مجپر حرام ہین یا کہے سب حلال خدا کے مجپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجپر حرام ہی تو ہوتا ہے یہہ ایلا اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچہہ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور مہدر ہے یعنے لغو ہی اس کہنے سے کچہہ نہین ہوتا اگر نیت کرے جہوٹ کی اور یہہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی **مجمع ملتقی مولینا در المختار** **مسئلہ** جاننا چاہئے کہ نکاح فاسد پہلے دخول کے ثابت کرنیوالا کسی چیز کا نہین ہے حقوق میان بیوی کے سے اور بعد دخول کے ثابت ہونگے بعض احکام مانند واجب ہونے عدت اور مہر مثل اور ثابت ہونے نسب کے اور طلاق واقع نہین ہوتی بیچ نکاح فاسد کے پس اگر طلاق دے یا قاضی تفریق کرے درمیان میان بیوی کے فسخ اور متارکہ ہوگا نہ طلاق کیونکہ طلاق فرع نکاح صحیح کی ہے نہ فاسد کی بعد اوسکے اگر رضا زوجین کی نکاح کرنیکو ہو تو جائز ہے بغیر گذرنے عدت کے اور حلالہ کے اگرچہ تین طلاقین ہوئی ہون پہر وہ خاوند بہی مالک تین طلاقونکا ہوگا اسلیے کہ نکاح فاسد مین طلاقین ناقص کرنیوالی عدد طلاقونکی نہین ہین پس اب وہ مالک تین طلاقونکا ہوا اور

نہین جائز اوس عورة مخولہ کو نکاح کرنا ساتہہ غیر کے مگر بعد گذرنے عدت کی اور وطی کرنیسے نکاح فاسد مین نہین ہوگا محصن پس اگر وطی کرے اوس سے پیچہے جدا کردینے قاضی کے حد مارا جاویگا یعنے درے لگینگے رجم نہین کیا جاویگا اور بیچ نکاح فاسد کے جدا ہوگی عورة مدخولہ ساتہہ قول کے جیسیکہ کہے ترکتک یا کہے خلیت سبیلک پس اگر انکار کری خاوند نکاح کا اور کہے بیوی کو جا اور چلی جا ہوگا متارکہ اور نکاح فاسد یہہ ہی جیسے کہ نکاح کرے بغیر گواہونکے اور نکاح اوسکا کہ عدت مین ہی کسیکی ساتہہ غیر خاوند پہلے کے اور نکاح ایک بہن کا بیچ عدت بہن دوسری کے کہ عدت طلاق بائن[له] کی ہو اور نکاح پانچوین عورة کا بیچ عدت چوتہی کے اور نکاح کرنا لونڈی سے بیوی پر اور مثل انکے اور حکم نکاح فاسد کا اوپر گذر چکا **فصل** ترجمہ کنز مین جو مسائل طلاق کے بطریق اختصار کے مذکور نہین لکہے جاتے ہین اگرچہ بعضے اونمین سے اوپر لکہے گئے ہین **مسئلہ** طلاق دینے کے تین طرح ہین ایک اچہی طرح جسکو طلاق سُنی کہتے ہین دوسری بہت اچہی طرح جسکو احسن کہتے ہین تیسری طرح بدعت ہے جسکو بدعی کہتے ہین سو اگر تین طلاقین تین طہر کے عرصہ مین دین اور اوس درمیان مین اوس سے صحبت نکی یہہ طلاق دینے کی اچہی طرح ہے موافق سنت کے اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی حالت مین کہ اوس طہر مین اوس سے صحبت نکی ہو پہر اوس عورة کو چہوڑ دیا کہ اوسکی عدت گذر گئی یہہ طرح بہت اچہی ہے اور اگر ایک طہر مین تین بار طلاق دی یا یون کہے کہ تجکو تین طلاقین ہین تو یہہ طرح بدعت ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی غیر مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو تین طلاقین سنت ہین تو اوس عورة کو اوسیوقت ایک طلاق ہوگئی اگرچہ وہ حیض مین ہی **مسئلہ** اگر اوس عورة کو کہ جسکو حیض نہین ہوتا ہے خواہ کم عمری کے سبب خواہ زیادہ عمر کے سبب تو اوسپر تین طلاقین سنت کے موافق تین مہینونمین پڑینگی اور ایسی عورتونکو بعد صحبت کے بہی طلاق دینی درست ہے **مسئلہ** مدخولہ جورو کو حیض کی حالت مین طلاق دینی بدعت ہے پہر اگر حیض مین طلاق دے تو واجب یہہ ہے کہ اوس طلاق سے رجوع کرے اور دوسرے آیندہ کے طہر مین اوسکو سنت کے موافق طلاق دے **مسئلہ** حاملہ عورتکو صحبت کرنیکے بعد طلاق دینا جائز ہے اور تین مہینے تک ہر مہینے مین ایک طلاق دینا اوسکو سنت ہی **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین موافق سنت کے تو اوس عورت پر ہر طہر مین ایک طلاق پڑیگی اور اس کہنے مین اگر خاوند کی یہہ نیت تہی کہ تینون طلاقین اوسیوقت پڑ جاوین یا یہہ کہ ہر مہینے مین ایک طلاق ایک طلاق پڑے تو اوسیطرح پڑینگی **باب الطلاق الصریح** یعنے وہ طلاق جو صریح ہو اوسکا بیان **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا تجکو طلاق ہے یا کہا کہ تو مطلقہ ہی یا کہا کہ مینے تجکو طلاق دی ان صورتون مین ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ خاوند نے نیت ایک طلاق کی کی ہو یا ایک سے زیادہ کی ہو یا بائنہ کی ہو یا کچہہ نکی ہو اور اگر یون کہا کہ تو طلاق ہے اور اس کہنے سے کچہہ نیت نتہی یا ایک طلاق یا دو طلاقون کی نیت تہی تو ایک طلاق رجعی اوسپر ہوئی اور اگر تین طلاقونکی نیت تہی تو تین ہی طلاقین ہونگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجپر طلاق ہی یا تیرے سب بدن پر طلاق ہے یا تیری گردن پر یا تیرے گلی پر یا تیری روح پر یا تیرے بدن پر یا تیری جسد پر یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے منہ پر یا تیرے آدہی پر یا تیری تہائی پر طلاق ہے تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یون کہا کہ تیری ہاتہہ پر یا تیرے پانو پر یا تیری کون پر طلاق ہی تو طلاق نہین ہوئے **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق

[له] قید طلاق بائن کی اسلئے لگائی کہ رجعی تو گویا نکاح ہی مین ہے اوسکا نکاح درست ہی نہین اور مغلظ نکاح کے خارج سے اوسکے صلاحیت نکاح کی رہتی ہی نہین ۱۲ منہ

ہوئی ہی اوہی طلاق یا تہائی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی تین نصف دو طلاق کی تو تین
طلاقین پڑ گئین **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے ایک سے دو تک یا کہا کہ ایک سے دو کی درمیان تک تو ایک طلاق
پڑی اور اگر یون کہا ایک سی تین تک تو دو طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو ایک طلاق ہی دو مین اور ایک
کو دو بار گنا ارادہ کیا یا نکیا ایک طلاق پڑیگی اور اگر یہہ نیت کی تہی کہ ایک اور دو تو تین طلاقین پڑ گئین اور اگر
یون کہا کہ تجکو دو طلاق ہین دو مین اگرچہ نیت ہتی کہ دو دونی چار تو بہی دو طلاقین پڑینگی **مسئلہ** اگر یون
کہا کہ تجکو طلاق ہے یہان سے کشمیر تک تو ایک طلاق رجعی پڑیگی **مسئلہ** اگر کہا تجکو طلاق ہے مکہ مین یا
بیچ مکہ کے تو اوسی وقت اوسپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے جب تو مکہ مین داخل ہو تو جب وہ مکہ مین
داخل ہوگی تب طلاق پڑیگی **فصل** **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے کل یا کہا کل مین تو کل کی
صبح کو اوسپر طلاق واقع ہوجاویگی اور اس کہنے مین کہ تجکو طلاق ہے کل مین عصر کا وقت اپنے دلمین ٹہرایا
تو آئندہ کل کی عصر کو طلاق پڑیگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلے کہا
اوسیکا اعتبار ہی **مسئلہ** اگر زید نے اکعورت سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اس سے پہلے کہ مین تجکو اپنی جورو بناؤن
یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پچہلی کل کو پہر اوس عورت سی آج نکاح کیا تو یہہ کہنا زید کا لغو ٹہرا اگر یون کہا
کہ تجکو طلاق ہی پچہلی کل کو اور نکاح پہلے سے تہا تو اوسیوقت طلاق ہو گئی **مسئلہ** اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے
جب تک مین تجکو طلاق ندون یا یون کہا کہ جسوقت تک مین تجکو طلاق ندون پہر اوس کہنے کے بعد تہوڑی
دیر وہ خاوند چپ رہا تو طلاق ہوگئی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر مین تجکو طلاق ندون تو جب
جورو یا خاوند مر جاوی تو طلاق ہوگی اور زندگی بہر نہین ہوتی **مسئلہ** اگر یون کہا تجکو جب مین طلاق ندون
تجکو طلاق ہی پہر بعد اس کہنے کے طلاق دی تو اسی پہلی طلاق کہنے سے طلاق ہولی **مسئلہ** اگر یون کہا
تجکو طلاق ہی جسدن مین تجکو اپنی جورو کرون پہر اوسی راتکو نکاح کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر یون کہا کہ
جسروز مین تجسی نکاح کرون تجکو اپنے لیے طلاق کا اختیار رہے پہر راتکو اوس سے نکاح کیا تو اوس عورت کو اپنے لیے
طلاق کا اختیار نہین ہوگا **مسئلہ** اگر یون کہا کہ مین تجسی الگ ہون یا کہا کہ مین تجپر حرام ہون تو ایک طلاق
بائن ہوجاویگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو اتنی طلاقین ہین اور تین انگلیون سے اشارہ کیا تو تین طلاقین
ہوئین **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو بائن طلاق یا بتہ طلاق ہی یا کہا کہ تجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ تجکو
شیطان کی طلاق ہی یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا تجکو پہاڑ سے طلاق ہے یا کہا اشد طلاق ہی یا کہا ہزار
سے طلاق ہے یا کہا گہر بہر طلاق ہی یا کہا تجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا لنبی طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہے
تو ایک طلاق بائن پڑیگی اور اگر تین طلاقونکی نیت کی تہی تو تین ہی پڑین گی **فصل** صحبت کرنی سے
پہلے جو طلاق دی اوسکی چند مسئلہ سنو **مسئلہ** اگر غیر مدخولہ جورو سی یون کہا کہ تجکو مینے تین طلاقین دین تو تینون
طلاقین اوسپر پڑ گئین اور اگر تین طلاقین تین بار کہین تو ایک طلاق بائن اوسپر پڑی **مسئلہ** اگر جورو
سے کہا کہ تجپر طلاق ہی اور گنتی طلاق کی ایک یا دو نہین کہنے پایا تہا کہ وہ جورو مر گئی تو اوسپر طلاق نہوئی
مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک اور ایک یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک ایک سے پہلے

فصل فی الطلاق قبل الدخول

یا یون کہا کہ تجہکو طلاق ہی ایک بعد اوسکی ایک تو اوسپر ایک طلاق پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک طلاق
بعد ایک طلاق کے یا کہا تجکو طلاق ہی ایک طلاق اوس سے پہلے ایک طلاق یا کہا تجکو طلاق ہی ایک ساتہہ ایک
کے یا کہا تجکو طلاق ہی ایک اوسکے ساتہہ ایک تو دو طلاقین پڑینگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو جو گہر مین بیٹہی تو تجہپر
طلاق ہے ایک اور ایک سو وہ گہر مین بیٹہے تو ایک طلاق اوسپر پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجہپر طلاق ہی ایک اور
ایک جو تو گہر مین بیٹہی پہر وہ گہر مین بیٹہے تو دو طلاق پڑین **باب الکنایات** یعنے کنایہ اشارہ سے طلاق دے
اوسکا بیان ہے **مسئلہ** کنایہ کی طلاق تب ہی پڑتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کی ہو یا حالت خفگی یا وقت مذاکرہ طلاق کی
ہو کہ اوس حال سے یہی بوجہا جاوے کہ اس کنایہ سے[1] مراد طلاق ہے **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ
تو عدت مین بیٹہہ یا کہا کہ تو اپنا رحم پاک کر یا کہا کہ تو ایک ہے تو ایک رجعی طلاق اوسپر پڑیگی **مسئلہ** اگر یون کہا
کہ تو علیحدہ ہے یا حرام ہے یا خالی کی ہوئی ہے یا بری کی ہوئی ہے یا تیری رسی تیری گردن پر یا تو اپنی گہر والون
مین ملجا یا مینے تجکو تیرے گہر والونکو دیڈالا یا مینے تجکو چہوڑ دیا یا تجکو الگ کر دیا یا تجکو اپنا اختیار ہے یا تو اختیار
لے لے یا تو حرہ ہے یا تو مقنعہ اوڑہ یا اوڑہنی سرپر ڈال یا پردہ کر یا دور ہو یا نکل جا یا خاوند تلاش کر تو ایک
طلاق بائن پڑیگی اور اگر دو طلاق کی نیت کی تہی تو دو اور اگر تین کی نیت کی تہی تو تین طلاق پڑین گی
مسئلہ اگر تین دفعہ کہا کہ عدت مین بیٹہہ اور پہلی دفعہ کے کہنے مین طلاق کی نیت کی اور اور دفعہ سے حیض
مراد ٹہیرایا تو خاوند کو سچا بتادین گے اور ان دو دفعہ سے کچہہ مراد نہ ٹہیرائی تو تینون طلاقین ہوئین **مسئلہ**
اگر یون کہا کہ تو میری عورت نہین یا کہا کہ مین تیرا خاوند نہین اور نیت طلاق کی کی تو عورت پر طلاق ہو گئی
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے سو وہ عدت مین تہی تب پہر کہا کہ تجکو طلاق ہی تو یہہ دو طلاق
پڑینگی اور اگر یون کہا تہا کہ تو بائن یعنے الگ ہے اور وہ عدت مین بیٹہی تہی تب کہا کہ تجہکو طلاق ہے تو بہی دونو طلاق پڑین گی اور
اگر یون کہا تہا کہ تجکو طلاق ہی اور عدت مین کہا کہ تو بائن ہی تو بہی دونون طلاق پڑین گی اور اگر یون کہا
یعنے دونون بار کہ تو بائن ہے تو یہہ دوسری طلاق نہ پڑیگی[2] ہان اگر یہہ بائن طلاق کسی شرط پر اٹکی ہو گی
تو البتہ دونون پڑین گی مثلا یون کہا تہا کہ اگر تو اس گہر مین آوے تو بائنہ ہو جاوے بعد اسکے اوسکو کہا کہ تو بائنہ
ہی پہر وہ اوس گہر مین آئی تو اوسپر دونو طلاقین پڑینگی **باب تفویض الطلاق** یعنے طلاق دینا
سونپ دیا جورو کو اوسکے مسئلے مین **مسئلہ** اگر خاوند نے طلاق کی نیت پر جورو سے کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنے
اوسی مجلس مین اختیار لیا تو ایک طلاق بائنہ اوسپر ہوگئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اس صورت مین جائز
نہین پہر خاوند سے اختیار پانے پر اگر وہ عورت وہان سے اوٹہہ کہڑی ہوئی یا اور کچہہ کام کرنے لگی تو اوسکا
وہ اختیار جاتا رہا **مسئلہ** عورت اور مرد کو دونون سے ایک کو نفس یا اختیار کا لفظ کہنا شرط ہی اگر نکہے تو
اختیار طلاق کا اوسی نہوگا **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنے کہا کہ مین اختیار کر دنگی اپنی
جان گو یا یون کہا کہ مینے اختیار کی اپنی جان تو اوسپر طلاق ہوگئی **مسئلہ** اگر یون جورو سے کہا کہ تو اختیار تو اختیار تو اختیار لے سو اوسنے کہا کہ مینے
پہلا یا بیچ کا یا اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ مینے اختیار لیا تو اوسپر تین طلاقین ہوگئین اگرچہ خاوند کی نیت
نہ تہی اور اگر جورو نے یون کہا کہ مینے اپنی نفس کو طلاق دے لی یا یون کہا کہ مینے اپنی جان کا اختیار لیا ایک

باب تفویض الطلاق

[1] یہہ مسئلہ ویسہ تفصیل سے ملکیات سے ۱۲

[2] یعنی اگر بائن کو بائن سے ملحق کیا جاوے ... ۱۲

ایک طلاق کا تو ایک طلاق بائنہ ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہے ایک طلاق بابت یا یون
کہا کہ ایک طلاق اختیار کر لے سو عورت نے اپنی جانکا اختیار لیا تو رجعی طلاق ہو گئی اوسپر مسئلہ اگر تین طلاق
کی نیت پر یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہے پہر عورت نے کہا کہ مینے اپنی نفس پر اختیار کیا ایک بارگی یعنے
سب کو ایکبارگی تو تینون طلاق ہو گئیں اور اگر عورت نے یون کہا کہ طلاق دی مینے اپنے آپکو ایک یا کہا کہ
اختیار کیا مینے اپنی جان پر ایک طلاق کو تو ایک طلاق بائنہ ہوئی مسئلہ اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار
تیرے ہاتھہ مین ہے آج اور پرسون تو رات اس اختیار مین نہین ہے پہر اگر عورت نے آج اوسدنکا اختیار پہیر دیا تو
اوسدن کا اختیار اوسکو باقی رہا اور اگر خاوند نے آج اور کل کا اختیار دیا تہا تو رات بہی اوس اختیار مین شامل
ہے اور اگر عورت اوسدنکا اختیار پہیر دے تو کل کا بہی اختیار اوسکو نرہے مسئلہ جب عورتکو طلاق کا اختیار ملا
پہر وہ وہین پر دن بہر بیٹہی رہی اور اوٹہی نہین یا کہڑے سے بیٹہہ گئی یا بیٹہے سے تکیہ لگا لیا یا تکیہ چہوڑکر بیٹہہ رہی
یا اوسنے باپ کو صلاح مشورہ کرنیکو بلایا یا گواہ شاہدی کے لیے بلائی یا عورت سواری پر سوار چلی جاتی تہی اختیار
ملنے کے بعد سواری کو کہڑا کر لیا تو اوسکو اختیار ابہی باقی ہے اور اگر سواری کہڑی تہی سو اختیار پانیکے بعد وہ سواری
چلائی تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اختیار کے مقدمہ مین گہر کا اور ناؤ کا حکم ایک ہی ہے مسئلہ اگر خاوند نے
کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے اور کچہہ نیت نکی یا ایک طلاق کی نیت کی تہی پہر اوسنے اپنے آپکو طلاق دی تو ایک
طلاق رجعی پڑیگی اور اگر خاوندکی نیت مین تین طلاقین تہین اور عورت نے بہی تین طلاقین دی لین تو
تینون پڑ جاوینگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے عورت نے بائنہ طلاق کہی تو ایک طلاق
رجعی پڑیگی اور اگر عورت نے یون کہ مینے اختیار لیا تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر کہا کہ اپنے آپکو طلاق دیلے
پہر خاوندکو اوس دینے سے پہر جانیکا اختیار نہین اور اوسی مجلس تک اوس عورتکو یہہ اختیار رہیگا ہان اگر خاوند
نے یون کہا تہا کہ تو نے اپنے آپکو طلاق دیلے جب چاہے تو البتہ اوس عورتکو اوس مجلس کے بعد بہی اختیار رہیگا
مسئلہ اگر زید نے عمرو سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دے تو عمرو اوسی مجلس مین یا بعد اوس مجلس کے زید کی جورو
کو طلاق دیسکتا ہے اور اگر یون کہا کہ اگر تو چاہے تو میری جورو کو طلاق دیدے تو عمرو اوسی مجلس مین طلاق دیسکتا ہے
اوسکے بعد دیسکتا نہین مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تو اپنے آپکو تین طلاق دیلے سو اوسنے ایک طلاق دی تو ایک
ہی طلاق اوسپر پڑیگی اور اگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تہا اور جورو نے اپکو تین طلاقین دی لین تو
کوئی طلاق نہ پڑیگی اور اگر جورو سے کہا کہ طلاق دیلے اپنے آپکو تین اگر تو چاہے سو اوسنے ایک طلاق دی لی یا ایک طلاق
کا اسیطرح سے اختیار دیا تہا اور اوسنے تین طلاقین دی لین تو طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر خاوندنے جورو کو بائنہ
طلاق کا اختیار دیا سو اوسنے اپنے آپکو رجعی طلاق دی لی تو بائنہ طلاق پڑیگی اور اگر رجعی طلاق کا اختیار دیا اور اوسنے
بائنہ دی لی تو رجعی ہی طلاق پڑیگی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے پہر جورو نے کہا کہ مینے
چاہا اگر تو چاہے تو خاوند نے کہا کہ مینے چاہا اور اوس کہنے سے نیت اوس خاوند کی طلاق کی تہی تو طلاق نہوئی
اور طلاق کا اختیار باطل ہوا مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے اور جورو نے کہا کہ مینے چاہا اگر فلانی
چیز اسطرح ہو درصورتیکہ وہ معدوم ہے تو اختیار باطل ہوا اور اگر ہو گئی وہ چیز تو عورت پر ایک طلاق ہو گئی

مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی جب تو چاہی اور جورو نی اسبات کو رد کیا تو رد ہو جائیگا اور اوسی مجلس تک یہہ اختیار عورتکو نرہیگا بلکہ ہمیشہ کو ہوگا اور ایک ہی طلاق دینی کا اختیار ہوگا مسئلہ اگر جورو سی کہا تجکو طلاق ہے جے بار تو چاہے تو وہ جورو اپنے آپ کو تین طلاق الگ الگ دے سکتی ہے + ++
پہر اگر جورو اپنی آپکو تین طلاقین دیکر خاوند سی چھوٹ گئی اور اور خاوند سی نکاح کیا بعد اوسکی پہر پہلے خاوند سے نکاح کیا تو اب اس عورتکو اختیار نہین کہ اوس پہلے اختیار کی روسی اپنی آپکو طلاق دی لے مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جہان یا جسجگہہ چاہی تو اوسی مجلس مین اگر وہ چاہی تو طلاق ہو جائیگی اور بعد اوس مجلس کے اوسکو اختیار نہین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جیسی تو چاہی تو واقع ہوگی ایک رجعی پہلے چاہنے کی پہر اگر اوس عورت نی طلاق بائنہ چاہی یا تین طلاقین چاہین اور خاوند کی بہی نیت تہی تو پڑ جائیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جتنی طلاقین تو چاہے تو عورة پر طلاق پڑ جائیگی جسقدر چاہی گی اور اگر عورة نے یہہ اختیار نمانا تو رد ہو گیا مسئلہ اگر یون کہا کہ اپنے آپکو تو طلاق دیلے تین مین سی جو چاہی تو اوس عورة کو تین طلاق سے کم طلاقونکا اختیار ہی

باب تعلیق الطلاق

یعنے اس باب مین وہ مسائل مذکور ہین کہ طلاق کو کسی بات پر اوٹکا دی مسئلہ طلاق کسی بات پر اٹکانی تب درست ہی جب وہ عورت اپنی نکاح مین ہو جیسے اپنی منکوحہ عورت کو کہا کہ اگر تو نی زید سی ملاقات کی تو تجکو طلاق ہی یا نکاح ہونی پر اٹکائی طلاق تو بہی درست ہے جیسے عمرو نی ایک عورة سی کہا کہ اگر مین تجہسی نکاح کرون تو تجکو طلاق ہی پہر اگر اوس عمرو نی نکاح کیا تو اوسپر طلاق ہو جائیگی اور اگر اجنبیہ عورت سی زید نی کہا کہ اگر تو عمرو سی ملے تو تجکو طلاق ہی پہر اوس عورت سی زید نی نکاح کیا پہر وہ عمرو سی ملی تو طلاق نہو ئی مسئلہ اٹکانے کے لیے یہہ لفظ ہین اگر اور جو اور جب اور جسوقت اور جسبار اور جسدفعہ اور جتنیبار سو یہہ الفاظ اگر کہین اور شرط ایکدفعہ ہی پائی گئی تو قسم پوری ہو گئی مگر جب بار کا لفظ تکرار فعل کو شامل ہے اس کیئے یہہ جتنی بار شرط پائی جائیگی حکم کیا جاویگا مسئلہ ملک کی جاتے رہنے سے قسم باطل نہین ہو جاتی مسئلہ اگر جورو خاوند مین شرط پائی جانیکی بابت اختلاف ہوا ایک کہی شرط پائی گئی اور دوسرا کہی نہین پائی گئی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے ہان اگر جورو اپنی بات پر گواہ گذرانی تو وہی سچی ہی اور جو شرط ایسی ہو کہ اوسکا حال سوا اوس عورة کے اور کوئی جان نسکتا ہو تو ایسی شرط کے بابت اوسی عورة کا کہنا اوسکی اپنے حقمین معتبر ہی مثلا زید نے اپنی جورو سی کہا اگر تو حیض سے ہو جاوی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوکن کو طلاق ہی یا یون کہا اگر تو مجکو چاہتی ہی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوکن کو طلاق ہی پہر اوس عورت نی کہا کہ مین حیض سی ہو گئی اور تجکو چاہتی ہون تو فقط اوسی عورة کو طلاق ہو گئی مسئلہ اگر اپنی جورو سی کہا کہ جب تو حیض سی ہو تب تجکو طلاق ہی پہر جب اوس عورتکو تین دن برابر خون آوی تو اوسپر طلاق پڑی اوسوقت سی جسوقت سے خون دیکہا تہا مسئلہ اگر یون کہا کہ جب تو ایک حیض کی حائضہ ہو تب تجکو طلاق ہی تو جب وہ حیض سے پاک ہو جاوی تب اوسپر طلاق پڑی مسئلہ اگر زید نی اپنی جورو سی کہا کہ اگر تو لڑکا جنی تو تجکو ایک طلاق ہی اور لڑکی جنی تو دو طلاقین ہین سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اکہٹا جنی اور یہہ معلوم نہین کہ پہلے کیا جنی تو قاضی یہی حکم کریگا کہ ایک طلاق پڑی اور احتیاط یہہ ہی کہ دو طلاق سمجہی جاوین اور دوسری کی پیدا ہونے سے عدت

بہی گذر گئی مسئلہ اگلی ہوئی طلاق باطل ہوجاتی ہی تین طلاق دینے سے بالفعل مسئلہ اگر عورت سے کہا کہ اگر تجہسے
مین صحبت کرون تو تجکو تین طلاق ہین یا باندی سے کہا کہ جو مین تجسے صحبت کرون تو تو آزاد ہی پہر صحبت کی
اور دخول کے بعد کچہہ ٹہیرا تو عقر دینا آویگا اور اوس عورت پر تین طلاق ہوجائینگی اور باندی آزاد اور اگر تین
طلاق و نسے کم طلاقین کہین تہین تو دخول کے بعد ٹہیرنیسے رجوع ثابت نہین ہوتی ہان جب دوسری بار دخل
کرے تو البتہ رجوع ثابت ہوگی طلاق رجعی مین مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو صالحہ سے کہا کہ اگر مین تجہپر
اور جورو کرون تو اوسکو طلاق ہی پہر صالحہ کو بائن طلاق دی سو وہ عدت مین تہی اور زید نے دوسرا نکاح کسی
عورت سے کیا تو اوسپر طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی انشاء اللہ تعالے تو طلاق نہین ہوئے
اگرچہ انشاء اللہ تعالے کہنے سے پہلے وہ عورت مرگئی ہو مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین مگر ایک تو دو
طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو تین طلاق ہین مگر دو تو ایک طلاق پڑی اور اگر یون کہا کہ تین طلاق ہین
مگر تین طلاق تو تین ہی طلاقین پڑین گی

باب طلاق المریض

یعنے بیمار آدمی اگر طلاق دے اوسکی مسئلے
مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین رجعی یا بائن طلاق جورو کو دی یا تین طلاقین دین تو وہ جورو
عدت ہی مین تہی کہ وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت اوسکی وارث ہی اور اگر عدت کے بعد مرا تو وہ عورت اوسکی
وارث نہین مسئلہ اگر خاوند نے جورو کو طلاق بائنہ دی اوسکے کہنے سے یا خلع کیا یا اختیار دیا اوسکو خاوند
نے یا اوسنے اختیار لیلیا تو ان صورتون مین وہ عورت اوسکی وارث نہین ہوگی اور اگر عورت نے رجعی طلاق مانگی تہی
اور خاوند نے موت کی بیماری مین تین طلاقین دیدین تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر جورو کو موت کے
بیماری مین جورو کے کہنے سے طلاق بائنہ دی بعد اوسکے اوس عورتکا دین اپنے اوپر بتلایا یا وصیت کی اوس
عورت کے لیے دین یا وصیت اور وراثت کے حصے کا مال جو کم ہوگا وہی اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند نے
موت کی بیماری مین کہا کہ مینے تجکو صحت کی حالت مین تین طلاقین کہین ہین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا
اور عدت گذر گئی بعد اسکے پہر خاوند نے اوسکے لیے دین کا اقرار کیا یا کچہہ وصیت کی تو وراثت کا حصہ اور دین یا
وصیت کا مال جو کچہہ کم ہوگا تو وہ اوس عورتکو ملیگا مسئلہ اگر خاوند صف مین نکلکر ایک شخص سے لڑنے لگا
یا قصاص مین قتل کرنیکے لیے اوسکو نکالا یا رجم کرنیکے لیے نکالا اوسحالت مین اوسنے اپنی جورو کو تین طلاقین
دین تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اگر وہ خاوند اوسحالتمین مارا گیا مسئلہ اگر زید کہڑا ہوا تہا یا لڑائی کی
صف مین تہا اور طلاق دی تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر بیمار نے طلاق اجنبی شخص کے کام پر
اٹکائی یا ایک وقت کے آنے پر اٹکائی اور وہ تعلیق اور شرط بہی اوسی بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث
ہوگی اور اپنے کام پر اٹکائی تہی پہر وہ کام اٹکانا اور وہ کام اوسی بیماری مین پایا گیا صرف شرط بیماری مین پائی
گئی تو بہی وارث ہوگی اور اگر عورت کی کام پر وہ طلاق اٹکائی تہی اور عورتکو وہ کام کرنا ضرور تہا سو یہہ اٹکانا اور وہ
کام اوسی بیماری مین پایا گیا یا فقط شرط بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی سوا اسکی اور صورت مین وارث
نہوگی مسئلہ اگر خاوند نے بیماری مین طلاق دی پہر اچہا ہوگیا بعد اوسکے مرگیا یا طلاق پانیکے بعد وہ عورت
مرتد ہوگئی پہر مسلمان ہوئی بعد اوسکے وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر خاوند نے موت کی

بیماری مین جورو کو طلاق دی پہر اوس عورت نی خاوند کے بیٹے کے ساتہہ برا کام کیا یا صحت کی حالت مین خاوند نے عورت
کو تہمت لگایا پہر بیماری مین لعان ہوئی یا خاوند نے بیماری مین ایلا کیا تو وہ عورت وارث ہو گئی اور اگر صحت
کی حالت مین ایلا کیا اور مدت اوسکی گذری بیماری کی حالت مین تو یہہ عورت وارث نہو گی **باب الرجعۃ**
یعنے طلاق دی ہوئی کو پہر اپنی جورو کرنیکا بیان **مسئلہ** طلاق کی عدت کے ایام مین ایسا کام کرنا کہ وہ عورت
بدستور نکاح مین بنی رہے اسکو رجعت کہتے ہین **مسئلہ** اگر تین طلاق نہین دی ہین تو درست ہے اگرچہ عورت
ناراض ہو **مسئلہ** اگر عورت سے کہا کہ مینے تیرے ساتہہ رجوع کی یعنی طلاق سے پہر گیا یا اوسکی روبرو کہے کہ
مینے اپنی عورت سے رجوع کی یا اوس عورت کے بوسہ دی یا اوس سے مساس کرے یا شہوت سے اوسکی شرمگاہ
کے اندر دیکہی یا اوس سے صحبت کرے تو رجعت ہو گئی **مسئلہ** رجعت کے واسطے دو گواہ کر لینے مستحب ہے **مسئلہ**
اگر عدت کے ایام گذرنیکے بعد کہا کہ مین نے رجوع کی تہی عدت مین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا تو رجعت ثابت
ہو گئی اور اگر عورت نے اوسکو جہوٹا بتایا تو رجعت جائز نہین **مسئلہ** اگر مرد نے عورت سے کہا کہ مینے رجوع
کی اور عورت نے کہا کہ میری عدت تو گذر گئی تو رجعت نہین ہوئی **مسئلہ** اگر باندی کے خاوند نے عدت کے
بعد باندی سے کہا کہ مینے تجہسے عدت مین رجوع کی تہی اور باندی کا میان اوسکو سچا بتاتا ہے اور وہ باندی
اوسکو جہوٹا بتاتی ہے یا باندی کہتی ہے کہ میری عدت گذر گئی اور خاوند اور میان کہتے ہین کہ نہین گذرے تو
اوس باندی ہی کا کہنا معتبر ہے **مسئلہ** اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز کے بعد پاک ہوئی تو اوسکی
عدت گذر گئی اور خاوند کو رجوع کا اختیار نرہا اگرچہ ابہی نہائی نہو اور اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی تو
جب نہا لے یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے یا تیمم کرے اور نماز پڑہ لے تب عدت گذر جاویگی اور خاوند کو رجوع
کا اختیار نرہیگا **مسئلہ** اگر تیسرے حیض سے دس سے کم مین پاک ہوئی اور نہائی سوا ایک عضو کے کل بدن سوکہا
رکہیا تو عدت گذر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سوکہا رہا تو عدت ابہی نہین گذری **مسئلہ** اگر حاملہ عورت
کو یا جنی ہوئی عورت کو طلاق دی اور خاوند کہتا ہے کہ مینے اس سے صحبت نہین کی ہے تو رجوع کرنیکا اختیار
ہے اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہے کہ مینے صحبت نہین کی[1] بعد اسکے طلاق دی تو رجوع کرنیکا
اختیار نہین[2] اور اگر اس انکار کے بعد اوس عورت سے رجوع کی پہر وہ اولاد جنی دو برس سے کم مین تو یہہ رجعت
درست ہے **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ اگر تو جنے تو تجکو طلاق ہے پہر وہ اولاد جنی بعد اسکے اور حمل ہے اور اولاد جنی
تو یہہ رجعت ہوئی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ جسبار تو جنے تو تجکو طلاق ہے پہر وہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسری
بار کا جننا رجعت ہے **مسئلہ** رجعی طلاق والی عورت کو چاہئے کہ اپنا سنگہار کیا کرے **مسئلہ** رجعی طلاق دیکر خاوند
بے پوچہے اکیلا اوس عورت پاس نجایا کرے تو مستحب ہے اگر نیت عدم رجوع کی ہو اور سفر کو بہی اوس عورت کو اپنے
ساتہہ نلیجاوے **مسئلہ** رجعی طلاق والی عورت سے صحبت کرنی حلال ہے حرام نہین **مسئلہ** اگر ایک طلاق
بائنہ یا دو طلاق بائنہ دین تو عدت کے اندر نکاح کر لینے کا اوس خاوند کو اوس عورت سے اختیار ہے اور اگر تین
طلاقین دی تہین اور وہ عورت حرہ تہی یا دو طلاقین دی تہین اور وہ عورت باندی تہی تو اوس عورت سے
اوس خاوند کو نکاح کرنا درست نہین ہان جب وہ عورت اور خاوند سے کہ وہ دوسرا خاوند بالغ یا مراہق ہو صحیح نکاح

[1] یعنے خلوت تو ہوئی بعد نکاح کے اور صحبت کا انکار ہے ۱۲
[2] لان الملک انما یتاکد بالوطی دقد اقربعدمہ ۱۲ مستخلص

کرے اور وہ صحبت کرکر طلاق دیوے اور اوسکی عدت گذر جاوے تو البتہ اوس پہلے خاوند کو درست ہے کہ اوس عورت سے نکاح
کرے مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے دو طلاقین دین پہر عدت کے بعد اوسکے میان نے اوس سے صحبت کی تو اب اوس
صحبت سے وہ باندی پہلے خاوند کے لیے حلال نہین ہوگئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سے نکاح کرے
اس شرط پر کہ پہلے خاوند کے لیے وہ عورت حلال ہوجاوے اگرچہ یہہ نکاح مکروہ ہے مگر جب یہہ دوسرا خاوند طلاق
دیدے اور عدت گذر جاوے اور پہلا خاوند اوس سے نکاح کرلے تو حلال ہے مسئلہ جب طلاق دی ہوئی عورت
دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ خاوند اوسکو طلاق دے پہر عدت کے بعد پہلا خاوند اوس سے نکاح کرلے تو پہلا خاوند
پہر تین طلاق کا مالک ہوجاتا ہے مسئلہ اگر تین طلاق دی ہوئی عورت یہہ بات کہے کہ عدت گذرنیکے بعد
مینے دوسرا خاوند کیا اونسے مجہسے صحبت کرکر مجکو طلاق دی اور اوسکی بہی عدت گذر گئی اگر اوس مدت مین اسقدر گنجائش
ہو کہ دونون کی عدت گذر سکتی ہے تو سچا جانے اوس عورت کو اگر اسکے گمان مین وہ عورت سچی ہو اور کمتر اوس مدت
کی دو مہینے مین ہر خاوند کی عدت کی اسطرح کہ ایک مہینا تو تین حیضونکا ہوا اور ایک مہینا دو طہرونکا یہہ امام صاحب
کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک انتالیس دن تو تینون حیضون کے اور تیس دن دو طہرون کے باب

باب الایلا

الایلا (یعنے ایلا رکا بیان) چار مہینے یا زیادہ عرصہ تک اپنی جورو سے صحبت نکرنے پر قسم کہانیکو ایلا کہتے ہین جیسے
اپنی جورو سے کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا چار مہینے تک یا یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا
تو یہہ ایلا رہوا پہر اگر چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم توڑنیکا کفارہ دیوے اور ایلا رجاتا رہا اور اگر چار مہینے کی قسم
کہائی تہی اور چار مہینے گذر گئے اور صحبت نکی تو قسم اوتر گئی اور جورو نکاح سے جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم
کہائی تو قسم باقی رہی پہر اگر دوسری مرتبہ اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم کا کفارہ
دیوے اور اگر چار مہینے کے اندر صحبت نکی تو دوسری طلاق اوسپر ہوگئی اور وہ نکاح سے جاتی رہی پہر اگر تیسری بار
اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے مین اوس سے صحبت کی تو کفارہ قسم کا دیوے اور نہین تو تیسری طلاق اوسپر پڑ گئی
اور اگر اوس عورت نے اور خاوند کرلیا اور اوسنے طلاق دی پہر پہلے خاوند نے اوس سے نکاح کیا تو اب چار مہینے تک
صحبت نکرنیسے اوسپر طلاق نہ پڑیگی ہان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ دے اسلیے کہ قسم تو ہمیشہ کی کہائی تہے مسئلہ
اگر چار مہینے سے کم کی قسم کہائی تو ایلا رنہین مسئلہ اگر یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا ان دو
مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلا رہی اور اگر ایک دن یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے دو مہینے تک صحبت
نکرونگا پہر ایکدن درمیان مین دیکر تیسرے دن کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا ان دو مہینے کے بعد تو
یہہ ایلا رہوا مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے ایک برس تک صحبت نکرونگا سوائی ایک روز کے
تو یہہ ایلا رنہین مسئلہ اگر زید کی جورو مکہ مین ہے اور زید نے بصرہ مین کہا کہ قسم خدا کی مین مکہ مین نجاونگا
تو یہہ ایلا رنہین مسئلہ اگر اپنی جورو سے کہا کہ اگر مین تجہسے صحبت کرون تو میری ذمہ حج ہووے یا کہا کہ روزہ
ہووے یا کہا کہ صدقہ ہووے یا کہا کہ میرا غلام آزاد ہووے یا کہا تجہپر طلاق ہووے تو یہہ ایلا رہے مسئلہ اگر رجعی
طلاق کی عدت مین جورو ہو اور اوس سے کہے کہ قسم خدا کی مین تجہسے چار مہینے تک صحبت نکرونگا تو یہہ ایلا رہے
اور اگر بائنہ طلاق کی عدت والی سے کہا یا اجنبی عورت سے کہا تو ایلا رنہین مسئلہ باندی کے ساتہہ ایلا ر

کی مدت دو مہینے ہین مسئلہ اگر خاوند نے ایلاء کیا اور ایلاء سی رجوع کرنا چاہی اور خاوند یا عورت بیمار ہی یا عورت کو رتق ہے[1] یا کوئی کم عمر ہے یا خاوند اور عورت اتنی دور ہین کہ چار مہینے کے اندر نہین مل سکتی تو وہ خاوند یون کہے کہ مینے اوس عورت سی رجوع کی اور اگر چار مہینے کی مدت مین اوس سی صحبت کر سکتا ہو تو صحبت کرے تب رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر خاوند نے جورو سی کہا کہ تو مجپر حرام ہے اور اپنے اوپر حرام کرنیکی نیت سے کہا تو یہہ ایلا ہوا اور اگر ظہار کی نیت سے کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہی اور اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق بائنہ ہوگی اور اگر تین طلاق کی نیت سے کہا تو تین طلاقین ہوئین مسئلہ فتاوی[2] مین لکھا ہی کہ اگر اپنی عورت سی کہا کہ تو مجپر حرام ہے اور حرام اوسکی دانست مین طلاق ہی لیکن اس کہنے سے اوسنی طلاق کی نیت نہین کی تہی تو بہی طلاق ہو گئی عرف کی رو سی یہہ کہنا نیت ہی ٹہیرائی

باب الخلع

یعنے جورو سی کچھہ لیکر اوسکو طلاق دینا مسئلہ نکاح سی الگ ہو جانیکو خلع کہتے ہین مسئلہ خلع کرنے سے عورت پر طلاق بائن پڑتی ہے مسئلہ اگر خاوند نے مال لینے پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن طلاق ہوئی اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آویگا مسئلہ اگر عورت نے خاوند کا کچھہ قصور نہین کیا تو خاوند کو اوس سے مال لیکر طلاق دینی مکروہ ہی اور اگر وہ عورت خاوند کے کہنے مین نہین ہی تو طلاق کے بدلے اوس سے کچھہ لینا مکروہ نہین ہے مسئلہ جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہی چیز خلع کا بدل بہی ہو سکتی ہے مسئلہ اگر شراب یا سور یا مردار جانور کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو بدل دینا یعنے شراب یا سور یا مردار دینا نہ آویگا اور خلع کی صورت مین بائن طلاق پڑیگی اور ایسی چیز پر طلاق کی صورت مین رجعی طلاق پڑیگی مفت مسئلہ اگر جورو نے کہا کہ جو میرے ہاتھہ مین ہی اسپر مجہسی خلع کر اور اوسکے ہاتھہ مین کچھہ نہ تہا اور خاوند نے خلع کیا تو کچھہ دینا نہ آویگا اور اگر عورت نی یون کہا تہا کہ جو مال روپے میرے ہاتھہ مین ہے اسپر مجھسے خلع کر اور اوسنی کیا اور اوسکے ہاتھہ مین کچھہ نہ تہا تو خاوند اوس سے مہر پہیر لے یا تین روپے لیلے مسئلہ اگر بہاگے ہوی غلام پر خلع کیا اس شرط پر کہ وہ عورت اوس غلام کے ضمان سے بری ہی تو وہ عورت اوس غلام کی ضمان سی بری نہوگی عورت پر لازم ہوگا کہ وہ غلام خاوند کے حوالہ کر دی یا قیمت اوسکی دی مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ بعوض ہزار روپے کی مجکو تین طلاقین دی سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار روپے کی تہائی روپے عورت کو دینی آوینگے اور وہ عورت بائنہ ہوگئی اور اگر یون کہا تہا کہ ہزار روپے پر مجکو تین طلاقین دی سو خاوند نے ایک طلاق دی تو رجعی طلاق مفت ہوگئی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تو اپنے آپ کو تین طلاق دیدے بعوض ہزار روپے کے یا ہزار روپے پر سو اوسنی ایک طلاق دیلی تو کوئی طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہی بعوض ہزار روپے کے یا ہزار روپے پر اور اوسنے قبول کیے تو ہزار روپے اوس عورت کی ذمہ پر ہوئی اور وہ عورت بائنہ ہوگئی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی اور تجپر ہزار روپے ہین تو مفت طلاق ہوگئی اور اگر غلام سے کہا کہ تو آزاد ہی اور تجپر ہزار روپے ہین تو وہ مفت آزاد ہوگیا مسئلہ خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کی طرف سے ہے تو درست ہی اور خاوند کی طرف سے درست نہین مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مینے تجکو ہزار روپے پر طلاق دی ہو تونے نمانی اور عورت نے کہا مینے تو قبول کی تہی تو خاوند کی بات کو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر زید

[1] رتق لہی جو عورت کی فرج مین ہو ۱۲
[2] یعنے فتاوی علماء ماوراء النہر ۱۲

نے عمرو سی کہا کہ کل مینے یہہ غلام تیری ہاتہہ سو روپی کو بیچا تہا سو تونے قبول نکیا تہا عمرو نی کہا کہ مینے قبول کیا تہا تو یہان عمرو کو سچا بتاوینگے **مسئلہ** اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک نے دوسرے کو اپنے حق سے بری کر دیا تو بالکل حقوق جورو کے خاوند کے ذمہ سے اور خاوند کے حق جورو کے ذمہ سے جو نکاح کے سبب سے علاقہ رکہتے ہین جاتے رہے حتے کہ اگر عورت نے خاوند سے کچہہ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اوس عورت سے پاویگا اور ایک کو دوسرے پر کچہہ دعوی مہر وغیرہ کی بابت نرہیگا خواہ مہر مقبوض خواہ غیر مقبوض اور یہہ خلع اور مبارات صحبت سی پہلے ہو یا بعد **مسئلہ** اگر نابالغ لڑکی کے باپ نے اوسی لڑکی کے مال سے اوسکے خاوند کے ساتہہ خلع کیا تو طلاق اوس لڑکی پر ہو جاویگی اور مال اوسکا دینا نہ آویگا اور اگر باپ نی نابالغ لڑکی کے خاوند سے ہزار رپے پر خلع کیا اور خود وہ باپ اون روپیونکا ضامن ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہو گئی اور وہ ہزار روپے اوسکے باپ کی ذمہ پر دینے آوینگے

باب اللعان

لعان کہتے ہین گواہیونکو جو گواہیان قسم سے مضبوط کیجا وین اور لعنت کا لفظ اوسمین شامل ہو سو یہہ لعان مرد کے حق مین بجائی حد قذف ہی اور عورت کے حق مین بجای حد زنا کی ہے **مسئلہ** اگر جورو خاوند دونون ایسی ہین کہ اونکی گواہی مانی جاوی اور جورو ایسی عورت ہی جسکی گالی دینی والے پر حد جاری ہوتی ہی پہر ایسے خاوند نے ایسی جورو کو زنا کی گالی دی یا جورو سی جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکو کہا کہ یہہ لڑکا مجہسے پیدا نہین ہوا ہے اور عورت نی خاوند پر اس گالی دینے کا دعوی کیا تو لعان کرنا واجب ہوگا پہر اگر خاوند نے لعان کرنیسے انکار کیا تو اوسکو قید کیا جاوی تاکہ لعان کرے یا اپنے آپکو جہوٹا بتاوی پہر جب اپنے آپکو جہوٹا بتاوے تو اوسپر حد قذف کی جاری کیجا اور اگر خاوند نے لعان کیا تو جورو پر بہی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر عورت نے لعان کرنے سے انکار کیا تو قید کیجاوی تاکہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بتاوی پہر اگر خاوند ایسا شخص ہی کہ اوسکی گواہی نمانی جاوی یعنی غلام ہی یا کافر ہی یا محدود فی القذف تو اس خاوند پر قذف کی حد جاری کرینگے اور اگر خاوند ایسا ہی کہ جسکی گواہی مانی جاوی مگر عورت ایسی ہی جسکی گالی دینے والے پر حد جاری نہین ہوتی یعنے باندی ہی یا نابالغہ ہے یا دیوانی ہی یا زانیہ ہی تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہین **مسئلہ** لعان کرنیکا طریق قرآن شریف مین مذکور ہی کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے چار بار یون کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتا ہون کہ مین سچا ہون اس بات مین جو مینے اس اپنی جورو کو زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ لعنت خدا کی مجہپر اگر مین جہوٹا ہون اس بات مین جو اپنی جورو کو زنا کی گالی دی ہے اور ہر بار جورو کی طرف اشارہ کرے بعد اسکے جورو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکے مین گواہی دیتی ہون اس بات پر کہ خاوند جہوٹا ہے اس بات مین جو مجکو اوسنی زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ غضب خدا کا ہو مجہپر اگر خاوند سچا ہو اس بات مین جو مجکو زنا کی گالی دی ہی پہر جب اسطرح پر دونون شخص لعان کرین تو حاکم کے حکم سے اون دونونکا نکاح جاتا رہی اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑی پہر اونمین آپسمین کبہی نکاح نہو سکیگا **مسئلہ** اگر خاوند نے جورو کو یون گالی دی کہ یہہ بیٹا مجہسے نہین ہی اور دونون مین لعان ہوا تو قاضی اوس بیٹے کو مان کیطرف نسبت کرے اور باپ اوسکا نسب لگاوی **مسئلہ**

اگر لعان کے بعد خاوند نے کہا کہ مینے جہوٹ کہا تہا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کرین اور اوسکو اختیار ہے پہر
اوس عورت سے چاہے تو نکاح کرے مسئلہ اگر زید نے غیر عورتونکو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری
ہوئی یا عورت نے زنا کیا اور اوسپر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہے چاہے تو اوس عورت سے نکاح کرلے مسئلہ
اگر گونگے خاوند نے اپنی جورو کو زنا کی گالی دی تو لعان نہین ہوسکتا مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہہ حمل
مجہسے نہین تو لعان جائز نہین اور اگر یون کہا کہ تو نے زنا کیا اور یہہ حمل تجکو زنا سے ہے تو لعان ہوسکتا ہے
مگر قاضی یہہ حکم نکرے کہ یہہ حمل اوس خاوند کا نہین ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو کا لڑکا پیدا ہونے سنا
اور اوسوقت کہا کہ یہہ مجہسے نہین ہے یا ایسا اسباب جو جننے مین درکار ہوتا ہے خریدتے وقت کہا کہ یہہ لڑکا
مجہسے نہین ہے تو وہ لڑکا اوس باپ کا ثابت نہوگا اگر بعد اسکے باپ نے انکار کیا کہ یہہ لڑکا مجہسے نہین ہے
تو یہہ انکار اوسکا درست نہین مگر لعان دونون صورت مین واجب ہے مسئلہ اگر دو لڑکے جوڑیا پیدا
ہوے اور خاوند نے پہلا لڑکا اپنا نہ بتایا اور دوسرا بتایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر پہلا لڑکا اپنا
بتایا اور دوسرے کا انکار کیا تو لعان کرنا آویگا اور دونون صورتون مین وہ دونو لڑکے اوسی باپ کے
ٹہیرینگے **باب العنین** یعنے نامردونکا بیان مسئلہ عنین اوسکو کہتے ہین جو عورت سے صحبت
نکرسکے یا وہ جو کواری عورت سے صحبت کرسکے اور مردیا پاس رہی ہوئی عورت سے کرسکے مسئلہ اگر عورت نے
خاوند اپنا ایسا پایا کہ اوسکا عضو تناسل بالکل نہین ہے تو قاضی اوسیوقت دونونکا نکاح توڑدے یعنے جورو خاوند
کو علیحدہ علیحدہ کردے سو وہ عورت بائنہ ہوجاویگی مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اوسکو خصی کیا ہے
یا ایسا پایا کہ وہ عنین ہے تو قاضی اوس خاوند کو ایک برس کی مہلت دے پہر اگر اوس برس مین اوسنے
جورو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نکی اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد برس روز کے اون دونونکو
علیحدہ کردے سو وہ عورت بائنہ ہوجائیگی مسئلہ اگر خاوند کہتا ہے کہ مینے صحبت کی ہے اور عورت کہتی ہے کہ
نہین کی تو اوس عورتونکو دکہلا دین اور وہ عورتین کہین کہ یہہ عورت کواری ہے تو یہہ عورت کو اختیار ہے چاہے
تو اپنے خاوند کو اختیار کرے اور چاہے قاضی سے درخواست کرے جدائیکی اور اگر وہ عورت کواری نہ ہی اور کہتی
ہے کہ خاوند نے مجہسے صحبت نہین کی اور خاوند کہتا ہے کہ مینے صحبت کی ہے تو خاوند کو قسم دینگے پہر جو وہ قسم
کہا وے تو اوسکو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر عورت نے عنین خاوند کو اختیار کرلیا تو پہر اوسکو اختیار نہین رہتا کہ
قاضی سے علیحدہ کرنیکی درخواست کرے مسئلہ اگر عورت کو یا خاوند کو کچہہ اور عارضہ ہو جیسے قرن یا رتق یا کوڑہ
یا برص یا جنون تو اختیار نکاح کے رد کرنیکا نہین **باب العدة** یعنے عدة کا بیان مسئلہ عورتونکو جو
انتظار کرنا لازم ہوتا ہے اوسکو عدت کہتے ہین مسئلہ حرہ یعنے آزاد عورت کا اگر خاوند نے طلاق دی یا اور کسی
سبب سے نکاح اوسکا ٹوٹ گیا اور اوس عورت کو حیض آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین حیض تک عدت ہے
یعنے تین حیض تک وہ بیٹہی رہے بعد تین حیض کے چاہے تو اور نکاح کرلے اور اگر اوسکو حیض نہین
آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین مہینے عدت ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو حرہ جورو کی عدت چار مہینے اور دس
دن ہین اور باندی کے لیے دو حیض یا ڈیڑہ مہینا عدتکا ہے طلاق اور فسخ کی صورت مین اور دو مہینے اور

نامردونکا بیان

قرن چیزی باشد کہ از فرج زن برون آید چون شاخ و آن عظمی یا لحمی باشد و رتق التحام فرج زن است کہ ذکر در آن نتوان کرد قال افقہ و ما قیل انہ الارض فہو عیب وان لم یعب فلیس بعیب رتق بالتحریک بستہ شدن بکارت زائل شدہ امرأة رتقاء التی لا یستطاع جماعہا ۱۲ صراح

باب العدة

پانچوین مین خاوند کی مرجاوے تو بھی عدت مین ہی مسئلہ اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دی یا نکاح ٹوٹ گیا تو اوسکی عدت یہی ہی کہ جب بچہ جنی تو تب عدت پوری ہو مسئلہ اگر موت کی بیماری مین خاوند نے جورو کو طلاق دی اور عدت کی ایام مین وہ خاوند مرگیا تو اوسکے لیے چار مہینے اور دس دن عدت ہین اگر اوس عرصہ مین تین حیض ہو جاوین اور اگر اوس عرصہ مین تین حیض نہ آئے تو جب تک تین حیض گذرین تب تک اوسکی عدت ہی + مسئلہ اگر باندی رجعی طلاق کی عدت مین آزاد ہوئی تو اوسکے لیے تین حیض گذرنا عدت ہی اور اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت مین آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کرے مسئلہ اگر عورت کا حیض بند ہو گیا تھا سو وہ عدت اپنا شمار مہینون سے کرتی تھی پہر اوسکی عدت مین خون جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت حیض کے حساب سے شمار کرے مسئلہ نکاح فاسد اور حلال کے شبہ سے جس عورت سے صحبت کی اوسکی عدت علیحدہ ہو جانے اور خاوند کے مرجانے کی صورت مین تین حیض ہین اور ام ولد کی عدت آزاد ہونے اور میان کے مرنے کی صورتمین بھی تین حیض ہین مسئلہ جس عورت کا خاوند نابالغ تھا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مرگیا تو اوسکی عدت حمل کا جننا ہی اور اگر وہ عدت خاوند کے مرنیکے بعد حاملہ ہوئی تو اوسکی عدت وہی چار مہینے اور دس دن ہین اور وہ حمل دونون صورتونمین اوس خاوند کا نہ ٹھیریگا مسئلہ اگر عورت کو حیض کی حالت مین طلاق دی تو وہ حیض عدت مین شمار نہوگا مسئلہ اگر عدت والی عورت کے ساتھہ شبہ سے صحبت کی تو دو عدتین چاہئین اور اس صحبت کی بعد جو حیض ہو + + + + تو وہ حیض دونون عدتونمین شمار ہوگا اور جب پہلی عدت تمام ہو جاوے تب دوسری عدت پوری کرے مسئلہ عدت شروع ہوگی موت کی صورت مین خاوند کے مرنیکے بعد اور طلاق کی صورت مین طلاق کے بعد اور نکاح فاسد کی صورت مین علیحدہ ہو جانیکے بعد یا جب خاوند اوس سے صحبت چھوڑنیکا قصد کرے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہو گئی اور خاوند نے کہا کہ جھوٹ ہی ابھی پوری نہین ہوئی تو عورت اگر قسم سے کہے تو اوسکے کہنے کا اعتبار ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی عدت مین بیٹھی ہوئی جورو سے پہر نکاح کیا اور صحبت کرنیسے پہلے اوسکو طلاق دی تو کل مہر اور نئے سر سے عدت لازم ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورت کو طلاق دی تو عدت واجب نہین ہے فصل مسلمان بالغہ عورت کا خاوند مرجاوے یا طلاق بائنہ دیوے تو وہ عورت عدت کے دنونمین اپنا سنگہار نکرے اور خوشبو اور سرمہ اور تیل اور مہندی نہ لگاوے اور کسنبا اور زعفرانی کپڑا نہ پہنے ہان اگر عذر ہو تو مضائقہ نہین مثلا آنکھہ مین بیماری ہو تو سرمہ لگانا عدت مین جائز ہی وعلی ہذا القیاس اور میان نے اپنی باندی کو آزاد کر دیا تو وہ باندی اور وہ عورت جسکا نکاح فاسد تھا یہہ کام نچھوڑین مسئلہ عدت کی حالت مین بیٹھی ہوئی عورت سے منگنی کرنی درست نہین ہان اشارہ کنایہ سے اوس سے پیغام نکاح کا کرنا درست ہی مثلا اوس سے یون کہا کہ تو اچھی عورت ہی اور امید ہی کہ اللہ مجھکو ایک اچھی عورت ملا دیگا مسئلہ طلاق کی عدت مین جو عورت بیٹھی ہو وہ اپنے رہنے کے گھر سے باہر نہ نکلے اور جو عورت موت کی عدت مین ہو وہ اگر دن کو یا تھوڑی رات کو نکلے تو مضائقہ نہین مگر پہر رات ہی کو پہر آوے اور اوسی مکان مین رہے اور طلاق اور موت کی عدت والی عورتین اوسی گھر مین عدت کے دن گذارین جس گھر مین اونپر عدت واجب ہوئی الا یہہ کہ کوئی وہان سے نکالدے یا وہ مکان گر پڑے

تو اوسمکان مین گذارین مسئلہ اگر عورت اپنی خاوند کی ساتھہ سفر مین ہی اور خاوند نی اوسکو طلاق بائن
دی یا خاوند مرگیا ایسی مقام پر کہ وہان سی اسکا شہر تین دنسی کم کی راہ پر ہی تو اپنی شہر کو پہر آوی اور تین دن کی
راہ ہی تو اختیار ہی خواہ اپنے شہر کو پہر آوی اور خواہ جہانکو جاتی تہی وہین کو چلی جاوی ساتہہ مین اوسکا ولی ہو
یا نہو اور اگر کسی شہر مین خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مرگیا تو وہین عدت کی دن گذاری بعد عدت کی
کسی اپنے محرم کے ساتہہ اوس شہر سے نکلے **باب ثبوت النسب** یعنے نسب کے ثابت ہونے یا نہونیکی
مسئلے مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سی کہا کہ اگر مین تجہسے نکاح کرون تو تجہکو طلاق ہی پہر اوس سی نکاح کیا اور
نکاح سی چہہ مہینے بعد اوس عورت کی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹہیریگی اور اوس عورت کو مہر خاوند
پر دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر رجعی طلاق کی عدت مین عورت ہی اور ابہی اقرار عدت گذرنیکا نہین کیا
اور اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند ہی کی ٹہیریگی اگرچہ طلاق سے دو برس سی زیادہ عرصہ کے
بعد جنی پہر طلاق کے دن سی دو برس سے کم مین اگر وہ جنی تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر
دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور اگر بائن طلاق کی عدت والی
عورت کی اولاد ہوئی اور اوسنی عدت کی گذرنیکا اقرار نہین کیا ہے سو اگر دو برس سے کم مین اولاد ہوئی تو وہ
اولاد اوسکی خاوند کی ٹہیریگی اور اگر دو برس پر یا دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اوس خاوند
کی نہ ٹہیریگی ہان اگر خاوند دعوی کرے تو البتہ وہ اولاد اوسکی ٹہیریگی مسئلہ اگر مراہقہ[1] عورت کے
خاوند نے بائن یا رجعی طلاق دی اور نو مہینے سے کم عرصہ مین اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوسی خاوند
کی ٹہیریگی اور اگر نو مہینے پر یا نو مہینے سے زیادہ عرصہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی
مسئلہ اگر خاوند کی موت کی عدت مین عورت ہی اور اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی اوسی خاوند سی ٹہیریگی
دو برس تک اگر اوس عورت نی عدت کی گذر جانیکا اقرار نہین کیا مسئلہ اگر بائن طلاق کی یا خاوند
کی موت کی عدت والی عورت کی اولاد ہوئی اور اوسکا خاوند یا خاوند کی وارث اولاد ہونیسی منکر ہو
اور دو برس سے کم مین اولاد ہوئی ہے اور اوس عورت نے عدت کی گذرنیکا اقرار نہین کیا ہی اگر دو مرد یا ایک مرد
اور دو عورتین اولاد ہونیکی گواہی دین یا حمل ظاہر ہو یا وارث اوسکو سچا بتاوین تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی
مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور چہہ مہینے سے کم مین اسکے اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند
کی نہ ٹہیریگی اور اگر چہہ مہینے یا چہہ مہینے سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اوسی خاوند کی ٹہیریگی اگرچہ
خاوند چپ تہا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سی اولاد کا پیدا ہونا ثابت ہوکر نسب
ثابت ہوگا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جورو اور خاوند مین اختلاف ہوا عورت کہتی ہی کہ چہہ مہینے ہوی تجہکو
مجہسے نکاح کرے ہوئے اور خاوند چہہ مہینے سے کم بتاتا ہی تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ اولاد
اوسی خاوند کی ٹہیریگی مسئلہ خاوند نے جورو سی کہا اگر تو جنی تو تجہپر طلاق ہی پہر ایک عورت نے گواہی دی
کہ وہ عورت جنی تو اوسپر طلاق نہین پڑیگی اور اگر خاوند نے حمل رہنے کا اوسکی اقرار کیا تو بے گواہی کے طلاق
پڑیگی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہی اور کم چہہ مہینے تک مسئلہ اگر زید کی باندی سی عمرو نے

[1] مراہقہ وہ عورت ہی جو قریب بلوغ کے ہو ۱۲

نکاح کیا پہر اوسکو طلاق دی پہر زید سے وہ باندی مول لی سو مول لینے سے چہہ مہینے کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمرو ہی کی ٹہیریگی اور اگرچہ مہینے پر اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمرو کی نہ ٹہیریگی ہان اگر عمرو دعوی کرے تو ٹہیریگی **مسئلہ** اگر زید نے ایک لڑکیکو اپنا لڑکا بتایا اور زید مر گیا اور اوس لڑکیکی ماں نے کہا کہ مین زید کی جورو ہون اور یہہ لڑکا زید کا بیٹا ہی مجہسے تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کی وارث ہونگے اور اگر حرہ ہونا اوس عورت کا معلوم نہین ہی اور زید کے وارث نے اوسکو کہا کہ میری باپ کی ام ولد ہی تو وہ عورت زید کی میراث نپاوے

باب الحضانۃ یعنے اولاد کی پرورش کی مسئلے **مسئلہ** اولاد پرورش کے لیے ماں ہی کے پاس رہے پہر وہ ماں اوس اولاد کے باپ کے نکاح مین موجود ہو یا نکاح باقی نرہا ہو اور ماں نہو تو نانی کے پاس اور نانی نہو تو دادی کے پاس اور اگر وہ نہو تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہو تو ماں کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو سگی خالہ پاس اور وہ نہو تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو نانا کی بیٹی کے پاس اور وہ نہو تو سگی پہوپہی پاس اور وہ نہو تو دادی کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو دادا کی بیٹی پاس اور ان عورتون مین سے اگر کسی عورت نے ایسے شخص سے نکاح کرلیا جو اوس اولاد کا غیر محرم تہا تو اوس عورتکو وہ اولاد پرورش کے لیے نملیگی پہر جب اونمین وہ نکاح جاتا رہی تو پہر وہ اولاد پرورش کے لیے مل سکتی ہی **مسئلہ** اگر عورتین نہون تو جو مرد عصبہ قریب کا ہوگا اوسکو پرورش کا حق پہنچیگا موافق ترتیب کے **مسئلہ** ماں اور نانی اور دادی کے پاس پرورش کو رکہنا چاہیے اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برسکا ہو جاوے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک حائضہ ہو اور ماں اور نانی اور دادی کے سوا اگر اور کسیکی پاس ہو تو جب تک لڑکیکو شہوت[لہ] ہونے لگے لیکن فتوی اس زمانہ مین قول امام محمد پر ہی کہ ماں اور نانی اور دادی بہی اور جو ہون انکا حکم رکہتی ہین کہ حد شہوت تک انکے پاس رہے **مسئلہ** باندی اور ام ولد کو پرورش کا حق نہین پہنچتا جب تک کہ آزاد نہو جاوین **مسئلہ** اگر باپ مسلمان اور ماں ذمیہ ہی تو جب تک وہ اولاد دین کی بات نہ سیکہی تب تک اوس ماں کے پاس پرورش پاوے **مسئلہ** اولاد کو اختیار نہین ہے کہ جسکے پاس چاہے رہے **مسئلہ** طلاق پائی ہوئی عورت اولاد کو سفر کو نہ لیجاوے مگر ماں اپنے وطن کو جہاں اوسکا نکاح ہوا تہا اگر لیجاوے تو مضائقہ نہین

باب النفقہ جورو کو خوراک و پوشاک دینے کے مسئلے **مسئلہ** کہانا اور کپڑا اپنی جورو کو دینا مرد پر واجب ہی پہر اگر مرد تونگر ہی اور جورو بہی تونگر کی بیٹی یا خود تونگر ہے تو کہانا کپڑا تونگرونکا سا اور اگر دونون محتاج ہین تو محتاجونکا سا اور اگر ایک تونگر ہی تو اوسط درجیکا دے **مسئلہ** اگر اپنا مہر لینے کے لیے عورت اپنی خاوند کو اپنے سے صحبت نکرنے دے تو بہی خاوند پر کہانا کپڑا دینا آویگا **مسئلہ** اگر جورو خاوند کی بلا اجازت کہین چلی جاوے یا بلا سبب صحبت نکرنے دے یا ایسی کم عمر ہو کہ خاوند اوس سے صحبت نکر سکے یا وہ عورت کسیکی قرض بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو غصب کرلیا یا خاوند کے سوا اور کسیکی ساتہہ حج کرنیکو گئی ہو یا بیمار ہو یا کبہی خاوند کے گہر نرہی ہو تو اوسکو کہانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہین **مسئلہ** اگر خاوند تونگر ہو تو عورت کی خدمت کرنیوالیکا بہی کہانا کپڑا دیا کرے **مسئلہ** اگر خاوند جورو کو روٹی کپڑا نہین دیسکتا ہی تو اونکو نکاح سے علیحدہ نکرین بلکہ جورو کو حکم کرین کہ مرد کا اوپر قرض لیکر کہاوے پہنے **مسئلہ** اگر خاوند پہلے مفلس تہا اور اب تونگر ہو گیا تو اب تونگرونکا سا

اولاد کی پرورش کا بیان

[لہ] دو برس کی عمر سے ۱۲

جورو کو نان و نفقہ دینے کا بیان

کہانا کپڑا دیا کرے اگرچہ پہلے اوسکو قاضی نے مقصونکا سا کہانا کپڑا دینے کا حکم کیا تہا مسئلہ اگرچہ دنون جورو کو
کہانا کپڑا نہ دیا تو اب پچھلے دنونکا خاوند سے نہ دلوایا جاویگا ہان اگر قاضی حکم دی چکا ہو یعنی مقرر کر چکا ہو نفقہ یا جورو
خاوند آپسمین راضی ہو جاوین تو البتہ اوسقدر دینا آویگا مسئلہ اگر جورو مر گئی یا خاوند مر گیا تو کہانا کپڑا جاتا
رہا اگرچہ حکم ہوا ہو مسئلہ اگر جورو نے آیندہ کا کہانا کپڑا لیلیا اور خاوند مر گیا تو اوس عورت سے پہر نہ لینگے مسئلہ
اگر غلام نے میان کی اجازت سے نکاح کیا تو جورو کی کہانے کپڑے کیلیے وہ غلام بیچا جاویگا مسئلہ اگر باندیکا نکاح
ہوا اور میان نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اوسکا کہانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
کہ جورو کی رہنے کو مکان دے کہ اوسمین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو اور خاوند چاہے تو جورو کی رشتہ دار
کو اوس مکانمین نہ آنے دے ہان اگر وہ رشتہ دار اوس عورتکو دیکہین یا اوس سے باتین کرین تو خاوند نہین
روک سکتا مسئلہ اگر زید غائب ہے اور اوسکا مال عمرو کے پاس ہے او عمرو کو مال کا اقرار ہے اور زید کی جورو ہے کہ عمرو
کو بہی اوسکی جورو ہونیکا اقرار ہے تو قاضی اوسی مال سے زید کی جورو اور زید کی کم عمر اولاد اور زید کی مان باپ
کے لیے کہانا کپڑا دلادے مگر اوس جورو سے ضامن لیلے مسئلہ طلاق کی عدت والی عورت کے لیے بہی کہانا اور
کپڑا اور مکان دینا عدت کی دنون تک خاوند کے ذمہ ہے مسئلہ خاوند کی موت کی عدت والی عورتکی لیے کہانا
کپڑا خاوند کے گہر سے واجب نہین مسئلہ اگر عورت نے خطا[له] کی یا عورت مرتدہ ہو گئی اوسکی باعث سے جورو
خاوند علیحدہ ہو گئی تو کہانا کپڑا خاوند پر دینا نہ آویگا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت مین عورت مرتدہ ہو گئی تو عدت
کے دنونکا کہانا اور کپڑا خاوند کے ذمہ سے جاتا رہا اور اگر ایسی عدت کے دنونمین خاوند کے بیٹے کو اپنے ساتہہ زنا کا آ[حقیار]
دیا تو کہانا اور کپڑا عدت کی ایام کا جاتا نہین رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کہانا کپڑا دینا باپ پر واجب
ہے مسئلہ اولاد کی مان سے زبردستی باپ اولاد کو دودہ نہ پلاوے بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودہ پلانے کے لیے
دایہ نوکر رکہے اور دایہ مان کے پاس ہے اور مانکو نوکر رکہے اگر وہ مان باپ کی نکاح مین ہو یا عدت مین ہو دودہ اور اگر بعد
عدت کی اجر مثل پر مان ہی دودہ پلانا قبول کرے تو اوسکا حق زیادہ ہے اولاد اوسکی سپرد ہوگی مسئلہ اگر
مان باپ اور دادا دادی اور نانا نانی محتاج ہون تو اونکو کہانا کپڑا دینا واجب ہے مسئلہ مسلمان کے
ذمہ کافر رشتہ دار کا کہانا کپڑا نہین ہان اگر جورو کافرہ کتابیہ ہو اور خاوند مسلمان ہو تو کہانا کپڑا دینا آویگا
اور اگر اولاد کافر ہو اور مان باپ مسلمان ہون یا مان باپ کافر ہون اور اولاد مسلمان ہو تو بہی کہانا کپڑا دینا
آویگا مسئلہ اولاد کو کہانا کپڑا دینے مین باپکا کوئی شریک نہوگا اور مان باپکے کہانا کپڑا دینے مین بہی اولاد کا کوئی
شریک نہوگا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہو اور کما نسکتا ہو لولا لنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کہانا کپڑا اونکے پر میراث
کے حصے کے موافق دینا آویگا یعنے عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دونا مسئلہ اگر باپ اپنی خوراک و پوشاک کے لیے
غائب بیٹے کا اسباب بیچ لیوے تو درست ہے مگر عقار[له] اوسکا بیچ لینا درست نہین مسئلہ اگر امانت دار بیٹے کی
دہرو ہر یعنے امانت اوسکی مان باپ کو بحکم قاضی کی کہلاوے پہناوے تو امانت دار کو دینا آویگا اور اگر مان باپ
کے پاس اولاد کا مال ہے اور اونہون نے کہا لیا تو دینا نہ آویگا مسئلہ اگر قاضی نے کہانا کپڑا باپ پر لڑکا اولاد
پر یا اولاد کا باپ پر یا ذی رحم محرم کا ٹہہرا دیا اور کچہہ مدت تک اونکو نملا تو پہر وہ پچہلا کہانا کپڑا جاتا رہا ہان

له یعنی اوسکے بیٹے پوتی وغیرہ کا نکاح ہوا جس پر اوس عورت کو حق پرورش کا حق ہی ۱۲

له یعنی زمین و مکان ۱۲

اگر قاضی نے قرض لیکر کہانا انکو حکم کیا تو وہ خرچ دینا اوسکا مسئلہ باندی غلام کا کہانا کپڑا مالک کے ذمہ ہی پہر اگر
مالک نہ دے تو وہ باندی اور غلام آپ کما لین اور اگر کما نسکین تو قاضی مالک سے کہے کہ اونکو بیچ ڈال تمام ہوئے
مسائل کنز کے للہ الحمد أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ
وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۞ رکہو طلاق والی عورتونکو اوس جگہہ کہ تم
رہتے ہو بقدر طاقت اپنی کے اور ایذا نہ پہنچاؤ تا تنگ گیری کرو اونپر اور اگر ہون حمل والیاں انپر خرچ کرو اونپر یہانتک
کہ جنین بچہ اپنا پس اگر دودہ پلاوین تمہاری حکم سے پس دو اونکو مزدوری اونکی اور آپسمین کار فرمائی کرو درمیان
اپنی بوجہ پسندیدہ اور اگر آپسمین دشواری کرو تو دودہ دیگی خاوند کی حکم سے اور عورت ف گہر دو اونکے
رہنے کو جہان سے آپ رہو اپنے مقدور سے اور ایذا نہ پہنچاؤ اونکی تا تنگ پکڑو اونکو اور اگر رکہتی ہون پیٹ مین بچہ
تو اونپر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا بچہ پہر اگر دودہ پلاوین تمہاری خاطر تو دو اونکو اونکی نیگ اور سکہاؤ آپسمین
نیکی اور اگر آپسمین ضد کرو تو دودہ دیتی رہی اوسکی خاطر اور کوئی عورت موضح ف رکہو عورت طلاق دی ہوئی
اوس جگہ کہ تم رہتے ہو اپنی پاس اونہین بہی رکہو جیسکہ طاقت اور قدرت مکانکی ہی تمہین جیسی جگہہ پاؤ تم اور نہ دکہہ
دو اونکو کسی طرح کا مکان سے یا نان نفقہ سے جو تنگ کرو اونپر مکان یا خرچ سے حیران ہون اور اگر ہووین وہ طلاق
دی ہوئین پیٹ سے تو روٹی کپڑا دو اونکو جب تک کہ وہ جنین بچہ اپنا اور عدت سے باہر آوین تو پہر اگر دودہ پلاوین
تمہاری بچونکو جو اونسے پیدا ہوی ہون تو پہر دو تم دودہ پلائی اونکی اور مشورہ کرو آپسمین اوسکی دودہ پلائیکی مقدمہ مین
ساتہہ نیکی کے یعنے رضامندی سے اور اگر دشواری کرو یعنی باپ دودہ پلائی کے دینے مین قصور کرے یا مان دودہ
نہ پلاوے تو پہر دودہ پلاویگی رکہو بچہ کے واسطے اور کوئی دوسری عورت ۱۲ ع تفسیر نفقہ اور سکنی
واجب ہین ہر مطلقہ کے لیے اور نزدیک مالک اور شافعی کے نہین نفقہ ہے مبتوتہ کے لیے یعنی جسکو طلاق
بائن دی ہو بسبب حدیث بیٹی فاطمہ بنت قیس کی کہ اوسکی خاوند نے طلاق بائن دی تہی اوسکو پس فرمایا اوسکو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا سکنی لک ولا نفقۃ اور ہماری دلیل یہہ ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ
نہین چہوڑتے ہین ہم کتاب اپنے رب کی اور سنت اپنے نبی کی بسبب کہنے ایک عورت کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو
یا شبہ پڑا ہو اوسکو سنا ہی مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی لہا السکنی والنفقۃ ۞ اور ایذا نہ پہنچاؤ
الخ اسمین رغبت دلائی ہے اوپر مروت اور رحم کرنیکے اوپر اور دلالت ہے اوپر رعایت حق سابق کے تا کہ آسان
ہو اوسکے لیے تدارک بیچ امر معیشت کے قسم اور خاوند کے بیے یا سوای اسکے اگر دودہ پلاوین یعنے تمہاری فرزند کو خواہ
اور بیوی سے ہو یا اونہین سے ہو بعد انقطاع عصمت زوجیت کے اور علاقہ نکاح کے اور فرمایا اللہ تعالی
نے لکم اور نہ فرمایا اولادکم اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ پس باپ پر واجب ہے دودہ پلوانا فرزند کا نہ مان پر اور باپ
پر واجب ہے یہہ کہ مقرر کرے اوسکے لیے دودہ پلانیوالی مگر جسوقت کہ رغبت کرے مان اوسکی دودہ پلانیکی تو
اوسی سے پلائی اور وہ رغبت بہی دلائی گئی ہے اسکی اور جبر نکیا جاوے مان دودہ پلانے پر اور نہین ۞ جائز ہے

اجرت دیکر مان کو مقرر کرنا دودہ پلانیکے لیے نزدیک ابحنیفہ کے جب تک کہ ہو زوجہ عدت مین نکاح سے جدا ہو کر پس دو اونکو مزدوری اونکی یعنے دود پلانیکی اگر مانگین وہ یا امید رکہین پس حکم اونکا اسمین حکم دائیونکا اسوقت کہا ایاب مین کہ اگر طلاق دیوی بیوی کو پس نہین واجب بیوی پر دود پلانا مگر یہ کہ نہ لے بچہ چہاتی کسبی اور عورت کی تو لازم ہوگا اوسکو دود پلانا اوسوقت پہر اگر اختلاف کرین مان باپ اجرت مین تو اگر مان مانگتی ہی اجرۃ مثل اور انکار کرتا ہی باپ اور مفت پلوانا چاہتا ہی تو مان اولی ہے ساتہہ اجرت مثل کے اسلیے کہ باپ نہین پاویگا مفت پلانیوالی اور اگر باپ اجرت مثل دیکر پلوانا چاہتا ہی اور مان انکار کرتی ہے اور زیادہ مانگتی ہے تو باپکا دعوی سچا ہی پہر اگر باپ مفلس ہے مقدور اوسکی اجرت کا نہین رکہتا تو جبر کیجاویگی مان اپنے بچہ کے دود پلانے پر انتہی وَأْتَمِرُوا یعنے مشورہ کرو آپسمین رضامندی پر اجرت مین یا چاہیے کہ حکم کرے بعض تمہارا بعض کو اور خطاب مان باپ کو ہی بِمَعْرُوفٍ یعنے جو کہ لائق ہو موافق سنت کی اور اچہا ہو مروت مین نہ باپ اٹکہیلی کرے دینے مین اور نہ مان تنگ گیری کرے مانگنے مین اسلیے کہ بچہ دونون کا ہی واجب ہی شفقت کرنی بچہ پر اور اگر آپسمین دشواری کرو یعنے نہ راضی ہو مان اوس اجرت پر کہ راضی ہو ساتہہ اوسکے اجنبیہ اور نہ زیادہ دے اوس سے باپ تو دود پلاویگی خاوند کے حکم سے اور عورت **مدارک**

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۞

اور چاہیے کہ خرچ کرے صاحب وسعت وسعت اپنی سے اور وہ کہ تنگ کیا گیا ہے اوسپر رزق اوسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اوس چیز سے کہ عطا کی ہے اوسکو خدا نے اور تکلیف نہین دیتا ہی خدا کسیکو مگر موافق اوس چیز کے کہ دی ہے اوسکو پیدا کریگا خدا بعد تنگدستی کے آسایش کو **فتح** چاہیے کہ خرچ کرے کشایش والا اپنی کشایش سے اور جسکو نہین ملتی ہی اوسکی روزی تو خرچ کرے جیسا دیا اوسکو اللہ نے اللہ کسی پر ذمہ نہین رکہتا مگر اوتنا جو اوسکو دیا اب کردیگا اللہ سختی پیچہے کچہہ آسانی **موضح** یعنے چاہیے کہ دود پلائی دیوے جمعیت والا اپنی قدر کے موافق اور مفلس دیوے اوسقدر جتنا اوسے دیا ہے خدا تعالے نے نہین دیتا تکلیف خرچ کرنیکی خدا تعالی کسی شخص کو مگر اوسقدر جو اوسے قدرت اور مقدور دیا ہی اب کریگا اور بناویگا خدا تعالی پیچہے تنگی اور مفلسی کے کشادگی اور آسانی اور جمعیت **عہ تفسیر** یعنی تونگر اپنے مقدور کے موافق مطلقہ اور دود پلانیوالیکو دے اور مفلس بحسب اپنے مقدور کے دے اللہ کسیکو تکلیف مالا یطاق نہین دیتا اور موکد کیا اوسکو ساتہہ وعدہ کے کہ فرمایا سَيَجْعَلُ اللَّهُ الخ یعنے مفلس کو تسلی دی کہ قریب ہی کہ بعد تنگی کے فراخی دیگا جلدی یا دیر کر پس چاہیے کہ انتظار کرے مفلس فراخ دستی کا کہ انتظار عبادت ہی اور اسمین خوشدل کرنا مفلس کا ہے اور رغبت دلانی ہے اوسکو بیچ خرچ کرنیکے موافق مقدور کے اور وعدہ ہی فراخی کا فقرا کے لیے **روح**

مسئلہ ان دو آیتون مین حکم نفقہ اور سکنی مطلقہ یعنے طلاق والی عورت کا مذکور ہے پس جاننا چاہیئے کہ چارون اماموںکی نزدیک مطلقہ رجعیہ جب تک کہ عدت مین ہی حکم بیوی کا رکہتی ہے نفقہ اور سکنی اوسکا خاوند پر واجب ہے عدت کے تمام ہونے تک پس جسگہر مین کہ اوسکو طلاق دی ہے اگر وہ ملک خاوند کی ہے تو اوس عورتکو اوسمین عدت تک رکہی اور نکالے نہین اور اگر گہر کرایہ کا ہے تو کرایہ اوسکا دیوی مگر یہ کہ عورت نافرمانی کرے اور بدون اذن

خاوندکے نکل جاوی تو نفقہ اور سکنی اوسکا ساقط ہو جاتا ہی اور ایسہی سکنی عدت والی بائنہ کا کہ بسبب خلع یا لعان
یا تین طلاقونکے ہو خاوند پر لازم ہی حاملہ ہو یا نہو لیکن اوسکے نفقہ مین اختلاف ہے نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اوسکے لیے نفقہ نہین ہی مگر کہ حاملہ ہو تو مدت بچہ ہونے تک نفقہ اوسکا واجب ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک
کے نفقہ اوسکا بہر حال عدت کے تمام ہونی تک لازم ہی اور جو عورت وفات کی عدت مین ہو اوسکے لیے نفقہ
نہین ہی حاملہ ہو یا نہو اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے سکنے بہی نہین ہی اوسکے لیے اور موجب ایک قول
شافعی کے اور نزدیک احمد اور مالک کے سکنی واجب ہی اور جو کہ عدت مین ہو وطی لشبہ کی اور جسکا نکاح فسخ ہوا ہو
بسبب عیب کی یا خیار عتق کے اور جسکی کہ تفریق ہوئی ہو نکاح فاسد سی انکے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر نزدیک احمد
کے بحسب ایک روایت کی نفقہ مطلقہ نکاح فاسد کا لازم ہے ﴿ع﴾ ﴿بحر﴾ ﴿وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ
أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا﴾ ۸ اور بہت گانو کہ تجاوز کیا حکم
پروردگار اپنے سے اور حکم پیغمبرون اوسکی سے پس حساب کیا ہمنے ساتہہ اونکے حساب سخت اور عذاب کیا ہمنی اونکو
عذاب دشوار ﴿ف﴾ ﴿فتح﴾ اور کتنی بستیان اوچہل چلین اپنے رب کے حکم سے اور اوسکی رسولونکی حکم سے پہر ہمنے
حساب مین پکڑا اونکو سخت حساب مین اور آفت ڈالی اونپر ان دیکہی آفت ﴿مو﴾ اور بہت گانون کے لوگون
سے جو نانا اونہون نے اور منہ پہیرا حکم سے اپنے پروردگار کے اور اوسکے پیغمبرونکی حکم سے نافرمانی کی پس حساب لیا
ہمنے اونسے سخت غصہ سے اور عذاب کیا ہمنے اونپر عذاب سخت برا ایساہی عذاب ان نانے والون پر بہی ہوگا جو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہرتے مین اور حکم نہین مانتے ﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ اس آیۃ مین ڈرانا ہی لوگونکو
مخالفت سے احکام مذکورہ مین اور تاکید ہے واسطے واجب کرنے احکام کے اونپر اور لفظ ربہا مین توبیخ اور زجر ہی انکو
اور اظہار اونکی جہالت کا ہے کہ یہہ نہین جانتے احمق کہ نافرمانی بندیکی اپنے پالنے والے اور مولی سے سرکشی اور جہل ہے
بہ نسبت شان سید و مالک اپنے کے اور مرتبہ نفسون اپنے کے اور ہمیشہ محتاج ہونی اونکیکے طرف اوسکی پرورش مین پس
حساب کیا ہمنی الخ یعنے مناقشہ کیا ہمنے اونسے حساب مین اور تنگ گیری اور تشدد کیا ہمنی اونپر دنیا مین اور مواخذہ
کیا ہمنے چہوٹے گناہو نپر ساتہہ قحط اور بہوک اور بیماریون اور دردون اور سیف اور مسلط کرنے اعدا کے اونپر وغیر
ذلک بلاؤنکی جلدی سے لیے استیصال اونکیکے اور چکہانے اونکی برے عذابکو تاکہ رجوع کرین طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ بلا مانند کوڑے کے
ہے ہانکنے کے لیے پس نہ پروا کی اونہون نے پہر مبتلا کیا اللہ نے اونکو اوس سے زیادہ اور بڑی عذاب مین جیسا کہ فرمایا
﴿وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا﴾ یعنے عذاب کیا ہمنے اونکو عذاب برا برا ہولناک کہ جس سے جڑ پیڑ سے ہلاک ہو گئے مانند غرق کرنیکے
اور جلانیکے اور ہوا تند کے اور آواز جبرئیل کے ﴿روح﴾ ﴿فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا﴾ ۹
پس چکہی اونہون نے سزای عمل اپنی کی اور ہوا سر انجام کار اونکا ٹوٹا ﴿ف﴾ ﴿فتح﴾ پہر چکہی سزا اپنی کام کی اور
آخر اونکے کام مین ٹوٹا آیا ﴿مو﴾ پہر چکہا اون حکم نمانے والون نے عذاب کام اپنے کا اور تہا آخر کار اونکی کام کا
نقصان اور ٹوٹا بڑا اور اوس سے بڑا نقصان کیا ہوگا جو بہشت کے عیشونکے بدلے دوزخ کی آگ مین جلتے رہین
ہمیشہ ﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ پس چکہا اون گانو والون نے وبال یعنی ضرر اپنے کفر کا اور بوجہہ اپنے گناہونکے عذاب کا اور ٹوٹا
کہ اوس سے بڑہ کر اور ٹوٹا نہین اور کونسا ٹوٹا اوس ٹوٹے سے بدزیادہ ہوگا کہ حیات سے اور منافع اوسکے سے محروم ہوئے

اور عذاب میں مبتلا ہوئی پس اونکی تجارۃ میں بڑا ٹوٹا ہے کچھہ فائدہ نہیں بسبب اسکے کہ ضائع کیے اونہون نے یونجی عمر کی

او صحت اور فراغت کی کہ صرف کیا اونکو خلاف شریعت غزامین ⊙ **رح** ⊙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ عَذَابًا شَدِيدًا ۗ

طیار کیا ہی خدا تعالے نے اونکے لیے عذاب سخت ⊙ **فتح** ⊙ رکہی ہے اللہ نے اونکے لیے سخت مار ⊙ **مو** ⊙ تیار و موجود

کر رکہا ہے خدا تعالے نے واسطے اون لوگون کے جو نہین مانتے حکم خدا اور رسول کا عذاب سخت جو ہمیشہ رہیگا کبہی کم نہوگا

⊙ **ع** ⊙ **تفسیر** یعنے باوجود عذاب دنیا کی آخرت مین بہی اونکے لیے عذاب سخت رکہا ہی یعنے مقدر کیا ہے عذاب اپنے

علم مین بحسب حکمت اپنی کے یا طیار کیا ہے اسبا عذاب کا جہنم مین اسطرح کہ نہین بیان ہوسکتی کنہ اوسکی پس

وہ اہل حساب اور عذاب مین دنیا اور آخرت مین نہ دنیا مین فقط اسلئی کہ عذاب جو پہنچا اونکو دنیا مین نہین ہوا کفارہ

اونکے گناہونکا بسبب پہرنے اونکیکے کفر سے پس عذاب دی جاوینگے آخرت مین بہی اور یہہ معنی لفظ محاسبنا کے ہے یہان تک

لائق ہین نظم کریم کے اسیطرح الہام کیا گیا ہین وقت مطالعہ کے پہر پایا مینے تفسیر ملک کو اشی اور کشف الاسرار اور ابی اللیث

اور اسئلہ مقحمہ مین اسیطرح کا سا مضمون والحمد للہ تعالے ⊙ **رح** ⊙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ پس ڈرو خدا سے ای عقلمندو ای مسلمانون تحقیق اوتاری ہی خدا نے طرف

تمہارے ایک کتاب ⊙ **فتح** ⊙ سو ڈرتے رہو اللہ سے ای عقل والون جنکو یقین ہے اللہ نے اوتاری ہی تمکو تی

⊙ **مو** ⊙ یہہ بات سنو پہر ڈرو خدا تعالے کے عذاب سے ای عقلمندون جو پیغمبر کی نافرمانی نکرو وہ لوگ جو ایمان لائے

خدا تعالی اور اوسکی رسول پر مقرر بشک بہیجی تمپر نصیحت جو قرآن ہے ⊙ **ع** ⊙ **تفسیر** پس ڈرو الخ یعنے عبرت پکڑو

ساتھہ حال امتون گذشتہ کے کہ مشکر و دشمن دین کے تہے اور اوجیز کے کہ اوتری اوپر قسم عذاب بال سے ڈرو پس

اللہ سے یعنے بجالاؤ حکم اوسکے اور بچو منہیات اوسکیسے اگر خالص ہین عقلین تمہاری امنیں ہم سے اور مراد ذکر سے نبی

علیہ السلام ہین اور ذکر فرمایا اونکو بسبب مواظبت کرنے اونکیکے تلاوت قرانکو یا بسبب پہنچانے اونکیکے قرانکو اور نصیحت

کرنے اونکیکی قرآن ہے اور بعضون نے کہا کہ تقدیر اسکی یہہ ہے قد انزل الیکم ذکرا یعنے القرآن وارسل الیکم رسولا یعنے

محمدا علیہ السلام رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ

اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ بہیجا ہی ایک پیغمبر پڑہتا ہی تمپر آیتین خدا کی کہ واضح کرنیوالی حق کی ہین تو کہ

نکالے اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچہے تاریکیون سے طرف روشنی کے اور جو کہ ایمان لاوے خدا پر اور ایسے کام

اچہا داخل کریگا اوسکو باغونمین کہ چلتی ہونگی نیچے اونکی نہرین ہمیشہ رہین اوسمین ہمیشہ تحقیق اچہی طرح خدا نے بنائی ہے

اوسکی لیے روزی ⊙ **فتح** ⊙ رسول ہی جو پڑہتا ہی تم پاس آیتین اللہ کی کہلی سنانیوالی کہ نکالے اونکو جو یقین

لائے اور کیے بہلے کام اندہیرون سے اوجالے مین اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کچہہ بہلائی اوسکو داخل

کرے باغونمین نیچے بہتی جنکے نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ خوب دی اللہ نے اوسکو روزی ⊙ **مو** ⊙ پیغمبر کو بہیجا ہوا

کہ تو پڑہے اور سناوے اور سمجہاوے تمکو آیتین خدا تعالی کی قرآن کی روشن کہلی ہوئی تو نکالے پیغمبر اون آیتونکو سمجہا کر

اون لوگونکو جو ایمان لائی اور کہا مانا پیغمبر کا اور حکم برداری کی خدا تعالی کی اور کیے کام نیک موافق فرمانے پیغمبر صلے اللہ

علیہ وسلم کے اندہیری کفر کیسے نکالکر طرف روشنی ایمان کے لاوے اور جو کوئی ایمان لاوے ساتہہ خدا تعالی کے جو واحد ہے اسکا کوئی شریک نہین اور اوسکے

والفرق بین التعظیم لا عداوہ تعالے فیہا ہو خارج عن الوصف الخ ۱۲ روح

پیغمبر کو سچا جانے اور کرے کام نیک موافق حکم پیغمبر کے تو لاویگا اور داخل کریگا اوس ایمان لانیوالیکو باغونمین جو بہتی
مین اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے وہ ایمان لانے والے اون باغونمین سدا بیشک بہت اچھی طیار کر رکھین ہین خداتعالے
نے اوس ایمان لانیوالیکے واسطے باغونمین نعمتین اونکے نصیب مین ف ع تفسیر مراد رسول سے محمد ہین یا جبرئیل
علیہما السلام آیتین اللہ کی یعنے قرآن مُبَیِّنَاتٍ یعنے حال یہہ ہے کہ یہہ آیتین ظاہر کرنیوالی ہین تمہارے لیے اون حکمونکو کہ
محتاج ہو تم اونکے اور مبینات ہی کی زبر سے جنہون نے پڑہا ہے اوسکے معنی ہین واضح کہ نہین پوشیدہ ہین معانی اونکے
نزدیک اہل اوس زبان کے یا نہین شک ہے بیچ عاجز کرنے اونکے نزدیک بلغاء منصفین کے اور پڑہتا ہے اونکو یا
اوتارا ہی اونکو تو کہ نکالے رسول یا اللہ تعالے اونکو کہ ایمان لائے مراد مومنون سے یہان وہ ہین کہ جو مومن ہین
بعد اوتارنے قرآن کے والا نکالنا مومنونکا کفر سے نہین ممکن ہی اسلیے کہ کفر تو اونمین ہی ہی نہین کہ اوس سے نکالے
جاوین یعنے تاکہ حاصل کرے اونکے لیے رسول وہ چیز کہ وہ اوسپر ہین اب قسم ایمان اور عمل صالح سے بسبب نکالنے
اونکے اوس چیز سے کہ تہے اوسپر کہ وہ کفر ہے یا یہہ معنی کہ تا نکالے اللہ اونکو کہ جان لیا ہے یا مقدر کیا ہے کہ وہ مومن ہونگے
اور نفرمایا الیخرجکم واسطے ظاہر کرنے شرف ایمان اور عمل صالح کے اور واسطے بیان کرنے سبب نکالنے کے اور رغبت دلانیکے
اوندہیراو تاریکیون سے یعنی گمراہی سے طرف ہدایت کی اور باطل سے طرف حق کے اور جہل سے طرف علم کے اور کفر سے
طرف ایمان کے اور شبہونسے طرف دلیلون کے اور غفلت سے طرف ہوشیاری کے اور انس بغیر اللہ سے طرف انس باللہ
کے بحسب مراتب اور درجات ہر ایک کے اور ظلمات صیغہ جمع کا فرمایا واسطے پے در پے آنے کے اور کثافت اوسیکے اور کثرت
اقسام اور اسباب اوسیکے اور اسیلیے فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ مَنْ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنے کہہ کہ کون نجات
دیتا ہی تمکو جنگلون جنگل اور دریا کیسے کہ وہ مانند ظلمات کے ہین اور ایسیہی اعمال بد ظلمات ہونگے روز قیامت کے جیسا کہ
حدیث مین وارد ہوا ہے ظلم کے حق مین اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور کام اچہے یعنے خالص للہ ریا سے اور بناوٹ اور غرض سے
اور کامل خوبی جبہی حاصل ہوتی ہے کہ ایمان اور اچہے عمل دونون جمع ہون اگر ایمان ہی پوری خوبی ہوتا تو کاہیکو کہتے
کہ یہہ کام کرو یہہ کام ترک کرو ایمان اگرچہ آخر کو سبب نجات ہی لیکن نرے اچہے کام بدون ایمان کے مفید نہین
ہوتے غرضکہ ایمان اور اعمال صالحہ دونون ملکر مفید ہوتے ہین اسلیے یہان فرمایا یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ الخ اور نیچے اونکی نہرین
یعنے نیچے اون باغون کے مکانون کے یا نیچے اونکے درختونکے بہتی ہونگی نہرین چار جو مذکور ہوئین سورہ محمد مین اور قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ
الخ مین ہے تعجب اور تعظیم کے معنی ہین یعنے کیا خوب اور بہت اور بڑا ثواب مومنون کے نصیب مین کیا ہے اللہ تعالے نے

ع ۹ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝ خدا وہی ہی کہ پیدا کیے سات آسمان اور پیدا
کیا زمین سے مانند اونکے اوترتی ہے تدبیر کام کی درمیان آسمانون اور زمینون کے بیان کیا ہمنے تو جانو تم کہ خدا ہر چیز پر
توانا ہی اور بہی جانو تم کہ خدا نے گہیرا ہے ہر چیز کو باعتبار علم کے ف الله وہی ہی جسنے بنائے سات آسمان اور
زمین بہی اوتنی اوترتا ہے حکم اونکے بیچ تا تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہی اور اللہ کی خبر مین سمائی ہے ہر چیز کی ف مو
خدا تعالے برحق ہے جسنے پیدا کیے سات آسمان ایک کے اوپر ایک اور پیدا کیا زمینونکو جیسے آسمان سات ہین زمین بہی
سات ہین تہ بہ تہ اوترتے ہین حکم خدا تعالے کے اور قضا اوسکی بیچ آسمانون اور زمین کے تو جانو تم ای لوگو یہہ کہ خدا تعالے

سب چیزونپر قدرت رکہتا ہی اور سب کچہہ کرسکتا ہے کسی چیز مین اور کسی کام مین عاجز نہین اور یہہ جانو ای لوگون کہ وہ
خدا تعالے ایسا ہی کہ گہیر لیا ہی سب چیزونکو علم اوسکی نے اوسکی علم سے کوئی چیز باہر نہین ہو سکتی **ف** **تفسیر** کہا ہی بعضون نے
کہ نہین ہے قرآن مین کوئی آیۃ کہ دلالت کرے زمین کے سات ہونے پر مگر یہہ آیۃ اور درمیان ہر دو آسمانون کے مسافت
پانسو برس کی ہی اور دل ہر آسمان کا بہی ایسا ہی ہے اور زمینین بہی مانند آسمانون کے ہین اور بعضون نے کہا کہ زمین
ایک ہے مگر اقلیمین سات ہین اوترتا ہی حکم خدا تعالے کا یعنے جاری ہوتا ہے حکم اللہ کا اور حکومت اوسکی درمیان مین
اونکے یہہ تو صاحب مدارک نے لکہا اور تفسیر روح البیان کے مولف نے یہہ لکہا ہی وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر مین کہ
مانند آسمانون کے ہی عدد مین اور طبقونمین اور اختلاف کیا ہے علما نے زمین کے طبقون کی کیفیت مین پس جمہور تو
اسپر مین کہ سات زمینین ہین طبقے طبقے کہ بعض اونکے فوق بعض کے ہین یعنے اوپر تلے اور درمیان ہر دو زمینون کے مسافت
اتنی ہی ہے جیسی دو آسمانونمین اور ہر زمین مین رہنے والے ہین خلق خدا سے اور کہا ضحاک نے کہ طبقے ہین اوپر تلے
لیکن بیچ مین سے خالی نہین ہین بخلاف آسمانون کے کہا قرطبی نے کہ صحیح اول ہی ہے اسلیے کہ حدیثین دلالت کرتی
ہین اوسپر منجملہ اونکے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ کعب نے قسم کہائی اوس ذات پاک کی کہ پہاڑا دریا کو موسی کے لیے بیچ
صہیب نے حدیث نقل کی اونسے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو بستی دیکہتے اور ارادہ اوسمین جانیکا کرتے تو فرماتے وقت دیکہنے اوسکے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ
اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيٰحِ وَمَا ذَرَيْنَ نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَخَيْرِ مَنْ فِيْهَا وَنَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَنْ فِيْهَا پس اس سے معلوم ہوا کہ زمینین سات ہین اور سب کچہہ کچہہ اونپر ہائی
ہوئی ہین اور اونپر مخلوق اللہ کی ہی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے حدیث طویل مین کہ حضرت نے فرمایا کیا جانتے ہو
تم کہ نیچے تمہارے کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا اَلْاَرْضُ وَتَحْتَهَا اَرْضٌ اُخْرٰى
بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ الحدیث یعنے زمین ہے اور نیچے اوسکے اور زمین کہ فرق اون دونونمین پانسو برس کی مسافت کا
ہے اسکے بعد اور روایتین ابن عباس وغیرہ سے نقل کین ہین کہ ہر زمین مین آدم ہی مانند آدم تمہارے کے اور نوح ہی مانند
نوح تمہارے کے اور ابراہیم ہے مانند ابراہیم تمہارے کے اور بعضی روایت مین یہہ بہی ہے کہ نبی ہے مانند نبی تمہارے کے اور بہت
سی قیل وقال کرکے کسیکی تضعیف کی ہے کسیکو رد کیا ہی کسیکی تصحیح کی ہے واللہ اعلم بخوف درازگی کے سب نہین نقل
کیا جو چاہے تفسیر روح البیان مین دیکہہ لے تو کہ جانو تم یعنے کیا یہہ تو کہ جانو تم کہ جو قادر ہی چیزون مذکورہ پر وہ قادر
ہے ہر چیز پر اور منجملہ اسکے بعث یعنے جی اوٹہنا حساب وجزا کے لیے ہی پس اطاعت کرو اوسکے حکم کی اور قبول کرو اوسکے
حکم کو اور مستعد ہو سعادت کے حاصل کرنیکے لیے اور شقاوت خلاص ہونیکے لیے منقول ہے امام اعظم رح سے کہ اونہون نے
فرمایا بلا شبہہ یہہ آیۃ بڑی ڈراتی ہے قرآن کی آیتون مین اور خدا نے گہیرا ہے الخ یعنے علم وقدرت اوسکی گہیرنے والی تمام
چیزونکی ہے موجودات سے کوئی چیز دائرہ علم اور قدرت اوسکے سے خارج نہین ہے ــه رمز بیت ز سر قدرتش کن
فیکون ٭ با دانش او کمیت بیرون ودرون ٭ در غیب وشہادت ذرہ نتوان یافت ٭ از دائرہ قدرت وعلمش بیرون ٭

رکوع ۱۲ سورۃ التحریم مدنیۃ اس سورۃ کا نام سورہ تحریم ہے یہہ نام اسلیے رکہا گیا کہ آنحضرت صلعم نے
کچہہ اپنے اوپر حرام کیا تہا اوسکا ذکر ہے اسمین چنانچہ مفصل حال اسکا آگے مذکور ہوگا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین

[illegible]

سورۃ التحریم

[illegible]

...ان ہین اور رکوع دو اور کلمے ۲۵۳ دو سو ترپن اور حروف گیاران سو چوبیس ۱۱۲۴ اور اوتری ہی یہہ بعد سورہ حجرات کی اور بعد سورہ
طلاق کے اسیلیے لکہی گئی کہ طلاق مین بہی حرام کرنا بیوی کا ہوتا ہے پانچ اوپر اور اسمین بہی ذکر ہے حرام کرنے حرم وغیرہ
کا بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ مترجم کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو حرام کیا اور آنحضرت کی بیویون
نے غیرت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویون کی خاطر سے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور پیا آنحضرت نے ایک بہید
اپنے بہیدون مین سے کسی اپنی بیوی سے ظاہر کیا اور اوسکے پوشیدہ رکہنے مین مبالغہ فرمایا اون بیویون نے وہ اور بیوی
سے ظاہر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطریق وحی کے اوسکے ظاہر کرنے پر مطلع ہوئے اور کچہہ حال اوس قصہ کا بیان
مین آیا اور آپنے عتاب فرمایا خداتعالے نے درباب نصیحت ازواج طاہرات کے اور اونکی تنبیہ کے نازل کیا واللہ اعلم

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ای پیغمبر کیون حرام کرتا ہی تو اوس چیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے تیرے لیے طلب کرتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی اور خدا بخشنے والا
مہربان ہے ف ای نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجہہ پر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کے
اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان مو ای نبی کسواسطے حرام کرتا ہی اوس چیز کو جو حلال کی خداتعالی نے تیرے لیے
یعنی ماریہ قبطیہ سے صحبت کرنیکی کیون قسم کہاتا ہی چاہتا ہی تو اوس قسم کہانیسے خوشی اپنی نکاحیونکی اور خداتعالے
بخشنے والا ہی تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے ع تفسیر منقول ہے کہ شیرینی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے اور حضرت زینب کے گہر مین جب آپ آتے تو وہ شربت شہد کا طیار کر کر پلاتین اس سبب
سے اونکی گہر مین توقف زیادہ ہوتا یہہ بعضے بیویونکو گران معلوم ہوا عائشہ اور حفصہ نے آپسمین مقرر کیا کہ آنحضرت جب
ہمارے پاس آوین تو ہم کہین کہ کندر آپ نے کہایا ہے اور کندر ایک گوند ہی کہ بو اوسمین بری سی ہے اور آنحضرت بو بری سے
بوسی نفرت رکہتے تہے پہر جب حضرت اونمین سے کسیکے گہر تشریف لاتے تو وہ کہتین کہ آپنے کندر کہایا ہی فرماتے
حضرت کہ مینے کندر نہین کہایا ہے شربت شہد کا پیا ہے جب یہہ کلام بار بار مذکور ہوا تو آپنے فرمایا کہ مینے شہد کو اپنے
پر حرام کیا اور یہہ امر واسطے رضامندی بعضی بیویونکے ہوا حق تعالے نے یہہ آیتین بہیجین اور تفسیر حسینی مین بقول مشہور
کے یہہ منقول ہی کہ حضرت حفصہ کی نوبت کے دن آنحضرت اونکے گہر مین تہے اور حضرت حفصہ اذن لیکر اپنے باپ عمر رض
کی ملاقات کو گئی تہین اونکے پیچہے آنحضرت نے اپنی لونڈی ماریہ قبطیہ کو بلا کر اوس سے صحبت کی جب حفصہ اپنے باپ کے
گہر سے پہر آئین تو گہر کا دروازہ بند پایا دروازے پر بیٹہہ گئین جب آنحضرت باہر آئے تو دیکہا کہ حفصہ رو رہی ہین پوچہا
کہ کیون روتی ہے حفصہ نے کہا کہ اسلیے مجکو اذن جانیکا آپنے دیا تہا کہ لونڈی سے میرے بچہونے پر صحبت کرو میری باری
کے دنمین حرمت اور حق میرا ضائع کیا آپنے فرمایا وہ لونڈی حلال میری تہی چپ رہ تیری رضا کے لیے اوسکو مینے
اپنے اوپر حرام کیا کسی بیوی کو اس امر کی خبر نکرنا جبکہ آنحضرت باہر گئے تو حفصہ نے وہ راز عائشہ رض سے ظاہر کیا عائشہ
بہی غصہ ہوئین حق تعالے نے یہہ آیتین بہیجین آنحضرت صلے نے بحکم الہی کفارہ قسم کا دیکر رجوع ساتہہ ماریہ قبطیہ کے
کی اور ماریہ قبطیہ مقوقس بادشاہ مصر نے آنحضرت کو ہدیۃً بہیجی تہی اون سے ابراہیم بیٹے حضرت کے تولد ہوئے اور
اٹہاران مہینے کے ہو کر انتقال کیا اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت
عائشہ کی نوبت مین اور حضرت حفصہ رض کو یہہ معلوم ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ پوشیدہ رکہنا اسکو عائشہ سے نہ کہنا مینے ماریہ

لو ... حضرت شاہ ولی اللہ ... الاکہ حضرت ... زمانے مین ... الرحمن ... علیہ ... صلی اللہ علیہ وسلم ... حرام
عف ... کفارہ ... حلال ... الاحلال ... الانبیاء
م ... مصدر ... المرضاۃ ... بمعنی ... الزوج ... المرأۃ ... الازواج ... الفضۃ ... رضی اللہ عنہا ... حفصہ ... ارضاء
فی الامر المذکور ارضاء لکلہن او لان النساء فی طبعۃ واحدۃ فی تلک الغیرۃ لانہن جبلن علیہن او لان الجمع قد یطلق علی الاثنین والجملۃ حال من فاعل تحرم ای حال کونک مبتغیا ... ارضاء ازواجک ... بابتغاء رضاک ... فالانکار وارد علی مجموع القید والمقید ... منکرا ۱۲ روح
عہ صاحب روح البیان اور صاحب مدارک نے اول ہی نقل کیا ہے ۱۲ منہ

کو حرام کیا اپنے پر اور خوشخبری دیتا ہون تجکو کہ ابو بکر اور عمر مالک ہونگے بعد میری امرامت میری کے پس خبر کر دی اسکی
حفصہ نے عائشہ رض کو اور پوشیدہ نرکہا اسکو اور ان دونوں میں آپسمین اتفاق و محبت بہی بہت تہا اور جو فرمایا اللہ تعالی نے
کہ کیون حرام کی تو نے الخ یہہ ادب سکہایا اپنی نبی کو کہ ایسی بات اپنی عقل سے نکر بیٹہا کرو منتظر اور تابع وحی کے رہا کرو کہا
عطار نے کہ جب یہہ آیۃ نازل ہوئی تو حضرت ہمیشہ یہہ دعا کرتے تہے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنِي عَنْكَ
ع آزردہ است گوشہ نشین از وداع خلق + غافل کہ اتصال حقیقت انقطاع خلق + اور اس قصہ سے یہہ بہی
معلوم ہوا کہ اگر دین کی بات عقل ہی پر موقوف ہوتی تو عقل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اولی ہوتی سب عقلون کے
سے اور معنی حرام کرنے حلال کے یہان یہہ ہین کہ کیون باز رہا تو نفع اوٹہانے چیز مذکور کے سے باوجود اعتقاد ہونے
اوسکے حلال اسلیے کہ اعتقاد حرام ہونے اوس چیز کا کہ حلال کیا ہی اللہ تعالی نے عوام مومنون سے نہین متصور رہتا تو انبیا سے
کیونکر ہو کہا ہے فقہا نے کہ جو کوئی اعتقاد کرے دل سے حرمت اوس چیز کی کہ حلال کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے تو وہ کافر ہو جاتا
ہے اسلیے کہ جس چیز کو حلال کیا ہے اللہ تعالی نے وہ حرام نہین ہو سکتی مگر اللہ ہی چاہی تو حرام کرے ۱۲ بحر و

روح البیان قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ تحقیق مشروع
کیا ہی خدا نے تمہاری لیی کہولنا تمہاری قسمونکا یعنے ساتہہ ادای کفارہ کے اور خدا کارساز تمہارا ہی اور وہ جاننے والا حکمت
والا ہی ۱۲ **فتح** ٹہیرا دیا ہی اللہ نے تمکو کہولڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہے تمہارا اور وہی ہے جاننا حکمت والا
۱۲ **موضح** بیشک خدا تعالی نے مقرر کیا ہی تمہارے واسطے اے مسلمانون کہولنا قسم کا اور خدا تعالی دوست ہی تمہارا
اور وہی خدا تعالی جانتا ہی تمہاری سب بہلائیونکو جس چیز مین تمہاری بہلائی ہے مضبوط کام کرنیوالا ہے ۱۲ ع
تفسیر قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ یعنے تحقیق مقرر کی اللہ نے تمہارے لیے وہ چیز کہ کہولو تم ساتہہ اوسکے قسمین اپنی اور وہ کفارہ ہے
اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لئے کہولنا اونکا ساتہہ کفارہ کے اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لیے اللہ نے استثنا بیچ
قسمون تمہاری کے اور وہ یہہ ہے کہ کہے انشاء اللہ پیچہے اوسکے تاکہ حانث ہو اور حرام کرنا حلال کا قسم ہے ہماری نزدیک
اور مقاتل سے ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا بردہ بیچ حرام کرنے ماریہ کے اور حسن بصری سے ہی کہ حضرت
نے کفارہ نہین دیا اسلیے کہ بخشے گئے تہے اونکے اگلے پچہلے گناہ اور یہہ فرمایا فقط تعلیم مومنون کے لیے اور مولکم یعنے
سید اور کارساز تمہارا ہے وہو العلیم یعنے جاننے والا اوس چیز کا کہ لائق ہے تمہارے پس مشروع کیا اوسکو تمہارے لیے الحکیم
یعنے دانا بیچ اوس چیز کے کہ حلال کی اور حرام کی ۱۲ **مد** فرض یہان بمعنی شرع و تبیین کے ہی یعنے مشروع کیا اور
بیان کیا ۱۲ فقہ ہدایہ مین کہ جسنے حرام کی اپنی نفس پر ایک چیز کہ مالک ہے اوسکا نہین ہوتا ہی حرام کرنیوالا اور لازم ہے
اوسپر کہ مباح کرنے اوسکو اور دیوے کفارہ پس حرام کرنا حلال کا قسم ہے نزدیک ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور اعتبار کیا جاویگا
انتفاع کہ مقصود ہی اوس حرام کرنیمین پس جب حرام کیا طعام تو بلا شبہ قسم کہائی اوسکی کہانیکی کہ کہانیکا نہین اور
حرام کیا لونڈی کو تو قسم کہائی اوسکی صحبت کرنیکی کہ صحبت نہین کرونگا اوس سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے کہ حرام کرنا قسم ہے پس اگر کہا اپنی بیوی کو کہ تو مجپر حرام ہی تو اگر نیت کے طلاق کی تو طلاق پڑ جاویگی اور اگر
نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اور اگر ارادہ کیا جہوٹ کا تو نہین واقع ہوگا کچہہ اور ایسیہی اگر حرام کیا طعام کو اپنے نفس
پر اور نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اسمین خلاف ہی شافعی کا ۱۲ **روح** وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهٖ

حَدِیْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ
قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اور یاد کر جب پوشیدہ کہی پیغمبر نے ساتھہ بعضی بیوی
اپنی کے ایک بات پس جب ظاہر کیا اوس باتکو اور مطلع کیا خدا تعالے نے پیغمبر کو یعنے جبرئیل کی زبانی اوپر ظاہر
کرنے اوس بات کو شناسا کیا پیغمبر نے ساتھہ بعضے اوس بات کی اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے پس جبکہ خبردار
کیا اوسکو ساتھہ ظاہر کرنے اوسکے اوس بیوی نے کہا کہ کسنے خبر دی تمکو اس افشاء راز کی پیغمبر نے فرمایا کہ خبر دی
مجکو خدا دانا خبردار نے ۝ ف ۝ اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اوسنے خبر کر دی
اوسکی اور اللہ نے جتادیا نبی کو یہہ جتائی نبی نے اوسمین سے کچھہ اور ٹلا دی کچھہ پھر جب وہ جتایا عورتکو بولی تجکو
کسنے بتایا کہا مجکو بتایا اوس خبر والے واقف نے ۝ مو ف ۝ اور جب بھید کی بات چھپا کر کہی پیغمبر نے کسی اپنی نکاحی سے
پھر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پھر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پھر خدا تعالے نے وہ ظاہر کر دی اپنے پیغمبر
پر اور جتا دیا یعنے خدا تعالے نے خبر دیدی کہ وہ بھید تیرا بی حفصہ نے بی بی عائشہ سے کہدیا معلوم کروادی بی حفصہ
کو بعضی بات اور مونہہ پھیر لیا حضرت نے بعضی بات سے یعنے جتنی باتین بی بی حفصہ نے حضرت عائشہ سے
کہین تہین خدا تعالے نے سب اپنے حبیب سے ظاہر کر دین پر حضرت نے بعضی بات حفصہ سے کہی کہ تو نے یہہ عائشہ
سے کہا اور بعضی بات نکہی پھر جب خبر دی پیغمبر نے حفصہ کو تب حفصہ نے کہا کہ تمکو کسنے خبر دی جو مینے عائشہ
سے کہا تو کہا پیغمبر نے کہ مجھے خبر دی جانتے والے خبردار نے جو وہ خدا تعالے ہے ۝ ع ۝ تفسیر مراد حدیث
یعنے بات سے حرام کرنا ماریہ کا ہی اور خلافت شیخین کے اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا ہی
اور بعضون نے کہا کہ معلوم کروایا حرام کرنا ماریہ کا اور اعراض کیا معلوم کروانے امر خلافت کے سے یعنے اوسکی خبر نکی
کیونکہ مکروہ جانا یہہ کہ پہیلے یہہ خبر لوگون مین اور بزرگی اور علم ہی حضرت کا مقتضی ہوا اسکو کہا سفیان نے کہ
تغافل اور طرح دیجانا کسی ایسی بات سے اچھے لوگونکا کام ہے اور کہا حسن بصری نے کہ بزرگ کسیکا پورا بھید نہین
کہولتے مین کبہی اور منقول ہے کہ حضرت نے حضرت حفصہ سے فرمایا کیا نہین کہا تہا مینے تجسے کہ چھپانا تو اس باتکو کہا
حفصہ نے کہ قسم اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتھہ حق کے کہ نہین تہا ب سکی مین اپنے نفس کو بسبب خوشی کے کہ حاصل
ہوئی اس بزرگی سے کہ خاص کیا اللہ نے ساتھہ اوسکی عائشہ کے باپکو انتہی اور حفصہ سے نکاح کیا حضرت نے شعبان کے
مہینے مین ہجرت سے بعد تیسوین مہینے مین جنگ احد سے دو مہینے پہلے اور پیدا ہوئین وہ پانچ برس پہلے نبوت کی اوسحال
مین کہ قریش بیت اللہ بنا رہی تہے اور مرین وہ مدینہ مین بیچ ماہ شعبان کے پینتالیسوین سال ہجری مین اور نماز
پڑہی اونکے جنازہ کی مروان بن الحکم نے اسحال مین کہ وہ امیر مدینہ کا تہا اور اوسنے اور ابوہریرہ وغیرہ نے اونکے جنازہ
کو اوٹہایا اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی تہی اور ابو حفص لقب یعنے عمر رض اونکے باپ تہے یہہ کنیت انکی مقرر کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور حفص کہتے ہین شیر کے بچہ کو ۝ مل ۝ روح ۝ اعراض کیا بعض سے یعنے جو کچھہ حفصہ نے
افشا کیا تہا اوسکو اوس سبکو نفرمایا بسبب کرم اور شفقت کے تا ملال اونکو نہ بڑہے بعضی بات کی خبر دی اور بعض
سے اعراض کیا اور کسائی کی قرارت مین عرف بغیر تشدید ر کے ہے اوسکی معنی یہہ ہین کہ پہچانا حضرت نے بعض فعل
حفصہ کا کہ وہ افشا کرنا آپکے بھید کا تہا اور غضبناک ہو کر سزا اوسکی دی کہ اونکو طلاق دی اور جب یہہ خبر عمر رض کو

بہیجی تو اونہون نے کہا کہ ای حفصہ اگر آل خطاب مین خیر ہوتی تو رسول علیہ السلام تجکو طلاق نہ دیتے پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور پیغمبر کو رجوع کرنیکا حکم کیا آنحضرت نے رجوع فرمائی اور ایک قول یہہ ہے کہ حضرت نے ارادہ طلاق کا کیا تہا کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ اسکو طلاق نہ دو کہ وہ بہت روزہ رکہنے والی اور شب بیداری کرنیوالی اور تمہاری بیویوں میں بہشت مین ہوگی پس آنحضرت نے طلاق نہ دی اور اونہین ایام مین اور اسی سبب سے آنحضرت نے سب بیویون سے کنارہ کرکر ایک مہینے تک ماریہ ام ابراہیم کے بالاخانہ میں قیام فرمایا یہان تک کہ آیۃ تخییر کی نازل ہوئی بعد اسکے نازل ہونیکے کہ انتیسوان دن اول کنارہ کشی سے تہا آنحضرت نے عائشہ کے پاس آکر فرمایا کہ خدا تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی ہے یا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا الخ اسکے جواب مین شتابی نکرنا جب تک کہ اپنی ماں باپ سے مشورہ نکرتیو عائشہ نے کہا کہ تمہاری کام مین کیا مشورہ کرونگی خدا اور رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہون اور اور بیویون نے بہی یہی بات کہی اور یہہ بہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے قسم ایک مہینے کی کہائی تہی اور انتیسوین دن آپ اوترے فرمایا کہ مہینا اونتیس دنکا بہی ہوتا ہی اور وہ مہینا انتیس ہی دنکا ہوا تہا اور اس حدیث مین یہہ بہی مذکور ہی عمر رض کہتے ہین کہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسحال مین کہ وہ لیٹے ہوئے تہے اوپر کہری چارپائی کے تکیہ رکہے ہوئی چمڑیکا کہ اوسکے اندر لیف خرما بہرا ہوا تہا او حضرت کی پہلو مبارک مین نشان بان کے پڑگئے تہے پس سلام کیا مینے حضرتکو پہر کہا مینے اسحال مین کہ مین کہڑا تہا یا رسول اللہ کیا طلاق دی آپنے اپنی بیویونکو پس اوٹہائی حضرت نے نظر اپنی طرف میرے اور فرمایا کہ نہین پس کہا مینے اللہ اکبر پہر کہا مینے اسحال مین کہ مین کہڑا تہا خوش کرون مین آپکو یا رسول اللہ اگر اجازت دو مجکو تہے ہم گروہ قریش کے کہ غالب تہے عورتون پر جب آئے ہم مدینہ مین دیکہا ایک قوم کو کہ غالب ہین اونپر عورتین اونکی پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر کہا مینے یا رسول اللہ اگر اجازت دیتے آپ مجکو حفصہ کے پاس جانیکی اور مین اوسکی پاس جاتا تو کہتا مین اوس سے کہ نہ غیرت دلاوے تجکو یہہ کہ تیری سوکن یعنے عائشہ سے بہت راضی ہین حضرت بہ نسبت تیرے اور بہت پیاری ہے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیک پس دوبارہ مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر بیٹہ گیا مین جب دیکہا مینے حضرت کو مسکراتے پس نظر اوٹہا کر دیکہا مینے حضرت کے گہر مین پس قسم خدا کی نہ دیکہا مینے اوسمین سوای تین چمڑون کے پس کہا مینے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالے سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر اسلیے کہ فارس و روم پر فراخی کی گئی اور دئیے گئے وہ دنیا حال آنکہ وہ نہین عبادت کرتے ہین اللہ تعالے کی پس اوٹہہ بیٹہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تہے یعنے پہلے تکیہ لگائے ہوئے پس فرمایا أَوَ فِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یعنے کیا اسی فکر مین ہے تو ای ابن خطاب بلا شبہ یہہ کافر ایک قوم ہین کہ جلدی پہنچے ستہری چیزون اپنی کو زندگانی دنیا مین پس کہا مینے یا رسول اللہ بخشش مانگیے میرے لیے یعنے اللہ تعالے سے قصور ہوا کہ مینے یہہ عرض کیا انتہی یہہ اسلیے لکہا گیا کہ تا مومن خصوصًا فقرا احوال آنحضرت کی گذران کا جانکر تنگی و تکلیف پر صابر اور راضی ہون اور طالب کسی چیز کے نہون اور یہہ جو فرمایا الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ تو علیم جاننے والا پوشیدہ چیز دلکا اور خبیر جاننے والا دلکی باتونکا اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ جب علیم نرا کہین تو معنے جاننے والیکے ہین مطلق اور جب اضافت کرین

علم کو طرف غیب اور امور باطنہ کے یعنے عالم الغیب الباطن تو خبیر ہی اور جب اضافت کرین علم کو طرف امور ظاہر کے تو شہید ہے اور جب بندے نے یہہ جانا کہ اللہ تعالے خبیر یعنے خبر رکہنے والا میرے افعال کا ہے اور مطلع ہے میرے اسرار کا تو جانا کہ اللہ تعالے نے گہیر رکہا ہے اپنے علم مین جو کچہہ کہ مین کام کرتا ہون اگرچہ مین اوسکو بہول جاؤن پس ایسا شرمندہ ہوگا کہ قریب ہے کہ ہلاک ہوجاوے منقول ہے کہ ایک شخص نے فکر کی کہ اگر عمر میری اتنے برسون کی ہوئی تو اوسکے اتنے مہینے ہونگے اور اون مہینون کے اتنے دن ہونگے تو ساری عمر کے ہزار دن دن ہون گے پہر کہا کہ اگر ہر دن مینے ایک ہی گناہ کیا تو میرے اعمال نامہ مین ہزار دن گناہ ہون گے حال آنکہ مین ہر دن مین بہتیرے گناہ کرتا ہون پہر ایک چیخ ماری اور مرگیا کہتا ہے فقیر ؎ مذنبم گرچہ ولے رب غفور است وکریم * من افتادہ دہد از کرمش شاید دست * مد روح إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ اے دو بیبیون پیغمبر کی یعنے حفصہ اور عائشہ واللہ اعلم اگر رجوع کرو طرف خدا کی خوب ہو تحقیق ٹیڑہے ہوگئے ہین دل تمہارے اور اگر آپسمین متفق ہو پیغمبر کے رنج دینے پر پس تحقیق خدا کارساز ہے اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور فرشتے بہی بعد اوسکے مددگار ہین فتح اگر تم دونون توبہ کرتیان ہو تو جہک پڑے ہین دل تمہارے اور اگر دونون چڑہائی کرو گیان اوسپر تو اللہ رفیق اوسکا ہی اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور فرشتے اس پیچہے مددگار ہین موضح اگر توبہ کرو تم اے حفصہ و عائشہ خدا تعالی کی طرف پیغمبر کے ستانے اور آزردہ دل کرنے سے اور اوسکے ملول کرنے مین کوشش نکرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین پہر بیشک پہرے دل تمہارے نیکی سے جو پیغمبر کے بہید کی بات اپنے دلون مین نہین رکہہ سکتے تم دونو اور اگر تم دونون اے حفصہ و عائشہ ایک دوسرے کی مدد کرو گی پیغمبر کے دل آزردہ کرنے مین تو پہر بیشک خدا تعالے یار و مددگار ہے اوسکا اور جبرئیل ہی اور نیکبخت مسلمان بہی اوسکے رفیق و مددگار ہین اور سوا انکے فرشتے ہین مدد کرنیوالے پیغمبر کے عا تفسیر هُوَ مَوْلَىٰهُ یعنے دوست اور کارساز و مددگار اوسکا ہے وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ یعنے جو کہ صالح ہے مومنون مین سے یعنے ہر وہ شخص کہ ایمان لایا اور عمل صالح کئے اور بعضون نے کہا کہ جو پاک ہے نفاق سے اور بعضون نے کہا کہ مراد صالح مومنون سے ابوبکر اور عمر ہین اور بقول بعض کے علی ہین اور بقول بعض کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور بعد اسکے یعنے بعد مدد خدا اور جبرئیل اور صالح مومنون کے تمام ملائکہ مددگار اوسکے ہین پس کیا حقیقت رکہتی ہے چڑہائی دو عورتون کی مقابلہ مین ایسے ایسے مددگارون کے بحر مد عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَٰتٍ مُّؤْمِنَٰتٍ قَٰنِتَٰتٍ تَٰٓئِبَٰتٍ عَٰبِدَٰتٍ سَٰٓئِحَٰتٍ ثَيِّبَٰتٍ وَأَبْكَارًا ۝ اگر طلاق دیوے پیغمبر تمکو نزدیک ہے کہ پروردگار اوسکا عوض مین دیوے اوسکے لیے عورتین اور بہتر تمسے گردن رکہنے والیان دعا کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت بجالانیوالیان روزہ رکہنے والیان شوہر دیکہی ہوئیان اور شوہر نہ دیکہی ہوئیان فتح ابہی اگر نبی چہوڑ دے تم سبکو اوسکا رب بدلے مین دے عورتین تم سے بہتر حکم بردار یقین رکہتیان نماز مین کہڑی توبہ کرتیان بندگی بجالاتیان روزہ داریان بیاہیان اور کواریان مو تفسیر مدنیون اور ابو عمرو نے أَن يُبْدِلَهُۥ تشدید سے پڑہا ہی بہتر تمسے اگر کوئی کہے کہ بدلے کی عورتین بہتر کیونکر ہونگی حال آنکہ روئے زمین پر کوئی عورت بہتر امہات المومنین

کہ بیویان حضرتکی مین تہی نہین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اونکو طلاق دیتے لسبب ایذا اونکیکے تو وہ بہتر کا ہیکو رہتین اور غیر اونکی موصوفہ ساتہہ صفات مذکورہ کے بہتر اونسی ہوتین اور مسلمات اقرار کرنیوالیان زبان سے اور مؤمنات اخلاص رکہنی والیان دلسے یا مسلمات تابعدار ظاہر مین ساتہہ اعضاء کے اور مؤمنات تصدیق کرنیوالیان دل سے پس نہین ہونگے مسلمات مؤمنات قبیل تکرار سے قانتات مطیع خدا اور رسول کی اور مواظبت کرنیوالیان طاعت پر یا نماز پڑہنے والیان تائبات توبہ کرنیوالیان گناہون سے یا رجوع رکہنی والیان طرف اللہ کے اور طرف امر رسول اوسکیکے عابدات عبادت کرنیوالیان اللہ کی یا تابعدار امر رسول علیہ السلام کی سائحات روزہ رکہنی والیان اور کہا بعضون نے کہ روزہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو روزہ حقیقی اور وہ ترک کرنا کہانے اور پینے اور جماع کا ہے اور دوسرا روزہ حکمی اور وہ محفوظ رکہنا اعضاء کا ہے گناہون سے یعنے کان اور آنکہہ اور زبان کو گناہون سے بچا دی تیس سائح وہ ہی کہ یہہ روزہ رکہے نہ اول انتہی یا سائحات کے معنے ہین ہجرت کرنیوالیان مکہ سے طرف مدینہ کے اسلیے کہ ہجرت مین بڑی بزرگی ہے کہ ویسی اوسکے غیر مین نہین ہے جیسا کہ کہا ابن زید نے کہ نہین ہے امت محمد مین سیاحۃ مگر ہجرت اور سیاحۃ کے معنے ہین پہرنا زمین مین ثیبات جو خاوند کر چکی ہون وابکارا کواریان پس گویا کہا گیا کہ بدل دیگا اللہ تعالی بیویان بہتر تمسے ان صفتون مذکورہ محمودہ کی کہ ہون بعضی ثیبہ یہہ تعریض ہے غیر عائشہ کو اور بعضی باکرہ یہہ تعریض ہے عائشہ کو کہ باکرہ وہی حضرتکے نکاح مین آئی تہین ذکر کیا ہی بعضے اہل علم نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف مریم کے کہ وہ باکرہ تہین اور طرف آسیہ بنت مزاحم بیوی فرعون کے کہ اللہ تعالی نکاح کردیگا آنحضرت علیہ السلام کا ان دونون سے جنت مین جیسا کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہوگا ولیمہ اونکا جنت مین کہ جمع ہونگے اوسپر اہل جنت کے پس نکاح کردیگا اللہ تعالے آسیہ اور مریم کا محمد علیہ السلام سے منقول ہی کہ آنحضرت علیہ السلام دیلے گیے تہے قوۃ چالیس مردونکی پکڑنے اور جماع مین اور پہر حلال مکدر کرتا ہے نفس کو سوائے جماع حلال کے کہ وہ صاف کرتا ہے نفس کو اور روشن کرتا ہے عقل کو اور دل کو اور باعث ہوتا ہی تسکین کا شہوتکی دفع ہونے سے پہر آیتون گذشتہ مین کتنے فائدے ہین ایک تو یہہ کہ حرام کرنا حلال کا اللہ تعالے کو پسند نہین ہے دوسرے یہہ کہ افشاء سر یعنے بہید کا نہین ہے مردہ سے خصوصًا افشاء اسرار سلاطین صوری اور معنویہ کا اور جو سرکہ تجاوز کرے دو سے وہ افشا ہو جاتا ہے اور تیسرے یہہ کہ واجب ہی تقصیر والے پر توبہ اور رجوع طرف اللہ کے جلدی اور چوتہی بکارت اور جمال صوری اور چلبازبانکا اور مانند انکیکے اگرچہ مین نفاست جسمانیہ مرغوب لوگونکو لیکن ایمان اور اسلام اور قنوت اور توبہ اور عبادت اور روزی نفاست روحانیہ مین مقبول اللہ تعالے کے نزدیک اور شرف حسب افضل ہے شرف نسب سے اور علم دینی اور ادب شرعی حسب مین کہ گنا جاتا ہی فضائل سے پس عاقل کو لازم ہے کہ آراستہ ہو ساتہہ ورع کے کہ وہ بچنا ہے شبہات سے اور آراستہ ہو ساتہہ تقوے کے کہ وہ بچنا ہے حرام سے اور مزین ہو ساتہہ طرح بطرح کی بزرگیون اور اخلاق حسنہ اور اوصاف شریفہ مستحسنہ کے

رکوع ۱۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝

ای ایمان والون نگاہ رکہو اپنے تئین اور اپنے گہر والونکو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکا آدمی اور پتہر

اوس آگ پر متعین ہین فرشتے سخت خو اور سخت رو نافرمانی نہین کرتے ہین خدا کی اوس چیز مین کہ فرمایا ہی خدا نے اونکو اور کرتے ہین جو کچھ کہ حکم کیا جاتا ہی اونکو ف اے ایمان والون بچاؤ اپنی جانکو اور اپنی گھر والون کو اوس آگ سے جسکی جھیٹیان ہین آدمی اور پتھر اوسپر مقرر ہین فرشتے تندخو زبردست بیحکمی نہین کرتے اللہکی جو بات اونکو فرمادی ہے وہی کرتے ہین ف مو تفسیر ہر مسلمان کو لازم ہے اپنی گھر والونکو دین کی راہ پر لادی لالچ دیکر ڈر دکھا کر پیار سے مارسے تو بہی اگر نہ مانین تو اونکی کم بختی یہہ نکلیا ہ مو مراد نفس سے یہان ذات انسان ہے نہ نفس امارہ اور معنی یہہ ہین کہ بچاؤ اور دور رکھو اپنے تئین آگ جہنم سے ساتھہ ترک کرنے گناہون کے اور کرنے طاعتون کے اور بچاؤ اپنے گھر والونکو بہی ساتھہ نصیحت اور ادب اور علم سکھانیکے اور اہل وہ ہین کہ جو آدمی کی پرورش مین ہون جیسے بیوی اور بچے اور بہائی اور بہن اور خادم اور یار وغیرہم اور دلالت کیا آیۃ نے اوپر واجب ہونے امر بالمعروف کے قرابتیون پر درجہ بدرجے اور حدیث مین آیا ہے رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَالَ يَا اَهْلَاهُ صَلٰوتَكُمْ صِيَامَكُمْ زَكٰوتَكُمْ مِسْكِيْنَكُمْ يَتِيْمَكُمْ جِيْرَانَكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَجْمَعُكُمْ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ف راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو یعنی اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہے سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہے سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے ف سید ؒ علمانے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا و حواس اپنے کے بہی اور وہ پوچھا جاویگا اونکے احوال سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ف حق ؒ اور کہا بعضون نے کہ اشد لوگونکا عذاب مین قیامت کے دن وہ ہوگا کہ غافل رہا اپنی اہل سے اور خاص ذکر کیا اہل کو ساتھہ نصیحت کرنیکے باوجودیکہ حکم اجنبیونکا بہی مانند حکم اونکے ہے اسمین اسلیے کہ اقارب اولی ہین ساتھہ نصیحت کے بسبب قرب اونکے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اور اسلیے کہ شرائط امر و نہی کے کبہی نہین پائے جاتے ہین اجنبیون کے حق مین بخلاف اقارب کے خصوصًا اہل کے کیونکہ آدمی سلطان اپنی اہل کا ہے اور کہا بعض اہل اشارہ نے تفسیر اس آیۃ مین کہ پاک کرو اپنی نفسونکو میل محبت دنیا سے تاکہ ہون اہل تمہاری صالح بسبب متابعت تمہاری کے پس جب رغبت کروگے تم دنیا مین وہ بہی مشغول ہونگے دنیا مین کیونکہ امام کی لغزش سے تابعین کی لغزش ہوتی ہے انتہی اور ناس مراد کفار انس و جن ہین اور جن کو ذکر نکیا اسلیے کہ مقصود آیت مین ڈرانا انسان کا ہے اور اسلیے ذکر کیا جن کہ وہ تابع ہین کفار انسان کے اسلیے کہ جھٹلانا اول صادر ہوا انسان ہی سے اور پتھر بجای لکڑیون کے ایندہن ہونگے اسلیے کہ گرمی اوسکی بہت شدت کی ہوتی ہے بہ نسبت لکڑیون وغیرہ کے اسلیے علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ تمہاری ایک جزء ہے ستر جزء آگ جہنم کی سے اور بقول ابن عباس کے پتھر سے مراد

پتھر گندھک کے ہین کہ اونمین گرمی بہت ہوتی ہی اور جلد بہڑکتے ہین اونمین بو بہت آتی ہی اور دہوان بہت ہوتا ہی اور
ذبکو وہ آگ بہت چمٹتی ہے اور بقول بعض کے پتھر بت ہونگے تا پوجنے والے پشیمان زیادہ ہون دلیل اسکی قول
اللہ تعالےٰ کا ہے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ لہ آور آدمی اور پتھر جو ساتھہ ڈالے
جاوینگے آگ مین اسلیے کہ آدمی تراشتے تہے بتونکو اور رب ٹہیرا رکہا تہا انکو سوای اللہ کے اور بعض نے کہا کہ پتھر
سے مراد سونا اور چاندی ہے کہ پیدایش اونکی پتھر سے ہی ہے زر وسیم اندسنگ زرد وسفید + اندرین سنگہا مبند
امید + دلے از سنگ سخت تر پلید + کہ زسنگیش راحت افزاید + دل ازین سنگ اگر تو برکنی + سر حسرت
بسی بسنگ زنی + عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ یعنے اوس آگ سخت پر حاکم ہونگے امر اوسکیلیے اور عذاب کرنے اہل اوسکیکے فرشتے
یعنے اونیس زبانیہ یعنے داروغہ اور مددگار اونکے غِلَاظٌ سخت دل کہ خالی ہونگے دل اونکے شفقت ورحمت سے
شِدَادٌ سخت قوی جمع شدید کی بمعنی قوی کے اسلیے کہ وہ قوی ہونگے عاجز نہین ہونگے دشمنان خدا کے انتقام سے
بحسب حکم آلہی کے اور بعضون نے کہا غِلَاظُ الْاَقْوَالِ شِدَادُ الْاَفْعَالِ کہ قوی ہونگے افعال شدیدہ پر کام کرینگے اپنے
پانون سے جیسا کہ کرتے مین ہاتون سے جبکہ رحم طلب کیے جاوینگے نہین رحم کرینگے اسلیے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین
غضب سے اور جبلت مین اونکے قہر ہے نہین لذت ہی اونکے لیے مگر قہر وغضب مین اور اونکی جبلت مین ہے عذاب
کرنا خلق کا بدون رحم کے مابین اونکے مونڈہونمین مسافت ہی ایک برس کی یا جیسا کہ فرق ہے درمیان مشرق
اور مغرب کے مارینگا ایک اونکا اپنے گرز سے ایک ضربہ ستر ہزار کو پس گر پڑینگے آگ جہنم مین لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ
یعنے نہین نافرمانی کرتے اللہ کی امر کی بیچ عذاب کرنے کفار کے وغیرہ ذالک وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنے بجا
لاتے ہین اللہ کے حکمونکو بغیر کاہلی اور سستی اور تاخیر کے اور بغیر زیادتی اور نقصان کے کہا ہے بعض اکابر نے
کہ اس آیۃ مین دلیل ہے اوپر عصمت تمام ملائکہ آسمان کے اور یہہ اسلیے کہ وہ عقول مجردہین بلانزاع اور نہین شہوت
ہے اونمین مطیع بالذات ہین بخلاف بشر اور ملائکہ زمین کے کہ جو نہین چڑہتے ہین طرف آسمان کے پس بعضی فرشتے
وہ ہین کہ نہین چڑہتے زمین سے طرف آسمان کے کبھی اور بعضی فرشتے وہ ہین کہ نہین اوترتے آسمان سے زمین کی
طرف کبھی کہ روح مد **تنبیہ** اس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا کہ آپ بہی گناہون سے بچنا چاہیے اور
اپنی اولاد کو بہی بچانا چاہیے ورنہ مستحق آگ مذکورہ کا ہوگا اور اولاد کو گناہون سے بچانا بہت ضروری فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَّاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ اور فرمایا حکم کرو اولاد اپنی کو ساتھہ نماز کے اوس
حال مین کہ وہ سات برس کی ہون اور جدائی کرو درمیان اونکے بسترون مین اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ
مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ انتہی پس اس آیۃ کریمہ اور احادیث نبویہ مین غور کر کر آپ بہی گناہون سے بچے اور اہل وعیال کو بہی
گناہون سے بچاوے اب معاملہ برعکس ہے کہ اولاد کی خوشی کے لیے آپ بہی مرتکب گناہونکے ہوتے ہین اور اونکو
بہی خراب گنہگار کرتے ہین کہ سامان گناہ کے مہیا کر دیتے ہین یعنے پتنگ و دوڑ اور چوسر اور گنجفہ اور کبوتر اوڑانیکے
لیے اور شادیونمین ناچ ورنگ مہیا کرتے ہین بیوی اگر شیخ سدو کو منادی تو اوسکا سامان بہی موجود کر دیتے ہین
اہل وعیال شادیونمین اسراف کے باعث ہوتے ہین اونکی خاطر بیاز ونہ روپئے نکالکر اونکے دل خوش کرتے
ہین اور مستحق لعنت رسول خدا کے ہوتے ہین ہرگز خلاف شرع باتون مین فرمان برداری اونکی نکرے کہ حدیث شریف

مین لَاطَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ حضرت لقمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہرگز مراد فرزندان مباش آدمی کو چاہیے کہ بہر حال طالب رضا مولے کا رہے نہ طالب اونکی خوشی کا بعض اوقات شیطان یہہ وسوسہ دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی رضا جوئی نکریگا تو خرابی مین پڑیگا اس وسوسہ کو دفع کرے اس حدیث کے مضمون کو دیکہہ کر کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰہِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ مُؤْنَۃَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰہِ وَکَلَہُ اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ مشکوۃ وغیرہا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ اوس روز کہین ہم ای کافرون عذر پیش نکرو آج کے دن سوائے اسکے نہین کہ جزا دی جاوگی تمکو موافق اوسچیز کے کہ کرتے ہو فتح اے منکر ہونیوالو مت بہانے بناؤ آجکے دن وہی بدلہ پاوگے جو کرتے تہے مو ف کافر دوزخمین اون دربانون کی خوشامد کرکر کہینگے کہ ہمین یہان سے کسی طرح نکال دو یا عذاب کم کرو تب وہ دربان خداتعالے کے حکم سے کہینگے اے کافرو مت عاجزی ومنت کرو آج جو کوئی نہ سنیگا تمہاری بات سو مقرر بدلہ دیا جاویگا اور دیا جاتا ہی تمکو اون کامون کا جو تمنے دنیا مین کیے تہے یہہ عذاب ناحق نہین ہے ع تفسیر عذر نکرو آج کہ مسموع ومقبول نہین ہے اور یہہ قول دوزخ کے دربانون کا ہوگا جسوقت کہ کافرون کو ہانک کر دوزخ کے کنارے پر لادینگے اور وہ عذر کرکر رہائی دوزخ سے چاہینگے بحر یٰاَیُّھَا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

اے مسلمانون رجوع کرو طرف خدا کے رجوع خالص امید ہے تمہارے پروردگار سے کہ دور کرے تم سے جرم تمہارے اور داخل کرے باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اوس دن کہ رسوا نکریگا خدا اپنا پیغمبر کو اور نہ اون کو کہ ایمان لائے ہین ہمراہ اوسکے اور نور اون کا چلتا ہوگا آگے اون کے اور داہنی طرف اون کے کہتے ہونگے اے پروردگار ہمارے پورا دے ہمارے لیے نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے فتح اے ایمان والون توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کے توبہ شاید تمہارا رب اوتارے تم سے تمہاری برائیان اور داخل کرے باغون مین جنکے نیچے بہتی نہرین جس دن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھہ اونکی روشنی دوڑتی ہے اونکے آگے اور اونکے داہنے کہتے ہین اے رب ہمارے پوری کردے ہمکو ہماری روشنی اور معاف کر ہمکو تو ہر چیز کرسکتا ہے موف تفسیر توبہ نصوح توبہ صادقہ اور بعض نے کہا خالص حاصل یہہ کہ بڑی توبہ یہہ ہے کہ کہے برا کیا مینے اور باز آیا گناہون سے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ گناہ کو چھوڑے بسبب برائی اوسکے کے اور ندامت ہو گناہون گذشتہ پر اور قصد ہو اسپر کہ پھر نہین گناہ کرنیگا اور تدارک کرے اعمال متروکہ کا جب یہہ چار باتین جمع ہون تو پورے ہوتے ہین شرائط توبہ کی کمافی المفردات اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے سنا

ایک اعرابی کو کہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ پس کہا آپ نے کہ اے شخص بلاشبہ سرعت زبان کی ساتھ توبہ کے توبہ کذابون کی ہے اور سنے کہا کہ کیا ہے توبہ آپنے کہا کہ توبہ مین چھہ چیزین جمع ہونے چاہئین گناہون گذشتہ پر ندامت ہو اور فرائض کے قضا ہو یعنے نماز اور روزہ اور زکوۃ وغیرہا کی اور پہیرنا حقوق کا اور بخشوانا دشمنون سے اور قصد کرنا اوسپر کہ پہر گناہ نہین کرین گے اور گہلانا اپنی نفس کا اللہ کے طاعت مین جیسا کہ بڑہایا ہے اوسکو گناہ مین اور چہکانے نفس کو تلخے طاعت کی جیسے کہ چکہائی ہے اوسکو حلاوہ گناہون کے لہ اور کہا ذوالنون مصری رحمہ نے کہ توبہ یہہ ہے کہ ہمیشہ روتا رہے گناہون گذشتہ پر اور ڈرتا رہے پڑنے سے گناہ مین اور ترک ملاقات کرے برے لوگون کی اور تمنا رہے اہل جنت سے اور کہا تستری رحمہ نے کہ یہہ توبہ سنی کی ہے نہ بدعتی کی اسلیے کہ اوسکے لیے توبہ ہی نہین بدلیل قول علیہ السلام کے حَجَرَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ اَنْ یَّتُوْبَ لہ جَنّٰتٍ صیغہ جمع کا فرمایا واسطے کثرت مخاطبون کے اسلیے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت ہوگی یا واسطے تعدد جنتون کے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے طرح بطرح کی جنتین ہونگے نُوْرُھُمْ یعنے نور اون کے ایمان اور طاعت کا پل صراط وَبِاَیْمَانِھِمْ جمع یمین کی ہے مقابل شمال کے یعنے دائین اور بائین اونکے نور دوڑتا ہوگا یا تمام طرفون اونکے مین دوڑتا ہوگا اور یہی دو طرفین یعنے آگا اور دائین طرف ہے ذکر کرکے اسلیے کہ یہہ اشرف جہتون کی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن مین سے یہہ دعا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا نگاہ رکہہ اور باقی رکہہ نور ہمارا تو سلامتی سے گذرین ہم پس ہے مراد اتمام سے ہمیشہ رکہنا نور کا یہان تک کہ پہنچین طرف جنت کے وَاغْفِرْ لَنَا یعنے ظلمت گناہ سے پاک کر ہر چیز پر قادر ہے یعنے اتمام اور مغفرت وعدہ ہمارا اور یہہ دعا کرنے کے تقرب حاصل کرنے کے لیے طرف اللہ تعالی کے باوجود تمام ہونے نور اپنے کے مانند قول اللہ تعالی کے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ حال آنکہ حضرت کے گناہ بخشے گئے ہین اور بعضون نے کہا کہ کہین گے اَتْمِمْ قال الخطیب کہ کیا ہوا دیکہین گے نور منافقون کا ظاہر ہر دو مدلہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ؕ وَمَاْوٰىھُمْ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اے پیغمبر جہاد کر ساتھ کافرون کے اور ساتھ منافقون کے بہی اور سخت ہو اون پر اور جگہہ اونکے دوزخ ہے اور بری جگہہ ہے وہ **فتح** اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اون پر اور اون کا گہر دوزخ ہے اور بری جگہہ پہنچے **موضح** **تفسیر** جہاد کر ساتھ کافرون کے یعنے تلوار سے اور ساتھ منافقون کے قول سخت وعید و تہدید سے یا دلیل سے

اور سختی کر دونون فرقون پر اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ سختی کرنی اللہ کے
دشمنون پر حسن اخلاق مین سے ہے اسلیے کہ جب بڑے رحیم کو حکم ہوا اون پر سختی
کرنے کا تو کیا گمان ہوگا تیرا بہ نسبت غیر اونکے کے اور یہہ سختی کرنی منافی رحمت کرنے کے
احباب پر نہین ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَیْنَهُمْ اور جگہہ اونکے دوزخ ہے دیکھینگے اوسمین عذاب سخت اگر ایمان نہ لاوینگے اور
مخلص ہونگے اور اسمین اشارہ ہے طرف نبی قلب کے جو جہاد کرنے والا ہے فی سبیل اللہ
پس وہ حکم کیا گیا ہے ساتھہ جہاد کرنے کفار کے یعنے نفس امارہ بالسوء کے اور صفتون
حیوانیہ شہوانیہ اوسکے کے اور ساتھہ جہاد کرنے منافقون کے یعنے ہولے متبع کے
اور صفات بہیمیہ اور سبعیہ کے اور ساتھہ سختی کرنے کے اوپر تکوار ریاضت سے اور مجاہدہ
مجاہدے سے اور مقام اونکا جہنم بعد اور حجاب کا ہے اور وہ بری جگہہ بازگشت کی ہے اسلیے کہ ذلت
حجاب کی اور بعد احتجاب کا اشد ہے شدۃ عذاب سے کہتا ہے فقیر کہ جب دشمن ظاہر
محتاج ہوے سختی اور شدۃ کے تو کیا گمان ہے تیرا ساتھہ بڑے دشمن دشمنون کے کہ
وہ نفس امارہ ہے پس بیچ سختی کرنے کے اوسپر نجات ہے اور بیچ نرمی کرنے کے اوسپر
ہلاکت ہے مثل مشہور ہے اَلْعَصَا لِمَنْ عَصٰی اور کہا شیخ سعدی نے ؎ درشتی و نرمی
بہم در بہست ✦ چو فصاد جراح و مرہم نہست ✦ اسمین اشارہ ہے اسکے طرف کہ مومن
کے لیے صفت جمال و جلال کی چاہیے دیکھو اللہ تعالے کی رحمت نے سبقت کی پھر جب کفار و
منافقون نے کہنا نہ مانا نرمی سے تو حکم ہوا جہاد اور سختی کرنیکا اونپر تاکہ ظاہر ہون احکام ہر ایک
کے اسما متقابلہ سے پس اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ جو پیدا کیے گئے ہین رحمت کے
لیے کہ وہ مومن ہین اونپر غصہ اور سختی نکرنی چاہیے اور جو پیدا کیے گئے ہین غضب کے لیے کہ
وہ کفار و منافق ہین اونپر رحم اور نرمی نکرنی چاہیے اور داخل ہین اسمین اہل بدعت یعنے
روافض و خوارج وغیرہما اور اسلیے نہین جائز ہے کہ ملے اونسے سنی کشادہ پیشانی
اور خوشی سے غصہ کیا ہے اللہ تعالے نے بعضے ایسے شخصون پر کہ کیا ہے اونہون نے یہہ
پس مومن پر لازم ہے کہ کوشش کرے طریق حق مین تاکہ دفع ہو مکر دشمنون کا اور
شیطانونکا ظاہر و باطن سے اور ہمیشہ رہے اسی خصلت پر اسلیے کہ اس سے حاصل
ہوتی ہے ترقی جو خصائص انسان سے ہے ۱۰ ر ۲ م ۵ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝ ظاہر کی
خدا نے ایک کہاوت واسطے اونکے کہ کافر ہوے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی
تہین نیچے نکاح دو بندون شائستہ کے ہمارے بندون مین سے پس خیانت کی اونہون نے

بندونکی پس دفع نکیا اونہون نے اون دونون بیویون سے کچہہ عذاب خدا سے اور کہا جاویگا داخل ہو دوزخ
مین ساتہہ داخل ہونیوالونکی ف ۱ اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکرون کے واسطے
عورت نوح اور عورت لوط کے گہر مین تہین دونون ایک دو نیک بندون کے ہمارے
بندون مین سے پہر اون سے چوری کی پہر وہ کام نہ آئی اونکو اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ اور حکم ہوا
کہ جاؤ دوزخ مین ساتہہ جانے والون کے ف ۲ موضح تفسیر خیانت اون دو بیویون کی
یہہ تہی کہ مخالفت پیغمبرون کے اور کفر اختیار کیا تہا اونہون نے حضرت نوح کی بیوی کا
نام واعلہ تہا نوح کی قوم سے کہتی تہی کہ یہہ دیوانہ ہے پس وہ کافرون کے ساتہہ طوفان
مین غرق ہوئے اور لوط کی بیوی کا نام واہلہ تہا مہمانون کے آنے سے قوم لوط کو خبر دیتی
تہی تا طمع اونکے ستانے مین کرین پتہر جو برسے اوسمین وہ ہلاک ہوئے اور دونون
قیامت کو دوزخ مین جاوینگے اور ضرب المثل کافرون کے لیے اس سبب سے ہوئین
کہ جیسے کہ وہ دونون بیویان دونون پیغمبرون کی تہین جبکہ اونہون نے کفر و فریب اختیار کیا
قرب اور پیغمبر کی نسبت نے اونکو کچہہ نفع ندیا ایسیہی اگر قریش ایمان نہ لاوینگے قرابت
اور نسبت اونکے ساتہہ پیغمبر ہمارے محمد صلعم کے نفع ندیگی اور دوزخ سے نہین بچائیگی
وقیل ف ۳ یعنے ملائکہ جو متعین عذاب پر ہین اونہون نے کہا اون دونون سے وقت مرنے کے یا
کہینگے قیامت مین کہ داخل ہوؤ دوزخ مین ساتہہ داخل ہونے والون کے اس آیۃ
نے منقطع کردی طمع اونکے کہ گناہ کرتے ہین اسکی کہ نفع دے اونکو صلاحیت غیر
کی بغیر موافقت اوسکی کے طریقہ اور سیرت مین اگرچہ ہوا ونمین قرابت یا علاقہ
سسرال کا ف ۴ مدروح ۲ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ

فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۙ اور ظاہر کی خدا نے ایک کہاوت
اونکے لیے کہ ایمان لائے عورت فرعون کی جب کہا اسنے پروردگار میرے بنا میرے لیے
نزدیک اپنے گہر بہشت مین اور خلاص کر مجکو فرعون سے اور کام اوسکی سے اور خلاصی
دے مجکو قوم ظالمون سے ف ۵ اور اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایمان والون کو
عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گہر
بہشت مین اور بچا نکال مجکو ظالم لوگون سے ف ۶ موضح تفسیر فرعون کی بیوی
کا نام آسیہ بنت مزاحم تہا جب دیکہا کہ موسے علیہ السلام ساحرون پر غالب آئے
وہ ایمان لائین فرعون جب اونکے ایمان پر مطلع ہوا اونکو چو میخا کرکے آفتاب مین
ڈالدیا ملائکہ جسکم آتے نے اوسپر سایہ کرتے تہے پہر فرعون نے حکم کیا کہ پتہر بہاری
اوسکے سینہ پر رکہین آسیہ نے اوسوقت مین یہہ دعا کی کہ الٰہی مجکو اپنے پاس

مثل زن نوح و لوط

ف ۱ یعنی ایمان نہ درست کر اور نہ فائدہ ... بچا سکا ... پیغمبر کی نسبت ... حضرت کی بی بیون ... ۱۲

ف ۲ ضرب اللہ الخ ۱۲ منہ وجار مجرور متعلق بالماضی للتحقیق ۱۲

ف ۳ حضرت موسیٰ کی ... اونہون نے پالا اور اونکی مددگار تہین ایمان دار ہوکر ... فرعون نے ... قتل کیا ساتہ سختی ... ۱۲ منہ

ف ۴ ... اور قتل ماراگیا ... نکالے واسطے ... فرعون کی عورت ... سے اور ... بنا اور ... واسطے اپنے پاس ... ایک گہر بہشت مین اور نجات دے مجہکو فرعون سے اور کامون اوسکے سے اور نجات دے مجہکو ظالمون سے

ف ۵ کسی قوم ... اس مثل سے یہہ حاصل ... کہ جو مومن ... کافرونکا ... کچہہ نقصان نہین کرسکتا ۱۲

جگہہ دے اور عذاب اور کفران ظالمون کے سے مجہکو نجات دے حق تعالے نے
اوسکی دعا قبول کی اور گہر بہشت کا اوسکو دکہا دیا اور روح اوسکی قبض کی قبطیون
نے پتہر اوپر بدن بے روح اوسکے کے رکہا اور ایک جماعت مفسرون کی اسپر
ہے کہ حق تعالے نے اوسکو مع بدن اوسکے کے اوٹہا لیا اور اب زندہ بہشت مین
کہاتی پیتی ہے اور یہہ جو آسیہ نے کہا کہ آلہی اپنے پاس مجہکو جگہہ دے تو مراد
اس سے یہہ ہے کہ درجہ عالیہ دے اسلئے کہ اللہ تعالے پاک ہے مکان سے
اور یہہ جو کہا کام اوسکے سے وہ کفر ہے اور ظلم اور عذاب کرنا بغیر جرم کے
اور قوم ظالمون سے یعنے سارے قبطیون سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ
کہ پناہ مانگنی اللہ تعالے سے اور التجا کرنی اوس سے اور خلاصی چاہنی اوس
سے وقت سختی اور حادثون کے صالحین کی سیرت اور سنن انبیاء اور
مرسلین کے سے ہے مثنوی مین ہے ؎ جز خضوع و بندگی و اضطرار * اندرین
حضرت ندارد اعتبار * پس نکرنا دعا کا واسطے دور ہونے ضرر کے برا ہے
اہل طریقت کے نزدیک اسلیئے کہ مانند مقابلہ کے اللہ کے ساتہہ اور مانند
دعوے تحمل مشقت اوسکے کے ہے اور حاصل مثل یہہ ہے کہ باوجود ایمان کے
اتصال مومن کا ساتہہ کافر کے کچہہ ضرر نہین رکہتا جیسیکہ باوجود کفر کے
اتصال اون عورتون کے نے پیغمبر کے ساتہہ نفع ندیا اور ان دو آیتون مین *
حق تعالے نے طمع خام طمعون کی بالکل منقطع کی ہے پس جو گناہ کرتے ہین اور
اوپر صلاح باپ دادون وغیرہم کے مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم
نجات پاوینگے اون کے سبب سے محض حمق اور داغ بیہودہ پکانا ہے خدا
کی گنہگارون سے بزرگ اور صلحا بہی بیزار ہوتے ہین اور شفاعت نہین کرینگے
مگر اوسکے حق مین کہ خدا کی طرف سے اذن پاوینگے ۞ **بحر مدل**

روح وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا
فِيهِ مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَ
كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝ اور مریم بیٹی عمران کی کہ نگاہ رکہا اپنی فرج
کو پس پہونکی ہمنے اوسکی فرج مین روح اوسکی اور باور رکہین باتین اپنے
پروردگار کی اور کتابین اوسکی اور تہی فرمانبردارون سے یعنے روح
حضرت عیسے کی مریم کے رحم مین آئی اور فرج کنایہ ہے رحم سے ۞ **فتح**
اور مریم بیٹی عمران کی کہ جسنے روکی اپنی شہوت کی جگہہ پہر ہمنے پہونک دی اوسمین
اپنی طرف کی جان اور سچ جانین اپنے رب کی باتین اور اوسکی کتابین

ف قوله ومريم ابنة عمران عطف على امرأة فرعون [illegible]

اور تہی بندگی کرنے والون مین ﷺ موﷺ اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جسنے
تہانب رکہا اپنی شرم کی جگہہ کو حرام سے اور برے کام سے پہر پہونکا ہمنے اوسکے
گریبان مین اپنی روح سے جو پیدا کی تہی ہمنے اور سچا جانا اوس بی بی نے
ہماری باتون کو جو جبرئیل فرشتہ کی زبانی کہلا بہیجین تہین اور کتابون کو بہی
اوسنے سچا جانا اور تہی وہ بی بی حکم بجالانے والون سے جو خدا تعالے
کی بندگی کرنے مین کسی طرح کا قصور نکرتی تہی ﷺ ع ﷺ **تفسیر**
ذکر ہوا ہے نام مریم علیہا السلام کا قرآن مین سات جگہہ اور اون کے نام
کے سوا کسی اور عورت کا نام نہین مذکور رہوا اسلئے کہ مریم نے قایم کیا اپنے نفس
کو طاعت مین مانند مرد کامل کے اور مریم کے معنے ہین عابدہ اور اللہ نے نام
زید کا بہی ذکر کیا ہے قران مین جیسکہ اوپر گزرا سورۂ احزاب مین اور معنے
آیۃ کے یہہ ہین کہ بیان کی اللہ تعالے نے مثل ایمان والون کے لیے
حال مریم بنت عمران والدہ عیسے علیہما السلام کی اور اوس چیز کی کہ
دی گئی تہی وہ قسم کرامت دنیا سے اور برگزیدگی سے اوپر عورتون عالمین
کے باوجود ہونے قوم اوسکے کے کافر اور نگاہ رکہا اپنے یعنے زنا اور بدکاری
سے جیسا کہ بچایا اللہ نے آسیہ کو مباشرت فرعون سے اسلئے
کہ وہ عنین یعنے نامرد تہا اور بعضون نے کہا کہ مراد فرج سے جیب
یعنے گریبان قمیص کا ہے فَنَفَخْنَا یعنے پہونکا جبرئیل نے ہمارے
حکم سے مِن رُّوحِنَا یعنے روح سے کہ پیدا کیا ہمنے اوسکو بلا واسطہ
اصل کے وَصَدَّقَتْ عطف کیا گیا ہے اَحْصَنَتْ پر بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا یعنے باور
کیا مریم نے صحیفون کو کہ اوترے تہے انبیاء علیہم السلام یعنے حضرت
آدم وغیرہ پر وَكُتُبِهٖ یعنے چارون کتابون پر کہ وہ توریۃ اور انجیل اور
زبور اور فرقان ہین مِنَ الْقَانِتِيْنَ یعنے طاعت پر مواظبت کرنے والون مین
سے اور بعض نے کہا فرمان بردارون معتکفون مین سے مسجد اقصے مین
اور فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ کامل ہوئے مردون مین سے بہت سے اور
نہین کامل ہوئین عورتون مین کسے مگر چار آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت
عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فضیلت عائشہ کی
بیویون پر ایسی ہے جیسے فضیلت ثرید کی سارے کہانون پر لیکن کمال
مطلق فاطمہ زہرا کو ہے جیسکہ دلالت کیا اسپر حدیث مذکور وغیرہ نے

پاوخ مد

تمت

سورة الملك مكية وهي ثلثون اية وفيها ركوعان

سورہ ملک مکیہ ہی یہہ نام اسکا اسلئے ہوا کہ اول ہی مین اسکے لفظ ملک کا ہی تیس ایتین اسمین تیس ہین
اور رکوع دو اور کلمی تین سو انتالیس اور حرف ایکہزار تین سو نسٹھہ اور نازل ہوئی یہہ بعد
سورہ طور کی اور بعد سورہ تحریم کے اسلئے لکھی گئی کہ اوسکے آخیر مین ذکر قانتین یعنی عابدین
اور مطیعین کا ہی اور اسکے اول مین ہی تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ گویا اشارہ ہے اسمین اسپر کہ جو
عبادۃ اور فرمان برداری اللہ تعالی کی کرینگے اللہ برکت والا اور بادشاہ ہی اوسکے
بادشاہت اور برکت مقتضی اسکو ہی کہ بہت سا ثواب انکو دیگا اور مضمون اسمین طرح بطرح
مناسبت رکھتے ہین واللہ تعالی اعلم اور فضیلت اس سورہ مبارکہ کی بہت آئی ہی فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ الخ یعنی ایک سورۃ
قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ اوسنی شفاعت کی واسطی ایک شخص کی یہان تک کہ بخشش گئی
اوسکے تئین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہڑا کیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابیون مین سی خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ گمان نکرتے تھے کہ یہان قبر ہے پس ناگہان اوسمین ایک
پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہان تک کہ تمام کیا اوسکو پس آیا وہ خیمہ کہڑا کرنیوالا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی حضرت کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم هِيَ الْمَانِعَةُ
هِيَ الْمُنْجِيَةُ مِنْ عَذَابِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نتھے یہان تک
کہ پڑہتے الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَة اور تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ
کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینی والی کو یعنی عذاب قبر وحشر کیسی اور وہ سورہ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَة
ہے اسلئے کہ پہنچا ہے مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اسکو نہ پڑہتا کچہہ سوای اوسکی یعنی ورد اپنا نہین
ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گنہگار پس پہیلائی اوس سورۃ نی پر اپنے اوسپر کہا
ای پروردگار میری بخشش اسکی کہ تحقیق وہ بہت پڑہتا تہا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار
تعالی نے اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکہو واسطی اسکے بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو اوسکی لئی
درجہ اور کہا خالد نی یہہ ہی کہ بلاشبہ یہہ سورۃ جہگڑتی ہی اپنے پڑہنے والیکے طرف سی قبر مین کہتی ہی
یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب یعنی قرآن مین سی جو کہ لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر
میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہون مین تیری کتاب مین سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور
کہا خالد نی کہ تحقیق یہہ سورۃ ہوگی اپنی قبر مین مانند جانور پرندکی رکہیگی پر اپنے اوسپر پہر شفاعت
کریگی واسطی اوسکے پس بچا دیگی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق تبارک کی مانند اسکے
اور تہے خالد نہین سوتے تہے یہان تک کہ پڑہتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نی کہ بزرگی
دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورۃ پر قرآن مین ساتہہ ساٹہہ نیکیونکی اور یہہ دارمی نے

مشکوۃ وغیرہ اور مولنا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ موافق حدیث صحیح کے صحاح سی بروایت ابی ہریرہ رض کی ثابت ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ایک سورۃ نی کتاب اللہ سے کہ تیس آیتیں کی ہے ایک مرد گنہگار کے حق مین اوسقدر شفاعت مین اصرار کیا کہ پھر اوسکو دوزخ سی نکالا ور بہشت مین داخل کیا اور وہ سورہ تبارک الملک ہی اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ مین دوست رکہتا ہون کہ یہہ سورۃ ہر مومن کی دلمین ہو یعنی ہر مسلمان کو چاہیی کہ اس سورۃ کو یاد کرے اور ابن مسعود کی روایت سی ثابت ہے کہ مردکو جب قبر مین رکہتے ہین اور فرشتی عذاب کے آتے ہین یہہ سورہ حمایت اور ممانعت کو اوٹھتی ہے اگر فرشتی پانو کی طرفسی آتے ہین کہتی ہے کہ اس طرف سی تمکو راہ نہین دیتی کہ یہہ شخص مجکو اپنے پانو پہ کھڑا ہوکر نماز مین پڑہتا تہا اور اگر فرشتی سر کی طرفسی آتی ہین تو کہتی ہے کہ اس طرف سی تمکو راہ نہین دیتی کہ یہہ شخص مجکو اپنے زبان سے پڑہتا تہا اور اگر داہنی بائین سی آتی ہین تو کہتی ہے کہ ان دونون طرفونسی تمکو مین راہ نہین دینی کے کہ مجکو اپنے سینہ مین یہہ شخص یاد رکہتا تہا اور حضرت امام محمد باقر رض بعد از نماز عشا کی دو رکعت نفل مین اس سورۃ کو بیٹہکر پڑہتے تہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام سونیسی پہلی ضرور اسکو پڑہتے تہے اور پہلی حدیث شریف مین اس سورۃ کا مانعہ اور منجیہ اور واقیہ نام رکہا ہے کہ عذاب قبر کو منع کرتی ہی اور عذاب سی نجات بخشتی ہی اور اہوال قیامت کی صدمون سی بچاتے ہے انتہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ بہت بابرکت ہے وہ خدا کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی بادشاہی اور وہ سب چیزونپر توانا ہی ف بڑی برکت ہی اوسکی جسکی ہاتہہ مین راج اور وہ سب چیز کرسکتا ہی

تفسیر برکت کی معنی مین بڑہنے اور زیادتی کی حسی ہو یا عقلی اور نسبت برکت کی طرف اللہ تعالی کی باعتبار برتر ہونی اوسکیکے ہی اپنی سوای اپنی ذات اور صفات اور افعال مین یعنی برکت متضمن ہی معنی زیادتی کو اور زیادتی مقتضے ہی برتر ہونیکو غیر سی جیسا کہ فرمایا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی نہین ہی کوئی چیز مانند اوسکی یعنی اوسکی ذاتمین بسبب واجب الوجود ہونی اوسکیکے اور نہ کوئی چیز اوسکی صفات و افعال مین مثل اوسکی ہی بسبب کمال اوسکیکی صفات و افعال مین حاصل معنی تبارک کی یہہ ہے کہ وہ برتر اور بزرگ ہی صفات مخلوقون سی بِيَدِهِ الْمُلْكُ یعنی اوسکی تصرف مین سب بادشاہی اور غلبہ ہر موجود پر یا وہ مالک الملک ہی دیتا ہی بادشاہی جسکو چاہتا ہی اور لیلیتا ہے اوسکو جس سی چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قسم مخلوقات سی یا انعام و انتقام سی بڑا قادر ہی

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ وہ خدا کہ پیدا کیا اوسنی موت وحیات کو تو کہ آزمانی تمکو کہ اونسا تم مین سی نیک تر ہے عمل مین اور وہ ہی غالب بخشنی والا

ف جسنی بنایا مرنا اور جینا تاکہ جانچی کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور وہ زبردست ہے

بخشنی والا **ف** یعنی مرنا نہوتا تو بھلی بری کام کا بدلہ کہان **ف موضح** **تفسیر** تاکہ آزماوی الخ یعنی
لوگونپر ظاہر کری کہ کون مخلص اور متقی ہی اور کون غیر اونکی ہی اگرچہ علم الہی مین سب کچھ ظاہر ہی اور کہا ہے
مفسرون نی کہ مراد موت سی موت دنیا کی ہی اور حیات سی زندگانی آخرت کی ہی اور بقول بعض کی
موت اور حیات دونون دنیا کی مراد ہین یعنی موت اور حیات پیدا کی تا معلوم کروا دی کہ کون انکو دیکھکر
متوجہ خالق کی طرف ہوتا ہی اور پہلی ذکر فرمانا موت کا حیات پر اسلئی ہی کہ عدم اول اور اسبق سب
چیزونپر ہے اور یہہ بہی ہی کہ خاک اور نطفہ کہ اصل حیوانون کی ہین اول بی روح اور مردہ ہی ہین
بعد اوسکی حیات اونمین پہنچتی ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ
يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اسلئی بہی موت کو پہلی ذکر فرمایا کہ وہ باعث ہوتی ہی عمل نیک کرنیکے
اور قریب تر ہوتی ہی طرف تابعدار کرنی نفسونکی پس جسنی موت کو سامنی نظر کے رکہا فلاح پائے
حدیث مین آیا ہی لَوْلَا ثَلَاثٌ مَا طَأْطَأَ ابْنُ آدَمَ رَأْسَهُ الْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَالْمَوْتُ **بحر روح**
الف لام الموت والحیات مین عوض مضاف الیہ کی ہی اے مَوْتَكُمْ وَحَيَاتَكُمْ أَيُّهَا الْمُكَلَّفُونَ یعنی پیدا کیا تمہاری
موت وحیات کو ای مکلفون تاکہ امتحان کری تمکو امر و نہی بہیجکر درمیان موت اور حیات کے پس
ظاہر ہوتی وہ جو جانتا ہے اللہ یہہ کہ ہوگا تسی پس جزا دی تمکو اوپر علم تمہاری کی نہ اوپر علم اپنے کے
کہ رکہتا ہے بہ نسبت تمہاری آور ایکم مبتدا ہی اور خبر اوسکی احسن اور عملا تمیز یعنی کون خالص
اور صواب تر ہے عمل مین پس خالص یہہ کہ ہو لوجہ اللہ اور صواب یہہ کہ ہو موجب سنت کی اور
مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی دی تمکو حیوٰۃ کہ قادر ہو تم بسبب اوسکی عمل پر اور مسلط کی تمپر موت
جو باعث ہے اختیار کرنے عمل نیک کی محل مہر پس نہین ہے بعد اوسکی مگر بعث اور جزا کہ
ضرور ہے ہونا اوسکا اور مقدم کیا موت کو حیات پر اسلئی کہ بڑی باعث عمل کے ہے اوسکو کرنصب العین
رکہی موت کو اور جبکہ مقدم کیا موت کو کہ جو اثر صفت قہر کے ہے حیات پر کہ جو صفت لطف کی ہے
مقدم کیا صفت قہر کو صفت لطف پر ساتہہ قول اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ یعنی وہ ایسا غالب ہی کہ نہین
بہاگ سکتا اوس سی برا عمل کرنیوالا الْغَفُورُ یعنی ایسا پردہ پوش ہے کہ نہین ناامید ہین اوس سے
بدکار **ملخص** **مدارک** **ملا** مطلب کو پہنچا وہ شخص کہ کہا اوسنی تفسیر اس آیۃ مین یہہ کہ تو آزماوی تمکو یعنی
تمسی معاملہ آزمانیوالونکا سا کرے تا ظاہر ہو کہ دار تکلیف مین کون تم مین سی نیک تر ہین عمل مین
یعنی اخلاص کسکا بہت ہے اور یہی قول اوسکا بہی خوب ہے کہ کہا احسن اعمال وہ ہی کہ ہو خالص
اسطرح کہ ہو لوجہ اللہ خالص اور اصوب اسطرح کہ ہو موافق سنت کی یعنی ایسا ہو کہ منقول ہو شارع
سی پس عمل جب ہو خالص اور نہو صواب نہین قبول ہوگا چنانچہ اسیلئی فرمایا علیہ السلام نے اوس
اعرابی کو کہ نماز جلدی پڑہی قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اور ایسیہی جسوقت کہ عمل صواب ہوا اور خالص
ہووی نہین تو بہی قبول نہین ہوتا چنانچہ اسیلئی فرمایا ہے اللہ تعالی نی اہل ریاء ونفاق کی اعمال کو
ہَبَاءً مَنْثُورًا یعنی نابود اور نسبت حسن یعنی بہلائی کی جو انسان کی طرف کی اس سی معلوم ہوا

کہ جسکی عمل حسن ہونگی وہ حسن ہوگا اگرچہ وہ بہت برا ہو صورت وحال مین اور جسکی عمل بری ہونگی
وہ برا ہوگا اگرچہ صورت وحال مین کیساہی اچھا ہو **ع** رہ رست باید نہ بالای رست **ھ** کہ کار
ہم از روی صورت چو ماست **ھ** اور نہ فرمایا اکثر عملا اسلئی کہ اعتبار کثرت کا نہین باوجود برا ہونیکی
کہاہی علماء نے کہ حسن وقبح عمل کا معلوم ہوتا ہے شرع سی پس جسکو شرع نے اچھا کہا ہے وہ اچھاہی
اور جسکو شرع نی برا کہا ہے وہ برا ہے اور بعضے علماء نے لیبلوکم ایکم احسن عملا کے یہہ معنی کہی ہین
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ اَخْذًا مِنْ حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَاَحْسَنُ اَهْبَةً فِيْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سی خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسُقْمِكَ وَمِنْ شَبَابِكَ لِهَرَمِكَ وَمِنْ فَرَاغِكَ لِشُغُلِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ
لِمَوْتِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اسْمُكَ غَدًا اور پوچھا آنحضرت علیہ السلام سی کسیتی کہ مومنوں مین کون بڑا عقلمند ہے
فرمایا اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَاَحْسَنُهُمْ لَهٗ اِسْتِعْدَادًا پس مستعد ہونا موت اور آخرت کی لئی کثرت
اعمال باخلاص سی ہی برابر ہے کہ نماز ہو یا روزہ ہو یا زکوۃ ہو یا حج ہو یا مانند انکیکے اگرچہ بعض اعمال مین
تفاوت ہے بنسبت بعض کے جیسیکہ نماز کہ وہ معراج شہود کے ہے اور سہین کسر نفسی اور مشقت مین
ڈالنا بدن کا ہے اسیلیے سلف صالح بہت پڑہتے تہے نماز یہانتلک کہ بعضی ادنمین سی نماز
پڑہتے تہے دن رات مین ہزار رکعت اور مانند انکیکے اور جیسیکہ روزہ اور کم کہانا کہ وہ سبب ازدیاد
ہوتے حکمت الہیہ کا قلب مین اسیلیے بعضے بزرگ اکثر روزے رکہتے تہے معہذا روزہ مین تہذیب
اخلاق کے بہے ہے کیونکہ اکثر خرابیان کہانے اور پینے سے پیدا ہوتی ہین **رکوع** الَّذِيْ خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ
وہ خدا کہ پیدا کئی سات آسمان تو بر تو نہ دیکہیگا تو اے دیکہنے والے پیدایش خدا مین نے ضابطگی پس
پہیر آنکہہ کو آیا دیکہتا ہے تو کچہہ شگافتگی **موضح** جسنی بنائے ساتہ آسمان تہ برتہ کیا دیکہتا ہے
رحمن کی بنائی مین کچہہ فرق پہر دوہرا کر نگاہ کر کہین دیکہتا ہے دراڑ **ف** فرق یعنی جیسا چاہئی
ویسا ہوئی **تفسیر** طباقا یعنی مطابق بعض اوپر بعض کے یعنی اوپر تلے مثالیا اور دل ہر آسمان کا
پانسو برس کی مسافت کا ہے اور ایسیہی مسافت ایک آسمان سی دوسرے آسمان تک پانسو برس کے ہے
اور ہر ایک معلق ہے بغیر علاقہ اور ستون کے اور تفسیر معالم وغیرہ مین لکہا ہے کہ پہلا آسمان دنیا
کا ایک لہری پانیکے بند ہے مضبوط یعنے روکی گئی ہے بہنی سی اور دوسرا آسمان موتی سفید کا
اور تیسرا لوہے کا اور چوتہا تانبے کا یا کانسی کا اور پانچوان چاندی کا اور چہٹا سونیکا
اور ساتوان یاقوت سرخ کا اور درمیان ساتوین آسمان کے اور اوپر اوسکیکے کرسی اور عرش ہین
دریا نور کے ہین کہا جمہور علما نی کہ زمین گول ہے مانند گیند کے یعنی گول لیکے اور آسمان دنیا کا گہیرے
ہوئے ہے اوسکو ہر جانب سی مانند گہیرنے انڈیکے زردی وسفیدی کو پس زردی انڈیکی بمنزلہ زمین
کے ہے اور سفیدی اوسکی بمنزلہ پانی کے ہے اور جلد اوسکی بمنزلہ آسمان کے ہے غیر اسکے کہ پیدا کیا ہے
آسمان کو گول مانند کرہ کی نہ دراز مثل انڈیکے اور آسمان دوسرا گہیرے ہوئے ہے اس آسمان دنیا کو

اور اسیطرح اور آسمان گھیری ہوئی ہین یہان تک کہ عرش گھیری ہوئی ہی سبکو اور کرسی
جو قریب تر آسمانونکی ہی طرف عرش کی بنسبت عرش کی مانند کڑیکے ہے کہ بڑا ہو جنگل مین
پس کیا گمان ہی تیرا اوسکی نیچے کے آسمانونکی بنسبت یعنی وہ تو عرش کے آگی کچھ حقیقت
نہین رکھتے اور ہر آسمان مقابلہ مین اوس آسمان کی کہ اوپر اوسکی ہے یہ نسبت رکھتا ہی
مَا تَرٰی یعنی نہ دیکھی تو یہہ خطاب رسول علیہ السلام کو ہی یا ہر شخص کو کہ لایق خطاب کی ہی
او رمعنی یہہ ہین کہ نہ دیکھے تو کچھہ اختلاف و اضطراب پیدایش مین اور عدم تناسب بلکہ وہ
برابر مستقیم ہے اور گول اور نہ بڑنہ اور خوب بند و بست کی ساتھہ پہر پہیر آنکھہ کو یعنی طرف
آسمان کے تاکہ واضح ہو جاوی یہہ ساتھہ معائنہ کی اور نہ باقی رہے تجکو شبہ ۵ روح ۵
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝
پس پہر پہیر آنکھہ کو دوبارہ تو پہر آوی آنکھہ تیرے جانب خوار ہو کر ماندی ہو کر ۵ فتح ۵
پہر دوہرا کر نگاہ کو دو دو بار الٹی آوی تیری پاس تیری نگاہ ردّ ہو کر تہک کر ۵ ۵
تفسیر تکرار کر نظر کو دوبار یعنی دو بار ساتھہ پہلی نظر کے اور بعضون نے کہا سو پہلی کے
پس ہوگئے تین بار اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سی دو ہی بار نہین ہی بلکہ مراد اس سی تکرار
بکثرت ہے یعنی بار بار نظر کر اور غور کر اور عیب اور وراڑ آسمان کی تلاش کر کچہہ عیب اور نقصان پہلی
پا دیکا تو اور نظر تیری ماندی اور ذلیل اور تہک کر پہر آویگی ۵ مدحن ۵
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ
اور بتحقیق زینت دی ہمنے آسمان نزدیک کو ساتھہ چراغون کی اور کیا ہمنی اون چراغون کو
آلات رجم شیطانونکا اور طیار کیا ہمنی واسطی شیطانون کی عذاب دوزخ کا ۵ فتح اور ہمنی
رونق دی ورلی آسمان کو چراغون سی اور اونسی رکھی پہینک مار شیطانون کی اور رکھی ہی
اونکو مار دہکتی آگ کی ۵ موضح تفسیر زینت دی ہمنی الخ یہہ بیان ہی اسکا کہ پیدا
کرنا آسمانون کا نہایت رونق و خوبی کی ساتھہ ہی بعد بیان کرنی اسکے کہ اونمین کسی طرحکا
قصور نہین ہے اور تقدیر و لقد زینا الخ کے یہہ ہے وباللہ لقد زینا الخ قسم کہائی تاکید مضمون کے لئے
اور مصابیح جمع مصباح کی ہے بمعنی چراغ کی مراد اس سی ستارے ہین کہ روشن ہوتی ہین
رات کو مانند چراغون کی قسم سیارات اور ثوابت سی بسبب شفافی آسمان کی سب معلوم
ہوتے ہین جڑے ہوئے آسمان دنیا مین باوجودیکہ بعضے ستارے یعنے سیارہ اور آسمانونمین
ہی ہین پس برابر ہے کہ ستارے آسمان دنیا کے ہون یا اور آسمانون کی وہ ظاہر ہوتی ہین
آسمان دنیا مین پس بہر تقدیر آسمان دنیا مزین ہی ان ستارون سی کہ مانند چراغون کی ہین
اور داخل ہے ان مصابیح مین چاند بہی اسلئے کہ وہ بڑا ستارہ روشن ہی رُجُومًا جمع رجم بالفتح
مصدر کے ہے اور رجم وہ ہے کہ جس سی کوئی مارا جاوی اور ہانکا جاوی یا جمع راجم کے ہے

جیسی سجود جمع ساجد کی لشیاطین کہ وہ کفار جن دشمن تمہاری ہین جو نکالتی ہین تمکو نور سی ظلمتونکی طرف
پس معنی یہہ ہین کہ پیدا کئی ہمنی ستاری ایک ور فائدیکی لئی کہ وہ مارنا تمہاری دشمنونکا ہے اور معنے
ہونے اونکیکے رجوم شیاطین کی لیی یہہ ہین کہ منفصل ہوتی ہین اونسی شہاب یعنی شعلی مانند لکٹی کے
کہ جلائی جاتے ہے اگ سی پس قتل کیے جاتی ہین اونسی بعضی شیاطین اور بعضون کی
اونسی عضا بگڑ جاتے ہین اور بعضون کی عقل جاتے رہتے ہے پس معنی اونکی رجوم کرنیکی یہہ ہین کہ اونسی
شعلہ نکال کر رجم کرتے ہین اسلیی کہ ستارے جڑے رہتے ہین آسمان مین بحال خود پس اون شعلون پر
اطلاق نجم اور مصابیح کا کیا ہے اور یہہ جو کہا کہ شعلہ منفصل ہوتا ہے نجوم سی مؤید ہے اسکو قول سلیمان
فارسی رضہ کا کہ ساری ستاری مانند قندیلون کی لٹکالی گئی ہین آسمان دنیا مین مانند لٹکانے
قندیلون کی مسجد وغیرہ مین پیدا کئے گئے ہین وہ نور سی اور بعضون نی کہا کہ ستاری لٹکالی گئی ہین
ملائکہ کے ہاتو نمین اور کہا قتادہ نی کہ پیدا کیا اللہ نے ستارونکو تین چیزونکی لئی واسطی زینت آسمان کے
اور واسطے مارنے شیطانون کی اور نشانیونکے لیے کہ اونسی راہین معلوم ہوں پس جسنی کوئی
اور بات نکالی اونسی یعنی جیسی نجومی کچھہ کام نکالتی ہین اونسی اوسنی تکلف کیا ساتھہ اوس چیز کے کہ نہین
علم ہے اوسکو اوسکا وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ الخ یعنی تیار کیا ہمنی شیطانونکی لیی آخرۃ مین بعد جلانیکی دنیا مین
ساتھہ شہاب کی عذاب سعیر کا یعنے جہنم کا لہو بھڑکانی لئی اور شعلی مارنیوالی ہی پس سعیر سی مراد یہان
مطلق دوزخ ہے اگرچہ سعیر نام چوتھے طبقہ دوزخ کا ہے ساتھہ طبقونمین سی کہ وہ جہنم ہے پہر لظی
پہر حطمہ پہر سعیر پہر سقر پہر جحیم پہر ہاویہ ولیکن ہر ایک ان اسمامین سی اطلاق کئی جاتے ہین دوسرے
پس تعبیر کیجاتی ہے نار یعنے دوزخ ساتھہ سعیر کے اور کبھی ساتھہ جہنم کے اور اسی ساتھہ اور طبقونکے
نامونکے اور جاننا چاہئے کہ ہر طبقے مین ان طبقونمین سی ایک فرقہ ہوگا نافرمانونکی فرقونمین سی جیسکہ
نافرمان اہل توحید کی اور نصاری اور یہود اور صابیہ اور مجوس اور مشرک اور منافق اور نہین ذکر کیا
علمانی شیاطین کا ہونا کسی طبقہ مین ساتھہ طبقونمین سی پس شاید کہ وہ ہجاونگی موافق گمراہ کرنے
اپنے کے پس داخل ہونگی ہر قسم اونمین سی ساتھہ قسم تابعین اپنے کے گمراہ کرنیمین ۵ روح ملا
وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور واسطے اونکی کہ کافر ہوئے ساتھہ
پروردگار اپنے کے عذاب دوزخ کا ہے اور وہ برے جگہہ ہے ۵ فتح ۵ اور جو منکر ہوئے اپنے
رب سی اونکو ہے مار دوزخ کی اور برے جاہہ پہنچے ۵ موضح تفسیر یعنی جنہون نی کفر کیا ساتھہ خدا کی
شیاطین وغیرہم سی اونکو عذاب جہنم ملتا ہے ہمیشہ کو کہ نجات نہین پانیکے کبھی کچھہ شیاطین پر جم کی
ہے مخصوص ساتھہ اس عذاب کی نہین ہین بلکہ سب کافر عذاب کئی جاوینگے ہمیشہ اور اسمین اشارہ ہے
اسکے طرف کہ عذاب اللہ تعالی کا خارج ہے طاقت سی کہ تلوار کوڑے اور لاٹھی وغیرہ سی نہین ہے
بلکہ اگ سے ہوگا اور کہا ہے بعضی علماء نے کہ جہنم جہنام سی ہے اور جہنام بہت گہرے کنوئیکو کہتے ہین
پس اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اہل نار بعید ہونگی اللہ تعالی کی جمال سی اور جنت کی چین اور نعمت سی

اور جلائے جاوینگے بیچ آگ دوری اور قطع رحمت کی نسأل اللہ العافیۃ اور اس آیۃ سی تو معلوم ہوا کہ کافر ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ گذریگا جہنم پر ایک زمانہ کہ کہلے ہوے ہونگے دروازے اوسکی خالی کر دیا ہوگا اوسکو شفاعت نے پس اس آیۃ مین تو ساری جہنم مراد ہے یعنے سب طبقے اوسکے اور حدیث مین اوپر کا طبقہ مراد ہے کہ وہ جگہہ گنہگار موحدین کی ٹہیرنیکی ہے وہ خالی ہو جاویگا اونسی کہ شفاعت کے سبب نکالیا دینگی اور یہی مراد ہے بعضے بزرگون اہل کشف کی کہ کہا ہے اونہون نے کہ آویگا ایک زمانہ کہ خالی رہیگی جہنم اہل اپنے سے یعنے موحد ونکے گنہگار ونسی ۞ رکوع ملہ اِذَآ اُلۡقُوۡا فِیۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّهِىَ تَفُوۡرُۙ جسوقت ڈالا جاویگا اونکو دوزخ مین سنینگے اوسکے لیے آواز مانند آواز گدہیکے اور وہ دوزخ جوش مارتی ۞ فتح ۞ جب اوسمین ڈالے جاوینگے سنینگے اوسکا دہاڑنا اور وہ اہلتی ہے ۞ موضح ۞ تفسیر یعنی جب کافر ڈالیجاوینگے جہنم مین جیسیکہ ڈالے جاتے ہین لکڑیاں بڑے آگ مین سنینگے آواز مانند آواز گدہیکے کہ بدترین آوازونکی ہے سبب غصہ کرنیکی کافرونپر کہا ہے علماء نے کہ شہیق سینہ کے آواز کو کہتے ہین اور زفیر حلق کی آواز کو یا شہیق آخر آواز گدہے کے ہے اور زفیر اول آواز اوسکے وَهِىَ تَفُوۡرُ یعنے حال آنکہ وہ جہنم جوش مارتی آیا ہی کہ جب کافرونکو دوزخ مین ڈالینگے دوزخ چیخیگے اور جوش ماریگی اور کافرونکو نیچی لیجاویگی اوپر اوپر لے آویگے جیسی دانی دیگ مین جوش مارتے ہین اور اوپر تلے ہوتے ہین ایک جگہہ قرار نہین پکڑتے ۞ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ‌ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِىَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَذِيۡرٌ‏ ۞ نزدیک ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوی دوزخ غصہ سی جب ڈالا جاوی دوزخ مین ایک گروہ کو سوال کرین اوس گروہ سی نگہبان دوزخ کے کیا نہین آیا تہا تمہارے پاس کوئی پیغامبر ڈرانیوالا ۞ فتح ۞ ابہی لگتا ہے کہ پہٹ پڑے جوش سی جس بار پڑے اوسمین ایک دل پوچہا اونسی اوسکی داروغون نے کیا نہین پہنچا تمکو کوئی ڈرسنانیوالا ۞ موضح ۞ تفسیر غیظ یعنی بہت غصہ کرنیسے کافرونپر اور یہہ سب بسبب غصہ کرنے مالک اوسکے یعنی اللہ تعالی کے ہوگا اور لائی جاویگی دوزخ روز قیامت کو طرف محشر کے ساتہہ ستر ہزار باگونکی کہ ہر باگ مین ستر ستر ہزار فرشتے لگے ہوی کہینچتے ہونگی اوسکو اور وہ شدت غضب سے غالب ہوگی ملائکہ پر اور حملہ کرتے ہوگی لوگونپر پہر توڑ ڈالیگی ساری باگین اور غصی ہوکر دوڑیگی اہل محشر پر اور کہیگی البتہ مین بدلہ لونگی آجکے دن اون لوگون سی کہ رزق کہاتے تہے اللہ تعالے کا اور پوجتے تہے غیر اللہ کو پس نہین پہیریگا کوئی دوزخ کو مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ سامنی آوینگے اوسکے ساتہہ نور اپنے کے پس پہر جاویگی دوزخ باوجودیکہ ہر فرشتہ کو ایسی قوۃ ہوگی کہ اگر حکم کیا جاوی یہہ کہ اوکہیڑے زمین کو اور اوسکی اوپر کی پہاڑونکو اور لیچڑے اونکو اوپر تو کرسکے کا بلا کلفۃ اور یہہ پہیرنا حضرت کا دوزخ کو ایسا ہوگا جیسا کہ بجہایا اوسکو دنیا مین پہونک سے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے البتہ نزدیک کی گئی مجہسی آگ دوزخ کی یہانتک کہ پہونکنی لگا مین اوسکو بخوف اوسکی کہ ڈہانک لے اور گہیرے تمکو اور ظاہر ہوا اوپر کے بیان سی اور اور حدیثون سی بہی کہ جہنم کے لئی حیات اور شعور ہی مانند تمام

زندونکی اور سلیئی صادر ہوگا اوس سی جیسا کہ صادر ہوتا ہی زندوںسی اور کہا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نی کہ تہا مین ساتہہ نبی علیہ السلام کی ایک راہ مین پس بہت لگی مجکو پیاس پس جانا اوسکو نبی علیہ السلام نے اور تہا سامنی ہمارے ایک پہاڑ پس فرمایا علیہ السلام نی کہ پہنچا میری طرف سی سلام اس پہاڑ کو اور کہہ اوسکو کہ پلا دی مجکو پانی اگر ہو پانی اوسمین کہا جعفر نے پس گیا مین طرف اوسکی اور کہا مینی السلام علیک ایہا الجبل پس کہا پہاڑنے زبان فصیح سی لبیک لبیک رسول رسول خدا کی پس بیان کیا مینی قصہ پس کہا پہاڑنے کہ میرا سلام عرض کرنا رسول خدا سے اور کہنا کہ جب سنا ہی مینی قول اللہ تعالی کا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ تہا مین اس ڈرسی کہ مین اودن پتہر و نمین سی نہو ون کہ جو ایندہن آگ کی ہونگی اتارو یا مین کہ نہین باقی رہا مجمین پانی جب ڈالا جاوی الخ یعنی جب ایک جماعت کافرونکی دوزخ مین ڈالی جاویگی ساتہہ دیکہنے دوزخ کی نگہبانونکی کہ وہ دوزخ سی بہی زیادہ غصی میں ہونگی کافرونپر پوچہینگی اونسی نگہبان دوزخ کی کہ وہ مالک داروغہ اور نائب اونکی ہین کہ ای کافرون فاجرون کیا نہین آیا تہا دنیا مین تمہاری پاس کوئی پیغمبر ڈرانیوالا یعنی تہا پیغمبر ایسا کہ تہین رب تمہاریکی اور ڈراتا تمکو ملنی اس دن تمہاریکیسی اور یہہ پوچہنا اونکا بطریق زجر و توبیخ کی ہوگا تاکہ زیادہ ہو عذاب پر عذاب و حسرت

ترجمہ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ×

کہینگے ہان بلاشبہ آیا تہا ہماری پاس ڈرانیوالا پس جہٹلایا ہمنی اور کہا ہمنی نہین اوتارے ہے خدانے کوئی چیز نہین ہو تم مگر بیچ گمراہی ظاہر بڑیکی

ف اور بولی ہم پہنچا تہا ڈرسنانیوالا پہر ہمنی جہٹلایا اور کہا کوئی نہین اوتاری اللہ نی کچہہ چیز تم پڑی ہو بڑی بہکاؤ مین

موضح تفسیر کہینگے ہان الخ یہہ اقرار اونکا ہوگا ساتہہ عدل اللہ تعالی کی اور اقرار ہوگا اسکا کہ اللہ تعالی نے دفع کئی عذر اونکی ساتہہ بہیجنی رسولون کی اور ڈرانی اونکیکی اوس چیزسی کہ پڑی اوسمین یعنی عذاب پس جہٹلایا ہمنی یعنی اونکو اگر کوئی کہی کہ اس سی تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ فاسق اصرار کرنیوالا گناہ پر دوزخ مین نہ داخل ہو کیونکہ وہ تو ڈرانیوالیکو جہٹلاتا ہی نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ دلالت کرتی ہین دلیلین سمعیہ اوپر عذاب ہونی ساری گنہگارون کی اور مراد فوج سی یہان بعض اونکی ہین کہ ڈالی جاوینگے دوزخ مین اور وہ کافر ہین اور نہین اوتاری اللہ تعالی نے کوئی چیز اون چیزونمین سی کہ کہتی ہو تم یعنی وعدہ و وعید وغیر ذلک نہین ہو تم الخ یعنے کہا کافرون نی ڈرانیوالونکو کہ نہین ہو تم مگر بیچ خطاء عظیم کے اور جائز ہے یہہ کہ ہو یہہ کلام خزنہ یعنی دوزخ کی نگہبانونکا روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا مین نذیر یعنی ڈرانیوالا ہون اور موت مغیر یعنی غارت کرنیوالی ہی اور ساعت موعد یعنی قیامت وعدہ کی جگہہ ہے

ترجمہ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور کہین اگر ہم سنتی یا سمجہتی ہوتی داخل بیچ زمرہ اہل دوزخ کی

ف اور بولی اگر ہم ہوتی سنتی یا بوجہتی نہوتی دوزخ والونمین

موضح تفسیر اور کہین یعنی یہہ بہی کہینگے مقرانی قصور پر ہو کر کہ اگر ہم سنتی ڈرانیکو

دلیل ہے اسپر کہ مدار تکلیف کا سنی اور عقل کے دلیلون پر ہے اور یہہ دونون حجتین لازمی ہین اور مقدم کیا سمع کو
اسلیئے کہ اول سماع یعنی سنا ہوتا ہی پہر تعقل یعنے سمجہنا اوس مسموع کا ۵ **مدارک** یعنی اور
کہینگے اگر ہم سنتی اون چیزونکو کہ معجزون نی اونکی صدق پر گواہے دے تہے کہ وہ اخبار وعد و وعید کے
اور احکام شرعیہ ہین گو ہماری عقل مین نہین آتی یا عقل سی معلوم کرتی ہم بہلائی اور صدق اون چیزونکی
کہ پیغمبرون نی ہمکو خدا کی طرف سی پہنچائین ہوتی ہم دوزخیون مین کہ اوپر یہہ ظلم کرتی ہین اور چونکہ دلیلین
تکلیفات الٰہیہ کی دو قسم ہین سمعے و عقلے پس اوپر نہ تامل کرنے کے سمعیات و عقلیات مین حسرت کرینگے
اور بعضی مفسرون نے تسمع کو اوپر تقلید کی اور تعقل کو اوپر تحقیق اور اجتہاد کی حمل کیا ہی کہ دونون
راہ نجات کی ہین حاصل یہہ کہ کافر اوسوقت بسبب نہ عمل کرنیکے ڈرانیوالونکی کہنے پر خرابی بہکتینگے
اپنے گمراہے پر اقرار کرینگے فَاعْتَرَفُوا الخ ۵ **عزیزی** ۵ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ پس
اقرار کیا اپنے گناہ کا پس لعنت ہو اہل دوزخ کو ۵ **فتح** ۵ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کی اب دفع ہون
دوزخ والی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** یعنی پس قائل ہوئی اپنے گناہ پر کہ بلا وجہ تکذیب اور انکار پیغمبرون اور
واعظونکا کیا تہی اور دیہہ دلالت معجزون اور حجتون قویہ سی اعراض کیا تہے اور مقتضای عقل سی ہی
الگ ہی لیکن اوسوقت ڈرنا اور قائل ہونا اونکو فائدہ نہ دیگا پس اوسوقت دور پڑا ہے ملازمان
دوزخ کو نجات اور خلاصی اور رحمت رحمانیہ سی اور اقرار کرنیسی دریای رحمت جوش مین نہین آتیکا
ہان اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ الخ ۵ **عزیزی** ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۵
تحقیق وہ کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سی غائبانہ اونکی لئی ہی بخشش اور مزدوری بڑی **فتح**
جو لوگ ڈرتے ہین اپنے رب سی بن دیکہے اونکو معافی ہی اور نیک بڑا ۵ **تفسیر** ۵ یعنی ڈرتی
ہین اپنے رب کی عذاب سی کہ وہ عذاب روز قیامت کا اور موت کی دن کا اور قبر کا ہے پہلی دیکہی
عذاب کی آیا ہی کرسنگینے تہے لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگر سے بو جگر پہنے ہونکی شدت خوف
خدا کے اور نماز پڑہتے تہے آنحضرت علیہ السلام العالمین کہ آپکے سینہ مبارک مین سی آواز آتی تہی مانند آواز
جوش مارنے دیگہہ کے بسبب رونیکے اونکی لئی بخشش ہے یعنے بڑے بخشش کہ سب گناہ بخشی جاوینگی اور جونکہ
خوشی پورے حاصل ہوتی ہے کچہ دینے سے فرمایا وَاَجْرٌ كَبِيْرٌ یعنے بڑا ثواب ملیگا آخرت مین از راہ فضل کے اللہ تعالیٰ
کی طرف سی بسبب مشقت اوٹہانیکے دنیا مین اور حقیر جانتے لذتون دنیا کی اور وہ جنت اور نعمتین جنت کی ہین
اور بعضون نے کہا کہ وہ امن ہی ہر ڈر کی چیز سے ۵ لاتخا فوا مترده ترسنده ہست ۵ ہر کہ می ترسد مبارک
بند ہست ۵ خوف و خشیت خاص دانایان بود ۵ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ۵ ترسکاری ستنگاہی
آورد ۵ ہر کہ درد آرد عوض درمان بود ۵ پس ضرور ہے ہونا عقل کا اول تا کہ حاصل ہو خوف اور
ایسا ہی حال اوسکا ہے کہ پہچانے مکر نفس کا اور ڈری خدا سے ساتہہ دل اپنے کے کہا مسروق نی
کہ ڈرنا پہلے رجا یعنی امید کی چاہیے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جنت اور دوزخ کو پس نہین پہنچو گی
طرف جنت کی یہانتک کہ گذرو تم دوزخ پرسی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہا فضیل

قدس سرہ نے کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی تو اللہ سے تو چپ رہ کیونکہ تو نی اگر کہا نہین تو بڑی بہاری بات کہی تونے اور اگر کہا تونی ہان تو ڈرتا نہین اوس حالت پر کہ تو اوسپر ہے یعنے غافل و نڈر ہے اور کہتا ہے ڈرتا ہون کیا نہین جانتا ہے تو کہ اللہ تعالی نی جب ابراہیم علیہ السلام کو خلیل ٹہیرایا تو ڈالا اونکی دلمین خوف یہان تک کہ تڑپ اور آواز اونکے دل کی سنے جاتے تہے دور سی جیسیکہ سنی جاتے ہے پہڑپہڑاہٹ جانور کے ہوامین اور کہا گیا فضیل سے کہ کسطرح پہنچا تجکو خوف جو پہنچا کہا بسبب قلت گناہ ہونیکے پیر خوف کے لیے اسباب ہین اور اول سبب عقل سلیم ہے پہر حاصل ہوتا ہے کمال اوسکا بسبب ترک گناہ کی اور یہہ اس سبب سے کہ ترک گناہ اگرچہ ہے نتیجہ خوف کا لیکن قلب ترقی کرتا ہے رقت مین بسبب ترک گناہ کی پس بہت ہوتا ہے ڈر اوسکا اور سنگ دل نہین سمجہتا ہے خوف کو اسلئے کہ عقل اوسکی ضعیف و مغلوب ہوتے ہے شہوت سے کہ عقل مانند خاوند کی ہے اور نفس مانند جورو کی اور جسم مانند گہر کے پس جب غالب ہو عقل نفس پر تو مشغول ہوتا ہے نفس جسم کی درستی مین جیسیکہ مشغول ہوتی ہے عورۃ مقہورہ یعنے تابعدار گہر کے درستی مین پس سنورتا ہے سب کچہہ اور اگر غالب ہوتا ہے نفس تو ہوتے ہے سعی اوسکو فاسد مانند اوس عورۃ کی کہ غالب ہوئے خاوند پر پس خراب ہوتا ہے سب کچہہ ہ میر طاعت نفس شہوت پرست ٭ کہ ہرساعتش قبلۂ دیگرست ٭ کرا جامہ پاکست و سیرت پلید ٭ در دوزخش را نباشد کلید ٭ روح ع ان الذین یعنی بلاشبہ جو کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے غائبانہ یعنے بن دیکہے عذاب دوزخ کی اور بغیر سنے نعرون تند اوسکے اور بغیر توبیخ و جہڑکی داروغانون دوزخ کی کہ ابتدا اس دیکہنے کے وقت موت سے شروع ہوتی ہے اور سرچند بسبب غلبۂ شہوت نفسانی او غضب نفسانی کے اعمال بد کئے تہے لیکن بسبب ڈر کی کہ دقت ڈرنیکے رکہتے تہے اور وہ ڈر بعد ازان باعث ندامت و شرمندگی کا ہوتا تہا لهم مغفرة یعنی اونکی لئی مغفرت ہی اون گناہونکی کہ بسبب غلبۂ شہوت و غضب کے کئے تہے اور اجر بڑا ہے اوس ڈرنے اور ندامت کہینچنے پر جیساکہ اور جاہی فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربه جنتان اور فی الواقع ذات پروردگار لائق ایسیکے ہے کہ غائبانہ اوس سے ڈرنا چاہیے اسلیے کہ غائب ہونا کسی سی اوسوقت موجب امن اور نڈر ہونیکا ہوتا ہے کہ اوسکو اطلاع اوپر اقوال و افعال اس شخص کے حالت غیبت مین نہو اور ذات پاک اللہ تعالی کی علام الغیوب ہے کوئے چیز احاطہ علم اوسکیسے غائب نہین ہے تا بحدیکہ ظاہر و پوشیدہ اوسکے نزدیک یکسان ہی ع عزیزی ۵ واسروا قولكم او اجهروا به انه عليم بذات الصدور اور پوشیدہ کرو اپنے بات کو یا آشکارا کہو اوسکو تحقیق خدا دانا ہے اون چیزونکا کہ سینونمین ہے ۵ فتح ۵ اور تم چہپی کہو اپنے بات یا کہول کر وہ جانتا ہے جیونکے بہید ۵ موضح ۵ تفسیر ۵ اکثر مفسرون نی روایت کیا ہے کہ کافر قریش کی اپنے مجلسونمین طعن و بدگوئی بنسبت آنحضرت علیہ السلام اور قرآن کی کرتے تہے اور آنحضرت ع م بطریق وحی و الہام کے اوسپر آگاہ ہوتے تہے اور عند الملاقات اون کافرونکو آگاہ کرتے کہ تمنی فلانے فلانی دن اپنے مجلس مین میری حق مین ایسا ایسا کہا مناسب نتہا کافرون نی بعد

لرزت لگن اوسکے شامت گناہ ۱ یعنے خوف سے یہ جاتا رہتا ہے کہ عالم سے وارث ہو جاتا ہے اور گناہ کم ہوتے ہین تو ڈرتا رہتا ہے ۱۲ منہ

۲ یعنے بن دیکہے کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اور ڈرنے سے سامنے کہڑے ہونے سے ۱۲ منہ

۳ دو جنتین اور اگر چہپا کے کہو اپنی بات یا پکار کے بیشک خدا کو سب معلوم ہے

اسکے تقیید کردی کہ طعن وبد کہا وآنحضرت ع م کا آواز بلند سی نکہا کر واس گمان پر کہ شاید خبر خواہ آنحضرت
یہہ خبرین اونکو پہنچاتے ہین حق تعالی نی یہہ آیت بہیجی اور فرمایا کہ یہہ علم الہی ہے کہ اوسمین پوشیدہ
اور ظاہر برابر ہے بلکہ جو کچہہ دلمین پوشیدہ ہے وہ بہی ظاہر ہے اور اگر تمکو بعید معلوم ہو کہ بدون
قرب اور حضور کی کیونکر اقوال وافعال ہمارے معلوم کرسکے خصوصا اون چیزونکو کہ دلونمین پوشیدہ رکہتے
ہین ہم اور صلا زبان پر نہین لاسکتی کسطرح جانتا ہے تو کہتے ہین ہم اَلَا یَعْلَمُ الخ ۵ عزیزی ۵ اَلَا یَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ آیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا اور وہی باریک بین خبردار ملفتح ۵ بہلا وہ
نہ جانی جسنی بنایا اور وہی ہی بہید جانتا خبردار ۵ مو تفسیر ۵ کیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا ہے اون
خطرات دلی کو تمہاری دلونمین اور اون اقوال وکلمات کو تمہاری زبانونپر اور اون حرکات وسکنات کو تمہاری
اعضاء پر اور ظاہر ہے کہ پیدا کرنا کسی چیز کا بدون جاننی تفصیلون احوال اوس چیز کے ممکن نہین ہے اور
اگر کہو کہ ان چیزونکو ہم اپنے مین پیدا کرتے ہین نہ خدا جیسا کہ معتزلہ اور فلاسفہ کہتے ہین تو کہین گی ہم
کہ اس قدر خود معتزلہ اور فلاسفہ کی نزدیک بہی مسلم ہے کہ مجردات کو علم اشیاء واقعہ کا ضرور ہے
وھو اللطیف یعنی اللہ تعالی لطیف ترین مجردات کا ہے کہ کسیطرح تعلق ساتہہ مادہ کی نہین رکہتا
پس ایسی مجرد کو کوئی روکنی والا معلوم کرنے حقائق نفس الامریہ سی متصور نہین ہے اور وہ تعالی
الخبیر یعنی خبردار ہے کہ ساتہہ احوال ہر ذرہ کی ذرات عالم سی توجہ فرماتا ہے اور کسی وقت اوسکو
غفلت حال کسی ذرہ کیسی نہین ہوتی یہہ ہیچ اور کارخانہ کے کارخانجات بادشاہت اللہ تعالی کیسی نظر کر
کہ ھو الذی الخ ۵ عزیزی ۵ یعنی کیا نہین جانتا ہر دو چیز یعنے باطن وظاہر کو وہ پیدا کیا اونی اپنے
حکمت سی تمام اشیاء کو کہ یہہ دونون بہی منجملہ اونکیسے ہین پس یہہ انکار اور نفی عدم احاطہ علم اللہ تعالی
کے ہے پوشیدہ وظاہر کو یعنی ثابت کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالی پوشیدہ وظاہر کو خوب جانتا ہی اللطیف
عالم دقائق اشیاء کا دیکہتا ہی نشان قدم چیونٹی سیاہ کا پتہر پر اندہیری رات مین الخبیر عالم باطن اشیا کا
پس فرق دونو کا ظاہر ہوا پس نہین جاری ہوتے ہے عالم ملک وملکوت مین کوئی چیز اور نہ حرکت کرتا ہے
ایک ذرہ اور نہ تسکین پکڑتا ہے اور نہ بیقرار ہوتا ہے کوئی نفس اور نہ مطمئن ہوتا ہے مگر کہ اللہ تعالی
جانتا ہے کہا ایک بزرگ نی کہ تہی ہم جماعت فقراء کی پس پہنچا ہمکو فاقہ اور بہوک پس گئی ہم ابراہیم
خواص کی پاس اور رکہا یعنی اپنے دلمین کہ آیا معلوم ہے کرتے ہین شیخ احوال میرا اور احوال ان فقرا کا
یا نہین پس جبکہ پڑے نظر شیخ کے مجہپر کہا مجکو کہ جس حاجت کی لئی آیا ہی تو میری پاس اللہ جانتا ہے
اوسکو یا نہین پس عرض کر اوس سی پس چپ ہو رہا مین پہر جب پہرے ہم پس پہنچی مکانپر کچہہ تا لش
ہوئے ہمپر اور جب جانتا ہے بندہ کہ اللہ تعالی مطلع ہے میرے بہید پر جانتا ہے اوس چیز کو
کہ پوشیدہ ہے میرے سینہ مین حاجت سوال کے نہین ہوتی فقط ہمت لگانی اللہ تعالی کی طرف
اور حاضر کرنا اپنے حاجت کا اپنے دلمین بغیر عرض کرنیکے زبان سی کفایت کرتا ہی واللہ لطیف بعبادہ
اور اللہ خوب جانتا ہے حال اپنی بندوکا
اور منجملہ لطف اوسکیسے بندونپر یہہ ہی کہ پہنچاتا ہے سہولت سی اونکو وہ چیزین کہ محتاج ہین اونکی پس

جسکا قوت چپا تیان ہین اگر سوچی او سمین توجانی کہ کتنی انکہین جاگین ہین او سمین یعنی کس کس نے مشقت اوٹہائی ہی او سمین ابتدا امرسی یہان تک کہ پورا اور لائق کہانیکے ہوا اور وہ یہہ ہین ہل جوتنی والا بیج ڈالنی والا کاٹنی والا کہیتے کا گاہنی والا غلہ کا اوڑانی والا پیسنے والا آٹا گوندہنی والا روٹی پکانیوالا اگنے اسکے اسباب کہ جنپر یہہ کام موقوف ہین کتنی ہین لکڑیان اور پتہر اور لوہا اور رسیان اور بیل وغیر ذلک اور ایسیہی ہر چیز کہ بندیکو غایت ہوتی ہے قسم کہانی اور پینے اور لباس وغیرہ سی اور بہتیری مقدمی ہین اگر بندہ خود کرنا چاہے تو عاجز ہوجاوی اوس سی اور طریقہ اللہ سبحانہ کا یہہ ہے کہ اکثر لطیف چیز کو کثیف مین محفوظ رکہتا ہے مانند محافظت اماتون کی مجہول جگہو نمین کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالی نے کیا ہے مٹی کثیف کو معدن یعنی کان سونی اور چاندی وغیرہما کی قسم جواہر سی اور سیپ کو معدن موتی کا اور مکہی شہد کو معدن شہد کا اور ریشم کی کیڑیکو معدن حریر کا اور اسیطرح کیا بندیکی دلکو جگہہ در معدن اپنی معرفت و محبت کا اور وہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہی پس دل پیدا کیا گیا ہی اسیکے لئے نہ اور کسی چیز کے لئے پس لازم ہے بندیکو یہہ کہ پاک کری اوسکو الائش تعلق ماسوی اللہ سی پس لطف کیا اللہ تعالی نے اسپر ساتہہ پیدا کرنے اس قلب کی اندر اوسکی اور وصف کیا اپنے ذات کو اسطرح کہ مین لطیف و خبیر کے مطلع ہون او چیز پر کہ باطن مین ہے بندیکے پس جب ہوا دل جگہہ دیکہنی اللہ تعالی کا تو واجب ہوا خالی کرنا اوسکا انکار و اغیار سے اور مزین کرنا اوسکا طرح بطرح کی معارف و علوم و اسرار سی ؏

روح ؏ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ وہی وہ کہ تابعدار کیا تمہارے لئی زمین کو تا راہ چلو اوسکی جوانب و اطراف مین اور کہاو رزق خدا سے اور اوسیکے طرف ہے اوٹہنا ؏ فتح ؏ وہ ہے جسنی کیا تمہارے لئی زمین کو پست اب پہر و ادسکی کندہون اور کہاؤ کچہہ روزی دی ہوئی اوسکے اور اوسیکے طرف ہی اوٹہنا ہے ؏ موالفسیرہ هو الذی الخ یعنی اللہ تعالی وہ بادشاہ فیاض آباد ان کا ہے کہ کیا ہے تمہارے لئی زمین کو رام و مسخر اور تمکو بمنزلہ زمینداروں اور جاگیر دارونکی اوس زمین این آباد کیا اور جو کچہہ کہ زمین مین ہے کان اور چشمی اور قوت اور حیوانات کار آمد نے مثل گائین اور اونٹ اور گہوڑے اور گدہے کے سبکو دست تصرف تمہا میز کیا تاکہ ان جانوردنسی کانین زمینونکی نکالو اور زراعتین او میوہ ی اگاو اور کنوین اور چشمی جاری کرو اور عمارتین بناو پس چلو زمین کی کنارونپر واسطے تجارتون اور لانی جنس ایک ملک کے طرف ملک دوسریکے اور واسطے تماشی اور معلوم کرنے آب وہوا اور نواحی ہر ملک کے اور کہاو رزق اللہ تعالی کیطرح تمکو زمین سی دیتا ہے پس تم اس معاملہ مین بمنزلہ مزارعون اور عملدارونکی ہوے کہ تنخواہ تمہارے بہی تمہارے کام سی نکلتی ہے لیکن باوجود اس سبکے متی مطالبۃ ہی کہ حق بادشاہ کا بہی ادا کرتی رہو اور اور تنخواہ دارونکو کہ مساکین اور محتاج اور یتیم و بیکس ہین اور ساتہہ دستاویز حکم حضور کی متی چاہتی ہین اونکو بہی محروم نرکہو اسلئی کہ آخر بعد انقطاع مدت عملداری کی تمکو اس مین اور اس منافع سی گذرنا ہی اور طرف اوسکے ہے زندہ ہوکر اوٹہنا اور متی حساب جو جو کا لیگا اور اوپر تلف کرنے حقوق کے

تمکو گرفت وگیر ہوگی اور آپ مغرور نہو وکہ مالک مین کا ہمکو کیا ہی اور زمین کو ہماری طور پر چہوڑا اور فوج
اور حشم اوسکے کہ فرشتے اور ارواح مدبرہ ہین سب آسمانونمین ہین اور آسمانونکو ہمسی مسافت ہزار ان
برس لگے ہے اگر ملائکہ اور ارواح چاہین کہ ہمکو ہماری گناہونپر تنبیہ کرین تو نہین کرسکتی اگرچہ حکم
اوٹھے ہے در مقدمہ تنبیہ کے نہیچے تو دفع اس شبہہ کی لئی فرمایا أَأَمِنتُم الخ ف عزیزی ف مکحول
تابعی سی منقول ہے کہ مابین دنیا کی اس کناری کی اور اوس کنارےکی مسافت پانسو برس کی ہے
دوسو برس کی اونمین سی تو دریا مین ہی اور دوسو برس مین کوئی رہتا نہین ہی اور اسی مین یاجوج
ماجوج ہین اور بیس برس مین تمام خلق ہین اور قتادہ سی ہی کہ کہا اونہون نی دنیا یعنی پہیلاو
اوسکا این حیثیت کہ گہیرے ہوئے ہے اوسکو دریا سمندر چوبیس ہزار فرسخ ہے پس ملک دہان
یعنے حبشیونکا اونمین سی باران ہزار فرسخ ہے اور ملک روم آٹہہ ہزار فرسخ اور ملک عجم اور
ترک تین ہزار فرسخ اور ملک عرب ہزار فرسخ ہی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی ہی کہ اونہون نی
کہا کہ جو کپڑے نہین پہنتے ہین حبشیونمین سی چوتہائی اونکی بہت ہین سب لوگون سی واللہ اعلم
بالصواب ذَلُولًا نرم و تابعدار نہایت تا آسان ہو تمکو چلنا و سیر اور منفعت اوٹہانی اوس سی ساتھ
کہیتی کرنیکے اور نہرین اور کنوین کہودنیکی وغیر ذلک اگر زمین سخت ہی مثل پتہر کے ہوتی تو چلنا پہر
اور سیر دشوار ہوتا اور کہیتی وغیرہ او سپر نہ کرسکتی اور گرمی کی موسم مین گرم بہت ہوتی اور جاڑیکے
موسم مین سرد بہت حاصل یہہ اللہ تعالی نی زمین کو ایسا بنایا کہ نفع اوٹہاو اوس سی اور تقسیم
کیا اوسکو طرف نرمے اور پہاڑون اور جنگلون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور شور اور شیرین
اور کہیتے اور درخت اور مٹی اور پتہر اور ریت اور درندون اور سانپون والی اور خالی وغیر ذلک کے
اپنے حکمت و قدرت سی کہا سہل رحل کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی نفسون کو ذلول یعنی تابعدار پس
جسنی تابعدار کیا نفس کو ساتھ مخالفت اوسکیکے پس تحقیق نجات دی اوسکو فتنون اور بلاؤن اور
محنتون سی اور جسنی نہ تابعدار کیا نفس کو اور خود تابعدار رہا اوسکا تابعدار اور ذلیل اور ہلاک کیا
اوسکو نفس اوسکینی اور کہاؤ رزق خدا سی یعنی ڈہونڈو اللہ تعالی کی نعمتونسی زمین مین قسم قسم غلون
اور میوون اور مانند انکیسی اور اوسکی یعنی فقط اللہ ہے کے طرف ہے پہرنا بعد بعث یعنے جے اوٹہنی
کے پس مبالغہ کرو شکر نعمت اوسکیمین ف روح ف ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ
بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ کیا نڈر ہوئی ہو تم اوس کسی سی کہ آسمان مین ہی اوس سی کہ دہسادیوی
تمکو زمین مین پس ناگہان زمین جنبش کری ف فتح ف کیا نڈر ہوی اوس سی جو آسمان مین ہے کہ
دہسلاوی تمکو زمین مین پہر دیکہو وہ لرزتی ہے ف تفسیر یعنے آیا تم نڈر ہوے ہو اور ڈرتے
نہین اوس بادشاہ سی کہ ظہور سلطنت اوسکی کا اور خادم اوسکی حکمونکے آسمان مین ہین اس گمان سے
کہ آسمان سی تدارک ہمارا کہ زمین مین ہین کہان کرسکیگا اور یہہ خیال تمہارا محض خیال فاسد ہے
نڈر نہو اس سی کہ نیچے لیجاوی ساتھ تمہاری زمین کو جیسکہ اب ساتھ تسخیر و رام کرنیکے زمین کے

کندہی پرسوار ہوتی ہو نہین سمجھتی کہ جسنی ہمکو زمین پر سوار کیا ہی قدرت رکھتا ہی کہ زمین کو ہمپر سوار کری
پس ناگہان وہ زمین ہلنی لگی اور موج ماری مانند موج دریائی اور تم زمین کی پیٹ مین سا ہتہ تلاطم
امواج اوسکیکے پاش پاش ہوکر نیست و نابود ہو جاؤ اور اگر با وجود وضح ہونی اس دلیل کی سوت
تصرف اوسکیکو بسبب دور ہونی دار سلطنت اوسکیکے زمین سی کوتاہ جانو تو تم سی مین پوچھتا ہون
ام امنتم الخ کا عزیزی کیا نڈر ہوئی تم ای جہٹلانیوالون اوس سی کہ سلطنت اوسکے
آسمان مین ہی اسلئی کہ آسمان جگہہ رہنے فرشتون اوسکیکے ہے اور اوسی سی اوترتے ہین حکم اسکی
اور کتابین اوسکی اور اوامر و نواہی اوسکی بس گویا کہ فرمایا کیا نڈر ہو تم پیدا کرنیوالی آسمان کیسی
اور بادشاہ اوسکیسے یا اسطرح اسلیے فرمایا کہ کافر عقاد رکہتی ہتی تشبیہ کا اور یہ کہ اللہ آسمان مین
ہے اور رحمت و عذاب اوترتے ہین اوسکی طرف سی پس کہا گیا اونکی لئی موافق اعتقاد اونکیکے
کہ آیا نڈر ہو تم اوس سی کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ آسمان مین ھے حال آنکہ وہ پاک ہے مکان سی
دہسا وی یعنے جیسکہ دہسایا قارون کو ملا ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم
حاصبا فستعلمون کیف نذیر آیا نڈر ہوی ہو اوس کیسی سی کہ آسمان مین ہی اس سی کہ بہیجی تمپر ہوا
سنگبار پس جانوگی تم کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا قتح یا نڈر ہوی ہو اوس سی جو آسمان مین
ہے کہ چہوڑ دی تمپر پتہراؤ باد کا سو اب جانوگے کیسا ہے میرا ڈر کا موضح تفسیر
یعنے آیا نڈر ہوی تم اوس بادشاہ سی کہ آسمان مین ظہور اوسکی سلطنت کا ہے یہہ کہ بہیجی تمپر
ابر سنگبار کو کہ بجای پانی کے قطرون کے اوس ابر سی پتہر برسین جیسیکہ اب پانی برستا ہی
او رسبب پیدایش رزق تمہاریکا ہوتا ہے اور اگر بالفرض وہ بادشاہ تمکو دنیا مین چہوڑ دے
تو پس دیکہ ہے کہ جانوگی تم بیچ اول منزل سفر آخرت کے کہ کس قسم کا رہنے کو تہا ڈرانیوالا میرا
اور اگر یہہ کافر تجیسی اس ڈرانیکو باور نہین ادرکہین کہ خسف زمین خلاف عادت ہی اور پتہر
برسنی آسمان سی نہی کبہی واقع نہین ہوی تو پس یقین جان کہ انہون نی اصرار تیری جہٹلانی پر
کیا ہے ولقد کذب الخ کا عزیزی یا نڈر ہوی تم الخ یہہ انتقال ہے طرف تہدید کی اور وجہ کر
حاصبا یعنے پتہر آسمان سی جیسیکہ بہیجے قوم لوط اور اصحاب فیل پر پس جانوگی تم عنقریب بصر
کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا مدحہ ولقد کذب الذین من قبلھم فکیف کان نکیر ۝
اور بتحقیق جہٹلایا اون لوگون نی کہ پہلے انسی تہی پس کیونکر ہوا عذاب میرا فتح اور جہٹلا چکی ہین
جو انسی پہلے تہے پہر کیسا ہوا میرا بگاڑ کا موضح تفسیر یعنے تحقیق جہٹلایا تہا عذابون
غیر معتاد کو اون لوگون نے کہ پہلے انکے تہے مثل قارون اور قوم لوط کے پس کس قسم کا ہوا
انکار میرا اونپر کہ قارون کو زمین مین دہسایا مینی اور وہ قائم ہونی قیامت تک ایکطرف سی دوسر
طرف دہستا چلا جاتا ہے اور زمین نی اوسکی حقمین حکم دریا کیا ہے کہ غرق بہی کیا ہے اور تلاطم
امواج اپنے سے اوسکو زیر و زبر کرتے ہے اور قوم لوط پر آسمان سی سنگ سجیل برسی کہ سر سے

نیچی تک گذر جاتے تہے اور اگر باوصف سننی ان قصون کی ہی اس ڈرانیکو باور نکرین اور کہین کہ مصرع
شنیدہ کی بود مانند دیدہ ۞ تو یقین جان کہ یہہ بیچ کمال غفلت وبیعقلے کے ہین اولم یروا الی الطیر
عزیزی ۵ پہلے ہنی تہے یعنے پہلے کفار مکہ کی جو کفار اگلی امتون کی ہتی مانند قوم نوح اور قوم عاد اور
مانند انکیکے فکیف کان نکیر یعنے کیسا ہوا انکار میرا اونپر ساتہہ اوتارنی عذاب کی یعنی نہایت ہولناک
عذاب ہوا اور انکار اللہ تعالی کا اپنے بندی پر یہہ ہی کہ کری ساتہہ اوسکی ایک امر دشوار اور فعل ہولناک
ناشناختہ اور اس آیۃ مین تسلی ہے واسطی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تہدید وتنبیہ ہی اونکی قوم کی
لئی پہر آگاہ کیا اپنے قدرت پر اوپر خسف کرنے اور بہیجنی حاصب یعنی پتہر ونکی ساتہہ قول اپنے کی اولم
یروا الی الطیر الخ ۵ روح ملا ۵ تنبیہ بندیکو چاہیے کہ سوچی اگلی لوگونکی احوال مین کہ
جنہون نے نافرمانی کی اللہ جل شانہ کی کیا حال ہوا اونکا مین اوسکی نافرمانی کرونگا تو یہی حال میرا ہوگا
عیاذا باللہ منہ جمہور یعنی اکثر علما سی منقول ہے ان الفکرۃ علی خمسۃ اوجہ الخ فکر یعنی سوچنا پانچ
طرح پر ہے ایک تو فکر اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیونمین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید ویقین
اور دوسری فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت وشکر الہی اور تیسری فکر اللہ تعالے
کے وعدمین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی رغبت یعنی اچہے کام کرنیکے اور چوتہی فکر ہے اللہ تعالی کے
وعید یعنی ڈرانے مین پیدا ہوتی ہے اوس سی ہیبت الہی اور پانچوین فکر ایمین ہے کہ بیر النفس تقصیر وا
اللہ تعالی کے بندگی سی باوجود اوسکی احسان کبی مجہپر پیدا ہوتی ہے اوس سی حیا ۵ منبہات ۵

اولم یروا الی الطیر فوقہم صفت ویقبضن ما یمسکہن الا الرحمن انہ بکل شیء بصیر کیا نہین
دیکہا ہے طرف جانورونکی اوپر اپنے کہولنے والی بازو اور کبہی کبہی سمیٹ لیتی ہین نہین تہامتے کہتا
اونکو مگر خدا التحقیق وہ ہر چیز کو دیکہنے والا ہے ۵ فتح ۵ اور کیا نہین دیکہتی اوڑتے جانور اپنے
اوپر پر کہولی اور جہپکتی اونکو کوئی نہین تہامتا رحمن کے سوای اوسکی نگاہ مین ہے ہر چیز ۵
مو تفسیر ۵ یعنے اور کیا نہین دیکہتے ہین طرف جانورون اوڑنیوالونکی ہوا مین کہ پتہر کی مانند
بہاری ہین اور جوہر ارضی یعنی مٹی کا اونمین غالب ہی اور ہر بہاری چیز اپنے حرکت مین طالب نیچی کے
جانب کی ہوتے ہے اور وہ جانور بحکم الہی انکے سر ونپر ہوتی ہین نہ ایک ایک اور نہ دو دو تا احتمال اسکا
ہو مانند کنکر کے بسبب زور حرکت ہوا کی اوڑ کر جاتے ہون بلکہ صف باندہ کر صدہا اور ہزارہا جیساکہ
کبوترونمین اور کلنگونمین دیکہا جاتا ہے اور اگر کہین کہ یہہ بسبب خاصیت جانورونکی پرونکی ہے کہ ہوامین
مانند اور جانورونکے پانی مین طیرتے ہین تو کہینگی ہم کہ اوڑنیکے حالت مین کبہی پرونکو کہولتی ہین
اور کبہی بند بہی کرتے ہین اور اوسحالت مین بہی زمین پر نہین گرتے ہین پس معلوم ہوا کہ تہامنا اونکا
ہوا مین بخلاف حکم طبیعت اونکیکے کہ چاہنے والے حرکت سفلے کے ہے محض بقدرت خدا کے ہے
جیساکہ فرمایا ما یمسکہن الخ یعنے نہین تہامتا اونکو ہوا مین بیچ کوئی مگر وہ ذات موصوف ساتہہ رحمانیت
کے ہے اور رحمانیت اوسکے مقتضے پہنچانے منافع اونکیکا اونکو ہے اور وہ منافع طبقات ہوا مین

سپر دہین پس تا وقتیکہ اونکو ہوا مین لگا رکہی ہو اسطرح منافع اوسکی وہان وین حق تعالی اونکی حاجت
کو دیکہتا ہے اور ساتہہ تدبیر غیبی کی اونکو طبقہ ہوا مین پہنچا تا ہے اور نگاہ رکہتا ہی انہ بکل شیء بصیر
یعنے اسد تعالی ہر چیز کو دیکہنے والا ہی منافع اور ضرر اونکی جانتا ہی اور تدبیر حاصل کرنی منافع اور دفع
کرنی ضرر کی اوسکو سکہا تا ہے پس بیچ تہا بنی اس جواہر ارضیہ کی ہوا مین دلیل اسد تعالی کی قدرت ہے
دونو چیز و نپر پس معلوم ہوا کہ یہہ نڈر ہونا انکا دارو گیر بادشاہ آسمان و زمین کیسی سبب تو ہم
عجز اوسکیسے نہین ہے بلکہ بسبب توہم امکان مقابلہ کے ہے پس اونسی پوچہنا چاہی کہ امن ھذا الذی
ھو جند لکم ط عزیزی ط الا الرحمن مگر رحمن کہ وسیع ہے رحمت اوسکی ہر چیز کو کہ دیکہتا ہی سب چیز و نکو
اوپر اشکال اور خصائص کی اور مہیا کیا ہے اونکو واسطے جاری ہونیکی ہوا مین تحقیق وہ ہر چیز کو دیکہتا ہے
یعنے جانتا ہے پیدا کرنا نئے چیز و نکا اور تدبیر عجائب کی اور بصیر وہ ہی کہ مشاہدہ کری اور دیکہے سطح
کہ نہ پوشیدہ ہو اوس سی وہ چیز کہ تحت الثریٰ ہو پس جو ایسا دیکہنے والا ہو تو انسان کو چاہیے
کہ ہر وقت طالب اوسکی رضا کا ہونا دونون جہانمین بیڑا اوسکا پار ہو اور اوسکی نظر عنایت کی اوسپر ہے
منقول ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک غلام تہا کہ بادشاہ اوسپر نظر عنایت کی بہت رکہتا تہا نسبت اور
غلامون کی حال آنکہ وہ غلام نہ صورت مین اچہا تہا اور غلامونسی اور نہ قیمت مین زیادہ تہا اور دوسری
پس تعجب کرتے تہے لوگ اس بات سی پس سوار ہو کر ایک روز چلا بادشاہ جنگل کو اور اوسکی ساتہہ مصاحب
اور غلام ہے اوسکے تہے پس دیکہا بادشاہ نی ایک نظر طرف ایک پہاڑ کے کہ دور تہا اوس سی اور
اوسپر ایک ٹکڑا برف کا پڑا ہوا تہا پہر نیچی کر لی نظر پس دوڑایا اوس غلام نی گہوڑا اپنا بغیر اسکے کہ
دیکہی بادشاہ اوسکی طرف اور اشارہ کرے کچہہ اور لوگون نی جانا نہین کہ کیون دوڑایا اوسنی گہوڑا
اپنا پس تہوڑے دیر گذری کہ وہ غلام آن موجود ہوا برف لیکر پس لوگون نی پوچہا کہ تونی کیونکر
جانا کہ بادشاہ برف کی خواہش رکہتا ہے غلام نی کہا کہ یون مینی جانا کہ بادشاہ نی اوسکی طرف
دیکہا اور بادشاہونکا دیکہنا کسی چیز کو عبث نہین ہوتا پس کہا بادشاہ نی کہ اسلئے مقرب کیا ہی
مینی اسکو اور تمسی زیادہ چاہتا ہون کہ تم مشغول ہو اپنے نفسونکی درستی مین اور یہہ مشغول ہے
میری احوال کے درستی مین ط س وح ۳ امن ھذا الذی ھو جند لکم ینصرکم
من دون الرحمن ان الکفرون الا فی غرور یا کون ہے وہ کہ وہ لشکر ہے تمہارلیئی مدد کرتا ہی تمہاری سوا
خدا کے نہین ہین کافر مگر فریب مین ط فتح ع بہلا وہ کون ہی جو فوج ہی تمہاری تمکو مدد کرے
رحمن کے سوائے منکر پڑے ہین نری بہکاؤ مین ط موضح یعنے کون ہے اسطرحکا شخص کہ وہ لشکر
تمہارا ہو اور تمہارے نوکرونکی مانند واسطے جنگ مخالف تمہارےکے ہر وقت حاضر ہو مدد کری
تمہاری مقابل رحمن کے ہوکر اور اگر یہہ از راہ جہل و نادانی کے کہین کہ ہان اپنے معبودون
اور شیاطین سی لشکر جمع کیا ہے ہمنی کہ وقت حاجت کی عذاب خدا کو ہمسی دفع کر سکین پس
یقین جان کہ نہین ہین یہہ کافر مگر بیچ فریفتگی کے کہ ظاہر مین حقیقت سی فریفتہ ہوئی ہین اور

ف ۱ اسکے آگے دلیلین ہین تفسیر مین جو جاری مولنا صاحبکی ہیں دیکہنے ۱۲ منہ
ف ۲ وہو صفة تنکشف بہا حقائق المبصرات فالبصر عبارة عن الوصف الذی به یتکشف کمال نعوت المبصرات فالبصیر صفة زائدة علی علمه تعالی خلافا للقدریة فمن عرف هذه الصفة کان المراد به دوام المراقبة ومطالبة النفس بدقیق المحاسبة والمراقبة احدی ثمرات الایمان ۱۲ روح ف حکایت البصاری
ف ۳ قوله امن مبتدا وخبره ہذا وہذا الذی ہو جند لکم بدل من من وینصرکم من دون الرحمن فی محل رفع نعت لجند ۱۲
ف ۴ [illegible]

اور اسباب کو مقابل سبب کے کرتے ہین ف عزیزی ۞ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ
رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ آیا کون ہی وہ کہ روزی دیوی تمکو اگر روک لیوی خدا رزق اپنا
بلکہ جمٹ رہے ہین بیچ سرکشی اور بہاگنی کے ف فتح ۞ بہلا وہ کون ہی جو روزی دی تمکو اگر وہ رکہہ چھوڑے
اپنے روزی کوئی نہین پر اڑ رہے ہین شرارہ اور بدکنی پر ف موضح تفسیر یعنے آیا کون ہے سو ایسا
شخص کہ روزی دی تمکو اگر بند کری حق تعالی روزی اپنی اور اسباب اوسکا قسم بارش اور ہوا
اور آفتاب اور چاند اور تخم اور بیل سی لیلیوی اور ظاہر ہے کہ جب ایک سبب رزق کا کہ مینہ ہے بند ہوتا ہے
تو کوئی بت اور معبود الکافر یادکو نہین پہنچتا ہے اور اوس مینہ بند ہوئی کو نہین کہولتا ہے چاہئی
اور سب اپنا پس معلوم ہوا کہ امکان مقابلہ خدا کا بہی خیال باطل ہے لیکن یہہ بطلان مقدمات مزخرفہ اپنے
نہین سمجہتے بلکہ اڑے ہوئی ہین تہمنی پر اور نفرت کرتے ہین قبول حق سی اور حقیقت الامر یہہ ہی کہ
انہون نے راہ راست کو گم کیا ہے اور نظر اپنے اسباب سفلیہ پر لگا رکہی ہے اور مسبب الاسباب سے
مطلق غافل ہوی ہین پس انسی پوچہنا چاہیے افمن یمشی الخ ف عزیزی ۞ اگر روک لیوے
ساتہہ روکنی مینہ کی اور مقدمات اوسکیکے اور اگر رزق موجود ہو یا بہت ہوا اور سہل ہو کہانا اوسکا
بہر رکہے کہانیوالا اوسکو اپنے موہنہ مین پس روکی اللہ تعالی اوس سی قوۃ نگلنی کے تو عاجز ہون
آسمان والی اور زمین والی اوس لقمہ کے نگلنے سے کہا ہی بعض مفسرین نی کہ کافر باز رہتے تہے ایمان سے
اور دشمنی رکہتے تہے رسول علیہ السلام سی بہروسا کر کہ دو چیزونپر ایک تو بہروسا تہا اونکو اپنے مال
اور کثرت مددگارونپر اور دوسری بہروسا اور اعتقاد تہا اسکا کہ بت پہنچاتے ہین اونکو تمام بہلائیان
اور دفع کرتی ہین اونسی تمام آفتین سو باطل کیا اللہ نے اونکے پہلے بہروسی کو ساتہہ کلام پاک اپنی کے
امن ہذا الذی جند لکم الخ اور رد کیا اونکی دوسرے بہروسی کو ساتہہ قول اپنے کے امن ہذا الذی
یرزقکم الخ بل لجوا الخ لجاج کی معنی ہین بڑے درجہ کا غنا در کہنا اور جمی رہنا اور سیر اور عتو تجاوز کرنا
حدسی اور نفور بہاگنا پس اسمین حقارت بیان کی ہی اونکی اور اشارہ ہی اسکی طرف کانہم حمر مستنفرۃ
فرت من قسورۃ ۞ ف کسی کہ بیدار در سر بود + مپندار هرگز که حق بشنود ف روح ۞
اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾
آیا جو کوئی کہ چلی اوندہا پڑا ہوا اپنے موہنہ پر راہ یافتہ زیادہ ہو یا وہ کوئی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سیدہی
راہ پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ مثالی ہے کافر اور مؤمن کی واللہ اعلم ف فتح ۞ بہلا ایک جو چلی اوندہا
اپنے موہنہ پر وہ سیدہی راہ پاوی یا وہ جو چلی سیدہا ایک سیدہی راہ پر ف موضح تفسیر یہہ مثال
کافرون اور مؤمنونکی ہی جو مشرک اپنے باپ دادا کی چال بغیر بہلائی برائی سمجہے چلتی ہین بہتیرا
اونہین سمجہاتی ہین نہین سمجہتے اور مؤمن سمجہہ کر سیدہی راہ اسلام کی گمراہے کو چہوڑ کر چلتے ہین
جو منزل مقصود کو پہنچین پس حاصل یہہ کہ مؤمن کہ معتدل و بالبصیرت اپنے جوانب و اطراف کو
دیکہہ کر راہ مستقیم پر چلتا ہے راہ یاب زیادہ ہی کافر سے کہ اوندہی موہنہ پڑا ہوا اندہا اپنی اطراف سی

ظلمت کفر مین چلتا ہے ﴿ع مجر﴾ یعنی آیا پس وہ شخص کہ راہ چلتا ہے اوندہی موہنہ پڑا ہوا
کہ سوای اشیاء سفلیہ کے کہ زمین اور زمین کی چیزین ہین نہین دیکھتا ہے راہ یاب زیادہ ہی یا وہ کہ راہ
چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا اور آسمان اور ستاری اور نشان اور مناری سب اوسکی نظر مین ہی جیسا کہ
مرد موحد کے لیے ہے نظر اپنے مسبب الاسباب پر رکہتا ہے اور اس ملاحظہ سی ثابت ہی راہ مستقیم پر کہ اسباب
کو مظاہر اسماء الہی کا جانتا ہے اور حق تعالی کو موثر نزدیک اسباب کی جانتا ہے نہ موثر بشرط
اسباب اور باوجود اسکے رعایت حکمت کے کرتا ہے ترتیب امور مین اور اسباب کو سبب ٹہیراتا ہے
نہ اعتماد کی اون اسباب پر بخلاف اوسکی کہ محض نظر مسبب الاسباب پر رکہے اور اسباب کو درجۂ اعتبار سے
ساقط کیا کہ کارخانہ حکمت کو نہ پایا اور راہ اعتدال سی باہر نکل گیا اور اگر یہہ ان تقریرون واضحہ سی بہی
حقیقت کار کے نہ معلوم کرین تو اور راہ انکی سمجہانیکی لیئی اختیار کر ﴿قل هو الذی انشاکم الخ ع عزیز﴾ ہے
یہہ مثال بیان کی گئی ہے مشرک اور موحد کی واسطی وضح کرنی حال انکے اور معنی یہہ ہین کہ جو چلتا ہی
اپنے موہنہ کے بل گرا ہوا اور وہ اٹکل ٹکٹ کر گرتا ہی ہر ساعت ہر قدم پر بسبب خلل قوا اپنے کی زیادہ
بڑا راہ یاب ہی یا وہ بڑا راہ یاب ہی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سلامت انکی اور گرنیسی سیدہے راہ پر کہ نہ
ٹیڑہا پن ہے اوسمین اور نہ انحراف حاصل یہہ کہ پہلی مثال کافر کی ہی اور دوسری مومن کی اور بعضون نے
کہا کہ مکب کنایہ ہی اندہی سی کہ وہ راہ نہین پاتا ہے راہ چلتا ہے پس لازم ہے اوسکو کہ گری موہنہ کے
بل بخلاف بینا کی کہ سیدہے راہ چلتا ہی یہان دو ہی اندہے سے مراد کافر ہی اور بینا سے مومن ﴿ف﴾ دست
میان آنکہ از روی یقین ۔ با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین ۔ با آنکہ دو چشم بستہ بے دست کسی ۔ ہر گوشہ
ہمی رود بظن و تخمین ۔ اور کہا کلبی نے کہ مراد مکب سے ابوجہل ہے اور سوی سی نبی علیہ السلام اور کہا
قتادہ نے کہ مکب کافر ہے کہ اندہا دہند پڑ رہا ہے اللہ کے گناہون پر بس اوٹہا ویگا اوسکو اللہ تعالے
موہنہ کے بل طرف دوزخ کی عقبیٰ مین اور مومن مستقیم ہے اللہ کے امر پر دنیا مین پس اوٹہا ویگا اوسکو
اللہ دونون قدمون پر طرف جنت کی آخرت مین اور عرض کیا نبی علیہ السلام سی کہ کیونکر چلین گی موہنہ کے بل
فرمایا کہ جو چلاتا ہے قدمون پر وہ قادر ہے اسپر کہ چلاوی اونکو موہنہ کی بل اور اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ اللہ تعالی ظاہر کریگا انسان کے لئے روز قیامت کی جو کچہہ کہ پوشیدہ رکہا ہے آج یعنے
خیر یا شر ﴿ف﴾ سیرتے کاندر وجودت غالبست ۔ ہم بر آن تصویر حشرت واجبست ۔ ﴿ع مل﴾
﴿روح ع تنبیہ﴾ میان رنگین نی ایک حکایت اندہے اور بینا کی لکہی ہی کچہہ مناسب اس مقام کے
جانکر لکہتا ہون تا باعث عبرت ہو ۔ ایک اندہا مرد بینا کا تہا یار ۔ ربط تہا دونون مین باہم بیشمار ۔
بارے ایکبار ہی ہوی وہ ہم سفر ۔ ایک جا شب کو ہوا اونکا گذر ۔ تہی پرانی قمچی ایک اندہی کی پاس ۔
کچہہ سفر لٹنی کی تہی جیسی نہ آس یکبیک ڈر اگیا جو اوسکا ٹوٹ ۔ ہاتہہ سی قمچی پڑی اندہی کی چہوٹ ۔
تہی نہ خواہش اوسکی چندان گو اوسی ۔ پر لگا وہ ڈہونڈنی ہر سو اوسی ۔ ڈہونڈتا اوسکو جو وہ پر جا گیا ۔
سانپ اوسکی ہاتہہ مین ایک آگیا ۔ خوب جو نرمی پہ اوسکی غور کی ۔ جیمین سمجہا ہے یہہ قمچے اور سے ۔

ف
نور الہی پیدا
والفائز الرتبۃ
ذالک علی
ما ظہر
من سور
حالہما و خبر
من اہدی
الی الرشد
و کب مطاع
لب یقال
سبیت بہ
من اہدی
الی الرشد
و مقرامن
بیضہ
من یخفی
سدالافہام

اوس سی اس قیچی کو اچہا جانکر ٭ بولا ایدل اوسکا مت ارمان کر ٭ روشنی آئین ہوئی جب وزکی ٭ تب
پڑی آنکہہ اوسپہ اوس دلسوز کی ٭ یک بیک گہبرا کی وہ اوہہا پکار ٭ یار تیری ہاتہہ مین ہی اسکو مار ٭
کور بولا مین دغا کہا تا نہین ٭ ان دمونین مطلقا آتا نہین ٭ پا گیا اید دست مطلب مین ترا ٭ یعنی
مین دوون پہنیک اور تولی اوٹہا ٭ کور تہا اس گفتگو کی دہیا نمین ٭ سانپ نی کاٹا ہی اوسکی انگیز ٭
زہر کا رنگین ا ثر اوسکو ہوا ٭ کاٹتی ہے اوسکی وہ اندہا ہوا ٭ تو ہی کالی سانپ کو قیچی نجان ٭
تا زیان پہنچی نہ کچہہ اے مہربان ٭ دیکہہ جان اور بوجہہ کر اندہا نہ بن ٭ زہر کو تو مت سمجہہ کالی کا من
دلکو استغفار سی معمور کر ٭ کہینچلی عصیان کی تن سی دور کر ٭ کہینچلے راہ دین مین اسطرح یار ٭
جنہتر مین جسطرح کہنچتا ہے تار ٭ پیر کی مرضی سی باہر نہ کام ٭ تا نہ پاوی تو دغا ای نیک نام ٭
کیلنا اسکا اوسی معلوم ہے ٭ وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہے ٭ گر نہ سمجہا روسکی کہنی کو تو مال ٭ تو خطا
پا دیگا اندہے کے مثال ٭ سانپ کیا ہے سانپ ہی یہہ نفس سگ ٭ جیسے جو اکدن نہین ہوتا الگ
گر رہا تو اس عدو سی ہوشیار ٭ بچ گیا تو تومڑی کی طرح یار ٭ قُلْ هُوَ الَّذِىٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ کہہ وہی ہی وہ کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہاری لیی سماعت
اور آنکہین اور دل تہوڑا شکر کرتی ہو **فتح** تو کہہ وہی ہی جسنی تمکو نکال کہڑا کیا اور بنا دی تمکو
کان اور آنکہین اور دل تم تہوڑا حق مانتی ہو **موضح** **تفسیر** یعنی وہ اللہ تعالیٰ وہ
مسبب الاسباب ہی کہ پیدا کیا تمکو پردہ عدم سی اور اوس وقت مین کوئی سبب مقتضی تمہاری وجود
کا نتہا یعنی کہ نہایت اسباب تمہاری پیدایش کا جماع والدین کا ہے اور یا بدا ہت معلوم ہے
کہ جماع والدین کو بیچ پیدایش فرزند کی کچہہ تاثیر نہین ہے برسون صحبت کرتے ہین اور اولاد کی
آرزو مین رہتی ہین اور میسر نہین ہوتی اور بیچ دینی قوای کی اور پیدا کرنی جگہہ قوی کی اصلا اس
جماع کو تاثیر متصور نہین پس وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہار لیئے شنوائی اور بینائی اور
دل کہ بسبب ان تینون چیزونکی دریافت کرنا اشیاء عالم کا شروع ہوا اور بسبب انہین چیزونکے
سبب ہونا اسباب کا تمنی معلوم کیا اگر یہہ چیزین نہوتین تو ہرگز تم اسباب کو اسباب نجانتے
پس حقیقت مین اسباب کو تمہی اسباب بنایا ہی والا افعال آلہی پے درپے ہوے جاتی ہین قلیلا الخ
یعنی بہت کم شکر کرتے ہو اسلئے کہ یہہ کان اور آنکہہ اور دل کہ جگہہ عقل وشعور کے ہین تمکو اسلئے دیے تہے
کہ حق توحید اوسکا اور نری اوسکی تاثیر ادا کرو اور اسباب کو مظاہر اوسکی حکمت کا جانو تمنی ان
تمام آلات لینے کو بیچ سمجہانے اسباب کی اسقدر دخل دیا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید سی اور نری
اوسکی تاثیر سے محروم رہتے اور اگر بالفرض اسطرح کے سمجہا نیسی بہی راہ پر نہ آوین اور اوپر اعتقاد
سببیت اسباب کی حقیقۃً ٹہرا رکہو تو اور طریق سی انکو سمجہا قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ الخ **عزیزی** یعنی
خدا تعالیٰ نے تمکو یہہ نعمتین دین ہین تا تفکر اوسکی نعمتونمین کر کر رجوع اوسکی طرف کرو اور شکر اوسکا
اوسکی نعمتون کی قدر بجا لاؤ اور تم شکر بجا نہین لاتی بلکہ کافر ہوتی ہو **مجدد** کہہ ای افضل الخلق کہ وہ

پیدا کیا اور بنایا تمہارے واسطے کان اور آنکہین اور دل جو کہ نعمتین ہین تمہارے پس تم بہت تہوڑا شکر ادا کرتے ہو ان نعمتون کا ۱۲ ع

اللہ تعالی وحدہ ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو اہی کا فرون جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر اگلا پچہلا کلام اور داخل ہے اسمین انسان عاقل ہے یعنے کیا نادر و خوبصورت پیدا کیا ہے تمکو اور دی تمکو کان تا کہ سنو آیات الہی اور عمل کرو اونپر بلکہ سنو خطابات غیبیہ تمام موجودات کی زبانی اسلیے کہ وہ سب بول رہے انسان کی مانند جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وقف کسی نے بزرجمہر سے پوچہا کہ لوگونمین کامل کون ہی کہا مَنْ لَمْ يَجْعَلْ سَمْعَهٗ غَرَضًا لِلْفَحْشَآءِ اور پہلی ذکر کیا سمع کو اسلیے کہ وہ شرط نبوت ہے اسلیے نہین بہیجا اللہ تعالی نے کوئی رسول بہرا اور اسلیے بہی سمع کو پہلے ذکر کیا کہ فوائد سمع یعنی کان کی قویتر ہین بنسبت عوام کی اگرچہ ہین فوائد بصارت کی علمی بنسبت عوام کی اور دین تمکو آنکہین تا کہ دیکہو اونسی نشانیان اللہ تعالی کی قدرت کی اور دل پیدا کیے تا کہ سوچو اونمین اون چیزونکو کہ سنو اور دیکہو قسم نشانیون آسمان و زمین کیسی اور چیزہو ایمان وطاعت کی سیر ہیونپر بلکہ قبول کرو اونسی واردات دل کی اور الہام غیب کی اور خاص نہین تینونکو ذکر کیا اسلیے کہ علوم اور معارف انہین سے حاصل ہوتی ہین اور اسلیے کہ دل مانند حوض کی ہی اور اوسمین جمع ہوتا ہے جو کچہہ کہ کان و آنکہہ کی راہ سے جاتا ہی اور تہوڑا شکر کرتی ہو کہ جن چیزونکی لئی یہہ تینون پیدا ہوی ہین اونمین استعمال نہین کرتے انکو کہا کسی عارف نے ۵ لَوْ عِشْتُ اَلْفَ عَامٍ فِیْ سَجْدَةٍ لِرَبِّیْ × شُكْرًا لِفَضْلِ يَوْمٍ × لَمْ اَقْضِ بِالتَّمَامِ × وَالْعَامُ اَلْفُ شَهْرٍ × وَالشَّهْرُ اَلْفُ يَوْمٍ × وَالْيَوْمُ اَلْفُ حِيْنٍ

اور کہا بعضی علماء نے کہ شکر کان کا یہہ ہی کہ سننا اور سیکہنا علماء اور حکماء کی باتونکا اور کان لگانا طرف نصیحت و وعظ عقلاء کی اور شکر تقلید کرنے اہل حق و صواب کی اور نہ ماننا اہل بدعت و ہوی کی باتونکا وغیر ذلک اچہی باتین سننی اور شکر آنکہونکا یہہ ہی دیکہنا مصحفونکا اور دین کی کتابونکا اور مومنونکی عبادتخانونکا اور دیکہنا طرف منہہ علماء اور صلحاء اور فقراء اور مساکین کی چشم رحمت سے اور التفات کرنا محبین کا طرف مصنوعات خدا تعالی کے وغیر ذلک نیک چیزونکا دیکہنا اور شکر زبان کا پڑہنا پڑہانا قرآن اور دین کی کتابونکا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اور اچہی باتین کرنے اور بری باتونسی زبان کو روکنا ۵ زبان آمداز بہر شکر و سپاس × بغیبت نگرداندش حق شناس × گذرگاہ قرآن و پندست گوش × ببہتان و باطل شنیدن مکوش × دو چشم از پئی صنع باری نکوست × زعیب برادر فروگیر و دوست × بہائم خموشند و گویا بشر × پراگندہ گوئی از بہائم بتر × بنطق ست عقل آدمی زاد فاش × چو طوطی سخن گوی و نادان مباش × بہ بدگفتن خلق چون دم زدی × اگر راست گوئی سخن ہم بدی × ترا آنکہ چشم و دہان داد و گوش × اگر عاقلی در خلافش مکوش × مکن گردن از شکر منعم مپیچ × کہ روز پسین سر بر آری بہیچ × اور شکر دلونکا فکر کرنی اللہ تعالی کی جلال اور جمال اور کمال اور بخششون مین اور خوف و امید رکہنی اوس سے اور محبت اوسکی رکہنی اور اشتیاق اوسکی ملاقات کا رکہنا اور محبت اوسکے انبیاء اور اولیاسی رکہنی اور بغض اوسکی دشمنونسی رکہنا اور نظر کرنا مسائل اور دلائل مین اور اہتمام کرنا عیال کی حاجتونمین اور مانند انکیکے بڑے فائدیکی بات ہی

صیقلے کن دولت بنور جمال تاکہ حاصل شود جمیع کمال ۞ روح قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی
الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ کہہ وہی ہے وہ کہ پراگندہ کیا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف وہٹائی جاؤگے
فتح تو کہہ ہے ہے جسنے پہیلایا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف اکہٹی کیجاؤگی ۞ موضح
تفسیر یعنی اللہ تعالی وہ قادر ہے کہ تمکو پیدا کرکر پراگندہ کیا ہی زمین مین تا طرح طرح کے
اعمال وسمین تمسے سرزد ہوں اور اوسیکے طرف جمع کیجاؤگے تا جزا اون اعمال کی پاؤ پس اعمال
نیک تمہاری ہی منجملہ اسباب سی ہین پس اونکو کیون معطل چہوڑتے ہو اور اعمال بدسی نہین ڈرتی ہو
۞ عزیزی تُحْشَرُوْنَ یعنی جمع کیجاؤگی اور اوٹہائی جاوگی ہم نبکر حساب و جزا کی لئی بتدریج یعنے
بتفریق طرف برزخ کی اور ایکدفعہ ہے اور سب قیامت کی دن ۞ روح تنبیہ ان آیات
کریمہ سی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے نعمتونمین سوچ کر فکر آخرۃ کی کری حضرت عثمان رضہ فرماتی ہین
کہ فکر دنیا کی تاریکی ہی دلمین اور فکر آخرۃ کی روشنی ہے دلمین انتہی اور تمام علماء سی منقول ہی کہ فکر
پانچ طرح کی ہے فکر اللہ تعالی کی قدرت کے نشانیونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید اور
یقین اور فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت اور شکر اور فکر اللہ کے وعدمین پیدا
ہوتی ہے اوس سی رغبت یعنے اچہے کامونکی اور فکر اللہ کی وعیدمین پیدا ہوتی اوس سی دہشت اور فکر
اپنے نفس کے تقصیر مین طاعت سی باوجود احسان خدا کی اوسپر پیدا ہوتی ہی اوس سی حیا ۞ طہ بات
وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور کہتے ہین کا کب ہوگا یہہ وعدہ
اگر ہو تم سچی ۞ فتح اور کہتے ہین کب ہے یہہ وعدہ اگر تم سچی ہو ۞ موضح تفسیر مشرک
قیامت کی آنیکو جو سچ نجانتی تو بسبب کثرت عناد و تکبر کے یا بطریق الزام دینی اور ٹہٹے کے نبی اور
مومنون سی کہتی کہ تم جو قیامت کی آنیسی ڈراتے ہو کہ اوسمین حساب اعمال نیک و بد کا اور جمع ہونا سبکا
ہوگا تو بتاؤ وقت اوسکا کہ کب ہوگی اگر سچے ہو تم تا صدق تمہارا ظاہر ہو والا جہوٹ تمہارا ظاہر ہوگا
تو اونکے جواب مین ای محمد یون کہہ انما العلم ۞ مدارک روح عزیزی عہ
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۞ کہہ سوای اسکے نہین ہے کہ علم اوسکا
نزدیک اللہ کی ہی اور سوا اسکے نہین ہی کہ مین ڈرانیوالا ظاہر ہون ۞ فتح ۞ تو کہہ خبر تو ہے
اللہ ہے پاس اور مین تو یہی ڈر سنانیوالا ہون کہولکر ۞ موضح تفسیر یعنے یہہ اس وعدیکا
وقت مین معین نہین کرتا ہلکی کہ حقتعالے نے ہمکو اوسکے تعین پر آگاہ نہین کیا ہی بلکہ مبہم رکہا ہی اور
اوسکی مبہم رکہنی مین حکمت ہے یہہ کہ اگر اوس وعدیکو قریب بیان کرتے تو بنظر قرب مقدمات اوسکیکے
کہ بعد موت ہر کسیکے شروع ہوتے ہین اور ہر کسیکے اجل ساتہہ اوسکے معین کرکر نشان دیتی تو کارخانہ عالم
کا معطل ہو جاتا اور ہر کسیکو خوف اپنے اجل کا پریشان کرتا اور اگر اوس وعدیکو بنظر انتہا اوسکیکے کہ روز
قیامت کا ہی دور بیان کرتے تو بالکل امن مین ہو جاتی اور جرات اعمال بد پر کرتے اسلیے کہ انسان کی
جبلت مین ہی یہہ کہ وقایع دور دراز پر التفات نہین کرتے اور اونسی ڈرتے نہین ہین پس اسلیئے علم قیامت کا

کسی پر کہولا نہین ہی بلکہ علم قیامت کا بلکہ ہر کسی کی اجل کا خدا ہی کو ہی اوسکی سوا کوئی نہین جانتا اور نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا واضح کرنیوالا کہ دلیلون قاطعہ اور معجزون مصدقہ سی اوسکی واقع ہونیکو ثابت کرتا ہون اور باوجود ان دلائل ومعجزات کی میری صدق کو موقوف اوسوقت کی بیان کرنی پر رکہنا کمال جہل ہی اور باوجود اسکی جاننا اوسوقت کا کافرونکی حق مین نہایت مضر ہے چنانچہ جب وقت اوس وعدیکا پہنچیگا اور کافر بھی اوسوقت مین زندہ ہونگی فَلَمَّا رَاَوْهُ الخ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ پس جسوقت کہ دیکہینگے اوس وعدیکو نزدیک ہوا خوش کئی جاینگے یعنی سیاہ کئی جاوینگی موہنہ اونکی کہ کافر ہوی اور کہا جاویگا یہہ ہے جو کچہہ اوسکو طلب کرتی تہی کا فتح پہر جب دیکہینگے وہ پاس آلگا بری بن جاوینگی موہنہ منکرونکی اور کہی گئی ہی جسکو تم مانگتی تہی کا موضح تفسیر یعنی پس جب دیکہینگے کافر اوس وعدیکو یعنی عذاب کو نزدیک آیا بدشکل کئی جاوینگی چہری اونکی کہ کفر اختیار کیا تہا سیاہی اور تیرگی اور غبار آلودگی تمام ہجوم کریگی اور کہا جاویگا یہہ ہی جو کچہہ تم اوسکو تہا کید طلب کرتے تہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ اگر وہ واقعہ جیسا کہ تم کہتے ہو سچ ہی تو ہم اور تم سب اوسکے ہلاک مین گرفتار ہونگی اور سبہونکی روح قبض ہوگی تو قُلْ اَرَءَيْتُمْ الخ عزیزی جب حشر وعذاب کو قریب دیکہینگے کافر تو موہنہ اونکی بدشکل وبری ہو جاوینگی بسبب پہنچنی سختی وذلت کی اور موہنہ کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ موہنہ ہی پر اثر خوشی اور غمی کا ظاہر ہوتا ہی اور کہا جاویگا یعنی داروغان دوزخ کے توبیخا کہینگے یہہ وہی تو ہے جو تم دنیا مین مانگتی تہی اور جلدی کرتی تہی اوسکی انزال کا اور ہٹے کے آدر کسی زاہد کا حال منقول ہی کہ اوسنی پڑہے یہہ آیتہ اول شب مین بیچ نماز کی پس پڑہتا تہا اس آیہ کو بار بار اور روتا جاتا تہا یہان تک کہ اذان ہوئی صبح کی نماز کی یہہ معاملہ ہی اونکا کہ جو پہچانتی ہین جلال اللہ کا وقت ملاحظہ جبروت اور قہر اوسکیکے کا روح ٥ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ کہہ آیا دیکہا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا تعالی اور اونکو کہ ساتہہ میری ہین یا رحمت کری ہمپر بر تقدیر کون خلاصی دیگا کافرونکو عذاب دردوینی والی سی کا فتح توکہہ بہلا دیکہو تو اگر کہپا دی مجکو اللہ اور میری ساتہہ والونکو یا ہمپر مہر کری پہر وہ کون ہی جو بچاوی منکرونکو دکہہ کی مار سی کا موضح تفسیر یعنی کہہ آیا دیکہا تمنی اور تفکر کیا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا اور اونکو کہ ہمراہ میری ہین ساتہہ موت کی یا نفخہ پہلے کی یا شامت گناہون سی یا آخرت مین اَوْ رَحِمَنَا یا مہربانی کری ہمپر کہ بعد موت کی چین وجنت نصیب کری اور پہلی نفخہ تک زندہ چہوڑے اور آخرت مین ہماری تقصیرات سی درگذر کری پس تمکو کیا فائدہ تمہارا ڈر ان چیزونسی جاتا نہین تم فکر اپنے امن کی کرو فَمَنْ يُّجِيْرُ الخ پس کون ہی کہ پناہ دیوی کافرونکو عذاب دردناک سے ٥ عزیزی کفار مکہ بد دعا کرتی تہی رسول خدا اور مومنونکی حق مین ہلاک ہونیکی پس حکم ہوا آنحضرت کو کہ کہوین کافرونسی کہ ہم مومن منتظر ہین ایک بہلائی کی دو بہلائیون مین سی یا تو ہلاک ہووین ہم جیسیکہ آرزو کرتی ہو تم پہر جاوین ہم جنت کو یا رحم کیی جاوین ہم ساتہہ فتحیابی کی تمپر جیسیکہ ہم امید رکہتی ہین

بس تم کیا کروگی کون بچاویگا تمکو عذاب آگ سی سچا لمین کہ تم کفر ہی پر رہوگی وعذاب تو ضرور ہونا ہی
ہ ملہ یعنی مرنا ہمارا اور مومنونکا تمکو ہی کا فرون فائدہ ندیگا اور خدا کی عذاب سی نہین
چہٹاویگا چہٹانیوالا عذاب سی ایمان ہی ہی بس انتظار اور آرزو ہمارے مرنیکی عبث ہی اور بقول
بعض کے معنے آیۃ کے یہہ ہین کہ کہہ ہم باوجود ایمان کی خدا تعالی سی ڈرتے ہین اس بات سی کہ ہلاک کرے
ہمکو بسبب ہمارے گناہونکی اور عذاب کرے یا بخشی بس کافرونکو کون پناہ دیگا ہ بجس
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ہ کہہ وہی ہی بخشنی والا
اوسپر ایمان لائی ہم اور اوسپر توکل کیا ہمنی بس جان لوگی کہ کون ہی بیچ گمراہی ظاہر کی ہ فتح
تو کہہ وہی رحمن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اسی پر بہروسا کیا سو اب جان لوگی کون پڑا ہے صریح بہکاؤمین
ہ موضح تفسیر وہی ہے بخشنے والا کہ جسکے عبادۃ کی طرف بلاتا ہون مین تمکو اور وہ ایسا ہی کہ
سب نعمتین اوسکی دی ہوئی ہین اوسی پر ایمان لائی ہین ہم اسلیی کہ جو کچھہ سوای اوسکی ہی وہ نعمت ہے
یا منعم علیہ ہے یعنی جسکو اوسنی نعمت دی اور نہین کفر و انکار کرتے ہین ہم اوسکا جیسیکہ کفر کیا تمنی
ساتہہ اوسکی اور اوسپر توکل کیا ہمنی یعنی سونپی ہمنی امور اپنے اوسیکو نہ اوسکی غیر کو ہرگز جیسیکہ تمنی کیا
کہ بہروسا کیا اپنے لوگون اور مالون وغیرہ پر اسلیی کہ جان لیا ہی ہمنی کہ سوای اوسکے کوئی ہو نہ نفع پہنچا
سکتا ہے اور نہ ضرر بس جان لوگی ای کفار مکہ عنقریب وقت دیکھنی عذاب کی کہ کون ہی خطا ظاہر مین
تم یا ہم ہ روح ہ یعنی کہہ یہہ تمام تشوق کہ ذکر کیی یعنی محض اوسکی ملاحظہ انکا تمہارے کیی ہین
یعنی والا مین نزدیک اپنی امید وار نجات و ثواب کا ہون اسلیی کہ وہ تعالی کثیر الرحمت ہی بس اوسکے طرفسی
ہلاک خلاف رحمت کی وقوع مین نہین آتا ہی مگر یہہ کہ ہم کفر و عناد کرین اور اوسکی رحمت کو غضب سے مبدل
کرین یا ساتہہ توحید اور نفی تاثیر اوسکیکے قائل نہون اور اعتماد اوپر شفاعت بتون اور اور اسباب
موہومہ کی کرکر بیچ نامرضیات اوسکیکے بے صرفگی کرین اور ان چیزونمین ہی کچھہ ہم مین موجود نہین ہے
امنا بہ یعنی ایمان لائی ہین ہم اوسپر وعلیہ توکلنا یعنی محض اوسپر اعتماد کیا ہمنی اور کسی سبب کو اسباب
مین سی ملاحظہ نہین کرتے ہین ہم بس عنقریب جان لوگی کہ کون ہی گمراہی ظاہر مین ہم یا تم اور اگر
نہین کہہ گمراہی ظاہر ہے یہی کہ تم قائل اسباب کما حقہ ہوتی ہو قل الخ ہ عزیزی ہ
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ہ کہہ آیا دیکہا
تمنی اگر ہو پانی تمہارا غائب نیچیکو بس کون لاوی تمہارے لیی پانی روان کو ہ فتح تو کہہ بہلا دیکہو
اگر ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک پہر کون ہی جو لاوی تمکو پانی نتہرا ہ تفسیر قل ارایتم
یعنی کہہ آیا فکر کے ہے تمنے نہین کہ کوئی سبب آسمان کا یا زمین کا کام آتا ہے ان اصبح الخ یعنی اگر صبح
پانی چشمون اور کنوون اور دریاؤن تمہاریکا فرورفتہ زمین مین ہو تو کوئی آلہ واسطے نکالنی اوسیکے
کارگر نہو فمن یاتیکم الخ یعنی بس کون ہی کہ لاوی آگی تمہارے پانی جاری کو کہ آنکہہ سی معلوم ہو
حال آنکہ پانی ایسی چیز ہے کہ ہر وقت درکار رہے اور جب اسباب آسمان و زمین کی بیچ حاصل کرنی اس امر

ضروری کی بیکار ہین توبس کسطرح اعتماد اسباب پر کرین ہم اور قائل معطل ہونی اسباب کے ہووین ہم منقول ہے
کہ ایک نے خام حکیمون مین سی اس آیت کو سنا اور کہا کہ اگر اسطرح اتفاق پڑی تو ہم ہی کدال اور پہاوڑے وغیرہ سی
پانی کو نکال لینگے نعوذ باللہ پس پانی سیاہ بطریق نزول کی اوسکی آنکہوں مین اوتر آیا اور اندہا ہوگیا اور ایک آواز
غیب سے سنے کہ اول پانی سیاہ کو اپنی آنکہہ سی دور کر اور پانی سفید اوسکی جگہہ پیدا کر پہر پانی کنوین اور چشمہ کو نکالیو
حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہی چاہیی کہ کہی اللّٰہُ یَاْتِیْنَا بِہٖ وَھُوَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ **عزیزی**
اور بعض روایت مین اللہ رب العالمین کہنا آیا ہے تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ ایک استاد شاگرد کو یہہ
پڑہاتا تہا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۞ ایک کافر نی سنکر کہا کہ یاتی بالمعول والمعین یعنی ہم لاوینگی ساتہہ
کدال اور بیلچونکی اور مددگارونکی پانی نکال لینگے یہہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو غیب سی ایک طپانچہ لگا اوسی
اور آواز آئی کہ یہہ روشنی تیری آنکہونکی غایب ہوتی ہی اسکو پہیر لا معول اور معین سی فجر کو اندہا اوٹہا
اور سر کو لگا پیٹنی بیفایدہ **فرد** ؛ خدا این کون ہی ایسا جو دیوی نور آنکہونمین ؛ الٰہی تو ہی کر اب
نور پہر معمور آنکہونمین ؛ اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ تبارک الذی
بیدہ الملک ہر مومن کی دلمین ہوا اور کہا علی رضی کہ جسنی پڑہا سورۂ ملک کو آویگا روز قیامت کی فرشتونکی
پرونپر اور اوسکا چہرہ مانند چہرہ یوسف علیہ السلام کی حسن مین صحابہ رضی اس سورۃ کا نام رکہا تہا
منجیہ اور توریت مین اسکا نام ہے مانعہ اور انجیل مین واقیہ اور کہا ابن مسعود رضی کہ آتے ہین فرشتی عذاب کے
آدمی کے لئی اوسکی قبر مین سر کے جانب سی بس کہا جاتا ہے بجای سوال کہ نہین ہی تمکو اسکی طرف راہ کہ یہہ پڑہتا تہا
سری سورہ ملک یعنی زبان وحافظہ متعلق سر کی ہی پہر آتی ہین فرشتی پانو کی طرف سی بس کہا جاتا ہے
کہ نہین ہی تمکو اسپر راہ کہ یہہ کہڑا ہوکر پڑہتا تہا سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی پیٹہہ کے جانب سی بس کہا
جاتا ہے کہ نہین ہی تمکو اسپر راہ کہ اسنے یاد کی تہی سورہ ملک اور امانت رکہا تہا اوسکو اپنے پیٹہہ و دلمین جو کوئی
پڑہے اسکو راتمین یا دنمین بس اوسنی بلاشبہ بہت ثواب لیا اور خوب کیا اور بعضی روایتونسی معلوم ہوتا ہے
کہ مردی قبرونمین نماز و قرآن پڑہتے ہین چنانچہ ابن عباس کی حدیث سی ہی یہہ بات معلوم ہوتے ہے
اور ایسیہی اسطرح کی روایت کیا ہے عکرمہ سی کہ اونہونے کہا کہ دیا جاتا ہے مومن مصحف قبر مین تاکہ
پڑہے اور روایت کیا گیا ہے سعید بن جبیر رح سی کہ اونہونے دیکہا اپنے آنکہہ سے ثابت بنانی رح کو کہ وہ نماز
پڑہتے ہین اپنے قبر مین اینٹہہ قبر مین سی گر پڑے ہتی اوس جگہہ سے یہہ دیکہا اور اور بعض صحابہ نی سنا قرآن کا
پڑہنا اکثر ونکی قبر سی اور حسن بصری رح سی منقول ہی کہ کہا پہنچا مجہکو کہ مومن جب مرتا ہی اسحالمین کہ
قرآن یاد نہین کیا تہا تو حکم کیا جاتا ہے اوسکے فرشتون اعمال لکہنے والونکو کہ سکہاوین اوسکو قرآن
اوسکے قبر مین تاکہ اوٹہاوی اوسکو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی ساتہہ اہل قرآن کی اور ذکر کیا ہے ثعلبی نے
کہ مالک بن دینار کے بیٹے دو برس کی مری پہلی توبہ اونکے پس دیکہا اوسکو خواب مین کہ وہ کہتی ہی اونسی اے
باپ میرے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ پس روئی مالک اور کہا ای بیٹی تم سمجہاتی ہو
قرآن کو پس کہا بیٹی نے اے باپ میرے ہم زیادہ سمجہاتی ہین قرآن کو تمسی پس ہوا یہہ مالک بن دینار کے توبہ کا

اور نقل کیا امام شعرانی اپنے کتاب جواہر مین بعض اہل اللہ سی کہ اونہون نے کہا کہ بعضے اہل برزخ مین سی وہ ہین
کہ اللہ تعالی اونکی ہمت سی وہ فرشتی پیدا کرتا ہے کہ عمل کرتے ہین اونکی قبرون مین وہ عمل کہ اکثر کرتی تہی وہ
دنیا مین اور لکہتا ہے اللہ تعالی اوس ہی بندیکے لئے ثواب اون اعمال کا آخر برزخ تلک جیسیکہ واقع ہوا ثابت
بنانی رح کی لئی کہ پایا لوگون نے اونکی قبر مین ایک شخص کو بصورۃ اونکی نماز پڑہتے پس گمان کیا لوگون نی کہ
تحقیق وہ وہی ہے اور تہا وہ پیدا کیا گیا اوسکی ہمت سی اور ارواح انبیا علیہم السلام کی متوجہ ہوتی ہی دنیا
اور آخرت کی طرف چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا شب معراج مین موسی علیہ السلام کو کہڑی نماز
پڑہتے اونکی قبر مین اور پہر دیکہا اونکو چہٹی آسمان مین پس تہی قبر مین مثل بدن کی اور روح کو لگاؤ
ہوتا ہے بدن کے ساتہہ اسطرح کہ نماز پڑہتا ہے اپنے قبر مین اور جواب سلام کا دیتا ہی سلام کرنیوالیکو اور حال اونکا
وہ ہوتا ہے رفیق اعلی یعنی فرشتون اور ارواح انبیا و اولیا مین اور منافات نہین ہی ان دونون امر مین
اسلیے کہ حال ارواح کا غیر حال ابدان کی ہی اور بعضون نی مثال دی ہی اسکے ساتہہ آفتاب کے کہ وہ آسمان پر
ہوتا ہے اور روشنی اوسکی زمین مین ہوتی ہے مانند روح محمدی کی کہ جواب سلام کا دیتی ہی اوسکو کہ سلام بہیجتا ہی
اونپر نزدیک قبر اونکے باوجود اسکے کہ روح اونکی اعلی علیین مین ہی یقینا اور جدا نہین ہوتی ہی قبر سی
جیسیکہ گذرا بیان اسکا **شروع سورۃ نٓ** اس سورۃ کا نام سورہ نون ہی اسلیے کہ
اسکے سرے پر حرف نون کا ہے نازل ہوئے یہہ بعد اقرا کی اور بعد سورہ ملک کے لکہے گئے اسکے وجہ
مناسبت کے آگے لکہے جاوینگی انشاء اللہ تعالی آیتین اسکے باون ہین اور رکوع دو اور کلمی تین سو چہہ
اور حروف یکہزار ایکسو چونتیس اور یہہ سورہ مکیہ ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ
مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ قسم ساتہہ قلم اعلے کے اور اوس چیز کے کہ لکہتے ہین فرشتی نہین ہی تو
ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے دیوانہ **ف** قسم قلم کے اور جو کچہہ لکہتی ہین تو نہین اپنے رب کی فضل سے
دیوانہ **تفسیر** نہین ہے تو اے محمد بسبب عصمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یعنی یہہ
کافر جو تجکو دیوانہ کہتے ہین جہوٹے ہین اور بیچ معنی **ن** کے اقوال بہت ہین بعضون کی نزدیک ابتدا
اسم ناصر اور نور اور مانند اونکی کا ہے اور بعض کے نزدیک نام سورہ یا نام ایک تختی نور کا ہی یا نام ایک نہر کا ہے
بہشت مین یا قسم ہے ساتہہ نصرت حق کی مومنونکو اور بعضونکے نزدیک مراد نون سی نور ولایت محمدیہ عموم
کی رکہے ہے کہ تیام قیامت تک باقی ہے اور بعضونکے نزدیک دوات ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اول جو کچہہ خدا تعالی
نی پیدا کیا قلم تہا پہر نون کو پیدا کیا کہ وہ دوات ہی اور قلم نے اوس وقت سی لکہا جو کچہہ کہ تہا اور ہونا ہی
انتہے اور اوس قلم کو قلم اعلے کہتے ہین طول اوسکا اتنا ہی جیسی آسمان و زمین کی درمیان مین مسافت ہے اور وہ
نور کا ہے جبکہ خدا تعالے نے اوسپر نظر کی اوسمین شگاف ہو کر لوح محفوظ پر جاری ہوا اور جو کچہہ کہ قیامت تک
ہونا ہے لوح محفوظ پر لکہا اور ابن عباس سی آیا ہے کہ اول خدا تعالے نے قلم کو پیدا کیا پہر نون کو پیدا کیا اور زمین
کو اوسکی پشت پر پہیلایا اور جب نون نی حرکت کی زمین ہلنے لگی حق تعالی نے پہاڑونکو زمین پر پیدا کیا
تا زمین ہلے نہین اور نون نام ایک مچہلے کا ہے کہ لیوثا اور ایک روایت مین بہموت نام اوسکا ہے اور روایت کیا

مفسرون نی کہ حق تعالیٰ نی بعد پیدا کرنے زمین کی ایک فرشتی کو زیر عرش سی حکم کیا تو ساتون زمینونکی نیچی جاکر زمین کو اپنے دونون ہاتونپر اوٹہایا ایک ہاتہ اوسکا مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین لیکن ویکہ قدمونکی لئی ٹہیرنیکے جگہہ نہتی حق تعالیٰ نی ایک گائین جنت سی بہیجی کہ چالیس ہزار سینگہ اور چالیس ہزار پاؤن رکہتے ہے اور جواہر سبز کہ اول اوسکا بمسافت پانسو برس کی ہے جنت سی لاکر درمیان کوہان اور کان اوس گائین کے رکہا گیا اور قدم اوس فرشتی کے اوس یاقوت پر ٹہیرے اور سینگ اوس گائین کی طرف زمین سی باہر نکلی ہو ہین اور نہتی گائین کی دریامین ہین ہر روز ایکبار دم لیتی ہی مد بحر یعنی پہیلنا دریا کا اوسکی دم لینی سے ہے اور جب دم اندر لیجاتے ہے جزر بحر یعنی سمٹنا اوسکا اوس سی ہوتا ہے اور چونکہ گائین کی پانو کے لئے جگہہ ٹہیرنیکے نہتے حق تعالیٰ نی صخرہ یعنے پتہر کا ٹکڑہ بقدر دل ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے پیدا کیا اور اوس گائین کے پانو کے نیچے رکہا اوسکی پانو اوس پتہر پر ٹہیرے اور صخرہ کہ بیچ قول لقمان فتکن فی صخرۃ کی مذکور ہے وہ یہی ہے اور چونکہ صخرہ کی ٹہیرنیکے جگہہ نہتے حق تعالیٰ نی نون یعنے مچہلے بڑے پیدا کے اور اوس صخرہ کو اوسکی پیٹہہ پر رکہا اور تمام بدن مچہلے کا خالی ہی اور وہ مچہلے دریا مین پشت ہوا پر اور ہوا قدرت آلہی پر اٹہاے بوجہ سارے دنیا کا اور اون چیز ونکا کہ دنیا مین ہین دو حرف ہین کتاب اللہ سے فرمایا اوسکو جبار یعنی اللہ تعالیٰ نے کن یعنی ہو جا تو بس ہو گئی کہا کعب احبار نی کہ جس مچہلے کے پیٹہہ پر زمین ہے اوسکو وسوسہ دلایا ابلیس نے کہا اوسکو کہ آیا جانتی ہے تو کہ کیا تیری پیٹہہ پر ہی اے لیوثا طرح بطرح کے امتین اور جانور اور درخت کا تسکے جہٹ جہٹ اکر پہنکدی تو اونکو اپنے پیٹہہ سے تو اچہا ہے پس قصد کیا لیوثا نے اس بات کی کرنیکا پس بہیجا اللہ تعالیٰ نے ایک جانور کہ داخل ہوا اوس مچہلی کی نتہنے میز پس پہنچا وہ اوس مچہلے کے دماغ تلک پس فریاد کی مچہلی نے اوس سی طرف اللہ تعالیٰ کے پس حکم کیا اوس جانور کو نکلنے کا پس نکلا وہ کہا کعب نے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی بلا شبہ وہ مچہلے دیکہتے ہے طرف اوس جانور کے اور وہ جانور اوس مچہلے کو دیکہتا ہی کہ اگر وہ مچہلے کرے کچہہ اسمین سے یعنے جہٹ جہٹاوی مخلوق کے پہنکنے کے لئے تو پیٹہہ جاوی وہ اوسکی نتہنی مین جیسیکہ پہلے تہا ملتقطا من معالم

قولہ تعالیٰ ن اول اس سورۃ کا بلا شبہ مکی ہی اور اوسکے بعضے اور آیتونمین اختلاف ہی کہ مکی ہین یا مدنی اور آیتین اس سورۃ کی بلا اختلاف بچاس ہین اور ساتہہ اختلاف کی باون اور سبب نزول اس سورۃ کا یہہ تہا کہ جب آنحضرت علیہ السلام پر وحی آئی اور طریق وضو اور نماز کا حضرت کو غیب سی سکہایا آنحضرت نے اظہار دین حق کا شروع کیا اور حضرت خدیجہ اور حضرت ابو بکر اور حضرت علی اور حضرت زید متبنائی آنحضرت ع‌م اور ام ایمن خادمہ آنحضرت ع‌م کی ایمان لائی اور نماز ادا کرنی آنحضرت کی اہل بیت مین رائج ہوئی اور یہہ حرکات تازہ کہ اہل مکہ نے کبہے نہ دیکہی تہی درمیان اوس شہر کی نقل ہر مجلس کے ہوئین کافرون نی کہا کہ فلانا دیوانہ ہو گیا ہے اور تمام اپنے گہر کو دیوانہ کیا ہی آنحضرت ان باتونکی سنتی سی غمگین ہوی حق تعالیٰ نی یہہ سورۃ بہیجی اور دو قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ تو دیوانہ نہین ہی بلکہ عقل تیری تمام خلائق کی عقلون غالب ہے اور وجہ ربط ان دونون سورتونکی یہہ ہے کہ سورہ ملک مین ہے لیبلوکم ایکم احسن عملا اور یہان

ف ۱ مولٰنا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے بہی یہہ قصہ اپنے تفسیر مین نقل کیا ہے ۱۲ منہ

ف ۲ یعنی تاکہ آزماوی تمکو کہ کون تم مین بہت اچہا ہے عمل مین ۱۲

فرمایا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ط اور اس سورۃ مین مذکور دریا کی مچھلی کا ہی کہ تمام عالم کے نیچے ہے اور وہ تابعدار اللہ تعالی کی ہے کہ بڑے پیغمبر یعنی حضرت یونس علیہ السلام کو اوسکی پیٹ مین قید کیا اور اوسنے باحتیاط تمام اون پیغمبر کے بدن مبارک کو نگاہ رکھا اور اوس سورۃ مین مذکور اون جانورون کا ہے کہ ہوا مین اوڑتے ہین کہ تسخیر آلھے ئے مسخر ہین پس گویا ارشاد ہوتا ہی کہ مرغ سی لیکر تا ماہی سب بادشاہت ہمارے لیے ہین ن یعنی نبوت تیری حق ہی بلاشبہ اور نور تیرا عالم مین پھیلیگا اور نصرت تیری واقع ہوگی اور نفع تیرا پچاس برس تک روز بروز ترقی اور زیادتی مین ہیگا وَالْقَلَمِ یعنے قسم کہتا ہون مین قلم کے کہ باتین عالم غیب انسانی کو منصہ ظہور پر جلوہ دیتا ہی تا ہر دور افتادہ مان ومکان کا اوس پر مطلع ہو یہی معنی نبوت اور پیغمبری کے ہین کہ احکام ومنہیات الٰہیہ کو لوگونکی تئین کہ دور پڑے ہوئے ہین راہ حق سی پہنچاتے ہین اور یہہ بہی ہی کہ اگر قلم کو دیکہی وہ شخص کہ حرکت اوسکیسے واقف نہو کسیکے ہاتہہ مین تو دیوانہ جانیگا کہ کاغذ سفید کو بلاوجہ سیاہ کرتا ہے اور خود بخود ہیچ و تاب کہا دیگا حالانکہ اوسکی حرکت مین حکمتین عجیبہ ہین اور عجائب قلم سے یہہ ہے کہ دوات مین سی سیاہی اوٹہاتا ہے اور کاغذ پر لکہتا ہے اور آدمی کی باطن مین اوسی سیاہی کو نور روشن کرکر پہنچاتا ہے اور یہہ بہی ہی کہ قلم کو کہ ہر حرکت و سکون اوسکا اوسکی خاوند کے ہاتہہ مین ہے اور از خود کچہہ حرکت نہین کرتا اور دم نہین مارتا کمال مشابہت ساتہہ پیغمبرون کے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى وَمَا يَسْطُرُوْنَ یعنے اور قسم کہتا ہون اوس چیز کہ لکہتے ہین لکہنی والی قلم سی کہ نہایت عجیب وغریب چیزین اوس سی لکہے جاتی ہین اسلئی کہ قلم یا تو عالم علوی کا ہی یا سفلے کا عالم علوی کی قلم سی ملائکہ نے تمام تقدیرین وغیرہ لکہین اور عالم سفلی کے قلم سے لوگون نی طرح بطرح کی کتابین اور مضامین عجیبہ واحکام وغیرہا لکہے مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ نہین ہی تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے بے عقل و دیوانہ بلکہ کمال عاقل وہوشیار ہی اور فی الواقع جو کوئی آنحضرت کی کمال عقل کو بیچ خصلتون اوس جناب کے اور نیک تدبیری آپکی کو بیچ مسخر کرنے وحشیان عرب اور بدوون جنگلی کے تامل کرے تو جانی قدر آپکی کہ کسطرح اون لوگون بی سروپا کو تابعدار اپنا کیا یہان تک کہ اونہون نے اپنے قرابتیون اور قبیلونکی ساتہہ آپکی حمایت مین لڑے اور مارے گئے اور مار ا اور اپنے ہم وطنون اور دوستون اور قرابتیون کو آپکے محبت مین چہوڑا بدون اسکے کہ سابق سے کچہہ معرفت یا علاقہ آپسی کہتے ہون بس جو کوئی اسمین تامل کری تو بالیقین سچ جانیگا اسکو کہ وہب بن منبہ نے کہا ہے کہ مینی اکہتر کتابین اگلی انبیاء علیہم السلام کی کتابونمین سی پڑہے ہین اون سب مین پایا ہے یہہ مضمون کہ حق تعالی نے ابتدای پیدائش دنیا سی اوسکی تمام ہونی تک عقل جو عاقلون کو دی ہی آنحضرت کی عقل کے مقابلہ مین مانند ایکدانہ ریت کی ہے بنسبت ریگستانون دنیا کی جیسکہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے اپنے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اوس سے اور عوارف المعارف مین ایک بزرگ سی روایت کیا ہے کہ عقل کے سو حصے کئی ہین ننانوین تو آنحضرت کو دئی اور ایک حصہ باقی مخلوقات مین متفرق اور جو کوئی قصے آنحضرت کے عقلمندے کی معلوم کرنا چاہے تو چاہئی کہ تواریخ کی کتابون مین بنظر تعمق دیکہے

کہ تفصیل اون قصونکی اس مقام مین موجب درازگی کتاب کی ہی بطریق نمونہ کی دو تین قصے اونمین سے لکہی
جاتی ہین اول یہہ کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مجہمین چار خصلتین بری ہین
اول یہہ کہ زنا کار ہون دوسرے یہہ کہ چوری کرتا ہون تیسری یہہ کہ شراب پیتا ہون اور چوتہی یہہ کہ
جہوٹ بولتا ہون ان چارونکو اکہٹا ترک کرنا مجہسے ممکن نہین ہے فرمایئے تو ایک چیزکو آپکی خاطر سے
ترک کرون آنحضرت نے فرمایا کہ جہوٹ نہ بولا کر جب وہ شخص اپنے گہر گیا اور رات آئی تو قصد کیا کہ مشغول
شراب نوشی اور زنا کا ہو اوسکے خیال مین آیا کہ اگر صبح کو آنحضرت کی پاس حاضر ہونگا اور وہ مجہسے
پوچہینگے کہ آجکی رات زنا کی اور شراب نوشی کی تو نے یا نہین تو کیا کہونگا مین اگر سچ بولونگا تو فضیحت
ہونگا اور حد زنا اور شراب نوشی کی مجہپر جاری کرینگے والا جہوٹ بولنا پڑیگا خیال شراب نوشی
اور زنا کا موقوف کیا جب رات بہت گئی اور لوگ سو رہے تو چاہا کہ چوری کو جاوے اسیطرح کا خیال
اوسکو چوری سے مانع آیا کہ اگر کل مجکو ساتہ اس چوری کی متہم کرینگے اور مجہسے پوچہینگے تو کیا کہونگا
اگر اقرار کرونگا تو میرا ہاتہہ کاٹین گے اور فضیحت ہونگا والا جہوٹ بولنا پڑیگا ناچار اس خیال کو بہی
موقوف کیا صبح کو آنحضرت کی پاس وہ شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہا یا رسول اللہ سبب ترک کروانے جہوٹ کی مجہسے
چارون خصلتین بری کہ مجہمین تہین آپنے دور کروائین آنحضرت خوش ہوئے دوسرا قصہ یہہ ہے کہ ایک
شخص آنحضرت کی پاس آیا ایک شخص کو پکڑ لایا دعوی کہ میری بہائی کو اسنے مارا ہے آنحضرت نے اوسکو
فرمایا کہ دیت یعنی خون بہا لے اوسنے کہا کہ مجکو قبول نہین ہی پہر آپنے فرمایا کہ معاف کر تا تجکو بہت سا
ثواب آخرت مین حاصل ہو اوسنے کہا کہ یہہ بہی منظور نہین فرمایا جا پس مار اسکو کہ یہہ اقرار قتل کا کرتا ہے
جب وہ شخص اوس قاتل کے قتل کو گیا تو آپنے یارون سے فرمایا کہ اگر یہہ شخص اوس قاتل کو ماریگا تو مانند
اوسکے ہوگا لوگ دوڑے اور اوسکو خبر کی کہ آنحضرت نے ایسا فرمایا ہی اوسنے فی الفور عفو کیا اور اسکو
چہوڑ دیا جب یار آنحضرت کی پاس آئے تو معلوم کیا کہ غرض آنحضرت کی یہہ تہی کہ اگر یہہ اوسکو ماریگا تو مانند
اوسکے قاتل ہونے کی نفس مین ہوگا نہ گناہ مین اور قصہ تیسرا یہہ ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت کی پاس حاضر
ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک ہمسایہ ہی بہت موذی فرمایا کہ جا کر اسباب اپنے گہر کا نکالکر راہ مین
ڈالدے اور لوگ تجہسے پوچہین کہ کیا کرتا ہے تو تو کہہ کہ میرا ہمسایہ ہی نہایت موذی مینے جو آنحضرت
علیہ السلام سے شکایت کی تو آپنے ایسا فرمایا ہے اوس شخص نے جا کر ویسا ہی کیا لوگون نے اوسپر انبوہ کرکر پوچہنا
شروع کیا کہ تجکو کیا ہوا ہی کہ اسباب گہر کا نکالکر یہان ڈالدیا ہے اوسنے وہی جواب دیا جو آپنے فرمایا تہا
لوگون نے لعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوچہ و بازار مین یہہ خبر پہیلی وہ ہمسایہ موذی
اوس شخص کے پاس آیا اور کہا کہ خدا کی واسطے مجکو اسقدر فضیحت نکر اور اسباب اپنا اپنے گہر مین لیجا اور عہد و پیمان
اوستوار کیا کہ بار دیگر تجکو ایذا نہ دونگا اور قصہ چوتہا یہہ ہے کہ پہلے نبوت آنحضرت کی سیل عظیم مکہ معظمہ
مین آئے اور حجر اسود کو گرادیا اور کعبہ معظمہ کی بنیاد مین بہی خلل ڈالدیا بعد چند سال کے سردار قریش کے
جمع ہوئے اور اپنے ہاتون سے مرمت اوس خانہ معظمہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کی پہنچی تو ہر فرقہ کی اور

ہر قبیلہ کی سرداری چاہا کہ مین اس پتہر کو اپنی ہاتہہ سی رکہون اور اور ونے مزاحمت کی اور نزاع و جدال بہت بڑہی آخر
آنحضرت کو کہ اوسوقت مین آپ پچیس برس کے تہے واسطے رفع نزاع کی حکم مقرر کیا اور کہا کہ کوئی عاقل مانند اس جوان کی
تمام قبیلہ قریش مین کبہی پیدا نہین ہوا ہی جو کچہہ یہہ کہین ہم سب مان لینگے آنحضرت نی حکم کیا کہ اوس پتہر کو
ایک بڑی چادر مین رکہہ کر ہر کونہ اوس چادر کو ایک ایک سردار اوٹہاوی اور سب اوسکی اوٹہائی مین شریک ہون
اور جب وہ پتہر سامنی اپنے مقام کے پہنچے تو مجکو سب اپنے طرف سے وکیل کر دو تا اپنے ہاتہہ سے رکہون کہ ہاتہہ میرا بحکم
وکالت سبکا ہاتہہ ہوگا سب سردار اس حکم پر راضی ہوی قصۂ پانچوان یہہ کہ حدیبیہ مین جو کافرون سی صلح مقلوبانہ
قرار پائی کہ کافرون نے یہہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون مین سی بہاگ کر ہمارے پاس آویگا اوسکو پہر نہین دینگی ہم
اور جو کوئی ہم مین سی بہاگ کر مسلمانون پاس جاویگا تو اوسکو ہم لیلین گی آنحضرت نی یہہ شرط قبول کی آنحضرت کے
یار یہہ سنکر بہت ناخوش ہوی اور سبون نے آنحضرت سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس شرط کو ہرگز قبول نہین کرینگے
اسلیے کہ ان دونون صورتون مین ذلت ہماری ہی اگر یہہ اپنے بہاگی ہوکو لینگے تو ہم بہی اپنی بہاگی ہوکو لینگے آنحضرت نے
فرمایا کہ غور کرو جو کوئی ہم مین سی بہاگ کر جاویگا نہین ہوگا مگر منافق کہ اوسکی دلمین محبت کفر کی اور رفاقت
کافرون کی ہوگی وہ قابل اسکے ہوگا کہ ہم مین نرہی اونکی پاس رہے ہمکو چاہئی تہا کہ اوسکو اپنے پاس سی نکال دیتی
چہ جائیکہ وہ خود بخود گیا ہو تو کیونکر اوسکو لین سب یارون نی اس نکتہ کو سمجہا اور اوپر عقل آنحضرت کی آفرین کی
تنبیہ مختصر عزیزی حاصل یہہ کہ ایسی عاقل کو دیوانہ جاننا کمال حماقت ہے یہہ ایسا ہی ہے
کہ کوئی آفتاب کو تاریک جانی ہان احمق شیفتۂ و فریفتۂ رب العلمین کو دیوانہ جانتی ہین وہ خود بڑی احمق ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تہا جیسا کہ کسی بزرگ نی کہا ہی ع آنکس کہ ترا شناخت جانرا
چہ کند ٭ فرزند و عیال و خانمانرا چہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانۂ تو ہر دو جہانرا چہ کند
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ یعنے بلا شبہ تیرلیی ثواب ہے بے نہایت فتح اور تجکو نیک ہے
بے انتہا موضح تفسیر یعنے تیرلیی اجر و ثواب ہی کہ قیامت تک منقطع نہین ہونیکا اسلیے کہ تیری
ہاتہہ سی ہدایت کلیہ عالم کو پہنچیگی اور وہ ہدایت تا دامان قیامت باقی رہیگی اور مجنون کو حرکات و سکنات
و افعال اپنے سے خبر نہین ہوتی ہے چہ جائکہ اوسکو ثواب غیر منقطع حاصل ہو جب معنی ثواب غیر منقطع کی
کہ یہان آنحضرت علیہ السلام کی لئی وعدہ کیا گیا ہے معلوم ہوی تو معلوم ہوا کہ مراد اوس سی ثواب اونکی متوابع
اعمال کے ہین کہ قیام قیامت تک منقطع نہین ہونگی پس اشکال کہ اس مقام مین وارد کرتے ہین جاتا رہا اور حاصل
اوس اشکال کا یہہ ہے کہ اجر غیر ممنون ہر مومن کی لئی سورۂ انشقاق مین اور سورۂ تین مین وعدہ کیا گیا ہے ذکر اسکا
بیچ مقام خصوصیات آنحضرت علیہ السلام کی کیا مناسبت رکہتا ہی اور وجہ دفع اس اشکال کی یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ مومنونکی
حق مین وعدہ کیا گیا ہے ہمیشہ رہنا ثواب بہشت کا ہے اور جو کچہہ کہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہے نہ منقطع ہونا
ثواب اعمال کا ہے قیامت تک اور منشا اسکا ہدایت عامہ کلیہ غیر منسوخہ ہے کہ خصوصیات اوس جناب کیسی ہے
اور درمیان ان دونون کی بہت فرق ہی حضرت ابن عباس رضی سی منقول ہے کہ کوئی نبی نہین ہے
مگر کہ اوسکو ثواب اعمال اون لوگونکا کہ اوسپر ایمان لائی تہے پہنچتا تہا اسلیے کہ جو عمل کرتے تہے اپنے انبیاء کی ارشاد

ورہنمائی سی کرتی ہتی والدال علی الخیر کفاعلہ اور چونکہ دین انبیا گذشتہ کی منسوخ ہوتی چلی آتی ہین یہانتک
کہ آخر سب دینونکا دین عیسیٰ عم کا منسوخ ہوا اور عمل دین منسوخ پر موجب اجر و ثواب کا ہے نہین پس البتہ
اجر و ثواب انبیای گذشتہ کی منقطع ہوی اور قیام قیامت تک ہی بخلاف اجر و ثواب خاتم النبین کی کہ قیامت
کے قائم ہونی تک منقطع نہین ہونیکے ۱۲ عزیزی ع وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور تحقیق تو اوپر خوبہایت
بزرگ کے ہے ۱۲ فتح اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر ۱۲ موضح تفسیر یعنے اور کسطرح تجکو مجنون گمان
کرتے ہین تحقیق تو تو بڑی خلق پہ ثابت و مستقر ہے اور مجنون کچہہ خلق نہین رکہتا ہی کہ اوسپر اعتماد کیا
جاوی اسلیے کہ رنگ برنگ ہونا حالات کا اور متبدل ہونا اوہام و خیالات کا لوازم جنون سی ہی اور ساتہہ
اس تلون و تبدل کی راسخ و ثابت ہونا خلق کا متصور نہین ہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سی کسینے پوچہا کہ خلق آنحضرت کا کیا تہا کہ اوسکو حق تعالیٰ نی مقام مدح مین یاد فرمایا
اونہونے کہا کہ خلق آنحضرت کا قرآن تہا یعنی جس چیز کو کہ حق تعالیٰ نی قرآن مین پسند کیا ہی بالطبع
صادر ہوتے تہے اور جس چیز کو حق تعالیٰ نی قرآن مین برا فرمایا ہے اوس سی بالطبع متنفر ہوتے تہے اور بعضے
علمانے کہا ہے کہ خلق عظیم آپکا یہہ تہا کہ حق تعالیٰ نے اس آیۃ مین تعلیم فرمایا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ اور فی الواقع کہ حالت دعوت الی اللہ مین اور مدد کرنے حق مین اس سی زیادہ
کوئی چیز سخت نہین ہے اور بعضونے کہا ہے کہ خلق عظیم آنحضرت کا یہہ تہا کہ ظاہر مین خلق کی ساتہہ ملے
رہتے تہے اور گذران کرتے تہے اور باطن مین حق کی ساتہہ مشغول رہتے اور ہمیشہ تجاذب ظاہر و باطن
مین اوقات بسری ہوتی اور یہہ امر بہی بہت دشوار ہے اسلیے کہ جب ظاہر و باطن ایک طرف متوجہ ہوتا ہے
تو کام سہل ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی
بعثت میری اسلیے ہوئی ہے کہ تمام پیغمبران گذشتہ کی بزرگیونکو مین تمام کرون مانند صفوت آدم کی اور فہم
ادریس کے اور شکر نوح کی اور جود ہود کے اور عبادت صالح کی اور خلت خلیل کے اور عزم موسیٰ کی اور صبر ایوب کی
اور عدل داؤد کی اور تمکنت سلیمان کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کہ حضرت یحییٰ رکہتی تہی اور
زہد حضرت عیسیٰ کے صلوات اللہ علی نبینا و علیہم اجمعین اور اسی سبب سی آنحضرت عم کو ساتہہ خلق عظیم کے صفت
فرمایا کہ مجمع اخلاق ان سب بزرگونکے تہے ف آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲ اور یہہ بہی حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جب آیۃ خُذِ الْعَفْوَ نازل ہوئی تو آنحضرت عم نے حضرت جبرئیل سی تفسیر اسکے پوچہی جبرئیل عم نے کہا
اُوْتِيْتَ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ یعنے
یہہ آیۃ تجکو تمام اچہے اخلاق سکہاتے ہے اور منجملہ اوسکی یہہ ہے کہ سلوک کرے تو اوس سی کہ انقطاع کرے تجسی اور بخشش
اپنے دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اپنے بخشش سی اور معاف کرے تو اوس کسی سی کہ ظلم کری تجپر اور جو کوئی
آنحضرت کے احوال سے مطلع ہو تو یقیناً جانیگا کہ آنحضرت نی اس آیۃ کی مضمون کو نہایت درجہ کو پہنچایا
کہ اوس سی بڑہ کر مقدور کسی بشر کا نہین ہی منجملہ معاملات آپکے ساتہہ کافرون دشمنون کے یہہ تہا کہ
جب جنگ احد مین آنحضرت کی چچا بزرگوار کو شہید کیا اور اور آنحضرت کے ستر یارونکو قتل کیا اور آنحضرت کی چچا کی

بیان خلق عظیم آنحضرت و تعریف و فضیلت خلق

جگر کو نکالکر چبا کر ڈالدیا اور اور شہیدونکو مثلہ کیا اور آنحضرت کی سر مبارک کو زخم عظیم پہنچایا اور دندان مبارک کو شہید کیا یہان تک کہ خون سر اور دہان مبارک سی جاری تہا اور لوگون نے یہہ حال دیکہہ کر بیتاب ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب یہہ کافر ہیچ ظلم اور بے ادبی کے حد سی گذر گئی ہین بد دعا انپر کرنی چاہیے آپنے فرمایا کہ مجکو بد دعا کے لیے نہین بہیجا ہے بلکہ واسطے رحمت و ہدایت کی بہیجا ہے * اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ وَاهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اس قصہ کو ابن حبان نے صحیح مین بسند معتبر لایا ہے اور اور محدثون نے بہی اسکو روایت کیا ہے اور طبرانی اور حاکم اور ابن حبان اور بیہقی اور اور معتبر محدثون نی زید بن شعنہ سی کہ ایک علماء یہود سی تہا روایت کیا ہے کہ مجکو تمام اوصاف پیغمبر آخر الزمان کی علیہ السلام کہ اگلی کتابون مین منی دیکہی تہے آنحضرت علیہ السلام مین ظاہر ہوئی مگر دو صفتین معلوم نہین کین تہین ایک تو یہہ کہ حلم اونکا اونکی غصہ پر غالب ہو دوسرے یہہ کہ بیچ مقابلہ سخت گوئی کے نرمی اونکی زیادہ ہو جاتا مینی کہ ان دو صفتون کو امتحان کر دن منتظر قابوی وقت کی تہا مین ناگہان ایسا اتفاق پڑا کہ آنحضرت نے مجہی بہت سی رپئون کے کہجورین قرض خریدین اور ایک مدت واسطے ادای قیمت کی مقرر فرمائی مین دو تین روز پہلے مدت سی گیا اور تقاضا شروع کیا مینی دیکہا کہ آپکا مزاج مبارک اصلا متغیر نہین ہوا اور نہین فرمایا کہ ہنوز مدت موعود نہین گذری ہی کیون تقاضا کرتا ہے تو مینی قصداً تقاضے مین سخت گوئی شروع کی جب دیکہا مینی کہ بہت سی یار آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین جمع ہوئے ہین تو بہت زیادہ سختی کی مینی تا کہ اونکو بسبب شرم یارون کی غصہ غالب کری اور کچہہ کلام سخت مجکو کہین لیکن آپ اصلا متغیر نہوی یہان تک کہ یہہ کلمہ بہی مینی کہا کہ تمہاری خاندان مین ادای قرض مین اسیطرح لیت ولعل کرتے چلے آئے ہین کسی قرضخواہ نی مثنی باسانی قرض نہین وصول کیا ہی یہہ کلمہ سنکر حضرت عمر رض غصہ ہوی اور مین اوٹہا اور پیراہن مبارک اور چادر مبارک آپکی اپنے ہاتہہ سے کہینچے اور تیز نظر سے دیکہا اور کہا کہ دیکہہ قرض میرا اسی وقت ادا کر آنحضرت علیہ السلام اوٹہی اور حضرت عمر بیتاب ہوکر شمشیر کہینچ کر میری سر پر آئکر کہا کہ اے دشمن خدا باز نہین آتا ہے تو اسی وقت تیرا سر کاٹ ڈالتا ہون آنحضرت نی مسکرا کر حضرت عمر رض کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ مستی یہہ نہین توقع رکہتا تہا مین چاہئے تہا کہ نرمی اور مدارا سے ہمکو بہی طرح قرض ادا کرنیکے لئے اور اوسکو نرمی سے تقاضا کرنیکے لئی نصیحت کرتے یہہ کیا بات ہے جو تم کہتے ہو حضرت عمر رضی نادم ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ زیادہ اس سی صبر نہین رکہتا ہون اب مجکو حکم فرمائیے کہ اسکو قرض ادا کرین ہم فرمایا کہ جاؤ اور تمام حق اسکا ادا کرو اور بیس صاع اور اسکے حق سی زیادہ اسکو دو اسلیے کہ بدلہ اس دہمکی کا کہ اس سی کیا ہی تمنی حاصل ہو مین یہہ کلام سنکر مسلمان ہوا اور یہہ بہی ابی ہریرہ سی روایت صحیحہ مین آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت علیہ السلام ہمارے پاس بیٹہے ہوی باتین کرتی تہی پہر وہان سی اوٹہی تا کہ دولت خانہ مین تشریف لیجاوین اور ہم بہی ہمراہ ہوئے ناگہان ایک بدو پیدا ہوا اور چادر مبارک آنحضرت کی سختی سے بزور کہینچے یہان تک کہ گردن مبارک سرخ ہوگئی اور قریب تہا کہ سر مبارک دیوار سی جا لگی ہنے اور صحابہ انہین کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا غرض کہتا ہے تو کہہ وسنی کہا کہ یہہ دو اونٹ میری غلہ سی لاد دی اپنی کہ مال جو تیری پاس ہی مال خدا کا ہی تیری باپ کا

مال نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نی فرمایا کہ سچ کہتا ہی تو کہ یہہ مال میرا اور میری باپ کا نہین ہی لیکن یہہ کہنچا سختی سے کہ مجکو کہینچا تو نی حق میرا ہے بدلہ اسکا لونگا اوسی کہا کہ مین ہرگز بدلہ اسکا نہین دونگا اس حالت مین آپ کمال بشاشت سی مسکراتی تہے جب ایک ساعت اس گفتگو مین گذری ایک شخص کو بلاکر فرمایا کہ ایک اونٹ پر اسکی کہجورین لاد دو اور ایک پر جو یہہ حدیث کو ابو داود نے اپنے سنن مین روایت کیا ہی اور تمام اہل تواریخ متفق ہین آپ پر کہ آنحضرت اپنے عہد کی منافقونکی ساتہہ ایسا سلوک فرماتی تہی کہ مقدور کسیکا نہین ہی کہ اپنے مخالفونکی ساتہہ ایسا سلوک کرے حتے کہ حق تعالیٰ باوجودیکہ ارحم الراحمین ہے آنکو سختی کرنے پر تاکید فرمائی اس آیۃ مین یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ف۱ اور یہہ بہی آنحضرت اپنے یارونکو بارہا فرماتی تہی لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ف۲ اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ آنحضرت نی کبہی اپنے عمر مین کسی لونڈی اور غلام اور خادم کو مارا نہین اور ترمذی مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نی کسی خادم کو آواز سخت سی جہڑکا نہین اور اپنے انتقام کے لئے کسیکو ایذا نہین پہنچائی اور صحاح مین یہہ بہی روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کبہی مجلس مین سامنی اپنے یارونکی اپنے پاؤن دراز نہین کئی ہین اور اگر کوئی آپکے ملاقات کے لیے آتا جب تک وہ بیٹہا رہتا ہرگز آپ اوٹہتے نہین اور دونون زانو آنحضرت کی بیٹہنی مین کسی کے زانو سے بڑہتے نہین اور جو کوئی آنحضرت علیہ السلام کی اہل بیت یا یارونمین سی آپکو پکارتا تو اوسکی جواب مین لبیک فرماتے یعنے حاضر ہون اور تاریخ طبری مین مذکور ہی کہ ایک روز آنحضرت سفر مین تہی یارونکو فرمایا کہ آج ہم چاہتے ہین کہ ایک بکری کی کباب کرین یارون نی عرض کیا کہ بہتر ہے ایک نے اونمین سی کہا کہ مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پوست اوسکا اوتارونگا تیسرے نے کہا کہ گوشت کا میرے ذمے ہی چوتہی نی کہا کہ پکانا اوسکا میری ذمہ ہے علی ہذا القیاس تمام لوازم اس خدمت کی یارونے آپسمین تقسیم کی تا کہ جلدی طیار ہو جاوی آنحضرت علیہ السلام اوٹہی اور یار مشغول اوسکے کام مین ہوی بعد ایک دیر کی آنحضرت تشریف لائی اور لکڑیان جنگل سی جمع کرکر لائی یارونے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس کام کو بہی کرلیتی کیا ضرور تہا کہ آپنے یہہ محنت اوٹہائی فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے بندہ سی مکروہ رکہتا ہے کہ اپنے یارون مین ممتاز ہو کر بیٹہی اور اونکی ساتہہ شریک نہو اور بخاری مین مذکور ہے کہ ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیونمین سی آنحضرت عم کا دست مبارک پکڑکر جہان چاہتی لیجاتی آپ انکار نکرتے اور حضرت کی عہد مین ایک لونڈی تہی کہ اوسکے عقل مین خلل آگیا تہا اوسکو خیالات فاسدہ آتے اور ظاہر کرنے اون خیالات کیسی لوگونکی سامنی حیا کرتے اور بار بار آنحضرت کی پاس آتی اور آپکے ساتہہ تنہا بیٹہتے اور تمام واہیات بکتی جب کوئی دور سی ظاہر ہوتا تو متوہم ہو کر کہتی کہ یہان سی اوٹہی اور اور جگہہ تنہا چل بیٹہیے آنحضرت علیہ السلام یہہ تمام تکلیفات اوسکی قبول فرماتے اور قاعدہ آنحضرت عم کا یہہ تہا کہ جب نماز صبح سی فارغ ہوتی تو غلام اور لونڈیان اہل مدینہ کی پاسن پانی سے بہر کر لاتین تا کہ اونمین حضرت دست مبارک ڈالدین اور وہ متبرک ہو جاوین اور وہ پانی تمام دن کہانی اور پینی اور دوا مین صرف کرتی اور بعض وقت کہ موسم جاڑے کا ہوتا اور پاسن بہت اور پانی سرد ڈالنا ہاتہہ کا پاسنونمین بہت دشوار ہوتا لیکن پہر بہی کسی پاسن کو خالی نچہوڑتے سب مین دست مبارک ڈالتی اور خوش خلقی آپکی اس درجہ کو پہنچی ہی کہ لڑکون خورد سال کے ساتہہ

ف۱ یعنی اے نبی جہاد کر کافرون اور منافقون سی اور سختی کر اوپر انکے

ف۲ یعنی میری تعریف ایسے نکرو جیسے نصاری نے عیسے بن مریم کی تعریف بمبالغہ تمام کی [illegible] بلکہ کہو بندہ خدا اور رسول اسکا [illegible]

بہی خوش طبعی فرماتی ایک لڑکے کا انس بن مالک کا بہائی کہ اوسنی ایک جانور پالاتہا نغیر نام کہ اوسکو زبان ہندی میں لال کہتی ہین اتفاقا وہ لال مرگیا آنحضرت عم اوس لال کی تعزیت کی لئی اوسکی پاس تشریف لی گئی اور فرمایا یا اَبا عُمَیرَ مَا فَعَلَ النُّغَیرُ تاکہ اس کلام کی مقفّٰی کی سننی سی وہ خوش ہوا اور غم بہول جاوی اور حدیث صحیح میں آیا ہی کہ گران ترین چیزون کی روز قیامت کی مومنونکی ترازوی اعمال مین خلق نیک ہووےگا اور یہہ بہی آیا ہے کہ آنحضرت عم نی ایک روز اپنی یارون کو فرمایا کہ کچہہ جانتی ہو کہ اکثر لوگ کس سبب سے دوزخ مین جاوینگی عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور اوسکا رسول خوب جانتی ہین فرمایا دو چیزین کا واک کہ مونہہ اور شرمگاہ ہین کہ اکثر موجب داخل ہونی دوزخ ہونگین پہر فرمایا کہ کچہہ جانتی ہو کونسی چیز اکثر موجب بہشت داخل ہونیکی ہی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا تقوی اور حسن خلق اور یہہ بہی آیا ہے کہ مرد با ایمان بسبب حسن خلق کی قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہی اور مراد خلق سی دین اسلام ہی کہ کوئی دین پیارا اور پسندیدہ اللہ تعالی کی نزدیک اوس سی زیادہ نہین ہی براء رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجہا واحسنہم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر اور انس رضی نی کہا کہ خدمت کی مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس نہین کہا مجکو اف کبہی اور نہین کہا مجکو کسی چیز کے لئی کہ کی مینی کیون کی تونی اور نہ کسی چیز کے لیے کہ نہین کی مینی کیون نہ کی تونی اور تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت اچہی لوگونکی خلق مین اور نہین چہوا مینی خز کو کبہی اور نہ حریر کو اور نہ کسی چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہتیلے مبارک سی اور نہین سونگہا مینی مشک کو اور نہ عطر کو کہ خوشبو زیادہ رکہتا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پسینی سی اور عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ بلاشبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہین تہے فحش کو طبعی اور نہ فحش کو بتکلف اور آپ فرماتے تہے خِیَارُکُمْ اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا یعنے اچہے تم مین وہ ہین جو بہت اچہی خلق رکہتی ہون اور انس رض نی کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسے شخص سے تو نہ چہوڑاتی آپ ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ سی یہان تک کہ وہے چہوڑاتا ہاتہہ اپنا اور نہین پہیرتے آپ مونہہ اپنا اوسکے مونہہ سی یہان تک کہ وہی پہیرتا مونہہ اپنا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ اور فرمایا ڈر اللہ سے جہان ہو دے تو یعنے خلوت اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور پیچہی برائی کی بہلائی کو کہ مٹا وینگی بہلائی برائی کو اور معاملہ کر لوگونسی ساتہہ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکہتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو یہہ دعا پڑہتے اَللّٰہُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْہِیْ عَلَی النَّارِ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونین تمہاری اچہونکی کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہان فرماہئی فرمایا اچہی تمہاری وہ ہین کہ بہت بڑی ہون عمرین اونکی اور بہت اچہی ہون خلق اونکی اور کہا انس رض نی کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اسحالمین کہ مین آٹہہ برس کا تہا اور خدمت کی مینی آپکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبہی کسی چیز پر کہ تلف ہوگئی میرے ہاتہہ سی پہر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اونکی گہر والونمین سے تو آپ فرماتی چہوڑ دو ہمکو جو تقدیر مین تہا وہ ہوا اور انس رض بیان کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال

کہ آپ خبر پرسی کرتی بیمار کی اور ہمراہ جاتی جنازیکی اور قبول کرتی دعوت غلام کی اور سوار ہوتی حمار پر دیکھا مینی آپکو دن خیبر کے
سوار حمار پر کہ باگ اوسکے کہجور کے پوست کی تہی اور حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گانٹھ
لیتے تہے پاپوش اپنے اور سیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گہر مین جیسیکہ کام کرتا ہے کوئی تم مین سی اپنے گہر مین
اور کہا عائشہ رض نے کہ تہے آنحضرت ایک آدمی آدمیونمین سی یعنی جیسی اور آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنی تئین جانتی
کچھہ مشیخت نہ لگاتی اپنے تئین باوجود ایسی عالی رتبہ ہونیکے جوین دیکہتے کپڑے مین اور دوہتی دودہ اپنی بکریکا اور
خدمت کرتے آپنے نفس کے اور علی رض روایت کرتے ہین کہ ایک عالم یہودی تہا کہ اوسکی کچھہ دینار آنحضرتکی ذمہ پر
قرض تہے پس اوسنی تقاضا کیا آپسے آپنے اوسکو فرمایا کہ اے یہودی میری پاس کچھہ ہے نہین کہ دونمین تجکو
یعنے بالفعل نہین ہے جب کچھہ آویگا تو ادا کردونگا اوسنی کہا کہ نہین ٹلنی کا مین تمہاری پاس سی ای محمد یہان تک کہ دو تم
مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اب مین بہی بیٹہا ہون تیری ساتہہ پس بیٹہی آپ اوسکی ساتہہ پس نماز پڑہی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کے یعنے پانچون نماز دنکا وقت اوسی حالت مین گذرا کہ آپ نماز پڑہتے
اور اوسکے پاس ہو بیٹہتے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو دہمکاتے یعنے خفیہ پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معلوم
کیا دہمکانا اصحاب کا تو منع کیا اونکو دہمکانیسی پس عرض کیا اصحابنے کہ یا رسول اللہ بہلا یہودی قید کری آپکو تو ہمکو کیونکر صبر آوی پس
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو رب میرے نے اس سی کہ ظلم کرونمین ذمی اور غیر ذمی پر پس جب دن
چڑہا تو کہا یہودی نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدہا مال میرا اللہ کے راہ مین تصدق ہی آگاہ ہو جیو
قسم خدا کی نہین کیا مینی یہہ معاملہ آپکی ساتہہ مگر اسلئی کہ دیکہونمین طرف تعریف آپکیکے جو توریت مین ہے یعنی فقط امتحان
کرتا تہا کہ آپکے تعریف جو توریت مین ہی آپمین پائی جاتی ہی یا نہین کہ توریت مین یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدائش
کی مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنی مدینہ مین اور ملک یعنے سلطنت اوسکی شام مین ہی یعنی غلبہ اسلام کا وہان تک
ہوگا نہین ہوگا محمد بدگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارونمین یعنی مانند بازاریونکی اور نہ متکلف فحش گو اور بدگو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ مال میرا موجود ہے پس حکم کیجیے اسمین ساتہہ اوسچیز کی کہ حکم کری تمکو اللہ تعالے اور تہا وہ یہودی بہت مالدار
روایت کیے یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین ف اس سی یہہ معلوم ہوا کہ صبر کرنا اور نرمی و خوش خلقی کرنی باعث مطلب پانی
کے ہے چونکہ حضرت نی صبر کیا اور نرمی و خوش خلقی کے اوس یہودی کا دل موم ہوگیا اور راہ حق پر آگیا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ اللہ نرمی کرنیوالا ہے دوست رکہتا ہی نرمی کو اور دیتا ہے نرمی سی وہ چیز کہ نہین دیتا ہے سختی سے اور وہ چیز کہ نہین دیتا سوای نرمی کے
اور عطا ابن یسار سے منقول ہی کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے پس کہا مینی خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صفت سے جو توریت مین ہے کہا اونہون نی ہان خبر دیتا ہون مین تجکو قسم خدا کے تحقیق وہ وصف کیے گئے
ہین توریت مین ساتہہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ
یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ
الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جاننا چاہیے کہ حسن خلق برتنا لوگونسی بہت اچہی چیز اور صفت

صلحا سی اور باعث مقبولیت کا دارین مین ہی اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کی بہت ہین خلاصہ اونکا یہہ ہی کہ حسن خلق سنوارنا اور اچھا کرنا باطن کا ہی اور وہ حاصل ہوتا ہی اچھی ہونی چار قوتونکی سی یعنی علم اور غصہ اور شہوت اور عدل مین اسلیٔ کہ جب قوۃ علم اچھی ہوگی تو حق کو باطل سی اور نیک کو بد سے سب چیز مین امتیاز کریگا اور اچھا کرنا غصہ اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سی کری اور عدل اور میانہ روی سب کامونمین موافق شریعت اور طریقت کی برتی تو البتہ جو فعل اور قول کہ اوس سی صادر ہونگی محمود اور موافق شریعت اور طریقت اور مروت و عقل کے ہونگی اور یہی سب حسن خلق ہی اور بعضونے باطن کی سنوارنیکی یون تقریر کی ہے کہ باطن جب سنورتا ہی کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض اور کینہ اور عداوت اور حب دنیا و غیر ذالک قلب سے دفع کری جیسا کہ سمجہا جاتا ہے امام غزالی رحمہ اللہ کی قول سی کہ اونہون نی کہا اگر کہے تو کہ کیا علاج ہے شیطان کے دفع کرنیکا اور آیا کفایت کرتا ہے اسکے لئی ذکر اللہ اور کہنا انسان کا لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو جان لی کہ علاج اسکا یہہ ہی کہ بند کری راہین داخل ہونی شیطان کی اور پاک کری قلب کو ان صفات بدسی اور نہین ہے آدمی مین کوئی صفت بد مگر کہ وہ ہتیار شیطان کا ہی اور راہ ہے داخل ہونی شیطان کا جب اکہیڑی جاونگی قلب سے جڑین ان صفات بد کی اور آونگی قلب مین وسوسی شیطان کے تو اونکو دلمین ٹہیراؤ نہین ہوگا اور رد کریگا اونکو ذکر اللہ تعالےٰ کا اسلئے کہ حقیقت ذکر کے نہین ٹہیرتے ہے قلب مین مگر بعد آباد ہونی دل کے ساتہہ تقوی کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بدسی ورنہ ہوتا ہے ذکر وسوسہ اوسکا نہین ہوتا ہی تسلط اوسکو قلب پر پس نہین دفع ہوتا ہی اوس سی تسلط شیطان کا اور اسلئی فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّہُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا خاص کیا گیا یہہ یعنی دفع ہونا شیطان کی وسوسہ کا ذکر سے ساتہہ تقوی اور متقی کی اور مثال شیطان کی مانند کتی بہوکی کے ہے کہ پاس آوی تیری پس اگر نہو گی آگے تیری گوشت روٹی بہاگ جاویگا تیری دتکارنیسی پس نرا دتکارنا دفع کردیگا اوسکو اور اگر ہو آگے تیری گوشت اور ہو وہ بہوکا بلاشبہ وہ ٹوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع نہین کریگا اوسکو دتکارنا پس جو قلب خالی ہو قوت شیطان سی بہاگ جاویگا اوس سی تیری ذکر سی پس اسیہ شہوت جب غالب ہوگی قلب پر تو پڑیگی حقیقت ذکر کے طرف حواشی قلب کے پس نہین ٹہیریگے اندر قلب کے پس ٹہیریگا شیطان اندر دل کی اور اسیہ قلوب متقیونکی جو خالی نہین ہوی اور صفات بدسی پس دشمین راہ نہین پاتا ہے شیطان بسبب شہوات کی بلکہ بسبب خالی ہونے اونکے ذکر سے بسبب غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہے تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکے قول اللہ تعالےٰ کا ہی فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اور تمام آیتین اور حدیثین جو وارد ہین ذکر مین آور کہا ابو ہریرہ نی کہ ملا شیطان مومن کا کافر کی شیطان سی پس شیطان کافر کا چکنا چپڑا فربہ تہا لباس پہنی ہوی اور شیطان مومن کا دبلا پتلا بکھرے بال پریشان ننگا بدن سے پس کافر کے شیطان نی مومن کی شیطان سی کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی کہ مین ایسی شخص کے ساتہہ ہون کہ جب کہاتا ہی بسم اللہ کہتا ہے مین بہوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہے بسم اللہ کہتا ہے مین پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل ڈالتا ہی سر مین بسم اللہ کہتا ہے مین پریشان بال رہ جاتا ہون اور جب کپڑا اپہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی مین ننگا رہ جاتا ہون کافر کی شیطان نی کہا کہ مین تو ایسی شخص کے

ساتہہ ہون کہ وہ کچہہ نہین کرتا ان چیزونمین سی کہ ذکر کیا تونی لیس مین شریک ہوتا ہون اوسکی کہانی اور پینی
اور لباس وغیرہ مین اور محمد بن وسع کہ بہت بزرگ ہین پڑہتی تہی بعد نماز صبح کی اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ سَلَّطْتَ
عَلَيْنَا عَدُوًّا بَصِيْرًا بِعُيُوْبِنَا يَرَانَا هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا نَرَاهُمْ اَللّٰهُمَّ فَاٰيِسْهُ
كَمَا اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِكَ وَاَبْعِدْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهٗ كَمَا اَبْعَدْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
پس ابلیس ایک آدمی کی صورت بن کر آیا ایک وز مسجد کی راہ مین اور کہا ای ابن وسع آیا پہچانتا ہی تومجکو
کہا ابن وسع نی کہ کون ہی توکہا اوسنی لعین ہون یعنی شیطان ہون جو سب لعنت کرتی ہین مجکو کہا
ابن وسع نی کہ کیا چاہتا ہی توکہا ابلیس نی کہ یہہ چاہتا ہون کہ نہ سکہاوی تو یہہ اعوذ کسیکو کہا ابن وسع نی کہ واللہ
نہین منع کرونگا مین اوس شخص کو کہ پڑہے اسکو پس کر اب جو چاہے تو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہین چلتا ہے شیطان دل مین کہ چلتا ہے عمر او سمین اور یہہ اسلئی تہا کہ دل اونکا پاک تہا شیطان کے
دخل سے اور اوسکے قوت سی کہ وہ شہوات ہین پس جب طمع کریتو ہمین کہ دفع ہو تجسی شیطان نری ذکر سے
جیساکہ دفع ہوا عمر رضی سی تو یہہ محال ہی اور ہو ویگا تو مانند اوس شخص کے کہ طمع کری دواکی پینے مین پہلی پرہیز
کرنیکے اور معدہ بہرا ہو غلیظ کہانونسی کہ نفع دی مجکو دوا جیسکہ نفع دیا اوسکو کہ پی دوا بعد پرہیز کرنیکے اور
خالی ہونی معدیکی پس ذکر اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو شہوات سی پس جب اوترے گا
ذکر اللہ اوس دلمین کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سی دفع ہوگا اوس سی شیطان جیسکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوترنے
دوا کیسی اوس معدیمین کہ خالی ہو کہانونسی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ
اور علاج حاصل کرنے اس صفت خیر یعنی حسن خلق کا یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ اقوال افعال اور اخلاق بد ہون
اور نفس اونکی کرنیکا حکم کری تو خلاف اوسکے عمل مین لاوے ہونی ہوتی سب اخلاق اوسکی پسندیدہ اور
عادت ہوجائینگے اور علاج اسکا یہہ ہے کہ جو لوگ خلق حسن کہتی ہین کہ وہ مقرب اور طالب مولی ہین اونکی
صحبت مین بہت رہی ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اور سنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئین
ملحوظ رکہی اور اونپر عمل کری کہ اصل سبکے یہہ ہی آنحضرت علیہ السلام کی سیرت ملحوظ رکہنی کی لئی ایک یہہ
حدیث جامع ہی کافی ہی ابو سعید خدری رضی نی روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانور کو گہانس
دیتی اور خچر کو باندہتی اور گہر کو جہاڑتے اور بکریکو دوہتی اور پاپوش کا ٹانکہ لیتی اور کپڑیکو پیوند کرتی اور اپنے
خادم کے ساتہہ کہانا کہاتی اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتہہ سی آناج پیستے یا اوسکی مدد کرتی اور بازار سے
جو کچہہ خریدتی اپنے چادر مین گہر مین لاتی اور درویش اور تونگر اور بزرگ اور خورد سی پہل ساتہہ سلام کی کرتے
اور مصافحہ کرتی اور درمیان آزاد او غلام اور سیاہ وسفید کی فرق نکرتی اور کپڑی رات دن کی ایک ہی رکہتے
اور جو عاجز اور خاک آلودہ کہ اونکی دعوت کرتا تشریف لیجاتی اور جو کچہہ آگی لی آتا اگرچہ تہوڑا ہوتا حقیر نجانتے
اور کہانا شب کا صبح تک نہ رکہتے اور نہ کہانا صبح کا شام تک رکہتی نیک خو کریم طبع نیک معاشرت کشادہ لب بی خندہ
اور غمگین بے ترشروئی اور متواضع بی مذلت اور باہیبت بی سختی اور سخی بی اسراف تہی اور سبو نپر رحیم اور نیکدل رہتے

اور ہمیشہ سر جھکائی رکھتی یعنی ازراہ عاجزی اور تواضع کی اور کسی شخص سی اور کسی چیز کی توقع اور طمع نرکھتی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابدا ابدا انتہی پس جو کوئی سعادت دوجہانی چاہی اسکے پیروی کری اور حقوق لوگونکی موافق شرع
اور طریقت کی ضائع نکری اور مجمل حقوق تمام خلائق کی آپسمین یہہ ہین کہ کسی مسلمان کو خواہ زندہ ہو خواہ
مردہ حقیر نجانی اور دنیا کو دین پر مقدم نرکھے اور بے تجربہ کی ہر ایک پر اعتماد نکری او حتیاج اپنی حتی الامکان
کسیکے آگے نہ لیجاوی اور حاجتین اونکی جہان تک ہوسکی روا کری اور ظن بد کسی پر نہ لیجاوی اور قول اور فعل
مومن کو جب تک ہوسکی حمل تاویل نیک پر کری اور اگر کوئی کچہہ نہ دیوی تو دشمن اوسکا نہ ہو جاوے اور لوگونکی ایذا پر
متحمل ہے اور در پی بدلہ لینی مبرا ہے اور اونکی ہنوا اور اگر صبر نہو سکی تو بدلہ برابر لی اور آپ ایذا کسیکو نہ پہنچاوی اور
اکثر اونکی صحبت سی دور رہے اور سوای اہل علم اور صلاح کی صحبت نرکہی اور پیروی اونکی بہلائی مین کری
اور شر کو نادیدہ و شنودہ جانی اور برائی کی کرنیوالونکو نرمی سی منع کری اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر ہنوا اور ٹہٹہہ
اور خوش طبعی سی دور رہے اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کری کہ افراط سب جگہہ بری ہی اور چاہیے کہ باوقار
بے تکبر ہے اور متواضع بی ذلت اور فحش اور غیبت اور مانند اسکی خونکری اور زیاد گوئی سی دور رہے اور سوای سخن
مفید دین یا دنیا کی کسی سی نکہی اور عیوب لوگونکی پوشیدہ رکہی او تلاش کرنیوالا اپنی عیوبکا ہو کر اونکی دفع کرنیمین
کوشش کری اور کسیکو ہاتہہ و زبان سی ایذا نہ پہنچاوی مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرور ہے اور صحبت اہل دنیا اور اہل
معاصی سی پرہیز کری اور خلائق کی واہیات باتین نہ سنی اور اپنے سے کم رتبہ پر نظر کر کر ہر حال مین صابر و شاکر
اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کر کر مشوش اور حاسد ہنوا اور خیر خواہ خلائق کا رہے اور امر
بالمعروف او نہی عن المنکر سے عند القدرت باز نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اوس صورت مین کراہت
دل اوس امر سی اور اوس شخص سے کافی ہے **کذا فی عزیزی بحر** مشکوۃ شرح طریقہ محمدیہ اور حضرت کی خلق کو
جو بڑا فرمایا اسلئے کہ دونون جہان سی غرض نرکہی اور بہروسا کیا اونکی خالق پر **کذا فی مدارک** اور تفسیر روح البیان
مین اس آیۃ کریمہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ کوئی مخلوق مین سی تعریف حضرت کی نہین کرسکتا بسبب متخلق ہونے
حضرت کی اخلاق خدا تعالی پر اسی سببسے آپ کفار کی ایذا کی متحمل ہوتے تھے کہ کوئی بشر ویسا متحمل نہو سکی اور
آپ صبر کرتے تھے اللہ تعالی کی مدد سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور امام رازی
کہتے ہین کہ خلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوسپر اچہے افعال کرنے سہل ہوتے ہین اور کرنا اچہی افعالکا
اور چیز ہے اور اونکا سہل ہونا اور چیز ہے پس وہ حالت کہ باعتبار اوسکے حاصل ہو یہہ سہولت اوسکو خلق کہتی ہین
اور خلق اسکا نام رکہا بسبب راسخ و ثابت ہونی اوسکیکے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کی کہ مجبول ہوتا ہی اوسپر
انسان اگرچہ محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونی مین طرف بہت مجاہدہ اور ریاضت کی اور اسلیے کہا ہی علمانے
کہ خلق بدل جاتا ہے بسبب مصاحبت اور معاملہ کی کہ خلق اچہا برا ہو جاتا ہی اور برا اچہا بحسب حال مصاحبونکی
اور عمل کرینگے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ
اور فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْھَوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور اسی سببسے ہے مصاحبت نیکون کی اچہی کہ حکم ہی اوسکی حاصل کرنیکا
اور مصاحبت بدون کی بری او ممنوع اور یہی بدل جاتا ہی خلق کوشش کرنیسی اوسکی اسباب مین اسلیے ارواح کی

طبیبون نے تالیف کین ہین کتابین علم اخلاق مین واسطی بیان کرنی اون چیزون کی کہ باعث صحت روحانی کی ہین اور اون چیزونکی کہ مرض روحانی ہین جیسیکہ بدن کی طبیبون نی کتابین علم ابدان مین لکہی ہین واسطی بیان سبب ہر مرض کی اور اوسکی علاج کی اور مفرد بیان فرمایا خلق کو اور صفت لائی اوسکی عظیم جیسیکہ صفت لائی قرآن کی عظیم تاکہ آگاہ کرین اسپر کہ آنحضرت علیہ السلام کا خلق جامع تہا واسطی تمام اچہی خلقونکی کہ کچہہ تہا اوسمین شکر نوح کا اور خلت ابراہیم کی اور اخلاص موسی اور صدق وعدہ اسمعیل اور صبر ایوب اور عذر داود کا اور تواضع سلیمان اور عیسی علیہم السلام کی وغیرہا اخلاق تمام انبیا علیہم السلام کی جیسیکہ کہا بعض عارفین نی شعر لِکُلِّ نَبِیٍّ فِی الْاَنَامِ فَضِیْلَۃٌ ؛ وَجُمْلَتُہَا مَجْمُوْعَۃٌ لِمُحَمَّدٍ ؛ اور ایسہی جامع ہی اسکو قول عائشہ رض کا کہ جب اونسی پوچہا خلق آنحضرت علیہ السلام کا تو اونہون نے کہا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ یعنی جو اچہی اخلاق قرآن مین ہین آنحضرت ع اونپر عمل کرتے تہے اور جو ممنوعات قرآنمین ہین اونسی بچتی تہی اور محمد حکیم ترمذی نی کہا کہ کوئی خلق بزرگتر حضرت محمد صلے اللہ علیہ السلام کی خلق سی نتہا کہ اپنے خواہش سی دست بردار ہوے اور اپنی تئین بالکل سپرد خدا تعالی کی کیا اور امام قشیری نی کہا کہ نہ آنحضرت کسی بلاسے منحرف ہوی اور نہ عطا سی منحرف اور کہا کہ آنحضرت ص کو کوئی مقصود ومقصد سوائے خدا تعالی کی نتہا اور کہا بعضے بزرگون نی کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ دیکہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اون لوگونمین سی کہ نتہی حضرت کی زمانہ مین پس چاہئے کہ دیکہی قرآن کو پس نہین فرق ہی قرآن کی دیکہنے مین اور آنحضرت کی دیکہنی مین یعنی سراسر متصف تہی حضرت باوصاف قرآن پس جسنی قرآن کو دیکہا گویا حضرت کو دیکہا اور بعض نے کہا کہ جو کوئی چاہے دیکہنا رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے سنت پر خصوصا اوس جگہہ کہ مٹ گئی ہو سنت وہان اسلیے کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکے وہ حیات اونکی سنت کے ہے اور جسنی جلایا سنت کو پس گویا کہ جلایا سنت لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت کیسے یہہ تہا کہ جو فرمایا صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ اسلیے کہ آنحضرت علیہ السلام امت کو اوسیکا حکم کرتے تہے جسپر آپ بہی عمل کرتے تہے اور حضرت علی رض سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عَلَیْکُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَاِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ فِی الْجَنَّۃِ لَا مَحَالَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَسُوْءَ الْخُلُقِ فَاِنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ فِی النَّارِ تمام ہوا مضمون روح البیان کا اور شرح طریقہ محمدیہ مین لکہا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام اصل خلقت مین مخلوق ومجبول تہی اخلاق نیک پر سبب ریاضت کی کچہہ اخلاق حسنہ حاصل نہین ہوا تہا بلکہ محض عطاء الہی سی تہا اور اسلیے ہمیشہ روشن تہی انوار معارف کی آپکی قلب مبارک مین یہانتک کہ پہنچی نہایت اعلی مرتبہ کو اور اصل ان خصلتون حمیدہ کی کمال عقل کا تہا اسلیے کہ عقل ہی سی فضیلتین حاصل ہوتی ہین اور بری باتون سی آدمی بچتا ہے کہا وہب بن منبہ نی کہ پڑہا مین اکہتر کتابونمین کہ اللہ تعالی نے نہین دی ہی تمام آدمیونکو ابتداء دنیا سی انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ص کو سب سی زیادہ عقل کامل عطا ہوئی تہی اور عوارف المعارف مین لکہا ہی کہ عقل کی سو جزو ہین ننانوین جزو تو ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوی ہین اور ایک جزو تمام مومنونکو پس اسیلی عقل العقلاء کی پیروی کرنی چاہیی اونکی افعال اور اقوال اور سیرت واخلاق وغیرہا مین کہ کچہہ بیان اونکا یہہ ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باپوشش

اپنی کا ہتہ ٹٹے اور کپڑے مین پیوند لگاتی اور اپنے گہر کا کام کرلیتی اور کاٹتی گوشت گہر والونکی ساتہہ اور انکہہ اپنے کسیکے سامنی
نکرتے یعنے بسبب حیاء کی اور قبول کرتے دعوت آزاد اور غلام کی اور قبول کرتے تحفہ بہیجا ہوا کسیکا اگرچہ وہ گہونٹ
دودہ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلہ مین اوسکی آپ بہی کچہہ دیتی اور کہاتی اوس ہدیہ کو اور نہ کہاتی صدقہ کو
اور پتہر باندہتے اپنے پیٹ پر بسبب بہوک کی اور کہاتی جو کچہہ حاضر ہوتا اور نہ پہیرتے جو کچہہ پاتی اور نہ پرہیز کرتی
حلال کہانیسے اور اگر کہاتی ہوتا گوشت تو کہالیتی اور اگر پاتی روٹی گیہون یا جو کی کہالیتی اور اگر پاتی حلوا
یعنے شیرینی یا شہد تو کہالیتی اور اگر پاتی فقط دودہ بغیر روٹی کے تو اوسپر اکتفا کرتی اور اگر پاتی تربوز یا کہجور
تازہ اوسیکو کہالیتی اور نہین کہاتے تکیہ لگا کر اور نہین کہایا اپنے سیر ہو کر گیہونکی روٹی سے تین دن پی درپی یہانتک
کہ وفات پائی اور کہا عائشہ رضی کہ نہین سیر ہوئے گہر کی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی روٹی سی دو دن
درپے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ گذری ابوہریرہ ایک قوم پر کہ
اونکی آگی رکہی تہی ایک بکری بریان پس بلایا اونہونے انکو پس انکار کیا اونہون نی کہانیسی اور کہا کہ نکلی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوئی آپ جو کی روٹی سی اور یہہ بات بسبب ایثار کی تہی کہ اورونکو کہلاتے
اور آپ نکہاتی نہ بسبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متوضع تہے سب لوگونمین اور بڑی سکینت و وقار
رکہتی تہی بغیر تکبر کی نہین ہول لاتی انکو کوئی چیز امور دنیا مین سی اور پہنتی آپ جو کچہہ پاتی کبہی کملی چہوٹی سی
کبہی چادر حبرہ یمانیہ اور کبہی جبہ صوف کا پہنتے غرض جو کچہہ مباح کپڑا پاتی پہنتی اور جناب حضرت کی چاندیکی تہے
پہنتے اوسکو داہنی چہنگلیا مین یا بائین مین اور سوار کرتے پیچہے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتی اوس
سواری پر جو میسر ہوتی کبہی گہوڑی پر کبہی اونٹ پر کبہی خچر پر کبہی حمار پر اور کبہی چلتی پیادہ پا ننگی پاؤن
بغیر عمامہ اور چادر اور ٹوپی کے یعنے بیان جواز کی لئی اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتی سوای بات حق کی اور ہنستے
حضرت بغیر ٹٹھے مارنیکی اور دیکہتے لعب یعنی کہیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل
ساتہہ اور تہین حضرت کی لئی اونٹنیان اور غنم یعنے بکریان اور دنبیان قوت حاصل کرتے اونسی اپنی لئی اور
اپنے اہل کے لیے اور تہے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈہونڈتے اونپر کہانی اور پہننی مین اور تشریف
لیجاتی آپ اپنے اصحاب کے باغونمین اور حقیر نجانتی کسی فقیر کو بسبب فقر اوسکی کے اور نہ ڈرتے کسی بادشاہ سی بسبب
سلطنت اوسکی کے بلاتی ہر ایک کو طرف دین خدا کی ایک ہی طرح کا بلانا اور جسوقت ملتی کسی سی اپنی اصحاب مین سی
تو پہل کرتے اوس سے ساتہہ مصافحہ کے پہر پکڑتے ہاتہہ اوسکا پس تشبیک کرتی اوس سی یعنی اپنی انگلیان اوسکی
انگلیونمین داخل کرتے پہر اچہے طرح پہنچتے ہاتہہ کو اور نہین بیٹہتا تہا کوئی پاس حضرت کی اسحالت مین کہ آپ نماز
پڑہتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنے اور متوجہ ہو بیٹہتے اوسکی طرف پہر فرماتی کہ تجکو کچہہ حاجت ہی پہر
جب فارغ ہوتی اوسکے حاجت روائی سی تو پہر نماز پڑہنے لگتے اور تہا اکثر بیٹہنا آپکا اسطرح کہ کہڑی کرتے دونون پیندلیاں
اپنے اور تہامتے اونکو دونون ہاتہہ سی گہیر کر مشابہ حبوہ کے اور نہین پہچانی جاتی آنحضرت کی جگہہ بیٹہنے کی جگہہ
بیٹہنے اصحاب اونکے سے یعنے ممتاز نہین ہوتی تہی حضرت کی بیٹہنے کی جگہہ اونکی یارونکی بیٹہنے کے جگہہ سی اسلئی
کہ جہان جگہہ پاتی مجلس مین وہین بیٹہہ جاتی اور مانند متکبرون کی مسند تکیہ لگا کر جگہہ خاص مین نہ بیٹہتے اور اگر بیٹہنا

اونکا روبقبلہ تہا سلئی کہ فرمایا حضرت نی خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہِ الْقِبْلَۃُ اور جب سکوت کرتی حضرت تو کلام کرتی
خاص ہمنشین اونکی اونہین جہگڑتے تہے صحابہ حضرت کے پاس حدیث مین یعنی جو آپ فرماتی وہ قبول کرتی چون وچرا
نکرتے اور نہین کہاتے تہے آپ گرم کہانا اور فرماتی کہ یہہ برکت والا نہین ہی اور بلاشبہ اللہ تعالی نی نہین حکم کیا ہی
ہمکو آگ کی کہانیکا پس ٹہنڈا کرداوسکو اور کہاتے تہے آپ ہی آگیسے یعنی نہ لوگونکی آگیسے اور کہاتی آپ تین انگلیونسے
یعنی اونگوہٹی اور اوسکی پاس کی دو انگلیونسی تاکہ نوالہ چہوٹا لیا جاوی اور کبہی چوتہی انگلی بہی لگالیتی اونہین
کہاتی دو انگلیونسی اور فرماتی کہ یہہ کہانا شیطان کا ہی اور کہانیکی بعد انگلیان چاٹتی اور باسن کو بہی خوب
صاف کرتی اور حضرت جب بیٹہتے لوگونکی ساتہہ اگر وہ کلام کرتے آخرۃ کا آپ بہی اونکی ساتہہ وہی ذکر کرتی
اور اگر ذکر کرتے کہانی یا پینی کا آپ بہی اونکی ساتہہ وہی ذکر کرتی اور اگر ذکر کرتے امر دنیا کا تو آپ بہی وہی کر
کرتے بسبب رفاقت اور تواضع کی ساتہہ اونکی پہر اوٹہتی اونکی پاس سے اور صحابہ کبہی شعر پڑہتی آپکی سامنی یعنی خوش
مضمون توحید وغیرہ کی اور ذکر کرتے بعضے چیز ولکا امر جاہلیت سی یعنی قبایح اور حماقت کفر کی حالت کے
بیان کرتے اور ہنستے پس حضرت بہی مسکراتی جب وہ ہنستی اور منع کرتی حضرت صحابہ کو مگر حرام سی اور افعال
اور احوال حضرت کی تفصیل سے احیاء العلوم مین مذکور ہین اور کتاب مسامرت مین شیخ محی الدین رحمہم اللہ نے
ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رذالی لوگونکا ذکر نہین ہوتا تہا اور توقیر کرتی حضرت ہر قوم کی
کریم یعنی رئیس اور بزرگ کی اور حاکم کرتے اوسکو انپر اور ڈرتے لوگونکو اوس سی بغیر بدخلاقی اور تیوری چڑہانی کے
سیے اور خبرگیری کرتی حضرت اپنے اصحاب کے اور پوچہتی لوگونسی کہ کیا اونکی پاس ہی یعنی خرچ اور اچہا کہتی
اچہے کو اور توقیر کرتے اوسکے اور برا کہتے برےکو اور حقیر جانتی اوسکو اور جامع صغیر سیوطی مین ہی کَانَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَغَدّٰی لَمْ یَتَعَشَّ وَاِذَا تَعَشّٰی لَمْ یَتَغَدَّ اور اودہاتی حضرت پانی زمزم کا اور بات اسطرح کرتے تہی حضرت
کہ اگر کوئی گننا چاہتا تو گن لیتا اوسکو یعنی لفظ لفظ جدی اور واضح ہوتی جلد جلد بات نکرتی اور حضرت کو پسند تہا
دیکہنا سبزی اور پانی جاریکا اور تفصیل اسکی کتب شمایل نبویہ اور اخلاق محمدیہ مین ہے تمام ہوا مضمون شرح طریقہ محمدیہ کا
اور تنبیہ المغترین مین عبدالوہاب شعرانی نی لکہا ہی کہ جمع کین یحیی ابن معاذ نی کچہہ صفتین مومنونکی کہ
مومن مین یہہ صفتین حاصل ہون تو مومن کامل ہو بہت حیا والا ایذا نہ دینی والا کثیر الخیر مفسد نہو سچا اور
کثیر العبادت راہ حق سی نہ ڈگنی والا قلیل الفضول یعنی زاید حاجت سی کلام اور کام نکرتا ہو نامی دار دوستی
بہت سلوک کرنے والا اور ملاپ رکہنے والا یعنی نامی دار دوستی وقار رکہنی والا بڑا صبر اور توکل کرتی والا
بہت راضی اللہ تعالی سی جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گذار بڑا بردبار رفوق یعنی رفاقت کرنیوالا بہای مسلمانونسے
بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنیوالا لعنت نکرنی والا نہ بدکہا گو کرنے والا عیب نکرنے والا چغلی نکہانی والا
غیبت نکرنے والا نہ جلدباز نہ حسد کرنے والا کینہ اور بغض نرکہنی والا عجب نکرنی والا کہ اچہی کام کرکی تراوے
کہ ہمچو ما دیگری نیست رغبت نرکہنی والا دنیا مین نہ طویل الامل کہ بڑی آرزو رکہتا ہو زندگانی دنیا اور
مال کی نہ بہت سونی والا اور غافل نریاکار کہ لوگونکی دکہانی کو عبادت کری نہ منافق نہ بخیل ہنسانی
بشاش اور نہ جاسوسی کرنیوالا اور نہ حساس یعنی ٹوہ لینی والا آنکہہ اور کان سی محبت رکہنی والا اللہ بغض رکہنے والا

مجلسونکی روبقبلہ ہے ۱۲ ف یعنی بہترین
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ ف
کہ ہمین دعا دیتا ہے ہمین صاف
کرنیوالیکو کہ آزاد کرے تجکو اللہ آگ جہنم سی
جیسکہ آزاد کیا تو نے مجکو شیطان سی
یعنی کہا ہنو ہمین مین رہتا تو شیطان
کہاتا آپ تو نے بچایا مجکو اوس سے اور یہہ
اسلئے ہے کہ عادت متکبرونکی ہے کہ بچہ
کہانا چہوڑ دینا تکبر کے راہ سی اونکی
خلاف کرنا چاہیے اور ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ جسنے کہایا پیالہ مین
پہر چاٹا پیالہ بخشش مانگتا ہے اوسکی
لئے پیالہ رواہ الترمذی ۱۲ منہ
ف یعنی

سدرا اور اوسکا تقویٰ ہو یعنی توشہ راہ آخرت کا تقویٰ ہو اور ہمت اوسکی عقبیٰ ہو اور ہمنشین اوسکا ذکر خدا ہوا
اور حبیب اوسکا مولیٰ اوسکا ہو اور سعی و کوشش اوسکے آخرت کی لئے ہو نہ تکبر و غصہ کرنیوالا مستقیم سنت
و جماعت پر اور ذکر کی مانند اونکی تین سو صفا تہی اور رباعی سید ابو الخیر رحمۃ اللہ کی ہی کہ بڑی اولیا اللہ سے
مین خوب جامع ہے اس باب مین ؎ خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۃ دہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ۃ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۃ ایضاً منہ رحمۃ اللہ ؎ خواہی کہ شوی
بمنزل قرب مقیم ۃ نہ چیز بنفس خویش فرمان تعلیم ۃ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ۃ تفویض و توکل و رضا و
تسلیم ۃ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہوویں تجہمین پس نہین ضرر ہے
تجکو فوت ہونے دنیا کیسے محافظت امانت کی اور سچ بات اور حسن خلیقہ یعنی نیک طبیعت و نیک خلقی اور
اور پرہیزگاری کہانے مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین صحابی کو کہ کیا نہ بتاؤن تجکو مدار اس
کام یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو اوسکے سبب دنیا اور بہلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والون کی یعنی ذکر کے لئے اور جب
تنہا ہووے تو بس ہلا زبان اپنے کو جسقدر طاقت رکہے تو ذکر خدا کی اور دوستی کر اللہ کے راہ مین اور دشمنی کر اللہ
راہ مین اے ابو رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنی گہر سی اپنے بہائی مسلمان کے ملاقات کے لئے پیچھے
چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لئے اور کہتے ہین ای رب ہمارے انہ وصل
فیک فصلہ یعنی تحقیق یہہ ملتا ہے تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنے رحمت سے پس اگر طاقت رکہی یہ کہ مشقت
مین ڈالی اپنی بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکی تو کر اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن اپنے اصحاب کو استحیوا من اللہ
حق الحیا یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا صحابہ نے کہ یا نبی اللہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہے خدا کا
فرمایا آنحضرت نے نہین ہے یہ یعنی نہین ہے حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کری اللہ سے
حق حیا کرنیکا تو چاہیے کہ محفوظ رکہی سر کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہے سر نے اور چاہیے کہ محفوظ رکہی پیٹ کو
اور اون چیزونکو کہ جمع کیا پیٹ نے اور چاہی کہ یاد کری موت کو اور کہنہ و پوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوئی
چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کری یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین نہووی ایک اونمین سے کسی کا بہتر ہے اوس سے
پرہیزگاری کہ باز رکہی اوسکو خدا عز وجل کے حرام چیزونسی یا حلم کہ دفع کری بسبب اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق
کہ زندگانی کرے بسبب اوسکے لوگونمین یہ روایت جامع صغیر مین ہے اور باقی اوپر کی مشکوۃ مین اور جبکہ کمال
جنون کا بیچ حق آنحضرت علیہ السلام کی باوجود دیکہنے ان اعمال خیر اور ہدایت کلیہ کی کہ سبب اجر اور ثواب غیر منقطع
کا ہے اور باوصف مطلع ہونیکی اس اخلاق کریمہ پر کہ دلالت اوپر کمال عقل کی رکہتا ہی صریح الفساد اور ظاہر البطلان تہا
اب فرماتی ہین فستبصر ویبصرون بایکم المفتون ہ پس دیکہیگا تو اور وہ بہی
دیکہینگے کہ کسکو تم مین سے ہی دیوانگی ہی ہ فتح ہ سو اب تو بہی دیکہہ لیگا اور وہ بہی دیکہہ لینگے کون ہی
کہ بچل رہا ہے ہ موضح تفسیر یعنی پس عنقریب دیکہیگا تو اور یہہ بہی دیکہینگے جسوقت کہ دنیا مین آثار
ہدایت اور جاذبہ اخلاق کریمہ تیری اونکو برسر راہ لاوینگی اور کمال تیرا اونکی نظر مین ظاہر کرینگے اور بعد مرنیکے

که بپرده ردی کا سی اوٹہا وینگی اور مرتبه هر ایک کی عقل و دانش کا ہویدا ہوگا که کسکو جنون اور مفتونی ہی آیا مجکو ہی که
اسرار خفیه عالم ملک و ملکوت کو بیچ ضمن جوامع الکلم کے انکو شان دیتا ہی تو یا انکو ہی که حقیقت ذات اپنی سی اور نشانیون
قدرت آلہی سی که انکی جانو نمین ظاہر ہین محجوب ہو کر مانند دیوانون کی پتہر دان ترشیده اور لکڑیون ناتراشیده کے
پوجا مین مفتون رہے ہین ف **عزیزی** معنی یہه ہین که جان لیگا تو اور یہه روز قیامت کی جسوقت که ظاہر
و ممتاز ہوگا حق باطل سی اور کہا قاشانی نے که بس جان لیگا تو اور جان لینگے یہه وقت اوٹہه جانی پردیکی بسبب
موت کی اور کہا مقاتل نے که یہه وعید ہی عذاب بدر کا اور سلمی کہا کاشفی نی اوسوقت که عذاب نازل ہوگا اونپر
معلوم ہوجاویگا که دیوانه توہی یا یہه اور یہه اصح تر ہے پس آمین وعده ہی رسول خدا علیه السلام کی لئی ساتہه
علیه السلام اور اہل اسلام کی اور ساتہه انتقام کے اعدا سی **ر و ح** ف إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ بلا شبه پروردگار تیرا خوب جانتا ہی دسکو که غلط کیا اوسکی راہ کو اور
یہه بہی ہے که خوب جانتا ہے راہ پائی ہوؤنکو ف **فتح** تیرا رب وہی بہتر جانی جو بہکا اوسکی راہ سی اور وہی بہتر
جانتا ہے راہ پانیوالونکو ف **موضح تفسیر** یعنے پروردگار تیرا وہی ہی خوب جانتا اوسکو که مجنون مفتون
حقیقے ہے که عقل اوسکے بیچ پردوان تہه بته کی پوشیده ہوئی حتی که گمراہ ہوا راہ خاوند اپنے کیسے اور جانور سی ہی باہر ہوا
که اپنے خاوند کے گہر کے راہ پہچانتا ہے اور خوب جانتا ہے عاقلون صحیح العقل کو که اونکو تعبیر کیا جاتا ہی ساتہه مہتدین کے
یعنے راہ یافتون کے که راہ اپنے خاوند کی پہچانی اور اوسکی طرف متوجه ہوا اور چونکه درمیان ان دونون فرقونکے فرق بعید جاننا ہے
که اونسی ظاہر مین بہی بسبب حسن خلق اپنے کے موافقت نکر ہیو جیسیکه باطن مین موافقت نہین رکہتا ہی تو
اسلیے که موافقت ظاہر کی اثر موافقت باطن کا ہے اور علامت اوسکی ف **عزیزی** جو بہکا اوسکے راہ سے
یعنے الله تعالےکے راہ سی که باعث ہی سعادت دارین کی اور سرگردان ہوا که اہے کے جنگل مین اور متوجه ہوا
طرف و سیحیز کی که پہنچاوی اوسکو شقاوة ابدیه کی طرف اور یہه وہی دیوانه ہے که نہین فرق کرتا درمیان نفع اور
ضرر کی بلکه گمان کرتا ہے ضرر کو نفع پس ترجیح دیتا ہے اور اختیار کرتا ہے اوسکو اور گمان کرتا ہی نفع کو ضرر پس
چہوڑ دیتا ہے اوسکو اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانیوالونکو که اوسکی راہ پائے ہین اور پہنچتے ہین مطلوب کو اور بچتے
ہین ہر ممنوع سی اور وہی بڑی عاقل ہین پس بدله دیگا ہر ایک کو دونون فریق مین سی بحسب اوسکے که مستحق
ہوا اوسکا قسم عذاب و ثواب سی اور اس آیة مین آگاه کرتا ہے اسپر که مجنون حقیقت مین عاشق ہے نه مطیع اور
اشاره ہی طرف اسکے که گمراه راه وصول سی طرف حضرت مولی کی بسبب محبت دنیا کی اور رغبت کے طرف شہوت دنیا کے
ہوتا ہے اور اشاره ہی اسپر که راه پانیوالا طرف راه توحید کی بسبب عنایت ازلیه کی اور ہدایت ابدیه کی ہوتا ہی فَلَا
تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ پہر کہانه مان جہٹلانیوالونکا آرزو کی اونہون نی
که اگر نرمی کریتو تو وه ہی نرمی کرین ف **فتح** مت کہا مان منکرونکا وه چاہتی ہین کسی طرح ڈہیلا ہو تو
وه ہی ڈہیلے ہون **ف** یعنی تو اونکی بتونکو بہلا کہه تو وه تیرے باتونکو پسند کرین ف **موضح تفسیر** یعنی
پس طاعت نکر انکار کرنیوالونکی کہتی ہین که ولید بن مغیره اور ابوجہل اور اسود بن یغوث اور اخنس بن شریق
آنحضرت علیه السلام پاس آئے اور کہا که اگر خلط سودا موجب ان حرکات اور ان کلمات کا ہوتا ہی تو پس ہمکو اطلاع کر

کہ ہم برادری تیری ہین کچہہ علاج کرین تیرا اور اگر میل عیش وعشرت کا رکہتا ہی تو کہتا عورتین مرغوب اور لباس نفیس اور طعام لذیذ اور اموال وافر تیری لئی مہیا کرین اور اگر ریاست اور جاہ چاہتا ہی تو ہم سب سردار تابعدار تیری ہین مسند ریاست پر بیہٹہ اور حکم رانی کر کہ ہم سبونمین بیچ حسب اور نسب اور عقل و دانش کی عمدہ اور زیادہ ہی تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ان چیزونمین سی کچہہ مجکو منظور نہین ہی محض مجکو بندگی خدا کی اور فرمانبرداری اوسکی منظور ہے اونہون نی کہا کہ اگر یہہ کام تجکو منظور ہے تو بسر و چشم لیکن ایک بات ہماری سن کہ ہمارے بتونکو برا نکہہ اور لوگونکو انکی عبادت سی منع نکر اور آپ عبادت خدا مین مشغول رہ ہم تجکو خدا کی عبادت سی منع نکرینگی اور تجپر طعن نہین کرینگے یہہ آیتین نازل ہوئین اور ارشاد ہوا کہ بیچ برائی بیان کرنے بتونکی اور بیان قبح عبادت انکیکی ہرگز بات اونکی مسن وَدُّوا الخ یعنے دوست رکہتی ہین کہ کاشکے تہوڑا سا بیچ وضع اور آئین اپنے کے سست ہووے تو وہ بہی تو خود سست و بی حمیت ہے ہین اور غرض یہہ ہی کہ مرد حقانی کو اصلا مخالفون کی کہنی پر پروا نکرنے چاہیے اور رضا جوئی اونکی منظور رکہی کہ آخر کو یہہ امر دین کی سستے کی طرف لیجاتا ہے ہان مدارات اور حسن خلق ہر ایک سے کرنا بہتر ہے لیکن اس شرط پر کہ اپنے صنع و آئین مین کچہہ فتور واقع نہوا اور اپنے دین مین مساہلت پیدا نہوا اور یہہ ایک مقام ہے بہت مشکل بیچ امتیاز اور معرفت مداہنت اور مدارت کی اکثر لوگون نی اس مقام مین لغزش کہائی ہے کہ بیچ تحسین خلق اور مائل کرنے دلون کے اور راضی کرنے خاطر انکی اسقدر کوشش کے ہے کہ امور دینی مین مداہنت بیچ کرنے لگے اور بعض راہ تعصب حمیت دین مین اسقدر بڑہے کہ سخت گوئی اور بدخلقی کو عین عبادت سمجہا اور معرفت راہ مستقیم کے موقوف ہے اوپر فرق کرنیکے درمیان مداہنت اور مدارات کی مدارت تو یہہ ہے کہ اپنے حقوق سے درگذر کرے مانند تعظیم اور اکرام اور احسان کی ساتہہ ہاتہہ اور زبان کی اور عیب پوشی اور خیر خواہی کی اور مداہنت سستی کرنے ہے بیچ ایفائے حقوق دین کی قسم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور قائم کرنے حدود کی اور بیان کرنے امر حق سے بہر حال موافقت ساتہہ منکرون کے گو ظاہر مین ہو خلل دین مین ڈالتی ہے اور بیچ استحقاق اجر غیر ممنون کے خرابی لاتی ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ إِذَا لَقِيتَ الْفَاجِرَ فَالْقَهُ بِوَجْهٍ خَشِنٍ اور حقائق التنزیل مین مذکور ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری فرماتی تہی کہ مَنْ صَحَّحَ إِيمَانَهُ وَأَخْلَصَ تَوْحِيدَهُ فَإِنَّهُ لَا يَأْنَسُ إِلَى مُبْتَدِعٍ وَلَا يُجَالِسُهُ وَلَا يُوَاكِلُهُ وَلَا يُشَارِبُهُ وَيُظْهِرُ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ إِلَى مُبْتَدِعٍ نُزِعَ نُورُ الْإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ یعنے مرد صحیح الایمان اور خالص التوحید کو چاہیے کہ بدعتیون کی ساتہہ انست نکرے اور ہم مجلس اور ہم کاسہ اور ہم نوالہ نہوا اور جو کوئی بدعتیون کے ساتہہ دوستی پیدا کری نور ایمان اور حلاوت ایمان اوس سی لیلے جاتے ہے خصوصا منجملہ منکرون سی جو کوئی کہ رذیل النفس اور بدخلاق ہوا اوسکی ساتہہ موفقت کرنی گو بسبب ظاہر ہو موجب نقصان کمال حسن اخلاق کا ہے پس جسکو کہ حق تعالی اخلاق نیک پر ثابت رکہے اوسکو انکی موافقت سے احتراز ضرور ہے تا بسبب کثرت مزاولت اور مصاحبت اون ذلیل النفس کے اسکے اخلاق مین قصور نپڑی جیسا کہ فرمایا وَلَا تُطِعْ الخ عزیزی کہا بعضے علمانی کہ نہ موفقت کر تو مشرکون کی ظاہر مین جبکہ نہین موافق ہے تو اونسی باطن مین ایسی کہ موفقت ظاہر کے اثر ہے موفقت باطن کے اور ایسہی مخالفت کو سمجہنا چاہیے والا ہو نفاق

اور نقل کلام بقصد خیر خواہی کے واجب ہے جیسا کہ کہا خیر خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۵ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ۵ الغرض ایسے شخص کی اطاعت مت کر بخیل کرنیوالا نیکی سے مال کے حد سے گذرنیوالی گنہگار کے ہر سخت روی کی بعد اس سبکے ہر تحقیق ایک قوم کی نہ اصل اونکی ہے یعنی سنت یہہ ہے کہ آدمی بداصل اکثر متصف ساتہہ ان صفات رذیلہ کی ہوتے ہین اس سبب سے کہ ہے صاحب مال اور فرزندونکا جھٹلایا ۵ **فتح** نیک کام سے روکتا حد سی بڑہتا گنہگار اجڈ اس سب سے پیچھے بدنام اس سے کہ رکہتا مال اور بیٹے یعنی دنیا مین طاقت مند ہے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ یعنے بہت منع کرنیوالا ہی نیکی سی گو روادار اسکا نہین کہ کوئی نیکی کرے حتیٰ کہ اپنے بیٹون اور غلامون اور نوکرونکو کہتا کہ اگر تم محمدؐ کی پاس گئے اور بات اوسکی سنی تو موجب اور روزینی تمہاری بند کرونگا اور جو کوئی اوسکی اقارب مین سی آنحضرت علیہ السلام پاس جاتا تو اوس سے سلوک برادری کا منقطع کرتا مُعْتَدٍ یعنے ظلم و تعدی کرتا ہے اور حقوق واجبہ خلق کی مثل نوکر اور مزدور اور معاملہ والونکی ادا نہین کرتا ہے اَثِیْمٍ یعنے سخت گنہگار ہے کہ شراب بہی پیتا ہے اور زنا اور غلام بہی کرتا ہے پس اپنے نفس پر بہی ظلم کرتا ہے کہ اوسکو ہلاک ابدی مین ڈالتا ہے اور باوجود اس سبکے ایک اور وصف بد بہی رکہتا ہے کہ عُتُلٍّ یعنے گردن کش اور سخت طبع اور سخت خو ہی کہ ہرگز نصیحت اور سمجہانیسی راہ راست پر نہین آتا ہے اور بیچ جال خود پسندی کی گرفتار رہتا ہے اگر کسیکے بات سنتا تو احتمال تہا کہ سب بیماریان سخت اوسکے جاتے رہتین اب کہ بات کسیکے نہین سنتا ہی علاج اونکا ہی ممکن نہین بَعْدَ ذٰلِکَ یعنے بعد ان سب قبایح کی کہ رکہتا ہے زَنِیْمٍ یعنے ولدالزنا ہے کہ اٹھارہ برس تک باپ اوسکا معین نہ تہا اٹھارہ برس کی بعد مغیرہ نے کہا کہ یہہ میرے نطفہ سی پیدا ہوا ہے میں نے اسکے ماں سی جماع کیا تہا اور بیچ لفظ بَعْدَ ذٰلِکَ کے اشارہ اسکے طرف ہی کہ یہہ صفت اوسکی برائی مین سب برائیون سی بالاتر ہے کہ ترقی کرکر بعد صفتونکی ساتہہ اوسکے اتصال عقلی ہوتا ہے والا ولدالزنا ہوتا اوسکا وجود خارجی مین سب صفتون سی مقدم تہا وجہ اوسکے یہہ ہی کہ نطفہ جو خبیث ہو اور بوجہ حرام نکلی اور جگہہ حرام مین پڑے تو تمام اخلاق خبیثہ پیدا کرتا ہے پس یہہ صفت گویا سی تمام اخلاق بدکی جہاڑ و کی ہے کہ سب صفتین بد اسی ہوتی ہین اور کاش کہ باوجود ان تمام رذالتونکے کہ جمع کین ہین کچہہ تہوڑی سی عقل ہی رکہتا کہ پردہ پوش اوسکی ان فضیحتونکی ہوتی اسقدر عقل سی بے بہرہ ہے کہ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ یعنے بسبب اسکے کہ ہوا صاحب مال و افراد بیٹونکا مغرور اور نازان ہوکر بیچ مقام انکار اور آیات اوسکی کہ خشی مال و اولاد اوسکو دی ہی پڑا اور مقابلہ اوسکا شروع کیا اسقدر کہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ لئے **عزیز** مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ خیر مال کو کہتی ہین اور مطلق بہلائی کو بہی یعنی بہت روکنی والا خیر کا ہے یعنی بخیل ہے یا منع کرنیوالا ہے خیر سے کہ وہ ایمان و طاعت ہی اور خرچ کرنا مال کا اور ولید بن مغیرہ کی دس بیٹے تہی کہتا تہا اون سی اور اپنی اقارب سی کہ جو کوئی تم مین سے مابعد آج محمد کی دین کی کریگا اوسکو کچہہ نفع نہین پہنچاؤنگا کبہی اور ولید مالدار بہی ایسا تہا کہ نو ہزار مثقال چاندی رکہتا تہا اور ایک باغ طائف مین مُعْتَدٍ تجاوز کرنیوالا ظلم مین یعنی تجاوز کرتا ہی حق سی اور حد سی کہ ظلم کرتا ہے لوگونپر اور ممکن ہی حمل کرنا اسکا اوپر تمام اخلاق بدکی اسلیے کہ تمام اخلاق بد مین تجاوز

ف یعنی بلاشبہ قوم فرعون کے مشورہ کرتے ہین تیرے مار ڈالنے کا پس نکل جا تو بلاشبہ مین تیرا خیرخواہ ہون ۱۲

ف ۲ پھر روکنے والا مال کا اور منع کرنیوالا ہے لوگونکو نیک کامون کے کرنے سے حد سے بڑھنے والا گنہگار سخت رو بدخو ہے سوائے ان عیبوں کے حرامزادہ ہے یعنی اوسکا باپ تحقیق معلوم نہین

ف کہتے ہین کہ ولید اٹھارہ برس کا تہا جب مغیرہ نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے سو خدا کی ...

ف اس سبب سے کہ تہا مال والا اور اولاد والا جب پڑہی جاتی ہین اوسپر آیتین ہماری کہتا ہے یہ نقلین ہین پہلون کی ... بدنام کرینگے ہم اسکو

حد اعتدال سی ہوتا ہے اور تاویلات نجمیہ مین ہی کہ مراد تجاوز کرنیوالا ہے ظلم مین اپنے نفس پر کہ ڈبو دی اوسکو دریاے شہوات مین اور منہمک کری اوسکو بیچ ظلمت منہیات کی اَثِیْمٍ بہت گنہگار عُتُلٍّ سخت روی اور بدخو اور بعضو نے کہا اچٹ بہت کہانے پینے والا بڑا ظالم زَنِیْمٍ حرام زادہ اور حدیث مین آیا ہی لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَوَّاظٌ وَّلَا جَعْظَرِیٌّ وَّلَا الْعُتُلُّ الزَّنِیْمُ یعنے نہین داخل ہوگا جنت مین مال جمع کرنیوالا بخیل اور نہ سخت دل سخت زبان اور نہ بڑا کہانیوالا حرام زادہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّتَضَعَّفٍ وَلَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ اور کہتے ہین کہ زناکار تہی مان ولید کی حال اوسکا معلوم نتہا یہان تک کہ اوتری یہہ آیت تفسیر زاہدی مین مذکور ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت قریش کے مجلس مین ولید پر پڑہی تو وہ یہہ سنکر اپنے دلمین سوچا کہ یہہ سب صفتین مجہمین ہین مگر حرام زادگی مجہمین کیونکر ہو کہ باپ میرا مغیرہ قریش مین مشہور ہے اور محمد جہوٹ ہی نہین بولتی ہین پس تلوار کہینچکر اپنے مان کی پاس گیا اور اوسکے ساتہہ تہدید تمام کی یہہ حال پوچہا اوسکی مان نی کہا کہ باپ تیرا عورتون پر قدرت نہین رکہتا تہا اور تہی اوسکی مال بنظر رکہتی تہی کہ اسکے مرنیکے بعد ہم وارث ہونگے مجکو رشک آیا مین فلانی شخص کے غلام کو نوکر رکہا تو اوسکی نطفہ سی پیدا ہوا اور اوس عورت کی بیچ بر دلیل واضح یہہ ہوئی کہ ولید آنحضرت سی دشمنی بہت رکہتا تہا اسلیی کہ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ نطفہ جو خبیث ہوتا ہے تو اولاد جو اوس سے پیدا ہوتے ہے وہ بہی خبیث و بد ہوتی ہی اسی سبب سی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ الزِّنَا وَلَا وَلَدُهٗ وَلَا وَلَدُ وَلَدِهٖ جیسا کہ کشاف مین ہی اور اور حدیث مین ہی لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَّا لَمْ یَفْشُ فِیْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَاِذَا فَشَا وَلَدُ الزِّنَا اَوْ شِکٌّ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ اور اور حدیث مین آیا ہی وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ کہا راوی نی شرح منار مین کہ یہہ حکم خاص بیچ حق مین ہے اسلیی کہ ہم دیکہتی ہین ولد الزنا کو صالح زیادہ حلال کے بچہ سی امر دین اور دنیا مین اور لائق ہوتا ہی تمام اچہے باتون کی کہ اوسکی گواہے اور عبادت قبول ہوتی ہی اور قاضی ہونیکی لائق ہوتا ہی وغیر ذلک پس حدیث عام نہین ہے انتہے کہتا ہے فقیر جبکہ دودہ کا اثر ہوتا ہی کہ جس عورت کا دودہ پیوی تو غالب ہوتی ہین اوسمین اخلاق اوسکے خواہ اچہے ہون یا بری تو زنا کا اثر کیون نہو اور صلاح و کرامات ظاہری کا اعتبار نہین ہی اور حدیث میں ہے کہ وُلِدْتُ مِنْ نِّکَاحٍ لَّا مِنْ سِفَاحٍ اور ایسے ہی تمام انبیا علیہم السلام اور تمام اولیاء کرام رضی اللہ عنہم پس زنا بدتر ہے کفر سے ایک وجہ کر کیونکہ اللہ نکالتا ہی حی کو میت سی یعنی مومن کو کافر سی بخلاف رشید یعنے نیک کے زنے سے پس ولد الزنا نہین صلاحیت رکہتا ہی ولایت حقیقیہ کے اگرچہ لائق ہو ولایت ظاہریہ کے اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ متعلق ہی ساتہہ قول اللہ تعالی کی وَلَا تُطِعْ یعنی نہ فرمان برداری کر ایسی شخص کو اس سببسے کہ بہت مال والا اور اولاد والا ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نی کہ نہین جانتی ہین ہم کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے برے بیان کی ہوں کسیکے اتنے کہ جتنی برائی بیان کی ولیدکے ۱۵ ردّ جلالین اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب پڑہے جاوین اوسپر آیتین ہماری کہی کہانیان ہیں

پہلونکی ۵ **فتح** ۵ جب سناہی اوسکو ہماری آیتین کہی یہہ نقلین ہین پہلونکی ۵ **موضح تفسیر**
اِذَا تُتْلٰی الخ یعنی جسوقت کہ پڑہے جاتی ہین اوسپر آیتین ہماری اور سمجہ جانتا ہی کہ یہہ کلام مقدور
مخلوقات سی خارج ہی بلاشبہ کلام خالق کا ہی اور خالق ایسا شخص ہے کہ مجکو باوجود اس رذالت نسب اور
حسب اور خلاق کی یہہ نعمتین قسم مال بہت اور اولاد خوش شکل سے عطا فرمائی ہین مجکو چاہئی کہ اوسکی شکر مین
کوشش بلیغ کرون یہہ نہین کرتا اور کفران نعمت کرتا ہے یہان تک کہ قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یعنے کہتا ہے
کہ کہانیان پہلونکی ہین کہ لکہہ کر چہوڑ گئی ہین کلام آلہی نہین ہی اسلیے بیچ حق اس شریر کا فر النعمت کے
انتظار آنے روز قیامت کا کہ وعدہ گاہ جزاء ہر نیک بدکی ہی نہین کرنیکا بلکہ سَنَسِمُهٗ الخ ۵ **عزیزی** سَنَسِمُهٗ
عَلَی الْخُرْطُوْمِ داغ رکہین گے ہم اوسکے ناک پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ کنایہ ہی رسوا کرنیسے ۵ **فتح** اب داغ
دینگے ہم اوسکے سونڈ پر **ف** کہتے ہین یہہ ولید تہا قریش مین ایک سردار ناک پر داغ نشاند دنیا مین پڑا
یا آخرت مین پڑیگا جلنی کا ۵ **موضح تفسیر** یعنے عنقریب داغ رکہین گے ہم اوسکی ناک پر کہ اکثر مقام
فخر اور نخوت کا اعضاء آدمی سی یہی ہی اور جائی ظہور آبرو اور عزت حمیت کی بہی یہی ناک ہی تاکہ بڑی گنہگار کے
مانند نکٹا پہرے حضرت عبداللہ بن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سی روایت آئی ہی کہ جنگ بدر کے
دن کسی انصار کے تلوار اوسکی ناک پر لگی اور اوسکی ناک زخمی ہوئی پہر جب پہر گہر مین آیا تو اوس زخم کی کتنی ہے
دوا کی وہ اچہا نہوا اور اوسمین خارشت ہوگئی یہان تک کہ اوسی مرض مین داخل جہنم ہوا علماء دین کہاہے
کہ ولید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک طعن کیا تہا کہ مجنون ہی سو حقتعالے نے دس طعن کئی یعنے
دس عیب اوسکے بیان فرمائی اب اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نی عدل و انصاف کی راہ سی رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایذا دینی والیکو ایک ایذا کے عوض مین دس سزا دین پہر جو لوگ کہ آپکی محبت اور
خدمت اور جان نثاری مین عمر بہر مصروف رہے ہین اونکو کہ ہر ایک نیکی کے بدلی مین دس انعام سی تو سرفراز
کریگا اسے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجپر ایکبار درود بہیجیگا تو حق تعالیٰ دس مرتبہ
اوسکو اپنے رحمت سے نوازیگا اور خرطوم کی لفظ لانیمین جو لغت مین ہاتی اور سور کی ناک کو کہتی ہین کمال اوسکے
حقارت منظور ہے گویا وہ شخص انسانیت سے نکل کر خست مین مانند سور کی اور تکبر و غرور مین مانند ہاتی کے
ہوگیا ہے اور اگر کسے شخص کو اس ولید پلید اور اور اوسکے ساتہیونکی قصے سنے سے کہ اوس پاک زمین
مکہ معظمہ کو اپنے نجس یاست سی آلودہ کر رکہا تہا اور وہانکی حکومت کا منصب حاصل کیا تہا یہہ خیال مین
آوے کہ سطرحکے کافرون اور پاجیون کو کیون بڑہانا تہا اور ایسی متبرک جگہہ کے ریاست و حکومت کیون
دینے تہے تاکہ وہ اس قسم کے برائیان اور قباحتین ظاہر کرین اور لوگ چار و ناچار اونکی طریقے کی
پیروی مین گرفتار ہوکر گمراہی کے بہتور مین ڈوب کر ہلاک ہو وین اور ایسی پیغمبر جلیل القدر کو اونکی سبب سے
ایذا پہنچے اسکے جوابمین فرماتی ہین اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ الخ ۵ **عزیزی** ۵ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَۙ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ تحقیق ہمنی آزمایا اونکو جیسکہ آزمایا تہا
ہمنے باغ والون کو جب قسم کہائے کہ البتہ کاٹین گے میوہ باغ کا صبح ہوتی اور انشاء اللہ نکہا ۵ **فتح** ۵

ہمنی ان لوگونکو جانچاہے جیسی جانچاہے جیسے جانچا اوس باغ والونکو جب سنی قسم کہائی کہ اوسکا میوہ توڑینگے صبحکو اور انشاء اللہ نکہا ﴿۵﴾ **موضح تفسیر** اِنَّا بَلَوْنٰہُمْ یعنے بیشک ہم جانچتے ہین ان مکی کی بد خلاق لوگونکو مال اور ریاست دیکی تاکہ ہم دیکہین کہ یہہ لوگ ظاہری مال اور مرتبے کے پیروی کرتے ہین اور اونہین باجی کا فرونکی حکم و مشورہ پر چلتی ہین اور رسول برحق کے تعظیم و تابعداری کو چھوڑتے ہین یا حق پہچانتے ہین اور اللہ اور رسول کی حق کو اپنے سرداروں اور مالداروں کی تابعداری پر مقدم کرکے ادا کرتے ہین تاکہ اس حق شناسی کی وسیلہ سے دارین کی سعادت کو پہنچین اور سب ملکون اور شہروں پر غالب ہوکر فتح کرین اور ان گنت خزانون کی مالک ہون

کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ جیسا کہ جانچا تہا ہمنی اسیطرح باغ والونکو جو باغ ضروان کرکے مشہور تہا اور وہ ایک باغ تہا شہر صنعاء کی متصل جو دار السلطنت یمن کا ہے اوس شہر سے تین کوس پر سر راہ اوس باغ کا مالک تہا ایک شخص بنے ثقیف مین سے اوس باغ مین میوہ دار درخت لگائی ہتی اور جس کہتی کا محصول بہت ہو وہ وہان کرتا تہا اور اسکو اوس باغ سی ہر فصل مین بہت کچہ حاصل ہوتا تہا اور اوسنی اپنے اوپر ایسا لازم کر رکہا تہا کہ میوہ چننی اور کہیت کاٹنی سے جو کچہ باقی رہتا تہا وہ فقیرونکو دیتا تہا اور اناج اوٹہانیکے وقت جو کچہ ہوا سے ادہر ادہر ہو جاتا تہا وہ بہی فقیرونکو دیتا اور میوہ جہاڑنے مین جو کچہ فرش سی باہر گرے وہ بہی فقیرونکو دیتا تہا اور اوس باغ کی حاصل کو جب گہر مین لاتا تو دسوان حصہ اوسکا بہی فقیرونکو دیتا اور اسیطرح جب اوس آٹی کی روٹی پکتی تو دس روٹیون مین سی ایک روٹی فقیرونکو دیتا جب وہ شخص مرا تو اوسکی تین بیٹی ہتی وہ وارث ہوی اور اونہون نے آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ ہم سب اہل و عیال والی ہین ہمارے باپکا ایک گہر تہا اور اب ہماری تین گہر ہوے تو جتنا ہمارا باپ فقراء کو دیتا تہا ہم اوتنا نہین دے سکتی ہین اسکی کیا تدبیر کیجئی منجھلے بہائی نے کہا کہ کچہ تدبیر نکرو اپنے باپکے طور پر دئے جاؤ حق تعالی اسمین برکت دیگا اون دونون بہائیون نے اوسکی بات نہ سنی اور آپسمین یہہ صلاح کی کہ میوہ توڑنے اور کہیت کاٹنے کے وقت فقیرونکو آنے نہ دینگے بلکہ بیخبر باغمین جاکر میوہ توڑکر اور کہیت کاٹ کر گہر مین لے آوینگے اور فقیرونکا حصہ جدا نکرینگے ہان اگر کوئی فقیر ہماری کہانیکی وقت آجاویگا تو کوئی ٹکڑا اوسکو بہی دیدینگے اور اوس منجھلے بہائیکو کچہ ملامت کر کرا اور دہمکا کر چپکا کیا اِذْ اَقْسَمُوْا جب آپسمین اون تینون بہائیون نے قسمین کہائین اس مضمونکی کہ لَیَصْرِمُنَّہَا مقرر کاٹینگے میوا اور کہیتی اوس باغ کی مُصْبِحِیْنَ صبح ہوتے تاکہ کسی فقیر و مسکین کو خبر نہوا اور اونکا باپ دن چڑہے میوہ کاٹتا تہا تاکہ سب فقیر جمع ہوکر اپنا حق لین وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ اور ہرگز کسے نے انشاء اللہ نکہا تاکہ اونپر قسم نٹوٹنیکا بہی احتمال ہوسکتا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہہ ہی کہ اگر کوئی کسی چیز پر قسم کہاوی اور اوسکے ساتہہ بہی انشاء اللہ بہی کہے تو وہ قسم اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتی چاہے اوس قسم کے موافق کرے چاہے نکرسکے اور اونہون نے اسواسطے انشاء اللہ نکہا کہ منجھلے بہائی کا کہنا جو اس بات پر راضی نتہا کسیطرح متصور ہوسکے اور خواہ مخواہ اوس قسم کی موافق کرنا پڑے اور جس راتکو اونہون نے یہہ ارادہ کیا اور آپسمین اس ارادی پر عہد و پیمان مضبوط کرکر سوئے اوس رات کو حکم الہی دوسرے رنگ پر نازل ہوا یعنی فَطَافَ عَلَیْہَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَ ہُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ پس گرد پہری اوس باغ پر ایک بلا جانب پروردگار

تیز یسی یعنی آگ لگ گئی اور وہ سوتی ہتی ۵ **فتح** ۵ پہر پہیر اگر گیا اوسپر پہیری والا تیری رب کی طرف سی
اور وہ سوتے رہے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَطَافَ عَلَيْهَا پہر گرد پہر گیا اوس باغ اور کہیت کی طَآئِفٌ الخ
پہر نیوالا تیری رب کی طرف سی اور وہ ایک آگ ہتی آسمان پر سی گری اور اوس باغ کی درخت اور مکان
اور بیل اور مال اور کسانو نکو بالکل جلا دیا وَهُمْ نَآئِمُوْنَ اور وہ سوتے تہے جسطرح مکہ والی محط کی آئی اور
بدر کے شکست اور اور لڑائیون سے غافل ہین اور تیرا حق یعنی تجہکو پیغمبر سمجہہ کر تعظیم اور تابعداری کرنی
اور حق تعالی کا حق یعنی اوسپر ایمان لانا اور انکو سچا جاننا ادا نہین کرتے ۵ **عزیزی**
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ پس ہوا مانند زراعت کاٹی گئی کی ۵ **فتح** پہر صبح تک ہو رہا جیسی ٹوٹ چکا ۵ **موضح** ۵
تفسیر پہر صبح کو ہو گیا اونکا باغ جیسی کہیت کٹا ہوا کہ کچہہ ہی کہیتی اور درختونکا اوسمین نشان
باقی نرہا اور وہ صبح ہوتی اوس غفلت کی نیند سی اوٹہی اور اپنی باغ کی حال سی بیخبر تہے ۵ **عزیزی**
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ پہر
آپسمین آواز دی صبح کرتے کہ سویرے چلو اپنے کہیتے پر اگر کاٹنے والی ہو ۵ **فتح** ۵ پہر آپسمین پکاری صبح ہوتے
کہ سویرے چلو اپنے کہیت پر اگر تمکو توڑنا ہے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَتَنَادَوْا پہر آپسمین پکارا اون تینون بہائیون نے
صبح ہوتے اَنِ اغْدُوْا الخ کہ سویری چلو اپنے کہیت پر اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ اگر تم آج کہیتی کاٹنی والے ہو
اسواسطے کہ اگر دیر کروگی تو فقیرون کی ہجوم سے کہیتے کا کاٹنا آج ہو سکیگا پہر کل پر رہیگا اور یہہ نہین
جانتی ہتی کہ ہمارے جانیسی پہلی کہیتی کٹ کر ہر دوسرے مالک کی سہہ کار مین جنسہی ہو گئی ۵ **عزیزی**
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ
پس چلے آپسمین باتین پوشیدہ کرتے ہوئے کہ داخل نہو باغمین آجکے دن تمپر کوئی فقیر اور صبح کو پہنچی
بخل پر قادر اپنے گمان مین ۵ **فتح** ۵ پہر چلے اور آپسمین کہتے تہے چپکے کہ اندر نہ آنے پاوے اوسمین تمہارے پاس
آج کوئی محتاج اور سویرے چلے لپکے زور سے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَانْطَلَقُوْا الخ پہر چلے وہ تینون بہائی نوکرون
اور مزدورون کو لیکر اور وہ آپسمین کہتے تہے اور چپکے چپکے کرتے اور گلیون سی جاتے تہے اور مطلب انکا
یہہ تہا کہ آنے نہ پاوے اوس باغمین آج تمہاری پاس کوئی فقیر و مسکین اسواسطے کہ اگر کوئی فقیر اس باغمین
آجائیگا تو شرما شرمی کچہہ نہ کچہہ دینا پڑیگا سو اسکی تدبیر یہہ ہی کہ دروازہ پر آدمیونکو بٹہا دیا جاوے تاکہ کسی
فقیر کو باغ کی اندر آنے ندے چنانچہ مکہ والی بہی یہی کرتے تہے کہ شہر کے غریبون اور ضعیفون کو اسلام مین
داخل ہونی ندیتی تہی وَغَدَوْا الخ اور صبحکو سویرے پہنچے فقیرونکی منع کرنی پر مستعد اور ہٹ کرنیوالی ہوکر
۵ **عزیزی** فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ
پس جسوقت کہ دیکہا اوس باغ کو کہا تحقیق ہم غلط کرنیوالی راہ کی ہین یعنی یہہ باغ اور ہی ہمارا باغ نہین ہے
نہ بلکہ محروم کیے گئی ہم ۵ **فتح** پہر جب اوسکو دیکہا کہا ہم راہ بہولے پر ہماری قسمت نہو دی ۵ **موضح** ۵
فَلَمَّا رَاَوْهَا الخ پہر جب دیکہا اوس باغکو جلا ہوا اور اوسکے مکانون کو ڈہیا ہوا اور درختا ور کہیت
نیست و نابود ہی تو نہ پہچانا کہ یہہ باغ ہمارا ہی اور کہنی لگی آپسمین کہ ہم کہان آگئی یہہ تو ہمارا باغ نہین ہے

مقرر ہم راہ بہولی ہین اور پہلی صبح کی اندہیری کی سبب سے کہین اور طرف آگئی پہر جب وا بین بابین غور کرکر دیکہا
اور اپنے باغکی نشانیان پہچانین تب کہنی لگی کہ ہم راہ نہین بہولی بلکہ ہم حقتعالی کی درگاہ سی محروم کیی گیی
اور نصیب ہماری پہوٹی کہ بدون کسی ظاہری سبب کے ایسا ہمارا باغ پہلا ہوا جو ہماری گذران کی پونجی تہے
سو خاک سیاہ ہوگیا اسیطرح قحط اور بدر کی لڑائی کو دیکہہ کر پہلے کہینگے کہ یہہ قحط نہین ہے تہوڑے دنون پانی
برسنا تہم گیا ہے آگی جل کی برسیگا اور یہہ شکست بدر کی کچہہ عذاب آلہی کی علامت نہین ہے اگر ایک شکست
ہوئی ہی تو پہر آگے چلکے ہماری فتح ہوگی مگر جب دیکہینگے کہ قحط پر قحط اور شکست پر شکست ہوتی چلی جاتی ہے
جب جانینگے کہ ہمارے نصیب پہوٹے اور اللہ تعالے کے درگاہ سی بی نصیب ہو جیسا کہ اون باغ والونے اوسوقت جاکے
پہر ہاتہہ ملنے لگے تب قَالَ اَوْسَطُهُمْ الخ کہا عزیزی قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ
کہا بہترین اونکینے کہ آیا کہا تہا مینی تمکو کہ کیون تسبیح نہین کہتے ہو یعنی رجوع خدا کی طرف کرو کہا فتح
بولا اونمین بہیچکا مینی تمکو کہا تہا کیون نہین پاکی بولتی اللہ کے کہا موضح تفسیر قَالَ الخ یعنی
کہا اونکی منجہلے بہائی نے جب دیکہا کہ اپنے نصیبے پر افسوس کر رہے ہین کیا کہا تہا مینی تمکو اسکے پہلے
کہ کیون نہین پاک جانتی ہو اللہ تعالے کو اس سی کہ اپنی وعدہ مین خلاف کرے اور فقیرونکو زکوۃ اور خیرات
دینے سے مال مین برکت نکرے اور کیون بدگمانی کی اللہ تعالے پر کہ فقیرونکی دینی سی ہمکو فقر مین گرفتار کریگا
اور ہم محتاج ہوجاوینگے یہان سی معلوم ہوا کہ بخیل ضرور اللہ تعالے سے بدگمان رہتا ہی اسیواسطی حدیث
شریف مین آیا ہے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ
اور سخی کو اللہ تعالی کی کرم اور بخشش پر اعتماد کرنا اور اوسکی وعدہ کو سچا جاننا لازم ہے اسیواسطی حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ اور یہہ بہی
حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزونپر مین قسم کہا کر کہتا ہون یعنی
اسلیے کہ ظاہر مین عقل سے دور معلوم ہوتی ہین اول یہہ کہ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ اور دوسرے یہہ کہ مَا تَوَاضَعَ
اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ اور اللہ تعالی کی لیے تواضع کرنیکے معنی اور حدیث مین یہہ فرمائی ہین
کہ تین شخصون کی تعظیم کرنے یہانہ اللہ تعالے کے لیے تواضع کرنے ہے اول حافظ قرآن کی تعظیم کرنے اور اوسکی معنی
جاننی والیکی اور اوسپر عمل کرنیوالیکے دوسری بڈہی مسلمان کی تعظیم کرنی تیسری مان باپ کی تعظیم کرنی اور
تیسری یہہ کہ یعنے مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا عزیزی قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا پاکی
سی یاد کرتے ہین ہم اپنے پروردگار کو تحقیق ہم ستمگار رہے تہے فتح بولی پاک ذات ہی ہمارے رب ہم رہے
تقصیروار تہے موضح تفسیر پہر جب وہ دونون بہائی اور اونکی صلاح دینی والی منجہلے بہائی کی نصیحت سے
خبردار ہوی تو اوس خرابی کی بعد قَالُوْا الخ بولی کہ اب ہم بہی معتقد ہوی کہ پاک ہی ہمارا پروردگار اس
بات سی کہ اپنے وعدے کے خلاف کرے اور اون سخی جوانمردونکو جو اوسکی راہ مین اپنا مال خرچ کرتی ہین برکت
نہ دی بیشک ہم تہے ظلم کرنیوالی کہ فقیرونکی حق مین نیت بدکے اور اپنے باپ کی طریقہ کو چہوڑ دیا اور اعتماد
اور بہروسا اللہ تعالی کی سچی وعدے پر نکیا اور جب اپنے تقصیر اور گناہونکا اقرار کیا فاقبل الخ کہا عزیزی

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ٥ پس متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر آپسمین ملامت کرتی ہوے
ف **فتح** پہر موہنہ کر کر ایک دوسرے کی طرف لگی اولاہنا دینی ف **موضح** **تفسیر** پہر متوجہ ہوے اور
موہنہ پہیرا ایک نے دوسرے طرف آپسمین ملامت کرنی اور اولاہنا دینی کو چنانچہ ایک بہائی نی دوسرے بہائی سے
کہا کہ پہلے تو نے یہہ مشورہ دیا تہا کہ فقیر ونکو نہ آنے دینا چاہئی اور صبح کو سویری چلنی ادسنی اوسکو ملامت کی
کہ پہلے تو نے مجکو مفلسی سے ڈرایا تہا اور کہا تہا کہ ہمارے اہل وعیال بہت ہین اور مجہسے اوسکی تدبیر پوچہی تہے
پہر وہ دونون بہائی اپنی صلاح کار ونکی طرف پہری اور اونکو ملامت کرنے لگے آخر بعد اس تہکا وفضیحتی کے جب
دیکہا کہ اب ملامت کرنیسے کچہہ فائدہ نہین ہے جو کچہہ ہونا تہا سو ہو چکا تب مضطر اور حیران ہوکر قالوا الخ
قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا طٰغِیْنَ ٥ کہاے واے ہمکو تحقیق ہم تہی حدسی گذری ف **فتح**
بولی ای خرابی ہماری ہم تہے حدسی بڑہنے والی ف **موضح** **تفسیر** بولی سب ملکر اے خرابی ہے ہماری
بیشک ہم سب ہی سرکش حدسی بڑہنے والے ہو اسطے کہ ہمکو اس بات مین مشورہ لینا کیا تہا کہ نیک بات مین
مشورہ لینا چاہیے اور ہمارے مشورہ دینی والونکو یہہ کیا مناسب تہا کہ حق اللہ کو بالکل موقوف کرنیکے صلاح دے
اور اب ہم کہ اپنے اس ظلم اور نا فرمانی پر نادم و شرمندہ ہوی ہین عَسٰی الخ ف **عزیزی** عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا
خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ٥ امید ہے پروردگار ہمارا یہ کہ بدلہ دیوی ہمکو ایک باغ بہتر اس سی تحقیق ہم طرف
پروردگار اپنے کے توقع رکہنے والی ہین ف **فتح** شاید ہمارا رب بدل دی ہمکو اس سے بہتر ہم اپنے رب سی
آرزو رکہتی ہین ف **موضح** **تفسیر** عَسٰی رَبُّنَا الخ امید رکہتی ہین اپنے پروردگار سے اسکی کہ بدلمین دے
ہمکو اس سے بہتر باغ اور اور طرح سی اس سال کی روزی ہمپر کشادہ کری ایسی کہ ہمنی پہلے اگرچہ اوسکی کرم پر
بہروسا نکیا لیکن اب باوجود اس بلا کی دیکہنی کے اوسکے مہربانی سی نا امید نہین ہین بیشک ہم اپنے پروردگار
کیطرف بڑے آرزو رکہتے ہین حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سی روایت آئی ہی کہ حق تعالیٰ نی اس اخلاص کے
کلمہ کو انسی پسند کیا اور جب وہ تینون بہائی افسوس کرتے ہوی شہر کو پہنچی اور اس شہر کی بادشاہ نی
اونکا یہہ حال سنا تو اپنے باغونمین سی ایک باغ بہت خوب جسکا نام حیوان تہا اونکو عنایت کیا اوس باغ میں
انگور کا خوشہ اتنا بڑا ہوتا تہا کہ ایک خوشہ ایک خچر کا بوجہ ہوتا تہا بہت لوگ مکہ کے اپنے مان باپ اور خویش و
اقربا کے مارے جانیکے بعد اور مال و اسباب لڑائیوںمین لٹ جانیکے بعد اور سات برس قحط مین مبتلا ہونیکی بعد
کہ جسمین مردونکی ہڈیان جوش کر کر اور مردار چمڑا بہون کر کہایا اور اونٹ کی اوجہہ کا پانی پیا آخر کو نادم ہوکر
چار نا چار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی جو بہت بڑی نعمت تہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسکے قدر
اور قرآن المجید پر ایمان لانیکے نعمت کو پہچانا اور راہ پر آئے اور اپنے کُفر کے قائل ہوی اور ایمان لائی
پہر اللہ تعالیٰ نے اونکو نوازا اور چہہ سو چہپن ٦٥٦ برس تک تمام روے زمین کی خلافت اور سلطنت سی سرفراز کیا
اور ہر طرف کی فتحین اور خزانی بیشمار اور ہزارون شہر آباد اور باغات عمدہ بہار والے دل لگی کی انکو عنایت
فرمائی آخر کو چہہ سو چہپن برس کی بعد چنگیز خانیون کی ہاتہ سی اونکی ریاست برباد ہوئی اور پہر آج تک
اون پاس نہ آئی اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اب حق تعالی اس بیان کی بعد یعنی مکی والونکا حال باغ ضروان کی مطابق ہی فرماتا ہی کَذٰلِكَ الْعَذَابُ الخ

عزیزی ابو خالد یمانی کہتے ہین کہ مین گیا تہا باغ حیوان مذکور مین پس دیکہا مینی کہ ہر خوشہ انگور کا اوسمین برابر مرد حبشی کہڑیکے تہا محقق کہتے ہین کہ جو کوئی کسی بلا مین مبتلا ہوا ور مال اوسکا تلف ہو اور تامل کرے اور جانی کہ مین سزاوار اسیکا تہا شامت گناہ سی اور بہر مقر اپنے تقصیر کا ہو کر درگاہ رب العزت مین رجوع و توبہ کری تو امید ہے کہ بہتر اوس سے عنایت ہو جیسے باغ ضروان کی بدلی مین باغ حیوان ملا مولنا روم فرماتی ہین **ع** او لم خم شکست و سرکہ بریخت + من نگویم کہ این زیانم کرد + صد خم شہد صافی از پی آن عوضم داد و شادمانم کرد + علماء نے اختلاف کیا ہے کہ باغ والے کافر تہے یا مسلمان اور توقف کیا ہے اونکے امر مین لیکن اکثر علماء نے کہا ہی کہ توبہ کی اونہون نی اور مخلص ہوئے کہا یہہ قشیری نے اور شیخ ابی الربیع مالقی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ کہان سنا مینی حال ایک عورۃ صالحہ کا کہ ایک گانو مین مشہور تہی اور نام اونکا فضہ تہا پس مین اونکی زیارۃ کو گیا کہ دیکہون کرامتین اونکی جو مشہور تہین پس ہمنی سنا کہ اونکی ہان ایک بکرے ہے کہ دودہ دیتی ہی شہد ملا ہوا پس مین ایک نیا پیالہ مول لیکر گیا اور سلام کیا مینی اونکو اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ برکت تمہاری بکری کے جو مشہور ہے دیکہون پس دی مجکو بکری مینی اوسکا دودہ دوہا پیالہ مین اور پیا دودہ شہد ملا ہوا پس جب ہمنی یہہ معاملہ دیکہا تو حال اوس بکریکا پوچہا اوس نیکبخت نی کہا کہ ہمارے پاس ایک بکری تہی اور تہی ہم فقیر اور کچہ اپنے پاس رکہتی نتہی پس عید کا دن آیا تو کہا میری خاوند نی کہ وہ مرد نیک تہا ہم قربان کرینگے اس بکری کو آج کی دن مینی کہا کہ ایسا نکرو واللہ ہمارے حاجت جانتا ہے کہ جو کچہ اوسی رکہتی ہین ہمکو حاجت نہین ہی قربانی نکرینگے پہر اوسیدن ہمارے ہان ایک مہمان آیا اور ہمارے پاس کچہہ اوسکے کہلانیکو تہا نہین پس لیبی اپنے خاوند سے کہا کہ یہہ مہمان آیا ہے اور حکم ہے ہمکو مہمان کے اکرام کرنیکا پس لو یہہ بکری اور ذبح کرو اسکو گہر سے باہر جا کر قریب دیوار کے کہ نبچے رووین ہمین پس جب اوسنی بکری ذبح کی تو ایک بکری دیوار پر سے گہر مین گر پڑی پس ڈری مین کہ کہین وہ بکری بہاگ نہ آئی ہو اوس سی پس نکلی مین گہر سی دیکہون تو خاوند بکری کو صاف کر رہا ہے پس مینی اوس ہی کہا کہ عجیب ماجرا ہے اور یہہ قصہ مینی بیان کیا خاوند نے کہا کہ شاید اللہ تعالی نے عوض مین اوسکے بہتر دی کہ وہ بکرے تو دودہ ہی دیتی تہی اور یہہ دودہ بہی دیتی ہی اور شہد بہی دیتے ہے اور یہہ برکت خاطر داری مہمان کی ہوا غرضکہ جو کوئی کسیکے دل کو خوش کرے نتیجہ اوسکا اچہا ہوتا ہے

روح كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اسیطرح عذاب ہے اور تحقیق عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش جانتی **فتح** یون آتی ہی آفت اور آخرت کی آفت سب سے بڑی ہے اگر اونکو سمجہہ ہوتی **موضح تفسیر** كَذٰلِكَ الْعَذَابُ الخ اسیطرح آتا ہی عذاب یعنی مکہ والونکا اونکے قحط مین مبتلا ہونا یہہ دنیا کا عذاب ہی جیسی باغ ضروان والی ایک دنیا کی آفت مین مبتلا ہوی تہی لیکن ساتہہ اوسکی بعد بہتری کے امید باقی رہتی ہے اور توبہ کرنا اور شرمندہ ہونا اور اپنے گناہونکا اقرار کرنا ایسی عذاب کے دفع کرنیکے لیئے بہت مفید ہوتا ہے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہی اوسکو دنیا کی عذاب پر قیاس کرنا بیجا ہی اسواسطی کہ حق تعالی کا غضب اوسوقت مین نہایت شدید ہوگا اسقدر کہ اوس عذاب کی بعد

ع قول ... الفقیر ان کان ذلک القول من الصعدہ الصاد من العیدین من قبل ... ابدالا ... عن التوبہ ... الاخلاص ... الی اہل ... ۱۲ روح

ع قولہ لانا ... قوم ... من ... ۱۲ روح

ع اس سے ... کا ... ان کا بہت ... اور اس عذاب مین ... گرفتار ہون ... ۱۲ ع م

کچہہ امیدہی کی اور توبہ اور استغفار اور شرمندگی اور گناہ کا اقرار اوس عذاب کی دفع کرنیمین کچہہ کام نہ اویگا لیکن البتہ اتنا ہوگا کہ ایمان دار گنہگارونکو اونکی گناہونکی موافق تنبیہ کی بعد بہشت مین داخل کرینگی اور وہ اونکی تنبیہ حقیقت مین عذاب نہین ہی بلکہ گناہونکے گندگی سی اونکو پاک کرنیکی واسطے ہے تاکہ بہشت کی جانیکی لائق ہون جیسی کسی غریب کو ڈری پوس غبار آلودہ سفر کے ماری ہوی کو جب بادشاہ کی سامنی لیجانیکا ارادہ کرتی ہین تو پہلی اوسکو گرم حمام مین لیجا کر حجامت بنوا کر حمامی کہیسی والونسی اوسکی بدن کو ملوا کر گرم پانیسی خوب نہلواتی ہین تاکہ حمام کے گرمے اور گرم پانیسی اوسکے بدن کا میل اور بدبو بالکل جاتی رہی اور بادشاہ کی مجلس کے حاضر ہونیکی قابل ہو لیکن ان باتونکو وہ سمجہتے ہین جو ہر چیز کی حقیقت کو پہچانتی ہین اور آخرت کی حقیقت کو دنیا کی حقیقت پر بڑہا جانتی ہین اور یہہ کافر ہے ان چیزون کو بوجہتی اگر ان چیزونکی حقیقت کو جانتی اور آخرت کی معاملونکو دنیا کے احوال پر قیاس نکرتے لیکن یہہ ایسے نادان و بی تمیز ہین کہ کہتے ہین جسطرح باغ ضروان کی قصہ مین منجہلا بہائی اونکی باوجود منع کرنے اور ساتہی ہونیکے ہیے اسے آفت مین گرفتار ہوا اور باغ مین سی اوسکا حصہ بہی جل گیا اوسیطرح مکہ کے ایماندار بہے ہماری ساتہہ قحط مین شریک ہوی اور بہوک و پیاس کی بلا مین گرفتار ہوی تو اوسیطرح آخرت کے عذاب مین بہی سب نیک و بد شریک ہونگی اور وہان بہی کچہہ فرق نہوگا سو یہہ قیاس کرنا انکا غلط ہے اور دنیا اور آخرت کی احوال مین بڑا فرق ہے اسواسطے کہ ان للمتقین الخ ط **عزیزی** کتاب کشف الاسرار مین لکہا ہے کذلک العذاب کی تفسیر مین کہ اسیطرح کرونگا تیری امت کی ساتہہ جسوقت کہ نہ مہربانی کرینگے تو نکرونگی اپنے فقرا پر کہ مینہ نہین برسانیکا اور مصیبتین اونپر اوتارونگا اور برکت اوٹہالونگا اونکی کہیتون اور تجارت سے پس اسمین وعید ہے زکوۃ و صدقہ نہ دینے والونکے لئے کہ مال اونکی ہلاک کرونگا اور عذاب نازل کرونگا جسطرح جا ہونگا ۔ مکن بدکہ بدہنی ای یار نیک ۔ دنیا بذر تخم بدی بار نیک ۔ کسی نیک بیند بہر دو سرا ۔ کہ نیکی رساند بخلق خدای ۔ **رکوع** ط اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ تحقیق متقیونکی لئی نزدیک پروردگار اونکے باغ نعمت کی ہین آیا کرینگے ہم مسلمانونکو مانند گنہگارونکی کیا ہے تمکو کیونکر مقرر کرتے ہو ط **فتح** البتہ ڈرنیوالونکو اپنے رب کے پاس باغ ہین نعمتکے کیا ہم کرینگے حکم بردارونکو برابر گنہگارونکے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹہیراتے ہو ط **موضح تفسیر** اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ الخ بیشک پرہیزگارونکی لئی اگرچہ دنیا مین تکلیف و رنج بہت پہنچی جیسی باغ کا جل جانا اور مال کا برباد ہونا اور قحط مین مبتلا ہونا لیکن انکو اونکے پروردگار کے نزدیک اس دنیا کی تکلیف کے بدلی باغ ہین نعمت بہری ہوی تو دنیا کی مصیبتونمین ان لوگونکا کافرون اور گنہگارونکی ساتہہ شریک ہونا گویا انکی واسطے عبادت اور ریاضت کی قسم سے ہوا یعنی کہ انکا دنیا کی رنج مین شریک ہونا اللہ تعالی کی نزدیک انکے مرتبونکے ترقی کا سبب ہوتا ہے اور یہہ فرق ظاہر ہے اسواسطے کہ متقی پرہیزگار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم کی تابعداری اور کافر بدکار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم سے سرکش و نافرمان بردار کیا پہر کرینگے ہم مسلمانون اور تابعدارونکو کہ جو ہماری ہر حکم کو مانتی رہے ہین گنہگار اور بدکارونکی مانند جو ہمیشہ ہمارے حکم کی انکار ہی کرتے رہے کیا ہوا ہے تمکو باوجود عقل کے کیا حکم کرتے ہو کہ ہم مین اور مسلمانونمین کچہہ فرق نہین اور حال یہہ ہے کہ ہر ایک تم مین سی

ع بیشک ڈرنیوالونکی واسطے کہ جو شرک سے بچتی ہین اونکی پروردگار کے پاس باغ ہین نعمتونکے کیا ہم کر دینگے ... ق جو وعدہ لوگونکو دیتے ہو کہ آخرت مین ہر شی نعمتون ... جہوٹ ہے ... سو یہہ اور اگر شاید ... تو ہمین ان ... ہی ہو

لونڈی اور غلام اور خدمتگار رکہتا ہی پہر جو انمین سی تابعدار اور حکم بردار ہوتا ہی اوسکو سرکش و حکم نہ ماننی والیکی برابر
نہین کرتی ہو بلکہ تم اپنے بزرگی و بڑائی پر مغرور ہو کر یہہ دعوی کرتے ہو کہ اگر قیامت کی دن مسلمانونپر عنایت اور
بخشش ہوگی تو ہمپر اوس سے بہتر ہوگی چنانچہ مقاتل سی روایت ہے کہ مکی کی کافرون نی اس آیت اوترنیکی
بعد مسلمانونسی کہا کہ حق تعالی نی دنیا مین ہمکو تمپر بزرگی دی ہی تو آخرت مین بہی ہمکو تمپر ضرور بزرگی دیگا
حق تعالی نی انکی اس فاسد خیال کو باطل کر کر فرمایا کہ برابری درمیان تابعدار اور گنہگار کی آدمی کی طبع دانشمند
کی خلاف ہی پہر تابعدار پر گنہگار کی ترجیح کا کیا ذکر ہے اسواسطے کہ یہہ بات عقل کے بالکل خلاف ہے اور
اگر یہہ کافر کہین کہ آخرت کی کامونکو عقل خوب سمجہہ نہین سکتے اسلیئے کہ وہ کام محض توقیفی ہین یعنی شارع کے
بتانی پر موقوف ہین انکی وجہ عقل مین نہین آسکتی تو اوسکے جواب مین ہم کہینگے کہ اس صورت مین ہم تمسی پوچہتی ہین
کہ ام لکم کتاب الخ **ع** **عزیزی** اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ کیا تمہارے
پاس کوئی کتاب ہی کہ اوسمین پڑہتی ہو یہہ مضمون کہ تحقیق تمہاری لئی ہوگا معاد مین جو کچہہ کہ اختیار کروگے
ع **فتح** **ع** کیا تم پاس کوئی کتاب ہی جسمین پڑہ لیتی ہو کہ اوسمین ملتا ہی تمکو جو پسند کرو **ع** **موضح**
تفسیر اَمْ لَكُمْ الخ کیا تمہاری پاس کوئی آسمانی کتاب ہی کہ اوسمین تم پڑہتے ہو کوئی دلیل ظاہر سوائے اوسکے
کہ پوشیدہ چیز پڑہے نہین جاتی بلکہ کلام سی بوجہہ لیجاتی ہی اور اوس ظاہر دلیل کا مضمون یہہ ہے
کہ مقرر تمہارے واسطے اوس کتاب مین وعدہ دیا ہے کہ جو کچہہ بہتر اور اچہا جان کر اور پسند کر کر تم اپنے
واسطے مانگوگی وہ ہم تمکو دینگے اور اگر تم کہو کہ ہمارے پاس سطرحکی کتاب نہین ہی لیکن حق تعالی کا
معاملہ ہم لوگون سی ابتدا پیدایش سی ابتک اسی قسم کا رہا ہی اور حق تعالی اپنے معمول کی خلاف نکریگا
تو ہم کہینگی کہ بہلا ہم تمسی پوچہتی ہین کہ ام لکم ایمان **ع** **عزیزی** اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ کیا تمہاری لیی عہد محکم ہے ہماری ذمہ پر کہ حکم اوسکا قیامت تک
باقی ہو یا نہ مضمون کہ تحقیق تمہارے لیی ہی جو کچہہ کہ مقرر کرو **ع** **فتح** **ع** کیا تمنے ہمسی قسمین لین ہین
پوری قیامت کی دن تک پہنچتی کہ تمکو ملیگا جو ٹہیراؤگی **ع** **موضح** **تفسیر** اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ الخ
کیا تمہارے لیی ہماری ذمہ پر قسمین ہین یعنے ہمنے کیا تمسی قسمین کہائین ہین اور وہ قسمین پہنچنی والی ہین
قیامت تک یعنے تمہاری ابتدا پیدایش سی قیامت کی دن تک ہم تمہاری ساتہہ یکسان معاملہ کرینگے
اور ہرگز کچہہ بہی تغیر اور تبدل اوس معاملہ مین نہونی پاویگا اسواسطے کہ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ یعنے
مضمون اون قسمونکا یہہ ہے کہ بیشک تمکو ہم دینگے جو تم حکم کروگی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ چند دونکا
معمول جبتک اوسپر عہد و پیمان درمیان نہو تبتک اوسپر اعتماد اور بہروسا کرنا نچاہیی اور اگر کسی کی راہی
یہہ کافر کہین کہ ہان سطرحکا عہد و پیمان حق تعالی کی طرفسی ہماری پاس ہے تو سلہم الخ **ع** **عزیزی**
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ پوچہہ مشرکون سی کہ کون انمین سی اس مقدمہ کا ذمہ لینی والا ہے
ع **فتح** **ع** پوچہہ انسی کونسا انمین اسکا ذمہ لیتا ہے **ع** **موضح** **تفسیر** سَلْهُمْ الخ یعنی پوچہہ انسی کہ کون
انمین سی اسطرحکے قسم ثابت کرنیکا ذمہ کرتا ہے اور ضامن ہوتا ہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ ہمارا اعتماد

حقتعالی کی کرم پر نہین ہے اور نہ اوسکی طرفسی کوئی سند اس عہدکی ہماری پاس ہی لیکن ہمارا اعتماد اور بہروسا
اون لوگون پر ہے جنکے ہمنے عمر بہر عبادت کی ہی اور اونہین کے فرمان برداری مین اپنے عمر گذاری ہی اور وہ لوگ
حقتعالی کی درگاہ مین سطرحکے مقرب اور رتبی والی ہین کہ کوئی کام بدون اونکی صلاح اور مشورہ لئی ہوی
اور انکو شریک اور شامل کئی ہوی نہین کرتے ہین اگر کبہی حق تعالی ہمپر غصہ بہی کریگا تو وہ معبود و پیشوا
کچہہ عرض معروض کرکی سمجہالینگے اور ہمارا معاملہ جیسا دنیا مین ہی ایساہی برقرار رہیگا اور اوسمین کچہہ نقصان
آنے نہ دینگے تو ہم کہتی ہین کہ انسی پوچہا چاہیے کہ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ الخ ** عزیزی** اَمْ لَهُمْ
شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ آیا ان مشرکون کی لئی شریک ہین پس چاہئی کہ لاوین
اپنے شریکونکو اگر راست گو ہین ** فتح** کیا اونکی کوئی شریک ہین تو چاہیے کہ لی آوین اپنی شریک اگر وہ
سچے ہین ** موضح تفسیر** اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ الخ یعنی کیا اونکی واسطی سطرحکی شریک ہین پس چاہئی کہ لی آوین
اپنے اپنے شریکونکو حق تعالی کی مقابلہ مین خصوصاً اوسوقت کہ اونپر قحط پڑتا ہی اور مسلمانونکی لڑائیونکی
کہیے در پیے ہوتے جاتے ہین اور اونکی شکست پر شکست ہوتی جاتی ہی اگر یہہ لوگ سچی ہین اس باتمین
کہ ہمارے شریکونکو دخل ہے کارخانہ خدامین اور بدون اونکی مشورہ کے دنیا کچہہ نہین ہوتا اور اگر یہہ کا ذکہین
کہ ہمارے معبود حق تعالی کی صفات کی مظاہر یعنی جای ظہور ہین اور اوسکی ساتہہ اتحاد رکہتی ہین اور جو
نسبت مظہر کو ساتہہ ظاہر کے ہے وہے انکو حاصل ہے کچہہ نہین اور حق تعالی مین غیریت نہین ہی اور نہ
مقابلہ تاکہ انکو اس جہگڑے اور اپنے غلبے کے واسطے حق تعالی کی جناب مین مقابلہ کو لاوین اور ہماری عبادت
اپنے معبودونکو عین خدا کی عبادت ہے اور ہمارا دیکہنا اپنے معبودونکی طرف عین خدا کی طرف دیکہنا ہی
ہم تو انکو اپنے عبادت مین وسطہ جانتی ہین اور دیکہتی ہین عینک کی طرح انکو جانتی ہین تو ہم کہینگے کہ یہہ
تمہارا خیال باطل اور جہوٹا ہے اسلیئے کہ اگر تمہاری معبود عبادتمین واسطہ اور دیکہنے مین عینک کی مانند
ہوتی تو تمہارے سب عبادت اور نظر کرنا حق تعالی کی ذات پاک تک پہنچتا اور اس عبادت اور توجہہ کا اثر
علوم کے آثار ظاہر ہونیکے دن یعنی قیامت کی دن ظاہر ہوتا لیکن تمکو یہہ عبادت ہرگز فایدہ بخشیگی
اور اس توجہہ اور نظر کا اثر کچہہ بہی ظاہر نہوگا یَوْمَ يُكْشَفُ الخ ** عزیزی** یَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ جسدن کہ کپڑا اوٹہایا جاویگا پنڈلی سی اور
بلایا جاویگا اونکو طرف سجدیکی پس نہین کرسکینگے مترجم کہتا ہی کہ یہہ کلمہ کنایہ ہے شدت حال سی واللہ اعلم
** فتح** جسدن کہولی جاوی پنڈلی اور بلای جاوین سجدیکو پہر نہ کرسکین ** موضح تفسیر**
کشف ساق سی مراد ہے امر دہشت ناک و شدید پیش آنا اور بقول بعض کی برہنہ ہوگی اور دکہائی جاویگی
پنڈلی عرش کی یعنی پایہ عرش اور بقول بعض کی مراد تجلی خدا کی ہی چنانچہ بخاری وغیرہ مین آیا ہے
کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ
وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی ہی کہ پشتین کفار و منافقون کی بدون
بغیر جوڑکے ہوجاوینگی مڑینگی نہین وقت اوٹہنے اور جہکنی کے پس کہڑے رہ جاوینگے اپنے حال پر تاکہ

زیادہ ہو حسرت وندامت اونکو اپنے تقصیر پر اور حدیث مین ہی کہ ہو جاوینگی پیٹہین اونکی ایک تختہ گویا تہی لوہیکی اونکی پیٹہ مین
ہونگی اور روایت ہی ابی بردۃ ابن ابی موسیٰ سی کہ کہا روایت کیا مجہسی باپ میرینی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتی تہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا صورتین بنائی جاوینگی دن قیامت کی ہر قوم کی لئی اونکی کہ پوجتی
تہے اونکو دنیا مین پس جاوینگی ہر قوم طرف اونکی کہ پوجتی تہی اونکو دنیا مین اور رہ جاوینگی اہل توحید پس کہا جاویگا
اونکو کہ کیونکر رہ گئی تم پس کہینگے وہ کہ چلی گئی لوگ پہر کہینگے وہ کہ بلاشبہ ہمارلیئی ایک رب ہی کہ عبادت کرتے تہے
ہم اوسکو ہی حال مین کہ دیکہا نہین تہا ہمنے اوسکو پس کہا جاویگا اونکو کہ پہچان لوگی تم اوسکو جب دیکہو اوسکو پس
کہینگے وہ کہ ہان پہر کہا جاویگا اونکو کہ کیونکر پہچانوگی اوسکو اس حال مین کہ دیکہا ہی نہین ہی تمنی اوسکو
کہینگے کہ نہین مشابہ اوسکی کوئی چیز پس کہولا جاویگا اونکی لئی حجاب پس دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کی پہر
گر پڑینگے وہ سجدہ کرتے ہوی اور باقی رہ جاوینگی کتنی قومین کہ پیٹہین اونکی مانند سینگ گائین کی ہونگی پس
ارادہ کرینگے سجدہ کا لیکن کر نہین سکینگے مانند قول اللہ تعالیٰ کی یَوۡمَ یُکۡشَفُ الخ فرماویگا اللہ تعالیٰ اے میری
بندون اوٹہاو سر اپنے بدلی ہر شخص کے تم مین سی ایک ایک شخص یہود و نصاریٰ کی دوزخ مین ڈالی مینی کہا
ابوبردہ نی کہ پہر بیان کی مینی یہہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے پس کہا عمر نے کہ قسم ہے تجکو اوس ذات کی کہ
نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکی کیا نقل کی ہے یہہ حدیث تجہسی تیری باپ نی پس قسم کہائی مینی اونکی آگے
تین بار پس کہا عمر نے کہ نہین سنی مینی اہل توحید کی لئی کوئی حدیث کہ وہ بہت پیاری ہو نزدیک میرے اس
حدیث کی برابر اور بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ فارسی رح نی لکہے ہے یہہ منقول ہے کہ تجلی کریگا حق تعالیٰ روز
قیامت کی پہر فرماویگا کہ طبنہ ہمراہ ہو جاوی ہر امت اوسکی کہ پوجتی تہی اوسکو پس ہمراہ ہو جاوینگی اوسکی
اور باقی رہ جاوینگی یہہ امت اور اوسمین منافق بہی ہونگی پہر تجلی کریگا اونکی لئی حق تعالیٰ بیچ ادنیٰ
صورۃ کی اون صورتون مین سی کہ تجلی کرتا تہا اونکی لیی اوسمین پہلی پس فرماویگا اَنَا رَبُّکُمۡ پس کہینگے
لوگ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡکَ منتظر ہین یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پہر فرماویگا اونسی حق
جل وعلا کہ آیا درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی کچہہ نشانی ہی کہ پہچانو تم اوسکو ساتہہ اوسکی پس کہینگی
وہ کہ ہان ہے نشانی پس بدل جاویگا اونکی لیی حق تعالیٰ اوس صورتین کہ پہچانتی تہی اوسکو اوس
صورتین ساتہہ اوس نشانی کی پس کہینگے وہ لوگ کہ تو رب ہمارا ہے پس حکم کریگا حق تعالیٰ اونکو سجدہ
کرنیکا پس نہین باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خالص اللہ ہی کو مگر کہ سجدہ کریگا اور جو کوئی سجدہ کرتا تہا
دکہانی اور بچاؤ کی لیی ہو جاویگی پیٹہ اوسکی تختہ تانبی کا جب ارادہ کریگا سجدہ کرنیکا گر پڑیگا پیٹہ کی بل اور
یہی بیان ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ الخ اور کہا بعض علما نی کہ روز قیامت کی ایک
نور عظیم پیدا ہوگا اور خلائق سجدہ مین گر پڑینگے پس کشف ساق عبارت ہی تجلی الٰہی سی اور حدیث مین آیا ہی کہ
یوم یکشف عن ساق ہی مراد یہہ ہی کہ کہولا جاویگا یعنی پردہ نور عظیم سی گر پڑینگے لوگ اوسکو سجدہ کرتے ہوی کما فی
کشف الاسرار اور اوسمین یہہ بہی ہی کہ ابوہریرہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے بدلہ
لیویگا اللہ عز وجل مظلوم کی لیی ظالم سے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا کسیکا حق کسیکے پاس حتی کہ جو ددو مین بالکل

حدیث التحول صحیح علیہ دیوبن وعلیہم دیوان ... الصفات الا الآیۃ والا فالاسم ... الصورۃ والانتقال ... عن الصورۃ ... تعالیٰ الی الحب علی المراتب ... ولت علی جواز ... ان الآیۃ دلت علی جواز ... الا الطاقۃ ... تکلیف فیما ... ورود الامر بالتکلیف ... لا یقولون ... تکلیف ما لا یطاق ... ان الارادۃ ... کالموعود ... عادی ... ترغیب ... ۳۔ وکذا المحال العادی ... کالایمان ... المحال ... احب ... بانہ لا یؤمن ... عرۃ التکلیف ... المعتزلۃ واما المحال العقلی ... وہو الممتنع لذاتہ کاعدام القدیم ... فلم یذہب الی جواز التکلیف ... ۱۲ روح

بہیجتا تہا یعنی دنیا مین اوسکو حکم ہوگا کہ الگ کردو کو بائی سی پہر جب فارغ ہوگا اس سی پکاریگا ایک پکارنیوالا
اسطرح کہ سب خلائق سنینگے آگاہ ہوؤ چاہیئے کہ ملجاوی ہر قوم اپنی معبودونکی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ
کہ جنکو پوجتی تہی یعنی جیسی تعزیہ اور قبور اور طاق وغیرہ پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہتا کسی چیز کو
سوای اللہ تعالی کی مگر کہ صورت بناکر لائی جاوینگی آگی اوسکی معبود اوسکی اور بناویگا اللہ تعالی ایک فرشتہ
کو فرشتونمین سے بصورۃ عزیر نبی علیہ السلام کی اور ایک فرشتہ کو بصورۃ عیسی بن مریم علیہ السلام کی پس ہمراہ
ہونگی عزیر کی یہود اور ہمراہ ہونگی عیسی کی نصاری پہر ساتھہ جاوینگی اونکی معبود اونکی یعنی بت کہ اون
انبیا کی نام رکہہ کر اونکو پوجتی تہی وغیرذالک طرف دوزخ کی اور وہ وہ ہونگی کہ جنکی حق مین فرماتا ہی اللہ
تعالی لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جب نہین باقی رہینگی سوای مومنون کی اور اونمین
منافق بہی ہونگے فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ گئی لوگ یعنی کافر دوزخمین پس ملو تم اپنے معبودون کی ساتھہ
اور اون چیزونکی ساتھہ کہ تہے تم پوجتی پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین تہا ہمارے لیئی کوئی معبود سوا اللہ تعالی
کے اور نہین پوجتی تہی ہم اوسکی غیر کو پس پہریگا اللہ اونکی پاس سی پہر پہریگا اللہ جسقدر چاہیگا پہر آویگا
اونکی پاس اور فرماویگا کہ اے لوگون گئی لوگ پس ملو تم اپنے معبودونکی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ کہ
پوجتی تہی اونکو پس کہینگے لوگ قسم اللہ کے نہین ہماری لیئی کوئی معبود سوا اللہ کی اور نہین پوجتی تہی ہم اوسکی
غیر کو پس کہولیگا اونکی لیئی پنڈلی اور تجلی کریگا اونکی لیئی عظمت اپنے سے اسطرح کہ پہچانینگی اوس سی کہ وہ
رب اونکا ہے پہر گر پڑینگے سجدہ کرتے ہوئے اپنے موہنون کی بل اور گریگا ہر منافق اپنے پیٹہ کی بل اور
ہوجاوینگی پیٹین اونکی مانند سینگون گائین کے پہر کہڑا کیا جاویگا بل پشت جہنم پر انتہی ۵ رفع حجر ۵
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝
عاجزی ظاہر ہوگی اونکی آنکہونپر پکڑیگی اونکو خواری اور تحقیق بلایا جاتا تہا اونکو طرف سجدہ کی حالانکہ وہ
بے علت تہے ۵ فتح ہوتی ہین اونکی آنکہین جہڑی آتی ہی اونپر ذلت اور پہلے اونکو بلاتی تہی سجدہ کو
اور وہ چنگے تہے ۵ موضح تفسیر يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ الخ قولہ تعالی وَهُمْ سٰلِمُوْنَ جسدن ظاہر کیا جاویگا اور پردہ
کہولا جاویگا اوس حقیقت سی جسکا نام ساق یعنی پنڈلی ہی اور اوسکی نسبت تمام آلہیہ حقیقتونکی ساتھہ ایسی
ہے جیسے پنڈلے کی نسبت آدمے کے سب اعضا کے ساتھہ ہے اور بلائی جاوینگے سجدہ کیلئے اسطے تاکہ اگر انکی
عبادت تنزیہہ اور پاکی کی مقام پر پہنچی ہے اور مقبول ہوئی ہی تو اوسوقت ہی اوسکی موافق سجدہ کرسکیگا
اور اگر مظاہر کے قید مین پہنسکر تنزیہہ کی مقام کو نہین پہنچی ہی تو اوسوقت ہی اوسنی اوس مقام پر توجہہ
ممکن نہوگی اسواسطے کہ وہ وقت نئی بات حاصل کرنیکا نہین ہے بلکہ پہلی حاصل کی ہوئی چیزونکی آثار
کے ظہور کا وقت ہے اور ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کہا ہے کہ ساق الشئی اصلہ الذی بہ
قوامہ الخ یعنے ساق ہر چیز کی اوسچیز کے جڑ کو کہتے ہین جسکی سبب سے اوس چیز کا ٹہیراؤ ہوتا ہے جیسے تنہ
درخت کا اور پنڈلے آدمے کے پس اس آیۃ کے معنے یون ہونگی کہ جسدن ظاہر کیجاویگی ہر چیز کے حقیقت اور
اوسکے اصل جسکے سبب سے وہ چیز ثابت ہی پس جدی ہوجائیگی ان لوگونکی عبادت جو غیر اصل پر رہتے

ایمان دار ونکی عبادت سی جو ثابت ہتی اصل صحیح پر یعنی سبکے جڑ پر اور جب وسدن کی بلا اینکی وجہ معلوم ہوئی کہ
امتحان و آزمایش منظور ہے نہ تکلیف تو ابو مسلم صفہانی کا بعید جاننا ہبات کا زائل ہوا کہ اوسنی لکہا ہے لاریب ان
یوم القیمۃ لیس فیہ تعبد و تکلیف الخ یعنے بیشک مقرر روز قیامت مین نہین ہی عبادت اور نہ تکلیف پس مراد
اوسدن سی بڑہاپے اور موت کی قریب کا زمانہ ہے فقط حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بہر صورت یہہ لوگ بہی سجدہ کا
قصد کرینگے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس ہرگز سجدہ نکر سکینگے اس لیی کہ اونکی پیٹہ ایک تختہ ہو جائیگی پہر جہکنا
اوسنی نہو سکیگا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی سنا کہ آپ فرماتی ہتی قیامت کی دن ہمارا رب ایک ساق ظاہر کریگا اور ہر ایک ایماندار مرد ہو عورت
سجدہ مین گر پڑیگا اور جو شخص دنیا مین دکہلانے یا سنانی کی واسطی سجدہ کرتا تہا وہ بہی قصد کریگا سجدہ کرنیکا
لیکن اوسکی پیٹہ ایک تانبی کے تختے کے مانند ہو جائیگی کہ اوسکا ٹیڑہا ہونا ممکن نہوگا اور صحیح مسلم مین آیا ہے
کہ صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ قیامت کی دن اپنی پروردگار کو
دیکہینگے آپنے فرمایا کہ ہان بی شبہ اور بی پردہ مانند نے بدلے کے آفتاب اور چودوین رات کی چاند کی بدون
مزاحمت اور ممانعت کی دیکہوگے اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو شخص دنیا مین
جسکے عبادت کرتا تہا اوسکی ساتہہ جاوی اور بت اور درخت اور جو چیز کہ دنیا مین پوجی گئی ہی اوسکو وہان
حاضر کرینگے بت پرست بتونکے ساتہہ اور درخت پوجنی والی درخت کی ساتہہ اور چاند سورج پوجنی والی
چاند سورج کے ساتہہ جائینگے اور جو لوگ محض حق تعالی کو پوجتی ہتی وہ رہ جاوینگے پہر ایک آواز ہوگی
کہ یہود کسکو پوجتی ہتی وہ کہینگے کہ ہم عزیر کو جو خدا کا بیٹا تہا پوجتی ہتی حکم ہوگا کہ تم جہوٹہ کہتی ہو حق تعالی
جورو لڑکا نہین رکہتا مگر تم کہو کہ تمہارے غرض اسوقت کیا ہے عرض کرینگے کہ ہم پیاسی ہین کوئی قطرہ
پانی کا ہمکو ملی حکم ہوگا کہ جاؤ اور پانی پیو اور دوزخ کو اونکی آنکہو مین ریگ روان کرکے یعنے ریت کا
میدان جسمین دور سے پانی کا دہوکا ہوتا ہے دکہلا وینگے اور ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی شکل کا
اونکے ساتہہ ہوگا وہ اونکو لیکر دوزخ مین جا ڈالیگا اور اسیطرح نصاری کے ساتہہ کیا جاویگا اور
فرشتہ حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل کا اونکی ساتہہ ہوگی اونکو بہی اونکی ٹہکانے پر جا پہنچا دیگا
پہر جب خالص موحد رہ جاوینگی تو پہر آواز ہوگی کہ تمکو کسکا انتظار ہے اور کسکے ساتہہ جاؤگی تب یہہ
عرض کرینگے کہ یا الہی ہم دنیا مین طرح طرحکی احتیاج رکہتی ہتی اور قسم قسم کی تعلق لیکن با وجود ایسے
محتاجگی کے ہمنے مشرکون سی موافقت نکی اور اونکی ساتہہ نہوی اب ہمکو کسو ہیطے اونکے ساتہہ کا
حکم ہوتا ہے پہر اسطرف سی ایک صورت ظاہر ہوگی اور کہینگے کہ مین تمہارا پروردگار ہون یہہ عرض
کرینگے کہ ہم ہرگز حق تعالی کی ساتہہ کسیکو شریک نکرینگے اس صورت سی ہمکو کچہہ غرض نہین ہی جب
ہمارا پروردگار پردہ اوٹہا ویگا اور ظاہر ہوگا تو ہم اوسکو پہچان لینگے تب حکم ہوگا کہ تم کچہہ علامت اور
نشان اپنے پروردگار کا اپنے پاس رکہتے ہو کہ اوس سے اوسکو پہچان لوگی یہہ عرض کرینگے کہ ہان تب
اوسوقت ایک ساق یعنی پنڈلی ظاہر ہوگی اوسکو دیکہتے ہے جتنے ایمان دار موحد ہین سب سجدہ مین گر پڑینگے

اور کہینگے کہ اب ہم رسنی ہوئے تو ہے ہمارا پروردگار ہے اور جو لوگ دنیا مین ایمان نرکہتی تہی وہ بہی سجدہ کا قصد
کرینگے لیکن اونکی پیٹہ تانبی کی تختی کی مانند سخت ہوجائیگے اور سجدہ اوسنی کسیطرح ہنو سکیگا یہہ حدیث بورے
بہت ہی لیکن اس مقام کی مناسبت نہی ہے اور جب سجدہ وسنی ہنو سکیگا تو یہہ سجدہ کا ہنونا اونکی عبادت
کے باطل ہونیکی دلیل ہوگی پہر باوجود اسکی اوس ساق نورانی چمکتی ہوئی کی طرف دیکہہ بہی نسکینگے اسلیے
کہ اونکی عقلے نظر کے توجہ مظاہر کے قید مین پہنسے ہتے تنزیہہ صرف کی مقام کو نہ پہنچے تہے اسواسطے
چوندہیا جاونیگی اونکی آنکہین اس سے کہ اوس تجلی کی طرف دیکہین بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ڈہانک لینگی
اونکی تمام بدن کو سے سر قدم تک ذلت اور رسوائی اسواسطے کہ اونہون نے بہی مظاہر کی عبادت میں حق تعالی
کے ذات پاک کو ذلیل کیا تہا اور اوسکی ظہور کو اپنے شریکون مین حقیقی کمال حق تعالی کا جانا تہا اور حال
یہہ ہے کہ مظاہر حقیقیہ کسیطرح ملکے کہ ہون ناقص اور ذلیل ہین اور انسی سجدہ ہو سکتا اوسوقت مین اونکی
پیدائشی استعداد کے باطل ہونیکے دلیل ہے کہ حق تعالی کی عبادت کو چہوڑکر اور اوسکا انکار کرکر اس
استعداد کو برباد اور خراب کیا وَقَدْ كَانُوا الخ اور تحقیق یہہ تہے دنیا مین بلائی جاتی خاص اللہ تعالی
کے عبادت کیواسطے وَهُمْ سَالِمُونَ اور اوسوقت مین یہہ سالم تہے استعداد سے اور صحیح الفطرۃ تہی اگر
اسوقت حق تعالی کی خاص عبادت کی خوگر ہوتے تو انکو اسطرح کا تغیر اور تبدل نہوتا اور جب ثابت ہوا
کہ یہہ کافر اسلیے تمکو مجنون کہتے ہین کہ تم ایسی قیامت کی عذاب کی بات کہتی ہو اور وہ بات انکی عقل
ناقص مین نہین آتے اوسکو اپنے عقل باطل سے بعید جانتے ہین اور یہہ بہی ہی کہ تم انکو قرآن
سناتی ہو اور اوسکے مضمون کی بموجب خالص اللہ تعالے کے عبادت اور سجدہ کو حکم کرتے ہو سو یہہ
بات انکے سمجہہ مین نہین آتے بلکہ اسکو موہوم کیواسطے موجود کو چہوڑنا جانتی ہین اور ایسی اولٹی سمجہ
اونکے جنون کا نشان ہی فَذَرْنِي الخ عزیزی خَاشِعَةً الخ یعنی انکہون والی سر جہکائی ہوئے
اور شرمندہ ہونگے کہا ابو اللیث نے کہ یہہ یون ہوگا کہ مسلمان جب اوٹہاوینگے سر اپنے سجدے سے ہونگے
سفید رنگ روشن مانند برف کی پس جب دیکہینگے اونکو یہود اور نصاری اور منافق کہ جو سجدہ نکر سکے
تہے غمگین ہونگے اور کالی ہوجاوینگے مونہہ اونکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تَرْهَقُهُمْ یعنے ڈہانک لیویگی
اونکو ذلت وخواری اور مراد سجود سے نماز ہے اور سجدہ نماز کا اور خاص سجدے ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ وہ اعظم
طاعات اور بڑا رکن نماز کا ہی اور بلایا جاتا تہا یعنے خدا تعالی نے بلایا تہا صراحۃ کہ فرمایا فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ
وَاعْبُدُوا یا بلایا تہا ضمنا کہ فرمایا اقیموا الصلوۃ اسلیے کہ بلانا طرف نماز کی بلانا ہے طرف سجدے کی
اور رسول علیہ السلام نے بہی بلایا تہا صریحا کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ
یا بلایا رسول نے طرف سجدے کے ضمنا کہ فرمایا وَاَدُّوا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيعُوا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ
اور بلایا تہا ہر عصر کے علمائے اور دوسرا بلانا طرف سجدے کے ساتہہ اذان مؤذنون اور تکبیر دن اونکے ہے
اسلیے کہ قول اونکا حی علی الصلوۃ بلانا ہے بلاشک پس خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ قبول کیا بلانا اونکا اور عبرت
بجبر واسطے فرمان بردار قول اللہ تعالی کی اَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَهُمْ سَالِمُونَ یعنے تندرست تہے

دنیامین سالم تہی عضاء اور جوڑ اونکی قوتون اور علتون سی اور خوب قادر تہی اداء سجدی پر اور قبول دعوۃ پر یعنی اوس حالت
تندرستی اور قدرت مین کہنا نہ مانا اللہ و رسول کا پس جب ماوس فرصت کو فوت کیا اب سوائے حسرت اور ندامت کے
کچہہ حاصل نہین ؎ رہ فرصت از دست گر باید ت + کہ گوہی سعادت ز سیدان بری + کہ فرصت عزیز ست
چون فوت شد + بسی دست حسرت بدندان بری + اس آیۃ مین وعیدہی اوسکی لیی کہ ترک کری نماز فرض کو
یا جماعت مشروعہ کو کہا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ نصیب کری مجکو
رفاقت آپکے جنت مین آپنے فرمایا اَعِنِّی بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ یعنے مدد کر میرے ساتہہ کثرۃ سجود کی ف یہہ حدیث
مسلم کی صحیح مسلم مین یون ہے کہ کہا ربیعۃ بن کعب نے کہ رات گذارتا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پس لاتا مین آنحضرت کی پیی پانی وضوء کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و مصلے وغیرہ پس کہا مجکو کہ مانگ یعنے
جو چاہ خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا مینی کہ مانگتا ہون آپسے رفاقت آپکی بہشت مین فرمایا یا سوا اسکی یعنی سوال
تیرا یہی ہے یا سوائے اسکے اور کچہہ یعنے یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچہہ اور چاہ کہا مینی کہ مطلب میرا
وہی ہے کہ جو عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنے کے ساتہہ بہت کرنے سجدونکی ف
پس فرمایا مانگ یہہ بسبب خوش ہونیکے فرمایا بیچ مقام مکافات کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور پس مدد کر میری یعنے
اگر مصر ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتہہ بہت کرنے مسجدون کے یعنے
یعنی بسبب نماز پڑہنے اور دعا کرنیکے سجدونمین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے
شفاعت تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچہہ فرماؤن تو بہی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفاعت اور
تدبیر کار کے یہی ہے ؎ فتح قفل ار چہ کلید ست ای عزیز + جنبش از دست تو میخواہند نیز + اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ خدمت بزرگونکی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصا رضا سید
کائنات کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی اوسپر کہ طالب صادق کو چاہیئی کہ مطالب
سوائے نعمتون آخرت کی کہ باقی و دائم ہے نہ کہی اور طرف لذتون دنیای فانیہ کی التفات نکری لیکن شرط
یہہ ہے کہ بندگی مین اپنے طرف سی قصور نکرے نرے ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتے کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو
رکہنے لوہا سرد کوٹنا ہے ؎ کار کن کار بگذار از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + غ ح ط اور
سلف یعنے اگلے علماء ماتم کے طور پر بیٹہتے تہے تین دن تلک جب فوت ہوتی اونسی تکبیر اول اور سات دن تک
بیٹہتے جب فوت ہوتے اونسی جماعت اور کہا شیخ ابو طالب مکی رح نی قوت القلوب مین کہ ضرور ہے جماعت
سے نماز پڑہنے خصوصا جبکہ سنے اذان اور ہو جوار یعنے ہمسایہ مسجد مین اور حد جوار کی سو گہر تلک ہے اور اولی مسجد
نماز کے لیے وہ ہے کہ بہت قریب ہو اس سی مگر یہہ کہ ہو دور کے مسجد مین نیت کثرت قدمون کی یا بسبب فضیلت
امام عالم کے کہ نماز اوسکے پیچہے پڑہنے افضل ہے یا چاہے کسے مسجد کا آباد کرنا تو دور کے مسجد مین جانا مضائقہ نہین
اور کہا سعید بن مسیب رح نی کہ جسنی پانچون نمازین جماعت سی پڑہین بہر دیا اوسنی بر و بحر کو عبادۃ سی اور کہا
ابو درداء رضی اللہ تعالے نے قسم کہا کر کہ محبوب ترین اعمال کے اللہ تعالی کے نزدیک تین ہین حکم کرنا صدقہ کا اور
قدم رکہنے طرف نماز جماعت کی اور صلح کروانی لوگونمین ع رکوع فَذَرْنِي وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

ع من منصوب للعطف على ضمير ... او على انه مفعول معه ... كذلك في الآخرة فذرني ومن يكذب بهذا الحديث ١٢

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ پس چھوڑ مجکو ساتھہ اوسکے کہ جھوٹ جانتا ہے اس بات کو
درجہ بدرجہ کھینچلین گے ہم اس جماعت کو اسطرح کہ نہین جانین گے **فتح** اب چھوڑ دے مجکو اور
جھٹلانیوالونکو اس بات کے ہم سیڑہی سیڑہی اوتارینگے انکو جہانسے یہ جانین گے **موضح**
تفسیر فَذَرْنِي الخ سو چھوڑ دے مجکو اور انکو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسلئے کہ یہہ بات ہماری
ہے نہ تمہاری سو تم انکے عذاب کی جلدی کی دعا نہ مانگو اور رنجیدہ مت ہو قریب ہے کہ انکو
آہستہ آہستہ ہم کھینچے بین بڑی گمراہی مین گرفتار کرکر تاکہ انکی فاسد استعداد کا پیمانہ لبریز ہو جاوے
اور سخت عذاب کے مستحق ہو جاوین اسطرح سے کہ انکو معلوم نہو کہ یہہ راہ گمراہی کی ہے او انتہا
درجکی عذاب کی حد کو پہنچاتی ہے بلکہ اپنے خیال مین اوس راہ کو ہدایت اور بہتری جانین
بلکہ اجر اور ثواب اسمین سمجہین **عزیزی** فَذَرْنِي الخ یعنی جب ہوگا حال دنکا آخرۃ مین
ایسا کہ جو ندکور ہوا تو پس چھوڑ دی مجکو اور اوسکو کہ جھٹلاتا ہے قرآن کو اور تخلیہ کر دی درمیان
میرے اور درمیان اوسکے اور نہ مشغول کر اپنے دلکو ساتھہ حال اوسکے اور پھر دسا کر مجپر بدلہ لینے
مین اوس سے اسلئے کہ مین ہی خوب جانتا ہون اوس عذاب کو کہ لائق ہے واد اوسکا اور قریب ہے
سنستدرجہم کے یہہ معنی کہ قریب ہے کہ اوتارینگے ہم انکو درجہ بدرجہ ساتھہ جہان کے اور عیشہ دینے
صحت کے اور زیادہ نعمت کے یہان تک کہ ڈالینگے ہم انکو عذاب مین اور یہہ استدراج اسطرح ہوگا
کہ وہ جانتے کے ہین نہین بلکہ موجب ہی بہلائی کا جانینگے حال انکہ وہ سبب انکی ہلاکت کا ہوگا
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب تو دیکھے کہ اللہ انعام کرتا ہے ایک بندہ پر ساتھہ مین کہ وہ چاہتا ہے
گناہ پر تو جان لے کہ وہ متدرج ہے یعنی وسیل پایا ہے کہ بتدریج عذاب مین گرفتار ہوگا اور
پڑہی آنحضرت نے یہی آیۃ یعنی سَنَسْتَدْرِجُهُم الخ اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جسکی دنیا مین
وسعت کیجاے اور وہ نہ جانے کہ یہہ استدراج ہے تو وہ احمق ہے کہا بعضے مکاشفہ والون نے کہ منجملہ مکر الٰہی
ہے ساتھہ بندہ کے یہہ کہ دیوے اوسکو علم اور محروم کرے اوسکو عمل کرنیسے اور پھر یا نصیب کرے عمل اور محروم کرے اخلاص
اور روایت کیا گیا کہ کہا ایک شخص نے بنی اسرائیل مین کہ اے رب میرے کہان تک نافرمانی کرونگا مین تیری
اور کہان تک نہ عذاب کریگا تو مجپر پس وحی بہیجی اللہ تعالے نے اوسکے نبی پر کہ کہہ اس سے کہ کتنے ہی عذاب تیرے
تجپر اور تو نہین جانتا کہ یہہ عذاب ہین بلا شبہ بند ہونا تیری آنکہو نکا اور قساوۃ قلب یعنی سنگدلی تیری استدراج ہے
میری جانب سے اور عذاب کا نہ جانا تو **موضح** وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ اور مہلت
دونگا مین انکو اور حیلہ میرا محکم ہے **فتح** اور انکو ڈہیل دیتا ہون بیشک میرا داؤ پکا ہے **موضح** **تفسیر**
وَأُمْلِي مہلت اور ڈہیل دینگے ہم انکو اور فی الفور مواخذہ نکرینگے تاکہ یہہ دہوکا کہائین کہ اگر ہم گمراہی
اور برائی پر ہوتے تو حق تعالے ہمکو فرصت نہ دیتا اور جہٹ پٹ پکڑتا اسواسطے کہ انسے ہمکو فریب منظور ہے إِنَّ كَيْدِي
الخ بیشک ہمارا مکر اور داؤ بہت مضبوط اور محکم ہے کیونکہ اوسکی خبر نہین ہوتی اور اگر ہمارا مکر ایسا پکا اور مضبوط نہوتا
تو ان لوگونپر تمہاری خوبی اور ہماری حکمت جو انپر ہین کیون نہ ظاہر ہوتے **عزیزی** مہلت دیتا ہون

یعنی عمر دراز کرتا ہون اور تاخیر اجل مین تاکہ گناہ مین بڑہتے جاوین اور دہ گنہگار رہین یہہ بہتر ہی کہ ارادہ کیا ہے انہون
سے اِنَّ کَیْدِی مَتِیْنٌ یعنی پکڑنا میرا ساتہہ عذاب کے کہ قوی او شدید ہے کہ دفع نہین ہوسکتا کسی چیز سے ۞ رباح

۞ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۞ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۞

کیا طلب کرتا ہی تو اس جماعت سے مزدوری پس نیہہ تاوان گران بار ہین آیا نزدیک اس جماعت کے علم غیب ہے پس یہہ لکھتے ہین ۞
فتح ۞ کیا تو مانگتا ہے کچہہ نیگ سو انپر چٹی بوجہ کی پڑتی ہے کیا اونکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ لکہہ لاتے ہین ۞ **مو** ۞
تفسیر کیا تو اُنسے مانگتا ہے کچہہ مزدوری اس نصیحت کرنے اور فائدے کی علم پہنچانے پر پس یہہ تاوان اور
مزدوری کیسے گران بار ہوتے ہین اور اس سبب سے تسے کہتے نہین اور فائدہ نہین لیتے کیا اونکے پاس ہے علم جس سے کشف کے
طور پر حق تعالی کے چہپے حکم اور آخرت مین نفع اور ضرر دینے والی چیزین انکو معلوم ہوتی ہین پہر وہ اوس اپنے
معلومات اور مکشوفات کو لکھتے ہین اور اوس کشفی علم کو کہلی عبارت سے بیان کرسکتے ہین تاکہ اپنے متبعون
اور اپنے پس ماندونکو بہی اُس علم سے فائدہ پہنچاوین اور تجہسے بے پروا ہین تیرے احسان کا بوجہہ کسو طرح اوٹہاوین
سو جب ان دونون باتون مین سے ایک بہی نہین پائی جاتی ہے تو جان لے کہ نہ انکے جہٹلانے اور انکار کرنے پر اصرار
اور ہٹ کسی ناحق خیال کے ہی اور وہ کی نشانی ہے جو انکو بات مین تامل کرنے اور پوچہنے نہین دیتا اور کسی طرح سے حق
بات انکے ذہن مین آنے نہین دیتا ۞ **عزیزی** ۞ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۞
پس صبر کر ساتہہ انتظار حکم پروردگار اپنے کے اور نہو مانند صاحب مچہلی کے یعنی یونس علیہ السلام کے ۞ **فتح** ۞ اب تو
ٹہیرا رہ دیکہہ اپنے رب کے حکم کو اور مت ہو جیسے مچہلی والا ۞ **مو** ۞ **تفسیر** پہر صبر کر انکی ایذا پر اور اپنے
پروردگار کے حکم کا منتظر رہ دیکہہ کہ اُنسے کیا معاملہ کرتا ہے کسکو ان مین سے اس عذاب کی تاخیر مین شرمندگی
اور توبہ اور حق کی طرف رجوع ہونیسے سرفراز کرتا ہے اور کسکو اس تاخیر کے سبب برائیون اور شرارت مین
انتہا درجہ کو پہنچا کر گمراہی اور نے نصیب دریا مین ڈبوتا ہے اور نہو اوس پیغمبر کی مانند جو مچہلی کے پیٹ مین قید ہوا
اور حق تعالی کے حکم کا انتظار نکیا اور غیرت الہی کے غلبے کے سبب اپنے قوم پر عذاب طلب کرنے مین جلدی
کی اور وہ پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام تہے اور اونکا قصہ یون ہے کہ انکے زمانے مین اولوالامر پیغمبر بنی اسرائیل
مین حضرت شعیا علیہ السلام تہے اور حزقیا بادشاہ اوس وقت کا انکا تابعدار تہا اور اون دنون مین بنی اسرائیل
فلسطین اور اُردن مین جو شام کے ملک مین بہت بستیان ہین رہتے تہے اتفاقاً نینوا اور موصل کے لوگ جو عراق اور
شام کے درمیان مین بستیان ہین بنی اسرائیل پر چڑہ آئے اور مال اسباب انکا لوٹ لیگئے اور آدمی بہی نو فرقی بہت
پکڑ لیگئے حزقیا بادشاہ نے یہہ ماجرا حضرت شعیا علیہ السلام سے کہا اور کہا کہ اِن بندیونکی چہڑانیکی کیا تدبیر کیجیے اسلیے کہ جبتک
ہماری قیدی ہاتہ سے چہوٹ کر نہ آوینگے تبتک ہمسے فوج کے زور سے انکی انتقام یا دفع کی تدبیر کچہہ نہین ہوسکتی ہے
حضرت شعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے ملک مین پانچ پیغمبر ہین ایک کو اونمین سے اون لوگونکے پاس بہیجو
تاکہ وہ لوگ اونکے سمجہانے سے راہ راست پر آجاوین اور تمہارے قیدیونکو چہوڑ دین حزقیا نے عرض کیا کہ آپ ہی
اونمین سے ایک کو مقرر کر دیجیے تاکہ مین اونکو روانہ کرون حضرت شعیا نے فرمایا کہ یونس بن متی کو اس
کام کے لیئے مقرر کرو کہ وہ محنت کش اور امانت دار ہین اور درگاہ الٰہی مین

اور درگاہ الٰہی مین اونکا بڑا رتبہ ہی اور اس وقت کی پیغمبرونسی عبادت و ریاضت کی زیادتی مین ہی ممتاز تہی
اگر وہانکی لوگ اونکی نصیحت نہ مانینگی تو ہوسکتا ہے کہ وہ بڑی بڑی معجزی اور کرشمی دکہاکر اونکو راہ پر
لاوینگی بادشاہ نے وہانسی اوٹہکر گہر مین آکر حضرت یونس کو بلوایا اور کہاکہ اس کام کی لیی آپ تشریف
لیجائیی حضرت یونس نی کہاکہ اگر حضرت شعیا نی بموجب حکم الٰہی کی مجکو مقرر کیا ہی تو جانا ضرور ہی والا
اس جانے مین میری اوقات مین خلل عظیم پڑیگا اور مین بے حلاوت ہونگا بادشاہ نی کہاکہ تمہارا
مقرر کرنا بجسب حکم الٰہی کے ہنین ہی حضرت شعیا نے یہہ فرمایا ہی سو آپکو جانا اوسطرف ضرور ہے حضرت
یونس علیہ السلام نجیدہ ہوکر مع اپنے گہر والونکی نینوا کی طرف روانہ ہوئی اور وہان پہنچکر اول وہانکی بادشاہ
ملی اور اوس سی کہاکہ حق تعالٰی نی مجکو تیری طرف بہیجا ہے کہ بنے اسرائیل کو قیدسی چہوڑدی اور اوسنی
ہرگز شنی نکر اوسنی کہاکہ اگر تم اسبات مین سچی ہولی تو حقتعالی ہمکو اتنے قدرت کا ہیکو دیتا کہ ہم تمہاری
ملک پر چڑہ جاتے اور جورو لڑکے پکڑلاتے کیا خدا تعالٰی کو اتنی قدرت نہتی کہ بنے اسرائیل کی حمایت کرتا اور ہمکو
منع کرتا جواب تمکو بہیجا ہے غرض کہ حضرت یونس علیہ السلام تین روز تک اوسکی دربار مین آتی جاتے
رہے لیکن اوسنی اُنکی بات ہرگز نمانی تب انکو غصہ آیا اور حق تعالٰی کی درگاہ مین عرض کیا کہ یا الٰہی یہہ لوگ
میرے بات و نصیحت نہین سُنتی اور بنی اسرائیل کو قیدی نہین چہوڑتے حق تعالٰی کی طرف سی وحی آئی
کہ انکو ہمارے عذاب سی ڈراؤ اگر تمہاری بات کو نمانینگی اور ایمان نہ لاوینگی تو پہر ہمارا عذاب آویگا حضرت
یونس علیہ السلام اُس شہر کی تمام کوچوں اور بازار مین پہری اور کہاکہ ہم تمکو خبر کیی دیتی ہین کہ تم لوگ اپنے
بادشاہ کو یہہ خبر پہنچاؤ کہ اگر میری بات نمانیگا اور میرے کہے پر ایمان نلاویگا تو حق تعالٰی کا عذاب اوسپر
اور اوسکا لوگون پر آویگا لوگون نے کہاکہ کچہہ مدت مقرر کرو حضرت یونس عم نے کہاکہ چالیس دنکا ہماری تمہاری درمیان مین
قرار ہے اگر تم اس چالیس دنمین ایمان لاؤ تو بہت بہتر ہے اور نہین تو سب ہلاک ہوگی آخر ہوتی ہوتے
یہہ بات پہیلی اور بادشاہ اور اوسکے مصاحبون نے ہنسے اور تمسخر شروع کیا اور کہنے لگے کہ یہہ فقیر دیوانہ ہے ایک
بات اسکے جی پر بیٹہ گئی ہی اور حضرت یونس علیہ السلام نے حق تعالٰی کی درگاہ مین عرض کی کہ یا الٰہی
مینی انسی چالیس دنکا وعدہ کیا ہے اس وعدیکو میری سچا کر اور نہین تو مین ذلیل ہونگا اور مجکو مار
ڈالینگے اسلیے کہ اُن لوگونکی عادت یہی تہی کہ جو شخص اسطرحکا جہوٹہ بولی اُسکو مار ڈالتی تہی حق تعالٰے
کا حکم ہوا کہ تمنی کیون ایسی جلدی کی اور چالیس دنکا وعدہ کیا ابہی تمکو چاہیے صبر کرنا کہ تقدیر مین انکی ایمان
لکہا ہے آخر کو راہ پر آوینگی اور ایمان لاوینگی حضرت یونس علیہ السلام کو اس باتکا بڑا رنج ہوا اور جبتک
پہنچا اس وعدیسی گذرا تو تب حضرت یونس علیہ السلام نے اوس شہر سی مع اپنے گہر والونکی نکل کر بارہ
کوس اوس سی دور جاکر ڈیرہ کیا تاکہ دیکہین کیا انجام اوسکا ہوتا ہے اور ہمیشہ اس دعا مین رہتی تہے
کہ یا الٰہی یہہ وعدہ میرا سچا کر اور نہین تو مین خفیف و ذلیل ہونگا آخر جب پینتیسوان ٣٥ دن ہوا اور صبح کو
جو لوگ اوٹہی تو دیکہا کہ کچہہ علامت عذاب کے شروع ہوئی ہی اور دہوان اور آگ آسمان سی برستی اور دہوان
اور آگ کو پہونچی چہت کی قریب پہنچا بادشاہ اور تمام ارکان دولت گہبراکر باہر نکلی آور کہاکہ فقیر گدڑی والیکو

ڈھونڈو دیکھو کہان گیا جلدی اوسکو لاؤ تا کہ اوسکی ہاتھ پر ہم توبہ کرین اور جتنی قیدی ہین سب اوسکو سپرد
کردین اور شہر کی دروازیکو بند کیا اور ہر گلی اور کوچی اور گھرونمین ڈھونڈہنا شروع کیا کہین انکا پتا نپایا لاچار
ہوکر سب ننگی سر ننگے پاؤن میدانمین نکلی اور بچونکو اونکی ماؤنسی جدا کیا اور گائین بکریکی بچون کو اونکی ماؤنسی
جدا کیا اور سینی اپنا اپنا گریبان چاک کیا اور سر کو سجدہمین رکہا اور رونا اور پیٹنا اور فریاد وعاجزی کرنی
شروع کی اور جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہمنی کفر سی توبہ کی اور حضرت یونس جو تیری بہیجی ہوی ہین اونکی
قول پر ہم ایمان لائی اور قصد مصمم کیا اور دلپر ٹہانا کہ جتنی بنی اسرائیل کی قیدی ہین اون سبکو حضرت یونس
علیہ السلام کی حوالہ کرینگے حق تعالٰی نی اونکی گریہ وزاری پر رحم کیا اور عصر کی وقت اوس عذابکو اونسی اوٹہا
لیا اور ہوا صاف ہوگئی اور یہہ قصہ عاشورکی دن ہوا تہا اس عذاب کی دفع ہونیکی بعد بادشاہ اور سب ارکان
ورعایا خوش ہوگی شہرمین داخل ہوی اور ہرکارون اور جاسوسونکو چارون طرف دوڑایا تا کہ خبر حضرت یونس
علیہ السلام کی لاوین بلکہ بادشاہ نے اپنے زبان سی یہہ بہی کہا کہ جو شخص حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لاوی
اوسکو ایک وزیر سلطنت کی تخت پر بٹہا کر سب حکم اوسکے تحت میں [illegible] تا کہ اوسدن جو کچہ چاہی مال
اسباب اور کارخانی مین سی لیلے اس طمع پر لوگ ہر طرف دوڑے اور حضرت یونس علیہ السلام کو بہی لوگون کی
زبانی یہہ خبر معلوم ہوئی تہی کہ تمہاری قوم سی عذاب اوٹہہ گیا اور وہ لوگ تمکو ڈہونڈتے پہرتے ہین یہہ
عذاب کی پہرجانی [illegible] بہت رنجیدہ ہوی اور جانا کہ مین اپنی قوم مین جہوٹا ہوا اب اونکی پاس کیا مونہہ
لیکر جاؤن اسواسطی [illegible] وعدہ سچا ہوا اور اگر حضرت شعیاء علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے پاس جاؤن تو
تو بہی خفیف ہونا ہے اسلیے کہ مجہسی کچہ کام بن نہ آیا یہہ سوچ کر ان دونون طرفون کا ارادہ موقوف کیا
اور اس امر سی جو بہت رنج حاصل ہوا تہا بدون انتظار وحی اور بغیر اجازت الٰہی کی روم کی طرف
چل کہڑے ہوی اور عتاب الٰہی مین گرفتار ہوی اب یہانسی اونکی ساتہہ اور طرح کا معاملہ عتاب آمیز
شروع ہوا پہلے اونکی خادم رفیق اونسی علیحدہ ہوے سوا ایک بی بی اور دو بچون کی کوئی اونکی ساتہہ
نرہا ایک بچہ کو کندہے پر اور دوسرے کو بی بی کے کندہے پر بٹہا کر منزل بمنزل راہ طی کرنی شروع کے
ایک روز راہ کی درمیان مین ایک درخت کے نیچے سایہ مین ٹہیرے اور آپ اپنے بی بی اور دونون
بچون کو وہان ٹہیرا کے جنگل کیطرف پاخانی کو گئی اتفاق سی اوسوقت وہانکی بادشاہ کی بیٹی کی سواری
جو شکار کے واسطے گیا تہا اسطرف درخت کی قریب ہوکر نکلی شاہزادینے دیکہا کہ ایک عورت جوان
نہایت خوبصورت دو بچونکو لئی بیٹہی ہے اپنے ساتہہ کے لوگونسی کہا کہ اس عورت کو لی آؤ اون بی بی نی
کتنا ہی شور وغل مچایا اور کہا کہ مین ایک شخص نیکبخت کی کہ پیغمبر خدا کا ہے بی بی ہون مجکو مت لیجاؤ
لیکن شاہزادیے شراب کے نشے اور جوانی کے مستے مین کچہ نہ سنا اور اپنے ساتہہ اپنے مکان پر لیگیا
حضرت یونس جو پاخانہ سی آئے دیکہا کہ بی بی نہین ہے لوگونسی پوچہا اونہون نی سب ماجرا بیان کیا
آپنے معلوم کیا کہ درگاہ الٰہی سی عتاب کا معاملہ شروع ہوا ہی ناچار دونون بچونکو ساتہہ لیکر چلی اور دریا
پارسی ہر ایک بچی کو کندہی پر چڑہاتی اوتارتے پہلے راہ مین ایک نالہ بہتا ہوا ملا ایک بچیکو کناری پر چہوڑا

اور دوسرے کو کندھے پر چڑھا کر جانا کہ پار اوتار دین جسوقت اوس نالہ کی بیچمین پہنچی تو اتفاق سے کنارے پر ایک بھیڑیا آیا
اور بچےکو لیگیا آپ گھبرا کر پھری تا کہ بھیڑیے سی اوس بچےکو چھڑا دین اس گھبراہٹ سی دوسرا بچہ جو آپکی کندھی
تہا پانیمین گر پڑا اور دریا بہنے لگے رو جو آئی تو اوسکو بھی بہا لیگئی آپنے کتنی ہی کوشش کی لیکن نہ یہہ ہاتھ آیا
نہ وہ ناچار مایوس ہو کر آپ اکیلے تن تنہا روانہ ہوی اور دریای روم کی کنارہ پر جا پہونچی دیکہا کہ ایک جہاز
سوداگرونکی مال چڑہا یا ہی اور لنگر اوٹھا کر روانہ ہوا چاہتی ہین آپ نے اونسی کہا کہ مین فقیر ہون اگر ہو
سکی تو بدون کرایہ لئی مجکو بہی جہاز پر چڑہا لو ناخدا اور سوداگرون نے کہا کہ تم ہماری سر اور آنکہون پر
بیٹہو تمہاری قدم کی برکت سی حقتعالی ہمارا بہی بیڑا پار کریگا اور ہمارا جہاز سلامتی سی پہونچیگا اسلیے کہ
تم بہت نیکبخت معلوم ہوتی ہو اور تمہارا چہرہ بہت نورانی ہی غرض کہ آپ کو سوار کر کی روانہ ہوی جب بیچ دریا کے
جہاز پہونچا تو یکایک ایک بڑا طوفان اوٹہا اور موجین اوٹہنی لگین اور جہاز ٹہر گیا کتنی ہی تدبیرین چلنی کی
کین لیکن جہاز آگی نہین بڑہا معلم اور ناخدا وغیرہ نے آپسمین مشورہ کیا کہ جہاز کی نچلنی کی کیا وجہہ ہمنی
عمر بہر ایسا معاملہ نہین دیکہا کہ طوفان مین ٹہر جاوی پہر ناخدا نے کہا کہ مینی کئی مرتبہ تجربہ کیا ہی کہ اگر کسیکا
غلام اپنے مالک کے رضا کی بہاگ کر کشتی یا جہاز مین سوار ہوتا ہی تو اسی قسم کا معاملہ درپیش ہوتا ہی جہاز مین
سب پکار کر کہہ دو کہ جو کوئی اپنی مالک سے بہاگ کر آیا ہو تو صاف کہدی کہ اوسکی ہاتھ پاؤن باندہ کر ہم دریا مین
ڈالدین تاکہ اور سب جہاز والونکی جان بچی ایک کے ہلاکت سی اگر صدہا آدمیونکی جان بچی تو کچہہ مضایقہ نہین
پہر جب جہاز مین آواز دی تو حضرت یونس علیہ السلام سمجہی کہ وہ غلام بہاگا ہوا مین ہون کہ بدون حکم حقتعالی کے
جاتا ہون پہر جہاز والونسی کہا کہ وہ غلام مین ہون اپنی مالک سے بہاگا ہوا جاتا ہون میری ہاتھ پاؤن
باندہکر دریا مین ڈالدو تا کہ سب جہاز والونکی جان بچی اور اس بلا سی نجات پاوین ناخدا اور تاجرون نے کہا
سبحان اللہ ایسے بدگمانی ہم ہرگز آپ کی بہ نسبت نہین کر سکتی آپ بزرگ ہین اپنی بزرگی سی یہہ بات فرماتی
ہین تاکہ ہم سب لوگونکی عوض آپ اپنی جان دین سو یہہ حرکت ہمسی ہرگز نہین ہونیوالی ہی ہم ایک اور تدبیر کرتی
ہین کہ قرعہ ڈالتی ہین دیکہین کسکا نام نکلتا ہے پس قرعہ ڈالا حضرت یونس علیہ السلام کی نام پر نکلا سب نے
کہا کہ اس قرعہ نے خطا کی یہہ بزرگ اس لائق نہین ہین کہ اس قسم کی بدگمانی انکی بہ نسبت کیجاوی پہر دوسرے بار
قرعہ ڈالا پہر آپ ہی کی نام پر نکلا پہر تیسری بار قرعہ ڈالا پہر بہی آپہیکا نام نکلا آخر جہاز والون نے لاچار ہو کر
آپکو دریا مین ڈالدیا آپکے گرنیکے ساتھ ہے جہاز چل نکلا اتفاق سی دریا مین وہان ایک بڑے مچہلے بہوکے
لقمی کے انتظار مین بیٹہے تہے جوہین آپ دریا مین گری وہین وہ مچہلی آپکو نگل گئی لیکن آپکو موہنہ کی اندر
لیتے ہے حق تعالی کا حکم اوس مچہلی کو پہنچا کہ خبردار اس شخص کو تیری غذا کیواسطی ہمنی تیری پیٹ مین ڈالا
نہین ہی بلکہ تیری پیٹ کو اسکا قیدخانہ مقرر کیا ہی خبردار ایک بال برابر نقصان اس شخص کو نہ پہنچی پہر وہ
مچہلے آپکو اپنی پیٹ مین لیے ہوی دریا کی سیر کرتے پہرتے تہے یہان تک کہ روم کے دریا سی بطایح مین پہونچے
پہر وہانسی دجلہ مین آئی اوسوقت اوس مچہلی کو حکم ہوا کہ اب اس قیدیکو دجلہ کی اس کنارہ پر جو شام کے
طرف ہی اوگلدے اس مچہلی نے چالیس دنکے بعد اس کنارہ پر اوگل دیا اور خلاصی کا سبب یہہ ہوا کہ جب حضرت

یونس علیہ السلام اُس مچہلی کی پیٹ مین قید ہوی توآپکا دم بند ہونی لگا آپ نی جانا کہ اب دم آخر ہی حق کی
یاد مین آسی گذرنے یہہ تسبیح آپنی شروع کی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حق تعالی کو یہہ انکا اقرار
کرنا پسند آیا اوانکو اپنے رحمت سی سرفراز کیا یعنی مچہلی کے پیٹ سی جو آپ نکلی توآپکا بدن سطرح کا نرم ہوگیا
تہا کہ مکہی یا مچہر کی بیٹہنی کی تاب آپکو نہتی حقتعالی نی اوسیوقت ایک درخت کدو کا اوگایا اوسکی بیل آپ کی تمام بدن پر
اسطورسے لپٹے کہ اوسکے پتون نی پوشاک کے طور پر آپکی تمام بدنکو ڈہانک لیا اور جو اتنی طاقت آپمین نہتی کہ
اوٹہہ کر کہانیکی تلاش کرین حقتعالی نے اپنے قدرت کاملہ سی ایک ہرنیکو حکم فرمایا کہ اپنے چہاتی آپکی موہنہ مین
دیکر کہڑے رہے یہانتک کہ دہ دودہ سی آسودہ ہوجاوین صبح اورشام کو وہ ہرنی آپکے پاس آتے اور اپنے چہاتی
آپکے موہنہ مین دیکر کہڑی رہتی جب آپ سیر ہوجاتی چلی جاتی چالیس دن اسیطورسی گذری اور آپکی بدنمین
قوت آئی اورٹہنی بیٹہنی کی طاقت ہوئی اور ہرنی کا دودہ پینے کے سبب سے آپکا ضعف جاتا رہا پہر چالیس
دنکے بعد اوس ہرنی کو حکم ہوا کہ اونکی پاس نجا اور دودہ ندی پہر وہ ہرنی نہ آئی تب آپنی درگاہ الٰہی مین
عرض کی کہ بار خدایا آج ہرنی نہین آئی حکم ہوا کہ اتنا عادت کا بدلنا تمکو اپنے واسطے اچہا نہ معلوم ہوا اور تمنے
ایک بڑی عادت کا خلاف چاہتے تہے کہ ایک ہی مرتبہ مین ہم اپنے بندے پالی ہوؤنکو نیست ونابود
کردین آپنے پہر توبہ واستغفار کی اور بہت شرمندہ ہوکر عرض کیا کہ اب جو حکم ہوا اوسکو بجالاؤن ارشاد
ہوا کہ پہر اپنے قوم مین جاؤ اونہین مین رہو آپ وہانسی روانہ ہوئی رستہ مین ایک شہر ملا اوسمین ایک کمہار کو
دیکہا کہ آدہ برتنونکا بہرا ہوا اپنا کر درست کرچکا اور برتنونکی انکالنی کے واسطے مستعد بیٹہا ہی حکم ہوا
کہ اس کمہار کے پاس جاؤ اور کہو کہ ایک ...... بہاری لکڑی لیکر ان سب برتنونکو پہوڑ ڈال پہر جو
جواب دی ہمسے عرض کرو حضرت یونس علیہ السلام اُس کمہار کی پاس گئی اور کلام مذکور کہا وہ کمہار سنتی ہی
غصہ مین آیا اور کہا کہ تو عجب طرحکا دیوانہ ہے جو مجہسے ایسی بات کہتا ہی کیا مینی اسیواسطی محنت انکی بنانیمین
اوٹہائی تہی کہ لکڑی سے توڑ ڈالون مجکو تو ان برتنو نسے بہت نفع لینا ہے حضرت یونس علیہ السلام نے
عرض کیا کہ یا الٰہی اوس کمہارنے ایسا جواب مجکو دیا پس حکم ہوا کہ مٹی اور پانی ہمنی پیدا کیا اور کمہار کے ہاتہ بہی
ہماری پیدا کئی ہوی ہین پہر اس کمہار نے اپنے ہاتوسنی مٹی پانی ملاکر یہہ شکل برتنونکی بناکر طیار کے ہے
اوس پر اسقدر انکو دوست اور عزیز رکہتا ہے کہ انکو توڑتا نہین بلکہ انکے توڑنیکو برا جانتا ہی اور تو
چاہتا تہا کہ ہم ایک لاکہہ سی زیادہ آدمیونکو اپنے مخلوقات مین سی ایکدم مین ہلاک کرڈالین پہر وہانسی
حضرت یونس علیہ السلام روانہ ہوی رستہ مین ایک باغ ملا نہایت سرسبز اسیطرح کا پیغام اوس باغکی
مالک کو بموجب حکم الٰہی کے پہونچایا اور اس سی بہی سخت جواب سنا پہر اور ایک شہر مین پہونچی وہان ایک
بہت عمدہ مکان دیکہا کہ وہانکی کسی امیرنے بنایا تہا اسی قسم کا پیغام بموجب ارشاد الٰہی کے اوسکے
مالک کو بہی پہونچایا اور اوس سے بہی زیادہ سخت جواب سنا جب حقتعالی کا عتاب اس قسم کا بہت ہوا تب
حضرت یونس علیہ السلام نے نہایت گریہ وزاری حقتعالیٰ کے درگاہ مین کی اور اپنے گناہونکے مغفرت
چاہنے لگے پہر حقتعالی نی اپنے رحمت سے اونکو سرفراز کیا اور اپنا رسول کیا پہر تو ہر طرفسی رحمت او مہربانی

نشانیان ظاہر ہوتی تہین یہانتک کہ اوس نالہ پر کہ جہانسی آپکی دونون بچی جاتے رہے تہے پہونچی اوس گانوکی
لوگونکو دیکہا کہ دونون بچہ ہمراہ لیے کہڑی ہین اونسی حال پوچہا اونہون نی کہا کہ ایک بزرگ ادہرسی جاتے
تہے اونکا ایک بچہ پانی مین بہگیا تہا سو ہمارے گانوکی دہوبیون نی اسکو پانیسی نکالا اور اونکا دوسرا بچہ
کنارہ سی بہیڑیا اوٹہا لیگیا تہا سو اسکو ہمارے گانوکی چرواہون نے بہیڑیی سی چہین چہڑا لیا تہا اوسکا علاج کرکر
اچہا کیا پہر ان دونون بچون کی ہم لوگ پرورش کرتے ہین کہ اگر انکا باپ آوی تو اوسکی حوالہ کرین
اسمین بچونکی نگاہ اونپر پڑے اور اونکو پہچانا اور کہا کہ ہمارا باپ یہی ہی اون لوگون نے دونون بچونکو آپکی حوالہ
کیا اور آپکو بچونسے تمام اوس نالہ کے پار اوتار دیا آپ حقتعالی کا شکر ادا کرکر آگی بڑہی جب اوس درخت کی تہلے
پہونچی کہ جہانسی آپکی بیوی سی مفارقت ہوی تہی دیکہا کہ کچہہ لوگ چوکی کی طور پر اوس درخت کی نیچی بیٹہی ہین
آپنے اونسی پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اور کسواسطے یہان بیٹہے ہو اونہون نی کہا کہ ہماری شہزادہ کی سواری
ایک روز ادہرسی نکلی تہی کسی فقیر کے ایک عورت یہان بیٹہی تہی اوس عورت کو شہزادہ زبردستی پکڑ لیگیا
اوس روز سے آجتک پیٹ کے درد مین وہ مبتلا ہی بادشاہ نی یہہ حال سنکر ہم لوگونکو یہان بیٹہایا ہے
کہ اگر وہ بزرگ کبہی ادہر پہر آوین تو ہمارے پاس لایو تاکہ شہزادہ کی تقصیر اونسی معاف کروادین اور اونکی
عورت جو آجتک عصمت سے بیٹہی ہے اونکی حوالہ کرین آپ نی فرمایا کہ وہ فقیر مین ہون اسبات کی سنتی ہی
وہ لوگ بہت خوش ہوی اور آپکو بڑی قدر اور منزلت سی بادشاہ کی پاس لیگئی بادشاہ بہت
تعظیم سے پیش آیا اور آپسے دعا کی التجا کی حقتعالی نی اوس شہزادہ کو شفا بخشی پہر بادشاہ نی آپکی بیوی کو
آپکے حوالہ کیا اور بہت کچہہ مال و اسباب آپکی نذر کیا اور رخصت کیا پہر وہانسی آگی چلی اور شہر نینوا اور موصل
سرحد کے متصل پہونچی ایک شخص کو آگی سی اون بستیونکی لوگون پاس روانہ کیا تاکہ آپ کی آنیکی اون لوگونکو
خبر دے بادشاہ اور اوسکے ارکان اور وہانکی لوگ آپکی آنیکی خبر سنکر بہت خوش ہوی اور کئی منزل تک
آپکے لینے کو آئے اور نہایت تعظیم و تکریم سی آپکو شہر مین لیگئی اور مدت تک آپکی تابعداری مین سرخروئی دونون
جہانکی حاصل کی یہانتک کہ آپنے وہین وفات پائی آجتک مزار آپکا اس شہر مین مشہور ہی سو حقتعالے
اس آیت مین ہمارے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قوم کیواسطے عذاب طلب کرنے مین جلدی کرنیسی جسطرح
حضرت یونس علیہ السلام سی ہوا تہا منع فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ تم ایسا کام نکرو اسواسطے کہ اسکا
انجام اچہا نہین ہی اور اوس مچہلی والی پیغمبر کا حال یاد کرو ؎ **عزیزی** اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ
جب دعا کی اور وہ غم سی بہرا ہوا تہا ؎ **فتح** جب پکارا اور وہ غصہ مین بہرا تہا **ف** یعنی اللہ کا
حکم دیکہی تو بددعا کرو اور دیر سے جہنجلا کر حضرت یونس کی طرح نکرو ؎ **موتفسیر** جب پکارا اپنی قوم پر
عذاب طلب کرنیکے واسطے درگاہ الٰہی مین اور اسوقت وہ غصہ مین بہرا تہا اور غصہ کے سبب سے اسنے
جلدی کی کہ حقتعالی کی حکم کا انتظار نکیا آخر کو اس اپنے جلدی کی سزا پائی کہ مچہلی کے پیٹ مین قید ہوا اور پہر
دوسرے مرتبہ پکارا اپنے گناہ کے ظاہر کرنے اور قایل ہونی اور اپنے تقصیرونکی معافی طلب کرنیکے واسطے
اسوقت مین بہی مکظوم تہا یعنے دم اوسکا رک گیا تہا عرب کے لغتین مکظوم اوس شخص کو کہتی ہین جسکا دم

غم یا غصہ کے زیادتی کی سبب سے رک جاؤ سو وہ پہلی مرتبہ کا اونکا غصہ کہانا یہہ پہل لایا کہ مچہلی کی پیٹ مین قید ہونا
اور غم کہانا بڑا سو چاہی کہ تم مین ایسی نفسانیت اور غصہ کے بو ہی نپائی جاوی تا کہ تمہاری کمال مین کچہہ بہے
نقصان نپایا جاوے واسواسطے کہ اس جلدی کی سبب سے حضرت یونس قریب تہا کہ اس کمال و بزرگی کی رتبہ
سی گر پڑین اور حقتعالی کی ہمیشہ کی عذاب اور عتاب کی سزاوار ہو جاوین اسقدر کہ لولا الخ **عزیزی**
لَوْ لَآ اَنْ تَدٰرَکَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ اگر نہوتا کہ پاوے
اوسکو رحمت جناب پروردگار سے البتہ ڈالا جاتا او برزمین بن گہاس کی اور وہ بدحال ہوتا یعنی لیکن رحمت
پہونچی اور بدحال ہوا **فتح** اگر نہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری رب کا تو پہینکا گیا ہے تہا چٹیل میدان میں
الزام کہاکر **موضح** **تفسیر** اگر تدارک اوسکی حال کا نکرتا یعنی اگر نہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری پروردگار کا
ایسی ذلت مین اوسکی کمالونکو باقی رکہنی سی تو البتہ پہینکا گیا ہے تہا چٹیل میدان مین یعنی ایسی میدان مین جہان
نہ درخت تہا نہ گہانس نہ سایہ نہ پانے اور وہ بری حال سی تہا اور کسیطرح کے کرامت اونکی وسطہ ظاہر نہوتی
نہ کدو کی درخت اوگتی سی اور نہ ہرنیکے تابعدار ہونیسی لیکن حقتعالی نی سنبہال لیا اور یہہ سب چیزین موجود
کردین بس مقام پر جانا چاہی کہ تسبیح کا اثر مچہلی کے پیٹ مین اسقدر تہا کہ اوس قید سی خلاصی پائی
چنانچہ سورہ صافات مین مذکور ہے فَلَوْ لَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یعنے پہر اگر
نہوتا یہہ کہ وہ یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکی پیٹ مین جسدن تک مردی جی اوٹہین اور مچہلی کی پیٹ سے
نکلنے کے سواے اور کرامتین جیسی کدو کی درخت کا اوگنا اور ہرنیکا تابعدار ہونا واقع ہوئین یہہ حقتعالے
کے اولے عنایت فقط تہے کہ ان کمالونکو جو اونکو عنایت ہوی تہی باقی رکہا اور اس ذلت اور گناہونکی نسبت
انسی لے لیی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو عاجز اور کسی مصیبت مین پہنسا ہوا اس آیت کو پڑہتا ہی تو حقتعالے
اوسکو اوس رنج اور مصیبت سی نجات دیتا ہی اور معتبر مشایخونسی یہی سند آی ہی کہ ہر رنج اور مصیبت کی
دفعہ کیوسطہ اس آیت کا پڑہنا تریاق مجرب ہی یعنی آزمودہ بات ہی کچہہ شک اور شبہہ نہین ہی اور اسکے
پڑہنے کے دو طریقہ ہین ایک یہہ کہ ایک شخص اکیلا اندہیری گہر مین طہارت سی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے بعد نماز
عشاء کی تین سو مرتبہ اس آیت کو پڑہے اور ایک پیالہ پانیکا بہرا ہوا اپنے پاس رکہلی اور دمبدم اپنا ہاتہہ اوس
پانیمین ڈالکر اپنے موہنہ اور بدن پر ملتا جاوی تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی ترتیب سی پڑہے
اور دوسرا طور اسکی پڑہنی کا یہہ ہے کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار مرتبہ ایک طور اور شکل سی ایک چلہ یا تین
چلونمین پڑہے اور یہہ ہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کدو کی سالن کو بہت دوست
رکہتے تہے اور فرماتی تہی هٰذِهٖ شَجَرَةُ اَخِيْ يُوْنُسَ یعنے یہہ درخت ہماری بہای یونس کا ہی پہر جب
حقتعالی کے نعمت نی حضرت یونس علیہ السلام کو سنبہالا اور اوس ذلت اور عتاب کی سبب سے انکے واسطے
مرتبہ بلند حاصل ہوا فاجتباہ الخ **عزیزی** فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ پسند کیا اوسکو پروردگار
اوسکے نے بس کیا اوسکو نیکون مین سی **فتح** پہر نوازا اوسکو اوسکی رب نے پہر کر دیا اوسکو نیکو مین **موضح**
تفسیر پہر پسند کیا اور نوازا اوسکو اوسکی رب نے اپنے رسالت کے لیی بہو سطہ جسطرح پہلی حضرت شعیا

علیہ السلام نی آپ کو اپنی رسالت کیواسطہ پسند کیا تہا پہر کر دیا اوسکو نیکونسی اور اس منصب کی لیاقت والونسی کہ
اوس کام کو بخوبی سرانجام کیا اور ایک لاکہہ کئی ہزار آدمی انکی ہاتہہ پر ایمان لائی اور پرہیزگار ہوی اور پہلی اسکی
اس رسالت کی منصب کے لیاقت نرکہتے تہے بلکہ نرے عبادت کرنے والے تہے اس عتاب اور خطاب کی بعد اس رسالت
کی منصب کے لیاقت جسکا استعداد انکو تہا سواب ظاہر ہوی اور یونس علیہ السلام کی قصہ سی جو تمنی معلوم کیا کہ
کافر بہی اپنے مکر اور فریب سے رسولون اور نبیون سی بعضی کام مین جلدی کرکر لغزش دیدیتی ہین اور حقتعالے کے
عتاب مین گرفتار کردیتی ہین اور طعن اور تشنیع کا ایسا مضمون باندہتی ہین کہ انبیا کو بہی بشریت کی تقاضی سی
غصہ آجاتا ہے اور حقتعالی کی حکم کا انتظار نکرکے کوئی کام کر بیٹہ لیتی ہین پہر اوسکی سبب سے اپنے کمال کی
درجہ سی نیچی اوتر آتی ہین سو تمکو چاہئی کہ اپنے قوم کے اس قسم کے مکر اور فریب سی ہوشیار رہو کہ یہہ لوگ
اس کام مین بڑی استاد ہین ؂ **عزیزی** نیکونسی یعنی کامل نیکونمین سی اسطرح کہ بچایا اونکو اس سی کہ
کرین ایسا کام کہ ترک اوسکا اولی ہو روایت کیا گیا ہی کہ نازل ہوی یہہ آیت جنگ احد مین جسوقت کہ ارادہ کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کرنیکا بہاگنی والونکو پس ہوی آیت مدنی غرض کہ حقتعالی نی فرمایا کہ صبر کر
اور بددعا کر نہین توقف کر کہ کام صبر سی خوب بنتا ہی **سے** کارہا از صبر گردد دلپسند ؞ خرم آن کز صبر باشد بہرہ مند
چون درافتادی بگرداب حرج ؞ صبر کن والصبر مفتاح الفرج ؞ دلالت کرتے ہے یہہ آیت اوپر فضیلت صبر کی اور
اسپر کہ ترک اولی صادر ہوتا ہی انبیا علیہم السلام سی بہی والا ہوتی یونس علیہ السلام ملامت کیے اور دلالت کرتے ہے اسپر
کہ ندامت تقصیر پر اور عاجزی اور زاری کرنے طرف اللہ تعالے کے بسبب قصور کے وسیلون اکرام کی سی ہی اور اسپر
دلالت کرتے ہے کہ توفیق اللہ تعالے کے نعمت باطنہ ہے اوسکی طرفسی اور اسپر دلالت کرتے ہے کہ صلاح درجہ عالیہ ہے
کہ نہین پہونچتی ہین اوسکو مگر برگزیدہ اللہ کے ؂ **روح** ؂ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ تحقیق نزدیک ہین کافر کہ پہسلا دین تجکو ساتہہ نگہو
تیز اپنے کے جب سنا قرآن کو اور یہہ کنایہ ہی شدت عداوت سی اور کہتی ہین یہہ پیغمبر دیوانہ ہی ؂ **فتح** ؂
اور منکر تو لگی ہین کہ ڈگا دین تجکو اپنے نگاہونسی جب سنتی ہین سمجہوتے اور کہتی ہین وہ باولا ہی ؂ **موضح**
تفسیر اور بیشک یہہ کافر نزدیک اور درپی ہین اسکی کہ ڈگادین تجکو صبر اور تحمل کے مقام سی اپنے گہور گہور
دیکہنی سی تاکہ تم غصہ مین آؤ اور بیقرار ہو کر حقتعالے سے وقت مقرر کی پہلی انکی لیئی عذاب طلب کر بیٹہو اور یہہ کافر
مکر اور فریب نہین کرتی ہین مگر جب سنتی ہین اس قرآن کو کہ تمام حقتعالی کی ذکر سے بہرا ہوا ہی کوئی اسکی آیت
حقتعالی کی ذکر سی خالی نہین ہی اور اسیواسطی اس کلام کا نام ذکر ہوا تاکہ زیادہ تیری غصہ کا سبب ہو اور
حقتعالی کے اور اوسکے ذکر کے محبت مین تو اوسکو بہت بڑی الفت ہی اسواسطہ کہ آدمی اپنا عیب سن سکتا ہی لیکن اپنے
محبوب کا عیب نہین سن سکتا اور اپنے حقارت گوارا کرسکتا ہی مگر اپنے محبوب کے حقارت نہین گوارا کرسکتا اور یہہ
کافر فقط اس گہورنے اور خشمناک ہونی پر کفایت نہین کرتے بلکہ زبانسی بہی ایذا دیتی ہین اور کہتی ہین کہ بیشک
یہہ شخص دیوانہ ہی اسواسطہ کہ ہر باتمین یہہ اسی ایک ہی چیز کا ذکر کرتا ہے اور یہہ نشان دیوانہ پن کا ہی اور
اتنا نہین سمجہتے کہ ہر کلام مین ایک چیز کا ذکر کرنا اوسوقتمین جنون کی علامت ہوتا ہے کہ جب وہ کلام کسی دوسرے چیز

ے ولکن الآیۃ علی ان فعل العبد مخلوق اسر لدلالت قولہ تعالی فجعلہ من الصالحین علی ان الصلاح انما یکون بجعل اللہ وخلقہ وان کان للعبد مدخل فیہ بسبب الکسب بصرف ارادتہ الجزئیۃ اسمہ

ع قولہ تعالی وان مخففۃ واللام دلیلہا و قولہ لیزلقونک یقال ازلقہ ازل رجلہ

[illegible]

واسطے لایا گیا ہوا اور اگر وہ کلام اسی ایک چیز کی یاد کرنیکے واسطے لایا گیا ہی تو تمام اوس کلام مین اوس ایک چیز کا ذکر کرنا واجب اور لازم ہوتا ہی جیسی وہ ذکر اور وظیفہ جو نبیونسی منقول ہین ﷺ **عزیزی** وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور حقیقت مین نہین ہی قرآن مگر ایک نصیحت عالم کی لوگونکی لیے ﷺ **فتح** ﷺ اور یہہ تو ہی سمجہوتے ہے سارے جہان والونکو ﷺ **موضح تفسیر** اور وہ کلام نہین ہے مگر حقتعالی کا ذکر جو مقرر کیا گیا ہی تمام جہان والونکے واسطے بخلاف ذکر اور وظیفہ نبیونکی اور ولیونکی کہ فقط اپنے امت والونکی واسطے یا اپنے سلسلہ کی مریدون اور مشایخونکے واسطے مقرر کردی ہین پس آدمی اوس ذکر کو خوشی لذت لینی کیو واسطے پڑہتی ہین اور مزہ اوٹہاتی ہین اور خبات اور انسان ثواب کی امید کے واسطے اور دوری کی پردہ اوٹہہ جاتی اور نزدیکی حاصل ہونیکے واسطے پڑہتے ہین اور معنی سمجہنے اور اس سی حکم نکالنی کیو واسطے بہی پڑہتی ہین اور پردار جانور اپنے آواز کو ان کلمونکی مطابق کرنیکے واسطے تاکہ جہانتک ہوسکے اسیکے حکایت اور اسی سی مشابہت پیدا کرین پس اس کلام مین حقتعالی کا ذکر بار بار کرنا عین مقصود اور مطلوب ہے اسکو جیون کسطرح کہین گی اکثر مفسرون نی اس آیت کی نازل ہونیکی سبب مین ایسی روایت کی ہی کہ جب قریش کی کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی دفع کرنیمین جو جو حیلی اور فریب انسی ہوسکی سب کرکے عاجز ہوی تو آخر ایک شخص کو بنی اسد کے قبیلے کا تہا اور یہہ قبیلہ پہلے تمام عرب کے ملک مین نظر لگانیمین مشہور تہا بلکہ اسبات مین اس قبیلے کے لوگ مثال دیتے تہے پس اس قبیلے مین یہہ شخص اسبات مین اپنی سب لوگونسی بڑہا ہوا تہا اوسکو بلالائی اور اس کو بہت سی طمع دیکر کہا کہ اگر تو فلانی شخص یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نظر لگاکی ہلاک کردی تو تجکو اتنا کچہہ دین کہ کسی نے نہ دیا ہوا اور اس شخص کے عادت اسطرحکے تہی کہ جب کسیکو نظر لگانا منظور ہوتا تہا تو پہلی تین دن کچہہ نکہاتا بعد تین دنکے اس شخص پر جاکر نظر لگاتا اور اوسکو ہلاک کرڈالتا سو اسینی اپنی عادت موافق تین دن کہانا نکہایا پہر تیسیرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اوسوقت قرآن شریفکے تلاوت مین مشغول تہے اسینے ہوٹہے دبر گہور گہورکے آپکو دیکہا اور کہا کہ مینی آج تک اسطرحکا خوش آواز اور خوش لہجہ کسیکو نہین دیکہا اور اس کلمہ کو کئی بار کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا کہ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے جو اللہ چاہتا ہے وہے ہوتا ہے کسیکو کچہہ قوت نہین مگر اللہ کے مدت سی حقتعالی نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے شر سے محفوظ رکہا اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نظر کا خوف ہو یا اسکی کچہہ علامت اپنی اوپر یا اپنے مال اور اولاد پر دیکہی تو اوسکا علاج یہی ہی کہ اس آیت کو پڑہے خدا کی فضل سے دفع ہو جائیگی اور اس آیت کی پڑہنے کا طریقہ یہہ ہی کہ تین مرتبہ اس آیت کو پڑہکر جسپر نظر کا شبہ ہو اپنے اوپر یا اپنے اولاد اور مال پر پہونک دی اور یہہ بہی حدیث شریفمین آیا ہی کہ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ اور جسکو کوئی چیز اچہی معلوم ہو تو اوسکو چاہئی کہ یہہ پڑہے کہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تاکہ نظر بد سی وہ چیز بچ جاوے اور یہہ بہی حدیث شریفمین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو اسطور سی تعویذ کرتے تہے اور فرماتی تہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق علیہم السلام کو بہی ہمین

ف بیان نظر و علاج اوس کا ۔ ح یعنی نظر کا لگنا حق ہے اور دنیا مین اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر الٰہی سے سبقت کرتی البتہ نظر ہوتی مگر کسی کا ایسا تاثیر نہین دی گئی ۱۲

کلمون سی تعویذ کرتے تھے یعنی پڑہکر پہونکتی تہی اُعِیذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ اور حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مین ایکروز دن نکلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیارت کی وسطے گیا دیکہا مینی کہ آپ درد کی سببسے بہت بیتاب ہین پہر اوسیدن تہوڑا دن رہی آپ کی خبر کو گیا تو دیکہا مینی کہ آپکو صحت حاصل ہوی عرض کیا مینی کہ ایسی جلدی صحت ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میری پاس آئی اور یہہ افسون یعنی منتر پڑہکر میرے اوپر پہونکا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ یَشْفِیْكَ اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنے بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی گہر مین آئی ایک چہوٹے لڑکے کو دیکہا کہ بیمار ہی آپ نی فرمایا کہ اسپر نظر کا فسون پڑہو کیونکہ اسکے موہنہ پر نظر کے آثار معلوم ہوتی ہین اور یہہ بہی آپنے فرمایاہی کہ اگر کسیکو نظر کے علامت معلوم ہوی تو چاہیے کہ جسکے نظر لگے ہے اوسکو کہے کہ وضو کی اعضا اور اپنے استنجے کے جگہہ پانی سے دہوکر دیوی اور اوس پانیسی جسکو نظر لگے ہے وہ نہا ڈالے تو شفا حاصل ہوگی اور نظر لگانیوالے کو چاہیے کہ اپنے اعضا پانیسی دہودینی مین کچہہ تکرار اور تنگ دلی نکرے اس مقام پر جاننا چاہی کہ اس تاثیر کے حقیقت مین جسکو نظر لگجانا کہتے ہین علماء کو بڑا اختلاف ہی اور ابتک اس تاثیر کے وجہہ صاف کسیکو معلوم نہین ہوی جاحظ نے کہاہے کہ نظر لگانیوالی کی آنکہہ سی زہر کی تاثیر کے اجزا شعاع کیطور پر نکلتی ہین اور دوسرے بدنمین مسام کے راہ سی دراکر زہر کیسی تاثیر پیدا کرتے ہین لیکن اور علماء نے اسپر جرح وقدح بہی کیاہی جو چاہی تفسیر عزیزی مین دیکہہ لی کہ مولانا صاحب نے بہت تفصیل سے لکہاہی ۞ عزیزی

یعنی وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ الخ کے یہہ ہین کہ کافر بسبب شدت عداوت کی دیکہتے ہین طرف تیری پہیر اور غصہ کی نظر سے اسطرح کہ پہسلا دین قدم تیرا پس گرادین تجکو وقت سننی اونکے قرآن کو اور یہہ بسبب شدت بغض اور حسد اونکیکے ہے وقت سننے قرآن کی یا یہہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ کافر پہنچادین اور لگادین تجکو نظر بد کہاہے تفسیر کشف الاسرار مین کہ جمہور کا قول یہی ہی اور کہا کاشفی نی کہ حق تعالی نی دافع ہونے آنحضرت کی نظر بد سی یہہ آیت شریفہ بہجی اور کہا حسن بصری رحمہ اللہ عنہ نی کہ علاج نظر بد لگنی کا یہی ہے کہ پڑہے تو یہہ آیت جیسے کہ کہا حافظ نے ؎ حضور مجلس انس است دوستان جمع اند ٭ وان یکاد بخوانید و در فراز کنید ٭ اور کتاب اسرار محمدیہ مین لکہا گیاہی کہ اس آیت مین خاصیت ہی دفع نظر کی اور گلی مین لٹکادی ہی اور دہوکر پیوی ہی اور نظر بد کا اثر ہوتاہی جیساکہ حدیث مین آیاہی اَلْعَیْنُ حَقٌّ اور جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مصر کو گئی تو جمال اور قوت اور دراز قد رکہتی تہی اور ایک باپ کے بیٹے تہے تو حضرت یعقوبؑ نی فرمایا لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ یعنی اے میری بیٹو نہ داخل ہونا ایک دروازہ ہی اور داخل ہونا متفرق دروازونسی تاکہ نظر نہ لگجا دی اور کہاہے علماء نے کہ مکروہ ہی وہ رقیہ یعنی افسون کہ ہو بغیر زبان عرب کی اور نہ معلوم ہون معنی اوسکی اسلیے کہ شاید ہو اوسمین سحر یا کفر اور جو کچہہ کہ ہو قرآن سی یا دعاؤن مین سی تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور السان ہے

نظر کی خصوصیت نہین ہی بلکہ جنات کی بہی نظر لگتی ہی اور انکی نظر بہت تیز ہوتی ہی نیزہ کی بہال سی اور + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اِنَّ الْعَیْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ یعنے نظر بد داخل کرتی ہی آدمیکو قبر مین اور اونٹ کو ہانڈی مین اور علاج دفع نظر کا یہہ ہی کہ جو روایت کیا گیا ہی حضرت عثمان سی کہ انہون نی دیکہا ایک لڑکی خوبصورت کو پس فرمایا کہ اسکے ٹہوڑی کی گڑہے پر کالا ٹیکا دیدو کہا ہے علما نی کہ اسی قبیل سے ہے نصب کرنا جانور کی سری کا کہیتو مین اور انگور و مین اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ نظر بد پہلی پڑتے ہے اوسپر پس جاتی رہتی ہی شدت اوسکی پس نہین ظاہر ہوتا شر اوسکا اور علاج نظر بد کا یہہ ہی ہی کہ سہرنہ پانی پر آیتین اگلی کی پڑہکر اور دم کرکی پیوی ہی اور اوس سی نہاوی ہی وہ آیتین یہہ ہین فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ اور سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور چہہ آیتین شفا کی کہ وہ یہہ ہین وَیَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِینَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُورِ فِیهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِینَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِینِ قُلْ هُوَ لِلَّذِینَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ اور سبب نظر لگنی کا بعضون نی یہہ لکہا ہی کہ دیکہنی والا جب دیکہتا ہی ایک چیز کیطرف اور اچہا جانتا ہی اوسکو اور نہین رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے یعنے اوسکے قدرت صنعت کی طرف دہیان نہین کرتا تو پیدا کرتا ہی اللہ اوس شخص مین کہ جسکو نظر لگے ہے ایک علت بسبب قصور نظر اوسکی کی غفلت سی واسطہ آزمایش بندون اپنے کے تا کہ اہل حق کہوین کہ یہہ اللہ کی طرف سی ہی اور غیر اہل حق غیر خدا کی طرف سی جانین پس ماخوذ ہوتا ہی نظر لگانیوالا اس سبب سے کہ وہا ہی وہ سبب اوسکا اور حق تعالی ایک تاثیر خفیہ پیدا کر دیتا ہی جس چیز مین چاہتا ہی جیسی کہ بعضے سانپونکی دیکہنی سی حمل گر پڑتا ہے عورت کا اور بعضونکی دیکہنی سی اندہا ہو جاتا ہے آدمی اور بعضی سانپونکی ایسی تاثیر پیدا کر دیتا ہی کہ جس آدمیکو وہ دیکہتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہی پس ایسی سی تاثیر اوس نظر لگانیوالے مین پیدا کر دیتا ہی ۞

سورۃ الحاقۃ سورہ نون ہوی تمام سلہ محمد ۞ ر و ح

اسلیے کہ اول ہی مین لفظ الحاقۃ کا مذکور ہے اور یہہ ہی وجہ اس نام رکہنی کی ہی کہ حاقۃ [illegible] عذاب کا [illegible] حق کو باطل سی جدا کر دی اسطور پر کہ کچہہ ہی شبہہ باقی نرہی اور اس سورۃ مین کتنی احوال اوسکی کی بیان فرمائی ہین جو دنیا مین ہوی یا آخرت مین ہونگی اور اس بیان سی پہر رسالت کی ثبوت اور وحی اور قرآن کی نزول کی طرف انتقال فرمایا اور یہہ سورۃ مکی ہی اسمین باون آیتین اور دوسو ساٹہہ کلمی اور ایک ہزار ایکسو چونتیس حروف اور دو رکوع ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ ملک کے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورۃ نون سی یہہ ہی کہ سورۃ نون مین بیان فرمایا ہی کہ یہہ رسول دیوانہ نہین ہی اور کافر جو دیوانہ ہونیکی نسبت اوسکی طرف کرتی ہین جہوٹی ہین اور سورہ الحاقہ مین یہہ فرمایا کہ یہہ نبی نہ شاعر ہی اور نہ کاہن اور اوس سورۃ مین بیان فرمایا ہی کہ دنیا مین کافر اپنے مال اور اولاد پر مغرور ہو کر قرآن سی بی ادبی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ قصی ہین پہلونکی اور اس سورۃ مین مذکور ہی کہ قیامت کی دن کافر افسوس کرینگے اور کہین گی مَا أَغْنَىٰ عَنِّی مَالِیَهْ یعنے کچہہ میری کام نا آیا یہان میرا مال جو دنیا مین مینی جمع کیا تہا اور اوس سورۃ مین مذکور ہی کہ ضروان کی باغ والونکو مسکینونکی حق نہ دینی کی سبب سے آفت پہنچی تہی اور اس سورۃ مین فرمایا کہ کافر آگ کی زنجیرون اور طوقون مین گرفتار کرینگی اسواسطے کہ دنیا مین یہہ مسکینونکو نہ دیتی ہی اور اور بہت سی مناسبتین ہین دونون سورتون مین ۞ عزیزی ۞ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ مترجم کہتا ہی ظاہر از نزدیک بندگی یہہ ہی کہ معنی آیۃ کی یہہ ہین عقوبت کیا ہی وہ عقوبت ثابت اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہی وہ عقوبت ثابت بعد اوسکی چند عقوبت گذشتہ کو بیان فرمایا ۵ فتح وہ ثابت ہوچکی کیا ہی وہ ثابت ہوچکی اور تو نے کیا بوجہا کیا ہی وہ ثابت ہوچکی یعنی قیامت ۵ موضح تفسیر

اَلْحَاقَّةُ وہ حادثہ جو حق کو باطل سی جدا کری اسطورسے کہ ہرگز شبہ حق اور باطل مین باقی نرہی نہایت عجیب ہوتا ہی اور بزرگی رکہتا ہے کہ اوس سی بطور عظمت اور تعجب کی پوچہا جاتا ہی اور اوسکی حق مین کہا جاتا ہی کہ مَا الْحَاقَّةُ کیا ہی وہ حادثہ حق دکہلانیوالا اور اس حادثہ کی بزرگی اسقدر ہی کہ حقیقت کما حقہ نہ جانتی ہین آنحضرت علیہ السلام کو بہی کہ عمدہ و اعلی تمام مخلوقات کی ہین سب آدمیونمین شریک کرکر فرمایا ہی کہ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ اور تو کیا جانتا ہی کہ کیا ہی وہ حادثہ حق دکہلانیوالا اور جو کہ اس جاننے کی حقیقت اور اسکے کہنہ کی شرح کہلے کہلے بیان کرنے دشوار ہے تو اسواسطے اسکے نظیرین اور مثالین بیان کرنی منظور ہوئین اور اوسکے نظیرون اور مثالین کمی اور زیادتی اور سختی عذاب مین مختلف و متفاوت ہین اور اوسکی کامل فرد جو اس سے وعدہ کی موعود ہی سو حق کی ثابت کرنیمین اور باطل کے باطل کرنیمین اعلی مرتبہ کو پہنچی ہی اسطور پر کہ حاقہ نام گویا اسے فرد کا ہوگیا ہی اور اور حاقہ اور عذابونکی سمجہائی اور ذہن مین آجانیکی واسطے تمہید کی طور پر ذکر کرنا ضرور پڑتا ہی کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الخ ۵ عزیزی حاقہ قیامت کی نامون مین سی ہی آگی کی جملی اسکی عظمت شان کی لیئی بیان فرمائی ہین یعنی کیا بڑی ہول اور ثابت کرنے حق کا دن ہے اور فرق کرنیوالا بیچ حق اور باطل مین ۵ روح كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ جہوٹ کہا قبیلہ ثمود اور عادنی قیامت کو ۵ فتح جہٹلایا ثمود اور عادنی اوس کہڑکے والے کو ۵ موضح تفسیر انکار کیا اور نہ مانا ثمود کی فرقہ نی جو ارفخشد بن سالم بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین رہتی اور پتہر کے تراشنی اور عمارت کی بنائی اور کہیتیونکی کرنی اور باغکی لگانی مین بہت رغبت رکہتی تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین وادی القری سی حجر تک سات سو بستیان اونمین کتنی شہر اور قصبہ اور گاؤن آباد کی تہی اور جگہہ بجگہہ چشمہ جاری کرکے کہیتیان اور باغ سرسبز کرکہی تہی اور عیش اور مزہ داریان کرتے تہے اور سب کے سب بت پرستی مین مشغول رہتی تہی یہانتک کہ حقتعالی نی حضرت صالح علیہ السلام کو جو اوس قوم کی شریفونمین اور سیدیونمین اور لڑکپن سی امانت اور دیانت اور تقوی اور صلاحیت مین مشہور تہی اپنی طرف سی رسول کرکی بہیجا اور بت پرستی سی اور سنگتراشی اور عمارتون اور زراعتونمین بہت مشغول رہنی سی منع فرمایا وَعَادٌ اور عاد کی فرقہ نی جو ارم بن سالم ابن نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور یمن کے احقاف یعنی ریگستانونمین کہ نہایت بڑا ملک ہی رہتی تہی اور اور آدمیونکی نسبت انکی جسمونمین قوت اور زور بہت تہا بڑی بڑی قد اور ہاتہہ اور پاؤن اور اور عضا بہت قوی اور زبردست لڑائی اور دوڑنی مین تمام جہان والونپر غالب آئی تہی آخر رفتہ رفتہ ان لوگونکو اپنے قوت اور زور پر گہمنڈ اور تکبر بہت ہوا اور حقتعالی کی عبادت سی بالکل غافل ہوگئی اور اپنی گرد نواح کی رہنی والونپر بہت ظلم اور زبردستی کیا کرتے تہے اور عمارتین اور حوض اور تالاب بنانی پر انکو بہی رغبت بہت تہے یہانتک کہ حقتعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو جو انہی گروہ سی تہی رسالت اور پیغمبری کے طور پر اونکی پاس بہیجا تاکہ

۵ صراح معنی بعلک ... دحیب دہشت لاہنا معنی ... کما قال تعالی ... لاریب فیہا ... ۵ من النمل ... الذی لا مادۃ ...

انکو غفلت اور تکبر سی اور اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ کرنیسی منع کرین اور اللہ تعالی کی عبادت کیطرف رغبت
دلاوین اور اوسکے عذاب سی ڈراوین حضرت ہود علیہ السلام نے انکو سمجہایا لیکن ان دونون فرقون یعنی عاد
اور ثمود نے اپنے رسولونکا کہا نمانا بلکہ اونکی رسالت سی منکر ہوی اور جہٹلایا بِالْقَارِعَةِ اوس حادثہ ہونیو
والیکو جو اونکی بدنونکو ٹکڑہ ٹکڑہ کردیگی اور اونکی روحونکو برزخ کی عذاب مین گرفتار کریگا اور کہتی لگی کہ ایسے
آفت کبہی نہین آئی ہے جو تمام خلقت کو ایک مرتبہ غارت کردی کہ اوسکا نام ونشان ہی باقی نرہے
اور ظاہر مین فوج اور سپاہ کچہہ ہے نہو سو یہہ ڈرانا نہین ہی مگر اسواسطے کہ یہہ لوگ ہمارے ریاست لیا چاہتی ہین
اور اگرچہ ابتدا مین گناہ ان دونون فرقونکا یہی تہا کہ پیغمبر کو جہٹلاتی تہی اور عذاب الٰہی کو جو پیغمبر ونکی زبان سے
سنتے تہے یقین نجانتی تہی اور بت پرستی اور عمارت بنانیکو نچہوڑتے تہے اور اللہ تعالے کے عبادت کیطرف
مشغول نہوتے تہے اور دونون فرقی اس امر مین شریک تہے لیکن آخر کو یہہ دونون فرقی بعضے بعضے عملونکی
سبب علیحدہ علیحدہ عذاب کے مستحق ہوی اور اسی عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک اور غارت ہوی ۵ عزیزی
فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ اے پہر ثمود ہلاک کیا گیا اونکو ساتہہ نعرہ تندکی ۵ فتح سو وہ
جو ثمود تہی کہپائی گئی اوچہال سی یعنی بہونچال سے ۵ موضح فَأَمَّا ثَمُودُ پہر لیکن ثمود کی فرقے
نے اپنے پیغمبر کے جہوٹلانمین کٹ کہنی کتی کے خصلت پیدا کی ہی اور اللہ تعالے کے اونٹنی کی ساتہہ نہایت
نے اونٹنے کے پیٹنے اوسکے کوچے کاٹ ڈالین اور حضرت صالح علیہ السلام کی ہی مار ڈالنی کی تدبیر کی اور اللہ
تعالی کی اونٹنی کا گوشت کتونکے مانند کہایا اور اوسکی ہڈیونکو توڑا اور مارنیکے وقت اوس اونٹنی کی آواز
اور چلانی پر رحم نکیا اور اوس اونٹنی کے بچے کو بہت ڈرایا یہانتک کہ وہ بہاگ کر پتہر و نمین گہس گیا اور
تین آوازین کرکی غایب ہوگیا چنانچہ یہہ قصہ والشمس کے صورت کی تفسیر مین مفصل بیان ہوگا تب اللہ
تعالی کی حکمت نے اس باتکا تقاضا کیا کہ اونپر عذاب ہی کتی کی جہڑکی اور دہتکار کے قسم کا ہوی چنانچہ حضرت
جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اونہوں نے ایک آواز بہت سخت کی فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ پہر وہ سب ہلاک کئی گئی
ایسے آواز سخت سی جو سب دنیا کی آوازون سی سخت ہتی اسواسطے کہ دنیا مین شیر کے آواز اور بڑی توپ کے
آواز بہت سخت ہوتے ہے جس سی جوڑ اور پہتی ڈہیلے ہوجاتے ہین اور عمارتین اور عورتونکی حمل گر پڑتی ہین
اور کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ پتہ پہٹ جاتا ہی اور آدمی مرجاتی ہین لیکن ایسی آواز جس سی ہزارون آدمی
ایک آنمین مرجاوین اور کانونکی سوراخ بند کرنا اور تہہ خانونمین چہپنا اوس آواز کو نروکی معتاد آوازکے
اندازہ سی خارج ہے اور اس آفت سے ثمود کی فرقی کی سوا کسیکو کچہہ اذیت نپہونچی اور ثمود کی فرقہ مین سے
کوئی باقی نرہا اور مسلمانونکو حضرت صالح علیہ السلام کی رفاقت کی برکت سی نجات ملی یہہ ظاہر اور کہلی
دلیل ہی اسبات پر کہ یہہ عذاب حاقہ تہا ابتلاء کی قسم سی نہتا والا سب کو شامل ہوتا اور مسلمان ہی نہ
بچتی اور کافر اور مسلمان مین کچہہ فرق نہوتا ۵ عزیزی وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ
عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ
كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۝۝ اور لیکن عاد بس ہلاک کیا گیا اونکو ساتہہ ہوا

سخت حد سی گذری ہوی کی خدا نی متعین کیا اوس ہوا کو عاد پر سات رات اور آٹھہ روز نہایت نحس پس دیکھتا تو ای دیکھنی
والی وس قوم کو زمین پر پڑا ہوا گویا وہ تنہ درختوں خرما کی کہنکی سی برہم ہوئی ہین ۞ **فتح** ۞ اور وہ جو عاد تہی سو کہپائے
گئی ٹہنڈی سنائی کی باد سی ہاتہون سی نکل جاتی یعنی فرشتوں کی ہاتہون کی اونپر سات رات اور آٹہہ دن گہری پہر
تو دیکہی لوگ وہین بچہڑ گئی جیسی وہ ٹہنڈ ہین کہجور کی کوکہری ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** ۞ وَاَمَّا عَادٌ لیکن
عاد کا فرقہ سو اپنے وقت کی پیغمبر کو جہٹلانی اور انکار کرنیمین اسقدر بڑہ گیا تہا جیسے پہلوان کشتی کرنیوالی مستعد
ہوکر اکہاڑہ مین خم ٹہونک کر اکہڑی ہوتی ہین اسیطرح وہ بہی اپنی پیغمبر کی مقابلہ پر مستعد ہوگئی تہی اور کہتی تہے
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً یعنے کون ہی بہت زبردست ہمسی قوت مین یہانتک کہ حقتعالی نی تین سال برابر اون پر
قحط ڈالا تب اون لوگون نی گہبراکر اپنے ستر آدمیونکو مکہ معظمہ مین بہیجا تا کہ وہان جاکر دعا کرین اور پانی حقتعالی سے
مانگین لیکن تکبر اور غرور نی یہہ قبول نکیا کہ حضرت ہود علیہ السلام سی التجا کرین اور اونسی پانیکی دعا طلب کرین
اور مکہ مین اوسوقت عمالقہ کی قوم غالب تہی جب وہ لوگ عمالقہ پاس پہونچی اور اپنا حال ظاہر کیا ایک شخص نے
کہ اوسکا نام مرثد تہا اونسی کہا کہ اس مقام کی دعا تمکو فائدہ نکریگی تمکو لازم ہی کہ اپنے پیغمبر کے بات قبول کرو تاکہ
اس بلاسی خلاصی پاؤ اسواسطہ کہ تمہاری کہنی سی معلوم ہوا کہ یہہ قحط وہ قحط نہین ہی جو دعاسی جاتا رہی بلکہ
یہہ قحط حقتعالی کی طرفسی آزمایش کی وسطہ ہے جب اون لوگون نی مرثد کی یہہ بات سنی تو کہنے لگی کہ اگر ہم
یہانسی بدون حاصل ہونے مطلب کے پہر جاوینگے تو ہماری قوم ہمکو بہت ذلیل اور خفیف کرینگے جسطرحسی ہوسکی
یہہ کام یہانسی کر کی جانا چاہیے اور کام کی تدبیر مرثد سی پوچہی اوسنی کہا کہ تم سب ننگی اور ننگی پاؤن
جاؤ بیوہ کی شکل بنکر صفا پہاڑ پر جو بیت اللہ کے پاس ہی چڑہو اور جسوقت بیت اللہ تمکو نظر آوی تو اوسوقت
پہلوسے دعا مانگو کہ اے ہود کے خدا اگر ہود سچا تہین سچی ہین کہ تیری پیغمبر ہین تو ہمکو پانی دی کہ ہم لوگ
پانیکی واسطہ آئی ہین اون لوگون نے اسیطرح کہا اور اونکی دعا قبول ہوئی اور حقتعالی نی تین ٹکڑی بدلیکی بہیجی
ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور ایک آواز آئی کہ ان تینون بدلیونکی ٹکڑونمین سی ایک اپنی واسطہ تجویز کرلو اون
لوگون نے آپسمین مشورہ کرکی سیاہ ٹکڑی کو قبول کیا اسواسطہ کہ سیاہ بدلیمین پانی بہت برستا ہی اور اپنی شہر کو روانہ
ہوئی وہ کالی بدلی بہی اونکی ساتہہ اوپر اوپر چلی جاتی تہی جب اپنی شہر کی قریب پہونچی کئی آدمیونکو جلدیسی آگے
بہیجا کہ ہم بدلی اپنی ساتہہ لائی ہین تم اپنے سب تالاب اور حوضونکو جہاڑ کر صاف کر رکہو اور کہیتی کا سامان جیسے
بیج اور ہل وغیرہ بہی سب درست کرلو اور خوش ہو کہ یہہ بدلی تمہاری خواہش کی موافق برسی گی شہر کی لوگ سب اس
خوشخبری کی سنسی بہت خوش ہوی کہ ہمارے بہی ہودنکی دعا مقبول ہوئی اور بہت بدلی آئی اور حضرت
ہود علیہ السلام پر زبان طعن اور تشنیع کی کہولی اور کہا کہ دیکہو ہمارے بہی ہودون کی دعا مقبول ہوئی اور
اور بدلی آئی تم کہتے تہے کہ بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ بدلی نہین ہی یہہ حقتعالی کی بلا ہے
اس سی ڈرتے رہو اور ابہی کچہہ نہین گیا ہی میرا کہا مانو اور ایمان لاؤ اور بت پرستی کو چہوڑ دو اون لوگون نے
کہا کہ بدلیمین کیا بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ آندہی یعنی طوفان کی ہوا چلی گی کہ تمکو اور تمہارے
سب مکانونکو نیست و نابود کر دیگی اون لوگون نے جواب دیا کہ تم ہمارا زور اور قوت جانتی ہو پہر ہمکو ہوا کے شدت

اور تند ایسی خوف دلاتی ہو ایسی ہی گفتگو ہی کہ وہ بدلی اونکی شہر کی کنارہ اوٹہی تہی اور طوفانی ہوا چلنی شروع ہوئی
اور حقتعالی کا حکم ہوا کہ باد عقیم کو جسکا ٹہکانا چوتہا طبقہ زمین کا ہی بیل کی ناک کی سوراخ کی برابر چہوڑ دو اور عاد کی قوم
مسلط اور متعین کر دیہر وہ فرشتی جو ہوا پر متعین ہین اس لحاظ سی کہ یہہ ہوا کہین بگڑ گیا ہو تو نہ ہلاک کر ڈالی کہتا ہی
اوس ہوا کو روک لی لیکن ہوا انکی روکنی سی کب رک سکتی تہی پہر اس قسم کی ہوا کی تندی اور زور دیکہہ کر عاد کی قوم
مضبوط مکانوں مین جا گہسی تہے اور مضبوط ستونسی آپسمین ایکنے دوسرے کو باندہا تہا اور اپنی جانورونکو بہی زنجیرونسی جکڑ
تہا اور اپنے گہر والونکو اونٹونکی کجاؤں مین بٹہا کر ہوا سی جو حقتعالی کی مخلوقات مین سی ایک ضعیف جز ہی مقابلہ
اور کشتی کے واسطہ مستعد ہوئی اور اوس ضعیف مخلوق نی بہی اونکی ساتہہ اسطرحکی کشتی کی کہ اونکی عورتونکو جو لوہی
کے المارئونمین بڑی بڑی مضبوط ساندنیونپر بٹہلا کر لوہی کی زنجیرونسی اون المارئونکو ساندنیونپر کس دیا تہا سو ہوا
اونکو معہ ساندنیونکی زمین سی اوٹہالیجاتی تہی اتنی دور کہ وہ ساندنیاں معہ المارئونکی ٹڈی سی معلوم ہوتی تہی پہر
وہانسی زمین پر دے مارتی تہی یہانتک کہ اوس قوم کو بالکل ہلاک کر دیا اور حضرت ہود علیہ السلام ایماندارونکو
لیکر ایک ٹاپو مین ہو بیٹہی اور ایک خط اپنے گرد کہینچ دیا تہا حقتعالی کی قدرت کاملہ سی وہ ہوا جب اوس خط کی اندر
آتی تو آہستہ چلتی جو بدنکو اچہی معلوم ہوا اور اوس خط کے باہر جسپر پہونچتی تہی اوسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تہی غرض
حقتعالی نی اون لوگونکو ایسی عذاب مین مبتلا کیا جو اونکی پہلوانیکے مناسب تہا اور ہوا کو جو موہنہ کی پہونک سے
پراگندہ ہو جاتی ہی اونکی کشتی کی واسطہ بہیجا تاکہ وہ بہی اوس درگاہ الٰہی کے پہلوان کی قوت کا تماشا دیکہین فاہلکوا
بریح صرصر پہر ہلاک کیے گئی زور کی ہوا سی جو چلنی کی وقت آواز شدت سی کرتے تہے عاتیۃ بہت سخت اور تند
سرکشی کرنیوالی جو نگہبانوں اور موکلونکی اختیار سی نکل گئی تہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حقتعالی کبہی ح
ہوا کو دنیا مین نہین بہیجا مگر اندازہ سی اور پانیکو بہی نہین بہیجا مگر اندازہ سی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی
طوفانکی دن اور عاد کی قوم پر عذاب کی دن کہ طوفان کی دن اس شدت سی پانی بہا تہا کہ محافظ فرشتونکی
اختیار مین نرہا تہا اور عاد کی قوم پر اونکی عذاب کی روز ہوا بہی موکل فرشتونکی اختیار سی باہر نکلگئی تہی بلغ
اور یہہ ہوا کا اس زور سی چلنا کچہہ آسمان کی گردش سی نہتا والا عاد کی کافرونکی تخصیص اس عذابمین نہوتی
بلکہ حضرت ہود علیہ السلام اور اونکی ایماندارونکو بہی اوس سے ایذا پہونچتی بلکہ حقتعالے نے سخرہا مسلط کیا تہا اوس
ہوا کو نہایت غصی اور غضب الٰہی کی ارادہ سی علیہم اونپر یعنے فقط عاد ہی کے قوم پر نہ مسلمانون پر اور نہ حضرت
ہود علیہ السلام پر اور یہہ ہوا کا اونپر مسلط کرنا گہڑی دو گہڑی نہتا بلکہ سبع لیال وثمانیۃ ایام سات رات آٹہہ دن
تک تہا شوال کی بائیسوین تاریخ بدہ کی صبح سی یہہ تسلط اور ہوا کی شدت شروع ہوئی تہی اور انتیسوین تاریخ
اوسی مہینہ کی بدہ کی آخر دن تک یعنے آفتاب کی غروب تک وہ شدت تمام ہوئی اور سات رات اور آٹہہ دن اس
عذاب کی رہنی کی وجہہ یہہ تہی کہ عاد کی قوم اسطرحکی زبان درازیاں کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ قحط کیا چیز ہے
ہم اتنے قوت رکہتے ہین کہ اگر سات برس اسطرحکا قحط رہے تو بہی ہم اوسکے برداشت کر سکتی ہین سو حقتعالی
نی ہر برسکی مقابلہ مین اس ہوا کی عذاب کا ایک ایک روز دن اور رات کا اونپر مسلط کیا اور آٹہوان دن اسواسطے زیادہ
کیا تہا تاکہ آپسمین ہر شخص ضعف اور بی طاقتی اور کمزوری ایک دوسری کی دیکہی اور ہر شخص کو دوسرےکی ہلاکی کا

رنج اور غم ہوی چنانچہ ابن جریج اور اور مفسرون نی روایت کی ہی کہ وہ قوم باوجود اس ہوا کی شدت کی کہ انکو
اوڑہا کر دی پٹکتی ہتی سات دن تک زندہ رہی آخر کو آٹھوین دن بدہ کو سب مردہ اور بیجان ہوی پہر ہوا نی
اونکی لاشونکو اوڑا کی دریای شور مین ڈال دیا اور اون آٹہہ دن اور سات راتونمین کچہہ فاصلہ نہتا کہ بیچ مین
تہوڑا سا آرام لیکر پہر عذاب اوٹہانیکی قوت پیدا کرین بلکہ حسوما بے درپے ہتی یعنی لگتا تار ہتی جیسی کہ اوپر ذکر ہوا
حاصل کلام یہہ ہے کہ قوت اور زور عاد کے قوم کا اس ہوا کی مصیبت دفعہ کرنیمین کچہہ کام نآیا جیسے کہ کشتی گر
پہلوانونکی ہاتہہ مین ضعیف اناڑی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ پہر دیکہتا ہے تو اے دیکہنی والی اگر اوس وقت
موجود ہوتا اوس قوم گران ڈیل زبردست کو تہوڑی راتون اور دنونمین کہ بیجان پڑی ہتی اور ہوا نی اونکی خو
نکالکی اونکی جسمون کو مردہ کر کے ڈال دیا تہا كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ گویا کہ وہ کہجور کی ٹہنڈہتی قد کی
لنبائی اور بدن کی مٹائی مین لیکن کہوکلی پڑی ہوی ایسی کہ ہوا اونکی مسامونمین اور خولونمین ایکطرف سی گہستی
تہے اور دوسری طرفسی نکلجاتی تہی اور آواز کرتے تہے گویا کہ اونکی بدنونمین رطوبت کا نام نرہا تہا ۵ عزیزی
فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ پس آیا دیکہتا ہی تو اونکو کچہہ باقی رہی ہوی ۵ فتح پہر تو دیکہتا ہی کوئی
اونکا بچ رہا ۵ موضح تفسیر پہر کیا دیکہتا ہے تو ان دونون فرقونکا کوئی ہی باقی رہا جوان فرقونکی
نسل سی کہی اور اپنی تئین اونکی طرف منسوب کری اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ جو عذاب حاق ہوتا ہی وہ
جسپر آتا ہی اوسکا نام ونشان ہی نہین رکہتا ہی اور آدمیکی نسل کو قطع کر دیتا ہی بخلاف اوس عذاب کی
جو ابتلا اور امتحان اور آزمایش کی واسطے آتا ہے کہ وہ سبکو شامل نہین ہوتا ہی اور جڑسی کہود کر نہین بہاتا
۵ عزیزی وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ اور عمل مین لایا فرعون اور
وہ کہ پہلی اوسکے ہتی اور اہل مؤتفکات ہی گناہ کو ۵ فتح ۵ اور آیا فرعون اور جو اوس سی پہلی ہتی اور الٹی
بستیان تقصیر کرتے ۵ موضح تفسیر اور آیا فرعون یعنی پیدا ہوا اور غلبہ کیا اور فرعون اصطلاح
لقب ہی مصر کی بادشاہ کا جو قبطیونمین سی ہوتا تہا جسطرح روم کی بادشاہ کا لقب قیصر اور فارس کی بادشاہ کا
لقب کسری اور ترک کی بادشاہ کا لقب خاقان اور یمن کی بادشاہ کا لقب تبع اور ہند کی بادشاہ کا لقب
راجہ ہوتا ہی اور یہان فرعون سی ایک شخص معین مراد ہی جو حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام کے
زمانہ مین مصر کا بادشاہ تہا یہود اور نصاری ایسا کہتی ہین کہ اوسکا نام قابوس تہا اور قبط کی قوم سی تہا اور بعض
کہا کہ اوسکا نام مصعب بن ریان تہا اور اوسکا باپ ولید ابن الولید حضرت یوسف علیہ السلام کی زمانہ مین مصر کی
بادشاہت کرتا تہا ومن قبلہ اور وہ لوگ جو فرعون کی پہلی ہتی یعنی وہ ہی دنیا مین آئی اور اون لوگوسی مراد
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہی اور اونکی دو فرقی ہتی ایک مدین والی جو بیچ شہر مدین رہتی ہتی اور حضرت
ابراہیم کے بیٹے جنکا نام مدین ہی اونکی اولاد سی ہتی اور دوسری ایکہ والی جو شہر کے باہر جنگل مین رہتی ہتی
اور حضرت شعیب علیہ السلام کو حقتعالی نی اون دونون فرقونکی طرف رسول کر کی بہیجا تہا اور دین اور مذہب
اور بت پرستی مین اون دونون فرقونکا ایک طریقہ تہا وَالْمُؤْتَفِكَاتُ اور الٹی بستیان اور وہ چہہ یا پانچ
بستیان ہتین اور اونمین جو بڑی بستی ہتی اوسکا نام سدوم تہا جسمین چار لاکہہ آدمی ہتے حقتعالی نی حضرت

لوط علیہ السلام کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہانجی ہین اونکی طرف رسول کر کی بہیجا اور حضرت لوط علیہ السلام
بیس برس اونمین رہی اور اونکو ایمان کی طرف بلایا لیکن وہ ایمان نلائی پِالْخَاطِئَۃِ یعنی بڑی بڑی گناہو نکی سبب
جنکا بڑا ہونا سب کے نزدیک ثابت تہا سو فرعون کی گناہ یہہ تہی کہ پہلی پیغمبر کی اولاد سی دشمنی شروع کی یعنی بنی
اسرائیل سی اور اس عداوت کا سبب یہہ تہا کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی بادشاہ کیطرف سی
جسکا نام ریان تہا مصر کی سلطنت کی مختار ہوئی اور بنی اسرائیل اسواسطہ سی مصر مین گئی اور وہان کی سکونت
اختیار کی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی غلبہ و شوکت کی سبب سے سب مصر والی بنی اسرائیل کی بہت تعظیم
کرتے تہے پہر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے وفات پائی اور فرعون مصر کا بادشاہ ہوا تو بنی اسرائیل کے
بزرگی اور عزت جو مصر والے کرتے تہے فرعون کو گران معلوم ہوئی چاہا کہ کسی تدبیر سی بنی اسرائیل کو مصر والونکی
نظر و نمین ذلیل اور خوار کر دی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی ریاست کا خیال بنی اسرائیل کی دلمین
نرہی اور اس سبب سے ریاست کی کاموں مین دخل کے خواہش نکرین آخر ہوتی ہوتی یہانتک ظلم اونپر کرنی لگا
کہ ہلال خور اور چمار ونکی طرح اوسکی بیگار مین ہمیشہ گرفتار رہتی تہی کسی سی عمارت اپنے بنواتا اور کسی سی
کہیتے اور کسی سی باغبانی کراتا اور کسی سی اینٹ تہپواتا اور کسی سی اینٹ پکواتا غرض کہ سب ذلیل کام انہین
لیتا تہا اور نہایت بیرحم پیادی اونپر مقرر کئی ہتی اور اپنے تئین سب مصر والونکا معبود ٹہرا کر سب سے اپنی تئین
سجدہ کرواتا تہا اور بنی اسرائیل یہہ بات اوسکی نہین مانتی ہتی اسواسطہ اور اونپر خفا ہوتا اور ایذا پہونچاتا
یہانتک کہ کاہنون اور نجومیون نی فرعون کو خبر دی کہ اس بنی اسرائیل قوم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا
اسطرحکا کہ تیری بادشاہت اوسکی ہاتہ سی جائیگی یہہ سنتی ہی اوس بدبخت نی یہہ حکم کیا کہ دائیان بنی اسرائیل
کے گہر گہر ہمیشہ پہرتے رہین اور دیکہا کرین جس عورت کو اونمین سی حاملہ دیکہین اوسکا نام اور پتہ کوتوال کے
دفتر مین لکہوادین پہر جب جنی کا وقت ہو تو کوتوال کی پیادے اوسکی دروازہ پر جاکر کہڑی رہین اور دائیان
جنواکر اوس لڑکے پیدا ہوئی کو باہر لاکر ان پیادونکو دکہلادین اگر وہ بیٹا ہو تو پیادی اوسیوقت اوسی مار ڈالین
اور اگر وہ بیٹی ہو تو اوسکو چہوڑ دین غرض کہ برسون یہہ ظلم اوسکا اونپر جاری رہا اور سوا اسکے اور طرح طرح
ظلم جو بنی اسرائیل پر کرتا تہا سو تمام عالم مین مشہور ہین اور باوجود ان ظلمونکی لوگونپر بت پرستی اور شرک
کرنیکی واسطہ زبردستی کرتا تہا اور جو منع کرتا اسکے آدمیونکو مارتا اوسیکا ایجاد ہی آخر ہوتی ہوتی اوسکا کفر اور
درجہ کو پہونچا کہ بیخوف و خطر پکار کر کہتا تہا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی یعنے مین ہون تمہارا رب سب سے بڑا
اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی گناہ یعضے وہ تہے کہ مدین اور ایکہ والی دونون اونمین شامل تہے
پہلے بت پرستی اور ناپ تول کمی کرنے کہ یہہ دونون چیزین اون سب لوگونمین بہت رواج پائی تہین
اور قزاقی اور رہزنی کرنے خاص اونکا چلن تہا کہ شام اور مصر کی راہونپر گڑہیان بنا کر چہپی بیٹہی رہتے
تہے اور قافلہ لوٹتی تہے اور بہت مال لاتی تہی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے گناہونمین سب سی بڑا
گناہ اغلام تہا اور سوا اس کی بہت سی برائیان اور بدعتین اونمین رائج تہین جیسی کبوتر بازی اور
مینڈہے لڑانے اور پتہر اوچہالنا آپسمین لڑنا اور مہمان کو اپنے گہر اوترنی ندینا اور اگر کوئی دوسری اونکی شہر مین

بیان اون ظلمونکا جو فرعون نے بنی اسرائیل پر کئے تہا [illegible]

بیان حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی [illegible]

بیان ان گناہوں کا [illegible]

غلہ خریدنی کو آوی تو اوسکو خرید کرنے نددیتا اور اونکی ہنسی کہیل مین گالیان دینی سی اور فحش بکنا اور راہ چلتی
سی ٹہٹا کرنا اور عورتونکی طرح ستی لگانی اور منہدی لگانی ہاتہہ پاؤنکو اور بیحیائی مین انتہا درجہ کو پہونچی تہی
کہ سب کے سامنی ننگی ہوکر ایک دوسرے کی مونہہ پر گوز مارتا تہا پہر حقتعالی نی ان سب کی ہدایت کیواسطے حضرت
موسی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف اور حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین اور ایکہ والونکی
طرف اور حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم وغیرہ کی طرف رسول کر کی بہیجا اور اون برائیونسی اون سب کو منع فرمایا
۵ **عزیزی** فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ نافرمانی کی اپنی پروردگار کے رسولونکی پس پکڑا خدانی
اوس جماعت کو پکڑنا بڑا ۵ **فتح** پہر حکم نمانا اپنے رب کی رسول کا پہر پکڑی اونکو پکڑ دم چڑہتی
۵ **موضح** **تفسیر** فَعَصَوْا الخ پہر نافرمانی کی ہر ایک نی انمین سی اپنی اپنی رسولونکی جو انکی پروردگار
کے بہیجی ہوی تہی اور حکم نمانا اور اپنے برائیونکو نچہوڑا بلکہ اپنے اپنے وقت کی رسولونسی مقابلہ کر بیٹہے اور
لڑائی اور جہگڑہ شروع کیا پہر پکڑا اونکو اونکی ربنے بڑے پکڑ یعنی پیغمبرونکی نبوت کے انکار سی جس گرفتاری کی
لوگ لائق ہوتی ہین اوس سی زیادہ گرفتاری اون لوگونکی واسطہ ہوی تاکہ وہ زیادہ گرفتاری اون
گناہونکی مقابلہ مین واقع ہوی سو فرعون کو اوسکی کہنی کی موافق دریا مین ڈبویا اسواسطہ کہ ایک روز
حضرت جبرئیل علیہ السلام نی ایک فریادی کی شکل بناکر اوسکی دربار مین آکر پوچہا کہ اگر کسیکا غلام اوسکی غلامی
سے منکر ہوکر اپنے خاوند کے مقابلہ مین آپ ہی اپنی صاحبی کا دعوی کری تو ایسی غلام کیواسطہ کیا حکم ہی اور
کیسے سزا اوسکو دیجاوی فرعون نے کہا کہ ایسی غلام کو جو اپنے خاوند کے نعمتونکا منکر ہی دریا مین ڈبویا
جاہی اور یہہ بہی ہی کہ اکثر فرعون اپنے فخر اور بڑائی مین حضرت موسی علیہ السلام کی مقابلہ مین بیان کیا
کرتا تہا کہ مین ایسا ہونکہ مصر کی ملک مین نہرین جاری کی ہین اور اون نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی بہا
نکالا ہی سو ایسی شخص کو کہ نہرونکی جاری کرنیکو بڑا اپنا فخر سمجہتا تہا اور اس بات سی اوسکو نہایت لذت حاصل
ہوتے تہے دریا مین ڈبوکر ہلاک کرنا بہت مناسب ہوا کہ ان چہوٹی چہوٹی نہرونسی کیا ہوتا ہی تو تو مصر کا
بادشاہ ہی تجکو بڑی دریا کی سیر کرنی چاہیی اور جیسا کہ تو ان نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی جاری کرکی
سیری اور عیش کرتا تہا ویسا ہے اب ہم ایسی بڑی دریا کو تیری سر اور تمام بدن پر جاری کرینگے تاکہ تیری
لذت کی اسباب چاروں طرف سی تجکو گہیر لیوین اور فرعون کی عذاب کی زیادتی اسطرحسی ہوی کہ تمام اوسکے
سلطنت اور مکانات اور باغات اور اچہے اچہے محل فرش فروش سی آراستہ اور خزانی سنہلے انتہا ایک پل مین
اوسکی ہاتہہ سی نکالنکی اوسکی دشمنونکو جو بہت حقیر اور ذلیل اوسکی نظر وینمین تہی اور حضرت شعیب علیہ السلام
کی قوم پر جو دو فرقے تہی کئی طرحکا عذاب ہوا مدین والونپر صیحہ یعنی سخت آواز بہی ہوی اور بہونچال نے
بہی اونکو ہلاک کیا اور ایک قسم کی عذابکا دوسری قسم کی عذاب کی ساتہہ ملنی سی عذاب کی زیادتی ہوئی ہے
حضرت شعیب علیہ السلام کی جہوٹلانی اور حقیر جاننی کی عوض مین سخت آواز سی جہڑکی گئی اور ماپ
اور تولمین جو کمی کرتے تہے اور ڈنڈسی یا پیمانہ ہلا دیتی تہی تاکہ ماپی اور تولی چیز برابر نہ اوترے اوسکی عوض مین
بہونچال مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو پہلی نیچی سی اوپر لیگئی پہر بانسی اولٹا کر

بیشک یا اسواسطہ کہ اونکا م غلام اوسیجائی ہی جسمین موضوع کا قلب لازم آتا ہی یعنی جو چیز جسواسطی مقرر کی ہی اوسکو
اوس کا م کرنا جیسی مرد کو کہ حقتعالی نی اسواسطہ نہین پیدا کیا کہ اوندہا پڑی اور اپنے تیئن ذلیل کری بلکہ اوسکو عزت والا
پیدا کیا ہی کہ یہہ عورت پر چڑہی اور اوسکی بعد اونپر پتہر جلی ہوی برسای اسواسطہ کہ غلام مین زنا کا مزہ اونکو ملتا تہا
اور زنا کی حد رجم ہی بہر صورت یہہ پانچون واقعی حقیقی حاقہ کی مثالین ہین کہ کافرونکو ونکی کفر اور نافرمانی کی
سبب سے بدون شریک کرنی مسلمانونکی وربدون فلکی اور عنصری اسباب کے طلب کرنیسی طرح طرح کی عذاب سی انکو
نیست اور نابود کر دیا اور اگر باوجود ایسی مثالون اور نظیرونکی پہر بہی کسیکو شبہہ باقی رہے اور کہی کہ ان واقعون مین
مسلمانونکا بچ رہنا اور کافرونکا نیست اور نابود ہوجانیکا ایک سبب تہا کہ پہلی ایمانداروںکو کافرونسی جدا کردیا
تاکہ وہ عذاب کی مقام پر نرہین بلکہ وہانسی دور ہو جاوین پہر کافرون پر عذاب کیا اور یہہ ایماندارونکو عذاب سے
پہلے خبردار کر دینا اور عذاب کی مقام سی دور کر دینا امتیاز کا سبب ہوا لیکن قیامت کو مسلمان اور کافر ایک ہی
مقام پر جمع ہونگی اور وہانسی بہاگنا اور علیحدہ ہونا کسی طرح ممکن نہوگا اور عذاب کی اسباب عام اور سب کو شامل ہونگے
وہان حاقہ کی معنی کسطرح ہوسکتی ہین تو ہم کہین گی کہ گواہ اوسکی یہی ستوہ ۞ اِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ الخ عزیزی
إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۞ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ
تحقیق ہمنی اوسوقت کہ حد سی گذرا پانی سوار کیا ہمنی تمکو کشتی رواں پر تاکرین ہم اسقدر کو تمہاری لئی نصیحت اور
یاد رکہے اوسکو کان یاد رکہنی والا ۞ فتح ہمنی جسوقت پانی اوبالا دیا تمکو بہتی ناؤ مین تاکہین اوسکو تمہارے
یادگار کیو اور سنی اوسکو کان سنی والا ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ اِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ الخ یعنی جب زیادہ
کے پانی نے آسمان اور زمین کی برسات کی کثرت اور چشمون کی اوبلنی اور بہنی سی اسقدر کہ تمام روی زمین کو چہپا لیا
بلکہ بڑے اونچی پہاڑون کی چوٹی کی اوپر چالیس چالیس گز پانی چڑ گیا تہا اور آسمان اور زمین کی درمیان میں ہی حائل
روز تک پیہم برسات کی کثرت سی پانی غالب تہا اور یہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حاقہ کا حال ہی اور
طوفان کی بولنی سی یہی واقعہ مراد ہوتا ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام اور سب مسلمان اس واقعہ مین
سلامت رہی باوجود اس بات کی کہ وہ بلا عام تہی اور طوفان نی تمام روی زمین کو اور زمین اور آسمان کی بیچ
کو چہپا لیا تہا کوئی جگہہ بہاگ بچنی کے باقی نرہی تہی ہر جگہہ پر طوفان تہا انکو بہی بہاگنی سی بچاؤ نہتا اگر حقتعالے
حضرت نوح علیہ السلام اور مومنونکو نہ بچاتا تو وہ سب اس طوفان مین ہلاک ہوجاتے اور تم لوگون نی جو حقتعالی
کے نعمتونکی انکار پر کمر باندہی سو تمہاری وجود کا پتہ بہی نہ معلوم ہوتا اسواسطہ کہ تم لوگ حضرت نوح اور انکی
اولاد کی نسل ہو پہر اگر اوسوقت تمہاری باپ دادونکی حقتعالی محافظت نکرتا تو تم کسطرح اسوقت مین پیدا ہوتے
سو اوسوقت مین حضرت نوح علیہ السلام اور مومنین کی بچاؤ کیواسطہ ایک تدبیر انکو تعلیم کر دی ہمنی تاکہ وہ لوگ اوس
طوفان مین شریک رہین اور اوس عذاب سی بچی بہی رہین بلکہ عذاب کی چہینٹ بہی اون تک نہ پہونچی اور
اوس تعلیم کی مضمونکا حاصل یہہ ہے کہ لکڑی کے سوا کوئی دوسری چیز اسکے صلاحیت نہین رکہتی کہ
پانی کی اصل بہاری ہی اوسکی طبیعت اسی بات کو چاہتی ہی کہ زمین پر ٹہرا رہی اور جس چیز مین کہ زمین کے
اجزا غالب ہین اوس سی کوئی چیز بنا کی پانی مین ڈالین تو پانی اوسکو اپنی تہ مین لیجائیگا اور آپ اوسکی اوپر رہیگا

بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا

سو ایک جوہر لطیف چاہی جو پانی کی اوپر تیرا کری پس وہ لکڑی ہی سو اسواسطے حضرت نوح علیہ السلام کی دلمین اسبات کو
ڈالدیا کہ جو چیز نپٹ ٹہوس نہو بلکہ اوسکی مسام اور سوراخون کی خالی ہونیکی سبب سے اوسمین ہوا بہت سی بند ہوسکی ہو
ایسے چیز اختیار کرو اور اس قسم کی چیز لکڑی ہی کہ ہمیشہ ہوا اوسکی مسام مین بہتی ہی اور اوسکو اوپر اوٹہالیتی ہے
بخلاف حیوانات اور معادن یعنی اہن کی اندر پیدا ہونیوالی چیزونکی اور یہی وجہہ ہی کہ لکڑی اور پتی درختونکی
کتنے ہی بہت اور بہاری ہون لیکن پانی کی اوپر رہے رہینگے اور معدنی چیزین جیسی لوہا وغیرہ اور جانورونکی
جسم کتنی ہی چہوٹے اور ہلکی ہون لیکن پانیکی نیچی تہ مین بیٹہہ جاینگی غرض کہ لکڑی کی سوا کوئی چیز ایسے نہتی جو
اس کام کی لیاقت رکہی اسواسطے حکم ہوا کہ لکڑیسے ایک شہر مختصر تیار کرو اسقدر جسمین آدمی اور جانور اور ان سب
کے چہہ مہینی کی کہانیکے گنجایش ہوسکی اور اسکو کئی طبقہ یعنی ایک کی اوپر ایک ہو پہر نیچی کی طبقہ مین چارپایونکو
اور درندہ جانورونکو رکہو اور بیچ کی طبقہ مین آدمی اور جنات کو اور اوپر کی طبقہ مین اوڑنی والی جانورونکو رکہو اور
جتنی جانور چرندہ اور پرندہ ہین اُن سب کو حکم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تابعداری مین جا کر حاضر ہو اور حضرت
نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ایک ایک جوڑا ان سب جانورون میں سی پکڑ کر کشتی مین رکہو پہر حقتعالی کی قدرت کاملہ سی
حضرت نوح علیہ کا دست مبارک اوسی جانور کی جوڑہ پر پڑتا تہا جسکی نسل کا باقی رکہنا قیامت تک منظور تہا پہر
حقتعالی نے درندہ اور موذی جانورونکی دلمین سی اوس عداوت کو جو اور جانورونکی ساتہہ رکہتی ہین چہہ مہینے تک
بالکل نکال ڈالا تاکہ اون سب کا ایک جاہی پر رہنا ہوسکی اور اوپر کی پانیکا بچاؤ بی سرپوش کی ممکن نہتا سو
حضرت نوح علیہ السلام کی دلمین اسباب کو بہی القا کیا کہ اس چلتی شہر کی واسطے ایک سرپوش بہی جو اوپر سے
کشتی کو ڈہانک لی تیار کر رکہو تاکہ سوار ہونیکی بعد اوس سرپوش سی کشتی کو ڈہانک لینا اور روشنی کے واسطے
حکم ہوا کہ روشن دان یعنی سوراخ اوس سرپوش مین اس طور پر رکہو کہ روشنی بہی رہی اور برسات کا پانی کشتی کی اندر
نہ آوے اور چلتی شہر کا نام سفینہ اور جہاز اور کشتی رکہا اور پہر جو اس کشتی کو مہینون پانی چیرنا اور موجونکی تہپیڑ کو
برداشت کرنا تہا تو اسواسطے حکم ہوا کہ اس کشتی کا سر مرغ کی سر کے مانند اور اوسکا سینہ بطکی سینے مانند اور اوسکی دم
کبوتر کے دم کی مانند بناؤ تاکہ موجونکی صدمہ سے اوٹ نجاوی اور طوفان کی آنیکا وقت جو معلوم نہتا تو اسواسطی
حضرت نوح علیہ السلام اور مؤمنونکو ایک نشان بہی بتلادیا کہ تمہاری گہر کی تنور سی جو پانی اوبلنا شروع
ہووی تو جان لینا کہ پانیکے طغیانی اور طوفانکا وقت آن پہونچا چنانچہ اسی علامت کی ظاہر ہونیکی وقت
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ہمنی لادا اوٹہالیا یعنی لادلیا ہمنی تمکو اوس چلتی کشتی مین جو اوسی طوفان کی پانی مین بہتی جسمین
سب کافر ڈوب گئی اور وہ کشتی غرق نہوتی تہی پہر اب غور کرو اور سوچو کہ باوجود عذاب مین شریک ہونیکی ہمنے
تمکو بچا رکہا اور ڈوبنی نہ دیا اون مسلمانونکی طفیل سے یعنی اس سبب سے کہ تم اونکی پیٹہہ مین نطفہ تہی اور وہ
کشتی تمہاری اس عذاب کی مادہ پر یعنی طوفان کی پانی پر نہایت آہستگی سی چلی جاتی تہی کچہہ صدمہ اوسکو
نہین پہونچتا تہا اسی طرح قیامت کی دن ایماندار پل صراط پر جو دوزخ کی اوپر ہوگا چلی جاینگی اور کچہہ صدمہ اونکو
نہ پہونچیگا اور اوس کشتی کی بنانی کی تدبیر سکہانیمین ایک نفع تمہاری واسطے اور بہی رکہا ہی ہمنی لِنَجْعَلَهَا
لَكُمْ تَذْكِرَةً تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو واسطے تمہاری یادگاری اور جس مقام پر ڈوبنی کا خوف ہو اور تم

ارادہ کرو کہ اس شہر سی دوسری شہر کو یا اس کنارہ سی دوسری کنارہ کو پانیسی اوترکر پہونچا ہی تو وہان اسیطرحکا چلتا
پہر یعنی جہاز یا کشتی کسی لکڑیسے بناکر پار ہوجایا کر دآب اسبابتین تمکو چاہی کہ خوب غور کرکی بوجہو کہ گناہو نکا بوجہ
پہلے اسیطرح ندامت اور حسرت کی دریامین ڈبونیوالا اور دوزخ کی گڑہی مین ڈالنی والا ہی اس سی نجات
اور خلاصی بدون وسیلہ کسے ایسے شخص کے کہ جسنے اپنے تئین گناہونسی خالی کرکی ان سب لطیفونسی لطیف کا یعنی
ارحم الراحمین کی رحمت کا ظرف اور نزول گاہ بنارکہا ہو ممکن نہین ہی جیسی لکڑی کہ اپنی تئین ہو الطیف کا ظرف
بناکر بہاری بہاری چیزونکو پانیمین ڈوبنی سی بچاکر پار کردیتی ہی سو وہ وسیلہ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
گروہ گناہونکی بوجہہ دفعہ کرنیمین تریاق کا حکم رکہتا ہے کیا اچہی بات کہی ہی کسی عزیز نے ؎ مور بیچارہ
ہوس کرد کہ در کعبہ رسد ؎ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید ؎ یعنی چیونٹی بیچاری نی حوصلہ کعبہ جانیکا کیا کبوتر کے
پاؤنکو ہاتونسی تہاما اور اس وسیلہ سی کعبہ کو پہونچی اور اسیواسطہ حدیث شریفمین آیا ہی مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ
مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَّكِبَهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ یعنی مثال میری اہل بیت کی تم مین مثال نوح علیہ السلام
کے کشتے کے ہے کہ جو سوار ہوا کشتی مین اوسنے طوفانسی نجات پائی اور جو پیچہی رہ گیا اوس سی ہلاک ہوا وَتَعِيَهَا
اور یاد رکہی کہ طوفانمین ڈوبنے سے بچنیکو اور کشتی کی حالات کو یا اوسوقت کی مسلمانونکو اس تدبیر کی حاصل
ہوا تہا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ کان جو یاد رکہنی والی ہین ایسی قصونکو اور حدیث شریفمین آیا ہی کہ جب یہہ آیت
نازل ہوی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ
يَّجْعَلَهَا اُذُنَكَ يَا عَلِيُّ یعنے دعا مانگی مینی اللہ تعالی سی کہ محفوظ رکہی اس صفتی کو تیری کانمین ای علی اور جب خاص
اور عام حاقی جو دنیامین واقع ہوی ہین مثالونکی بیان کرنیسی سمجہہ مین آگئی تو اب آخرت کی حاقی کو تصور کرنا
اور بوجہنا آسان ہوگیا اتنا ہی فرق ہی کہ دنیا کی حاقی مین تخصیص ہی اور آخرت کی حاقی مین انتہا درجہ کا
عموم اور شمول ہوی ۵ عزیزی فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ پس جب پہونکا جاویگا صور مین ایکبار پہونکنا ۵ فتح
پہر جب پہونکی نرسنگی مین ایک پہونک ۵ موضح تفسیر فَاِذَا نُفِخَ الخ پہر جسوقت پہونکا جائیگا صور مین
یعنی نرسنگیمین ثمود کی قوم کی آواز کی طرح کہ آثار حقیقت جبرئیلی سی تہا اور یہہ نفخہ آثار حقیقت اسرافیلی سے
ہوگا اور اسکی خادم اور مددگار روحونکی قبض کرنیکی واسطہ عزرائیلی حقیقت ہوگی جیسی کہ ثمود کی قوم پر آواز
کرنیکے وقت تہی یہے حقیقت اوس قوم کی روحونکی قبض کرنیکی واسطہ خادم اور مددگار ہوئی ہی فرق ان دونون
آوازونمین ہوگا مگر پہونکنا ایک شخص تہنا کا جو تمام عالم کے جاندارونکی روحونکی کہینچ لینی کیواسطہ کفایت کریگا
بخلاف ثمود کی قوم کی آواز کی کہ وہ خاص ایک ہی قوم کی روحونکی کہینچ لینی کیواسطہ ہی اگر وہ آواز سب جاندارونکے
واسطہ فرض کیجاتی تو بہت آوازین متعدد چاہیی تہین اور اس نفخہ سے پہلا نفخہ مراد ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ
ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سی منقول ہے اسواسطہ کہ زمین اور پہاڑونکا آپسمین ٹکرانا اور عالم کے خرابی کا
شروع اسی نفخہ سے ہے اور وہ جو بعضے قدیم مفسرون نی کہا ہی کہ اس سی دوسرا نفخہ مراد ہی تاکہ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ کے مضمون کے ساتہہ مناسب ہوئے اسواسطہ کہ اعمال کا عرض دوسری نفخہ کی بعد ہے سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ پہلی بار کی صور کی پہونکنی کی وقت سی یہانتک کہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین داخل ہونگی ایک ہی دن ہے

تو اس صور کو نہیں کہہ سکتی ہین کہ جس دن پہلا صور پہونکا جائیگا اوسیدن عرض اعمال ہوگا اگرچہ کچہہ دیر سی ہو اور صور بیل کے
سینگ کے شکل ہے اور بعضی ضعیف روایتون مین آیا ہی کہ صور کی لنبان ہزار سال کی راہ کی ہی اور اوس ایک سینگ مین
سات پیچ واقع ہوی ہین اور ہر دو نون پیچونکی درمیان مین گہر ہین ظاہر ہوی ہین جیسی کنی کنی کی پورا اور ہر پیچ مین
سوراخ ہین بہڑ کے چہتی ہے مانند اور ہر سوراخمین ٹہرا اور ایک ایک پیچ کاہو گا عالم کی روحونسی چنانچہ پہلی خانہ مین
فرشتونکی روحین ٹہرینگے اور دوسرے خانہ مین پیغمبرونکی روحین اور تیسری خانہ مین صدیقونکی روحین اور چوتہے
خانہ مین شہیدونکی روحین اور پانچوین خانہ مین عوام ایماندارونکی روحین اور چہٹی خانہ مین کافرونکی روحین
خواہ وہ کافر آدمیونسی ہوون یا جنونسی یا شیطانونسی اور ساتوین خانہ مین باقی تمام مخلوقات کی روحین
ٹہرینگے اور صور پہونکنی کی خدمت حضرت اسرافیل کیواسطہ معین ہے پہلے نفخہ مین اس مضمونکو ادا کرینگی کہ روحون
اپنا اپنا قالب چہوڑ کر میری طرف آؤ اور دوسرے نفخہ مین اس مضمونکا کلام کہینگے کہ ای پورانی ہڈیون اور ای
کہٹی ہوی رگون اور ای پراگندہ اور جدا جدا ہوی گوشتون تم سب جمع ہو جاؤ اور ای روحون تم سب اپنے اپنے قالبونمین
در آؤ اور مفسرین لی کہا ہی کہ پہلی نفخہ مین سب روحین اپنا اپنا قالب چہوڑینگے مگر حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل
اور حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل اور حقتعالی کی عرش کی اوٹہانیوالون فرشتون علیہم السلام کی روحین کہ
حقتعالی ان سب کے روحین اپنی قدرت کی ہاتہہ سی قبض فرمایگا اور پہر سب سے پہلے حضرت اسرافیل زندہ ہونگی
تا کہ اپنے خدمت معین پر یعنی نفخہ ثانیہ پہونکنی کو بجا لاوین پس دوسرے بار صور پہونکین کی غرض کہ عالم کی
خرانی کے ابتدا پہلے نفخہ سے شروع ہوگی اور تمام عنصرونکی روحین کہنچ جائینگی اور اس آواز تند اور سخت کے
سبب سے ہوا جنبش مین آویگی ۞ **عزیزی** وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۞
اور اوٹہایا جائیگا زمین اور پہاڑونکو پس کوٹا جائیگا اونکو ایکبار کوٹنا ۞ **فتح** اور اوٹہائی زمین اور پہاڑ
پہر کٹے جاوے ایک چوٹ ۞ **موضح** **تفسیر** وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ الخ اور اوٹہائی جائینگی زمین اور پہاڑ ہوا مین یعنی
زمین کی اجزا جو آپسمین اپنے قوت سی ملی ہوی ہین اونمین سستی آجائیگی اور سخت بہونچال آئینگی سبب سے پہاڑ کے
جڑین ڈہیلی ہو جائینگی اور زمین کو چہوڑ دینگی اور ہوا اس شدت سی چلی گی کہ پہاڑ اوڑی اوڑی پہرینگی اور یہہ
واقعہ عاد کی آندہی اور مدین والونکی بہونچال اور مؤتفکات لی اولٹ پلٹ کی مانند ہوگا لیکن اتنا فرق ہے کہ
وہ آفتین خاص ایک ایک ملک پر تہین اور یہہ آفت عام ہوگی تمام زمین اور پہاڑ اور جنگل سب کو شامل ہے
فَدُكَّتَا پہر کوٹی جائینگی زمین اور پہاڑ سخت آندہی کے صدمے جو جو بائی ہوگی اور پہاڑ آپسمین ٹکرا ٹکرا کر چور چور
ہو کر زمین کی برابر ہو جائینگی دَكَّةً وَّاحِدَةً کوٹنا برابر یعنی وہ کوٹنا سب زمین اور پہاڑونکو شامل ہوگا اوسمین
کچہہ فرق اور جدائی کسیکے نہوگی ۞ **عزیزی** وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ الخ یعنی اوکہیڑی جائینگی اور بلند کئی جائینگے
زمین اور پہاڑ اپنے جگہہ سی نری قدرت الٰہی سی یا بسبب زلزلہ اور ہوا تندکی پس ہوا بسبب اپنے کے اوٹہائیگی
زمین اور پہاڑونکو جیسی کہ اوٹہایا قوم عاد کو ساتہہ انبار یون اونکی کی پس ٹکرائی جائینگی تمام زمینین اور پہاڑ ایک
چوٹ مین بغیر احتیاج کسی چوٹکی ۞ **روح** فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ اوسدن متحقق ہوگی قیامت ۞ **فتح**
پہر اوسدن ہو پڑیگا واقعہ یعنی وہ حاقہ جو تمام عالم کی خراب اور گرفتار کردینی کی واسطہ وضع کیا گیا ہی اور اثر

بیان صور کی شکل کا

بیان اون دو مضمونکا جو صور مین پہونکا جاویگا

اوس واقعہ کا جسطرح آسمان کی نیچے والونکو شامل ہوگا اسیطرح آسمان کی اوپر والونکو بہی شامل ہوگا **عزیزی**
واقعہ قیامت کی نام موئینین سی ہی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور اسی اعتبار سی اسناد کیا گیا طرف اوسکی لفظ
وقعت کا یعنی جسوقت کہ ہوگا امر ایسا قایم ہوگی قیامت جسکا کہ وعدہ کیا گیا ہی ہمسی یا نازل ہوگا حادثہ عظیمہ کہ وہ
آواز قیامت کی ہی **روح** وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ اور پہٹ جایگا آسمان بس آسمان اوسدن
سست ہوا ہوگا **فتح** اور پہٹ جاوی آسمان پہر وہ اوسدن بکہر رہا ہی **موضح تفسیر**
اور پہٹ جایگا آسمان اسواسطے کہ پیدایش آسمان کی سفلی عالم کی بہلائی بر آری کیواسطے تہے اور جب سفلے یعنے
نیچی کا عالم نرہا تو آسمان کی باقی رکہنے مین ہی کچہہ فائدہ باقی نرہا بس اوسکو بہی نیست اور نابود کردیا ضرور
ہوا اور آسمان کی اسقدر مضبوطی اور پائداری جو ہزارون لاکہون برس سی دیکہتی سنتے چلی آتی ہین کہ ایک ہی
حالت پر ہے کبہی پہٹتا ٹوٹتا نہین ہی سو یہہ مضبوطی اوس پہٹنی کو روکتی نہین پہر وہ آسمان اوسدن نہایت
سست اور ڈہیلا ہو جائیگا جسطرح مردہ کا بدن روح کی نکلنی سی ہو جاتا ہی **عزیزی** پہٹیگا آسمان
فرشتونکی اوترنیکے واسطے کہ اوترین گی ایک امر عظیم کے لیے یا پہٹی گا آسمان بسبب شدت اوسدن کے **روح**
وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ اور فرشتی
آسمان کی کنارون پر ہونگی اوٹہا وینگی تخت پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اوسدن آٹہہ شخص **فتح** اور فرشتے
ہین اوسکی کنارون پر اوٹہا رہی ہین تخت تیری رب کا اپنے اوپر اوسدن آٹہہ شخص **موضح تفسیر**
الملک الخ اور فرشتی جو آسمان کو جکڑ مین رکہتی ہی اور وہ جکڑ آسمان کو پہٹنی ٹوٹنی نہین دیتا تہا سو وہ فرشتی
اوس جکڑ والی آسمان کو اوس دن علیحدہ ہو جائیگی اور بہاگ کر آسمان کی کنارون پر آجاوینگی اور جب
اوسکی دور ہے حرکت جو اوسکو پہٹنی نہ دیتی تہی جاتی رہی تو نفخہ کی تاثیر اوسکی اجزا مین بہت ہوگی اور جسطرح
اوس نفخہ کا اثر زمین اور آسمان کو پہونچیگا اور عالم سفلے اور علویکو وہ واقعہ اولٹ پلٹ کر دیگا اسیطرح عرش
اعظم کو بہی جو سب علوی اور سفلی جسمونکو گہیری ہوی ہی تغیر اور انقلاب پہونچا دیگا لیکن عالم سفلی و علوی کا
انقلاب اور تغیر سستے اور بودی پنکی ساتہہ ہوگا یعنی تمام جوڑ اوسکی ڈہیلی ہو جائیگی اور عرش مجید کی انقلاب
اور تغیر مین اسکا عکس پایا جائیگا یعنی بہاری پن اور گرانی اوسکی زیادہ ہو جائیگی اور اوٹہا وینگی تیرے
پروردگار کی عرش کو اپنے سر اور کاندہی پر نہ ہاتہو نپر اسواسطہ کہ بہت بہاری چیز ہاتونسی تہنب نہین سکتے
جس چیز کو ایک آدمی سر پر اوٹہا سکتا ہے اوسکو دو آدمی بہی ہاتہہ سی نہین تہانب سکتی اور عرش مجید کا بہار
اوس روز پہلے سے دونا ہو جائیگا اسواسطے اپنے سرون پر اوٹہاینگے اوسدن آٹہہ بڑی فرشتی اور اوسکی
پہلے یعنی اس عالم مین چار فرشتی اوٹہاتی ہتے خلاصہ یہہ کہ حدیث شریف مین آیا ہی آج اوٹہانیوالی عرش
چار فرشتے ہین اور روز قیامت کے چار اور ملنگے اور یہہ فرشتی بصورت پہاڑی بکریون کی ہین
اور ایسی بڑی ہین کہ مابین اونکی سمونکی زانو تک مسافت مقدار مابین دو آسمانونکی ہے کہ پانسو برس کی
راہ ہے اور ساتوین آسمانکی اوپر ایک دریا ہے کہ مابین اعلی اور اسفل اوسکی کی مقدار مابین آسمان اور زمین
کے ہے اور اوپر اوس دریا کی یہہ فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی ہین اور بقول بعض کے آٹہہ صفین فرشتونکی

ع ۲
بدوجوہ
بقدرنفاذ
نفخ ثانی
... اول
سن اونر
اصل
والحامل
ثمانیۃ
روح
ع ۲
ابصار سا
کندہی پر ...
اوس دن
چار اور ملینگے
... تفسیر

اوٹھانیوالی عرش کی ہونگی یعنی جسدن کہ نفخہ پہلا صور کا واقع ہوگا زمین اور پہاڑ اپنی جگہہ سی اوٹھہ جاوینگی اور
آپسمین ٹکراکر اور ٹوٹ کر مانند غبار پراگندہ کی ہونگی اور قیامت قایم ہوگی اور آسمان پہٹ جائیگا اور یہہ حالات
مذکورہ پیش آوینگی اور اوسدن عرش عظیم کی بوجہہ زیادہ ہوجائیگی وجہہ یہہ ہوگی کہ عرش اعظم حضرت حق جلشانہ کی
سلطنت اور جہانداری کی صورت ہی اور جہانداری اوس مالک الملک کی اس عالم مین چار صفتون کر کی ہی جو ہر ذرہ میں
عالم کی ذرونمین سی اون چارون صفتون نی ... ظہور فرمایا ہی اور ہر ایک کو شامل اور گہیری ہو
ہین پہلی صفت علم ہے اور دوسری قدرت اور تیسری ارادہ اور چوتہی حکمت اور اوس عالم آخرت مین چار صفتیں
اور ان چارون کی ساتہہ ملینگی تاکہ وہ عالم آخرت کا اس دنیا سی جدائی اور امتیاز پیدا کری سو پہلی صفت ظہور اور
انکشاف اور حقیقت صرف ہی یعنی جو اوس عالم مین ہی وہ ہر شخص پر ظاہر ہوگا اور حقیقت اوسکی کہل جائیگی کسیطرح کا
شبہہ اور دہوکا اور پوشیدگی اور مکر وفریب اوس عالم مین نرہیگا یہانتک کہ کافر اور جاہلون کے بہی کسی چیز کی حقیقت چہپی نرہیگی
اور ہر چیز کو قرار واقعی دریافت کر لینگے چنانچہ قرآن مجید مین جابجا مذکور ہی سورہ طارق مین حقتعالی فرماتا ہے
یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ یعنے جسدن جانچی جائینگے بہید اور سورہ مریم کی پانچوین رکوع مین فرمایا ہی اَسْمِعْ
بِهِمْ وَاَبْصِرْ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا یعنے کیا سنتی دیکہتی ہونگی جسدن آوینگی ہماری پاس اور انکی سوا ہی اور آیتین ہین انکی بیان مین
اور خطا اور صواب کا نام ہی اوس عالم مین نرہیگا اسیواسطی تکلیف کا قلم یعنی حکم مکلف سی اوٹہہ جائیگا اور
دنیا مین یہہ صفت عام اور شامل نہتی اور دوسری صفت سبوغ اور کمال اور عام ہی یعنی ہر چیز اوس عالم میں
کمال پر ہوگی کسیطرحکا نقصان کسیمین نہوگا یہانتک کہ کافر اور بدکارونکی جسم ہے اور احساس یعنی دریافت
اور اور قوتین اونکی جیسی خیال اور وہم اور عقل کے بوجہہ اور قوتین حرکت اوس عالم کی تقاضی اور تاثیر سی نہایت اوج وحالت
ہونگی چنانچہ حقتعالے جلشانہ سورہ عنکبوت کے ساتوین رکوع مین فرماتی ہین وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
یعنے پچہلا گہر جو ہی سو وہی ہی جیتا اگر یہہ لوگ سمجہہ رکہتی خلود اور دوام اور بقا غیر منتہی یعنی ہمیشگی ہے
صفت کی آثار اور نتایج میں سی ہین تیسری صفت قدس اور طہارت ہے یعنی اوس عالم کی صفائی کی سبب سی
کے سب کدورتون اور آلودگیون سی بہت دور اور پاک ہونگی یہانتک کہ کافر اور بدکار ہی پاخانہ پیشاب
نکرینگی اور کوئی چیز پلید اور نجس وہان نرہی گی لیکن پیپ اور زرد پانی زخمونکا اور دہوئن دوزخیونکی منہ کا
اور زناکار مرد اور عورت کی شرمگاہ کی بدبو جو ہوگی سو عذاب کی واسطی اونپر مسلط ہوگی نہ بدبو اور نجاست
کے سبب سی چوتہی صفت عدل ہے اور ہر چیز کا حق اوسکو پہونچانا اور دنیا مین یہہ بات ہرگز ہو نہین سکتی
اور اوس عالم مین کسی وجہہ سی ظلم اور زبردستی نہوگی اور آثار ان چار صفتونکی ہی اوس عالم آخرت مین عموم
اور شمول کے طور پر درکار ہونگی اسواسطہ کہ گرانی عرش معنویکی جو عبارت ہی جہانداریسی دوگنی ہوگی
اور صورہ کو معنونکی ساتہہ مطابقت ہونیکی سبب سی ظاہری عرش مین بہی بوجہہ اور گرانی پیدا ہوگی اور وہ فرشتی
جو پہلی عرش اعظم کو اوٹہائی ہوی تہی سو اوسکی بہاری ہوجانیکی سبب سی اوس بوجہہ کو نہ اوٹہا سکین گی اسواسطہ
اور چار فرشتی اونکی مدد کیواسطی مقرر ہونگی اور ایک روایت مین آتا ہی کہ عرش معلی کی اوٹہانیوالونکی پاؤں
ساتوین زمین کی نیچی ہین اور عرش معلی اونکی سرون پر ہی اور وہ سر نیچی کیی ہوی تسبیح مین مشغول ہین اور قیامت

کی ان چار کی تسبیح یہہ ہوگی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور اور چار یہہ تسبیح کہینگے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور وہ جو بعضی روایتوںمین آیا ہی کہ عرش معلی کی حامل پہاڑی بکریکی صورت مین اور اونکی سم سی کولی تک سوہزار سال کی راہ ہی سو اونکی ڈیل کے بزرگی کے طرف اشارہ ہی اور پہاڑی بکریکی صورت بہاری بوجہہ اوٹہانیکی مناسب ہے کچہہ بعید نہین ہے کہ حقتعالے نے اونکو یہے وہی صورت دی ہو اور وہ جو بعضی روایتوںمین آیا ہی کہ اونمین سی ایک کے صورت آدمیکی ہے اور دوسریکے صورت بیل کیسی اور تیسرے کی صورت شیر کے سے اور چوتہی کی صورت گینڈی کیسی سو پہلی روایت کے خلاف نہین ہے اسواسطے کہ ہوسکتا ہے کہ اونکا تمام بدن یکسان پہاڑے بکرے کے صورت ہو پر اونکی چہرونمین اختلاف ہوتا کہ اونکی حقیقتونکی خلاف پر اشارہ ہو اسواسطے کہ وہ بہی مختلف ہمونکی مظاہر ہین جیسی پانیکے جانور کہ بدن اونکا یکسان ہوتاہی اور چہرونمین بڑا فرق ہوتا ہی چنانچہ بعضی گہوڑیکی صورت اور بعضی کتے کے صورت اور سوائی اسکی بہت طرح ہوتین ہوتی ہین پس حاصل کلام کا یہہ کہ آسمانونکی پردہ اوٹہہ جانیکی بعد اور عرش معلی کے ظاہر ہونیکی بیانکی بعد فرماتی ہین يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ الخ ف **عزیزی** مختصر ا ف کہا مولانا شاہ نے بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ پس جب پہٹ جاویگا آسمان اوتر ینگی فرشتی اوسکی اوپر کنارون اوسکی کی پس دیکہینگے زمین والی خلق عظیم کو کہی حصہ زیادہ اپنے سے پس خیال مین آئیگا اونکی کہ بلاشبہہ اللہ تعالی نازل ہوا ہے اونمین سبب اسکے کہ دیکہین گی ہیبات فرشتونکی ایسی کہ نہین دیکہی تہی پہلی اس سی پس کہین گی زمین والے کہ کیا تم مین رب ہمارا ہی پس کہین گی فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا یعنی پاکی ہے ہماری رب کو نہین ہی وہ ہم مین وہ آنیوالا ہی پس صف باندہین گی وہ فرشتی گول صف اوپر جوانب زمین کی گہیرینگی عالم انس و جن کو اور وہ رہنے والی آسمان دنیاکی ہونگی پہر اوترینگے فرشتی رہنی والی آسمان دوسرے کی بعد اسکے کہ سمیٹی گا اوسکو بہی اللہ اور ڈالیگا اوسکا ستارہ دوزخ مین اور وہ بہت ہونگی گنتی مین پہلی آسمان والونسی پس کہی گی خلایق کیا تم مین ہے رب ہمارا پس گہبرا کر فرشتی کہین گی سُبْحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس کرینگے وہ کام پہلی فرشتونکا ساکہ صف باندہین گی پیچہی اونکی صف دوسرے گول پہر اوترینگی تیسری آسمان والی فرشتے اور پہینکا جائیگا آگ مین ستارہ اوسکا کہ جسکا نام زہرہ ہی پس سمیٹی گا اوسکو اللہ تعالے داہنی ہاتہہ اپنے مین پس کہینگے خلایق کہ کیا تم مین ہی رب ہمارا پس کہینگے فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس ہمیشہ یہی حال ہیگا ہر ایک آسمان کا پہلی بعد ساتہی یہانتک کہ اوترینگے ساتوین آسمانکی والی پس + + دیکہینگی خلایق بہت فرشتی بہ نسبت اونکی کہ جو اوترچکے ہین پس کہینگے خلایق کیا تم مین ہے رب ہمارا پس کہینگے فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا قَدْ جَاءَ رَبُّنَا یعنے پاک ہی رب ہمارا تحقیق آیا رب ہمارا اور تحقیق ہوگا وعدہ رب ہمارے کا کیا گیا پس آویگا اللہ تعالے بیچ سائبان کی ابر کی اور اور فرشتی بائین طرف اپنے ہونگے اور ہوگا آنا اللہ تعالی کا مانند آنی بادشاہ کی پس تحقیق وہ کہی گا مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنے مین بادشاہ دن جزا کا ہون اور وہ یہے دن ہے پس کہا جائیگا اوسکو ملک یعنی بادشاہ اور صف باندہینگے فرشتے اوسکی آگی ساتہ عظیم کی گہیرے ہونگے خلایق کو پس جب دیکہینگے خلایق جہنم کو کہ اوسمین جوش ہوتا ہے اور غصہ کرتے ہے وہ جبارون اور

لا ن ... التحول محمول علی الصفات ولامنافات فیہ لان سبحانہ علیہ السلام راہ لیلۃ المعراج فی صورۃ شاب امرد لان الصورۃ الالہیۃ تجمع الصور ومنہ الرؤیا المنامیۃ وہو تعالی منزہ فی ذاتہ عن اوصاف الجسمانیات ۱۲

سنکر وہ نیر بہا لگین گی سب سے فرخ سی بسبب دیکھنی بڑی ڈرانی چیز ونکی اوسمین اور وہی فزع اکبر ہی مگر وہ جماعت کہ نہن غمگین کرنیگا اونکو فزع اکبر بس ملینگی اونسی فرشتی یہہ کہتی ہوی کہ یہہ وہی دن تمہارا ہی کہ وعدہ دی جاتی تہی تم بیچ وہ امن مین ہونگی اپنی جانو نپر ساہتہ نبیونکی مگر یہہ کہ نبی گہبرائی ہونگی اپنے امتونکی لیئی بسبب شفقت کی کہ اونکی حال میں کہیے ہے اسد تعالی نے خلق کی لیئی کہ کہینگے وہ اوس حالمین سلم سلم یعنی یا اسد سلامتی نصیب کر انکو اور حکم کیا گیا ہوگا یہہ کہ رکہی جاوین منبر نور کی بڑی فضیلت والی امن والونکی لیئی بحسب مراتب اونکیکے محشر مین پس بیٹہین گی وہ اونپر با امن خوش اور یہہ پہلی آنے رب تعالی کے ہوگا پس جب بہا لگین گی لوگ ڈر کر جہنم سی پاوینگی فرشتونکو صفین باندہی ہوی نہین نکل سکین گی اونسی پس ہانکی گی اونکو فرشتی اور پرے باندہینگے بادشاہ حق سبحانہ تعالی کی آگی طرف محشر مین پس پکارینگی اونکو انبیا اونکی چلی آو چلی آو پکارینگا بعضا اونکا بعضے کو جیسا کہ فرمایا اسد تعالی نے قول رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم کا انی اخاف علیکم یوم التناد یوم تولون مدبرین مالکم من اللہ من عاصم تمام ہوا قول فناری عالم کا اوٹہاوینگی عرش رب تیرے کا وہ نوان آسمان ہی اور وہ جسم عظیم ہے کہ نہین جانتا بڑائی اوسکی سوای اسد تعالی کی اسلئے کہ وہ آفاق بمنزلہ قلب کے ہے نفسو مین اور قلب بڑی وسیع چیز ہی اور عرش کو جو اور پہلی چیزونکی بعد ذکر کیا تو فائدہ اوسمین یہہ ہے کہ عرش اپنی حال پر رہیگا بخلاف آسمان و زمین کی اور سلیے فنا نہین ہونیکا وہ آور اوسدن آٹہہ فرشتی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی منقول ہی کہ وہ فرشتی اب چار ہین اور روز قیامت کی چار اور لگین گی اونکی تائید کی لیئی پس آٹہہ ہو جاوینگی کہا بعضی علما نی کہ چار لاحقہ اشارہ ہین طرف ائمہ اربعہ کی وہ ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد ہین **روح** یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ اوسدن پیش لایا جائیگا تمکو پوشیدہ نہین رہیگا تمہاری حال سی کوئی بہید **فتح** اوسدن سامنی کئی جاوگی چہپ نرہیگا تم مین کوئی چہپنیوالا **موضح تفسیر** اوسدن ظاہر کئی جاوگی اپنی پروردگار کے سامنی لوح محفوظ کی ظاہر ہونیکی سبب سے جو عرش معلی کی اوٹہانیوالون پاس ہی اور اوسکی مطابق کرام کاتبین کی فرد ہے اوسی مقام پر حاضر کئی جاینگی چہپا نرہیگا کسی پر پہلی ہون یا پچہلی کسی کا احوال اوسمین پوشیدہ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کی دن تین مرتبہ عمل عرض کئی جاوینگی پہلی مرتبہ کافر اور گنہگار اپنی بری کاموسی انکار کر جاینگی اور دوسرے مرتبہ جب گواہ اون کاموپر گذرینگے یعنے دن اور رات اور آسمان اور زمین اور اونکی پوست اور ہر ہر عضو اونکا گواہی دیگا تب بہانہ کرینگے اور عذر پیش کرینگے اور تیسرے مرتبہ عذر بہی انکی باطل ہو جاینگی اور حکم ہوگا کہ انکی نامہ اعمال اوڑا دو پہر بعضونکو داہنی ہاتہہ مین سامنی دینگی اور بعضونکو بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہی سے پہر نامہ اعمال سطرح دیکہی ساہتہ ہی ہر ایک پر اپنی انجام کا حال کہل جائیگا اور پڑہنے کے پہلے اعمال کی بہلائی برائی معلوم ہو جائیگے **عزیزی** تعرضون یعنے پوچہی جاوگی اور حساب لیا جائیگا تمسی لا تخفی منکم خافیۃ یعنے نہین پوشیدہ ہونیکا کو بہید تمہارا کہ جو پوشیدہ تہا دنیا مین کہ پوشیدہ رکہا تہا اسد تعالی نی پس ظاہر ہونگی دن قیامت کی حال مومنونکی پس وہ بہت خوش ہونگی اور ظاہر ہونگی احوال بدونکی پس وہ غمگین ہونگی اور فضیحت اوٹہاینگے غرض کہ پیش ہونا تمہارا اور ظاہر ہونا بہید اونکا واسطی افشائی حال کی ہوگا اور واسطی مبالغہ کی عدل مین لیس آیت میں

۱ یعنے بلا شبہ مین ڈرتا ہون تم پر دن پکارنے کا کے پیچہین اوسدن کہ موہنہ پہیر و گی پشت دیکر نہین ہوگا تمہارے لیئے اسد سے کوئی بچانیوالا ۱۲

۲ قال البیضاوی [illegible]

بڑی تنبیہ اور منع کرنا گناہ سے ہے کیونکہ باعث ہوگا وہ بڑی فضیحت کا سامنے خلایق کی چاہیے انسان کو کہ بچے
ظاہر اور باطن کی گناہوں سے اور عقائد باطلہ سے کہ وہ دن بھید ونکی کہلنے کا ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَوْمَ
تُبْلَى السَّرَائِرُ سلہ پس لایق ہے کہ دل انسان کا ایسی حال پر ہو کہ اگر کہا جاوے ایک طباق میں اور پہیرا جاوے لوگونمیں
تو نپاوے اوسمین وہ چیز کہ باعث شرمندگی کی ہو اور یہہ صفت اہل اخلاص اور اچھے لوگونکی ہے ۞ روح
فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۞ پس اسی جو
شخص کہ دیا جائیگا اوسکو نامہ اعمال اسکا اوسکی داہنے ہاتھ میں کہیگا کہ لو تم اور پڑہو نامہ اعمال میری ۞ فتح
سو جسکو ملا اوسکا لکھا داہنے ہاتھ میں وہ کہتا ہے لیجو پڑہیو میرا لکھا یعنی خوشی سے ہر کسیکو دکہاتا ہے ۞ موضح
تفسیر پھر لیکن وہ شخص جو دیا جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی داہنے ہاتھ میں تو بوجہہ لیگا کہ میرا داہنا ہاتہ
زور آور تہا اور میرا نامہ اعمال جو داہنے ہاتہ میں دیا ہے تو میرا زور اور غلبہ نفس کے خواہش اور حرص اور غضب پر
ثابت ہوا پھر کہیگا وہ شخص فرشتونکو لو پڑہو میری کتاب اسواسطے کہ اسمین بالکل میری بہتری اور خوشی ہے
اور جو چیز مجکو رنجیدہ اور غمگین کرے وہ ہرگز اسمین نہوگی اسواسطے کہ مینے دنیا میں حق کی جانب کوشش کی تہا
عزیزی ۞ بتفصیل ہے واسطے احکام عرض کی اور کتاب سے مراد وہ لکھا ہوا ہے کہ لکھا تہا عمل نامہ لکھنے والے
فرشتون نے کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنے ہاتہ میں ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کیلئے
پس کہیگا وہ از راہ خوشی کی لو تم اے اہلبیت میری اور قرابتی اور یار میری کتاب میری اور پڑہو سکو جو کہ اسکو کتاب
میلگی داہنے ہاتہ میں جانیگا کہ مجہے نجات ہوئی دوزخ سے اور جنت کو پہونچونگا سہلے چاہیگا کہ ظاہر کرے اسکو
اوروں پر بہی تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۞ روح إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ تحقیق میں معتقد تہا
کہ پہونچونگا میں اپنی حساب کو ۞ فتح مینے خیال رکہا کہ مجکو ملتا ہے میرا حساب ۞ موضح تفسیر
نیک دنیا ہی سے جانتا تہا مینے ایسا جاننا جو یقین کی نزدیک تہا کہ مقرر میں ملاقات کرونگا اپنی حساب سے
آخرۃ میں اسیواسطے دنیا میں ہمیشہ اپنے نفس سے محاسبہ میں مشغول رہتا تہا اسدن کی حساب میں گرفتار
ہونیسے بچیگی ۞ عزیزی ۞ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ
پس وہ شخص بیچ زندگانی پسندیدہ کی ہوگا بیچ بہشت بلند کی کہ میوہ اوسکا قریب الحصول ہے ۞ فتح
سو وہ ہے گذران منمانی بہشت بلند میں جنکے میوہ جہک رہے ہیں ۞ موضح تفسیر پھر وہ شخص
باوجود تمام ہونے بلاکی اور شایع اور پہیل جانے رنج وغم کے منمانتی زندگانی اور گذران ہوگا اسواسطے
کہ کچہہ بہی اوسکو رنج وغم نہوگا جیسی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے لوگ کہ عین طوفان میں خاطر جمعی سے
اپنے گذران کرتے تہے سواوس شخص کی ساتہ اتنے ہے خاطر جمعی اور لے غمے پر کفایت نکرینگے بلکہ وہ شخص
داخل ہوگا بڑے رتبہ والی بہشت میں جسمین مکانات عمدہ اور فرش نفیس اور برتن چاندی سونیکی اور
نہرین جاری اور ادن نہروں میں فوارے چہوٹتی ہوئے اور درخت میوے سے لدے ہوئے اور سبزی لہلہاتے
ہوئے ہونگی اور باوجود ان سب چیزونکی اوس بہشت میں ایک صفت اور ہے جو دنیا کی باغوں میں وہ صفت
ہرگز نہیں ہوسکتی سو وہ صفت یہہ کہ میوے عمدہ اور چنے ہوئے اوس باغکی جہکی اور نزدیک ہیں کہڑے اور

بیہٹی اور لسیٹی کی اسطرح پر کہ جو ہین بہشتی نی اوسطرف اشارہ کیا تو درخت کی ٹہنی اوس میوہ کیلو اوس بہشتی کی مونہہ کی
پاس پہونچا ویگی اور یہہ سب باتین وہانکی درختونکو وہانکی زندگانیکی قوت سی حاصل ہوگی کہ اون درختونکی
وہان شعور اور دریافت کو پیدا کیا ہی اور بہشتیونکو بہشت مین داخل کرنیسے پہلے یہہ خوشخبری سنا دینگی
کلوا واشربوا ہ عزیزی كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ
کہا جائیگا کہاؤ اور پیو کہانا اور پینا گوارا بسبب اوسکی کہ آگی بہیجا تہا تمنی ایامون گذشتہ مین **فتح**
کہاؤ اور پیو رنج سی بدلا اوسکا جو آگی بہیجا تمنی پہلی دنونمین ہ **مو تفسیر** کہاؤ اور پیو کہانی اور پینے
بہشت کی گوارا ہو جیو تمپر یعنے رنج بچ جائیو اور بدہضمی اور ثقالت اور اور کسی مرضکا سبب نہ پڑیو بدلیمین
اوسکی جو پہلی اس سی دنیا مین کیا ہی تمنی جیسی عبادتونمین محنتیں اور حرام خواہشونکو روکنا اور حق راہ کی
ڈہونڈہنیمین رنج اور مشقتین کہینچنا گذری ہوئی دنونمین یا اون روزونمین جو کہانی پینی سی خالی تہی جیسی
رمضان شریف کا مہینہ اور اور دن جنمین روزی مسنون ہین جیسی ایام بیض اور ذیحجہ کا عرفہ یعنی نوین تاریخ
اور عاشورہ کا دن اور دوشنبہ اور پنجشنبہ اور شب برات کا دن یعنی پندرہوین تاریخ شعبان کی اور جو
سوا انکی ہین اور حدیث شریفین آیا ہی کہ بہشت کی دروازون مین سی ایک دروازہ کا نام ریان ہی
جو شخص اوس دروازہ سی بہیتر جائیگا کبہی پیاسا نہوگا سو وہ دروازہ خاص روزہ دارونکی واسطے ہی اوسدن
اللہ تعالی فرماویگا کہ ای ہماری دوستون ہمنی تمکو اکثر دیکہا تہا دنیا مین کہ پیاسکی غلبہ سی ہونٹہہ
تمہارے خشک اور بہوک سی پیٹ تمہاری پیٹہہ سی لگی ہوی اور راتونکی جاگنی کی سبب سے آنکہین تمہاری
بیٹہی ہوی رہتی تہین سو آج کی دن اوس محنت کی بدلی ہماری ہمیشگی کی نعمت مین آجاؤ اور بہت مٹہا خدا کی
بہشت کا پانی پیو اور کشاف مین نقل کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کوئی بہشت مین
داخل نہوگا مگر کہ ایک دست آویز اور سند کی وسیلہ سی جو اوسکو رب العالمین کی درگاہ سی اوسکی ہاتہہ مین
عنایت ہوگی اور مضمون اوس دست آویز کا یہہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ تعالی
لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اُدْخُلُوْهُ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ یعنے شروع اللہ تعالی کی نام سی جو نہایت مہربان
والا یہہ سند ہی اللہ تعالی کی طرف سی واسطے فلانی شخص کے جو فلانی کا بیٹا ہے داخل کروای فرشتون اسکو
رتبہ والی بہشت مین جسکی خوشی قریب اور جہکی ہی ہین ط **عزیزی** وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝
اور امپر وہ کہ دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا بائین ہاتہہ اوسکی مین کہیگا ای کاش دیا نجاتا مجکو نامہ اعمال میرا
ای کاش نجانتا مین کہ کیا ہی حساب میرا ہ **فتح** اور جسکو ملا اوسکا لکہا بائین ہاتہہ مین وہ کہتا ہی کسطرح
مجکو نملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا ہ **مو تفسیر** اور لیکن وہ شخص جو دیا
جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی اولٹی ہاتہہ مین تو بوجہہ لیگا کہ میرا اولٹا ہاتہہ میری بودی طرف تہا اور میرا نامہ
اعمال جو اس ہاتہہ مین دیا ہی تو معلوم ہوا کہ میری عمل بودی اور نکمی ہین عذاب سی چہوڑانی کی قوت تو انمین
نہین ہے پہر بہشت کی درجون پر پہنچانا کیا انسی ہوسکیگا بس واویلا اور وحسرتا کریگا پہر کہیگا کیا اچہا ہوتا

مسنون روزون کا بیان

کہ ندیا جاتا مین اپنی کتاب یعنی نامہ اعمال اسواسطے کہ لوگ دہرا دہر ہے اس کتاب کی پڑہنی کی تکلیف مجہی دینگے اور اسکے پڑہنے مین فضیحت اور رسوا ہونگا مین اور کیا اچہا ہوتا کہ نجانتا مین کہ میرا حساب کیا ہی اسواسطے کہ جو حساب خرابی اور ہلاکی کا سبب بڑی اوسکا نجاننا جاننی سی بہتر ہے اور یہہ بہی ہی کہ حساب کی دریافت کرنیمین مجکو میری سب امر بری یاد آدینگی اور اونکی یاد آنیمین روح رنج مین گرفتار ہوگی تو عذاب ظاہر کے پہلے یہہ باطنی اور روحی عذاب چکہنا ہوگا اور اگر کوی شخص اسکو کہیگا نصیحت کی طور پر کہ ایسی بیفایدہ باتین تو کیون کرتا ہے کہ مجکو نامہ ندیتی اور میری عملون پر مجکو خبردار نکرتی تو بہتر تہا اسواسطے کہ حشر کی میدانمین حاضر ہوا ہی سوا وسکو نامہ اعمال کا ملتا اور اپنے عملون پر مطلع ہونا ضروری ہی تو وہ بدبخت اس نصیحت کی جوابمین اور آرزو کریگا کہ یالیتہا الخ ٥ **عزیزی** یٰلَیۡتَہَا کَانَتِ الۡقَاضِیَۃَ مَاۤ اَغۡنٰی عَنِّیۡ مَالِیَہۡ ہَلَکَ عَنِّیۡ سُلۡطٰنِیَہۡ ٥ ای کاش موت آخر کرنیوالی کام کی ہوتی کچہہ دفع نکیا مجہسے مال میری نی جاتی رہی مجہسی بادشاہی میری ٥ **فتح** کیطرح دہی موت نپٹر جاتی کچہہ نہ کام آیا مجکو مال میرا کہٹ گئی مجہسی حکومت میری ٥ **موضح القرآن** ای کاش یہہ قیامت میرا کام تمام کرتی اور مجکو مار ڈالتی تاکہ اس سوائی اور اس عذاب سی چہٹکارا پاتا مین اور اگر فرشتی اسکو کہین گی کہ اپنی بری کامونسی خلاصی حاصل کرنیکو اللہ تعالے کے راہ مین خیرات اور صدقہ دنیا مین کیون ندی تونی کہ اَلصَّدَقَۃُ تُطۡفِیُٔ الۡخَطِیۡئَۃَ کَمَا یُطۡفِیُٔ الۡمَاۤءُ النَّارَ تو وہ بدبخت اونکی جواب مین کہیگا کچہہ کام نآیا میری میرا مال رہگئی کہ مینی دنیا مین اپنا مال بچایا اور بیفایدہ کی جگہہ مین خرچ اور برباد کیا اور اب اسوقت میری پاس کچہہ بہی نہین ہی جو گناہونکی بدلیمین دیکر خلاصی حاصل کیدن اسواسطے کہ برباد ہوی مجہسی حکومت میری جو اپنی لیاقت کی موافق دنیا مین رکہتا تہا ایک گہر پر یا ایک گاؤن پر یا ایک شہر پر یا ایک ملک پر اور کم سی کم اپنے مال پر اور لونڈی غلام پر اور ہاتہہ پانوء پر تو البتہ حاکم تہا مین جو کچہہ مین چاہتا تہا وہ اونپر حکم کرتا تہا اور وہ میری حکم کو بجا لاتی تہی اب تو کوئی شخص اور کوئی چیز میری حکم و تصرف مین نہین ہی سو جب اسکو کوئی حسرت اور ندامت اور باطل آرزونکی کوئی جواب معقول میسر نہوگا تب حق تعالے فرشتونکو فرماویگا کہ خُذُوۡہُ فَغُلُّوۡہُ ثُمَّ الۡجَحِیۡمَ صَلُّوۡہُ ثُمَّ فِیۡ سِلۡسِلَۃٍ ذَرۡعُہَا سَبۡعُوۡنَ ذِرَاعًا فَاسۡلُکُوۡہُ کہا جائیگا ای فرشتون پکڑو اسکو پہر طوق پکڑدن کرو اسکو پہر دوزخ مین داخل کرو اسکو پہر اوس زنجیر مین کہ ناپ اوسکی ستر گز کی ہوگی پس جکڑ لو اوسکو ٥ **فتح** اسکو پکڑو پہر طوق ڈالو تم پہر آگ کی ڈہیر مین بیٹہاؤ تم پہر ایک زنجیر مین جسکی ناپ ستر گز ہی اسکو پرودو ٥ **موضح القرآن** پکڑو اسکو سختی اور غصہ سی پہر اسکا ہاتہہ اسکی گردنمین باندہو اسواسطے کہ یہہ شخص ہماری کہلی ہاتہونکی نعمت کا شکر نہ بجالایا اور ہماری رضامندی کی باتونمین اپنی ہاتہہ کو نکہولا حدیث شریفمین آیا ہی کہ اس حکم کی سنتی ہی ایک لاکہہ فرشتی اسکی طرف دوڑ پڑینگی اور اس کی ہاتہہ کو اسکے گردن سی باندہ دینگی پہر حکم ہوگا کہ پہر دہکتی آگمین ڈالو اسکو اسواسطے کہ اسنی کسی چیز کو دنیا کی نعمتون اور نعمتون سی خدا کی واسطے نچہوڑا تہا سو اوسکی عوض مین اِس بلا مین اسکو جلاؤ اور آگ مین ڈالنی کے پہلے اسکے ہاتہہ سیلی باندہ دیی جاینگے تاکہ دوزخمین ڈالنی وقت ہاتہہ نہ ہلاوی اور جنبش بیقرارانہ کیسے

نہ سکیگا اس سے عذاب مین بہی کچہ ایسی تخفیف ہو جاتی ہے پہر ایسی زنجیر مین کہ اول سے آخر تک ہر حلقہ اوسکا دوسرے حلقہ سے ملا ہو جسکی ناپ ستر گز ہو جبار کی گز سے جو فرشتوں کی عرف مین رایج و مشہور ہے اور ہر گز اوسکا ستر باع ہے اور ہر باع اتنا ہی جتنا مکہ اور کوفی کی درمیان مین دوری ہے اسیطرح روایت کی گئی ہے عبد اللہ ابن عباس وغیرہ سے رضی اللہ عنہم پہر جکڑو اسکو تا کہ اس زنجیر کی حلقوں مین بندہ جاوے اور ہاتہ پاؤن اور اور اعضا ہی حرکت نکر سکین اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ زنجیر اسقدر جلتی ہوگی کہ اسکی پچانہ کی مقام سے گہوسے گی اور حلق سے نکل آویگی اور اوسکی پیشانی سے قدم تک لپٹ جاینگے اور اوسکو اوس زنجیر سے اسواسطے عذاب کہا ہمنے اِنَّهٗ كَانَ الخ **عزیزی** اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ تحقیق یہہ شخص ایمان نرکہتا تہا خدائی بزرگ پر **فتح** وہ نہا یقین نلاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے **موتفسیر** بیشک وہ تہا ایسا حاد تونکی پی درپی کی لایق اور ہمیشہ اسباب اور مسببات ہی کی سلسلہ کی ملاحظہ مین لپٹا رہتا تہا اور ہر چیز کو کسی سبب کیطرف نسبت کیا کرتا تہا اور مسبب الاسباب کیطرف نجیکا یہی سبب تہا کہ ایمان نلاتا تہا خدائی بزرگ پر ایسا خدا بزرگ جسکی بزرگے کے ملاحظہ کے سامنے جتنی سبب ہین نظر سے ساقط ہو جاتی ہین اور اعتبار سے خالی رہتی ہین اور باوجود ایسی شدت کفر کی عذاب کی تخفیف کا کوئی سبب نہ تہا اسواسطے کہ بدنی عبادت اس شخص سے متصور نتہے اس سبب کہ مسبب کا قائل نہا پہر اگر عذاب کی تخفیف کیواسطے کچہ بہی کام آتا تو وہ مالی عبادت تہی سو وہ بہی اسنی اپنے ہاتہ سے کہو دی بلکہ اپنے دینے کا تو کیا ذکر تہا دوسر یکا دینا فقیر ونکو دیکہہ نسکتا تہا وَلَا يَحُضُّ الخ — منقول ہے کہ ایک جوان حاضر ہوا نماز فجر مین ساتہہ جماعت کی پیچہے ایک شخص کے مشایخ مین سے پس اوس شیخ نے سورہ حاقہ پڑہی پہر جب پہونچا طرف قول اللہ تعالیٰ کی خُذُوْهُ الخ چیخا وہ جوان اور گر پڑا غش کہا کر پہر جب تمام کی شیخ نے نماز اپنے تو کہا کون تہا یہہ کہا لوگون نے کہ یہہ جوان صالح ڈرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہے اور اسکی مان بڑہیا ہے اور اسکے کوئی بیٹا نہین ہے سوای اسکی کہا شیخ نے کہ اوٹہا کر لیجاؤ اسکو اسکے ماکی پاس پس لیگئی لوگ اوسکو اوسکی ماکی پاس پس جب دیکہا اوسکی مان نے یہہ حال اور متوجہہ ہوئی تو کہا کیا کیا تمنے میری بیٹے کو کہا لوگون نے کہ نہین کیا ہمنے کچہہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا یہہ جماعت مین اور سنے آیت قرآن کی ڈرانی والی پس نہ طاقت رکہے اوسکے سننے کے پس ہوا یہہ معاملہ اللہ کی حکم سے پس کہا اوسکی مان نے کہ وہ کونسی آیت ہے پڑہو تو اوسکو کہ مین بہی سنون پس پڑہی وہ آیت شیخ نے پہر جب سنے اوس جوان نے وہ آیت تو پہر ایک اور چیخ ماری اور نکل گئی جان اوسکی اللہ کی حکم سے پس جب دیکہا اوسکی مان نے یہہ معاملہ تو وہ بہی مر کر پڑی **روح** وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور رغبت نہین دلاتا تہا لوگون کو اوپر کہلانی فقیر کے **فتح** اور تاکید نکرتا فقیر کی کہلانی پر **موتفسیر** وَلَا يَحُضُّ الخ اور تاکید نکرتا اپنے اہل و عیال اور خادمونکو مسکینونکے کہلانے کے اور اسکے ہاتہ گردن پر باندہنیکی وجہہ یہی تہے کہ یہہ اپنے مال کے دینے مین ہاتہ کہینچے رہتا تہا اور بخل کرتا تہا اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابی ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے حقمین

ف قوله على الطعام المراد من الطعام الاطعام مثل العطاء بمعنى الاعطاء روح

فرمایا کہ ابو درداء میری امت کا حکیم ہے اوسنی مشغول ہی کہ وہ اپنی بیوی سی کہا کرتی تھی کہ شوربا سالن مین زیادہ کرد تاکہ فقیر ونکی کام آوی اونکی بیوی نی پوچہا کہ شوربے کے زیادہ کرنیمین کیا فائدہ ہی حالانکہ کہانیمین لذت خوب نہین ہوتی تو آپ نی کہا کہ تمنی نہین سنا کہ ایمان نلانی اور مسکینونکو کہانا نکہلانی کی سبب سے کافرونکو آگ کی زنجیر وںمین جکڑکر عذاب کرینگے سو اللہ تعالی کی فضل اور کرم سی ایمان لانیکی سبب سے ہمنی آدہی زنجیر کو اپنی سی کاٹ ڈالا ہی اور آدہی جو باقی ہی وہ بہی مسکینونکو کہلانیکی سبب سے اپنے سے دور کیی دیتی ہین حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ کافر جسطرح ایمان اور معرفت کی مکلف ہین اسیطرح اور عبادتونکی بہی مکلف اور مخاطب ہین اور اونکی دلیل یہی آیت ہی کہ اگر ایسا نہوتا تو قیامت کو کافرون پر عذاب کہانا نکہلانی کی سبب سے نہوتا اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ کافرون پر عذاب ایمان نلانیکی سبب سے ہوگا لیکن اگر مسکینونکو کہانا کہلایا ہوتا تو عذاب مین کچہہ تخفیف ہوتی اور اس آگ کے زنجیر مین گرفتار نہوتی اور جب مسکینونکا کہلانا ترک ہوا اور اس سبب سی اونکی عذاب مین تخفیف نہوی تب آگ کی زنجیر وںمین جکڑی گئی سو یہہ آیت اس اسبات کی دلیل ہی کہ کافر جو اللہ تعالی کی مخلوقات سے احسانات کرتی ہین اوس سبب سے اونکے عذاب مین تہوڑی تخفیف ہوگی یہہ معنی اس آیت کی نہین ہین کہ مالی اور بدنی عبادت کافرون پر فرض یا واجب ہی اور جب کافرونکی عذاب کی شدت کی بیان کرنیسی فرغت پائی تو اب بیان فرماتی ہین کہ دنیا مین رنج اور غم کی شدت مین دو چیزین تخفیف اور غم کی کمی کا سبب پڑتی ہین ایک حقیقی تو اپنا دلی دوست جو ایسی شدت اور تکلیف کی وقت مین تسلی اور دلاسا اور ماتم پرسی کرکی رنج وغم کی شدت کو ہلکا کر دیتا ہی اور دوسرا لذیذ اور مزیدار کہانا کہ دلکو قوت بخشتا ہی اور طبیعت اوسکے کہانیسے خوش ہوتی ہے اور اس رنج وہلاک کی اوٹہانیکی طاقت ہوتی ہی اسلیی رنج ومصیبت مین پہنسی ہوونکی نہین دونون طرحسی مدد کیا کرتی ہین سو ان دونون چیزونکو یہہ یہان سی نفی کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ فلیس لہ الیوم الخ

عزیزی فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ پس نہین ہی اس شخص کو آج کی دن اوسجگہہ کوی اپنا اور نہ اس شخص کو کچہہ کہانا مگر زرد پانیسی کہ نکہاوینگی اوسکو مگر گناہ گار **فتح** سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار اور نہ کچہہ کہانا مگر زخمونکا دہون کوئی نکہاوی اوسکو مگر وہی گناہ گار **موضح تفسیر** پہر نہین ہی اس کافر کی لیو اسلئے اوس دن جیسے کہ سورۂ معارج مین حقتعالی فرماتا ہے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ حشر کی میدانمین جہان ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور اپنی انجام کی فکر مین گہبرایا ہوا بیقرار ہوگا اگرچہ جنت مین داخل ہوںی اور اپنی طرفسی امن وچین حاصل ہونیکی بعد اپنے خویش اور اقربا اور دوست آشنا کی حال سی بہی پریشان ہوگا اور یاد کریگا پہر اگر انکو شفاعت کی قابل پاویگا تو انکی شفاعت کریگا کوئی قرابتی جو اسکے خاطر داری کری اسکی تسلی اور دلاسی کی سبب سے تہوڑا سا آرام اور تخفیف عذاب مین اوس کافر کو حاصل ہو اور نہ کہانا جسکے سبب سے کچہہ بدنکو قوت اور دلکو فرحت حاصل ہوتی کہ اس عذاب کی برداشت کی طاقت ہو گرد ہو دن دوزخمین جلی ہوونکی زخمونکا جو پیپ اور زرد پانی کی صورت دوزخیونسی بہکر دوزخکی گڑہون مین جمع ہوگا اور بدبو اور بدمزگی اور بے لذتی مین ایسا ہوگا کہ نکہا سکیگا اوسکو کوی مگر اسی قسم کی خطا کار گناہ گار

جنکی نہ ایمان کا ٹہکانا اور نہ کبہی اللہ تعالی کی بندگی ساتہہ احسان اور سلوک انسی ہوا تہا پہر وہ لوگ ایسی بدمزہ بدبو والی کہانیکو نہایت بیقراری اور بہوک کی غلبہ سی ہزار دشواریسی حلق کی نیچی اوتارینگی لیکن آخر کو اس کہانیکی تاثیر سی جو زہر کا خاصہ کہتا ہو گا بیقراری اور بیتابی کی زیادتی ہوگی تو ایسا کہانا کہانیمین ہی اپنی خطا ہوگی کہ اس کہانیکو قوت کا سبب جانکر کہاینگی پہر اسکے سبب سے اور عذاب کی شدتمین گرفتار ہونگی پس انکا حال ایسا ہی جیسی کوئی شخص زہر قاتل کو غذا یا دوا یا معجون مقوی کی عوض مین استعمال کری کہ سراسر خطا اور چوک ہی لعنت والونکو اسجگہہ پر ایک اعتراض ہی اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عرب کی زبانمین دہو ونکو غسلین کہتی ہین اور حال یہہ ہی کہ دوزخمین دہوون نہوگا اور دہوون مراد بہی نہین ہی بلکہ حدیث شریفمین غسلین کی تفسیر مین زرد پانی اور خون فرمایا ہے سو اسمین کیا نکتہ ہے کہ زرد پانی اور پیپ اور خونکو غسلین فرمایا ہی اور اس اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ زرد پانی اور پیپ اور خون جو دوزخیونکی عضا وگہتاتی اور لقصانمین کچہہ تاثیر نکریگا اسواسطی کہ اونکا گوشت اور پوست اونکی بدنونپر ہر وقت تازہ پیدا ہوگا تو گویا زرد پانی اور پیپ اور خون نی اونکی حقمین دہوونکا حکم پیدا کیا گویا اوس تازہ پوست کو دہو ڈالا اور پاک کرکر پہینک دیا اور اس پہلی کہانکی زرد پانی ہو کر بہہ جانیکی سبب سے اور نئی کہال اوسکی جگہہ پیدا ہو جانیسی ایسا ظاہر ہوا کہ وہ جلی ہوی کہال میل کی مانند تہی جو بدنسی دور ہو گئی سو ایسی باریکیان فن بلاغت سی تعلق رکہتی ہین اس باریکی کی فائدہ کیواسطی غسلین کی لفظکو زرد پانی وغیرہ کی عوض مین لائی ہین فصیحون کی قاعدہ کی بموجب اور جو صورتمین ابتداسی یہانتک دن مردونکی تفصیل جنپر حاقہ ہونا ثابت ہوتا ہی قطعی دلیلون اور واضح برہانونسی بسن چکے اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ علم حکیمون کی فکر اور داناونکی عقل سی باہر ہے اپنے علم اور عقل کی زور سی کوئی اسکو پا نہین سکتا تو اس سی یہہ بات ثابت ہوی کہ یہہ کلام حقتعالی کا ہی ف عزیزی روایت کیا گیا ہی کہ اگر گری ایک قطرہ غسلین کا زمین پر تو البتہ خراب کر دی لوگونپر معیشتین اونکی کہا گیا ہی کہ دوزخکی کئی درجہ ہین اور ہر درجہ مین کہانا اور پینا علیحدہ ہوگا اس سی حاصل ہو گئی تطبیق اس آیت مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ جو سورہ غاشیہ مین ہی اور وہان تفصیل سے ذکر ہوگا ف روح فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ پس قسم کہاتا ہون ساتہہ اوس چیزکی کہ دیکہتی ہو تم اور ساتہہ اوس چیزکے کہ نہین دیکہتی ہو تم تحقیق قرآن تلاوت فرشتی بزرگوار کی ہی ف

فتح سو قسم کہاتا ہون اون چیزونکی جو دیکہتی اور جو چیزین نہین دیکہتی یہہ کہا ہی ایک پیغام لانیوالی سردار کا ف موضح فَلَا أُقْسِمُ الخ پہر قسم کہاتی ہین ہم اسواسطی کہ قسم کہانیکی کچہہ احتیاج نرہے یہہ کلام آپہی اپنی حال پر گواہ عادل اور شاہد صادق ہی اور اسکی کئی مثالین سمجہنی چاہیئی کہ جیسی کتاب شفا جو تصنیف ہی شیخ بو علی سیناکی اوسکا مضمون اس قسم کا ہی کہ خود دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حکیم کا کلام ہی اور اگر تم لوگونکو بغیر قسم کی یقین نہین آتا تو ہماری قسم ساتہہ اوس چیزکی ہی جو دیکہتی ہو یعنی وہ لطیفی اور فائدی ظاہری جو اس کلام سی اپنے دانائی کی آنکہہ سے دیکہتی ہو اور جو نہین دیکہتی ہو یعنی وہ لطیفی اور فائدی باطنی جو اپنی دانائی اور عقل کی بصارت سی اونکو پا نہین سکتی بلکہ اونکی دریافت کرنیمین تعلیم اور تنبیہ کی محتاج ہوتی ہو

بلکہ تعلیم اور تنبیہ کی بعد ہی تمہاری عقل کی نظر اونکی دیکھنی مین خیرگی کرتی ہی اور پہر نظر دیکھہ نہین سکتی اور بعضی
مفسرون نی کہا ہی کہ ماتبصرون سی ظاہر کا عالم مراد ہی اور مالاتبصرون سی غائب کا عالم اور بعضون نی
کہا کہ ماتبصرون وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور مالاتبصرون سی غایب کا عالم اور بعضون نی کہا کہ ماتبصرون سے
وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور مالاتبصرون وہ ہی جو زمین کی نیچی ہی یا ماتبصرون سی عالم اجسام مراد ہی اور مالاتبصرون سے
عالم ارواح یا اول سی انسان اور دوسری سی جنات اور بعضون نے کہا کہ ماتبصرون سی کعبہ معظمہ مراد ہی زادہا اللہ
تشریفاً اسواسطی کہ انوار الٰہی کی تجلی اس مقام مین ایسی ظاہر و باہر ہی کہ آنکھہ کے بینائی سی معلوم ہوتی ہی اور
مالاتبصرون سی بیت المعمور مراد ہے اور اکثر صوفیہ قدس اللہ اسرارہ نی ماتبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت کی آثار اور نشانیون پر جو ظاہر اور روشن تہی حمل کیا اور مالاتبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت
کی انوار پر جو ہرگز کسی مخلوقات کی بینائی بلکہ دانائی مین بہی نہین آسکتی ہین حمل کیا ہے غرضکہ ہر طرح جسی قسم
کہانا اس مضمون پر ہے کہ اِنَّہٗ بے شک یہہ قرآن معجزون والا جو ہر چیز کی حقیقت کو کہول دیتا ہی اور جن
چیزونکی دریافت کرنیسی عقل اور خیال اور وہم اور سمجہہ سب عاجز ہین لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ البتہ بیشک خدا کا کلام ہے
لایا ہوا رسول بزرگ اور امانت دار کا اسواسطی کہ درگاہ الٰہی سی حضرت جبرئیل لاتی ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
رسول مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم تلک پہونچاتی ہین اور یہہ دونون شخص نہایت بزرگی اور کرم اور
عدالت اور دیانت اور امانت سی موصوف ہین اور دنیا کی خسیس غرضونسی اور جہانکی بری طمعونسی پاک ہین
چنانچہ اس رسول کا حال یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تمنی اپنے آنکہہ سی خود دیکہا اور خوب جانتی ہو
اور اوس دوسرے رسول کا حال دریافت کرنیکو اس رسول کے گواہی فقط کافی ہی پہر ایسی بزرگونسی اپنے
مالک اور خالق پر افترا اور جہوٹ باندہنا ہرگز نہین ہوسکتا انکی طرف ایسی بات کی نسبت کرنی بیجا ہے

عزیزی وَّمَا ہُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ اور نہین ہی یہہ کہنا شاعر کا تہوڑا ایمان لاتی ہو **فتح**
اور نہین یہہ کہا کسی شاعر کا تم تہوڑا یقین کرتی ہو **مواہب تفسیر** اور نہین ہی یہہ قرآن کہا ہوا
کسی شاعر کا اسواسطے کہ شعر کیواسطے وزن اور بحر لازم ہی اور اس کلام مین ہرگز وزن اور بحر پایا ہی نہین جاتے
اور یہہ بہی ہی کہ شاعر کا کلام بی اصل محض ہوتا ہی اور تمام مضمون اوسکی وہمی اور خیالی ہوتی ہین جسکے
اصل کچہہ بہی نہین ہوتی اور اس کلام مین حقایق اور معارف کی اصول کو قطعی دلیلون اور یقینی حجتونسے
بیان فرمایا ہے اور دوسری یہہ بہی ہی کہ شاعرونکی کلام مین خالی مضمون اس قسم کی نہین ہوتی
ہین کہ وقت کی خصوصیت پر یا عدد اور مدت کی تعیین پر یا واقعی سچی قصون پر جسطرح سی وہ امور تحقیقی
ہین اوسیطرح بیان کرین بلکہ کمی اور زیادتی سی خالی نہین ہوتی بخلاف اس کلام پاک کی کہ ایسی قسم کے
مضمون اسمین سنتی ہو جسطرح اس صورت مین تمنی سنا کہ حقتعالی فرماتا ہی سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ
یہان حقتعالی نی وقت کو خاص کرکی اور عدد اور مدت کو معین کرکی فرمایا اور اس تعیین اور تخصیص مین
کسیطرحکا شک اور شبہہ نہین ہی اسیطرح اور احوال جیسی ثمود کا قصہ اور عاد اور فرعون کا اور جو انکی پہلی
تہے اور مؤتفکات کا یعنی اولٹی بستیون والی یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور اس بیانمین کسیطرح سے

کمی اور زیادتی نہین ہی بس نادان جاہلونکا بکنا جیسی ابوجہل جاہل کہتا تہا کہ یہہ کلام کسی بڑی شاعر کا ہی جو
بلاغت کی فن مین نہایت مہارت رکہتا ہی کہ مجکو اپنی بلاغت کی زور سی عاجز کر دیا ہی یہہ اوسکا کہنا محض
بیفائدہ اور پوچ ہی ہرگز سماعت کی قابل نہین ہی قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ بہت تہوڑا تم یقین کرتی ہو اور اوس امر
کہ بدیہی امر ونکو جنکا صدق ظاہر اور کہلا ہوا ہی اونکو بہی اپنی نادانی اور جہالت اور تعصب یعنی جانب داری سی
انکار کرتی ہو نہین تو اس کلام کا شعر نہونا ظاہر ہی از روی لفظ کی بہی اور از روی معنی کی بہی کسیطرح کی
پوشیدہ نہین ہی **عزیزی** وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ اور نہین ہی کہا کاہن کا تہوڑی نصیحت
قبول کرتے ہو **فتح** اور نکہا پریون والیکا تم تہوڑا دہیان کرتی ہو **تفسیر** اور نہین ہی یہہ قرآن
کہا ہوا کسی کاہن کا جسکو جنات بعضی باتین غیب کی اور بعضی احوال کچہہ ردیف قافیہ سی ایک کلام درست کر کی
بتلا دیتی ہین جیسی چور کا پتہ اور نام اور نسب اور مدعیکو دعوے مین سچا جان لینا اور خواب کی تعبیر بتا دینی اور
ایسے قسم کی اور چیزین یا اوسکی دلمین ڈال دیتی ہین جیسی عقبۃ بن معیط اسی قسم کی باتین بکا کرتا تہا
سو یہہ کلام ویسا نہین ہے کئی وجہو سی پہلی وجہہ یہہ ہی کہ جنونکا کلام معجز نہین ہوتا یعنی دوسرا ویسا
کہہ سکی بلکہ جو ایک جن کسی کاہن کو ایک بات سکہلاتا ہی دوسرا جن بہی ویسی بات دوسرے کاہن کو
سکہلا سکتا ہی اور یہہ کلام یعنی قرآن ایسا معجز ہی کہ کسی جن کا کلام اوسکی مشابہ نہین ہو سکتا اور دوسری
وجہہ یہہ بہی ہی کہ کاہنون کی کلام مین قافیہ اور سجع کی رعایت کی واسطی بہت لفظ بیکار اور بیفائدہ آتی
ہین او اس کلام اعجاز نظام مین کوئی لفظ بیفائدہ اور بیکار نہین ہی تیسری وجہہ یہہ ہی کہ جنونکا خبردار
ہونا آیندہ کی احوال سی اور معین کر دینا کسی مجہول خبر کا جو آدمی سی چہپی ہی اونکی جسم کی لطافت
اور باریکی کی سببسے اور اونکی عالم کا نزدیک ہونا فرشتونکی عالم سی اور مختلف شکلونکی بدلتی پرتا در
ہونا اور آسمان کی قریب جاکر فرشتونکی بات سن لینی کی سببسے ہو سکتا ہی لیکن علمونکی حقیقت سی
مطلع ہونا اور دین اور شریعتونکی اکلی قواعد اور دستور ونکو جان لینا اور فرشتون کی آسمان کی بہیدونسے
خبردار ہونا اور اگلی زمانہ کی بڑی بڑی قصونسی آگاہ ہونا ہرگز اونسی نہین ہو سکتا بخلاف قرآن شریف کے
کہ وہ انہین مضمونونسی بہری ہی چوتہی وجہہ یہہ ہی کہ اس کلام مین یعنی قرآن مجید مین اکثر مقامون پر
شیطانونکی برائی اور اونکی راہ اور چلن سی بچنا اور جنونکی عبادت کی برائیان جو بتونمین بیٹہہ کر آواز
کرتی ہین اور اوس فریب سی اپنے تئین معبود ٹہراکر پجواتی ہین اور کاہنونکی برائیان جو شیطانونسی
بہائی بندی رکہتی ہین مذکور ہین سو اگر یہہ جنونکا کلام ہوتا تو جن اپنی برائی آپ کاہیکو بیان کرتے
اور اپنے شیطنت ظاہر کرکر لوگونکو اپنے سے علیحدہ اور متنفر کرتی اسواسطے کہ یہہ بات عادت کی خلاف
ہے کہ کوئی شخص اپنے برائی آپ سے بیان کری قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ بہت کم سوچتی ہو اپنی معلوم مقدمونکو
اور بہت کم غور کرتے ہو اپنی اس مقام مین مفسرونکو ایک سوال ہی مشہور وہ یہہ ہی کہ شاعریت کی
نفی مین قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ اور کہانت کی نفی مین قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ کیون فرمایا تو اسکا جواب
بعین آیتونکی تفسیر مین بیان کر دیا گیا اسواسطے کہ شاعریت کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی قرآن کی

تلاوت اور پہونچاتے مین ایسا ظاہر امر تہا جو سب پر روشن تہا ایسی ظاہر چیز کا انکار نہین کرتا مگر وہی جسکا دل تصدیق اور ایمان سی خالی ہی ایسا شخص بدیہی چیز کا بہی انکار کرسکتا ہی جیسی آگ کو جلانیوالا نجانی اسواسطے کہ بیعقل محض ہے اور اس کلام سی یعنی قرآن کی سننی کی سبب سے کہانت کی نفی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا البتہ تامل اور غور پر موقوف تہا اور شبہات کی احتیاج ہتی کہ کہانت کی لوازمات کو اور اوسکی اصل اور فروع کو خوب طرح سی غور کرین اسواسطی کہانت کی نفی مین تذکرون فرمایا یعنی غور اور فکر تم بہت کم کرتی ہو حاصل کلام یہہ ہی کہ قرآن شریف جب شاعر اور کاہن کا کلام نہو سکا تو ثابت ہوا کہ تنزیل من رب العالمین ۵ عزیزی تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِينَ اوتارا گیا ہے جانب پروردگار عالمونکی سی ۵ فتح یہہ اوتارا ہی جہان کی رب کا ۵ موضح تفسیر اوتارا ہوا ہی تمام عالم کی پروردگار کی طرف سے جسکی ربوبیت عام ہی سبکو شامل اور یہی عام ربوبیت اوسکی اس کلام کی اوتارنیکی باعث ہوئی تاکہ سب جہان والونکو دین اور دنیا کی کاموں مین اس کلام پاک سی تربیت فرماوین اور اگر یہہ کہین کہ یہہ کلام حقیقت مین حقتعالی ہی کا اوتارا ہوا ہی کسی آدمی اور جن کا کلام نہین ہی مگر ایک دو کلمی یا ایک دو آیتین رسول اپنے طرفسی ملاوی تو ہوسکتا ہی کچہہ تعجب نہین اسلیئے کہ دنیا کی قاصد بہی بہیجنی والے کیطرفسی پیغام پہونچاتے مین ایک دو کلمی اپنے طرفسی ملاتے مین کچہہ مضایقہ نہین جانتی اور اسقدر یعنی ایک دو کلمہ یا ایک دو آیتین ملا ئی جاوین تو اتنے بڑے کلام مین چہپائی نجائیگی تو اس احتمال سی اس تمام کلام کی معجز ہونیمین امن حاصل نہوا تو اسکے جوابمین ہم کہینگی کہ یہہ قیاس تمہارا مع الفارق ہی یعنی اس کلام پاک کو قاصد کی کلام پر قیاس کرنا بہت بعید اور بیجا ہی اسلیئے کہ دنیا کی قاصد ونکو اونکی بہیجنی والی پیغام پہونچانیکی وقت دیکہتی نہین ہین اور اپنے کلام کو قاصد کی حافظی مین اداکرنی تک باقی رکہنی کے طاقت نہین رکہتی اسلیئے قاصد کو اتنی دخل دینیکے اپنے کلام مین گویا پروانگی دیتی ہین جو زبانسی نہ کہین اور یہان یعنی حقتعالی کی بہیجی ہوی رسول مین یہہ بات متصور نہین ہے اسواسطی کہ یہان رسول اور اوسکا حافظہ دونون بہیجنی والی کی یعنی حقتعالی کی اختیار اور قدرت مین ہی اور ہر وقت اوسکی سامنی حاضر یہان ہرگز متصور نہین ہی کہ رسول اپنے طرفسی حقتعالی کی کلام مین دخل دینی پاوی ۵ عزیزی

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝

اگر باندہتا پیغمبر ہم پر بعضی باتین تحقیق پکڑ لیتے ہم داہنے ہاتہ سی اوسکو پہر کاٹتے ہم رگ دلکی ۵ فتح اور اگر یہہ بناتا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑ لیتے اسکا داہنا ہاتہ پہر کاٹ ڈالتی اوسکے ناڑ ۵ موضح تفسیر اور اگر فرض کیا کہ بنا کرکہی یہہ رسول ہمپر اپنے فصاحت اور بلاغت کی زور سی بعضی باتین یعنی کسی آیت مین کچہہ اپنے طرفسے بڑہا دیتی اسواسطے کہ اگر سب کلام کو یا کسی بڑی آیت کو بنا لیتا تو فصیح اور بلیغ لوگ اوس سے جہگڑہ کرکی اوسکو شرمندہ اور خفیف کرتی البتہ ادیتوفت اوسکو ہلاک کر ڈالتی اس طورسی کہ پکڑ لیتے ہم اوس کا سیدہا ہاتہ پہر ہم کاٹ ڈالتی اس ہاتہ والی کی جانکی رگ جسکی سبب سے یہہ جیتا ہے اور ہم اسکو فرصت نہ لینی دیتی اور یہہ اوس واجب القتل کے حال کی

[illegible]

ف [illegible]

صورت ہی جسکو بادشاہ دنیا کی اپنے سامنے سزا دیتے ہین اور اپنے روبرو جلاد کو بلا کر اوسکی گردن کٹواتے ہین اور داہنا ہاتھ پکڑنیکی وجہہ یہہ ہے کہ قتل کرنیکے وقت تلوار جلاد کے دہنے ہاتھ مین ہوتی ہے پھر اگر مقتول کا بایان ہاتھ پکڑکے اوسکی گردن مارے تو مقتول کے گردن پر پیچھے کی طرف پھرتی ہوئی تلوار لگے گی اور اگر اوسکا داہنا ہاتھ پکڑکر مارے گا تو مقتول کی گردن مین بائین طرف سے لگے گی جسطرف دل ہوتا ہے گردن مارنیکی جگہہ وہی مقرر ہے اور مقتول کا ہاتھ گردن مارنیکے وقت پکڑنا اسلئے ہوتا ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے حربے کو روک نلے اور دوسرے حربے کی جلاد کو حاجت ہووے اور وکیں اور بچانیکے وقت دایان ہاتھ اوٹھتا ہے اور یہہ ہاتھ زور والا بہی ہے سو اسواسطے داہنا ہاتھ ہی پکڑنا چاہئیے اور اس رگ کا نام وتین ہے اور زبان کے متصل ہوتی ہے اور زبان کی جنبش اور دل کی ارادیکی موافق زبان سے بات کا نکلنا اوسکی سبب سے ہوتا ہے اسیلئے خفقان کی مرض کے وقت جو دل کو گہبراہٹ اور بیقراری ہوتی ہے تو زبان بہی لغزش و لکنت کرنے لگتی ہے اور اسجگہہ ایک شبہہ سخت وارد ہوتا ہے کہ اگر یہہ شرط و جزا درست ہو تو جہان جہوٹہہ بنانا اللہ تعالی پر ملایا جاوے تو وہ جہوٹ بنانیوالا زندہ نرہے حالانکہ مفتری اور جہوٹے بہت گذرے ہین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سوا انکے کہ اللہ تعالی پر طرح طرح کے طومار جہوٹ کے باندہے ہین اور اس قسم کا مواخذہ اور پکڑ اونسے ہوا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ تقول مین جو ضمیر مستتر ہے وہ فقط رسول کی طرف پہرتی ہے نہ ہر فرد انسان کی طرف پس لازم ہوا کہ اگر بالفرض رسول سے ایسی بات پائی جاوے تو اوسیوقت اوسپر یہہ عذاب کیا جاوے اسلئے کہ اوسکی تصدیق و صدق معجزون کی سبب سے حاصل ہوا ہے پس اگر اس قسم کی بات مین جلدی سزا نملے تو ایسا شبہ پڑجاوے کہ اوسکا سنورنا ممکن نہو اور یہہ بات حکمت کے خلاف ہے بخلاف اوس شخص کے جو رسول نہین ہے اور اوسکا رسول ہونا معجزونسے ثابت نہین ہوا ہے تو اوسکے بات ہی بیہودہ اور خرافات ہے کوئی اوسکی بات نہ سنے گا اور ہرگز کسیکو شبہ نہ پڑیگا اور اسکے مثال یون سمجہنے چاہیے کہ جیسے بادشاہ کسی شخص کو کسی کام پر مقرر کرکے خلعت اور فرمان اپنا دیکر کسیطرف روانہ کرتے ہین پہر اگر اس شخص سے اس خدمت مین خیانت ہوئی یا کچھہ بادشاہ پر جہوٹ باندہا اور اس سے ثابت ہو تو اوسیوقت اوسکا تدارک کرتے ہین اور اگر کسی اور شخص سے کہ جسکے پاس نہ سند ہے نہ کچھہ کام ایسی بات ہوتی ہے تو ہرگز اوسطرف متوجہہ نہین ہوتے اور اوسکے حال سے کچھہ تعرض نہین کرتے ہین اسلئے کہ جانتے ہین کہ دانا لوگ اوسکے فریب مین ہرگز نہ آوینگے اور اوسکے بات کو ہرگز نہ سنینگے پس یہی حال رسول کے مقدمہ مین سمجھنا چاہیے حاصل کلام یہہ کہ اگر رسول جسکے رسالت معجزونسے ثابت ہوچکی ہے اس قسم کا افترا اور جہوٹ حق تعالی پر باندہے تو ضرور ایسے عذاب مین گرفتار ہووے **فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ** پس نہین ہے تم مین سے کوئی اوس سے باز رکہنے والا یعنے پہلی عذاب کو **وَاِنَّهٗ** پہر تم مین کوئی نہین اس سے روکنے والا **وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ** یہہ نہوگا تم مین سے کوئی فرقہ یا کوئی جماعت ہماری اس عذاب کو رسول سے

قوله تعالى فما منكم من احد هو اسم ما ومن زائدة لتأكيد النفي ومنكم حال من احد وعنه حاجزين نعت احد او خبر ما وجمع لان احدا في سياق النفي بمعنى الجمع وضمير عنه للنبي صلعم اي لا مانع له عنه من حيث العقاب ۱۲ ج قوله فما منكم الخطاب للناس او للمسلمين وجمع حاجزين وان كان وصف لاحد لان احدا في معنى الجماعة ويستوي فيه الواحد والجمع ۱۲ مدارک

روکنے والا یعنی پہر کوئی ایسا نہین جو رسول کو اس بلا سی کسی حیلہ اور تدبیر سے بچا رکہے اور
ہلاک ہونے نہ دے اور اَحَد کا لفظ جمع کے معنو مین ہے اسلیئے اسکے خبر مین حاجزین فرمایا ہے
جمع کے صیغہ سے گویا اسطرت اشارہ ہے کہ جب سب جہان کے لوگ ملکر اسکو ہماری عذاب سی بچا
سکینگے تو ہر ایک اکیلا اکیلا کب بچا سکتا ہے اور منع کر سکتا ہے سو جب یہہ بات ثابت ہو چکی کہ یہہ
قرآن سبکا سب یعنی ہر ہر کلمہ اور ہر ہر حرف اسکا جہان کے مالک کی طرف سے اوتارا ہوا ہے تو ایک فائدہ اسکا
ظاہر ہوا یعنی اس قرآن کی تلاوت حق تعالی کے نزدیک کا سبب ہے اور اوسکی ہمیشہ تلاوت کرنیسے اوس جناب
پاک کی درگاہ مین بڑا مضبوط وسیلہ حاصل ہوتا ہے جیسے ذکر الہی پر مداومت اور ہمیشگی کرنیسے اب دوسرا
فائدہ جو اسمین پایا جاتا ہے بیان فرماتے ہین کہ وَاِنَّہٗ الخ ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ
اور بتحقیق قرآن نصیحت ہے پرہیزگارونکے لیے ۵ فتح ۵ اور یہہ جو ہے سمجہوتی ہے ڈر والونکو موضح
تفسیر اور بیشک یہہ قرآن البتہ نصیحت اور سمجہوتی اور یاد دلاتا ہے پرہیزگارونکو یعنی اون
لوگونکو جو تقوی کی راہ چلتے ہین اور جانتے ہین اُس کام کرنیکو جسمین اپنے خاوند کی رضامندی حاصل ہو
اوسکے نہ ہونے سے بہلکتے ہین ایسے لوگونکی لیے یہہ قرآن شریف قانون و دستور العمل ہے اور یہہ دونون فائدے
قرآن شریف کے ایمانداروں اور پرہیزگارونکے لیے خاص ہین منکر اور جہٹلانیوالونکو ان دونون فائدونسے
کچہہ فائدہ نہین ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۞ اور تحقیق ہم جانتے
ہین کہ بعضے تمہارے جہٹلانیوالے ہین ۵ فتح ۵ اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین بعضے جہٹلاتے ہین ۵ موضح
۵ تفسیر اور بیشک ہم جانتے ہین کہ مقرر تم مین سے بعضے لوگ اس قرآن شریف کو جہٹلاتے
ہین سو یہہ دونون فائدے قرآن کے اوتارنے مین انکے واسطے ارادہ نہین کیے ہین ہمنے بلکہ کافرون
اور منکرون کے حقمین قرآن کے اوتارنے مین دوسرا فائدہ ہمنے منظور کیا ہے کہ جو آگے مذکور ہے ۵ وَاِنَّهٗ
لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۞ اور تحقیق قرآن حسرت ہی کافرونپر ۵ فتح ۵ اور وہ جو ہے پچہتاوا ہے
منکرونپر ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک یہہ قرآن بڑا پچہتاوا ہوگا کافرونپر پہلے دنیا مین
جسوقت قرآن پر عمل کرنیوالونکو حق تعالی کیطرف سے مددین اور فتحین پے درپے پہنچین گی اور
انکا غلبہ اور دبدبہ روز بروز بڑہیگا اور دوسرے آخرت مین جب قرآن پر عمل کرنیوالی ہر جگہہ پر
حشر مین سرخرو ہونگے اور قرآن کے منکر ہر جگہہ ذلیل و خوار ہونگی ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّهٗ
لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۞ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۞ اور تحقیق قرآن راست درست ہے
یقین پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کو ۵ فتح ۵ اور وہ جو ہی قابل یقین کرنیکے ہے اب بول
پاکی اپنے رب کی نام سے جو سبسے بڑا ۵ موضح ۵ تفسیر اور بے شک یہہ قرآن شریف صرف
یقین ہے یعنی قابل یقین کرنیکے ہے جسمین باطل کا ذرا لوث پائی نہین جاتی تاکہ شک و شبہہ کی اوسمین گنجائش ہو بلا
شکیکا عذاب اسکے نماننے مین دنیا یا آخرت مین سنا جاوے فَسَبِّحْ الخ سو پاکی کے ساتہہ یاد کر اپنے پروردگار کا نام جو سبسے
بڑا اور بڑی عظمت و بزرگی والا ہے تاکہ تجکو تسبیح کرنیمین دلکی پوری صفائی حاصل ہووے اور قرآن کا

لا ریب فیہ فالحق والیقین صفتان بمعنی واحد اضیف احدہما الی الآخر اضافۃ الشیء الی نفسہ کحب الحصید للتاکید فان الحق ہو الثابت الذی لا یتطرق الیہ الریب وکذا الیقین ۱۲ ح

حق الیقین ہونا تیری دل کی صیقل کئی ہوی آئینہ مین منقش ہوا ور گڑ جاوی اور یہہ تیسرا فائدہ ہی قران
شریف کا جس سی خاص لوگ جو صاحب باطن ہین بہرہ ور ہوتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب یہہ
آیہ نازل ہوی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اجعلوہا فی رکوعکم اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى
نازل ہوی تو آپنی فرمایا اِجْعَلُوْهَا فِیْ سُجُوْدِكُمْ اور فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ مین جو حرف ب ہی زائد ہے
جیسی لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ مین زائد ہی اور بعضی بار یک بین اہل حدیث شریف کی مضمون مین ایک
اشکال کہتی ہین حاصل اوس اشکال کا یہہ ہی کہ تسبیح کو دونون آیتون مین رب کی اسم پر لائی ہین
یعنی یون فرمایا ہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور حدیث مین رب کی ذات کی تسبیح
ہے اسم رب کی تسبیح نہین ہے یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سبحان ربی الاعلی فرمایا ہی سو ان دونون تسبیحونکی
کہنے سے جو حدیث مین وارد ہین فرمان برداری اس امر کی جو دونون آیتون مین ہی کسطرح ہوئی
ظاہر تو آیتون مین حکم اور ہے اور حدیثون مین حکم اور سو اس اشکال کا جواب یہہ ہی کہ رب کی ذات کی تسبیح
رب کے اسم کی ضمن مین بوجہی جاتی ہی اب اس صورتمین حدیث کا مضمون آیہ کی مضمون سی مطابق
ہوگیا اور ہرگز کوئی اشکال باقی نرہا **عزیزی** ساری سورۃ کریمہ سی معلوم ہوا کہ کفر و شرک
و نافرمانی اللہ و رسول کی بہت بری چیزہی اور ایمان و فرمان برداری اللہ رسول کی اور نفع رسانی
مسلمانون کی بہت اچھی چیزہی چنانچہ منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا دو چیزین ہین کہ
اونسی زیادہ فضل کوئی چیز نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانونکو اور دو چیزین ہین کہ اونکی
برابر کوئی بری چیز نہین شرک کرنا ساتھ اللہ کی اور ضرر پہنچانا مسلمانونکو اپنی بہائیون توشہ راہ
آخرت کا طیار کرو کہ دار آخرت مین یہی کام آویگا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مَنْ
دَخَلَ الْقَبْرَ بِلَا زَادٍ فَكَاَنَّمَا رَكِبَ الْبَحْرَ بِلَا سَفِیْنَةٍ **منہیات سورۃ المعارج** یہہ سورۃ مکی ہے
نازل ہوئی بعد سورہ حاقہ کی آیتین اسکے چوالیس ہین اور رکوع دو اور کلمی دو سو سولہ اور حروف
نو سو ستائیس اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ حاقہ سی یہہ ہی کہ اوس سورۃ مین اول سی آخر تک قیامت
کا ذکر اور آخر مین کافرونکی عذاب کی کیفیت بیان ہی اور اس سورۃ مین مکہ کی کافرونکی عذاب موعود کی
جلدی کرنی بیان ہی اور اونکی جرأت اور بیباکی ایسی مہلک اور خوفناک چیز کے طلب کرنی پر باوجود
اسباب کی کہ ادنی چیز جو عادت کی خلاف ہو اور سہل سی مشقت کی اوٹھانیکی طاقت نہین رکھتی
ہین تو گویا اس سورۃ مین حماقت و نادانی اور جہالت اون لوگون کی بیان ہی جو ایسی سخت آفت
کو سہل سمجھ کر اسکا ہنسنا اور مسخر کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ اوس سورۃ مین آسمان کا پہٹنا اور ٹکرانا
زمین و پہاڑ و نکا مذکور ہی اور اس سورۃ مین پگہلنا آسمان کا اور اوڑنا پہاڑونکا ہوا مین مذکور ہی اور
یہی ہی کہ اوس سورۃ مین مذکور ہی کہ کافر کا مال قیامت کی دن کچہہ کام نہ آویگا اور نہایت شرمندگی
و افسوس سی کہیگا مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ اور اس سورۃ مین مذکور ہی کہ کافر کی اہل و عیال اور خویش و اقربا
قیامت کی دن اسکے عوضمین کچہہ کام نہ آوینگے کہ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ بِبَنِیْهِ الخ اور اس

۱ یعنی اس تسبیح کو رکوع مین نماز کی پڑھا کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہا کرو یعنی پاک ہے رب میرا بڑے عظمت والا ہے ۱۲

۲ یعنی اس تسبیح کو اپنے نماز کی سجدہ مین پڑھا کرو یعنی سبحان ربی الاعلی ...

سورۃ کا نام سورہ معارج ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ اس سورۃ مین حق تعالیٰ نی اپنی تئین ذی المعارج کی صفت سی موصوف
کیا ہی اور ایک کو ان معارجون مین سی ذکر فرمایا ہی کہ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ
اور اس سورۃ کی نازل ہونیکی سبب مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہین کہ نضر بن حارث
اور ابوجہل اور اور قریش کی کافر جو اپنے سرداری کی غرور مین مست تھی بیت کی نزدیک آئی اور اوس خانہ
ملائک آشیانہ کا پردہ اپنی ہاتہون سی پکڑا اور بعضون نی اونمین سی یہہ کہنا شروع کیا کہ یا الٰہی اگر دین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا حق اور سچا ہی تو ہماری اوپر پتہر برسا یا اور کوئی عذاب نازل کر اور بعضون نی کہا کہ ایک ٹکڑا
آسمان کا گرتا کہ ہمکو قیامت کی عذاب کا یقین حاصل ہوجاوی سو اون لوگون کی حماقت اور تمسخر کی باتین
سنکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج حاصل ہوا تب حق تعالیٰ نی یہہ سورۃ نازل فرمائے

۵ عزیزی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ
طلب کیا طلب کرنیوالی یعنی ایک عذاب کا کافرونپر اوترنیوالا نہین ہی اوسکو کوئی باز رکہنی والا یعنی کہا ؛
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اوترنیوالا جانب خدای صاحب مرتبونکیسی کہ اوسپر چڑہا جاتا ہی
۵ فتح مانگا ایک مانگنی والی یعنی عذاب پڑنیوالا منکرون کی لیی کوئی نہین اوسکو ہٹانیوالا اللہ کی طرف کا
جو چڑہتے درجون کا صاحب ۵ موضح تفسیر سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ سوال کیا سوال کرنیوالی نی عذاب سی
یعنی عذاب کہ آنیوالا ہی کافرونپر خدا کی طرفسی کہ جو صاحب بلند درجونکا ہی حالانکہ کوئی دفع کرنیوالا نہین
ہے اوس عذاب کو اور بقول بعض کی معارج سی مراد آسمان ہین اور حرف ب لفظ بعذاب مین بسبب
ترجمہ سابق کی بمعنی عن کی ہوگا اور بقول بعض کی ب زائد ہی اور لام لفظ للکافرین مین بمعنی علی کی ہے
اوسکے معنی یہہ ہونگی کہ جانا چاہتی والی یعنی عذاب کو کہ کافرونپر واقع ہونیوالا ہی اور وہ نضر بن حارث
تہا کہ کہتا تہا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
اور وہ عذاب روز بدر کی اوسپر اوترا کہ مارا جاکر داخل جہنم مین ہوا اور بحسب تاویل اول کی مراد اہل مکہ ہین
جبکہ رسول علیہ السلام نی اونکو خداتعالیٰ کی عذاب سی ڈرایا تو اونہون نی آپسمین کہا کہ محمد سی پوچہو کہ وہ
عذاب کن لوگونکی لیئی ہوگا جب یہہ پوچہا تو حق تعالیٰ نی یہہ آیتین بہیجین کہ کافرونکی لیی ہوگا ۵ مجد
مراد اس سائل یعنی پوچہنی والیسی بقول ابن عباس کی نضر بن الحارث ہی اور جمہور نے بہی اسیکو اختیار کیا ہی
کہ وہ نضر ہے کہ اوسنی ازراہ انکار اور استہزا کی کہا اللہم ان کان ہذا ہو الحق الخ اور عذاب نیوالا یا تو دنیا ہی مین
آیا کہ وہ مارا گیا روز بدر کی اور یا آخرت مین عذاب دوزخ کا اور معاویہ سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا ایک
شخص سے کہ سبا والونمین سی تہا کیا جاہل ہی قوم تیری کہ حاکم بنایا اونہون نی اپنی پر عورۃ کو اوس شخص نے
کہا کہ میری قوم سی تو تمہاری قوم زیادہ جاہل ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بلایا حق کی طرف
کہا اونہون نی اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اور نہ کہا
اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاهْدِنَا لَهٗ اور بعضون نی کہا کہ سوال کرنیوالی رسول
علیہ السلام ہے تہے اپنے جلدے عذاب چاہا کفار قریش کی لیئی اور بد دعا کی اونکی لیئی کہ گرفتار کری اونکو اللہ تعالیٰ

عذاب شدید مین اور گرفتار کری اونکو قحط شدید مین اور ذی المعارج صفت اللہ کی ہی سیلیی کہ وہ اسماء مضافہ کی قسم سی ہی
جیسی فالق الاصباح اور جاعل اللیل سکنا اور مانند انکیکی اور معارج جمع معرج کی ہی میم کی زبر سی یعنی جگہہ چڑہنی کی
اور معنی ذی المعارج کی ہین صاحب بلند درجونکا اور مراد نو آسمان ہین کہ بعضی بعضو پر اوپر تلی ہین یا کہ وہ سات آسمان اور
کرسی اور عرش ہین ۵ مروح سَاَلَ سَآئِلٌ مانگا مانگنی والیئ جانا چاہی کہ لغت عرب مین سوال دو معنو مین
آتا ہی ایک تو پوچہنی کی معنو مین اور دوسرا طلب کرنی اور مانگنی کی معنو مین آتا ہی اور اسکی صلہ مین کبہی ب کی حرف
کو لاتی ہین اس لحاظ سی کہ یہہ لفظ دعا کی معنونکو شامل ہی اور اس مقام پر یہی معنی مراد ہین او انہی معنونکا
لحاظ کرکر بِعَذَابٍ فرمایا یعنی عذاب دیلا اور نفرمایا عن عذاب اور عذاب کی لفظ کی نکرہ لانیمین اوسکی نہایت مسخرگی
طرف اشارہ ہی سلیی کہ تنکیر یا تو عظمت پر دلالت کرتی ہی یا حقارت پر سو اس مقام پر اگر عظمت مراد لیجیی
تو اس سائل کی نہایت جرائت اور بیباکی ثابت ہوتی ہی کہ ایسی بڑی عذاب کو جان بوجہ کی طلب کیا اور
اگر حقارت مراد لیجیی تو نہایت نادانی اور حمق اوسکا ثابت ہوتا ہی کہ ایسی بڑی کو حقیر سمجہا اور باوجود اوس
بے ادبی کی جو سوال مین اوسنی کی حماقت ہی اوسکی ثابت ہوئی سو اسطی کہ وہ اس سوال مین تحصیل حاصل
کی کرتا ہی یعنی بیفایدہ کام کرتا ہے کہ ایسی عذاب کو طلب کرتا ہی جو واقع للکافرین مقرر واقع ہونیوالا ہے
کافرونکی لیی اہیی کافر کہ سوال کرنیوالا ہی انہیں مین سی ہی اور وہ عذاب نہ آنیکا احتمال ہی نہین رکہتا کہ
تاکہ اوسکے طلب کرنیمین اوسکا آنا متعین ہوجای اسواسطی کہ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ کوئی نہین ہی اوس عذاب
کو دفع کرنیوالا اسلئے کہ وہ عذاب مقدر ہے مِنَ اللّٰهِ اللہ تعالٰی کیطرف سی جو موصوف اس صفت سی
ہے ذِی الْمَعَارِجِ عروج کی درجون اور مرتبونکا صاحب کہ اوسکی بندی اوسکی حکمونکی تابعداری مین ایسا جانب
کوشش کرکی ان مرتبون اور درجون سی ترقی کرکی اوسکی حضور سی مشرف ہوتی ہین اور وہ درجی مسافت
کی دوری اور نزدیکی مین مختلف و متفاوت ہین بعضی درجی اور مرتبی ایسے ہین کہ ایک پلک مارنی مین اونکی سبب
ترقی ہوسکتی ہی جیسی اسلام کا کلمہ دل سی ماننا اور دل کے زبان پر جاری کرنیکی سبب وہ شخص ایک
آنکہین خرابی اور ہلاکت سی رہائی پاکر نجات ابدی کی درجی مین ترقی کرتا ہی اور بعضی اونمین سی ایسی ہین
کہ ایک ساعت مین انکی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی نماز کا ادا کرنا اور بعضی ایسی ہین کہ ایکدن کامل
مین اونسی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی روزہ یا ایک مہینی مین جیسی تمام رمضان کی مہینی کی روزی
رکہنی یا ایکسال مین جیسی حج کا ادا کرنا اور انہین پر اور رونکو قیاس کرلینا چاہی اور اسیطرح فرشتون
اور روحونکا عروج جو کسی کام پر مقرر ہین اوس کام سی فرغت پانیکی بعد متفاوت و مختلف ہی چنانچہ
بنی آدم کی نگہبان فرشتی کہ صبح سی عصر تک نگہبانی کرتی ہین اور عصر کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین
پہر اور فرشتی جو اونکی عوض آتی ہین وہ صبح کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین اور رزق اور موت پر جو فرشتی
متعین فرشتی شب برات کو یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو عروج کرتی ہین اور پہر دوسرا دفتر لاتی ہین
اور اسیطرح درختون اور کانون اور بجلی اور برسات کی روحین اپنی اپنی متعلق کامونکی مدت مختلف تک
تدبیرین کرکی عروج کرتی ہین اور اسیطرح کسی نبی کی دین قائم رکہنی کی لیی یا کسی قبیلہ کی سلطنت یا حکومت

تہامینی کی لیی جو فرشتی اور روحین کہ مقرر ہین ہزار سال تک اوسکی تدبیر مین مشغول اور سرگرم ہوئی اوس
اوس مدت کی تمام ہونیکی بعد عروج کرتی ہین اور ان سب سی دراز اور لمبی ایک مدت ہی کہ تعرج الملٰئکۃ والروح

الخ ۵ **عزیزی** تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۵ اوپر جاوینگی فرشتی اور روح ہی یعنی جبرئیل طرف خدا کی عذاب اوترنیوالی
اوپر کافرونکی اوس روز مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی پس صبر کر صبر اچھا ۵ **فتح**
چڑھینگے اوسکی طرف فرشتی اور روح اوس دن مین جسکا لنبا و پچاس ہزار برس ہی سو تو صبر کر بھلی طرح کا
۵ **موضح تفسیر** پچاس ہزار برس یعنی دنیا کیسی یعنی اگر کوئی آدمی چاہی کہ زمین سی اوسجگہہ تک
کہ حکم خدا کا ملائکہ کو ہوتا ہی سیر کری تو پچاس ہزار برس مین پہنچ سکی ملائکہ قدرت الٰہی سی ساتوین
زمین کی نیچی سی اوس جگہہ تک اس قدر مسافت کو بقدر ایک روز دنیا کی طی کرتی ہین اور نزدیک
ایک جماعت کی مراد اوس سی دن قیامت کا ہی کہ موقف حساب مین کفار پر مانند مدت پچاس ہزار برس کے
ہوگا بسبب شدت کی اور مومنون پر ہلکا زیادہ ہوگا ایک نماز فرض سی کہ پڑھتا ہی اوسکو دنیا مین کما جاء
فی الحدیث ۵ **بحر مع جلالین** تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ الخ چڑھینگی فرشتی اور روحین جو بنی آدم کیواسطے
مقرر ہین آسمان کی ہوا یا زمین کی اوسکی طرف اوس دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار سال کا ہی اور وہ
روز قیامت کا دن ہی کہ اوس دن پہلی صور کی پہونکنی کی سبب سے وہ فرشتی اور روحین جو آسمان اور زمین
اور پہاڑ اور دریا اور ستارونکی نگہبانی واسطی مقرر ہین عروج کرینگے پھر وہ فرشتی جو بنی آدم کی علوم
نگہبانی اور اون عملون پر گواہ ہے بنی کیواسطے مقرر ہین عروج کرینگے اور اسیطرح عملونکی تولنی اور نامہ
اعمال سیدھے یا اولٹی ہاتھو ںمین دینی کیواسطے اور بہشت والونکو پل صراط سی پار کرنیکی واسطی اور دوزخ
والونکو دوزخ کیطرف ہانکنے یجانیکی واسطے اور منزل اور درجہ بہشتیونپر تقسیم کرنیکو اور اونکی عیش اور
نعمتونکا سامان درست کرنی کیواسطے اور دوزخیونکو ہر ہر طبقہ مین ڈالنی کو اور اونکی عذاب اور دکھ
اور رنج کا سامان کرنیکے واسطے تمام فرشتی عالم علوی اور عالم سفلی کی اور انسانی اور ارضی اور
عنصری اور معدنی اور نباتی اور حیوانی سب روحین گروہ کی گروہ ایک کے بعد ایک عروج کرینگی اور دنیا کے
خدمتونسی جو ہر ایک کے واسطی مقرر تہی فراغت پا کی عالم آخرت کی خدمتونپر مقرر ہونگی یہانتک کہ ہر ایک جیو کا
قرار ہوگا اور بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ٹہرینگے اور اوس عالم کی قیام اور انتظام کیواسطے
فرشتی اور روحین ابد الاباد تک یعنی ہمیشہ کیواسطی اپنے اپنے کامونپر مستعد اور مشغول ہونگی پھر اوسوقت
عروج نہ ہیگا اور قرار اور سکون یعنی ٹہراو اور چین کی حالت ظاہر ہوگی اور ابتدائی عروج سی انتہا تک
پچاس ہزار برس کی مدت ہوگی چنانچہ صحیح حدیثون مین اسکے تصریح آگئی ہی اور اس تمام مدت کا نام ایک دن
ہے اسواسطے کہ اتنے مدت مین ایک ہے کام یعنی بدلہ دنیا پہلائی اور برائیکا منظور ہے اور صحیح حدیث مین حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ صحابہ نی اس آیت کی سننی کی بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ دن تو بہت بڑا ہوگا اتنی مدت خوف اور بےچینی اور بیقراری مین گذارنے

اور لی تھوڑی بھی کالی رہنا بہت مشکل ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی ایماندار آدمیکو وہ دن ایسا
چھوٹا معلوم ہوگا جتنی دیر مین ایک نماز فرض کی ادا کرتا ہی اب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف مخاطب
ہوکر فرماتی ہین کہ جب حقتعالی کو متین ذی المعارج کی صفت سی موصوف جان لیا اور اوسکی بعضی معارج
سن ہی لیئی کہ پچاس ہزار برسکی مدت رکھتی ہین تو ان کافرونکی ایسی عذاب مقرر کی جلدی کرنی اور
تمسخر کرنیسی رنجیدہ مت ہو فاصبر الخ پھر صبر کرو اچھی طرحکا صبر کرنا جسمین جلدی اور رنجیدگی اور دلکی
گھبراہٹ نہ پائی جاوی اور ہم تمکو صبر کرنیکو اسواسطی فرماتی ہین کہ ان کافرونکا جلدی اور تمسخر کرنا انکی غلطی
اور ناوانی اور کم فہمی سی ہی کہ انہم یرونہ الخ **عزیزی** انہم یرونہ بعیدا ونراہ قریبا
تحقیق کافر دور دیکھتی ہین اوسدنکو اور ہم نزدیک دیکھتی ہین اوسکو **فتح** وہ دیکھتی ہین اسکو
دور اور ہم دیکھتی ہین اوسکو نزدیک **موضح تفسیر** دیکھتے ہین اوسکو یعنی عذاب کو یا دن قیامت
کو بعید یعنی محال اور ہم دیکھتی ہین اوسکو قریب یعنی ہونیوالا ضرور **ملا** بیشک یہہ کافر دیکھتی ہین
اوسدن کو بہت دور اور جانتی ہین کہ آسمان اور زمین کی خراب ہونیکو مدتین ہین ہمکو اوسدن سی ڈرنا
کسواسطی چاہیی کچھ ہماری زندگیمین تو آنیوالا ہی نہین ہی اور ہم دیکھتی ہین اوسدن کو بہت نزدیک اسواسطے
کہ اوسدن کی آمدنیکی ابتدا موت سی ہی جسوقت روح بدنسی جدا ہوئی اوسیوقت سی اوسدن کی آثار اور
علامتین ظاہر ہونی لگتی ہین اور فرشتی مقرر اور روحین مدبر اوسکی عروج کرتی ہین جو خاص اسیکی
واسطی مقرر ہین سو موت کا زمانہ تو بہت قریب ہی اور اگر اوسدنکی حقیقت کو دور سمجھتی ہین اسواسطے
کہ دنیا کی تمام ہونیکو بہت مدت باقی ہی تو یہہ بہی انکی سمجھنہ بیجا ہی اسواسطی کہ جو واقعے اور احوال اوسدن
ظاہر ہونگی اور ہر ہر واقعہ اوسکا ہزار ہزار سال کی مدتک رہیگا اوسکی نسبت سی دنیا کا گذرنا قریب ہی اسواسطی
کہ دنیا کا تمام ہونا اوسدن کی شروع سی ہی **عزیزی** یوم تکون
السماء کالمہل وتکون الجبال کالعہن اوسدن کہ ہو آسمان مانند تانبی پگلی ہوئی کے
اور ہوں پہاڑ مانند پشم رنگین کی **فتح** جسدن ہوگا آسمان جیسی تانبا پگلا اور ہونگی پہاڑ جیسے
اون رنگین **موضح تفسیر** جسدن آسمان ہوجائیگا آگ کی کثرت اور لپٹ سی اور صور کی
آواز کی صدمہ سی تانبی پگلی ہوئی کی مانند اور ہوجائینگی پہاڑ آندھی اور طوفان کی زور سی جو اون
پہاڑونکی جڑونمین گھس کر زمین کو کھوکھلا کردیگا اور پے درپے ہونیسے صور کی آواز کی پہاڑونکی
جڑونکو سست اور بودی کردینی مین اور بہی مدد ہوگی رنگین اون دھنی ہوئی کی مانند جسکو دھنیا
کمان کی تانت سی مار کر اوڑاتا ہی اور یہان رنگین اون اسلیی مراد لی ہی کہ بعضی پہاڑ سرخ ہوتی
ہین اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور اسدن جو ہر ایک کی ٹکڑے ملکر اوڑینگے تو اسمین ملنی کی سبب سے
رنگین اونکی طرح معلوم ہونگی اور اوسوقت آدمیون پر اوسدنکی سختی اور مصیبت اسقدر ہوگی کہ اپنے
خویش واقربا کو بھول جاوینگی **عزیزی** ولا یسئل حمیم حمیما اور نہین پوچھیگا کوئی قرابتی اپنے
قرابتی کو دکھائی جاوینگی اونکو قرابتی اونکی **فتح** اور نہ پوچھی دوستدار دوستدار کو سب

سلہ قولہ فاصبر متعلق بسأل سائل لان استعجال النضر بالعذاب علی وجہ الاستہزاء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتکذیب بالوحی وکان ذلک مما یضجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالصبر علیہ صبرا جمیلا بلا جزع ولا شکوی ۱۲ سکہ فالمراد بالبعید البعید من الامکان وبالقریب القریب ۱۲ سسہ قولہ یوم متعلق بمحذوف ای یقع العذاب یوم الخ ۱۲ جلالین قولہ کالمہل کدردی الزیت او کالفضۃ المذابۃ فی تلونہ وکالصوف المصبوغ فی الخفۃ والطیران بالریح ۱۲

سعہ قولہ ولا یسئل حمیم حمیما ای لا یسئل قریب قریبا عن حالہ لاشتغال کل منہما بنفسہ یبصرونہم مستانف کانہ لما قال ولا یسئل حمیم حمیما قیل لعلہ لا یبصرہ قال یبصرونہم ... ۱۲ فتح

نظر آجاوینگی اونکو ٭ موضح ٭ یُبَصَّرُوْنَھُمْ الخ اور نہ پوچھیگا کوئی قرابت والا اپنی قرابت والیکو
کہ تیرا کیا حال ہی اور یہہ حال یعنی انکا نہ پوچھنا کچھہ دوری اور اوٹ کی سبب سے نہوگا بلکہ دکھلا یا جاویگا
آدمیونکو انکے قرابت والونکا حال سو با وجود انکی بُری حال دیکھنی کی اپنے مصیبت اور گرفتاری کی دہشت
اور فکر مین کچھہ بے انکے پروا نہوگی اور رنج و غم ہی اونکا نہوگا بلکہ یہہ آرزو کرینگے کہ کاشکی ہماری
عوض ہی انپر عذاب کری اور ہم چھوٹین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ ۝

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۝ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ ۝ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۝ آرزو کریگا گنہگار کہ عوض مین دی عذاب کی گنہگار اوسدن
فرزندون اپنی کو اور بیوی اپنی کو بہی اور بہائی اپنے کو اور قبیلہ اپنے کو بہی کہ جگہہ دیتی تہی اوسکو اور یہہ
جو کچھہ کہ زمین مین ہی سبکو پہر چہوڑا دی یہہ عوض دنیا اوسکو ٭ فتح ٭ منا دیگا گنہگار کسیطرح چہڑوالی
مین دی اوسدن کی مارسی اپنی بیٹی اور ساتہہ والی اور بہائی اور اپنا گہرانا جسمین رہتا ہی اور جتنی زمین پر
ہین ساری پہر انکو بچادی ٭ تفسیر ٭ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ الخ آرزو کریگا گنہگار کہ کاشکی یعنی کسیطرح عوض مین
دی اوسدن کی عذاب سی اپنی بیٹونکو جسطرح دنیا مین اپنی عوض اول مین دیکر قیدسی خلاصی ہوتی ہی اور
جورو کو جو اوسکی ناموس اور عزت ہی اور جورو کو اول مین دنیا بُری لی غرتی اور بیحیائی ہی اور اپنی بہائی کو
جو اسکا برابر والا ہی اور تابعدار ہی اوسکا نہین اور اپنے ایک جدی گہرانیوالونکو جنمین رہتا تہا اور جب
یہہ شخص کوئی گناہ کر کی بہاگ کر اونمین آبیٹہا تہا تو وہ بہار کہتی تہی اور اوسکی حمایت کرتی تہی اور جتنی
لوگ زمین پر ہین سبکو اکہٹا نہ ایک کی بعد دوسرا ثُمَّ یُنْجِیْهِ پہر اپنے تئین خلاص کری اور چہڑا دی جانا چاہی
کہ یہان اس آیت مین بیٹونکو جورو سپر دا اور جورو کو بہائی پر اور بہائی کو گہرانیوالونپر اور گہرانیوالونکو بیگانونپر
مقدم فرمایا اور سورہ عبس مین بہائی کو مان باپ پر اور مان باپ کو جورو پر اور جورو کو بیٹونپر مقدم کیا ہی
سو اس تقدیم و تاخیر اور عبارت کی اولٹی مین ایک باریک بات ہی وہ یہہ ہی کہ سورہ عبس مین بہاگنی
بیان ہی اور آدمی بہاگتی وقت پہلے اوسکو چہوڑتا ہی جسکی محبت کم ہوتی ہی سو واسطی وہ ترتیب وہان
مناسب ہوئی اور اس سورۃ مین اپنا فدیہ اور عوض دنیا مذکور ہی اور اول دینی مین پہلی وسیکو پیش
کرتی ہین جو اپنا تابعدار اور فرمان بردار ہو تو اس مقدمہ مین بیٹا مقدم ہی جورو سی اور جورو مقدم ہی
بہائی سے اور بہائی مقدم ہی اور کنبی سی اور کنبا مقدم ہی بیگانونسی ٭ عزیزی تذنیبہ ٭
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی اوس سی کہ جسکو بہت کم عذاب ہوگا روز
قیامت کی کہ اگر تیری پاس کچھہ زمین کی چیز ہو تو عوض مین اس عذاب کی دنیا کہیگا بندہ ہان بس
فرماویگا کہ مینی تو اس سی بہت ہے کم چیز طلب کی تہی اسحالمین کہ تو پشت آدم مین تہا وہ
یہہ ہی کہ تو شریک نکرنا میری ساتہہ کسی چیز کو بس نمانا تونی اور شریک کیا میری ساتہہ ٭ مشکوۃ ٭
کَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ حقا تحقیق دوزخ ایک آگ ہی شعلہ مارنیوالی پوست سر کو
کہینچنی والی ٭ فتح ٭ کوئی نہین وہ تپتی آگ ہے کہینچنے والی کلیجا ٭ موضح ٭ تفسیر کَلَّا ہرگز نہین

یعنی یہہ آرزو بیفائدہ کرلی نہ چاہئی اسلیئی کہ اِنَّھَا بیشک وہ عذاب جو اوسکو دینی ہی آور ضمیر کا مونث ہونا
خبر کی رعایت سی ہی یعنی خبر مونث ہی لَظٰی وہ دہکتی آگ ہی اور لپٹ والی سو یہہ آگ عوض قبول نہین کرتی
اسلیئی کہ عوض قبول کرنا شعور اور فہمیدگی کا کام ہی اور وہ آگ اس بدلی اور عوض کا کچھہ شعور نہین رکہتی ہاں
مگر اوس سی داناؤن کیسی کام ہوتی ہین اوسحالت مین کہ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی کہینچنی ہے بدن کی کھال کو جلانیکے
سبب سے اور کہال کی اندر کی چیز کو بالکل نہین جلا دیتی تاکہ نیست و نابود نہ ہوجای بلکہ کہال کی جلنیکے
سبب سے سوزش اور جلن دمبدم زیادہ ہو اور ایک اور ہی کام داناؤنکا سا کرتی ہی کہ تَدْعُوا اَلخ وہ عذاب دوزخ
تَدْعُوا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی وَجَمَعَ فَاَوْعٰی بلاتی ہی ہر اوس شخص کو کہ اعراض کیا اور روگردان ہوا
اور مال جمع کیا پہر ظرف مین نگاہ رکہا فتح وہ بلاتی ہی اوسکو جسنی پیٹھہ دی اور پہر گیا اور اکٹہا
کیا اور سمیٹا وہ موضح تفسیر بلاتی ہی للکارکر اور فصیح زبان سی کہتی ہی اِلَیَّ یَا کَافِرُ اِلَیَّ یَا
مُنَافِقُ اِلَیَّ یَا جَامِعَ الْمَالِ یعنے میری طرف آ ای کافر میری طرف آ ای منافق میری طرف آ ای مال کی جمع
کرنیوالی یعنی حرام مال کی جمع کرنیوالی اور زکوٰۃ ندینی والی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہہ قول یعنی دوزخ کا بلانا ان لفظوں سی منقول ہی اور یہہ نام لیکر خاص اوس شخص کو بلاویگی مَنْ اَدْبَرَ
جسنی پیٹھہ دی تہی سچی راہ سی پیغمبر کی دشمنی اور نافرمانی کرنیسی وَتَوَلّٰی اور موہنہ موڑا تہا ایمان سی
وَجَمَعَ اور جمع کیا تہا مال کو بی پروائی سی یعنی نہ حلال کو دیکہا نہ حرام کو نہ شبہہ کو نہ مکروہ کو جسطرح
پایا جمع کرلیا تہا اور اس مال حاصل کرتی اور جمع کرنی ہی کی وقت عذاب کا مستحق ہوچکا تہا فَاَوْعٰی
پہر جمع کرنیکے بعد اوس مال کو کسی چیز مین کرکر رکہہ چہوڑا اور جو جو حق اسپر واجب ہی اونکو ادا نکیا یعنے
نہ خدا کا حق ادا کیا جیسی زکوٰۃ نہ بندیکا حق ادا کیا جیسی قرض اور نوکر کی نوکری اور مزدور کی مزدوری
اور لونڈی غلام کی کہانی کپڑے لیے خبرگیری کرنی اور جورو بچونکا حق اور بہائی بہن کا حق اور مان باپ کا حق
اوس مال سی ادا نکیا پہر اس مال کی بیجا ہی خرچ کرنیمین ہی دوزخ کی عذاب کا مستحق ہوا اور جب معلوم ہوا کہ
آگ کو دو کام مطلوب ہین ایک تو بدن کی کہال کو جلا دینا نہ دلونکو تاکہ مان باپ جورو لڑکی بہائی بہن کے
گرفتاری کو دیکہہ کر جلین دوسرا کام یہہ ہی کہ بہاگنی والون اور موہنہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون
اور حقونکی نہ دینی والونکو ڈہونڈ ڈہونڈ اور چن چن کر بلاویگی اور اپنے طرف کہینچیگے پہر ایسا شخص اپنے
عوضمین دوسرےکو دینی کی کسطرح آرزو کرتا ہی اور اسکا عوض کسطرح قبول ہوگا اسواسطی کہ اگر اسکے عوض
مین دوسرا قبول ہو تو اس شخص کے بدن کا جلنا مطلوب ہی کسطرح سی ہو اگرچہ اسکا دل بہی قریبون اور
یگانونکی عذاب دیکہنی کی سبب سے جلیگا اور یہہ بہی ہی کہ اگر اسکے خویش واقربا بہی اونہین گناہ گارونمین
ہین یعنی بہاگنی والون اور موہنہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون اور دوسرے کے حق ندینی والونمین سے
ہین تو وہ دوزخ کی آگ آپہی اونکو پکڑیگی اور ہرگز نہ چہوڑیگی اس شخص کا اون لوگونکو اپنے عوضمین دینا
ہو نہین سکتا اسلیئی کہ یہہ ایسا ہوا جیسی ایک گنہگار اپنے عوضمین دوسرے گنہگار کو حوالہ کری اور اگر
اسکے خویش واقربا اُن گنہگارونکی زمرہ مین نہین ہین تو وہ آگ اونکو قبول نکریگی اسواسطی کہ آسکی غرض

ایسیہی گنہگارونکو جلاتا ہی نہ بیگناہونکو سو ایسی شخص کو اپنے عوض مین دنیا ویسا ہوا جیسی کوئی شخص
چہوڑیگو دانہ جاویگی عوضمین جوا بردی کہ وہ ہرگز قبول نہ کریگا حضرت عبداللہ بن عباس رضی نی کہا ہی کہ جب
کافرون اور منافقونکو دوزخ کی آگ نام بنام پکاریگی اور یہہ لوگ بہاگینگی تب ایک گردن بہت لمبی
آگ مین سی نکلیگی اور دو سو سال کی راہ سی جتنی کافر اور منافق ملینگے سبکو چن چن کر اوٹہا لیجا ئیگی
جسطرح سی جانور اپنے چونچ سی دانہ اوٹہا لیتا ہی اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ آوی کہ اس صورتمین
بہت سی لوگونکو دوزخ کی آگ پہونچیگی اسلئی کہ یہہ چارون صفتین جو دوزخ کی آگ کو مطلوب ہین
کہٹے کم لوگونمین پائی جاتی ہین تو اسکے جوابمین ہم کہینگے کہ بدنی عبادت سی مونہہ موڑنا اور پیغمبر اور
قرآن سی منکر ہونا اگرچہ کم ہے اور نیک پیدایش والا اسکو دانائی کی خلاف جانتا ہے لیکن مالکا جمع کرنا
اور مستحقونکو حق ندینا بہت سہج اور پہیلا ہوا ہے اسواسطے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ہَلُوْعًا

عزیزی

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ہَلُوْعًا اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّہُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا
تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہی بی صبر جب پہنچی اوسکو مصیبت اضطراب کرنیوالا ہی اور جب پہنچی اوسکو بہتائی
بخل کرنیوالا

فتح بیشک آدمی بنایا ہی جی کا کچا جب لگی اوسکو برائی تو گہبرا اور جب لگی اوسکو
بہلائی تو اندیوالا **موضح**

تفسیر اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک آدمی موافق اپنی جبلت کی پیدا کیا گیا ہی
بیصبر اور حریص گہبرانیوالا اور ہلوع عرب کی لغت مین بڑی حریص بیصبر کو کہتی ہین چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سی اس لفظ کی معنی لوگونے پوچہی اپنے فرمایا کہ حق تعالی نی اس لفظ کی آپ تفسیر کی ہی اور
فرمایا ہی وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب پہنچی اوسکو برائی جیسی مفلسی اور بیماری یا کوئی اور مصیبت تو نہایت
گہبراوی اور بیقرار ہووی بخلاف اور جانورونکی اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ آدمی کی سمجہہ بہت قوی ہی
اور اسکی فکر دور دور پہنچتی ہی اسواسطی ہر مصیبت کی رنج والم کی وجہونکو خوب غور کرکر دریافت کرتا ہی اور
اسکی لوازمات کو اور انجام کی حال کو بہت دور سی دیکہتا ہی پہر وہم کی غلبہ کی سببسے اون سبکو واقع ہوا
جانتا ہی اور اوس بیقراری کی حال مین مغلوب ہوجاتا ہی اور اس مصیبت کی دفع کرنیکے واسطی طرح طرح
حیلے اور تدبیرین بہی اسکی دلمین آتی ہین اور کسی سی مطلب برآری نہین ہوتی ہی اور اس انتقال مین
یعنی ایک تدبیر کی چہوڑنی اور دوسری کی پکڑنیمین اسکی قوا کو بہت بیقراری حاصل ہوتی ہی اور ایک تدبیر کو
تمام نکرکی دوسری تدبیر کے سامان کی فکر مین جا پڑتا ہی وَاِذَا مَسَّہُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا اور جب پہنچتی ہے
اوسکو بہلائی جیسی دولت و حکومت یا اور طرحکی بہلائی تو نہایت بخیل ہوجاتا ہے اور ہرگز نہین چاہتا
کہ دوسریکو کچہہ پہنچی اور جب حق تعالی اوسپر ہر طرفسے خوشی اور ترقی کی دروازی کہولتا ہی تو اوسکو نعمت
اور ہر مرتبی کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہی تاکہ دوسریکو نہ پہنچی اور میری ہی نسل اور
خاندان مین یہہ حکومت اور ثروت باقی رہی پہر اس سببسے اسکا بخل روز بروز بڑہتا جاتا ہی سو یہہ
بہی اسکی دانائی ہی کہ ہر نعمت کے نفع کی وجہونکو خوب غور کر لیتا ہی اور اسکے لوازمات بعیدہ کو اور پوشیدہ
خواصونکو دور سی بوجہہ لیتا ہی اور اوس نعمت کو تنہا اپنی ہی پاس رکہنی کی واسطی طرح طرح کی حیلی اور تدبیرین

ف رواہ عن ابن عباس رضی ... تفسیرہ ... من تفسیرہ وہو ان اذا نالہ شر اظہر شدۃ الجزع واذا نالہ خیر بخل بہ ومنعہ الناس وہذا طبعہ وہو مأمور بمخالفۃ طبعہ و موافقۃ شرعہ والشر الفقر والعقر والخیر السعۃ والغنا او المرض والصحۃ ۱۲

کرتا ہی اور اسمین بہت فکر وغور کرتا ہی اوران سبکی پیچہی پڑتا ہی اور یہہ دونون صفتین یعنی بی صبری اور
حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب اور پیغمبرون اور قرآن سی پہرنی اور انکار کرنیکا
سبب ہوتے ہین تو دوزخ کی بلانیکی قابل سب آدمی ہوئی اسلیئی کہ انکی اصل پیدایش مین دوزخ کی بلانیکا استعداد
پایا جاتا ہی مگر ایہہ فرق کہ اونکو دوزخ نہین بلاویگی اسواسطی کہ اونکو بہشت نی اپہون درواروں سی بلا دیا
اگر اونکو دوزخ بہی بلاوی تو اسمین دوزخ اور بہشت کی جہگڑا اور مناقشہ لازم آوی اور دوزخ اور بہشت
آپسمین خواجہ تاش ہین یعنی ایک ہی مالک کی تابعدار ہین اور انکی آپسمین صلح اور ملاپ ہی اونمین جہگڑا
فساد ہو نہین سکتا اوراون آٹہون فرقون کی تفصیل یہہ ہی الا المصلین الخ ٥ **عزیزی** اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ
الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ مگر نماز ادا کرنیوالی وہ کہ وہ اپنی نماز پر ہمیشہ رہنی والی ہین ٥ **فتح**
مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر قایم ہین ٥ **موضح تفسیر** مگر وہ نماز پر ہمیشگی کرتی ہین اور یہہ انکا فعل ان باتکی
دلیل ہے کہ یہہ زیادہ حریص اور بی صبر نہین پیدا کئی گئی ہین والا پنج وقتہ نماز کا ادا کرنا اونسی نہو سکتا
اور جو یہہ دن اور رات مین پانچ وقت اپنی خاوند کی حضوری مین حاضر ہوتی ہین تو انسی اپنی خاوند کی واسطی
اپنے مال سی نذر دینا ر نکالنی مین انکار کب ہو سکتا ہی یا جنکی تنخواہ حق تعالی نی انپر اوتاری ہی اونکو
نہ دین اور حرص کی زیادتی انکو اس مرتبہ کو پہنچادی کہ اونکی حق کو منع کری یہہ اونسی ہرگز ممکن نہین ہے
اسجگہہ پر جاننا چاہی کہ حق تعالی نی نماز پڑہنی والونکو گویا ان آٹہون فرقونکا سردار کرکی اس آیۃ مین
سبکے پہلی ذکر فرمایا ہی اور اس کلام کی آخر مین بہی اسی فرقہ کا ذکر کرکی کلام کو ختم کیا ہی سو ظاہر
مین تکرار معلوم ہوتی ہی لیکن حقیقت مین تکرار نہین ہی کئی وجہون سی پہلی وجہ یہہ ہی کہ لوگون نی
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سی کہ جو بڑی صحابی جلیل القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیو نمین سے
ہین اس آیۃ کی معنی پوچہی تہی کہ نماز کی ہمیشگی سی کیا مراد ہی اسلیئی کہ ہمیشہ نماز مین رہنا آدمی کی
طاقت سی باہر ہی اونہون نی جواب دیا کہ نماز کی ہمیشگی سی یہہ مراد ہی کہ نماز پڑہنی مین دائین بائین
نہ دیکہی اور دل بہی سوای خدا کی یاد کی اور طرف نماز مین نہ لگاوی بس ظاہر مین یہی ہی کہ محافظت
کی لفظ جو ان آیتونکی آخر مین آئی ہین اوس سی مراد یہی ہی کہ نماز کی مقدمہ مین بڑا اہتمام کرے یعنے
اسکے آداب اور شرائط کی رعایت کرنا اور وقت آنیکی پہلی سی وضو کرکی کپڑی پہنکر قبلہ کی طرف در فیت
کرکی مستعد ہوکر بیٹہنا کہ نماز کا وقت جو آوی تو اوس وقت کسی شرط کی حاصل کرنیکی فکر دل متعلق
نرہی اور اندر نماز کی ظاہری اور باطنی کی عاجزی سی کہڑی ہونا اور ریا سی بچنا اسی طرح تمام آداب
اور سنن کی رعایت کی ساتہہ اول سی آخر تک نماز کو ادا کرنا اور نماز سی فرغت ہونیکی بعد بہی بیہودہ
اور بری باتون سی بچنا یہہ سب چیزین التفاتکی سوای ہین دوسرے وجہ یہہ ہی کہ مداومت سی
مراد یہہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا ایک وقت کی بہی نماز کو جان بوجہہ کی نہ چہوڑنا اور محافظت سے
اور چیزین مراد ہین چنانچہ یہہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی تیسری وجہ یہہ کہ پہلی
آیت سی فرض نماز مراد ہی اور آخر کی آیت سی سوای فرض کی اور نمازین مراد ہین جیسی ہر روز کی سنتین

موکدہ اور چاشت اور اشراق اور دوپہر پہلی کی یعنی نماز فی الزوال اور تہجد کی نماز چنانچہ یہہ حضرت امام جعفر
صادق رحمت اللہ علیہ سی منقول ہی ۞ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور وہ لوگ کہ اونکی مالونمین حق مقرر ہی واسطی سائل اور بی مایہ کم سوال کے ۞ **فتح**
اور خلکی مال مین حصہ ٹہیر رہاہی مانگتی کا اور ہارے کا ۞ **تفسیر** وَالَّذِيْنَ الخ اور دوسری وہ لوگ جو
اونکی سب قسم کی مالونمین سی جیسی نقد اور کہیتی کا حاصل اور جانور پالی ہوی اور تجارت کا مال اور لونڈی
غلام حق ہی معین و مقرر کیا ہوا کہ وہ زکوٰۃ ہی اور عشر اور صدقہ فطر کا اور واجب النفقہ یا اور حق ہی جو ہی
ہر جنس کی مال مین مقرر کر رکہاہی لِلسَّآئِلِ سوال کرنیوالی کی واسطی جسکو شریعت کی راہ سی طلب کرنا
پہنچتا ہی جیسی جورو اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور آور ناتی والی اور قرضخواہ اور مہمان کہ ان سبکو اپنی
اپنی حقوق کا طلب کرنا پہنچتا ہی آور یہہ سب اپنی حقوق کو بی شرم ہوکر لوگونکی سامنی محکمہ مین طلب کرتی ہین
وَالْمَحْرُوْمِ اور اوسکے واسطے جو محروم ہی مانگنی سی اور شریعت کی راہ سی اوسکو مانگنا نہین درست
ہی جیسی مسکین اور یتیم اور محتاج یہہ لوگ مطالبہ نہین کر سکتی آور بعضی مفسرون نی ایسا کہاہی کہ
سائل سی مراد آدمی ہی کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سی ظاہر کرسکتاہی اور محروم سی جانور مراد ہین
اسلیے کہ بی زبان ہین آور بعضون نی کہاہی کہ سائل سی فقیر کوچہ گرد یعنی جو مانگتی پہرتی ہین یا وہ آدمی مراد ہے
اور محروم سی وہ محتاج مراد ہین جو اپنے گہر مین بیٹہی ہین اور کسی سی اپنی حاجت کو ظاہر نہین کرتے
اور لوگ اونکو غنی سمجہتی ہین سو اس سبب سی وہ لوگ صدقہ سی محروم رہتی ہین اور بعضون نی کہاہے
کہ محروم سی وہ افلاس زدہ مراد ہی جسکی روزی کا سبب درہم برہم ہوگیا سو کسی طرح سی اپنا قوت پیدا
نہین کرسکتا یا وہ تاجر مراد ہی کہ اوسکی اصل پونجی مین بہت نقصان آیا یا اوسکا مال بالکل لٹ گیا
اور اگرچہ صدقہ دینی مین محروم سائل سی مقدم ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیاہی کہ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ
الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ
وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ لیکن اس آیۃ مین سائل کو محروم پر مقدم بیان فرمایا اسواسطی کہ ظاہر مین یہی بات
ہوتی ہی جیسی کہانا تقسیم کرنیکے وقت مانگنی والیکو جو دروازی پہ کہڑا ہوکر پکارتا ہی پہلی دیتی ہین پہر
جو کچہہ بچ رہتاہی تو محتاج خانہ نشینون کی گہر بہیجدیتی ہین اور اس عمل سی معلوم ہوا کہ اس
گروہ کو بڑا صبر ہوتاہی کہ اپنا مال بہی دیتی ہین اور فقیر محتاجون کی آوازی اور ظلم بہی سہتی ہین پہر
گہبراتے نہین اور حرص بہی نہین رکہتی ہین تو اپنا مال جس سی بڑی بڑی فایدی حاصل کرسکتی
ہین اور دنکو کیون اسطرح سی دین لیکن انکا مرتبہ پہلی فرقہ سی یعنی نماز پر ہمیشگی کرنیوالونسی کم ہی
اسواسطے کہ انکو کبہی کبہی مال کی خرچ کرنیکا سوچ اور مال کی جمع کرنیکی حرص بہی ہوتی ہی بخلاف
پہلے فرقی کی کہ وہ نماز مین مستغرق ہونیکی سبب سے اوس حالت استغراق مین ایکبارگی ان
دونون چیزونسی نجات پاتی ہین ۞ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ
اور وہ کہ باور رکہتی ہین روز جزا کو ۞ **فتح** اور جو یقین کرتی ہین انصاف کی دن کو ۞ **مو**

تفسیر وَالَّذِیْنَ الخ اور تیسری وہ لوگ جو سچا جانتی ہین انصاف کی دن کو یعنی قیامت کو سو بلا آئی سے
بے صبر نہین ہوتی ہین اور خیر یعنے مال کی پہنچنی سی مَنَّاعًا لِّلْخَیْرِ یعنی خیر کو روکتی نہین ہین اسواسطی کہ ہر بلا اور
نیکی کا عوض ملنا یقینی جانتی ہین سو یہہ لوگ صبر ہی رکھتی ہین اور حرص کو اپنی پاس آنے نہین دیتی لیکن
انکا مرتبہ اون دونونکی مرتبونسی یعنی نمازیون اور زکوٰۃ دینی والونسی کم ہی اسلیئی کہ انکو ایسا کام کرنیمین
جسمین دنیا کا کچھہ نفع ہووی اور اپنے مال کو ایسی جگہہ خرچ کرنیمین جسمین ظاہری فائدہ کچھہ ہووی
بے صبری اور گھبراہٹ ہوتی ہے اور دنیا کی نفع والی باتونمین پہنچنے پر اور دنیا کی رنج سی بچنی پر اور
آئندہ کی واسطی مال جمع کرنے پر حرص ہوتی ہے اور لالچ کرتی ہین لیکن یہہ لوگ صبر کو بی صبری پر
اور قناعت کو حرص پر ترجیح دیتی ہین اس سبب سے کہ اونکو جزا پر یقین ہی تو گویا عوض اور بدلہ آگی کر
اور رہتو مٹا دیتی ہین اور بہت چاہتی ہین اور انکی گھبراہٹ اور حرص بالکل بے تاثیر نہین ہے بلکہ ایک
فائدہ رکھتی ہی یعنی قسم دنیوی سی طرف قسم اخروی کی انتقال کیا اور فانی سی طرف باقی کی عسر
رنگ پیدا کیا ہے ۵ **عزیزی** وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ اور وہ کہ وہ عذاب پروردگار
اپنے کیسی ڈرنیوالی ہین ۱۲ **فتح** اور جو اپنے رب کی عذاب سی ڈرتی ہین ۵ **موضح تفسیر**
اور چوتھی وہ لوگ ہین جو اپنے پروردگار کے عذاب سی ڈرنیوالی ہین دنیا اور آخرتمین اور جانتی ہین
کہ اگر بلا مین صبر نکرینگے یا مال کے دینے مین اپنے ہاتھہ کو اچھے طرح نکھولینگی تو حقتعالی کی عذابمین
گرفتار ہونگی اور حقیقت مین بات یہی ہی کہ اپنے پروردگار کے عذاب سی خوف مین رہا چاہیے
اسواسطے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ الخ ۵ **عزیزی** اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ تحقیق عذاب
اونکی پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی نڈر ہونا نچاہیی ۱۲ **فتح** بیشک اونکو کے عذاب سے نڈر ہونا چاہیے
۵ **موضح تفسیر** یعنے نہین لایق ہے کسیکو اگرچہ بہت کرتا ہو طاعت و مشقت یہہ کہ امن مین
ہو اوسکے عذاب سی اور لائق ہی یہہ کہ رہے درمیان خوف ورجا کی ۱۲ **مد** بیشک عذاب انکی
پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی باوجود بلا مین صبر کرنیکے اور اپنے مال کو اوسکی راہ مین خرچ
کرنیکے نڈر نہوا چاہیے اسلیی کہ بھلائی اور برائی کا اعتبار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ کا حال ہر شخص کا
پوشیدہ ہی کسیکو معلوم نہین کہ کیا ہوگا اور صبر اور بخشش مین ان لوگونکا مرتبہ پہلونکی مرتبہ سے
کم ہے اسلیے کہ اونکی کام عذاب کی خوف کی سبب سے ہین اور پہلونکی کام ثواب کی امید پر اور ثواب
کی طمع امید کی راہ ہی اور امید وسیلہ ہے محبت کا اور خدمت اور تابعداری محبت کی ساتھہ بہتر ہے
اوس خدمت اور تابعداری سی جو خوف کی ساتھہ ہو جسطرح مزدور یا نوکر کی خدمت بہتر ہے لونڈی
غلام کی خدمت سی اور یہہ دونون گروہ پہلے دونون گروہونسی مرتبہ مین بہت کم ہین اسلیی
کہ اونکی عمل صرف محبت کی راہ سی ہتی بھلائی کی امید اور برائی کی خوف کا خیال اونکو کچھہ نتھا سو
اونکی خدمت اور تابعداری ایسی ہوئی جیسی عاشق معشوق کی خدمت و اطاعت کرتا ہی اور یہہ
چار فرقی جو مذکور ہوئے سو وہ لوگ ہین جنہون نی بدنی اور مالی عبادت ادا کرنی پر صبر کیا اور مصیبت

اور بلاؤنکو سہ لیا اور اپنی حرص کو جو قناعت کی مخالف ہی ترک کیا تہا اور گناہ اور شہوتون کی خواہش کو بالکل موقوف کیا تہا اب اون لوگونکا حال بیان فرماتی ہین جنسی جزئی کا مومین صبر و قناعت ظاہر ہوئی سو وہ بہی چار فرقے ہین پہلا فرقہ وہ ہی جو اپنے شرمگاہ کی شہوت پر اور عورت سی صحبت کرنیکی لذت پر حرص نہین کرتا بلکہ صبر کرتا ہی اور وہ یہہ چیز ہے جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا سبب پڑتے ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جو خلق اللہ کی حق مین جیسی امانت ہی یا عہد حرص نہین کرتی بلکہ اوسکی کرنیمین صبر کرتا ہی تیسرا فرقہ وہ ہی جو خلق اللہ کی حقوق کو جو ظاہر کرینگے سزاوار ہین اونکی چہپانی پر حرص نہین کرتا بلکہ اوسکے ظاہر کرنی پر صبر کرتا ہی چوتہا فرقہ وہ ہے جو نفل عبادت مین جو اپنے ذمہ پر لازم کرلین ہین خصوصاً نماز نفل جو دن راتمین اپنی پر مقرر کرلین ہین یا اوسکی اداکرنے پر صبر کرتا ہے اور کہیل کود اور آرام وچین کی لذت مین اپنی وقت کو گذارنی مین حرص نہین کرتا اور ان فرقونکو اس ترتیب سی بیان کرنیکی وجہ یہہ ہے کہ عبادتین بدنی جو حق تعالی کی واجب کرنیسی بندی پر لازم ہوئین ہین وہ اسی ترتیب سی بزرگی رکہتی ہین سب سے اعلی پانچوقت کی نمازین ہمیشگی کی طور سے اداکرنی پر صبر کرنا اور انکے چہوٹنے پر حرص نکرنے پرلے درجہ کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ اور اور عبادتون سے نماز مین زیادہ خصوصیت ہی اسواسطے کہ یہہ جامع ہی سب عبادتونکو اور انتہا درجہ کی حضوری اور قرب کو جو سرگوشی اور کلام کی حد کو پہنچی بلا واسطہ پہنچا دیتی ہی پہر اوسکی بعد فرض زکوۃ کو اداکرنا اور اپنی ذمہ کی واجب نفقی دینی مین خلق اللہ کے منفعت اور خدا کی بندونکی پرورش منظور رکہتا اسلیئے کہ یہہ بہی نہایت خوشی اور رضامندی کا پروردگار کی سبب پڑتے ہے پہر اسکے بعد گہبراہٹ اور بےصبری اور حرص کو ترک کرنا بلا اور مصیبت کے وقت مین فوت ہوئی چیز پر ثواب کی امید سی نہایت بڑا مرتبہ ہی اوس ترک سی جو عذاب کی دہشت سی ہو پہر اسکے بعد نامشروع چیز پر حرص نکرنا اور جو شرع مین جائز ہے اوسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصاً شرمگاہ کی شہوت کی مقدمہ مین بہت ہی بڑا صبر ہے اور یہہ سب پروردگار کی حق سی متعلق ہین پہر جو بندونکی حق سے علاقہ رکہتا ہی سو وہ یا اونکی حقوقنکا اداکرنا جو اسکی ذمہ پر ہین جیسی امانتونکا اداکرنا اور عہد و پیمان کو پورا کرنا یا اونکی حقوقنکو ظاہر کردینا کہ اسمین اونکی مالونکا زندہ کرنا ہی اگرچہ اپنی ذمہ پر لازم نہین آتا ہی اور جب ان سب حق تعالی کی واجبات کو صبر کرنیسی اور حرص کے ترک کرنیسی مضبوط کیا تو باقی نرہی مگر وہ چیز جو اپنے ذمہ پر نذر کی طور پر واجب لازم کرلی ہی جیسی عبادتین نفل خصوصاً نماز سو ان چیزونکا ذکر آخر مین کیا گیا چنانچہ فرماتی ہین وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ اور وہ کہ وہ اپنی ستردن کی نگہبانی کرنیوالی ہین مگر ساتہہ بیویون اپنی کی یا لونڈیون اپنی کی کہ مالک ہوئی ہین ہاتہہ اونکی پس یہہ فریق ملامت کیی گئی نہین ہین ۝ فتح اور جو اپنی شہوت کی جگہہ چاہتی ہین مگر اپنے جوروون سی یا اپنے ہاتہہ کی مال سی سوا اونپر نہین اولاہنا ۝ موضح القرآن وَالَّذِیْنَ الخ اور پانچوین وہ لوگ جو اپنے شرمگاہون کو نگاہ رکہتی والی ہین اس سی کہ کسیکے نظر ہو

پڑتی یا بدن کسیکا اوسمین لگی اور اس روکنی مین اونکی صبر کی قوۃ بہی ثابت ہوتی اور اونکی بی حرصی بہی
مگر اپنے جوڑونپر لغت مین زوج جوڑیکو کہتی ہین اور جو گہر کا کاروبار اور انتظام بدون مرد و عورۃ کی درست
نہین ہوسکتا اسیواسطی عورت کو مرد کا جوڑا اور مرد کو عورت کا جوڑا کہتی ہین جیسی موزیکا جوڑا اور جوتی کا جوڑا
اور جوڑیکی ہونیمین کئی چیزین شرط ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ دونونمین کوئی خصوصیت ظاہر ہو اور یہہ خصوصیت
بدون شرعی ایجاب و قبول کی جسکو عقد نکاح کہتی ہین حاصل نہین ہوسکتی اسی واسطی ہر عورۃ کو ہر مرد کا
جوڑہ نہین کہتی ہین اور دوسری شرط یہہ ہی کہ وہ خصوصیت گہر کی انتظام اور دنیا کی کامون کی تدبیر کیواسطے
ہو نہ فقط شہوت نکالنی کی واسطی اسواسطی کہ بدون گہر کی کامونمین شریک ہونیکی نفع اور نقصان
دونونکا مشترک نہوگا تو جوڑے ہونیکے معنے ہی ظاہر نہونگی جیسی خرچی اور متعہ کی عورت کا اوسکو جوڑا
نہین کہہ سکتی ہین اور تیسری شرط یہہ ہی کہ نسل لینا اوس سی ممکن ہو اور دوسریکا حق اوسکی ساتہہ متعلق نہو جیسی
غیر کی لونڈی کہ اوسکی مالک نے اوس سے صحبت کرنیکی اجازت دی ہو تو اوسکو بہی جوڑا نہین کہہ سکتی ہین چوتہی
شرط یہہ ہی کہ کوئی اور رشتہ اور علاقہ اوس سی قوی زیادہ اور شایہ زیادہ اون دونونکی درمیان اس رشتہ
سی بڑہ کر نہو اسی واسطی مان اور بیٹی اور بہن کو مرد کا جوڑا نہین کہتی ہین پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ متعہ کی
عورۃ بہی مرد کا جوڑا نہین ہوسکتی اسی واسطی متعہ کی عورۃ کی مال کا مرد مالک نہین ہوتا ہی اگرچہ متعہ کی
مدت مین وہ عورۃ مرجاوی اور نہ خانگی کامون کے تدبیر مین کچہہ ایسی عورت کو دخل ہوتا ہی اور نہ نفع نقصان
مین شریک ہوتی ہے اور نہ اوسکی خوراک اور پوشاک مرد پر واجب ہوتے ہے اور نہ نسل اور نسب کے محافظت
اور نگہبانی اس سی ممکن ہوتی ہی اسلیئی کہ متعہ کی مدت گذرنیکے بعد دونونمین خود بخود جنبیت اور جدائی ظاہر
ہوجاتے ہے ایک مشرق کو جاتا ہی اور دوسرا مغرب کو عورت دوسرے متعہ کو چاہتی ہی اور مرد دوسری عورتکی
خواہش کرتا ہی اور اگر متعہ کی مدت مین اوس مرد سی اوس عورتکو حمل رہگیا اور کوئی بچہ پیدا ہوا تو نہ وہ
بچہ اپنے باپ کو پہچان سکتا ہی اور نہ باپ اوس بچہ کو اور نہ وہ بچہ باپ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ فرزندی کے
حق کو اپنے باپ سی طلب کری اور نہ باپ اوس بچہ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ تعلیم اور تربیت پدری اوسکی
ساتہہ بجا لاوی اور جب بچہ نسب سی مجہول اور نا معلوم رہا تو اوسکا محرم ہونے سے باپ کی قریبون سے
نامعلوم و پوشیدہ رہا تو آپسمین تداخل محارم کا بہی ممکن ہے یعنے محرم کی ساتہہ نکاح کرلینا اس طور سے
کہ وہ لڑکا اپنے باپ کی بیٹی کی ساتہہ نکاح یا متعہ کرلی یا باپ کا بہائی اوس لڑکی کے ساتہہ متعہ یا نکاح کرلے
اور اسی طرح سی دوسرے قرابتیونمین بہی یہی تداخل متصور ہوسکتا ہی اور ایسی نکاح کرنیسی جو اولاد پیدا
ہوگی اونکی نکاح مین بہی کفو ہونیکی رعایت برہم درہم ہوجائیگی اور میراث کی تقسیم کا دروازہ بالکل بند
ہوجائیگا اسواسطی کہ اسکے وارث جہانمین پہیل گئی اور اونکی پہچان اور اونکی نامون اور مکانونکا
دریافت کرنا بہت دشوار ہوگا تاکہ ہر شخص کے میراث اوس تک پہنچا دی جاوے اسے واسطے متعہ کرنیوالونکی
عقیدیکی موافق بہی زوجیت کی حکم متعہ کی عورت کی ساتہہ جاری نہین ہی جیسی عدت و طلاق اور
ایلاء اور لعان اور ظہار اور برابری عورتونمین یعنی پوشاک اور کہانے اور گہر اور ساتہہ رہنی مین رات کو اور میں

متعہ کی بعض خرابیون کا بیان

قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ایک چیز کا حکم جاتا رہا تو وہ چیز بہی نفی ہوجائیگی یعنی اوسکا نام باقی نرہیگا جسطرح یہان ہے کہ جب زوجیت کی حکم جاتی رہے تو جورد بنا بہی جاتا رہیگا اور ایسی عورت کو جورو نکہین گی اور دوسری یہہ بہی ہی کہ منکوحہ عورت کو حق تعالی نے چار عدد مین منحصر کیا ہی چنانچہ سورہ نساء کی اول مین مذکور ہی سو اگر متعہ والی عورتین منکوحہ عورتون مین داخل ہوتین تو یہہ بہی چار سی زیادہ جایز نہوتین اور حال یہہ ہی کہ متعہ کرنیوالونکی نزدیک ہزارون عورتونکی ساتہہ ایکہی راتمین متعہ کرنا جائز ہے اگر اونمین سی کسیکے پاس چار عورتین منکوحہ ہوئین تو اور عورتونکی ساتہہ سوای اون چار کی متعہ کرنا درست جانتی ہین اور شرع شریف مین مقرر ہی کہ جب کسی شخص نے اپنے نکاحی عورت سی ایک مرتبہ صحبت کی تو وہ محصن ہوگیا پہر اسکے بعد اگر اوس شخص سی زنا ہوا تو اوسکو سنگسار کرینگے یعنی پتہر وسنی اوسکو مار ڈالینگی اور اگر منکوحہ عورت سی صحبت کرنیکے پہلی زنا ہوا تو سو درے مارینگی اور متعہ کی جایز رکہنی والونکی نزدیک بہی متعہ والی عورت سے صحبت کرنی احصان کا سبب نہین ہوتا ہی غرض کسی وجہہ سی . . متعہ والی عورت زوجہ مین داخل نہین ہوسکتی اور جو لوگ متعہ والی عورت کو زوجہ مین داخل کرتی ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی شخص آٹا گہول کر حریرہ پکاوی پہر اوسمین گوشت کی بوئی ڈہونڈہی ع اضاع العمر فی طلب المحال یعنی ضایع کی اپنی عمر محال چیز کی تلاش مین

او ما ملکت ایمانہم یا وہ چیز کہ اوسکی مالک ہوئی ہین اونکی ہاتہہ اور اوس چیز سی لونڈیونکی شرمگاہ کا مکان مخصوص مراد ہی اسواسطے کہ وہ چیز چاہیے کہ نجاست کی جگہہ نہو نسل کے قابل ہو سو غلام ایسی چیز نہین رکہتی اور لونڈیون کی پاس دونون قسم کی چیزین موجود ہوتی ہین لیکن انکی بہی نجاست کی جگہہ حرام ہے اسواسطے کہ وہ جگہہ نہین رکہتی ہونیکی لیاقت رکہی نسل کی اور جب ما موصولہ کی لفظ سی وہی موضع مخصوص مراد ہوا تو اب ما موصولہ کی لفظ پر کوئی اشکال وارد نہین ہوسکتا اور اوس صورتمین ہی عورت ومرد کی خصوصیت نفع اور نقصان مین شریک ہونا اور اپنے نسب اور نسل کو نگاہ رکہنا اور خانگی کامونکی خدمت کرنے یہہ سب باتین یہان بہی ثابت ہین ان دونو شخص یعنی بیوی اور لونڈی مین فرق اتنا ہی کہ نلے کی بدن مین سی موضع مخصوص کی سوائی اور کوئی چیز دوسری خاوند کی ملک مین نہین آتی اور لونڈی سر سی قدم تک اپنی مالک کے ملک مین داخل ہوجاتی ہی اور عرب کے لغت مین ملک یمین ذات اور گردنکی مالک ہونیکو کہتی ہین اسیلیے مانگی ہوی چیز کوئی نہین کہتا کہ میری ملک یمین ہی لیس جو لونڈی کہ اوسکی مالک نے کسیکو عاریت کی طور پر صحبت کرنیکی لیے دی تو وہ لونڈی اوس مستعیر یعنے عاریت مانگنیوالیکی ملک یمین مین داخل نہوجائیگی اور ایسی عاریت کو اوسی عاریت پر کہ جس سے نفع لینا درست ہی قیاس کرنا غلط ہی پہلی یہہ قیاس نص کی مقابل مین ہی یعنی صریح دلیل کے مقابل مین ہی اور ایسا قیاس ہرگز مقبول نہین ہے اور یہہ بہی ہی کہ قیاس مع الفارق ہی اسلیے کہ اگر اس نفع کی واسطے لونڈی کو کسی سی مانگ لے اور اوسکی ساتہہ صحبت کرنیسے شاید حمل رہ جاوے تو وہ لونڈی مانگ لینی والیکی حق مین مشغول ہوجائیگی اور یہہ جائز نہین اسی واسطی عاریت کی زمین مین درخت لگانا یا کنوا کہدوانا درست نہین ہی فانہم غیر ملومین پہر بیشک یہہ لوگ اگر اپنی عورتون یا لونڈیونکی ساتہہ صحبت کرینمین اور لذت حاصل کرینمین حرص و بی صبر کرین

تو نہین ہین ملامت کئی گئی اور اولا اہنا دی گئی تاکہ انکا ہی بی صبرون اور حریصون مین داخل ہونا سمجھا جاوی ٥ **عزیزی مختصر** فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو کوئی ڈہونڈی سوای اسکی پس وہ جماعت وہ ہین حدسی گذرنیوالی ٥ **فتح** پہر جو کوئی ڈہونڈ ہی اسکی سوای وہی ہین حدسی برہتی ٥ **موضح** **تفسیر** حدسی گذرنیوالی یعنی تجاوز کرنیوالی حلال سی طرف حرام کی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی متعہ کی اور اغلام کی اور منی گرانیکے ہاتہہ سی ٥ **مدارک** فَمَنِ ابْتَغٰى الخ پہر جو شخص کہ طلب کری ان دونونکی سوای یعنی بی بی اور لونڈی کی سوای پہر وہی لوگ ہین تعدی اور ظلم کرنیوالی اور عفت اور پاکی کی حدسی آگی برہنی والی اور بے صبرون اور حریصون مین داخل ہونیوالی اب اس مقام پر جاننا چاہیی کہ آدمی کو شہوت نکالنی کی لئی کئی طور ہین لیکن سوای ان دو قسمونکی جو شرع مین بی شبہہ جائز ہین باقی سب صورتین ممنوع و حرام ہین اور اون سب قسمون کی تفصیل بہت ہی اونمین سی ایک لونڈی بازی ہی اور اوس سی مراد بخس جگہہ مین دخول کرنا ہی یعنی غلیظ نکلتی کی جگہہ مین پہر یہہ کام مردسی ہو خواہ بی بی عورت سے یا اپنے لونڈی سی یا اجنبی عورت سی سب حرام ہی اور اسی قسم سی ہی خرچی کی عورت جیسی کنچنی کہ ایک رات یا ایک مہینی کی اجرت مقرر کر کر اوس سی یہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سی ہی خانگی عورت کہ بدون اجرت مقرر کرنیکے اوس سی فقط دوستی آشنائی کے سبب سے یہہ فعل کرتی ہین اور اسی قسم سی ہی جس عورت سی زبردستی سے یہہ فعل کری جسطرح غنیم کی فوج دوسرے ملک پر غالب ہونیکی وقت وہان کی عورتون سی زبردستی یہہ فعل کرتی ہین اور اسی قسم سی ہی متعہ والی عورت یعنی ایک مدت معین کرکی اوسکے اجرت مقرر کر دینا پہر اوسکی ساتہہ یہہ فعل کرنا اور اسی قسم سے ہے دوسرے کی لونڈی جو اوسکی مالک کے رضامندی سی مانگ کر اوسکے ساتہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سے ہے عورۃ کا عورت کی ساتہہ یہہ فعل کرنا جسکو ہندی مین چپٹی بازی کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی ہاتہہ سے ہلاکر منی نکالنا جسکو جلق کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی محرم عورتونکی ساتہہ نکاح کرنا پہر وہ محرم خواہ نسبی ہون جیسی ماں بہن خالہ پہپہی بہتیجی بہانجی وغیرہ اور خواہ سببی ہون یعنی سسرال والیان جیسی جورو کے ماں یا بیبی یا بہن یا خالہ وغیرہ اور خواہ رضائی ہون یعنی دودہ پینی کی پینے کے سبب سے محرم ہوگئی ہون جیسی انا یا اوسکی ماں نانی دادی یا اوسکی اولاد یہہ سب حرام ہین اور اسی قسم سی وہ عورۃ حرام ہے جو کسیکی نکاح مین ہی اوس سے بہی نکاح کرنا درست نہین ہی اور اسی قسم سے ہے عورت مشرکہ کی ساتہہ نکاح کرنا سوای اہل کتاب کی اور اسی قسم سی ہی فاحشہ عورۃ سی نکاح کرنا یہہ بہی جائز نہین سو یہہ سب قسمین مَا وَرَآءَ ذٰلِكَ مین داخل ہین اور بالکل حرام ہین ٥ **عزیزی** **تنبیہ** جاننا چاہیی کہ یہان جو لونڈی غلام قحط وغیرہ مین خرید لیتی ہین یہہ شرعی لونڈی غلام نہین ہین غلبہ اور استیلا کفار پر شرط ہی واسطے لونڈے اور غلام ہونی شرعی کی اور سبب ملک مین آجانیکی اَسْبَابُ الْمِلْكِ ثَلٰثَةٌ مُثْبِتٌ لِلْمِلْكِ وَهُوَ الْاِسْتِيْلَاءُ وَنَاقِلٌ لِلْمِلْكِ وَهُوَ الْبَيْعُ وَنَحْوُهٗ وَخِلَافَةٌ وَهُوَ الْمِيْرَاثُ انتہی مَا فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَغَيْرِهٖ وَلَنَا اَنَّ الْاِسْتِيْلَاءَ وَرَدَ عَلٰى مَالٍ مُبَاحٍ فَيَنْعَقِدُ سَبَبًا لِلْمِلْكِ اِلٰى اٰخِرِ

اس صورتین خریدلی سی لونڈی غلام نہین ہوتی جبتک غلبہ سی اپنے قبضہ مین نہ لاوی ایسی لونڈی سی بغیر نکاح کی وطی حرام ہی اور سبب توارث کا نہین ہوتا کذا فی کتب الفقہ اور اسباب مین مولانا اسحق صاحب اور مولوی وجیہ الدین صاحب رحمہما اللہ کا فتوی مدلل مہروں سب علماء کی سی مسجل ہو چکا ہی چنانچہ رسالہ مظہر الحق مین وہ فتوی مندرج کیا گیا ہی اور تفصیل سے اس مسئلہ کو لکھا ہی ۞ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ اور وہ کہ وہ اپنے امانتوں اور اپنے عہدونکی رعایت کرنیوالی ہین ۞ فـــ ۞ اور اپنی دہرے دہرے اور اپنا قول نباہتے ہین ۞ مو تفسیر کیونکہ امانتم بڑا ہی اور وہ شامل ہے شرع کی امانتوں کو بہی اور بندونکی امانتوں کو بہی اور اوعہد مین داخل ہے عہد خلق کا اور نذرین اور قسمین راعون نگہبانی کرنیوالی نہ خیانت کرنیوالی امانتوں مین اور نہ توڑنیوالی عہدون کی ۞ مـــ اور یہہ بہی وہ لوگ جو اپنے امانتونکو یعنی لوگونکی امانتین جو اپنے پاس کہتی ہین اور امانت کی دو قسمین ہین ایک وہ ہی جو حق تعالی کی حق کے ساتھہ متعلق ہے جیسے وضو اور ناپاکی کا غسل اور نماز اور روزہ اور زکوۃ اسواسطے کہ ان چیزون پر دوسرے لوگونکو خبر نہین ہوتی ہے اسے شخص کا اقرار ان چیزونمین مقبول ہی اور امانت کی حقیقت یہی یہی ہی کہ امین کا کہنا اسمین معتبر ہی دوسرے امانت کی قسم وہ ہی جو خلق اللہ کی حق سے علاقہ رکہتی ہی اوسکی بہی کئی قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی کہ لوگون کی مال کسیکے پاس امانت رکہے جاوین دوسری قسم یہہ کہ لوگون کی حقوق جو اسکے ذمہ مین ثابت ہون اور صاحب حق اوسپر خبردار نہو مانند وہین مورث کی کہ حق وارث کا ہی اور وارث کو اوسکی خبر نہین ہی اور تیسری قسم یہہ ہی جو اس شخص کی کام کی متعلق ہے جیسے تول اور ماپ اور کہانا پکانیمین مصالح کا خرچ کرنا یا سینی مین سنجاف اور منزی کا لگانا اور اسطرح اور چیزین ہین اور چوتہی قسم والونکی بہید جو کسی پر اعتماد والا جانکر اوس سی کہتی ہین پانچوین حکومت مین انصاف کرنا یہہ رعیت کی امانت ہی حاکمون اور قاضیونکی ذمہ پر چہٹی فتوی دینی مین حق بات بیان کردینی کہ یہہ امانت عوام کی ہی مفتیون کی ذمہ پر ساتوین جورو خاوند کی تنہائی کی باتین یا گہر کی تدبیر کہ یہہ بہی امانت ہی ایک دوسرے کے ذمہ پر آٹہوین اپنے آقا کی پوشیدہ باتین لونڈی غلام کی ذمہ پر نوین آقا کی امانت نوکر کے ذمہ پر دسوین ہمسایہ کی امانت دوسرے ہمسایہ پر گیارہوین اپنے یارونکی امانت دوسرے یارون پر وَعَھْدِھِمْ اور اپنے قول و قرار پر جو حق تعالی یا خلق اللہ سی کیا ہے سو پہلی قسم کا یعنی جو حق تعالی سی عہد کیا ہی وہ اگر مال دینی کا عہد کیا ہی یا کوئی عبادت ادا کرنیکا تو اوسکو نذر کہتی ہین اور اگر کسی خاص خدا کی بندون سی عہد کیا ہی حق تعالی کے راہ پہچاننی اور چلنی کا تو اوسکو بیعت کہتی ہین اسواسطے کہ یہہ گویا حقیقت مین خدا تعالی سے عہد کرنا ہے چنانچہ انا فتحنا کی سورۃ مین حق تعالی خود فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا اور دوسری قسم کی بہی صورتین بہت ہین جیسی اپنا اپنا مال ملاکر تجارت کرنی اوسکو شرع مین شراکت کہتی ہین یا ایک کا روپیا اور دوسرے کی محنت پہر نفع مین شریک ہونا موافق عہد کی اسکو مضاربت کہتی ہین یا صلح کرنے یا وصیت کرنی اور سوا ای انکی جو فقہ کی کتابون مین شرح اور تفصیل سے مذکور ہے جیسی مرابحت یعنی اصل قیمت پر

کچھ نفع ٹھیرا کر بیچنا اور تولیت یعنی اصل قیمت پر یعنی خرید پر بیچنا اور جیسی وکالت اور کفالت اور ضمان ہی
رٰعُوۡنَ ۵ رعایت کرنیوالی ہین اور نگہبانی مین امانت اور عہد کی کوشش کرتے ہین جسطرح بکریکا
چرانیوالا انکی نگہبانی ہر وقت کیا کرتا ہی سو یہہ لوگ بہی صبر کامل رکہتے اور حرص بہت کم اسواسطی کہ اگر ایسا نہو تا تو
اپنی عہد و امانت کی رعایت و محافظت نہوسکتی عزیزی وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ بِشَہٰدٰتِہِمۡ قَآئِمُوۡنَ اور وہ کہ وہ اپنی گواہیون پر
قائم ہونیوالی ہین ۵ فتح اور جو اپنے گواہے پر سیدہے ہین موضح تفسیر یعنے سچ سچ گواہی حاکمونکو
دیتی رعایت اپنی قرابتی اور شریف اور قوی کی نہین کرتے بسبب قوۃ دین اپنے کے اور اظہار حقوق مسلمین کے
۵ مدارک اور ساتوین وہ لوگ جو اپنے گواہیونکی اظہار کرنی پر مستعد کہڑی ہوی ہین اور سچی گواہی دینی مین
دوستی جاتی رہنی سی اور قرابت کی چھوٹ جانیسی ڈرتے نہین ہین اور اس گواہے دینی مین جو انکی مخالفون
کو اور دشمنونکو نفع پہنچتا ہی اوسپر صبر کرتی ہین سو اس سبب سے حق والی اپنی حقونکو پہنچتی ہین یہان جان لینا
چاہیی کہ گواہی کا چھپانا گناہ کبیرہ ہی اور اوسکے دو صورتین ہین ایک یہہ کہ جان بوجھ کر گواہی دینی سے
انکار کرے اور کہے کہ مین نہین جانتا اور دوسرے صورت یہہ ہی کہ گواہی دینی کی وقت انکار صریح نکرے
لیکن کسی حیلہ اور بہانہ سی اوسکو ٹال دی ان دونون صورتونمین خلق بہد کی حق تلف ہوتی ہین اور اس سے
بہی بڑہ کر ایک اور گناہ کبیرہ ہی کہ جہوٹی گواہی دی ایسی کہ سچے حق کو باطل کری اور جہوٹی حق کو ثابت کر
یہہ سب سے بدتر ہے اور اشارہ اسمین اسبات کی طرف بہی ہی کہ گواہی بدون کمی و زیادتی ادا کرین ایسی کہ کمی
و زیادتی مین قیام اوس گواہی پر ثابت نہین ہوتا ۵ عزیزی وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ
اور وہ کہ وہ اپنے نماز پر نگہبانی کرنیوالی ہین ۵ فتح اور جو اپنے نماز پر خبردار ہین ۵ موضح
تفسیر اور آٹھوین وہ لوگ جو اپنے نماز کے نگہبانی مین رہتی ہین تاکہ اوسکا ثواب جاتا نرہے اور یہ
محافظت اوس مداومت کی سوا ہے جو پہلے آیت مین مذکور ہے اسواسطے کہ مداومت کی معنی یہہ ہین
کہ ہمیشہ بجالانا اور کبہی ناغہ نکرنا اور محافظت کی معنی یہہ ہین کہ اوسکی ہر کام کو پورا اکرنا تاکہ ثواب اوس نماز کا
پورا ملے اور اوسکے جتنی شرطین اور جتنی رکعتین ہین اونکو اونکی وقتونمین پورا ادا کرنا جیسی نماز مین ادہر
اودہر ندیکہنا اور سجدہ کی جگہہ نظر رکہنا اور کپڑیکو نہ سمیٹنا اور اپنے بدن کی ساتہہ نکہیلنا اور انگڑائی لینا
اور جمائی نہ لینا اور اگر آجاوی تو منہ کو بہت نہ کہولنا اور مونہہ کو کپڑے سے بند نکرنا اور کپڑیکو سر یا کندہی پر
ڈالکر دونون کنارون کو نہ لٹکانا اور اپنے اونگلیون کی ساتہہ پنجہ نکرنا اور اونگلیون کو نہ چٹخانا اور نماز میں
سجدیکے جگہہ سے کوڑا کنکر دور نکرنا اور اپنے ہاتہہ مین کوئی چیز جیسی لکڑے یا کوڑا نماز مین نرکہنا اور نماز مین
دل اور طرف نہ لگانا بلکہ دل کو حاضر رکہنا اور دلکی حضوری سی نماز کو ادا کرنا سو جسطرح پانچوقت نماز پر ہمیشہ
قائم رہنا نہایت شاق اور گران ہی اور نہایت صبر اور بی حرصی کی دلیل ہی اسیطرح سی مفسد چیزون سے
اپنے تئین بچای رکہنا بہی بہت شاق اور گران ہی اور کمال صبر اور بی حرصی کی دلیل ہوسکتی ہی اسیواسطی
ان دونون چیزونکو باوجود اس باتکی کہ ایک ہی چیز سے علاقہ رکہتی ہین جدا جدا بیان فرمایا اور شروع
ایک فعل سے کیا یعنے مداومت سی اور دوسرے پر تمام کیا یعنے نقصان کی چیزون سی بچانا تاکہ نماز کی فضیلت

نماز کی مفسدات اور مکروہ چیزونکا بیان

اور اوسکی بہت تقید معلوم ہوجاے ان اہون فرقون کی اول اور آخر نماز ڈالی ہین اور ہمیشگی کا ذکر پہلے اسلیے
کیا کہ نماز کی سبب سے جتنی آفتین بےصبری اور حرص کی پیادی کی ہین سب کم ہوجاتی ہین اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ اور جب حرص کم ہوئی اور صبر قوی ہوا تو نماز پر ہمیشگی حاصل ہوسکتی ہی اسوسطی کہ نماز کی
محافظت مین سب مشقتون پر صبر کرا اور تمام منافع کو چہوڑنا ضرور ہوتا ہی اور سب لذتون پر حرص کرنی محافظت
کو منع کرتی ہی اسیواسطے محافظت پر ختم فرمایا ہی ٭ عزیزی اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ یہہ جماعت عزت مین
ہونگی بزرگی دی گئی ٭ فتح وہ ہین باغوںمین عزت سی ٭ موضح ٭ اُولٰٓئِکَ یہہ
فرقی جو بےصبری اور بخل اور حرص کی برائیوںسی پاک ہین فِیْ جَنّٰتٍ قسم قسم کی باغونمین ہونگی اپنے اپنے
عملونکی مرتبون کی موافق مُکْرَمُوْنَ تعظیم اور بزرگی دیے گئے یعنے عزت سی وہان ہونگی اسواسطے کہ سب اچہی
خصلتین انمین پائی جاتی ہین اور برائیون سی بچی ہوی ہین اور بزرگون کی تعظیم واجب ہوتی ہے جیسی شریر
و نافرمانونکی حقارت واجب ہی اور اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اوسکی اخلاق نیک اور اچہی خصلتین
ہونیکی سبب سے ہے اور اوسکے برائی اوسکی بداخلاقی اور خصلتین بری ہونیکی سبب سے ہے اور بعضی مفسرونسی منقول ہے
کہ قرآن شریف مین بہشت کی بزرگی اور جو بہشتیونکو طرح طرحکی وعدی دی گئی ہین کافرون نی جو سنی تو ہنسی
اور ٹہٹہی کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف مین آتی اور حلقی باندہکر دائین بائین رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹہتے اور کہتے کہ اگر یہہ قول تمہارا سچ ہی اور قیامت کا ہونا ضرور اور اس قسم کی نعمتین
اور بزرگیان وہان عنایت ہونگی تو اسکو تم یقین جان رکہو کہ ان نعمتون اور بزرگیون کی زیادہ لائق
ہونگی یہہ کہ جنہون نے تمہاری تابعداری اختیار کی ہی اسوسطی کہ حق تعالی علیم ہے ہمکو دنیا مین عزت والا
اور بزرگی والا کیا ہے اور طرح طرحکی نعمتونسی نوازا ہی اور مال اور مرتبہ اور سرداری اور ریاست ہمکو بخشی یہی دلیل ہے
اسبات پر کہ آخرتمین بہی اپنے نعمتونسی ہمکو نوازیگا اور تمہاری تابعدار لوگ کہ اکثر فقیر و محتاج ہین اور غلام
اور رذالی اور کم اصل وہ ہرگز ان نعمتونکی سزاوار نہین ہین سو حق تعالی نی اونکی مسخرہ کی بات رد کرنیکی
لیے یہہ آیتین آگیکی نازل فرمائین ٭ عزیزی فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قِبَلَکَ
مُہْطِعِیْنَ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ٭ پس کیا ہی کافرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین دائین
بائین طرف سے گروہ گروہ ہوکر ٭ فتح ٭ پہر کیا ہوا ہے منکرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین دہنے
اور بائین سی جوٹ جوٹ ٭ موضح پہر کیا ہوا ہی ان کافرونکو جو بہشت کی نعمتونکی سی تیری طرف
دوڑے آتے ہین طمع کی گردن درازکیی ہوی اور امید کی آنکہ سے تیرے طرف دیکہتی ہوی کیا یہہ لوگ بہشتیون کی
صفتونکو جو انہون اوپر بیان ہوچکی ہین اپنے مین حاصل کرچکے ہین جو اس امید پر تیری طرف دوڑی چلی آتے
ہین اور باوجود اس امید کی اونکی نفس ایسے متکبر ہین کہ تمہاری روبرو دوزانو ہوکر ادب سے بیٹہنے کو قبول
نہین کرتے بلکہ دائین اور بائین سی حلقہ کرکر بیٹہتی ہین تاکہ کسیکو یہہ گمان نہو کہ یہہ بہی تمہاری تابعدار ہوی
اور کچہہ اچہے دین کی بات سیکہنے کو تمہارے پاس آئے ہین ٭ عزیزی اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ
اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّۃَ نَعِیْمٍ کَلَّا اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ٭ آیا طمع کرتا ہی ہر شخص انمین سی

یہہ دخل کیا جاوی باغون نعمت کیمین نہ نہ تحقیق پیدا کیا ہمنی انکو اوس چیز سے کہ جانتی ہین یعنی منی سی ٭ **فتح**
کیا لالچ کرتا ہی ہر ایک اونمین کہ دخل کری نعمت کی باغمین کوئی نہین ہمنی اونکو بنایا ہی جس چیز سی جانتی ہین
٭ **موضح تفسیر** اَیَطْمَعُ الخ کیا طمع کرتا ہے ہر شخص انکا اسبات کے کہ دخل کیا جاوی نعمتون والی بہشت
مین باوجود اس کفر ودشمنی اور تمسخر کی اور باوجود اس باطل اعتقاد و گہمنڈ کی کہ ہم لوگ اصل پیدایش مین
عزیز و بزرگ پیدا ہوی ہین کتنا ہی کفر و برائی ہمسی ہوی لیکن ہم بہشت ہے کے لائق ہین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت اور تابعدار اگر مسلمان ونیکبخت ہون لیکن جو اکثر انمین رذالی اور کم اصل ہین سو ذلت
وحقارت ہے کے لائق ہین اور اس امر کو دنیا کی مجلسون کی تعظیم وتکریم پر قیاس کرتے ہین کَلَّا ہرگز
ایسا نہین ہوتا ہے چاہیے کہ ایسی جہوٹی طمع کو چہوڑین اور ایسی باطل خیال اور فاسد قیاس سی
درگذرین اسواسطے کہ اصل پیدایش مین نہ کوئی وجہ تعظیم ہے نہ لازم التکریم اِنَّا خَلَقْنٰھُمْ الخ
مقرر ہمنے پیدا کیا انکو اوس چیز سے کہ جسکا یہہ حال خوب جانتی ہین اور وہ چیز منی کا قطرہ اور نطفہ ہے
کہ وہ آپ ہی ناپاک ہے اور ناپاک جگہہ سے نکلتی ہے اور ناپاک جگہہ مین ٹہیر جاتی ہے پہر کہین اگر بدن
یا کپڑی پر لگ جاتی ہے تو اوس بدن اور کپڑیکا دہونا واجب ہوتا ہی پہر اب سوچنا چاہیے کہ آدمی کہانسی
واجب تعظیم وتکریم ہوا البتہ آدمی کے بزرگی اور بڑائی ایمان اور نیک عملونسی ہی اصل پیدایش سے
کچہہ علاقہ نہین لیکن رذالت اصل پیدایش سی بہی ہی اور کفر برائیون سی بہی پہر اگر ایمان لایا اور نیک
عمل کئی تو اصلی رذالت اوسکی دور ہوئی اور تعظیم وتکریم کی لائق ہوا اور اگر کفر اور گناہونمین گرفتار رہا تو اصلی
رذالت اوسکی اس نافرمانی کی رذالت سی ملکر دونی ہوگئی تو یہہ لوگ ہرگز تعظیم وبزرگی کی قابل نہین ہین
اسواسطے کہ دونی رذالت رکہتی ہین بلکہ تعظیم وتکریم کی لائق وہ لوگ ہین جو تمہاری صحبت مین دین سیکہنے کو
مقرر ہوئی ہین اور تیری آنکہہ فدا کیئی ہوئی ہین ٭ **ترجمہ** فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ پس قسم کہاتا ہون پروردگار مشرقون
اور مغربونکی کہ تحقیق ہم قادر ہین اسپر کہ انکی عوض لاوین ہم بہتر انسے اور نہین ہم عاجز ٭ **فتح** سو میں
قسم کہاتا ہون مشرقون اور مغربون کی مالک کی ہم سکتی ہین کہ بدل کر لی آوین اونسی بہتر اور ہم سی چہیر نہ
جاوین گی ٭ **موضح تفسیر** پہر قسم نہین کہاتی ہین ہم اسواسطے کہ قسم کہانیکی اسجگہہ احتیاج نہین
ہے حق تعالی کی قدرت کاملہ سب پر ظاہر وروشن ہی جس فرقہ کو چاہی بدل کر دوسرا اوس سی بہتر اوسکی
عوضمین پیدا کردی اور اگر تمکو بدون قسم کہانیکی یقین نہین ہوتا تو ہماری قسم اپنی ان صفتون کرکی ہی یعنی
پروردگار مشرقون اور مغربونکا ہون مین یہہ کثرت مشرقون اور مغربون کی اسلئی ہی کہ ہر ستارہ سورج
ہو یا چاندیا اور پانچون ستاری ان سبکا ہر روز نیا مشرق ہوتا ہی سوای اوس مشرق کی جو سال کی پہلے
ہوچکا ہے پہر اسیطرح ہر ایک ستاریکا مغرب بہی جدا ہی اور یہہ ہمارے صفت شرافت اور حقارت کی تغیر اور
تبدل پر کافی ہے یعنے بعضونکو اپنے مخلوقات مین سی کسی وقت مین ایسی عظمت وبزرگی سے سرفراز
کرتے ہین ہم کہ انوار کی ظہور کے مشرق ہوجاتے ہین اور پہر اور وقت اوہین مخلوق کو اس عظمت وبزرگی سے

معزول کر کی دوسرونکو اوس بزرگی سے سرفراز کرتی ہین ہم پہر اسیطرح بعضونکو اپنی مخلوقات مین سی ایسی ذلت سی
ہم رسوا کر دیتی ہین کہ بالکل سیاہی و تاریکی اوسپر چہا جاتی ہی پہر دوسرونکو ویسی رسوائی سی ذلیل کر دیتی ہین اور اسی
پر اور بہی قیاس کر لینا چاہیئی اور جب یہہ ہمارے قدرت و عظمت و حقارت کی تغیر اور تبدل مین برس کی ہر دنین کہل گئے
تو ثابت ہوا کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ الخ مقرر البتہ ہم قادر ہین اسپر کہ بدل کر لی آوین دوسری فرقہ کو جو بہتر ہون
اونسے تمہاری صحبت کی لئی اور تمہاری شاگردی اور نیک راہ سیکہنے خلق کی آراستگی اور عملون کی نیک کرنی مین یعنی
وہ بہتر ہون سو وہ فرقہ انصاریون کا تہا وَمَا نَحْنُ الخ اور نہین ہم ایسی کہ کوئی ہمسی بڑہ چلی اور اوسکی
حقارت اور اہانت کرنیسی ہمارے تعظیم اور تکریم نہ ہے یا یہہ عزت اور بزرگی ہمسی لیکر دوسرونکو حوالہ کر دی اور ہمکو عاجز
کر دی سو ایسا کوئی نہین ہی تو بس معلوم ہوا کہ یہہ ان سبکا جمع ہو کر تمہارے پاس آنا کچہہ بہشت مین داخل ہونیکے
طمع سی نہین ہی اور نہ تعظیم و بزرگی کرنیکی راہ سی ہی بلکہ انکی تکبر سے ہے جو بڑہ بڑہ کر باتین کرتی ہین اور حق تعالے
کی آیتونسی اور اوسکی عدونسی تمسخر کرتے ہین ۵ **عزیزی** فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ بس چہوڑدے محمد اونکو کہ بیہودگی مین ہنسین اور کہیلین
یہان تک کہ ملین اپنی اوسدن سی کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ۵ **فتح** سو چہوڑدی اونکو باتین بناوین
اور کہیلین جب تک ملین اپنے اوس دن سی جسکا انسی وعدہ ہی ۵ **موضح تفسیر** پہر چہوڑدے
اونکو تاکہ یہہ باتین بناوین اور کہیلین یہان تک کہ ملین اپنی بری دنسی جسکا وعدہ دیی جاتی ہین لیکن اوسدن
حق تعالی کیطرف بلانیوالیکو اور طرح سی جواب دینگی یعنی جسطرح اب ہنسی اور تمسخر کے ارادی سی تمہاری
پاس آتی ہین سو اوسدن یہہ بات نہوگی بلکہ نہایت بیچینی اور بیقراری سی اوس بلانیوالی پاس دوڑ کر
حاضر ہونگی ۵ **عزیزی** يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ
يُّوْفِضُوْنَ ۝ اوسدن کہ نکلین قبرونسی دوڑتے ہوی گویا وہ طرف نشانہ کی دوڑتی ہین ۵
فتح جسدن نکل پڑین قبرونسی دوڑتی جیسے نشانہ پر دوڑے جاتی ہین ۵ **موضح تفسیر** یَوْمَ
الخ جسدن نکلینگے اکیلے کہلے بدن ننگے سر ننگے پاؤن قبرونسی دوڑتی ہوی اور جلدی کرتی ہوی حضرت
اسرافیل علیہ السلام کی صور کے آواز سُنکر گویا کہ وہ سب کسی بت کی طرف جسکو اوس گہر سی نکالکر کہڑا کیا ہی درشن
کے واسطے دوڑی جاتی ہین جلدی سی اس ارادہ سی کہ سبسے پہلے ہم ہی درشن کر لین اور چوم چاٹ لین اسکو
اور اپنے تئین اوس تک پہنچاوین اس آرزو سی کہ اوسوقت جو پہنچا سو پہنچا لیکن یہہ بات نہین ہے بلکہ یہہ
اونکا دوڑنا اور جلدی کرنا نہایت ذلت اور خواری کی ساتہہ ملا ہوا ہوگا اسواسطے کہ خَاشِعَةً الخ ۵
عزیزی خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝
عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اوپر آنکہون اونکی ڈہانک لیگی اونکو ذلت یہہ ہی وہ دن کہ وعدہ دیا جاتا تہا
اونکو ۵ **فتح** ۵ نیچی ہین اونکی آنکہین چڑہی آتی ہی اونپر ذلت یہی ہی وہ دن جسکا اونسی وعدہ تہا
موضح تفسیر خَاشِعَةً الخ تاریک اور متحیر ہوئی ہونگی آنکہین اونکی بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
چہا لیگی سر سے پانوتک اونکو ذلت اور رسوائی ذٰلِكَ الخ یہہ وہ برا دن اونکا ہی جسکا وعدہ دی جاتی ہتی

نہ وہ صبر کرنیوالون اور کم حرص ہونیوالوں ہی اسواسطے کہ اونکو اوسدن نعمت والی بہشتو نمین تعظیم و تکریم سے
داخل کرینگے باقی رہے اس مقام پر کتنی سوال کہ جنکا جواب ضرور ہے اونمین سی ایک یہہ ہی کہ انسان کو جو سب
مخلوقات مین سی اشرف و بزرگ ہی جسکو فرشتون نی سجدہ کیا اور تمام روی زمین کا خلیفہ ہی اسطرح کا
حریص و بی صبر کیون پیدا کیا اور اوسکی اصل خلقت مین ان دونون بری صفتونکو کسواسطی ملا دیا دوسرے
حیوانونکو عشر عشیر ہے اسکے نہین ہے یعنے دسوین حصہ کا دسوان حصہ یعنی سو حصہ مین سی ایک حصہ بہی نہین
رکہتے کہانا پانی نملنی کی وقت اور مصیبت مین گرفتار ہونیکی وقت جو بیقراری و بی تابی یہہ کرتا ہی اور حیوانکو
نہین اسطرح حیلے نے صبری و بی تابی نہین ہوتی ہے اور اس باتمین نہایت ذلت اور رسوائی اسکی ہی اور اسی
حرص و بی صبری کی سبب سے جہان کہین طمع اور لالچ دیکہتا ہی اوسکا تابع اور غلام بن جاتا ہے اور ہر گرم و سرد سے
اوس بیقرار ہے اور بی صبری کی سبب سے ڈرتا ہے سو اگر اسکا خمیر انہین دو چیزون سی کیا ہی اور اسکی خلقت
مین یہہ دونون عیب ملائی ہین پہر بے صبری و حرص پر جو اس سی ہو غصہ کرنا اور اوسکو برا کہنا کسلیئے ہے
اسواسطے کہ اسکے کچہہ تقصیر نہین ہی جبلی اور پیدائشی چیز ہے وہ ناچار ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ حرص و بے
صبری کی شدت و زیادتی جو انسان مین پائی جاتی ہی یہہ حقیقت مین اسکی بہتری کا سبب ہے اسلیئے کہ
معرفت کی درجونکی ترقی اور حق کی راہ کا چلنا اور جناب احدیت کی درگاہ مین قرب حاصل کرنیکا کوئی
وسیلہ اور زینہ اس سی بہتر اسکے لیی نہین ہے اگر یہہ حرص کی شدت و بی صبری اسکو نہوتی تو یہہ بہی
اور حیوانونکی طرح تہوڑے سے معرفت پر قناعت کرتا اور بڑے بڑی معرفت اور قرب کے درجونکا طالب و
خواہان نہوتا اور حال یہہ ہی کہ معرفت کی دریا کا کنارہ ہی نہین ہے اور قرب کی مرتبونکی کہین حد اور انتہا ظاہر
نہین ہے پہر اگر اسکا شوق و حرص دمبدم زیادہ نہوتا جاوی اور مستسقی کی طرح پیاس پیاس کر کی
نہ پکاری تو یہہ راہ بی نہایت جسکی کہین حد اور کنارہ کا پتہ ہی معلوم نہین ہی کسطرح کٹ سکی اور یہہ
سب مرتبی قرب و معرفت کی بیکار رہ جاوین اور اگر مالک و خالق کی جدائی مین ایک لمحہ صبر کری اور بی تابی
و بیقراری نکرے تو اوسکی محبت و عاشقی اور اپنے حال سی بیحال ہوجانا کسطرح ثابت ہوئی ؎ میان
عشق و صبوری ہزار فرسنگ است ✤ یعنے عشق و صبر مین نہایت دوری ہی جمع ہونا محال ہی پہر جب
ثابت ہوا کہ آدمی کی شرافت و بزرگی اور مخلوقات پر اس سبب سے ہے کہ اوسکو اپنے خاوند حقیقی کی عشق
محبت کا استعداد والا پیدا کیا ہی اور اسکے قرب کا ڈہونڈ نیوالا بنایا ہی اور معرفت کی دریا کا جوئی تہا ہی
غوطہ خور کیا ہی سلیی کہ یہہ دونون چیزین یعنی بی صبری و حرص کا زیادہ دنیا ضرور ہوا اسپر غصہ کرنا اور اوسکی مذمت
کرنا اوسکے حرص کی زیادتی اور بیصبری کی سبب سے نہین ہی بلکہ اوسپر غصہ اسواسطے ہے کہ یہہ اپنی حماقت و نادانی
سے ناپائدار و فانی لذتون پر بیقراری کرتا ہی اور جو چیزین چہوڑنے کے لائق ہین اونپر اپنے حرص کو صرف کرتا ہے
غرضکہ بے جگہہ صرف کرنی پر اسکے مذمت بیان کیجاتی ہی جیسی کوئی شخص اپنے جورو یا لونڈی کو اچہی کپڑی اور
زیور پہناکر آراستہ کری اپنی خوشی اور دیکہنی کی لیی اور وہ عورت شرارت و ناشکری سی اپنی خاوند کا حق
تلف کر کے اوس لباس و زیور کو پہنکر دوسرے یار پاس جاوے اور اپنے زیب و زینت اوسکو دکہلاوی تو وہ عورت

حرص اور بے صبری سی آدمی کا اعلیٰ ہونا

انکی نزدیک بری اور پہنکا کی لائق ہوگی اسد تعالی پناہ دیوی ایسی ناشکری سی اور کیا اچھا کہا ہی کسی شاعر نی
الصَّبْرُ يُحْمَدُ فِي مَوَاطِنِ كُلِّهَا اِلَّا عَلَيْكَ فَاِنَّهُ مَذْمُوْمٌ اور حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا اور اور حدیث مین آیا ہی لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ
رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ
آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

عزیزی سورہ نوح علیہ السلام

یہہ سورۃ مکی ہی اور اسمین ۲۸ آیتین ہین اور دوسو اکتیس کلمی اور حروف نوسو چوہتر اور رکوع دو اور نازل
ہوئی یہہ بعد سورہ نحل کے اور اسکا نام سورہ نوح اسلیی رکہا ہی کہ اس سورۃ مین سوا حضرت نوح علیہ السلام کی
قصہ کے دوسرا حال مذکور نہین ہی اور تمام قرآن شریف مین دو سورتین ایسی ہین جنمین ایک ذکر خاص کی سوا
دوسرا مذکور نہین ہی ایک سورہ یوسف علیہ السلام اور دوسری سورہ نوح علیہ السلام سوان دونون سورتونمین
سوای ان دونون پیغمبرون کی حال کی دوسرا حال مذکور نہین ہی اور اس سورۃ کو حضرت نوح علیہ السلام کی
ساتہہ بڑے خصوصیت ہی اسواسطے کہ سوا انکے کلام کی دوسرا کلام اسمین مذکور نہین ہی تو گویا اس سورۃ کا
مضمون بالکل حضرت نوح علیہ السلام کا کلام ہی اور اس سورۃ کا ربط سورہ معارج سی یون ہی کہ سورہ معارج مین
آنحضرت صلے اسد علیہ وسلم کے دل تنگی کی ۳ سباب مذکور ہین جیسی اپنی قوم کی کافرونکی دعوت کرنی یعنی اسد تعالی کیطرف
بلانا اور اون کافرونکی نہایت بی باکی اور جرات سی سوال کرنا قیامت کی عذاب کا اور آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کو
اونکی دعوت کی مشقت اور ایذا پر صبر کا حکم ہونا مذکور ہے اور اس سورۃ مین اول سی آخر تک حضرت نوح علیہ السلام
کی دل تنگی کا حال مذکور ہے باوجود اس بات کی کہ ہزار سال تک کافرونکی ظلم اور ایذائین اوٹہا ہین لیکن اون
کافرونمین تابعداری کا اثر بہی نپایا گیا تو گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہی کہ پیغمبرونکو خلق اسد کی دعوت مین
اسطرحکی بردباری اور تحمل چاہئی اور اونکی ایذاؤن پر صبر کرنا چاہیی اور اگر ایک طرح سی وہ کافر نہ سمجہین تو
دوسرے طرحسی سمجہانا چاہیی اور اگر اسطرح بہی نہ سمجہین تو تیسری طرحسی غرضکہ رنجیدہ اور دل تنگ ہونا چاہیے
اور یہہ ہے کہ اوس سورۃ مین مذکور ہے کہ قیامت کا عذاب جو کافرونکی واسطی وعدہ کیا گیا ہی اگرچہ دور
معلوم ہوتا ہے لیکن اوس دورے کے لحاظ سی ڈرانمین اوس عذاب سی قصور نکیا چاہیی جیسی حضرت نوح
علیہ السلام نی قصور نکیا اسلیے کہ طوفان کی عذاب سی خوف دلانیکا حکم اونکو ہزار سال پہلی سی ہوا تہا اور حضرت
نوح نی اوس عذاب سی خوف دلانیمین باوجود دور ہونیکی بہت سی سعی اور کوشش کی تو اب یہہ بات ثابت
ہوئی کہ جو چیز آدمیونکی ذہن وخیال مین دور معلوم ہووی وہ چیز حق تعالی کی قدرت مین بہت نزدیک ہے
پس معلوم ہوا کہ یہہ سورۃ حق تعالی کی اس قول کی کہ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا
دلیل وبرہان ہی باوجود ایسی دلالت کی ان دونون سورتونکی مضمون بہی آپسمین مناسب واقع ہوی ہین اور حضرت
نوح علیہ السلام اولوالعزم پیغمبرونمین سی ہین اور حضرت آدم علیہ السلام جو باپ سب بشرونکی ہین دسوین درجہ مین
ظہور انکا ہوا انکی اور حضرت آدم علیہ السلام کی درمیانمین دس واسطی پائی جاتی ہین اسطورسی کہ حضرت نوح
علیہ السلام کی باپ کا نام لملک تہا بڑے نیکبخت موحد تہی لوگونکو توحید کی تعلیم کیا کرتی ہتی اونکی باپ کا نام

منو مشلح تہا حضرت ادریس علیہ السلام کی ہبی یہہ ایسی تیز ذہن ہتی کہ دس برس کی عمر مین جتنی آسمانی صحیفی جو حضرت
ادریس اور حضرت شیث اور حضرت آدم علیہم السلام پر اوتری ہتی وہ سب یاد کرلی ہتی اور بعد حضرت ادریس علیہ السلام
یہی اونکی خلیفہ ہوی ہتی اور بنی آدم کی کامو مین اور اونکی بہلائی مین بہت کوشش اور سعی کیا کرتی ہتی اور بہت
کثیر الاولاد ہتی اور اونکی باپ حضرت ادریس علیہ السلام ہتی جنکا اصل نام اخنوخ تہا اور وہ بڑی مشہور پیغمبر ہین
سے ہین کئی جگہہ قرآن مین بہی اونکا ذکر آیا ہی اور ریاضی اور طبعی اپنے علمونکو یونان والی حکما انہین کیطرف
نسبت کرتے ہین اور لکہنا اور سینا بہی آدمیو مین پہلی انہین سی نکلا ہی انکی باپ کا نام یارد تہا جو قابیل
کی اولا کی ساتہہ ہمیشہ لڑائی اور جہاد کیا کرتے تہے اور حضرت آدم کی ریاست یعنی گدی پر بیٹہے تہے اونکے
باپ کا نام مہلائیل تہا آدمیونکو علیحدہ علیحدہ شہر وسنے پہلی اونہین نی بسایا اور بابل شہر آباد کرکے
آپ مع خویش و اقربا وہان رہے اور شہر سوس بہی انہین کا بنایا ہوا ہے اونکی باپ کا نام قینان تہا
یہہ بہی بڑے نیکبخت اپنے آبا و اجداد کی طور پر تہے انکے باپ کا نام انوش تہا حضرت شیث علیہ السلام
کی اولاد مین سب سے افضل تہے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اپنے دادا کی برابر دفن ہین انکی باپ کا نام
شیث علیہ السلام ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی جانشین اور خلیفہ ہتی اور بڑی عظیم القدر پیغمبر دنیا مین سی ہین
پچاس صحیفی انپر نازل ہوی ہتی اور یونان کی حکما حکمت الٰہی کو انہین سی نقل کرتے ہین اور یہہ عبادت
اور ریاضت مین بہت مشغول رہتے تہے یہان تک آٹہہ واسطے ہوی اور ان آٹہو مین کوئی کافر نہتا
اور سب مسلمان و نیکبخت ہتی ہان حضرت ادریس علیہ السلام کی بعد بنی آدم مین بت پرستی شروع
ہوئی اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کی بیٹی سب اولیاء اللہ اور نیکبخت ہتی اور
ہر ایک نے اپنے عبادت کی واسطی ایک ایک مسجد بنا کر اوسمین آپ بہی عبادت کیا کرتی اور لوگونکو بہی
مسجد مین حاضر ہونی اور حق تعالیٰ کی ذکر اور عبادت مین مشغول ہونیکی نصیحت کیا کرتی ہتی چنانچہ
بہت لوگ وہان حاضر رہتے اور اونکی تعلیم کی موجب نہایت ذوق و شوق سی عبادت کیا کرتی اور اونکی
صحبت کی برکت سی عبادت مین نہایت لذت حاصل ہوتی جب حضرت ادریس علیہ السلام کی اولاد نی
اس عالم سے انتقال کیا تب لوگونکو نہایت رنج و ملال انکی مفارقت سی حاصل ہوا اور آپسمین اکثر اسبات کا
ذکر رہتا تہا کہ جو مزا عبادت کا اون بزرگون کی صحبت مین ہمکو حاصل ہوتا تہا اب وہ بات پائی نہین
جاتی ابلیس مردود کہ انسان کا دشمن جانی ہی اوس وقت کو غنیمت جانکر ایک بڈہے بزرگ کی شکل
بنکر مکر کا عمامہ سر پر باندہ کر اور فریب کا عصا ہاتہہ مین لیکر جس مجلس مین یہہ لوگ بیٹہی یہی ذکر کرہی
تہے آکر موجود ہوا اور کہا تمہاری رنج کی دفع ہونیکی ایک تدبیر مین تمہین بتلاتا ہون کہ وہی لذت عبادت
تمکو پہر حاصل ہوا کرے اور وہ تدبیر یہہ ہی کہ اون بزرگون کی شکلین پتہر سی تراشو اور اون بزرگون
کے کپڑے اون تصویرونکو پہنا کر مسجد کی محراب مین اپنے سامنی کہڑا کر دو اور یہہ سمجہہ لو کہ یہہ ہمکو دیکہتی ہین
بموجب اس قول کی ان اولیاء اللہ لا یموتون اگر یہہ تدبیر کروگی تو پہر تمکو وہی لذت جو اونکی سامنی
عبادت مین ملتی ہتی وہی ملا کریگی ان لوگونکو یہہ تدبیر بہت پسند آئی اور تصویرونکو بنا کر مسجد مین رکہا اور

بیان بت پرستی کی ظہور پانیکا بعد وفات حضرت ادریس علیہ السلام کی جسکی اصلاح کیواسطی حضرت نوح بہیجی گئی تہی

اونمین اسطرح ٹہیرالیا کہ عبادت اور نماز سے فراغت ہونیکی بعد جو مسجد سی باہر جاوی اون تصویرون کی ہاتہہ
پانوکو چوم کر باہر جاوی تاکہ اوس شخص کی حاضری جماعت مین اون بزرگونکی روح کی نزدیک ثابت ہوجاوی تاکہ
وہ بزرگ حق تعالیٰ کی درگاہ مین اس بات کی گواہی دین کہ یہہ شخص ہمارے ساتہہ جماعت کی ساتہہ تیری
عبادتمین مشغول تہا اور ہمارے شفاعت کرین ہوتی ہوتی اس امرنی ایسا رواج پایا کہ عبادت وذکر بالکل موقوف
ہوگیا پس اون تصویرونکی ہاتہہ پانو کا چومنا فقط رہ گیا جو شخص مسجد مین آتا تو اون تصویرونکی ہاتہہ پانو چوم کر
چلا جاتا پہر تہوڑی دنون کی بعد قدمبوسی کی عوض خاک بوسی اور سجدہ شروع ہوگیا بلکہ اور سب موقوف
ہوکر یہی رواج پایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی باپ لوگونکو اس بُرے کام سی بہت منع کیا کرتے تہے لیکن لوگ
اونکی بات نہین سنتی تہی اس اپنی کام کو چہپا چہپا کر کیا کرتی تہی یہان تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالیٰ
نے رسول کر کر اون لوگونکی سمجہانیکو بہیجا اور ساڑہے نوسو برس حضرت نوح علیہ السلام نی اون لوگونکو سمجہایا
کہ اون بتون کی عبادت کو چہوڑو حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جان کر اوسکی عبادتمین مشغول ہو ولیکن اون لوگونے
ہرگز اونکی بات کو نمانا اور اوس ساڑہی نوسو برس کی سمجہانیسی فقط اسی آدمی اونپر ایمان لائی اور اوس بت پرستی
کو چہوڑا اور تمام روی زمین کی آدمیون نی باوجود اتنی مدت سمجہانیکی کسینی ان کا کہا نمانا اور اتنی مدت دراز مین
کوئی جگہہ ایسی باقی نرہی جہان انکی دعوت نہ پہنچی لیکن سب نی انکار کیا اور ہرگز قبول نکیا آخر حضرت
نوح علیہ السلام نی انکی ایمان لانیسی ناامید ہوکر اونپر بددعا کی حق تعالیٰ نی اونکی بددعا سی اونپر طوفان
بہیجا اور سبکو ڈبویا اور طوفان کی پہلی حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالیٰ کا حکم ہوا تہا کہ اپنے واسطے اور اپنے
گہر والون اور مسلمانون کی واسطی ایک کشتی بناؤ اور سب جانورون چرند اور پرند مین سی ایک ایک جوڑہ
لیکر اوسمین بند رکہو جسوقت تنورسی پانی اُبلی اوسوقت کشتی مین سوار ہونا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے
اوس حکم کے موافق کشتی طیار کر کی کہانا اور پانی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑہ اوس کشتی مین رکہکر منتظر طوفان
کے بیٹہے جو ہین پانی تنور سے اُبلا آپ اور آپکی اہل بیت کو کہ تین بیٹی اور اونکی بیویان اور لونڈیان اور غلام
اور اسی آدمی اور جو مسلمان ہوی تہی ان سبکو لیکر اوس کشتی مین سوار ہوکر اور اوس کشتی کی اوپر ایک سرپوش
رکہا تاکہ آسمان سی بارش کا پانی کشتی مین نہ آوی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور ایک بیٹا جسکا نام
کنعان تہا آپ پر ایمان نہ لائی تہی یہہ دونون کشتی مین نہ بیٹہی کافرونکی ساتہہ غرق ہوی اور حضرت نوح
علیہ السلام چہہ مہینی کشتی مین رہی دسوین رجب کو سوار ہوی اور دسوین محرم کو عاشورہ کی دن اوتری
اور طوفان کا پانی زمین سی اُبلتا تہا اور آسمان سی بہی برستا تہا چالیس دن تک پانی کی زیادتی اور طغیانی
رہی چالیس دن کی بعد جوش موقوف ہوا اور آہستہ آہستہ پانی گہٹنا شروع ہوا چہہ مہینی کی بعد زمین نمودار
ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام اور اونکی ساتہہ والی کشتی سی اوتری اور حضرت نوح ع م کی عمر مین
بڑا اختلاف ہی مشہور یہہ ہی کہ ایک ہزار چارسو برس کی عمر تہے اور قرآن شریف سی اتنا بالیقین معلوم
ہوتا ہی کہ ہزار برس سی زیاد عمر تہے اسلیے کہ سورہ عنکبوت مین حق تعالیٰ نی فرمایا ہی کہ بعد نبی ہونیکے
پہلے طوفان سی ساڑہے نوسو برس دعوت کی اور کم سی کم چالیس برس کی عمر ہوگی جب آپ رسالت کی

غفلت سی سرفراز ہوئی تہی اور بعد طوفان کی بہی بہت دنون آپ دنیا مین رہی چنانچہ اسکا ذکر سورہ ہود مین ہے اب بیان جاننا چاہیی کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ بڑی مناسبت ہی کئی وجہون سی جو اور پیغمبرونکو آپکی ساتہہ نہین ہی اسوسطی اس سورۃ کو دعوۃ کی قاعدونکی تعلیم اور رنج ومشقت پر صبر کرنیکی تلقین کی وسطی آپ پر نازل فرمائی اور سورہ معارج مین جو حکم ہوا تہا کہ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا سو اوسکی بعد اس سورتمین حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ کو نظیر اور تمثیل کیطور پر بیان فرمایا ہی یعنی تمکو ایسا صبر کرنا چاہیے جیسا نوح نی کیا تہا اور مناسبت کی وجہونمین سی پہلی وجہہ یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عذاب جو وعدہ دیا گیا تہا اونکی ڈرانی اور خوف دلانیکی وقت سی بہت دوری رکہتا تہا یعنی کچہہ کم ہزار برس کا فاصلہ درمیان مین تہا اسیطرح عذاب موعود ہماری رسول مقبول کی امت کا بہی بہت دوری رکہتا ہی چنانچہ قیامت کی دن ہوگا بخلاف اور پیغمبرون کی قوم کی عذاب کی کہ دنیاہی مین تہوڑی تہوڑی فاصلہ سی آیا اور اونکی قوم کو ہلاک کیا چنانچہ فرعون حضرت موسی علیہ السلام کی بددعا کرنی سی چالیس برس کی بعد غرق ہوا اور اسیطرح اور کافر تہوڑی تہوڑی مدت مین دنیا کی عذاب سی ہلاک ہوی اور یہہ امت مرحومہ دنیا کی عذاب سی محفوظ ہی اس امت کی کافرونکا عذاب بالکل قیامت کی دن پر حوالہ ہوا ہی اور اس امت کی کافرونپر قتل کرنی اور زندہ پکڑکے لونڈی غلام بنانیسی کبہی کبہی دنیا مین بہی تنبیہ اور تادیب ہوتی ہی اور دوسرے وجہہ یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کرنیکی مدت ہماری پیغمبر علیہ السلام کی دعوت کی مدت کی برابر ہی اتنا فرق ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اتنے مدت تک زندہ رہکر اپنے ذات سی اوس دعوت کو مخلوقات الہی تک پہنچایا اور ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چند دنون اپنی ذات مبارک سی دعوت فرماکر اپنے نائبون کو اپنے قائم مقام چہوڑ کر عالم بقا کو تشریف فرما ہوی اور نائبون کی سبب سے ہزار سال تک یہہ امر دعوت کا پورا قائم رہا ہزار سال کی بعد ہندوستان مین کئی شخص جہوٹی دینونکی مدعی ظاہر ہوی جیسی نانک والی اور داؤ دپنتہی اور خفقان منودی اور ان کافرونے اپنے اپنے دعوت شروع کی اوسوقت سی اس دین صحیح کی دعوتکا توحد درہم برہم ہوگیا اور پہر اوسکی بعد تمام جہانمین بہت جہوٹی دین کی مدعی پیدا ہوی اور اپنے اپنے دعوتین شروع کین اب یہہ اختلاف بدون ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نہین جاتا انشاء اللہ تعالے آپکے زمانی فیض نشان مین تو حق اور نفوذ اس دعوت حقہ کا نئی سر سیسی تازگی قبول کریگا تمام عالم مین ایک دین اسلام کا ہوگا اور منکر دین دوسرے مرتبے الزام حجت کو تجدید کرینگی یعنی حقانیت اس دین متین کی سب پر ثابت ہو جائیگی تاکہ عذاب موعود مین گرفتار ہونی کا مستحق اور قابل اپنے تئین معلوم کرلین اور اپنے قسم کی تمام ہونیکی بہی مستعد ہوویں اور تیسری وجہ مناسبت کی یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت عام ہتی تمام مخلوقات کو شامل تہے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بہی نبوت عام ہی سبکو شامل ہے اتنا فرق ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبئین ہین آپکی بعثت جسطرح آپکی زمانہ والونکی طرف ہتی اسیطرح قیامت تک جو آدمی اور جنات پیدا ہوتی جاوینگے اون سب پر آپکی بعثت ثابت ہی بخلاف حضرت نوح علیہ السلام کی کہ اونکی بعثت اوسی زمانہ والونپر جو اوسوقت دنیا مین موجود تہی یہہ تہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد جو پیدا ہونگی اونپر ہی وہ ہے

تہی ہنگی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص مین حدیث واردہی بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً وَّکَانَ
النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّةً اوس حدیث کی بہی یہی معنی ہین یعنی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی وقت مین
جو اوس زمانہ مین موجود تہی سب اونکی قوم تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیونکی رسالت کی لیے مخصوص
ہین اپنی زمانہ سی قیامت تلک جو پیدا ہون حاصل کلام کا یہہ ہی کہ انہین مناسبتونکی سببسے سورہ نوح کو جو حضرت
نوح علیہ السلام کی قصہ اور اونکا خوف دلانا طوفان کی عذاب سی اور اسکے واسطے بددعا کرنیکے بیان مین ہی
بعد سورہ معارج کی لائی ہین کہ اسمین بہی اس امت کی عذاب موعود کی سوال کرنیکا اور عذاب کی جلدی کرنیکی
ممانعت اور صبر کرنیکا حکم بیان ہی واللہ اعلم بالصواب ۵ **عزیزی مختصل** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۵

تحقیق ہمنی بہیجا نوح کو طرف قوم اوسکیکے کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلی اس سی کہ آوی اونپر عذاب درد دینے والا
۵ **فتح** ۵ ہمنی بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنے قوم کو اس سی پہلی کہ پہنچی اونپر دکہہ
والی آفت ۵ **مو** ۵ **تفسیر** کہا بعضون نی کہ معنی نوح کی زبان سریانی مین ساکن ہین یعنی صابر
وسہار کہنے والی اور مراد عذاب سی عذاب آخرة ہی یا طوفان ۵ **مدہ** اِنَّآ بیشک ہم اوس مرتبہ سے
جو جامع ہی درمیان جلال وجمال کی نکالنی کی واسطی جلال کی پوشیدگیون سی جمال کی انوار کی طرف
اَرْسَلْنَا بہیجا ہمنی نوح علیہ السلام کو جو ان دونون شانونکا جامع تہا اور جلال کی تاریکیونمین
بہی ہونکو جمال کی روشنیونکی طرف نکال لانیکی کیفیتون پر خبردار تہا اپنا ایلچی اور رسول کرکی اِلٰی قَوْمِہٖ
اوسکی قوم کیطرف اسواسطے کہ ہم قوم ہونیکی سببسے وہ اونکی احوالونپر واقف بہی بہت ہوگا تاکہ اوس واقفیت
کے سببسے جسطور سے کہ مناسب سمجہی اون لوگونکو جلال کی تاریکیونسی نکالکر جمال کی نور سی منور کرے
اور ہر ایک کو اوسکے استعداد اور سمجہہ کی موافق اوس تاریکی کی انجام سی خوف دلاوی اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ
اسلئے کہ ڈرا اپنی قوم کو یعنی کہ قومیت مین ہونیکی سببسے تمہاری شفقت اور خیرخواہی اپنے حقمین یقینی جانے
ہین تو تمہاری ڈرانیسی بہی ڈرینگے مِنْ قَبْلِ الخ پہلے اسکے کہ آوی اونپر عذاب دکہہ دینیوالا جو اپنی پروردگار کے
محجوبیت کا سببہے ۵ **عزیزی** قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ کہا ای قوم میری تحقیق مین
تمہارلیی ڈرانیوالا ظاہر ہون ۵ **فتح** ۵ بولا ای قوم میری تمکو سناتا ہون کہولکر ۵ **مو** ۵
تفسیر قَالَ یٰقَوْمِ یعنے ہماری حکم کے بہیجنے کے ساتہہ ہی نوح نی فرمانبرداری اوس حکم کی کی اور کہا اپنے
قوم سے کہ اے قوم میرے ہم قوم ہونا ہمارا اور تمہارا اسی بات کو چاہتا ہی کہ جس سی ہم ڈرتے ہین تم بہی
اوس سی ڈرتے رہو اور جو تمہارے نصیحت اور بہلائی کی بات ہم کہتی ہین اوسکو قبول کرلو اسواسطی کہ ہمارا
صدق تمکو خوب معلوم ہی کہ ہم جہوٹ نہین بولتی اِنِّیْ لَکُمْ الخ بیشک مین تمہاری واسطی ڈرانیوالا ہون
صاف کہنیوالا کہ اگر تم اپنے جہوٹی معبودونکی عبادت کی پردمین بہی رہوگی تو بڑی عذابمین گرفتار ہوگے
سو تمکو چاہیی کہ جلدی اپنی تئین اس پردیسی نکالکر سچے معبود کیطرف جو تمہارا پروردگار ہی متوجہ ہوجاؤ اور
اس پردیسی نکلنا کچہہ بہت مشکل نہین بلکہ بہت آسان ہو رہے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ الخ **عزیزی**

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ ۙ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ساتھہ اس مضمون کی کہ عبادۃ کرو خدا کی اور ڈرو اوس سی اور فرمان بردار کرو میری تو بخشی تمہارے لیے گناہ تمہاری اور موقوف رکھی تمکو ایک وقت مقرر تک تحقیق وقت مقرر کیا ہوا خدا کا جب آویگا ہرگز موقوف نرکھا جاویگا اوسکو اگر جانتی ہو **ف** **فئے** کہ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سی ڈرو اور میرا کہا مانو کہ بخشی تمکو کچھہ گناہ تمہاری اور ڈھیل دی تمکو ایک ٹہیرائی وعدی تک وہ جو وعدہ رکھا ہی اللہ نی جب آپہنچی اوسکو ڈھیل نہو گی اگر تمکو سمجھہ ہے **ف** **موضح** **تفسیر** اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ کہ عبادت کرو خدا کی اسلیے کہ یہہ تمکو اس پردیسی چھڑاویگی اور اسکے برکت سی تمہاری توجہہ حق تعالی کی طرف صاف ہوئیگی اور اوسکی جمال کی روشنیوں سی تم منور ہو جاؤگی سو حق تعالی کی عبادت اس تمہاری بیماری کی کہونیمین کافی ہی لیکن پرہیز شرط ہی پرہیز کو اپنے اوپر لازم پکڑو وَاتَّقُوْہُ اور ڈرو اوس سی غیر کی عبادت کرنیسی اور اگر تمکو عبادت خالص اور تقویکا طریقہ اپنے عقل سے معلوم نہو سکی تو ان دونوں چیزونکی تفصیل مجہسی سنو وَاَطِیْعُوْنِ اور تابعداری کرو میری وہ چیزیں جو اللہ تعالی کی حکم میں تمکو پہنچاؤں تاکہ عبادت میں بہی مستی خطا نہونی پاوی اور گناہ سے بہی بچے رہو اور اگر اللہ تعالی کی عبادت کو پرہیز گاری سے ادا کروگی اور دل وجان سی میری تابعداری قبول کروگی اوسوقت تمہاری پہلی تاریکی کی نشان مٹنی شروع ہو جاوینگی اسلیے کہ اللہ تعالی یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ بخشدیگا تمہارے لیے بعضے گناہ تمہاری جو تمہاری پوشیدگی اوس جناب پاک سی سبب بڑی ہیں اور جب گناہ دور ہوی تو اوس سی دوری اور حجاب بہی اوٹہہ جانا ضروری ہوا اور وہ گناہ عبادت اور تقویکو ترک کرنا اور حق تعالی کی حکمونکی نافرمانی کرنی ہی جو آگی مستی ہو چکی ہین نہ وہ گناہ جو مخلوق کی حقوق سی متعلق ہین نہ وہ گناہ جو اسلام مین داخل ہونیکی بعد کروگی بس یہان پر مِنْ کا لفظ تبعیض کی لیے ہے وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور تاخیر کریگا تمہاری پکڑ کو اللہ تعالی ایک مدت تک جو اوسنی مقرر کر دی ہر شخص کے پیدایش کی وقت دم کی شمارسی یا برسون یا مہینون اور دنون اور گہڑیونکا نام رکھدیا اور اس مہلت اور ڈھیل مین تمہارے لیے فائدہ یہہ ہی کہ اوس گناہ سی توبہ کرلو اور حق داروں کو اپنے سے راضی کرلو بسبب اسکے کہ اسلام لانا بالکل تمہاری امن وچین کا سبب ہے ان چیزونسی جو حق تعالی کی غضب کے مقتضی ہین اور یہہ جو ہمنی کہا کہ ایک مدت مقرر تک مستی مواخذہ نہوگا تو اس سبب سے کہ اس مدت مقرری مین تاخیر نہین ہونیوالی ہی اسلیے کہ وہ مدت اللہ تعالی کے علم مین معین ہی اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ بیشک وہ مدت جو علم الٰہی مین معین ہے ہر شخص کے مرنیکے واسطے اِذَا جَآءَ جب آتی ہی جسطورسی کہ مقرر اور مقدر کی گئی ہے لَا یُؤَخَّرُ ہرگز ڈھیل نہین دیجاتی اور اگر اوسمین کچھہ بہی تغیر وتبدل ہو تو علم الٰہی مین نقصان پایا جاوے اور جاننا چاہیے کہ تقدیرین دو ہین ایک مبرم اور دوسرے معلق تقدیر مبرم مین تغیر وتبدیل نہین ہو سکتا اور معلق مین ہو سکتا ہے جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے کہ دعا بلا کو دفع کر دیتی ہی یا سلوک کرنا ناتی داروں سے سبب بڑہتی عمر کا ہوتا ہے غرضکہ اس آیۂ کریمہ مین تقدیر وقت مبرم ہی مراد ہے کہ حق تعالی کی علم مین جو

مدت ہر شخص کیواسطی مقدر و مقرر کی گئی ہی اوسمین کسیطرح تاخیر نہین پائی جاتی لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کبہی تم جانتی اس بات کو کہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکہنا اپنے وقت مقرر پر ضروری ہی تو البتہ ایمان لاتی اور بری کام چہوڑ دیتے اور اگر تم کہو گی کہ ہم منکر موت کی نہین ہین تو ہم کہتے ہین کہ تمہاری حرص و محبت دنیا کی نوبت اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ گویا تم اپنے موت کی آنیسی اپنی وقت پر منکر ہو اور ہر وقت تم اونہین چیزونکی تلاش و کوشش مین رہتی ہو جس سے موت دفع ہو جاے اور وعدہ ٹل جاوی اور عمر بڑہ جاوی اگر اس بات کا تمکو یقین کامل ہو تا کہ اوس وعدمین کمتی بڑہتی ہونیوالی نہین ہے تو اس بیہودہ کام کی پیچہی نہ پڑتے اس جگہہ پر حق تعالی نی مختصر بیان فرمایا اس قصہ کو سارا قصہ یون ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی حق تعالی کا حکم اپنے قوم کو پہنچایا اور عذاب آلہی سی ڈرایا اونکی قوم نی اونکو جہٹلایا اور اونکی بات کو نمانا یہان تک کہ صدہا برس اسی طور پر گذرے اور لوگونکی کتنی پشتین گذر گیئن جو شخص اوس قوم مین مرنیکی قریب ہوتا تہا اپنی اولاد کو نصیحت کر جاتا تہا کہ خبردار اس شخص سے یعنے حضرت نوح علیہ السلام سی بچتی رہنا اور اسکی بات ہرگز نہ سننا اور اپنے باپ دادا ونکی طریقے کو نچہوڑنا اسواسطے کہ یہہ بڈہا دیوانہ ہو گیا ہے واہے تباہے بکا کرتا ہے ہمارے عمرین گذر گیئن کہ ہمکو جہوٹی وعدونسی ڈرایا کیا اور کبہی اسکا وعدہ سچا نہین ہوا غرض اسقدر انکے ذلت و حقارت کی درپے رہتے تہے کہ چہوٹے چہوٹے لڑکونکو آپکے پیچہے لگا دیا کرتے تہے تاکہ ہنسی اور ٹہٹہا ایسی کرین اور آپکو پتہر مارین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نصیحت مین کچہہ سختی کرتی اور عذاب آلہی سے زیادہ ڈراتے تو وہ بدبخت آپکو اسقدر مارتی کہ آپکی چہرہ اور بدن سی خون بہنی لگتا لیکن حضرت حضرت نوح علیہ السلام کو اسقدر حلم عطا کیا تہا کہ باوجود اس ظلم و تعدی اون بدبختون کی آپ ہمیشہ جناب آلہی مین یہی دعا کرتے تہے کہ اے میری قوم کو بخشدی کہ یہہ مجکو نہی جانکر یہہ نہین کرتی اور تیری پیغمبر کے ساتہہ اپنے گمان مین بی ادبی نہین کرتے ہین بلکہ یہہ لوگ جاہل ہین اپنے نادانی سے ایسے حرکتین کرتے ہین انتہی اور اس قصہ کو اس جگہہ پر اسلیے بیان نہ فرمایا کہ آگے سورۂ ہود مین حضرت نوح علیہ السلام کی عرض احوال مین یہی مضمون بالکل مذکور ہے سو آگے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی حکایت کی طور پر یہی قصہ نقل فرمایا ہے اگر یہان بہی قصہ مذکور ہوتا تو تکرار بیفائدہ لازم آتی اور یہہ بہی اشارہ کرنا منظور ہے کہ حضرت پیغمبر علیہم السلام حکم آلہی کے فرمانبردار ہین ہرگز قصور نہین کرتی سو نوح ون لے ہے حکم آلہی کی پہنچاتے ہین اور عذاب آلہی سی ڈرانیمین نہایت کوشش کی ہوگی کچہہ ذکر کرنیکی حاجت نہین ہمارا فرمانا اونکی لیی کافی ہی اسبات کی سمجہہ لینی ہین کہ یہہ لوگ ہمارے حکم کو قرار واقعی بجا لاتی تہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی جو نصیحت کا حق تہا اوسکو ادا کیا اور سمجہانی اور خوف دلانی کا کوئی مرتبہ باقی نرکہا آخر کو تہکی اور اپنے قوم کی اسلام لانی اور فرمانبردار ہونیسی مایوس ہوی اور اس خوف سی کہ دعوت کی مرتبونمین انکے قصور پر حمل نکیا جاوی عرض حال کی تقریب سے

قَالَ الحـ ٥ عزیزی ٥ مختصرًا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۙ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ٥ کہا نوح نی اے پروردگار میرے تحقیق مینی بلایا اپنی قوم کو رات دن

پس زیادہ نکیا انکی حقمین بلانی میری نگر بہاگنی کو ﻫ **فتح** بولا ای رب مین بلاتا رہا اپنی قوم کو رات و دن پہر میری
بلانیسی اور زیادہ بہاگتی رہے ﻫ **موﻫ تفسیر** قَالَ رَبِّ الخ کہا حضرت نوح علیہ السلام نی ای میری پروردگار بیشک
مین نی تیری فرمان برداری مین اور اپنے قوم کو نصیحت کرنیمین حتی المقدور قصور نہین کیا اور آدمی کی طاقت بہر
اونکی سمجہانی مین کوشش کی کہ بلایا مینی اپنے قوم کو بندگی اور پرہیزگاری اور فرمان برداری کی طرف چپکے
چپکے کانومین سمجہایا کرتا کہ اونکو اپنے پہلے گناہونپر جو غیر کی عبادت کیے تہی اور تیری عبادت نکرتے تہی جو شرمندگی
حاصل ہوئی ہی اوسکی سبب سے آپسمین ایک دوسری کی سامنی فضیحت اور رسوا نہوی اپنی نصیحت کرنیکی وقت تقدیر
مقدم رکہا مینی لیلًا رات کو اسواسطے کہ پوشیدہ بات رات کو کہنی چاہیی اگرچہ رات سمجہانی اور ڈرانیکا وقت نہین ہے
اور رات ہی کی سمجہانے پر کفایت نہین کی مینی بلکہ **وَّنَهَارًا** اور دن کو بہی سمجہاتا رہا مین اسواسطے کہ تنہائی کی وقت
دن کو بہی بہت ہوتی ہین سو باوجود اس بات کی کہ دن اور رات ہمیشہ چہپی چہپی انکو سمجہایا مینی لیکن انکو اثر نکیا
بلکہ انکو اور بہی عبادت اور پرہیزگاری کی نام سی نفرت ہوگئی **فَلَمْ يَزِدْهُمْ** الخ پس نہ زیادہ کیا انکو بلانی
میری نے انکو تیری طرف مگر بہاگنی کو تیری طرف سی اور جسقدر مینی انکو تیری طرف بلایا اوتنا اور تیری راہ سے
پیچہے ہٹتی گئی یہانتک نوبت پہنچی کہ میری بات سننی سی اور میری صورت دیکہنی سی انکو نفرت ہوگئی **ﻫ عزیزی**

۷ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور تحقیق مینی جبکہ بلایا اونکو تو کہ بخشی تو اونکو داخل کین اونگلیان اپنی کانون
اپنی مین اور ڈہانپی کپڑے اپنے اور ہمیشہ رہے کفر پر اور گشتی کی گشتہ تمام ﻫ **فتح** اور مینی جسبار
اونکو بلایا تا اونکو تو معاف کرے ڈالنی لگی اونگلیاں کانومین اور اوپر لیلی اپنی کپڑے اور غرور کیا بڑا غرور
ﻫ **موﻫ تفسیر** داخل کین اونگلیان الخ یعنے کان بند کرلیی تاکہ نہ سنین کلام میرا اور
ڈہانپی کپڑے اپنی تاکہ نہ دیکہین مجکو اسلیی کہ برا جانتی ہین مونہہ دیکہنا اوسکا کہ نصیحت کری اونکو اللہ کی
دین کی ﻫ **مع** وَاِنِّیْ الخ اور بیشک مینی جب بلایا اونکو عبادت اور تقوی اور اپنے فرمانبرداری کی طرف
سو اپنے نفع کیواسطی نہین تاکہ مجکو اونپر کچہہ حکومت حاصل ہو اور مجکو اوس نصیحت کرنیکی عوضمین اونسے
کچہہ ملی بلکہ انہین کی خاص نفع کی واسطی تاکہ بخشدی تو اونکی پہلی گناہ اور اس سبب سے تیری رحمت کی
لیاقت پیدا کرین اور تیری قہر و غضب سی نجات پاوین کرلین اونگلیان اپنی اپنی کانومین تاکہ میری نصیحت
کی بات انکی کانومین نہ پہنچی اور لپیٹی اپنے کپڑے اپنی اوپر تاکہ میری صورت ندیکہین اور آواز بہی میری
نہ سنین اور ایسا نہو کہ ہاتہہ کی ہلنی کی وقت کہین اونگلی ڈہیلی ہوجاوی اور کوئی بات میری انکی کانمین
پڑجاوی اور باوجود ایسی نفرت کی کبہی اون گناہونکو جنمین گرفتار تہی چہوڑ دیتی تو کیا اچہی بات ہوتی کہ
غضب اور قہر الہی تو تہوڑا اونسی کم ہوجاتا لیکن اونہون نی اسکا اولٹا معاملہ کیا اور برائیونمین زیادتی کی
اور اصرار و ہٹ کی اونہون نی گناہونپر اور تکبر کیا اونہون نی میری فرمانبرداری سی انتہا درجہ کا تکبر کرنا
اور یہہ لوگ یہہ سمجہی کہ مین اپنا حکم انپر جاری کیا چاہتا ہون اور انکی ریاست لیا چاہتا ہون اس حیلہ سے
انکو تابع کیا چاہتا ہون تاکہ انسی کچہہ مجکو دنیوی فائدہ حاصل ہو اور یون سمجہی کہ یہہ جو پوشیدہ ہمکو سمجہاتا ہی

اسکا مطلب یہہ ہی کہ اس پوچ جہوٹی بات کو علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو سمجہا کر اپنا فریفتہ کر لی اور اپنی جال مین پہانس لے
اور اپنے بات ہر ایک کی دلمین بٹہا دی اور اس سببسے سبکی سامنی کہلکر کہہ نہین سکتا ہی تاکہ ہم سب ملکر اسکے
پوچ بات سی خبردار نہو جاوین اور سبکی سب مجمع مین اسکو الزام ندیوین سو معلوم ہوا کہ یہہ شخص فریبی اور دغا
باز ہی ہرگز خیر خواہ نہین ہی پہر جب مجکو انکا مطلب معلوم ہوا کہ میری پوشیدہ سمجہانیسی یہہ لوگ بدگمان ہے
ہین اور مجسی بہاگتی ہین تب نصیحت کرنیکا دوسرا طور ختیار کیا مینی ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُہُمْ جِہَارًا عزیزی

ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَہُمْ وَاَسْرَرْتُ لَہُمْ اِسْرَارًا ۝ پہر تحقیق
مینی بلایا اونکو آواز بلندسی پہر مینی آشکارا کہا اونکو اور پوشیدہ بہی کہا مینی اونکو پوشیدہ کہنا فتح
پہر مینی اونکو بلایا جاکر پہر مینی اونکو کہول کر کہا اور چہپ کر کہا چلکی سی مولانا تفسیر
ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُہُمْ جِہَارًا مصدر ہی موضع حال مین یعنی مجاھرا یعنے ظاہر بلایا مینی اونکو محفلون مین
ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَہُمْ الخ یعنی بلایا مینی اونکی علانیہ بلانیکو ساتہہ پوشیدہ بلانیکی پس حاصل یہہ کہ بلایا
اونکو رات ودن پوشیدگی اور ظاہر مین اور ایسا ہی کرتا ہے امر بالمعروف کرنیوالا کہ پہلی بلاتا ہی آسان
طریقہ سی پہر سختی سے پہر اور زیادہ سختی سی پس پہلی شروع کی حضرت نوح نی نصیحت کرنی پوشیدگی
مین پہر جب نہ قبول کی وہ نصیحت تو دوبارہ نصیحت کی پکار کر پہر جب اوسکا بہی اثر نہوا تو تیسرا نصیحت کی ساتہہ
جمع کرنیکے درمیان پوشیدگی اور ظاہر کے مولانا تفسیر ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُہُمْ جِہَارًا الخ پہر بلایا مینی اونکو تیری
عبادت کی طرف برملا اور کہلے ہر ایک انکیکو مجمع اور مجلسونمین اور انکو کہلا کہلا الزام دیا مینی اور اس بات کو
ثابت کیا مینی کہ غیر اللہ کی عبادت دنیا مین حجاب کا اور عقبی مین عذاب کا سبب پڑیگی اور حق تعالی کی
عبادت جمال کی انوار حاصل ہونیکا اور اوسکی مہربانی کا سبب پڑیگی تاکہ اونکی بدگمانی دفع ہو جای لیکن
دیکہا مینی کہ اس کہلی نصیحت نی ایک اور بدگمانی انکی دلمین پیدا کی یعنی وہ یہہ سمجہی کہ ہمنی اسکی پوشیدہ کہنی کو
جو نمانا تو اوسکی عوض مین ہمکو سبکی سامنی الزام دیتا ہی اور ہماری خفت اور فضیحتی چاہتا ہی چنانچہ عرب مین
یہہ مثل مشہور ہے کہ اَلنُّصْحُ بَیْنَ الْمَلَاِ تَقْرِیْعٌ یعنے نصیحت کرنے سبکے سامنی رنج وقلق مین ڈالنا ہے
اور اس میری کہلی نصیحت کرنیکو اپنے خیر خواہے بجای آخر لاچار ہو کر نصیحت کرنیکا تیسرا طریقہ اختیار کیا
مینے پہر تحقیق ظاہر کی مینی انپر دعوت اور ثابت کیا اسکو عقلی دلیلون اور قطعی حجتون سی پوشیدہ بہی
کے مینے انکو دعوت اور اوسکی کشفی دلیلون اور وجدانی حجتونسی ثابت کیا سو ظاہر اور پوشیدہ طورسے
دونون طورسے سمجہایا مینی تاکہ دونون بدگمانیان انکی رفع ہو جائین یعنی ظاہر بیان کی بدگمانی پوشیدہ سے
اور پوشیدہ بیان کرنیکی بدگمانی ظاہر کی بیان سی دور ہو جای لیکن دیکہا مینی کہ تینون طریق سی دعوت
کرنیمین کچہہ فائدہ نہوا اور خطابی اور عقلی اور کشفی تینون قسم کی دلیلون کی بیان کرنیسی کچہہ حاصل نہوا
اور اونکی ظاہری احوال کو دیکہا مینی کہ اس کفر اور گناہونکی شامت سی چالیس برس ہوی کہ قحط مین
مبتلا ہین کہیتیان اور باڑیان اور مال اسباب اور چاپونر انکی سب خراب وہلاک ہوی ہین اور عورتین
انکی بانجہ ہوگئی ہین اور اولاد ہونے بند ہوگئی اور چشمی اور نہرین انکے سب خشک ہوگئے ہین سوا اس وقت یہہ

ع قولہ ... [illegible] ... من الاسرار والجمع بین الامرین ... من افراد [illegible]

سوچا مین کہ اب یہہ لوگ اس بلا مین گرفتار ہین اور جان سی تنگ ہین ایسی وقت مین اس دنیوی نعمتون کا لالچ
دلا کر انکو راہ پر لایا چاہیی شاید اس دنیوی نفع کو دیکہکر میرا کہنا قبول کرلین اور راہ پر آجاوین پہر جب اس طریقہ
کی بہتری اور خوبی تیہر کہلجاویگی تو اوسوقت انکی نیت بہی درست ہوجائیگی اور اپنی مطلب کو بہی پہنچ جاوینگی
اسباب کو اپنے دلمین سوچ کر دوسرا ڈہنگ ڈالا اور دعوت اور سمجہانیکا طریقہ دوسری طور سی شروع کیا
فقلت الخ ۵ **عزیزی** فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا
پس کہا مینی طلب بخشش کی کرو پروردگار اپنے سی تحقیق وہ ہی بخشنی والا تو بہیجی تمپر مینہ ریزندہ اور پی درپی
دیوی تمکو مال اور فرزند و دیوی تمکو باغ اور پیدا کرے تمہاری لیی نہرین ۵ **فتح** ۵ تو مینی کہا گناہ
بخشواؤ اپنے رب سی بیشک ہے ہے بخشنی والا چہوڑ دے آسمان تمپر دہارین اور بہرتی دی تمکو مال بیٹوںسی
اور بنادی تمکو باغ اور بنادی تمکو نہرین ۵ **موضح تفسیر** طلب بخشش کرو یعنی ترک سی اپنی بخشش
مانگنی والا اگر کافر ہوتا ہے تو بخشش مانگنی کفرسے مراد ہوتی ہی اور گنہگار مومن ہوتا ہی تو بخشش مانگنی
گناہونسی مراد ہوتی ہی وہ ہی بخشنی والا یعنی اوسکو کہ رجوع کری اوسکی طرف مِّدْرَارًا یعنی بہت
تریڑیکا وَّيُمْدِدْكُمْ زیادہ دیگا اور نہرین کہ جاری ہونگی تمہاری باغون اور کہیتونمین ۵ **مل**
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ پہر کہا مینی کہ بخشش مانگو اپنے گناہونکی اپنے پروردگار سے اگر تمسی اوسکی
عبادت اور پرہیزگاری جیسی چاہیی شرطونکی عایت سی نہین ہوسکتی اسلیی کہ بیشک وہ بخشنی والا
گناہونکا ہی اور اگر سب گناہ اور برائیان تمہاری نہ بخشیگا تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ یہہ جو تم اپنے گناہونکی
وبال سی اس بلامین گرفتار ہو اس دنیا کی بلا دسی تو نجات پاؤگی يُّرْسِلِ الخ بہیجیگا بدلی کو تمپر برسنی
نہ اسطورکے جیسے خشک سالی قحط کی دنونمین آتی ہے اور تمکو جہوٹی طمع دلا کر حسرت و افسوس مین گرفتار
کرتے ہے وَّيُمْدِدْكُمْ الخ اور مدد دیگا تمہارہی مالونکی بہتات سی یعنی کہیتون اور چراگاہون اور جانورون
اور اونکی نسل اور دودہ اور گہی کی پیدائش کی زیادتی سی اور مددگاری کریگا بیٹون سی یعنی اون رطوبتونسے
جو حیض کی استحالہ کیواسطے مستعد ہووین اور اب تمہاری عورتونکی بدنین خشک ہوگئی ہین جنسی کی قابل نہین
رہین جیسی برسات کا پانی قحط اور یبوست کی غلبی سی خشک ہوگیا ہے اور تمہاری منی بہی خشک ہوگئی ہے
وہ بہی نطفہ ہونیکی قابل نہین رہی پس جب تمام عالم مین رطوبت پہیلیگی تو وہ رطوبت بہی تمہاری
اور تمہاری عورتونکی بدنونمین پہر آویگی اور یہہ برسون سی یبوست جو تمہاری مزاج پر چہاگئی
ہے اوسکے ساتہہ وہ رطوبت ملکر اعتدال بہم پہنچاویگی اور یہہ اعتدال کا پانی جانا اولاد نرینہ یعنی بیٹونکی
پیدا ہونیکا سبب ہوگا نہ بیٹیونکا اسواسطے کہ لڑکیکی پیدایش کی واسطے رطوبت کی کثرت چاہیی اسلیے کہ عورتونکا مزاج
بہت مرطوب ہوتا ہے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ یعنے اور کردیگا واسطے تمہاری باغ و کہیت پانی کی کثرت
اور جیسی اونکو دنکی جاری ہونیسی وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور کریگا تمہاری لیی نہرین جاری برسات اور زمین
کے پانی ملنی کی سبب سے اور پہاڑونمین پانی جمع ہونی اور آہستہ آہستہ نشیب مین اور خشک ندیونمین جاری

ع
قولہ مدرارا بکثرة الدرور
استغفار سبب نزول نعمت

ہونیکی سببسے یہان پر جاننا چاہیی کہ اس آیۃ کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ گناہونکی شامت سی کبہی
کبہی قحط پڑتا ہے اور مال اور اولاد کی بلامین اور کہیت اور باغونکی خرابی اور بربادی مین لوگ مبتلا ہوتی ہین
اور استغفار کرنا اوسکی لیی بہت مفید ہے اسیواسطی شریعت مین صلوۃ الاستغفار مقرر فرمائی ہی اور استغفار کا
اوسمین حکم فرمایا ہی چنانچہ شعبی رحمۃ اللہ روایت کرتی ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ کی زمانی مین ایکبار قحط پڑا اصحاب
کو آپ لیکر استسقا کیواسطے گئی اور منبر پر چڑہے تاکہ دعا کرین اور پانی حق تعالی کی درگاہ سی مانگین لیکن منبر پر
جاکر سوای استغفار کے کچہہ نہ کہا اور منبر سے اوتر آئی اور مکان کو چلی جب مکان پر پہنچی تو لوگون نی عرض
کیا یا امیر المومنین مینہ کی طلب کی دعا آپنے نکی آپنے کہا کہ مینی بڑی عمدہ اور قوی سببسے مینہ کو طلب کیا ہے
اور یہے آیۃ آپنے پڑہے راوی کہتی ہین کہ پہر پانی اتنا برسا کہ قحط بالکل دور ہوگیا اور ربیع بن صبیح حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور قحط کا شکوہ کیا اونہون نی اوس سی کہا کہ استغفار
کیا کر پہر دوسرا شخص آیا اوسنی اپنے فقر و افلاس کا گلہ کیا اوسکو بہی یہی فرمایا کہ استغفار کیا کر پہر تیسرا شخص آیا
اور کہا کہ میری ہان لڑکا نہین ہوتا ہی آپ دعا کیجیی کہ حق تعالی مجکو لڑکا عنایت کری آپنی اوسکو بہی یہی کہا
کہ استغفار کیا کر پہر چوتہا شخص آیا اور اوسنی اپنی کہیتی باڑی حاصل کی شکایت کی کہ اوسمین کچہہ پیدا نہین ہوتا
آپنے اوسکو بہی استغفار کرنیکے نصیحت کی آپکی مجلس کے لوگون نے پوچہا کہ آپنے چارون کو ایک ہی امر کی نصیحت کی
حالانکہ ہر ایک کا مطلب جدا جدا تہا آپنے فرمایا کہ مینی کچہہ اپنے طرفسے یہہ نہین کہا بلکہ حقتعالی نی خود قرآن
شریف مین فرمایا ہی کہ ان چارون آفتونکا دفعیہ استغفار ہی اور اسی آیۃ کو اپنے پڑہا اور حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیۃ کی دلیل سی کہتی ہین کہ استسقا حقیقت مین دعا و استغفار کا کرنا ہے
نماز و خطبہ اور اور لوازمات اوسکی کچہہ ضرور نہین یعنی اگر ہو تو بہتر ہے نہین تو کچہہ حرج نہین اصل مقصود اسمین دعا
و استغفار سے ہے حاصل ہوتا ہی

فائدہ عزیزی مسئلۃ

نماز استسقا جماعت سی مستحب ہی کہ جنگل میں
نکل کر ادا کرین مانند نماز عید کی ساتہہ تکبیرات اور خطبہ اور قرأت جہری کی نزدیک احمد اور شافعی اور صاحبین
کے اور امام مالک کے نزدیک مانند نماز فجر کی قرأت جہری سی پڑہے اور خطبہ بہی پڑہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
استسقا مین نماز نہین ہی بلکہ امام اور اور لوگ پرانی پہٹی کپڑونسی جنگلمین نکلکر دعا و استغفار کرین لیکن
اب مذہب حنفی مین فتوی صاحبین ہی کی قول پر ہی کہ نماز پڑہین یہہ مدارج النبوۃ مین لکہا ہی اور تینون
کے نزدیک یعنی امام شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل کی نزدیک اگر اکیلے اکیلے بہی لوگ نماز پڑہین تو
جائز ہے اور مستحب اس نماز مین دو خطبی ہین بعد نماز کی اور دوسرے خطبہ مین تینون امامون کی نزدیک امام
اور اور لوگ چادرین اپنی پہیرین یعنی داہنی طرف کو بائین طرف کرین اور بائین کو داہنی طرف اور نیچے
کیطرف اوپر اور اوپر کی طرف نیچی کرین اور صاحبین کی نزدیک فقط امام ہی چادر پہیری اور سب امام
متفق ہین اسپر کہ اگر پہلے روز مینہ نبرسی تو دوسری اور تیسری دن بہی نکلین اور کفار اور ذمی
خلائق کے ساتہہ نہ نکلین اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقا مین دست
مبارک بہت اونچی اوٹہاتی تہی حتی کہ سفیدی بغلون کی ظاہر ہوتی ہی اور خطبہ اسمین آنحضرت سی یہہ منقول ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ

بَلٰغًا اِلٰی حِیْنٍ اور فقہ کی کتابوں میں آیا ہی کہ استسقا کی خطبہ میں آیتہ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ
کَانَ غَفَّارًا ۝ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا تک بعد درود کی پڑہے اور بعد خطبہ کی ہاتھ اوٹھا کر یہہ دعا پڑہے
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیًّا ھَنِیْئًا مَّرِیْعًا غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا ءً
دَآئِمًا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ سُقْیَا رَحْمَۃٍ وَّ
لَا سُقْیَا عَذَابٍ وَّلَا مَحْقًا وَّلَا بَلَآءً وَّلَا ھَدْمًا وَّلَا غَرَقًا اَللّٰھُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ
وَالْبِلَادِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاْوَآءِ وَالْجَھْدِ وَالضَّنْکِ مَا لَا نَشْکُوْ اِلَّا اِلَیْکَ
اَللّٰھُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ
بَرَکَاتِ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَھْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْیَ
وَاکْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا لَا یَکْشِفُہٗ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَغْفِرُکَ اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنَا بِدُعَآئِکَ وَوَعَدْتَنَا اِجَابَتَکَ فَقَدْ دَعَوْنَاکَ
کَمَا اَمَرْتَنَا فَاسْتَجِبْ لَنَا کَمَا وَعَدْتَنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝
اور واسطے کہلنے مینہ کی یہہ دعا پڑہنی مسنون ہی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا لَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَ
الْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ مسئلہ
استغفار پڑہنے ہر وقت میں خصوصا صبح وشام میں بہت مفید ہی اور اس سی کفارہ گناہونکا ہوتا ہے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً انتہی
اور استغفار مشہور یہہ ہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور اسطرح بہی آیا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور سید الاستغفار یہہ ہے اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

بحر العلوم مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ۝ وَّقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا ۝ کیا ہی تمکو کہ اعتقاد نہیں کرتی بزرگی کا
خدا کی یہی حال آنکہ پیدا کیا ہے تمکو مختلف طور ونیرہ **فتح** اب کیا ہوا ہی تمکو کیوں نہیں امید رکہتی
خدا سے بڑائی کے اوسنے تمکو بنایا طرح طرح سی **موضح** **تفسیر** مَا لَکُمْ الخ کیا ہوا ہے تمکو جو حق تعالیٰ
کے عبادت سی انکار کرتے ہو اور پرہیزگاری میں قصور اور اسکے رسول کی فرمانبرداری سی تکبر وغرور
کرتی ہو شاید کہ امید نہیں رکہتی ہو خدا کی یہی عظمت اور بزرگی کی سبب سے اپنے تابعداروں اور فرمانبرداروں کو
نقصان اور زیان سی بچا کر ترقی کی کمال کو پہنچاویگا اور طبیعت کی تاریکی سی نکال کر قدس کی انوار ولسنی سر فراز
کریگا اور اگر اوسکی اس عظمت کو جو تمام عالم میں جلوہ گر ہے دیکھہ نہیں سکتی ہو تو اپنے ذات ہی میں دیکھو اور اپنے

پیدائش مین نظر و غور کرو وَقَدْ خَلَقَكُمْ الخ اور بیشک پیدا کیا ہی تمکو بہانت بہانت کا اور ہر رنگ پہلی رنگ سے
بہتر و خوب ہی اور ہر دوسرا طور تمہاری ترقی کا سبب ہوتا ہے پہلے کی نسبت سی چنانچہ پہلی عناصر تہی پہر
غذا کو اتسمین ترکیب دیکر تمہارے اصل درست کی پہر اوس سی نطفہ کو بنایا پہر اوسکو خون بستہ کیا پہر اوسکو
بندہی بوٹی گوشت کی کی پہر اوسمین بعضی کو ہڈی اور بعضی کو نرم گوشت بنایا اور یہہ سات طور بدن مین
روح آنیکے پہلے ہوئی ہین پہر جب روح پہونکی تو تم بچہ ہوکر مان کی پیٹ مین مقید ہوئی ہلنا جلنا ایک جگہہ سے
دوسرے جگہہ جانا ہاتہہ پانوسی اپنے خواہش کی موافق کچہہ کام کرنا یا آنکہہ سے دیکہنا یا کان سی سننا
کچہہ بہی ہستی ہو نسکتا تہا پہر اوس قید خانہ سی خلاصی دی اور مان کی پیٹ سی صحیح سالم باہر نکالا
اور مان کی دود کی لذت تمکو ملی اور اوسکے گود مین پلنی لگی اور دودہنی بہی کہلائی اور کچہہ ہلنی جلنی
دیکہنی سننے کے طاقت تمکو عنایت ہوئی پہر چلنی پہرنیوالی بچی ہوئی تم اور چلتی پہرتی سیر تماشے کی لذت
تمکو ملی لیکن اپنے ہے گہر اور کوچی مین پہر تو جوان ہوئی اور بازار اور باغ اور دریا اور مجلسونکی سیر اور دیکہنا
لوگونکا اور سننا خوش آوازونکا تمکو عنایت ہوا پہر جوانی کی کمال کو پہنچی اور دور و دراز سفر کرکی مال کمانا
شروع کیا پہر متوسط عمر کو پہنچی اور عقل اور تجربہ اور تدبیر مین کمال کو پہنچکر بڑا مرتبہ اور نام حاصل کیا تمنی پہر
تمکو بڑہاپے کے طرف پہیرا تاکہ آخرت کی سفر کی واسطے مستعد اور طیار ہو جاؤ اور قوۃ شہوی اور غضبی کی
مضمحل و کم زور ہونیکی سبب حق تعالی کی راہ چلنی کی موانع تمسی دور ہو جائین اور اوس عالم آخرت کی
ترقی کی اسباب کچہہ حاصل کرو پہر باوجود ان چیزونکی تمکو کیا ہوا ہی جو غیبت کو ظاہر پہ اور معقول کو
محسوس پر اور آئندہ کو گذشتہ پر قیاس نہین کرتی ہو اور آفاق کو نفس کی ساتہہ مطابقت نہین دیتے

أَلَمْ تَرَوْا **عزیزی مختصر** كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ
نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ کیا نہین دیکہتی تم کہ کیونکر پیدا کیا خدا نی سات
آسمانونکو تو بر تو اور بنایا چاند کو درمیان انکی روشن کرنیوالا اور بنایا سورج کو چراغ چمکنی والا ۵
فخ کیا تمنی نہین دیکہا کیسے بنائی اللہ نی سات آسمان تہ بر تہ اور کیا چاند ان مین اجالا اور
سورج چراغ جلتا ۵ **تفسیر** ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سی منقول ہی کہ چاند و سورج
کے موہنہ تو آسمانونکی طرف ہین اور پیٹہین زمین کی طرف پس ہی نور چاند کا گہیرنیوالا تمام آسمانونکو ہے ۵
مد ۵ کیا نہین دیکہتی ہو کہ کسطرح پیدا کیئی خدا تعالی نی سات آسمان طبقی طبقی یعنی
ایک طبقہ کے اوپر ایک اور ہر طبقہ مشابہ ہے اور بلندی اور کشادگی اور بڑائی مین اپنے نیچیکے طبقہ سی زیادہ ہے
اور کر دیا ہے چاند کو ان ساتون آسمانونکی درمیان روشنی کا سبب کامل جو اور ستارونکی روشنی سے بہت
زیادہ ہی گویا کہ اوسکی روشنی کی مقابل مین اور ستارونکی روشنی نہین ہی تاکہ یہہ دلیل ہو اس بات پر کہ
ظلمانی عالم مین نور کا فیض پہنچانا ممکن ہے اور کر دیا ہی سورج کو ایک چراغ چمکتا اسطور کا کہ چاندکی روشنی
حقیقت مین اسی چراغ سے ہے جسطرح صیقل کے ہوی لوہی کی تختی پر چراغ کی روشنی پڑکر اوس تختی کو
چمکا دیتی ہے تاکہ تم لوگ سمجہہ لو کہ عالم نور مین بہی ایک ایسے ذات درکار ہے جو فیاض کی مبدا اہنی مستفید ہو

ع ... نطفہ ... الدہن ... بین ... جیسے ... فیض ... وان لم یکن ... کما یقال ... کذا ... بعض ... ۱۲ مدارک
ع ... لطیفہ ... ۱۲ مدارک
ع ... مولانا صاحب ... دلائل ...

اور اونکی سبب سی جو استعداد اور لیاقت اوسکے رکہتی ہین مستفید اور منور ہووین اور اپنے ترقی کا احوال
پیغمبر ونکی ترقی کی نسبت سی اسطور پر قیاس کرلو اور یہہ بہی جان لو کہ علم و عمل مین شریعت کی پیروی کی
سببسے ظلمت اور تاریکی دور ہوتی ہی اور نور اور روشنی کی طرف ترقی حاصل ہوتی ہی جیسا کہ پیدایش
کے طورونمین ترقی کا حصول یعنی بچپن سی جوانی کو اور جوانی سی بڑہاپی کو پہچنا حکمت اور قدرت مین طبیعت
کی تابعداری سی ہوتا ہے اور اگر عالم علوی کی ترقیات کی درجی اپنے پست ہمتی سے تم دریافت
نہین کرسکتی ہو تو عالم سفلی یعنی دنیا کی ترقیات اور بڑہتی مین نظر کرو وَاللهُ اَنْبَتَکُمْ الخ **عزیزی**

وَاللهُ اَنْبَتَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْهَا وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا ۝

اور خدا نی اگایا تمکو زمین سی ایک قسم کا اگانا پہر پہیر لیجایگا تمکو زمین مین اور نکالیگا تمکو نکالنا ایکطورکا
فتح ۵ اور اللہ نی اوگایا تمکو زمین سی جماکر پہر دوبارہ اوسمین ڈالیگا اور نکالیگا تمکو باہر
موضح **تفسیر** اوگایا ہی تمکو یعنی پیدا کیا ہی تمکو زمین سی پہر پہیر لیجاویگا تمکو اوسمین یعنے
١٧ بعد مرنیکے اور نکالیگا تمکو یعنے روز قیامت کی **مد** وَاللهُ اَنْبَتَکُمْ الخ اور اللہ تعالی نی
اگایا تمکو زمین سے پہلی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو تم سبکے باپ ہین زمین سے پیدا کیا پہر اونکی
اولاد مین نطفہ کو پیدایش کا بیج ٹہیرایا اور نطفہ کو غذا سی پیدا کیا اور غذا نباتی ہی یا حیوانی اور
یہہ دونون چیزین زمین سی پیدا ہوتی ہین بعضی بلاواسطہ اور بعضی بواسطہ سو تمکو ہرچند زمین سی بلاواسطہ
نہین پیدا کیا تاکہ یون کہا جاوی وَاللهُ اَنْبَتَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا لیکن تمہاری پیدایش کا سلسلہ آخر کو زمین تک پہنچتا ہی تو کہہ سکتے
ہین اَنْبَتَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَنَبَتُّمْ یعنے پیدا کیا تمکو زمین سی پس پیدا ہوئے تم نباتا تا پیدا ہونا ایکی
کہ اصل قریب تمہارے جو نطفہ ہے سو وہ زمین سے پیدا ہوتا ہی لیکن ایک مٹی سی اور اصل بعید تمہارے
یعنے پہلی حضرت آدم علیہ السلام ہین جو بیواسطہ زمین سی پیدا ہوئی ہین اور عقبی دنیا کی جسم ہین
اون سبسے ذلیل و خوار زمین کا جسم ہی ایسی جو چلنی والا ہی وہ اوسکو روندتا ہی اور باوجود اس ذلتکے
جو تمہاری اصل مین پائی جاتی ہی پہر تمکو ایسا عزت والا پیدا کیا کہ دنیا مین ظاہری عزت و بزرگی
سی نوازا یعنی غنی اور حاکم اور بادشاہ کیا اور دین مین نبوت اور رسالت اور امامت اور خلافت اور
قطبیت اور ارشاد اور ولایت کی بزرگیون سی عزیز و سرفراز کیا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ الخ پہر پہیر لیگا تمکو اوسی
زمین مین باوجود اس تمہاری بزرگی کی جو تمنی حاصل کی تاکہ تمہاری بزرگی کی سببسے زمین بہی
قدر و منزلت پیدا کرے اور تمہاری بزرگونکی قبرین متبرک اور زیارتگاہ عام و خاص لوگونکی ہوویں
وَیُخْرِجُکُمْ الخ اور نکالیگا تمکو زمین سی دوسری بار نکالنا سوائی اس نکالنی کی جو تمکو
نطفہ سے نکالا تہا اور اس دوسری بار کی نکالنی مین زمین کے اجزا تمکو تمہاری وجود مین بہت
ترقی اور عظمت حاصل ہوگی جو کسیکے وہم و خیال مین نہین آسکتی ہی اور اس درجہ کی بزرگی
حاصل ہونیکی سببسے تمہارا جسم اوس مالک الملک کی مشاہدہ اور دیدار کی لیاقت پیدا کریگا
اور اوسکی ہمیشگی کی حضوری اور ہمسایگی سی مشرف ہوگا اور اگر تمہاری خاطر مین یہہ شبہ گذری کہ جنتی

عالم علوی اور عالم سفلی کی ترقیات ہی ایک جنس کی جتنی قسمین ہین یا سبکو شامل ہی اور تم جو عبادت اور تقوی
اور اطاعت کی مرتبونکی موافق خاص ترقیونکا ہمسی وعدہ کرتے ہو یہہ کہان سی کہتی ہو تو اوسکی جواب مین ہم
تمسی کہتی ہین کہ اس خاص ترقیونکی گواہ اس عالم سفلی مین جو قریب تمہاری ہی موجود ہی وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ

الْاَرْضَ الخ **عزیزی** وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝
اور خدا نی بنایا تمہاری لیے زمین کو ایک فرش تو چلو تم اوس مین بیچ راہون کشادہ کی ۝ **فتح** اور اللہ نے
بنا دی تمکو زمین بچھونا کہ چلو اوسمین کشادہ رستی ۝ **موضح** **تفسیر** وَاللّٰهُ جَعَلَ الخ اور اللہ تعالی نے
کر دیا ہی تمہاری لیے زمین کو فرش جسپر کہاتی پیتی بیٹہتی اوٹہتی سیر کرتی ہو لِتَسْلُكُوْا الخ تاکہ چلو اس زمین کی
بہت لمبی چوڑی راہ مین سوا وجود اس بات کی کہ تمام زمین ایک فرش کی طور پر ہے لیکن بعضونکو مشرق کیطرف
اور بعضونکو مغرب کی طرف اور بعضونکو پہاڑونکی طرف اور بعضونکو جنگلونکی طرف ہم راہ چلاتی ہین اور ہر طرف
ان چلنی والونکو اپنے اپنے مطلبکے ایک بات حاصل ہوتی ہی اور اس سبب سے ہر ایک کو ترقی اور مرتبہ حاصل
ہوتا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام دعوت کی ان مرتبونکی طے کرنیکی بعد اور انتہا درجہ کی سمجہانیکی بعد
اپنے قوم کے ایمان لانیسی مایوس ہوی تب درگاہ الٰہی مین اونکی ہلاکت کی لیئی دعا کی اور اس دعا کی پہلی جو
حالت یاس اپنے قوم کی صلاحیت سی انکو حاصل ہوئے تہے اوسکو اسطور سے حق تعالی کی جناب مین عرض کیا قَالَ

نُوْحٌ رَّبِّ الخ **عزیزی** قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا
کہا نوح نی ای پروردگار میری تحقیق اس جماعت نی نافرمانی میری کی اور پیروی کی اوسکی کہ زیادہ نہین کیا اوسکی حق مین
مال اوسکی نی اور اولاد اوسکی نی مگر نقصان کو یعنی کفار کی سردارونکی تابعداری کی ۝ **فتح** کہا نوح نے
ای رب میری انہون نی میرا کہا نمانا اور مانا ایسیکا کہ جسکو اوسکی مال سی اور اولاد سی بڑہا ٹوٹا ۝ **موضح**

تفسیر قَالَ نُوْحٌ الخ کہا نوح نی ای رب میری بیشک ان لوگون نے نافرمانی کی میری اسقدر کہ اب
ہرگز انسی اطاعت کی امید باقی نرہی اسواسطی کہ باوجود نافرمانی کی اگر یہہ لوگ میری مخالفونسی نہ ملتی
اور اونکی تابعداری نکرتے تو البتہ امید تہی کہ شاید نصیحت قبول کرین اور صلاحیت پر آوین اور آہستہ
آہستہ فرمانبردار میری ہوجاوین لیکن یہہ سب میری مخالفون سی جا ملی وَاتَّبَعُوْا الخ اور تابعدار
ہوی ایسیکے کہ جسکی مال اور اولاد نی زیادہ نکیا مگر نقصان کو اسلیی کہ مال کی جمع کرنیکے محبت مین اور اولاد
کی کثرت کی خواہش مین اسقدر محو مستغرق ہوی کہ اپنے پروردگار کی یاد سی اور آخرت کی سفر کی سامان
کے درستی سی غافل ہوگئی اور اپنے عمر کو جو نہایت عمدہ چیز ہے خسیس کام مین یعنی مال کی جمع کرنی اور بچے
کشی مین برباد کیا سو پہلی بات یہہ ہی کہ تونگرونکی اور بہت بچی والونکی پیروی کرنی اور انہین جیزونکی تلاش
مین رہنا میرے طریقہ کی مخالفت پر کمر باندہنی ہی اور دوسری بات یہہ ہی کہ مال و اولاد کی کثرت کو
نابعداری کا سبب گرداننا میری تابعداری کا انکار کرنا ہے اسلیے کہ مین بلکہ تمام پیغمبر اولاد اور مال کی کثرت
کی خواہش نہین رکہتی تہی بلکہ اوس سے احتراز کرتی تہی اور تیسری بات یہہ ہی کہ مال اور اولاد والونسی چپکا اونکی تابعدار
رہنا اونکی اختیار کی ہی جو لوگ اپنے مال اور اولاد کے کثرت پر مغرور ہوکر انکی آخرت تو ہوگئی مین کاش ان الدار ان اور اولاد والونکی پیروی کرتے جو اپنے

قوانین الخ
بساطاً مبسوطة
لتسلکوا
منها
سبلاً طرقا
فجاجا واسعة
عصوني
نوح الخ
عصوک
فیما امرتہم به
من الایمان
والاستغفار
واتبعوا السفلة والفقراء
من لم یزدہ
اصحاب الاموال
والاولاد
ولدہ بضم و
عاصم

مال اور اولاد کی کثرت سی بہتری کو حاصل کرتی ہین تو بہی کچہہ مضائقہ نہتہا اس واسطی کہ اوس صورتمین اگرچہ
مالدارون اور اولاد والونکی پیروی مین انکو بہی مال کی جمع کرنی اور کثرت سی اولاد ہونیکی محبت ہوتی اور یہہ
محبت حق تعالی کی راہ سی انکو دور کرتی ہے لیکن جب وہ مال جمع کیا ہوا اور اولاد باعث ہوی اللہ تعالی کے
رضامندی مین صرف کرتے اور اوسکو آخرت کی ثواب کا وسیلہ کرتی تو بہی حق تعالی کی راہ کی نزدیک
ہوجاتی اور انجام انکا اچہا ہوتا اگرچہ ابتدا انکی اچہی نہتی وَاِنَّمَا الْعِبْرَۃُ بِالْخَوَاتِیْم یعنے عتبار بہلائی
اور برائی کا خاتمہ پر ہی اور میری مخالفون کی تابعداری کی سوا میرے طریقہ کی مٹانی مین انتہا درجہ کے
کوشش کرتے ہین اگر فقط میرے نافرمانی اور میری مخالفونکی فرمانبرداری ہے اینہین ہوتی تو بہی انکی
صلاحیت پر آنیکے توقع باقی رہتی سو یہہ بات نہین ہی بلکہ اوہون نی اس طریقہ کو برا کر کی ظاہر کرنیکی
واسطی ایک ایسی بات ٹہیرائی ہے کہ عوام لوگ انکی فریب مین پہنس جاتی ہین اور وہ برائی اونپر ظاہر نہو
کا عزیزی وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا رئیسون نی مکر بڑا کا فتح اور داؤ کئے
بڑا داؤ کا موضح کا تفسیر اور فریب کیا ہی ان لوگون نی ایسا فریب کہ اوس سی زیادہ فریب
ہو نہین سکتا اسلیے کہ پیغمبرونکی مقابلہ مین اونکی دین کی انکار کے واسطے کافر اور منکر جو جو مکر و فریب
کرتے ہین وہ تین قسم کی ہوتی ہین اول قسم یہہ ہی کہ رسولون کے رسالت مین اور اونکی رسالت کی
مستحق ہونیمین شبہہ نکالتی ہین جیساکہ مکہ معظمہ کی کفار اور اوکفار کیا کرتی تہی کہ اگر یہہ رسول ہوتا تو کہاتا پیتا نہین
اور بازارونمین نہ پہرتا اور فقیر نہوتا اور اور بہت سی باتین واہیات کہا کرتی تہی لیکن یہہ مکر اونکا سہل ہے
اور اسکا دفیعہ بہت آسان ہی کہ بڑے بڑے معجزے دکہلا کر رسالت ثابت ہوسکتی ہی اور دوسرے
قسم کا فرونکی مکر کی یہہ ہے کہ حق تعالی کی ربوبیت مین کہ حضرت پیغمبر اپنے تئین اوسی طرف منسوب
کرتے ہین اور اوسکا بہیجا ہوا اپنے تئین کہتی ہین شبہہ نکالین اور اپنے تئین خود مختار ظاہر کرین
اور اپنے محتاج ہونیکو حق تعالی کی طرف پوشیدہ کرین اور اوسکی حکمونکو اپنے ذمہ سی ساقط کرین جسطرح
فرعون کرتا تہا کہ کبہی کہتا تہا وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور کبہی کہتا تہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی اور کبہی کہتا تہا
مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ سو یہہ مکر پہلی مکر سے بہی آسان ہی اسلیے کہ حق تعالی کی ربوبیت
کی دلیلین رسولونکی رسالت کی ثبوت کی دلیلون سی زیادہ تر ظاہر ہین اور جسکو تہوڑی سی بہی عقل ہی وہ
حق تعالی کی رب ہونیکا انکار نہین کرسکتا ہی اور تیسری قسم یہہ ہے کہ حق تعالی اوسکے ربوبیت کا بہی ظاہر مین
قائل ہوا اور رسول کی رسالت کا بہی لیکن اسکی ساتہہ اوسکا اعتقاد یہہ ہو کہ رسولونکا علم عوام لوگونکی
رغبت اور خوف دلانیکی لیے ہی اور کمینی اور کم عقلونکی سمجہانیکے واسطے اور اون لوگونکو راہ پر لانا
اور اونکی برائیونکو چہوڑوانا مناسب اور بہتر ہے لیکن دانا اور باریک بین جو ہر چیز کی حقیقت سی آگاہ
واقف ہین اونکو پیغمبرونکی نصیحت کی کچہہ احتیاج نہین ہے اور وہ لوگ خطابات اور احکام سی مخاطب اور
محکوم بہی نہین ہین جو علم نصیحت و پند کا رسول رکہتی ہین اوس سی اون لوگونکا مرتبہ بڑہ کر ہی
اور ربوبیت و رسالت کی حقیقت کو جسقدر یہہ لوگ جانتی بوجہتی ہین اوتنا رسول نہین بوجہتی اسلیے

کہ سولون کی نظر ظاہر اور سرسری ہی اور اون باریک بینونکی نظر بہت دور اور تہہ کو پہنچتی ہی سو اس قسم کا کفر
بہت سخت و دشوار ہے اور کفر وسنی اور یہہ مکر بہت بڑا اور قوی ہی آور مکرون سی اور اسکا علاج
بہت مشکل ہے چنانچہ اکثر فلسفی طریق والی اور یونانی حکما اسی بلا اور وہمون مین گرفتار ہین اور اس
مرض کا دفع ہونا بہت مشکل ہے اور سورۂ مومن مین انہین لوگونکا حال مذکور ہے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے
فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اور وہ جو مشہور ہے کہ یونان کے لوگونمین سے ایک شخص نے اپنی وقت کی رسول کی نصیحت کی جوابمین
کہا تہا کہ نحن اناس مھذبون لاحاجۃ لنا الی من یھدینا سو یہہ کلام بہی اسی قسم سے
ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خالص حق تعالی کی عبادت کرنیکا
اور شرک سی بچنی کا جو حکم کیا تو اون لوگون نی اونکی جوابمین اسطرحکا کلام فریب آمیز کیا کہ ہم لوگ
حق تعالی کی عبادت پر قایم ہین بلکہ تمسی بہی زیادہ ہم مضبوط ہین اسلیے کہ ہم لوگ اون مظاہر کاملہ کی
عبادت کرتی ہین کہ جنمین حق تعالی اپنی صفت الوہیت سی در آیا ہے اور اونکو اپنا مظہر خاص کیا ہے
اور تم ہمکو تنزیہہ کی مرتبہ کی عبادت کرنیکو حکم کرتی ہو اور اس مرتبہ کی تعریف مین ایسی صفتین
بیان کرتے ہو جنکے سبب سے وہ مرتبہ موہوم محض ہوا جاتا ہے تو گویا تم ہمکو حق تعالی کی عبادت سی
پھرا کر ایک موہوم امر کی عبادت کا حکم کرتی ہو تو ظاہر مین تم اپنے تئین بلانیوالا طرف اللہ کی کہتی ہو
اور حقیقت مین حق تعالی کی عبادت سی منع کرتے ہو اور اس تقریر فریب آمیز کو اپنے تابعدارون
اور احمقون سی بیان کیا کرتی تہی اور سچی بات کو اس فریب کی تقریر سی جہوٹہ کرا کر اونکی لوگونمین جما دیتی تہی ۵

عزیزی وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝
اور کہا ہرگز ترک کرو معبودون اپنی کو اور ہرگز ترک نکرو ودّا اور سوع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو اور یہہ پانچ بت تہی ۵

فتح اور بولی نہ چہوڑیو اپنے ٹہاکرونکو اور نہ چہوڑیو ودّ کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور
نسر کو ۵ **موضح تفسیر** اور کہا یعنی رئیسون نی اپنی تابعدارون سی اور ترک نکرو الخ یعنی معبودون کی
عبادۃ کو علی العموم اور ودّ ساتہہ زبر واو اور پیش واو کی کہ یہہ خیر قراۃ امام نافع کی ہی نام ایک بت کا ہی
بصورۃ مرد کی اور سواع بت تہا بصورت عورۃ کی اور یغوث بت تہا بصورۃ شیر کی اور یعوق بت تہا بصورۃ
گہوڑیکے اور نسر بصورت نسر یعنی کرگس کی تہا یعنی ان پانچ بتونکی پوجنی کو علی الخصوص نہ چہوڑو اور یہہ بت
بڑی عظمت والی تہی اونکی نزدیک پس خاص بیان کیا اونکو بعد عام کی اور یہہ بت قوم نوح سی انتقال کر کر
عرب مین آئی پس ود تو بنی کلب کا معبود ٹہیرا اور سواع ہمدان کا اور یغوث مدحج کا اور نسر حمیر کا اور تفسیر
معالم مین کعب سی نقل کیا ہی کہ یہہ نام پانچ مرد صالح کی ہتی کہ بیچ آدم و نوح کی تہی بعد مرنی اونکی اونکی
تابعدار پیروی اونکی عبادۃ مین کرتی تہی ابلیس نے اونکی پاس آ کر کہا کہ اگر تصویرین اونکی بنا کر اپنے سامنی
رکہو تو تمکو بڑا شوق و نشاط عبادۃ مین ہوگا انہون نی ایسا ہی کیا اور بعد اونکی مرنیکی لوگونکو کہا کہ تمہارے
بڑی ان صورتون کو پوجتی تہی تم بہی پوجو اور ابتدا پوجا غیر اللہ کی اسی وقت سی ہوئی اور بعد قوم نوح کی یہہ بت

عرب مین پہیلی پہر اسکے آگی ویسا ہی مضمون ہی جیسا اوپر مذکور ہوا **ف ملا بحر** جاننا چاہی
کہ یہہ پانچون اسم حضرت ادریس علیہ السلام کی صاحبزادونکی نام ہین بہت نیک لوگ ہتی لیکن جوانکو زمانہ
بہت گذراتہا اور اون لوگون مین جوجو صفتیں اکثر پائی جاتی تہین اون صفتون نی اون پوجنی والونکی ذہن مین
وہم کی غلبہ سی اون شکلونپر ظہور پکڑا تہا اس سبب سی ہنی اوسی وہم کی موافق اپنی اپنی بتونکی اون مختلف شکلونپر
تراشا تہا اور وہم کی غلبہ سی اسطرحکی عجائبات اور غرائبات بہت ہواکرتی ہین جیسیکہ بعضی جاہل اسلام کی
مدعی حضرت علی رض کی تصویر کو شیر کی شکل بناتی ہین اسواسطے کہ اسد اللہ اونکا لقب ہے اور بعض شہیا کی
کو سفید باز کی شکل بناتی ہین فقط اور ان پانچ بتونکی سوا عرب کے لوگون کی پاس اور بت بہی تہی چنانچہ بنی ثقیف مین
لات تہا اور بنو سلیم اور بنو غطفان اور بنو نصر اور بنو سعد اور بنو بکر مین عزی اور قدید اور مسلل لوگونکا منات
تہا اور مدینہ والی بہی اوسکی درشن کرنیکو جاتے تہے اور مکی کی لوگون پاس اساف و نائلہ اور ہبل تہی اساف صفا
پہاڑ پر حجر اسود کی سامنی رکہا تہا اور نائلہ کو رکن یمانی کی مقابلہ مین اور ہبل کو بیت اللہ شریف کی اندر
رکہا تہا اور ذیل مین ہبل سب سے بڑا تہا آٹہہ گز کا لنبا تہا اور لڑائی کی وقت کافر اوسیکو پکارتی تہی
چنانچہ ابوسفیان نی بہی کفر کی حالت مین یعنی اسلام لانیکی پہلی احد کی دن جب فتح پائی تہی تو اوسیکی لقب
کے تہے حاصل کلام کا یہہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ایسی تقریر فریب آمیز سے عوام لوگون کو بہکایا
کرتے تہے اور اس اونکی مکر نے عوام کی دلونمین بہت تاثیر کی تہی دیوانونکیسی بیہودہ باتین اونکی نزدیک نہین
تاکہ کوئی اوسکی طرف التفات نکرے اور اوسکی تدارک اور خبرگیری مین غفلت کیجاوی **ف عزیزی**

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا اور تحقیق گمراہ کیا بہتونکو اور زیادہ ندی
ظالمونکو مگر گمراہی **ف فتح** اور بہکا دیا بہتونکو اور تو نہ بڑہا بیوبلی انصافونکو مگر بہکاوا **ف**
موضح تفسیر یعنے اون بتون نی بہت سی لوگونکو گمراہ کیا یا رئیسون نی بسبب ان بتونکی
ضعیفونکو گمراہ کیا اور ضلالا بمعنی ہلاکا کی ہی جیسے اور جاگہ فرمایا ولا تزد الظلمین الا تبارا اور یا یہہ
معنے ہین کہ نہ زیادہ کر ظالمون کو مگر عذاب اوس گمراہی پر **ف ملا بحر** وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا
اور تحقیق گمراہ کیا ہی ان لوگون نی مکر و فریب سی بہت سی لوگونکو یہان تک کہ حق تعالی کی عبادت
سیکے سبب محروم رہے اور غیر اللہ کی عبادتمین یعنی تصویرونکی عبادت مین مشغول ہوی اور حال
یہہ ہے کہ اس مکر کی باطل ہونی پر انکی گمراہی خود دلیل ظاہر ہتی اسلیی کہ اگر اون مظاہر کی عبادت
حقیقت مین حق تعالی کی عبادت ہوتی تو حق تعالی کی درگاہ مین قبولیت کا سبب پڑتی اور تاریکی
کے پردے اونکی درمیان سی اوٹہہ جاتی اور اونکو ہدایت نصیب ہوتی لیکن یہان اسکا عکس پایا گیا
یعنے یہہ مظاہر کی عبادت زیادہ تر دوری کا سبب پڑی اور حق تعالی کی عبادت سی غفلت زیادہ
ہوتی گئی اور عمر بہر اوسی مظاہر کی قید مین گرفتار رہے اور معبود حقیقی کی عبادت کی انکار کرنیسے
ظالم ہوی اسلیے کہ کسیکے حق کو تلف کرنا اور جو چیز جس واسطی بنی ہی اوسکی غیر مین اوسکو صرف کرنا
اسیکا نام ظلم ہی سو عبادت خاص الوہیت کی مرتبہ کا حق ہی نہ بتونکا سو حضرت نوح علیہ السلام نی عرض کیا

کہ جب ان لوگوں نے اسطرح کا ظلم کیا تو انکو استدراج کی طور پر بہی معرفت سی آشنا نکر اور ہدایت نہی دلا
تو دیا الخ اور زیادہ نہ بڑہا ظالمونکو گمراہی کی سوای یہان مفسر ایک اعتراض کرتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام
اولو العزم پیغمبر ونمین ہین اُنہون نی اپنی قوم کی واسطی زیادہ گمراہی کی دعا کرنی بڑا تعجب ہے اسلیی کہ نبیونکا
کام تو ہدایت طلب کرنی ہی نہ گمراہی کی بد دعا کرنی سو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ بد دعا حضرت نوح علیہ السلام
او سوقت کی تہی کہ جب اونکی ایمان سی بالکل نا امید ہوگئی تہی چنانچہ او رآیت مین حق تعالیٰ نی خود فرمایا
تہا اِنَّہٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ تب حضرت نوح علیہ السلام نی چاہا کہ اپنا عوض انسی لیجی
اور بد دعا زیادتی گمراہی کے انکے واسطے کیجئے تاکہ انکی عذاب مین زیادتی ہووی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نی بہی جب فرعون اور اسکی قوم کی ایمان سی مایوس ہوی تہی اسیطور کی بد دعا اونکی لیی کی تہی چنانچہ
سورہ یونس کی اخیر مین حکایت کی طور پر اونکی طرف سی بیان فرمائی ہی کہ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ
وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اور یہہ نہی ہے کہ زیادتی گمراہی کے بد دعا حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے
قوم کی لیی مطلق نہین ہی بلکہ ظلم اور شرک کی بہی قید لگی ہوئی ہی یعنی ظلم و شرک پر اڑی رہین تو
اونکی حق مین بد دعا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی بیان سی جو انتہا درجہ کی نصیحت
اپنی قوم کو کرکر یہہ بد دعا کی تہی اور اونکی قوم کی شکایت کی بیان سی فراغت پائی جو حکایت کی طور پر
بیان کی گئی ہی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ اس دعا اور اس شکایت کا اثر ظاہر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام
کے قوم اونکی نافرمانی اور برائیونمین ہمیشہ بہی رہی کسیطرح سی ہدایت انکو نہوئی یہان تک کہ مِمَّا

خَطِيْٓئٰتِهِمْ الخ عربی مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۵ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۵ ترجمہ سبب گناہون اپنے کی غرق کیا گیا اونکو پس داخل کیا گیا اونکو
آگ مین پس نپایا اپنی لیی سوای خدا کی کوئی مددکرنیوالا ۵ فتح کچہہ اونکی گناہونسی ڈبائی گئی پہر
بیٹہائی گیی آگ مین پہر نپائی اپنے واسطے اللہ کی سوای کوئی مددگار ۵ موضح تفسیر مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ
الخ اپنے گناہون کی سبب اور من اسجگہہ تعلیل کے واسطے ہے اور ما کا لفظ کثرت و زیادتی کی معنون کے
فائدہ دینی کی واسطی ہے جسطرح کثیر ما اور اور بہت جگہہ ما کو کثرت کی معنونکی لیی زیادہ کرتی ہین اور یہان
ان گناہون کی زیادتی سی اونکا کفر مراد ہے کہ اپنے وقت کی پیغمبر کے مقابلہ مین ہزار برس تک وسی
اپنے کفر پر اڑے رہے اور طرح طرح کی ایذا پہنچائی سو اس سبب سے اونکا کفر بہت قوی ہوگیا اور اسی
سبب سے اُغْرِقُوْا غرق کیی گئی ایسی پانی مین جو آسمان سی بہی گرتا تہا اور زمین سی بہی اُبلتا تہا اور
اونکو ڈبو دینی سی اونکا نیست و نابود کر دینا روی زمین سی فقط منظور نتہا جو اسی ڈبو دینی پر کفایت
کیجاتی بلکہ برزخ کا عذاب چکہانا بہی انکو منظور تہا اسواسطی کہ فَاُدْخِلُوْا نَارًا پہر غرق ہونیکی بعد
داخل کیی گئی ایک آگ مین سوای دوزخ کی آگ موعود کی اسواسطی کہ اوسمین داخل ہونیکو بہت دور
ہے اور اس آیت مین فعل ماضی کو دوسرے فعل ماضی پر ف تعقیب کی ساتہہ جو عطف کیا ہی سو یہہ
قبر کی عذاب کے ثبوت پر صریح دلیل ہے چنانچہ ضحاک رحمۃ اللہ سی منقول ہے کہ حضرت نوح کی قوم ادہر ڈوبتی

جاتی ہتی اور اودہر جلتی جاتی ہتی اور یہہ بہی اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ نا فرمانونکی موت کسیطرح سی ہو پانی مین
ڈوبنی سی یا آگ مین جلنی سی یا جانورکی کہا جانیسی لیکن قبرکی عذابمین ضرور گرفتار ہوتی ہین اور جوکچہہ اوس
مردی پر جو قبر مین گاڑا جاتا ہی ہوتا ہی وہی اسپر بہی ہوتا ہی اسلیی کہ جو کچہہ عذاب ہی سو روح پر ہے
نہ بدن پر تاکہ بدن کا باقی رہنا عذابکے واسطی شرط ہو فَلَمْ يَجِدُوْا الخ پہر نہ پایا حضرت نوح عم کی قوم نی
اپنے معبودونکو کہ جنکو پوجتی ہتی اس امیدسی کہ وقت پڑنی پر کام آوینگی اور مصیبت مین مدد کرینگی
سوای حق تعالی کی مددگار یعنی نہ ودنی اونسی محبت کی اور نہ سواع نی اونکو قائم رکہا اور نہ یغوث اونکی
فریاد کو پہنچا اور نہ یعوق نی حمایت کی اور نہ نسر نی اونکو قوۃ دی تاکہ دنیا کی عذاب سی یعنی طوفان
مین غرق ہونیسی انکو بچا لی یا برزخ کی عذاب کو یعنی آگ مین جلنی کو اونسی دفع کرتی سو انکی گمراہیے کا
اثر حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی موافق ظاہر ہوا اور جب طوفان کی پانی کی زیادتی ہوئی اور آسمان سے
برسنا اور زمین سی ابلنا شروع ہوا اور حضرت نوح عم اپنے لوگونکی ساتہہ کشتی مین سوار ہوی اور کافر
ڈوبنی لگی لیکن بعضی کافرونکو دیکہا کہ پہاڑکی چوٹیونپر اور اونچی مکانونپر بہاگ کر جا بیٹہی ہین اور
بعضونے حضرت نوح عم کی زبان سی اس طوفان کا حال سُنا تہا تو آپہی خوف سی شیشے کی مکانات
پہاڑونپر احتیاط کی واسطی بنا رکہی تہی اور کئی مہینونکا کہانا پینا بہی اوسمین رکہا تہا سو اوسوقت اون
مکانونمین جاکر بیخوف ہوکر بیٹہی تہی حضرت نوح علیہ السلام نی یہہ حال دیکہہ کر اندیشہ کیا کہ ایسا نہو کہ بعضے
کافر اس عذاب سی اس حکمت سی بچ جاوین اور پہر کفر کا تخم جہانمین باقی رہے یہہ وجہہ کر پہر درگاہ
ہی مین دست بدعا ہوکر عرض کی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ الخ **عزیزی**

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح نی ای میرے رب
میری مت چہوڑ زمین پر کافرونسی کسی بسنی والیکو ۞ **فتح** اور کہا نوح نی ای رب نچہوڑ زمین پر
منکرونکا ایک گہر بسنے والا ۞ **موضح** **تفسیر** وَقَالَ نُوْحٌ الخ اور کہا نوح نی ای رب میری جو
تو نی مجکو اس قبولیت سے سرفراز کیا ہے اور میری قوم کی سردارون اور مکارونکو جنہون نی عوام
لوگونکو بہی فریب دیکر خراب کیا تہا طوفان کی عذابمین گرفتار کیا ہی تو ایک عرض تیری جناب مین اور
کرتا ہون لَا تَذَرْ الخ کہ نچہوڑ زمین پر جہان بہر مین نہ یہان اور نہ اور جگہہ کافرونکی جنس سے
سردار اور مکارون یا اونکی مقلد اور تابعدار میری قوم سی ہون یا غیر اونمین سی کسیکو دَيَّارًا ۝
گہر مین رہنی والا اور چلنی والا اور دیار فیعال کی وزن پر ہے مشتق ہی دار سی یا دور سی اگر دار سے
یہہ لفظ نکلا ہے تو اسکے معنی ہین گہر مین رہنی والا اور بسنی والا اور اگر دور سی نکلا ہی تو اوسکے معنی
ہین پہرنیوالا اور چلنی والا اور یہہ لفظ فعال کی وزن پر نہین ہی والا دوار ہونا چاہیی تہا نہ دیار اور
حضرت نوح عم اپنے کلام دعائیہ مین دیارا کا لفظ لائی اور منتفسا نکہا اسلیے کہ ابلیس اور اوسکے
ذریت کی بقاء قیامت تک آپکو معلوم ہتی اگر ہر کافر جاندار کی ہلاکت روی زمین سی درگاہ الہی سے
طلب کرتے تو اونکا کلام حق تعالی کی تقدیر مبرم کی مخالف واقع ہوتا اور حضرت انبیاء علیہم السلام تقدیر الہی

کی مخالف دعا تہین کرتی ہین اس سبب سے دیار کی لفظ کو لائی تا کہ ابلیس اور اوسکی ذریت اسمین داخل نہون سلیئے
کہ ابلیس اور تمام شیاطین زمین پر انسان کی طرح خانہ داری اور سکونت نہین کرتی ہین اور اکثر زمین پر
چلتی پہرتی کم ہین بلکہ اونکی حرکت اکثر ہوا مین ہوتی ہی اور جو کافرونکا روی زمین پر باقی رہنا کبہی حکمت الہی
کی تقاضی سی ہوتا ہی اسواسطی کہ اون کافرون سی کسی زمانہ مین خلق کی ہدایت مقدر ہوتی ہی اگرچہ سبب
کفر اور گمراہی مین گرفتار ہوتی ہین جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ کی کافر کہ باوجود کفر مین سخت
ہونیکی آخر کو سعادت اسلام سی مشرف ہوی اور ہزارون کافرونسی جہاد کرکی اسلام مین داخل کیا یا اون
کافرون سی اولاد صالح پیدا ہونا مقدر ہوتا ہی اور اونکی اولاد حق تعالیٰ کی معرفت اور بندگی کو بجا لاتی
ہے سو حضرت نوح علیہ السلام نی دعا کی عرض کرنیکے وقت ان دونون فائدونکی نفی بہی بیان کردی کہ

إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ الخ **عزیزی** إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا
إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ تحقیق تو اگر چہوڑتے انکو گمراہ کرینگی تیری بندونکو اور نہ جنین مگر بدکار ناشکر

فتح مقرر اگر تو چہوڑی انکو بہکاوین تیری بندونکو اور جو جنین سو ڈہیٹہ حق ناسمجہتا

موضح **تفسیر** إِنَّكَ الخ تحقیق تو اگر چہوڑ دیگا انکو یعنی ہلاک نکریگا گمراہ کرینگی تیری
سب بندونکو تیری راہ سی اور اونکو نفرت دلاوینگی اور منع کرینگے سیدہے راہ چلنی سی اور اونکی پیدائش
جو معرفت وعبادت کی واسطی ہوئی ہی وہ حکمت درہم برہم ہوجائیگی اور ہرگز نہ جنین گی یہہ بدبخت مگر
بدکار ناشکر پس انکے اولاد مین بہی نیک بخت ہونیکی امید نہین ہی غرض ہرطرح سی یہہ لوگ ہلاکت و
خرابی کی لائق ہین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نی جناب باری عزاسمہ سی ایسا موخذہ جو عام ہو کہ سبکو
شامل ہو اور نمونہ ہو قیامت کا طلب کیا تو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ قہر الہی ایسا جوش مین آوے
کہ مجہ سی ترک اولی کبہی کبہی ہوجاتا ہی اور میری امت کی مسلمانون سی فرعیہ گناہون پر جو انسی ہوجاتی
ہین مواخذہ اور پکڑ ہو سو اس خوف کی دفع کیواسطے درگاہ الہی مین ایک دعا اور مضمون کی بہی کی
اور کہا رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ **عزیزی** اور کہا ہی علماء نی کہ یہہ دعا نوح علیہ السلام نی اوسوقت
کی کہ طوفان سی چالیس برس پہلی عورتین بانجہ ہوگئین اور حق تعالیٰ نی نوح کو نہ ایمان لانی اونکیسی
نہ جننی اونکیسی مومن کو خبر دی اور جب نوح نی یہہ دعا کی حق تعالیٰ نی قبول کی اور طوفان مین اون
سبونکو ہلاک کیا اور اوسوقت مین کوئی لڑکا اونمین نتہا **بحرہ** رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝
اے پروردگار میری بخش مجکو اور میری ماں باپ کو اور اوسکو کہ آوی میری گہر مین ایمان لاکر اور سب
مومن مردون اور مومن عورتونکو اور زیادہ ندی ظالمونکو مگر ہلاکی **فتح** اے رب معاف کر مجکو
اور میرے ماں باپ کو اور جو آوی میری گہر مین ایمان دار اور سب ایمان دار مردونکو اور عورتونکو اور گنہگار ونپر
یہی بڑہتا رکہہ برباد ہونا **موضح** **تفسیر** مراد گہر سے مکان نوح علیہ السلام کا ہی یا مسجد اونکی
اور بقول بعض کے مراد کشتی ہی اور کہا ہی علماء نے کہ والدین نوح ع‌م کی مسلمان تہی باپ اونکی ملک بن متوشلخ تہے

اور ماں اونکی شمخا بنت انوش تہین اور مراد مومنات سی مسلمان امت نوح کی ہین اور مراد مومنین اور مومنات
سے تمام مسلمان بنی آدم کی ہین اور بقول بعض امت مرحومہ محمد کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس فرماتی
ہین جیسکہ دعاء نوح علیہ السلام کی بیچ حق کفار کی مقبول بیشک ہوی کہ وہ ہلاک ہوی پس محال ہے کہ اونکی
دعاء اہل ایمان کی حق مین مقبول نہوی یعنی امید ہی کہ مومنونکی حق مین ہی قبول ہی ہوئی ہوا در کہنا ہے
فقیر کہ اسیطرح دعاء ہمارے پیغمبر کے روایت کی گئی ہی پس بشارت ہی مومنونکو کہ ہم سب بخشی گئی ہین
انشاءاللہ تعالی ﮦ ملا بحرہ رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ای پروردگار میرے بخشدی مجکو جوکچہہ تیری مرضی
کے خلاف مجسی ہوا ہوا ور میری حق مین وہ گناہ کا حکم رکہتا ہو جیسی ترک اولی اور اجتہاد مین خطا اور
چوک اور بخشدی میری ماں باپ کو اگرچہ وہ مرگئی ہتی لیکن والدین کی مرنیکی بعد ہی اولاد پر واجب ہی کہ اونکی
مغفرت کی دعاء مانگین اور اپنے مقدور بہر اونکی لیے صدقہ ہی دیا جای اور حضرت نوح علیہ السلام کی باپ کا
نام لمک بن متوشلخ تہا اور آپکی ماں کا نام شمخاء تہا انوش کی بیٹی لیکن یہہ انوش وہ نہین ہین جو آپکی اجداد مین
ہے بلکہ یہہ اور شخص ہے اور عطاء رحمہ اللہ نی کہا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اباء و اجداد مین حضرت آدم
علیہ السلام تک کوئی کافر نہتا سب مسلمان موحد ہتی اور آپکی والدہ ہی مسلمان تہین وَلِمَنْ دَخَلَ الخ اور
بخشش کر اوسکی واسطی جو داخل ہو میری کشتی مین جو میرا چلتا گہر ہی لیکن مسلمان ہو اسواسطی کہ آپکی
کشتی مین ابلیس ہی تہا اور بخشش کا مستحق نہتا اور مسلمانونکی بخشش اسلیی طلب کی کہ ایسا نہو کہ
اونکی برائیون اور گناہونکی شامت سی کشتی ڈوب جاوی تو بیگناہ ہی ہلاک ہوجاوین اسلیی کہ دنیا کی
عام عذابونمین جو آزمایش کی واسطی ہوتی ہین اونمین کافر و مسلمان کا فرق و امتیاز نہین ہوتا ہی
اسیواسطی جو بلا کسی قوم پر آتی ہی تو اوسمین اونکی بچی اور دیوانی ہی ہلاک ہوجاتی ہین بلکہ جانور ونکی
ہی خرابی ہوجاتی ہی وَلِلْمُؤْمِنِينَ الخ اور بخشدی تمام مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو قیامت
تک جو ہوتی جاوین تاکہ اونکی اولاد کی گناہ جو آگی پیدا ہوا کرینگے ان لوگونمین کہ اونکی باپ ہین تاثیر
نکرین اور کشتی کو نہ ڈبو دین وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ الخ اور زیادہ نکر ان ظالمونکو جو شرک و کفر کی شامت
سے ڈوب کر آگ مین جلینگے مگر دکہہ اور درد اور عذاب اسلیی کہ اگر دم بدم انپر عذاب کی زیادتی نہوتی جاویگی
اور ایک ہی طور پر عذاب رہیگا تو اس عذابکی انکو عادت ہوجاویگی اور سہ جاوینگی اور وہ عذاب انکو
معلوم نہوگا اور یہہ بہی ایک طرحکی مغفرت ہی اگرچہ تہوڑیہی سی ہو علماء نی کہا ہی کہ حضرت نوح
علیہ السلام کے دعاء مین بڑی خوشخبری ہی تمام ایمان دارونکی واسطی جو قیامت تک ہوتی جاوینگی
اسلیی کہ کافرونکی حقمین جو آپنے بددعاء کی تہی وہ درگاہ الہی مین بالیقین مقبول ہوئی اور اوسکی قبولیت
آثار بہی ظاہر ہوی کہ سب کافر ہلاک ہوی تو ایماندارونکی حق مین مغفرت کی دعاء جو آپنے کی ہی
وہ بہی بلاشبہہ قبول ہوئی ہوگی اور مسلمان بخشی گئی وللہ الحمد علی ذلک اور یہہ بہی علماء نی کہا ہی کہ ود
اور سواع وغیرہ پانچوں بت جو اوپر مذکور ہوچکی ہین کچہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی واسطی خاص
نہتے بلکہ ہر شخص کے پاس موجود ہین اور ہر ایک ونکی عبادت و محبت مین گرفتار ہے جان بوجہ کی یا نادانستہ

ع
یعنی بوجوم کا موقع ۱۲

مگر جسکو حق تعالی بچاوی ولیکن ایسی لوگ بہت کم ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہی کہ آدمی اپنی حالمین خوب
غور کر کر دیکھی کہ ہر شخص کا بدن وڈ ہی اسلیے کہ روح کا محبوب ہی یہہ بات جبلی ہی اور اپنی بدن کی محبت مین ایسا مصروف
رہتا ہی کہ اوسکی مقابلہ مین سبکو ہیچ جانتا ہی کسیکی حقیقت اوسکی سامنی نہین ہی اور ہمیشہ اوسیکی پرورش
اور زینت مین لگا رہتا ہی کہانی پینی مین لباس مین زیور مین خضاب مین کنگہی مین سرمہ مین دوا کی استعمال مین
ورزش مین تفرج مین حمام کی جانی مین غسل کرنی مین بدنکی ملنی مین حجامت بنوانی مین غرض جتنی چیزین
ہین سب مین بدنکی اصلاح اور بہتری ملحوظ و منظور رہتی ہی اور ہمیشہ دن اور رات بلکہ ہر ساعت ہمین مشغول
رہتا ہی اور ہر شخص کا نفس سُواع ہی اسلیے کہ اوسکی زندگانی کا قیام اوس ہی متعلق ہی اسی واسطی جن
چیزونمین اوسکو لذت اور خوشی ہوتی ہی اوسیکے طرف دوڑتا ہی اور جن چیزون سی رنج اور ضرر اوسکا محتمل ہے
اوسنی دور بہاگتا ہی یہی سبب ہے کہ تقوی اور عبادتین اوس ہی قصور ہوتا ہی اور پیغمبر کی فرمانبرداری
کا حفظ نہین کر سکتا اور ہر شخص کا یغوث اوسکا باپ بیٹا ماں بہن بہائی بہتیجا خویش و اقربا ہین اسلیے کہ ان لوگون سی
امید فریادرسی کی رکہتا ہی اور اونکی بہروسی پر کودتا ہی اور اونکی خاطرداری اور دلجوئی مین ہمیشہ لگا رہتا ہے
یہان تک کہ اونکی خاطر سی اللہ اور رسول کی حکم کو ٹال جاتا ہی اور سنی کو ان سُنا کر دیتا ہی اور ہر شخص کا
یعوق اوسکا مال ہی جو زکوۃ اور صدقات کی دینی سی اور مسکینون اور محتاجون کی خبرگیری سی اور حقوق
کی عبادت و تقویسی روکتا ہی اور یہہ شخص اپنے مصیبت اور بلا کی دفع کرنیمین اوس ہی بڑی امید رکہتا ہی
اور ہر شخص کا نسر اوسکا شیطان ہی جو حرص اور غصہ کی دونو بازو دسنی ہیچکر اس شخص کی کبی اور نیکی
کو برابر کر دیتا ہی اور بری وسوسی اور جہوٹی اعتقاد اسکی دلمین ڈالا کرتا ہی سو جب تک ان پانچ بتونکی
پہندی سی نہ چہوٹیگا تب تک ایمان اسکا درست نہوگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا مین جو تمام ایمان
دارونکی لیے ہی داخل ہوگا اب اس جگہہ پر جاننا چاہیے کہ حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی دعا مین عرض کیا ہی
کہ میرے قوم کی کافر جنینگے مگر بدبخت ناشکر یعنے انکی نسل سی بہی کوئی مسلمان ہونیوالا نہین ہی لیکن
بہت کافر ایسے بہی ہوی ہین کہ اونکی نسل سے نیکبخت خاص خدا کی بندی پیدا ہوتی ہین چنانچہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی باپ کہ اونکی نطفہ سی ایسا شخص پیدا ہوا جو سید المسلمین اور ابو المرسلین اور خلیل اللہ ہوا
سو ظاہر مین دعا کا مضمون واقع کی خلاف معلوم ہوتا ہی اس شبہ کی جوابمین مفسرین نی بہی اختلاف
کیا ہے علماء ظاہر یون جواب دیتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سی اپنی قوم کا حال بخوبی معلوم
ہو چکا تہا کہ ان لوگون سی ہرگز مسلمان پیدا ہونیوالا نہین ہی اسلیے یہہ دعا اور یہہ حکم انہین کی
قوم لیے خاص ہی عام نہین ہی کہ ہر کافر کو شامل ہو اور بعضی عالمون نے یون کہا ہی کہ طوفان کی آنیکے
پہلے حق تعالی نی اونپر وحی بہیجی تہے کہ اِنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ اور اس حصر کی
لفظ سی حضرت نوح علیہ السلام نی سمجہہ لیا تہا کہ اب میری قوم سی جو پیدا ہوگا وہ کافر ہے رہیگا
اسواسطے کہ قوم کی اولاد بہی قوم مین داخل ہین اس سبب سے انکو یقین ہوگیا تہا اور اس مضمون کو
جو متضمن شر و جزا کا ہی جناب الہی مین عرض کیا یعنے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ آخر تک اور حضرت

صوفیہ رحمہم اللہ کہتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو تنگدلی اور غضب الہی کی غلبہ کی سببسے دعا کی وقت جوش
آگیا تہا اور اونپر ایک حالت طاری ہوگئی تہی سو ظاہر حال کی موافق آپنی حکم فرمایا ایسی کہ خبیث اور تاریک نفس
سی جو نطفہ کہ پیدا ہوگا اور اوسی تاریک وخبیث نفس کی تدبیر سی تربیت پاویگا تو بالیقین وہ بہی خبیث ہوگا
اور خباثت ہی کا استعداد پیدا کریگا جسطرح اولاد کا جسم کہ صفت مین والد کی جسم کی موافق ہوتا ہی جیسے
حبشی اور رومی اور جسطرح شاہ گرد اور مرید کہ کمال کی قسم مین اپنی اوستاد اور پیر کی موافق ہوتی ہین ایسی کہاہے
کہ اَلْوِلَادَۃُ الرُّوحَانِیَّۃُ مِثْلُ الْوِلَادَۃِ الْجِسْمَانِیَّۃِ سلہ اسیطور سی حضرت نوح علیہ السلام کا عرض کرنا آپکی حال
کی لغزش سی تہا کہ کبہی انبیا سی بہی ہوجاتی ہی جسطرح حضرت موسی کی ہاتہہ سی قبطی مرگیا کہ وہ حضرت موسے
علیہ السلام کی عمل کی لغزش تہی یہی سببہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اس عرض کی عوضمین اونکی بیٹی کی
کفر سے جسکا نام کنعان تہا خبردار کردیا جسطرح حضرت داود علیہ السلام کو اوریا کی عورت کی مقدمہ مین دو شخصونکی
قصے سے جو آپسمین بکریونمین جہگڑتے آئے تہے خبردار کردیا تہا اور تحقیق اسمقام کی یہہ ہی کہ جو کیفیت ان
باپ کی باطن پر غالب ہوتی ہی اوس کیفیتکے تاثیر اولاد مین بلاشبہ پائی جاتی ہی لیکن جو کیفیت ان باپ کی
باطن پر غالب نہین ہوتی ہی اوسکی تاثیر کا اثر اولاد مین پائی جانا کچہہ ضرور نہین ہی اسی واسطی کہتی ہین اَلْوَلَدُ
سِرٌّ لِاَبِیْہِ سعه جو حالت کہ باپمین پوشیدہ اور غالب ہی اوسکا ظہور اوسمین ہوتا ہی پہر جب یہہ فرق معلوم
ہوچکا تو اب جان لیا چاہیی کہ بعضے وقت مین بعضے کافرون کی استعداد بڑے ہوی ہوتی ہین
اور اونکی باطن پر صفائی کا غلبہ ہوتا ہی اور اوس جبلی استعداد کی موافق اونکی اصل بہی پاکیزہ ہوتی ہی لیکن
ظاہر مین اپنی باپ دادونکی دین پر ہوتی ہین اور اپنی قوم کی عادت اور اپنی بزرگونکی وضع اوسی چہوڑے
نہین جاتی لیکن باطن اونکا آفت سی بچا ہوا ہوتا ہی اس سببسے اوس نورانیت کی حالت مین اونکی اولاد
باایمان ہوتی ہی اور اونکی باطن کی حالات کا ظہور اونکی اولاد مین پایا جاتا ہی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام
آذر سے پیدا ہوی اور حضرت علی رضا ابو طالب سی سو جب حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی قوم کا حال ہزار
برس تک دیکہا اور اتنی مدت دور دراز مین کتنی زمانی اور قرن گذرگئی اور ہر زمانہ کی لوگونکا تجربہ کیا
اور اونکی باطن کی استعداد کو خوب آزمایا لیکن کسی مین صلاحیت کی لیاقت ندیکہی تب بالیقین آپکو معلوم
ہوا کہ انمین کسیکا بید ایسی استعداد سلامت نہین رہا اور باطن انکا تاریک ہوگیا ہی بلکہ سیاہی نے تمام اونکی باطن
کو چہپالیا ہی اور اونکا کفر اپنے باپ دادون کی پیروی پر اور قوم کی رسم پر نہین رہا بلکہ اونکی دل سیاہ
تاب ہوگئی ہین اب اونسی اور اونکی اولادسی ہرگز توقع ایمان کی نہین ہی لاچار ہوکر اسطور کی بددعا اونکی
لیی کی اور اس شرط وجزا کو درگاہ الہی مین یقین کی طور پر عرض کیا سو حق تعالی کی درگاہ مین آسے
راستے کے سببسے اونکی دعا قبول ہوئی اور اوس قہار مالک الملک کی درگاہ سی اونکی قوم پر عذاب
نازل ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام پر کچہہ بہی عتاب نہوا اور اونکی بیٹی کنعان کا کافر ہونا تنبیہ اور عتاب پر
حمل نہین کیا جاتا اور اونکی دعا مین شرط وجزا کا مضمون ہی اوسکی مخالف بہی نہین ہی اسواسطی
کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کلام کا مطلب یہی ہی کہ ان کافرونسی سوای کافر وفاجر کی پیدا نہوگا اس

سله یعنی ولادۃ روحانی ولادۃ جسمانی کی مانند ہے
سعه یعنی اولاد اپنے باپ کی بہید ہے

اس سبب سے انکا نیست و نابود ہونا ضروری ہے یہہ مطلب نہین ہے کہ کافر و فاجر پیدا نہون اسلیے
کہ کبہی نیکبختون سے بہی بُرے پیدا ہوتے ہین لیکن اونسے اچہے صالح بہی پیدا ہوتے ہین تو بعضے
اولاد کی نیکی اور بعضی کی بدی متقابل ہو کر فنا اور نیستی کے وجوب کی علت نہین پڑتی ہے تمت ۱۲

عزیزی سورۃ الجن

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین اٹہائیس ۲۸ آیتین اور دو سو
کلمے اور گیارہ سو چہبیس ۱۱۲۶ حروف اور دو رکوع ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورۂ اعراف کے اور اس
سورۃ کے ربط کی وجہ سورۂ نوح اور اوسکی پہلی سورتونکے ساتہہ یہہ ہے کہ سورۂ نون مین یہہ مضمون
بیان ہے کہ مکہ کے کافرون نے باوجود نہایت نزدیکی نسب کے رسول مقبول سے اور آپکے احوال
اخلاق بزرگ پر واقف ہونیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہ پہچانی اور دیوانگی کے نسبت
آپکی طرف کرنے لگے اور سورہ حاقہ مین یہہ مذکور ہے کہ یہہ کافر ایسے بدبخت و شقی ہین کہ باوجود عقل و دانائی
کے دعوے کے قرآن مجید کو کبہی شاعر کا کلام اور کبہی کاہن کا کلام اور کبہی پیغمبر کا بنایا ہوا کہتے ہین اتنی
سمجہہ نہین رکہتے کہ اوسکی حقیقت حال کو دریافت کرین کہ یہہ کلام اعجاز سے بہرا ہوا کس قسم کا ہے اور کہانسے
آیا ہے اور زمین پر اوتارنے اور زمین والونکو سنانے سے مقصود کیا ہے یہانتک کہ سورہ معارج مین انکا بوجہ کر سمجہ
جہوٹ کرنا اور بیفایدہ جہگڑا کرنا کافرونکا کہولکر بیان فرمادیا کہ یہہ کافر اپنی نادانی و جہالت سے حق تعالے کے عذاب
درخواست کرتے ہین اور سورہ نوح مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کیلئے حضرت نوح علیہ السلام کی کامل
دعوت کا پورا قصہ بیان فرمایا یعنی جو دعوت کا حق تہا سو وہ بجا لائے اور ہزار سال تک اپنی قوم کو طرح طرح
سمجہایا اور لالچ بہی دیا اور ڈرایا بہی اور اس کام مین انتہا درجہ کی سعی کی لیکن اون لوگون نے اپنے باپ دادونکی
تقلید جو کفر مین کی تہی اوسی ہرگز نچہوڑا اور اسی پر ہٹ کرتے رہے اور اب اس سورۃ مین ارشاد ہوتا ہے کہ حق
تعالی کی قدرت کاملہ کا تماشا دیکہو اور خوب جان رکہو کہ دلونکا پہیرنیوالا اور کو ہدایت کا کرنیوالا وہی مالک الملک
ہے اپنی قوم کا حال دیکہو کہ بخوبی جانتے ہین اور تمسے نسبی قرابت بہی رکہتے ہین اور ایک جنس بہی ہین اور عرب
کلام کے بڑے ماہر ہین اور بقدر استعداد رکہتے ہین کہ اگر قرآن شریف کے سمجہنے اور اس کلام کے اعجاز دریافت
کرنے مین تہوڑا سا غور و تامل کرین تو بخوبی سمجہہ سکتے ہین لیکن ہرگز نہین سمجہتے بلکہ ایسے گمراہ ہین کہ جان
بوجہہ کر انکار کرتے ہین اور نہین مانتے اور بیفایدہ کلام کرتے ہین حضرت نوح علیہ السلام کی قوم باوجود
اوسقدر مدت دراز کی دعوت کے اور ہمجنس ہونیکے یعنے آدمی تہے نہ جن اور عقل پورے رکہتے تہے اور ایمان
کی بہلائی اور کفر کی برائی بخوبی سمجہہ سکتے تہے لیکن ہرگز راہ پر نہ آئی حضرت نوح علیہ السلام کا کلام نہ سنا بلکہ
روز بروز گمراہی اونکی اور زیادہ ہوتی گئی اور سیدہی راہ سے بہاگتی رہے اور ایک جماعت اون جنونکی جو تمہارے
ہم جنس بہی نہین ہین اور انسان کی بات سمجہنے کی فہمید بہی خوب نہین رکہتے اور تمکو دیکہا بہی نہین اور
تمہاری صحبت مین بہی نہین آئے تاکہ قرآن کے معنون کی تفسیر تم اونکے آگے بیان کرتے اور اوسکے
مضمون کو جس طرح سے کہولکر اونکو سناتے فقط راہ چلتے کئی آیتین قرآن شریف کی تمسے سنکر کیسے ہدایت کے
نشے مین مست ہوگئے اور کیسے قرآن مجید کے معتقد اور تابعدار ہو گئے کہ سنتے ہی ایمان لائے اور اپنے قوم کی بزرگون

اور پیشواؤن کی تقلید سی بالکل پھر گئی اور ایمان کی خوبی اور کفر کی برائی کیا اچھی طرح سی اپنی قوم کی سامنی
بیان کی اور تمہاری نبوت کی صحت پر کیا خوب دلیل لائی باوجود اس بات کی کہ برائیان جنونکی جبلی ہین جیسے
غرور و تکبر اور ہٹ کرنا اور اپنے بہاگنی اور چھپنی پر بہروسا کرنا سو ان باتونکو اپنے سے دور کیا اور اقرار کیا
اس بات کا لَنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور اس بات کا بہی اقرار کیا کہ ہمکو ہرگز علم غیب نہین
ہے اور اپنے تعریف و توصیف سے بہت بردار ہوی اور کہولکر کہدیا کہ مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ
كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا اور ایمان دارون اور کافرون کی انجام کار کو دریافت کر لیا پس اب جانا چاہیی کہ جسکی بہلائی
اور رہنمائی کی واسطی ہدایت آلہی اوسکے حال پر متوجہ ہوا اور توفیق نیک اوسطرف سی ملی تو جتنی برائیان
اور نیک بات سے روکنی والیان ہین وہ چیزین اوسکی پاس بہی نہین آتی ہین اور جو چیزین نیک بات
کی حاصل کرنیوالیان ہین وہ سب بی خواہش جمع ہوتی ہین اور جسطرف حق تعالی کی ہدایت متوجہ
نہوی تو کتنی ہی عقل و دانائی ہو اور ہم جنسی اور قرابت بہی پائی جائی اور اوستاد کی شفقت اور محبت
اور مرشد کامل کی صحبت بہی نصیب ہووی لیکن یہہ سب باتین بیکار و بیفائدہ محض ہو جاتی ہین
اور کچہہ بن نہین پڑتی **مصرع** کچہہ بن نہین پڑتی جب تقدیر بگڑتے ہے **نظم** جسکو توفیق
حق ہووی رفیق ✦ بن پڑی گر بڑا ہی کام کری ✦ جسکی تقدیر ہے الٹ جاوی ✦ جو کری سر پر اوسکی
آن پڑی ✦ اور باوجود ان دونون باتونکی متفرق مضمون مین بہی مناسبت اور موافقت پائی جاتی ہی چنانچہ
سورہ نوح مین حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سی فرمایا ہی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا اور اس سورہ مین
جنون کی زبانی نقل فرمایا ہی وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور اس سورہ کا نام سورہ جن ایسی ہوا کہ اسمین
قصہ جنونکا مذکور ہے اور وجہہ اوس قصہ ذکر کرنیکی یہہ ہی کہ لوگ اوسوقت کی جنونکو غیب دان جانتی
ہتی اور کاہنونکی جو جن تابع ہتی اونکی ہی چڑہاوی اور بہیٹ لیجاتی ہتی جیسے اسوقت مین جو جن اور پریان
جنکے سر پر آتی ہین اونکی لیئی بہینٹ لیجاتی ہین اور قرآن کی مانند عبارت بنانیسی عاجز ہوئی تو جانا کہ اگرچہ
یہہ کلام بشر کا نہین ہی لیکن جن محمد کو سکہا جاتی ہین ایسی یہہ قصہ اس وہم کی دفع مین مذکور ہوا کہ دیکہو
جن بہی اس کلام کو سنکر متعجب و حیران ہوی اور اپنے عاجزی کا اقرار کیا اور کہنی لگی کہ یہہ کلام ہرگز
مخلوق کا نہین ہے بلکہ یہہ کلام خالق کا ہی تو یہہ شبہہ بہی بالکل جاتا رہا اور ثابت ہوا کہ یہہ کلام پاک نہ کلام
بشر ہے نہ کلام جن بلکہ یہہ کلام اوس مالک الملک کا ہے کہ جسکے ذات و صفات مین کوئی شریک نہین
اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ گذرے کہ جنونکا اپنے عاجزی کا ذکر کرنا یعنے یہہ کہنا کہ یہہ کلام حق تعالی
کا ہے کسی مخلوق کا نہین ہی یہہ ہی تو اسی قرآن سی ثابت ہوا ہی جنون کی زبان سی کسنی سنا کہ جنون
نے اپنے عاجزیکا اقرار کیا تاکہ اس کلام کا اعجاز ثابت ہو اور حق تعالی کا کلام ہونا ثابت ہو اور حق تعالی کا کلام
ہونا سبکو یقین ہو جاوی سو یہان اثبات الشئی بنفسہ لازم آتا ہی یعنی ایک چیز کی وجود کو ثابت کرنا اوس
چیز کے ذات ثابت کرنیسے اور اسکا جواب یہہ ہی کہ یہان اثبات الشئے بنفسہ لازم نہین ہوتا بلکہ یہہ
اثبات الشئے علے فرض نقیضہ کی طور پر ہی یعنی اوس چیز کی نقیض کو ہم فرض کر لین یعنی مان لین تو بہی

یہہ چیز ثابت ہوتی ہی اور دعوی اور مطلب کے ثابت کرنیمین کوئی دلیل اس سی مضبوط و قوی نہین ہی اور
یہان اس مطلب کو یون سمجہنا چاہیی کہ قرآن کی منکر ولنسی ہم پوچہتی ہین کہ جس سورۃ مین کلام الہی ہونیکا
اور اپنے عاجز ہونیکا اقرار جنون کی زبان سی نقل کیا گیا ہی وہ سورۃ کلام الہی ہے یا جنون کا کلام ہی اگر تم
کہوگی کہ جنون کا کلام ہی تو ہمارا مطلب ثابت ہوا یعنی جنون نی اقرار کیا اپنے عاجزی کا اور اوسکو کلام الہی
کہا اور اگر تم کہوگی کہ یہہ کلام الہی ہے تو بہی ہمارا مطلب ثابت ہوا کہ یہی ہمارا مطلب ہے اور جب کلام ہونا صادق
ہوا تو جو کچہہ اوسمین جنونکا احوال مذکور ہے وہ بہی ثابت ہوا اور اس بات کا شبہہ کہ باقی قرآن بہی جن کا
کلام ہوا اور یہہ سورۃ آدمی کا کلام ہو سو یہہ شبہہ پہلی سے باطل ہو چکا ہی ایسی کہ آدمی اس سورۃ کی بہی
مقابلہ مین کلام لا نہین سکتی پس اونہین دونون احتمالونسی یعنی یہہ سورۃ جن کا کلام ہی یا خدا کا ایک احتمال کا
معین ہونا ضرور ہوا اور دونون احتمالونمین سی جو ثابت ہو تو اپنا مطلب ثابت ہی اور دوسرے وجہ قرآن
کی نبوت کی جنون کیطرف سی یہہ ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبعوث ہونیسی پہلی جنات آسمان پر
جاتی تہی اور جو فرشتی دنیا کی کامونکی تدبیر پر مقرر ہین اونکی مجلسونمین سی وہ باتین جو دنیا مین ہونیوالی
ہین چوری اور جاسوسی کی طور پر سنکر لوگون سی کہتی تہی تاکہ وہ لوگ اونکی غیب دانی کی معتقد ہون اور
اونکی پرستش کرین اور کاہنون کو جو اون جنون کی خادم اور پجاری ہین نذر اور نیاز لاکر دیوین اور روز بروز
اون کاہنونکی شیخی اور بزرگی اونکی نزدیک بڑہتی جاتی سو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوی تب یہہ کارخانہ
درہم برہم ہو گیا اور آسمان پر جانیسی جنونکو ممانعت ہو گئی اور فرشتی نگہبانی کو مقرر ہو گئی تاکہ آسمان پر
جنونکو آنے نہ دیوین اور اگر آنیکا ارادہ کرین تو آگ کی انگارونسی مارین اور اس قسم کی احتیاط اور نگہبانی سے
مطلب یہہ تہا کہ جب قرآن نازل ہونیکا تو زمین والی اگر انکار کرینگی تو اونسی اس قرآن شریف کا مقابلہ طلب کرینگی
یعنی اگر تم اسکو کلام الہی نہین جانتی ہو تو تم بہی ایسا کلام بنا لاؤ اور جب مین والونسی اسکی مقابلہ مین
کلام نہ آسکیگا تو اونکو کلام الہی ہونا قرآن کا یقین ہو جائیگا اور اگر جنات آسمان پر جاتے آتے رہینگی تو ہو سکتا ہی
کہ بیت العزت کی فرشتونکی زبان سی کسی آیۃ قرآن کو سنکر کسی کاہن کو پہنچا دین اور وہ کاہن پیغمبر کی
مقابلہ مین وہ آیۃ پڑہے تو جاہلون کی ذہنون مین شبہہ پڑ جاویگا کہ قرآن شریف کی برابر عبارت
آدمی بہی بنا سکتا ہے تو قرآن کا کلام الہی ہونا بالیقین ثابت نہوگا اور یہہ بہی تہا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت عام تہی یعنی جسطرح آپ آدمیون کی نبی تہی ویسی ہی جنون کی بہی نبی تہی اور منکر جنون سے
بہی قرآن کی مقابلہ مین عبارت کا طلب کرنا منظور تہا تاکہ وہ بہی عاجز ہوکر کلام الہی ہونیکا اس قرآن کے
اقرار کرین اور اگر آسمان پر اونکا آنا جانا بند نہوتا تو وہ بہی بعضی آیتین فرشتونکی زبان سی چوری کی
طور پر سنکر مقابلہ مین موجود ہوتی اور عجز اونکا ثابت نہوتا اور اس سبب سے تدبیر الہی اس امر کو مقتضی
ہوئی کہ زمان فیض نشان نبوت مین جو زمانہ قرآن نازل ہونیکا ہی وہ تیس برس تک یہہ کارخانہ بالکل
موقوف کر دیا جاوی چنانچہ عرب کے سب کاہن آپکے نبی ہونیکے وقت سی معطل و بیکار ہو گئی تہی اور گلہ
شکوہ کیا کرتے تہے کہ اپنے ہمارے پاس کوئی خبر نہین لاتی ہین اور جنات بہی حیرت مین تہی کہ حق تعالی کو کیا

الٹ پلٹ منظور ہے جو ہم لوگ آسمان پر جانے نہین پاتے اور جانیکا ارادہ جو کرتے ہین تو مار پڑتی
ہے جب اس قرآن مجید کو سنا تب اونکو یقین ہوا کہ یہہ سب ممانعت اور حفاظت اس کلام کے واسطے تہی
کہ اسکا مقابلہ کوئی نکر سکے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہونیکے بعد مکہ معظمہ مین دس برس تک طرح طرح کا فرونکو سمجہاتے رہے اور اللہ تعالی کی توحید کی طرف
بلاتے رہے پہر جب دیکہا کہ یہہ لوگ بالکل ہماری بات کو نہین سنتے اور ہماری نصیحت کو قبول نہین کرتے
آخر کو اونکے ایمان سے مایوس ہو کر آپنے چاہا کہ اب انکو چہوڑ دیے اور بیگانون اور غیرونکو نصیحت کیجیے
شاید وہ راہ پر آوین اس ارادہ سے آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے اور طائف مین تین سردار تہے
ایک عبدیالیل اور دوسرا مسعود اور تیسرا حبیب لیکن یہہ تینون سردار آپکے ساتہہ بدسلوکی اور برائی
سے پیش آئے یہان تک کہ آپکو اپنے شہر سے نکالدیا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف
اسی نیت سے تشریف لیگئے کہ شاید یہہ لوگ ہماری بات سنین اور یہہ سوق عکاظ ایک بازار کا نام ہے
پینٹہہ کے طور پر تہا سالمین ایک بار بیسوین شوال سے دسوین ذیقعدہ تک وہان مجمع رہتا تہا اطراف
و جوانب کے لوگ خرید و فروخت کے لیے وہان جمع ہوتے تہے سو اوسطرف جاتے مین ایکدن راہ مین آپنے
نخلہ مین مقام کیا تہا اور صبح کو آپ صحابہ کے ساتہہ فجر کی نماز مین مشغول تہے اور قرأت جہر سے پڑہ رہے
تہے اوسوقت نو جن اوسطرف آنگلے اور وہ جن بنو شیصبان کے فرقہ سے تہے جو جنون کے قبیلہ مین بہت
عمدہ قبیلہ ہے اور شہر نصیبین کے رہنے والے تہے اور اوسطرف اونکے آنیکی یہہ وجہہ ہوئی تہی کہ جب
آسمان پر جانیسے جن روکے گئے اور جب ارادہ اوپر جانیکا کرتے تو آگ کے انگارے اونپر پڑتے تب
جنون نے آپسمین مشورہ کیا کہ اسکا سبب کیا ہے جو ہمکو آسمان پر چڑہنے کے ممانعت ہوئی اور
ہمکو وہانکی خبر سے روکا پہر آپسمین ایسی صلاح ٹہیرائی کہ تمام دنیا مین مشرق سے مغرب تک اور جنوب
سے شمال تک پہر کر خبر لاو اور دیکہو کہ کونسی نئی چیز زمین پر ظاہر ہوئی ہے جسکے سبب سے ہم لوگونکے لئے
اسطور کی ممانعت ہوئی ہے اس بہیدسے اگر کچہہ معلوم ہو جاوے اور اوسکا ہمسے تدارک ہو سکے تو اوسکے دفع
کرنیکا کچہہ علاج کرین سو اس چیز کی تلاش مین یہہ نو شخص ادہر تہامہ کیطرف آنکلے تہے اور رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف زبان فیض ترجمان سے قرآن شریف سنا اور اوسکی تاثیر اونکے دلونپر
پڑہی اور اوسکے سنتے ہی اون لوگونکو یقین ہوا کہ یہہ کلام اللہ کی طرفسے اوترا ہے اور یہی ہماری ممانعت کا سبب ہے
تاکہ کوئی ہم مین سے اسکو چوری سے آسمان سے سنکر کسی دوسرے تک نہ پہنچا دے پہر جب تمام قرأۃ آپکی زبان مبارک سے
سن لیے تب اپنی قوم کی طرف گئے اور اونکو اس خبر سے آگاہ کیا اور اس جماعت مین جنہونے قرآن سنا تہا
دو سردار تہے ایک کا نام زدیعہ تہا اور دوسرے کا نام عمرو تہا اون دونکا قصہ تاریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے
بعد اسکے انکے سمجہانیسے نو دہی سردار جنونکے نصیبین اور نینوا کے رہنے والونکے اپنے لشکر اور تابعدارونکو لیکر
قرآن کو سننے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال اور آپکے صحبت سے مشرف ہونیکو ارادہ کیا جب قریب پہنچے
تب زدیعہ نے آگے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ بہت سے آپکے جمال باکمال کے دیکہنے اور قرآن شریف سننے کو آتی ہین جس مکان مین

بیان نزول سورۂ جن

جسوقت حکم ہوا حاضر ہوئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راتکی وقت شعب الحجون کی نواح اور میدانمین جمع
ہوئین اسواسطے کہ دنکو اگر ملاقات ہوگی تو شہر کی لوگونکو دہشت لگیگی اور شعب الحجون ایک پہاڑ کی دریکا نام ہی جو ایک
میدان ہی مکہ معظمہ کے قریب پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سی فراغت کرکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کو اپنے ساتھہ لیکر اوسطرف کو تشریف لیگئی جنونکا ہجوم بہت دیکہا اور سبکو مشتاق پایا عبداللہ بن مسعود کو
دریکی باہر چھوڑا اور ایک خط اپنے دست مبارک سی اونکی گرد کہینچدیا اور فرمایا کہ جب تک ہم نہ آوین اس خط کی باہر قدم
نہ نکالنا کہ مبادا تمکو جنون سی اذیت پہنچی اور آپنے وہان تشریف فرما ہوکر اپنے دیدار سی اون سبکو مشرف کیا
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین دور سے دیکہتا تہا اونمین سی بعضی گدہ کی شکل کی تہی اور بعضی حبشکی
شکل اور طور پر اور یہہ ایک فرقہ ہی نصیبین سے متصل رہتا ہی ننگے سر اور ننگے پانو رہتے ہین اور سفید کپڑا لیسی ستر
ڈہانکتی ہین اور رنگ اونکی بدن کا سیاہ ہوتا ہی اور اونکی سر اور ڈاڑہی کی بال دوہرے ہوتی ہین سرخی مائل اور بعضے
اور شکل کے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ہجوم کیا اور آپکی صحبت بابرکت سی مشرف ہوی صبح تک آپ اونکی
تعلیم وتلقین مین مشغول رہی پہر اونہون نے عرض کیا کہ تبرک کی طور پر کچہہ ہمکو عنایت فرمائیی آپنی فرمایا کہ مین
ایسا توشہ تمکو دیتا ہون جو قیامت تک تمہاری قوم کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کام آوی اور وہ یہہ ہی کہ
جہان کہین ہڈی خالی یا اونٹ یا بکری کی مینگنی یا گائین بہینس کا گوبر پڑا ہوا پاؤ اوسکو اپنے صرف مین لاؤ حق
تعالی جلشانہ میری دعا سی تمکو ایسا رزق اور ایسی لذت عنایت فرما دیگا جو تمہاری اگلی کہانی پینے سے کم نہ
ہوگی اور بعضے روایتوں مین آیا ہی کہ کوئلہ کو بہی آپنے اونکو عنایت فرمایا پہر جنون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان
چیزونکو آدمی گندہ کر ڈالتی ہین اور نجاست سی خراب کر دیتی ہین آپنی فرمایا کہ ہم آدمیونکو منع کر دینگی چنانچہ اوسوقت
سی ہڈی اور خشک گوبر اور مینگنی سی استنجا کرنا منع ہوا اور اونمین جنات کی آپسمین ایک خون ہوگیا تہا اوسکا
فیصلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا آپنی جو حق بات تہی سو کہدی پہر وہ سب راضی ہوئی اور جتنی
تہی رخصت ہوکر روانہ ہوی اور آپ مکان کو تشریف فرما ہوی اور دوسری مرتبہ بہت سی جن حرا پہاڑ پر جمع
ہوی اور وہ جزیرون کی باشندہ تہی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جن کو خبر کرنیکے لیے بہیجا اوس رات
کو آپ تنہا تشریف لیگئی تہی اور تمام شب اونکی تعلیم وتلقین مین رہی چنانچہ صبح کیوقت صحابہ کو اونکی آگ اور
لکڑیاں اور اور چیزین جو وہ چھوڑ گئی تہی آپنے بتائی تہین اور یہہ صحیح مسلم مین مذکور ہے حاصل کلام کا یہہ ہے
نہ جنون کا آپکی خدمت مین حاضر ہونا اور دین کی باتونکا تحقیق کرنا کتنی مرتبہ ثابت ہی عبداللہ بن مسعود رضی کو فرمین
نزلہ یعنی حبش کی قوم کو جب دیکہتی تو ڈرتے تہے اور پوچہتی کہ یہہ کیا جن ہی لوگونکو تعجب ہوتا تہا اور کہتی تہی کہ یہہ
جن نہین ہی یہہ تو آدمی ہی تب عبداللہ بن مسعود رضی کہتے تہے کہ مینی جسوقت سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہمراہی مین جنون کو اس شکل وصورت کا دیکہا ہے اوسوقت سی جسے مجکو نظر پڑتی ہین مجکو وہین جنونکا
گمان ہوتا ہی کہ شاید یہہ بہی جن ہون اور یہہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن
کو جب جنون پر پڑہا تہا تو جنون نے اوس سورۃ کو نہایت مؤدب ہوکر سنا تہا اور جب آپ یہہ آیۃ پڑہتے تہے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اوسکی جوابمین وہ سب پکار کر کہتے تہے کہ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ

تکذب فلک الحمد سو حق تعالی اس سورۃ کا مضمون کا فرونکو سناتا ہی تاکہ اونکو کچھہ عبرت ونصیحت ہو اور آپس بانکو خوب طرح سمجھین کہ جنات کی خلقت تابعداری اور فرمان برداری سی بہت بعید ہیہ ہرگز نہین چاہتی کہ کیسکی تابعدار ہو وین لیکن باوجود اسکی انکا تو یہہ حال ہی کہ سنتی ہی قرآن کی اوسپر ایمان لائی اور پیغمبر کی فرمان بردار ہوگئی اور دل جان سی اوسکی تابعداری قبول کی تم لوگ تو ہم جنس ہو تمکو تو چاہیے تہا کہ اپنے سر کو قدم بناکر دین اسلام مین داخل ہوتی اور رسول کی فرمان برداری کو خوش ہوکر دل و جان سی قبول کرتی ۵

عزیزی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

کہہ وحی بہیجی طرف میری کہ سنا ایک جماعت نی جنو مین سی پس کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب کہ راہ بتاتا تہا طرف راہ سیدہی کے پس ایمان لائی ہم اوسپر اور شریک مقرر نہین کرینگی ہم ساتہہ پروردگار اپنے کے کیسکو ۵

فتح تو کہہ کہ مجکو حکم آیا کہ سن گئی کتنی لوگ جنون کی پہر کہا ہمنی سنا ہے ایک قرآن عجب سمجہاتا ہے نیک راہ پہر ہم اوسپر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاوینگے اپنے رب کا کیسکو ۵

موضح تفسیر قل کہہ تو ای پیغمبر کہ اگر تمہارے دلومین یون سمایا ہے کہ آدمیونکا عاجز ہونا اس کلام سی اس سبب سے ہے کہ یہہ کلام جنکا ہے اور آدمی جن کی برابر کلام بنا نہین سکتی تو جنونکا حال سنو کہ جنون نی اس کلام کی سنتی ہے اسکے اعجاز کا اقرار کیا اور یہہ جنونکا اقرار میری پاس جنون کی واسطی سی نہین پہنچا ہی تاکہ اس خبر مین احتمال صدق وکذب کا ہو بلکہ حق تعالی کی طرف سے وحی کی طور پر مجہپر نازل ہوا ہے اسواسطے کہ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ وحی کی گئی ہی میری طرف اس مضمون کی کہ جنون نی اس کلام عاجز کرنیوالیکا اقرار کیا اور یہہ اقرار اسطور کا نہین ہی کہ اس کلام کو بدون سمجھی بوجھی اسکے فصاحت وبلاغت کی اعجاز کا اقرار کرلیا ہو بلکہ اسْتَمَعَ نہایت توجہہ سی کان رکھہ کر سنا ایک دو نی نہین بلکہ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ بڑی جماعت نی جنون سی جنکی خبر کو حکم تواتر کا ہی اور جب ایک امر واحد الی کی اسقدر بہت لوگ خبر دین تو اوس خبر کا یقین حاصل ہوجاتا ہی اور یہہ خبر جنونکی کچہہ مجہی کو اور اور آدمیونکو فقط نہین دی ہی تاکہ کسی کی پاسداری اور خاطرداری کا احتمال ہووے بلکہ اون جنون نی اپنی قوم مین جاکر یہہ خبر پہنچائی فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا پس کہا بیشک ہمنی سنا ہی قرآن یعنی ایک پڑہنے کی چیز یہان جاننا چاہیی کی دنیا مین کتابین تصنیف کی ہوئین دو قسم کی ہوتی ہین ایک قسم تو فقط پڑہنے کے ہوتے ہے جسمین خدا کا ذکر بہت ہو اور اللہ تعالی کی وہ صفتین اور مدحین اوسمین ہووین جو دقت طلب نہووین بلکہ عقل کی نزدیک ظاہر وعام فہم ہووین جیسی کتاب اذکار امام نووی اور حصن حصین اور اوراد وفتحیہ اور اس قسم کی اور کتابین جنمین اللہ تعالی کے کہلے کہلے وصف بیان ہین اور دوسرے قسم وہ ہی جو دیکہنے ہوتین ہین یعنی بدون مطالعہ اور غور کی اوسکا مطلب سمجہہ مین نہین آتا جیسی عقائد اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور اور دینی علمون کے کتابین کہ اونمین حق تعالی کی دقیق وباریک صفتین اور مدحین جو عام کی فہم سی باہر ہین اور عجائب وغرائب اوسکی قدرتین اور صنعتین اور دنیا اور آخرت کی حکم اور انبیاء اور اولیاء اور اوسکی خاص بندونکی احوال اور ایسی مسئلے اور قاعدے جو

اون چیزونکی سمجھنی مین کام آوین بلکہ واسطہ ٹرین یہہ سب اونکی دخل ہین اور یہہ حق تعالی کا کلام جو ہماری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی ہر طرح کا ذکر اور صفات الٰہی سی پر ہی کہ سب عام بلکہ امیونکی فہم مین
آتا ہی اور ہرگز عقل کے نزدیک اوسمین کسی طور کی پوشیدگی پائی نہین جاتی اور کوئی آیۃ اس کلام پاک کی
بلکہ کوئی جملہ طویلہ اوسکا ذکر الٰہی سی خالی نہین ہی اسی واسطے اس کلام کا نام قرآن رکھا ہی اسلیے کہ اذکار و
اوراد کی حکم مین ہی لیکن جنون نی جب یہہ کلام سنا اور سمجھا کہ یہہ کلام ذکر و ورد ہی تو اوسکی ساتھہ ہی ایکبات
اور بہی اونہون نی سمجھی وہ کہی عجبا یعنی ایک ذکر ہی لیکن نہایت عجیب و غریب مضامین کو شامل ہی اسلیے کہ باوجود
ذکر ہونیکی بہت مضامین عمدہ اور عبارت فصیح رکہتا ہی پہر اگر اوسکی وعظ و نصیحت کی کلمونکو دیکہی اور غور
کیجی تو دلپسپی و پچسپ و مناسب ہین اور اگر اوسکی عمدہ مضامین مین خوب غور و تامل کیجی تو عجیب لفظون مین اون
مضمونکو بیان فرمایا ہی کہ ہرگز کسی مخلوق کا کلام اس اسلوب کا پایا نہین جاتا اسلیے کہ یہہ کلام نہ نظم ہے
نہ مسجع نثر ہے لیکن باوجود اسکی تشبیہ اور استعارہ کی رعایت اس خوبی سی اسمین کی ہی کہ انتہا درجہ کی
فصاحت اور بلاغت کی رتبہ کو پہنچا ہی اور اون سب کے علاوہ یہہ ہی کہ یَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ راہ دکہاتا ہی
صواب و بہتری کی اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہی اور اپنے معنونکو روح مین منقش کر دیتا ہی اور دلونکو
اسطور سی روشن کر دیتا ہی کہ اوسکی تاثیر تمام قوتونکو غضبیہ ہون یا شہویہ سبکو گہیر لیتی ہی پس یہہ کلام
ورد اور ذکر کا بہی حکم رکہتا ہے اور معلم اور اوستاد اور پیر و مرشد کا ہی اور باوجود اسکی اس قسم کا یہہ کلام نہین
ہے کہ فکر و تخیلات سی علاقہ رکہی یا عقلی قیاسون سی نکلا ہو یا وہمی اور خیالی مقدمونسی مرکب ہو بلکہ نہایت
عمدہ عجائبات و غرائبات کو شامل ہی فَآمَنَّا بِهِ پس ایمان لائی ہم اس کلام پر اور جان لیا ہمنی کہ اس
قسم کا کلام ہوگا مگر حق تعالی کی طرف سی اور اگر باوجود ایسی تاثیر و خوبی اس کلام کی سمجھنی کی بعد ہی اس کلام
کو کلام الٰہی نہ جانین ہم بلکہ اس کلام کو حق تعالی کی غیر کی طرف سی جانین کہ اور ہی اس قسم کا کلام بنا کر نازل
کرسکتا ہے تو شرک کو ہمنی ثابت کیا وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اور ہرگز ہم شریک نکرینگے اپنے پروردگار کے
ساتہہ کسیکو اور یہہ ہی جنون نی ذکر کیا کہ پروردگار مطلق وہ ہی کہ عظمت اور بزرگی انتہا درجہ کی اوسمین
پائی جاوی اور کوئی اوسکی برابری نکرسکی وَأَنَّهُ تَعَالَى اِلٰخ **عزیزی** وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۙ اور بیان کیا اون جنون نے
کہ بلند ہے بزرگی پروردگار ہمارے کی نہین پکڑے ہے اوسنی بیوی اور نہ فرزند **فتح** اور یہہ کہ اونچی
ہے شان ہمارے رب کی نہین رکہی اوسنی جورو نہ بیٹا **موضح** **تفسیر** وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا
اور بیشک حال یہہ ہی کہ بہت ہی بلند ہی بزرگی ہمارے پروردگار کے اس سی کہ کوئی اوسکا شریک ہوسکے
اور یہی وجہ ہی جو مَا اتَّخَذَ اِلٰخ نہین لیا ہمارے پروردگار نے عورتکو اور نہ لڑکیکو اسلیے کہ عورت اکثر خانگی
کامونمین مرد کی شریک ہوتی ہی اور لڑکا باپ کی مال و ملک مین شریک ہوتا ہی اور اللہ پاک ہی اس بات سی
کہ کوئی بزور اوسکا شریک ہو جاوی یا کسیکو وہ خود اپنی رضا سی اپنا شریک کرلی اسلیے کہ دونون قسم کی
شرکتون مین نہایت اوسکی عظمت کا نقصان ہی اور یہہ ہی ہوا کہ قرآن سنی کی پہلی جو اونکی دلمین بےبرابا تہی

گڑہی ہوئی تہین جیسی اونکی اعتقاد مین یہہ تہا کہ بعضی اوسکی بندی اوسکی کارخانہ مین شریک ہین یا بعضی اوسکی اولاد ہین یا بعضی اوسکی جورو ہین سوان سب باتون سی توبہ کی اور اسکا عذر یون بیان کیا وَاَنَّہٗ کَانَ الخ

عزیزی وَاَنَّہٗ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا اور یہہ کہ افترا کرتی جاہل ہماری خدا پر جہوٹ ۱۲

فتح اور یہہ کہ ہمارا بیوقوف کہتا ہے اللہ پر بڑہا کر باتین ۱۲ **مو**

تفسیر الخ اور بیشک حال یہہ ہی کہ کہتی ہتی احمق لوگ ہم مین سی اللہ تعالی پر ایسے بات جو اوسکی شان سی بہت بعید ہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ ابلیس اور اور جن جو اوسکی تابع ہتی بری اعتقاد حق تعالی کی جناب مین کہتی تہی اور اوسکی مخلوقات مین سی کسیکو اللہ تعالے کے جورو ٹہیرایا تہا اور کسیکو اوسکی اولاد اور بعضونکو اوسکا شریک ٹہیرایا تہا اور اللہ تعالی کی خاص صفتین اونمین ثابت کرتی تہی اسطور سے کہ بعضونکو کہتی تہی کہ یہہ قدرت کاملہ رکہتا ہی جو چاہی سو کر سکتا ہی اور بعضونکی علم کو محیط جانتی تہی یعنی دور اور نزدیک اور کہلا اور چہپا اوسکے نزدیک برابر ہے کوئی چیز اوس سی پوشیدہ نہین ہی اور بندونکو اپنے فعل کا خالق جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ اگر کوئی مشکل کے وقت اونکو پکاری تو وہ غیب سی اوسکی مدد کر کی اوسکی حاجت روائی کر سکتی ہین اور بعضونکو عبادت کا مستحق جانتی تہی یعنی اونکی عبادت کرنی ضرور ہی جیسی سجدہ کرنا یا اونکی نام کا روزہ رکہنا اور سوا اسکی اور بعضونکو ذکر دائم کا مستحق جانتی تہی یعنی اونکی نام کو ہر وقت جپنا بڑا ثواب جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ اونکی نام پر جانور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی اور وہ اوسکی مستحق ہین اور مال کو کسیکے نام پر خرچ کرنا اور نذر اور ہدیہ اوسکو پہنچانا اسکو اوسکی نزدیکی اور خوشی کا سبب جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی کہ اگر لوگ اپنی تئین انکا بندہ اور پرستار کہین تو درست ہی اور وہ مستحق اوسکی ہین اور اسیطرح کی بہت سی باطل چیزونکی معتقد تہی سو اب اس قرآن کی سننی سی ہمکو معلوم ہوا کہ وہ سب اعتقاد ہماری بی اصل و باطل تہی اللہ تعالے ایسے فاسد و بری اعتقادون سی پاک ہی اور اس اپنی باطل اعتقادونسی عذر کرنمین یہہ ہی جنون نی بیان کیا وَاَنَّا ظَنَنَّا الخ ۱۲

عزیزی وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اور یہہ کہ ہم گمان کرتی تہی کہ ہرگز نہین کہینگے بنی آدم اور جن اوپر کلام خدا کی جہوٹ کو ۱۲

فتح اور یہہ کہ ہمکو خیال تہا کہ نہ بولینگی جن وانس اللہ پر جہوٹہ ۱۲ **مو**

تفسیر وَاَنَّا ظَنَنَّا الخ اور بیشک ہمنی گمان کیا تہا کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن جرأت کر کر اور بیباک ہوکر اللہ پر جہوٹ کو اونکی کلام کا حاصل یہہ ہی کہ اتنی مدت تک ایسی باطلی اعتقادونمین جو پہنسی رہی اسکا سبب یہہ تہا کہ ہمنی تقلید کی تہی اون لوگونکی جو عقل و دانائی مین ساری جہان سی ممتاز تہی اور حق و باطل کی دریافت کرنمین اپنی تئین یکتائی زمانہ جانتی تہی اور ہمنی یہہ جانا تہا کہ اسقدر جماعت کثیر جن و انس سی کہ ہر ایک اونمین سی عقل و دانائی مین کسیکو اپنا ثانی نہین جانتا ہی اور ہر بات کی تہہ کو پہنچنی مین ہر ایک اپنی تئین دوسری سی بڑہ کر جانتا ہی سو ایسی عاقل و فہمیدہ لوگ سبکے سب یکبار گی کسی بڑی شخص پر مخلوقات سی جہوٹ نہ باندہینگی پہر ایسے شخصونسی اللہ تعالی پر جہوٹ باندہنا جو سب بڑونسی بڑا ہے اور اوسکے سامنی کسیکے عظمت و بزرگی کے عظمت و بزرگی کا ہی تنگ کو بہی نہین پہنچتی

کسی طرح ممکن نہین ہی اور ہرگز یہہ لوگ ایسی جرأت وبی باکی نکر سکیلے لیکن ان لوگون نی بڑی جرأت وبی باکی
کی کہ اللہ تعالیٰ پر جہوٹ باندہا اور اوس اونکی جرأت اور بی باکی کا سبب ہے ہمنے دریافت کیا اور اس سبب کو
جنون نی یون بیان کیا وَاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ الخ **عزیزی** وَاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ
یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا ۙ اور یہہ کہ بنی آدم کی پناہ پکڑتی تہی ساتہہ مردون
جن کی پس زیادہ نکیا انسان نی بیچ حق اون جنون کی سرکشی کو یہہ اشارہ ہی اسپر کہ جاہلیت مین جب کسی
جگہہ مین اوترتی تہی کہتی تہی اعوذ بسید ھٰذا الوادی من سفہاء قومہٖ **فتح**
اور یہہ کہتے تہے کہ مرد آدمیونکی پناہ پکڑے کتنی مردونکی جنونمین پہر اونکو بڑہا اور سر چڑہنا **موضح**
تفسیر وَاَنَّہٗ کَانَ الخ اور بیشک تہی بہت لوگ آدمیونسی کہ باوجود مرد ہونیکی کہ عقل کا کمال اور دل کی قوۃ
اور بیخوفی مردکو لازم ہی یعوذون الخ پناہ مانگتی تہی جس کی فرقہ کی مردون سی اور یہہ انکا پناہ مانگنا کئی
قسم کا تہا پہلا طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ جب کوئی مرض اونکو لاحق ہوتا تہا تو وہ جانتی تہی کہ یہہ جن کی بدنظری
کا اثر ہے سواوس جن کی لیی کہانا اور خوشبو اور بخور تیار کرکی جس جگہہ پر جانتی تہی کہ یہان جنون کی آنیکا گمان
ہی وہان وہ چیزین رکہدیتی تہی تاکہ اوس چیز کو رشوت کی طور پر قبول کرین اور ہمکو ایذا نہ پہنچا دین اور دوسرا
طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ مشکل چیز دمین اونکی طرف رجوع کرتی تہی اور اونکی نام کو بطور وظیفہ کی جپا کرتی
تہی اور اون نر آشی ہوئی صورتون پر جنکو اونہین جنونکی نام کا ٹہرا یا تہا اور اونکو بت کہتی تہی نذرین اور تحفی اور
قربانی چڑہاتی تہی اور تیسرا طور یہہ تہا کہ جب کسیکو اونمین سی آگیکی بات دریافت کرنی منظور ہوتی تو کاہنون
کی پاس جاتی اور اونسی پری خوانی کراتی یعنی جو جنونکی بلانیکا طور ہے جیسی مکانونکا صاف کرنا اور پہول
رکہنی اور لوبان جلانا آگ کرانا تاکہ اس سبب سے جن اس جگہہ آکر حاضر ہون اور اوس چیز کی جو مطلوب ہی خبر دیں
کہ فلانی چیز یون ہوگی اور فلانی چیز یون چوتہا طور یہہ تہا کہ جب سفر مین کسی جنگل یا پہاڑ یا مکانمین وحشتناک
تو جنونکی بادشاہون اور سردار ونکی نام لیتی اور اونسی پناہ اور مدد چاہتی تاکہ اوس مقام پر اونکی تابعدار ونسی
کوئی صدمہ ہمپر نہ پہنچے اور اس مضمون کی کچھہ کلمات بنا رکہی تہی اونکو پڑہتے تہی جیسی دہائی لونا چمار کے
یا کلوا بیر کی اور اسی طور کے اور کلمات اب بہی مشہور ہین اور اونکی اعتقاد مین یون سمایا تہا کہ جب اونکی
پناہ مین آگئی تو اب سب بلاؤنسی محفوظ رہینگے اور پانچوان طور یہہ تہا کہ اونکی تعریفین اور خوش آمدین
اور چاپلوسی کیا کرتی تہی اور نذرین اور تحفی اور اچہے اچہے کہانی اونکی نام پر دیکر اونکو اپنی طرف متوجہ
کرتی تاکہ وہ عاجزی اور احتیاج کی وقت اس حیلہ سی اونکی کام آوین اور اونکی مدد کرین چنانچہ کردم ابن السائب
اپنے باپ سی کہ وہ صحابی تہی روایت کرتی ہین کہ اونکی باپ کہتی تہی کہ سفر مین ایک مرتبہ ایک عجیب چیز دیکہنی مین
آئی کہ جنگل مین ایک شخص بکریان چراتا تہا ایک بہیڑیا آیا اور اوسکے بکریونمین سی ایک بکری اوٹہا کر لیگیا
اوس شخص نے ایک جن کا نام لیکر پکارا کہ ای فلانی جلد آؤ کہ بہیڑیا میری بکری کو لیی جاتا ہی اوس
آواز کی ساتہہ ہی سنا ہمنی کوئی شخص کہتا ہی کہ ای بہیڑیی اسکے بکری کو چہوڑ دی پس اوسیوقت
بہیڑیے نے اوس بکری کو چہوڑ دیا بلکہ جہان سی لیگیا تہا اوسی جگہہ پہنچا کر چلا گیا فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا ۙ

قولہ ۶ یعنی یا بسفہا و کبرائہ … ظننا ان لن تقول الانس والجن … قالوا صدقنا الجن والانس … اور فرزند استعاذہم … ینبغا انہا لا … و حبس … ہم … اور کہا بجز طور ان … اور کہا پناہ کا … یعنی … ۶ … سر دار … ۶ … قوم کی … یعنی … ۶ … جنون کی … اور وہ … ۱۲

ف بیماری مین جنون کی واسطے لوگ کہانا ہی مقرر کرتی ہین ۱۲ **ف** بخور لوبان وغیرہ سے دہونی دینی ۱۲ **ف** جیسے یہان عامل حاضرات مین یہہ خرافات کرتے ہین مسلمانون کو بچنا چاہیے اس سے کہ بڑا نقصان دین کا ہے اسمین ۱۲ منہ

پہر زیادہ کیا ان آدمیون نے جنونکا تکبر اور غرور اسواسطے جنون نے جانا کہ خدا کی بندے ان کاموںمین جو ہمارے طرف محتاج ہوتے ہین اور ہم اونکی کارروائی کردیتے ہین اور بعضی بلائین اور آفتین جو حق تعالی اونپر پہنچاتا ہے ہم اونسے دفع کردیتے ہین تو ہمکو ہی شاید خدائی کارخانہ مین ایکطرحکی شرکت اور دخل ہے اور اگر مستقل اور بلاواسطہ ہمکو شرکت نہین ہے تو فرزندی کے نسبت تو ہمکو اللہ تعالے سے بے شبہ ثابت ہے اور ہم لوگ محض بندے نہین ہین اور یہی سبب ہے کہ اپنے محض بندونکو ہمارے سپرد کیا ہے اور ہم انکے کام روائے کرتے ہین اور آدمیون نے یہہ جانا کہ یہہ غیب کے لوگ جو ہمارے وقت پر کام آتے ہین اور ہماری حاجت روائی کرتے ہین تو اونکو ربوبیت مین بہی کچہہ شرکت ہے اور یہہ لوگ حق تعالے سے مری بندگی کا علاقہ نہین رکہتے ہین بلکہ یہہ لوگ یا تو اللہ تعالے سے فرزندی کا علاقہ رکہتے ہین یا اوسکے بعضے ہنر یا اوسکے کارخانونکی خدمت انکے سپرد ہے اگر ایسا نہوتا تو ہم لوگونکو باوجود بندگی مین برابر ہونیکے انکا محتاج کاہیکو کرتا سو ان دونون کی فہمید کی غلطی ہے اس قسم کی استعانت اور اعانت یعنے مدد چاہنا اور مدد کرنا جنون اور آدمیون مین واقع ہوا اور یہہ سمجہہ ایسی باطل اور جہوٹی اعتقادونکی جرأت کا سبب ہے اسی واسطے حدیث شریف مین جنون سے مدد طلب کرنیکو کسی طور سے ہو منع فرمایا ہے اور یون ارشاد ہوا کہ جس کیسیکو شہر مین یا سفر مین یا بیماری مین جنونکا کچہہ خوف ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اللہ تعالے کے اسماء حسنی سے تعوذ کرے اور یون کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور معوذتین پڑہے اور سیطرحکی آیتونکو پڑہے اور یہہ دعا بہی پڑہے اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ان دعاؤن کے پڑہنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہیگا اور جنونکے نام سے کسے جانورکو ذبح کرنیکو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت منع فرمایا ہے اور وہ افسون و منتر جسمین جنونکے بزرگون اور سردارونکا نام ہو اونکے پڑہنے سے بہی بہت منع فرمایا ہے اسواسطے کہ شرک کی اصل انہین سا ملون سے پیدا ہوئی ہے اور بنی آدم اور جنات کی خرابی کا سبب یہی گویا یہہ شرک کا بیج ہے اور جو جنات کی اصل پیدایش آگ کا مادہ ہے اس سبب سے انمین تکبر و غرور اور شرارت اور نافرمانی اور اپنے تئین سب سے بڑا جاننا بلکہ اپنے کو معبود قرار دینا انکی خلقی بات ہے ان چیزونکو بالطبع دوست رکہتے ہین اور جب اس قسم کا معاملہ آدمی اونکے ساتہہ کرتے ہین تو وہ بہی اپنی طاقت پر آدمیون کی حاجت روائی مین قصور نہین کرتے ہین تاکہ اونکی بزرگی اور عظمت آدمیونکے دلونمین جم جاوے اور شرک کو غلبہ ہو اور پہلے اپنے تئین مکر و فریب سے بزرگونکی پاک روحین ظاہر کرتے ہین اور اون بزرگونکا نام اپنا رکہتے ہین تاکہ آدمی وہ نام سنکر جلدی گرویدہ و فریفتہ ہو جاوین اور کسیطرح سے انکار نکرین آخر کو رفتہ رفتہ جب یہہ بات آدمیونکے دلونمین خوب بیٹہہ گئی اور یہہ اعتقاد پکا ہوا تب اپنی خباثت اور بدطینتی ظاہر کرتے ہین اور صریح شرک کروانے لگتے ہین اور لوگ اس فریب سے غافل ہو کر اونکی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہتے ہین بلکہ اوسکو کرامت جانتے ہین اور یہہ بلا اسطرحکی پہیلی ہے کہ جتنے فرقے بنی آدم کے ہین سبکو گہیر لیا ہے یہان تک کہ ت

جنات کے ضرر سے بچنے کی دعا اور غیر خدا سے مدد مانگنے کی ممانعت ۱۲

سلہ پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اور کہہ اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری شیطانونکی وسوسونسے اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے اے رب میرے یہہ کہ حاضر ہون

یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۱۲

پناہ مانگتا ہون ساتہہ کلمات اللہ کے ...

مرحومہ مین رواج تمام پایا ہے اور یہہ مرض تمام عالم مین پہیل گیا ہے اللہ تعالے اس امت مرحومہ پر رحم کرے
اور توفیق خیر کی عطا فرما وے اور اس بلا سے ہر مسلمان کو بچا وے عیاذا باللہ من ذلک اور جو یہہ معاملہ
انسان اور جنات کے درمیان مین جاری رہا یعنی آدمی پناہ اور استعانت سے اور ہر کام کو جنون کے طرف
رجوع کرنیسے باز نہین آتے تہے حالانکہ یہہ جانتے تہے کہ ہم سب آدمی ہون یا جن خدا کے بندے ہین ہمکو ہر کام مین
اوسی مالک الملک کی طرف رجوع والتجا کرنی چاہیے نہ اپنے ہم جنسونکی طرف اور جن بہی گمراہ کرنیسے اور
تکبر اور غرور اور الوہیت کے دعویسے دست بردار نہین ہوتے تہے اور یہہ نہین سمجھتے تہے کہ اگر ایک مالک کے
بندے اسمین ایک دوسرے کی طرف کسی کام مین محتاج ہو اور دوسرے نے اونکی حاجت روائی ہوئی تو یہہ نہین ہے
مگر اوسی مالک کے کرم و فضل و اعانت سے پہر اسمین تکبر اور غرور کرنا اور اس کام پر رشوت لینا اور اپنے تئین
مالک مختار جاننا بلکہ مالک کے کارخانہ کا شریک جاننا کسی طرحسے درست نہین ہے اور عقل کے خلاف ہے
سو جنون نے اس معاملے کے سبب کے بیانمین یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّهُمْ ظَنُّوا الخ ٥ **عزیزی** ٥
وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ٥ اور یہہ کہ آدمیون نے گمان کیا تہا جیسا کہ تمنے
گمان کیا کہ ہرگز نہ بہیجیگا خدا کسیکو یعنے پیغمبر نہین بہیجیگا ٥ اور یہہ کہ اونکو بہی خیال تہا جیسا تمکو
خیال تہا کہ ہرگز نہ اوٹہاویگا اللہ کسیکو ٥ **فتح** ٥ **موضح** ٥ **تفسیر** وَاَنَّهُمْ الخ اور تحقیق جنون نے گمان
کیا جیسا کہ گمان کیا تہا تمنے اے اہل مکہ یہہ کہ نہ اوٹہاویگا اللہ کسیکو بعد مرنیکے یعنے جن بہی منکر تہے بعث کے مانند
انکار تمہارے کے پہر قرآن کے سننے سے ہدایت پائی اونہون نے اور اقرار کیا بعث کا پس تم کیون نہین اقرار کرتے
جیسا کہ اقرار کیا اونہون نے ٥ **مس** ٥ وَاَنَّهُمْ الخ اور یہہ کہ گمان کیا ان آدمیون نے جیسا کہ گمان کیا تمنے
اے جنون یہہ کہ نہ زندہ کریگا اللہ کسیکو جن ہو یا آدمی عملونکی جزا اور سزا کے واسطے بہلائی اور برائی کی پرسش
اور حساب و کتاب کی واسطے اور اس سبب سے آدمیون نے یہہ چاہا کہ جسطرح سے ہو سکے اپنے حاجت روائی
کیا چاہیے اور دنیا کی زندگانی مین اپنی بلاؤن اور مصیبتونکو دفع اور دلکی خواہشون اور فائدونکو حاصل
کیا چاہیے اگرچہ اسمین شرک اور ناشکری ہے ہو جاوے اور مالک ناراض و خفا ہی ہو جاوے اور جنون نے
یہہ کہ اپنا نام حاصل کیا چاہیے اور مشکل کشائی اور حاجت روائی کا منصب اپنے لئے ثابت کیا چاہیے
اگرچہ اسمین اپنے مالک کے کارخانہ مین دخل ہی سمجہا جاوے بلکہ شراکت کا دعوی پایا جاوے اور اسکا سبب یہہ تہا
کہ دونونکی اعتقاد مین یہہ سمایا تہا کہ مرکر اوٹہنا نہین ہے اور مالک کی پرسش کا خوف اور حساب و کتاب کے
سمجہانیکی دہشت ہرگز نہین ہے اور اس بات کے ثابت کرنمین کہ یہہ قرآن آسمان سے اوترا ہے
زمین والونکا کلام نہین ہے کہ کسی انسان یا جنات نے بنایا ہو اون جنون نے یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَاءَ الخ ٥ **عزیزی** ٥ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۤءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ٥ اور یہہ کہ ہمنے چہو آسمان کو پس پایا ہمنے اسمان بہرا ہوا نگہبانون
قوی سے اور ستارون سے کہ جو شیطانونکو لگتے ہین ٥ **فتح** ٥ اور یہہ کہ ہمنے ٹٹول دیکہا
آسمان کو پہر پایا اوسکو بہری ہوئی ہین اسمین چوکیدار سخت اور انگارے ٥ **موضح** ٥ **تفسیر** وَاَنَّا لَمَسْنَا الخ اور تحقیق

[illegible] یعنی [illegible] یا [illegible] رسول [illegible] سے [illegible] العقوبة [illegible] آدمیون [illegible] طرف [illegible]

اور تفسیر روح البیان مین دونون احتمال لکہے ہین یعنی آدمیون کی طرف اول پہیری ہے پہر کہا یا گمان کیا ان جنون نے قریش یعنے جنونکو الفاظ [illegible] مین [illegible] نہین [illegible] ۱۲

ہمنے چہوا اور ٹٹولا آسمان کو یعنی اسقدر آسمان کی متصل پہنچے کہ گویا اوسکو ہاتہہ سی چہولیا اور جب ہم اون راہونسے
جدہری ہم ہمیشہ آسمان پر جایا کرتی ہتی ممانعت ہوئی تو ہمنی چاہا کہ کوئی اور راہ ڈہونڈ کر نکالیں اور اوس
راہ سے آسمان کی اوپر جاکر حقیقت حال کی معلوم کیجیے کہ ہماری ممانعت کا تشدد اسقدر کیون ہی بس پایا ہمنے
اوس آسمانکو بہرا ہوا اور اوس آسمان کو خالی نپایا نگہبانون اور چوکیدارونسے جو بہت سخت اور زور آور ہین
اور وہ فرشتے ہین کہ ہمکو ہرگز اونکی مقابلہ کی طاقت نہین ہی اور سوای اسکی ہر ایک راہونمین آسمان کی
ایک اور آفت ہی آگ کی انگاری دہکتی دوڑتی ہوی کہ وہ نگہبان اور چوکیدار ہمکو اونسے مارتی ہین اور جلاتی ہین
چنانچہ معمر نے زہری رضسے پوچہا تہا کہ قرآن شریف کی اوترنیکی پہلی ایام جاہلیت مین بہی آسی طور سے
یہہ انگاری معلوم ہوتی ہتی اوہون نی کہا کہ ہان ہتی لیکن اس کثرت سی نہتی جیسی بعثت اور قرآن
مجید کی نازل ہونیکی وقت سے شروع ہوی ہین اور پہلے کسے اور غرض کی لیئے ہتی اور اب شیطانون
اور جنون کی مارنیکے لیے اور ہنکانیکے لیے مقرر ہوئی ہین اور احتمال اس بات کا کہ یہہ آسمان کی زیادتی
نگہبانی شاید کسی اور چیز کی لیے ہو جنس کلام کی محافظت کیواسطے نہوا اور اگر بالفرض جنس کلام کی محافظت
کی واسطے ہو لیکن شاید فرشتون کی کلام کی محافظت کی واسطے ہو جو اپنی مجمع اور مجلسونمین بیٹہہ کر کسی مطلب
تدبیر کیواسطے آپسمین کچہہ باتین کیا کرتے ہین نہ اس کلام آلہی کی محافظت کی لیے سو اس شبہہ کی باطل کرنیکی
لیے اور اصل مطلب کو یعنے یہہ ممانعت کلام آلہی کی لیے ہوئی ہی اسکو ثابت کرنیکی واسطے جنون نی
یہہ بہی ذکر کیا وانا کنا الخ ؎ **عزیزی** وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ
يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ؁ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی ہتی پہلی اس سی جگہون پر سننے کی لیے یعنی ملائکہ
کی کلام سنی کی لیے پس جو کوئی کان لگاوی اب پاوی اپنے لیے ستارہ مہیا کیا ہوا ؎ **فتح**
اور یہہ کہ ہم بیٹہتی ہتی آسمان کی ٹہکانونمین سننی کو پہر جو کوئی اب سنی پاوی اپنی واسطے ایک انگارہ گہات میں
؎ **موضح** وانا کنا الخ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی قدیم سے آسمانونکی معین جگہونمین جو فرشتونکی
مجمع اور مجلسونکی قریب تہین اون فرشتونکی کلام سننے کی لیئے اور اونکی کلام کی محافظت اور ممانعت
کبہی اونسے نہین ہوئی اور کوئی چیز ہم آسمان سے چرا کر لاتی نہتی جسکی لیے اسقدر محافظت ہوتی ہو کہ
ہر طرف سی ہمارا گذر بند کر دیا گیا اور ملائکہ کے کلام کی محافظت کی لیے اسقدر شدت ممانعت کی خیال مین
نہین آتی ہی اسلیئے کہ ملائکہ کا کلام اب بہی ہم آسمان کی نیچے سے سن آتی ہین لیکن آسمان پر ہمکو جانے
نہین دیتی فمن یستمع الآن الخ پہر جو کوئی اسوقت مین کان لگاتا ہی سننی کی لیے یعنی جبسی قرآن شریف
کا نزول شروع ہوا ہی سو اگرچہ معین جگہہ تک نہ پہنچی بلکہ دور ہی سی کان لگاوی اور سننے کا
ارادہ کری تو اوسیوقت پاتا ہی اپنی لیے آگ کی انگاری کو گہات مین لگا ہوا سو معلوم ہوا کہ اسقدر تقید
اور تشدد ہماری ممانعت کا نہین مگر اس کلام آلہی کی محافظت کی لیے تا کہ ہماری ناپاک زبانونتیر جا بجا نہو
اور غیر جگہہ پر نہ پہنچی اور کسیطرح سی اوسکا معارضہ اور مقابلہ کسی سی نہوسکی غرض یہہ ہی کہ نہایت عظمت
اور بزرگی اس کلام کی ثابت ہوتی ہی جو اور کلام مین یہ عظمت و بزرگی ہو نہین سکتی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ یہہ کلام

پاک آسمان سی اوترا ہی اور آسمان ملائکہ کی رہنی کی جگہہ ہی وہان جہوٹ اور افترا اور بندش کسیطرحسی گنجایش
نہین رکہتی اور جو حکم اس کلام پاک مین ارشاد ہوا ہی وہ بلاشبہ حق ہی اور حق تعالی جل شانہ کی طرف سی
وہ حکم ہوا ہے اور یہہ معاملہ جو آدمیون اور جنون مین جاری ہورہا تہا یعنی جن آسمان پر جاکر زمین کے کامونکے
تدبیر فرشتون کی زبانی سن آتی ہتی اور آدمی کی موافق آدمیونکی مطلب کی موافق بیان کرکی گویا اونکی
حاجت روائی مین مددگار ہوتی ہتی اور آدمی بہی اونکی کہنی پر اعتماد کرکی ہونیوالی چیزونکا حال دریافت
کرتے ہتے اور اپنے بہلائی اور برائی اس سببسے معلوم کرکی اپنے بہتری کی تدبیر کرلیتی ہتی اور ظاہر ہی
اوسکو بہی بڑی فائدیکی چیز جانتی ہتی اور اس سببسے جنون کی تعظیم اور توقیر حدسی زیادہ کیا تی ہتی اسواسطے
کہ اپنے حاجت روائی کا وسیلہ اونہین جنونکو سمجہتے ہتی گویا دربار الٰہی مین جنات اونکی طرف سی وکیل ہی ہتے
اور جاسوس اور بہیدی بہی ہتی اور اس معاملہ کی جاری ہونیکی سببسے دونون فرقونکو بڑے بڑے فائدی ہتی
سو اس معاملہ کی درہم برہم ہوجانیکی بیان مین حیرت کی طور پر جنون نی یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ الخ

عزیزی وَاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

اور یہہ کہ نہین جانتی ہین ہم کہ آیا کچہہ برا ارادہ کی گئی ہی اونکی حق مین کہ زمین مین ہین یا ارادہ کی ہی اونکی
حق مین اونکی پروردگار نی بہلائی کا ۱۲ **فتح** اور یہہ کہ ہم نہین جانتی کچہہ برا ارادہ ٹہیرا ہی زمین کی رہنے
والونپر یا چاہا اونکی حق مین اونکی رب نی راہ پر لانا ۱۲ **موضح** **تفسیر** وَاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ الخ اور یہہ کہ ہم نہین جانتی
ہین کہ آیا برائی کا ارادہ کیا ہی زمین پر رہنے والونکی ساتہہ جو یہہ معاملہ یعنی غیب کی باتین دریافت کرکر
اورونکو بتانا موقوف کردیا اور آسمان پر جانیکی راہین بالکل بند کردی گئین تاکہ اپنے مصیبتون اور آفتونکا حال
کسیکو معلوم ہو اونہین بلاؤنمین گرفتار رہین اور سبکی حاجتین بند ہوجائین کسیکی فریادرسی نکرسکین
یا ارادہ کیا ہی ان لوگون کی ساتہہ انکی پروردگار نی بہتری اور ہدایت کا یعنی یہہ چاہا ہی کہ جنون کی
وکالت موقوف ہوجاوے اسلئے کہ جنون نی رشوت لینی کی اپنی عادت ڈالی ہی بلکہ خدائی کارخانہ مین
شرکت کا دعوی کرتی ہین اور سوا اسکے طرح طرحکی برائیان انسی صادر ہوتی ہین سو اس کام سی انکا
معزول و موقوف ہونا بہتر ہے اور اس کلام کی سرانجام کی واسطے فرشتے اور اولیاء اللہ اور شہدا کی
پاکیزہ روحین مقرر کیا چاہی کہ وہ حق تعالی کی حکم سی اس وکالت کی کام کو سرانجام کو پہنچا دین
اور آدمیون کی ترقی کی راہین اور امور غیبیہ سیکہنی کی طریق کو صاف کردین تاکہ آدمی خود اس درگاہ کی
روشناس ہوجاوین اور اپنے عرض آپ کرلیا کرین اور ان دغاباز اور جہوٹے وکیلونکی خوف سی خلاصی
پاوین اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ جنات وکالت کی لیاقت نہین رکہتی بلکہ قابل موقوف کردینی کی
ہین سو جن بہی یہان انصاف کی راہ چلی ہین اور یہہ ذکر کیا وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ الخ

عزیزی وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۱۲ اور یہہ کہ ہم مین سے
ایک جماعت نیک ہین اور ایک جماعت ہم مین سی سوای اسکی ہین ہین ہم فرقی مختلف ۱۲ **فتح**
اور یہہ کہ کوئی ہم مین نیک ہی اور کوئی اسکے سوا ہم ہتی کئی راہ پر پہٹ رہی ۱۲ **موضح** **تفسیر**

اور یہہ کہ ہم مین بعضی نیکبخت ہتی جو اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہتی اور اس وکالت وسفارت کا عہدہ
اونسی بخوبی سر انجام ہوتا اور اس خدمت کی لیاقت اور ذمہ برداری کی واسطی تین شرطین لازم
ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ عالم غیب کی خبرون اور حکمون کو کہ دربار حقیقی وہی ہی بدون زیادتی اور کمی کی
اور بغیر تغیر وتبدل کی آدمیونکو پہنچا دینا اور اپنی طرفسی کچہہ ہی اوسمین نملاتا تاکہ اس مقدمہ مین جہوٹکو
دخل نہو اور اس سببسے آدمیونکی نزدیک بعضی حکم اور بعضی چیزین اوس دربار کی بی اعتبار
نہ ہو جاوین اور یہہ حالی کہ جسطرح ہماری تدبیرون اور خبر ویمن جابجا اور تغیر وتبدل ہوتا ہی اسیطرح
عالم غیب کی تدبیرون اور خبر ویمن ہی ہوا کرتا ہی اور اس سبب سی بد اعتقادی اور جہالت مین گرفتار
ہوجاوین اور دوسری شرط یہہ ہے کہ اگر اپنے عرض معروض سی کسیکے کارروائی اور حاجت برآری
ہوجاوے یا کسی تدبیرسے کسیکے کوئی مصیبت یا بلا دفع ہوجاوے تو تکبر اور غرور نکرنی لگین اور اپنی تئین حاکم
کا شریک نہ ٹہیراوین اور آدمیونپر اپنے بڑائی اور بزرگی نہ جتاوین اور عبادت کی کام آدمیونسی اپنی
واسطے نہ چاہین اور اس مضمون کو ہر وقت پیش نظر رکہین کہ ہم سب ایک خاوند کی بندی ہین
بعضون سی بعضونکی کارروائی ہوتی ہی لیکن جو کچہہ ہوتا ہی سب اوسی خاوند کی عنایت ہی
فخر وتکبر اسمین کرنا بیجا ہی اور تیسری شرط یہہ ہی کہ اس وکالت کی عوضمین رشوت لینا نہ شروع
کری اور اپنے واسطے نذرین اور ہدیی اور قربانیان نہ مقرر کرین اور اگر ان اس قسم کی نذرین
اور ہدیے اور قربانیونکی دینی مین انکار کرین یا کسی بہانیسی ٹالدیوین تو اونکی پیچہی نہ پڑین اور
اونکو اذیت نہ پہنچاوین اور اونکو نہ ستاوین سو ان شرطونکی جمعیت ہم لوگونمین بہت کم پائی
جاتی ہی لیکن بعضے لوگ ہم مین سی اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہین وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین
بہت لوگ ایسے ہین کہ بہت پست ہمت ہین اس مرتبہ سی اور اس خدمت کی لیاقت ہرگز نہین
رکہتی چنانچہ بعضی ایسی ہین کہ آدمیون کی خوشنودی کی لیی یا اونکی دغا دینی کی لیی غیب کی
خبر ویمن اپنے طرف سی جہوٹ ملاتی ہین اور تہوڑا ہی جہوٹ نہین بلکہ ایک بات سچی مین سو
جہوٹ اپنی طرفسے ملاتے ہین چنانچہ یہہ مضمون حدیث شریف مین آیا ہی اور بعضی ایسی ہین
کہ کام کردیتی اور حاجت نکالنی کی بعد تکبر اور غرور کرنی لگتی ہین اپنے خوش آمد اور تعریف چاہتے
ہین بلکہ عبادت کی لوازمات اون لوگونسی اپنے واسطے طلب کرتی ہین اور یون کہتی ہین
کہ اپنا نام ایسا رکہو کہ ہماری طرف نسبت پائی جاوی جیسی بہوانی داس اور شیو داس اور گنگا بخش
اور اندر بخش اور اپنے ہر کام مین ہمین سی مدد مانگا کرو دوسرے کی طرف التجا نکیا کرو اور خدا کی لوگونکا
پیغام جو بدون ہماری وسطی کے تمکو پہنچا ہی اوسکو مت مانو نہین تو ہم تمہاری وکالت نہین
کرینگے پہر تم محتاج رہوگی کسے سے تمہاری حاجت روائی نہوسکیگی اور بعضی انمین سی بہت ہی
طامع اور لالچی ہین بدون رشوت لیی کام مین ہاتہہ نہین ڈالتی اور ہر کام اور ہر چیز کچہہ اپنی لیی
مقرر کرالیتی ہین جیسے بہیڑ بکری مرغ و مرغی کبڑ الفند بکوان پان پہول ناچ گانا اپنی تعریف اور سوای اسکے

بہت سی چیزین جو شرط کر لیتی ہین اور اس شرط کی پورا کرنیمین کچھہ قصور کرتی ہین تو اپنی وہم و خیال کی قوت
سی جو انمین بہت زبردست ہوتی ہین اون آدمیون کو ایذا دیتی ہین اور جانی یا مالی نقصان اونکو پہنچاتی ہین اس
سبب سے ہر ایک کی مرغوبات دوسرے سے جدا ہوتی ہی اور ہر ایک کی فرمایش دوسرکی فرمایش کی موافق
نہین ہوتی ہی اور ہر ایک کا مطلب ہی آپسمین تقسیم کر لیا ہی چنانچہ چیچک کے مرض کی دفع کی لیی ایک کو
علیحدہ مقرر کر دیا ہی اور خون کی فساد کی بیماری دفع کرنی اور صلاحیت پر لانیکی لیی ایک اور مقرر
ہوا ہے اور اسیطرح خبر دینکی پہنچانیمین بہی ہر ہر اقلیم اور شہر اور بستیونکو آپسمین تقسیم کر کی ایک ایک
وہانکا حاکم بن بیٹہا ہے سو اس سبب سے کُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا تہی ہم مختلف طریقونپر اور راہونپر اور آپسکے
نفاق اور طمع اور حسد اور تکبر اور خدائی کارخانیمین شرکت کی دعوی کی سبب سی اس خدمت کی
لیاقت ہم لوگونمین بالکل نرہی تہی یہہ حق تعالی کی عین حکمت ہی جو ہم لوگونکو اس خدمت سی
معزول کیا اور آسمان پر چڑہنی سی ممانعت فرمائی اور انہین بنی آدم مین سی بعضونکو یہہ خدمت ملی تا
اونکی وسیلے سے عرض معروض کرین یعنی وہ انکی لیی دعا کرین اور احکام الٰہی پہنچاوین یعنی انبیاء
علیہم السلام کو اس خدمت سے مقرر کیا کہ وہ انکو دین و دنیا کی نفع کی باتین پہنچاوین خالصۃً للہ بغیر رشوۃ
و نذرانہ لینی کی اور بری باتونسی ڈراوین اور اچہی چیزون کی رغبت دلاوین اور اپنے تئین محض
درمیانی کہین نہ جنون کی طرح شریک کہین اور وہ وکیل و واسطے ایسی ہوی کہ جنونکو ہی اون احکام
و قواعد شرع پر مطلع کر دیا تا وہ ہی راہ حق پر آوین اور خرابی سے نجات پاوین حضرت حسن
بصری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جیسا مذہبونکا اختلاف آدمیونمین پایا جاتا ہے ایسا ہی اختلاف جنونمین
پایا جاتا ہی چنانچہ بعضی اونمین قدریہ ہین اور بعضی مرجیہ اور بعضی رفضی اور بعضی خارجی اور بعضی
ہندو اور بعضی مجوسی اور بعضی یہودی اور بعضی نصرانی اور سوای انکی سو ہر مذہب والی جن
اپنے مذہب والی آدمیونکو موافق اپنی مذہب کی خبر پہنچایا کرتی ہین کبہی خوابمین کچھہ دکہا دیا
یا کبہی ہوشیاریمین اونکی دلمین ڈالدیا پس آدمی یہہ جانتی ہین کہ غیب سی اس مذہب کی تائید
و تصدیق ہوی اس لیی اور گمراہ ہوتی جاتی ہین اور اگر کسیکو یہہ شبہہ گذری کہ جنونکو جو
خدمت سے موقوف کیا تو فائدہ اب ہی تو لوگ اونکی طرف رجوع رکہتی ہین جواب اسکا یہہ کہ یہہ
لوگونکی نادانی ہی جو معزول کو منصوب سمجہہ کر اونکی طرف رجوع رکہتی ہین اور انکی مکر و فریب مین
پہنستی ہین غرض اس خدمت کی موقوفی سی یہہ ہی کہ بنی آدم اونکی طرف رجوع نکرین اور
مدد نہ چاہین اپنے حماقت سے لوگ اونکے پہندیمین آتے ہین لیکن جن جنون نی کلام الٰہی سنا تہا
وہ خوب مضبوط ہو گئی اور سنتے ہے فرمانبردار ہو گئی اور اوس فرمانبرداری کی وجہہ مین بیان
کیا وَاَنَّا ظَنَنَّا اَلَّنْ نُعْجِزَ اللّٰهَ ا لخ ٥ عزیزی وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ
وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ٥ اور یہہ کہ ہمنی جانا ہی کہ ہرگز ہم عاجز نکر سکینگے خدا کو
زمین مین اور عاجز نکر سکینگے اوسکو بہاگ کر ہم فتح ٥ اور یہہ کہ ہماری خیال مین آیا کہ ہم جیت نسکینگے

جنون کی مختلف مذہبون کا بیان

ما

ع قولہ ظننا ایقنا فی الارض حال کلن نعجزہ کائنین فی الارض اینما کنت فیہا ولن نعجزہ ہربا مصدر فی موضع الحال ای لن نعجزہ ہاربین منہا الی السماء وہذہ صفۃ الجن وما ہم علیہ من احوالہم وعقائدہم ۱۲

اللہ سی زمین مین اوتر ہکا وینگی اوسکو بہاگ کر ہ موضح تفسیر یعنے جانا ہمنی اب استدلال سی اور فکر
کرنیسی آیات آلہی مین پس ظن یہان بمعنی یقین کی ہی اسلیئے کہ ایمان نہین حاصل ہوتا ہی ظن سی ہ
روح ہ اور یہہ کہ ہمنی گمان کیا اسکا کہ اگر اس کلام پر ایمان نہ لاوینگی ہم اور اپنی خاوند کی فرمانبرداری
سی انکار کرینگے اور اس خدمت کی معزولی سی راضی نہونگی تو بلا شبہ ہمارا پروردگار ہمپر غصہ ہوگا
اور ہمسی مواخذہ کریگا اور پہر اس صورتمین ہمکو یقین ہی کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم خدا کو چہپ کر یعنے کہین
اندہیری مکانمین چہپ کر یا بڑی جنگل مین بہاگ کر یا کسی غار و پہاڑ مین گہس کر اوس سی بچ رہینگے
جسطرح ہم عمل پڑہنی والون اور موکلون کی ساتہہ ایسی حیلی اور فریب کر کی اونکو عاجز کر دیتی ہین
اور یہہ ہے کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم اوسکو بہاگ کر ادہر مین آسمان و زمین کی جیسی فرشتونکو
آگ کی انگارے مارنیکے وقت جلدی بہاگنی کی وقت عاجز کر دیتی ہین کہ وہ ہمکو نہین پاتی ہین اور
انگارے ہم تک نہین پہنچتی ہین اور جب ہمکو یقین کامل ہوا تیری کلام پاک کا تو کہتی ہین ہم یا

وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الخ ہ عزیزی ہ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰى اٰمَنَّا

فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا اور یہہ کہ ہمنی جب سنا ہدایت کو تو ایمان لائے ہم اوسپر
پس جو کوئی ایمان لاوی اپنی پروردگار پر پس نہ ڈری کسی نقصان سے اور نہ کسی ستم سی ہ فتح
اور یہہ کہ جب ہمنی سنی راہ کی بات ہمنی اوسکو مانا پہر جو کوئی یقین لاوی اپنی رب پر سو نڈریگا نقصان سے
اور نہ زبردستی سے ہ موضح تفسیر وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الخ اور یہہ کہ جب ہمنی سنا ہدایت کے
مضمون کو اس قرآنمین تو اوسیوقت بلا مہلت ایمان لائی ہم اوسپر اس لیی کہ اس کلام کی سننی
کے بعد تاخیر کرنیمین جو حق تعالی کی غصہ کا خوف تہا اور اوسکی غصہ سی بہاگ بچنی کی ہم مین طاقت
نہین ہے اور اگر ہماری قوم ہمسی کہین کہ جلدی ایمان سے اپنے ظن غالب کی بموجب غضب الہی سے
تو تم بچی لیکن سر دست تمہارا بڑا نقصان ہوا کہ نذر نیاز جو آدمیون سی پاتی تہی اوس سی محروم ہوگئے اور عزت
جو ہمکی خدمت موقوف ہونیسی تو اوسکی جواب مین ہم کہینگی کہ ان چیزون سی جو تمنی بیان کیا
ہمکو کچہہ خوف نہین اسلیی کہ ہماری ایمان کامل نی ہمکو سب چیزون سے بے پروا و نڈر کر دیا ہی +
فَمَنْ يُؤْمِنْ بِهٖ الخ پہر جو کوئی ایمان لاویگا اپنے پروردگار پر وہ ہرگز نہ ڈریگا مال کی نقصان
سے اور نہ ذلت سے اسلیے کہ حق تعالی اوسکو ایمان کی برکت سی اس نقصان کی بدلی مین
اور طرح نوازیگا اور مال کی حاصل کرنیکا کوئی اور سبب کر دیگا اور ثواب علاوہ اوسکے ملیگا اور
اس ذلت کی عوضمین ہمیشہ کی عزت عنایت کریگا اور عرب کی اصطلاح مین رہق اوس ذلت
حاصل ہونیکو کہتی ہین جو آدمی پر چہا جاتی ہی اور ڈہانک لیتی ہی جیسی کپڑا بدن کو ڈہانک لیتا ہی
چنانچہ اور آیۃ مین فرمایا ہی تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ یعنے ڈہانک لیتی ہی اونکو رسوائی اور اس قرآن شریف پر
اپنے قوم کی ایمان نہ لانی سے باوجود ایسے قوی سببون کی اور ایسے قادر زبردست کی پکڑ کے
خوف سی کہ کسی طرح سی اوسکی مواخذہ سی بچاؤ ممکن نہین ہے جنون نی تعجب کر کر یہہ ہی کہا

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ الخ **عزیزی** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ اور یہہ کہ ہم مین سی ایک جماعت مسلمانون سی ہین اور ایک اور ایک جماعت ہم مین سی گناہ گار ہین پس جو کوئی مسلمان ہوا بس اوس جماعت نی قصد کیا راہ راست کا **فتح** اور یہہ کہ کوئی ہم مین حکم بردار ہین اور کوئی بی انصاف سو جو حکم مین آئی اونہون نی اٹکل نیک راہ **موضح تفسیر** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور یہہ کہ ہم مین سی بعضی حکم الٰہی کی مطیع ہین اور اپنے ایسے عمدہ خدمت سی معزول ہونی پر راضی ہوکر اپنے خاوند کی حکم کی فرمان برداری پر مستعد ہوگئی اور اس کلام پر ایمان لائی اور جو جو معاملی آدمیون سی رکھتی تھی اون سب سی دست بردار ہوی بلکہ نہایت انصاف کی راہ چلی کہ اپنے معزولی کی خبر آپ آدمیون سے پکار کر کہے اور پیغمبر آخر الزمان کی خدمت مین خود حاضر ہوی اور اونکی تابعداری کو اپنی اوپر واجب جانا چنانچہ بہت سے جنات جو عرب کی جزیرہ و یمن رہتی تھی اونہون نی یہی طور اختیار کیا تھا کہ خود حاضر ہوکر ایمان لاتی تھی چنانچہ بہت سی حکایتین متواتر اس مقدمہ مین جنون سی منقول ہین اونمین سے ایک حکایت وہ ہے جو حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضہ سی صحیح بخاری وغیرہ مین منقول ہی کہ وہ کہتی تھی کہ مین ایک روز اپنے بتون کی پاس بیٹھا تھا کہ اوسوقت ایک شخص بچہ گائین کا بتون کی نذر کی لیی لایا اور اوسکو وہان ذبح کیا اوسوقت ایک بت کی اندر سی ایک آواز بہت سخت نکلی کہ مینی کبھی ایسی آواز نہ سنی تھی اور ہر خاص و عام نی وہان اوس آواز کو سنا کہ وہ کہتا تھا یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ یَصِیْحُ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضرت عمر رضہ فرماتی ہین کہ جتنی لوگ وہان تھی سب بہاگی لیکن مین وہان کھڑا رہا کہ دیکھون یہہ آواز کسکی ہی پہر دوسری بار مینی وہی آواز سنی اور تیسری بار بھی وہی آواز ہوئی مجکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ امر کیا ہی پہر لوگون سی معلوم ہوا کہ یہان ایک پیغمبر ظاہر ہوا ہی اور لوگونکو کلمہ لا الہ الا اللہ تعلیم کرتا ہی اور ایسی ہی حکایت ایک بڈہی سی مجاہد نقل کرتے ہین کہ وہ بڈہا کہتا تھا کہ ایک روز مین گائین کو ہانکی لیی جاتا تھا یکایک ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی یَا اٰلَ ذَرِیْحٍ قَوْلٌ فَصِیْحٌ رَجُلٌ یَصِیْحُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بعد اسکے شہر مکہ مین جو مین گیا تو وہان سنا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اور وہی کلمہ کہتے ہین اور اسیطرح بیہقی نی سواد بن قارب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھے کہ ایام جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تھا اور ہونیوالی چیزونکی مجکو خبر دیا کرتا تھا اور مین اوسکی کہنی کی بموجب لوگونسی کہا کرتا تھا اور وہ خبرین اکثر سچی ہوا کرتی تھین اس سبب سے نذر نیاز مجکو بہت ملا کرتے تھے ایک رات مین سوتا تھا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹھہ اور سمجھہ اگر کچھہ تجکو عقل ہے ایک شخص لوی بن غالب کی اولاد سی پیدا ہوا ہی پہر یہہ کئی بیتین پڑہین **نظم** عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاَرْجَاسِهَا ۝ وَشَدِّهَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِهَا ۝ تَهْوِیْ اِلٰی مَكَّةَ تَبْغِی الْهُدٰی مَا مُؤْمِنُوْهَا مِثْلَ اَرْجَاسِهَا ۝ فَانْهَضْ اِلَی الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَیْنَیْكَ اِلٰی رَاْسِهَا سواد کہتی ہین کہ ان بیتونکی سننے سے مین جاگ اوٹہا اور تمام رات آپ

تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہی پہر دوسری رات کو ہی اسی طور سی آکر مجکو جگا کر وہی تینون شعر پڑہین اور چلا گیا اور اسیطرح تیسری رات کو ہی جب تین رات پی درپی ماجرا مجپر گذرا تو میری دل مین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا یہان تک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین حاضر ہوا مین اور آپکی جمال باکمال کی دیدار سے مشرف ہوا تو مجکو دیکہتی ہی آپنے فرمایا مرحبا ای سواد بن قارب مجکو معلوم ہی جو چیز تجکو یہان لائی ہی مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینی کچہہ بیتین آپکی مدح مین کہی ہین پہلی آپ اون بیتونکو مجہسے سن لیجیی آپنی فرمایا پڑہ سواد بن قارب نی قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا تہا اوسی پڑہا اوس قصیدہ کی آخر بیت یہہ تہی ؎ ۱ وَکُنْ لِیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ ٭ سِوَاکَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٖ ٭ اور یہہ بہی بیہقی نی روایت کی ہی کہ عمان کی ملک مین مازن طائی بتونکی خدمت پر مقرر تہا اون بتون مین ایک بت تہا اوسکو تاجر کہتی تہی سو مازن کہتا ہی کہ ایک روز مینی اوس بت کی واسطی ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اوس بت کی اندر سی سننے مین آئی یہہ کہتا تہا یَا مَازِنُ اَقْبِلْ اِلَیَّ اَقْبِلْ ٭ تَسْمَعُ مَا لَا تَجْهَلُ ٭ هٰذَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ٭ جَاءَ بِحَقٍّ مُنْزَلٍ ٭ فَاٰمِنْ بِهٖ کَیْ تَعْدِلَ عَنْ حَرِّ نَارٍ تَشْتَعِلُ وَقُوْدُهَا بِالْجَنْدَلِ ٭ مازن کہتا ہے یہہ آواز سنکر مجکو نہایت تعجب ہوا پہر اور جانور ذبح کیا مینی پہر دوسری بار اوس سی ہی زیادہ واضح آواز اوس بت سی سنی مینی کہ کہتا تہا یَا مَازِنُ اسْمَعْ تُسَرَّ ٭ ۲ ظَهَرَ خَیْرٌ وَبَطَنَ شَرٌّ ٭ بُعِثَ نَبِیٌّ مِنْ مُضَرَ ٭ بِدِیْنِ اللّٰهِ الْاَکْبَرِ ٭ فَدَعْ نَحِیْتًا مِنْ حَجَرٍ ٭ تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ ٭ مازن کہتی ہین کہ اوسی وقت سی مین اوس خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر سی کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حاج کا اون نواحی مین آیا اونسی مینی پوچہا ادہر کی خبر کیا ہے اون لوگون نی کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی اوسکو لوگ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین اور وہ اپنی تئین بلانیوالا طرف اللہ کی کہتا ہی مینی سمجہا کہ اس آواز کی تعبیر یہی ہے اپس زاد و راحلہ یعنے سفر کا سامان طیار کر کر کی طرف روانہ ہوا مین وہان پہنچکر آپکے خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جمال باکمال دیکہتی ہی میرا دل اسلام کی طرف مائل ہوا پہر اسلام لایا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر تمہارا کچہہ مطلب ہو تو کہو مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تین مقصد ہین اول تو یہہ ہی کہ مجکو راگ سننی اور ناچ دیکہنی اور شراب پینی اور زنا کرنیکی لت ہو گئی ہی اور دوسرا یہہ کہ میری اولاد نہین ہی مجکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ ہی کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزون مین آپسی دعا چاہتا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا جناب باریتعالی مین کی کہ ای بارخدایا اسکو راگ اور باجی کے عوضمین قرآن شریف پڑہنی کی توفیق دی اور حرام کاری کی بجا اوسکے عوضمین حلال عورتین عنایت کر اور باحیا کر دی اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عطا کر اور قحط کو دور کر

ف ۱ یعنے ہوتا تو واسطی میرے شفاعت کرنیوالا اوسدن کہ ہوگا کوئی شفاعت کرنیوالا سوا تیرے کوئی کام آنیوالا سواد بن قارب کو ۱۲

ف ۲ یعنے اے مازن متوجہ ہو میری طرف متوجہ ہو سن ایسی چیز کہ جسکو جاہل اور نادان اسکو بیوقوف نہ کہا جاتی [illegible]

ف ۳ [illegible]

زمان کہتی ہین کہ حق تعالی نی آپکی دعا کی برکت سی سب برائیان مجہسی دور کین اور سیلائیان لطفیب ہوئین
ملک ہمارا سرسبز و آباد ہوا اور چار عورتین خوبصورت میری نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل حق تعالی نے
دیا چنانچہ حیان بن مازن مشہور ہے اور اسیطرح امام احمد نی حضرت جابر بن عبداللہ سی اور ابونعیم نے
ضمرہ سی روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین سی ارسال کی طور پر اس
قصہ کو ذکر کیا ہی کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سی
پہنچی تہے کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی ایک جن کی ساتہہ تعشق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ
رانکو اوسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑکر اوسکی دیوار پر آ بیٹہتا تہا پہر جب
تنہائی ہوتی تہی تب آدمی کی شکل بنکر اوس عورت سی صحبت کرتا پہر ایکبار ایک چند روز اوسکا
آنا موقوف ہوگیا پہر تہوڑے مدت کی بعد اوسی پرند جانور کی شکل سی اوسکی دیوار پر آبیٹہا
اوس عورت نی اوسکو دیکہتی ہی پہچانا اور کہا آو یار اتنی مدت کہان رہے جو ہماری پاس
نہ آئی اوسنی کہا کہ اب ہمارے تمہارے جدائی ہے ہمارے آنیکی امید اب مت رکہو اسلیئی کہ
مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کر دیا اور حضرت عثمان رضی اسیطرح کا
ماجرا شام مین دیکہا تہا چنانچہ ابونعیم نے اونسے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ ہم ایک مرتبہ
شام کیطرف گئے تہی سو اوس طرف ایک عورت بڑے کاہنہ مشہور تہی بلکہ اوس فن مین کمال
رکہتی تہے ہم بہی اوسکی ملاقات کی واسطے گئی اور اپنی سفر کا احوال اوس سی پوچہا کہ
آگی کیا ہوگا اوسنی کہا کہ اب مجکو کچہہ معلوم نہین ہوتا اسلیی کہ جس جن سی مجہسی دوستی تہی اور
اوس سی احوال دریافت کرکی مین سبکو جواب دیتی تہی وہ جن ایکدن آگی میری دروازے
کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ اب ہم رخصت ہوتی ہین مینی اوس سی پوچہا کسواسطے اوسنی کہا کہ
خَرَجَ اَحْمَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَمْرٌ لَا یُطَاقُ یہہ کہکر چلاگیا اور پہر نہ آیا اور اسیطرح ابن
شاہین اور محدثون نی ذباب بن الحارث سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایک جن میرا تہا
اور غیب کی خبرین مجہی بتایا کرتا تہا ایکدن وہ آیا مینی اوس سی کچہہ پوچہا اوسنی حضرت سی
میری طرف دیکہا اور کہا ف یَا ذُبَابُ یَا ذُبَابُ * اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ * بُعِثَ مُحَمَّدٌ
بِالْکِتَابِ * یَدْعُو بِمَکَّۃَ فَلَا یُجَابُ ذباب کہتی ہین کہ مینی اوس سی کہا کہ تو کیا کہتا ہی سوالی دیگر جواب دیکر
اوسنی کہا کہ تہوڑی دنونمین میری بات کو سمجہیگا تو یہہ کہکر اوٹہہ گیا پہر چند دنکی بعد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرے کے خبر مجکو پہنچی اور اسی طرح ابونعیم نے بہی روایت کی ہی کہ
ایک ور حضرت عمر رض اپنے مجلس مین بیٹہے تہے ایک شخص آیا آپنے اوس سی پوچہا
کہ تیری قیافہ سی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تہا اور جنون سی صحبت رکہتا تہا اوسنے
کہا کہ ہان آپنی کہا بہلا اب بہی جنون سی صحبت میسر ہوتی ہی اوسنی کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کی پہلی میری صحبت والی جن میری پاس آئی اور مجہسے کہا یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

ف یعنی ظاہر ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ایمان عرب کی قبائل کی فوت ہو جانے مین ۱۲

ف یعنی اے ذباب سن ایک عجیب بات کہ مبعوث ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ساتہہ کتاب کے بلاتی ہین اللہ کی طرف مکہ مین پہر نہین جواب دئے جاتی ہین یعنی انکی بات کوئی سنتا نہین ۱۲

وَالخیرُ لَدَی الیوم غیر حُلم النائم اللّٰہ اکبر ایک اور شخص اوس مجلس کا بولا کہ مجکو بہی ایسی طور کا اتفاق ہوا کہ ایکدن مین ایک بیابان کی چٹیل میدان مین چلا جاتا تہا اور کوئی آدمی گرد پیش میری نہتا یکایک ایک شتر سوار میری سامنی نمودہوا اور پکار کر یہہ کلمی کہی یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اللّٰہُ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ اَتَاکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ الْخَیْرِ یَا اَحْمَدُ اور پہر نظر سی میری وہ غائب ہوگیا ایک اور شخص انصاریوٗن مین سی اوسی مجلس مین حاضر تہا اوسنی کہا کہ مجکو بہی ایسی قسم کا ماجرا درپیش آیا تہا چنانچہ شام کی طرف مین گیا تہا ایکدن ایسی زمین پر میرا گذر ہوا نہ وہان پانی تہا نہ گہاس یکایک مینی پیچہی سی ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے قَدْ لَاحَ نَجْمٌ فَاَضَاءَ مُشْرِقَہٗ یُخْرِجُ مِنْ ظُلْمَۃٍ عَرْفٌ مُوْلِقَہٗ ذَالِکَ رَسُوْلٌ مُفْلِحٌ مَنْ صَدَّقَہٗ اللّٰہُ اَعْلٰی اَمْرَہٗ وَحَقَّقَہٗ اور اسیطرح فاکہانی ہی مکہ کی اخبار مین عامر بن ربیعہ سی اور ابونعیم نی حضرت عبداللہ بن عباس رضی سی اور اور محدثون نی حضرت عبدالرحمن بن عوف اور اور صحابیون سی روایت کی ہی کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر ایک جن نی آکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتین پڑہین کہ اونمین ہجو دین اسلام کی تہی اور یہہ مضمون تہا کہ مسلمانو تمکو جلدی قتل کرنا چاہیی اور شہر سی نکال دینا اور بت پرستی کو ہرگز نچہوڑنا کفار اس مضمون سی بہت خوش ہوی اور مسلمانون سی کہنی لگے کہ دیکہو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنی پر حکم غیب سی ہی آیا مسلمانونکو بہت رنج ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہہ آواز ایک شیطان کی تہی مسعر اوسکا نام ہی سو عنقریب حق تعالی اوسکو سزا دیگا جب تیسرا دن ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمانونکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج ایک دیو بڑا زور آور میری پاس آکر مسلمان ہوا اوسکا نام سمحج تہا مینی اوسکا نام عبداللہ رکہدیا اوسنی مجسے کہا کہ اگر حکم ہو تو مسعر کو قتل کر دالوں مینی اجازت دی انشاء اللہ تعالی آج مسعر جہنم واصل ہوگا مسلمانونکو بہت خوشی ہوئی اور اوس خوشخبری کی منتظر ہوی شام کی وقت اوسی پہاڑ پر ایک آواز سخت سنی کوئی کہتا ہے نَحْنُ قَتَلْنَا مِسْعَرَ الْخَاطِیْ وَاسْتَکْبَرَ اَوْ صَغَّرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْکَرَ لِشَتْمِہٖ نَبِیَّنَا الْمُطَہَّرَ اور ذَرْتُہٗ سَیْفًا جُرُوْفًا مُبْتَرًا اور اسیطرح ابن سعد نی کتاب شرف المصطفی میں جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل رض نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجہی پہنچاتا تہا ایک رات کو گہبرایا ہوا آیا اور مجکو سوتی سے جگایا اور کہنی لگا ھَبَّ فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّیْنِ بِصَادِقٍ مُہَذَّبٍ اَمِیْنٍ فَارْحَلْ عَلٰی اَبَا ذِلٍ اَمُوْنٍ تَمْشِیْ عَلَی الصَّحِیْحِ وَالْجَرَبِ جندل نی کہا کہ یہہ عبارت مسجع اوسکی سنکر مین دہشت سے اوٹہہ بیٹہا اور پوچہا مینی کہ ہی کیا صاف کہہ پہر اوسنی کہا وَسَاطِحِ الْاَرْضِ وَفَارِضِ الْفَرْضِ لَقَدْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِی الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ نَشَاءَ فِی الْحُرُمَاتِ الْعِظَامِ وَھَاجَرَ اِلٰی طَیْبَۃِ الْاَمِیْنَۃِ جندل کہتی ہین کہ یہہ خبر سنتی ہی مین مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا پہر ایک ہاتف مجکو آواز دی شعر

یا ایہا الراکب المزجی مطیتہ * نحو الرسول لقد وفقت للرشد

اور اسیطرح ابن کلبی عدی بن حاتم طائی سی روایت کی ہی کہ عدی کہتی ہتی کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب قبیلہ کا اوسکو جالیس ابن دغنہ کہتی ہتی ایکدن مین گہر کی باہر بیٹہا تہا یکایک اوسکو دیکہا مینی کہ دہشت کہایا ہوا حواس باختہ آتا ہی مینی پوچہا کیا ہوا تجکو خیر ہی اوسنی کہا کہ یہہ اونٹ اپنی مجہسی لو اور نوکری سی مجکو معاف کر دو مینی اوس سی کہا کہ کچہہ ہمسی قصور ہوا جو تم نوکری چہوڑی دیتی ہو اوسنی کہا کچہہ نہین لیکن میری اوپر ایک حادثہ گذرا ہی اوس سبب مین چہوڑتا ہون اوسکا بیان یہہ ہی کہ تمہاری اونٹ لیکر مین چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مینی کہ ایک شخص بوڑہا پہاڑ کی گہاٹی پر نکل آیا سر اوسکا گول الو کاسا اور طول اور عرض کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے اوسکا پاؤن گرا تہا اور دونون پاؤن اوسکی پہاڑ کی جڑ مین لگی ہتی سو اوسنی مجکو پکارا اور کہا یا جالس بن دغنۃ یا جالس لا تعرضن الوساوس ہذا سنا النور یکشف الناس فاجنح الی الحق ولا تجر اتنا کہہ کر وہ غائب ہوگیا مین اوس خوف سی وہان ٹہیر نسکا اونٹونکو اور چراگاہ مین لیگیا اور ایک درخت کی نیچی لیٹا تہا کہ ذرا آرام کر دیکہین جو نہین آنکہہ لگی میری دلمین کسینی آکر ایک ٹہوکر ماری بس اوس ہاری مین چونک پڑا دیکہتا کیا ہون کہ وہ بڈہا کہڑا ہے اور کہتا ہی یا جالس اسمع ما اقول ترشد لیس ضلول حائر کمہتد × لا تترکن نہج الطریق الاقصد فقد نسخ الدین بدین احمد

اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن عساکر نی بنی تمیم کی قبیلہ کی ایک شخص سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ بہی حرام و حلال نہین پہچانتی ہتی اور بتونکو پوجا کرتی ہتی اور اگر آپسمین کچہہ جہگڑا یا قصہ ہوتا تو اوسکی فیصلی کیواسطی بہی بتونکی روبرو مودب ہوکر بیٹہتی ہتی پہر اون بتونکی اندر سی جو آواز ہوتی ہتی اوسکو ہاتف غیب کی صدا تصور کرکی اوسکی موافق عمل کرتی تہی سو مین بہی اوسی دستور کے موجب ایک جہگڑیمین ایک راتکو بت کی سامنی بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکی آواز غیبی کا منتظر تہا کہ یکایک اوس بت کی اندر سی یہہ آواز آئی کہ یا ایہا الناس ذوو الاجسام ومسندو الحکم الی الاصنام ما انتم وطائش الاحلام ہذا نبی سید الانام اعدل ذی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام ویزع الناس عن الآثام یہہ آواز جسنی سنی ہم جتنی وہان ہتی سب بہاگی اور متفرق ہوگئی پہر ہر مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تہا یہان تک کہ ہمکو خبر پہنچی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئی اور وہانسی مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی آکر مسلمان ہوئی اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن سعد نی جبیر ابن مطعم سی روایت کی ہی کہ جبیر کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پہلی زمانہ مین ایک بت کی پاس ہم بیٹہی ہتی اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کیلئی ہمنی ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت مین سی نکلی کہ الا اسمعوا الی العجب ذہب استراق السمع بالوحی نرمی بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد مہاجرہ الی یثرب جبیر کہتی ہین کہ ہمکو اس باتکی سننی سی تعجب

متعجب ہوا اور وہانسی اوٹہہ کر چلی گئی پہر بعد چند روز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پہیل گئی اور
اخرج ابو نعیم نی تمیم داریسی روایت کی ہی کہ تمیم کہتی ہتی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوے
اوسوقت مین شام مین تہا پہر کسی کام کی لیی سفر کیا مین نی جب رات ہوی تب عربونکی
قدیم دستور کے بموجب جنونکی خوف سی اوس جنگل مین پکار کر مینی کہا کہ اِنَّا فِیْ جِوَارِ عَظِیْمِ
ھٰذَا الْوَادِیْ اوسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر مین معلوم نہوتا تہا
اور اوس آواز کا مضمون یہہ تہا عُذْ بِاللّٰہِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا تُجِیْرُ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا ۞ مینی کہا کہ کون
ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنی پہر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ وَصَلَّیْنَا خَلْفَہٗ بِالْحَجُوْنِ فَاَسْلَمْنَا
وَاتَّبَعْنَاہُ وَذَھَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیَتْ فَانْطَلِقْ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞
تمیم کہتی ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسی چلا اور ایک شہر مین پہنچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو
بیان کیا مینی اوسنی کہا کہ جنون نی تجسی سچ کہا ایک پیغمبر مکہ سی ظاہر ہوا اور دوسرے
حرم کی طرف ہجرت کی اور اوسکا مرتبہ سب پیغمبر ونسی زیادہ ہی تو جلدی اوسکی خدمت مین
پہنچ اور اخرج ابو نعیم نی خولید ضمیری سی روایت کی ہی کہ خولید کہتی ہین کہ ایک بت کی پاس
بیٹہا تہا مین یکایک اوس بت مین سی آواز آئی کہ کہتا ہی ذَھَبَ اِسْتِرَاقُ الْوَحْیِ وَرُمِیْ بِالشُّھُبِ
لِنَبِیٍّ بِمَکَّۃَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَمُھَاجَرُہٗ اِلٰی یَثْرِبَ یَاْمُرُ بِالصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَالْبِرِّ لِلْاَرْحَامِ ۞
اور اخرج ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور خرائطی اور محدث کئی اسنادون اور طریقون سے
عباس بن مرداس سلمی روایت کرتی ہین اور عباس عرب کی شاعر ونمین سی مشہور
شخص ہین وہ کہتی ہین ۔۔۔ کہ میری اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا مین یہہ ہوئی
کہ اوس شخص کے باپ نی مرتی وقت مجکو وصیت کی تہی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام
ضمار ہے ہرگز نہ چہوڑنا اور جو کام مشکل پیش آوی تو اوس کام مین اوسیکے طرف رجوع
کرنا اسواسطی کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بی نظیر ہے اور اپنی باپ کی وصیت کی بموجب
ہمیشہ اوس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تہا مین اور ہر روز باوجود کار و بار ریاست کی
اوسکی زیارت کو ایکبار جاتا تہا مین ایکدن جنگل کیطرف شکار کی لیی گیا تہا جب دوپہر ہوئی
تو گرمی کے شدت سے ایکدرخت کی سایہ کی تلی بیٹہ گیا مین اور نوکر چاکر ہی جو میری ساتہ تہے
ادہر اودہر درختونکی تلی ٹہیر گئی یکایک دیکہا مینی کہ ایک شترمرغ سفید رنگ کا اوپرسے
نیچے آیا اور اوسپر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میریطرف خطاب کر کی
فرماتے ہین کہ ای عباس ابن مرداس کچہہ تجہکو خبر ہی کہ آسمان کی نگاہبانی کیلیی جو کیان
مقرر ہوئین اور لڑائی اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور زین اور لگام والی گہوڑی جہاد کو
تیار ہوئی ہین اور یہہ نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہی وہ دوشنبہ کی دن منگل کی راتکو
پیدا ہوا ہی اور اوسکی سواری کی ایک اونٹنی ہی اوسکا نام قصوا ہی عباس کہتی ہین کہ یہہ

ف یعنی پناہ مین آتی ہون اس جنگل کے سردار کی ۱۲
ف یعنی پناہ مین اور دہائی مین خدا کی ایسی کہ جنونکو یہہ طاقت نہین ہے کہ برے عمل اللہ کیطرف کو پناہ دیوین ۱۲
ف یعنی تحقیق ظاہر ہوی رسول عربی کی اور نماز پڑہی ہم نے اوسکے پیچھے حجون مین جو مکہ کا ایک محلہ ہے سو ایمان لائی ہم اور پیروی کی ہم نے اوسکی اور ہوا فریب جنونکا اور [illegible]

[illegible]

بات سنتے مجھکو خوف اور رغبت زیادہ ہوئی وہانسی سوار ہوکر گہر کو آیا اور پہلی اوس بت کی پاس جسکا نام ضمار تہا
گیا مین تہوڑی دیر اوسکی سامنی مؤدب ہوکر بیٹہا اوسکی اندر سی آواز نکلی یہہ بیتین پڑہتا تہا قل للقبائل
من سلیم کلها هلک الأنيس وعاش أهل المسجد * أبرد ذي ضمار وكان يعبد مدة ٥ قبل
الكتاب إلى النبي محمد * إن الذي ورث النبوة والهدى بعد ابن مريم من قريش مهتدي *
عباس کہتی ہین کہ مینی اس بات کو لوگون سی ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکہا یہان تک کہ جب کا فر جنگ احزاب
سے کہ جسکو جنگ خندق بہی کہتے ہین پہری اوسوقت مین اونٹ خرید کرنیکی لیی عقیق کی طرف
جو ذات عرق کی قریب بستی ہی گیا تہا یکایک سخت آواز آسمان سی آئی مینی نظر اوپر کی تو دیکہا مینی
وہی بڈہی سفید پوش سفید شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتی ہین جو نور دوشنبہ کی دن منگل کی رات کو
دنیا مین آیا ہی سواب ناقہ قصوی کی صاحب کی ہمراہ نجد مین آتا ہی اوسوقت سی دین اسلام کا
اعتقاد میری دلمین بیٹہہ گیا اور ۱۹ سطیح ابن سعید اور ابو نعیم سعید بن عمر ہذلی سی روایت کی ہی کہ سعید
کہتی ہتی کہ ایک روز اوس شخص کے باپ نی ایک بکری ایک بت کی سامنی نذر کی طور پر ذبح کی تہی اوسوقت
اوس بت کی اندر سی یہہ آواز آئی العجب كل العجب خرج نبي من بني عبد المطلب يحرم الزنا ويحرم الذبح
للأصنام + وحرست السماء ورمينا بالشهب + + + + سعید کہتی ہین
کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کی لیی مکہ کو گیی سیتی اونکو اس خبر کا پتا نہ تبا یا یہان تک کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سی ملاقات ہوئی اونسی پوچہا اونہون نی کہا ہان سچ ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ہم مین خدا کا رسول ہی تمکو بہی لازم ہی کہ اوسپر ایمان لاؤ حاصل کلام کا اس قسم کے قصی بیشمار ثابت ہین
جو حد تواتر کو پہنچی ہین بلکہ بعضی جنات جو اوسوقت تک اسلام سی مشرف نہین ہوئی ہتی بعضی
آدمیونکی واسطی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنی عاجزی اور
فرمان برداری کہلا بہیجی ہتی چنانچہ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سی روایت کی ہی کہ جعد کہتی ہتی کہ
ہم چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادسی چلی راستی مین ایک جنگل ملا مین کی متعلقات سی اوس جنگل
مین ایک آواز ہمنی سنی کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہی شعر ألا أيها الركب المعرس بلغوا إذا ما
وقفتم بالحطيم وزمزما محمد المبعوث منا تحية تشيعه من حيث سار وعمما وقولوا له إنا
لدينك شيعة بذلك أوصانا المسيح بن مريما + اور ابن عساکر اور خرائطی نے
مرداس بن قیس دوسی سی روایت کی ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کاہنونکا
اور کہانت کا کچہہ ذکر تہا لوگ نقل کرتی ہتی کہ یہہ کارخانہ نبوت کی ظہور اور وحی کی نزول ہونی سے
موقوف ہوگیا مرداس مذکور نی کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل
سننے کے ہے آپ نی فرمایا کہ بیان کرو مرداس نی کہا کہ ہماری پاس ایک لونڈی تہی اوسکا نام خلصہ تہا
بہت نیک بخت اور صالحہ تہی کبہی برائی کا وہم بہی اوسکی طرف نہوا تہا ایک روز میری نزدیک آئی
اور کہنی لگی کہ تم مجھکو کیا جانتی ہو ہمنی کہا کہ تجھکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتی ہین کبہی برائی کا

وہم بہی تیری طرف ہمکو نہین ہوا پہر اوسنی کہا اندنون مجہپر ایک عجیب احوال گذرا ہی کہ مین ایکبار روز اکیلی
اپنے گہر مین بیہٹی تہی ایک چیز سیاہ میری اوپر آکی چڑہ بیہٹی اور جسطرح مرد عورت سی صحبت کرتا ہی
اوسیطرح اوسنی میری ساتہ کیا اور پہر کچہہ معلوم ندیا سو مجہکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہو مجہکو حمل رہجا
ہوا اور تم لوگ مجہپر زنا کی تہمت کرو ہمنی اوسکو کہا کہ تیری طرف ایسی چیز کا وہم بہی نہین آیسکا تو خاطر
جمع رکہہ بعد کتنی دنونکی معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہی پہر موافق معمول کی لڑکا جنی لیکن اوس لڑکی کی
دونو کان کتی کی سی تہی اور اوسکا رنگ بہی آدمی کا سا نہتا سو وہ لڑکا ہماری لڑکونکی ساتہہ کہیلا
کرتا تہا ایکبار ایکروز ننگا ہوکر چلانی لگا × × اور کہنی لگا کہ افسوس اور خرابی ہی کہ دشمن
کی سوار تمہاری لوٹنی کو اس پہاڑ کی اوسطرف آن پہنچی اور تم غافل بیہٹی ہوی ہو ہم سب اوسکی
کہنے کے بموجب مسلح ہوکر اوس پہاڑ پر گئی دیکہا تو واقعی دشمن کی سوار ہین آخر اونسی لڑائی کرکی اونکو
ہٹایا اوسوقت سی اوس لڑکی کہنی کا اعتبار ہوگیا جو وہ کہتا تہا وہی ہوتا تہا کبہی اوسکی بات جہوٹہ
نہوتی تہی پہر جب سی آپ نبی ہوی اور وحی آنی شروع ہوی تب سی اوسکی بات جہوٹی ہونی لگی اکثر
باتین جہوٹی کہا کرتا تہا ہمنی اوسی پوچہا کہ تجہکو اب کیا ہوا جو جہوٹہ بولنی لگا تو اوسنی کہا کہ مجہکو
کچہہ حال نہین معلوم جو شخص مجہکو پہلی سچی خبر پہنچاتا تہا اب جہوٹی خبرین پہنچاتا ہی مین ابہی طرح
سے اوسکا ہی کچہہ ملا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہی کہ تم مجہکو تین دن ایک اندہیری کوٹہری مین
بند کردو کہ جب مین تنہا ہو جاؤنگا تو وہ جن جو مجہکو خبرین دیتا ہی وہ میری رگ اور پوست مین گہسو
جائیگا پہر تم اوسی پوچہنا تو کچہہ معلوم ہوگا سو ہمنی ویسا ہی کیا پہر تین دنکی بعد حجرہ کو کہولا تو دیکہا
ہمنی کہ اوس لڑکی کا بدن ایسا ہوگیا ہی جیسی آگ کا انگارا ہمنی دریافت کیا کہ یہہ رنگت آگ کے
اوسی جن کی ہی جو اسکی اندر آیا ہی آخر ہمنی اوسی کہا کہ ای عزیز ابتک تمہاری خبرین سب سچی
ہوتی تہین چند دنونسی کیون جہوٹی ہونی لگین اوسنی کہا یا معشر دوس حرست السماء
وخرج [illegible] الانبیاء مین نی پوچہا کہ کہان ہو اوسنی کہا مکہ مین اور اوسکی بعد یہہ بہی کہا اب مین
مرتا ہون مجہکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میری دفن کی بعد آگ کیطرح شعلہ نکلین گی جب تم
یہہ حال دیکہنا تو تین پتہر مجہپر مارنا یعنی اوسی آگ پر اور ہر پتہر پر یہہ کلمہ پڑہنا باسمک اللہم یعنی ای
اللہ تیری نام کی برکت سی مارتا ہون اوسوقت وہ شعلی بجہہ جاوینگی پہر جسطرح اوسنی کہا تہا ویسا ہی
ہمنی کیا اوسکی مرنیسی کتنی دنون بعد آپکی نبوت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت بابرکت مین حاضر ہوی
یہہ ہے عرب کے جزیرہ کی جنونکا حال جنکی گواہی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت
اور آسمانکی نگہبانی اور انگارونکا گرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کی طور پر منقول ہی جسمین
کسیطرح کا شبہہ نہین ہی لیکن جو اونمین سی اسلام سے مشرف ہوکر صحابیت کی درجی کو پہنچی ہین
وہ بہی بہت ہین چنانچہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین جو مکہ معظمہ کی متصل درہ حجون مین
ہوئی تہی اور دوسری لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نکاح کی بعد لقیۃ

غرقد کی میدانمین ہوئی تہی اور دونون مرتبی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تہی سو اون دونون مرتبا مین جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہی کہ گنتی سی باہر ہی اور حضرت زبیرؓ بہی ایکمرتبہ لیلۃ الجن مین جو دوسرے مرتبہ مدینہ منورہ مین ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تہی اور جنونکو دیکہا ہی تہا اور اونکی باتین بہی سنی تہین وہ بہی اسیطرح کی کثرت اونکی بیان کرتی ہین چنانچہ ابونعیم نی دلائل النبوۃ مین اور اور حدیث کی کتابونمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہی اور صحاح ستہ مین بہی آیا ہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی ان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَۃِ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاَوَامِرِ شَیْئًا فَلْیَتَعَوَّذْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ اور ابونعیم نی عبداللہ بن عمرؓ سی روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سی جن کسی جزیرہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زیارت کی مشرف ہونیکو آئی تہی اور کئی دن یہان مقام بہی کیا تہا اور پہر اپنے وطن کو پہر گئی اور امام احمد اور بزار اور ابویعلی اور بیہقی اور محمد نوبجی بلال بن حارث سی روایت کی ہی کہ بلال کہتی ہین مین ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ سفر مین تہا موضع عرج مین مقام ہوا مین نی اپنی خیمہ سی نکلکر چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہون دیکہا مینی کہ آپ سب لشکر سی باہر دو اکیلی بیٹہی ہین مینی چاہا کہ آپکی پاس جاؤن جب آپکی قریب پہنچا تو آواز غل و شور کی میری کان مین پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جہگڑ رہی ہین اور سخت کونی بہی کرتی ہین مین ٹہیر گیا اور سمجہا مین کہ آپکی پاس غیب کی لوگونکا ہجوم ہی اسوقت جانا مناسب نہین پہر تہوڑی دیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور مجکو دیکہکر مسکرائے مینی عرض کیا کہ یارسول اللہ یہہ شور و غل کیا تہا آپنی فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جہگڑا تہا رہنے کے مقدمہ مین میری پاس فیصلے کی لیی آئی تہی سو مینی ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلس کے ملک مین اور کافر غور کے ملک مین رہین آپسمین ملی ہوی نرہین چنانچہ کثیر بن عبداللہ جو اس حدیث کی راوی ہین وہ کہتی ہین کہ ہمنی تجربہ کیا ہی کہ جسکو جلس کی ملک مین کچہہ جن کا آسیب ہوتا ہی وہ جلدی اچہا ہو جاتا ہی اور ہلاک نہین ہوتا اور غور کے ملک مین جسکو جن کا آسیب ہوتا ہی وہ اکثر اچہا نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہی اور خطیب نے جابر بن عبداللہ سی روایت کی ہی کہ جابر کہتی ہتی کہ ہم ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر مین تہی آنحضرت ایک کہجور کی درخت کی نیچی بیٹہی تہی یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آپکی طرف چلا لوگون نی چاہا کہ اوسکو مارین آپنی فرمایا کہ اسکو مت چہیڑو آخر کو وہ سانپ آپکی نزدیک پہنچا اور اپنے موہنہ کو آپکے کان کی پاس لیگیا جیسی کوئی کچہہ بات کان مین کہتا ہی پہر آپنی اپنی موہنہ مبارک کو اوسکی کان کی پاس لیجاکر کچہہ فرمایا پہر وہ سانپ غائب ہوگیا گویا اوسکو زمین نگل گئی ہمنی عرض کیا کہ یارسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنی کان تلک آنی دیا ہمکو بڑا خوف ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو آپکو کچہہ ایذا دیوی آپنی فرمایا یہہ جانور نتہا بلکہ یہہ جنونکا بہیجا ہوا تہا فلانی سورۃ کی آیتین وہ بہول گئی تہی سو اوسکی پوچہنی کی لیی اوسکو بہیجا تہا جب دستی تم لوگونکو دیکہا تب سانپ کی شکل بن کر آیا اور پوچہہ کر چلا گیا بس جابرؓ کہتی ہین

ابلیس کے پرپوتے کی حکایت

کہ بعد اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی اور آگی کو چلی رستی مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نی
عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہی جوان خوبصورت ایک جن اوسپر عاشق ہوگیا ہی سو اوسکی اندر
گھسکر اوسکو بیہوش کردیتا ہی نہ کچھہ کہاتی ہی اور نہ کچھہ بولتی ہی بلکہ ہلاکت کی قریب ہی آپنی اوس
عورت کو بہی سامنی بلایا اور فرمایا کہ اے جن تو مجھکو جانتا ہی کہ مین کون شخص ہون مین محمد ہون
حقتعالی کا رسول سو اس عورتکو چہوڑدی یہہ بات فرمائی تہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی موہنہ کو
نقاب سی چہپالیا اور لوگونسی حیا کرنے لگے اور بالکل اچہی ہوگئی جابر رض کہتی ہین کہ مین نی اوس عورتکو
دیکہا تہا ایسی خوب صورت تہی جیسی چودہوین راتکی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابونعیم نے
حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ حضرت عمر کہتی تہی کہ ایک روز ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹھی تہی کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین
عصا لیی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی آنکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اوسکے سلام کا
جواب دیا اور فرمایا کہ اسکے آواز جن کیسی ہی پہر آپنے اوسی پوچہا کہ تو کون ہی اوسنی عرض کیا کہ اوس
شخص کا نام ہامہ ہی ہیم کا بیٹا اور ہیم لاقیس کا بیٹا ہی اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہی آپ نی فرمایا کہ
ابلیس کے اور تیری درمیان مین دو پشتین ہین بہلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
جتنی دنیا کی عمر ہے اوتنے ہے میرے عمر ہے کچھہ تہوڑے سے کم ہے اسلیے کہ جن دنوںمین قابیل نے
ہابیل کو مارا تہا اوسوقت مین بچہ تہا کئی برس کا لیکن بات سمجہتا تہا اور پہاڑونپر دوڑتا پہرتا تہا اور لوگونکا
غلہ اور کہانا چرالاتا تہا اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سی بدسلوکی کرنیکو وسوسی ڈالا کرتا تہا
(م آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی فرمایا کہ بری بڑہاپی کی تو عمل ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کی کام
ویسی تو بہت برا شخص ہے اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجہکو کچھہ ملامت نکیجئی اسلیی کہ اب مین
توبہ کرنیکو آیا ہون اور مین نی حضرت نوح علیہ السلام سی ملاقات کی ہی اور اونکی مسجد مین اونکی
صحبت مین رہا ہون مین اور پہلی اونکی ہاتہہ پر توبہ کی تہی اور ایک سال اونکی مسجد مین رہا ہون
اور حضرت ہود اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتون مین رہا ہون اور حضرت
موسی علیہ السلام سی ملاقات کی ہی مین نی اور اونسی توریت سیکہی تہی اور اونکا سلام حضرت
عیسے علیہ السلام کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے بہی ملاقات کی تہی اونہون نی فرمایا تہا
کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرو تو میرا سلام اونکو پہنچانا سو اب اوس امانت کی بار کو ادا
کرنے کے لیے اپکے خدمت مین حاضر ہوا ہون اور یہہ بہی میری آرزو ہی کہ آپ اپنی زبان فیض
ترجمان سی مجہکو کچھہ کلام اللہ تعلیم فرمائی چنانچہ آپنی اوسی سورتین جیسی سورۂ واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اوسکو تعلیم فرمائین اور یہہ بہی
اوسی ارشاد فرمایا کہ ای ہامہ جسوقت تجکو کسی چیز کی احتیاج ہووی تو میری پاس آنا اور ہمسے ملاقات
نچہوڑنا حضرت عمر رض کہتے تہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اوسکی موت کے

ان صحابیون کی بیان جو جنات سی تھی

کی خبر ہمکو نہی اب ہمکو معلوم نہین ہی کہ وہ زندہ ہی یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ جو
جنات سی تھی اونمین سی ایک کا نام عمر بن جابر ہی جنکی صفوان بن معطل نی تجہیز و تکفین کی تھی
اور اونہین سی ایک کا نام عمرو ہی جو کافر جنونکی لڑائی مین شہید ہوئی ہین اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
کی یارون نی اونکو دفن کیا تہا اور اونہین مین سی ایک کا نام سرق ہی جنکو عمر بن عبد العزیز رح نی مر کے
جنگل مین دفن کیا تہا یہہ سرق اوس جماعت کی تہی جنہون نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی تہی
اور اونہین مین سی ایک کا نام خرقا تہا یہہ جنیہ تہی یعنی عورت تہی اوسکو عمر بن عبد العزیز نی مکہ معظمہ مین
دفن کیا تہا اور ان سبکا قصہ بیہقی نی اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین صحیح اسنادونسی بیان کیا ہی
فقط یہانتک احوال اون جنونکا بیان ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار ہوی تہی اور

جنونکی چار فرقونکا بیان

قرآن کی حکمونکو مان لیا تہا اور نہایت پیروی اور تابعداری کی سبب سے اپنے خدمت سی جس سی
موقوف ہوتی تہی بالکل دست بردار ہوی اور بنے آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور مستعد
ہوی وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۙ اور بعضی ہم مین سی کج رو اور بے انصاف ہین جو خدمت سی اپنی معزول
اور موقوفی پر راضی نہین ہین اور اس رسول اور اس قرآن کی فرمانبرداری جیسی چاہیی ویسی نکی
سو اس قسم کی چار فرقی ہین پہلا فرقہ کافر جنونکا جو ظاہر مین مخالفت اور دشمنی کرتی ہین اور اپنے
کفر کو چہپاتی نہین ہین اور بنی آدم کو جہانتک ہوسکتا ہے بہکانی مین قصور نہین کرتی ہین
اور کہتی ہین کہ ہم ہرگز اپنے خدمت سی موقوف نہین ہوی ہین غیب کی خبرین ہمسی پوچہا
کرو اور اپنے اوپر کاموئیر ہمسی مدت مانگا کرو ہم تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کرینگے
چنانچہ کافرونکی جہوٹی معبود جنکو دیوتا کہتے ہین جیسے ہنود ونکی اور حبشیونکی اور زنگیونکی اور اور بت پرستون
کی کہ باوجود اسما نہیں بچانیکی اور آگ کی انگار ونسی مار بچانیکی اور اپنی خدمت کی معزول ہونیکی بنی آدم
بہکانی اور خراب کرنیسی دست بردار نہین ہوتی ہین بلکہ کافرونکی مدت حتی المقدور کیی جاتی ہین
تاکہ وہ ایسی نہ پہرین بلکہ بزور اونسی شرک کرواتی ہین اور اسلام مین داخل ہونیسی منع کرتی ہین
دوسرا فرقہ منافق جنونکا جو ظاہر مین اپنی تئین ایمان دار ونمین داخل کرتی ہین اور پوشیدہ مکر و
فریب سی آدمیونکی خرابی کی پیچہی پڑے ہین اور اپنے تئین کسی بزرگ کی نام سی مشہور کرکر
آدمیونکی نزدیک پیر بن بیہٹی ہین جیسی شیخ سدو اور زین خان اور سرور اور بالی اور سوا ای انکی
اور پردیین اپنی ولایت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کا دعوی بلکہ الوہیت اور خدائی کی دعوی
کرتے ہین اور شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ چہوڑتی نہین ہین جو اپنے معتقدونسی اپنی واسطے
نکر واوین تیسرا فرقہ فاسق جنونکا جو ڈانکو اور راہ زن ہین کہ آدمیونکو طرح طرحکی ایذا پہنچاتے
ہین اور ایسی جن نذر اور نیاز اور مٹہائیان اور پانی اور شربت اور سوائی اسکے سب کچہہ اپنے لیی
لیتی ہین چوتہا فرقہ جنونکا ایک اور ہے جو چورونکی طرح بعضی آدمیونکی روحونکو جو بد خلقی اور تکبر اور
غرور اور حسد مین اور ہر وقت نجاست سی آلودہ رہتے ہین خبیث جنونسی مناسبت بہم پہنچائی تہی

کہنچ کر لیجاتی ہین اور اپنے رنگ مین اونکو بہی رنگتی ہین اور اپنے چال اونکو سکہاتی ہین جیسی آدمی
کے بدنمین سمانا اونکی راہ سی ڈرانا اور اوسکی مزاج کو خراب کر دینا اور شکل کا بدلنا اونکو تعلیم کرتی
ہین تاکہ اس وسیلہ سی ایذا اور رنج آدمیونکو پہنچاوین اور بنی آدم کی فرقہ کو خراب کرین
سو یہہ چار فرقی قاسطون یعنی بی انصافونسے ہین کہ دین اور قرآن شریف کی پیروی نکی
اگرچہ ظاہر مین بعضون نی اپنی زبان پر کلمہ توحید کا جاری کیا فَمَنْ اَسْلَمَ پہر جو کوئی
حکم الٰہی کا فرمان بردار ہوا اور کجروی اور ناانصافی کو چہوڑا فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس وہی اوسنے
سوچی تدبیر سیدہی راہ چلنی کی اسلئی کہ اپنی خاوند کی فرمانبرداری کی سبب سی خاوند کے
نزدیک اونکا رتبہ پیدا کیا اور کجروی اور ناانصافی اور بنی آدم کو فریب دینی کی صورتمین بعضی
مخلوقات کے نزدیک البتہ کچہہ مرتبہ و جاہ بسن دنیا چندہ کا حاصل ہوتا ہے لیکن خاوند کی نزدیک ذلت اور بی قدری ہوتی ہے اور ہمیشگی کے
نعمت سی بی نصیبی اور محرومی ۞ عزیزی ۞ وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور
اسپر گنہگار پس ہونگی دوزخ کی لیئی ایندہن ۞ فتح اور جو بی انصاف ہین وہ ہوی دوزخ کا ایندہن
۞ موضح ۞ تفسیر ۞ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جن کا فر بہی عذاب دیی جاوین گی آگ سی اور اونکی
کیفیت ثواب مین توقف ہی کہ معلوم نہین ثواب کیسا ملیگا ۞ ط ۞ وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ اور لیکن کجرو ناانصاف
جنہون نی حکم الٰہی کی فرمانبرداری سی سرکشی کی اور باوجود معزولی کی اپنی خدمت سی آدمیونکو فریب
دیا کہ ہم معزول نہین ہین بلکہ اپنے تئین آدمیونکی نزدیک کارخانہ الٰہی کا شریک ٹہیرایا فَكَانُوْا الخ پس
ہوی وہ دوزخ کی کندی اور آگ کی بہڑکانی والی کہ اپنے تئین بہی آگ مین جلایا اور آگ کی مناسبت کے
سبب سی اوس آگ کو بہڑکا کر اونکو بہی خوب جلاکر بہسم کیا اور بعضی ملحد لوگ دین یہانپر ایک اعتراض کرتی
ہین اور شبہی دلونمین ڈالتی ہین کہ جنات کی پیدایش تو آگ سی ہی پہر جنونکو آگ مین پڑنیسی کیا تکلیف
ہوگی اسلئی کہ کسی چیز کو اپنی جنس سے کچہہ تکلیف و ایذا نہین ہوتی ہی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جنات کا اصل
مادہ اگرچہ آگ ہی لیکن اوسکی صورت ترکیبی اور اوسکا مزاج اور چیز ہی سو جب صرف آگ اوسکی صورت
ترکیبی اور اوسکے مزاج کی منافی ہوی تو اور زیادہ اوسکی تکلیف اور عذاب کا سبب پڑیگی چنانچہ ایک
لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ملحد نی یہی اعتراض کیا وہان ایک شخص ظریف دانا حاضر تہی اونہون نی
ایک بڑا پتہر اوٹہا کر اوسکی رانپر مارا وہ ملحد چلانی لگا اور شور و غل مچانی لگا اوس شخص نے کہا کہ اس
پتہر سے تجکو رنج و تکلیف ہونیکی کیا وجہ آخر تیری بہی اصل زمین سی اور یہہ پتہر بہی زمین سے آخر کو ملحد
لاجواب ہوا غرضکہ مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت متحد ہونیسی رنج اور تکلیف کی اور زیادتی ہوتی ہے
بخلاف اسکے جہان مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت مختلف ہو چنانچہ یہہ بات تجربہ میں آچکی ہی
کہ صفراوی مزاج والیکو آگ اور دہوپ سی اسقدر رنج و تکلیف کی زیادتی ہوتی ہی کہ بلغمی مزاج والیکو
عشر عشیر اوسکی نہین ہوتی اور اسیطرح بلغمی مزاج والیکو دریا کی نزدیکی اور سرد ہوا کی سبب سے اسقدر سستی
اور کسالت ہوتی ہی جو صفراوی مزاج والیکو نہین ہوتی اور جو شروع سورۃ سی یہان تک حق تعالے

سلہ قولہ ... لکانوا الی علم اللہ [illegible]

جواب ملحد ... اعتراض کا [illegible]

نی تیرا ن کلمی جنون کی نقل فرمائی اب پہر اَنَّهُ اسْتَمَعَ پر عطف کرکی تین مطلب اور تلقین فرماتی ہین
تاکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان تینون مطلبونکو بہی آدمیون اور جنات کو پہنچا دیوین اسلیی کہ یہہ تینون
مطلب عمدہ ہین اور جنون کی پیدائش اور اونکی عادت سی متعلق ہین اور بہت سی آدمی بہی انہی عادتکے
سبب سے باطل عقیدونمین بلکہ شرک مین پہنس جاتی ہین سو اب ارشاد ہوتا ہی کہ کہہ تو ای پیغمبر کہ وحی
کی گئی ہی میری طرف یہہ سب جنون کی باتین جو اوپر بیان ہو چکی ہین وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا الخ

عزیزی ۵ وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ اور بہی کہہ ای محمد کہ

وحی بہیجی گئی ہی طرف میری کہ بنی آدم اگر سیدہے رہتے راہ راست پر البتہ پلاتی ہم اونکو پانی بہت تاکہ
امتحان کرین ہم اونکو ساتہہ اوسکی یعنی ارزانی ہوتی اور قحط نہ آتا واللہ اعلم اور جو کوئی موہنہ موڑی اپنے
پروردگار اپنے سے ورلا وی اوسکو عذاب سخت مین ۵ فتح ۵ اور یہہ کہ حکم آیا اگر لوگ رہتی سیدہے
راہ پر تو ہم پلاتی اونکو پانی بہر کر کہ اونکو جانچین اوسمین اور جو کوئی پہیر موہنہ موڑی اپنے رب کی یاد سے
وہ پیٹہاوی اوسکو چڑہتے عذاب مین ۵ موضح تفسیر وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا الخ اور یہہ کہ اگر جنات
اس طریقہ پر استقامت کرینگے اور مضبوط رہینگے جسطرح اب اس طریقہ کو اختیار کیا ہی اور تلون اور
تبدل سی جو جنون کا خاصہ ہی باز آوینگی لَاَسْقَيْنٰهُمْ الخ تو البتہ پلاوینگی ہم پانی برسات کا جی
بہر کر یعنی برسا دینگے اور قحط کو انسی دور کرینگے مفسرون نی لکہا ہی کہ یہہ سورت اوسوقت مین نازل
ہوئی تہی جسوقت کفر کی شامت سی مکہ والی سات برس کی قحط مین گرفتار ہوئی تہی بلکہ قحط کا شروع
تہا اور آدمی اور جن اور جانور سب قحط سالی اور خشکی مین گرفتار تہی اور قحط کی زمانیکی قطع نظر برسات کا
پانی ہر طرح سی سب طرحکی برکتون اور تمام دنیوی منفعتون کو شامل ہی سوذکر اس نعمت کا گویا تمام
دنیا کی نعمتونکی طرف اشارہ ہی چنانچہ اور آیت مین حق تعالی فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا
وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور باوجود اسکے خاص جنونکو اس نعمت کی بخشنے مین
ایک غرض اور بہت باریک پوشیدہ ہے لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ عقل ور سوز مائی جنون کا آزمایش ہم کریں پانی پلاکر اور دیکھیں ہم کہ جن اپنے اصل سے
کے عذاب کو اپنے پانی ہی سی رحمت پانی پر قیاس کرتی ہین یا نہین اور یہہ بہی سمجہہ لیوین کہ اپنی
کی طبیعت آگ کی بجہانیکو چاہتی ہی اور ہمکو باوجود آتشی ہونیکی پانی زندگی اور رحمت کا سبب پڑتا ہے
تو کچہہ عجیب نہین ہی کہ آگ ہماری رنج اور مشقت کا سبب پڑے ولیکن یہہ سب دنیا کی نعمت بدون
وبال آخرت کی ان لوگونکی لیی ہی جو طریقہ پسندیدہ پر مستقیم ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ الخ اور جو شخص موہنہ
موڑیگا اپنے پروردگار کے یاد سے اور جس طریقہ کو اختیار کیا ہی اوسپر ثابت نرہیگا اور تلون و تبدیل
اپنے مین راہ دیگا يَسْلُكْهُ الخ البتہ داخل کریگا اوسکو اوسکا پروردگار ایسے عذاب مین جو اوسکی طاقت سے
باہر ہے خواہ وہ عذاب آگ سی ہو جو اوسکی ہم جنس ہی اور ہم جنس جب اپنی حد سی زیادہ ہو جاتا ہے
تو انتہا درجہ کی تکلیف کا سبب پڑتا ہی اور خواہ اور چیز سی ہو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے

کہ معلوم ہی ایک وزنی پہاڑ کا بہتر صاف چکنا ہی کافر کو اوسپر زبردستی چڑہا وینگی گی سی اوسکو فرشتی زنجیر ولسی کہینچینگے
اور پیچھے سی ہی آگ کی گرز ولسی مارینگی یہان تک کہ جاڑ بن مین اوس پہاڑ کی اوپر پہنچیگا پہر وہان سی اوسکو فرشتی نیچے
دہکیلینگی پہر اسیطور سی بار بار اوسکو اوپر چڑہا وینگی اور پہر دہکیلینگی تاکہ ہمیشہ اوسی غم مین گرفتار رہی اور اس آیت مین
استقامت کی تعریف حقیقتاً نے فرمائی ہی چنانچہ سید الطائفہ یعنی سردار صوفیونکی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے
آیۃ کی موجب فرمایا ہی کہ کُنْ طَالِبَ الْاِسْتِقَامَةِ وَلَا تَكُنْ صَاحِبَ الْكَرَامَةِ فَاِنَّ الرَّبَّ يَطْلُبُ مِنْكَ
الْاِسْتِقَامَةَ وَالنَّفْسُ تَطْلُبُ مِنْكَ الْكَرَامَةَ اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ روح
اور دل کا منور ہونا طاعت کی روشنیونسی استقامت کی سبب سے ہوتا ہی اور عبادت کی رنگ کو نفس کے
جوہر مین استقامت ہی پیوست کردیتی ہی اور عبادتون اور طاعتونسی نفس کو اوسی رنگ مین رنگین
کرنا مطلوب ہی نہ فقط رنج ومشقت کہینچنا ۵ **عزیزی** وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا
اور یہہ کہ مسجدین خاص اللہ کی لیے ہین پس عبادت نکرو ساتھہ خدا کی کسیکے ۵ **فتح** اور یہہ کہ سجدیکی جا
یا تو حق اللہ کا ہی سو مت پکارو اللہ کی ساتھہ کسیکو ۵ **موضح** **تفسیر** یعنے جملہ وحی کی گئی ہے
یعنے وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ مسجدین اللہ ہی کی لیے ہین اور بعضون نے کہا کہ مساجد سی اعضا
سجود کی مراد ہین کہ وہ پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونون گہٹنی اور دونون قدم ہین **مد** وَاَنَّ
الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ اور یہہ مسجدین بنائی جاتی ہین اللہ تعالی کی عبادت کی لیے فَلَا تَدْعُوْا ائے سو مت پکارو
اون مسجدونمین حق تعالی کی ساتھہ کسیکو ایسی کہ اگر حق تعالی کی ساتھہ اون مسجدونمین دوسریکو
پکاروگی تو گویا مسجدونکو مثل اللہ تعالی مین اور اوس شخص مین مشترک کردیا اور حال یہہ ہی کہ مسجدونکو
خاص اللہ تعالی کی واسطی بنایا ہی اور جبونکا ایک دستور بندہا ہوا ہی کہ جس مکانکو اونکی واسطے خاص
کردیتی ہین تو پہر وہ نہین چاہتی کہ اوس مکانمین دوسریکو دخل ہو سو اسیطرح بعد خصوصیت کی
جنونکو پسند نہین ہی بلکہ اونکی ناخوشی کا سبب ہے اسیطرح حق تعالی کی عبادۃ کی مکانونمین دوسریکا
نام لینا اور اوسکو پکارنا حق تعالی کی بہی ناخوشی کا سبب ہی سمجہہ رہنا چاہیی کہ حقیقت مین مسجد
اوس چیز کا نام ہی جسکو سجدہ مین دخل ہے اور اوسکی تین قسمین ہین اول سجدیکا مکان جو حقتعالی نے اس
امت محمدیہ کیواسطی تمام زمین کو کردیا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا دوسری قسم
قبلہ کی کہ اوس طرف سجدہ کرتے ہین تیسرے قسم آدمی کی اعضا ہین جنسی سجدہ کرتا ہی سو وہ سات عضو ہین
ایک تو چہرہ پیشانی سی ناک تک اور دونو ہاتہہ کی ہتیلیان اور دونو گہٹنی اور دونو پاؤن اور یہہ تینون
قسمین کافر اور مشرکونکی نزدیک بہی حقتعالی ہی کی مخلوق اور مملوک ہین پس غیر اللہ کو سجدہ کرنا
گویا اوس غیر کو حقتعالی کی خاص ملک مین شریک کرنا ہی اور یہہ بات جنون کی نزدیک بہی نہایت
غصہ کی ہے اور اسی سبب سے آدمیونسی جہگڑا کرتے ہین اور اونکو ایذا پہنچاتے ہین اور آدمیون کے
نزدیک بہی یہہ بات معیوب اور بری جاہی سو اوس مالک قہار کی جناب مین اس قسم کی بات ہرگز نکرنا چاہیی
خصوصاً اون مکانون مین جنکو اپنے ملک مجازیسی نکالکر اوس مالک الملک کی عبادت کیواسطی خاص

استقامت کی تعریف

له یعنی ہو تو طالب استقامت کا اور نہ ہو تو صاحب کرامت کا ۱۲
له یعنی پروردگار طلب کرتا ہے تجھ سے استقامت کو اور نفس چاہتا ہی تجھ سے کرامت کو ۱۲
؏ یعنی استقامت کرو طاعت پر اور تمام طاعتوں کو [illegible]

[illegible]

مقرر کردی ہین اون مکانونمین زیادہ تر خصوصیت ہوگئی سو اونمین بطریق اولی سوائی ذکر خدا کی
اور کوئی چیز نکرنی چاہیی اسیلیی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسجد مین بیع و شرا اور اور جتنی معاملات
دنیوی ہین سب کو نکرنی چاہیین بلکہ مسجد مین چلانا اور دنیا کی گفتگو کرنی نہ چاہیی اور مسجد کو گہر بنانا
نچاہیی کہ کہانا پینا سونا سب وہین کرنا مگر معتکف کی واسطی درست ہی اور ناسمجھ بچونکو اور دیوانونکو
مسجد مین نہ آنے دینا چاہیی اسلیی کہ کہین نادانی اور بی عقلی سی مسجد کو نجاست سی آلودہ نکرین اور
اوسکی حرمت اور ادب کی رعایت نکرین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ تمام جہانمین بہتر مکان کونسا ہی اور بدتر مکان کونسا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
بہی معلوم نتہا اوسیوقت آسمانپر گئی اور پہر آئی اور جواب لائی کہ ساری عالم مین بہتر اور محبوب مکان
مسجدین ہین اور بدترین مکانات عالم کی بازار ہین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ عالم مین سب چیزونسی بہتر
ذکر آلہی اور اوسکی بندگی ہی اور مسجد مین داخل ہوتی ہی ذکر اور بندگی یاد آتی ہی اور ساری جہانسی
بری چیز غافل ہونا ہی یاد آلہی سی اور اوسکی بندگی سی اور جتنی بازار ہین سب سی غفلت کی مکان
ہین یعنی یاد آلہی وہان بہت کم ہوتی ہی لیکن اس حدیث مین اون بہترین اور بدترین مکانون سی مراد ہی
جنمین جانا مباح ہی اس سببسے اوسکی جوابمین یہہ بات فرمائی والا بدترین وہ مکان ہین جو کفر
وشرک اور گناہ کی لیی بنی ہین جیسی بتخانی اور شرابخانی اور قمارخانی اور زناخانی لیکن
جو بموجب حکم شرع کی ایسی مکانونکو کہود ڈالنا اور مٹا دینا واجب ہی تو گویا وہ مکان ہی نہین
ہین اور اونکا وجود اعتبار سی ساقط ہی بخلاف بازارونکی کہ یہہ شرع کی حکم کی بموجب آباد ہوتی ہین
اور یہہ بہی جان لینا چاہیی کہ ذکر و بندگی جسکی لیی ہو + + اوسکی حضوری کو چاہتی ہی سو واسطی
کہ اوسیکا ذکر کرتا ہی اور اوسیکو معبود ٹہیراتا ہی سو جو مکانات حق تعالی کی واسطی خاص کردی گئی ہین
اونمین کسی غیر کا ذکر یا عبادت کرنی یا اپنی مطلب و حاجت کیواسطے دوسریکو پکارنا اوسکی مثال ایسی ہے
کہ جیسی ایک مکان کو کسی بادشاہ والا جاہ کی واسطی آراستہ کری اور اوسکو بلانا پہر اوسکی ساتہہ اوسی مکانمین
ایک اوسکی کسی رعیت کی ہی ضیافت کرنی یہہ انتہا درجہ کی بی ادبی اور نادانی ہی اور اوس بادشاہ
غصہ کا سبب ہے ۵ عزیزی ۵ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ
عَلَيْهِ لِبَدًا ۵ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ خدا کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ عبادت خدا کی کری
نزدیک ہے کہ کافر اوس بندی پر توبتو ہوکر جہٹ جاوین یعنی مددگار ایکدوسریکی ہون ایذا مین ۵
فتح ۵ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا لوگ ہونی لگی ہین اوسپر ٹہٹہ ۵ موضح ۵
تفسیر يَدْعُوْهُ یعنی عبادت کرتا ہے اوسکے اور پڑہتا ہے قرآن اور نہ کہا نبی اللہ یا رسول اللہ
اسلیے کہ عبد اللہ سب نامونمین پیارا نام تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ۵ مدارک ۵ كَادُوْا الخ
یعنی قریب تہی جن کہ ہون اوس بندی پر جہپٹنی والی بسبب نہایت شوق سننی قرآن کی اور جاننا
چاہیے کہ جملہ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ تینون جملونکا عطف اوپر قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ کے

یعنی وحی کی گئی مجہپر یہہ کہ سنا ایک جماعت نی جنونمین سی الخ اور یہہ کہ اگر مستقیم ہون الخ اور یہہ کہ سجدیں
خاص خدا کی لیی ہین اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ اللہ کا الخ اور مراد مسجد وںسی مسجدین اور تمام روی زمین
ہے کہ خاص کی گیی اس امت کی لیی ہی اور اور ونکو نماز سوای مسجد کی جائز نہتی رسول علیہ السلام
نے فرمایا جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا اور لکہا ہی علما نی کہ یہود ونصاری اپنے بیع اور
کنایس یعنی اپنے عبادت خانون مین عزیز اور مسیح علیہما السلام کو الوہیت مین خدا کی ساتہہ
شریک کرتے تہے اور مشرک بتونکو شریک کرتے تہے حق تعالی نی مومنونکو یہہ آیۃ اوتار کر عبادت
خالص کرنیکا حکم فرمایا اور بقول بعض کی مراد مساجد سی سات اعضا سجود کی ہین کہ دو ہاتہہ اور
دو گہٹنی اور دو قدم اور پیشانی ہین فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق خدا کی ہین اور اوسکی نعمتین ہین
پس لینی اوسکے غیر کو عبادت نکرین اور مراد عبد اللہ سی رسول علیہ السلام جسوقت حضرت بطن نخلہ
مین اپنی نماز مین قرآن پڑہتے تہے اور جنون نی اوسکو سنا اور اژدہام آنحضرت پر کیا اور
ایک قول یہہ ہے کہ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ مقولہ جنات کا ہی کہ اپنے قوم کو جا کر خبر اطاعت اور اقتدا
صحابہ کی نماز مین ساتہہ آنحضرت کی پہنچائی ۵ بحرهٖ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ اور یہہ کہ جسوقت کہڑا ہوتا ہے
اللہ کا بندہ اور جو وہ بندہ ہی تو اس سببسے اپنے مطلبکے عرض کرنی کی لیی اپنی خاوند کو
اوسکو پکارنا ہی ضرور سو اسیواسطی وہ بندہ کہڑا ہوتا ہی تاکہ یَدْعُوْهُ پکاری حقتعالی کو اور
اوسکی پکارنے اور یاد الہی کرنی کی سبب سی حقتعالی اوسکے دلپر تجلی فرماتا ہی اور اوسکی بدنمین
جو بہتر مکان ہی یعنی دل وہ انوار الہی کے نزول کا محل ہوتا ہی اور حضرت حق جلشانہ اوس محل
خاص مین اوسکا مہمان ہوتا ہی كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ الخ قریب ہی کہ آدمی اور جن اس بندہ پر
ہجوم کر کی نمدہ کی طرح تہ پرتہ جم جاوین اور ٹہٹہہ ہو جاوین پہر کوئی اوس بندہ سی لڑکا مانگتا ہے
اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی اور دنیا کی مطلب مانگتا ہے اور بعضی کشف کونی طلب
کرتے ہین یعنی جو دنیا کا تارک اپنی تئین سمجہتی ہین وہ اس بندہ سی یہہ چاہتی ہین کہ ہمپر ساری
جہان کا احوال کہل جاوی اور سیطرح اور ونکو بہی قیاس کر لیا چاہیی سو اس ہجوم کی سببسے اوس خاص
بندیکے اوقات مین بہی خلل ڈالتی ہین اور اوسکی خاطر پریشان کرتے ہین اور آپ بہی شرک اور
کفر کی بہنور مین ڈوب کی ہلاک ہولتی ہین اور لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ جو کثرت ذکر اور عبادت الہی کی
سببسے اوس بندہ کا دل نور الہی کے نزول کا مکان ٹہرا ہے اور نور الہی نے اوسکی دلکو متجلی کیا ہے
تو اب یہہ بندہ حق تعالی کی کارخانہ کا شریک ہوگیا اور اس بندہ کی ایسی قدر اور منزلت درگاہ الہی
مین ہی کہ جو اوسکی زبانسی نکلی وہی حقتعالی کری جسطرح دنیا مین مہمانکو خاطر داری میزبانکی لازم
ہوتے ہے اسیواسطے اہل دنیا تلاش مین رہتی ہین اور بادشاہ یا امیر یا حاکم یا فوجدار جسکے گہر مین
آتے ہین اوس شخص سے اپنے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتی ہین یعنی جو یہہ کہی گا تو اسکے خاطر
بادشاہ کو بہی کرنا پڑیگا اور سے خیال فاسد کی سببسے یعنی اس خیالسی کہ حق تعالی کی خاص بندے اوسکے

تہہر کی مختار ہین جو نہین کی وہی خدا کریگا پہیر پرستی اور گور پرستی مین گرفتار ہوکی خسر الدنیا والآخرہ ہوتی ہین
اور اس باتمین جن اور آدمی دونون شریک ہین اور تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین کی رسالت کا منصب ہے
یعنے انسان اور جنات دونون فرقونکی تم نبی ہو سو اگر تمکو اپنے حق مین ان باتونکا خوف ہی کہ لوگ
تمہاری ساتہہ ایسا معاملہ نکرین تو تم صاف صاف ان دونون فرقونکو جتادو اور قل انما ادعوا الخ ۵ عزیزی

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ کہہ سوا اسکے نہین کہ عبادت کرتا ہون
مین اپنی پروردگار کے اور شریک نہین مقرر کرتا مین ساتہہ اوسکی کسیکو ۵ **فتح** ۵ توکہہ کہ مین تو
پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور شریک نہین کرتا اوسکا کسیکو ۵ موضح ۵ **تفسیر** شریک نہین کرتا
کسیکو یعنے عبادتمین پس کیون تعجب کرتی ہین اور اژدحام کرتی ہین مجپر ۵ مدارک ۵ قل انما الخ کہدے
کہ سوا اسکی نہین کہ مین تو پکارتا ہون اپنے پروردگار کو تاکہ مجکو دل کی تاریکیونسی نجات دیکر اپنے
نور کی تجلی سی اس دل کو منور اور مشرق کری اور شریک نہین کرتا مین اوسکی ساتہہ کسیکو اور جب
مینی اوسکی ساتہہ کسیکو شریک نکیا اور اوسی اپنی پروردگار کی عبادتمین مشغول ہوا اور اوسیکو پکارا
تو اور وستی کب مین چاہو نگا کہ مجکو پکارین یا مجکو اوسکے ساتہہ شریک ٹہیراوین اور اگر یہہ دونون
فرقی تجکو شریک ٹہیراکر کچہہ اپنے نفع یا نقصان کی تجہسی امید رکہین اور اس اعتقاد سی تجکو پکارین

توصاف کہدی قل انی الخ **عزیزی** قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝
کہدی کہ تحقیق مین تمہاری حق مین نہ ضرر پہنچا سکتا ہون اور نہ لازم کر سکتا ہون راہ راستی کو
۵ **فتح** توکہہ کہ میری ہاتہہ نہین تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا ۵ موضح ۵ **تفسیر**
قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ الخ کہہ دی کہ تحقیق مین ہرگز مالک نہین تمہاری نقصان کا اور نہ مطالب کی
تدبیر بتلانی کا یعنی راہ پر لانیکا جسطرح پہلی وکیل اور درمیانی یعنی جنات اور گمراہ آدمیونکی روحین
دنیا کی لوگونکو کچہہ نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلاکی اپنا وظیفہ کرلیتے تہے اور ان لوگونکی نزدیک
اپنے تئین نفع اور نقصان کا مالک ظاہر کرتی تہی سو اب وہ دفتر گاؤخورد ہوا اور وہ کارخانہ تباہ
ہوا اور اگر کسی جاہلونی اوکسی مصیبت سی تیری طرف پناہ لاوین اور چاہین کہ حق تعالی کی خلاف مرضی
کرکی تیری دامن مین گہس کے اللہ کے غضب سے بچ جاوین اور تیری پناہ مین آجاوین تو الگ کہلی بات ہے

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ ۵ **عزیزی** ۵ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ
اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ کہہ تحقیق پناہ نہ دیگا مجکو خدا کی عذاب سی کوئی اور ہرگز
نہین پاونگا مین سوا اوسکے پناہ ۵ **فتح** ۵ توکہہ کہ مجہکو نہ بچاویگا اللہ کی ہاتہہ سی کوئی
اور نہ پاونگا اوسکی سوای کہین سرک رہنی کو جگہہ ۵ موضح ۵ **تفسیر** قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ
کہہ اوسی کہ تحقیق مین آپ ہی اس حالمین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دی سکی کا مجہکو کوئی حق تعالی کی غضب سے
اور ہرگز نہ پاونگا مین اپنی دریافت مین کبہی حق تعالی کی سوای کوئی رجوع کی جگہہ اور بچاؤ کی
تاکہ اوسکے طرف رجوع اور التجا کرین ۵ **عزیزی** اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۵

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ لیکن بجالاتا ہون مین خبر
پہنچانی خداکی طرفسی اور پہنچانا پیغامون اوسکیکا اور جوکوئی نافرمانی کری خداکی اور اوسکی پیغمبرکے
بس تحقیق اوسکی لیئی ہی آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنیگے اوسمین ہمیشہ ؕ **فتح** مگر پہنچانا ہی اللہ کیطرفسے
اور اوسکی پیغام وینی اور جو کوئی حکم نہ مانی اللہ اور اوسکی رسول کا اوسکو ہی دوزخ رہا کرین اوسمین
ہمیشہ ؕ **موضح** **تفسیر** اِلَّا بَلٰغًا الخ مگر حق تعالی کا پیغام پہنچا دینا اور اوسکی حکم اوسکی مخلوقات کیطرف
سواسواسطے اوس وقت مین مجکو حقتعالی کیطرف سی پہر کر اوسکی مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہی
اور توجہ الی اللہ کی کمال خلوص سی نزول کرکی مخلوقات کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہی لیکن یہہ بات بموجب
ظاہر حال کی کہی جاتی ہی نہین تو مخلوقات الٰہی کیطرف رجوع کرنا جو اوسکی حکم سی ہی اور اوسیکے
کام کیواسطے ہے تو حقیقت مین یہہ بہی عین رجوع اور استغراق ہی سو ایسو اسطی یہہ نزول و توجہ
خاص ان لوگون کیواسطی ہے جو حق تعالی کی حکمونکو دل وجان سی قبول کرتی ہین اور اوسکی فرمانبرداری
اور اطاعت پر مستعد اور کمر باندہے بیٹہے رہتے ہین سو ایسی شخصونکی روحونکو قرب الٰہی کی مقام مین
پہنچانا اور اونکی تکمیل کرنا یہہ میری خدمت ہی وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ الخ اور جو نافرمانی کری اللہ کی اور اوسکی رسول
اسمقدمہ مین یعنی اوسکی عبادت کی خاص مکانون اور خاص وقتومین غیر کو لپکاری جاوی اور اپنی حاجت
روائی اور مشکل کشائی مین دوسری کی طرف التجا اور رجوع کیی جاوی اور اوسکی کارخانہ مین دوسریکو
شریک کیی جاوی اور ان تو سی دست بردار نہووی اور معتزلہ اسجاپہ پر جو سمجہی ہین کہ اس نافرمانی سے
مطلق گناہ مراد ہی خواہ شرک ہو خواہ کبیرہ دوسری یہہ کہ ان دونون قسمونکی گنہگارونکی واسطی خلود
فی النار اور عذاب ابدی ہوگا سو یہہ معنی اس آیۃ سی سمجہنا تحریف کی قبیل سی ہی نہ تفسیر کی طور پر
اسلیی کہ آیت کا سیاق اور سباق یعنی طرز اور روش اوسکی صراحۃً اسی بات پر دلالت کرتے ہے
کہ اسے وہ گناہ مراد ہین جو شرک کو متلازم ہین مطلق گناہ مراد نہین ہین اور کلام الٰہی کو سیاق اور
سباق کی مقتضا کی خلاف کیطرف پہیرنا تحریف ہی اور تحریف ممنوع ہی سو سباق اس آیت کا
پہلی ہو چکا کہ غیر خداکی پکارنے والی سی مراد ہین اور سیاق اس آیت کا آگی آتا ہی فَسَیَعْلَمُوْنَ
مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ؕ اور یہہ آیۃ اسی پر دلالت کرتی ہی کہ دنیا مین اکثر مخلوقات سی
جو یہہ لوگ استعانت کرتی ہین اور ہر حاجت اور ہر مطلب کیواسطی علیحدہ علیحدہ مددگار ٹہیراتی ہین
اور یہہ سمجہتی ہین کہ ہماری اتنی معبود ہماری شفاعت اور خلاصی سی ہرگز عاجز نہونگی بلکہ ہمکو چہڑالینگے
سو یہہ ایک بہی انکی مدد نہ کرسکینگے اور انکی کام نہ آونیگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَهَنَّمَ
سو بیشک اوسکی لیی ہی آگ دوزخکی رہا کرینگا اوس دوزخ مین ہمیشہ ابدالاباد اور کوئی اونکی فریادرس
اونکی فریاد کو نہ پہنچیگا اور دوزخ سی نکال سکیگا جسطرح گنہگار ایماندارونکا ایمان دوزخ سی نکالیگا
اور پیغمبرون اور شہیدونکی اور ولیونکی شفاعت اونکی خلاصی اور نجات کا سبب پڑیگی بخلاف
کافرونکی اسلیی کہ اونکی گناہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کو پہنچی تہی اور شفاعت کی قابل نرہی ہے

ف
تحریف
کہتے ہین
قرآن کو اپنی
طرف
پھیرنے کو ۱۲

اور انکی گناہون مین شرک وکفر کا لگا دینا تہا اس سبب سی شفاعت کی لیاقت رکہتی تہی اور لہ مین ضمیر کا
مفرد ہونا من کے لفظ کی لحاظ سی اور خالدین کو جمع کی صیغہ سی لانا من کی معنون کی لحاظ سی اس سبب سی
ہے کہ گناہ اور غیر اللہ کی معبود ٹہیرانیکی حالت مین ہر ایک کی دوزخ جدا جدا ہی اور خلود کی حالت مین
سب یکجا اور مجتمع ہونگی مگر با وجود یکجا او مجتمع ہونیکی کچہہ حاجت روائی نہ کر سکینگے اور اپنی مصیبت
اور آفت نہ ٹال سکینگے لیکن یہہ بدبخت اپنی اعتقاد کی ایسی مضبوط ہین کہ جب تک دوزخ مین داخل
ہونگی اور اوسکا عذاب نہ چکہینگے اور اونکی معبود اور مددگار اونکی شفاعت اور حمایت سی دست بردار
او بیزار نہونگی تب تک یہہ اوسی اپنی باطل اعتقاد کی گہمنڈ مین ہونگی اور اپنی دلونکو سمجہاوینگی کہ ہمنی
دنیا مین بڑی بڑی وسیلی اور مضبوط دست آویزین اور سندین اپنی لیی درست کر رکہین ہین آخر کو وہ
ہماری سردار اور معبود ہماری کام آوین گی اور اب ہمکو اس بلا سی چہڑاوین گی ۵ **عزیزی** ۵
حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ہی غفلت مین رہینگی
اوسوقت تک کہ دیکہین او چیز کو کہ وعدہ دیا گیا تہا اونکو بس جان لینگی کہ کون ہی ناتوان زیادہ باعتبار
مدد دینی کی او کمتی ازروی گنتی مددگارونکی ۵ **فتح** یہان تک کہ جب دیکہین جو اوسی وعدہ ہوا تہا
جان لین کہ کسکی مددگار کم زور ہی اور گنتی مین تہوڑی ۵ **موضح** **تفسیر** حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا الخ یہان تک
دوزخکی آگ مین پڑکی دیکہین گی جو کچہہ اونکو وعدہ دیا جاتا تہا کہ آخر کو یہہ تمہاری معبود جن پر تم
بہولی ہو تمہاری بات بہی نپوچہین گی اور تمہاری کچہہ کام نہ آوین گی وہ آپ ہی عاجز اور ذلیل
ہونگی اور تمہاری کچہہ عرض معروض نکر سکین گی او شفاعت کی مقام مین کہڑی نہو سکین گی بلکہ
اکثر تو دوزخ مین پڑی جلتی ہونگی سو اوسوقت پہر البتہ جانین گی کہ کسکی بودی ہین مددگار اون
لوگون کی جنہون نی اپنی گمان مین بڑی زبردست اور مددگار ٹہیرا رکہی ہین یا موحد مسلمانونکی جو
سوای خدا جلشانہ کی کسی کو اپنا مددگار نہین جانتی تہی اوسی اپنی مالک اور خالق کی کرم اور فضل کی
پہروساکئی ہوی بیٹہی تہی اور سکی گنتی مین تہوڑی ہین او نکو جنہون نی ہزار وٹ پیر اور پیرونکو
اپنا کارساز اور مددگار ٹہیرا رکہا تہا یا کہ اپنی گمان مین ایک لشکر اپنی لیی جمع اور طیار کر رکہا تہا یا
موحد مسلمانونکی جو سوای ایک ذات پروردگار کی کسیکو اپنا کارساز نہین ٹہیرایا تہا بلکہ سوای اوسکی کسیکو
جانتی بہی نہین تہی اور اگر تمہاری یہہ باتین سنکر جو شرک کو جڑ سے کہود ڈالتی ہین اور غیر اللہ سے
استعانت کی خانہ کو بالکل برباد و خراب کیی ڈالتی ہین اور کافرونکی طمع اور امید کو بالکل مٹائی
دیتی ہین یعنی اس امید کو کہ جنون سی وکالت کا عہدہ نکلکر تمکو جو سپرد ہوا ہے تو جسطرح تمہاری بندے
کے پہلے جن اور آدمیو نمین معاملہ مدد مانگنی اور مدد کرنیکا اور خبر پونہچنی اور تبلانیکا اونکی آپسمین جاری تہا
سو اب تمہاری واسطے اور وسیلہ سے وہی طور جاری رکہینگے اور تمکو اور تمہاری خاص پیر دلوگونکو
جنونکی طرح پوجا کرینگے بلکہ خود ہی تمہاری ظاہری تابعدار ہوکی تمہاری طرف سی اوسی اپنی خدمت پر
بحال ہوکر وہی اپنا دستور جاری رکہینگے چنانچہ دنیا کی عزل ونصب اور برطرفی اور بحالی کا یہی دستور ہے

ربع
حتی یتیقن بعینہ ... ربّت علیہ الحال ... یا تنبیہ للاتیان ... علی اسم ... اذا راوا ما یوعدون ... من العذاب فیعلمون ... عند حلول العذاب ... من اضعف ... ناصرا ... الامر ... الا ناصر لہم یومئذ والمؤمنون ینصرہ اللہ وملائکتہ وانبیاؤہ ما توعدون من العذاب امدا غایۃ بعیدۃ یعنی انکم تعذبون قطعا ولکن لا ادری اہو حال ام مؤجل ۱۲ مد

کہ معزول حاکم کی توسل اور علاقہ دار بحال حاکم کی وسیلہ سی آپنی اگلی خدمت مین دخیل ہو جاتی ہین سو
تمہاری یہہ چند باتین جنون کی کفر کی جڑ اور کافرونکی طمع کی درخت کو بیخ و بنیاد سی اُکھاڑ کر پہینک دیتی ہین
اگر کافر سنکر مایوس ہو کر تمسی پوچہین کہ بہلا یہہ تو بتلاؤ کہ یہہ قیامت کا وعدہ جو تم کرتی ہو اور
کہتے ہو کہ تمہارے یہہ مالک و معبود وہان تمہاری کچہہ کام نہ آوین گی بلکہ تمسی بیزار ہونگی اور تمہاری
عبادت سی منکر ہونگی سو یہہ قیامت کب ہوگی دور ہے یا نزدیک سو تم اس سوال کی جواب مین ؏

قُلْ اِنْ اَدْرِیْ الخ **عزیزی** قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ
لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ کہہ نہین جانتا مین کہ آیا نزدیک ہی جس چیز کا وعدہ دیا گیا ہی تمکو یا مقرر کری اوسکی
لیی پروردگار میرا ایک میعاد ۝ **فتح** تو کہہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تمسی وعدہ
یا کردی اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد ۝ **مو تفسیر** قُلْ اِنْ اَدْرِیْ الخ کہہ کہ مین کچہہ نہین جانتا
کہ آیا نزدیک ہے جو تم وعدہ دیی جاتی ہو یا کریگا میرا پروردگار اوسکی لیی ایکمدت کی حد اور حقیقت مین
دونون صورتین قرب اور بعد کی واقع ہونیوالی ہین لیکن بعد موت کی ہر شخص کو اپنی غلط فہمی اور
خطا معلوم ہو جائیگی اور فیصلہ اور حکم کی وقت عاجزی اور زور تمام مخلوقات کا کہل جائیگا اور
مخلوقات سی امید بالکل نرہیگی سو وعدی اخروی کی ظہور کی ابتدا بہت نزدیک ہی اور اوسکی
انتہا بہت دور ہے غرض ہر طرحسی اگر ہر شخص کی اجل کی مدت مجہی معلوم ہی ہو تو بہی اوسکی
موافق آخرت کی وعدونکی ظہور کا حکم ساتہہ قرب اور بعد کی اوسکی حق مین نکر وعدین تو یہہ کچہہ
تعجب کے بات نہین یا یہہ کہ نوع انسان کی بقا کی مقدار نجانونگا یہہ بہی کچہہ عجب نہین ہی کیونکہ
مین غیبدان نہین ہون اور غیب دانی کا مینی دعوی ہی کبہی نہین کیا جسطرح مجہسی پہلی جن
لوگونکو تمنی اپنا معبود ٹہیرا رکہا تہا یعنی جنات کو سو وہ تمسی ایسی دعوی کیا کرتی تہی تمسی بلکہ مین تو
یون کہتا ہون کہ میرا پروردگار عَالِمُ الْغَیْبِ الخ ۝ **عزیزی** ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ۝ جاننے والا
جانتی والا پوشیدگی کا بس مطلع نہین کرتا ہی اوپر علم غیب اپنے کی کسیکو ۝ **فتح** جاننی
بہید کا سو نہین خبر دیتا اپنی بہید کی کسیکو ۝ **مو ۝ تفسیر** عٰلِمُ الْغَیْبِ الخ غیب دان ہے
اور اوسکے سوائے کسیکو یہہ علم حاصل نہین ہی ایسی کہ غیب اوس چیز کا نام ہی کہ حواس
ظاہری کی دریافت سی غایب ہو نہ حاضر تا کہ دیکہنی اور سمجہنی سی معلوم ہو سکی اور نشان اور
علامت بہی اوس چیز کی عقل اور فکر مین نہ آسکی تا کہ بداہت اور استدلال سی بہی نہ دریافت
ہوسکی اور اس قسم کا غیب مختلف ہوتا ہی ہر شخص کے نسبت سی چنانچہ اندہی مادرزاد کی نزدیک
ہر رنگ غیب ہے اور آوازین اور نغمی اور الحان اوسکی نزدیک شہادت یعنی ظاہر ہین اسیطرح
اصلی نامرد کی نزدیک عورت سی صحبت کرنی کا مزا غیب ہے اور فرشتونکی نزدیک بہوک اور پیاس
کا رنج غیب ہی اور بہشت اور دوزخ شہادت ہی یعنی ظاہر ہے اسیواسطے اس قسم غیب کو
غیب اضافی کہتی ہین یعنی بعضونکی نسبت سی غیب ہے اور بعضونکی نسبت سی حاضر ہی اور ایک

ف ۱ قولہ عالم الغیب خبر مبتدا محذوف اسکا ہو عالم الغیب ۱۲

غیب مطلق ہی یعنی تمام مخلوقات سی غایب ہی کوئی اوسکو جان نہین سکتا جسطرح قیامت کی آنیکا وقت
اور حقتعالی کی حکم جو ہر روز دنیا مین جاری ہوتی ہین اور شریعت کی حکم جو ہر شریعت مین حقتعالی کے
فرمودہ کی بموجب جاری ہوتی ہین اور حق تعالی کی ذات اور صفات کی حقیقت اور کنہہ مفصل
معلوم کرنا ہی یہہ سب غیب مطلق ہین اور غیب خاص الٰہی ہے کے کسیکو کسی وجہ سی اسی طور پر کہ خطا
اور شبہ اور دہوکہ اوس سی بالکل جاتا رہے اور بہول اور چوک کا احتمال ہی باقی نرہی اور ایسے
دریافت کہ جسمین یہہ صفتین پائی جاتی ہون اوسکو غیب دان کہہ سکتی ہین یعنی اوس پر غیب ظاہر
ہوا بخلاف نجومیون اور طبیبون اور کاہنون اور رمالون اور جفریون اور فال دیکہنی والونکی
کہ ان سبکے علم کے اصل ظنی علامتین اور اسباب ہین جنکی سبب سے بعضی چیزین ہونیوالی معلوم
ہو جاتی ہین یا جنات اور شیطانونکی خبر دینی سی کچہہ معلوم ہوتا ہی سو وہ بہی جہوٹ و سچ کا
احتمال رکہتا ہے اسلیے کہ اونکی بہی اکثر کلام تخمینی اور وہمی ہوتی ہین نہ یقینی اور اولیاء اللہ کا
الہام علم اگرچہ ذات و صفات کی بعضی حقیقتونکا یا بعضی ہونیوالی چیز ونکا یقین اوس سی حاصل
ہوتا ہے لیکن ایسا یقین اوس سی ہی نہین حاصل ہوتا کہ کسیطرحسی بہول چوک کا شبہہ اوسمین
باقی نرہے تاکہ اونکو غیب دان بلا قید کہہ سکین کہ یہہ چیز اونکی قبضہ مین آگئی بلکہ اون پر غیب کے
اظہار کا یہہ طور ہے کہ صورت غیبیہ کا عکس اونکی دلکی آئینہ مین پایا جاتا ہے یہی وجہہ ہی کہ تکلیف
عام اوسپر ثابت نہین ہی یعنی ہر شخص کو اوسپر یقین کرنا واجب نہین ہی بلکہ وہ خود اس امر کے
یقین اور اعتماد کرنی مین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کی محتاج ہوتی ہین اسلیئے
کہ یہہ دونو وحی کی قسم ہین یعنی جو اونکو معلوم ہوا ہی اگر قرآن اور حدیث کی موافق ہی تو اوسپر اونکو یقین
کرنا اور عمل کرنا چاہیی اور نہین تو نہین پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہین ہی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی
مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۲
مگر جس کسیکو پسند کری اوسکو مراد پیغمبر ہین پس البتہ خدا روان کرتا ہی آگی اور پیچہی پیٹ اوسکے
کے فرشتون نگہبانون کی تئین ۵ **ف** مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول تو وہ چلاتا ہی ہوسکی آگے
اور پیچہی چوکیدار ۵ **مو** **تفسیر** اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی الخ مگر جسکو پسند کر لیتا ہی سو وہ شخص رسول
ہوتا ہی خواہ فرشتہ کی قسم ہو جسی حضرت جبرئیل علیہ السلام اور خواہ بنی آدم سی جیسی حضرت محمد
اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام کہ ایسی لوگونکو اپنی خاص غیب کی بعضی چیزونپر
مطلع اور خبردار کیا تاکہ وہ اس غیب کے بات کو سب مکلفین کو پہنچا دین اور دہوکی اور شبہ کو ایسو نسے
بالکل دور کر دیتی ہین تاکہ چوک کا احتمال بہی اوسکی گرد نہ پہٹکی اور جتنی مکلف ہین عام ہون یا
خاص غرضکہ جنہون نی رسول لیشر یکے رسالت کو سچا جانا ہی وہ سب ہر وحی مین اوسکے قول پر
اعتماد کرین اور غلطی مین پڑکی حق راہ بہول نجاوین اسیواسطے وحی کے اوتارنے مین بڑی درجہ کی
احتیاط کی جاتی ہی فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ الخ پہر بیشک میرا پروردگار روانہ کرتا ہے اور معین کرتا ہی ساتھہ اسکے

قولہ الا من ارتضی من رسول الا رسولا قد ارتضاہ لعلم بعض الغیب لیکون اخبارہ عن الغیب معجزۃ لہ فانہ یطلعہ علی غیبہ ما شاء ومن رسول بیان لمن ارتضی والولی اذا اخبر بشیء فظہر فہو غیر جازم علیہ ...

اس سول کی وہ رسول فرشتونکی قسم سی ہو یا بشر کی قسم سی اور آگی سی اوسکی قوت فکریہ اور وہمیہ اور خیالیہ مراد ہین اور اوسکی طبیعت اور عادت اور خلق مراد ہین جو اسوقت موجود ہین اور پیٹھہ کی پیچھی سی اس رسول ملکی یا بشری کی آور پیچھی سی وہ علوم مراد ہین جو اوسکی حافظی مین جمع ہین اور وہ طبیعتین اور عادتین اور خلق جو اپنے پیچھے اوسنی چھوڑکی ہین چوکیدارون کو جو فرشتونکی قسم سی ہین تاکہ وہ فرشتی وحی لانیکیوقت مین اوسکی فکری اور وہمی اور خیالی قوتون کو سبقت کرنے ندین اور طبیعت اور عادت اور خلق کی خواہش کو بند کرین تاکہ وحی کی حکم مین یہہ چیزین ملنی نپاوین اور حافظی مین جمع ہوی علم سی اور پیچھی چھوڑی ہوی عادتون اور خلق سی ممانعت کرنا کہ وحی مین ملنی نپاوین یہہ محافظت پیچھی سی ہی سو سو نکو وحی اوترنے کیوقت سی مکلفین کی پہنچانی تک معطل کردیتی ہین اور اونکی سب قوتونکو بیکار محض کردیتی ہین تاکہ کوئی اونکی قوت وحی مین دخل نکرنے پاوی بخلاف اولیاؤن اور عارفون کی کہ وہان اسی احتیاط اور محافظت غیب کے باتکی اطلاع کیوقت نہین ہوتی ہے اونکی جتنی قوتین ہین اوس اطلاع کیوقت مین اپنی اپنی کام مین مشغول ہوتی ہین فکری اور وہمی ہو یا خیالی اور حافظہ اور ذاکرہ ہو یا طبعی اور عادتی اور اخلاقی ہو اور یہہ سب موجودہ ہون یا متروکہ سب اپنا عمل کرسکتی ہین اور اگرچہ رسول ملکی اکثر چیزونمین ایسی چوکیدارسی مستغنی ہین لیکن بعضی چیزونکی احتیاط کی لیی اوسکو بہی محافظت ضروری ہی جیسی دواعی الٰہیہ سی کسی داعیہ کا متحمل ہونا جسکا اجر بموجب حکمت کی بالفعل منظور نہین ہی اسیواسطی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کرتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کبہی وحی لیکی تنہا تشریف نہین لائی بلکہ اونکی ساتہہ محافظت کیواسطے فرشتی ہوتی تہی اور جب سورہ انعام کو لیکر آئی تہی تو ستر ہزار فرشتہ اس سورت کی محافظت کی لیی تہے اور اس سورۃ کی زیادہ احتیاط کی وجہ یہہ تہی کہ یہہ سورت بالکل یا اکثر ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی تہی اور جسقدر چیز محفوظ ہوگی اوسیقدر اوسکی محافظ بہی ہونگی اور یہہ بہی تہا کہ اس سورت مین شیطانی وحیکی بعضے قسمین رد اور ابطال کیطور پر مذکور ہین اور بعضی کفر کی کلمہ محال چیز فرض کرلینی کیطور پر حضرت خلیل علیہ السلام کی زبانسی حکایت کی طور پر ذکر فرمائی ہین سو وہ شیطانی وسوسی اور وہ کفر کے کلمہ نہایت نفرت کی سبب سے شاید حضرت جبرئیل کی حافظہ سی جاتی رہین تو اس صورتمین وحی الٰہی قدر اور اندازہ مین نقصان لازم آوی ایسی وجہونسی رسول ملکی کو بہی حفاظت ضروری ہی لیکن جب رسول نی اس وحی کی تبلیغ کو حد تواتر کو پہنچایا تو وہ وحی طشت ازبام مشہور ہوئی اور احتیاط اور محافظت مذکورہ سی بہی مستغنی ہوئی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہی لِّيَعْلَمَ الخ ۵ عزیزی ۵ لِّيَعْلَمَ آن

قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۲۸ تو کہ جانی خدا کہ پہنچائی ہین پیغام پروردگار اپنے کے یعنی تو کہ تبلیغ خارج مین ثابت ہوسکی کہ وہ لازم علم کا ہے واللہ اعلم اور خدا ہر جہت سی پہنچا جمع کرنیوالا ہی ہر اوس چیز کا کہ نزدیک اونکی ہی اور گھیر رکہا ہے ہر چیز کو از روی گنتی کی ۵ فتح تا جانی کہ اونہون نی پہنچائی پیغام اپنے رب کی اور قابو مین کر رکہا ہے

ف ۵ قوله ليعلم متعلق بيسلك غاية له من حيث انه مترتب على الابلاغ المترتب على [illegible] حفظة من الملائكة يحفظونه من الشياطين ليعصموه من وساوسهم حتى يبلغ الوحي ليعلم الله ان قد ابلغوا اي الرسل رسالات ربهم كاملة بلا زيادة ونقصان الى المرسل اليهم [illegible]

جو اونکی پاس ہی او رگن لی ہی ہر چیز کی گنتی ۵ **موضح تفسیر** یعنے علم غیب خاصہ خدا کا ہی
کوئی اوسپر طلاع نہین رکھتا ہی مگر یہہ کہ بعضے پیغمبر کو اوسکی بعض کی طلاع دیتا ہی تا کہ معجزہ اوسکا ہووے
اور ملائکہ حفاظت کرنیوالونکو اوس رسول پر متعین کیا ہی تا کہ شیاطین اور جن کو اوس رسول کی علم سے
باز رکہین کہ وہ چورے سنے پاوین اور رسول کو اونکی غلبہ سی محفوظ رکہین اور یہہ اس جہت سی ہی تا کہ جانے
خدا کہ تحقیق پہنچائی رسولون نی پیغام اپنے رب کی اور معالم مین بقول مقاتل کی لائی ہین کہ جب کوئی رسول
بہیجا جاتا ابلیس بصورۃ فرشتہ کی اوسکی پاس آکر کچھہ خبر دیتا پس حق تعالیٰ فرشتونکو اوس رسول کے
پاس بہیجتا تا اوسکی پاس نگہبان اوسکی ہووین اور شیطانونکو اوس سی دفع کرین اور جب ابلیس اونکی
پاس بصورۃ فرشتی کی آتا تو ملائکہ اونکو خبر دیتی کہ یہہ شیطان ہی اسکا کہا نمان اور جب کوئی فرشتہ
وحی لاتا تو وہ فرشتے نگہبان کہتی کہ یہہ بہیجا ہوا تیری رب کا ہی تا کہ جانی رسول یہہ کہ وحی لانیوالی
پیغام خدا کی بے تغیر کی اونکو پہنچاتی ہین ۵ **مجددی** لیعلم الخ تا کہ جان لی پروردگار میرا یہہ کہ مقرر
پہنچایا اوس رسول بشری اور ملکی نے اور چوکیدارون نی سب پیغام اپنے پروردگار کے اور حجت عامہ
سب مکلفین پر لازم ہوئی **واحاط** الخ اور گہیر لیا ہی اونکی پروردگار نے جو کچھہ اونکی پاس ہی سبکو
خواہ وہ علم سیکہی ہوئی ہون یا اخلاق و عادات ہون یا وحی کی احکام ہون اور یہہ حق تعالیٰ کا علم محیط ہونا
کچھہ رسولون اور وحی کی چوکیدارونکی احوال کی ساتھہ مخصوص نہین ہی بلکہ عام ہی تمام مخلوقات و
موجودات کو شامل ہی ذہنیہ موجودات ہون یا خارجیہ **واحصی** الخ اور شمار کر لیا ہی ہر چیز کو
گنکر یعنے کوئی چیز چہوٹی ہو یا بڑے سبکا حساب وہان موجود ہی یہان تک کہ دریا کی لہرین اور جنگل کے
ریت اور درختونکی پتی اور برسات کی بوندین سبکی گنتی و حساب وہان موجود ہی سو جسکا علم ایسا محیط ہے
وہ رسولونکی احوال سی اور وحی کی چوکیدارون کی احوال سی کیونکر نہ واقف ہوگا ۵ **عزیزی**

سورۃ المزمل

یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ نون کی آیتین اسکی بیس ہین
اور رکوع ۲ دو اور کلمی ۲۰۰ دو سو اور حروف آٹہہ سو چونسٹہہ ۸۶۴ اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ جن سی یہہ ہی
کہ سورہ جن مین مذکور ہی کہ ایک فرقہ نی جنونمین سی قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
مبارک سی سنکر ہدایت پائی اور جو عقیدی حق تعالیٰ کی ذات و صفات مین ضروری ہین اور مکلفین کا
دو قسم پر ہونا یعنی نیکبخت و بدبخت اور ان دونونکی انجام مین فرق ہونا یعنی نیکبختونکا انجام اچہا
ہونا اور بدبختونکا انجام برا ہونا ان سب چیزونکو قرآن مجید کی عبارت کو سنتی ہی دریافت کر لیا
بدون اسکی بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ملاقات کرین اور آپکی صحبت مین حاضر رہین اور
ایسی سوال کرین اور ان باتونکو کیسی تحقیق و تلاش کرین بلکہ قرآنکو سنتے ہے ان سب چیزونکا اونکو
یقین حاصل ہوگیا سو اس سورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ تمکو لازم ہی کہ رات کو خلوت
کیوقت تنہائی مین جب آدمیونکا ازدحام نہو ویسی وقت مین قرآن شریف کی پڑہنے مین مشغول
رہا کرو اور قرآن کی لفظونکو اور حرفونکو بلند آواز سی پکار کر پڑہا کرو تا کہ غیب کا عالم بہی اس کلام ہدایت

سورۃ المزمل

نظام سی فیضیاب ہووی جسطرح ذنکو عالم ظاہری یعنی آدمی اسکلام مبارک سی بہرہ ور ہوتی ہین اور اس سبب سی تمکو ہی ثقلین یعنی جن اور انس کی رسالت کا منصب حاصل ہووی اور اس سورۃ کا نام سورہ مزمل اسلیی رکہا ہی کہ عرب کی لغت یعنی بولی مین مزمل اوس شخص کو کہتی ہین کہ بڑے کشادہ کپڑے کو اپنے اوپر لپیٹی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ایسا تہا کہ جب تہجد کی نماز اور قرآن شریف کی تلاوۃ کی واسطی رات کو اوٹہتی ہتی تو ایک کمل آپ اوڑہ لیتی تا کہ سردی سی بدن مبارک محفوظ رہی اور وضو اور نماز کی اوٹہنی بیٹہتی ہلنی جلنی مین اوس کمل کے لپٹینے کے سبب کسیطرح کا حرج واقع نہوا اور وہ کمل چودہ۱۴ ہاتہ کا لنبا تہا اور اوسکو آپنے اسے کام کے واسطے رکہا تہا تو اوس کمل کا اوڑہنا گویا اشارہ تہا اس بات کی طرف کہ اپنے مولی کی عبادت مین داخل ہوا ہین اور اس عبادت کی کام کو اپنے ذمہ پر لیا ہین جیسی کمر باندہنا اور ہتیار لگانا نشان ہی سپاہ گری کا اور کاغذ اور قلمدان کا اوٹہانا علامت ہی منشی گری کی سو آپکا کمل کا اوڑہنا ہی عبادت الٰہی کی ذمہ برداری کا نشان تہا اسیواسطی جناب الٰہی سی یہہ ارشاد ہوا کہ ایسی کپڑی پہننی کی لیی سات شرطین ضروری ہین سو تمنی جو اس کپڑی کو پہنا تو تمکو ہی اون ساتون شرطونکا بجالانا ضروری ہوا سو ادنین سی پہلی شرط یہہ ہے کہ رات کی جاگنی مین بڑی کوشش کرنی اور قرآن شریف کو تہجد کی نماز مین پڑہنا کہ یہہ بڑا جہاد ہی اپنے نفس کے ساتہ دوسرے شرط یہہ ہی کہ دن کو ہی ہر وقت اپنی مالک کے کام مین مشغول رہنا تیسری شرط یہہ ہے کہ اللہ کی ذکر کی مداومت کرنی اور اوسکی نام سی ہمیشہ اپنی بات نہ رکہنا چوتہی شرط یہہ ہی کہ سب علاقونکو کاٹنا اور ترک کرنا اور تجرید حاصل کرنی پانچوین شرط یہہ ہے کہ ہر امر مین اعتماد و بہروسا اللہ تعالی پر کرنا اور اپنے تیئن کسی چیز مین دخل ندینا چہٹی شرط یہہ ہے کہ خلق اللہ کے ایذا اور ظلم کو سہنا اور اوسپر صبر کرنا ساتوین شرط یہہ ہی کہ اہل دنیا کی صحبت سی احتراز کرنا لیکن اونکی خیر خواہی مین قصور نکرنا اور یہہ بات بہت مشکل ہے اوسیلیی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ مین مزمل کی نام سی خطاب فرمایا ہی تا کہ یہہ خطاب کرنا اسکی طرف اشارہ ہووے کہ اس کپڑیکی پہننی کی سبب سے یہہ کام تمہاری سپرد ہوی اور انکی بجالانیکا تمکو حکم ہوا جیسی کوئی شخص کمر باندہکر ہتیار لگاکی مسلح ہوکر سردار کی سامنی آ کہڑا ہووی تو اوسکو سردار ہی حکم کریگا کہ تمکو فلانا مورچہ سپرد کیا ہمنی دیکہین تو کیسی تمہاری سپاہگری ہی یعنی سپاہی کی شکل بنانا تمہارا مقتضی ہوا کہ تمکو یہہ کام سپرد ہوا اور اگر تم یہہ شکل نہ بناتی تو یہہ کام ہی تمکو سپرد نہوتا لیکن جبکہ تمنی اسطرحکا لباس پہنا تو اب اوسکی شرم ہی رکہنی تمپر ضرور ہوئی اب اسکلام سی پہلو تہی کرنا نچاہیی فقط عزیزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۙ اے کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہوے یعنے بسبب ہیبت وحی کی قیام رات کا کر مگر تہوڑا یعنی اگر بعضے رات تو نے قیام نکریگا تو گناہ نہو واللہ اعلم قیام آدہی رات کا کر یا کم آدہی رات سی کر یا تہوڑا سا آدہی رات پر زیادہ کر اور ترتیل کر قرآن کو ساتہہ ضم

ف اور اور بہت وجہین ربط کے ہین دونون سورتون مین چنانچہ تفسیر عزیزی مین بالتفصیل اور بہلے مذکور ہین ۱۲ منہ

ع مترجم کہتا ہے کہ ابتدائے اسلام مین خدا تعالیٰ نے قیام رات کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور مسلمانون پر [illegible]

پڑہنے کی **فتح** اے جہرمٹ مارنیوالی کہڑارہ رات کو مگر کسی رات **فک** آدہی رات یا اس سے
کم کر تہوڑا سا یا زیادہ کر ادسپر کہول کہول کر پڑہ قرآن کو صاف **مو** **تفسیر** خدیجہ رض سے
منقول ہے کہ ایک چادر چودہ ہاتہہ کی تہی آدہی اوسکی میری اوپر ہوتی تہی اور آدہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور اوسی مین لپٹ کر نماز تہجد کی ادا کرتی اللہ تعالی نے ساتہہ اوسی ہیئت کی اونکو خطاب
کیا کہ اے کپڑے مین لپٹی ہوئی راتکو اوٹہہ کر نماز ادا کر اور بقدر تہائی رات کی یا آدہی یا دو تہائی رات تک
نماز اور تلاوت قرآن مین رہ اور یہہ قیام رات کا ابتداء اسلام مین فرض تہا اور رسول علیہ السلام اور
صحابہ رض خوف فوت ہونے وجوب کیسی صبح تک نماز مین رہتی تہی یہان تک کہ پاؤن ورم کر جاتی
تہی جب اونپر یہہ دشوار ہوا تو بعد ایکسال کی وجوب ہونیسی حق تعالی نے تخفیف فرمائی اور وجوب
قیام کو منسوخ کیا ساتہہ اس قول اپنے کی فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الخ اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ
وجوب پہلی فرض ہونی نماز پنجگانہ کیسی تہا نماز پنجگانہ کی فرض کرنیسی اسکو منسوخ کیا اور اب تہجد
سنت ہے اور معنی ترتیل قرآن کی یہہ ہین کہ حرف حرف واضح اور جدا جدا ہوان اور حضرت علی رض
سی آیا ہی کہ معنی ترتیل کی ادای حروف اور معرفت وقوف اور حفظ اوسکا ہی اوس آیہ سی معلوم
ہوتا ہے کہ پڑہنا قرآن کا تجوید سی وجب ہی جیسا کہ بیان اسکا ابتدای اس تفسیر یعنی بحر العلوم مین
ہوا **بحر** يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے ریاضت کا کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہوئی اس کپڑیکا حق ادا کر اور راتکا
سونا جو سب چیزونسی زیادہ پیارا ہوتا ہی اسکو چہوڑ اور عبادت آلہی مین مشغول ہو قُمِ الَّيْلَ
اوٹہہ اور کہڑی ہو کر ہر رات کو نماز پڑہا کر اِلَّا قَلِيْلًا مگر تہوڑی راتونمین کہ یہہ حکم معاف ہی جیسے
بیماری کی یا سفر کی راتین یا ان راتونکو جنکی دنونمین محنت ومشقت بہت کی ہو جیسے جہاد مین یا
کفار سی مقابلہ مین یا آپسمین صلح کروانی مین یا کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہڑانی مین اور
اسیطرح محنت کی کامونمین کہ دنکو محنت زیادہ ہونیکی سببسے انکو اوٹہنی کی طاقت نرہے تو ایسے
راتکو تہجد واجب نہین ہی نفل کے حکم مین ہی چاہو پڑہو چاہو نپڑہو اور اسیطرحسی ایسی عذرونمین
کہڑا ہونا بہی معاف ہی اگر کہڑی ہو کر نپڑہے جاوی تو بیٹہہ کر پڑہو کچہہ مضایقہ نہین ہی چنانچہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے اخیر عمر شریف مین اکثر تہجد کی نماز بیٹہہ کر پڑہا کرتی تہی لیکن چاہیی کہ بیٹہکر
نماز مین کہڑا ہونا ذرا سا برائے نام نہو کہ جذب الی اللہ مین اور حضوری اور مناجات کی ملکہ کی حاصل
کرنیمین جیسی چاہیے ویسی تاثیر نکری ایسی کہ تہوڑی عمل سی کسی قسم اور کسی جنس سی ہو روح ودلکو
کیفیت حاصل نہین ہوتی اور اوس عمل کی تاثیر اونمین سخوبی پائی نہین جاتی بلکہ کہڑی رہا کرو نماز مین
نِصْفَهٗ آدہی راتکی اندازسی اگر اعتدال کی دن ہون جنمین رات ودن برابر ہوتا ہی جیسی خزانکی
چندروز اور بہار کی چندروز اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا یا کم کر آدہی رت سی تہوڑا تا کہ تہائی راتکو پہنچی لیکن
اگر جاڑیکا موسم ہو ایسی کہ اون دنونکی رت بہت بڑی ہوتی ہی تہائی اوسکی دن اور رات کی پوری
دوبکی جو تہائیکے برابر ہوگی اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر آدہی رات پر تہوڑا تا کہ دو تہائی راتکو پہنچے

فائدہ: یعنی سورۃ — اول مین — اوترا — تہی جب — اوسکے — دہشت — حضرت — ہار اوڑکا — اوسکو — زمین — نماز — ناکام — بیکار — راتکو — کہڑا رہ یعنی — نماز پڑہو — رات کو اول — دین مین — نماز رات — سکے فرض ہونیکی — رات — ہوا تو معاف — ۱۲ منہ — یعنی پڑہو قرآن — جسقدر — آسان ہو ۱۲

اگر گرمیون کا موسم ہو اسلیے کہ اون دنونمین رات بہت چہوٹی ہوتی ہی وہ دو تہائی اوسکی دن اور رات کی پورے
دو یکی جو تہائی ہوگی اور یہہ بہی احتمال ہوسکتا ہی کہ اس کمتی اور زیادتی سی خاطر کی خوشی اور ناخوشی
کے رعایت منظور ہو یعنی اگر طبیعت خوش ہو اور دل خوب لگی تو آدہی راتسی زیادہ یعنی دو تہائی تک
کہڑے رہو اور اگر توسط کا حال ہو تو آدہی رات تک کہڑی رہو اور اگر طبیعت بی چین ہو تو تہائی رات پر اکتفا
کرو اسلیے کہ عبادت کی بنا دل کی خوشی اور رغبت پر ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی تہجد کی مقدمین
لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد اور جب مجاہدہ اور کوشش کی مدت کی پیمایش قرار
پائی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ یہہ کام اوسوقت مین کیا کرو وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور کہول کر پڑہو
قرآن کے لفظونکو صاف یعنی تہجد کی نماز مین کہڑی ہو کر اور ترتیل لغت مین واضح اور صاف پڑہنی کو
کہتے ہین اور شرع شریف مین کئی چیزونکی رعایت کرنیکو کہتی ہین قرآن شریف کی پڑہنی مین
تاکہ خوب ترتیل حاصل ہووی پہلی حرفونکو صحیح نکالنا یعنی اپنی مخرج سی نکالنا تاکہ طا کی جگہہ تا اور
ضاد کی جگہہ پر ظا نہ نکلی دوسری وقوف کی جگہہ اچہی طرح سی ٹہیرنا تاکہ وصل اور قطع کلام مین بی موقع
نہونی پاوی اور کلام کی صورت متبدل نہو جاوی تیسری حرکتونمین اشباع کرنا یعنی زیر زبر پیش کو
آپسمین امتیاز دینا تاکہ ایک دوسرے سے ملنی اور مشتبہ نہونی پاوی چوتہی آواز کو تہوڑا بلند کرنا تاکہ
قرآن شریف کی الفاظ زبانسی کان تک پہنچین اور کانسی دل پر اور دلمین کوئی کیفیت پیدا کرین جیسی
ذوق اور شوق اور خوف اور دہشت اسلیے کہ قرآن شریف کی پڑہنی سی یہی چیزین مطلوب ہین
پانچوین اپنے آواز کو اچہا کرنا اس طور سی کہ اوسمین دردمندی پائی جاوی تاکہ دل پر جلدی
تاثیر کری اور مطلب حاصل ہووی مگر ریا سی خالی ہووی اسلیے کہ جو مضمون خوش آوازی سے
دل تک پہنچتا ہی تو اوسی روح کو لذت حاصل ہوتی ہی اور قوی ہوتی ہی اوسکو جلد جذب کر لیتی
ہین اور اس سبب سے روح پر اوسکی تاثیر بہی ہوتی ہی اسلیے اطبائی کہا ہی کہ جب کسی دوائی کی
کیفیت دلکو پہنچانی منظور ہو تو اوس دوائی کو خوشبو مین ملا کر دینا چاہی اسلیے کہ دل خوشبو کا
جذاب ہی یعنی کہینچنی والا تو اوس خوشبو کی ساتہہ اوس دوا کو بہی جلد ہی کہینچ لیگا اور اسیطرح
جس دوا کی کیفیت جگر یعنے کلیجی کو پہنچانا منظور ہو تو اوسکو مٹہائی مین ملا کی دینا چاہیی
اسیلیے کہ جگر مٹہائی کا عاشق ہی تو وہ بہی اوسکو کہینچ لیگا چہٹی تشدید اور مد کا جس جگہہ پر ہین وہان
لحاظ رکہنا اسواسطے کہ شد اور مد کی رعایت کی سبب سے کلام الہی مین عظمت اور بزرگی نمودار ہوتی ہے
اور تاثیر مین بہی مدد کرتا ہے ساتوین اگر قرآن شریف مین کوئی خوف کا مضمون سنی تو وہان
تہوڑا ٹہیر جاوی اور حقتعالی اسی پناہ طلب کری اور اگر کوئی مضمون بہتر اپنے مقصد اور
مطلب کا سنے تو وہان بہی ٹہیری اور اوس چیز کو حقتعالی کی درگاہ سی اپنی واسطے طلب کرے
اور اگر قرآن شریف مین کوئی دعا یا کوئی ذکر پڑہنی کیواسطی حکم ہو تو وہان بہی تہوڑا ٹہیری اور کم سے
کم اوس دعا یا ذکر کو ایکمرتبہ تو پڑہ لی جیسی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یہہ سب سات چیزین ہوئین جنکی ترتیل مین

رعایت کرنی ضرور ہے اور یہہ سب ایک چیز کو سیلی ہین اور وہی چیز بالذات مقصود ہے وہ تدبر یعنی غور کرنا
اور سمجھنا قرآن کی مطلب کا ہی اور یہہ بات بدون ان ساتون چیزونکی حاصل نہین ہوتی ہی نہ پڑھنے
والیکو نہ سننے والیکو بلکہ بدون ان ساتون چیزونکی رعایت کی قرآن کی قرارت شعر خوانی کی طرح بیفائدہ
ہوجاتی ہی اور کچھ اوس سی حاصل نہین ہوتا اسیلیے حضرت عبداللہ بن مسعود اور اور صحابہ رضی اللہ
عنہم نے فرمایا ہی کہ لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذُّوْهُ كَهَذِّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ وَ
حَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ اور حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سی لوگون نی پوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو کسطرح پڑھتی تھی اونہون نی کہا
کہ سب حرکتون کو بڑہاتی تھی یعنی زیر زبر پیش کو پورا نکالتی تھی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نی بھی
اپکی آواز کی درازگی قرآن شریف کی پڑھنے مین نقل کی ہی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سی روایت آئی ہی کہ ایک راتکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تہجد کی نماز مین ایک آیت کو یہانتک
پڑہا کہ فجر ہوگئی اور وہ آیت یہہ ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اسیواسطی کہا ہی علمانی کہ کم سے کم قرآن کی تلاوت مین تدبر کا مرتبہ یہہ ہے
کہ ہر خطاب اور قصے مین اپنی تئین مخاطب جانے اور اعلی مرتبہ تدبر کا یہہ ہی کہ متکلم کو اور اوسکی صفات
وافعال کو اوس کلام مین مشاہدہ کرے اور تدبر کی اوسط درجے کا مرتبہ یہہ ہی کہ اوس کلام کو حضرت
حق جلشانہ سی بلا واسطہ سنے غرضکہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانے اور یہہ معاملہ سوای اللہ تعالی کے
اور کسی سے رکہنا اہل اسلام کی فرقے سے ہے بعضے پیر پرست اپنے پیرونکی حق مین بھی ایساہی اعتقاد
رکہتی ہین اور اسی اعتقاد کے سبب سے احتیاج کیوقت مین اونکو پکارتی ہین اور اونسی مدد چاہتی ہین
لیکن یہہ بات ہرگز روا نہین ہی بلکہ حقیقت یہہ کہ وہ لوگ بڑی دہوکے مین پہنسی ہین اور شبہہ
مین گرفتار ہین مگر یہہ مقام اس شبہہ کے بیان کا نہین سو اللہ تعالی ہی کی حضور سی سلوک کا خاتمہ
تمام ہوتا ہی والا ہرگز ممکن نہتا اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس حدیث صحیح مین جسکو محدثین کتاب
سلوک اور تقرب الی اللہ کے دلیمین لاتی ہین اور وہ حدیث شریف یہہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حق تعالی کی طرف سی حکایت کی طور پر بیان فرمایا ہی کہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ
اور صحیح حدیث بھی ہی جو محدثون کی کتاب سلوک کی سر دفتر ہے سو وہ یہہ ہی مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ
شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا
وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ؎ بیت
حق تعالی کی ذات پاک کا ہی خاصہ ہے کہ اپنے یاد کرنے والے کیطرف خود نزول فرماتا ہی اور
اوسکے نزدیک ہوتا ہے اور جتنی مخلوق ہی اگرچہ روحانیات ہون اول تو علم محیط نہین رکہتی
ہین تاکہ ہر ذاکر کے ذکر پر مطلع اور خبردار ہون دوسری یہہ کہ ذاکر کے سر پر استیلا وا یسی نہین
کرسکتے ہین یعنی اوسپر غالب اور اوسکی حال سی واقف نہین ہوسکتی اسلیے کہ تشغلہم شان عن شان

سب مخلوقات کی شان ہی یعنی مخلوقات کا خاصہ ہی کہ جب ایکطرف توجہ ہو تو اوسوقت دوسرے طرف
متوجہ نہین ہوسکتی اور لایشغلہم شان عن شان حق تعالی کا خاصہ ہی یعنی اوس ذات پاک کا ایکطرف
متوجہ ہونا دوسرے طرف کی توجہ کو مانع نہین ہی سو کلام آلہی کی تلاوت اوسکی اونسکی قرب اور ترقی
کا سبب پڑتے ہے کہ اس کلام کی لفظ اوسکے معانی پر دلالت کرتی ہین اور وہ معانی حق تعالی
علم مین ایکمدت دراز تک کلام نفسی کا خلعت پہنکر ایک صفت ذاتیہ صفتون سی بن گئی ہی اور اس
مقام مین اسی فائدہ عمدہ کو ملحاظ کرکی ترتیل کی حکم کی تعلیل یون ارشاد ہوتی ہی انا سنلقی الخ

ف عزیزی اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ تحقیق ہم اوتارینگی تجپر فرمان دشوار یعنی دعوت کفار کے
طرف اسلام کی **ف** ہم آگی ڈالینگی تجپر بہاری بات **ف موضح تفسیر** قول ثقیل سے
مراد قرآن ہے اسلیے کہ اوسمین اوامر و نواہی ہین کہ جو تکالیف شاقہ اور بہاری ہین مکلفین پر
یا بہاری ہین منافقون پر **ف مدارک** اِنَّا سَنُلْقِیْ الخ تحقیق قریب ہی کہ ڈالینگی ہم تجپر ایسی بات
جو بہت بہاری ہی حاصل مطلب کا یہہ ہی کہ بعد اسکے پیدرپی قرآن کو تمپر نازل کرینگے سو تمکو
چاہیی کہ جسقدر قرآن تمپر اوترا ہے اوسکے تلاوت مین راتکو مشغول رہا کرو اور اوس عبادت
خاص کی انوار سے اپنے تئین متشرف کرکی اوس فیض اعظم کی قبولیت کا استعداد اپنے مین
حاصل کرو اور ابتدا مین قرآن شریف نازل ہونیکے وقت بہت گرانی و سختی گذرتی تہی اور اسکا
طور یہہ تہا کہ جب وحی کا نزول شروع ہوتا تہا تو پہلی ایک آواز گہنٹی کیسی آپ سنتی تہی اوسے
آواز مین بدون اعتماد مخارج کی حرف اور کلمی ظاہر ہونی لگتی تہی اور وہ آواز تیز و تند اسطرحسے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین تاثیر کرتی ہی کہ آپکی حواس ظاہری و باطنی بالکل اس عالم سے
منقطع ہو کر اوس عالم کیطرف متوجہ ہوجاتی تہی اور ایسی حالت آپ پر طاری ہوجاتی تہی جیسی
روح بدن سی کہنچتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک پر پسینا آجاتا تہا اور آپ بیہوش ہوجاتی تہی اسلیے
کہ ارواح دماغ کو صعود کرتے تہے اس سبب سے سب اعضا بدن کی سست ہو کر ثقل طبعی کیطرف عود
کرتے تہے چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت آئی ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر جاڑو نمین جبکہ بہت ٹہنڈک ہوتی تہی اور وحی آتی تو آپکے پیشانی
مبارک سی پسینہ نکل آتا تہا اور وحی نازل ہوتی کسیوقت اگر آپ اونٹ یا گہوڑی یا کسی جانور پر سوار
ہوتی تو وہ جانور گر پڑتا تہا مگر ایک اونٹنی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ کی عضبا اور قصوا نام
تہا وہ گرتے نہتے لیکن اپنے پاؤنکو ٹیڑہا کرکے زمین ٹیک دیتی تہی اور گرتے نہتے اور اوسکو
اسطرح کی عادت ہوگئی تہی اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی آنی کیوقت کسی کی رانکو تکیہ
دئے ہوی ہتی تو اوس رانکی ٹوٹنی کا خوف ہوتا تہا اور آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوجاتا تہا اور دم
چڑہنے لگتا تہا اسطرح پر کہ دور سی اوسکی آواز معلوم ہوتے تہے اور دوسرے گرانے یہہ کہ بدون انکی
کے سب قراءتون اور وجوہ کے اوسکو یاد رکہنا چاہیی تیسرے گرانی یہہ کہ اون دشمنونکی سامنی پڑہنا

ف یعنی ریاضت کرو تو تمہارا سینہ کھل جاوے

پڑتا تہا جو ہمیشہ ہنسی اور تمسخر کیا کرتی تہی اور قرآنکی مضمونکو جو نیا سنتی تہی ہر مجلس مین بیٹہہ کی اوسکا
ذکر کرتی تہی ہنسی کیطور پر اور بیہودہ باتین بکا کرتے تہے اون سبکو سننا پڑا اور چوتہی گرانی قرآن شریف
کی عجائبات اور باریک دقیقی سمجہنی مین اور اوسکی اعجاز کے وجوہ دریافت کرنی مین کہ یہہ چیزین بدون
خوب فکر اور غور کی معلوم نہین ہوتین چنانچہ یہہ باتین اب ہی بدون شمول فضل الہی کی میسر نہین
پانچوین گرانی قرآن شریف کی آیتونکی تفریق کرنے مین یعنی محکم اور متشابہ اور ناسخ اور منسوخ اور
ظاہر اور ماول ان سبکو آپسمین جدا کرنا اور ہر قسم سی جدی جدی حکم نکالنی کہ یہہ بہت مشکل علم ہی چہٹی
گرانی مسلمانونکی نسبت سی اسلیی کہ قرآن شریف کی بموجب امر و نہی کرنا نہایت سخت مشکل ہی اوسکی
موافق عمل کرنا بدون تائید الہی کی ہرگز ممکن نہین اور ساتوین قرآن شریف کا سننا کافرونپر بہت
دشوار تہا چنانچہ اگلی سورة مین آیا ہی کہ کافر قرآن کی سننی سی ایسا ڈرتے ہین جیسی گدہی شیر کی
دیکہنی سے اور اوسکی آواز سننے سے آٹہوین قرآن شریف کا اوترنا منافقوں اور فاسقونپر بہت
سخت و گران تہا اسلیی کہ اونکی چہپی عیب اور پوشیدہ باتین اوسمین بیان کی جاتی ہین اور حاضرین
مجلس اپنے ذہن کی تیزی اور قرینہ سی سمجہہ جاتی تہی کہ فلانی شخص کا حال ہی پہر وہ فضیحت
ہوتی تہی اور جب قرآن شریف کو نماز تہجد مین ترتیل کی پڑہنی کی وجہ کی بیان سی فرغت
پائی تو اب نماز تہجد پڑہنے کی وجہ کو بیان فرماتی ہین سوانّ کا لفظ ان تینون آیتونمین تعلیل کیلیے
ہے اور ان تینون تعلیلون کی درمیان حرف عطف کو نہین لائی اسلیی کہ تعلیل ایک امر کے
نہین ہی بلکہ مختلف امرونکی تعلیل ہی جو پہلی کلام سے سمجہے جاتے ہے سو قرآن کی ترتیل کے
علت قول ثقیل کا القا ہی اور قیام لیل کے حکم کے علت یہہ ہی اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ الخ **عزیزی**
اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ط تحقیق قیام رات کا زیادہ تر ہی بیچ پامال کرنے
نفس کی ہی اور درست تر ہے بیچ تلفظ الفاظ کی ط **فتح** اوٹہنا رات کا سخت روندتا ہے
اور سیدہی نکلتی ہے بات ط **موضح** اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ الخ بیشک وہ عبادت اور تلاوت جو پیدا ہوتی
ہے اور اوٹہتے ہے رات کو وہ بہت سخت ہے نفس کے روندنے مین اور اوسکی تاریکی دور کرنیمین دو
وجہہ سی اول یہہ کہ رات کا اوٹہنا اور قرآن کو بلند آواز سے پڑہنا اور وضو کرنا اور وضو کی اسباب
کو تلاش کرنا جیسی لوٹا پانی مسواک پہر نماز مین کہڑا ہونا اور سجدہ مین جانا یہہ چیزین نفس پر سخت
اور بہاری ہین اسلیی کہ رات چین و آرام ٹہیرنے خاموش رہنیکا وقت ہی اور آدمی کی پیدایشی
یہہ بات ہی کہ راتکو چلنی پہرنی جاگنی بات کرنیکو بالطبع دوست نہین رکہتا خصوصا جس وقت جورو بغل
مین ہو اور بچی پیارے پاس ہون نرم فرش ہو اور گرم لحاف ہو اور جیی والی بدنکو مل رہی ہون
ایسی وقت مین ان سب لذتونکو چہوڑنا اور ایسی بچہونی اور محنت مین اپنی جانکو ڈالنا ان سب
باتونکو سوچا چاہیی کہ کیا نفس پر قیامت برپا ہوتی ہی اور اگر گرمی کا موسم ہو تو دن بہر دہوپ کی
سوزش اور گرمی کی حرارت بدن اوٹہائی ہوئی راتکو ٹہنڈک مین آرام سی بدن ہوتا ہی پہر اس آرام

چھوڑنا اور مشقت مین پڑنا خیال کیا جا ہی کہ کیسی مشکل بات ہی دوسری وجہہ یہہ ہی کہ حقیقت مین
وہ وقت انوار و برکات کی نزول کا وقت ہی پہر جب ایسی عمدہ عبادت ایسی عمدہ وقت مین پائی گئی
اور قرآن کا نور اور ایمان کا نور تجلیونکی ساتھہ ایک ستون نورانی بن کر قائم ہوا پہر نفس کے تاریکے کیا
مجال رکھتے ہے جو وہان ٹہر سکے حدیث شریف مین آیا ہی یَنزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیلَۃٍ
اِلَی السَّمَاءِ الدُّنیَا حِینَ یَبقٰی ثُلُثُ اللَّیلِ الاٰخِرِ فَیَقُولُ مَن یَدعُونِی فَاَستَجِیبَ لَہٗ مَن یَسأَلُنِی
فَاُعطِیَہٗ مَن یَستَغفِرُنِی فَاَغفِرَ لَہٗ حَتّٰی یَنفَجِرَ الفَجرُ اور یہہ ہی حدیث صحیح مین آیا ہے
اِنَّ فِی اللَّیلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُہَا عَبدٌ مُسلِمٌ یَسأَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیرًا مِن خَیرِ الدُّنیَا
وَالاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعطَاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیلَۃٍ سو وہ وقت خاص اپنی مالک کے
دربار کا ہے نوکر کے حق مین اور معشوق کی جلوہ کا وقت ہے عاشق کی حق مین اور بیع وشرا کی
گرمی بازار کا وقت ہی تاجر کی حق مین اور صنعت اور مزدوری کے رواج کا وقت ہی ہر پیشہ والے کی جسمین
تہوڑے محنت مین بڑا عمدہ مطلب حاصل ہوتا ہی اور تہوڑی ڈھیل وسستی مین بڑا مطلب
ہاتہہ سی جاتا ہے حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سی منقول ہی کہ بعضے
لوگون نی بعد اونکی وفات کی اونکو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال گذرا اونکی جواب مین یہہ کہا
طَاحَتِ العِبَادَاتُ وَفَنِیَتِ الاِشَارَاتُ وَمَا نَفَعَنَا اِلَّا رَکَعَاتٌ رَکَعنَاہَا فِی جَوفِ اللَّیلِ اور پہلی رات کو
تمام دنکی محنت اور کہانے پینے سے پیٹ بہر لینی کے سبب سے سست ہوجاتا ہی اور غافل ہو
بے حواس مردون کی مانند پڑتا ہے اور غذا کی ردی بخارات اسکے دل اور دماغ کو پریشان
کر دیتے ہے اور غذا کا فضلہ اور بدبو کی ہوا ہر ساعت اسمین باہر نکلتی ہے اس حالت مین
آدمے چار پائے کے مانند ہوتا ہے عالم انسانیت کی طہارت کی مرتبہ سی منزلون دور
ہوجاتا ہے عالم ارواح کی طہارت کی مشابہ ہونا تو بہت دور ہے پہر جب پچھلی رات ہوتی ہی تو یہہ سب
رنج اور کدورتین دور ہو جاتی ہین اور دنکی فاسد خیال بہی غفلت کی نیند حائل ہونی کی سبب
اوسکے ذہن مین نہین رہتی گویا روح اپنے خالص اصل کو پہنچی اور اپنے عالم اصلی کو یاد کیا
ایسے وقت مین اوس روح کو اون قرب کی لذتون سی چکہا کی فراز کرنا جو اوس عالم مین
خوگر ہو رہے تہے بہت مناسب ہوا اَقوَمُ قِیلًا اور بہت مضبوطی ہی تاکہ کہنی مین حاصل
کلام کا یہہ ہی کہ قرآن شریف کے تلاوت کرنا پچھلے رات کو تدبر اور معانی کی سمجھنی کیلئی بہت
بہتر ہے اور وقتونکی نسبت سی اسواسطے کہ اوس وقت مین ذہن صاف ہوتا ہے اور
غذا کے بخارات بہی کم ہو جاتی ہین اور غل اور شور باہر کا بہی حواس کو منتشر نہین کرتا ہی کہ
دل اوسطرف متوجہ ہو اور معنونکی سمجھنی سے غفلت کرے اور یہے وجہ ہے کہ پچھلے پہر کا خواب
اکثر سچا ہوتا ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہے اَصدَقُ الرُّؤیَا بِالاَسحَارِ اور انہین خصوصیتونکی
لحاظ سی جو رات کی واسطے حاصل ہے حدیث صحیح مین آیا ہی عَلَیکُم بِقِیَامِ اللَّیلِ فَاِنَّہٗ

دَابُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ اور نفوس کامل اور ارواح
پاک حضرت انبیاء علیہم السلام کو اونکی استعداد کی صفائی کی لحاظ سے ایسے منافع اور فوائد کی حاصل کرنیمین اونکی
دن رات برابر ہی لیکن اونکی دن کی اوقات اور طرح طرح کی عبادتون سی معمور بہر رہتی ہین خالص ایک
کیفیت یا ایک حالت کا ئی جانا اوسوقت متصور نہین ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ الخ **عزیزی**
وَاَقْوَمُ قِیْلًا ہ ودرست زیادہ ہی بسبب مقال کی یعنی قراءۃ قرآن کی کہ اوسوقت مین کچہ حس
حرکت اور غوغا وخلل نہین ہوتا اور طاعت وعبادت رات کی پیدا ہونیوالی کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول
بعض کی ہر ساعت مین کہ اونکو قیام کری ناشیہ ہوگا اور بقول بعض کی انشا یعنی تمام کی اور بقول عائشہ
رضی اللہ عنہا کی بعد سونیکی قیام کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول بعض کے درمیان مغرب وعشا کی ناشیہ ہی اور
بقول بعض کی قیام آخر شب کا ہی اور وطأ بمعنی مواطات وموفقت کی ہی یعنی موفقت قلب اور
زبان اور حواس کے آپسمین بیچ شب کے بہت ہوتی ہی اور وطاءً بالف کی معنی شدو ثقل کے ہے مصلی پر
بنسبت نماز روز کی اسلیے کہ رات وقت سونی اور رحت کا ہوتا ہی اور بقول بعض کے اہل واسطے قیام کے
ہے نماز کو اسلیے کہ روز مین دل امور معیشت مین لگا رہتا ہے حاصل یہہ کہ عبادت رات کی نہایت
خوشی اور اخلاص و برکت کی ساتہہ ہوتی ہی اور کہا ہی علمائی کہ کوئی ولی تہجد ادا کرنی بغیر نہین ہوتا ہے
بحر ہ اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ہ تحقیق تجکو دنمین شغل ہے بہت ہ **فتح** البتہ تجکو دنمین اشغل
رہتا ہے لنبا ہ **موضح القرآن** بیشک تجکو دنمین بہت تیرنا یعنے بہت کام کرنا ہی اور بہت
طرح طرح کی عبادتومین مشغول رہنا ہے دن کو اتنے فرصت تمکو نہین ہے کہ مصاحبت اور مکالمت
کے مجلس کو گرم کرو اور مناجات اور سرگوشی سی اپنی تئین مشرف کرو اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا دن اکثر اسطور سے گذرتا تہا کہ بعد فجر کی اشراق تک نماز کے مکان مین ذکر اور فکر مین مشغول رہتی تہی
اور آپ نی حضرت خضر علیہ السلام کو اوسوقت اور عصر کی بعد سی آفتاب کی غروب ہونی تک مسبعات عشر
پڑہنی کو حکم فرمایا ہی پہر بعد اشراق کی چاشت تک اور قسم کی عبادتومین آپ مشغول رہتی تہی جیسے
مریضونکی عیادت کرنے اور مسلمانونکی جنازونکی ساتہہ جانا اور غریب مسکین مسلمانونکی حاجت روائی
کرنے اور طالب علمونکو علم تعلیم کرنا اور مسترشدونکو خدا کی راہکی سلوک کی قاعدہ ارشاد فرمانا اور فتوے
پوچہنی والونکو فتوا دینا اور آپسمین جہگڑے قصون کا فیصلہ کرنا اور کافرونکی ساتہہ جہاد اور قتال
کے سامانکی درستی اور تدبیر مین رہنا اور اوسی قسم کی کامونمین مشغول رہتی تہی پہر چاشت کی بعد
دولت سرا مین تشریف فرما ہوتی اور اپنی اہل عیال کے خاطر داری ورتسلی فرماتی تہی کہ یہہ بہی ایک
قسم ہے عبادت کی پہر کہانا کہا کی تہوڑا قیلولہ کرتے تہے پہر جب آفتاب ڈہلتا تو آپ اٹہتی اور پیشاب
پیشاب سی فرغت کرکی وضو یا غسل کرتی اور چار رکعتین ایک سلام سی فی الزوال پڑہتے پہر جب
ظہر کے اذان ہوتی تو آپ باہر تشریف فرما ہوتی اور ظہر کی نماز مسجد مین پڑہتے اور ظہر کی بعد سے
عصر تک پہر دعوت اور ارشاد اور فتوی دینی اور فیصلی مین جہگڑونکی مشغول رہتی تہی پہر نماز عصر کے

... اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمکو گناہوں سے بچانے والا ہوگا ۱۲ ... ۱۲ منہ

پڑہتے پہر قبلہ کی طرف مونہہ کرکی بیٹہتی اور ذکر و فکر مین مغرب تک مشغول رہتی پہر مغرب کی نماز
پڑہ کر گہر مین تشریف لیجاتی پہر اہل و عیال کی تسلی اور دلاسی مین اور مہمانون اور مسافرون کی
کہانا کہلانی مین خود متوجہ ہوتی اور اگر دنیا کی مالکی قسم سی کچہہ گہر مین ہوتا تو اوسکو اوسیوقت
مستحقونکو عنایت فرماتی کہ دنیا کا مال آپکی دولت سرا مین رات کو نرہی پہر اوسکی بعد آپ کہانا
نوش جان فرماتی اور جانور نکی دانہ چارہ کی آپ خبرگیری فرماتی تاکہ ایسا نہو کہ کوئی جانور
بی زبان بہوکا پیاسا رہگیا ہو پہر اوسکی بعد استنجا وغیرہ کرکی وضو کرتی اور مسجد مین تشریف
فرما ہوتی اور نماز عشا کی ادا کرتی اور وتر کو رہنی دیتی پچہلی راتمین پڑہنی کے لئی پہر سونی کی
لیئی تشریف دولتخانہ مین لیجاتی اور چار رکعتین نفل پڑہتی پہر تسبیح اور تکبیر اور تحمید بجا لاتی پہر
قرآن شریف کی کئی سورتین پڑہتے جیسے سورہ زمر اور سورہ اسرا اور چہون مسبحات یعنی سورہ حدید اور
سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ تغابن اور جمعہ اور سورہ اعلی اور سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ اور معوذتین
اور سورہ سجدہ اور سورہ ملک غرضکہ یہہ سب سورتین پڑہ کی آپ آرام فرماتی پہر جب اسطرحکی اوقات
معمور اور بندہی ہوئی ہون تو اس قسم کی مجاہدہ عظیم کی گنجایش کہان ہی کہ اتنی دیر تک اس
امر مین مشغول رہین اسلیئی حقتعالی نی فرمایا ہی کہ دیکہو اگرچہ طرح طرحکی عبادتون مین تم مشغول رہو
لیکن اوسوقت کو یعنے پچہلے پہر کو بہی عبادت سی خالی مت رکہو اس لئی کہ اوسوقت کا مجاہدہ
حجابونکی دور کرنے اور قرب کی حاصل کرنے مین اکسیر اعظم ہی کوئی عبادت اور کوئی شغل اسکو
نہین پہنچتا بلکہ جتنی شغل اور جتنی عبادتین ہین سبکو یہہ مجاہدہ رونق دیتا ہی سو ایسی وقت
کو ہرگز مفت کہونا چاہیئی **تنبیہ عزیزی** جاننا چاہیئی کہ نماز تہجد عجیب نماز ہے
اگرچہ اکثر فقہا نی مستحب لکہا ہی اسکو لیکن محققین کی نزدیک سنت موکدہ ہی اسلیئی کچہہ
فضائل اسکے حدیث سی لکہی جاتی ہین تا لوگ رغبت کرین اسکی پڑہنی مین فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جسوقت
کہ وہ سوتا ہی پڑہتا ہی ہر گرہ پر اس مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہے پس سورہ پہر اگر جاگا وہ
اور یاد کیا اللہ تعالی کو کہل جاتی ہی ایک گرہ پہر اگر وضو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پہر اگر نماز
پڑہے تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کرتا ہی شادان و خوشدل اور نہین تو صبح کرتا ہی بددل کاہل
اور فرمایا کہ لازم کر لو اپنے پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی کہ پہلے
تمسی تہے اور سبب نزدیکی تمہاری کا ہے طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب
باز رہنیکا گناہونسی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ورم کرگئی پانوٴن مبارک
آپکے عرض کیا لوگون نی کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخشدئی ہین آپکے گناہ اگلے پچہلے
فرمایا کہ نہو دن مین بندہ شکر گذار اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات
سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانون مین

فضائل تہجد

اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ ہنستا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ قیام کری رات کو نماز کی لیی اور ایک وہ قوم
کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر
کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہے اوسنی اور جگایا بی بی اپنی کو پس انکار کیا اوسنی چہڑکا خاوند نی اوسکی منہ پر
پانی اور رحم کری اللہ اوس عورۃ پر کہ اوٹہی رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہے
اوسنی اور اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا بیبی نی اوسکی موہنہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ
دیکہا جاتا ہی باہر کا ننج اونکا اندر سی اور اندر کا باہر سی یعنی ایسی صاف ولطیف ہین تیار کیا اونکو
اللہ تعالی نی اون لوگونکی لیی کہ نرم کرتے ہین کلام اور کہلاتی ہین طعام اور پی در پی رکہتی ہین صیام
یعنی اکثر روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتے ہین راتکو اوس حالمین کہ لوگ سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک
وتعالی نزول اجلال فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کی جسوقت کہ باقی رہتی ہے
تہائی رات اخیر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون اوسکی لیی کون ہی کہ
سوال کری مجہسی پس دونین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشونین اوسکو پہر پہیلاتا ہی
ہاتہہ اپنا اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہے نہ ظالم اپنی ذات پاک مراد رکہتا ہی
کہ میری عبادت کری مین بدلہ دونگا ضایع نہین کرنیکا صبح تک یونہین فرماتا رہتا ہی اور فرمایا کہ جب
جگاتا ہی آدمی اہل اپنے کو پس دونون نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین اور ذاکرات مین
یعنی اوسکی یاد کرنیوالونمین لکہی جاتی ہین کہ بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت
میری اوٹہانیوالی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد
گذار ط مشکوۃ ط وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا
اور سب طرفسی توڑ متوجہ ہوکر طرف اوسکے ایک طرح کا توڑنا ہ **فتح** ط اور پڑہ نام اپنے رب کا
اور چہوٹ یا اوسکی طرف سب سی الگ ہوکر ط **موضح تفسیر** اور یاد کر الخ یعنی ہمیشہ ذکر کرتا رہ
اوسکا رات دن مین اور ذکر اللہ شامل ہی تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور نماز اور تلاوۃ قرآن اور پڑہتی پڑہاتے
علم کو وَتَبَتَّلْ الخ یعنی انقطاع ہر چیز سی کر اور اوسکی عبادۃ کی طرف متوجہ ہو اور بعضوان نی کہا کہ
چہوڑ دنیا کو اور دنیا کی چیز و ملنی اور ڈہونڈ اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہی ط **مدارک** ط اور یاد کر نام
اپنے پروردگار ہمیشگی کے طور پر ہر وقت اور ہر شغل در ہر عبادتمین خواہ اول خواہ آخر خواہ درمیان
اوس عبادۃ کی اور یاد خواہ زبان سی ہو خواہ دل سی دونو ہو یا ایک اور پروردگار کا نام خواہ اسم ذات ہو
خواہ اسم اشارہ ہو یا اسمای حسنی مین سی کوئی نام ہو جو سالک کی نفس اور حال اور وقت سی مناسبت
رکہتا ہو چنانچہ حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی بغدادی رح سی منقول ہی کہ جسوقت کوئی اہل الہ کا
طالب اونکی پاس آتا تو پہلی اوسکو ایک چلی یا دو چلی کرنیکا حکم فرماتی بعد اوسکے اوسکو اپنی سامنی
بیٹہاتی اور خود نامہای پاک کو اوسکی سامنی پڑہتی اور اپنی آنکہہ اوسکی سی لڑائی رکہتی اگر اون
اسماء الٰہیہ سی کسی نام پر اوسکا چہرہ متغیر ہوتا اور کانپ اوٹہتا یا اچہل پڑتا تو آپ اوسکو فرماتی

ع وتبتل الانقطاع عن الخلق الی الله تبتیلا الی تبتیل اعتبر مراعاۃ... (حاشیہ)
ع خواہ اور لطیفون سے یعنی سر و خفی و اخفی وغیرہ ۱۲

کہ تیری کام کی گنجائش اسی اسم سی ہوگی اور اوسی نام کی ذکر کا طریقہ اوسکو تعلیم کرتی اور اگر کسی اسم کی
چہرہ متغیر نہوتا اور جسم مین جنبش نہولتی تو آپ اوس سی کہدیتی کہ تجھمین قرب اور جذب کے راہ کی
سلوک کی استعداد نہین ہی تجکو ابرار کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے اور تجارت یا زراعت یا کسی اور پیشہ مین
مشغول ہونا چاہیی اور اسم پروردگار کا خواہ تنہا ہو خواہ تہلیل کے ضمن مین یعنی نفی و اثبات مین خواہ تسبیح
اور تحمید اور تکبیر اور لاحول یا اور مسنون ذکر و نکی مضمون مین اور ذکر کا طریق آپ بجا نتا ہو تو کسی
جانتی والیسی پوچھ لیوی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور بہت عمدہ
چیز اس مقدمہ مین یہہ ہی کہ کسی لحظہ اور کسی دم غافل نرہے اور کوئی عمل اور کوئی شغل ہو لیکن
اوس یاد کو نچھوڑے چنانچہ اور آیۃ مین فرماتی ہین لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور اگر خوف
اس بات کا ہو کہ فلانی عمل یا فلانی شغل کے سبب سے یاد الہی سی غفلت ہو جائیگی تو لازم ہی کہ اوس
شغل اور عمل کو چھوڑ دے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ اور کاٹ اور علیحدہ ہو اوس کام سی جو تجکو یاد الہی سے باز
ہو اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر تَبَتَّلْ کا ٹنا اور علیحدہ ہونا ایک طریق سی یعنی اوس
عمل اور اوس شغل کے علاقہ کو اپنے طرف اور اپنے اختیار سے کاٹ ڈالنا چاہیی اس لئی کہ بدون
قطع کرنے اوس عمل اور اوس شغل کے علاقہ کے آپ سے علیحدہ ہو جانا کبھی ظلم کا سبب پڑتا ہی اور
خلاف شرع ہوتا ہی جیسی نوکر کہ بدون نوکری چھوڑی اپنی گھر بیٹھہ رہی یا مرد بغیر قطع کرنے نکاح
کے علاقہ کے جوروسی علیحدہ ہو جاوی اور اوسکی صحبت اور اوسکے خاطر داری سے اور نان نفقہ کے
خبر گیری سی علیحدہ ہو کر بیٹھہ رہی تو یہہ بات ظلم صریح ہی اور خلاف شرع کی اسیطرح اور چیزونکو
قیاس کر لینا چاہیی اور اسے قید کے طرف اشارہ کرنے کیلیے تبتلا فرمایا اسواسطے کہ اوس قسم کی انقطاع
بیان کرنا منظور ہی جسکی قطع کرنیسے طرحکا علاقہ حاصل نہو انقطاع کی تاکید منظور نہین ہی
تبتلا فرمائی اور اس قطع اور تبتل کے بہت فائدی ہین پہلا فائدہ یہہ ہی کہ ذکر یہین ہی یعنی ماسوی اللہ
خطرے دلمین نہ آوین تاکہ جو ذکر سے غرض ہی وہ حاصل ہووے اور جب خطرے دلمین آئین تو ذکر
نہین رہتا ہی اور مذکور کیطرف خالص توجہ کا سبب ہی نہین پڑتا ہی تا نتیجہ ذکر اور شغل کے
حاصل ہووی دوسرا فائدہ ذکر کی اثر باقی رہنی مین ہی اسواسطے کہ کسی چیز کے طرف متوجہ ہونے سے
پہلے چیز کیطرف توجہ کا اثر مٹ جاتا ہے اور اور خطروں کی طرح یہہ توجہ بہی بیفائدہ ہو جاتی ہے تیسرا
فائدہ یہہ ہی کہ تمام عبادتونمین فارغ البال ہونا شرط ہی اور مخلوق کیطرف علاقہ رکھنا فراغ بال
کو مانع ہی چوتہا فایدہ یہہ ہی کہ بہت گناہوں سی مخلصی حاصل ہوتے ہی جیسے زنا اور غیبت اور بد نظری
اور خوشامد اور منہیات اور بدعات کا دیکھنا اور بری صحبت کا اثر ہونا پانچوان فائدہ یہہ ہی کہ ما
سوی اللہ کے محبت کو نفی کرتا ہی جسطرح ذکر الہی محبت الہی کو دلمین زیادہ کرتا ہی پس تبتل تنقیہ کے حکم میں
ہے دوا ہی کے استعمال کرنے سے پہلے جسطرح قبل استعمال دوائی کی تنقیہ شرط ہی اسیطرح قبل ذکر
تبتل بہی شرط ہی یہان پر جاننا چاہیی کہ دنیاوی علاقوں سی علیحدہ ہونا اور اونکی محبت کی رشتہ کو انہی دلسے

[Margin notes:] ۵ یعنی پوچھو ذکر والوں سے یعنی علماء سے اگر تم نہیں معلوم رکہتے ۴ یعنی نہیں غافل کرتی اونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد الله تعالی سے

کاٹنا ذکر الٰہی اور سلوک الی اللہ کے ابتدا مین شرط ہی یعنی ضروری ہی بدون اس انقطاع کی کچہہ فائدہ نہین ہوتا لیکن انتہا مین یعنی جب استغراق اور اختلاط کے جمع کی قوت حاصل ہوئی تب شرط نہین بلکہ اوسوقت مین اختلاط تبتل سے بہتر ہوتا ہی اسلئی کہ اوسکی سبب سی سکہلانا اور سیکہنا اور ادب دینا اور ادب لینا اور ہدایت اور نصیحت اور حقوق کی رعایت ہوتی ہی اور اون عبادتون کی ثواب حاصل کرنیکا سبب ہوگا جو اختلاط پر موقوف ہین جیسی مریض کی عیادت کرنی اور جنازی کی ساتہہ جانا اور محتاجون کی مدد کرنی اور اپنے خویش و اقربا کی ساتہہ سلوک اور عاجزی کرنی او صبر کرنا اور خلق اللہ کے زیادتی کو سہ لینا اور مسکینونکی خدمت کرنی اور مہمانداری کرنی اور حلال طریق سی مال حاصل کرنا تاکہ اوسکو صدقونمین اور واجب نفقونمین اور مسجدونکی تعمیر مین اور مسافرخانونکی بنانی مین صرف کری اور بعضی فقہانی فَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ کو تکبیر تحریمہ پر اور تبتل کو رفع یدین پر عمل کیا ہی اسلئی کہ دونون ہاتہہ ابتداء نماز مین اٹھانی اسبات طرف اشارہ ہی کہ مین دونون جہان سی ہاتہہ اوٹہا کر خدا کی یاد مین مشغول ہوا ہون اور بعضی صوفیہ نے تبتل کو ذکر کے وقت نفی ماسوی اللہ پر حمل کیا ہی اور طریقہ اس تبتل کا یہہ ہی کہ تاریک مکانمین بیٹہی اور سر اور موںہہ کو کپڑے سی لپیٹ لی اور آنکہین بند کری اور زبان کو سوای ذکر کے نہ ہلاوی اور یہہ اوسوقت کری کہ جب معدہ خالی ہوا اور بہوک ہو لیکن بہوک کا غلبہ نہوا اور کم کہانا اور کم سونا اختیار کری اسلئی کہ ان دونون چیزونکو دل کے روشن کرنیمین بڑا دخل ہی اس وجہ سی کہ کم کہانا دل کے خون کو کم کرتا ہی اور جاگنا دل کے چربی کو پگلاتا ہی اور کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات کی خبرگیری رکہی جیسی کہانی پینی کی اور کپڑی کے اور کہانیمین بڑی احتیاط کری کہ حلال وجہہ سی ہو اور فرض اور سنت کی اداکرنیمین اور ذکر دائم مین مشغول رہے لیکن قبلہ رو ہوکر طہارت سی اور حضور دل سی اول زبان سی ذکر کری یہانتک کہ زبان حرکت سے رہ جاوی اور بلا اختیار ساتہہ ذکر کے جاری ہو پہر اسکی بعد دلمین خیال کرکی ذکر کری یہانتک کہ حرف ہی درمیان مین نرہین فقط معنی ذہن مین جم جاوین پہر اوسکی گنتی اور شمار نہین رہتا ہی بلکہ ذکر ہی ایک حالت ہو جاتا ہے اوسکی اور حالتون سی پہر اوسوقت اوسکو شدت کی محبت پیدا ہوتی ہی اور مذکور کو یعنے جسکو یاد کرتا ہی اوسکو کسی وقت بہول نہین سکتا بموجب قول شاعر کے شعر دن تو اوسکی ہے تصور مین گذر جاتا ہی * رات کو خواب مین بہی وہی نظر آتا ہی * پہر اوسکی بعد سب چیزونسی ظاہری ہون یا باطنی غیبت حاصل ہوتے ہی یہانتک کہ اپنے نفس سے اور نفس کے صفات سے بہی غائب ہوجاتا ہی اور اسی مرتبہ کا نام قرب ہی پہر اوسکی بعد تو یہہ نوبت پہنچتی ہی کہ ذکر سے بہی غیبت ہوجاتی ہی فقط مذکور اور محبوب کا شہود و حضور باقی رہتا ہی اور یہہ رتبہ فنا کی سرحد ہی پہر اسکے بعد اوسکو ایسا اتصال اپنے محبوب کی ساتہہ حاصل ہوتا ہی کہ جسکی نہ کیفیت بیان ہوسکی اور نہ قیاس مین آوی اور یہہ رتبہ ولایت کا ہی اس رتبہ والیکو شاہ اور ولی اور واصل کہہ سکتی ہین اور اسکی ماقبل کے رتبہ والونکو طالب اور مرید اور شوقین اور حریا کہتی ہین یہانتک بیان تبتل کے طریقہ کا ہوچکا اور جو اسجگہہ یہہ ایک شبہہ کا گمان تہا کہ شاید کسیکے خاطر مین آوی کہ دنیوی علاقونکو قطع کرنا کسیطرح متصور نہین ہے

اسلئی کہ دار الحیوۃ تو دنیا ہی اور جبتک دنیوی علاقون سی تعلق باقی ہی تب تک ماسوی اللہ سی
غفلت کلی اور بالکل متوجہ ہونا اللہ تعالی کے طرف کسیطرح ممکن نہین سو اس شبہ کی دفع کی طرف متوجہ
ہوکر ارشاد ہوتا ہی کہ دنیا مین افعال آلہی کے طرف خوب نظر کرکر دیکھو کہ دنیوی علاقون کی ساتھہ تعلق
رکہنا اور پہر انہین علاقون کو انقطاع کرنا ہر دن ورات مین موجود ہی اسلئی کہ حق تعالی کرتا ہے رب المشرق
والمغرب پہیرنا **عزیزی** ۃ تبتل انقطاع اور تبتیل دل دنیا سی کاٹنا اور معنی یہہ ہین کہ انقطاع
کر اپنے رب کی طرف انقطاع کرنا پورا ساتہہ عبادت کی اور اخلاص نیت کی اور توجہ کلی کی جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالی نی قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اور فارسی مین کہینگے کہ نفس خود را از اندیشۂ ماسوی اللہ مجرد ساز و ہمگی
روی بر دار **ف** دل در و بند و ز غیرش بگسل ٭ ہر چہ جز او ست برون کن ز دل ٭ اور یہہ منافی نہین
ہی اس قول علیہ السلام کے لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْإِسْلَامِ اسلئے کہ تبتل اسجگہہ بمعنی انقطاع اور ترک
نکاح سے ہے اور اسی قبیل سے ہے حضرت مریم کو بتول کہنا یعنی مرد اور نکاح سی علاقہ نہین رکہا تہا
اونہون نی اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بتول کہتے تہے اسلیے کہ انقطاع کیا تہا اونہون نے
ماسوی اللہ سے ۃ **روح** ۃ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا پروردگار مشرق
اور مغرب کا نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کارساز پکڑ اوسکو ۃ **فتح** مالک مشرق اور مغرب کا
اوس بن کسیکی بندگی نہین سو پکڑ و اوسکو کام سونپنا ۃ **موضح** **تفسیر** فَاتَّخِذْهُ الخ پس پکڑ
اللہ کو واسطے بہلائی دین و دنیا اپنی کی کارساز و کار سپرد کیا گیا اصلاح دین و دنیا کے لئے اور چین سے
بیٹہہ رہ تو کہا امام قشیری رحمہ اللہ نے کہ اللہ ہی کارساز ہے اپنے بندونکی حوالکا پہیرتا ہی اونکو جدہر
چاہتا ہی اور جب وہ متولی و کارساز اپنے بندے کے کام کا ہوتا ہے بنظر عنایت کی تو کفایت کرتا ہے
اوسکی سب شغلونکو اور بے پروا کرتا ہی اپنے غیر سے پس بندہ اپنی حاجتین بہت پیدا نکری اس
خیال سی کہ اللہ مولی و کافی میرا ہے اور اسلیی کہا گیا ہی کہ علامات توحید سے ہے کثرت عیال کی اور
نچہوڑنے توکل کے یعنے باوجود عیال بہت ہونیکے توکل خدا پر ہو منقول ہے ممشاد دینوری رحمہ اللہ سے
کہ وہ کہتے تہے کہ میری ذمہ دین ہوگیا تہا پس فکر مین پڑا مین ایک راتکو اور تنگ ہوا دل میرا
پس دیکہا مینی خواب مین کہ ایک شخص کہتا ہی مجہسی کہ لیا تو نے اسقدر قرض تیرا کام لینا تہا اور ہمپر
عطا پہر جاگا مین پس کشایش ہوئی مجہپر اسقدر کہ ادا کیا مینی دین پہر نہین لیا مینی قرض قصاب سے
اور نہ بقال سی پہر کہا قشیری نی جان کہ جسنی کیا مخلوق کو وکیل اپنے لئے پس وہ مانگیگا اوس سے
مزدوری اور خیانت بہی کریگا اوسکی اوسکی مال مین اور خطا کریگا اوسکی تصرف کرنے مین یا چہپائیگا اوس سے
اچہی بات اور جو خوش ہوا اس سے کہ اللہ میرا وکیل ہوویگا وہ اوسکو مزدوری اور آزمین اوسکی برلاویگا
اور خوش ہوگا اوس سی اور مہربان ہوگا اوسپر اور جو کوئی کری اللہ کو وکیل لازم ہی اوسکو یہہ کہ ہو وکیل
اللہ کے لییہ اپنے نفس پر بیچ استحقاق حقوق و فرائض اوسکیکے اور جو اوسپر لازم ہی جہگڑتا رہے اپنے
نفس سے اوسکے باب مین رات و دن سست نہو ایک لحظہ اور نہ تقصیر سے پلک مارنے کے بہاز و قی جمہ

ف۱ یعنی کہہ اللہ پہر چہوڑ اور و نکو ۱۲
ف۲ یعنی نہین ہے رہبانیۃ اور نہ تبتل اسلام مین ۱۲
ف۳ قولہ رب المشرق بالرفع [illegible]

کہ خاصیت اسم وکیل کے یہہ ہی کہ اوسکی ورد ہے سبی حاجتین اور مصیبتین روان اور دفع ہوتی رہین پس جو کوئی
ڈر ہی ہوا یا کرتے وغیرہ سی تو بہت بڑے اسم وکیل کو تو برائی اوس ہی دور ہوگی اور کہولی جاوینگی اوسکی لئی
دروازی خیر و رزق کی **رب** پروردگار مشرق کا بہی ہی اور مغرب کا بہی اوسنی مشرق کو
دنیاوی علاقونکو یاد دلانے کے واسطے بنایا ہی جیسی مغرب کو دنیاوی علاقونکی قطع کرنے کیلئے مقرر کیا ہی
جسوقت صبح ہوئی اور آفتابکی روشنی مشرق سی نمود ہوئی تو دوکاندار دنکو بازار مین دوکان کا علاقہ
یاد آیا اور کاریگر دنکو اپنی پیشونکی ہتیار اور نوکر ونکو اپنے آقا کا دربار اور کسان کو اپنا ہل اور کہیت و
بیل وغیر ذلک اور ہر علاقہ کی حکم ظاہر ہونے لگے چنانچہ مسافرونکو راہ چلنی کی فکر پیدا ہوئی کرایہ والونکی
ساتہہ شکلی کے ہون یا تری کے اوسہم راہیونکے ساتہہ معاملہ کرنے لگے اور کسب والونکو اپنے کسب نکی طمع دامنگیر
پیدا ہوئے اور تاجر ونکو بہاؤ کی فکر میں سرگردان پریشان کیا یہانتک کہ آفتاب ڈوبے اور یہہ جتنی علاقی مین آہستہ آہستہ لوگ
کسان کہیتون سی اور دوکاندار بازار سی اور مسافر راہون سی اور نوکر نوکری سی بہاگ بہاگ کی اپنے
اپنے گہر وان اور بہکانون پر آگئی تو اوسوقت باہر کے علاقی منقطع ہوئی مگر گہر کے اور گہر والون علاقی
باقی رہے پہر جب سو نے پر لیٹی تو یہہ بہی علاقہ گیا فقط جو روسی علاقہ باقی رہا یہانتک کہ نیند
آئی اور سوگئی تو وہ بہی علاقہ جاتا رہا بلکہ روح کا علاقہ بہی ظاہر بدنسی منقطع ہوگیا اپنے اعضا کے
جنبش اور حرکت بہی روح کی شعاعون سی پہر اور چیز کو کون پوچہتا ہی پہر اوسوقت مین تم ہی
محو اوس مالک الملک کی ربوبیت کی شان کا تماشا کرو اور دیکہو کہ ان سبکو حق تعالی دنیا مین زندہ
رکہتا ہی اور ایک وقت ہر روز ایسا ہوتا ہی کہ کسی چیز سے علاقہ نہین رکہتی ہین سو تم اپنے تئین عمر کے
ہر ساعت دہر وقت مین اسطرح کا اختیار سمجہہ لو اور کسی چیز سی علاقہ مت رکہو اسواسطے کہ لَا اِلٰہَ
اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود تمہارا اور عبادت کرنے کے لائق مگر وہی حق تعالی کہ قطع کرنا علاقونکا اور ثابت
رکہنا انہین علاقونکا اوسکی ایک شان ہی ربوبیت کی شانون سی پہر جب تمکو وہی تبتل اور
قطع علائق کا حکم فرماتا ہی تو پہر تمکو کیا فکر اور اندیشہ کی جگہہ ہی بموجب اس مصرعہ کی ع
خدا خود میر سامان است ارباب توکل را اور جب اسباب اور واسطی درمیان سی اوٹہہ گئی اور
علاقی منقطع ہوگئی فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پس پکڑ لے اپنے پروردگار کو کارساز اور اپنی ضروری کامونکو
اوسپر چہوڑ دی اور بے پروا ہوکر بیٹہہ رہو اور تمام علاقونکی منقطع کرنیکے سبب تشویش مین
مت رہو اور متوکلونکی تین درجہ یا توکل کے تین مرتبی ہین اول مرتبہ یہہ ہی کہ بندیکو اپنے پروردگار پر ایسا
اعتماد ہوجاوی جیسا موکل کو وکیل پر ہوتا ہی کہ اوسکی شفقت اور خیر خواہی کا اوسکو یقین ہوتا ہے
اور اپنے کام سرانجام دینے کی قدرت کا بہی اوسکو اعتماد ہوتا ہی اور اپنے ضروری حاجتونکا خوب طرحسی
اوسکو واقف دانا بہی جانتا ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ بندیکو اپنے پروردگار پر اسطرح کا اعتماد ہوجاوے
جسطرح بچی کو اپنی مان پر ہوتا ہی اور یہہ مرتبہ اول مرتبہ سی اعلی ہی اسلئے کہ اول کی مرتبہ مین تہوڑا
التفات اپنے اعتماد پر بہی ہوتا ہی اور موکل کے دلمین ایسا آتا ہی کہ یہہ کام جو مینی فلانی شخص کو سونپا ہے

ف: جو شخص بلا واسطہ یا بواسطہ ولایت اسکی اسباب اسباب کے علاقونکو قطع کرے پھر یہہ کلام کرنے لگو اور اللہ کو کفایت کرنے والا پرورش کرو منتظر تجربہ اور امتحان کا ہرگز مت کرو اسلئے کہ بیان ہوچکا بعد تجربہ اور امتحان کی کچھہ حاجت نہیں ۱۲ منہ

تو اوس کام کو ضرور وہ سر انجام کو پہنچا دیگا کچھہ اسکی محتاج نہین ہی کہ مین خود اس کام پر متوجہ ہون
بخلاف بچی کی کہ اوسکو مان پر اسطرح کا اعتماد ہوتا ہی بلکہ اوسمین ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ اپنی تہائی
بالکل غافل ہوتا ہی یہی سبب ہے کہ موکل اگرچہ تدبیر اپنے دلمین بہی سوچتا ہی اور بچہ تدبیر بہی نہین کرتا
اور کسی اسباب سی بہی کام نہین رکہتا تیسرا مرتبہ توکل کا یہہ ہی کہ اعتماد اور استغراق کا بہی درمیان
لحاظ نہو بلکہ اپنے تئین ایسا جانے جیسی مردہ غسال کے ہاتہہ مین جسطرح چاہی اوسطرح پہیری اوسکو
کچھہ بہی دخل نہین یہانتک کہ اس مرتبہ مین سوال بہے کر نہین سکتا ہی بخلاف دوسری مرتبہ کی
وہان سوال کا دروازہ کہلا ہوا ہے جسطرح بچہ کی عادت ہوتی ہی ماںسی سوال کرنے کی سو یہہ مرتبہ
توکل کا یعنی تیسرا مرتبہ جو سب سے اعلی ہی وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو عنایت ہوا تہا یہی
وجہ ہی کہ جسوقت کا فرون نے آپکو آگ مین پہینکا تہا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر درمیان
ایسی کہا کہ حق تعالی سی کچھہ کہنا ہو تو کہو تاکہ تمکو اس بلا سی نجات ہو آپنے فرمایا حَسْبِي مِنْ سُؤَالِي
عِلْمُهُ بِحَالِي اور جب راہ خدا کے سلوک کے شرطون اور خرقہ پوشی کی لوازم کی بیان سی فرصت پائی
تو یہہ حکم ہوتا ہی کہ باوجود ایسی ریاضت اور مجاہدی اور تبتل کے ہمنے تمکو خلق کی دعوت کرنیکو
طرف حق کے اور ناقصونکی تکمیل اور گمراہونکی ہدایت اور طالبونکی رہنمائی کیواسطی مقید کیا ہے
اور اسیطرح ان لوگونکو جو تمہاری نیابت اور وراثت کی طور پر اس منصب کے ذمہ بردار ہون سو تمکو
اور اونکو سبکو چاہیی کہ تحمل کو لازم پکڑو اور خلق کی زیادتی اور ظلم کو اوٹہاو اور بردباری کو اپنا پیشہ
کرو اور تبتل مین جو انکامون سی باز رہتے ہین سو تم باز نرہو اور اس طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن
و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹہتی ہین غرضکہ
ہر طرحسی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہیی کہ اونکی ایذا کو اوٹہاؤ اور تحمل کو اختیار کرو وَاصْبِرْ الخ

ھجر ہیزی وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا اور صبر کرو اوسچیز پر کہ کہتی ہین اور ترک کر
اونکو ترک کرنا اچہی طرحسی **لا فتح** اور ہمیشہ جو کہتے رہین اور چہوڑ دو اونکو بہلی طرح چہوڑنا
موڑ تفسیرہ صبر کرو اوسچیز پر کہ کہتی ہین میرے حق مین کہ بیوی اور اولاد
والا کہتی ہین مجکو اور تیری حق مین کہ ساحر و شاعر کہتے ہین اور ترک کرو انکو یعنی یکسو ہوو انسی
اپنے دل سی اور مخالفت کرو انکی باوجود حسن خلق کی اور ترک مکافات کی **لا مسئلہ**
وَاصْبِرْ الخ اور صبر کرو اوسپر جو منکرین و معاندین تمہاری کہا کرتے ہین پہر وہ کافر ہون
یا منافق یا فاسق اسلیے کہ یہہ سب اس راہ سی نفرت بالطبع رکہتی ہین اور اس راہ پر چلنی
والونکو ذلیل کرنا چاہتی ہین لوگونکی نظر مین اور یون لوگو نکو سکہلاتی ہین کہ یہہ مکار و ریاکار ہین
اور دنیا طلبی انکی دلمین بہر رہی ہے ظاہر مین اپنے تئین تارک دنیا اور طالب عقبی بنا رکہا ہی
غرضکہ طرح بطرح سی ایذا پہنچاتی ہین سو ایسونکی زبانی ایذا رسانی پر صبر کرنا تبتل کی لوازم اور شرائط
ہی یہانسے جان لیا چاہیی کہ دشمنون اور حاسدونکی زبانی ایذا تین قسم کی ہوتی ہے اول یہہ کہ اوسکی

معبود اور پیر اور اوستاد اور مرشد کی حق مین زبان طعن کی دراز کرنی سو ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی
دوسری قسم یہہ ہی کہ خاص اوسی شخص کے حق مین طعن کی زبان دراز کرنی تیسری قسم یہہ ہی کہ اوسکی
بچون اور یار دوستون اور اوسکے جورو کے حق مین طعن کرنا اسلیئے کہ ان علاقونکی سبب سے اوسکی طعن بہت
رنج اور ملال کا سبب پڑتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تینون قسمونکی ایذا اپنی امت کی بدبختون
اور منافقون اور کافرون سے انتہا درجہکی پہنچی بخلاف اور نبیون کی کہ اسمین سے ایک قسم یا دو قسم کی ایذا مین
مبتلا ہوئی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کی تفصیل یہہ ہی کہ قسم اول کی ایذا یہہ تہی آپکی رنج دینکی لیئے
حقتعالی جلشانہ کی جناب مین کافرون نی اسطرح بی ادبیان کین کہ جسکی سننے سی رونگٹی بدن پر کہڑی ہو جاتے ہین
چنانچہ بعضون نی کہا کہ حقتعالی جورو اور لڑکی رکہتا ہی اور بعضون نی کہا کہ شیطان خدا پر غالب ہی اور خلق کو
گمراہ کرتا ہی اور بعضی طعن کیطور سی کہتی تہی کہ محمد کا خدا کہتا ہی کہ میری محتاج بندونکو کہانا کہلاؤ اور زکوۃ
دو تو اس سی معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور سوا اسکی بہت سی کلمہ کفر کی بکا کرتے تہے
اور قرآن شریف کے حق مین عجیب عجیب طرحکی فاسد احتمال اور جہوٹی خیال باندہا کرتے تہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دین و شریعت کی حکمونمین واہی شبہی نکالا کرتے تہے چنانچہ بعضے کہتے تہے لَوْلَا
نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اور ایسی واہیات بکتے تہے علی ہذا القیاس حضرت کو ساحر و شاعر وغیرہ لکہ
کہتے تہے اور تیسری قسم کی ایذا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال سی متعلق تہی وہ یون تہی
کہ مدینہ کے منافق و فاسق اور خیبر اور فدک کے یہود آنحضرت کی خویش اقربا اور اصحاب کی حق مین طعن
تشنیع کرتی اور آپکی ازواج مطہرات کی بنسبت بڑی بڑی بی ادبیان کرتی کہ بعضی تہمتان زنا کا لگاتی
عیاذًا باللہ منہ اور آپکی وفات کی بعد اس امت کی گمراہون اور منافقون نی بنسبت اہل بیت اور
اصحاب حضرت کی کیسی کیسی زیادتیان کین کہ دنیا طلب اور لالچی اور ظالم اور غاصب کچھہ کہہ لیا اگر ان
سب بدمذہبونکی باتین جمع کیجاوین اور اونمین غور کیجئے تو سب اصحاب و اہلبیت بددین بلکہ منافق و
کافر ٹہیرتے ہین معاذ اللہ من ذلک حق تعالی ان لوگون کو ہدایت نصیب کرے پس آنحضرت کا قول
صادق ہوا کہ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ لیکن آنحضرت نی تحمل کیا اور سہا اونکی باتونکو اور خلق کے
دعوت و خیر خواہی سے باز نرہی تمام عمر اسمین صرف کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
اور یہہ جو مشہور ہے کہ اَلرَّسُوْلُ خَيْرًا خواہ دشمنان یہہ مثل ہماری رسول کے حال کا بیان ہی اور یہہ سب
باتین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی ظہور مین آئین محض حق تعالی کی حکم کی اتباع سی تہین کہ آپ
حکم کیگیی تہی صبر کرنیکا اور بدلہ نہ لیتی اور کینہ نرکہتی کا یہان تک کہ حکم ہوا تہا کہ اگر اونکی ایذا رسانی
سے تم انکی صحبت مین نرہ سکو تو کنارہ کرو اسسی وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا اور چہوڑ انکی صحبت کو لیکن اچہی طرح
چہوڑنا کہ اوسمین تین چیزین ہووین اول یہہ کہ ظاہر مین اونکی صحبت ترک کرنا باطن مین بلکہ باطن مین
یہی خیال رکہنا کہ انکو سمجہائیے اور انکا حال دریافت کریئے کہ خدا اور رسول کو کیا کہتی ہین اور کیا کرتی ہین
دوسری یہہ کہ اونکی بدسلوکی کی شکایت کسی سی نکرنا اور بدلہ لینی مین اونکا عیب ظاہر کرنا اور اونکی ساتہ

ف یعنی اگر ہم قرآن خدا کا کلام ہوتا تو ایک بارگی سب کیون نازل ہو گیا نہین تو ریت و انجیل نازل ہوئی تہین ویسے ہی سب ایک بار کیون نازل نہوا ۱۲
ع یعنی نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی جیسا مین ایذا دیا گیا ۱۲
س یعنی اے اللہ رحمت بہیج اونپر اور جزا دے اونکو ہماری طرفسی بہتر اوس سے کہ جزا دے تو نے کسی نبی کو اوسکی امت کیطرفسی ۱۲
ع یعنی ابتدائی مین ۱۲

گفتگو اور مقابلہ کرنے مین کج خلقی اور بدزبانی نکرنا تیسری شرط یہہ ہی کہ باوجود جدائی کی اونکی خیر خواہی و بلا
مین قصور نکرنا اور اونکی دشمنی کی بات موہنہہ سی نہ نکالنا علماء نی کہا ہی کہ ہجر جمیل اوسیکا نام ہی کہ جسمین
یہہ تینون باتین پائی جاوین اور اگر ایک بہی نہ پائی جاوی تو وہ ہجر جمیل نہین ہی اگرچہ دو باتین پائی
جاوین اور یہہ بات بہت دشوار ہی اور جسنی آپکی اخلاق کا حال کتابونمین دیکہا ہوگا اوسکو خوب معلوم
کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ کی منکرونسی حسن خلق اور خیر خواہی کیا کرتے تہے کسی بشر
طاقت نہین ہی کہ اوسطرح کرسکے اور یہی وجہ تہی اونکی ہدایت پانیکی کہ یقین کلی ہوا اونکو کہ یہہ
نفسانیت سے نہین کہتے ہین ہمکو بلکہ بسبب ہماری خیر خواہی سی موجب حکم الٰہی کی کہتی ہین سر مو بہیر
تفاوت نہین کرتی آخر کو لاچار ہو کر آپکی فرمانبرداری اختیار کی اور دل و جان سی آپکی خدمتگذاری پر مستعد
اور اگر شاید ای محمد تمہاری خیال مین آوی کہ ہم تو صبر کرینگے لیکن یہہ جو اونکو ہکا تی ہین قرآن
دین کو جہٹلا کر تو اسکا کیا علاج ہی سو حق تعالیٰ اس خیال کے جواب مین فرماتا ہی کہ اس امر مین بہی
دخل ندو ہمپر چہوڑ دو **وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا** اور چہوڑ مجکو ساتہہ جہٹلانیوالون
صاحب فراغت اور مہلت دی اونکو تہوڑسی **ف** اور چہوڑ دی مجکو اور جہٹلانیوالونکو
جو آرام مین ہین اور ڈہیل دی اونکو تہوڑسی **تفسیر** یعنی دین کی جہٹلانیوالی جو ناز و نعیم
مین پڑرہے ہین اور عبادت و شب بیداری چہوڑ رکہی ہی اونکو چہوڑ دے بددعا نکر اونکی لئے ہم ہلاک
مین سمجہہ لینگے اونسی جیسے ایک لوگ یہان ذکر اللہ اور ریاضت و مشقت کرکر وہان کی چین و آرام کی
ہورہے ہین ایسی ہی یعنی یہان چین و آرام کرکر مستحق وہانکی عذاب کی ہلین اور اونکی عذاب ہونے
بہی دنیا مین جلدی نکر بلکہ کچہہ مہلت دینی چاہیی کہ تا چین و آرام مین رہکر وہانکے عذاب کا استعداد
خوب سا پیدا کرین **عربی** **إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا** تحقیق
ہمارے ہین قیدین بہاری اور آگ دہکتی اور کہانا حلق مین اٹکتا اور عذاب درد دینی والا **ف**
ہماری پاس بیڑیان ہین اور آگ کا ڈہیر اور کہانا گلی مین اٹکتا اور دکہہ کی مار **تفسیر**
اور ہماری پاس تیار ہین بہاری زنجیرین جو اونکی پاؤنمین ڈالینگے عوض مین اسکی کہ دنیا کی علاقونمین
پہنس رہے تہے اونکو چہوڑتے نہین تہے اور اوسکے چین مین ایسی مشغول ہوگئے تہے کہ راتکو اوٹہہ کر
نماز مین کہڑے ہونیسے دل چراتے تہے اور آگ ہی دہکتی ہوی عوض مین اہل مجاہدہ اور اہل
ذکر کے شوق اور عشق کے سوزش کے جسطرح وہ دنیا مین اپنے تئین اس طپش مین جلاتے تہے اور اپنے
دل کو اس آگ کی گرمی سے اوٹہاتے تہے اور یہہ منکر مزے اور چین اوڑاتے تہے وہان وہ چین پاوینگے
اور یہہ منکر وہانکی آگ مین جلینگے اور ایسی ہی ریاضت یہان قرآن شریف کے پڑہنے مین اور ذکر
اللہ کرنے مین سبب مرشد کے گلے پر صدا اوٹہاتے ہین دنیا مین اور منکر چین و نازک مزاجی مین رہتے تہے
کہ اچہے مرغن کہانے کہاتے تہے اور شربت اچہے اچہے پیتے تہے اوسکے عوضمین وہ چین و آرام مین رہینگے اور
منکر ونکو کہانا گلوگیر زقوم ملیگا اور عذاب دکہہ دینے والا یعنی یہہ عذاب دوسری قسم کا ہی جسمین بہت

ہجر جمیل کا بیان

ف قولہ وذرنی

دکہہ ہے جیسے دوزخیوں کو ہونکی رسپٹ یہہ عوض مین اوس مشقت اور رنج کی جو مجاہدہ اور ذکر والی دنیا مین کہنچا کرتے ہتے جیسے پنجوقتہ جماعت مین جانا اور جمعہ مین اور ذکر کی حلقہ مین اور قرآن اور حدیث اور علم اور وعظ کی مجلسو نمین گہسنے پڑتے جانا اور لوگونکی اژدہام اور ہجوم کی صدمہ اوٹہانی سو اس راہ کی منکرونکو اونکے عوض مین وہان دیا جائیگا اور طعن اور تشنیع جو مجاہدونکی ساتہہ مخالفت اور منکر کیا کرتی ہتی اوسکی عوض مین دوزخ کی سانپ اور بچہوونکی ڈنک ہونگے اور وہان اس عذاب مین مبتلا کئی جائینگے بہلا اگر اونکو دنیا مین مہلت نہین ہم تاکہ طرح طرح کی چین اور آرام بہی بہر کے کرلین تو ایسے بہم اوس مشقت کہینچنے کے لیاقت اور استحقاق کہانسی پیدا کرین سو تمکو چاہیی کہ ہماری کارخانہ مین دخل ... رموز مملکت و ملک خسروان دانند گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش تمکو لازم ہی کہ بموجب حکم الٰہی کے اوسکی یاد مین اور قطع اور علائق مین اور سد ابواب خلائق مین دل و جان سے مشغول رہو یہان تمکو اتنا معلوم کرلیا چاہیی کہ ان منکرونکی گرفتار لیکا وقت اوسوقت ہوگا کہ جب دنیا مین کوئی اہل مجاہدہ اور ذکر سے باقی نرہیگا جیساکہ فرمایا یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ الخ ف عزیزی منقول ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے پڑہے یہہ آیت پس بیہوش ہوگئے اور حسن بصری سے منقول ہی کہ اونہون نے روزہ افطار کیا پہر لایا گیا اونکی آگی کہانا اور پڑہی گئی ایک سینے اونکے آگے یہی آیہ پس کہا اونہون اوٹہالو کہانا اور اسیطرح دوسری شب کہانا لایا گیا اور پڑہی گئی یہی آیہ پس کہا اوٹہالو پہر تیسری شب ایسا ہی ہوا پہر خبر دیے گیے ثابت بنانی اس بات کی پس وہ آئی کچھہ لوگ ساتہہ لیکر اونکے پاس پس وہ سمجہاتے رہے دیر تک جب اونہونے کچھہ ستو پیے ف مل ف يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ اوسدن کہ ہلیگی زمین اور پہاڑ اور ہونگے پہاڑ مانند ٹیلے ریت کے آپس سے پہٹے ہوے ف فتح جسدن کانپے زمین اور پہاڑ اور ہو جاوین پہاڑ ریت پہسلتی ف مو ف تفسیر جسدن کانپے گی زمین و پہاڑ اور ہو جاوینگے پہاڑ ریت کی تودیکی طرح پہسلتی گویا اونکے جوڑ دن اور جزو نمین پکڑ باقی نہین رہی اور جو قرب الٰہی کی راہ سے لوادر اوسکے شرطون وغیرہ سے فراغت پائی تو اب اس راہ کی منکرونکو خطاب برعتاب ہوتا ہی کہ یہہ مرد جو تمنی اپنے پیغمبر کو کی ہی تو یہہ مت سمجہنا کہ یہہ پیغمبر فقط قاصد ہے آیا پیغام پہنچا کر چلا گیا اسکی عرض معروض سنی نہ جاویگی یہہ نہ سمجہو بلکہ یہہ پیغمبر ایسا ذی شان ہی جیسی اگلی پیغمبر گذری بلکہ افضل اونسی اسکی عرض بہت قبول ہوگی اور جیسے اگلے پیغمبر ونکے منکرونپر عذاب ہوا ہی ویسا ہی تمپر ہوگا اور طرح طرح کی آفتین اور مصیبتین تمپر پڑینگے ف عزیزی اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ تحقیق ہمنی بہیجا طرف تمہاری ایک پیغمبر گواہی دینی والا تمپر جیساکہ بہیجا تہا ہمنے طرف فرعون کے ایک پیغمبر ف فتح ہمنے بہیجا تمہاطرف رسول بتانیوالا تمہارا جیسے بہیجا فرعون پاس رسول ف مو ف تفسیر طرف تمہارے اے اہل مکہ ایک پیغمبر یعنے محمد علیہ السلام گواہی دینیوالا کہ گواہی دیگا تمپر روز قیامت کے تمہارے کفر اور تکذیب کی طرف فرعون کے ایک پیغمبر یعنے موسے علیہ السلام ف مدہ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّ

فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ پس نافرمانی کی فرعون نے اوس پیغمبر کی پس پکڑ لیا ہمنے اوسکو پکڑنا
ف پھر کہا نا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہمنے اوسکو پکڑ وبال کی ف مو تفسیر
خاص موسے اور فرعون کا ذکر اسلیئے کیا کہ خبر اونکی اہل مکہ مین پہیلی ہوئی تہے اسلیئے کہ اہل مکہ ہمسایہ
تہے یہود کے ف مد ف پہر نافرمانی کی فرعون نے اپنے رسول کی پس پکڑ لیا ہمنے اوسکو دنیا ہی مین
ایسا پکڑنا جو بہت وبال کہتا تہا اسلیئے کہ اوسکو دریا مین مع اوسکے لشکر اور فوج وحشم کے غرق کیا ہمنے
اور اوسکے سلطنت اور ملک اور جواہرات اور مکانات اور باغات اور سواے اسکے جتنے اوسکے عیش وعشرت
کے سامان اور اسباب تہی سب یکدم مین اوسکے دشمنونکو حوالہ کر دیے ہمنے اب سوچو کہ فرعون اپنے
وقت مین کیا عظیم الشان تہا لیکن اپنے رسول کی نافرمانی سے ایسے وبال وعذاب مین گرفتار ہوا
تم تو اوسکے عشر عشیر بہی مرتبہ نہین رکہتے پہر کیون تم اپنے پیغمبر کو اسطرح رنجیدہ کرتے ہو اور اوسکے
حکم کو نہین مانتے اور اگر بالفرض اس پیغمبر کے کمال حلم کے سبب سے جو حضرت موسی علیہ السلام کی نسبت
زمین و آسمان کا فرق ہے اس دنیا کے عذاب سے بچ گئے اور اوسکی بددعا سے محفوظ رہے فکیف تتقون الخ
ف عزیزی ف فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ پس اگر کافر رہے تم کیونکر پناہ مین ہوگے اوس روز کہ
لڑکونکو بڈہا کر دے آسمان پہٹ گیا ہوگا اوسدن مین ہے وعدہ خدا کا البتہ کرنا ف فتح ف
پہر کیونکر بچوگے اگر منکر ہوگے اوسدن سے جو کر ڈالے لڑکونکو بوڑہا آسمان پہٹتا ہے اوسمین ہے اسکا
وعدہ ہونا ف مو ف تفسیر پہر کیونکر بچوگے عذاب سے اگر کافر ہی مرے تم حدیث بچے
گناہون سے پوچہہ پاچہہ اور تکرار ہوگی اس سبب سے کہ گنہگار ونسے کچہہ علاقہ رکہتے تہے اور بیلیا ہو
ولمومنین بہی وحشت بیٹہہ جائیگی یہانتلک کہ وہ دن کردیگا چہوٹے بچونکو بڈہا سفید بالکا یعنی مقدر
خوف کہائینگے کہ اونکے بال سفید ہوجائینگے اور اوسدن بچونکے بال سفید ہوجانیکی یہہ وجہ ہوگی کہ اپنے
ماں باپ بہائی بہنونکی گریہ وزاری اور بیقراری وگرفتاری دیکہہ کر رنج اور فکر اور غم کا اونپر
غلبہ ہوگا اور یہہ غلبہ اونکے دلمین روح بند ہوجانیکا سبب پڑیگا اور حرارت غریزی ضعیف العمل
ہوجائیگی اور خلطونمین خامی پیدا ہوگی اور بلغم غالب ہوکے مساموں کے راہ سے یعنی بال نکلنے کی جگہونسے
باہر نکل آویگا چنانچہ تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ ایک شخص کے بال نہایت کالے تہے رات تک صبح کو
جو اوٹہا تو دیکہا کہ نہایت سفید ہوگئے ہین اوس سے سبب اوسکا پوچہا تو اوسنے کہا کہ رات کو مینے قیامت
دیکہی اور دوزخ وجنت بہی دیکہین اور دیکہا کہ لوگ زنجیر ونمین بندہے ہوئے ہین دوزخ کو چلے جاتے ہین
پس اوسکے ہول سے میرا یہہ حال ہوگیا پس جب خوابمین دیکہنے سے یہہ حال ہوگیا
تو بیداری مین دیکہنے سے کیون نہو اور اگر کوئی کہے کہ بچے تو معصوم ہوتے ہین
اونکا یہہ حال کیون ہوگا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قیامت کو اوس مقام کی ہیبت سے
ایک وقت ایسا ہوگا کہ انبیا وگہٹنونکے بل گر پڑینگے تو جوان اور بڈہون

اور بچو نکا کیا پوچھنا ہے اور آیۃ مین مبالغہ ہے کہ جبتک بچے کہ بڑہاپیسے بعید ہونگے او نکا یہہ حال
ہوجاویگا تو اور بطریق اولے لایق اسحال کے ہونگے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرماویگا اللہ تعالی یعنے
روز قیامت کے اے آدم وہ عرض کرینگے لبیک سعدیک والخیر فی یدیک یعنی حاضر ہون اور بجا
آوری حکم مین مستعد ہون اور بہلائی تیری ہاتہو نمین ہے فرماویگا اللہ تعالی کہ بہانٹ ایک جماعت
دوزخ کے لیے آدم عرض کرینگے کہ کتنی ہے وہ جماعت یعنی گنتی اوسکی کیا ہے فرماویگا اللہ تعالی کہ ہزار
مین سے ننانوین نکال دوزخ کے لیے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس گفتگو کے وقت چہوٹے بڑے
ہوجاوینگے اور حاملہ عورتونکے حمل گر پڑینگے اور دیکہی تو لوگونکو نشے مین اور نہین ہونگے وہ نشے
مین ولیکن عذاب اللہ کا شدید ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اوسدن کے دراز ہونیسے کہ وہ
ایسا دراز ہوگا کہ لڑکے بڈہے ہوجاوینگے اوسمین اور وہ دن تمام نہین ہوگا بلکہ بڑہتا چلا جاویگا یہانتک
کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوسدن کا خوف تہوڑے
گناہ کے علاقہ سے غالب ہوگا یہانتک کہ گنہگارونکے مکان بہی ڈہا دیے جاوینگے اور جس مکان
اور جس زمین مین گناہ ہوا ہوگا وہ سب خراب ہوجاوینگے بلکہ السماء آسمان بہی باوجودیکہ
اوسمین کوئی گناہ نہین ہوا اور وہانکے رہنے والے بہی معصوم و پاک ہین لیکن چونکہ گنہگارونکی
رزق وہانسے اوترتے تہے اور ستارونکے روشنی اور آسمان کی گردش سے بہی گنہگارونکو فائدہ ہوتا تہا
اس سبب سے وہ بہی منقلب ہوگا بلکہ اسطرح کا برباد اور خراب ہوگا کہ آسمان آسمان نرہیگا تاکہ اوسکے
صفت مین تانیث کا لفظ یعنے منفطرۃ بولا جاوی یعنے جبکہ آسمان درہم برہم ہوگیا تو اوسکے حق مین
یون کہا جاوے کہ آسمان شیٔ منفطرہ ایک چیز ہے پہٹی ہوئی اوسدنکے صدمہ سے اسیواسطے
منفطرۃ نفرمایا باوجود اسکے کہ آسمان مونث ہے گویا یہہ اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ آسمان کو اوسوقت
آسمان نچاہیے کہنا جسطرح گہر کی چہت اور دیوارین گر پڑین تو اوسکو گہر نہین کہتے بلکہ کہنڈر اور پڑا ہوا
میدان کہتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ ایسا دہشتناک دن ہونا عقل کے نزدیک بعید ہے اور اگر
بالفرض ہووے بہی تو ہر ہونیوالی چیز سے کیون اتنا ڈرے مثل مشہور ہے کہ ع ما ترس از بلائے
کہ شب درمیان است ؛ یعنی اوس بلا سے نڈرے کہ جسکے درمیان مین رات ہے یعنے اتنے دیر مین
خدا جانے کیا ہو پہر ہم کس لیے اپنا چین و آرام اس وہمی خوف سے چہوڑین سو اسکے جواب مین ہم کہینگے
کہ یہہ تمہاری سمجہہ کی غلطی ہے اسلیے کہ جس بلا کا واقع ہونا ضعیف قرینے اور بودی نشانیون سے
عقل کے نزدیک ثابت ہوتا ہے یا اوس بلا کا عام ہونا اور سبکو شامل ہونا ہر شخص کو معلوم نہو تو
ایسے بلا سے نڈرنا اور اوسکی پروا نرکہنا اگر ہو تو چندان مضائقہ نہین ہے لیکن جس بلا کا واقع
ہونا ضروری اور یقینی ہو اور علی العموم سبکو شامل ہو تو ایسی بلا سے ڈرنا اور اوسکی بچاؤ کی تدبیر
کرنی ضرور چاہیے عقل ہرگز ایسی بات کو نچاہے گی کہ ایسی بلا سے نڈرے اور بے پروا ہوکے بیٹہہ رہے اور اوسکی
بچاؤ کے تدبیر نکیجی اور وہ قیامت کا دن ایسے قسم کا ہے اسلیے کہ کان وعدہ مفعولا ہے وعدہ اسکا ہو نیوالا اور اسمین نہوالا اسلیے کہ یہہ حق تعالی

کا وعدہ ہی اور اوسکے وعدہ مین خلاف ہونا محال ہے اور موافق وعدیکے ہر سختی اور مصیبت اوس وقت کی
عام ہی تو ہر شخص کو تدبیر اپنے بچاؤ کی کرنی ضرور ہے اب جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کی ابتدا سے یہانتک
جو سلوک الی اللہ کے ضروریات تہے اور جو اس راہ باصفا کے موانع تہے اونکے دفع کرنیکے طریقے وضح
دلیلون کیساتھ بیان فرمائے اور ظاہر مین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے طرف خطاب فرمایا تہا سو اب عام
ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ الخ ۞ **عزیزی روح** اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ
شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۞ تحقیق یہہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے راہ پکڑے طرف
پروردگار اپنے کے ۞ **فتح** یہہ تو سمجھوتی ہی پہر جو کوئی چاہے بنا رکہے اپنے رب کی طرف راہ
۞ **موضح تفسیر** یہہ یعنے آیتین متضمن وعید کی کہ وہ ان لدینا انکالا سے یہان تک ہین نصیحت
ہی لوگون کے لیے کہ چاہے بہلائی اپنے نفس کی لیے اور مستعد ہونا اپنے رب کی بندگی کے لیے کہا ہی کسی بزرگ نے
کہ قرآن نصیحت ہے متقیونکے لیے اور طریق ہے سالکونکے لیے اور نجات ہے ہالکین کے لیے اور بیان ہے
مستبصرین یعنے اہل یقین کے لیے اور شفا ہی متحیرونکے لیے اور امان ہے ڈرنیوالونکے لیے اور انس ہے مریدونکے لیے
اور نور ہے عارفونکے دلونکے لیے اور ہدایت ہے اوسکے لیے کہ ارادہ رکہے راہ چلنے کا طرف رب العالمین کے
پس جو کوئی چاہے یعنے مکلفین مین سے راہ پکڑے یعنے قرب حاصل کرے اوسکا ساتہہ ایمان اور
طاعت اور تقوے اور خوف کے ۞ **روح مدل** ۞ اِنَّ هٰذِهٖ الخ بیشک یہہ سورۃ
اور اس سورۃ کے مضمون حق تعالیٰ کے قرب کی راہ حاصل کرنیکے لیے یاد دہانی ہی ہر عاقل ذی روح
کے لیے کچہہ خاص پیغمبر ہی کے واسطے یہہ حکم نہین فَمَنْ شَآءَ الخ پس جو چاہے لے اپنے پروردگار کے
قرب کی سَبِيْلًا یعنی راہ کو ان راہون سے اپنے استعداد اور خواہش کے موافق یعنے اگر چاہے مجاہدہ
نفس اور ہمیشگی کے ذکر اور تبتل کی راہ کو اختیار کرے اور اگر چاہے اختلاط اور دعوت اور نصیحت او
رہنمائی اور صبر کے طریقہ کو اختیار کرے اور اس بیان کو تذکرہ یعنے یاد دلادینا اسلیے کہا ہے اگرچہ
یاد دلادینا اوس جگہہ پر کہتے ہین کہ کوئی چیز پہلے سے معلوم ہی لیکن اب بہول گئی کہ روح بدن سے
متعلق ہونیکے پہلے اوس عالم قدس مین رہتی ہی اور اوسکو اوس عالم مین تہوڑا سا قرب اللہ تعالیٰ سے
حاصل تہا دنیوی علاقون اور محتاجگی اور غذائی نجاستون اور جانورون کی سی عادتون سے
پاک صاف تہی سو اب جو بدن سے متعلق ہی اور ان چیزونکی قید مین گرفتار ہی تو اوس قرب کے
لذت کو بہول کے دنیوی معاش کی تدبیر مین پہس گئی ہے وہ قرب اور صفائی اوسکی یاد سے جاتے
رہی سو اوس سلوک کے طریقہ کو بیان فرماکے اوس اصلی حالت کو اسکو یاد دلاتے ہین اور اوسی
اصلی ٹہکانیکا اوسکو لالچ دلاکے مشتاق کرتے ہین چنانچہ کسی عارف باللہ نے کہا ہی ع میل
ہر عنصر بود سوئے مقر اصلیش ٭ جذبہ اصل است سر شورش مستانہ ام ٭ یعنے ہر عنصر کی خواہش
اپنی اصل کی طرف ہوتی ہے چنانچہ آگ کی خواہش اوپر کو اور خاک کی خواہش نیچیکو سو ہمارے شورش
مستانہ کا سبب یہی کشش ہے اپنی اصل کی طرف یعنے وہی قرب الٰہی کی طرف اونچی جگہہ پر جانا چاہیے

کہ اصل مین یہہ سورۃ اسی آیۃ پر تمام ہوئی ہتی چنانچہ مفسرون نے حضرت عائشہ صدیقہ اور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ اس سورۃ کے اول مین جو شب بیداری کی بالکل تاکید اور مجاہدی اور تہجد کے اوا کرنیکو بیان کیا ہی اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صحابے سلوک الی اللہ مین انتہا درجیکی کوشش کرنی شروع کی بلکہ اس قسم کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور ہمیشہ اسمین مشغول رہتے تہے یہان تک کہ بعضون نے تو رات کا سونا چہوڑ دیا تہا اس خوف سے کہ مبادا کہین زیادہ ہم سو جاوین اور اس مدت معین مین جو ہمپر مقرر ہوئی ہے یعنے آدہی رات یا اس کچہہ تہوڑے کم زیادہ مین خلل واقع ہو جاوے اور زیادہ سونے اور آگے پیچہے اوٹہنے کے سببسے اوس مدت کو پورا نکر سکین اور ہم تقصیر وار ٹہیرین چنانچہ اون لوگونکو بہت محنت و مشقت ہوئی آخر کو اونکے پانو سوجہہ گئے اور رنگ اونکے زرد ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی یہی حال تہا چنانچہ یہہ حکم اور اسی قسم کی محنت و مشقت پورے ایک سال تک رہی بعد ایکسال کے حق تعالی نے یہہ اگلے آیت اس سورۃ پر زیادہ کر کر نازل فرمائی سو اس آیۃ کے نزول کے سببسے مدت کی تعیین معاف ہوئی لیکن اصل تہجد کی نماز اور شب بیداری بغیر تعیین مدت کے اور بغیر تعیین گنتی رکعتون کے اور بغیر تعیین قراءۃ کی قدرت کے باقی رہی بلکہ سنت موکدہ ہوئی پہر اس آیت کے اوترنیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اور اور صحابہ کو حکم کرنا مختلف رہا جتنی جسکی قوۃ اور استعداد آپ دیکہتے تہے ویسا آپ حکم فرماتے تہے اور وقت کی کمی زیادتی دل کے لگنے پر موقوف رہی یعنے اگر دل زیادہ لگے تو زیادہ جاگے اور عبادۃ مین مشغول رہے اور اگر دل کو چین نہو تو تہوڑی پر اکتفا کرے اور اسمین کچہہ نقصان نہین ہی طور حضرت کا بہی رہا اللہم صل وسلم علیہ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے فرمایا تہا کہ تہجد کی نماز مین ایک ختم ہر مہینے مین کیا کرو تو ہر رات کو ایک سیپارہ کی قدر قراءۃ قران شریف کی ہوا کریگی اور بعضی روایتونمین ختم قرآن شریف کا چالیس راتمین بہی آیا ہے پہر عبد اللہ بن عمر رض نے اپنی قوۃ اور رغبت اس امر مین زیادہ بیان کی تو اپنے ایک ہفتہ اونکے لیے مقرر کیا یعنے ہر ہفتہ مین ایک ختم کیا کرو پہر اکثر صحابہ نے یہے اپنا اوہی معمول کر دیا تہا اور قرآن شریف کے سات حصے کر کر ہر رات کو مقرر کر لیے تہے کہ جمعہ کی رات کو تین سورتین اول قرآن کی اور شنبہ کی راتکو پانچ سورتین اور ایک شنبہ کی رات سات سورتین اور دو شنبہ کی راتکو نو سورتین اور سہ شنبہ کی راتکو گیارہ سورتین اور چہار شنبہ کی راتکو تیرہ سورتین اور پنجشنبہ کی راتکو سورہ ق سے آخر قرآن تک اور بعضے لوگ فمی بشوق کا ختم کرتے تہے یعنے پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک پہر وہانسے سورہ یونس تک پہر وہانسے سورہ بنی اسرائیل پہر وہانسے سورہ شعرا تک پہر وہانسے سورہ والصفت تک پہر وہانسے ق تک پہر وہانسے سورہ الناس تک اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے شب کو سورہ مائدہ ہی تمام کرتے تہی اور شنبہ کے شب کو سورہ ہود کے آخر تک اور یکشنبہ کے شب کو سورہ مریم کے آخر تک اور دو شنبہ کے شب کو سورہ قصص کے آخر تک اور سہ شنبہ کے شب کو سورہ صاد کے آخر تک اور چہار شنبہ کے شب کو سورہ رحمن کے

آخر تک دو پنجشنبہ کے شب کو قرآن شریف ختم کرتے ہین اور اس ختم کو آخراب کہتی ہین اور بعضے صحابہ
جیسے عبد اللہ ابن مسعود وغیرہ آیتونکا شمار کرتے تہے اور ہر راتکو ہزار آیتین پڑہتے تہے چنانچہ اس صورت میں
بہی ساتوین شب کو ختم ہوتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص تہجد کے نماز مین دس آیتین
دو رکعتوں مین پڑہتا ہے اوسکو غافلون مین نہین لکہتی اور جو شخص سو آیتین کئی رکعتوں مین پڑہے اوسکو
عابدون مین لکہتے ہین اور جو شخص ہزار آیتین پڑہے اوسکو عمدہ خزانہ دار ولمنے لکہتی ہین اور بعضے
روایتون مین آیا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کے پچاس آیتین تہجد مین پڑہتا ہی تو قیامت مین قرآن شریف
اوسکے ساتہہ مخاصمہ اور جہگڑا نکریگا اور نہین تو اوسے جہگڑیگا کہ تونے مجہکو ضایع کیا اور میری تلاوت
حق ادا نکیا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ جو شخص دو آیتین سورہ بقرہ کے آخر کے تہجد کے نماز مین
پڑہی تو اوسکو کافی ہین اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے صحاب سے فرمایا کہ کیا تمسے نہین ہوسکتا کہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر راتکو پڑہا کرو
صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر راتکو پڑہنا بہت مشکل ہی یہہ کسسے ہوسکتا ہے
پس آپنے فرمایا کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تو ہمین تہائی حصہ قرآن شریف کے برابر ہے
اگر اسکو تم پڑہا کرو تو تہائی حصہ قرآن شریف کا ثواب تمکو ملا کریگا اسلیے اکثر مشائخ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
کو تہجد کی نماز مین پڑہنے کی عادت ڈالی ہی اور اسکے کئی طور ہین پہلا طور یہہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے
بعد ہر رکعت مین تین مرتبہ اس سورۃ کو پڑہا کری دوسرا طور یہہ ہی کہ پہلے رکعت مین سورہ فاتحہ
کے بعد باران مرتبہ اسکو پڑہے پہر ہر رکعت مین ایک ایک مرتبہ کمتی کرتا جاوے یہان تک کہ آخر
رکعت مین کہ بارہوین ہوگی ایکمرتبہ پڑہنا ہوگا اور بعضے مشائخ ہر رکعت مین سورہ مزمل کو سورہ
اخلاص کے ساتہہ ملا کر پڑہا کرتے ہین اور حضرت خواجہ عزیزان رح سے کہ سر حلقہ خاندان نقشبندیہ کے
ہین یون منقول ہی کہ اپنے یارون اور مریدونسے تہجد کی نماز مین سورہ یٰسٓ پڑہنے کو فرماتے تہے
اور کہتے تہے کہ جب تین دل جمع ہوتے ہین تو مطلب جلدی حاصل ہوتا ہی ایکدل رات کا ہے
کہ آدہی رات کے بعد ہے اور دوسرا دل قرآن شریف کا کہ سورہ یٰسٓ ہے اور تیسرا دل ایماندار آدمی کا
کہ ایمان سے پر ہے حاصل کلام کا یہہ اس اخیر آیۃ کے نازل ہونیکے سبب نماز تہجد کے اندازہ کے
وقت مین اور اوسکے کیفیتون مین اور خصوصیتون مین بڑی وسعت ہوگئی اور حقیقت مین بہی یہہ
نماز بہتر اسی وسعت کے قابل ہے اسلیے کہ وہ وقت نیند کے غلبہ کا اور اسباب کے نہ پائے جانیکا
اور کمی زیادتی رات کی نہ معلوم ہونیکا وقت ہے اگر اسمین اتنے وسعت نہوتی تو اسکا ادا کرنا بہت
مشکل ہوتا چنانچہ باوجود اس وسعت کے بہی اس نماز کا ادا کرنا بہت دشوار ہے بدون توفیق
غیبی کے مداومت اس نماز پر ہو نہین سکتی اللّٰہم وفقنا بہ ۵ عزیزی ۵

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

۵ قولہ تعالی ادنی استعیر الادنی فاستعیر الادنی وہو الاقرب للاقل لان المسافۃ بین الشیئین اذا دنت قل ما بینہما من الاحیاز واذا بعدت [illegible]

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی کہ تو اوٹھتا ہی قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کو اور تہائی اوسکی اور بہی اوٹھتی ہی ایک جماعت اونمین سے کہ ہمراہ تیرے ہین اور خدا اندازہ کرتا ہی رات و دن کو جانتا ہے خدا کہ تم گہیر نہین سکتے قیام رات کے کرنیکو یعنے مداومت نہین کرسکتے پس ساتہہ رحمت کے پہرا تمپر پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سے جانا خدا نے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار اور اور کہ سفر کرتے ہین زمین مین طلب روزی کی کرتے ہین فضل خدا سے اور اور کہ لڑتے ہین راہ خدا مین پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سے اور قائم رکہو نماز کو اور دو زکوۃ اور قرض دو خدا کو قرض دینا نیک یعنے مال صرف کرو جہاد مین واسطے توقع ثواب آخرت کے دہلا علم اور جو کچہہ کہ آگے بہیجتے ہو اپنے لیے قسم عمل نیک سے اوسکو بہتر پاؤگے نزدیک خدا کے اور بزرگتر باعتبار مزدوری کے اور طلب بخشش کرو خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ آیۃ بعد ایکسال کے نازل ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اسی سورۃ کے ملا دی بسبب مناسبت کے اور اسیلیے ساتہہ سورۃ کے ہوئی مین نہین موافق ہے ۱۲ **فتح** تیرا رب جانتا ہی کہ تو اوٹہتا ہی نزدیک دو تہائی رات کے اور آدہی راتکو اور تہائی راتکو اور کتنی لوگ تیری ساتہہ اور اللہ ناپتا ہی راتکو اور دنکو اوسنے جانا کہ تم اوسکو پورا نہ کرسکوگے پہر تم پر معاف بہیجی سو پڑہو جتنا آسان ہو قرآن جانا کہ آگے ہونگے تم مین کتنی بیمار اور کتنی پہرتی ملک مین ڈہونڈتے اللہ کا فضل اور کتنی لڑتے اللہ کے راہ مین سو پڑہو جتنا آسان ہو اوسمین سے اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی رہو زکات اور قرض دو اللہ کو اچہی طرح قرض دینا اور جو آگے بہیجوگے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو پاؤگے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب مین زیادہ اور معافی مانگو اللہ سے بیشک اللہ بخشنی والا مہربان ہے ۱۲ **موضح تفسیر** واللہ یقدر اللیل الخ یعنے نہین قادر ہی اندازہ کرنے رات و دن پر اور نہین جانتا اندازے اونکے ساعتون کے مگر اللہ ہی وحدہ پہر جب قیام کیا صحابہ رضہ نے تو سوجہہ گیے قدم اونکے پس نازل ہوئی یہہ آیۃ علم ان لن تحصوہ یعنے جانا اللہ تعالی نے کہ نہین طاقت رکہنے کے تم قیام رات کا اون اندازون سابقہ پر بکر بشدۃ و مشقت اور اوسمین حرج ہی فتاب علیکم یعنے پس تخفیف کی تمپر اور ساقط کیا تمسے فرض قیام رات کا فاقرءوا پس پڑہو نماز مین اور امر وجوب کے لیے ہے یا غیر نماز مین اس صورت مین امر استحباب کے لیے ہوگا ما تیسر جو آسان ہو تمپر من القرآن قرآن سے روایت کیا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ابی ہریرہ سے کہ اونہون نے کہا جسنے پڑہین سو آیتین راتمین نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنے پڑہین دو سو آیتین

لہ یعنی تعظیم سبب موافقت بسبب ... علی تقدیر ... الدال علی انہ مختص بالتقدیر ۱۲

راتین نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنے پڑہین دو آیتین لکہا گیا قانتین سے یعنے عابد ونمین اور بعض
کہا کہ مراد قرآن سے صلوۃ ہی اسلیے کہ قراۃ بعض ارکان نماز سے ہے یعنے پس نماز پڑہو جسقدر کہ آسان ہو تمپر
اور نہ دشوار ہو اور یہہ ناسخ ہے اول کی پہر منسوخ ہوئی یہہ ساتہہ پانچون نمازونکی یعنے واجب یہہ ہے
نہ ہے پہر بیان کی حکمت نسخ کی کہ وہ دشوار ہونا قیام کا ہی بیمار دن اور مسافرون اور مجاہدونپر
پس فرمایا عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی یعنے جانا خدانے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار پس دشوار ہو
اونپر قیام رات کا اور فضل خدا سے مراد ہے رزق اوسکا ساتہہ تجارت کی یا طلب علم اور اور کہ
لڑتے ہین الخ برابری کی گئی درمیان مجاہد اور مکتسب یعنے تاجر کے اسلیے کہ کسب حلال بہی جہاد ہے
کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ جو شخص لایا کوئی چیز طرف ایک شہر کے مسلمانونکے شہرونمین سے
درحالیکہ صابر ہے اور طالب ثواب پہر بیچا اوسکو اوسدن کے نرخ پر ہوگا نزدیک اللہ کے شہدا سے
اور فاقرأوا ماتیسر منہ کو مکرر لائے واسطے شدت احتیاط اونکیلے اور قائم رکہو نماز کو یعنے نماز فرض کو
اور قرض دو الخ یعنے عمل نیک کرو فرض ونوافل اور قرض کے معنے ہین قطع کے جو کہ قرض دینے والا
قطع کرتا ہے ایکقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو کسیکو اسلیے اوسکو قرض کہتے ہین اور
ایسیہی تصدق دینے والا قطع کرتا ہے اوسقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالٰی
کے لیے اور قرض کو جو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کی کہ فرمایا قرض دو اللہ کو اسلیے کہ نہ احسان
ہے تصدق دینے والا فقیر پر تصدق دینے مین اور یہہ اسلیے کہ فقیر مددگار ہوتا ہے اوسکا اس
قربت یعنے طاعت مین پس نہین ہوگا فقیر پر احسان بلکہ احسان فقیر کا اوسپر ہے اور قرض حسن سے
حلال یا اخلاص مراد ہے اور اوسکو بہتر پاؤگے یعنے ثواب اوسکا اوس چیز سے کہ پیچہے چہوڑ جاتے
اور طلب بخشش کی کرو اللہ سے برائیون سے اور تقصیر سے نیکیونمین بخشنے والا ہے کہ پردہ پوشی
کرتا ہے گنہگارونکی مہربان ہے کہ تخفیف کرتا ہے مشقت والونپر فصل ۵ اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ الخ
بیشک پروردگار تیرا جانتا ہے تہجد کی نماز مین تم کہڑے رہتے ہو کبہے دو تہائی کے قریب اور کبہی
آدہی رات اور کبہی تہائی رات سو تم ہماری حکم کے فرمانبرداری کرتے ہو اور جو ہمنے کہا ہے
اوسکو بجا لاتے ہو اور قلیلًا کے لفظ کا مطلب جو ہمنے ارشاد کیا تہا کہ انقص منہ قلیلا او زد علیہ اوسکو تم
خوف سمجہے کہ نقصان اور قلت کی حد کو جتنے حصہ تک پہنچایا اور یہی اس لفظ سے ہماری مراد تہی
وَطَآئِفَۃٌ الخ اور اسیطرح کہڑے رہتے ہین ایک گروہ اون لوگونمین سے جو تمہارے ساتہہ اور تمہاری
رفاقت مین سلوک الی اللہ پر مستعد ہین اور اس اندازے مقرریکو تحقیق معلوم کر لینا تم سے
اور تمہارے پیرو لوگونسے ہرگز ممکن نہین ہے اسلیے کہ زیادتی اور نقصان رات کا تمہارے
ہاتہہ اور اختیار مین نہین ہے وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ اور اللہ تعالٰی وہ ہے جو اندازہ کرتا ہی اور
مقدار بخشتا ہے رات و دن کو چنانچہ چہہ مہینے تک ہر روز رات کم ہوتی جاتی ہی اور دن مین زیادتی
ہوتی جاتی ہی اور پہر چہہ مہینے تک دن سے گہٹتی ہوتی جاتی ہی اور راتین زیادتی سو کوئی رات سال مین

ــــــــــــــــ

سلہ قولہ ان اسم ان مخففۃ من الثقیلۃ واللیت یدل علی تخفیفہا وحذف اسمہا وقولہ یضربون یسافرون و یبتغون حال من ضمیر یضربون ۱۲ م

سلہ وعنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ... [illegible]

سلہ ... [illegible]

دوسری رات کے بالکل برابر نہین ہوتی ہی پہر جب ایک رات پوری دوسری پوری رات سے برابر نہوئی
تو اوسکا نصف بہی دوسریکے نصف سے برابر نہوگا پہر اسی پر ایک تہائی اور دو تہائی اور چہٹی حصہ کو بہی
خیال کر لو کہ وہ بہی برابر ایک دوسریسے نہوگا اسلیے کہ ہر چیز کے متفرق جز بہی زیادتی اور کمی مین
اوسی چیز کے تابع ہوتے ہین پہر تمکو سال بہر ہر رات کا نصف پہچاننے مین بہت محنت مشقت ہوگی
پہر گہڑی اور گہڑیال اور علم ہیئت کے سیکہنے کے اور ستارون حرکتونکے حساب کرنیکے محتاج ہوگے اور اس
کام مین مشغول ہونے کے سبب ملت حنیفیہ سے دور ہو جاؤگے اسلیے کہ امی ہونا اس امت کے لوازم
سے ہے اور صابئین اور ہنود اور یونانیون اور اور کافر دنکی گروہونکی طرح تقویمونکے نکالنے اور جنتری کے
لکہنے مین تمہاری ہمت بہی مشغول ہو جائیگی اور یہہ بات بڑی دو فساد و نکا سبب پڑیگی پہلا فساد تو
کہ مقصد کو چہوڑ کر وسیلہ مین مشغول ہونا ہے اور اسی امر نے ایک عالم کو خراب کر رکہا ہے چنانچہ علم نحو
اور صرف اور منطق و معانی اور کلام و اصول مین سقدر توغل کرتے ہین کہ اصل مقصد سے محروم
رہتے ہین پہر تبتل اور ریاضت اور رفع حجاب تو النے مسافتون اور منزلون دور رہتے ہین دوسرا فساد
یہہ ہی کہ یہہ شغل رفتہ رفتہ انکو اسپر لاویگا کہ ستارونکی حرکات وغیرہ مین سوچا کرینگے پہر ستارونکی
تاثیر کا اعتقاد ہو یگا اور اونکے سعد و نحس کے معتقد ہو جاینگے آخر کو شرک کی سرحد کو پہنچین گے پہر
بہی انکو ہر دن رات کی زیادتی اور نقصان کا علم تحقیقی ہرگز حاصل نہوگا اسلیے کہ حق تعالے کے
ازل ہے مین عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ جان لیا کہ تم کوئی اس مقدار معین کو گن نسکوگے اسمین پیغمبر ہون
خواہ امت اونکی تو شب بیداری کیواسطے مدت معین کی تمکو تکلیف دینی تکلیف مالا یطاق ہے
یعنے تمہارے اختیار سے یہہ بات باہر ہے اسلیے مدت مین وسعت رکہی اور معین نکی اسلیے فرماتا ہے
حق تعالی کہ تمہاری عاجزی اور نادانی ہمنے دریافت کر کے تمپر رحم کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ پہر سہولت
و آسانی کی تمپر اور شب بیداری اور تہجد گذاری اور قرآن خوانی کی مدت کی تعین کو تمسے بالکل معاف
کر دیا اور لغت مین توبہ کے معنے رجوع کرنیکے ہین عارضی حالت سے اصلے حالت کی طرف اور یہہ
لفظ جب بندونکے حق مین بولا جاتا ہے تو گناہ سے بندگی کی طرف رجوع کرنا اس سے سمجہا جاتا ہے چنانچہ
اس جگہہ بہی یہی مراد ہے اور جب سہولت و آسانی تمسے مقصود ہوئی تو فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ پہر پڑہو جو آسان ہو تمپر قرآن سے انکو جاگ کر تہجد کی نماز مین اور کم سے کم دو
آیتین دو رکعت مین پڑہنی چاہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رکعتان فی جوف اللیل
خیر من الدنیا وما فیہا اور بہت بہتر اور اعلے طور یہہ ہے کہ ساتوان حصہ قرآن شریف کا تیرہ
پڑہے اگر دن رات باقی ہو نہین تو بارہ رکعتون مین پڑہے اور بعضون نے تیسرا حصہ یعنے دس سیپارے
تک رات کو پڑہنے جائز رکہے ہین اس سے زیادہ بہتر نہین ہے اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنے قرآن شریف کو تین دن سے کم مین ختم کیا تو وہ بڑا کم فہم و نادان ہے اسلیے کہ قرآن سے مقصود
ہے کہ تدبر و تفکر اوسکے معنون مین کرے اور تین دن سے کم مین اکثر لوگونکو یہہ بات حاصل نہین ہوتی

سوای اسکے ترتیل وتجوید تو ہوتی ہی نہین پس قرآن قرآن نہین رہتا ہی اور اگر تمہارے دلونمین اے کامل الایمان
والون یہہ گذرے کہ البتہ شب بیداری کے واسطے مدت کی تعین تو باعث مشقت تہی لیکن مدت کی تعین
قرآن شریف کی قرات کی قدر تو ہمارے لیے بہت مناسب تہی اور اسمین کوئی مفسدہ بہی نہتا پہر
مدت کی تعین کو بالکل کیون موقوف کردیا یعنے مثلا یون ارشاد ہوتا کہ مثلا پانچ سیپارے یا چار سیپارے
یا ہزار آیتین یا پانسو آیتین یا چار چار رکوع ہر رکعت مین پڑہا کرو تو اس خیال کا جواب حقتعالے
دیتا ہے کہ ازل الازال حق تعالے نے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جان لیا ہے کہ البتہ
ہونگے تم مین سے بیمار اور بیماریان مختلف ہوتی ہین چنانچہ بعضی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین ایک
آیۃ پڑہنے کی طاقت نہین ہوتی ایک سیپارہ یا ایک سورۃ کب پڑہی جاتی ہے وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
فِي الْاَرْضِ اور کتنے اور ہونگے جو پہرینگے زمین مین اور بڑے دور و دراز سفر کرینگے لیکن وہ سفر
ایسے نہین ہین جو ممنوع وحرام کردیے جاوین اسلیے کہ اون سفرونمین يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
طلب کرتے اور ڈہونڈتے ہونگے فضل خدا جل شانہ کا یا ظاہری فضل جیسے رزق کی تلاش اور
نوکری اور تجارت وغیرہ یا باطنی فضل جیسے طالبعلمی اور حج اور عمرہ اور صلحا اور اولیا کی زیارت
تاکہ انکی صحبت سے دل کو روشنی حاصل ہووے اور یہہ امر ظاہر ہے کہ سفر مین ماندگی غالب ہوتی ہے
اور آدمی تہک جاتا ہے ایک ایک گہڑی کہڑا ہونا اور ایکسورہ پڑہنی بہی دشوار ہوتی ہے پہر سو آیتین اور ہزار
آیتین کسسے پڑہی جاتی ہین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ الخ اور کتنے اور ہونگے کہ جہاد کرینگے اللہ تعالے
کی راہ مین دین کے دشمنون سے سو ان لوگونکو اگر تعداد قرآن پڑہنے کی تکلیف دین تو قتال وجہاد
سے باز رہین اور یہہ تینون عذر جو مذکور ہوے ہین اعتبار کے قابل ہین اسلیے کہ بیمار ہونا اپنے
اختیار مین نہین ہے حق تعالی کے ارادے سے متعلق ہے اور روزی کی طلب زندگی اور بدنکے
قیام کے لیے اور علم کے طلب دین کے کامل کرنیکے لیے آدمے کو ضروریات سے ہین اور جہاد کرنا بہی
عقیدون اور عملونکے اصلاح کے لیے اور بہائی مسلمانونکے بچاؤ اور بہلائی کے لیے ضرور ہے اور
چونکہ تم مین سے بعضونکو یہہ عذر درپیش ہونا ضروری ہے اسلیے قرآن شریف کے ورد مقرر
کرنیکے علی العموم تکلیف دینی مناسب ہوئی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ سو پڑہو جتنا تمپر آسان ہو قرآن سے
بدون تعین قرات کے جسطرح پہلی تخفیف مین قرات کی مدت کی تعین کو موقوف کیا تہا ہمنے اور
اگر اس شب بیداری اور تہجد گذاری کی مدت کی تعین موقوف ہوجانے مین تمکو خوف اسبات کا
ہو کہ ایسا نہو ہماری ریاضت ومجاہدہ مین قصور وفتور واقع ہو اسلیے کہ آدمی کا نفس بدون دریافت
کیے عمل کے مدت کے کسی کام مین مقید نہین ہوتا ہے تو یہہ خوف مت کرو اور خوف سوچو کہ حق تعالے
نے جو چیزین معین کرکے تمپر فرض کردی ہین وہ بہت ہین اونہین کے ادا کرنے مین جہان تک
ہوسکے کوشش وسعی کرو وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکہو نماز کو جو پانچ وقت گنتی کی رکعتین
تمپر فرض ہین اور نماز کا قایم کرنا بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ اقامت کے معنے راست کرنیکے ہین اور نماز

رہت اوسوقت ہوتی ہے کہ اوسمین کچھ خلل نہواسکے دل اور زبان اورعضاء کے عمل مین پہر خواہ وہ عمل سنت ہو یا مستحب ہو یا فرض ہو وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دیتے رہو زکوۃ کو جو سال گذرنیکے بعد ایک اندازہ تمہارے مال مین مقرر کردیا ہے اور زکوۃ کا ادا کرہی بہت بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ مال کے محبت کو دور کرنا نفس پر بڑا شاق ہے اور اس سے بہی ایک بڑا مجاہدہ جو نفس پر بہت دشوار ہے وہ ہم تمکو بتلاتی ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو حقتعالی کو اچہی طرح کا قرض دینا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کے محتاج بندونکو قرض حسنہ دو اور سود و فائدہ اونسے مت لو اور مانگنی کیوقت سختی و تنگ طلبی مت کرو اور اگر اونسے سب ادا نہو سکے اور کچہہ کم دیوین یا وعدے سے دیر ہوجاوے تو ان سب باتونکو اونسے قبول کرو اور بار بار قرضدار پر منت و احسان مت رکھو یہی وہ قرض ہے جسکے حقمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے معراج کی راتمین بہشت کے دروازہ پر لکہا ہوا دیکہا کہ جو خدا کی راہ مین ایکدرم خرچ کرے اوسکے لیے ثواب دس درم کا لکہا جاتا ہے اور جو کسیکو اللہ کے واسطے ایکدرم قرض حسنہ دے اوسکے لیے ثواب اٹہارہ درم کا لکہا جاتا ہے آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے اونہونے کہا کہ جو شخص خدا کی راہ پر دیتا ہے تو کبہی اسکا دینا محتاج کو پہنچتا ہے اور کبہی غیر محتاج کو اور آدمی قرض نہین مانگتا ہے مگر محتاج ہے ہوکر اسلیے قرض دینے کا ثواب زیادہ ہوا صدقہ دینے سے وَمَا تُقَدِّمُوا الخ اور جو آگے بہیجو گے اپنی ذات کے نفع کے لیے تاکہ عاقبت کا ذخیرہ ہو بہلائی ایسے کسے جنس کی ہو خواہ نفل نماز ہو یا نفل روزہ اور خواہ نفل صدقہ ہو اور خواہ شب بیداری ہو اور یاکوئی اور عبادۃ بدنی یا مالی ہو تَجِدُوْہُ البتہ پاؤگے اوسکے اجر کو اللہ تعالے کے پاس ھُوَ خَیْرًا وہ اجر بہتر ہوگا تمہاری ان نیکیون سے جنکو تمنے دنیا مین کیا ہوگا اسلیے کہ وہ اجر قرب الہی کا مزا تمکو چکہاویگا وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بہت بڑا ہوگا از روی ثواب کے آخرتمین کمیت مین بہی اور کیفیت مین بہی اور بقا اور عدم فنا مین بہی سو تمہارے لیے نفل عبادتمین بڑی گنجائش ہے نفس کے مجاہدہ اور مشقت کے لیے اور اگر باوجود ان سب باتونکے پہر بہے تمکو گناہونکا خوف و دہشت ہووے تو اوسکا علاج بہی ہم تمکو بتلائے دیتے ہین کہ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اور بخشش طلب کرو اللہ تعالے سے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بے شک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے تمہاری تقصیرونکو بندگیونکے ضمن مین بخش دیگا اور اون عبادتونکے ثوابکو کامل و پورا کرکے تمکو عنایت کریگا اور گناہونکی تاریکیونکو تمسے بالکل دور کردیگا پس اتنا سمجہہ لینا چاہیے کہ استغفا تنقیہ دائمی کے قائم مقام ہے یعنے جیسے تنقیہ بدنکی صحت اور مرض سے بچاؤ کے لیے اکسیر اعظم ہے کہ جو ہمیشہ تنقیہ کیے جاوے اوسکو ریاضت و ورزش کی بدن کی تندرستی کے لیے کچہہ احتیاج نہین خود بخود بدن تندرست رہیگا ایسیہی جو شخص استغفا کی مداومت کریگا وہ گناہونکی آلائش سے ہمیشہ پاک و صاف رہیگا عٰ عزیز ۵ فَاقْرَءُوْا الخ یعنے پس نماز تہجد پڑہو جسقدر آسان ہو تمپر غیر مقرر بتہائی رات وغیرہ پر اگرچہ برابر دو دو دو مہینے برس کے ہو بس یہہ چار رکعتین ہونگی اور کبہی دو رکعتین نماز کو قرا

ثواب قرض حسنہ کا اٹھارہ گونہ ہونا

صدقہ سے قرض کا ثواب زیادہ ہونیکا سبب

کہا مجاز ایس ظاہر ہوا کہ تہجد تہی واجب پہلے اوپر تخییر مذکور کے پس دشوار ہوا صحابہ پر قیام مذکور کا پہر نسخ ہوا وہ اس آیة سے پہر نسخ ہوا نفس وجوب جو سمجہا جاتا ہے اس آیة سے ساتہہ پانچ نمازونکے اور اسمین تفصیل ہی نماز رات کو تمام نفل پر اسلیے کہ جو نفل ایکوقت مین فرض ہوتا ہے پہر نسخ ہو جاتا ہے تو وہ افضل ہوتا ہے اوس نفل سے کہ فرض نہین تہا کبہی جیسیکہ کہا ہے علمانے کہ روزہ عاشورا کا افضل ہے بسبب فرض ہونے اوسکے پہلے فرض ہونے رمضان کے اور حدیث مین آیا ہے لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ مَا تَيَسَّرَ فَاِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ النَّوْمُ فَلْيَرْقُدْ اور آنحضرت سے منقول ہے کہ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَابُ الصّٰلِحِيْنَ قَبْلَكُمْ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیام رات کا فرض نہین تہا اگلے انبیاء پر اور اونکی امتون پر بلکہ علامت اونکے صلاح کی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ اور کمترین استحباب کا قیام شب مین چہٹا حصہ رات کا ہے خواہ ایک دفعہ مین ہو یا کچہہ قیام کرے پہر سو رہے پہر دوبارہ اوٹہے اسلیے کہ آنحضرت نہین قیام کرتے تہے ساری رات صبح تک کبہی بلکہ کچہہ سو بہی رہتے تہے اور نہ سوتے رہتے ساری رات کبہی بلکہ قیام بہی کرتے تہے اور جس ورد کے ساتہہ شب بیداری کرے داخل ہوگا اہل اللیل مین یعنے شب بیدارونمین اور اسکے لیے اونکے ساتہہ حصہ ہوگا اور جو شب بیدار رہا اکثر رات یا آدہی رات لکہا جائیگا اوسکے لیے قیام ساری رات کا کذا فی قوت القلوب اور بعضون نے کہا کہ مراد اس آیة مین قراءة قرآن کے ہے پس ہونگے معنے آیة کے حقیقت پر پس معنے یہہ ہونگے کہ اگر دشوار ہی تمپر قیام تو رخصت دی گئی اوسکے ترک مین فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑہو جسقدر آسان ہو قرآن سے بغیر مقرر کرنیکے نماز مین پس وہ دشوار نہین ہوگا اور پہنچوگے اوسکے پڑہنے سے خارج نماز مین ثواب قیام کو پس اس صورت مین استحباب کے لیے ہوگا اور حدیث مین ہے کہ جسنے پڑہین رات کو سو آیتین نہین جہگڑیگا اوس سے قرآن اور یہہ بہی منقول ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ یعنے جو کوئی پڑہے دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی یعنے آمن الرسول سے اخیر تک تو کافی ہونگی اوسکو قیام رات سے یا محافظت کرینگی اوسکے ہر برائی سے اور یہہ بہی منقول ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہہ کہ پڑہے ایک رات مین تہائی قرآن کا صحابہ نے کہ کیونکر پڑہے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور اسی سبب کہا علمانے کہ پڑہنا سورہ اخلاص کا تین بار قائم مقام ایک ختم کے ہے اور دونماز زیادہ آیتونکی افضل ہی بسبب کثرت حروف کے اور مرضیٰ جمع مریض کی ہی اور مرض نکلنا ہی اعتدال سے اور اسمین اشارہ ہی طرف بیماری قلوب کے ہی کہ جنکے دل بیمار ہین بسبب محبت دنیا اور شہوات دنیا کے اونپر نہین ظاہر ہوتے ہین اسرار قرآن کے در حقیقت اوسکی چنانچہ شیخ سنائی کہتے ہین ف عجب نبود کہ از قرآن نصیبت نیست جز حرفی + کہ از خورشید جز گرمی نیابد چشم نابینا ۔ عروس حضرت قرآن نقاب آنگہ براندازد

ف یعنی آدہی سے یا کم یا زیادہ ۱۲ ع یعنی چاہیے کہ نماز پڑہے ایک ٹہہر اور انکو اوس قدر کہ بشاش ہو پہر جب غالب ہو اوسپر نیند پس سو رہے ۱۲ س یعنی بلا شبہ اللہ دشمن رکہتا ہے ہر سخت کو و سخت دل متکبر کو چلا چلا کے بولنیوالے کو بازارون مین مردار کو رات مین گدہے کو دن مین

کہ دار الملک یہان رامجر دیا بداز غو نما * اور لفظ و اخرون عطف ہی لفظ مرضی پر اور یضربون فی الارض صفت ہے آخرون کی یعنے سفر کرتے ہین زمین مین تجارة کے لیئے اور طلب علم کے لیے کہ وہ فضل کسب ہو اور کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ حاضر ہونا مجلس علم مین فضل ہے ہزار رکعت نماز سے اور فضل ہے ہزار جنازونپر حاضر ہونیسے اور عیادة ہزار مریض کیسے کسینے کہا کہ قرآن پڑہنیسے بہی فضل ہے مجلس علم مین حاضر ہونا کہا ابو ذر نے کہ کیا نفع دیتا ہی پڑہنا قرآن کا بغیر علم کے یعنے نہین نفع دیتا ہی اور سبیل اللہ سے وہ چیز مراد ہے کہ باعث اجر کے ہو مانند جہاد وغیرہ کے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر دشوار ہوا قیام رات کا اصحاب رضی اللہ عنہم پر حال آنکہ دشوار نہوا اکثر تابعین پر یہان تک کہ قیام کرتے تہے طلوع فجر تک اونمین سے امام ابو حنیفہ ہین اور سعید بن المسیب اور فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی اور مالک بن دینار اور علی بن بکار وغیرہم یہانتک کہ کہا علی بن بکار شامی نے کہ مدت چالیس برس سے نہین غمگین کیا مجکو کسی چیز نے مگر طلوع فجر نکلنے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دشواری نہین تہی اونپر قیام رات مین بلکہ ہیچ محافظت قدر مفروض کے تہے علاوہ یہہ کہ بعید نہین ہے کہ دشوار ہوا اونپر پہلے مقرر ہونے قدر مفروض کے پہر بعد مقرر ہونیکے تو یہہ حال تہا بعضو نکا کہ ختم کرتے تہے قرآن ایک رکعت مین مانند عثمان اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کے اور مراد قرض حسن سے خرچ کرنا بہلائیونکی راہ مین ہے کہ جو فرض نہین ہیں بس وہ مانند قرض کے ہے کہ نہین خلاف ہونیکا اوسکے ثواب ملنے مین اور اسمین رغبت دلانی ہے نفل خیرات پر جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوةِ علی احسن وجہ اور دینا اونکا ان صدقہ کا ہے ساتہہ نیت خیر اور صفائی قلب کے پاکیزہ مال مین سے کہ جسمین نفع بہت ہو فقراء کو اور ویسے بڑے محتاج صلحاء کو اور بعضون نے کہا کہ مراد قرض حسن سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہی اور خرچ کرنا فی سبیل اللہ جیسا کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا مراد ہے اس سے خرچ کرنا اہل و عیال پر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے مَا اَطْعَمَ الْمُسْلِمُ نَفْسَهٗ وَاَهْلَ بَیْتِهٖ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ یعنی جو کچہہ کہ کہلاتا مسلمان اپنے نفس کو اور اپنے گہر والونکو بس وہ اوسکے لیے صدقہ ہے یعنے ثواب دیا جاتا ہے اوسپر بسبب نیک نیتی اپنی ... وَمَا تُقَدِّمُوْا ... یعنی اور جو آگے بہیجتے ہو اپنے نفس کے لیے خیر کوئی سے خیر ہو خواہ وہ مذکور ہوئی ہو اور یا نہ مذکور ہوئی ہو پاؤگے ثواب اوسکا بہتر اپنے لیے متاع دنیا سے اور عظیم از روی اجر کے اسلیئے کہ اللہ تعالٰی دیگا مومن کو ثواب بلا حساب اور حدیث مین آیا ہے کہ اِعْلَمُوْا اَنَّ کُلَّ امْرِءٍ عَلٰی مَا قَدَّمَ قَادِمٌ وَعَلٰی مَا خَلَّفَ نَادِمٌ اور فرمایا علیہ السلام نے کہ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَاتَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا خَلَّفَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ مَا قَدَّمَ اور گذرے عمر رضی اللہ عنہ بقیع غرقد پر کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پہر کہا کہ السلام علیکم اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَخْبَارُ مَا عِنْدَنَا اَنَّ نِسَآءَکُمْ قَدْ تَزَوَّجْنَ وَدُوْرَکُمْ قَدْ سُکِنَتْ وَاَمْوَالَکُمْ قَدْ قُسِمَتْ پس جواب دیا حضرت عمر کو ہاتف غیبی نے یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَخْبَارُ مَا عِنْدَنَا اَنَّ مَا قَدَّمْنَاهُ وَجَدْنَاهُ وَمَا اَنْفَقْنَاهُ فَقَدْ رَبِحْنَاهُ وَمَا خَلَّفْنَاهُ فَقَدْ خَسِرْنَاهُ

فَقَدِّمْ لِنَفْسِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ صَالِحًا وَاعْمَلْ فَلَیْسَ اِلَی الْخُلُوْدِ سَبِیْلٌ اور منقول ہی عمر رضی اللہ عنہ سے

کہ اونہون نے بنایا حبش یعنے حریرہ پس آیا اونکی پاس ایک مسکین پس دیدیا اوسکو وہ پس کہا کسینے کہ کیا جانتا ہے یہہ مسکین کہ کیا ہے یہہ پس عمر رضہ نے کہا کہ رب المسکین تو جانتا ہے پس گویا کہ کہا اونہون نے وَمَا تُقَدِّمُوا الخ ۵ تو نیکی کن تا بہ اندازے شاہ ✿ اگر ماہی نداند داند اللہ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ یعنے مانگو اللہ سے مغفرۃ اپنے گناہونکے لیے تمام اوقات واحوال اپنے مین اسلیے کہ انسان کم خالی ہوتا ہے تقصیر سے اور اگلے بزرگ نماز پڑہتے تہے طلوع فجر تلک پہر بیٹہتے تہے استغفار کے لیے نماز صبح تلک اور مستحب ہے استغفار ساتہہ اسماء قرآنی کے مثلا کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا ہے کہ بخشتا ہے سوائے شرک کے سب گناہ رَحِيْمٌ مہربان ہے کہ بدل دیتا ہے برائیان بہلائیون سے پہر اگر ہے استغفار ساتہہ عجز وانکسار کے تو وہ صحیح ہے اور اگر ہے وہ ساتہہ توبہ کے تو وہ کامل ہے اور اگر وہ خالی ہے ان دونون چیزونسے تو وہ باطل ہے اور جو کوئی لکہے سید الاستغفار پہر دہوکر پلاوے اوسکے حلق مین کہ جسپر دشوار ہوجان نکلنی یعنی سکرات موت تو اوسکے زبان بہی جاری ہوگی یعنے ساتہہ کلمے کے اور آسان ہوگا اوسپر نکلنا جان کا بارہا یہہ عمل تجربہ مین آیا ہی اور سید الاستغفار یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۵ روح ۵

سورۃ المدثر

یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد مزمل کے اسمین چپن آیتین اور دوسو چپن کلمی اور ایک ہزار بتالیس حرف ہین اور دو رکوع اور اس سورت کا اول ابتداء نبوت مین اور قرآن شریف کے نزول کے شروع مین نازل ہوا ہے کہتے ہین کہ سورہ اقرا کی اول آیتون کے بعد اسی سورت کی اول آیتین نازل ہوئی ہین اور بعضونکے نزدیک سورہ نون والقلم اس سورت پر مقدم ہے نزول مین اور اس سورت کے اوترنیکا سبب یہہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ اقرا کے نازل ہونے کے بعد کمال اشتیاق قرآن شریف کے نازل ہونے کا پیدا ہوا لیکن باوجود کمال اشتیاق کے ایک مدت گذری کہ وحی نہ آئی اور اس مدت کو فترۃ الوحی کے مدت کہتے ہین اور وحی کے نہ آنے کی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج اور الم رہتا تہا چنانچہ کئی مرتبے آپ اس ارادے سے گہر سے باہر نکلے کہ کسی پہاڑ پر چڑہ کے اپنے تئین نیچے گرا کے ہلاک کیجیے اور اکثر حرا پہاڑ پر جو اول سی آپکی عبادت اور اعتکاف کا مکان تہا جاتے اور وہان خلوت اور گوشہ نشینی اختیار کرتے ایک روز حرا پہاڑ سے پہر کر آپ گہر کو تشریف لاتے تہے راہ مین ایک آواز آسمانکے طرف سے آپکے گوش مبارک مین آئی آپ نے نظر اوپر کو اوٹہائی دیکہا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین آپکے پاس آیا تہا آسمان اور زمین کے درمیان مین زرین کرسی پر بیٹہا ہے اور اتنے بڑی شکل ہی کہ تمام

سارے آسمان اور زمین کے اوپر بیچ مین اوسکی کرسی بچہی ہے اور وہ سب پر بیٹہا ہے اور اونکے پاؤن
لٹکی ہوئی ہین یہہ حال دیکہتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غش آگیا اور زمین پر آپ گر پڑے تہوڑی
دیر مین جو ہوش آیا تو جسطرح بنا اپنی تئین گہر تک پہنچایا اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
آپنے فرمایا کہ مجہکو ڈر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کپڑا اوڑہا دو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو
اپنی کپڑے اوڑہا دی اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے نزول فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کہڑے ہوکر یہہ آیتین پڑہین یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
پہر بعد اسکے وحی کا آنا پے در پے شروع ہوا اور اس سورت کی ربط کے وجہہ سورہ مزمل سے ظاہر ہے اتنا فرق
ہی کہ اس سورت کی اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلوک راہ خدا کے لازمی اور نفس کا مجاہدہ
اور حقتعالے کی نزدیکی حاصل کو فرمایا ہی اور اس سورت مین خلق اللہ کے رہنمائی اور ہدایت کے لازمی کو
فرمایا ہے اور مرتبہ کمال کا مقدم ہے تکمیل کے مرتبے پر اسلیے سورہ مزمل کو اس سورت پر صحابہ رضی اللہ
عنہم نے مقدم کیا ہے اور کلام کے اور الفاظ مستعمل اور مضمون متفرق دونون سورتونکے آپسمین
بہت مناسبت رکہتی ہین اوس سورت کے اول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مزمل کے خطاب سے
مخاطب فرمایا ہے اور اس سورت مین مدثر کے خطاب سے اور یہہ دونون خطاب معنون کے لحاظ سے آپسمین
قریب ہین اور اوس سورۃ مین فرمایا ہے قم اللیل اور اس سورۃ مین فرمایا قم فانذر لیکن اوس سورۃ مین اپنی طہارت کا اپنے
نفس کے کامل کرنیکو ہی اور اس سورۃ مین خلق اللہ کو کامل کرنیکے ہیئے ہے اور اس سورت کا نام سورہ مدثر اس سبب سے
رکہا ہے کہ اس سورت کے اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدثر کے خطاب فرمایا ہے اور مدثر
عرب کے لغت مین اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک کپڑا اپنا جوڑا کپڑا پہنے اوپر اوڑہ لے جیسے دوہر یا
چادر یا کملی تاکہ وہ کپڑا اسردی اور لرزہ کو دفع کرے سو یہہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ وحی الہی کا
نزول اسقدر عظمت اور بزرگی رکہتا ہے کہ جو شخص تمام مخلوقات سے قوی تہا اور کسی چیز سے
نہین ڈرتا تہا اور شجاعت اور دلاوری اور کشادگی اوسکے حوصلہ کے تمام جہانمین مشہور تہی
بلکہ صحابات مین سب لوگ اوسکی مثال دیتی تہی سو وہ شخص اوس وحی کے نزول سے اسقدر
خوف مین آگیا کہ اوسکا بدن تہر تہرانی لگا اور اوسے یہہ خوف سنبہالا نگیا پہر جو لوگ چاہتے ہین
کہ ہمارے اوپر وحی نازل ہووی بلکہ یون کہتی ہین کہ اگر حق تعالی کو ہمارے ہدایت اور رہنمائی
منظور ہے تو ہمارے ہر ایک کے پاس وحی کیون نہین پہنچا سو اون لوگونکو کیا وحی کے عظمت
معلوم نہین ہے کیون دلکے بودے ہین اور اپنے بے صبریکو جان بوجہہ کر چہپا ڈالتے ہین اور دیکہا دیکہی
اندہے بنے جاتے ہین چنانچہ اس سورۃ کے آخر مین ان لوگونکی بیہودہ گوئی کا بیان آویگا یعنے
بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً اور اشارہ اس بات کی طرف بہی ہی کہ جو
شخص جس منصب کے پوشاک پہنتا ہے تو اوس منصب کے لوازمات کو بجالانا اوسپر ضرور ہو جاتا ہے جیسے
مشیخت کا خرقہ اور جبہ اور قضا اور افتا کی چادر اور احتساب کا خلعت اور سپاہی اسکے اور جو شرعی

خدمتین ہین اور اگر پوشاک کسی منصب کی پہنکے اوسکا حق نہ ادا کری تو وہ جہوٹا دغاباز ہے اللہ تعالے
پناہ دی ہم سبکو ایسی بری بات سے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب وحی کے فرشتے کو دیکہہ کر
دہشت اور خوف کہا کے گہر مین تشریف لائی؛ وہ بالا پوش کو اوڑہا اور پہلے بہی اسی قسم کا معاملہ
ہو چکا تہا تو گویا ایکی اہلبیت کے نزدیک آپکا بالا پوش کا اوڑہنا وحی کے نزول کا نشان ہو گیا اور
اونہون نے دریافت کر لیا کہ جب بالا پوش آپ طلب کرین تو جان لینا چاہیی کہ وحی کا نزول آپ پر
ہوا اسیواسطے حقتعالی کا حکم ہوا کہ اب تو تم اس علامت سے مشہور ہو گئے کہ بار بار تمپر وحی آتے ہے
اور اوسوقت بالا پوش تم اوڑہتی ہو تو اب تمکو چاہیی کہ اس خدمت کا حق ادا کرو اور اپنی کام پر
مستعد اور تیار ہو جاؤ اور یہہ بہی ہے تاکہ محبوبیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے
حضور مین خلایق کے نزدیک ثابت اور مشہور ہو جاوی اور جو شخص اس سورتکو پڑہے یا سنے تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کے کمال کے درجہ کو دریافت کرلے یعنے دنیا مین جس کسے
عاشق کو اپنے معشوق کی کوئی وضع یا ادا اچہی معلوم ہوتی ہی اور دلپر کہب جاتی ہے تو اوسی
وضع کر اوسکو یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے او دامن اوٹہا کر جانیوالی یا او سرخ پگڑے والے یا او
بڑی زلفون والے سو اسیطرح حق تعالی کو یہہ لباس اور یہہ وضع اپنے محبوب کی بہت پسند آئے
اسلیے اسی وضع کر اپکو مخاطب کرکے بار بار فرماتے ہین یَا اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ یَا اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ واللہ اعلم بحقیقت الحال ۵
۵ عزیزی ۵ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ ۵ قُمْ فَاَنْذِرْ ۵ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۵
اے کپڑا اپنے پر لپیٹے ہوے یعنے ہیبت وحی سے اوٹہہ پس ڈرا اور پروردگار اپنے کو ساتہہ بزرگی کے
یاد کر ۵ فتنے ۵ اے لحاف مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول ۵ موضح ۵ تفسیر
یَا اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ الخ اے شخص بالا پوش اوڑہے ہوئی وحی کے فرشتہ کے آنے کے ڈر سے تمکو ڈرنا اور
خوف کرنا نچاہیی بلکہ تمہارا حق اور تمکو سزاوار تو یہہ بات ہے کہ تم اورونکو ڈراؤ اور حقتعالی کا خوف
اونکو دلاؤ اور ہشیار ہو اور ڈراؤ لوگونکو حقتعالے کے عذاب سے اور نبوت کا منصب اگرچہ دو چیزونکو
چاہتا ہی یعنے خوف دلانا اور خوشخبری سنانے لیکن جو ڈرانا عام ہے اسلیے کہ کوئی فرد انسان کا
تقصیر سے خالے نہین ہے بخلاف بشارت کے کہ یہہ متقی اور نیکوکار لوگونکے واسطے خاص ہے اور جس کام کا
فایدہ عام اور سبکو شامل ہوتا ہے وہ بہت ہے ضروری ہوتا ہی بخلاف اوس کام کے جو خاص ہوتا ہے
اور یہہ بہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خوف کہائی تہی تو ڈرانے کا حکم ہے بہت مناسب
ہوا اور یہہ بہی ہے کہ جسوقت مین یہہ سورت نازل ہوئی تہی اوسوقت تمام جہان کفر اور برائیون سے
بہرا ہوا تہا خوشخبری کی لیاقت کوئی نہین رکہتا تہا جو تہا وہ ڈرانے ہی کے لائق تہا ان باتونکے
لحاظ سے سمجہہ فقط انذار یعنے ڈرانے پر اکتفا فرمایا اور جو حق تعالی کے عذاب سے لوگونکو ڈرانا
بغیر بیان کرنے اوس عذاب کی عظمت کے ممکن نتہا اور اسیطرح اوس عذاب کا متحمل ہونا یا اوسکے
دفع کی کوئی تدبیر کرنی بہی ممکن نہین اور اوس عذاب کی بڑائی اور لاعلاجی بغیر بیان کرنے برائے

اوس ذات پاک کے کہ جو عذاب کریگا تصور نہین ہے یعنے اوسکے قدرت کی برابر کوئی قدرت نہین رکھتا
اور اوسکے علم کے برابر کسیکا علم محیط نہین ہے پہر اوس سی بہاگنا اور چہپنا سطور پر کہ کمالات معلوم ہو
یہہ کسیطرح ممکن نہین ہے سو تمکو ایک اور چیز بہی کرنی چاہیے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور اپنے رب کو بڑائی کیسے
یاد کر اور ان لوگونکو بہی خوب طرح سمجہا دو کہ کوئی شخص اوسکے علم کے محیط ہونمین اور اوسکی قدرت کے
عام ہونمین اوسکی برابری نہین کر سکتا اور کوئی چیز چہوٹی ہو یا بڑی اوسکی دلنت سے باہر نہین
اور کیسیہی ہی مشکل چیز ہو لیکن اوسکی قدرت کے سامنے بے حقیقت محض ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ اس تکبیر سے نماز کی تکبیر مراد ہے جو ابتدا ار تحریمہ سے نماز کے آخر تک ہر انتقال مین اللہ اکبر بولکر
کہا جاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسوقت اہل اسلام کے عرف مین تکبیر کہنا خوشی کی علامت
تہی سو گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ اب خوش ہو اور خوف مت کرو کہ ایسا بڑا منصب ہمنے تمکو
عنایت کیا اور پیغمبری کا خلعت تمکو پہنایا اور اس تفسیر کو تائید دیتا ہے وہ مضمون جو بعضے روایتونمین
آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے جب آنحضرت علیہ السلام نے یہہ آیت سنی تو آپنے پکار کر اللہ اکبر کہا پہر
آپکے زبان سے سنکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بہی تکبیر کہی پہر آپکے تمام گہر والون نے آپکے متابعت
سے تکبیر کہی اور سب خوش ہوے اور جانا کہ یہہ لرزہ اور خوف وحی کے نازل ہونیکے سببسے تہا کوئی
خوف کی بات نہتی پہر اوسوقت سے مسلمانونمین تکبیر کہنی خوشی کی علامت ٹہیر گئے یہی وجہ ہے
کہ عیدین اور حج اور تشریق کے دنونمین تکبیر واجب کردی گیے کہ ہر نماز فرض کے بعد پکار کر
تکبیر کہا کرین اور تکبیر کا ان دنونمین اور پنجوقتہ ہر نماز کے اول مین واجب ہونا اور تسبیح اور
تحمید کا کسی وقت وجب نہونیکا بہید یہہ ہے کہ یہہ ذکر خاص اہل توحید و اہل اسلام کا ہے
اسلیے کہ حقتعالی کے ساتہہ کسے کمال کے صفت مین کسیکو برابر نجاننا خاص یا ندہرون اور
موحد ونکا اعتقاد ہے بخلاف تسبیح اور تحمید کے مضمونکے کہ تمام بنے آدم کے گروہ اسکے معتقد ہین
اور جو شخص حدیث کے کتابونکو اور صحابہ کے تواریخ کو مطالعہ کریگا تو اوسکو اسبات کا یقین ہوگا
کہ اونکی کوئی مجلس اور کوئی نشست تکبیر سے خالی نہین رہتی ہتی ہر نعمت پر تکبیر کہتے تہے اور
ہر خوشی مین اسے کلمہ کو بلند آواز سے کہتے تہے اور لڑائی اور دشمنونکی مقابلہ کیوقت بہی اسے کلمہ
اپنے خاوند کے عظمت اور مقابل والونکی حقارت بیان کرتے تہے اور خوف کیوقت بہی اسے ذکر کے
برکت سے مدد طلب کرتے تہے جیسے آگ لگنی کیوقت اور جن یا بہوت یا اور بلاؤنمین پہنس جانے کیوقت
چنانچہ اذان اور اقامت مین بہی اسی کلمہ کو سر دفتر کیا ہے سو اس امر آلہے کے مضمون پر عمل کرنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اسقدر اس امت مرحومہ مین رواج پایا تہا کہ عد اور
حساب سے باہر تہا لیکن افسوس کہ چنگیز خانیون اور ترکون کے ملک اسلام پر غالب ہونے کے سببسے
اس امر کا رواج بلکہ تمام اسلام کے رسمونکا کم ہونا شروع ہوا یہان تک کہ اب اس زمانہ مین ان باتونکا
نشان بہی باقی نہین ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے وقت مین قسطنطنیہ کی قلعہ کو مسلمانون کی جماعت اسی کلمہ کے ذریعے
فتح کرینگے اور اوس قلعہ کی پتہر کی دیوار اون مسلمانون کی تکبیر کی آواز کی صدمہ سے گر پڑیگے اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت کی فتحون کی حالمین مذکور ہی کہ صطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور اور مسلمانون کی تکبیر کے آواز کے صدمہ سے گر پڑے ہتی جڑسے اور بقدر اوس کلمہ نے
تاثیر کی ہتی کہ جب اوس دیوار کو اوٹہائی ہتی تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی ہتی حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ اس کلمہ کے مضمونون کو ہر وقت خیال کی سامنی رکہنا شرک کے سب وجہونسی نجات بخشتا ہے
اس لیے کہ حق تعالے کے برابر کوئے چیز اوسکی نظر مین نہ ٹہریگی اور مصیبتون اور آفتونکی ہلکا کر دیتی مین
اور خوفناک چیزون کی دہشت دل سے دور کرنے مین بہی یہہ کلمہ بڑے کام آتا ہے لیکن اس
کلمہ کا مضمون ہر وقت اوسکے سامنے جب ہتا ہے کہ طہارت ظاہری اور باطنی دونو اوس شخص کو
حاصل ہووین اسلیے کہ پاک چیز کے عظمت اور ناپاک خیال دونون دلمین جمع نہین ہوتی تو اس کلمہ
کا فائدہ حاصل کرنیکے لیے طہارت ظاہری و باطنی ضرور ہوئی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ ۝ عزیزی ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور کپڑون اپنونکو پاک کر
پلیدی کو دور کر ۝ فتح ۝ اور اپنی کپڑی پاک رکہہ اور کہتری کو چہوڑ دی ۝ موضح
تفسیر اور اپنے کپڑے کو خوب پاک کر واسلئے کہ پہلے آدمے کے کپڑے ہی پر نظر پڑتی ہے
پہر اوسکے بعد بدن پر اور جب کپڑا پاک ہوا تو بدن جو کپڑے سے چہپا ہے بطریق اولی پاک ہوگا
یہی وجہہ ہے کہ بدن کے طہارتکا یہان پر ذکر نہین کیا اسلیے کہ بدنکی پاکے بالضرور سمجہی جاتی ہے
یعنے کپڑیکو جو بدنسی علاقہ رکہتا ہے جب پاکے کا حکم ہوا تو بدنکو جو مقصود بالذات ہے ضرور
پاک رکہنا چاہیے اب اسجگہہ یہہ جاننا چاہیے کہ عرب کے استعمال مین ثیاب کا لفظ دو قسم پر بولا
جاتا ہے ایک ثیاب ظاہری پر اور ایک ثیاب باطنی پر اور طہارت بہی دو قسم کی ہے ایک طہارت
ظاہرے اور ایک باطنی سو اس کلمہ کے تفسیر مین چار احتمال ہوسکتے ہین اور ان چارون احتمالونکو
اکہٹے مراد لینی چاہیے اگرچہ عموم مجاز کیطور سے ہے سو پہلا احتمال یہہ ہے کہ اپنے ظاہر کپڑون
کو نجاستون اور پلیدیون سے پاک رکہو اسلیے کہ ایماندار آدمی کو نماز فرض یا نفل مین یا ذکر
الٰہی مین ہر وقت مشغول رہنا چاہیے اور ملائکہ اور پاک روحونسے مناسبت حاصل کرنے
اسلیے کہ آپ سے یہی منظور اور مقصود ہے اور یہہ بات بغیر اپنے ظاہر پاک رکہنے کے حاصل نہیں
ہوسکتے ہے اگرچہ کچہہ اسمین فرق ہے تو اتنا فرق ہی کہ یہہ پاکے نماز مین فرض ہے اور
نماز کے سوائے فرض نہین ہی اور جن چیزونسے کپڑا پاک رکہنا چاہیے وہ چیزین یہہ ہین
پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور قی اور خون اور پیپ اگر ہتیلی کے برابر یا زیادہ ان
چیزونسے کپڑا بہرا ہو تو اس کپڑیسے نماز نہین درست ہے جبتک تین مرتبے دہوئیں اور دوسرا احتمال یہہ ہے
کہ اپنے ظاہری کپڑونکو باطنی نجاستون سی پاک رکہو اور باطنی نجاستین یہہ ہین جیسی غصب اور چوری

اور خیانت ۔ اور کسی حرام کے سبب سے وہ کپڑا نہ آیا ہو اور وہ چیزین جنکا استعمال حرام ہی وہ بھی نہو دین جیسی
مرد کو ریشمین کپڑا پہننا یا کپڑا تیار کرنے مین اسراف کرنا جیسی پہننے کے کپڑے کو ٹخنی سی نیچی رکھنا یہہ سب چیزین
ممنوع ہین ان سب سے بچنا اور پاک رہنا ضروری ہی اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ کپڑے سے صفتین اور
خلق مراد ہون اسلیے کہ عرب کی لوگ کبھی کپڑے سے اوس شخص کے ذات مراد لیتی ہین اور کبھی آبرو اور کبھی
نام اور مرتبہ اوس شخص کا چنانچہ بولتی ہین کہ الکرم فی بردہ یعنی کرم کے صفت اسی پاس ہے اور
یون بھی بولتی ہین کہ فلان طاہر الذیل یعنی فلانا شخص پاک دامن ہے یہہ سب مثالین انہی صفتون پر
دلالت کرتین ہین اور اسمین مناسبت کے وجہہ یہہ ہے کہ کپڑا آدمی کے سب بدنکو لپیٹ لیتا ہے اور دوسرے
وہی کپڑا اوسکو دکھلائے دیتا ہے اور کپڑے ہی کے سبب سے ایک آدمی کے دوسرے آدمی سی امتیاز اور پہچان
حاصل ہوتے ہے تو گویا اسکے ذات اور اسکے خاص صفتونکے حکم مین ہوا تو اس احتمال سے اس آیت کے معنے
یون ہوگئے کہ اے پیغمبر تم اپنے ذات اور اپنے آبرو کو بد صفتون اور بد خلقونکی آلودگی اور بری تہمتون سے
بچائے رکھو اور چوتھا احتمال یہہ ہے کہ کپڑے سے مراد وہ بدن ہو جو استنجی کا اور اعضاء مستورہ کا محل ہے
اور تطہیر سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہو اور پیشاب اور غلاظت کو خوب طرح سی دہونا اور تمام بدنکو ہر ناپاکی
سے پاک صاف رکھنا الغرض ہر طرح سی ظاہر کی پاکی کو باطن کی پاکی مین بڑی تاثیر ہے اور کپڑے کی صفائی
دلکی صفائی کے ابتدا ہے خصوصاً اوس شخص کے جسکے عظمت اور بزرگی دلونمین بیٹہانا اور اوسکے کہنے
کو واجب القبول کرنا منظور اور مقصود ہوتا ہے تو اوسکے کپڑے اور بدنکی پاکی مین زیادہ تر کوشش
کرنے چاہیے تاکہ لوگونکے نزدیک گندگی کے سبب سے حقیر نہو جاوے اور اسکے کہنے کا کوئی اعتبار نکرے
لیکن اسجگہہ پر اوس کپڑے کی پاکی بیان کرنی منظور ہے جو ایمان دار کو عبادت اور اعتبار کے لئی ضروری
ہے نفیس اور گران قیمت کپڑا ہونا مراد نہین ہے اسلیے کہ یہہ بات ایمانداری کی منافی ہی مگر حقیقتاً کے
بالنعمت کے اظہار کیلیئے اور اوسکا شکر ادا کرنیکی واسطی اس نیت سے پوشاک نفیس پہننی مستحب ہو جاتی ہے
اور جب ظاہری طہارت کے بیان سی کہ یہی مقدم ہے فراغت پائی تو اب باطنی طہارت کو جو مقصود
بالذات ہے بیان فرماتے ہین وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور جتنی پلیدی اور گندگی کی قسم ہین سو سبکو چھوڑ جیسے
فاسد اعتقاد اور بری خلق اور جھوٹ بات اور سب بری کام اور اور باطنی نجاستین جو کسی لذت کے ساتھہ
دلکے متعلق ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور آدمی کے روح کو گندہ کرتے ہین اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ رجز
سخت پلید کو کہتے ہین سو اس آیت مین اون کاموں سے احتراز اور دوری منظور ہے جو کبھی کبھی صادر ہوتے
ہین اور اونکی عادت نہین ہوئی اور اس آیت مین بہی اونہی کامونسی احتراز منظور ہے لیکن جب
اونکی عادت ہو جاوی جسکو ہندی مین کہتی ہین کہ لت لگ گئی یا اوسکے قریب ہو جاوین غرضکہ ہر طرحسے
آدمی کو طہارت ظاہری اور باطنی عالم قدس علویکی مناسب کر دیتی ہی اور اس عالم کے فیض کو
حاصل کرنا اونکی کمال مناسبت کے سبب سے ہوتا ہے اور اوس فیض سے مخلوقاتکو فیضیاب کرنا بہی
آسان ہو جاتا ہی اور جو روح کی گندی کرنیوالی چیز کہ جو باطن کو بالکل خراب کر دیتی ہین وہ دنیا کی طمع ہے

اسیواسطے خاص کرکے بیان فرماتے ہین وَلَا تَمْنُنْ الخ فائدہ عزیزی کپڑونکی پاک رکہنی کو حکم
فرمایا اسلیئے بہی کہ مشرک اپنی کپڑونکو نجاستون سے بچاتے نہین تہی حضرتکو حکم ہوا کہ تم اپنی کپڑونکو
پاک رکہا کرو تا مشابہت مشرکون کے ساتہہ نہو اور ختیار کرنا طہارتکا ہر چیز مین چاہیے اسلیئے کہ
بناء دین کے پاکی پر ہے اور نہین داخل ہوگا جنت مین مگر پاک اور ستہرا اور اللہ دوست رکہتا ہے
پاکونکو اور حدیث شریف مین آیا ہی غَسْلُ الْاِنَاءِ وَطَهَارَةُ الْفِنَاءِ يُوْرِثَانِ الْغِنٰى اور یہہ بہی
حدیث شریف مین آیا ہے نَظِّفُوْا اَفْوَاهَكُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ کہا راغب نی کہ طہارت دو قسم پر ہے
طہارت جسم کے اور طہارت جانکی اور اکثر آیتین انہین دونون طہار تونکی لئی آتی ہین اور یہہ قول
اللہ تعالےٰ کا وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اسکے معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ پاک رکہہ اپنی نفس کو عیبونسی انتہی
یا مراد یہہ ہے کہ پاک رکہہ اپنے دلکو یا اپنے اخلاق کو اچہا کر اور حدیث شریف مین آیا ہی حَسِّنْ
خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلْ مَدَاخِلَ الْاَبْرَارِ انتہی یا مراد کپڑونکی پاک رکہنے سے سنوارنا
عملونکا ہے اور اسی قبیل سے ہے یہہ حدیث يُحْشَرُ الْمَرْءُ فِيْ ثَوْبَيْهِ الَّذِيْنَ مَاتَ فِيْهِمَا اَيْ عَمَلِهِ الْخَبِيْثِ وَالطَّيِّبِ
یعنے قیامت کو اوٹہایا جائیگا آدمی بیچ دونوں کپڑون اپنے کے کہ مرا تہا بیچ اونکی یعنی اوپر عمل برے
اور اچہے اپنے کے اور یہہ بہی آیا ہے وَاِنَّهٗ لَيُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهٖ اَيْ اَعْمَالِهٖ اور تحقیق اوٹہایا جائیگا آدمی
بیچ کپڑون اپنے کے یعنے عملون اپنے پر کما فی القاموس کذا یا معنی یہہ ہین کہ اپنے اہل کو پاک کر
خطاؤن سی ساتہہ وعظ اور ادب دینی کے اور عرب کہتے ہین اہل کو ثوب اور لباس جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور نفحات مین شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ سے
نقل کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا میں نے
کہ مجکو فرماتی ہین ای علی طَهِّرْ ثِيَابَكَ مِنَ الدَّنَسِ تَحْفَظْ بِمَدَدِ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ یعنے پاکیزہ کر اپنے کپڑونکو
میل سے تا بہرہ مند ہوی تو بسبب مدد اور تائید خدای تعالےٰ کے ہر دم مین عرض کیا مین نی کہ کپڑی میری
کیا ہین فرمایا کہ تجپر حق تعالیٰ نی پانچ خلعت پہنائی ہین خلعت محبت اور خلعت معرفت اور خلعت توحید
اور خلعت ایمان اور خلعت اسلام جو کوئی خداکو دوست رکہی اوسپر آسان ہوی ہر چیز اور جو کوئی
خداکو پہچانے اوسکے نظر مین حقیر معلوم ہوویگی ہر چیز اور جو کوئی خداکو ایکا جانے اوسکی ساتہہ شریک
نکریگا کسے چیزکو اور جو کوئی خدا تعالےٰ پر ایمان لاوی نڈر ہویگا ہر چیز سے اور جو کوئی ساتہہ اسلام کے
آراستہ ہوی خداکا گناہ نکریگا اور اگر گناہ ہو بہی جاوی تو عذر کریگا اور جب عذر کریگا قبول ہوگا
اللہ تعالےٰ کے فضل سے پس شیخ ابوالحسن نے فرمایا ہی جگہہ سی جانے مین نی معنی اللہ تعالےٰ کے
اس قولکے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۵ در تو پوشید لطف یزدانی ؛ خلعت از صفات روحانی ؛
دار تش از لوث خشم و شہوت دور ؛ تا بپاکیزگی شوی مشہور ؛ اور لفظ رجز ساتہہ پیش ری کے بڑہا ہے
امام عاصم نے بیچ روایت حفص کے اور باقیون نے ری کے زیر سے پڑہا ہی اور معنی دونون کی ایک ہے
ہین کہ بت کو کہتے ہین یعنے چہوڑی رکہہ عبادت بتون کی اور پاس نجا اونکے جیسے کہا ابراہیم علیہ السلام

۵ دہونا باسن کا اور پاکیزہ رکہنا صحن کا باعث ہوتی ہین تونگری ۱۲

۵ پاکیزہ رکہو اپنے مونہونکو اسلیئے کہ وہ راہین ہین قرآنکی ۱۲

۵ اچہا کر اپنے خلق سوا ۱۲

۵ ..... ۱۲

وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۞ روع ۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۵ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۞

اور بچا ہے کہ کچہہ دیوی تو زیادہ طلب کرتے ہوے یعنے تحفہ بہیجنا غنی کے پاس تا وہ زیادہ تحفہ دیوے سے رغابت اخلاق بد سے ہی اور واسطے حکم پروردگار اپنے کے صبر کر ۵ فتح ۵ اور نہ کر کہ احسان کرے اور بہت چاہے اور اپنے رب کی راہ دیکہہ ۵ مو ۵ تفسیر وَلَا تَمْنُنْ الخ اور نہ احسان رکہو کسے پر نہ قرآن کے تعلیم کا اور نہ احکام آلہی کے پہنچانے کا اور نہ کار روائی اور حاجت برآری کا اور نہ کچہہ دینے کا اس غرض سے کہ شاگرد اور مرید بہت سی ہو جاوین اور اس سبب سے بڑا نام و مرتبہ حاصل ہوی اور پہر اس سبب سے بہت مال ہاتہہ آوی بلکہ کوئی چیز کسے کو اس نیت سے مت دو کہ اوسکے عوض مین وہ زیادہ کرکے تمکو دیوی اسلیئی کہ یہہ بہی ایک قسم ہی طمع کی جو باطن کے گندہ کر دینی مین نجاست کا حکم رکہتی ہے اور بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت کے معنے یون ہین کہ احسان کے وقت بہی کسے پر احسان نہ رکہو اوس احسان کو بڑا احسان جانکی کہ مینی تجہہ پر ایسا اور ایسا احسان کیا اسلیئی کہ احسان رکہنا ثواب کو مٹا دیتا ہے تمکو چاہیی کہ اوس احسان کی کچہہ بہی حقیقت نہ جانون بلکہ لینی والیکا احسان اپنے اوپر جانو کہ اس بے حقیقت چیز کو ہمسی قبول کیا اور ہمکو اجر اور ثواب کا مستحق کیا چنانچہ حضرت امیر المؤمنین مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ جب کوئی فقیر آپکی پاس سوال کرنیکو آتا تہا تو اوسکو فرماتے تہے مَرْحَبًا بِمَنْ يَحْمِلُ زَادَنَا اِلٰى الْاٰخِرَةِ اور جب آدمی کو یہہ سب چیزین یعنی حق تعالی کے عظمت اور ظاہر اور باطن کے طہارت اور دنیا سے بے طمعی حاصل ہوئی تو مشیخت اور ارشاد کی لیاقت اوسمین پیدا ہوئی لیکن اوس شخص کو باوجود ان سب چیزونکے حوصلیکے فراخی ضرور ہے تاکہ خلق اللہ کی جفاؤنکا تحمل کرنا اور اونکی ایذاؤنکو اوٹہانا اور اونکی بدگوئی کو اپنے حق مین سننے گوارا کرے اور نفسانیت کو غالب نہونے دے والا اونکے صحبت کو چہوڑ کر بہاگے گا اور رہبانون اور صحرا نشینون کی طرح سے اکیلا اور تنہا ہوکر بیٹہیگا مشیخت اور ارشاد کا کام سرانجام نکر سکے گا اسلیے اس امر کے بہی نصیحت ارشاد ہوتے ہے کہ واسطے اپنے پروردگار کے رضامندی کیواسطے نہ خلقت کی خاطر داری کیلیئی فَاصْبِرْ سو صبر کرو اور اونکی ایذاؤنکو اوٹہاؤ اور باوجود رنج اور ایذا پہنچنے کے اونکی صحبت سے کنارہ نکرو تاکے ارشاد اور رہنمائی کے خدمت سرانجام کو پہنچی اور دونون صبر مین یعنے ایک حق تعالی کی رضامندی کیواسطے اور دوسرا خلق اللہ کے خاطر داری کیلیئی صبر کرنا انمین فرق کے علامت یہہ ہے کہ اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل ویسا ہی کرتا ہے جیسے کہ حکومت والون اور تونگرون کے ایذا اور حقارت کا تحمل کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ صبر اور تحمل حق تعالے کے فرمان برداری کیلیئی ہے اور اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل کم کرتا ہی حکومت والون اور تونگرون کے نسبت سے تو معلوم ہوا کہ یہہ صبر اللہ تعالی کیواسطے نہین ہے بلکہ خلق کے خاطرداری کیلیئے ہے اور اگر یہہ خیال دلمین گذری کہ کافرونکی ایذا کو اوٹہانا اور اوسپر صبر کرنے کا جو حکم ہوا تو بڑی سخت مصیبت مین ہم پہنسے اسلیئے کہ ہمکو نہ بدلا لینی کا حکم ہے اور نہ بہاگ کر علیحدہ ہو جانیکا حکم

بلکہ کافرونکو ہمپر غالب اور دلیر ہوجانیکی بات ہی اور ہماری مخالفت اور دشمنی اور ایذا رسانی اون پر بہت بہاری
تو اس خیال کے جواب مین حکم ہوتا ہی کہ یہہ سختی تمپر اور آسانی اونپر دنیا کی زندگی کی چند روزہ کی ہے
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ یعنی صبر کر اپنے ربکی حکم سے اور نہ رنجیدہ ہو مشرکونکی ایذا دینے سے اسلیئے کہ جنکو دین کے
پہنچانے کا حکم ہوتا ہے خالی نہین ہوتے لوگونکی ایذا سے لیکن تلخ میٹہا ہوجاتا ہے صبر سے **بیت**
تحمل چو زہرت نماید نخست ٭ ولی شہد گردد چو در طبع رست ٭ **فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ فَذَٰلِكَ**
يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ پس جسوقت کہ
پہونکا جاویگا بیچ صور کے دشواری ہووی اوسوقت بیچ اوسدن کی وقت دشوار ہووی اوپر کافرونکے
نہ وقت آسان **ف** پہر جب کہڑکہرائی وہ کہوکہرا پہر وہ اوسدن مشکل دن ہے منکرونپر
نہین آسان **ف** **فَإِذَا نُقِرَ** الخ پہر جب ٹہونکا جائیگا نقارہ مین اور کوچ کی آواز ہوگے اور
آخرت کا سفر آن پہنچی گا سو وہ ٹہوکنا اور کوچ کی آواز دنیا اوس فنکی واقعونسی گویا ایک دن مستقل
ہے جو نہایت سخت اور دشوار ہے اور اگرچہ اوسدن ایک ہی آواز ہوگے لیکن وہ آواز سختی اور شدت
مین پورے دنکا حکم رکہی گے اسواسطے کہ اکثر اوسکا دیر تک باقی رہے گا اور اوسدنکی واقعونمین سے
کوئی واقعہ اوسی زیادہ سخت ہوگا اور بعضی مفسرون نے ناقور کو صور پر حمل کیا ہے وہ دورکے تشبیہ کے
سبب اسلیئے کہ صور مین بلکہ جتنی چیزین دم کشی کے ہین اون سب مین پہوکنی سے آواز نکلتی ہے
اور جتنی چیزین کہال سی مڈہی ہوتی ہین جسطرح ڈف اور طبلہ اور ڈہول اور اسیطرح جتنی چیزین تار والی ہین
جیسے ستار اور طنبورہ اور بین سو ان سب مین نقر یعنی ٹہوکنی کے سبب آواز نکلتی ہے غرضکہ
ہر طرح سے خواہ موت اور برزخ کی شدت مراد ہووی اور خواہ قیامت کے ہونکی شدت اور سختی
مراد ہووی لیکن حقتعالی کی عنایت سے ایمان دارون مین اثر نکرنگی بلکہ اوسدنکی شدت اور سختی
عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر ہے فقط اسواسطے کہ اول وہلی مین اگرچہ ایماندار اور نیک بہی اوس سختی مین
گرفتار ہونگی لیکن ایمانکی تاثیر سے اور پیغمبرون اور قرآن کی شفاعت سے وہ سختی آسانی سے بدلہ جائیگی
بخلاف کافرونکی کہ اوسدن اونپر دمبدم سختی کے زیادتی ہوتے جاویگی **غَيْرُ يَسِيرٍ** ہرگز آسان ہونی
والی نہین ہے جسطرح ایماندارونپر اوسدن آسانی ہوجاویگی یا جیسی دنیا مین کافرونپر آسانی ہوتی تہی
تہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آخرت کے سفر کی اول منزل قبر ہے جسنے اول منزل مین
شدت دیکہی اور رنج کہینچا تو اوسکو آگے چلکے شدت و سختی اور زیادہ ہوتے جائینگے اور جسنے اس پہلی
منزل مین اس سختی سے نجات پائی تو اوسکو اگلی منزلونمین اوسی زیادہ آسانی ہوگی سو جب
یہہ بات معلوم کرلی تہی کہ شدت و سختی کا وقت کافرونپر اور ہمارے قہر کا ظہور اونپر عوض
لینی کیواسطے اس جہانسی گذرجانیکے بعد یعنے موت کی بعد ہے نہ دنیا مین اس لیئی کہ اگر اس جہان مین
یہہ کافر شدت و سختی مین گرفتار کیئی جاوین تو انکو برائی کرنیکے فرصت اور مال و اسباب اور
اور دنیاوی فائدون سی نفع حاصل کرنے کی قدرت حاصل نہوئی اور امتحان و آزمایش کے معنے ہے

ف یعنی پہونکی صور ۱۲

نبا سٹی جا دین ثواب تمکو چاہئی کہ ان سے عوض طلب کرنے مین اور کفر کے سزا پہنچانے مین جلدی مت
کرو بلکہ ذَرۡنِیۡ الخ ٥ عَزِیۡزٌ ٥ ذَرۡنِیۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ٥ چھوڑ دی مجھکو ساتھ اوسکی کہ پیدا کیا مین
اوسکو تنہا ٥ فٮ ٥ چھوڑ دی مجھکو اور اوسکو کہ مینی نبایا اکیلا ٥ مو ٥ تفسیر ذَرۡنِیۡ الخ
چھوڑ دی مجھکو اور اوسکو جسکو پیدا کیا ہمنے اکیلا کہ اوسوقت نہ فوج رکھتا تھا نہ لشکر نہ جورو رکھتا تھا اولاد
اور نہ قوت رکھتا تھا نہ کپڑے اور نہ مال رکھتا تھا نہ اسباب ٥ عزیزی ٥ یعنے چھوڑ مجھکو ساتھ
اوسکے درحالیکہ ایک ہون کافی ہون مین بدلہ لینی مین اوس سی تیری طرف سی یا یہہ معنی ہین کہ پیدا کیا
مینی اوسکو اکیلا کہ نہ مال تھا و نہ اولاد نازل ہوئی آیت ولید ابن مغیرہ مخزومی کے حق مین اور اوسکا
لقب تھا اوسکے قوم مین وحید بگمان اسکے کہ اوسکا نہ نظیر تھا کوئی وجاہت مین اور نہ مال مین
اور فخر کرتا تھا اپنی حق مین کہتا تھا کہ مین وحید ابن الوحید ہون نہین ہے سیر اعرب مین کوئی نظیر
اور نہ اپنے مغیرہ کا نظیر بس فرمایا اللہ تعالےٰ نے اوسکو وحید از راہ حقارت اور ٹھٹھا کے مانند قول اللہ تعالےٰ
ذُقۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡكَرِیۡمُ ٥ روح ٥ وَجَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ وَّ بَنِیۡنَ
شُهُوۡدًا ۙ وَّ مَهَّدۡتُّ لَهٗ تَمۡهِیۡدًا ۙ اور دیا مینی اوسکو مال بہت اور فرزند
حاضر ہونے والے مجلسونمین اور وسعت دی مینی اوسکو وسعت دینی ٥ فٮ ٥ اور دیا اوسکو
مال پہیلا کر اور بیٹی مجلس مین بیٹہی اور طیار کردی اوسکو خوب طیاری ٥ مو ٥ تفسیر وَجَعَلۡتُ الخ
اور کر دیا ہمنی اوسکے لیے بہت سا مال کہ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے علما نے کہا ہے کہ جو مال روز
بروز زیادہ ہوتا ہی وہ تین قسم کا ہوتا ہی اول زراعت وکہیتی کا مال دوسری مواشی کا مال تیسری
تجارت کا مال اسلیے کہ ان تینون قسمونمین جو کچھہ حاصل ہوتا ہے خرچ سے زیادہ ہوتا ہی بخلاف
اور مالونکے اور اس آیۃ مین ایک کافی خاص کی طرف اشارہ ہے جو مال اسباب کی کثرت سے قریش مین
مشہور تھا اوسکا نام ولید بن مغیرہ تھا اوسکو حق تعالیٰ نے تینون قسمونکا مال دیا تھا چنانچہ
طائف مین باغات وکہیتیان اوسکی بہت تہین ہر فصل کے میوے اوسکے باغمین افراط سے پائے جاتے
تہے اور ہر موسم کی کہیتی بہی اوسکے ہان ہوتی تہی اور مواشی بہت رکھتا تھا اونکے دود دہی گہی
پشم نسل سے بہت کچھہ حاصل ہوتا تھا اور ہر قسم کی تجارت بزازی سے لیکر موتی تک کی ہوتی تہی
غلام بہی بہت رکھتا تھا اور غلام دگماشتے ان کاموپر مقرر کردیے تہے کہتے ہین کہ ایک لاکہہ دینار
یعنے اوسوقت کے چلن کی اشرفی اور دس لاکہہ درہم یعنے اوسوقت کے چلن کا روپیا اوسکی گہر مین
موجود تھا اور اسقدر مال کی کثرت بدون اولاد کے کچھہ لطف نہین رکھتی ہی اور خوشی حاصل
نہین ہوتی اور نعمت نہین رہتے بلکہ رنج وغم کا سبب پڑتے ہے اور عیش کو منغص کر دیتی ہے
سواپے نعمت کی پورا کر دینے کے لیے اوسکو اولاد بہی دی ہمنے وَّبَنِیۡنَ شُهُوۡدًا ۙ اور کر دی ہمنی
اوسکے لیے بیٹے جو اولاد مین بہتر قسم ہے پہر وہ بیٹے ہمیشہ اوسکے پاس رہتے کبہی اوس سے
جدا ہوتے یعنے مال کے کثرت وبے پروائی کے سبب روزے کے طلب کے لیے سفر نہ کرتے تہے

ف ایضًا ای الخ ایک بیٹی جاہلیت جو اولاد ہیبان آپ
ع غور
ذرنی عالی الخ الحادی ذرنی وحدی معہ فانی اکفیکہ فی الانتقام منہ او من الخ اے خلقتہ وحدہ لم یشرکنی فی خلقہ احد او من العاقبۃ والمجرد ای ومن خلقتہ وحیدا فریدا لا مال لہ ولا ولد ۱۲ منہ

تاکہ اونکی مفارقت اور جدائی کا رنج اوسکی عیش کو منغص کرے بلکہ ہر وقت اوسکے سامنی رہتی تہے
اور اونکے دیکہنی سے ہمیشہ وہ خوش رہتا اور زراعت و تجارت کی خبر گیری کے لیے بہی اونکو نہین
بہیجتا تہا اسلیے کہ غلام ہوشیار اور گماشتہ امانت دار موجود تہی بیٹونسی کچہہ کام نہتا وہ ہر وقت اور
ہر مجلس مین اوسکے ساتہہ رہتی تہی اور اوسکے عیش عشرت کی شریک بلکہ خود مسبب پڑتے تہے اور مجلس کے
زینت اور جلسہ کی اوسکی مونس تہے اور اس ولید پلید کے اولاد بہی بہت تہی چنانچہ اونمین سے سات
شخص تو بہی نامور مشہور ہین ولید بن ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور عاص اور قیس اور عبد الشمس
اور انمین سے چار شخص دولت ایمان سے مشرف ہوئی تہے یعنے ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور
تین شخص کفر کے حالت مین مری اور جو مسلمان ہوئی تہی اونمین سے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے
اسقدر جہاد کیا اور کافرونکو مارا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے امیر الامرائی کا منصب
اونکو ملا اور آپنے اونکو سیف اللہ کا خطاب دیا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کی خلافت مین
بہی اوسی منصب پر بحال رہے اور ملک شام اور عراق انہین کے ہاتہہ سے فتح ہوا اور اکثر مرتدونکے
ہمونکا سر انجام انکی ہاتہہ سے ہوا اور ولید بن ولید کو اونکی باپ اور بہائیون نی مکہ مین روکا اور
قید کیا تہا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہونے نپاوین اور ہجرت کرنے نپاوین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خلاصی کیلئی فجر کے نماز مین قنوت بہی پڑہی ہے اور انکا نام لیکے
آپ یہہ دعا مانگتی تہی اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ آخر کو اون ظالمونکی ہاتہہ سے چہوٹہ کے شرف صحبت فیض موہبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل کیا اور آپ ہی کے قدمون پر اپنے جانکو فدا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ملبوس خاص مین یعنی قمیص مبارک مین کفنا کے دفن کیا اور انکے عجائبات معاملونسی ایک
یہہ ہے کہ کافرونکی زبردستی سے جنگ بدر مین جاکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے مقابل مین
کہڑے ہوئے تہے جسوقت کافرون نے شکست کہائی اور مسلمانون نے کافرونکو پکڑ کے قید کیا
اور فدیہ لیکر چہوڑا اوسوقت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ بہی پکڑے گئے تہے یہہ بہی فدیہ دیکر
چہوٹے پہر اسلام اپنا ظاہر کیا لوگون نے کہا کہ فدیہ دینے کے پہلے کیون نہ اسلام ظاہر کیا تو انہون نے
جواب دیا کہ مینی اندیشہ کیا کہ اگر فدیہ کے ادا کرنیکے پہلے اسلام ظاہر کرتا ہون تو لوگ ایسا سمجہینگے
کہ فدیہ کے معاف کروانیکے لیے اسلام ظاہر کیا نہ حق تعالی کی رضامندی کے لیے اور جب مینے
فدیہ ادا کیا تو یہہ وہم جاتا رہا پہر بے دغدغہ و بے دہشت اسلام ظاہر کیا مینے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ ولید کے اولاد سب ایسیہی قابل اور کام والے اور جوان خوش رو و خوش شکل تہے کہ تمام قریش
کے قبیلہ مین اونکی مثال مریجاتی تہی اور جو مال کی کثرت اور اولاد کی بہتائت بدون ریاست اور
حکومت کے رونق نہین رکہتے ہے اسلیے اوسکو ریاست اور حکومت اور عزت بہی انتہا درجہ کے
دی ہمنے وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ اور مہیا و مضبوط کے ہمنے اوسکے لیے مسند ریاست کی

اچہی طرح کے طیار ہی چنانچہ تمام قریش ہر مشکل کام مین اوسیکے طرف رجوع کرتے تھے اور اوسکو اپنا
جانتے تھے یہان تک کہ قریش کے قبیلے مین وہ دو لقب کرکے مشہور ہوا تہا ایک تو وحید اسلیے کہ
اپنے اوصاف کمال مین یکتا تہا اور قابلیت کی فنون مین جیسی شعر وغیرہ بڑا کمال رکہتا تہا اور
اوسکو ریحانہ قریش کہا کرتے تھے یعنے قریش کا گل اوسکی خوش اخلاقی اور خوبصورتی کی سبب لیکن
باوجود اسقدر کثرت نعمت اور ثروت کے اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر تہا کہ کبہی شکر کا کلمہ اوسکی زبان سے
نہ نکلا اور سوائی بت پرستی اور لات عزی کے پرستش کے دوسری چیز کچہہ بہی نہین جانتا تہا اور
ہمیشہ مالکی زیادتی کے فکر مین مصروف رہتا تہا اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبہی اوسکے سامنے
بہشت اور اوسکی نعمتونکا ذکر فرماتے تو کہتا تہا کہ یہہ شخص اگر بہشت کے تعریف مین سچا ہے تو یقین
کامل ہے کہ حقتعالی نی اوس گہر کو میرے واسطے پیدا کیا ہے اسلیے کہ میری سوا کوئی شخص اوس نعمت کا
مستحق نہین ہے سو ایسے اوسکے ناشکرے اور حرص کیطرف اشارہ ہوتا ہے کہ ثُمَّ يَطْمَعُ الخ ۞
عَنِيدًا ۞ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا پہر طمع کرتا ہے کہ زیادہ
دون مین نہ البتہ وہ ہی ساتہہ آیتون ہماریکے دشمن ۞ فَتَى ۞ پہر لالچ رکہتا ہی کہ اور دو
کوئی نہین وہ ہے ہمارے آیتونکا مخالف ۞ مو ۞ تفسیر ۞ الخ پہر باوجود ان
نعمتونکے جو وہ رکہتا ہے اور اوسکا شکر بہی ادا نہین کرتا ہے پہر ہی امید اور طمع رکہتا ہے کہ ہم اوسکو
دنیا اور آخرت کے نعمتین زیادہ کرین گے كَلَّا ہرگز یہہ طمع اوسکو رکہنی نچاہیے اسلیے کہ
إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا الخ بے شک وہ ہی ہماری قرآنکی آیتون سی عناد کرنیوالا اور ہماری
کلام سے دشمنی رکہنے والا ہے اور ہمارے کلام سے دشمنی گویا ہمین سے دشمنی ہے اور اپنے منعم اور محسن سے دشمنی
رکہنے پہلے نعمتونکی زوال کا موجب ہے پہر زیادہ نعمتونکی امید رکہنی کا کیا ذکر ہے تاریخ والونے لکہا ہے
کہ ان آیتون کے نازل ہونے کے بعد ولید کے مال واسباب مین نقصان ہونا شروع ہوا یہانتک
کہ فقیر ہوکر مر گیا اور عناد کے معنے کفر مین یہہ ہین کہ جان بوجہکر حقکو باطل کری اور حق بات کی خرابی کے
پیچھے پڑی اور کفر کے قسمون مین سخت تر قسم یہہ ہے اسلیے کہ کفر کے قسمین چار ہین ایک تو کفر شک کا ہے
جیسے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر اسی قسم کے تہے اور اونہی کے حقمین یہہ آیت قرآن شریف
نازل ہوئی ہی کہ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي یعنی بلکہ وہ لوگ شک مین ہین میری ذکر سی اور دوسرا
کفر جہل اور نادانی کا جو حق کو نجانے چنانچہ اکثر مکہ کے مشرک اسی قسم کے تہے اور انہین کے حقمین قرآن شریف
آیا ہے وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَأَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَجْهَلُونَ اور تیسرا کفر جحود اور انکار کا کہ جان بوجہکر
اقرار نکری اور اسکو نمانے چنانچہ اہل کتاب کے حقمین ارشاد ہوتا ہے کہ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ
كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور فرعون اور اوسکی قوم کے حقمین بہی
یہی مضمون ارشاد ہوا ہے کہ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا اور چوتہا کفر عناد ہے
جو باوجود پہچاننے حق کے اوسکے انکار پر اڑ جاوی اور اوسکے باطل کرنیکے پیچھے پڑے اور ولید تباہی اسی

نکا لکے سچے دلیلونکو اڑا دیوی اور بالکل حق کے مقابلہ مین آجاوی اور ولید پلید کا بیان یہہ ہی کہ ایک روز
مکہ معظمہ کے مسجد مین یہہ بیٹہا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف رکہتی ہتی اوسوقت سورہ حٰم
السجدہ کا آپ پر نازل ہوئی اور آپکی عادت شریف ایسی ہتی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سی قرآن شریف
سننے کے بعد آپ اوسے دہراتے ہتے اسی عادت کے موجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورتکو پڑہنا شروع کیا
اور جب آپنے دیکہا کہ ولید بہی سنتا ہے تو آپنے پہر اس سورتکو اوسی سنایا اور بعضی روایتون مین ایسا
آیا ہے کہ سورہ حٰم المؤمن کو ابتدا سے اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ تک آپنے سنایا اور آسنے بہی خوب تامل اور غور
کرکے سنا اور اپنے قوم یعنے بنی مخزوم کے لوگونسے کہا کہ مینے آج جو کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانسی سنا ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ یہہ کلام نہ آدمی کا ہے نہ جن کا اسلئی کہ اس کلام مین ایسا لطف اور مزا ہے کہ کسی کلام مین
یہہ بات پائی نہین جاتی اور اس کلام پر انوار چمکتے ہین اور اس کلام کی شاخین میوسے پر ہین اور اس کلام کی جڑ
بڑی موٹی اور مضبوط ہے اور یہہ کلام سب کلامونپر غالب ہے اور یہہ کلام ہرگز مغلوب ہونیوالا نہین ہے
پہر جب وہ اوس مجلس سے اوٹہہ کر چلا گیا تو یہہ خبر لوگون نے ابوجہل کو پہنچائی اور کہا کہ آج تو ولید کو بہی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی باتونکا فریفتہ کر لیا اور ولید نے بہی محمد کے دین کیطرف میلان کیا اسبات کے
سنتے ہی ابوجہل اور قریش کے کئی رئیسون کو اپنے ساتہہ لیکر ولید کے گہر مین گیا اور کہا کہ مین نے
ایک عجیب بات سنی ہے کہ تم بہی محمد کے دین کیطرف جہکے ہو اور روٹی اور شوربا جو ابوقحافہ کا بیٹا یعنے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ محمد اور اونکی ساتہیون کے لئے پکا کر لاتا ہے اور وہ سب بیٹہہ مل کے کہاتے ہین اوسکے
کہانیکی رغبت تمہارے دلمین پیدا ہوئی یہہ بات سنتے ہی ولید غصہ مین آیا اور کہنے لگا کہ میری
ثروت اور مالداریکا حال تجہکو خوب معلوم ہی کہ محمد اور اوسکا یار ابوقحافہ کا بیٹا میری دروازیکی فقیر کی
برابری نہین کر سکتی ہین مجہکو اونکی کہانیکی کیا پروا ہے ابوجہل نے کہا کہ اگر حقیقت مین یہی بات ہے اور یہے
باتین تم سچے ہو تو اسیوقت مسجد مین چلو اور مین سب قریش کے قبیلے کے سردارونکو جمع کرتا ہون تاکہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے مقدمہ مین مشورہ کرین پہر اوسیوقت ولید اوٹہہ کہڑا ہوا اور ابوجہل کے ساتہہ مسجد شریف مین آیا
اور جتنی کے قبیلے اور اونکے سردار سب جمع ہوئی جیسے ابولہب اور ابوسفیان اور نضر بن الحارث اور اُمیّہ بن خلف
اور عاص بن وائل اور یہہ سب سردار ولید پلید کے طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ ہمکو ایک سخت مشکل پیش ہوئی ہے
اور وہ یہہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ایک کلام پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ
یہہ کلام خدا تعالی کیطرف سی مجہپر نازل ہوتا ہے اور اب حج کا موسم آپہنچا ہے ہزارون لوگ ہر طرف کے
اس شہر مین آوینگے اور انکا دعوی اور اس کلام کا حال ہمسی پوچہینگے ہمین سے بعضے تو اوس شخص کو
شاعر کہتے ہین اور اس کلام کو شعر کہتے ہین اور بعضے اس شخص کو مجنون کہتے ہین اور اس کلام کو ہذیان کہتے ہین
اور ان دونون باتون مین آسمان اور زمین کا تفاوت ہی اگر اسطرح کا اختلاف لوگ ہمسے سنینگے تو ہم کو نادان فہم
اور بیادراک کہینگے ایک بات کو مقرر کیا جاوی تاکہ جو شخص باہر سے آوی اور ہمسے پوچہے تو ہر شخص ہمسے وہی
ایک بات کہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنکر لوگ فریفتہ نہو جاوین اور اسکے طرف میلان نکرین اوسکو تمکو

قریش کے قبیلون کے سردارونکا مجمع

حق تعالیٰ نے ہم سب مین بڑا کیا ہے سواسطے ہم سبنے تمہاری طرف رجوع کیا سو اس امر مین جو ایک بات تم ٹہراؤ اوسے طرح ہم مکہ مین منادی کردین کہ سوا اس بات کی کوئی اپنی زبان پر اور بات نلاوے وہ ہی ایک بات کہین ولید پلید یہہ بات سنکر سرنگون ہوا اور چپ رہا پہر تامل کے بعد کہنے لگا کہ اگر تم اس کلام کو شعر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہوگے تو اوسے وقت ملزم ہوجاوگے اسلئے کہ مینے عبید بن الابرص اور امیہ ابن ابی الصلت اور اور قدیم شاعرونکی شعر سنے ہین اور مینے اونمین خوب غور کیا سو یہہ محمد کا کلام شعر ہرگز نہین اور محمد کو شعر کہنیکا سلیقہ بہی نہین ہے اور اگر اس کلام کو کہانت کہوگے اور محمد کو کاہن ٹہراؤگے تو بہی الزام کہاؤگے اسواسطے کہ کاہن کا کلام کبہے سچ ہوتا ہے اور کبہے جہوٹ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مین کبہی ہمنے جہوٹ نہین سنا ہی نیز اور اگر اس کلام کو ہذیان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہوگے تو بہے خفیف اور ذلیل ہوگے اسواسطے کہ مجنون ہمیشہ بیہودہ بکا کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین کونسی علامت جنونکی تمنے پائی ہے جو اوسکو مجنون کہوگے اوسکے کلام مین تو بالکل حکمت اور نصیحت بہری ہوئی ہی اور اگر اس کلام کو سحر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر کہوگے تو بہی تمہاری بات بن نہ پڑیگی اسلئے کہ سحر مین بعضی کلمے مہمل اور بیمعنی ہوتے ہین اور ساحر ہمیشہ اپنے سحر سے دنیا کا نفع چاہتا ہے اور مال کماتا ہے اور یہہ کلام معنونسے پر ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مال کی اور دنیا کے نفع کی کچہہ پرواہی نہین ہے پہر ان سب چیزونکو بیان کرنے اور باطل کرنیکے بعد بہت غور اور تامل کیا اور دائین بائین اپنے دیکہا اور نہایت فکر اور رنج سے غصہ مین آیا آخر کو چپ ہوکر بیٹہہ رہا قریش کے سردار ونسے جب اوسکا یہہ کلام سنا اور اوسکا یہہ حال دیکہا تو کہنے لگے کہ پہر اب تدبیر اسکی کیا ہے ہم لوگونسے کیا کہین ولید پلید نہایت فخر اور تکبر سے کہنے لگا کہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بابل کا جادو ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحیح سند سے پہنچا ہے اور بابل کا جادو اور جادونکی سوا ئی ہی اور اسکے جادو ہونے بڑی قوی دلیل یہہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور اونکی کہنی کو سنتا ہے وہ اپنے ماں باپ و جورو اولاد سے بیزار ہوجاتا ہے اور سبکو چہوڑ دیتا ہے اور یہہ ہی سحر کی خاصیت ہے کہ جورو خاوند مین اور باپ بیٹی اور ماں بیٹی مین جدائی اور تفرقہ ڈال دیتا ہے جتنے قریش کے سردار تہے اسبات کی سننی سے اوس پلید سے بہت خوش ہوئی اور اوسکے عقل و دانائی پر آفرین کہی اور کہا کہ خوب ہی بات سوچی پہر اونہونے مکہ مین منادی کردی کہ آج سے محمد کو ساحر کہا کرو شاعر اور کاہن کوئی نہ کہا کرو سو اس قصہ سے معلوم کرا و سنی قرآنکی حقیقت کو خوب دریافت کیا لیکن باوجود اس دریافت کرنے کے اوسکی حقیقت کو باطل کرتا تہا اور جو لوگ اوسے اسکلام کے تدبیر کو دریافت کرتے اونکو کفر سکہاتا تہا اور باوجود اس عناد کے اپنے منعم کے کلام اور اوسکے رسول سے اوسکے زبانی نعمت اور بخشش کے توقع رکہتا ہے سو جسطرح وہ کفر مین ترقی کرکے اعلا مرتبہ کفر کو پہنچا ہے یعنے کفر عناد کو کہ جو ابلیس کا منصب ہے اسیطرح سَاُرۡهِقُهٗ الخ سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا تکلیف دونگا اوسکو ساتہہ مشقت کے اب اوسے چڑہاؤنگا برے چڑہائی پر نزدیک ہے دوزخ مین اوسکو تکلیف صعود کی اوپر چڑہنے کے دینگے ہم صعود نام ہی دوزخ کے پہاڑ کا جو دہکتی آگ سے بنا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ چڑہائی اوسکے

بچاس برس کی راہ ہے جو کافر معاند ہی اوسکو دوزخ کے موکل فرشتہ زبردستی اوپر اوسکے چڑہاوینگے اور
اوسکے سنوش کا یہہ حال ہے کہ جو مین کافر اوسپر ہاتہہ رکہی گا بس رکہتی ہی جل کے بھسم ہوجاویگا اور پہر اوسیوقت
بنا دینگا اور پہر جلیگا اوسیطرح اونکی پاؤنکا حال ہوگا کہ اوسپر رکہتے ہی جل جاوینگے اور پہر نئی بنینگے اس
تکلیف اور مشقت سے اوسکو زنجیر ونسے فرشتے کہینچینگے پہر جب اوس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیگا تو اوسکو
اوپر سے نیچی ڈہلکا وینگے کہ نیچے آگر یگا پہر اوسکو مار مار کر اوپر چڑہاوینگے اور پہر گراوینگے اوسی طرح
ابدالآباد تک ہیگا اور اوس معاند کافر کو خاص اس قسم کے عذاب مین مبتلا کرنا اس سبب سے ہوگا کہ وہ
بہی اپنی فکر کے حرکت مین درجہ بدرجہ کفر کی مضامین پر چڑہتا تہا اور پہر قرب حق سے اپنے تئین گراتا
تہا اور اپنے قدیم کے جہل کے مین غوطے کہاتا تہا اور حق پر قائم رہتا تہا سو اسطرح کا عذاب اوسکے افعال کے
موافق کی سزا ہے اور اس اجمال کے تفصیل یہہ ہے اِنَّهٗ فَکَّرَ الخ **عزیزی** اِنَّهٗ فَکَّرَ وَقَدَّرَ
فَقُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ البتہ اوسنے تامل کیا اور اندازہ مقرر کیا پس لعنت ہوجیو کیونکر اندازہ کیا **فتح**
اوسنے سوچ کیا اور دلمین اندازہ ٹہیرایا سو مارا جائیو کیسا ٹہیرایا **موضح** **تفسیر** اِنَّهٗ فَکَّرَ بیشک
اوسنے فکر کرنا شروع کیا قرآن مجید کے حالمین کہ آیا یہہ قرآن حق تعالیٰ کا کلام ہے یا بشر کا وَقَدَّرَ اور
اور اپنی ذہن مین جتنی احتمال ہین سبکو جمع کیا اور اندازہ کیا یعنی کہنی لگا کہ قرآن شریف ان احتمالونسے
خالی نہین ہی یا تو شاعر کا کلام ہے یا ساحر کا یا کاہن کا یا مجنون کا فَقُتِلَ الخ پہر مارا جائیو اور لعنت
ہوجیو اوسپر کیسا بے ربط اندازہ کیا کہ واقعی چیز کو احتمال کے طور پر بہی خاطر مین نہ لایا یعنے یہہ شبہی اور
احتمال اسے نہی نکہا کہ یہہ کلام کلام آلہی ہے آدمی اور جن کا کلام نہین ہے سو اس احتمال کو چہوڑنا
انتہا درجے کی عناد پر دلالت کرتاہے اور اس احتمال کے چہوڑنے کے سبب سے لعنت اور پہٹکار کا مستحق
ہوا **عزیزی** ثُمَّ قُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ
بار دوسرے لعنت ہوجیو اوپر اوسکے کیونکر اندازہ کیا پہر دیکہا پہر موہنہ ترش کیا اور تیوری چڑہائی پہر
پیٹہ پہیری اور تکبر کیا **فتح** پہر مارا جائیو کیسا ٹہیرایا پہر نگاہ کی پہر تیوری چڑہائی اور منہ بسورا پہر
پیٹہ دی اور غرور کیا **موضح** **تفسیر** ثُمَّ قُتِلَ الخ پہر لعنت ہے اوسپر کیا بر اندازہ کیا
اسلیے کہ احتمالات کے بیان شروع کرنے مین جو احتمالات ظاہر الفساد ہین اونکو ذکر کرنا فکر اور نظر سے صریح
خارج ہے اور یہہ جتنے احتمال بیان کئی ہین ان سبکا فساد ظاہر ہے اسلئے کہ قرآن شریف مین شعر اور دیگر
علامتونسے قافیہ کا التزام تو البتہ پایا جاتاہے اور سوائی اسکے کوئی علامت شعر کے اسمین نہین ہی بلکہ قافیہ کا
التزام بہی جو اسمین پایا جاتاہے سو شعر کے قافیہ کے دستور کے خلاف ہے چنانچہ یہہ بات تامل اور غور کرنے سے
معلوم ہوتی ہے پہر جو علامتین نہین ہین اونکی طرف خیال نکرنا اور ایک علامت جو فی الجملہ پائی جاتی ہے
اوسی کو پکڑ لینا اور اوسیسے احتمال کو ترجیح دینا کمال غفلت سے یا کمال عناد سے ہے اور سحر کے علامتونمین سے
اس کلام الٰہی مین ایک تاثیر تو انتہا درجے کی پائی جاتی ہے اور سوائی اسکے جتنی علامتین سحر کے ہین
اونکا ذکر اور بہی اسمین نہین پایا جاتاہے چنانچہ شیطانونکی نام لینی اور اونسے مدد چاہنی اور اونکی التجا کرنے

له یعنی تیوری چڑہائی

سحر کے لوازمات سے ہے دیکھے تو یہی سب کلام پاک مین نہین ہے وہ مہمل اور بے ربط لفظون سے یہہ کلام پاک تامل
بری ہی سو فقط تاثیر کے لحاظ سے اس کلام اعجاز النظام کو سحر کہنا وہ ہے مثل ہوئی کہ جو سفید ہے سو کپڑا ہے اور
جو گول ہے سو طشت ہے بلکہ یہہ کلام پاک شیطانونکی برائی اور سحر کے مذمت اور شیطانون سے
استعانت کے ممانعت اور اونکی پیروی سے اپنے تئین بچائے رکھنے مین پر ہے اسکو سحر کہنی کا مگر معاند سو ایسے
احتمالونکی ذکر کرنے سے جنکا بطلان صراحۃً ظاہر ہے پہر دوسری مرتبہ لعنت کا مستحق ہوا اور سوائی اسکے
اوسنے اسقدر پر بہی کفا نکیا بلکہ ثُمَّ نَظَرَ پہر دیکہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالمین کہ ان احتمالونکی لوازمات
اونمین پائی جاتے ہین جیسے یہہ کلام شعر ہے تو چاہیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قافیہ اور شعر کے موزونی کو
سیکہتے ہووین اور شعر کہنے کے مشق کی ہوا اور اس فن کی ماہرونکی پاس برسون آمد و رفت رکہی ہو اور
اونکی شاگردی کی ہو اور اگر سحر ہے تو چاہیے کہ ساحرونکے صحبت مین رہے ہون اور جن اور شیطانون کے
تسخیر کے عملونکو اونسے سیکہا ہو اور اگر کہانت ہی تو چاہیے کہ بتخانون مین اور اور شیطانی مجلسون مین ایسے
برسون آمد و رفت کی ہوا اور عام و خاص کے سوالون مجلسون مین اپنے برسون آمد و رفت کی ہوا اور عام و
خاص کے سوالونکے جواب دیتے رہے ہون اور آپکے خبرین کبہی جہوٹی کبہی سچی ہوتے رہی ہون جیسے کاہنونکی
عادت ہے اور اگر ہذیان جنون کا ہے تو چاہیے کہ سودا کے خلط کا غلبہ اور ناوائے اور بے تمیزی اور خبط
اور مختلط کلام آپ مین پائی جاتے ہون ثُمَّ عَبَسَ پہر اپنے موہنہ کو بگاڑا اور تیوری چڑہائی اس سبب سے
کہ ان لوازمات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مبارک مین کوئی بات نپائی گئی تا کہ اوس احتمال کو
مقرر کرکے ترجیح دیوی وَبَسَرَ اور جبین پر چین ہوا کہ مجہکو احتمال متروک اختیار کرنا پڑا یعنی اب یہہ کہنا پڑا
کہ یہہ کلام حقتعالی کا کلام ہے اور فرشتہ کے واسطے سے پہنچا ہے اور یہہ بات اپنے اور اپنے قوم کے مذہب کے خلاف
ہے ثُمَّ اَدْبَرَ پہر پیٹہہ دی اور پہرا اوس شق سے جو واقعی اور حق تہی اور اپنی عروجی حرکت سے
نزول کیا اور اونہین احتمالونسے جو اوسکے ذہن مین جمع ہوئی تہی اور پہلی اونکو باطل کر چکا تہا ایک کو اونمین سے
عناد کی راہ سے اختیار کر لیا اور رجعت قہقری کی یعنی اولٹا پہرا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اسے کہ کوئی مجہکو
اس شق کیطرف رجوع کرنے سے طعن و تشنیع کریگا اور یہہ کہے گا کہ اپنے باطل کیے ہوئے شق کے طرف مناظرے والون کے
نزدیک بہت معیوب بات ہے سو تم کیون اسکی طرف پہری اسلئی کہ مین کسی کی پروا نہین رکہتا ہون ۵
عزیزی ۵ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ پہر کہا نہین ہے
یہہ قرآن مگر جادو کہ ساحرون سے نقل کیا گیا ہے نہین یہہ قرآن مگر کلام آدمی کا ۵ فتح پہر بولا اور
نہین مگر یہہ جادو ہے چلا آتا اور نہین یہہ کہنا مگر آدمی کا سا ۵ موضح تفسیر ۵ فَقَالَ الخ
پہر بولا نہین ہے یہہ کلام مگر جادو نقل کیا گیا بابل سے یا عجم سے یا اور پہلے ساحرونسے اور یہہ قید اسلئے بڑہائی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکہہ کے اوسکے باتکو کوئی جہوٹلا نہ دالے اسلئی کہ آپکا حال ساحرونکی
مخالف تہا پہر نتیجہ نکالنے کیوقت بہی حق احتمال کے مطلق نفی کر دی اور کہا ان ہذا الخ نہین ہے یہہ کلام
مگر کہا ہوا آدمی کا کاشکے یون کہتا کہ ان ہذا الا سحر او کلام الٰہی یعنی نہین ہے یہہ کلام مگر جادو یا اللہ تعالی کا کلام

تو کچہہ بہی سمجہنے سمجہانے کی راہ کہلی رہتی اور اوسکو بہی جو مثری مرتبہ غور و تامل کرنے مین جوش کہ حق ہے اوسکے ترجیح ممکن ہوتی اور جو اوسنے اس پانچوین شق سے جو حق اور واقع ہے سطح کا انکار اور تکبر کیا گو اس اعراض و تکبر کا جزا مین بالضرور **سَاُصْلِیْهِ** الخ **عنقریب** سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ داخل کرین گے ہم اوسکو دوزخ مین اور کس چیز نے مطلع کیا تجہکو کہ کیا ہے دوزخ باقی نہین چہوڑیگی اور ترک نہین کریگی جلانی والے ہے آدمیونکو **فتح** اوسکو ڈالونگا آگ مین اور تونے کیا بوجہا کیسے وہ آگ باقی رکہی نہ چہوڑی نظر آتی ہے پنڈے پر **ملخصہ تفسیر** سَاُصْلِیْهِ الخ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین جس کا نام سقر ہے اور یہہ دوزخ کا پانچوان طبقا ہی اور حق تعالےٰ کے غضب اور قہر کا بڑا مظہر ہے اور غضب الہی کی عظمت کے آثار جو اوس طبقہ مین ظہور کیئے ہین کسے بشر کو اوسکا حال معلوم نہین ہے اور کیا جانا تونے کیا ہے سقر انتہا اوسکے بیان حال کا جو کہہ سکتے ہین وہ سقدر ہے کہ لَا تُبْقِیْ ہرگز باقی نہین رکہتی کسی کو جو اوسمین ڈالا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے وَلَا تَذَرُ اور نہین چہوڑتے اوسکو جلانے کے بعد بہی بلکہ پہر اوسکو درست کرتے ہے اور پہر جلاتے ہے ابدالآباد تک یعنی ہمیشہ یہی کام اوسکا ہے جسطرح یہہ معاند یعنی ولید پلید شق باطل کو نہ ثابت کرسکتا تہا نہ اوسکو چہوڑتا تہا اور اس سقر مین ایک صفت اور بہی ہے کہ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ جلانے والے اور تعرض کرنے والی ہے فقط آدمیونکو نہ موکل فرشتون کو اور نہ وہانکی سانپ بچہو ونکو اور نہ مکہی اور نہ سینہڈ کے درخت کو بلکہ اونسی کچہہ بہی تعرض نکرینگے اگر ان چیز ونکو بہی جلا دیتے تو ان چیز ونکے عذاب سے آدمیونکو نجات ہوتے اور کچہہ تخفیف عذاب مین ہوتے اور ان عذابونکی سوای ایک عذاب سقر دوزخمین دوسرا ہے سب سے زیادہ یعنی دوزخ کے موکلونکی تعدی اور زبردستی کہ آگ کے گرز ونسے مارین گے اور آگ کی زنجیرون اور طوقون سے اونکو جکڑینگے اور کبہی گہسیٹینگے اور کبہی دہکے دینگے اور اپنے دہشت ناک شکلین دکہلا کے انکا دم ناک مین کرینگے اور ہر وقت اور ہر لمحہ موکلونکا ملاحظہ چکہاونیگے اسلیے کہ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر دوزخ کے موکل ہین اونیس شخص **فتح** اوسپر مقرر ہین اونیس شخص **ملخصہ تفسیر** عَلَیْهَا الخ اور دوزخ پر داروغہ مقرر ہین اونیس شخص فرشتونسے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ان فرشتونکی آنکہین برق کیطرح چمکتی ہونگی اور اونکی آواز تندر عدکیسی ہوگے اور اونکے دانت بارہ سنگہے کے سینگ کیطرح ٹیڑہے اور اونکے بال سقدر دراز ہون گے کہ دامن کیطرح زمین پر گہسٹتی ہونگے آگ کے شعلے فوارے کی طرح اونکے موہنہ سے نکلتے ہونگے ایک کندہے سے دوسرے کندہے تک ایک سال کی مسافت ہوگی ہتیلی اونکی سقدر دراز ہوگے کہ ستر ہزار آدمیونکو ایک مرتبے مٹہی مین لیکر جہان چاہین وہان پہینک دیوین مہربانی اور نرمی اونکی دلسے نکال ڈالی گئے ہے سو پہلا فرشتہ وہ ہے جو عرش مجید کی روحانیات سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا نام مالک ہے کہ تمام عمر اوسکو ہنسی نہین آئی بلکہ اوسکے چہرہ سے خوشی کے آثار ہرگز کبہی معلوم نہین ہوتے اور یہہ فرشتہ دوزخمین بادشاہ ہونکی قایم مقام ہے اور اور سب فرشتے اسکے محکوم اور تابعدار ہین حکم کرنے کی خدمت اوسکو سپرد ہے اور دوسرا فرشتہ وہ ہے جو کرسی کی روحانیات سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخ کے طبقونپر لوگونکو تقسیم کرنا اور عذاب کا اندازہ

ہر ایک اپنی مقرر کرنا اوسکا منصب ہے اور یہہ مالک کے دیوان اور دفتر دار کی قایم مقام ہے اور تیسرا
فرشتہ وہ ہے کہ ساتوین آسمان کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو زحل کا مکان ہی اور دوزخیونکی
بدنونکو محفوظ رکہنا تاکہ دوزخ کی عذاب کے صدمہ سے بالکل نیست نہو جاوین اور اون بدنونکو ہمیشگی کے وجود کا
مستعد کرنا اور ہر ساعت اور ہر لمحہ نیا چمڑا درست کردینا اور اونکی جلی ہوئی بدنونکو ہر وقت نیا کردینا اوسکا
کام ہے اور وہ مالک کے میر عمارت کے قایم مقام ہے اور چوتہا فرشتہ وہ ہی کہ چہٹی آسمانکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے جو مشتری کا مقام ہے اور دوزخیونکی آپسمین جہگڑا ڈال دینا اور تابع و متبوع کو آپسمین لڑا دینا اور ایک کا
دوسرے پر لعنت کرانا یہہ اوسکا کام ہے چنانچہ قرآن شریف مین کئی جگہہ یہہ مضمون مذکور ہے اور وہ
مالک کے قاضی کے قائیم مقام ہے اور پانچوان فرشتہ وہ ہے کہ پانچوین آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے
جو مریخ کا مکان ہے اور دوزخیونکو پکڑنا اور باندہنا اور کہینچنا اور مارنا اور زخمی کرنا اوسکا ذمہ ہے اور مالک کے
کوتوال کو جلاد اور میر عذاب کے قایم مقام ہے اور چہٹا فرشتہ وہ ہے کہ چوتہی آسمانکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے جو آفتاب کا مکان ہے اور دوزخیونکی باطل اعتقاد اور برے کامونکو ظاہر کرنا اور ندامت اور شرمندگی
اونپر ڈالنا تاکہ عذاب روحانی مین گرفتار ہووین یہہ سب اوسکا کام ہے اور اوس عالم کے تعلیم کرنیوالے
اور اتالیق کے قایم مقام ہے اور ساتوان فرشتہ وہ ہے کہ تیسرے آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے
جو زہرہ کا مکان ہے اور دوزخیونکو رلوانا اور پٹوانا اور چلوانا اور واویلا کروانا اور زفیر اور شہیق یاد دلانا
اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے رقاصونکی قایم مقام ہے اور آٹہوان فرشتہ وہ ہے کہ دوسرے
آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو عطارد کا مکان ہے اور دوزخ والونکی احوال ایک فرقی کے دوسرے
فرقے کو پہنچانا اور عذاب کی کیفیت ایک کے دوسرے کو سنانے کہ خویش و اقربا اور دوستونکی دل اوس احوال سننے
سے رنج والم وحسرت مین گرفتار ہوین یہہ سب اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جاسوس اور ہرکارے اور
قاصدونکی قایم مقام ہے اور نوان فرشتہ وہ ہے کہ پہلے آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو
ماہتاب کی بیٹھگاہ ہے اور دوزخیونکی زخمونکو پکانا اور پیپ لہو اور بدبو اوسمین پیدا کرنے اور اونکو پہوڑ کے
بہانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جراحون کے قایم مقام ہے اور دسوان فرشتہ وہ ہے جو آگ کی کرہ
کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخمین آگ دہکانا اور چنگاریان اوسے اوڑانے اور دوزخیونکی بدنونکو
پکانا اوسے متعلق ہے اور وہ اوس عالم کے باورچی کے قایم مقام ہے اور گیارہوان فرشتہ وہ ہے جو ہوا کی
کرہ کی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دہوین کا اوٹہانا اور دوزخیونکی مسامون مین پہنچانا اور گرم
ہوا زہردار کو چلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے فراش کے قایم مقام ہے اور بارہوان فرشتہ وہ ہے کہ پانی
کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور زمہریر کے طبقہ کو آراستہ کرنا اور ٹہنڈک اور کپکپی دوزخیونکی بدنون مین
پیدا کرنے اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے میر سقائی کے قایم مقام ہے اور تیرہوان فرشتہ وہ ہے جو خاک کی
روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخیون کے بدنون اور ہر ہر عضو کو بڑا اور بہاری کرنا چنانچہ کافرونکی
ہر ہر دانت پہاڑ کے برابر ہے سطح سے ران بڑے پہاڑ کے برابر ہو جائیگی تاکہ ہلنا جلنا اونپر دشوار ہو جاوے

اور اپنے عضوونکو بلا نسکین اقبس جو گلالے اور فحش سونہہ سے ابکا کرتے ہین اونکو گرم رکہہ کا سفوف کرکے پہکانا یہہ سب اوسکے
ذمہ ہے اور وہ اوس عالم کے پہلوانون کے قایم مقام ہے اور چودہوان فرشتہ وہ ہے جو معدنکی روحانیت
سے علاقہ رکہتا ہے اور طوق و زنجیر ونکا درست کرنا اور اور لوہی کا اسباب طیار کرنا اور اون سبکو آگ مین
ڈالکے تاو دینا اور سونے چاندی کے تختی بنالنے اور اونکو بہی تاؤ دیکر میشیانی اور سپٹ وپہلوؤن کو دوزخیونکی
داغ دینی یہہ سب اوسکے کام ہین اور وہ اوس عالم کے لہارونکی قایم مقام ہے اور پندرہوان فرشتہ وہ ہے
جو جہاڑ اور درختونکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور سیہنڈا اور اورغادار اور کڑوی زہر آلودہ درختونکو
اوگانا اور اونکی پرورش کرنی تاکہ دوزخیونکی کہانے مین صرف ہووین یہہ سب اوسکا ذمہ ہے اور وہ اوس عالم کے
کسانون اور کہیتی والونکی قایم مقام ہے اور سولہوان فرشتہ وہ ہے جو حیوانونکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے اور سانپ بچہو اور چچڑی اور مکہی اور مچہر ونکو دوزخیون پر مسلط کرنا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے
میر شکار کے قایم مقام ہے اور ستروان فرشتہ کہ لطیفہ طبع کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا مقام
جگر ہے اور بہوکہہ اور پیاس کو دوزخیون پر شدت کرنی تاکہ اوس بلامین گرفتار ہوکر الجوع الجوع والعطش العطش
پکارین اور سینڈ کہلانا اور گرم کہولتا پانی پلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے طبیبکے قایم مقام ہے اور
اٹہارہوان فرشتہ دلکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا محل مضغۂ صنوبری ہے اور دلکو رنج دینے
والے کیفیتین جیسے خوف کے زیادتی اور گہبراہٹ بہت اور شرمندگی دوزخیون پر ڈالنا اوسکا کام ہے
اور وہ اوس عالم کے مرشد اور مشایخ کے قایم مقام ہے اور انیسوان فرشتہ عقل کے لطیفہ کے روحانیت سے
علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا مقام دماغ ہے اور اپنے خطاؤن اور چوکون پر جو علم اور عمل مین کیے ہین مطلع
اور خبردار ہونا اور امورات خفیہ واقعیہ کو دریافت کرنا اور اون دلیلونکی قوتونکو سمجہنا اور اپنے شبہونکے فساد
کو دریافت کرنا اور بزرگی اوس چیز کے جسکو فقیر جانتی تہی اور حقارت اوس چیز کی جسکو بزرگ جانتی تہے
سمجہنا یہہ سب چیزین اوسکی تعلیم سے دوزخیونکو حاصل ہونگی اور وہ اوس عالم کی حکیم اور فیلسوفکے قایم مقام
ہے اور جو ظاہری اور باطنی عذاب اور قہر الٰہی کا کارخانہ بدون جمع ہونے ان روحانیات کے سرانجام نہین
پاسکتا ہے اسی سببسے ان سبکا جمع ہونا ضرور ہوا لیکن یہہ انیسوان شخص اوس عالم کے رئیسون کی قایم مقام ہین
چنانچہ دنیا مین بہی یہی انیسون شخص رحمت الٰہی کے کارخانہ کو سرانجام دیتی ہین اور سو دوزخمین انکے
خادم اور تابعدار اسقدر ہین کہ کوئی اونکی گنتی نہین کرسکتا جسطرح دنیا مین ان انیسون روحانیات کے
لشکر کا شمار محال ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ یعنے اللہ تعالیٰ کے لشکر کا شمار
کوئی نہین جانتا ہے سوائی اوس ذات پاک کی اور علماء نے یون بیان کیا ہے کہ دن کی بارہ ساعتین
اور رات کی بارہ ساعتین سب ملکے چوبیس ہوتے ہین اونمین سے پانچ ساعتین پانچون نماز کے حرمت کے سببسے
معاف ہوگئی رہین انیس جنکو مرضی الٰہی کے مخالفت مین صرف کیا ہے سو اون ہر ایک کی عیوض مین
ایک ایک فرشتہ مقرر ہوگا تاکہ اونپر عذاب کری اور یہہ کلام حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے
اور معتبر تفسیرونمین منقول ہے اور فقہا رحمۃ اللہ علیہم نے یون کہا ہے کہ اس عدد کے تعین کا بہید عقل سے دریافت نہین

کرسکتی ہی جسطرح تمام شرعی توقیفی عدد نہین کرا اونکا بہید بہی سوائی حق تعالی کے کسی کو معلوم نہین ہے جسطرح آسمانونکے
عدد اور زمین کے طبقونکی عدد اور ستارونکی عدد اور بہشتی کے سات دن اور دو سو درم مین نصاب کوٰۃ کا ہونا
اور کفارونکی تعین اور نماز کی رکعتین بلکہ نماز کا پانچ وقتون پر ہونا یہہ سب اسی قسم سے ہین واللہ عالم بالصواب
اور معتبر تفسیرونمین منقول ہے کہ یہہ آیت جب نازل ہوئی تو ابوجہل ملعون نے تمام قریش کے مردونکو انکے دنگلونین
مین جمع کیا اور کہا کہ کچہہ تمنے سنا فقط انیس پیادونکی بہروسی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگونکو قیامت سے ڈرایا
کرتے ہین اور تم لوگ تو بقدر جماعت کثیر ہوا اور اپنے شجاعت اور بہادری کے برابر کسیکو سمجہتی بہی نہین سو کیا تم
لوگو نسے بقدر بہی نہو سکے گا کہ دس دس آدمی ایک ایک پیادہ کو چمٹ جاوین اور اوسکو مغلوب کردین اور
عاجز ایک پہلوان اونمین بڑا نامی مشہور تہا اوسکو ابوالاسدین کہا کرتے تہی وہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہنی لگا
کہ سترہ شخصونکو مین تنہا کفایت کرونگا باقی رہے دو اون دونونکا تمہارا ذمہ ہے سو حق تعالی جلشانہ نے اونکے
اس مسخرے پن کے جواب مین یہہ آیت کو نازل فرمایا وَمَا جَعَلْنَا الخ ه عزیزی وَمَا جَعَلْنَا
أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِيمٰنًا ۙ وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُونَ مَاذَآ
أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِي مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا
اور نہین رکہے ہمنے موکل دوزخکے مگر فرشتے اور نہین کیا ہمنے اونکی گنتی کو مگر بلا پیچ حق کا فرونکے تا یقین کرین
اہل کتاب اور تا زیادہ ہوون مسلمان اپنے ایمان مین اور تو شک نکرین اہل کتاب اور مسلمان اور تو کہوین
وہ کہ اونکے دلمین بیمار ہے اور کافر کہ کیا ارادہ کیا ہے خدانے ساتہہ اس مثال کے گمراہ کرتا ہے خدا جسکو
چاہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہے اور نہین جانتا تیری پروردگار کے لشکر کو مگر وہے تبارک و تعالے اور نہین
ہے یہہ مگر نصیحت واسطے بنی آدم کے ه فتح ه اور ہمنے جو رکہے ہین دوزخ پر فرشتی ہین اور
اونکی جو گنتی رکہی سو جانچنی کو منکرونکی تا یقین کریں جنکو ملی ہی کتاب اور بڑہی ایمانداروں کو
ایمان اور دہوکا نہ کہاوین جنکو ملی ہی کتاب اور مسلمان اور تا کہین جنکی دلمین روگ ہے اور منکر کیا غرض ہے
اللہ کو اس کہاوت سے یون بچلاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور کوئی نہین جانتا
تیری ربکی لشکر کو مگر وہے آپ اور وہ تو سمجہوتے ہے لوگونکے واسطے ه موضح ه تفسیر وَمَا جَعَلْنَا
اور نہین کیا ہے ہمنے دوزخ والونکو یعنی جنکے حوالہ مین دوزخ ہے اور لوگونکو دوزخمین ڈالنا اور نکالنا اونہی کا کام
ہے اور صاحب جسطرح ہمنشین کو کہتے ہین اسیطرح مالک اور متصرف کو بہی کہتی ہین چنانچہ مشہور ہے کہ صاحب گہر کا
اور صاحب مجلس کا فلانا شخص ہے اور اسجگہہ بہی صاحب انہین معنونمین مستعمل ہے إِلَّا مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتونکو اور
فرشتون کا زور اور قوت تمکو خوب معلوم ہے اسلیے کہ اونہی مین سے ایک فرشتہ وہ ہی جسکا نام عزرائیل ہے
یعنے ملک الموت کہ ہزارون کی جانین ایک لمحہ مین قبض کرلیتا ہے اور اوسکے مقابلہ کے طاقت کسی بڑی
لشکر بلکہ تمام جہان والے نہین رکہتی ہین اور دوزخ پر فرشتونکو مقرر کرنے کی وجہ ایک یہہ بہی ہے کہ تم

ف یہہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہین انیس شخص کافر ہنسی اسکے اڑانے لگے کہ ہم ہزارون ہین انیس ہمارا کیا کرینگے سب ہمسو مارا کر دواونسے ہین فرشتے ملک الموت سب کو ایک کفایت ہے مگر یہہ گنتی بتائی ہے موافق اگلی کتابونکے تا اونکو دلیل ہو ۱۲

ہونے کی سبب سے آدمیون اور جنون پر مہربانی نکرین اور اونکی دل نرمی نکرین جسطرح دنیا کی بادشاہ ہونکو
جب کسی شہر والونکو یا کسی فرقہ کو انتقام اور سزا دینی منظور ہوتی ہی تو اوس شہر اور اوس فرقہ کے غیر
جنس کے حاکمونکو اونپر مسلط کرتے ہین تا کہ جنسیت اور مناسبت کیطرف میلان کر کی انتقام مین سستی نکرین
اور یہہ بہی ہے کہ فرشتونکو اللہ تعالی نے معصوم پیدا کیا ہی گناہ اونسی ہو نہین سکتا ہی سوا اونکو جن اور انس
کے گناہ گارونکی سزا دینی کیلئے مقرر کیا ہے اسلیئے کہ اونسی حکم مین خلاف نہوگا اور اگر جنات و یا
انسان مین سے جو گنہگار ہین اونکو دوزخیونکی تعذیب کیلئی مقرر فرماتی تو ان گنہگارونکی سزا اون گنہگارونکو
نہ پہنچتی اور اگر انکو بہی دوزخمین معذب رکہتی تو اونکی تعذیب کیلئی اور لوگ مقرر ہوتے پہر یہہ سلسلہ
بڑہتا تو تسلسل لازم آتا اور اگر دوزخیونکی تعذیب کی واسطے نیکونکو مقرر کرتے تو باوجود دائمی نیکیا ہی کے اور خطاؤنکے
عفو ہوجانے کے اونکی تعذیب لازم آتی اسلیئے کہ آدمی اور جن کا جسم آگ کے نزدیکی کو ہمیشگی کیطور پر متحمل ہو
نہین سکتا ہے اور سوائی اسکے اپنے ہم جنسون اور اپنی قریبون اور دوستونکا عذاب دیکہہ کے جسمانی
عذاب سے زیادہ تر روحانی عذاب مین گرفتار ہوتے بلکہ اون لوگونسی ہرگز ہو نسکتا کہ اپنے خویش و اقربا
بہائی بندونکو اسطرح کی سختی اور تکلیف مین گرفتار کرین بلکہ یہہ تکلیف مالایطاق اونپر لازم آتی بخلاف
فرشتونکے کہ یہہ چیزین اونمین پائی نہین جاتین اور اگر کسی کی خاطر مین یہہ شبہہ گذرے کہ دوزخ کے
امورات کے کار پردازی اور سرانجام جب فرشتونکو سپرد ہوا اور اوسکام پر فرشتہ مقرر ہوئی اور فرشتونکی
قوت معلوم ہوچکی کہ ایک فرشتہ تمام جہانکی ہلاک کر دینے کیلئے کافی ہے پہر انیس فرشتونکو مقرر
کرنے کے کیا حاجت تہی تو اسکا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اور نہین مقرر کی ہمنی
گنتے ان فرشتونکی کہ انیس ہین اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مگر واسطے جانچنی اور عذاب کرنے کافرونکی
جو کفر کے حالت مین مری ہین تا کہ ہر قسم کے عذاب مین گرفتار ہوون اور اگر ایک یا دو یا تین شخصونکو دوزخ پہ
مقرر کرتے ہم تو وہ ایک یا دو یا تین قسم کا عذاب کر سکتے سو انیس کا مقرر کرنا اسواسطے ہے کہ انیس قسم کے عذابکو
سرانجام دیوین اور عذاب کی قسمین بہی اونہی انیس مین منحصر ہین چنانچہ انحصار کے وجہہ اوپر گذر چکے ہے
تو گویا جتنی عذاب کی قسمین ہین سب دوزخیونکے حقمین ثابت ہوچکین اور فرشتے کی قوت عملونکی کثرت کی
از روے کمیت کے اور عملونکی شدت مین از روے کیفیت کے اگرچہ وفا کر سکتے ہے یعنی ہزارون مشکل کام کر سکتا ہے
اور ایک فرشتہ جو کام لاکہون آدمیونسے نہوسکے کر سکتا ہے لیکن ایک فرشتہ تمام اعمال مختلفہ کی قسمونکو سرانجام
نہین دے سکتا ہے بلکہ ایک فرشتہ دو یا تین قسم کا کام ہی سرانجام نہین کر سکتا ہے چنانچہ ملک الموت علیہ السلام
ماں کے پیٹ کے اندر بچے مین جان نہین ڈال سکتے ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام پانی نہین برسا سکتے ہین
اور حضرت میکائیل علیہ السلام وحی نہین لا سکتے ہین جسطرح سے کان دیکہہ نہین سکتا ہی اور آنکہہ سن
نہین سکتی ہے اگرچہ اپنے قسم کے کام گتنے ہے سخت ہون کر سکتے ہین جیسے کان سے ہوسکتا ہے کہ ہزارون
آوازین سن لے اور ماندگی حاصل نہووی اور آنکہہ سے ہوسکتا ہے کہ ہزارون رنگ کو دیکہہ لے اور عاجز نہو سو اسیطرح
اگر ایک فرشتہ عذاب کے لیے دوزخیون پر مقرر ہوتا تو اوسی ایک قسم کا عذاب سب دوزخیونکے واسطے ہوسکتا تہا

لیکن دوسرے قسم کا عذاب جو اوس سے متعلق نہین ہے وہ ویسے ہنوسکتا اور سیطرح سے ہر ہر قسم کے عذاب مین کافرونکو
مبتلا کرنا اور ہر ہر قسم کے عذاب کیواسطے علیحدہ فرشتہ مقرر کرنا لِيَسْتَيْقِنَ الخ اسلیئے ہی تاکہ خوب یقین حاصل
کرین وہ لوگ جو دیے گیئے ہین کتاب اسلیئے کہ اہل کتاب کو معاملات آلہیہ کے بہیدونکی سمجہہ اور فرشتونکے افعال
اطلاع اور اونکی قوتونکی دریافت کہ کس کس چیز مین اونکو کمال حاصل ہے وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ تاکہ زیادہ ہو
وہ لوگ جو پہلے سے بیشتر ایمان لائے ہین اپنے ایمانونمین اور یہہ خوب معلوم کرلین کہ کفر بہت بری چیز ہے ہر
قسم کے عذابمین گرفتاری کا سبب پڑتاہے اور ایمان مین کمال پیدا کرین اور کفر سے بہت دور رہین
وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ الخ اور نہ شک کرین جو لوگ دیئے گئے ہین کتاب اور ایماندار انیس عدد کے تعین مین
اور یہہ بات زبان پر نہ لاوین کہ اگر ایک فرشتہ سب دوزخیونپر عذاب کرسکتا تہا تو ایک ہی کافی تہا اور اگر ایک
سکے واسطے کافی نہتہا تو کروڑون دوزخیونکے مقابلہ مین انیس سے کیا ہوسکتا ہے اسلیئے کہ اس بیان سے اونکو
معلوم ہویگا کہ انیس کا مقرر کرنا ہر قسم کے عذابکو گہیر لینے کیواسطے ہے نہ عذاب کیے گیونکے مقابلہ کے لیے
وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ الخ اور تاکہین وہ لوگ جنکے دلونمین جہل کا روگ ہے بہرا ہوا اور اوس جہل کے
سبب اونکا ایمان بہی ضعیف و بودا ہوگیا ہے وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر بہی کہین جنکے دلونمین ایمان کی
بو بہی نہین ہے اور جہل مرکب اونمین مضبوط ہوگیا ہے کہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ الخ کیا ارادہ کیا ہے اللہ
تعالے نے اس گنتی سے جو کافرونکے عذاب کرنیکے لیے مقرر کی ہے مثلاً اسلیے کہ اگر دوزخیونکا مقابلہ اور اونکو منع
کرنا ارادہ کیا ہے تو انیس سے یہہ کچہہ نہین ہوسکتا ہے اور اگر عذابکے اسبابکو سرانجام کرنا اور لکڑیان اور
کندے آگ مین جلانے کیواسطے جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے تو یہہ ہی کام اتنے تہوڑے گنتی کے شخصون سے نہوسکیگا
اور اگر یون ارادہ فرمایا ہے کہ مین اپنے قدرت کاملہ سے اون فرشتونکے ہاتہونسے عذاب کرواونگا تو
فرشتونکا ہونا نہونا برابر ہے اور اگر اسباب ظاہری کی رعایت سے اونکو مقرر فرمایا ہے تو ایک دو ہی کافی ہے
اسقدر ضرور نتہے اور اگر بالفرض عدد ہی معین کرنا منظور تہا تو اور عدد جو مشہور ہین اور معتبر ہین جیسے دس
یا بیس کہ یہہ عدد عقود ہین یا پندرہ یا ستران یا باران مقرر فرمانا تہا یہہ عدد یعنے انیس جنکا کسے جگہہ
اور کسی فرقہ کے نزدیک اعتبار نہین ہے کسواسطے مقرر فرماتے ہین اور اس واقعہ مین دو فرقونکو یعنے
ضعیف الایمان اور کافرونکو گمراہی پر گمراہی زیادہ ہوئی اور دو فرقونکو یعنے مومنین اور اہل کتاب کو
ہدایت پر ہدایت زیادہ ہوئی سو حق تعالے لوگونکو عبرت اور نصیحت کیطور پر فرماتا ہے كَذٰلِكَ الخ اسیطرح
ہر واقع مین گمراہ کرتا ہے اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے اسیطور سے کہ اوس واقعہ کے بہید سے اوسکے نظر کو بند کردیتا ہے
اور اوسکے ظاہر پر اوس شخص کے فہم کو قاصر رکہتا ہے آخر کو شک و تردد مین پڑجاتا ہے یا اوسکا انکار کر بیٹہتا ہے
اور اوسکے ساتہہ تمسخر کرنے لگتا ہے اور ضلالت و گمراہی کے بہنور مین پڑکے ہلاک ہوتا ہے وَيَهْدِيْ الخ اور راہ
دکہلاتا ہے اور مطلب کو پہنچاتا ہے جسکو چاہتا ہے بطور سے کہ اوسکے نظر کو اوس واقعہ کے بہید کو پہنچاتا ہے اور اوسکے
حقیقت کو وہ دریافت کرلیتا ہے اس سبب سے اوسکا اطمینان اوس مین روز بروز بڑہتا جاتا ہے وَمَا يَعْلَمُ الخ اور
نہین جانتا ہے تیرے پروردگار کے لشکر کو کوئی مگر وہی چنانچہ اوسکے لشکرونمین بعضے وہ ہین کہ تن تنہا

لاکھون کروڑون کو کافی ہین جیسے ملک الموت اور جیسے آفتاب اور ماہتاب دنیا مین روشنی کیلئے اور بعضی وہ ہین کہ دو دو مل کر کام کرتے ہین جیسے کرام کاتبین اور دو آنکھین اور دو کان اور بعضی وہ ہین کہ تین تین مل کر کام کرتے ہین جیسے موالید ثلثہ یعنے نباتات اور جمادات اور حیوانات اور بعضی وہ ہین کہ چار چار ملکے کام کرتے ہین جیسے عناصر اربعہ اور بعضے پانچ پانچ جیسے حواس خمسہ اور خمسہ متحیرہ یعنی آفتاب اور ماہتاب کے سوا پانچون ستارے یعنی زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد اسیطرح اور بہت چیزین ہین اور جو غرض کہ قرآن مین دوزخ کے ذکر سے اور پیغمبر کے بیان سے منظور ہے وہ اس حکمت کے بیان پر موقوف ہی نہین ہے، وَمَا هِيَ اِلَّا الخ اور نہین ہے وہ دوزخ مگر عبرت اور پند آدمیون کے لیے تاکہ اوسکا احوال سنکر غضب اور قہر الٰہی سے ڈرین اور اوسکی نافرمانی نکرین اور اگر کافر یون کہین کہ اس عدد مقرری کی حکمت اگرچہ ہمارے فہم مین نہین آسکتی ہے لیکن اس عدد کا خلاف حکمت ہونا ظاہر ہے اسلیے کہ یہہ عدد بہت قلیل ہین اور عدد قلیل عبرت اور خوف کا سبب نہین ہوسکتے ہین تو اوسکے جواب مین ہم کہتے ہین كَلَّا الخ ف **عزیزی** ف

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَاللَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝

ت نہ قسم ساتھہ چاند کے اور قسم ساتھہ رات کے جب پشت دی اور قسم صبح کی جب روشن ہووی البتہ دوزخ ایک چیزون بڑی سے ڈرانیوالے ہے بنی آدم کو ڈرانیوالی ہے واسطے اوسکے جو کہ چاہے تم مین سے کہ آگے بڑہے یا پیچہے رہے ف **فتح** ف سچ کہتا ہون قسم ہے چاندکی اور رات کی جب پیٹ پہیری اور صبح کی جب روشن ہووے وہ دوزخ ایک ہے بڑی چیزون مین ڈراوا لوگونکو جو کوئی چاہے تم مین کہ آگے بڑہے یا پیچہے رہے ف **موضح** ف **تفسیر** كَلَّا الخ اس عدد کو ہرگز تہوڑا مت جانو وَالْقَمَرِ قسم کہتا ہون مین ماہتاب کی جسکا نور تمام مہینے مین انیس رات خوب معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ آفتاب سے مجتمع ہونیکے وقت مین اوسکا نور ہرگز معلوم نہین ہے اور اس اجتماع کے پہلے بہی چار روز ضعیف النور رہتا ہے چنانچہ اور ستارون مین اور اسمین چندان امتیاز نہین رہتا ہے اور اس اجتماع کی بعد بہی ہلالیت کے دنون مین کچہہ اوپر تین دن اسیطرح رہتا ہے باقی رہی انیس راتین کہ اتنے راتون مین چاندکی روشنی کی تاثیر کفایت کرتی ہے اور تمام جہانکو اپنے نور سے بہر دیتی ہے چنانچہ ہزارون میوی اسکی تاثیر سے پکتے ہین اور ہزارون لاکہون دانے کہیتون مین مغز سے پر ہوجاتے ہین اور دریاؤن مین اور اوگنے والی چیزون مین اور حیوانات کے جسمون مین اور اونکے خلطون اور دماغون اور گوشتون اور چربیون مین رطوبتونکی زیادتی اسیکے سبب سے حاصل ہوتی ہے سو اب یہان انیس عدد کی تاثیر کو دیکھو کہ کسقدر عظمت و بزرگی رکہتی ہے جسنے تمام جہانکو آباد کر دیا اور ایسے بڑے کارخانہ کو سر انجام دے دیا وَاللَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ اور قسم کہتا ہون مین رات کی جب پیٹ پہیرکے بہاگ گئی ہے آفتاب کی روشنی قاہرہ کے سبب اگرچہ آفتاب اوس وقت افق کے نیچے ہوتا ہے الخ اور قسم کہتا ہون مین صبح کی جسوقت روشن ہوتی ہے اور اپنے نور سے تمام جہانکو منور کر دیتی ہے اور قوت باصرہ کو بیکار ہوجانے کے بعد پہر کام مین لگاتی ہے اور یہہ بہی آفتاب کے نور کی تاثیر کے سبب سے ہے اگرچہ ابتک اوس صبح افق کے نیچے واقع ہے سو ان عمدہ تین کارخانون کے ساتھہ جو انیس عدد کی تاثیر سے

مولانا صاحب اسکا نقشہ عزیز سامین اور بہت پہلے بکس ہے وہان دیکھہ لیوین ۱۲

اور کاموں میں سرانجام کی صورت قبول کرتے ہیں ہم دلیل پکڑتے ہیں اسپر کہ اِنَّھَا الخ بیشک وہ دوزخ بہی ایک عمدہ کارخانہ ہے خدا ہی کارخانوں سے کہ حقتعالے کی عدالت اور انتقام کا ظہور اوسی کارخانہ مین ہے سو یہہ کارخانہ بہی اگر انیس فرشتوں سے سرانجام پاوے تو کچہہ عجب نہین ہے اسلیے کہ اوسکے قدرت کے بہت سے کارخانہ اسے عدد سے سرانجام پاتے ہین نہایت امر یہہ ہے کہ دوزخ نَذِیۡرًا الخ ڈرانے والی ہے آدمیونکے واسطے یعنے آدمی اوسکے اوصاف جو سنتے ہین تو وہ سنا اونکے خوف کا سبب پڑتا ہے بخلاف اور کارخانونکے جیسے ماہتاب کے نور کی تاثیر اور رات کا جانا اور صبح کا آنا اونمین سے کوئی چیز اونکے خوف کا سبب نہین پڑتے ہے سو اوس کارخانے کے خوف کے سبب سے اوسکے حالمین تامل نہین کرتے ہین اور اوسکی حقیقت کو دریافت نہین کرتے ہین بلکہ انکار کر بیٹہتے ہین اور اور کارخانونمین جو تہوڑے نفع کی امید ہے تو اوسطرف رغبت سے تامل اور غور کرتے ہین اور اوسکے اسبابکو بہی خوب سمجہتے ہین بلکہ حکمت اور ہیئت کی کتابونمین لکہہ چہوڑتے ہین اس سبب سے اون کارخانونمین بتعجب انکار نہین کرتے ہین اور اون کارخانونمین اگرچہ کچہہ خوف و ڈر ہوتا ہے تو خاص بعضے آدمیونکو ہوتا ہے جیسے چور کہ چاند کی روشنی اور رات کے جانے اور صبح کے آنے سے خوف کرتے ہین اور چورونکی سوای کوئی خوف نہین کرتا ہے بخلاف دوزخ کے خوف کے اسلیے کہ وہ عام ہے لِمَنۡ شَآءَ الخ ہر شخص کیلیے تم مین سے سو جو چاہے کہ آگے پڑے بہتری مین یا برائی مین اَوۡ یَتَاَخَّرَ یا چاہے پیچہے ہٹے بہلائی مین یا برائی مین اسلیے کہ برے کام مین آگے بڑہنے سے دوزخ کا خوف لاحق ہوتا ہے اور اچہے کام مین تاخیر کرنے سے بہی دوزخ کا خوف ہوتا ہے اور ہر کار خیر مین آگے بڑہنے والا اور ہر برے کام مین پیچہے ہٹنے والا بہت کمیاب اور نادرالوجود ہوتا ہے وَالنَّادِرُ کَالۡمَعۡدُوۡمِ مثل مشہور ہے اور اکثر بنے آدم کا حال یہہ ہے کہ اگر ایک برے کام کو چہوڑتے ہین تو دوسرے کو پکڑتے ہین اور اسیطرح اگر ایک نیک کام مین پیش قدمی کرتے ہین تو دوسرے نیک کام سے تاخیر ہوتی ہے اسی سبب سے دوزخ کا خوف سبکو لاحق ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے دار و گیر قیامت کے دن عام ہوگی اسلیے کہ کُلُّ نَفۡسٍ الخ **عزیزی** کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ رَهِیۡنَةٌ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ فِیۡ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوۡنَ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مَا سَلَکَکُمۡ ہر شخص سبب اوس چیز کے کہ کی گرو مین ہے مگر اہل سعادت باغونمین ہونگے سوال پہونچینگے گنہگارونسے کہ کس چیز نے داخل کیا تمکو بیچ دوزخکے **فتح** ہر جی اپنے کیئے مین پہنسا ہے مگر داہنے والے باغونمین ملکر پوچہتے ہین گناہ گارونکا احوال تم کاہی سے پڑے دوزخمین **موضح** **تفسیر** کُلُّ نَفۡسٍ الخ ہر جان بدلی مین اوسکے جو کمایا ہے برائی کرنے اور نیکی کے نکرنے سے رَهِیۡنَةٌ گرو ہوگی دوزخمین اور دوزخکے موکلونکے ہاتہونمین اور جو حاصل کرنیکے آلات و اسباب ہر نفس مین انیس چیزین ہین دو ہاتہہ اور دو پانو اور زبان اور دل اور پیشاب و پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹہہ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت و غضب اسی سبب سے دوزخمین انیس فرشتے اوسپر عذاب کرینگے اور ایذا پہنچاوینگے اور کوئی شخص ان چیزونکے استعمال مین بے قصور نہین بچا ہے ہر شخص تقصیر وار ہے یا ان چیزونکے غیر محل مین صرف کرنے سے یا اونکے محل مین صرف نکرنے سے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے موکلونسے کسی شخص کو خلاصی بہی متصور نہین ہے اِلَّا

اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ مگر داہنی طرف والی جو یثاق کی دن حضرت آدم علیہ السلام کے داہنی پشت کے
طرف سے نکلی تہی اور دنیا مین بہی سیدہی چال چلے تہے اور موقف مین بہی عرش کے داہنے طرف جدہر جنت
ہے کہڑے ہوئی تہی اور اوسیطرف روانہ بہی ہوئے اور اونکے نامہ اعمال بہی داہنے ہاتہہ مین آئی تہی سو
اون کو لئے تو البتہ اپنے حقوق واجبا تکو ادا کرکے اس گرو کے غلامی حاصل کی اور آپ بری الذمہ ہوئی اور
دوزخ کے موکلو نکے ہاتہہ سے نجات پاکی داخل ہوئی فِیْ جَنّٰتٍ باغو نمین اسی سبب کہ اونکی عاقبت
غالب آئی اور اونکو دوزخکے موکلون کے ہاتہہ سے چہڑا لائی اور یہہ لوگ اون باغونمین اسقدر بیخوف اور فارغ البال
اور چین مین ہونگے کہ آپسمین یَتَسَآءَلُوْنَ الخ پوچہینگے گنہگارونکے حالسے کہ وہ لوگ کہان گئی اور کیا
ہوئے جو نظر نہین آتے ہین گویا انکو کچہہ بہی اونکے حالسے خبر ہے کہ وہ لوگ کس بلا مصیبت مین گرفتار
اور جب سنینگے کہ گنہگار انکو دوزخمین داخل کیا اور آگ مین جہونکا تب اون گنہگارون کی طرف متوجہ
ہوکر توبیخ سے یا التعجب سے خطاب کرینگے اور پوچہینگے کہ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ کونسی چیز لائی تمکو دوزخمین
باوجود عقل اور کمال دانائی کے تمسے اتنا نہو سکا کہ دوزخکی طرف کہینچنے والی چیز و نکو اپنے سے دور کرو
حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ اصحاب الیمین سے مراد اس آیت مین ایماندارونکے
بچے ہین جو دنیا سے بے گناہ گئی ہین اور دوزخکی موکلونکے گرو اور قید مین نہ پڑینگے اور یہہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ بچے جب کافرونکا جواب سنینگے کہ ہم اس سببسے دوزخمین پڑے کہ نماز
نہین پڑہتے تہے اور فقیرون مسکینون کو کہانا نہین کہلاتے تہے اور بیہودہ شغل مین اپنی دن گذارتے تہے
اور قیامت کے دن کا انکار کرتے تہے تب وہ بچے کہینگے کہ ہم یہی کام کرتے تہے لیکن قیامت کا ہم انکار نہین کرتے تہے تو معلوم ہوا کہ قیامت
کے دنکی انکار سے تم اس بلا مین گرفتار ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اگر اصحاب الیمین سے مراد نیک بخت ہین
جیسا کہ قرآن مجید کا عرف یہی چاہتا ہے سو یہہ سوال تعجب کے راہ سے ہوگا یا از راہ تنبیہ کے اور دوزخی اس
جواب کے سوال مین یون کہینگے لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ الخ **عزیزی** قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ
وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۝ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۝ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ
الدِّیْنِ ۝ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ۝ کہینگے نہ تہی ہم نماز ادا کرنی والون مین
اور کہانا نہین کہلاتے تہے ہم فقیر کو اور ساتہہ انکار کے بیٹہتی تہے ہم ساتہہ بیٹہنی والون کے اور جہوٹ گنتی تہی ہم
روز جزا کو اوسوقت تک کہ آئی ہمکو موت **فتح** بولے ہم نہ تہی نماز پڑہتی اور نہ تہی کہلاتے محتاج کو
اور تہے باتمین دہنستی ساتہہ دہنسنے والونکے اور تہے جہٹلاتے حسابکے دنکو جب تک پہنچی ہم پر یقین آئی والی
موضح فرقان **تفسیر** قَالُوْا لَمْ نَکُ الخ کہینگے نہ تہے ہم نماز پڑہتے وانچہ ہر جو نماز کو چہوڑا تو دوزخ مین گرفتار ہوئے وَلَمْ نَکُ الخ
اور نہ کہانا کہلاتے تہے ہم فقیر کو اگر ایک وقت بہی پیٹ بہرکے مسکین کو کہانا کہلاتے ہم تو اوس وقت سے اوس
ساعت تک خاطر جمعی سے اوسکی گذرتی وَکُنَّا نَخُوْضُ الخ اور تہی ہم دہنستے بدصحبتونمین ساتہہ دہنسنے والونکے
اور اون صحبتونمین انہین آفتین اور برائیان تہین یہلی برائی بیہودہ بکنا جیسے عورتونکے حسن کا ذکر کرنا اور
دولتمندونکے عیش اور بادشاہونکے تکبر اور اونکی شان وجہل کے اسباب اور صحابہ کی آپسمین جنگ وجدال

یعنی دا ہنے ... بائیں باتون پر انکار کرنے سے ... ۱۲ ... بیان بہشت مسلمان کو ... ۱۳

گفتگو اور باطل باتین کہنی ہون کا چرچا اور فاسقونکے فسق کا بیان کرنا دوسری برائی آپسکے کلام مین نکتہ گیری
اور عیب چینی کرنے اور اوسکلام کے عیب کو بیان کرنا تیسری برائی تعصب کی راہ سے مذہبون مین اور دین
کے قومونمین لڑائی جھگڑا اور اپنے سخن پروری کرنی اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے حق کے لینے مین جھگڑا
کرنا چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریر سے آراستہ کرنا اور بیہائی کی ہجو اور
برائی کی تعریف کے اشعار پڑہنا اور اوس مضمون سے لذت حاصل کرنی پانچوین برائی فحش بکنا جماع یا پیشاب
یا پاپخانے کے مقام کے ذکر سے یا پردہ نشین عورتونکا نام لیکر چھٹی برائی آپسمین سخت گوئی کرنی جیسے بیحیا احمق
جاہل وغیرہ کسیکو کہنا ساتوین برائی گالی دینی کسیکو اور کسیکی آبرو لینی آٹھوین برائی لعنت کا استعمال کرنا
خصوصًا غیر مستحق پر نوین برائی ہنسی اور تمسخر کی زیادتی کرنی ہنسی کے اندازہ سے جو دوسرے کے رنج وملال کا سبب
دسوین برائی تہمت اور بہتان لگانا اور بے گناہ کی طرف برائی کے نسبت کرنی گیارہوین برائی مسلمان
کی حرکات اور سکنات پر ہنسنا از راہ تمسخر کے اور مسلمانونکے عیب بیان کرکے اورونکو ہنسوانا بارہوین برائی وعدہ خلافی
کرنے تیرہوین برائی جھوٹ بولنا پہر اوسپر مبالغہ کرنا چودہوین برائی آدمیونکی چھپی بہیدونکو کہولنا اور لوگونکے
گہر کی چھپی باتونکو سبکے سامنے ظاہر کرنا پندرہوین برائی بددعا کرنی سولہوین برائی نیت بد کرنی سترہوین
برائی ایدہر کی اودہر لگانی اٹھارہوین برائی موںہہ پر کسیکی تعریف کرنی انیسوین برائی اپنا اور اپنی قوم کا
اور اپنے بزرگونکا فخر اور شور سے بیان کرنا سوان آنہیں آفتون نے ہمکو ان انیس بلاؤنمین ڈالا یعنی دوزخ کے
انیس موکلونکے ہاتھہ مین گرفتار ہوئی وَكُنَّا الخ اور تہی ہم جہٹلاتے قیامت کے دنکو اور قیامت مین
انیس واقعہ بہت سخت ہونگے اونمین چہہ وہ ہین جو نفخہ اول کے بعد واقع ہونگے چنانچہ پہلا واقعہ آسمانکا
پہٹنا دوسرا زمین کا بہونچال تیسرا ستارون کا منتشر ہونا چوتہا چاند سورج کا بے نور ہوجانا پانچوان پہاڑونکا
اڑنا چہٹا دریا مین آگ لگ جانا اور تیرہ واقعہ وہ ہین جو نفخہ ثانی کے بعد ہونگے چنانچہ پہلا مردونکا زندہ ہونا
دوسرا گروہ گروہ کرکے اونکو میدان محشر مین ہانکنا تیسرا دہوپ کا زیادہ ہونا یہانتک کہ سب موقف والونکو گہیر لیگا
چوتہا دوزخ اور آفتابکی گرمی سے لوگونکے بدنونسے پسینے کا دریا بہنا پانچوان سایہ کا کہین نہونا چہٹا موقف مین
کہڑا رہنا ساتوان قہر الہی کی تجلی کا ظہور آٹہوان سوال حسابکا نوان عملونکو وزن کرنا دسوان نامہ اعمال کا
دیا جانا سیدہے ہاتہہ مین یا اولٹے مین گیارہوان روانہ ہونا موقف سے بہشت یا دوزخکی طرف بارہوان پل صراط
گذرنا تیرہوان داخل ہونا جنت مین یا دوزخمین سو جب ہمنی قیامت کے دنکا انکار کیا تو گویا ان انیسون چیزونکا
انکار کیا ہمنے سو ہر واقعہ کے انکار کی سزا مین ایک ایک دوزخ کا موکل ہمارے پیچہے پڑا اور ہمکو اس بلا مین گرفتار کیا
کاشکے ابتدائے عمر مین اون چیزونکا انکار کرکے پہر آخر عمر مین توبہ کی ہوتی ہمنی تاکہ اوس پہلے انکار پر مواخذہ نہ
ہوتا لیکن ہم اپنے شامت سے اون برے کامونکو عمر بہر کرتے رہے حَتّٰی الخ یہانتک کہ آن پہنچی ہمکو موت
پہر موت کے بعد خبردار ہونا اور پچہتانا کچہہ ہمارے کام نہ آیا اسلیے کہ عمل اور توبہ کرنے کا وقت نہ رہا اور حق تعالے
فرماتے ہیں کہ اوس وقت انکو ہیچ نہ اپنے خلاصی کی فکر آپ کی نہ کہین اور طرف سے اونکو مدد اور اعانت کی امید باقی رہے

فَمَا تَنْفَعُهُمْ الخ عزیزی فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِينَ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ

فنح پس نفع نہ دیگی اونکو شفاعت شفاعت کرنے والونکی پس کیا ہے اونکو نصیحت سے مونہہ پہیری ہوئی گا
مو پہر کام نہ آویگی اونکو سفارش سفارش کرنے والونکی پہر کیا ہوا ہی اونکو سمجہوتی سے مونہہ موڑی گا

تفسیر مراد شفاعت کرنے والونسے انبیا اور فرشتے وغیرہ ہین یعنے بالفرض والتقدیر اگر سب جمع ہون اونکی شفاعت کرنے پر یعنے کافرونکی تو نفع دیگی اونکو وہ شفاعت پس یہہ مراد نہین ہے کہ وہ شفاعت کرینگے اونکی اور نہ نفع دیگی شفاعت اونکو اسلیے کہ شفاعت دن قیامت کے موقوف ہوگے اذن پر اور قابلیت محل پر یعنی جسکی شفاعت کی جاوے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شفاعت کرینگے فرشتے اور نبی اور شہید اور صالحین اور تمام مؤمن پس نہین باقی رہینگے دوزخ مین مگر چار قسم کے لوگ پہر پڑہی ابن مسعود نے یہہ آیت قالوا لم نک من المصلین سے بیوم الدین تک اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت محمد علیہ السلام شفاعت کرینگے تین بار پہر شفاعت کرینگے فرشتے پہر اور انبیا علیہم السلام پہر باپ پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ باقی رہی ہے رحمت میری اور نہین چہوڑونگا دوزخ مین مگر اوسکو کہ حرام کی مینے اوسپر جنت یعنی کافر اور کہیگا ایک شخص دوزخیونمین سے ایک اہل جنت کو کہ ای فلانی کیا نہین پہچانتا تو مجہکو مین وہی ہون کہ پلایا تہا مینے تجہکو شربت اور کہیگا ایک اور کہ مینے دیا تہا مینے تجہکو پانی وضو کو اور کہیگا ایک اور کہ کہلایا تہا مینے تجہکو لقمہ اور ایک اور کہیگا کہ پہنایا تہا مینے تجہکو ایک کپڑا علی ہذا القیاس اور کچہہ کچہہ کہینگے پس شفاعت کریگا یہہ اونکی پہر داخل کروادیگا جنت مین یا تو پہلے داخل ہونے دوزخ کے یا بعد اوسکے **فروع تنبیہ** نماز کے ترک پر بہت وعید آئی ہی اور نماز پڑہنے کے بہت فائدہ ہین چنانچہ حضرت عثمان رض فرماتی ہین جو شخص نگہبانی کرے پانچون نمازونکی کہ وقت پر پڑہے اور ہمیشگی کرے اونپر بزرگی بخشی اوسکو اللہ تو بزرگیان پہلے دوست رکہے اللہ اوسکو اور رہے بدن اوسکا تندرست اور نگہبانی کرین اوسکی فرشتے اور اوترے برکت اوسکے گہر مین اور ظاہر ہو اوسکے مونہہ پر نشانی نیکونکی اور نرم کرے اللہ دل اوسکا اور گذر جاوے پل صراط پر مانند بجلی چمکنی والیکے اور نجات بخشی اوسکو اللہ دوزخ سے اور اوتارے اوسکو اللہ ہمسایہ مین اون لوگونکے کہ نہین خوف اونپر اور نہ غمگین ہونگے **منبہات** پہر نہ نفع کرینگے اونکو شفاعت شفاعت کرنیوالونکی اسلیے کہ شفاعت کرنیوالے یا بدنی عمل مین یا مالی سو بدنی عملونمین سردار نماز ہے اور مالی عملونمین سردار مسکینونکو کہانا کہلانا ہے پہر جب یہہ دونو عمل اونکے دشمن ہونگے اور اونسے عوض لینے کو مستعد اور ملیا ہونگے تو سفارش کا کیا ذکر ہے اور پہر جب یہہ سردار کینہ کشی پر مستعد ہونگے تو اور بدنی اور عملونکی کیا طاقت ہے کہ اس مقدمہ مین دم مارسکین اور یا شفاعت کرنیوالے پیغمبر ہین یا قرآن مجید سو قیامت انکار کرنے کے سبب سے جو پیغمبر اور قرآن مجید کا عمدہ مطلب ہے پیغمبر اور قرآن شریف انکی صورت سے بیزار ہونگے پہر انکی سفارش کرنے کا کیا ذکر ہے اور شفاعت کرنے والے اولیا اور علما اور شہدا ہین سو ان لوگونکے صحبتونمین بیٹہنے کے سبب سے اور بیہودہ گوئی اور حرام چیزونکے مرتکب ہونے اور لعن طعن کرنے اور نیک بختونکے آئین اور صنع سے مخالفت کرنے کے سبب سے اولیا اور علما اور شہدا بہی انسے بیزار ہونگے اسلیے کہ دنیا مین کبہی اونکی صحبت کیطرف میلان نکیا اور اونکی نصیحت کو نہ سنا بلکہ اونکی صنع اور آئین کے

کافرونکے حق مین کوئی سفارش نکریگا اور کریگا تو قبول نہوگی

للقابل قبلت ولالكافر ليس يقابل لها فلا اذن في الشفاعة

مخالفت ہی مین عمر بہر گذرانی سو جب اس قسم کا دن آفت و مصیبت بہرا ہوا اونکے سامنے ہے اور اعانت اور مددگی کسے سے توقع بہی اوسدن اونکو نہین ہے تو انکو چاہیئے کہ اوسدن کی سختیونکی تدبیرکو دریافت کرین اور جو شخص انکو اوسدن کی سختیون اور مصیبتون کا علاج بتلادے تو اوسکا احسان مانین اور پند و نصیحت کے تلاش مین اپنے مقدور بہر سعی اور کوشش کرین فَمَا لَهُمْ الخ پہر کیا ہوا ہے انکو جو قرآن شریف کی پند و نصیحت سے اعراض کرنے والے ہین اور مونہہ پہیرنے والے اور یہہ اعراض اونکا انتہا درجےکو پہنچا اسلئے کہ امر خیر سے اعراض کرنا کبہی بے فہمی اور نادانی سے ہوتا ہے جیسا بچے کا اعراض علم سے اور کبہی طبیعت کے نفرت کرنے سے ہوتا ہے اگرچہ اوسکا نفع اور مصلحت سمجہتا ہے جیسے بیمار کا اعراض کرنا تلخ مفید دوا کے کہانے سے سو ان لوگون نے اپنے مین ہر قسم کا اعراض جمع کیا ہے اس نصیحت نہ سننے کے سبب سے كَأَنَّهُمْ الخ ۵ **عزیزی** ۵ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ گویا وہ گدہے ہین بہاگنے والے کہ بہاگتے ہین شیر سے ۵ **فتح** ۵ جیسے وہ گدہے ہین بدکے بہاگے غل کرنے سے ۵ **موضح** كَأَنَّهُمْ ۵ **تفسیر** گویا کہ یہہ نادانی اور حمق اور نفرت طبعی اور خوف وہمی مین قرآن شریف کی پند سے حُمُرٌ الخ گدہے بہاگے ہین بڑی شیر نر قوی ہیکل کے دیکہنے سے اور اوسکے نعرہ کی آواز سننے سے کہ ہرگز اپنا پیچہا پہر کر نہین دیکہتے ہین اور کچہہ بہی احوال کی تحقیق نہین کرتے ہین بہاگے چلے جاتے ہین اور یہہ انکے اعراض اور بہاگنے کا سبب یہہ ہے کہ انکا تکبر اور غرور انکو گوارا نہین کرتا ہے کہ دوسرے پر نازل ہوئی وہی پند کو قبول کرین اور اوسے نفع لیوین بَلْ يُرِيدُ الخ ۵ **عزیزی** یعنی جیسے گدہے شیر سے ڈر کر بہاگتے ہین ایسے ہی یہہ قرآن کے سننے سے بہاگتے ہین اسلئے کہ کام کی بات سننے والے اور دل نصیحت قبول کرنے والے نہین رکہتے ہین جیسےکہ مثنوی مین مولا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہین ؎ از کجا این قوم و پیغام از کجا ✤ از جمادی جان کجا باشد رجا ✤ راز جز با رازدان انباز نیست ✤ راز اندر گوش منکر راز نیست ✤ غرضکہ اس آیت کریمہ مین نہایت مذمت کفار کے اور بیان اونکی حماقت کا ہے **حکایت** منقول ہے کہ ایک عالم مسجد جامع مین وعظ کہہ رہے تہے اور اونکے گرد بہت سے لوگ بیٹہے تہے ایک شخص حمزہ یہہ جلسہ دیکہہ کر وعظ سے پکار کر کہا کہ میرا گدہا جاتا رہا ہے ان لوگون سے پوچہو کسی نے دیکہا ہو تو بتادین اون واعظ نے کہا کہ وہین بیٹہہ جا بتادونگا بس وہ بیٹہ گیا اور تہوڑی دیر مین ایک شخص اوٹہہ کر مجلس سے چلا بس کہا واعظ نے اوس جمع بیٹہنے والے کو کہ لے اسکو یہہ گدہا تیرا ہے ظاہر ا یہہ بات اوس واعظ نے یہی آیۃ کریمہ سے نکالی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذکر سنکر اوٹہہ چلا اور اوسکی قدر نجانی ۵ **روح** بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۵ بلکہ چاہتا ہے ہر ایک شخص اونکا کہ دیا جاوی نامے کہلے ہوئے ۵ **فتح** بلکہ چاہتا ہے ہر مرد انمین کہ اوسکو ملے ورق کہلی **موضح** ۵ **تفسیر** بَلْ يُرِيدُ الخ بلکہ چاہتا ہے ہر ہر واحد انکا یہہ کہ دیا جاوی اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیفے کہلے ہوے بادشاہونکے فرمانون کیطرح نہ اونکے لپٹے ہوئے شقونکی طرح اسلئے کہ لپٹے ہوئے شقے بادشاہونکے بہت اعتبار قابل نہین ہوتے ہیں بخلاف کہلے ہوے فرمانونکے کہ ان فرمان جسکی نام پر صادر ہوتے ہین اوسکی عزت اور ہر بزرگ زیادہ ہوتے ہے اور اوسکا مرتبہ بلند ہوتا ہے

ف ۱ یعنی جنگلی گدہی ... بہاگتے ہین ...

ف ۲ یعنی ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کہلے کتاب اوسپر آسمان سے ... ہر ایک کے نازل ہووے ۱۲ فتح

اور یہہ اونکی درخواست ایسے ہے جیسے کسان اور گنوار دیہاتی چاہتے ہین کہ اونکی ہرایک کے نام پر علیحدہ علیحدہ
بادشاہ کا فرمان آدمی اوراوسمین کسی صوبہ دار فوجدار کا واسطہ نہو اور یون کہین کہ جبتک ہمارے ہرایک
نام پر جدا جدا بادشاہی فرمان معتبر ایلچیونکی معرفت سے نہ آویگا تبتک ہم اس صوبہ دار اور اس فوجدار
کی طاعت نکرینگے اوراوسکی کچہری مین حاضر نہونگے اور اوسکی باتکو ہرگز نسنینگے مفسرین سے
روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کے کافر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ ہم ہرگز تمہاری پیروی نکرینگے
اور تمہاری بات کو نسنینگے جبتک ہماری ہرایک کیواسطے ایک ایک فرمان آسمان سے بے تمہارے واسطے
کے نازل نہووے اور صبح کیوقت ہماری ہرایک کے سرہانے سے ظاہر ہووے اور اوسکے لفافہ پر سرنامہ کیطور پر لکہا ہو
کہ یہہ فرمان رب العالمین کیطرف سے فلانے شخص فلانے کے بیٹے کی طرف اور اوس نامہ مین تمہاری طاعت کا حکم
ہووی تو البتہ ہم قبول کرین اور تمہاری پیروی کرین سو حق تعالیٰ اونکی باطل فرمائش کے رد مین فرماتا ہے

كَلَّا الخ ٥ عزیزی ٥ كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُونَ الْاٰخِرَةَ ٥ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ٥ فَمَنْ
شَآءَ ذَكَرَهٗ ٥ نہ بلکہ نہین ڈرتے ہین آخرۃ سے نہ نہ تحقیق قرآن نصیحت ہے پس جو چاہے پڑہے اوسکو
٥ فتح کوئی نہین ڈرتے نہین آخرۃ سے کوئی نہین یہہ سمجہوتی ہی پہر جو کوئی چاہے یہہ یاد کرے
٥ موضح تفسیر كَلَّا بَلْ الخ ہرگز ایسی خواہش نکرین اسلیے کہ جب کسی آفت سے اپنے
خلاصی کی فکر پڑتی ہی تو اوسوقت تکبر و غرور کچہہ کام نہین آتا جیسا کہ بیمار قریب المرگ نہین کہتا ہی کہ
ہمارا مرتبہ نہین چاہتا ہے کہ ہم طبیب کی دوا کرین اور اوسکے کہے پر عمل کرین بلکہ یہہ لوگ نہین ڈرتے ہین
آخرت سے اور ہرگز یقین نہین کرتے ہین اسکا کہ دوسرے عالم مین انکے افعال کی سزا انکو ملیگی تاکہ اوسکی خلاصی
کی فکر کرین اور اوسکے تدبیر کسی سے پوچہین اور کسیکی نصیحت سنین پہر حکم ہوتا ہے کہ اس انکے کلام مین
ایک اور خلل اور ہے كَلَّآ الخ ہرگز ایسا نسمجہین کہ یہہ نصیحت اوتری ہی انکے غیر کے واسطے بلکہ یہہ
قرآن نصیحت عام ہے کسی ایک کے واسطے مخصوص نہین ہے کہ فقط اوسیکے واسطے ہو بلکہ جو ڈرے
اوسیکے لیے ہے اسواسطے کہ یہہ آدم کا کلام نہین ہے بلکہ کلام الٰہی ہے اپنے بندونکی ہدایت کے لیے بہیجا ہے
حضرت پیغمبر اور جبرئیل علیہما السلام اور قاری اور اوستاد بیچمین واسطہ پڑے ہین سو یہہ قرآن شریف
تذکرہ حقتعالیٰ کا ہے جیسے قاضی ایک شہر کا تذکرہ لکہدیتا ہے پہر جس قاضی پاس اوسے لیجاوے اور
زمانے مین یا آگے چلکر وہ اوسپر عمل کریگا فَمَنْ الخ سو جو چاہے یاد کرے پس قرآن کو اور اوسکے
معنونمین غور کرے اور اوسپر عمل کرے ٥ عزیزی ٥ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ٥ اور یاد نہین کرتے بندے مگر اوسوقت کہ چاہے خدا وہ
لایق ہے اسکے کہ اوسے ڈرین اور وہ ہے لایق اسکے کہ بخشے ٥ فتح ٥ اور وہ یاد بہی کرین کہ
چاہے اللہ وہ ہے جسکا ڈر چاہیے اور وہی ہی بخشنے کے لایق ٥ موضح تفسیر وَمَا يَذْكُرُوْنَ الخ
اور خوب یاد نہین کرتے ہین اس قرآن کو باوجود اسقدر وسعت اور کہلی سمجہکے مگر جسوقت چاہے گا
اللہ تعالیٰ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ بعضے ان لوگونمین سے جبتک ... ... دقتال کرلینگے اور

ف ۱ یعنی ایکبار اونمین سے ... ہوا ...

اس قرآن کے امر ونہی کی مخالفت کرنیسے خوب طرحسے خرابی وذلت حاصل ہوئیگی اور کتنے قبیلے قتل ہونگے
اور مال وعزت کا نقصان قرار واقعی اس نعمت عظمی کے انکار کی شامت سے ہولیگا تب اس نعمت کی
قدر جانینگے اور اسکو یاد کرینگے اور اسکی نصیحتوں پر عمل کرینگے اور اس سے نفع حاصل کرینگے لیکن وہ ایسا
غفور الرحیم ہے کہ اوسوقت بھی انکے اقرار کو اور اس قرآن کی نصیحت پر چلنیکو اپنے قبول کریگا اور انکو
ہدایت کریگا اور انکے پچھلے گناہ معاف کریگا اسلیے کہ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى الخ وہ اللہ تعالے لائق تقوے ہے
اوس سے تقوی یعنی ڈرنا چاہیے اور وہی بخشنے اور کرم کے لائق ہے یعنے آدمی کتنے ہی گناہ کرے اور عمر بھر
حق تعالی کی نافرمانی کرے لیکن جب تقوی کی راہ چلیگا وہ اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور یہہ اوسکی نہایت
لطف اور رحمت کا سبب ہے انس بن مالک آپکے خادم خاص اور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت رب العزت تعالی شانہ وجل سلطانہ سے اس مقام پر حاشیہ
منہیہ کیطور پر ایک عبارت اس آیت کی تلاوت کے بعد نقل فرمائی ہے اوسکے الفاظ یہہ ہین قَالَ رَبُّكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَهْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَلَا يُشْرَكَ بِيْ شَيْءٌ فَاِذَا اتَّقَانِيَ الْعَبْدُ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ
اَغْفِرَ لَهٗ سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ یہہ سورت مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایک سو چونسٹھ کلمے اور چھ سو
باسٹھ حرف ہین اور رکوع دو اور اوتری ہی یہہ بعد قارعہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہہ سورۃ
مدثر سے یہہ ہے کہ سورۃ مدثر مین قیامت کے ظاہری واقعہ کی ابتدا مذکور ہے یعنے صور کا پھونکنا
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اور اوسکے انتہا مین ہی مذکور ہے یعنے سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ
اور کل نفس سے فِيْ سَقَرَ تک مین اور اس سورۃ مین قیامت کے باطنی واقعہ کی ابتدا مذکور ہے جو عقل و
روح کو متحیر کردیگا چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور اوسکے انتہا مین ہی مذکور ہے
یعنے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ سے فَاقِرَةٌ تک پس وہ سورت قیامت کی ظاہر کے بیانمین ہے اور یہہ سورت
قیامت کے باطن کے بیانمین ہے اور اس سورت کا نام سورہ قیامت ہونے کی وجہہ یہہ ہے کہ اس سورۃ مین
قیامت کے آنیکو ایسی صحیح دلیلوں سے بیان فرمایا ہے جسکا سمجھنا بہت آسان ہے اور ہر شخص کو
عام ہو یا خاص جب اپنے دلکی طرف رجوع اور تہوڑا فکر وتامل کرے تو یہہ بات اوسکے سمجھہ مین آسکتی ہے
اور اس سورت کے سورۃ قیامت نام کہنے کی وجہہ یہہ بھی ہے کہ اسمین قیامت صغری اور کبری دونون بیان
ہوئی ہین چنانچہ اول سورت سے كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ تک قیامت کبری کا بیان ہے اور كَلَّآ
اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ سے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى تک قیامت صغری کا بیان ہے اسلیے
اس سورت کو سورہ قیامت کہنا اولی اور انسب ہوا اسلیے کہ یہہ سورت تمام اقسام قیامت کو محیط ہے اور
خوب وصحیح دلیلون سے اسکو ثابت کرتی ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ قسم کہاتا ہون مین دن قیامت کی
اور قسم کہاتا ہون مین ساتھہ نفس ملامت کرنیوالیکے فتح قسم کہاتا ہون قیامت کے دنکی اور قسم
کہاتا ہون جی کی جو ملامت دیتا ہے موائد تفسیر کہا مغیرہ ابن شعبہ نے کہ کہتے ہین

لوگ قیامت قیامت اور انکی قیامت موت ہے اور حاضر ہوئی علقمہ ایک جنازہ پر جب دفن ہوا مردہ تو کہا علقمہ نے اسکے تو قیامت آگئی کسے بزرگ نے اس مضمون کو شعر مین لکھا ہے ؎ خرجت من الدنیا و قامت قیامتی ÷ غداة اقل الحاملون جنازتی ÷ ترجمہ یعنی نکلا مین دنیا سے روز قایم ہوئی قیامت میری کل کے دن اوٹہائین گے اوٹہانے والے جنازہ میرا کو اور مفسرین کو نفس لوامہ کے معنو نمین اختلاف ہے سو جو مفسرین محقق ہین انہون نے یون بیان کیا ہے کہ آدمی کا نفس ایک چیز ہے لیکن اوسکی تین حالتین ہین اگر عالم علوی کیطرف مائل ہوا اور عبادت اور فرمانبرداری مین اسکو خوشی حاصل ہوئی اور شریعت کی پیروی مین اسکو تسکین و چین ہوا تو اوس نفس کو مطمئنہ کہتے ہین اور اگر عالم سفلی کی طرف اوسنے میلان کیا اور دنیا کی خواہش و لذتو نمین اور عار و ننگ اور انتقام اور کینہ کشی کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروی سے بہاگا اوسکو نفس امارہ کہتے ہین اسلئے کہ روح کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اگر کبہی عالم سفلی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت و غضب مین مبتلا ہوتا ہے اور کبہی عالم علوی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت و غضب کو برا جانتا ہے اور اوسے بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے تئین آپ ملامت کرتا ہے اوس نفس کو لوامہ کہتے ہین اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر نفس لوامہ ہوگا اور اپنے تئین ملامت کریگا اسلئے کہ اگر نیک ہے تو بہی اپنے تئین ملامت کریگا کہ نیکی زیادہ کیون نکی اور اپنے بعضے وقتونکو بفائدہ کیون گنوایا اور اگر بد ہوگا تو اپنے تئین اسپر ملامت کریگا کہ کیون برائی کی تہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جنت والونکو کسی چیز کی حسرت نہوگی مگر ایک چیز کے جو دنیا مین کوئی ساعت بے یاد الٰہی کے گذاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمة اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا مین ہے ایماندار آدمی کا یہی نشان ہے کہ ہمیشہ اپنے ملامت مین رہے اسلئے کہ کوئی آدمی تقصیر سے خالی نہین ہے پہر وہ تقصیر معرفت الٰہی اور اوسکی لوازم مین ہو یا عبادت و تقوی مین یا اوسکے شرائط و آداب مین ہو اور بعضون نے یون فرق بیان کیا ہے کہ نفس مطمئنہ نفس انبیا اور اولیا رکاملین کے ہین جنہون نے حق تعالے کی یاد اور اوسکی محبت مین چین و اطمینان پیدا کیا اور وسوسون اور خطرونکی کشمکش سے خلاصی پائی ہے اور نفس ملہمہ صالح ایماندارون اور نیکونکا نفس ہے اور نفس لوامہ گنہگارون تائبان اور تقصیر دارون نادم کا نفس ہے اور نفس امارہ کافرونکا نفس ہے اور اون فاسقونکا جو فسق پر اڑرہے ہین اور جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ اوس حسرت اور ندامت پر جو قیامت کے دن ہوگی اوسپر کچہہ قسم کہانے کی حاجت نہین ہے اور اسیطرح کافرونکی غفلت کے سبب قیامت کے آنے پر ساتہہ نفس لوامہ کے قسم کہانی بہی مفید نہین ہے تو اب فرماتے ہین کہ ان دونو قسمونکو جو مطلب کے ثابت کرنے مین عمدہ دلیل نہین چہوڑکے قیامت کے آنے مین کافرونکے شبہے کو دور کرتے ہین اور اونسے پوچہتے ہین کہ أیحسب الخ **عزیزی**

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝ کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ جمع نکرینگے ہم ہڈیون کو اوسکی ہان کرینگے ہم قادر ہین اوپر اسکے کہ برابر کرین ہم سر اونگلیون اوسکی کو ۝ **فتح** کیا خیال رکہتا ہے آدمی کہ ہم جمع نکرینگے اوسکے ہڈیان کیون نہین سکتے ہین

کہ ٹہیک کرینگے اوسکے پوریان تفسیر موضح **ایحسب** الخ کیا گمان کرتا ہے آدمی جو
عقل اور فہم کے جسکے سببسے تمام مخلوقات سے ممتاز ہے اور نظر اور فکر کو اور ایک چیز کو دوسری چیز پر
قیاس کرنے کو اپنا خاصہ جانتا ہے اور اس سببسے اپنے کو بڑا جانتا ہے اواسپر ناز کرتا ہے اور باوجود اس
عقل اور دانائی کے ایسا اعتقاد کرتا ہے اَنْ لَّنْ الخ اسبات کا کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم بوسیدہ پریشان
ہڈیان اوسکی قیامت کے دن دوبارہ زندگی دیکر مفسرین نے کہا ہے کہ اس سورت کے نازل ہونیکا
سبب یہہ تہا کہ عدی بن ربیعہ اخنس بن شریق کا داماد جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین
رہتا تہا اور آپ کو بہت ایذا پہنچاتا تہا چنانچہ اون دونونکے حق مین یہہ دعا کرتے تہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ جَارَيِ السُّوْءِ
سو وہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم جو ہمکو قیامت کے
آنے سے ڈرایا کرتے ہو بہلا اسکا کچہہ حال تو مجہسے بیان کرو مین سنون دیکہون میری عقل مین آتا ہے
یا نہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ قیامت کا حال اوسے بیان فرمایا کہ جتنے مردے ہین
اوسدن زندہ کئے جاوینگے اور جو کچہہ دنیا مین کیا ہے سب کا حساب دینا پڑیگا اوس کمبخت نے کہا کہ یہہ ایسی
بات ہے کہ اگر مین اپنے آنکہہ سے دیکہون توبہی یقین نکرون اور اوسکو سچا نجانون بلکہ یون کہون کہ یہہ سب
ہٹ بندی اور خیال ہین حقیقت مین کچہہ بہی نہین ہے اسلیے کہ میری عقل ہرگز اسبات کو تجویز نہین
کرتی ہے کہ ہزارون سال کے مردونکی ہڈیان جو تمام جہان مین پہیل گئین ہین اونکو اللہ تعالیٰ جمع کرکے زندہ
کریگا سو یہہ سورت اوسکے اس امر کے تعجب اور بعید جاننے کے رد کیواسطے نازل ہوئی اور ارشاد ہوا
کہ **بَلٰی** البتہ ہم جمع کرینگے آدمیونکی سڑی ہوئی ہڈیونکو اور آدمیونکی منتشر ہڈیان جمع کرنا ہماری
قدرت کے نزدیک کیا چیز ہے ہم تو اسسے بہی زیادہ تعجب کی چیزین کرینگے چنانچہ ہر ہر عضو اور فرد کو
یعنی گوشت اور پوست اور ٹوٹی چورہ ہوئی ہڈیونکو ہم درست کرینگے **قَادِرِيْنَ** الخ قادر ہین ہم
اسپر کہ برابر اور درست کرین انگلیونکے پورونکے جوڑ کو جسکو حکیمون اور طبیبونکے نسبت انکے عضامین
افضل اور متوسط عضو ٹہیرایا ہے اور اوسکا درست کرنا بدون اعادہ اس اعتدال کے جو حقیقی اعتدال کے
قریب ہے ممکن نہین ہے سو یہہ انکار کرنا اس راہ سے نہین ہے کہ یہہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور اسکی
دلیل پوشیدہ ہے اس سببسے اوسکے سمجہہ مین نہین آتا ہے **بَلْ يُرِيْدُ** الخ **عزیزی**
بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ گناہ کرے بیچ زمانہ آئندہ کے **فتح**
بلکہ چاہتا ہے کہ ڈہٹائی کرے اوسکے سامنے **موضح تفسیر** بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ بیباک
ہوکر فسق و فجور کرے اپنے آئندہ عمر مین جو باقی ہے اسلیے کہ اگر قیامت کا اقرار کرے اور اوسدن نیز
اعمال کے حساب کتاب کا خوف اپنے دل مین بٹہاوے تو اسقدر بیباکی اور ڈہٹائی فسق و فجور کی
محبت کے سببسے نہین چاہتا ہے کہ قیامت کی بات سنے یا اوسکے ماخذ اور دلیل مین کچہہ غور کرے
اسی سببسے اوسکے طرف خیال بہی نہین کرتا ہے اور بے غور و فکر کئے اوس خیال کو اپنی خاطر مین
آنے نہین دیتا ہے تا کہ اوس خیال سے اوسکا عیش منغص نہو جاوے اور لذت مین خلل نپڑے اسیواسطے

تعنت اور سینہ زوری کی راہ سے یَسْئَلُ الخ ۵ **عزیزی** یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ پوچہتا ہے
کہ کب ہوگا دن قیامت کا ۵ **فتحی** پوچہتا ہے کب ہے دن قیامت کا ۵ **موضح تفسیر**
پوچہتا ہے پیغمبرون اور واعظون اور نصیحت کرنیوالونسے جو اسکو قیامت کے آنے سے ڈرایا کرتے ہین اور
ہمیشہ اسکو سمجہایا کرتے ہین کہ اس دلیل مین غور کرو اور اس چیز کو دیکہو اور فکر کرو تاکہ قیامت کے آنے
کی تصدیق تمکو حاصل ہووے حاصل ہوو ی اَیَّانَ الخ کب ہوگا قیامت کے دنکا آنا اسلیئے کہ
جبتک تم تاریخ کی قید سے اوسکو بیان نکروگے تبتک مین ہرگز یقین نکرونگا اور کسی دلیل مین بہی غور
و تامل نکرونگا سو یہہ سوال بہی اوسکا سرکشے اور سینہ زوری کی راہ سے ہے کہ کہتا ہے جبتک اوسکے آنے
وقت بیان نکروگے تبتک مین اوسکو سچا نجانونگا اور خوف والی چیز کا یقین آنا اور اسکے قبت کی
دریافت ہونے پر موقوف نہین ہوتا ہے چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے حاصل کلام کا یہہ کہ انکے اس سوال کے
یہہ حاصل ہوگا کہ اوسدن ایسا سوال کرنیوالا متحیر ہوکے اور کہیرکے اس سوال کا اُلٹا سوال کرنے لگیگا
جو وہان بالکل بیجا اور بیفایدہ ہوگا اور اوسدن کی سختیونکو دیکہکے اپنی مخلصی کا طریق اور بہاگ بچنی کی
جگہہ پوچہنے کا چنانچہ حقتعالےٰ فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الخ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ پس جبکہ خیرہ ہوگی آنکہہ اور بے نور ہوگا چاند
اور جمع کیے جاوینگے چاند اور سورج کہیگا آدمی اوسدن کہان ہے بہاگنے کی جگہہ ۵ **فتحی** ۵ پہر جب
چندہلا دین تیور اور گہجا وی چاند اور اکہٹے ہون سورج و چاند کہیگا آدمی اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر
۵ **موضح تفسیر** پہر جب چندہلانے لگیگی آدمی کی بینائی جیسے دنیا مین بجلی کی چمک
دیکہکے آنکہہ چندہلاتی ہی سو آدمی کو اوسدن یہہ چندہلانا حق تعالےٰ کی قہری تجلی کی روشنی
کی چمک سے ہوگا جو کافر و فاسق کی بینائی کی قوۃ کو مقہور و متحیر کردیگی چنانچہ سورۂ زمر مین حق تعالےٰ نے
فرمایا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور بے نور کردیا جاویگا چاند اور بینمر کی چکتی کی طرح ہو جاویگا
تجلی الٰہی کی چمک کی شدت سے نہ اسکی اور آفتاب کے درمیان مین زمین یا کسی اور چیز کے آجانی سی جیسا کہ
دنیا مین ہوا کرتا ہے اور اس سبب سے گہن پڑا کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ بے نوری جو چاند کو لاحق ہوگی
ایسی حال مین ہوگی کہ جمع کیے گئے ہونگی آفتاب اور مہتاب ایک جگہہ پر اور انکی درمیان مین کوئی
چیز حائل نہوگی تاکہ وہ چیز آفتاب کی شعاع کے انعکاس کو ماہتاب مین مانع ہووے سو ایسی وقت
ماہتاب کا بے نور ہونا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آفتاب بہی بالکل بے نور ہوگا جیسے بینر کی چکتے اور اگر ایسا نہوگا
تو آفتاب کی نور سے ماہتاب البتہ روشن ہوتا سو دنیا مین جتنے نور کے اسباب ہتی وہ سب خراب ہوجاوینگے
اور اپنے اعمال کی شامت سے اور بینائی کی چندہلا جانیسے روشنے کو آدمی دیکہہ نسکے گا آخر کو لاچار ہوکے
بہت متحیر ہوگا پہر اوسوقت کہیگا آدمی اوس دن جب اوس نور قاہر کی روشنی کو جسنی اوسکو متحیر کردیا ہے
ہر مکان مین پراگندہ دیکہیگا کسطرف ہی بہاگ بچنی کی جگہہ کہ وہان پہنچکر اس حیرت اور دہشت سے
خلاصی پاؤن پہر اوسوقت وہ دنیا کا سوال جو کہا کرتا تہا کہ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اوُلٹا ہوجاویگا

سہ قوله يسأل سوال استعنتا واستهزاء وايان جملة ... خبر مقدم وقوله يوم القيمة ...

اور اوسدن سے خلاصی کی راہ پوچھنے لگیگا اور یہہ بہی ہے کہ پیغمبرون اور دعظون سے اونکے الزام دینے کیواسطے سوال اور اعتراض کیطور پر قیامت کیوقت سے پوچھا کرتا تہا اور قیامت کے دن آنکہہ کے چندہیا جانی اور عقل کے متحیر ہونیکے سبب سے پناہ کی جگہہ کا پتا بتلانیوالا اوسکو نپاویگا تو خود بخود ہر زبان سے طور پر بکنے لگیگا کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ اور جب انسان کا حال حیرت اور اضطراب سے اس مرتبہ کو پہنچیگا کہ ہذیان کے طور پر بکنے لگیگا تب اوسکو کہا جاویگا کہ کَلَّا الخ ۵ **عزیزی** بَرِقَ یعنے متحیر او رمضطرب ہوگی وحشت و ہولوں دن قیامت کیلئے وَخَسَفَ الْقَمَرُ یعنے جاتی رہیگی روشنی اسکی اور اسمین رد ہی چاند پوجنے والونکا کہ چاند اگر معبود ہوتا جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو دفع کرتا اپنے سے خسف کہ نہ جاتی رہتی روشنی اوسکی اور خسوف وکسوف کے معنے ایک ہی ہین یعنے جاتا رہنا روشنی کا اور نماز کسوف کے سنت مؤکدہ ہے پس جسوقت کہ گہن لگے سورج یا چاند کو بیقرار ہوکر مستعد ہون نماز کے لیے اور وہ سورج گہن کے لیے دو رکعتین ہین بطور نفل کے اور نماز پڑہاوے اونکو امام جمعہ کا اور قراءۃ طویل پڑہے او رپکار کر نہ پڑہے اور نہ خطبہ پڑہے اور چاند گہن مین لوگونکا جمع ہونا ضرور نہین ہے اکیلے اکیلے پڑہین اپنے گہر و نمین دو رکعتین مانند تمام نوافل کے اور جمع کیے جاوینگے چاند و سورج یعنے جاتے رہنے روشنی کے جیسیکہ روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا جمع کیے جاوینگے دونون بیچ طلوع ہونیکے مغرب سے یا بیچ ڈالنے کے آگین تاکہ حسرت ہوونکے پوجنے والونکو کہیگا آدمی منکر قیامت کا اوسدن یعنے اوسدن کہ واقع ہونگے یہہ امور مانند کہنے ناامید کے جسوقت کہ نہین دیکہتا کوئی چیز علامتون قدرت بہاگنی کیسے جیسیکہ کہتا ہے وہ شخص کہ ناامید ہوتا ہے پانے زید کیسے کہ کہان ہے زید اسلیئے کہ نہین پاتا علامت پانے اوسکیسے ۵ **روح** ۵ **مسئلہ** نماز کسوف وخسوف سنت ہی کہ جماعت سے ادا کیجاوے مگر نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے کہ خسوف مین اکیلے ادا کرین اور وہ دو رکعتین ہین کہ ہر رکعت مین دو قیام اور دو رکوع ہون مگر نزدیک ابو حنیفہ کے کہ مانند نماز صبح کے ہے اور قراۃ اوسمین چپکے ہے مگر نزدیک احمد کے کہ پکار کر پڑہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے دو خطبے اوسمین مستحب ہین اور نزدیک مالک او رابو حنیفہ کے خطبہ نہین ہے اور اگر کسوف ایسے وقت مین ہو کہ نماز اوسمین منع ہی تو بہی نزدیک شافعی کے نماز پڑہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور احمد کے بجاے نماز کے تسبیح پڑہین اور مالک سے دونون روایتین ہین اور اور آیات مین مانند زلزلہ اور صاعقہ اور تیرگی کے دنمین نماز نہین ہے مگر نزدیک احمد کے کہ سب مین نماز جماعت سے پڑہین اور بیچ میزان امام عبد الوہاب شافعی کے شافعیہ سے بہے نماز نے جماعت نقل کی ہے اور بیچ تحفہ فقہ حنفی کے بہی آیا ہے کہ واسطے دفع ہر حادثہ کے مانند ہوا سخت اور تاریکی اور مینہ بہت اور خوف اولون اور زلزلہ وغیرہ کے نماز اکیلے اکیلے مستحب ہے ۵ **بحر** ۵ کَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ نہین ہی کوئی پناہ طرف پروردگار تیرے کے ہے آج کے دن قرار کی جگہہ ۵ **فتح** کوئی نہین کہین نہین ہے بچاو تیرے رب تک اوسدن جا ٹہرنا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** کَلَّا الخ ایسا سوال بیجا مت کر اور ایسی پوچہہ پانچہہ لایعنے سے باز آ نہین ہے کوئی پناہ کہین بلکہ جس چیز سے تو بہاگتا ہے اوسی جگہہ تجکو جانا پڑیگا

حل من برق الرجل اذا نظر الی البرق فدہش بصرہ ... فرجع حیرۃ ودہشۃ ... ۵ **قاموس** ... وخسف القمر ... فان الخسوف ... ۵ **روح** ۵ ... بیان ... چنانچہ مظاہر حق مین مفصل بیان ہے اسکا ۱۲ منہ ۵ **مش** ۵ حدیث اذا حزبہ امر صلی ... جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر تو نماز پڑہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ ۵ **عم** ۵ قولہ کلا من قول اللہ تعالی وہو الصحیح ۱۲ روح

تیرے رب کی تجلی قہری کی طرف اوسدن جاے قرار ہے اور کوئی شخص اوس تجلی کی نزدیکی کی حضور سے مخالفت نہین کرسکتا ہے یا اپنے ہنسے خوشے جائیگا یا بال کہینچتے ہوے زبردستے اوسکو لیجا وینگے اور جب چار ناچار آدمی اوسجگہہ پر حاضر ہوگا تو حیرت اور دہشت اوسپر اور زیادہ کرینگے ط **عزیزی** یعنی قیامت مین کفار کو کوئی بہاگنی کی جگہہ ورتہکانا نہین ہوگا اور سب خلق آگے خدا کے حاضر آوینگے اور خدا تعالی موافق اعمال ہر ایک کے بہشت یا دوزخ اوسکی ٹہیرنیکی جگہہ مقرر فرماویگا ط **بحر**

يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ خبر دی جاویگی آدمی کو اوسدن حقیقت حال کی جو کچہہ کہ آگے بہیجا تہا اور پیچہے چہوڑا تہا مانند صدقہ جاریہ کے ط **فتح** جتاوینگے انسان کو اوسدن جو آگے بہیجا اور چہوڑا ط **موضح تفسیر** يُنَبَّؤُا الخ خبردار کیا جاویگا آدمی اوسدن ساتہہ اوسچیزکے جو آگے بہیجی ہتی اعمال کی قسم سے ہون یا افعال کے قسم سے پہر وہ اعمال وافعال لائق تقدیم کے تہے جیسے وضو کرنا نماز کے پہلے اور نماز پڑہنی روزی کی تلاش سے پہلے اور زکوۃ کا ادا کرنا مال پر سال گذرنیکے پہلے اور عمرہ حج کے پہلے اور سنت فرض کے پہلے اور اپنے اہل وعیال کو صدقہ دینا غیر فقیر ولنسے پہلے اور درود پڑہنا دعا سے پہلے اور قرض کو ادا کرنا وصیت جاری کرنیسے پہلے یا وہ اعمال وافعال لائق تقدیم کے نہتے جیسے وقت آنیسے پہلے نماز پڑہنی اور رمضان کے پہلے شک کے دن روزہ رکہنا اور عید ضحی کو نماز کے پہلے قربانی کرنی اور عشا کے پہلے وتر کی نماز پڑہنی اور قرض اور اپنے اہل وعیال کے ضروری حق ادا کرنیکے پہلے صدقہ دینا اور والدین کی خدمت اور اہل وعیال کی خبرگیری کے پہلے جہاد کا یا نفل حج کا یا نفل علم کی طلب کا سفر کرنا اور عدت گذرنیکے پہلے نکاح کرلینا وعلی ہذا القیاس وَأَخَّرَ اور جو پیچہے چہوڑا تہا اپنے اعمال وافعال سے پہر وہ لائق تاخیر کے تہے جیسے حقتعالی کے فرض ادا کرنیکے بعد والدین کی خدمت کرنی اور اپنے ضروری حاجتونکے پورا کرنیکے بعد خیرات کرنی اور اپنے خویش واقربا کے احسان کرنیکے بعد غیرونپر احسان کرنا یا لائق تاخیر کے نہتے جیسے وقت گذر جانیکے بعد نماز پڑہنے اور سال گذر جانیسے مدت کے بعد زکوۃ ادا کرنی اور توبہ کا وقت پاکر توقف کرنا وعلی ہذا القیاس اور جب آدمی کو اوسکے عملونکی تقدیم وتاخیر پر اعمالنامے دیکر اور آسمان زمین اور دن اور رات کے گواہونکو کہڑا کرکے خبردار کرینگے تب حیرت مین ہوگا اور سمجہہ لیوے تو سمجہیگا کہ جب اس تراز کی تقدیم اور تاخیر کو نہین چہوڑا ہے اور خبر دینے کے واسطے اوسکو لکہہ رکہا ہے اور اون باتونکو پوچہتے ہین اور اوسپر جزا دیتے ہین تو میرے اصل عمل اور فعل نیک وبد جو ہین کیونکر نہ لکہے ہونگے اور اونکو کیونکر نہ پوچہینگے اور اونپر کیونکر جزا دینگے اس سوچہہ سے بڑے دہشت اسپر غالب ہوگی اور اپنے دلمین کہیگا کہ بہت وقت بیڈہب ہے اور بعضے مفسرون نے یون کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو کرچکا ہے خواہ وہ نیک ہون یا بد ہون اور ما اخر سے مراد وہ عمل ہین جو نہین کیے ہین خواہ نیک ہوں خواہ بد اور بعضونے یون کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ مال ہے جو لعدد نیا اور عاقبت کے ذخیرہ کے واسطے آگے بہیجا اور ما اخر سے وہ مال مراد ہے جو وارثونکے واسطے پیچہے چہوڑا ہی اور بعضونے یون

اون چیزون کی تفصیل جنکی تقدیم یا تاخیر مناسب ہے

کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو آپ کر گیا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد اور ما اخر سے وہ رسم و طریقہ ہے جو اپنے پیچھے
چھوڑ گیا ہے اور لوگ اوس رسم و طریقہ پر چلتے ہین اور کام کرتے ہین پہر خواہ وہ رسم نیک طریقہ کا ہو اور اوس شخص
کے قیامت تک اجر و ثواب کی سبب بڑے یا بد ہو جو قیامت تک اوس شخص کے عذاب اور رنج کی سبب بڑے ہی چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص نیک طریقہ یا نیک رسم لوگونمین رائج کرتا ہے تو جتنے اوس رسم و طریقہ پر چلتے ہین
اون سبکے برابر ثواب اوس شخص کو بہی مل جاتا ہے بدون اسکے کہ اون عمل کرنیوالونکے ثواب مین کچہہ نقصان
ہووے اور جو شخص بد طریقہ اور بد رسم لوگونمین رائج کر جاتا ہے تو اوسکو اون سبکے برابر وبال ہوتا جاتا ہے جو اوسپر
چلتے ہین بدون اسبات کے کہ اون لوگونکے وبال سے کچہہ کم ہووے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو
دنیا مین ناحق خون کرتا ہے تو اوسکا وبال قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر بہی لکہتے ہین اسواسطے کہ
پہلے اوسنے اس کام کو کیا تہا اور مجاہد رحمہ اللہ سے کہتے ہین کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو جوانی مین کیے ہین
اور ما اخر سے مراد وہ عمل ہین جو بڑہاپے مین کیے ہین حاصل کلام کا ہر طرح سے آدمی کو ہر حرکت اور سکون اور ہر
قول و فعل پر آگاہ کرینگے تاکہ اوسیکے موافق اوسکو جزا دیوین اگرچہ یہہ خبردار کرنا اور نامہ اعمال دکہلانا اور گواہونکو
گذراننا اوسکے حق مین کچہہ حاجت نہین ہے بَلِ الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** خبر دیجاویگی ہر آدمی کو نیک
یا بد وقت وزن اعمال اور محاسبہ کے اور خبر دینے والا اللہ تعالی ہے یا فرشتہ بحکم خدا کے یا نامہ اعمال اوسکا دکہا کر
جو کچہہ آگے بہیجا یعنے عمل کر چکا نیک ہو یا بد پس ثواب پاویگا نیک پر اور عذاب پاویگا بد پر اور پیچہے چھوڑا تہا
یعنے نہین کیا عمل خیر ہو یا شر پس عذاب دیا جاویگا خیر کے چھوڑنے پر اور ثواب دیا جاویگا شر کے چھوڑنے پر
یا ما قدم سے مراد مال ہے کہ تصدق کیا اوسکو اپنی حالت حیات مین اور ما اخر سے مراد ہے وہ مال جو پیچہے چھوڑا
یا وقف کیا یا وصیت کی اوسکی اور شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رح نے فرمایا کہ گناہ پہلے سے بہیجے تو ساتہہ جرأت کے
اور مال پیچہے چھوڑے تو ساتہہ حسرت کے گناہ کو ساتہہ توبہ کے نیست و نابود کرتا رہے اور مال کو ساتہہ صدقہ کے
آگے بہیجتا رہے **س** گر زوستی زمین باشد ٭ کہ بحسرت ز پس نگاہ کنی ٭ اور حدیث مین آیا ہے مَا مِنْكُمْ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ
فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ
وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ **روح** بَلِ الْاِنْسَانُ
عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ —— بلکہ ہی آدمی واسطے الزام اپنے کے ایک
حجت اگرچہ درمیان مین لاوے اپنے عذر و نکو **فتح** بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجہہ ہے اور پڑا لا ڈالے
اپنے بہانے **موضح** **تفسیر** بلکہ آدمی خود بخود اپنے سب عملونپر خبردار و مطلع ہو جاویگا اسلیے
کہ وہ آدمی اپنی جانپر حجت کامل اور گواہ عادل ہے اسلیے کہ اپنے کیے ہوے عملونکی شکلین اسکے نفس مین راسخ
و ثابت ہین اور اوس عالم مین جو اسکی دریافت قوی اور صاف ہوگی اس سبب سے اون سب عملونکی شکلونکو
دریافت کر لیگا بلکہ اپنے وجدان اور دریافت کی طرف رجوع کی احتیاج بہی نہوگی اسلیے کہ عالم روح کے پہیلنے کے
سبب سے وہ شکلین خود بخود ظہور کرینگے اور اعضا کی صفتین اور صورتین ہو جاوینگے بعضے چہرے سیاہ

پیدا کرینگے اور بعضے چہرونکی رونق و سرخروئی پیدا کرینگے اور اسیطرح تمام اعضا مین ظہور کرینگے چنانچہ وضو
کرنیوالونکے چہرے اور ہاتہہ پانو روشن ہونگے اور زیور پہنے ہوے لا وینگے اور خیانت کرنیوالونکو جس چیز کی خیانت
کی ہی اوسکو اوسکی گردن و کندہے پر لادے ہوے لا وینگے اور شہیدون کو خون سے رنگے ہوے لا وینگے اور
زانیون کو اونکے شرمگاہون سے پیپ بہتی ہوئی لا وینگے یہان تک کہ ہر عضو آدمی کا جس سے جو گناہ کیا ہے
وہ خود گواہی دیگا اور آپ بولیگا پہر سوائے اقرار کرنیکے آدمی کا کچھہ بس نہ چلیگا وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ یعنی اگرچہ ڈالدیگا
ترکش کے تیرونکی طرح تمام اپنے عذر و بہانونکو حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی کو قیامت کے دن اپنے اپنے
عملونپر مطلع اور خبردار ہونا تین مرتبے ہوگا پہلی مرتبہ ہر ایک کے نامہ اعمال فرشتے پڑہکر ہر ایک کے ہاتہہ مین
دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا اوسوقت آدمی اپنے برے کامونکے انکار کرینگے
اور کہینگے کہ ہمنے ہرگز یہہ کام نہین کیے ہین یہہ ہمپر جہوٹ لکہدیا ہے پہر دوسری مرتبہ آسمان و زمین اور
دن اور رات اور آپ اعضوا اونکے اونکامونپر گواہی دینگے اور اونکے ذمہ پہر وہ چیزین ثابت کرینگے اور اوسی
کہینگے کہ ہمنے یہہ کام کیے ہین پہر اوسوقت یہہ بہی اقرار کرینگے اور کہینگے کہ ہان ہمسے یہہ کام ہوے ہین لیکن
عذر درپیش کرینگے اور کہینگے کہ فلانا کام ہمسے اس سبب سے ہوا اور فلانا کام اس سبب سے اور اکثر اونکے عذر نادانی
اور جہالت سے ہونگے اور یہہ کہ ہماری پیشواؤن ہمارے واسطے دین اور آئین اور رسم اور طریقے مقرر کرگئے ہے
سو ہم اونکی تقلید و پیروی کے سبب اس بلا مین گرفتار ہوے چنانچہ قرآن شریف مین جابجا اسی قسم کے عذر نامسموع
اونکی زبان سے حکایت کے طور پر حق تعالی نے بیان فرمائے ہین اور جب انکے عذرونکو بہی باطل و نامسموع
کردینگے پہر تیسری مرتبہ یہہ حکم ہوگا کہ ہر ایک کا نامہ اعمال اگر اچہا ہے تو سیدہے ہاتہہ مین اور اگر برا ہی تو
اولٹے ہاتہہ مین دیکر اپنے اپنے ٹہکانونپر اونکو پہنچا دو تب فرشتے نیکونکے نامہ اعمال اونکے سیدہے ہاتہہ مین دیکر
موقف کے داہنی طرف جو بہشت کا رستہ ہے روانہ کرینگے اور برونکو اولٹے ہاتہہ مین دیکر موقف کے بائین
طرف جو دوزخ کا رستہ ہے مار مار کر اور گردنین ہاتہہ دیکر ہانکینگے اور بعضونکو زنجیرون اور طوقون سے
جکڑ کر لیجا وینگے اور بعضونکو موہنہ کے بل گہسیٹے ہوے لیجا وینگے اور جب آدمی کی غفلت کے بیان سے
فراغت پائی یعنے آدمی ایسا غفلت مین پڑا ہوا ہے کہ قیامت کے آنیکا انکار کرتا ہے اور واہی نامعقول
شبہے اوسمین نکالتا ہے اور پہر قیامت کے دن تجلی قاہرہ اللہ کے نور ظہور کیوقت حسرت اور افسوس
کریگا اور اوسدن کے خوف سے مضطر اور بیقرار ہو ویگا اور تقدیم اوس چیز سے جسکے تاخیر ضروری تہی اور
تاخیر اوس چیز سے جسکے تقدیم ضروری تہی خبردار کیا جا دیگا اور ان سب چیزونکی اوس سے پرسش ہوگے
اثنا بیان مین بات نکل آنیکے طور پر اپنے پیغمبر کو حکم ہوتا ہے کہ اس بیان سے تمکو یہہ بات معلوم ہو چکی
کہ جسکی تقدیم ضروری ہے اوسکو موخر کرنا اور جسکے تاخیر ضروری ہے اوسکو مقدم کرنا برا ہے اگرچہ
جو کام خیر کے ہین اونمین ہو سو تمکو لازم ہے کہ اپنے تئین ان دونون چیزونسے بچائے رکہو خصوصا قرآن
اور اوسکی تفسیر کے سیکہنے مین اسلیے کہ اس علم کا جو نہایت شوق تمکو ہے اور اسپر بہت حریص ہو اس سبب
یہہ دونون چیزین تمسے صادر ہوتی ہین اور تم یہہ سمجہتے ہو کہ اس علم کے سیکہنے مین جسقدر جلدی ہو بہتر

سلہ قولہ ولو القی معاذیرہ حال من المستکن فی بصیرۃ والمعاذیر جمع للمعذرۃ کالمناکیر جمع للمنکر
سلہ ۲ پہر چیزین عذر انگیزی و چیزین حیلہ سازی سے [illegible]
[illegible]
سلہ ۳ [illegible]

اسلیے کہ خوف بہول جانیکا لگا ہوا ہے سو تمکو چاہیے لا تحرک بہ الخ **عزیزی** ٭ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ٭ ان علینا جمعہ و قرآنہ ٭ نہ ہلا اے محمد ساتھہ تکرار قرآن کے زبان اپنی تا جلدی یاد کرے تو اوسکو تحقیق وعدہ ہے ہمپر تیرے سینہ مین جمع کرنا قرآن کا اور آسان کرنا اوسکے پڑہنے کو ٭ **فتح** ٭ چلا تو اوسکے پڑہنے پر زبان اپنی کہ شتاب اوسکو سیکہ لے وہ تو ہمارے ذمہ ہے اوسکو سمیٹ رکہنا اور پڑہنا ٭ **موضح** **تفسیر** **لا تحرک** الخ مت ہلا اوس قرآنکے پڑہنے مین اپنی زبان کو جو وقت جبرئیل علیہ السلام پڑہتے ہین تاکہ جلدی کرو اس قرآنکے لفظ کے یاد رکہنے مین اس خوف سے کہ اول سبق سے آخر سبق سنتے تک ایسا نہو کہ بعضے الفاظ تمہارے یاد سے جاتے رہین اور جبرئیل علیہ السلام ایکمرتبہ پڑہ کر چلے جاوین اور تمکو وہ الفاظ یاد نرہین اور اس ممانعت کی وجہہ یہہ ہے کہ سبق کے سننے مین ایسی جلدی کرنی یعنے آپ ہی پڑہنے لگنا سبق کے سننے مین خلل ڈالتا ہے نہ اول اچہی طرح سے سنا جاتا ہے نہ آخر اسلیے کہ دل دوسری طرف یعنے پڑہنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سننے سے رہ جاتا ہے سو اگر تمکو بہول جانیکا خوف ہے اس سببسے جلدی کرتے ہو تو اس خوف کو دل سے نکال ڈالو اور خاطر جمع رکہو اسلیے کہ ان علینا جمعہ و قرآنہ تک ہمارے ذمہ ہے جمع کرنا تمام سبق کا تمہارے سینہ اور حافظے مین اور اول سے آخر تک پڑہنا اوسکا تمہاری زبان سے ٭

عزیزی ٭ فاذا قرأنٰہ فاتبع قرآنہ ٭ ثم ان علینا بیانہ ٭ پہر جب پڑہے فرشتہ ہمارا اوسکو دل اپنے کو پیچہے پڑہنے اوسکے لگا پہر تحقیق وعدہ ہے ہمپر وضح کرنا اوسکا مترجم کہتا ہے کہ ظاہر نزدیک بندیکے یہہ ہے کہ معنے آیتکے یہہ ہین کہ البتہ وعدہ لازم ہے ہمپر جمع کرنا قرآن کا بیچ مصحفون کے اور یاد کرنا قراٰت اوسکا ہر زمانہ مین اور وضح کرنا معانی اوسکا خدا تعالی نے اوپر ہاتہہ شیخین رضی اللہ عنہما کے جمع کرنا اوسکا کیا اور ہر زمانہ مین قاریون کو توفیق دی کہ حافظ ہون اور تجوید سے پڑہین اور ہر زمانہ مین مفسرونکو توفیق دی کہ اوسکی تفسیر مین سعی کرین واللہ اعلم ٭ **فتح** ٭ پہر جب ہم پڑہنے لگین تو ساتہہ رہ اوسکے پڑہنے کے پہر مقرر ہے ہمارے ذمہ اوسکو کہول بتانا ٭ **موضح** **تفسیر** **فاذا قرأنٰہ** الخ پہر جب پڑہنے لگین ہم اوسکو تعلیم اور سنانیکے واسطے جبرئیل کی زبانسے جو ہمارا ایلچی اور بہیجا ہوا ہے اور اوسکا پڑہنا گویا ہمارا پڑہنا ہے پس پیروی کرو اوسکے پڑہنے کی یعنی پہلے چپ بیٹہے اوسکا پڑہنا سناکرو پہر جب وہ پڑہ چکین تب تم پڑہنا شروع کرو اونہین مخرجونسے اور اوسے شد و مدسے تاکہ اسطورکے پڑہنے سے یعنے جبرئیل کے پڑہنے کو سننے سے اور تمہارا پڑہنا جبرئیل کے سننے کے سببسے تمہارا سبق پکا ہوجاوے اور بعضے لفظونکی بہولجانیکا یا کسی حرف کے رہ جانیکا یا مخرج سے ادا نہونیکا یا شد و مدکے رہ جانیکا یا وصل و وقف کی رعایت نہونیکا خوف بالکل جاتا رہے اور تمہاری خاطر جمع ہو ہوا اسکو یوں جہو کہ جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے درمیان مین قرآنکو پڑہنے لگنا وہ چیز ہے کہ جسکی تاخیر واجب ہے اور تم اوسکو مقدم کرتے ہو اور جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کو سننا اور اوسی طرف کان رکہنا وہ چیز ہے کہ جسکی تقدیم واجب ہے اور تم اوسکو موخر کرتے ہو اور دوسرے یہہ ہے کہ تم ایسا سمجہے ہو کہ اگر جبرئیل علیہ السلام پڑہ کر چلے جائینگے اور مجکو اوس سبق کی تفسیر معلوم نہوگی تو تبلیغ کے وقت اگر

ف جو وقت جبرئیل قرآن لاتے ... اس معنے پر اشارہ فرمایا ۱۲ منہ
... اللہ تعالے نے فرمایا کہ اوسوقت ... کی حاجت نہین ... پہر زبان ...

مجہسے لوگ اسکے معنے پوچہین گے تو مین اونکو کیا جواب دونگا سو ارشاد ہوتا ہے کہ اس امر سے بہی تم خاطر جمع رکہو اسلیے کہ ثُمَّ اِنَّ الخ قرآن کے لفظونکی تعلیم کے بعد بیشک ہمارا ذمہ ہے اونکے معنونکے بیان کرنیکا بہی کَلَّا

عزیزی کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ بلکہ اے کافرون دوست رکہتے ہو دنیا کو اور ترک کرتے ہو آخرت کو

فتح کوئی نہین پر تم جانتے ہو شتاب ملتی اور چہوڑتے ہو دیر آتی

موضح تفسیر کَلَّا ایسا مت کرو یعنے قرآن کے سیکہنے اور سکہلانیکے وقت جس چیز کی تاخیر واجب ہے اوسکو مقدم اور جسکے تقدیم واجب ہے اوسکو موخر مت کیا کرو اور اسیطرح جتنی بہتر چیزین ہین اونمین یہہ بات بری ہے اسلیے کہ قرآن کے اصل علم کے سیکہنے مین نقصان لاتی ہے اور اس سبب سے اوستاد اور شاگرد دونون کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے اسلیے اس آیت سے یہہ حکم نکلا ہے کہ علم کے پڑہنے کا طریقہ یہہ ہے کہ کتاب کی عبارت پڑہنے کیوقت کہ جو اوستاد کے قائم مقام ہے سننے والونپر لازم ہے کہ سوائے سننے کے اور طرف مشغول نہون اور قاری کے ساتہہ پڑہنے نہ لگین پہر قاری کے پڑہنے کے بعد اگر چاہین تو اوسکو دہرالیوین پہر جب سنایا قاری نے ترجمہ تحت اللفظ بیان کرنے لگے تو اوسوقت بہی مال اور ماعلیہ کی تحقیق نکرنے لگین پہر جب لفظ کی صحت عبارت صیحح قاری پڑہ چکا اور لفظی ترجمہ بہی بیان ہوچکا پہر اوسوقت مال اور ماعلیہ کی تحقیق شروع کرین یعنے اس عبارت مین یہہ لفظ مناسب ہے اور فلانے لفظ پر یہہ اعتراض ہوتا ہے اور اسیطرح بحث کے درمیان مین اعتراض سے متعرض نہووین بلکہ بحث کے تمام ہونیکے بعد اگر کچہہ شبہہ باقی رہے تو اوسکی تحقیق کرلین اور یہہ سب چیزین آدمی کی طبعی عجلت کے سبب سے ہین یعنے آدمی کی خلقت اسیطرح کی ہوئی ہے چنانچہ قرآن شریف مین اور جاے فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سو یہہ امر فقط تمہارا خاصہ نہین ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الخ بلکہ تم سب اے آدمیون دوست رکہتے ہو جلدی والے نفع کو جو جلدی ہاتہہ آوے سو یہہ بات بشری جبلت کے تقاضے سے ہے اور اس چیز مین سب آدمی برابر ہین اتنا فرق ہے کہ نیک لوگ اوس جلدی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکہتے ہین جو نیک ہے اور برے لوگ اوس شتابی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکہتے ہین جو بد ہے حضرت عبداللہ بن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ ابتدا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے سبب سے بہت تکلیف کہینچتے تہے اس سبب سے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تہے اور قرآن شریف کی آیتونکو پڑہنا شروع کرتے تہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بہی حضرت جبرئیل کے پڑہنے کے ساتہہ اپنی زبان و لبونکو آہستہ آہستہ ہلاتے تہے تاکہ ایسی آواز بلند نہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پڑہنا آپکی سماعت مین نہ آوے اور آپکو یہہ بہی خیال رہتا تہا کہ ہر ہر لفظ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراۃ کے مطابق اپنے بہی زبان سے نکلے اور اسیطرح یاد رہے تو آپکو یہہ دونون مختلف کام یعنے سننا اور پڑہنا ایک ہی وقت مین بہت بہاری معلوم ہوتے تہے سو حق تعالیٰ جل شانہ نے اس تکلیف و رنج کے دفع کرنیکے واسطے اس چیز کو منع فرمایا ہے کہ اس تکلیف مین مت پڑو اور خاطر جمعی بہی فرمادی کہ تمکو بدون اس رنج و تکلیف کے قرآن یاد رہیگا اور اچہی طرح سے پڑہا جاویگا پہر اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت رب العزت

ف قوله کلا ... علم کے پڑھنے کا طریقہ

غرہمہ کے ارشاد کے بموجب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے وقت چپ رہتے تہے اور کان دہر کے اونکی
قراءۃ کو سنا کرتے تہے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑہ چکتے تہے تب بعینہ اوسی عبارت کو بلے تفاوت
دوہرا کر اونکو سناتے تہے سو اس آیۃ سے یعنے لا تحرک بہ لسانک سے اسی امر و نہی کو تمام امور خیر مین تقدیم
و تاخیر کی رعایت پر متفرع فرمایا ہے اور پہر اسی منافع عاجلہ کی محبت کی طرف انتقال فرمایا ہے اور حاصل
مطلب یہہ ہے کہ کتنا ہے امر نیک ہو لیکن اوسکے حاصل کرنے مین بہت جلدی نکرنی چاہیے اس خوف سے
کہ ایسا نہو اس جلدی سی کوئی اور امر بہتر فوت ہوجاوے چنانچہ آدمی دنیا کی محبت مین آخرت سے غفلت
کرتے ہین اسی سببسے تمام آدمیونکی طرف خطاب فرمایا ہے کہ تم سب منافع عاجلہ یعنے دنیا کی محبت مین
گرفتار ہو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ اور چہوڑتے ہو آخرت کو اور اوسکی فکر کچہہ بہی نہین کرتے ہو اسواسطے
کہ تم دور سمجہتے ہو اور دنیا کی منافع کی محبت اور آخرت کے منافع سے غفلت کرنا بڑے فساد کا باعث ہے
چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور بڑی مشکل یہہ ہے کہ ان دونون
چیزونکی محبت ایک جگہہ جمع نہین ہوتی بلکہ ایک کی محبت دوسری چیز کی بغض کا سبب پڑتی ہے چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ ضَرَّتَانِ اِنْ اَرْضَيْتَ اَحَدَهُمَا اَسْخَطْتَ الْاُخْرٰى
اور اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنیکے واسطے وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ کو تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ پر عطف لازم فرمایا ہے
ولا تحبون الآخرۃ نفرمایا گویا یون حکم ہوتا ہے کہ اس عاجلہ کی محبت اوس دوسری محبت کی ترک کا
سبب ہے اور حال یہہ ہے کہ آخرت کی منفعت و مضرت ہزارون درجہ اس دنیا کی منفعت اور مضرت سے
بڑہ کر ہے یہان تک کہ ان دونونمین کچہہ نسبت نہین ہے اسلیے کہ وُجُوْهٌ الخ کا **عزیزی** وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ یعنے ایک منہہ اوسدن تازہ ہونگے پروردگار اپنے کے دیکہنے والے ہونگے اور کتنے ایک منہہ اوسدن تیوری چڑہے ہونگے ۵ **فتح** کا کتنی
سونہہ اوسدن تازہ ہین اپنے رب کی طرف دیکہتے اور کتنے سونہہ اوسدن اوداس ہین ۵ **موضح القرآن**
تفسیر وُجُوْهٌ الخ کتنے چہرے اوسدن تروتازہ اور روشن اور چمکتے ہوئے ہونگے اس سببسے کہ اونکے نیک عقائد و
تقوی اور نیک عملونکی روشنی اونکے چہرونپر ظہور کریگی اور اونکے باطن کا نور اونکے ظاہر پر نمودار ہوگا اور اوس
نور کے سبب چہرونکی آنکہہ کی روشنی کی مدد کریگا اپنے پروردگار کی نور کی تجلی کی طرف نظر کرنیوالے اور
بڑی لذت پانیوالے ہونگے اور اوسکے آنکہہ اوس تجلی کے دیکہنے سے ہرگز نہ چندہیاویگی اور متحیر و خوفناک
بہی نہوگی اور کتنے چہرے اوسدن حیرت اور دہشت مین پڑے ہونگے اگرچہ اوس تجلی کے سامنے کہڑے
ہونگے لیکن [illegible] دیکہنے سے چین پانا اور لذت اوٹہانا تو دور رہا اسلیے کہ وہ چہرے اپنے
[illegible] مین گرفتار ہونگے اور اس بری شکل کے ہونگے سو یہہ ظاہر اونکا ایسا خراب ہوگا اور اونکے دلمین عجب طرح کا
رنج [illegible] ہوگا تَظُنُّ الخ **عزیزی** تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ توقع کرینگے کہ درمیان
[illegible] اونکے ایک مصیبت ۵ **فتح** کا خیال مین ہین کہ اونپر وہ ہوئے جسسے کمر ٹوٹی ۵ **مو**

[illegible] آخرت دو سوکنین ہین اگر راضی ہو دوسرے ایک تو دوسری ناراض ہوگی [illegible] وجوہ [illegible]

تفسیر یقین رکہتے ہونگے کہ کیا کیا جاویگا اونکے ساتہہ معاملہ پیٹہ کی ہڈی توڑنیوالا اور اس خیال سے اونکے ہوش اس جاتے ہونگے تاکہ تجلی الٰہی کے نور کے دیکہنے سے بہرہ مند اور مشرف ہون چنانچہ حدیث صحیح متواتر مین جسکو بہت صحابیون نے روایت کیا ہے آیا ہے کہ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْسَ دُوْنَهٗ حِجَابٌ اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ تم لوگ حق تعالے کے دیدار سے مشرف ہوگے لیکن اگر ہوسکے تو فجر اور عصر کی نماز کو بہت احتیاط سے اپنے وقت پر ادا کرتے رہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دونون نمازونکا نور حق تعالی کے دیدار مین مدد کریگا اب یہانپر جاننا چاہیے کہ یہہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن حق تعالی کا دیدار نیک لوگونکو نصیب ہوگا اور حدیث صحیح متواتر جسکو بہت صحابیون نے صحیح اسنادون سے روایت کیا ہے وہ بہی اس آیت کے مضمون کی تاکید کرتی ہے تو حق تعالے کی رویت کا اعتقاد ہر مسلمان کو لازم و فرض ہے اور حق تعالے کے دیدار کے منکر اس آیت کے مضمون مین بہت گہبرائے ہین اور ہاتہہ پانو مارے ہین اور عجیب و غریب باتین کہین ہین کہ اکثر وہ باتین کتاب اللہ کی تحریف کو پہنچی ہین اور مفسر و نیز تحریف کا رد واجب ہے اسلیے ان چیزونکا ذکر اس مقام پر کرنا ضرور ہوا اور اس تفسیر کے طرز کے لحاظ سے اس گفتگو کا اسجگہہ لانا مناسب نتہا لاچار سے ذکر کیا جاتا ہے اور اوس ذکر کے پہلے ایک مقدمہ ضروری بیان ہوتا ہے اسکو کان رکہہ کر سننا چاہیے اور اوس مقدمہ کا حاصل یہہ ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اوسکو کہتے ہین کہ تین چیزونکی رعایت اوسمین پائی جاوے اول یہہ کہ ہر کلمہ کو قرآن شریف کے اوسکے حقیقی معنونپر حمل کرنا چاہیے یا مجاز متعارف و مشہور پر دوسرے یہہ کہ اوس کلمہ کے سیاق و سباق کو اور کلام اللہ کے نظم کو اول سے آخر تک نگاہ رکہنا چاہیے تاکہ کلام بے نسق و بے ربط نہو جائے تیسرے یہہ کہ نزول وحی کے گواہونکا فہم اوس تفسیر کے مخالف واقع نہو اور وہ گواہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضے اللہ عنہم اجمعین ہین پہر اگر ان تینون چیزونسے ایک فوت ہوجائے اور دوسرے باقی رہین تو اوسکو تاویل کہتے ہین سو اگر پہلی فوت ہوجائے لیکن دوسری اور تیسری باقی رہین تو اوسکو تاویل قریب کہتے ہین اور اگر دوسری فوت ہوجائے لیکن پہلی اور تیسری باقی رہین یا تیسری فوت ہوجائے لیکن پہلی اور دوسری باقی رہین یا ان دونون صورتونکو تاویل بعید کہتے ہین اور اگر یہہ تینون فوت ہوجاوین تو اوسکا نام تحریف و مسخ ہے معاذ اللہ من ذلک پہر جب یہہ مقدمہ معلوم ہوچکا تو اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے کے رویت کے منکرونکا کلام جسکو وہ بہت عمدہ جانتے ہین اور اوس گروہ کے مفسر اوسپر ناز و فخر کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ ناظرۃ کو منتظرۃ کے معنونمین کہتے ہین چنانچہ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ اور اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ مین واقع ہوا ہے یعنے نہین منتظر ہین مگر اوسکی تاویل کے اور مہلت دو ہمکو کہ ہم بہی سلگا لین تمہاری روشنی سے اور اِلٰی کو کہتے ہین کہ یہہ حرف جر کا نہین ہے بلکہ نعمت کے معنونمین ہے آلاء کا مفرد ہے اصل مین اِلًی تہا تنوین کے ساتہہ جب اسکو ہا کی طرف مضاف کیا تو تنوین جاتی رہی اِلٰی رہ گیا حرف جر سے مشابہ ہوگیا تو اب اونکے نزدیک اس آیۃ کے معنے یون ہوئے کہ اپنے پروردگار کی نعمت کے منتظر ہونگے تو اونکے نزدیک اس آیۃ نے روایت پر دلالت نکی سو اب اس آیۃ کے معنونمین تامل اور غور کرنا چاہیے کہ اول تو سوال کرم

ف یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلا شبہہ تم دیکہوگے اپنے رب کو یعنے قیامت کے دن جیسیکہ دیکہتے ہو تم چاند کو ایسے وقت مین کہ بدلی اور غبار وغیرہ تمہارے اور چاند کے درمیان مین حائل نہو

ف اور حق تعالی کے دیدار سے منکر ہون ... [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فہم کے مخالف ہین یہہ معنے بلکہ اس کہنے والیکے پہلے جتنے زمانے گذرے ہین
ان سب کے گویا مخالف ہے یہہ قول کسی شخص کو یہہ بات نہ سوجہی سواے اس شخص کے اور دوسرے یہہ کہ قرآن شریف کے استعمال کے مخالف
ہے اسلیئے کہ دو جگہہ تو اسی سورۃ مین الیٰ کا لفظ واقع ہے چنانچہ اِلیٰ رَبِّكَ یَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ اور اِلیٰ رَبِّكَ یَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ
اور سواے اسکے اگر تمام قرآن شریف مین یہہ لفظ تلاش کیا جاوے تو ہزار جگہہ سے زیادہ نکلے گا چنانچہ اِلیٰ رَبِّكَ
مُنْتَهَاهَا اِرْجِعِیْ اِلیٰ رَبِّكِ اِرْجِعْ اِلیٰ رَبِّكَ اِلیٰ رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ اِلیٰ رَبِّهِمْ یَرْجِعُوْنَ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور سواے
انکے بہت جگہہ پر واقع ہے لیکن کسی جگہہ ان ترکیبون مین الیٰ نعمت کے معنون مین مستعمل نہین ہوا ہے
بلکہ الیٰ کا لفظ تمام قرآن شریف مین نعمت کے معنون مین واقع نہین ہوا ہے اور خالص عرب کے کلام مین بہی
یہہ لفظ ان معنون مین مستعمل نہین ہے اور اکثر اہل عربیت نے اس لفظ کو تحقیق کیا ہے اور کہا ہے کہ الاء کا
مفرد اَلیٰ ہی ہمزہ کے فتح سے قفا کے وزن پر نہ اِلیٰ معنی کے وزن پر غرض کہ ایسی باتین بیہودہ بکنی بلا
کلام اللہ کے تحریف ہے اور حقتعالے کے حکم کو پہیرنا نعوذ باللہ من ذلک اور جو اس کلام مین آدمی کی فہمید کا
حال بیان ہوا کہ اس سبب سے لوگ دنیا کی محبت مین پہنسے ہوے ہین اور آخرت کی فکر سے غافل و بیخبر ہین
کہ دنیا کو نزدیک اور نقد سمجہتے ہین اور آخرت کو دور اور نسیہ جانتے ہین اسلیئے نقد کو چہوڑ کر نسیہ کی طرف
نہین مائل ہوتے سو اس فاسد اعتقاد پر زجر و جہڑکی ہوتی ہے کہ کلا الخ ف **عزیزی** فرمایا
علیہ السلام نے کہ ایک قسم ہونگے اہل جنت سے کہ نہین پوشیدہ ہوگا اونسے رب اور نہ پردہ مین ہوگا
اور آنحضرت علیہ السلام کی دعا مین ہی رویت الٰہی مذکور ہے وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلیٰ وَجْهِكَ
الْكَرِیْمِ ابد الآباد ما سس مدا الخ اور آیا ہے کہ اوراد ہر ایک کے اوتاد مین سے یہہ کلمے ہین اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُكَ النَّظْرَةَ اِلیٰ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ ع ہر کس بہشت آرزوے دارد ؛ عاشق جز آرزوے
دیدن دیدار ندارد ؛ پیر طریقت نے فرمایا کہ حصہ عارف کا بہشت مین تین چیزین ہین سماع اور شراب
اور دیدار سماع کے حق مین فرمایا فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ شراب کے حق مین فرمایا وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا دیدار کے حق مین فرمایا وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلیٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ پس سماع حصہ کان کا شراب حصہ
دیدار حصہ آنکہہ کا ہے سماع خوشی زیادہ کریگا شراب زبان کہولیگی یعنے اللہ کی تعریف کے لیے دیدار اشتیاق
زیادہ کریگا پہر تمام اہل سنت نے حمل کیا ہے اس آیۃ کو اسپر کہ یہہ متضمن ہے اسکو کہ مؤمن اللہ تعالے کو
دیکہینگے بلا کیفیت اور تحدید کے اور نہین صحیح ہے اسمین کچہہ تاویل اسی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
کہ ادنیٰ اہل جنت کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ دیکہیگا طرف باغون اپنے کے اور بیویون اور نعمتون
اور خادمون اور تختون اپنے کے ہزار برس کی راہ مین اور بڑا بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ دیکہیگا
طرف روے مبارک اوسکے صبح شام یعنے بمقدار اذان کے پہر پڑہے اپنے یہہ آیۃ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
اِلیٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ پس تحقیق تفسیر کیا حضرت نے نظر کو ساتہہ نظر آنکہہ کے اور رویت کے پس خطا ہوا
کہ مخالف نے پیروی کی اپنی راے مذموم کی پس ثابت ہوا کہ مؤمن دیکہینگے اللہ تعالے کو بدون کیفیت
وکمیت کے پس بہول جاوینگے ساری نعمتون کو جبکہ دیکہینگے اوسکو پس بڑے ٹوٹے مین ہین معتزلہ

کہ انکار کرتے ہین دیدار الٰہی کا اور پوچھے گئے مالک بن انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالٰے کے اس قول سے اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَة
اور کہا گیا کہ بعضی ایک لوگ اسکے معنے کہتے ہین اِلٰی ثَوَابِہٖ یعنے رب کے ثواب کو دیکھینگے پس کہا مالک نے کہ جھوٹ
بولتے ہین پس کہان گئے وہ اللہ تعالٰے کے اس قول کو بھول کر کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ پھر کہا اگر
کہ لوگ دیکھینگے طرف اللہ تعالٰے کے اپنے انکھون سے اور اگر نہ دیکھتے مومن اپنے رب کو دن قیامت کے تو
نہ عذاب کرتا اللہ کافرونکو ساتھ حجاب کے اور کہا صاحب عقد فریدنے کہ جو کوئی اعتقاد کرے غیر اسکے پس وہ
بدعتی زندیق ہی اور بلاشبہ گواہی دیتا ہے مطلوب پر اور رد کرتا ہے اہل بدعت کے دعوی کو یہہ کہ
رویت اللہ تعالٰے کی لذت کبری ہی پس کیونکر محروم ہونگے اوس سے مومن حال آنکہ وہ کہہ لذت کا ہی
پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو ہمت اوسکی جنت کی نعمتونمین سے حاصل کرنے نعمت رویت کی اسلیے
کہ سوا اوسکے نعمتین بہیمہ مشترکہ ہین اور عارفین دل کی انکھون سے یہان ہی مشاہدہ جمال باکمال کا
کرتے ہین اور اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَكَرَنِیْ کو لحاظ رکھتے ہین پس لائق ہی ہر مومن کو یہہ کہ حاضر رکھے اس
ہمنشینے الٰہی کو وقت موت کے تا بیڑہ پار ہو کہ مصاحبت اولی کی باعث نجات کی ہو لتی ہی جیسے جاے
مصاحبت اوس شہنشاہ کی حکایت منقول ہے کہ حجاج بن یوسف نے ایک شخص کے قتل کا ارادہ کیا
پس کہا اوسنے حجاج سے کہ مین کچہہ حاجت رکھتا ہون تمسے حجاج نے کہا کہ وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ حاجت میری
یہہ کہ چلو مین تمہارے ساتھہ تین قدم پس چلا حجاج اوسکے ساتھہ پس کہا اوس شخص نے کہ حق اس
صحبت کا یہہ ہے کہ معاف کردو تم قصور میرا پس معاف کیا حجاج نے اوسکو اور فاقرة مصیبت عظیمہ کہ
توڑتی ہے پیٹھ کی ہڈیونکو اور اسلیے فقیر کو فقیر کہتے ہین کہ فقر اوسکی پیٹھ کی ہڈیونکو توڑتا ہے اور یہہ
کنایہ ہے نہایت شدة سے اور عدم قدرت سے تحمل پر پس کفار کو اسکا یقین ہو گا جیسا یقین کا
وجوہ ناظرہ کو یعنے اچھے لوگونکو اسکا کہ ملینگے اونکو تمام بھلائیان اور بعضون نے کہا کہ وہ بلا حجاب یعنے
اوٹ ہے رویت رب الارباب سے مصرع کہ از فراق تر درجہان بلائے نیست ۞ **ترجمہ**
كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۞ نہ نہ جسوقت کہ پہنچتی ہے روح ہنسلی تک
اور کہا جاتا ہے کون ہے منتر پڑہنے والا اور یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے کا ہے
ف ترجمہ کوئی نہین جسوقت جان پہنچے ہانس تک اور لوگ کہین کون ہے جہاڑنے والا اور وہ
اٹکلا کہ اب آیا چھوٹنا **تفسیر** كَلَّآ آخرت کو ہرگز دور نہ سمجھو اسلیے کہ آخرت اوس
سفر کا نام ہے جسمین روح کو اپنے پروردگار کی طرف سفر کرنا ہے اور اوس سفر کی ابتدا موت کا
وقت ہے گویا روح اوسوقت اپنے گہر سے نکلی ہے اور اوس سفر کی منزلین طی کرنے مین مشغول ہوتی
اور انتہا اس سفر کی قیامت کے دن حق تعالٰے کے قہر سے تجلی کے حضور مین حاضر ہونا جیسا کہ
اسی سورة مین اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ کی تفسیر مین بیان ہو چکا ہے اور سفر کی دوری اور نزدیکی
ابتدا سے شمار کرنا چاہیے نہ اوسکی انتہا سے اور آسمان سفر کی ابتدا بہت نزدیک ہے کہ دنیا کی
زندگانی سے ملی ہوئی ہے جسوقت یہان سے قدم اوٹھایا پس وہان پر رہا سو حقیقت مین آخرت کا

شروع اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ اوسوقت سے ہے کہ جب پہنچتی ہی آدمی کی جان اوسکے سینہ کی ہڈیونمین جو
گردن کے متصل ہین اور اوسوقت کو سکرات اور غرغرہ کا وقت کہتے ہین اور اوسوقت روح حیوانی اپنے
مسکن اور ٹہکانیسے باہر نکلتی ہے یعنی وہاں سے اگرچہ ابتک تمام بدن سے باہر نہین نکلی ہے جیسے جب
مسافر اپنے گہرسے باہر نکلا اگرچہ گلی کوچہ اور شہر کے دروازیسے باہر نہین نکلا لیکن مسافر ہوچکا اور روح
حیوانی وہی متعلق نفس کے ہے اور یہہ روح جبتک بدنمین اپنے مقام پر ہے تبتک زندگانی دنیا کی
حاصل ہے اور جب اپنے ٹہکانیسے جدا ہوئی تو زندگی بہی منقطع ہوئی چنانچہ ایسے وقت مین اپنے بیگانے
سب مایوس ہوجاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اس میت کی روح نے آخرت کا سفر کیا وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ اور اوسوقت
کہا جاتا ہے کہ کون ہے جہاڑنے پہونکنے والا تاکہ اس روح بے ٹہکانے ہوئی کو اپنے ٹہکانی پر پہیرے اور
ایسے وقت مین حکیمونکی تدبیر سے اور مزاج کے علاج سے ہاتہہ اوٹہا لیتی ہین تا اور اس گمان سے کہ یہہ وقت
واقعہ غیبی سے لاحق ہوا ہے تو شاید ارواح غیبیہ کا توسل جو فسون پڑہنے سے حاصل ہوتا ہے اس امر کے دفع
کرنے مین کام آوے اور بعضے مفسرون نے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس اور کلبی وغیرہما رضی اللہ عنہم نے
کہا ہے کہ مَنْ رَاقٍ اون فرشتونکا کلام ہے جو ملک الموت کے ساتہہ روح نکالنی کو آتے ہین اور وہ سات
ہوتے ہین سات اعضا کے عدد کے موافق یا زیادہ ہوتے ہین اور وہ اسلیے ہمراہ آتے ہین تاکہ ملک الموت
روح کو قبض کرکے اونکے حوالہ کردین پہر وہ فرشتے آپسمین پوچہتے ہین کہ مَنْ رَاقٍ یعنے کون اس دیکی
روح لیجائیگا رحمت کے فرشتے یا عذاب کے سو اس صورتمین راق مشتق رقی سے ہوگا جو اوپر کے چڑہنے کے
معنومین ہے نہ رقیہ سے جو افسون کے معنومین ہے وَظَنَّ الخ اور گمان کرتا ہے وہ قریب المرگ یہی ہے
وقت جدائی کا ہی گہربار اہل وعیال ومال واسباب سی اور ظن کے لفظ کو جو گمان کے معنومین ہے اس مقام پر
ایک لطیفہ کیواسطے استعمال فرمایا ہے گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہے کہ آدمی دنیا کی زندگانی پر اور اوسکی
لذتونکی حاصل کرنے پر ایسا شدت سے حریص ہے کہ اس حرص کے سبب سے اس حالت مین بہی موت کے آنیکا
یقین نہین کرتا ہے انتہا درجہ یہہ ہے کہ گمان غالب اوسوقت ہوتا ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ الخ لا عن بعض
یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا ہے یعنے یقین کرتا ہے قریب المرگ وقت دیکہنے
ملائکہ موت کے کہ یہہ وقت جدائی کا ہے دنیا پیاری سے اور نعمتون اوسکیسے کہ جنہین ضایع کیا عمر نفیس کو
بیچ حاصل کرنے متاع خسیس اوسکی کے اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ جب پاتا ہے سختی موت کی تو جوڑ اوسکے
سلام کرتے ہین آپسمین کہتا ہے بعض بعض سے کہ جدا ہوتا ہون مین تجہی اور جدا ہوتا ہے تو مجہسی قیامت تک
جدا ہے رہین گے شیخ سعدی فرماتے ہین ع کوس رحلت بکوفت دست اجل ✤ اے دو چشم وداع سر بکنید
اے کف و دست ساعد و بازو ✤ ہمہ تودیع یکدگر بکنید ✤ برمن افتادہ مرگ دشمن کام ✤ آخر اے دوستان گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی ✤ من نکردم شما حذر بکنید ✤ کہا یحیے بن معاذ رحمۃ اللہ نے کہ جب داخل ہوتا ہی مردہ
قبر مین کہڑے ہوتے ہین اوسکے قبر کے کنارے پر چار فرشتے ایک سر کی طرف اور دوسرا پانو کی طرف اور تیسرا اوسکے
داہنی طرف اور چوتہا اوسکے بائین طرف پہر کہتا ہے فرشتہ سر کی طرف والا اے بیٹے آدم کے متفرق ہوئین اجلبرا

اوصنیف سے دائین آرزو دینی اور کہتا ہے فرشتہ دائین طرف والا جاتے رہے اموال اور باقی رہے اعمال اور کہتا ہے فرشتہ بائین طرف والا کہ جاتے رہے اشغال اور باقی رہے وبال اور کہتا ہے فرشتہ پانوکی طرف والا خوشحالی ہے تجکو کہ تہا کسیقدر احلال سے اور تہا تو مشغول خدمت ذوالجلال مین ۵ **مروح** ۵ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ اور لپٹی ایک پنڈلی قریب المرگ کی ساتھہ پنڈلی دوسری کے یعنے پانون حرکت نرہے طرف پروردگار تیرے کے ہے اوسدن روان کرنا ۵ **فتح** اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کی طرف ہی اوسدن کہنچے جانا ۵ **موضح تفسیر** وَالْتَفَّتِ الخ اور لپٹنے لگی پنڈلی پنڈلی سے یعنے اوس مردکی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ گئی اسلیے کہ نیچے کے بدن سے روح کا اثر بالکل منقطع ہوچکا پنڈلیونکا ہلانا اور ایک کو دوسری سے جدا رکہنا اوسکے اختیار مین نرہا اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ عرب کی اصطلاح مین ساق کا لفظ کنایہ ہے سخت مصیبت سے سو معنے اس آیۃ کے یون ہین کہ ملی ایک سختی دوسری سختی کے ساتھہ اسلیے کہ مردیکو اوسوقت مین دو سختیان اکہٹی پیش آتی ہین پہلی شدت دنیا سے جانا اور مال اسباب اہل عیال اور جاہ وحشم سبکو چہوڑنا اور دشمنونکی خوشی اور طعنہ زنی اور دوستونکا رنج اور دوسری شدت آخرت کے احوال کی جیسے منکر نکیر کا سوال اور گور کی تاریکی اور فرشتونکی جہڑکیان اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ تیری پروردگار کی طرف ہے اوسدن کہنچ لیجانا جیسے بہاگے ہوئیکو اوسکے خاوند کے پیادے کہینچ کر لیجاتے ہین تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتدا موت کے دن سے شروع ہوتی ہے اگرچہ انتہا اوسکے قیامت کے دن واقع ہوگی جسکا بیان اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ مین گذر چکا ہے لیکن افسوس کہ آدمی اس آخرت کی نزدیکی کو نہین سمجہتا اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر مین کام آوے اور ہدیہ اور سوغات سے جو اپنے خاوند کے حضور مشرف ہونیکے بعد اوسکے سرخروئی اور مالک کی خوشی کا سبب ہے بالکل غافل ہے فَلَا صَدَّقَ الخ

عزیزی فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى پس نہ باور رکہا آدمی نے اور نہ نماز ادا کی لیکن جہوٹ گنا اور روگردان ہوا ۵ **فتح** ۵ پہر نہ یقین لایا ہے نہ نماز پڑہے پر جہٹلایا ہے اور موہنہ موڑا ۵ **موضح تفسیر** فَلَا صَدَّقَ سو نہ سچا جانا قرآن کی آیتونکو اور حق تعالیٰ کے رسولونکو تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو اپنے ساتھہ لیجاتا اور قرآن اور پیغمبر اوسکے شفیع ہوتے وَلَا صَلّٰى اور نہ نماز پڑہے اسلیے کہ حضرت رب العالمین کی حضور مین سبکے پہلے اسی عبادت کی پرسش ہوگی جیساکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ اَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ اور اس مضمونکو کسی بزرگ نے کہا ہے **ف** روز محشر کہ جان گداز بود ÷ اولین پرسش از نماز بود ÷ تاکہ فی الفور پہلی ہی پرسش مین خجل اور شرمندہ ہوا اور یہہ بہی ہی کہ یہہ عبادت نشان ہے جدائی کا کافر و ایماندار مین یعنے اگر نماز پڑہتا ہے تو ایمانداروں کے گروہ مین شامل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ یہہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورۃ ہے اس عبادۃ کا بجالانا گویا بہاگنے سے رجوع کرنا ہے جیسے کوئی غلام اگر اپنے خاوند سے بہاگا ہو لیکن جب اپنے خاوند کا مکان دیکہتا ہے تو اوسکو سلام کرلیتا ہے اور اوسکے تعظیم بہی کرتا ہے تو یہہ بات خاوند کے غضب کے جوش کو کچہہ تہوڑا سا ہلکا کردیتی ہے اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے نکرنے پر کفایت نکیا وَلٰكِنْ كَذَّبَ ولیکن جہٹلایا قرآن کی آیتونکو

۵ یعنی آخرت سے غافل ہونا چاہیے اور اوسوقت کہ جان لینیکی چیز گردن کو پہنچے اور حاضران وقت کہیں کہ کون ہے کہ علاج کرے اور اسحال سے اوسکو چہڑا دے اور کوئی دفع اوس قضاء الٰہی کا نکرے اور یقین جانے وہ قریب المرگ کہ یہہ وقت جدائی کا دنیا اور دوستون سے ہے اور پنڈلیان اوسکی شدت موت سے آپسمین لپٹین یا بس ہو لیکاری اور لگا ... ۱۲ جلالین

اور پیغمبر کی خبر دینکو عوض مین سچا جاننے کے وَتَوَلّٰی اور پیٹھ دی اور موہنہ پہیرا عوض مین اسکی طرف متوجہ ہونیکے ۵ **عزیزی** ۵ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ۵ پہر گیا طرف ہجانہ اپنے کے اکڑتا

۵ **فتح** ۵ پہر گیا اپنے گہر کو اکڑتا ۵ **موضح تفسیر** پہر گیا اپنے گہر کے طرف اینٹہتا اور اکڑتا ہوا گویا پیغمبر اور قرانکو جہٹلانیکے اور نمازکے ترک کرنیمین حق تعالی سے لڑائی اور مقابلہ کرکے جیت آیا سو اپنے قوت بازو پر پہول رہاہے اور اکڑتا ہے تو ضرور ایسے شخص سے مرنیکے بعد کہا جائیگا کہ اولی الخ

۵ **عزیزی** اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۵ واے تجہپر بس واے تجہپر بار دیگر کہتا ہوںمین واے تجہپر بس واے تجہپر ۵ **فتح** ۵ خرابی تیری پر خرابی تیری پہر خرابی تیری پر خرابی تیری ۵ **موضح تفسیر**

اَوْلٰی لَكَ الخ خرابی ہوجیو تیری پہر خرابی ہوجیو یہہ دونون خرابیان قہر اور غضبکے اس عالم مین اوسکے واسطے موعود ہین پہلی نہ سچا جاننے اور نمازکے چہوڑنے پر اور دوسرے جہٹلانے اور موہنہ پہیرنے پر

ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۵ پہر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پہر خرابی ہوجیو یہہ دونون خرابیان اوسکے واسطے اونہین دونون سببسے قیامت کے دن موعود ہین اور یہان تک جو بیان کیا گیا کہ سطرح آدمی قیامت اور موت سے غفلت مین گرفتار ہے کہ ہرگز کسیکے خبردار کرنے اور نصیحت کرنیسے اس غفلتکے نیندسے آگاہ و ہوشیار نہین ہوتا تو اب جہڑکی سے اوسے پوچہتے ہین کہ تجکو ایسی غفلت کس سببکے ہے

۵ **عزیزی** آیاہے کہ بعد اوترنے اس آیۃ کے آنحضرت نے ابوجہل کو بطحا مین دیکہہ کر پکڑا اوسکا یکڑکر یہہ آیۃ اوسکے آگے پڑہے اوسنے کہا کہ ڈراتاہے تو مجکو اے محمد واللہ کہ تو اور رب تیرا مجکو کچہہ ضرر نہین پہنچاسکتے ہین پس حق تعالی نے اوسکو روز بدر کے بری طرح ہلاک کیا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ان لکل امۃ فرعون وان فرعون ہذہ الامۃ ابوجہل اور یہہ بہی فرمایا مات فرعون ہذہ الامۃ ۵

بحر روح ۵ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى ۵ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى کیا گمان رکہتاہے آدمی کہ مہمل چہوڑا جاویگا آیا نہین تہا نطفہ منی سے کہ ڈالے گئے ۵

فتح ۵ کیا خیال کرتاہے آدمی کہ چہوٹا رہیگا بے قید پہلا نہ تہا ایک بوند منی کی جو ٹپکی

۵ **موضح تفسیر** اَیَحْسَبُ الخ کیا گمان کرتاہے آدمی کہ چہوڑدیا جائیگا جانورونکی طرح کہ جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین اور اونسے کچہہ پرسش نہین ہے نہ مرنیکے بعد نہ حشر کے دن سو یہہ گمان غلط ہے اور فساد اسکا ظاہر ہے اسلیے کہ اگر اپنے خلقت مین تامل اور غور کرے تو دریافت کرسکتاہے کہ جب مین مکلف ہوا یعنے کرنے نکرنے کے مجکو تکلیف دی گئی تو مجکو ہر امرکی جزا کا چکہنا اور ہر چیز کی پرسش مجہسے ہونی ضرور ہوئی نہایت اسکی یہہ ہے کہ اعمال کی جزا کی پرسش مُردونکے مرنے اور بہت مدت اونپر گذرنیکے بعد زندہ کرنے پر موقوف ہے اور یہہ یعنے مدت دراز کا گذرنا اور پہر زندہ ہونا کچہہ تردد اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ اسکا سچا ہونا ادنی تامل اور غور سے معلوم ہوسکتاہے اَلَمْ یَكُ کیا نہ تہا آدمی اپنے باپ کی پیٹہ مین نُطْفَةً قطرہ یعنے ذری سے بوند مِّنْ مَّنِیٍّ منی کے پانی کی جو جسکے ہضم کا فضلہ یعنے باقی ماندہ ہے اور طبیعت اوس سے مستغنی اور بے پروا ہوچکی ہی اور حیوان کے فضلات

حیات کے قبول کرنیسے بہت دور ہوتے ہین بخلاف اوسکے اخلاط کے اسلیے کہ اوسکو طبیعت بدنکا جز کر دیتی ہی اور
زندگانی کا خلعت پہناتی ہی عضو صًا وہ قطرہ منی کا جسی انسان پیدا ہوتا ہے اور حیوان کے بدنمین بہے
رہتا ہی تاکہ زندگانی کا قبول کرنا اوس سی متوقع ہو بلکہ یُمْنٰی ٹپکایا گیا جماع کی حرکت کے سببسے بہنے اور
ذکر کی راہ سے اور حکمت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کو اوسکے ٹہکانیسے جدا کرتے ہین تو پہر ٹہکانی کی طبیعت
اوسکے تدبیر اور پرورش سے دست بردار ہو جاتی ہے جیسے شاخ درخت سے جدا ہوئی نشو ونما نہین قبول کر
نے اسی سببسے حدیث شریف مین آیا ہے مَا اُبِیْنَ عَنِ الْحَیِّ فَهُوَ مَیِّتٌ یعنے جو عضو جدا کیا گیا زندیسے پس وہ مردیکے
حکم مین ہی اور اوسکا کہانا حرام ہے جیسے دنبہ کی چکتی اور اونٹ کا کوہان کہ اگر انکو اونکی زندگی مین کاٹلیو
تو کہانا اونکا حرام ہے اور دودہ کے حلال ہونیکا سبب یہہ ہے کہ اوسکو طبیعت بچہ کی غذا کیواسطے پیدا کرتی ہے
یہہ دودہ والی کا جز ہے اور نہ اوسکا فضلہ ہے جیسے درخت کا میوہ حیوان کے غذا کیواسطے درخت مین پیدا
ہوا اسیطرح دودہ ایک حیوان کے غذا کیواسطے دوسرے حیوان کے بدنمین پیدا ہوا ٥ عزیزی ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً
فَخَلَقَ فَسَوّٰی ؕ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ؕ پہر تہا خون بستہ پس پیدا کیا خدانے پس
درست اندام کیا پس کیا اوس منی سے دو قسم کو مرد اور عورۃ کو ٥ فتح ٥ پہر تہا لہو کی پہٹکی پہر اوسنے
بنایا اور ٹہیک کر اوٹہایا پہر کیا اوسمین جوڑا نر اور مادہ ٥ مو ٥ تفسیر ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً پہر ہوا
وہ ٹپکا ہوا پانی لہو کی پہٹکی سو وہ بہی حیاتکی قابلیت نہین رکہتی ہی بخلاف رقیق بہنے والے لہو کے
جسکو دم مسفوح کہتے ہین اور وہ رگ و پٹہونمین اور نسونمین دوڑتا پہرتا ہے اور وہ حیوان کی غذا کے بہی کام
آتا ہے اور اوسکے بدن کا جز بہی ہوتا ہے فَخَلَقَ پہر پیدا کیا اوسکو اللہ تعالٰی نے اگرچہ زندگانی کے مستعد اور مطلوب
نرکہتا تہا فَسَوّٰی پہر اوسکو برابر مزاج کا معتدل کر دیا یہانتک کہ تمام حیوانون سے اعتدال حقیقی کے بہت
نزدیک ہو گیا اسی سببسے نفس ناطقہ کے تعلق کی لیاقت پیدا کی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ پہر کر دین آدمی کی جنس سے
دو قسمین الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی نر اور مادہ کہ ہر ایک کی صورتین جدا ہین اور اعضا جدا اور صفتین جدا ایک قسم کے کام
دوسری قسم سے ممکن نہین ہین مردونکے کام عورتونسے نہین ہو سکتے اور عورتونکے کام مردونسے سو حق تعالٰی
نے یہہ تدبیر عجیب دنیا کے آباد کرنیکے لیے کی ہے تاکہ عورت خانگی اور جزئی کامونکو سرانجام دیوی جیسے کہانا
پکانا اور کپڑیکا قطع کرنا اور سینا اور اولاد کو پرورش کرنا اور گہر مین جہاڑو دینا اور فرش بچہانا وغیر ذلک اور
مرد معاش کی تلاش کرے جیسے زمین کو کہود کے سونا چاندی جواہرات نکالنا کہیتی کرنا درختونکو لگانا نہر
اور کنوین کو کہودنا دشمنوںسی لڑنا اور علم کو حاصل کرنا پہر اوسکو لکہنہ کہنا وغیر ذلک اس قسم کے کام بہت ہین
٥ عزیزی ٥ منی پانی مرد کا اور عورۃ کا کہ جس سے پیدا ہوتا ہے حیوان پس حمل نہین ہوتا ہے مگر
دونونکے پانیونسے اور منی ساتہہ تی کے صفت ہی منی کی اور ساتہہ ت کے صفت نطفہ کی یعنی ڈالا جاتا ہے
رحم مین اور اسیلیے نام رکہا گیا منی مانند الی کے اور وہ ایک قریہ ہے مکہ مین اسلیے کہ گرائے جاتے ہین اوسمین
خون قربانیون کے یعنے انسان ایسی حقیر چیز سے پہلے بنایا پہر ایسی کو کیا اشرف و کامل الخلقت کیا پہر
کیونکر لائق ہی ایسیکو کہ سرکشی کری اللہ تعالٰی کے طاعت سے اور امر و نواہی مین ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً یعنے

پہر ہوئی منی بعد چالیس دن کے ٹکڑا خون بستہ کا بعد اسکے کہ تہا پانی سفید مانند قول اللہ تعالی کے ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقَ یعنے پس اندازہ کیا کہ کیا اوسکو مضغہ یعنے پوتہڑا گوشت کا پیدا کیا گیا بعد اوس چالیس دن کے قابل واسطے تفریق اعضا کے اور تمیز بعض اوسکے بعض سے وجعل المضغۃ عظاما اور کیا پوتہڑے کو ہڈیاں کہ متمیز ہوں بسبب اونکے اعضا بسبب سختی کے فکسی العظام لحما یعنی پہر پہنایا ہڈیوں پر گوشت کہ ہو جاوے سبب اوسکے پیدایش و تصویر اوسکی اور مستعد ہو تو تونکے حاصل کرنیکے لیے اور پہونکنے روح کے لیے فَسَوّٰی یعنے پس درست و کامل کی پیدایش اوسکے ۵ ر وح اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۹ کیا نہیں ہے یہہ خدا توانا اسپر کہ زندہ کری مردونکو ۵ فتح کیا ایسا شخص نہیں سکتا کہ جلاوی مردونکو ۵ مو ۵ تفسیر کیا نہیں ہے ایسا خالق زبردست جسنی دنیا کی آبادی کیواسطے آدمی کو اس قسم کا پیدا کیا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو آخرت واوس جہان کی آبادی کیواسطے اور اس جہانکی زندگانی مین بہی لوگونکو مختلف کرے کسیکو کامل کرے اور کسیکو ناقص بعضونکو دوزخ کے بہرنیکے لئے اور بعضونکو بہشت کے چین اور مزے اٹھانیکے لیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب اس آیۃ کو پڑہتے تو بعد اوسکے یہہ کلام فرماتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى اور ایک روایت مین ہی بلٰی وَاللّٰهِ بَلٰى وَاللّٰهِ اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی پڑہے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى امام ہو یا اور کوئی پس چاہیے کہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور جو کوئی پڑہے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس جب پہنچے اوسکے اخیر کو پس چاہیے کہ کہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى امام ہو یا غیر اوسکے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے تم مین سے وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پہر پہنچے اوسکے اخیر کو اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پس چاہیے کہ کہے بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور جو کوئی پڑہے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پہر پہنچے اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى تک پس چاہیے کہ کہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى اور جو پڑہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا پہر پہنچے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ تک پس چاہیے کہ کہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۵ ر وح عزیزی ۵ تنبیہ صحیح جواب دینے ان آیتون کے اور مانند انکیکے خلاف کیا ہے علما نے نزدیک امام شافعی کے نماز مین بہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور خارج نماز کے بہی کہے اور امام مالک کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز نفل مین بہی کہے اور فرضونمین نکہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز مین نکہی نہ فرضونمین نہ نفلونمین تا توہم ہو کہ یہہ الفاظ قرآن کے ہین اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کری کہ یہہ نماز مین تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہین گے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ حذیفہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی پڑہتے تو نہ پہنچتے آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتے اور طلب رحمت کی کرتے اور نہ پہنچتے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹہیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے اور ایسی ہی اون نمازون فرض مین کہ پکار کر پڑہتے ہین روایت نہین کی ۵ ع ح ۵

سورة الدهر مكية

یہہ سورۃ مکی ہی ہین ۳۱ اکتیس آیتین ہین اور دو رکوع اور دو سو چالیس ۲۴۰ کلمے اور ایکہزار نناوین ۱۰۹۹ حروف اور اسکا نام سورہ انسان ہے اور اسکو سورہ دہر بہی کہتے ہین اور سورہ ابرار بہی اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ الرحمن کے اور یہہ

ان دونون مفسرون نے مطلق دینا جواب کا لکہا ہے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز کے اور تحقیق اسکے آگے لکہے جاتے ہین بقول ملا علی قاری کے اور شیخ عبد الحق رحمہما اللہ کے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

بعد سورہ قیامہ کے اسلیے لکہی گئی کہ سورہ قیامہ مین قیامت کی علامتین اور اوسکے وقایع بیان کرنے مین یہہ بہی بیان کیا ہے کہ اوسدن آدمی دو قسم پر ہو جاینگے چنانچہ ارشاد ہوا ہی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ اور دوسرے قسم کا احوال یعنے نا فرمانونکا تہوڑا اوس سورة مین تفصیل کے طور پر بیان ہوا اور پہلی قسم کا احوال یعنے فرمانبردارونکا باقی رہا تہا سو اس سورة مین پورا تفصیل سے بیان فرمایا اور ان دونون سورتونکے متفرق مضمونونمین بہی مناسبت واتحاد موجود ہے چنانچہ انسان کی خلقت اوس سورة مین اس عبارت سے مذکور ہوئی ہے اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی الخ اور اس سورة مین اس عبارت سے بیان ہوئی ہی اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ الخ اور اوس سورة مین ارشاد ہوا ہے کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور اس سورة مین یون فرمایا ہے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور بہت مضمون دونونکے آپسمین مناسب وموافق ہین اور مفسرین کو اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ سورة مکی ہی یا مدنی اور صحیح یہہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا سے آخر سورة تک بلاشبہ مکی ہے اور اسکے سواے جو باقی ہے اوسمین احتمال ہے آیات کا ہے کہ مدنی ہوا اور آیة یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ جو قصہ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم مین ہے سو اوسکے نزول کی روایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آیتین مدنی ہون واللہ اعلم اور اس سورة کا نام سورہ انسان اسلیے رہتا ہے کہ اس سورة کے ابتدا مین وہ فائدہ مذکور ہے جو انسان کی خلقت سے حضرت رب العالمین کو منظور ہے سو ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اپنے مین دیکہے اگر وہ فائدہ اپنے مین پاوے تو اپنے تئین انسان جانے اور انسانیت پر بہے والا قالین جنہ شیر اور لکڑیکے گہوڑے کی طرح فقط نام کو اپنے تئین انسان جانے اور حقیقت مین کچہہ بہی نہین ہے اور اس سورة کا نام سورہ دہر اسلیے رکہا ہے کہ اسکے شروع مین دہریکے عقیدیکو باطل کیا ہے اسواسطے کہ اس باطل عقیدہ کا حاصل یہہ ہے کہ جو کچہہ اختلاف اور نئی نئی باتین عالم مین حادث ہوتی ہین وہ سب آسمان اور ستارون اور زمین کی گردش سے ہوتے ہین جو عالم سفلی مین تاثیر کرتی ہین بعضی صنعتین ہر دن اور ہر رات متبدل ہوتی ہین اور بعضی ہر مہینے اور ہر برج مین اور بعضی ہر فصل مین اور بعضی ہر سالمین وغیرہ سو وہ بڑے انقلابونکے سبب پڑتے ہین اور عجیب وغریب قسمونکے تولد کے باعث ہوتے ہین چنانچہ دریا کی جگہہ خشکی ہو جاتی ہے اور خشکی کی جگہہ دریا اور ویرانہ کی جگہہ آبادی اور آبادی کی جگہہ ویرانہ ہو جاتا ہے اور پہاڑ جنگل ہو جاتے ہین اور جنگل پہاڑ اور انسان کی قسم اور اور تمام حیوانات خود بخود پیدا ہوتے ہین اور بعضی نوعین فانی ہو جاتی ہین سو جب ثابت ہوا کہ ایک زمانہ وہ تہا کہ نوع انسان کا نام بہی نہتہا اور کوئی اسکا ذکر بہی نہین کرتا تہا تو یہہ معلوم ہوا کہ اس نوع کا تولد کسی زمانہ کی خواہش سے نہین ہے والا وہ صنع کسی وقت مین ان وقتونمین سے اس نوع کی تولد کو خواہش کرتے اور لوگ اوس نوع کے تولد اور انقطاع کے بعد دوسری مرتبہ اوسکو یاد کرتے کہ فلانے دور مین یہہ نوع ظاہر ہو کر منقطع ہو گئی تہی پہلا او نہین جنات اور فرشتے تو ضرور نام اور نشان سے اس قسم کو پہچانتے اور اس سورة کے

سورہ ابرار ہوئیکی وجہ ظاہر کچھ بیان کی احتیاج نہین ہے عزیزی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ یَكُنۡ شَیۡـًٔا مَّذۡكُوۡرًا ۝ تحقیق آئی ہی آدمی پر ایکمدت زمانے سے کہ نہتا کچھہ ذکر کیا گیا فتح کبہی ہوا ہے انسان پر ایکوقت زمانے مین جو نہتا کچھہ چیز مذکور مین آتی موضح تفسیر هَلۡ اَتٰی الخ کیا گذرا ہے انسان پر کچھہ وقت زمانے سے کہ نہتا کوئی چیز جو ذکر کیجاتی حاصل سکا یہہ ہے کہ ایکوقت ایسا تہا کہ انسان کی نوع کا عالم مین وجود نہتا بلکہ اسکا نام اور نشان بہی ذہن مین اور زبان پر فرشتے اور جنونکے جاری نہتا یعنے وجود ذہنی اور وجود لفظی بہی نرکہتا تہا پہر وجود خارجی کہان سے پایا جاتا اور اصل مین شئے ثابت چیز کو کہتے ہین جیسے موجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اس آیۃ کو قاری سے سنتے تو فرماتے یَا لَیۡتَهَا تَمَّتۡ یعنے کاش وہی حالت ہمیشہ رہتی اور انسان مخلوق نہوتا تو اس خوف اور رجا کے بہنور مین کاہیکو پہنستا اور اس تکلیف کا بوجہ کاہیکو اوٹہاتا اور اس بلا مین کاہیکو گرفتار ہوتا اور جو جواب اس سوال کا یعنے هَلۡ اَتٰی الخ کا مخاطبونکو اپنی عقل کیطرف تہوڑا تامل کرنیمین معلوم ہوسکتا تہا اسواسطے جواب کے ذکر سے عدول فرماکر مقصد کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے ہین کہ انسان کو نیستی کے پردے سے باہر نکال کے ظہور کے تخت پر جلوہ گر کرنیوالے ہم ہین اور ہمارے قدرت کے ہاتہہ نے اوسکو یعنے اوسکے دل کو آئینہ مصفی کیا ہے تاکہ غیب کے شعاعونکو عکس اوسمین پڑکے خلافت کبریٰ کے لائق ہو اور تمام موجودات کا خلاصہ ہو اور اگر انسان اپنی نوع کی ابتدا خلقت سے خبر نہین رکہتا ہے کہ کس کس عالم کو ستجر کیواسطے اسکو پیدا کیا ہے اور کون کون سے لطیفے اسمین رکہے ہین لیکن اسقدر تو ظاہر ہے کہ اِنَّا خَلَقۡنَا الخ

عزیزی اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِیۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِیۡعًا بَصِیۡرًا ۝ تحقیق ہمنے پیدا کیا آدمی کو ایک ٹکڑے منی کیسے ملی ہوئی کتنی چیز سے یعنے منی مرد اور منی عورت اور خون حیض سے ایک حال سے دوسرے حال پر پہیرتے ہین ہم اوسکو پہر کیا ہمنے اوسکو سننے والا دیکہنے والا فتح ہمنے بنایا آدمی ایک بوند کے لچہے سے پلٹتے تہے اوسکو پہر کر دیا اوسکو سنتا دیکہتا موضح تفسیر مراد امشاج سے ملنا منی مرد و عورت کا ہے آپسمین کہ دونونکی منی جمع ہوکر بچا بنتا ہے اور بقول بعض کے تفسیر امشاج کی ساتہہ اطوار خلقت کے ہے یعنے اول نطفہ پہر علقہ پہر مضغہ پہر ہڈیان پہر چربی بنا گوشت کا ہڈیون پر پہر پہونکنا روح کا پہر سما و بصر عقل و لیبات دیتے ہین بعد اوسکے ساتہہ امر و نہی کے آزماتے ہین ہم تا لوگونپر واضح ہو کہ مطیع ہے یا عاصی بحر پیدا کیا آدمی کو یعنی اوسکے جسم کو نطفہ یعنی منی سے یہانتک کہ ہوا علقہ چالیس دنمین اور مضغہ اسی دنمین اور پہونکی گئی اوسمین روح ایکسو بیس دنمین جیسیکہ تہے باپ اونکے آدم کہ بنائے گئے مٹی سے پہر ڈالے گئے درمیان مکہ اور طائف کے رہے وہان چالیس برس پہر حماء مسنون یعنے سڑی مٹی سے پہر ٹہیرے رہے چالیس برس اور پہر بجتی مٹی سے پس ٹہیرے رہے چالیس برس اور پس تمام ہوئی اونکی خلقت ایکسو بیس برس مین پہر پہونکی گئی اوسمین روح جیسیکہ آیا ہے ضحاک کی روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لیکن حضرت آدم مین بہہ سو برس کا شمار رہا اور اونکی اولاد مین دنونکا نَّبۡتَلِیۡهِ آزماتے ہین ہم اوسکو وسواس مائش کی حقیقت یہہ ہے کہ ایک چیز کو اختیار و شعور دیکر نیک کام کا حکم کرتے ہین ہم

اور بدکام سے منع کرتے ہین تاکہ او ر مخلوقات دیکھین کہ یہہ شخص اپنے اختیار سے کیا کام کرتا ہے پہر اگر ہمارے
حکم کے موافق بجالایا تو ثواب و انعام کا مستحق ہوا اور اگر اوسکے خلاف کیا تو ذلت و اہانت اور عذاب کے لائق
ہوا پس اگر ابتلا و آزمائش سے یہہ معنے مراد ہون تو حضرت عالم الغیب والخفیات کے حقمین امتحان
و آزمائش کچھہ معنے نہین رکھتے کہ وہ تو سبکا حال خوب جانتا ہے اور جب یہہ فائدہ اس مخلوق کی
پیدائش سے ہمکو منظور تہا تو سمجھہ بوجہہ کے اسباب بہی اسکو دینا ضرور ہوا فجعلنٰہ الخ پہر کردیا ہمنے اسکو
سننے والا دیکھنے والا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ انسان کو اسقدر شنوائی اور بینائی مین کشادگی دی
ہمنے کہ اوسکے مقابلہ مین اور حیوانات گویا بینائی او ر شنوائی رکھتے ہی نہین اندہے بہرے ہین اسلیئے
کہ یہہ مخلوق آواز کے ساتھہ الحان کے دقیقے اور لفظونکے معنے وغیرہ سمجھتا ہے اور ہر لفظ کے مختلف صیغونکو
بہی سمجھتا ہے یہی سبب ہے کہ اسکا مرتبہ اس بلندیکو پہنچا کہ حضرت رب العالمین کے ہمکلامی کے خلعت سے
مشرف ہوا بخلاف اور حیوانونکے کہ وہ سوا آواز محض کے کچھہ نہین سمجھتے اور اس سبب سے جو مرچکے ہین اونکے
علمونسے فائدہ حاصل کرتا ہے اور اگلے زمانیکے لوگونکے احوال پر جو ہزارون برس اس سے پہلے گذرے ہین
خبردار ہوتا ہے اور عجیب و غریب استنباط اس سے ہوتے ہین یعنے ایک چیز پر قیاس کرکے دوسرے چیز کا حکم
اوس سے نکالتا ہے اور جو عمدہ کام سمع و بصر سے حاصل ہوتے ہین اور حواس سے نہین حاصل ہوتے اسلیئے
رب العالمین نے قرآن مین اکثر انکا ذکر فرمایا ہے چنانچہ یہان بہی اسیلیے بیان فرمایا اور باوجود اسکے حق تعالی
فرماتا ہے کہ ہمنے اسیقدر پر کفایت نہین کی بلکہ انا ھدینٰہ السبیل الخ انا ھدینٰہ
السبیل اما شاکرا و اما کفورا تحقیق ہمنے دکھائی آدمی کو راہ خواہ شکر کرنیوالا یا ناشکرا ہمنے اسکو
سمجھائی راہ یا حق ماننا یا ناشکرا بے شک ہمنے ہدایت کی یعنے بتلادی اوسکو اپنے
معرفت کی راہ اور اپنے شکر کے ادا کرنیکا طریقہ اور اوس راہ کے تلاش کو اوسیکے ذمہ پر نہین چھوڑا تاکہ اپنے
قصور مین بہاؔنے نکرے بلکہ اپنے رسولونکو پے درپے بہیجا ہمنے اور اونکے ہاتہونسے معجزے دکھلائے اور اپنی
کتابین نازل کین جنکی دلیلین واضح ہین اور اس کتاب کی جو مجمل اور متشابہ آیتین ہین اونکی جو کچھہ مراد ہے
اوسکے بیان کو رسولونکے زبانپر حوالہ کیا اور اونکے بعد جو اونکے شاگرد رشید ہین یعنے علماء مجتہد ہر زمانے کے
اونکے بیان پر موقوف رکہا ہمنے تاکہ شنوائی اور بینائی اس مخلوقات کی بدون رنج و کلفت اوٹہانیکے
ہمارے عبادت و معرفت کے کام مین مصروف ہووے اور جتنے جو اوسکو پیدا کیا ہے اور ہدایت کی ہے
اوسکا شکر ادا کرے لیکن یہہ مخلوق باوجود ایسی ہماری نعمتونکے ایک راہ نچلی بلکہ دو قسم پر ہوگئے
شاکرا الخ یا شکر ادا کرنیوالی ہی ہماری پیدائش اور ہدایت کی نعمت کا اور اس نعمت کو قبول
کرنیوالی اور یا ناشکری اور ناحق شناسی اور کفران نعمت کرنیوالی ہے اور کبہی راہ پر نہ آنیوالی ہے
بلکہ اس راہ کو قبول نہین کرتی ہی اور اس راہ کی باطل کرنیکے واسطے وہمی شبہے اور شیطانے گمراہ
مقابلہ مین لاتی ہی اور اپنے شنوائی اور بینائی کو ہمارے مخالفت و عناد مین خرچ کرتے ہے اسلیئے اوسکے
ساتہہ امتحان اور آزمایش کا معاملہ شروع کرتے ہین ہم اسواسطے کہ اگر اس عناد اور مخالفت پر اوسکو

سزا دین ہم تو اور مخلوقات کی نظر مین امتحان اور آزمایش کا فائدہ کچھہ بہی ظاہر نہو اور ہماری حکمت اور عدالت مین
نقصان ہو سو شاکر ہو یا کفور **اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ** الے **عزیزی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ**
سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا تحقیق ہمنی طیار کین ہین کافرونکے لیئے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی **فتح**
ہمنی کہین منکرون کے لیے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی **موضح تفسیر** ہمنے طیار کر رکہین
ہین اپنی ہدایت کی نعمت کے ناشکرون کے لیے دنیاوی علاقونکی زنجیرین تاکہ دنیا کی زندگی مین انہین
زنجیرونمین مقید رہین اور معرفت و عبادت کی راہ ہرگز نچل سکین پہر بعضونکو مال کی محبت کی سلسلہ مین اور بعضونکو عورت اور اولاد کی محبت کے سلسلہ
مین اور بعضونکو باغون اور کہیتونکے سرسبز کرنے کی اور نئی عمارت بنانیکی محبت مین باندہ دیا اور اسیطرح ہر کسیکو
ایک سلسلہ مین گرفتار و مقید کر دیا ہمنے پہر یہہ سلسلے قیامت کے دن آگ کی شکل ہو کر ان ناشکرونکے تمام
بدن مین لپٹین گی اور یہہ لوگ اون زنجیرونمین جکڑ جائینگے جیسا کہ اور جگہہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے
ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اور جو ان چیزونکے ناشکرونکو جو دنیاوی علاقونکی
محبت کی زنجیرونمین گرفتار ہین بدون توسل کسی عمدہ کے اپنے ہم جنس سے جنکے پاس یہہ چیزین موجود ہو دنیا
یہہ چیزین میسر نہین ہوسکتین ہین سو لاچار ان ناشکرونکے واسطے ایک دوسری چیز بہی ہمنے تیار کر رکہی ہے
وَاَغْلٰلًا اور طوق بہاری جو انکی گردنمین ہونگے تاکہ سر نہ اوٹہا سکین اور معرفت و عبادت کی راہ کیطرف
التفات بہی نکر سکین بلکہ دائین بائین بہی اس راہ کے دیکہہ نہ سکین سو بعضونکی گردنونمین امیرون اور
بادشاہونکی نوکری کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنمین ساہوکارونکی خوشامد و چاپلوسی کرکے قرض
لینے کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنونمین قاضیون اور مفتیونکی منت کا اور حیلہ ساز روایت ضعیف
نکال دینے والونکی خوشامد کا طوق ڈالا ہے اور بعضونکی گردنونمین دفترونکی متصدیون کی اور عاملونکی
حاضرباشی کا طوق ڈالا ہے اور اور ونکو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے یہانتک کہ بعضونکی گردنونمین
کنچنیون کی بندگی اور غلامی کا طوق ڈالا ہی ہمنے وغیر ذلک سو جتنے یہہ طوق ہین قیامت کے
دن سب آگ کے طوق ہو جاوینگے اور ان لوگونکو بہاری کر دینگے اور جو اکثر ناشکرونکو باوجود ان طوقونکے
پہننے کے اور ان علاقونمین پہنسنے کے بہی مطلب حاصل نہوگا اور اگر کچھہ مطلب تہوڑا سا حاصل ہوا
تو بہی انکی حرص و آرزو کے موافق حاصل نہوا سو انکے واسطے دوسری چیز بہی طیار کی ہی ہمنے **وَسَعِيْرًا**
اور سوزش سینہ کی اپنے مطلب کے نملنی کے رنج کے سبب سے تاکہ جبتک دنیا مین ہین اسی سوزش مین جلتے رہین جیسے
کیمیا کی ہوس اور اگر ایکطرف سے سوزش کم ہوتی ہی تو دوسری طرف سے اور بہڑکتی ہی سو یہہ ہم انکی لطیف
پیدائش انسانی کو درہم برہم کر دیتے ہین یعنے نیچے کا بدن زنجیر سے گرفتار ہے اور اوپر کا بدن طوق سے
بہاری اور بیچکا بدن یعنے سینہ و دل سوزش سے بیقرار ہی اور یہہ وہی سوزش ہی جو قیامت کے دن
دوزخ میں آگ کی صورت بن کے انکے اندر و باہر کو جلا دیگی سو او سدن اپنی پیدایش کی نعمت کی اور ہدایت الہی
کی نعمت کی ناشکری کی سزا چکہینگے اور اگر کسی کے دل مین یہہ شبہ گذرے کہ ان علاقونمین گرفتار ہونا اور ان
طوقونکا پہننا اور دنیا کے مطالب حاصل نہونیکے سبب سے رنج اور سوزش کا ہونا دنیا کی زندگانی کے لوازمات

سے ہے اور حق تعالی کی نعمت کے شکر گذارون کو بہی اسی دنیا مین اپنی زندگانی کے دن کاٹتے ہین اور دنیا مین بدہون گرفتاری ان علاقون کی اور بدون پہننے ان طوقونکے اور بدون چکہنے اس سوزش کے گذر کرنا ممکن نہین ہے پہر ان چیزونکی تخصیص ناشکرونکے ساتہہ ہونیکی کیا وجہہ ہے تو اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ شاکرونکو اگرچہ ان علاقونکی گرفتاری کے اسباب اور ان طوقونکے پہننے کے باعث اور ان سوزشونکو چکہنا دنیا کی پیدائش کے تقاضے سے درپیش ہے لیکن انکو زنجیرونکی گرفتاری اور طوق کا پہننا اور سوزش حاصل نہوگی اسلیے کہ شاکر لوگ تین گروہ ہین ایک ابرار جنکا لقب اصحاب الیمین بہی ہے اور دوسرے مقربین اعمال جنکا عباد اللہ اور عباد الرحمٰن بہی لقب ہے اور تیسرے مقربین احوال جنکو مقربین مطلق بہی کہتے ہین اور سابقین بہی انکا لقب ہے سو پہلے ہم ابرار کا حال بیان کرتے ہین جو پس خوردہ کہانیوالے مقربین اعمال کے ہین پہر انکے بعد مقربین اعمال کے حال کی بیان کیطرف انتقال کرینگے ہم تا کہ مقربین احوال کا حال بطریق اولے بہ قیاس کرلیا جاوے اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ ؀ **عزیزی ؀ تنبیہ** شکر عجیب چیز ہے فرمایا اللہ عزوجل نے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ عطا سے منقول ہے کہ کہا گیا مین اور عبید بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس پہر کہا مینے کہ خبر دیجیے مجکو بہت عجیب چیز کی کہ دیکہی ہو آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس روئین عائشہ اور کہا کہ کونسی شان حضرت کی عجیب نہتی یعنے سب باتین اونکی عجیب ہے تہین ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور بستر پر میرے ساتہہ لیٹے یہان تک کہ لگا بدن میرا حضرت کے بدن سے پہر فرمایا اے بیٹی ابوبکر کی چہوڑتی ہی تو مجکو کہ عبادت کرون مین اپنے رب کی کہا مینے کہ دوست رکہتی ہون مین قرب آپکا پہر اذن دیا مینے آپکو پس اوٹہے اور گئے پانی کی مشک کی طرف پہر وضو کیا اور اچہی طرح پانی بہایا پہر کہڑے ہوے نماز کے لیے پس روئے یہان تک کہ بہے آنسو اونکے سینہ پر پہر رکوع کیا اور روئے پہر سجدہ کیا اور روئے پہر اوٹہایا سر اپنا اور روئے پس یہی حال ہا یہان تک کہ آئے بلال اور خبر دی آپکو کہ نماز طیار ہے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ کس چیز نے رلایا آپکو حالانکہ بخشدیے ہین خدا تعالے نے اگلے پچہلے گناہ آپکے پس فرمایا آپنے کہ کیا نہون مین بندہ شکر گذار اور کیونکر نکرون مین یہہ حالانکہ اوتارا اللہ تعالے نے مجہپر یہہ مضمون اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اخیر آیت تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق کے نزدیک یہہ ہے کہ اقرار کرے نعمت منعم کا بوجہہ خضوع و خشوع کے اور اللہ تعالیٰ کی صفت جو شکور آتی ہی تو اوسکے یہہ معنے ہین کہ بہت جزا دے ثواب دیتا ہی بندونکو تہوڑے عمل پر اور شکر منقسم ہوتا ہی دو قسم ایک تو شکر زبان سے اور وہ اقرار کرنا نعمت کا ہی از راہ عاجزی کے اور دوسرا شکر بدن سے کہ تمام اعضا کو مصروف اوسکی طاعت مین رکہے کہ جو اعضا جس کام کے لیے بنے ہین اوسمین صرف کرے مثلاً آنکہہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتب دینیہ اور دیکہنے راہ اور نمونہ قدرت الٰہی وغیرہ کے لیے اوسمین صرف کری علی ہذا القیاس اور اعضا کو سمجہہ لینا چاہیے اور کہا ابو عثمان رحمہ اللہ نے کہ شکر جاننا عجز کا ہے شکر سے یعنے جانے کہ مین عاجز ہون

ــــه البتہ اگر شکر کروگے تم زیادہ دونگا مین تمکو

ــــه اکثر فضیلت ذاکرین کی اور بیان قدرت الٰہی کا ہے

ــــه

اوسکے شکر ادا کرنیسے چنانچہ آیا ہے کہ کہا داود علیہ السلام نے الٰہی کیونکر شکر ادا کرون تیرا کہ شکر کرنا تیرا بہی
نعمت ہے تیری طرف سے پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے اونکو کہ اب تحقیق شکر ادا کیا میرا تو نے اور کہا
موسے علیہ السلام نے اپنے مناجات مین الٰہی پیدا کیا تو نے آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اور چیزین بنائین تو نے
پس کیونکر شکر ادا ہو تیرا پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ جاننا تیرا اسکو شکر ہے میرا اور آیا ہے کہ ایک شخص آیا
سہل بن عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ چور آیا میرے گہر مین اور لیگیا اسباب میرا اونہون نے کہا کہ شکر ادا کر
اللہ تعالے کا اگر داخل ہوتا چور یعنے شیطان تیرے دل پر اور بگاڑ دیتا توحید تو کیا کرتا تو اور کہا بعضون نے
کہ شکر آنکہون کا یہہ ہے کہ چہپائے تو عیب کہ دیکہے تو اپنے یار کا اور شکر کانون کا یہہ ہی کہ چہپائے عیب یار کا
کہ سنے تو کانون سے اور آیا ہے کہ چمٹے حسن بن علی رضی اللہ عنہما رکن سے یعنے حجر اسود یا رکن یمانی سے
اور کہا الٰہی اَنْعَمْتَنِیْ فَلَمْ تَجِدْنِیْ شَاکِرًا وَابْتَلَیْتَنِیْ فَلَمْ تَجِدْنِیْ صَابِرًا فَلَا اَنْتَ سَلَبْتَ النِّعْمَۃَ
بِتَرْکِ الشُّکْرِ وَلَا اَدَمْتَ الشِّدَّۃَ بِتَرْکِ الصَّبْرِ اِلٰھِیْ مَا یَکُوْنُ مِنَ الْکَرِیْمِ اِلَّا الْکَرَمُ اور آیا ہے کہ گذرے ایک نبی ایک چہوٹے سے
پتہر پر کہ بہت سا پانی اوسمین سے نکلتا ہے پس تعجب کیا اون نبی نے اس سے پس گویا کیا
اللہ تعالی نے اوس پتہر کو اور اوسنے کہا اوس نبی کہ جب سے مینے سنا ہے اللہ تعالے سے وَقُوْدُھَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَۃُ تبہی سے روتا ہون اوسکے خوف سے پس دعا کی اون نبی نے کہ بچاوے اوسکو اللہ تعالے
دوزخ سے پس وحی بہیجی اللہ تعالے نے کہ مینے بچایا اوسکو دوزخ سے پس چلے گئے وہ نبی پہر پہرتے ہوئے
جو اوس پتہر پر گذرے تو دیکہا کہ پانی اوس سے ویسا ہی جاری ہے اونہون نے تعجب کیا
اور پوچہا اوس پتہر سے کہ اب کیون روتا ہے اللہ تعالے نے تو بچایا تجکو کہا اوسنے کہا کہ وہ رونا غم وخوف
کا تہا اور یہہ رونا شکر وخوشی کا اور خبر صحیح مین آیا ہے کہ پہلے پکارے جاوینگے طرف جنت کے
وہ کہ حمد کرتے ہین اللہ تعالے کی ہر حال اور منقول ہے ایک بزرگ سے کہ کہا دیکہا مینے ایک سفر مین
ایک بڈہے کو پس پوچہا مینے حال اوسکا اوسنے کہا کہ ابتداء عمر مین مین اپنے چچا کی بیٹی کو چاہتا تہا
اور وہ مجکو چاہتی تہی پہر اتفاقا میرا نکاح اوس سے ہوا پس شب زفاف مین مینے اوس سے کہا کہ آ اوس شب
بیدار رہین اس نعمت کے واسطے ادا کرنے شکر اللہ تعالے کے سپر کہ جمع کیا ہمکو پس نماز پڑہتے رہے ہم
اوس رات اور دونون مین سے کسیکو فرصت نہوئی پس جب ہوئے دوسری رات تو کہا ہمنے ویسا ہی
جو پہلے رات کہا تہا پس ستر برس سے ہم اسی حال پر ہین ہر رات پہر بیوی سے کہا کہ کیون ایسا
نہین ہے بیوی بڑہیا نے کہا کہ یہی حال ہے جیسا شیخ نے کہا **قشیری** اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ
مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا تحقیق نیک کار پیتے ہین پیالہ شراب سے کہ ملونی اوسکی پانی چشمہ کافور
ہوگے **فـ** البتہ نیک لوگ پیتے ہین پیالہ جسکی ملونی ہی کافور **موضح** **تفسیر**
نیک کار بعد بیان فرمانے حال بدکفار کے شروع فرمایا بیان کرنا حال خیر شاکرین کا اور ابرار کہتے ہین
اونکو کہ اطاعت کرین اپنے خالق کی اور حسن بصری رح سے منقول ہے اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْذُوْنَ
الذَّرَّ وَلَا یَضْمُرُوْنَ الشَّرَّ یعنے بردہ ہی کہ نہ ایذا دے چیونٹی کو اور نہ دلمین رکہے برائی

پیتے ہین یعنے پیئینگے جنت مین اور کاس سے مراد پیالہ شراب ہے اور اطلاق کیا جاتا ہی اسکا لفظ شراب پر بہی اور اکثر ونکے نزدیک یہی مراد ہے چنانچہ کہا ضحاک نے کہ جو لفظ کاس قرآن مین ہے مراد اوس سے خمر یعنے شراب ہے ہے گا ملونی یعنے کافور کی پانی کے اوسمین ملونی ہوگی اور کافور نام ایک چشمہ کا ہے جنت مین مقام محمدی مین اور ایسے ہی تمام چشمونکا پانی مثل کافور کے ہوگا سفیدی اور خوشبو اور ٹھنڈک مین نہ مزیکین والا نفس کافور نہین پایا جاتا ہے ہ **روح** ہ ہوگی ملونی اوس شراب کے بیالیکی جیسی گلاب یا کیوڑا شربت کے اوپر سے ملا دیتے ہین کافور جو روح کا بہی مقوی ہی اور دلکا مفرح اور خوشبوئی بہی اوسمین پائی جاتی ہی اور رنگ بہی نورانی رکہتا ہے شیخ بو علی سینا نے قانون کے مفردات مین لکہا ہے کہ آدمی کے روح اور بدن مین کافور کی تاثیر ایسی ہے جیسے عالم مین شمالی ہوا کی تاثیر ہے کہ ہر چیز کے جوش کو ٹہہا دیتی ہے اور بد بو کو بالکل دور کر دیتی ہی اور ہر فساد کو صلاح کرتی ہے لیکن یہہ کافور دنیا کا کافور نہین ہے بلکہ ہماری مراد اس کافور سے عینا الخ

ہ **عزیزی** ہ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا کہتا ہون کافور سے چشمہ کہ پیوینگے اوس سے بندے مقرب خدا کے رواں کرینگے اوسکو رواں کرنا یعنے نالیان اوس سے جہان چاہینگے لیجاوینگے واللہ اعلم ہ **فتح** ہ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے چلاتے ہین اوسکو نالیان

ہ **موضح تفسیر** یعنے اپنے منازل پر جہان چاہینگے اوسکے پانی کو لیجاوینگے گویا وہ چشمہ خاص اونکے ملک ہے اور اونکے تصرف مین ہے اور عباد اللہ سے مراد خاص اللہ کے بندے ہین جو کہ اوسکے فرمانبرداری کا طوق اپنی گردنین پر رکہتے تہے اور اپنے ہر کام اور ہر حرکت اور سکون مین اپنی نظر کو اللہ تعالے ہی کی طرف رکہتے تہے اور اوسیکے رضامندی چاہتے تہے بلکہ وہ اپنے عملوں پر بہی اعتماد نہ رکہتے تہے بلکہ اون عملونکی نامقبولی کا خوف اونکے دلمین اسقدر بیٹہہ گیا ہے کہ کسی وقت یہہ خیال اونسے علیحدہ نہین ہوتا چنانچہ اس حال پر یہہ بات اونکی گواہ ہے کہ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ الخ

عزیزی ہ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا پوری کرتے ہین نذر اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیلی ہوگی ہ **فتح** ہ پوری کرتے ہین منت اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیل پڑیگی ہ **موضح تفسیر** پوری کرتے ہین نذر یعنے جو چیز کہ اپنے ذمہ پر لازم کر لیتے ہین جیسے نفل عبادت اور کوئی وظیفہ اور صدقہ سوان چیزونکو جیسا لازم کیا ہے اوسیطرح سب شرطونکے ساتہہ آخر عمر تک ادا کرتے ہین پہر جب ایسی چیزین جو حق تعالے کیطرف سے واجب نہین بلکہ اپنے ذمہ پر خود لازم کر لین ہین اونکو اس احتیاط سے ادا کرتے ہین تو وہ چیزین جو حق تعالی کیطرف سے اونپر واجب ہوتی ہین اونکو بطریق اولی پورا ادا کیا ہوگا اور باوجود ایسے مستقیم ہونیکے تمام واجبات اصلی اور التزامی اون عبادات تونپر پہر بہی چندان اعتماد نہین رکہتے ہین بلکہ ہمیشہ خائف اور ہراسان رہتے ہین

وَیَخَافُوْنَ الخ اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ ہوگی شر اوسکی پہیلی ہوئی جیسی طبعی اون کی

سلہ والشرب ... تاویل کل مائع ... کان ... سلہ علی طریق ... تمیز ... ذکر المحل وارادة الحال ... سلہ ... علی الاول ابتدائیہ ... تبعیضیہ ... سلہ ... افا جعلنا ... سلہ ... لکہا ہے تفسیر مین ... فف شراب کی ... اور بعض علما ... خوشبودار [illegible]

ہوا کی دن کی آگ لگتی کہ تمام بستی کو اپنے اپنے گہرونکا خوف ہوتا ہے کہ مبادا ہوا کی شدت سے آگ ادہر
آپہنچے اور ان لوگونکو یہہ خوف وہراس اس سببسے ہوگا کہ شاید واجبات کے ادا کرنیمین ہمسے کچہہ قصور
واقع ہوا ہو جیسے سستی اور دل نہ لگنا اور اس سببسے طبیعت کی تاریکی نے اوس طاعت مین ملکر کچہہ اثر
کردی ہو اور آج قیامت کا دن ہے اور اس دن کی شر گنہگارونکی شامت سے اسقدر پہیل رہی ہے کہ
بے گناہ بہی اس بلا مین گرفتار ہو رہے ہین جیسے آسمان وزمین اور پہاڑ و دریا اور آفتاب و ماہتاب
اور ستارے سو ایسے وقت شاید وہ طاعت اس تاریکی کے سببسے قبول نہوا در عتاب وعذاب کا
سبب پڑے سو اسقدر بے اعتمادی اونکو اپنے عملونپر صریح دلیل ہے اسبات پر کہ خوف کا غلبہ اونپر بہت
ہوگا اور خوف کا غلبہ دل کی سردی کی دلیل ہے جیسے دل کی گرمی کے وقت مین جرأت اور بے باکی غلبہ
کرتی ہے سو یہہ اثر اوسی کافور کا ہے جو شراب محبت مین ملا کر نوش کیا ہے اور یہہ چیز اسبات پر بہے
دلیل صریح ہے کہ اون لوگون کو اون عملونکے ساتہہ جو اپنے مطلوب کے شوق مین کئی ہین کچہہ علاقہ نہین
رہا اور اون عملونسے دل سرد ہو گئے ہین تو دنیاوی علاقونسے جو اونکے مطلوب کے منافی تہے یقینا انقطاع
کلی رکہتے ہونگے اور اس اونکی احوال پر دوسرا گواہ یہہ ہے وَيُطْعِمُونَ الخ **ع عزیزی**
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّأَسِيرًا ۝ اور دیتے ہین باوجود اوسکی احتیاج کے فقیر کو
اور یتیم کو اور قیدی کو **ع فتح** اور کہلاتے ہین کہانا اوسکے محبت پر محتاج کو اور بن باپ کی لڑکیکو
اور قیدی کو **ع موضح** اور کہلاتے ہین کہانا باوجودیکہ کہ نقد دینے سے کہانا
پکا کر کہلانا بہت بہاری ہے اسلیے کہ آدمی کا نفس جو چیز حاضر المنفعت ہے اوسکے دینے مین بخل کرتا ہے
بخلاف اوس چیز کے جو منفعت سے دور ہو اسلیے غلہ کا دینا آسان ہے اکثر آدمیونکے نزدیک آٹا دینے سے
اور آٹا دینا سہل ہے روٹی دینے سے لیکن بعض اوقات جو سیر ہوتا ہے تو لڑکا کہانا دینا بخوف سڑنیکے
سہل ہوتا ہے یہہ ایک سبب ہے غرضکہ وہ لوگ کہانا کہلاتے ہین عَلٰى حُبِّهٖ باوجود اوس کہانیکے
محبت کے بیچ ہو کہہ کے شدت اور نہ پلنے قوت کے کہ ایسے وقت مین **سے** شلغم بخیہ یہ نقرہ خام
ہوتا ہے بالنفیس اور مزیدار ہونیکے سببسے وہ کہانا محبوب ہوتا ہے اور باوجود بے احتیاجی کے بہی وسکو
خرچ نہین کر ڈالتے ہین رکہہ چہوڑتے ہین تاکہ اور وقت کہاوینگے یا اوس شخص کو کہلاتے ہین جس سے
بڑی منفعت کی امید ہوتی ہے اور یہہ لوگ اس کہانیکو محتاجگی کی حالت مین کہلاتے ہین مِسْكِينًا
مسکین محتاج کو جو قوت کے حاصل کرنیسے خود عاجز ہے اور اوس سے کسیطرح کی منفعت کی توقع بہی نہین ہے
بلکہ اوسکو ایکبار کہلانیکے سببسے اسکے خو پڑگئی اور ہر روز قرضخواہ کی طرح پیچہا نہین چہوڑتا ہے اور سخت
سخت باتین سناکے دلکو مشوش کرتا ہے وَيَتِيمًا اور یتیم کو جو مسکین سے بہی زیادہ عاجز ہے اسلیے
کہ مسکین قوۃ وعقل کامل بہی رکہتا ہے اگر ایکوقت اوسکو قوت میسر نہوا تو دوسرے وقت کوشش
کرکے گلی کوچہ مین پہر کے کچہہ نکچہہ تہوڑا بہت پیدا کرکے اپنے جان بچانیکی تدبیر کرلیگا اور یتیم
نہ عقل کامل رکہتا ہے اور نہ قوۃ اور نہ مانگ کہانیکا وقوف رکہتا ہے اور نہ اوس سے کچہہ منفعت کی

ع قوله على حبه
اسکا ضمیر علی
حب الطعام والحاجۃ
الیہ او خوہ لن تنالوا
البر حتی تنفقوا مما تحبون
او علی حب الاطعام
فیطعمون ان یطیب
النفس فاغضیہ
النفع کما قال
بصدق النفع انعدلوا هو
قولہ الیتیم اقرب للتقوی او
اقرب للتقوی اور
کلتین علی حب اللہ
الطعام کالاین
تعالی وهو الاولی و علی حبہ
ان مجامع الطاعات
محصورة فی امرین
الطاعۃ اللہ
الاشارۃ بقولہ یوفون
بالنذر و الشفقۃ علی خلق
والیہ الاشارۃ بقولہ
ویطعمون الطعام
کنایۃ عن الاحسان
الی المحتاجین والمواساۃ
معهم بای وجہ کان
ع قوله

توقع ہی وَاَسِیْرًا اور قیدیونکو جو کسیکی قید مین گرفتار ہین اور کسیطرح سے قوت کے حاصل کرنیکی
قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اوس سے اتنا بھی نہین ہوسکتا ہے کہ مسکین و یتیم کیطرح کسیکے سامنے
جا کھڑا ہووے تاکہ وہ اسکا حال دیکھکر رحم کرے اور اوسکو کچھہ دیوے اور باوجود اسکے کہ اس قسم کے لوگونکو
اپنی خواہش و رغبت کے ہوتے ہوے کہانا کہلانا بڑا احسان و خالص عبادت ہے جسمین ریا کا نام
بھی نہین ہے لیکن خدا کے خاص بندے اس عمل پر بہی اعتماد نہین کرتے ہین بلکہ ڈرا کرتے ہین
کہ ایسا نہو اس کہانا کہلانیکے سبب سے مسکین یا یتیم یا قیدی کچھہ ہماری تعریف یا تعظیم یا سلام کرین
اور اس سبب سے ہمارا نفس خوش ہووے تو پھر وہی طبیعت کی تاریکی اوے اور یہہ عمل ملیا ہوجاوے اسلیے کہانا کہلانیکے
وقت کہولکر اونسے کہدیتے ہین کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ الخ **عزیزی** ہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوْرًا کہتے ہین سوا اسکے نہین ہے کہ طعام دیتے ہین ہم تمکو واسطے
ذات خدا کے نہین طلب کرتے ہین ہم تمسے مزدوری اور نہ شکر ہ **فتح** ہم جو تمکو کہلاتے ہین
بزا اللہ کا موہنہ چاہنے کو نہ تمسے ہم چاہین بدلہ نہ چاہین شکرگذاری ہ **موضح تفسیر** اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ الخ
بیشک سوا اسکے نہین ہے کہ ہم کہلاتے ہین تمکو خالص خدا تعالے کی رضامندی اور خوشنودی
حاصل کرنیکے لیے لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً ہم نہین چاہتے ہین تمسے کچھہ بدلہ اس کہانیکے بعد
جیسے سلام کرنا یا تعظیم کرنی یا اپنے حق مین ترقی کی کچھہ دعا چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ جب آپ کچھہ صدقہ کسیکے اہلبیت کو بہیجتی تہین تو وے
آنیکے بعد اپنے خادمہ سے آپ پوچہتی تہین کہ اوس صدقہ لینے کے بعد اون لوگون نے کیا کہا تہا
اگر خادمہ کہتی تہی کہ یہہ دعا آپکے حقمین کی تہی تو جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اون گہر والونکے
حقمین اوسیطرح کی دعا کرتی تہین اور فرماتی تہین کہ یہہ اسواسطے ہی کہ ایسا نہو اونکی دعا میرے
صدقہ کے عوضمین محسوب ہوجاوے اور میرے صدقہ کے ثوابمین نقصان آجاوے سو اسواسطے اونکی
دعا کے عوضمین مینے بہی اونکی واسطے دعا کردی تاکہ دعا کا بدلہ دعا ہوجاوے اور میرے صدقہ کا ثواب
برقرار رہے وَلَا شُكُوْرًا اور نہین چاہتے ہم تمسے شکرگذاری کہ لوگونکے سامنے ہماری ثنا
یا صفت کرتے رہو کہ ہمارے اوپر فلانے نے ایسا احسان کیا اور ایسا کہانا کہلایا اسلیے کہ اگر یہہ چیزین
ان کا موسے چاہین ہم تو پھر وہی طبیعت کی تاریکی اسمین آجاوے اور وہی خوف پھر لاحق حال
ہووے ہ **عزیزی** اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے
دن ترش رو اور نہایت سخت سے ہ **فتح** ہ ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اداس سخت
سے ہ **موضح تفسیر** ہ یعنے بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے ایکدن اداس سخت سے
یعنے وہ ایسا دن ہے کہ اوسمین اداسی چہائی ہوئی ہی اور یہہ کنایہ ہے حق تعالے کی قہر سے
تجلی سے جو اوسدن ہوگی سو اوس تجلی کے ادب کی رعایت سے اوسدن کو عبوس اور قمطریر
کرکے موصوف کیا اور جسطرح جو شخص عبوس قمطر ہوتا ہے یعنے غصہ مین بہرا ہوا ذرہ سی تجلی

غصہ ہو جاتا ہے اسیطرح وہ دن کہ نقیر اور قطمیر کا مواخذہ ہوگا یعنے ذرہ ذرہ بات پوچھی جاویگی اس
سببسے وہ دن خوفناک اور دہشت بھرا ہوا ہے اور یہہ اونکا عمل کہ خوف شدید سے پیدا ہوا ہے دونوں
چیزونپر دلیل صریح ہے یعنے ایک دنیاوی علاقونکا انقطاع اور دوسرے دل سردی اور بے اعتمادیکا
غلبہ تفسیر واحدی اور اور تفسیرونمین مذکور ہے کہ حضرت حسنین رضے اللہ تعالے عنہما ایکبار بیمار ہوے سو
رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم اونکی بیمار پرسے کے لیے تشریف فرما ہوے اور ایکے ساتہہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
بہی بہت آئے انمین سے ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علے رضے اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے فرزندونکو
بہت سخت بیماری ہے تمکو چاہیے کہ حق تعالے کی نذر اپنے اوپر مقرر کرو حضرت علیؓ نے کہا کہ مینے تین روزے
خدا کیواسطے اپنے اوپر نذر مقرر کئے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا نے بہی تین روزے نذر مانے
اونکی لونڈی جسکا فضہ نام تہا اوسنے بہی تین روزے اپنے اوپر مقرر کیے پہر حق تعالے نے اپنے کرم و فضل سے
دونوں صاحبزادونکو شفا دی تو تینوں صاحب موافق اپنے نذر کے روزیدار ہوے اسدن حضرت علی رض
کے گہر مین کوئی کہانیکی چیز نہتی آپ شمعون یہودی پاس جو خیبر کا رہنے والا تہا اور مدینہ مین غلہ
بیچا کرتا تہا تشریف لے گئے اور کچہہ اوس سے طلب کیا اوسنے اسلام کی عداوت کے سبب دینے مین
تامل کیا پہر بہت تکرار و فہمایش سے اونکو بارہ سیر جو قرض دیے آپنے وہ جو گہر مین لاکر دیے حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چار سیر جو چکی مین پیسے اور لونڈی نے گہر کے آدمیون کے گنتی کے موافق پانچ روٹیان
پکاکر تیار کین پہر افطار کے وقت وہ پانچوں روٹیان لاکے اون سب حضرات کے آگے رکہین اور چاہتے تہے
چاہا کہ لقمہ توڑ کے موہنہ مین ڈالین اتنے مین ایک فقیر نے دروازے پر آکر سوال کیا اور کہا کہ حق تعالے
کی سلامتی تمپر ہوجیو اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فقیر مسلمان تمہارے دروازے پر آیا ہے
اور اوسکے گہر مین پانچ آدمی ہین کچہہ اوسکو کہلاؤ حق تعالی تمکو جنت کے خوانونسے کہلاویگا اون
پانچوں حضرات نے وہ پانچوں روٹیاں اوس فقیر سائل کو حوالہ کردین اور آپ سب پانی پی کر
سو رہے پہر صبح کو روزہ رکہا اور اسیطرح اسدن بہی چار سیر جو پیسکے پانچ روٹیان پکائین افطار کیوقت
ایک یتیم آیا اوسکو وہ روٹیان دیدین تیسرے دن ایک قیدی آیا اوسکو حوالہ کردین چوتہے دن جو صبح کو
اوٹہے تو بہوک کی شدت سے طاقت ہلنے کی نہتی اور مرغ کے چوزے کی طرح بدن کانپتا تہا اوسدن
جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کے دیکہنے کو تشریف لائے یہہ حالت سبکی دیکہکے آپکو بہت
بتیابی ہوئی پوچہا کہ میری بیٹی فاطمہ کہان ہے حضرت علے رضے اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اپنے
مصلے پر نماز مین مشغول ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس تشریف لیگئے دیکہا کہ پیٹ
پیٹہ سے لگ گیا ہے اور آنکہین اندر کو دہس گئی ہین یہہ حالت دیکہکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے آنسو جاری ہوے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورۃ لیکر آئے اور کہا کہ لو اے پیغمبر
اس سورۃ کو تمکو اور تمہارے اہلبیت کو مبارک ہوجیو اور یہہ آیتین پڑہ کر حضرت کو سنائین پہر حضرت
رب العزت نے بعد اسکے ظاہری فتوح بہی عنایت کی اور پہر کبہی ایسی فقر کی شدت مین مبتلا ہوکے

دفع امتحان کے لیے شدت فقر و دیگر تکالیف میں گرفتار ہوئے ہیں پھر فتوح حاصل ہو گئی

کہتے ہین کہ ان تینون دنو مین حضرت جبرئیل فقیر اور یتیم اور قیدی کی صورت بنا کے صبر کے امتحان کے لیے
آئے تھے اسی سبب سے کہا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے ملک دنیا کو اپنے سنان سے لیا یعنے
نیزے کی نوک سے یعنے جہاد کر کے اور ملک عقبےٰ کو سہ نان سے یعنے تین روٹیون سے خرید کیا اب
یہان پر جاننا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو وفا کرنا واجب ہے اگر وہ نذر گناہ نہو
اور اگر کسی گناہ کی نذر کی ہی تو اوس نذر کو وفا کرنا واجب نہین ہے بلکہ ممنوع ہے چنانچہ حدیث
صحیح مین آیا ہے مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِہٖ اسلیے
کہ نذر کی حقیقت یہہ ہے کہ جو چیز واجب نہین ہے اوسکو اپنے اوپر واجب کر لینا اور اگر وہ چیز گناہ ہو
اور اسنے اوسکو اپنے اوپر لازم کیا تو حکم الٰہی کی مخالفت کی اور حق تعالیٰ کی مخالفت کرنی نچاہیے
اور اگر بالفرض کسیکے موہنہ سے ایسے بات نکل گئی اور گناہ کی نذر کی تو اوسکو اوسیوقت لازم ہے
کہ اوس سے توبہ و استغفار کرے اور اوسکو ہرگز ادا نکرے اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ نذر اوسی چیز میں
درست ہے کہ جو طاعت واجبہ کی قسم سے ہو جیسے نفل نماز نفل روزہ صدقہ حج عمرہ وقف وغیرہا
جو اس قسم سے ہو لیکن جو چیز طاعت کی جنس سے نہین ہے اوسمین نذر منعقد نہین ہوتی یعنے
کہنے سے اوسپر لازم نہین ہو جاتی جیسے فلانا کہانا کہانا اور دہوپ مین بیٹہنا اور کہڑا رہنا اور
موہنہ سے نہ بولنا اور سایہ کے نیچے نہ آنا اور سوائے انکے اور ہین کچہہ اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتا
اور اگر نذر مبہم کی ہی جیسے یون کہا کہ اگر مین یہہ کام کرون تو مجہپر نذر ہے پہر وہ کام کیا تو اوسپر
قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے اور یہی حکم اوس نذر کا ہے جو اوسکے طاقت سے باہر ہے اور یہہ بہی
جان لینا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسکین اور یتیم اور قیدیکو کہانا کہلانا عبادت
ہے مسلمان ہون وہ یا کافر لیکن زکوۃ اور نذر اور کفارہ کافر کو دینا درست نہین اور اگر مسکین
اور قیدی اور کافر واجب القتل ہون تو بہی اونکو کہانا کہلانا باعث اجر کا ہے اسلیے کہ واجب القتل
ہو کا قتل کرنا درست نہین ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جو کافر ونکو قید کر کے لاتے تہے اور مسلمانونکو حوالہ کرتے تہے تو فرما دیتے تہے کہ انکے ساتھ
احسان کرنا یعنے کہانے پینے کی تکلیف نہ دینا بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مسلمان
اون قیدیونکو اپنے گہر والونسے بہتر اور زیادہ خوش رکہتے تہے اور اپنے سے اچہا کہانا کہلاتے تہے
یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے حق مین قتل کرنیکا یا لونڈی غلام کر رکہنے کا یا مال
لیکے چہوڑ دینے کا یا بے لیے چہوڑ دینے کا حکم فرماتے اور یہی حکم ہی جسکے ذمہ پر قصاص واجب ہوا ہو
اور قتل کا مستحق ہوا ہوا وسکو بہی بہوکا پیاسا مارنا جائز نہین ہے اور جو ان آیتونمین ذکر کیا گیا
کہ حق تعالیٰ کے خاص بندونکو قیامت کے دن کے شرکے پہیل پڑنیسے ہمیشہ خوف رہتا ہے
اور باوجود ایسے عملونکے جو آمیزش ریا سے بالکل خالی ہین ہمیشہ ہراسان اور خوفناک رہتے ہین
اسلیے ضرور ہوا کہ ایسے خوف کا ثمرہ جو آخرت مین دیکہینگے بیان کیا جاوے پہر اوسکے بعد اونکے عملونکے

یعنی جو کوئی نذر کرے اللہ کی طاعت فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ ادا کرے اوسکو اور جو نذر کرے خدا کی نافرمانی و گناہ کی تو چاہیے کہ چہوڑ دے اوسکو اور نہ کرے

جزا کیطرف انتقال کیا جاوی سو پہلے اونکے خوف کے ثمرے کے بیان مین ارشاد ہوتا ہی فوقٰھم اللہ الخ
عزیزی فوقٰھم اللہ شرّ ذٰلک الیوم ولقّٰھم نضرۃ و سرورا بچایا اونکو خدانی اوسدن کی
سختی سے اور پہنچائی اونکو تازگی اور خوشحالی ۃ فتح ﷻ پہر بچایا اونکو اللہ نے برائی سے اوسدنکی
اور ملائی اونکو تازگی اور خوشوقتی تفسیر ﷻ فوقٰھم اللہ پہر بچاویگا اونکو اللہ تعالیٰ
اسدن کی برائی سے باوجود اسکے کہ شر اوسدن کی پہیلی ہوئی ہوگی اور اس بچانیکی صورت یہہ
ہوگی کہ وہ لوگ صفت رضا کی تجلی سے سرفراز ہونگے اور اونکو اوس تجلی کے مشاہدے کے استغراق
مین مشغول کردیگا چنانچہ سورہ قیامت مین تصریح سے بیان ہوچکا ہے کہ وجوہ وجوہٌ یومئذٍ ناضرۃ
الیٰ ربّھا ناظرۃ اور فرشتونکی جماعتین جماعتین انکے پاس آکر خوشخبری سناوینگی جیسکہ
سورہ انبیا مین مذکور ہے کہ لا یحزنھم الفزع الاکبر وتتلقّٰھم الملٰئکۃ ھٰذا یومکم الذی کنتم توعدون
اور حدیث صحیح قدسی مین آیا ہی کہ المتحابّون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیّون والشھداء
یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا مین آپسمین دوستی رکہتے تھے ہماری راہ مین اونکے لیے قیامت
دن منبر نور کے اسطرحکی عظمت کے کہ رشک کرینگے اونکا حال دیکہہ کر پیغمبر اور شہید اسواسطے کہ پیغمبر
اور شہید ونکو امت پر گواہی دینے اور اونکو موقف سے اور اوسدن کے ہول سے خلاص کرنیکی فکر ہوگی اور
وہ تشویش مین ہونگے اور ان لوگونکو کسی سے علاقہ نرکہنے کے سبب سے فرغت کلی حاصل ہوگی
اور یہہ سب برکتے انکو دنیا کے علاقونکے قطع کرنیکے سبب سے حاصل ہوگی ولقّٰھم اور آگے لا دیگا
اونکے اسببکے کہ دنیا مین اوسدنکی ترش روئی اور برائی سے خوف کیا کرتے تھے نضرۃ تازگی اور
چہرے کی رونق جو اونکے بشرے پر نمودار ہوگی وسرورا اور خوشی دلکی جو اونکے باطن مین بہری
ہوگی عوض میں اوس غم واندوہ کے جو اپنے دین کیواسطے دنیا مین رکہتے تھے اور ہمیشہ آخرت کی فکر مین
اپنی اوقات گذارتے تھے اور فقط اسیقدر نعمت پر اونکے حق مین اکتفا نکیا جاویگا یعنے اوسدن کے
شر کا خوف اونسے جاتا رہے اور امن وچین اونکو حاصل ہوے سواسطے کہ یہہ تو اونکے خوف کا
پہل ہے بلکہ اونکے اور عملونکو بہی رحمت کی نظر سے دیکہینگے اور اونکے سب عملونکا مدار صبر پر دیکہینگے
وہ صبر جو دنیاوی علاقون اور جسمانی لذتونکے ترک پر کیا تہا اور طاعتونکی مشقت کے تحمل پر اور آفتون
اور بلاؤن کے پہنچنے پر جو صبر کیا تہا پہر اونکے صبر کی جزا منظور ہوگی وجزٰھم الخ عزیزی

وجزٰھم بما صبروا جنّۃ وحریرا متّکئین فیھا علی الارائک لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا
اور جزا دی اونکو اونکے صبر کے بدلے مین باغ اور کپڑے ریشم کے تکیے لگائے ہونگے وہان تختونپر
نہین دیکہینگے وہان گرمی آفتاب کی اور نہ جاڑا ہت ﷻ فتح ۃ اور بدلہ دیا اونکو اوس پر
کہ وہ ٹہیرے رہے باغ اور پوشاک ریشمی تکیہ لگے بیٹہے اوسمین تختونپر نہین دیکہتے وہان دہوپ
نہ ٹہٹہر ہۃ موۃ تفسیر وجزٰھم بما صبروا اور بدلہ دیگا اونکو اونکے صبر کرنے پر
جو فضا کے مکانات اور دل لگی کے باغات اور عمدہ عمارتونکے ساتہہ اپنے دل کو متعلق نہین کیا تہا

جنّۃً بہشت کشادہ اور بافضا جسکا عرض زمین اور آسمان کے عرض کے برابر ہے اور محل اور مکانات
منقش و رنگین وَّحَرِیْرًا اور کپڑے ریشمی جو انکی پوشاک مین صرف ہونگے اور فرش و فروش
بہی اور در اور دیوار اور پردے اور چہت گیری اور ہانڈیون اور جہاڑون اور دیوار گیر ہونگے غلاف بہی
اونکے کام آوینگے اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو دنیا مین پہٹے پرانے پیوند لگے ہوے کپڑے
پہنتے تہے اور آستین لمبی اور دامن ازار دراز نہین کرتے تہے اور خالص ریشمی کپڑے سے پرہیز کرتے
تہے ان سب چیزون کے عوض مین یہہ حریر ملیگا اونکو اور بہت سی روایتون مین یون آیا ہے کہ اولی
بہشتی کے لیے ہر صبح و شام ستر جوڑے حریر کے جنکے رنگ مختلف ہونگے اور نفیس و منقش اوسکے
خادم اوسکے سامنے لایا کرینگے تاکہ اونمین سے جو مرغوب ہوا اوسکو پہنے اور باریکی مین کپڑے ایسے ہونگے
جیسے پہول کی پتی مُّتَّكِـِٕيْنَ اُلخ تکیے لگائے بیٹہے ہونگے اوس بہشت مین تختونپر اور ریشمی
توشکین اون تختونپر بچہی ہونگی اور وہ تخت سایہ دار ہونگے جیسے دنیا کے بادشاہونکے تخت ہوتے ہین
اور یہہ جزا ہے اونکے اوس صبر کی جو دنیا مین تنگ و تاریک حجرونمین اور خانقاہون اور مدرسونمین
بوریونپر بیٹہے رہا کرتے تہے اور علوم دینی کے درس کی مجلسونمین اور ذکر اور توجہ کے حلقونمین
سبکے پاس اندازسے بیٹہتے تہے لَا یَرَوْنَ الخ نہین دیکہین گے جنت مین گرمی آفتاب کی
اور نہ سردی بہت اسلیے کہ جنت کی ہوا معتدل ہوگی نہ گرمی ہوگی نہ سردی اور آفتاب وہان نہوگا
تاکہ اوسکی نزدیک ہونیکے سبب سے گرمی زیادہ ہو یا اوسکے دور ہونیسے سردی کچہہ ضرر پہنچاوے بلکہ
عرش معلے کا نور اوس عالم کو ہمیشہ روشن رکہیگا اور جسوقت پردے اوٹہا وینگے تو جانینگے کہ اب
ہوا اور سیر کا ہونمین نکلینگے اور بازار قائم ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کی ملاقات کرینگے اور خدمتکے لیے
لڑکے اور غلمان حاضر ہونگے اور جب پردے چہوڑینگے اور مکانونکے اندر داخل ہونگے تو معلوم کرینگے
کہ رات ہوئی اور حورین اونکے آرام و صحبت کے لیے حاضر ہونگی اور یہہ جزا ہے اونکے اس صبر کی جو
دنیا مین حق تعالیٰ کی فرمانبرداری مین کیا تہا جیسے روزیکی گرمی اور جمعہ کے دن دوپہر کو جامع مسجد مین
جانا اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی اور بزرگون اور نیکونکی زیارت کے لیے سفر کرنا اور اونکی صحبت سے
ظاہری اور باطنی فیض کو لینا یعنے یہہ چیزین دنیا مین گرمی کے دنونمین کرکے اس گرمی پر صبر کیا تہا
اور اسیطرح سردی کے دنونمین وضو یا غسل تہجد کیوقت اور فجر یا عشاء کی نماز جماعت سے اداکرنیکے لیے
اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی کے لیے سفر جاڑے مین کرتے تہے اور اس رنج پر صبر کیا کرتے تہے حدیث
شریف مین آیا ہے هَوَاءُ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ لَا حَرٌّ وَّلَا قُرٌّ اور بہشت کی ہوا کے معتدل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ وہان
کے رہنے والون نے دنیا مین اپنے اعمال اور اخلاق معتدل کیے تہے اور بہشت وہی دنیا کے اعمال اور
اخلاق معتدلہ کی صورت ہے افراط و تفریط یعنے کمی زیادتی اوسمین کسیطرح ممکن نہین ہے عزیزی

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝

اور نزدیک ہوے ہونگے اونپر سائے اوس باغ کے اور سہل حاصل کیے جاوینگے میوے اوسکے سہل

حاصل کرنا ﴿فتح﴾ اور جہک رہین اونپر اوسکے چہانوین اور پست کر رکہے ہین اوسکے گچہے لٹکا کر ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ وَدَانِیَۃً اور نزدیک ہوگا اونپر سایہ اوس بہشت کے درختو نکا اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو غریبون اور مسافرون اور مظلومون اور یتیمونکو اپنے سایہ وار مکانو نمین جگہہ دیتے تہے یا اپنے عدل اور انصاف اور حمایت اور رحمت کے سایہ مین اونکو رکہتے تہے اور جب بہشتیونکو اپنے آراستہ تختونپر مجلسو یا مکانونمین بیٹہے ہونگے وہ درخت چاہینگے کہ اپنے پہل اور پتونسے اونکو نفع پہنچاوین تو اس ارادیسے قصداً حرکت کرکے اون بہشتیونسے نزدیک ہوجاوینگے اور اپنے پہول اور کلیان اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو رغبت ہووے اور اونکی طرف دیکہین اور اپنے پہل اور میوے اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو توڑکر کہاوین بس وہاں کے درختونکے سایہ کے نزدیک ہونیکے یہی معنے ہین چنانچہ اس آیۃ کی تمامی یہی بات کو چاہتی ہے کہ وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُہَا تَذْلِیْلًا اور تابع کیے گئے میوے اس بہشت کے بہشتیونکے واسطے جیسا چاہیے تابع کرنا یعنے پست کردیے گیے خوشے اوسکے جیسے پلا ہوا جانور بار بار اپنے خاوندکے پاس آتا ہے اور سواری یا کہیل یا جو نفع اوس جانور سے اوسکے خاوند کو منظور ہے وہ ادا کیا جاتا ہے حضرت براء ابن عازب رضسے منقول ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک ہونگے کہ اگر کہڑا ہوا جاہے تو اوسکے بہی نزدیک اور اگر بیٹہا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک اور اگر لیٹا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک ہونگے اسواسطے کہ وہ میوے خود بخود بہشتیونکے موہنونمین پہنچینگے اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہی جو دنیا مین پرہیزگاری اور احتیاط کے سبب دنیا کے میوونسے احتراز رکہتے تہے کہ شاید میوے والونکے مالونمین کچہہ آمیزش شبہ یا حرام کی ہو اس سبب سے نکہاتے تہے اور صبر کرتے تہے اور کاجر و شلغم ہی پر قناعت کرتے تہے ﴿عزیزی﴾ وَیُطَافُ عَلَیْہِمْ

بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّۃٍ قَدَّرُوْہَا تَقْدِیْرًا

اور آمد و رفت کیجاویگی اونپر ساتہہ باسنون کے چاندیسے اور ساتہہ آبخورونکے کہ ہونگے مانند شیشونکے مراد رکہتا ہون شیشے چاندی سے اندازہ کیا ہوگا ساقیون نے اوسکو اندازہ کرنا ﴿فتح﴾ اور لوگ لیے پہرتے ہین اون پاس باسن روپے کے اور آبخورے جو ہو رہے ہین شیشے شیشے پر روپی کی چمک ناپ رکہا اونکا ناپ ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ وَیُطَافُ عَلَیْہِمْ الخ اور بار بار لائے جاتے ہین اونکے سامنے برتن چاندی سے اونکے اوس صبر کے عوضمین جو دنیا مین استنجے اور غسل اور وضوکیواسطے باسنونمین پانے بہر کر طہارت کی ہمیشگی کیواسطے بار بار لاتے تہے اور آبخورے یہہ اونکے اوس صبر کے عوضمین ہوگا جو بار بار پانے کے سرد کرنیکے لیے مٹی کے آبخورے بازار سے لاکے پانے بہر رکہتے تہے تاکہ گرمیونکے روزیکے افطار کے وقت کام آوین لیکن بہشت مین جو اونکو آبخورے ملینگے وہ بکے اور نزہت اور صفائی مین کَانَتْ قَوَارِیْرَ ہو رہے ہونگے شیشے ایسے کہ اندر کی چیز اونکے باہر سے معلوم ہو لیکن حقیقت مین وہ شیشے نہین ہین بلکہ قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّۃٍ وہ شیشے چاندی سے بنائے گئے ہین تاکہ سفیدی اور چمک دمک مین چاندی ہووین اور صفائی و سبکی مین

ف بعضے مفسرین ... شیشے یعنے روپا ایسا شفاف جیسا شیشہ ۱۲ منہ

شیشہ ہووین اور اونکو چاندی سی اسلیے بنایا ہے کہ عوضمین وضو کے برتنونکے اونکو دینگے اور وضو کا پانی
اونکے وضو کے اعضاء کو چمکتا نورانی کردیگا جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ اُمَّتِیْ یَأْتُوْنَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ پہر جو برتن وضو کے برتنونکے عوضمین انکو دیے جاوینگے وہ بہی
سفید وروشن ہونگے لیکن چاندی کے ہونگے نہ سونیکے وجہ اسکی یہہ ہے کہ پانی اور جتنی پینے کی
چیزین ہین جسقدر سفید وشفاف برتن مین لطف وررونق دیتی ہین اوسقدر سونیکے برتنونمین رونق
نہین دیتین اور جامع بغدادی مین لکہتا ہے کہ تفریح اور تقویت مین چاندی کا اثر قریب یاقوت کے
اثر سے اور شراب جب چاندی کے برتن مین رکہی جاتی ہی تو وہ شراب بہت جلد نشہ کرتی ہے اور
اوسکے نشہ مین بہت لذت ہوتی ہے اور جہان شراب کا پلانا منظور نہین ہے تو وہان سونیکے
آبخورے بیان فرمائے ہین چنانچہ سورہ زخرف مین ارشاد ہوا ہے کہ یُطَافُ عَلَیْہِمْ بِصِحَافٍ
مِّنْ ذَہَبٍ وَّاَکْوَابٍ اور دنیا کے آبخورونمین جو جام شراب بہر کے لاتے ہین تو اونمین ایک عیب
ہوتا ہے کہ پینے والیکے رغبت سے کبہی کم ہوتی ہی اور کبہی زیادہ سو اوس عیب کے دفع کے لیے ارشاد
ہوتا ہے کہ قَدَّرُوْہَا تَقْدِیْرًا اندازہ کرکے بنایا ہے اون آبخوروان کو کانون کے ارواح کے
کاریگرون نے اچہا اندازہ کرنا بہت احتیاط سے سو اسطے کہ وہ آبخورے اونکو اون آبخوروںکے عوضمین
عنایت ہوے ہین جو مٹی کے آبخورے افطار کیو اسطے پانی یا شربت بہر کر رکہتے تہے اور دنیا مین
باوجود شدت رغبت کے اسراف سے پرہیز کرتے تہے اور اعتدال کی راہ چلتے تہے سو اسلیے وہان بہی
اونکے ساتہہ اعتدال کا معاملہ کیا جاویگا ﴿ عزیزی ﴾ وَیُسْقَوْنَ فِیْہَا کَاْسًا کَانَ
مِزَاجُہَا زَنْجَبِیْلًا اور پلایا جاویگا اونکو وہان جام شراب ملونی اوسکے پانی چشمہ زنجبیل کے
ہوگی ﴿ فتح ﴾ اور اونکو وہان پلاتے ہین پیالے جسکے ملونی ہی سونٹہہ ﴿ مو ﴾
تفسیر وَیُسْقَوْنَ فِیْہَا اور پلائے جاوینگے وہ لوگ اون آبخورونمین جو چاندی کے
ہین شفاف جیسے شیشہ کَاْسًا شراب اور کاس کا لفظ اگرچہ پیالہ کا نام ہے لیکن اکثر
عرب کے اصطلاح مین شراب کے معنونمین استعمال کیا جاتا ہے کَانَ مِزَاجُہَا زَنْجَبِیْلًا ہوگی ملونی
اوس شراب کی سونٹہہ جو شراب کو خوش ذائقہ اور مزیدار کردیتی ہی اور شراب کی ثقالت کو اوسکی
گرمی ہلکا کردیتی ہی اور نشہ کی زیادتی اور پاکیزگی کا سبب ہوتی ہے اور بدنمین حرارت پیدا کرتی ہے
اور یہہ سونٹہہ کی آمیزش اسلیے ہے کہ تو دیدار الٰہی کا شوق اونپر غلبہ کری اور اوس غلبہ کے
سبب سے اوس نعمت دیدار کی آگ بہڑکے اور اوس غلبہ مین اوس نعمت سے جو مشرف ہووین
تو خوب لذت حاصل کرین اسلیے کہ جو چیز شوق اور طلب کے بعد حاصل ہوتی ہی تو وہ بہت
لذت دیتی ہے لیکن وہ سونٹہہ یہہ دنیا کی سونٹہہ نہین ہے جسکے تاثیر آدمی کو فقط ظاہر بدنمین
پائی جاتی ہین بلکہ اوس سونٹہہ سے مراد ہماری) عَیْنًا فِیْہَا ایک چشمہ ہے بہشت مین جو تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا
نام رکہا جاتا ہے سلسبیل یعنے آسان حلق مین جانیوالا اور گوارا یا تا بعدار کہ جہان چاہین جاری کرین

یعنے بیشک میری امت کی لوگ اوٹہینگے قیامت کیدن اس شکل سے کہ اونکے چہرے سفید وروشن ہونگے اور دونون ہاتہ اور دونون پاؤن بہی روشن وسفید ہونگے وضو کے نشان سے ۱۲

[illegible]

اور بقول بعض کے سلسبیل اسیلیے کہتی کہ بہشتیون کی راہون اور مکانون مین جاری ہوگا اور وہ عرش کی جڑ سے نکل کر جنت عدن سے بہشتیونکے طرف جاتا ہے ط عزیزی بحر ط وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا اور آمد شد کرینگے اونپر نو عمر ہمیشہ کے جب دیکھے تو اونکو جانی کہ یہہ موتی ہین ڈوریسے ٹوٹ کر بکھرے ہوے ط فتح ط اور پہرتے ہین اون پاس لڑکے سدا رہنے والے جب تو اونکو دیکھے خیال کرے موتی بکھرے ط موضح ط تفسیر وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور آمد ورفت کرینگے اونکی خدمت کے لیے جیسے پانی کے آبخورے اور شراب کے پیالیونکو لانا اور لیجانا وِلْدَانٌ لڑکے خوش شکل مُّخَلَّدُونَ ہمیشہ اوسی لڑکپن کی عمر مین رہنے والے ہونگے کبہی جوان اور بڈہے نہونگے اور اونکا حسن و جمال جوانی کی سختی اور بڑہاپے کی ضیعفی اور سستے سے متغیر اور متبدل نہوگا اور کسی کام مین دیر نہ لگانا اور بہشتیونکے سامنے خوش خرم انگہیلی سے دوڑکے جانا اور آنا اونسے ہمیشہ ہوا کریگا إِذَا رَأَيْتَهُمْ جب دیکھے تو اون نو عمر لڑکونکو کہ باوجود اوس حسن و جمال اور نزاکت اور صفائی اور چمک دمک رنگ کے خدمت کے لیے مستعد ہین ایک جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے ایک کسی خدمت کے لیے ایک طرف کہڑا ہوا ہے اور دوسرا اور خدمت کے لیے دوسری خدمت کے لیے کہڑا ہے ایک کے چہرے کا عکس دوسرے مین پڑتا ہے جیسے ایک آئینہ دوسرے آئینہ کے مقابل ہوتا ہے حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا گمان کریتو اون لڑکونکو جیسے موتی کے دانے بکھرے ہوئے کہ ایک کے روشنی کا عکس دوسرے مین پڑنیسے اونکی رنگت کی چمک دونی ہوگئی ہی اور نظر کو ہر طرف سے لذت ملتی ہی بخلاف اون موتی کے دانونکے کہ اونکو لڑیمین پرو رکہتے ہین اونمین یہہ کیفیت نہین ہوتی ہے ط عزیزی ط وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا اور جب نگاہ کریتو اوسجگہہ دیکھے تو نعمت بہت اور بادشاہت بڑی ط فتح اور جب تو دیکھے وہان تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی ط موضح تفسیر اور اگر دیکھے تو اوس مقام کو کہ چشمہ سلسبیل کا جاری ہی اور مقربین جو اوسکے مالک ہین وہ اپنے اپنے مرتبے سے درجہ بدرجہ بیٹہے ہوے ہین دیکھے تو ایک نعمت کو جسکا وصف بیان نہین ہوسکتا ہرگز اور دیکھے تو ایک بڑی عمدہ بادشاہت کو ط عزیزی ط عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اوپر اونکے ہونگے کپڑے سبز باریک ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن چاندیکے اور پلاویگا اونکو پروردگار اونکا شراب نہایت پاک ط فتح ط اوپر کی پوشاک اونکی کپڑے ہین باریک ریشم کے سبز اور گاڑہے اور اونکو پہنائے کنگن روپے کے اور پلائی اونکو اونکے رب نے شراب جو دلکو دہوگئی ط موضح تفسیر ط عَالِيَهُمْ اونکے اوپر لینے جیسے بادشاہونکے خلعت عنایت کیے ہوے کو کپڑے اونکے اوپر پہن لیتے ہین ثِيَابُ سُندُسٍ کپڑے ہین ریشم کے چمکتے ہوے بہت باریک خُضْرٌ سبز رنگ تاکہ اونکی سرسبزی پر دلالت کرین وَإِسْتَبْرَقٌ اور کپڑے ریشم کے چمکتے ہوے

گاڑہے سنگین وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن بہشت کے چاندی کے
جو وہانکی تمام معدنیات سے افضل ہے تاکہ اونکی دوستی کی صفائی پر دلالت کرے وہ دوستی جو
حقتعالی سے رکہتے تہے اور طبیعت کی خواہشون اور وہم اور ادراک کدورتونسی وہ دوستی صاف ہتی +
وَسَقٰهُمْ الخ اور پلاویگا اونکو حق تعالی اپنی ذات پاک اور قدرت کے ہاتہہ سے بغیر واسطہ
غلمانون اور فرشتونکے شراب جو پاک کرنیوالی ہی اندر و باہر کو اور بعض لوگون کا لگاؤ بہی نہین
باقی رکہتی ہی تاکہ کسی طرف سے وہ ظاہر ہونے پاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی بہشتی کو
ہزار سال کی راہ کی سلطنت دیوینگے اور وہ بہشتی اپنے جگہہ سے اپنے تمام ملک اور خادمون اور عیش و
عشرت کے سامان اور سباب کو دیکہیگا اور اپنے آخر کے ملک کو ایسا دیکہیگا جیسا اپنے نزدیک کو دیکہتا ہے
یعنی دور و نزدیک یکسان معلوم ہوگا اور کوئی مخلوق بدون اوسکی پروانگی کے اوسکی ملک کی
حد مین قدم نرکہیگا اور جو بہشتی کی خاطر مین گذریگا وہ اوسیوقت ہوجائیگا اور یہہ بہی حدیث شریف مین
آیا ہے کہ بہشتی جب کہانے پینے سے اور میوہ خوری اور شراب پینے سے فرغت حاصل کرینگے تو
آخر کا جام حضرت رب العلمین کی حضور سے انکو عنایت ہوگا وہ ملب شراب طہور سے ہوگا اوسکے
پینے سے جتنا کہایا پیا ہے سب عرق ہوکے نکل جاویگا اور اوس عرق کی خوشبو ایسی ہوگی جیسے
مشک کی اور پہر اونکے پیٹ خالی ہوجاوینگے اور کہانے پینے کی خواہش پیدا ہوگی اور اون سب
نعمتون کے علاوہ اور سب سے بڑہ کے ایک نعمت اور ہی وہ یہہ ہی کہ بہشتیونکو اونکے پروردگار کیطرف سے
پیغام پہنچاوینگے کہ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاۗءً الخ **عزیزی** اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَاۗءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا تحقیق یہہ نعمت ہے تمہارے لیئے جزا اعمال کی اور ہے سعی تمہاری مقبول
فتح یہہ ہے تمہارا بدلا اور کمائی تمہاری ٹہکانے لگی **تفسیر** اِنَّ هٰذَا الخ بیشک یہہ سب
نعمتین ہین واسطے تمہارے تمہارے عملونکی جزا جسکے تم مستحق ہوچکے تہے اس قسم کی یہہ نعمتین نہین ہین جو
کہ بے عمل کیئے حق تعالی نے تمکو دی ہون اور بخشش محض کی ہو وَكَانَ الخ اور ہوئی کوشش
تمہارے جو اللہ تعالی کی محبت مین اور اوسکی اخلاقون کی عادت ڈالنے مین اور دنیوی علاقونکے صبر
کرنے مین اور اوسکے راہ کے مقامات اور احوال کے سیر مین تمنے کی ہتی مَّشْكُوْرًا قدر دانی کی گئی یعنی
ہر ایک عمل نیک تمہارے پر ہزارون ثواب عنایت ہوئے اور تمہارے عمل بہت مقبول ہوئے پس اس
خوشخبری کے سننے سے بہشتیونکو خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور اون سب نعمتونکی لذت دونی ہوجائیگی
رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ یہان پر یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ بہشت میں
ایسے کی چیزین جو قرآن مین جابجا متفرق مذکور ہین اون سبکی تفصیل یہہ کہ ایک نہر کوثر ہے بہشت
اور وہ خاص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے چنانچہ اوسکی شرح سورہ کوثر مین مذکور ہے اور
چار نہرین اور ہین متقیونکے واسطے ایک نہر پانی کی اور دوسری نہر شہد کی اور تیسری نہر دودہ کی
اور چوتہی نہر شراب کی چنانچہ سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین یہہ چارون مذکور ہین اور دو چشمہ

جاری ہین مقربین خوف والون کیلئے چنانچہ سورہ رحمن مین مذکور ہین فیھما عینان تجریان اور دو چشمے
اور ہین اصحاب الیمین کیواسطے جو ادنےٰ خوف والے ہین وہ بہی اسی سورۃ مین مذکور ہین فیھما عینان
نضاختان اور ایک شراب رحیق مختوم ہے ابرار کے واسطے جسکا ذکر سورہ مطففین مین ہی اور ایک چشمہ
تسنیم ہے وہ مقربونکا ہے لیکن ابرار کی شراب رحیق مین اسکو بہی ملا دینگے اسکا ذکر بہی اوسی رکوع مین
ہے اور ایک چشمہ کافور کا ہے جو اس سورۃ مین عباد اللہ کے لیے مقرر ہے اور ابرار کو اوسمین سے ملاکے
پلا دینگے اکثر مفسرینکے نزدیک یہہ چشمہ بہشت مین ہی اگرچہ کمال والونکو اوسکے معنوی حصہ ملتا ہے
اور ایک چشمہ زنجبیل کا ہے جسکو سلسبیل بہی کہتے ہین وہ عباد اللہ کیواسطے ملونی اور اوپر سے ڈالنے
کے لیے مقرر ہی کہتے ہین کہ اصل اس چشمہ کی اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اونکے متوسل مقربین
حوال ہین اور شراب طہور بہی اونکی واسطے وعدہ کی گئی ہی **فائدہ** اول سورۃ سے یہان تک سات
مطلب عمدہ بیان ہوی ہین سو اس لحاظ سے کہ ایسا نہو اون مطلبونسے غفلت واقع ہوے اجمال کے
طور پر پہر اون مطلبونکو تبلا دیتے ہین تاکہ بہولین نہین سو پہلا مطلب یہہ ہی کہ انسان معدوم محض
تہا پہر اوسکو پیدا کیا ہے اور دوسرا مطلب یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو ایسی نطفہ مختلط سے پیدا کیا ہے
جو خلاصہ ہے موالید ثلاثہ کا اور تیسرا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کی پیدائش تکلیف اوٹہانے اور امتحان
اور آزمائش کے واسطہ ہوئی ہی بخلاف اور مخلوقات کے اور چوتہا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کو
جو امتحان و آزمائش کیواسطہ ضروری تہا وہ سب اوسکو عنایت ہوا ہے بلکہ اوسکے سلوک کی
راہ بہی تبلا دی ہی اسطورسے کہ کسیطرح کا عذر باقی نہین رہا اور پانچوان مطلب یہہ ہے کہ انجام
آدمی کا دو حالت سے خالی نہین ہی یا شکر ہی یا کفران یعنے ناشکری اور چہٹا مطلب یہہ ہے
کہ شکر نیک جزا اور ثواب کا سبب ہے اور کفران سزا اور عقاب کا سبب اور ساتوان مطلب یہہ ہے
کہ شاکر لوگ اور شکر کے مرتبے مین مختلف و متفاوت ہین اور رنگا رنگ کمالات رکہتے ہین ان سب باتون
مطلبونکو مدنظر رکہنا چاہیے اسواسطے کہ قرآن شریف مین انہین مطلبونکا بیان ہی شرح وبسط کے
اور اگر ان مطلبونمین خوب طرح سے غور و تامل کیا جاوے تو تمام مسئلے مبدا اور معاد اور وسط کے
کہ جنکا نام شریعت و دین ہی کہل جاوین واللہ الموفق مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ قرآن مجید مین
جو جنت کی نعمتین بیان ہوئی ہین اونکو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنا اور آیتونکو
لوگونکو سنانا شروع کیا تو کافران مضامین کو سنکے آپسمین بیٹہکے یہہ مشورہ کرنے لگے کہ
اس شخص کو نعمت و عیش کی لذت پیدا ہوی ہی ایسے بار بار انہین لذتونکا ذکر کرتا ہی اور
لوگونکو ایسی لذتونکا وعدہ دیکے اونکے دین و آئین پہراتا ہے سوا اوکا دہنین لذتونکی طمع اور لالچ
اوسکو دیکر اسکام سے باز رکہین تاکہ لوگونکو اپنے دین اور آئین سے پہرنیسے باز آوے اور مطلب
پہنچے یہہ تدبیر ٹہانکے دو سردار دکلوں اونمین سے جنکے اسکام کیواسطے مقرر کیا ایک عتبۃ بن ربیعہ
بن شمس اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخزومی پس وہ دونون سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

جناب مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ہم تمسے بہت قرابت قریبہ رکہتے ہین اور ہمارا اور تمہارا گوشت
و پوست سب ملا ہوا ہے کسیطرح کی جدائی آپسمین نہین ہے سو خدا کیواسطے ہم تمسے ایک بات کہتے ہین
کہ اگر تمکو خوبصورت عورتونکا اور دنیا کی نعمتونکا شوق ہوا ہو جیسے عمدہ کہانا اور پاکیزہ لباس اور ہوے
اور سونا چاندی اور کم عمر لڑکے خدمت کیواسطے جنکا ذکر بار بار کیا کرتے ہو اور ان چیزونکی طرف تمہارے
دل نے رغبت کی ہو تو بے تکلف ہمسے کہدو کہ ہم یہہ سب چیزین موجود کردین چنانچہ عتبہ نے کہا کہ ایک
بیٹی میری ہی حسن و جمال مین کوئی اوسکا ثانی اس شہر مین نہین ہے وہ لڑکی مع جہیز و اسباب
بے شمار کے مین تمکو دیتا ہون اور اوس سے تمہارا نکاح کیے دیتا ہون اور ولید نے کہا کہ تمکو میرے
مالداری کا حال معلوم ہے کہ مکہ سے طائف تک تمام باغات و زراعت اور مواشی میرے ہین اور سوا اسکے
مینے موتیونکی تجارت شروع کی ہے اور غوطہ خور ونکو نوکر رکہا ہے وہ دریا مین سے عمدہ موتی نکالتے ہین
اور مین شام اور مصر کیطرف اونکو بہیجتا ہون اور اوسمین بے انتہا نفع حاصل ہوتا ہے سو مین اپنا آدہا
مال اور موتی تمکو دیتا ہون لیکن اس شرط سے کہ بت پرستی سے لوگونکو منع نکرو اور ہمارے بتون اور
بزرگونکی برائی ہر جگہہ بیٹہ کرنکیا کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہہ اونکا کلام سنکے نہایت متحیر ہوے
کہ ان لوگون نے آیات قرآنی کے تبلیغ کو کس چیز پر حمل کیا جو مجہسے ایسا سوال کرتے ہین اگر مین انکو
کچہہ زجر و توبیخ کرتا ہون تو بن نہین پڑتی ہی اسلیے کہ علاقہ قرابت کا درمیان مین ہی اور اتنا بڑا
سردار اپنی بیٹی کو کہل کے مجکو دیتا ہے اگر قبول نہین کرتا ہون تو اپنے قبیلہ کے لوگ مجہکو طعنہ دینگے
اور اگر قبول کرتا ہون تو شرط فاسد مذکور اسکے ساتہہ لگی ہوی ہی اور ایک جہوٹی تہمت اسکے ساتہہ
لگی ہوی ہی آپ اسی سوچ مین تہے کہ جبرئیل علیہ السلام یہہ آیتین لیکے نازل ہوے اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الخ ۵ عزیزی ۵ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا تحقیق ہمنے اوتارا تجپر قرآن اوتارنیکر
۵ فتح ۵ ہمنے اوتارا تجپر قرآن سہج سہج اوتارنا ۵ موضح ۵ تفسیر بیک ہمنے
اوتارا ہے تجپر اس قرآن کو آہستہ آہستہ تدریج سے تاکہ رفتہ رفتہ آہستگے سے تمکو ملک و ملکوت
کی حقیقتونپر خبرداری اور ذات و صفات کی حقیقت اور معاد اور کاملین کے مراتب کا احوال اور
اونکی صفات محمودہ پر اطلاع حاصل ہووے اور اپنے کو تم بہی اونہین صفتونسے متصف کرو اور
جو کچہہ بہشتیونکی نعمتون اور لذتون کا حال قرآن شریف مین بیان کیا ہے ہمنے سو جان تو جو کچہہ
کیا ہے پہر تمکو اوسکے پہنچانے مین عار کی کیا وجہ ہی اسلیے کہ تم اپنے پروردگار کا کلام بیان کرتے ہو
اپنے طرفسے کچہہ نہین کہتے ہو تاکہ اوس بیان کرنمین کچہہ تمہاری طمع اون چیزونمین سمجہی جاوے
اور اگر بالفرض یہہ کافر تمپر تہمت کرتے ہین تو فاصبر الخ عزیزی فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ
مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۵ بس صبر کر اپنے پروردگار کے حکم پر اور اطاعت نکر زمرہ بنی آدم سے کسی گنہگار کی
یا ناشکر کی ۵ فتح ۵ سو تو راہ دیکہہ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نمان اونمین سے کسیے گنہگار ناشکر کا
۵ موضح ۵ تفسیر ۵ وَاصْبِرْ الخ تو صبر کرو اونکی اس تہمت اور ظلم پر اپنے پروردگار کے

حکم کی فرمانبرداری کیواسطے اسلیے کہ تابعدار کو اپنے خاوندکی حکم کی فرمانبرداری کرنی چاہیے اگرچہ اوسمین
طمع اور حرص کی تہمت بہی ہووی جیسا کہ شاعر کہتا ہی ؎ گر طمع خواہد زمن سلطان دین ٭
خاک بر فرق قناعت بعد ازین ٭ غرضکہ جس شخص کو اپنے محبوب کی فرمانبرداری کا خیال ہی اوسکو
دشمنون کے طعن و تشنیع پر صبر کرنا ضرور ہے ؎ ہر آنکہ عشق یکے در دلش گرفت قرار ٭ روا بود کہ
تحمل کند جفاے ہزار ٭ چنانچہ اسی سورۃ مین اللہ کے بندونکی صبر کی خراسن چکیے ہو اور جو کچہ دنیوی
علاقونکے قطع کرنیمین اونکو عنایت ہوا ہی اوسکو بہی معلوم کر چکیے ہو سو تمکو بہی چاہیے کہ ان لوگونکے
قرابت اور دوستی کے علاقونکے قطع کرنے پر صبر کرو وَلَا تُطِعْ الخ اور ہرگز تابعداری نکر یعنے کہنا نمان
ان مین سے کسے گنہگار ناشکر کا کہتے ہین کہ مراد آثم سے عتبہ ہے جو فسق و فجور مین انتہا درجکو پہنچا تہا اور
مراد کفور سے ولید ہے جو کفر مین بہت سخت تہا اور باوجود اسقدر انکے انہا نعمتونکے جو حق تعالی نے اوسکو دین
تہین ہرگز شکر نکرتا تہا اور حرص و طمع کی تہمت کو اپنے سے دفع کرنیکے واسطے ایک کام اور کیا کرو تا اوسکی سببسے
یہہ تہمت بالکل تمسی دور ہوجاوے اور اون لوگونکو یقین ہوجاوے کہ یہہ شخص دنیا کیطرف خواہش
نہین رکہتا ہے اور ان نعمتون اور لذتونکا ذکر محض واسطے پہنچانے احکام قرآن کے کرتا ہے وہ کام یہہ ہے
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ الخ ﴿ عزیزی ﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا
صبح و شام ﴿ فتح ﴾ اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ اور یاد کر نام اپنے
پروردگار کا نماز مین خواہ تہلیل مین اور تکبیر مین اور خواہ ذکر قلبی مین صبح اور شام کو مراد اس سے
ہمیشگی ہے جو غیر کی محبت کو دل سے بالکل قطع کرنیوالی ہے اور دنیوی علاقونکے تعلق کو دلسے دور کرنیمین
تریاق اعظم ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ سِیْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ
قَالَ الَّذِیْ خَفَّفَ الذِّکْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ ﴿ عزیزی ﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ
لَيْلًا طَوِيْلًا اور بعض اوقات راتمین نماز ادا کر اوسکے لیے اور ساتہہ پاکی کے یاد کر اوسکو وقت دراز مین
رات سے ﴿ فتح ﴾ اور کچہہ راتمین سجدے کر اوسکو اور پاکی بول اوسکی بڑی رات تک ﴿ موضح ﴾
﴿ تفسیر ﴾ اور تہوڑی رات سے اوٹہکے سجدہ کیا کر اپنے پروردگار کے واسطے تاکہ تمکو اوس درگاہ کا
قرب اور حضوری حاصل ہو اسلیے کہ دن بے پردگی اور اور کاموںکا وقت ہے حضوری حاصل نہین
ہوتی سو شب مین ذکر مناسب ہے کہ وہ خلوت اور بے شغلی کا وقت ہے مجرا اور تعظیم اوسوقت مناسب ہے
گویا کہ حضوری اوسوقت حاصل ہے وَسَبِّحْهُ الخ اور تسبیح کر اپنے رب کی بہت رات تک اس حکم سے
مراد یہہ ہے کہ تہجد کی نماز مین ہر چار رکعت کے بعد ترویحہ کرنا چاہیے اور اس ترویحہ مین تسبیح مین مشغول ہو
اور پہر اس نماز سے فرغت ہونیکے بعد بہی اسیطرح تسبیح مین مشغول ہونا چاہیے اور ان تسبیحونمین
دیر تک مشغول رہنا چاہیے اور جب تم دن اور رات ان دونون عملونسے اپنی اوقات کو معمور رکہو گے تو یہہ
لوگ خود بخود تمہارے صحبت سے نفرت کرینگے اور دوستی اور قرابت کا علاقہ جو انسے ہے وہ خود بخود منقطع
ہوجائیگا اسلیے کہ یہہ لوگ تمہاری دوستی اور قرابت کی لیاقت نہین رکہتے ہین اسواسطے کہ دوستی اور قرابت

آدمی اسواسطے چاہتا ہی کہ اگر کوئی سخت کام یا کوئی مشکل بات کا ارادہ کری تو دوست اور قرابتی اوسمین اوسکے مددگار ہون سو یہہ لوگ ہرگز اس قابل نہین بلکہ انکی صحبت اور یہی ضرر کا سبب ہے اسواسطے کہ اِنَّ
هٰۤؤُلَاۤءِ الخ **عزیزی** اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَاۤءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا
بیشک یہہ کافر رغبت رکھتے ہین دنیا کی اور چھوڑتے ہین اپنی پیٹھ کے پیچھے بہاری دن کو ۵ **فتح**
یہہ لوگ چاہتے ہین شتاب ملنے والی اور چھوڑ رکہا ہے اپنے پیچھے ایکدن بہارے ۵ **موضح تفسیر**
اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ بیشک یہہ کفار قریش جو تمسے قرابت قریبہ رکھتے ہین اور تم ہمیشہ انہین مین رہے ہو
یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین دنیا کی لذتونکو اور جو چیز کسیکی محبوب ہوتی ہی اوسکا
چھوڑنا اوسکو مشکل ہوتا ہے علے الخصوص جو وقت اوس ترک کے ساتھہ نامرغوب چیز کا متحمل ہونا بہی
جیساکہ یہان ہے کہ دنیا کو چھوڑنا ہے اور نفس سے مجاہدہ کرنا اور ذکر کی مداومت کرنی اور شب بیداری
کرنے ہے وَیَذَرُوْنَ الخ اور چھوڑتے ہین پیچھے پیٹھہ اپنے کے دن سخت بہاری کو اور اوسدن کی
فکر ہرگز نہین رکھتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اوسدنکو اگرچہ یہہ لوگ پیٹھہ پیچھے ڈالتے ہین لیکن وہ دن آگے
آنے آتا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ الخ ۵ **عزیزی** نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ وَاِذَا
شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ہمنی پیدا کیا انکو اور محکم کی ہمنے رگ انکی اور جب چاہین ہمنے بدل
لادین ہم ایک قوم کو مانند انکے بطریق بدل کرنیکے ۵ **فتح** ہمنے اونکو بنایا اور مضبوط باندہی انکی
گرہ بندی اور جب چاہین بدل لاوین اونکی طرحکی لوگ بدل کر ۵ **موضح تفسیر**
نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہمنے پیدا کیا ہے انکو چنانچہ اسی سورۃ کے ابتدا مین کہا ہی ہمنے اِنَّا خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ سو انکے استعداد کے مرتبونکو بہی ہم جانتے ہین اور جس چیز کیطرف
انکا دل میلان کرتا ہے اور اوس چیز کا چھوڑنا انپر دشوار ہے اوسکو بہی ہم جانتے ہین وَشَدَدْنَاۤ
اَسْرَهُمْ اور ہمنے خوب سخت و مضبوط کردی ہی گرفتاری اور پابندی انکی دنیا فانی کی لذتونمین
اور دنیا کے عیش و عشرت کی محبت مین چنانچہ اس سورۃ کے ابتدا مین کہہ چکی ہین ہم اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا
لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا سو انسے خدا کے دین کی اعانت و مدد کی امید ہرگز نہین ہے اور ذکر کی
مداومت کرنا اور شب بیداری اور نفس کا مجاہدہ کہ یہی تمہارا کام ہے سو اسکے تقویت کی بہی امید انسے
نہین ہی وَاِذَا شِئْنَا اور جب چاہین گے ہم کہ اس تمہارے قبیلہ سے دین کی مدد اور تمہارے
کام کی تقویت و مدد کراوین ہم بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ انکے بدلمین لاوینگے ہم اسی قبیلہ سے اون
لوگونکو جو اسی قسم کے ہونگے حسب و نسب مین اور ذہن کی تیزی و فہم کی سرعت مین تَبْدِیْلًا بدل
لانا ظاہر مین جنکو ہر شخص دیکہیگا اور سمجہیگا چنانچہ یہی ہوا کہ حذیفہ بن عتبہ کو عتبہ کے عوض مین لائے ہم
کہ وہ مہاجرین اولین سے ہوے اور زہد اور تقوی اور پرہیزگاری اور نفس کے مجاہدہ مین ایک آیۃ تھے اللہ
تعالی کی آیتو نسی اور خالد بن ولید کو ولید بن المغیرہ کے عوض مین لائے ہم کہ صدہا لڑائیان کفار کی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور آپکی وفات کے بعد اونکے ہاتھہ سے فتح ہوئین یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اونکو سیف من سیوف اللہ کا خطاب دیا اور عکرمۃ بن ابی جہل کو ابوجہل کے عوض مین لائے ہم جو جہاں
ظاہری وباطنی مین اپنا ثانی نرکہتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم معاملہ مین بشارات ہوئی تہی
کہ انکے واسطے انکو رکے خوشے بہشت مین موجود ہین او تسیطرح سے اور لوگ اسی قریش کے قبیلے سے پیدا ہوے
کہ دین کے ہر کام کو خوب سر انجام دیا اور اون لوگونکو تلوار کے زور سے مار کے اور تقریر اور حجت سے اور
وعظ ونصیحت سے دین کی راہ پر لائے اور ایک جہانکو انوار ظاہر وباطنی سے منور کیا اور سورہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے مین آخر جوندکو رہی وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ
سو اوس سے مراد یہہ ہے کہ وہ تمہاری طرح کے گردن کش اور ناشکر اور نافرمان حق بات نمانن والے نہونگے
اور مماثلت جو اسجگہہ مذکور ہے اوس سے حسب نسب اور نیک خلق اور جوانمردی اور بات کا پورا ہونا
اور ذہن کی تیزی کی مماثلت مراد ہے اسلیے کہ یہہ چیزین اسی قبیلہ کے واسطے مخصوص ہین پس اسجگہہ
نقص کا وہم کرنا بیجا ہے ۵ عزیزی اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا تحقیق یہہ نصیحت ہے
پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار اپنے کے راہ ۵ فتح ۵ یہہ تو سمجھوتی ہی پہر جو کوئی
چاہے کر رکہے اپنے رب تک راہ ۵ موضح ۵ تفسیر اِنَّ هٰذِهٖ بیشک یہہ قرآن کی آیتین ؎
تَذْكِرَةٌ ۵ پند ونصیحت ہین جمین قرب الٰہی کے فوائد اور اوس درگاہ سے دوری کے نقصان بیان
کیے گئے ہین یہہ کچہہ کہانیکا حصہ اور برادریکا سلوک نہین ہے کہ اپنے قبیلہ سے ہر ایک کو پہنچایا جاوے
اس پند ونصیحت اور ارشاد کی تقسیم مین استعداد اور رغبت کی رعایت کرنی چاہیے فَمَنْ شَآءَ
پہر جو چاہے اپنا ہو یا بیگانہ دور ہو یا نزدیک اتَّخَذَ الخ لے اپنے پروردگار کی طرف ایک راہ ہوئی
جس سے اوس جناب تک پہنچنا ممکن ہو یعنے خواہ ابرار کی راہ کو اختیار کرے خواہ عباد اللہ کی جو مقربین
ہین ۵ فتح ۵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۵ اور نہین
چاہتے ہو مگر جسوقت کہ چاہے خدا تحقیق خدا ہے دانا باحکمت ۵ فتح ۵ اور تم تو چاہو گے مگر
جو چاہے اللہ بیشک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا ۵ موضح ۵ تفسیر وَمَا تَشَآءُوْنَ
اور تم اپنی خودی سے اس راہ پر نہین چل سکتے ہو اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہہ کہ چاہے اللہ تعالیٰ
اسواسطے کہ تمہاری مشیت اوسکی مشیت کے تابع ہے لیکن حق تعالیٰ نے ہر شخص کے واسطے نہین
چاہا ہے کہ اس راہ کے سلوک کی خواہش کرے اسلیے کہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا بیشک ہے حقتعالیٰ دانا
حکمت والا پہر اگر بے استعدادونکو بہی اس راہ کی خواہش جبر وقہر سے دیوے تو امتحان کی حکمت
درہم برہم ہو جاوے اسواسطے کہ مجبوری اور بے اختیاری مین امتحان وآزمائش نہین ہی امتحان
وآزمائش کے واسطے اختیار ضروری ہے اور باوجود اسکے اس کارخانہ کو بیکار بہی نہین رکہا ہے
اور مستعد لوگونکو امداد غیبی سے محروم نہین رکہتا ہے بلکہ يُّدْخِلُ مَنْ الخ عزیزی
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝ داخل کرتا ہے
جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین اور ظالمونکے لیے طیار کر رکہا ہے عذاب دردناک ۵ فتح ۵

داخل کرے جسکو چاہے اپنی مہر مین اور جو گنہگار ہین رکہی ہی اونکو دکہہ کی مار **موضح تفسیر**
یُدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی جسکو اس
راہ کے سلوک کا مستعد جانتا ہی تو اوسکو اوس راہ کے سلوک کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور دمبدم غیب سے
الہام خوشی کے اوسکو پہنچاتا ہے تا اوسکی خواہش قوی ہوتی جاوی اور اوس سلوک کو تمام کرے
اور قرب و وصول کی حد کو پہنچی وَالظّٰلِمِیْنَ اور ظالمونکو جو حق تعالی کی ہدایت اور ارشاد کی
نعمت کو تلف کرتے ہین اور اپنے منعم کا شکر بجا نہین لاتے ہین اَعَدَّ لَهُمْ الخ مہیا اور تیار کیا ہی اونکے
لیے عذاب دکہہ دینے والا تاکہ دونون اوسکے کارخانے یعنے رحمت اور عذاب کے سرانجام پاوین اور دونو
کارخانے بہشت دوزخ کے معمور ہو دین اور جو چیز آدمی کی پیدائش سے مقصود ہے وہ ظاہر ہووے

تفسیر عزیزی سورۃ المرسلت یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پچاس
آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اکیاسی اور حروف آٹہہ سو چہالیس اور نازل ہوئی ہے
یہہ بعد سورہ ہمزہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہہ سورہ دہر سے یہہ کہ سورہ دہر کے ابتدا مین
کافرونکو سخت وعید یعنے ڈر کا فرمایا ہے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا
اور اوسی سورۃ کے اخیر مین بہی ظالمونکے واسطے عذاب الیم کا وعدہ کیا ہے سو اوس وعدیکے تحقیق مین
کافر و ظالم شک کرتے تہے اسواسطے کہ دنیا مین وہ امر ہونیوالا نہین ہے اور عالم برزخ کو کوئی دیکہہ
پہر آیا نہین ہی تاکہ وہانکی بات تحقیق معلوم ہووے سو حق تعالی اوس وعدیکی وقوع کیوقت کو
قسم کہاکے فرماتا ہی کہ اوسکے وقوع کا وقت یوم الفصل یعنے قیامت ہے نہ دنیا و برزخ اور اور متفرق
مضمون بہی ان دونون سورتونکے آپسمین مناسبت اور اتحاد رکہتے ہین چنانچہ اوس سورۃ کے
ابتدا مین آدمی کی پیدائش کو اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
الخ اور اس سورۃ مین اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ آخر تک
اور اس سورۃ کا نام مرسلات اسلیے رکہا گیا کہ اسمین کئی قسمین جو ہوا کی مذکور ہوئی ہین اونمین سے
مرسلات بہت نافع ہین **تفسیر عزیزی** وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہی ساتہہ ہواؤن بہیجے ہونکی ساتہہ
فائدہ قسم ہے چلنے پاؤنکی دلکو خوش آتی **موضح تفسیر** قسم کہاتا ہون
اون ہواؤنکی جو بہیجی جاتی ہین خلق اللہ کے نفع کے لیئے اور خلق اللہ کے نفع جو ہوا کے چلنے مین
ہین وہ اسقدر ظاہر ہین کہ اونکے بیان کرنیکے کچہہ حاجت نہین ہے چنانچہ اول ہر جاندار کے دم کی
آمد و رفت اسیکے سبب سے ہے دوسرے بدن کے اندر ٹہنڈک پہنچنی اور درخت پر میوہ کا لگنا اور
ہر ایک سبزہ کا زمین پر جمنا اور بڑہنا اسیکے سبب سے ہے تیسرے بدلی کا آنا اور پانی کا برسنا اسی سے
ہے چوتہے سمندر مین کشتیونکا چلنا ہر طرف تجارۃ وغیرہ کے لیے اسے کے سبب سے ہے پانچوین وہ
چیزین جو ہوا کے چلنے پر موقوف ہین وہ بہی اسی سے ظاہر ہوتی ہین **تفسیر عزیزی**
فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پہر قسم ہواؤن تند چلنے والیونکی بطریق شدت کے **فائدہ** پہر جہونکا

دینی والیان زور سے ۵ **موضح القرآن** پہر تند ہونیوالیان اپنے چلنے کیوقت مین زور سے جنکے سبب سے انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور نیکی بدی سے بدل جاتی ہی اور کہیتی کا غلہ کہملا جاتا ہے اور درخت جڑ سے اکہڑ جاتے ہین اور میوہ خراب ہو جاتا ہے اور آدمیونکے بدنونمین رایح بخارات کی غلبہ کرتے ہین اور زخم سر نو سے تازے ہو جاتے ہین گویا اسیوقت صدمہ پہنچا ہی اور پانی کا برسنا بالکل موقوف ہو جاتا ہے اور کشتیان ڈوبنے کے قریب ہو جاتی ہین اور مسافرونکو راہ چلنی دشوار ہو جاتی ہے اور تمام سبزہ زمین کا خشک ہو جاتا ہی اور درختونکے پتے جہڑ پڑتے ہین جنکے بدن کی طرح وہ درخت بے رونق ہو جاتے ہین اور سبزہ کا رنگ زرد اور سرخ رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور جو پہلے ہوا کا چلنا آہستگے سے ہوتا ہے اور اوس سے ہزارون منفعتونکی امید ہوتی ہی پہر رفتہ رفتہ وہی ہوا آندہی اور طوفان ہوکے خراب کر دیتے ہے اسیواسطے ف کے حرف کو فالعاصفات مین لائے گویا ان دونون کامونکی ملکے قسم کہاتے ہین یعنے آہستہ آہستہ چلنا ہوا کا اور پہر تند ہوکے چلنا اور ایک حال بدلکے دوسرا حال ہو جانا اسکو سمجہاتے ہین اور یہہ اشارہ ہے بات کی طرف ہے کہ ہوا کے نرم چلنے پر فریب نکہانا چاہیے اسلیے کہ وہے ہوا یہہ کام بہی کرتی ہے ۵ **عزیزی** ۵ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۵ اور قسم ہواون ابر اٹہانیوالیون کی ساتہہ جمع کرنیکے ۵ **فتح** ۵ پہر اوبہار نیوالیان اوبہار کر ۵ **موضح القرآن** اور قسم کہاتے ہین ہم اون ہواون کی جو منتشر کر دیتی ہین منتشر کرنا در ہوا کا عمدہ کام منتشر کرنا ہے اسواسطے کہ ہر چیز کے لطیف جزونکو لیکے اپنے ساتہہ اوڑا لیتی ہی اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہے گویا ہوا ہر مخلوق کے اجزا کو لوٹنے والے ہے کہ ہر نفیس جنس کو لوٹ لے لیجاتی ہے اور ایک بستی سے دوسری بستی مین پہنچاتی ہے اور بانٹ لیجاتے ہی کہ ایک شہر کا اسباب خرید کے دوسرے ملک مین پہنچاتا ہے ۵ **عزیزی** ۵ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا پہر قسم اون ہواونکی جو ابر کو جدا کرتی ہین پہاڑ کر ۵ **فتح** ۵ پہر پہاڑ نیوالیان بانٹ کر ۵ **موضح القرآن** صاحب جلالین نے اسکے معنے یہہ لکہے ہین کہ آیتین قرآن کی جو جدا کر دیتی ہین حق کو باطل سے اور حلال کو حرام سے اور مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ نے یہہ لکہا ہے پہر جدا اور فرق کرنیوالیان فرق کرنے کو کیفیت اور کیفیت والی چیز کے درمیا عین الخ ۵ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۵ پہر قسم جماعت فرشتون وحی لانیوالونکی ۵ **فتح** ۵ پہر فرشتون اوتارنیوالون سمجہوتی کی ۵ **موضح القرآن** پہر قسم اون فرشتونکی جو اوترتے ہین وحی لیکر طرف انبیاء کے یا قسم رسولونکی جو پہنچاتے ہین وحی طرف امتونکے یا قسم اون ہواونکی جو کلام الٰہی کو کانون مین پہنچاتی ہین ۵ **جلالین عزیزی** ۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۵ واسطے دفع عذر اور واسطے ڈرانیکے ۵ **فتح** ۵ الزام اوتارنیکو یا ڈرانیکو ۵ **موضح القرآن** عُذْرًا عذر کرنیکو یعنے کلام الٰہی یا عذر کہنیکے واسطے ہی تاکہ اعمال کی باز پرس کیوقت اس شخص کیواسطے عذر اور دست آویز ہووے کہ مینے یہہ

والنشرات الریاح تنشر السحاب ... ابطیء او طلابین
ابطح او دعوت ... او الذین
فرق ... ملائکہ ... دونون

۱۲ عزیزی
یکباوین چلتی ہین ہمنہ کے مینہ لے ن ... اتر ہے جو دیتے ... یکبجواہر کو ملک ملک مین بانٹتے اور فرشتے اوتارتے ہین قرآن کا فرق سے الزام اوتارنا منظور ہے کہ نہ کہین کہ ہمکو خبر نہ تہی اور جنکی قسمت مین ایمان ہے اونکو ڈرسنانا ۔ تا ایمان لاوین ۱۲ منہ

کام حق تعالی کے حکم کے موجب کیا اور اس کام کو اوسکے حکم کے موجب ترک کیا سو یہہ اوس عقلو کہتی ہی کہ کلام الہی حکموں اور امر و نہی کو متضمن ہووے یا صحیح اعتقادونکو متضمن ہووے یعنے ذات اور صفات کا حال اور نبوت اور معاد وغیرہا کا اَوْ نُذْرًا یا ڈرسنانے اور خوف دلانیکے واسطے ہی اور یہہ وس صورت مین ہی جب کلام الہی اگلی امتونکے قصون اور اخبار کو متضمن ہووے یا قبر اور حشر اور نشر اور عملونکے وزن اور پل صراط سے گذرنا اور جنت کی نعمتون اور دوزخ کے ہول اور عذاب کے بیان کو متضمن ہووے اسواسطے کہ بیان ان چیزونکا فقط ڈرانیکے واسطے ہی اور بشارت کا بیان اسجگہہ پر نفرمایا اسواسطے کہ اس سورت مین خاص کفار کو خطاب ہے اور کفار بشارت کے قابل ہین نہین اور یہہ بھی ہی کہ عذر دونون چیزونکو شامل ہے یعنے عذاب سے نجات پانا اور عمدہ مرتبونکو پہنچنا اسلیے کہ احکام الہی پر عمل کرنا ان دونون چیزونکی طلب کی دست آویز ہے جس سبب سے آدمی قیامت کے دن یہہ دونون چیزین طلب کریگا اور مفسرونکو ان پانچون فعلونکے تعین مین اختلاف ہی بعضون نے ان پانچونکو ہواؤن پر حمل کیا ہے اس تفصیل سے کہ مرسلات وہ ہوائین ہین جو بدن کو اچھی معلوم ہوتی ہین اور عاصفات وہ تند ہوائین ہین جو بدن کو نقصان پہنچاتی ہین اور کشتیونکو ڈبوتی ہین اور ناشرات اور فارقات اور ملقیات وہ ہوائین ہین جو پانی برسانے پر مقرر ہین سو پہلے ابر کے بادے کو جو مین یعنے آسمان اور زمین کے درمیان مین منتشر کرتی ہین اور پہر جب بدلی برسنے سے فارغ ہوتی ہی تو اوس بدلی کو چیر پہاڑ کے اودہر اودہر کر دیتے ہین اور بارش کے سبب سے لوگ ذکر الہی مین مشغول ہوتے ہین سو لوگونکا ذکر اوسوقت مین دو غرضون سے ایک غرض کیواسطے ہوتا ہی یعنے یا شکر ادا کرنیکے واسطے اگر برسات اچھی اور نافع ہوئی تو اونکا عذر اوس نعمت کے حق کے ادا کرنے مین ہوتا ہے اور یا خوف کے لیے ہوتا ہے اگر برسات سے کچھہ ضرر اور نقصان ہوا اور واعظ یون کہتے ہین کہ ان پانچون چیزون سے فرشتونکے گروہ مراد ہین چنانچہ مرسلات عرفا سے اون فرشتونکے گروہ مراد ہین جو کسی کام کے سرانجام کیواسطے بہیجے جاتے ہین اور اس صورت مین عرفا کے معنے جماع کے اور کام کیواسطے پے درپے انیکے ہونگے چنانچہ عرب کے استعمال مین بولتے ہین کہ جَاءُوا عُرْفًا لَّا یعنے آئے اکٹہا ہوکے پے درپے اور عاصفات سے وہ گروہ فرشتونکے مراد ہین جو کسی کام کے لیے بہت تیز و تند جاتے ہین اور یا مرسلات عرفا سے رحمت کے فرشتے مراد ہین اور عاصفات سے عذاب و غضب کے فرشتے مراد ہین جو کسی ملک یا لشکر یا گہر کی خرابی کیواسطے اور ناشرات سے وہ گروہ فرشتونکے مراد ہین جو وحی اور الہام اور احکام الہی کے پہنچنے کے لیے اپنے پر کہول کے کہڑے ہوتے ہین یا وہ فرشتے مراد ہین جو رحمت الہی کے آثار اور انوار و برکات اور اچھے الہام تمام عالم مین صلحا اور مومنونکے دلونمین منتشر کرتے ہین اور فارقات سے بہی یہی گروہ مراد ہین یا اور فرشتے جو حق اور باطل اور فرمانبردار اور سرکش مین فرق کرتے ہین اور ملقیات ذکرا سے وہ فرشتے مراد ہین جو انبیا کے پاس وحی لاتے ہین تاکہ اہل حق کیواسطے عذر ہو اور نافرمان اور بدمذہبونکے لیے ڈر ہو پہر جب قسم کی تاکید سے فراغت پائی تو اب مطلب ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا

تُوعَدُونَ الخ **عزیزی** ۵ اِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ○ تحقیق جو کچھہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو البتہ
ہونا ہی ۵ **فتح** ۵ مقرر جو کچھہ وعدہ ہوا سو ہونا ہی ۵ **موضح** **تفسیر** اِنَّمَا تُوعَدُونَ
تحقیق جو کچھہ تم وعدہ دیے جاتے ہو اپنے نیک و بد کا سو نہیں جنکو تم ہوا ہی سمجھتی ہو کہ ان کا سو نکو کوئی
ہستی پوچھیگا اور یہہ ایسی چیزین ہین کہ ہرگز نہین کی جو کوئی ہستی پوچھی اور یہہ نہین سمجھتے ہو کہ یہہ
اعمال کس انقلاب کی بھلائی یا برائی کے سبب پڑینگے لَوَاقِعٌ البتہ واقع ہونیوالا ہی جیسے ہوا بھلائی
یا برائی کا سبب پڑتی ہے اور بڑا انقلاب کر دیتی ہی اور کسی کے گمان مین نہین آتا ہے کہ ہوا عالم کی
بھلائی یا برائی کا کسطرح سبب پڑیگی ۵ **عزیزی** ۵ فَاِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ○ پس جسوقت
کہ تارے بے نور کیے جاوینگے ۵ پھر جب تارے مٹائے جاوین **موضح** **تفسیر** پھر جب ستارے
بے نور کر دیے جاوین اور جو روح ستارونکے جرمونکی مدبر تھی اور ستارونکا نور اوس سے قائم تھا وہ روح
اون جرمون سے جدا ہو جائے جیسے بنیائی کی روح موت کے وقت جدا ہو جاتی ہی اور انکھونسے کچھہ
سوجھتا نہین اور یہی حالت کو قرآن شریف مین اور جگہہ اس عبارت سے ارشاد ہوا ہی کہ اِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ
یعنے جب ستارے میلے ہو جاوین پھر بعد اسکے ستارونکے جرم اپنے اپنے ٹھکانون سے کم زور ہوکے گر
کے اور پراگندہ ہو جاوینگے اور اس حالت کو اور جگہہ یون ارشاد ہوا ہے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ یعنی
جب تارے جھڑ پڑین ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ○ اور جب آسمان پھاڑا جاوے
۵ **فتح** ۵ اور جب آسمان جھروکے پڑین ۵ **موضح** **تفسیر** اور اسحالت کو اور جگہہ بلفظ
انشقاق کرکے تعبیر فرمایا ہی اور اسحالت کے پہلے آسمان کو سستی اور جوڑ بند کا ڈھیلاپن لاحق ہوگا جسکو
سورہ حاقہ مین یون بیان فرمایا ہے کہ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ ○ اور جب پہاڑ پارہ پارہ کیے جاوین ۵ **فتح** ۵ اور جب پہاڑ اوڑائے جاوین ۵ **موضح**
تفسیر اور جسوقت پہاڑ ہوا مین اوڑائے جاوین عرب کی بولی مین نسف اوس چیز کو کہتے ہین
جس سے غلہ کو بھوسی کوڑہ وغیرہ سے پاک کرتے ہین اور اوسکو ہندی مین چھاج کہتے ہین اور پہاڑونکے
حقمین قرآن مجید مین کئی طرحکی عبارت واقع ہوئی ہی چنانچہ سورہ طہٰ مین یہی معنی ارشاد ہوئے ہین
کہ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا اور اور سورتون اور طرحکی عبارتین آئی ہی اون سب
مضمونون مختلفہ مین جمع و تطبیق کی وجہہ یہہ ہی کہ پہلے زمین کے زلزلے کے سبب سے پہاڑ آپسمین ٹکرا دینگے
چنانچہ سورہ حاقہ مین ارشاد ہوا ہے کہ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً اور پہر پہاڑ
نکمین اون ہی ہوئی کی طرح ہو جاوینگے جیساکہ سورۃ القارعہ مین بیان فرمایا پھر بیار کے مانند ہو جاوینگے
جیساکہ سورہ واقعہ مین فرمایا فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا پھر جب ہوا اونکو پہاڑونپر مسلط کرینگے اور اسی کا نام
نسف ہی اور پہاڑ اپنے اپنے ٹھکانونسے اوڑجاوینگے پھر جو دور سے اونکو دیکھیگا کہیگا کہ پہاڑ ہین اور جب نزدیک
پہنچیگا معلوم کریگا کہ سختی اور ٹھوس پن اونکے جزو مین باقی نہین رہا ہے بدلی کی طرح ہوا مین اوڑے پھرتے ہیں
جیساکہ سورہ نمل مین مذکور ہے کہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ اور

سوہ تساءل مین بہی مذکور ہے کہ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا پہر جو زمین پہاڑونکے نیچے دبی ہی
وہ ظاہر ہوویگی چنانچہ سوہ کہف مین مذکور ہی کہ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً اور
پہاڑونپر یہہ حالت طاری ہونیکے سبب سے زمین کے اجزاء جو سخت ہین وہ بہی زمین سے جدا ہوکے بنی
آدم کے بدنونمین مخلط ہوجاوینگے پہر انسان کا بدن اون اجزاء کے ملنے کے سبب سے طول اور عرض اور
قوت اور سختی مین بہت زیادہ ہوجائیگا جسکا بیان ہو نہین سکتا ۵ **عزیزی** ۵ وَإِذَا الرُّسُلُ
أُقِّتَتْ ۵ اور جبوقت پیغمبر جمع کیے جاوین متحقق ہو جو کچہہ کہ متحقق ہو **فتح** ۵ اور جب سولونکا وعدہ
ف یعنے ہر امت کا حساب باری باری سے لینا ٹہیرے ۵ **مو ۵ تفسیر** اور جب سولونکو وقت
مقرر کردیا جاوے تاکہ آگے پیچہے اس اپنی وقت مقرر کے موافق اپنی اپنی امتونکے ساتہہ حشر کے میدان مین
اونکے حاضر ہووین اور حساب اور عملونکا تولنا اور مظلومونکا حق ظالمون سے پورا دلانا اور پل صراط سے پار
اوتارنا رسولونکی حاضری اور گواہی سے ظہور پاوے اور جن لوگونکا رسولونکے پیغام کو قبول کرکے اوسکے موافق
عمل کیا تہا وہ جدا ہوجاوین اون لوگونسے جنہون نے رسولونکے کہے کو نمانا تہا اور اوسپر عمل نکیا تہا غرضکہ
جو جس لائق ہے اور جس چیز کا مستحق ہی ویسا ہی معاملہ اوسکے ساتہہ کیا جاویگا اور اذا جو حرف شرط کا ہی
اوسکی جزا محذوف ہی اور محذوف پر قرینہ ما سبق کا دلالت کرتا ہے یعنے جب یہہ امور واقع ہونگے تو وہ
وعدہ بہی واقع ہوگا اور اگر قیامت کے منکر یوں کہین کہ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ الخ ۵ **عزیزی** ۵
لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۵ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۵ واسطے کس دن کے پیغمبرونکو موقوف رکہا گیا واسطے دن فیصلہ
کرنیکے ۵ **فتح** ۵ کس دنکے واسطے اونکو دیر ہے اوس فیصلہ کے دن کی ۵ **مو ۵ تفسیر** لِأَيِّ
يَوْمٍ أُجِّلَتْ کس دنکے واسطے ان چیزونکی تاخیر کی ہی اسیوقت یہہ چیزین کیون نہین واقع ہوتین ہین
تاکہ جزا کا وعدہ بہی ثابت ہوجاے اور ہمارا شک انکار بہی دفع ہوجاوے تو اسکے جواب مین کہنا چاہیے
کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے آنے روز فیصل کے ان چیزونکی تاخیر کی گئی ہی اور فیصل کا دن اسطرح کا نہین ہی کہ
اوسکی تاخیر کے بہید کو آسانی سے سمجہہ لو چنانچہ سوہ تساءل مین اوسدنکے تاخیر کی بعضی وجہین مذکور ہین
۵ **عزیزی** ۵ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۵ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۵ اور کس چیز نے
خبر دی تجکو کہ کیا ہی روز فیصل کرنیکا والے اوسدن جہٹلانیوالونکو ۵ **فتح** ۵ اور تونے کیا بوجہا کیا فیصلکا
دن خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **تفسیر** ۵ وَمَا أَدْرَاكَ الخ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہی دن
فصل کا اسواسطے کہ عقل اوسکے دریافت سے عاجز ہی اور اگر غیب کی طرف سے اوسکو بیان کرین تو اوسکا
بیان نہوگا مگر انہین عظیم حادثون کے ساتہہ جو اسمین واقع ہونگے تو پہر یہہ کہینگے کہ ان حادثون کو کسواسطے
اس روز پر موقوف رکہا ہی اسواسطے یہی اولی اور انسب ہے کہ اس روز سے خوف دلایا جاوے اور کہا جاوے
کہ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ بڑی خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو آپ سمجہہ رجانا چاہیے کہ قیامت
کے منکرونکو اوس واقعہ کے واقع ہونیکے وقت دس طرح سے سختیان آگے آوینگی پہلی سختی یہہ کہ جس چیز کی
امید نتہی وہ یکایک آن پہنچی اور اوسکے آنیسے مدہوش اور متحیر ہوجاوینگے اور یہی وہ سختی ہی کہ ہر ایک

ف۱ یعنے چلائے جاوینگے پہاڑ بیکس ہونگے دہوکا یعنے دیکہنے مین پہاڑ معلوم ہونگے اور بیکس ہونگے اجزاءکے [illegible] حقیقت مین باقی ہونگے ۱۲

ف۲ یعنے اور جسدن ہم چلاوین [illegible] ۱۲

ف۳ [illegible] ۱۲

قیامت کے منکرکو قیامت کے آنیکے وقت لازم ہے اور سخت مصیبت سے جو اس آیۃ مین مذکور ہوئی یہی سختی
مراد ہے اور اسکے بعد اور سختیان جو قیامت کے منکرونکے واسطے خاص ہین اور اونکے آگے آوینگے سو ہی
سورۃ کے آخر تک بیان فرمائی ہین اور اون سختیونکے اسباب کی طرف بہی اشارہ کیا ہی پس اس آیۃ کو
اس سورۃ مین فقط تاکید کے لیے سمجہنا تامل اور فکر کے قصور سے ہے سو دوسری اور تیسرے اور چوتہی سختی
کی وجہہ یہہ ہے کہ منکر لوگ اپنے جہل مرکب پر اور مقدمات مزخرفہ کے فساد پر ایکایک مطلع اور خبردار ہوونگے
جن مقدمات کے سببسے قیامت کے انکار پر بہت اصرار کرتے تہے سو اوسوقت اپنے غلط فہمی اور قصور
دانش پر آگاہ ہوونگے اور معلوم کرینگے کہ ہمکو ذات اور صفات الٰہی کے عقائد دنیا مین ہرگز متیقن نہے
اور حق تعالی کی قدرت اور اوسکے تاثیر سے بالکل بیخبر رہے ہم پس دوسری وجہہ اس سختی کی یہہ ہوگی
کہ وہ لوگ دنیا مین حق تعالی کو ایسا قادر نجانتے تہے کہ کروڑون بلکہ بے نہایت آدمیونسی بدلے سکیگا اور
کہتے تہے کہ یوم الفصل کے آنیکو انبیا اور رسول بالکل ہلاک ہوجانے نوع انسان کی بیان کرتے ہین اور
یہہ بات کسیکے عقل مین نہین آتی ہی کہ تمام نوع انسانی ایکوقت مین فنا ہوجاوین اسواسطے کہ جو حادثہ
دنیا مین واقع ہوتا ہے تو اوس سے بعضے لوگ اپنی قوۃ کے زور سے یا مکان کی مضبوطی سے یا کسی تدبیر
اور حیلہ سے نجات پاتے ہین کبہی دنیا مین ایسی کوئی آفت نہین آئی کہ سبکے سب اوس آفت مین
گرفتار ہوکے ہلاک ہوجاوین سو حق تعالی اونکے اس شبہہ کے جواب مین ایک تمثیل بیان فرماتا ہی کہ
اسبات کا سمجہنا اور شبہہ کا دفع کرنا تم پر بہت آسان ہے اسلیے کہ ہلاک کرنا ایک آدمی اور ہزار آدمیونکا برابر ہے
اور جو تمنے لاکہون کروڑون آدمیونکا مرنا مختلف زمانون مین دیکہا اور سنا تو اسی پر قیاس کرلو کہ تمام
نوع انسان کی ایکوقت مین روح سلب ہوسکتے ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ
وَاحِدَةٍ اور اگر تمکو لاکہون کروڑونکے ہلاک مین جو مختلف زمانون مین ہلاک ہوئے ہین کچہہ شبہہ ہووے
تو ہم کہتے ہین کہ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ **عزیزی** أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ○ ثُمَّ
نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ○ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ○ آیا ہلاک نہین کیا ہمنے پہلونکو بعد اوسکے
پیچہے اونکے لاتے ہین ہم پچہلونکو اسیطرح کرتے ہین ہم ساتہہ گنہگارونکے **فتح** ہم کیا نہین کہپا چکے
پہلے پہر اونکے پیچہے ہین پچہلے ہم یہی کچہہ کرتے ہین گنہگارونسی **موضح** **تفسیر** أَلَمْ
نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو کہ حضرت آدم علیہ السلام کیوقت سے سب
ہلاک ہوچکے ہین ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ پہر اونکے پیچہے لیجاتے ہین ہم پچہلونکو اسواسطے کہ ہر وقت
مین مرو مرے چلے جاتے ہین اور جب ہلاکی اسقدر انبوہ کثیر کی مختلف زمانون مین ثابت ہوئی تو ثابت
ہوا کہ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارونکے ساتہہ پہلے مرتبے صور کے
پہونکنے کیوقت یعنے سبکی روح ایک ہی وقت مین سلب ہوگے: در اسکے پہلے سب نوع انسان
کی روح جو ایکوقت مین سلب نہین ہوتی ہی تو اسکا سبب یہہ ہے کہ ابتک نیکیاں بہی بہت
ہوتے ہین اور گنہگار نیک نطفہ کو اپنی پیٹہہ مین رکہتے ہین اور اونکی نسل سے معرفت اور عبادت

ع ... ع ... أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ... ایشان مر رسل را تکذیب ... ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ پس در پی ایشان آریم پسینیان را ... کفار ... هلاک کنیم ... از تصدیق ... کنند ۱۲

کی امید ہے اور جسوقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت سب گنہگار ہونگے اور سلسلہ پیدا ہونیکا منقطع ہو جائیگا
اسواسطے کہ چالیس برس پہلے سے سب مرینگے وعورت بانجھ ہو جائینگے نیک لڑکی کی امید بہی نرہیگی اسسبب سے سب قابل ہلاکت کے ہونگے چنانچہ
صحیح مسلم میں ہے کہ لاتقوم الساعۃ حتی لایبقی فی الارض احد یقول اللّٰہ اللّٰہ ویل یومئذ للمکذبین
فتح خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **موضح** خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو **تفسیر** والے اوسدن جہٹلانیوالونکو
بڑی خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو اپنے عقیدونکے فساد پر اور اپنے شبہونکے بطلان سے خبردار
ہونے پر جسکو اگر دنیا میں چاہتے تو ادنی تامل سے دور ہو سکتا تہا سو نکیا اور وہاں اپنے ہاتونکو دنت
سے کاٹینگے لیکن کچہہ مفید نہوگا اور تیسری سختی کی وجہ اوسدن یہہ ہوگی کہ کافر دنیا میں یہہ اعتقاد
نہیں رکہتے ہیں کہ حق تعالی مردونکو زندہ کریگا سو حق تعالی اونکی اس ناسمجہی پر آگاہ کرتا ہی کہ یہہ
عقیدہ تمہارا باطل ہے قیامت کے دن اس عقیدہ کا فساد اور اس شبہ کی سستی تمکو معلوم ہو ویگی اسلیے
کہ اپنے پیدایش کی ابتدا کو خوب جانتے ہو کہ کیسی گندی بدبو چیز سے ہوئی ہی الم نخلقکم الخ کا عذر کرکے
الم نخلقکم من ماء مہین فجعلنہ فی قرار مکین الی قدر معلوم فقدرنا فنعم القدرون **فتح** کیا
نہیں پیدا کیا ہے ہمنے تمکو پانی حقیر سے پس کہا ہمنے اوس پانی کو بیچ جگہہ مضبوط کے ایک اندازہ معین
تک پس اندازہ کیا ہمنے پس اچہا اندازہ کرنیوالے ہیں ہم **موضح** ہمنے نہیں بنایا تمکو ایک بیقدر پانی سے
پہر رکہا اوسکو ایک جمی ٹہیراؤ میں ایک وعدہ مقرر تک پہر ہم کر سکے تو کیا خوب سکت والے ہیں
تفسیر الم نخلقکم الخ کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو ایک پانی بیقدر سے اور وہ
نطفہ ہے کہ پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے اور بدن اور کپڑا اوسکے سبب سے نجس ہو جاتا ہی اور اوسکی
بدبو دماغ کو پریشان کرتی ہے اور وہ اسطرح کا بیقدر ہی کہ جتنی مرتبے ہضم کے ہیں اونکو طی کرکے
آخر ہضم کا فضلہ ہوا ہی اور طبیعت نے اپنے خالق کے اذن سے اوسکو ہر ایک عضو سے کہینچ کے خصیتین
کی راہ سے نازیبے سوراخ سے باہر ڈالا ہے اسواسطے کہ بدن کی غذا کے قابل اوسکو نپایا سو اوس سے
بے پروا ہوکے پائخانہ اور پیشاب کیطرح اوسکو باہر ڈال دیا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر طبیعت اوسمین
کچہہ بہی زندگی کی قابلیت پاتی تو اوسکو اسطرح ذلیل کرکے نہ پہینکتی جسطرح خون اور اور خلطونمین کرتی
کہ اونکو ہرگز اس حقارت سے نہیں پہینکتی ہی فجعلناہ فی قرار مکین پہر کر دیا اوس بیقدر پانی کو
اپنی عنایت سے ایک ٹہیراو کی جگہہ محفوظ میں جو مکان ہونیکی قابلیت رکہتی ہی یعنی ماں کا رحم
جسکو ہندی میں بچہ دان کہتے ہیں اور وہ ایک عضو ہی کہ اوسکا طول بدون حمل کے بارہ اونگل
ہوتا ہے اوسی عورۃ کی اونگلیونسی اور معدہ کے متصل مثانہ کے نیچے آنتونکے اوپر مستقیم ہے
اور اوسمین دو خانے بنائے ہیں توامین کے تولد کے واسطے اگر اتفاق پڑے اور ہر خانہ اوسکا
ایک سوراخ رکہتا ہے ناف کی طرف چہاتیوں تک کہ بچہ کی غذا کیواسطے خون اور حیض اوسی راہ سے
آتا ہی اور جب بچہ اوسمین پیدا ہوتا ہے تو طول اور عرض میں اوس بچہ کے جسم کے برابر وہ بہی پہیلتا
اور اوس عضو کی بیٹہ پٹہون سے مضبوط باندہ دی ہی سو وہ انہیں پٹہون کے سبب سے بچہ جننے کے

پیٹ سے نکل آتا ہے اور اوسکا موہنہ فرج کے سوراخ کے متصل ہے اور مرد کا مازہ جماع کیوقت اوسمین داخل ہوتا ہے سو نطفہ ایسے مکان محفوظ مین کہ پیٹ کے اندر پٹھون کی طنابون سے مضبوط بندہا ہوا ہے جیسے سنگین حویلی ناف شہر کے محلہ مین اور کوچہ غیر نافذہ مین سب آفتونسے بچی ہوئی ہوتی ہی ایسی جگہہ کہا ہمنے اوسکو اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک مدت معین تک کہ اکثر وہ مدت نومہینے کی ہوتی ہی کمی بیشی اوسمین بہت کم ہوتی ہی فَقَدَرْنَا پہر اندازہ کیا ہمنے اتنی مدت مین ہر چیز کا یعنے جو شرطین اور لوازمات اوسکے زندگی کے کمال مین مطلوب و ضرور تہے فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پس کیا اچہا اندازہ کرنیوالے ہین ہم اسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی چیز ضروری رہ نہین جاتی ہی اور کوئی چیز زائد و بیکار پیدا نہین ہوتی ہی بخلاف اور اندازہ کرنیوالونکے کہ جب کسی مہم کی بر آوری کرتے ہین تو اوسمین بعضی ضرور چیزین رہ جاتی ہین اور بعضی زائد اوسمین مل جاتی ہین اسیواسطے جب اوس کلام سے فرغت ہوتی ہی تو واقع اور بر آوردہ مین بڑا تفاوت ظاہر ہوتا ہے اور پہر جمع اور خرچ کے تغیر اور تبدل کیطرف محتاج ہوتے ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ جب بچہ دان عورت کا معتدل منی سے بہر جاتا ہے تو اوسکا موہنہ بند ہو جاتا ہی پہر اوسکے اندر کوئی چیز جا نہین سکتی تاکہ اوس منی کو خراب نکر دیوے پہر اوس منی سے جو بچہ دان کے اندر کی جلد سے ملی ہوتی ہی اوسکو باریک چمڑیکی صورت کر دیتے ہین جسکو عربی مین غشا اور ہندی مین جہلی کہتے ہین تاکہ اوسمین جان کی رگین درستکین اور اونکے ورانیکے سببسے خون کا پہنچانا آسان ہووے اور اوس جہلی کو عرب لوگ مشیمہ کہتے ہین اور ہندی لوگ جہر کہتے ہین اور اوس جہلی کے اندر ناف سے مثانہ تک ایک پردہ دوسرا اسطرح کاتن دیا جاتا ہی تاکہ فضلات کو دفع کرتا ہے اور پہر اوسکے اندر ایک پردہ اور رطوبات کی محافظت کے لیے بنایا جاتا ہے اور فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ جو سورہ زمر مین وارد ہوا ہی اوس سے یہی تینون پردے مراد ہین اور جو اس منی کا خلاصہ ہوتا ہے وہ بچہ دان کے اندر کے خانونمین جو اوسکے موہنہ سے ملے ہوتے ہین چپک جاتا ہی اور آہستہ آہستہ جمنا شروع ہوتا ہے اور اوس جمنے کے وقت مین اوس مکانکی حرارت کے سببسے جوش بہی مارتا ہی پہر اوس جوش سے کف نکلتا ہی اور وہ کف اوسکے بیچمین ٹہیر جاتا ہے وہے دل ہوتا ہے اور یہہ کف منی کی رحم مین جانیکے بعد تیسرے دن ظاہر ہوتا ہے پہر چوتہے روز ایک نقطہ سیاہ اوسکے اوپر ظاہر ہوتا ہے وہ دماغ ہوتا ہے پہر چہٹے روز ایک نقطہ دوسرا پیدا ہوتا ہے داہنے طرف اوس کف کے جسنے بیچمین قرار پکڑا ہے اور یہہ جگر ہوتا ہے سو اس مدت تک اکثر ایک ہفتہ ہوتا ہے اوس نطفہ منی کو رغوہ اور کف کہتے ہین پہر اس ہفتہ کے گذر جانیکے بعد گونکے خط کہینچے جاتے ہین اور اکثر دسوین روز یہہ امر واقع ہوتا ہے اور رنگ منی کا اوسوقت مین سرخی پر آجاتا ہے غرضکہ پندرہوین دن خوب سرخ ہو جاتا ہے پہر اوسوقت اوسکو علقہ کہتے ہین یعنے خون جما ہوا اسلیئے کہ سوائے اون تینون جہلیونکے باقے سب سرخ ہو جاتا ہے اسیواسطے بعضے ماہر طبیبون نے کہا ہے کہ وہ تینون پردے خاص عورت کی منی سے ہوتے ہین مرد کی منی سے نہین ہوتے اور جب ان تینون

بیان مسئلہ اندازہ کرنیکا

دن آتا ہی تو وہ خون بستہ جسکا نام علقہ ہی سخت ہونے لگتا ہے اور دماغ دونون کندہون سے جدا ہو جاتا ہے
اور آہستہ آہستہ اعضاء کا ڈول پڑنے لگتا ہی یہانتک کہ اکتالیسوین دن مختلف اعضاء کی صورتین نمودار ہو جاتی
ہین پہر اوسوقت اعضاء رئیسہ سے اعضاء خادمہ جمتی ہین اور شرائین یعنی نگین جا بجا پیدا ہوتی ہین
اور اون پردونین در اکے رحم کی شرائین مین چپک جاتی ہین اور پہر چہپنہ دن گذرنیکے بعد خون سے
تغذا لینا شروع کرتا ہے اور دموی اعضاء جیسے گوشت وغیرہ پیدا ہونے شروع ہوتی ہین اور اوسکے
ا ودودہ ماں کے اوودہ سے ملکر خون چوسنا شروع کرتے ہین یہانتک کہ تہتر روز تمام ہونیکے بعد اوسکا
تمام بدن گوشت اور پوست کی کوشش سے تیار ہو جاتا ہی بچہ کا موہنہ ماں کی پیٹہ کی طرف ہوتا ہے اور
دونون ہتیلیان اوسکے ہاتہ کی اوسکے دونون گہٹنون پر اور دونون طرف دونون پاؤن اور
دونون پاؤن کے درمیان مین سر کو جہکا کے بیٹہتا ہی اور جسقدر بچہ ہر روز بڑہتا جاتا ہی اوسیقدر
بچہ دان بہی کشادہ ہوتا جاتا ہی اور روح طبعی اور حرارت اوسکے بڑہانے مین مشغول ہوتی ہی پہر
منی کے پڑنیسے نوّے دن گذرنیکے بعد حیوانی قوتین اوسمین پیدا ہوتی ہین سو پہلے مہینے مین ماں
کا حکم رکہتا تہا کہ کسیطرح حرکت نکرسکتا تہا پہر دوسرے مہینے مین مانند گہاس کے تہا کہ بڑہنے اور
غذا کرنیکے حرکتین اوس سے بے ارادے ظاہر ہوتی تہین پہر تیسرے مہینے مین حیوان کا حکم پیدا
کیا پہر جب سو دن پورے ہوتے ہین تو اوسکے حیوانی قوت دماغ کو پہنچتی ہی اور حرکت ارادی
ضعیف سی اوسمین پیدا ہوتی ہی جسطرح کوئی لقوہ یا ضعیف کہ ہلنے جلنے کی قوت نرکہتا ہو اور
پہر ایکسو دس دن کے بعد اوس شخص کے مانند ہوتا ہے جو کچہہ جاگتا اور کچہہ سوتا ہوتا ہی یہانتک
کہ ایکسو بیس دن کے بعد قوۃ حیوانی اوسمین کامل ہو جاتی ہی اور حدیث شریف مین جو آیا ہے
کہ تین چلہ گذرنیکے بعد بچہ مین روح آتی ہی اور جان پڑتی ہی تو اوسی حالت کی طرف اشارہ ہے
کہ بعد گذرنے ایکسو بیس روز کے روح انسانی اوسمین آتی ہی اسلیے کہ حقیقت مین روح وہی ہی اور
پہلے اوسکے ایک حیوان تہا اور حیوانونکی طرحکا اور جب اوس حد سے تجاوز کرتا ہے تو حرکت اوسکے
پیٹ کے اوپر سے معلوم ہوتی ہی یہانتک کہ سات مہینے مین اوسکے ہلنے جلنے سے اعضاء اوسکے
سخت ہو جاتے ہین اور کچہہ قوۃ پکڑتے ہین گویا کہ اتنے دنون اوس سے ورزش اور محنت لیتے ہے
پہر بعد اسکے جہلے کے تینون پردے پہاڑنے پر قادر ہوتا ہے اور اپنی رگونکو ماں کی رگونسی جدا
کرنیکی قوت پیدا کرتا ہے پہر چاہتا ہی کہ کسیطرح مین اس مکان سے نکلون یہانتک کہ نوّے
مہینے حق تعالی کے حکم سے باہر آتا ہے اور یہہ اندازہ معین جو بیان کیا گیا ہے یہہ اوس صورت مین
ہے کہ کوئی اور خصوصیتین اوسکو لاحق نہون جیسے والدین کی مزاج کی حرارت یا منی کی حرارت
یا موسم گرمی کا ہو یا شہر جنوبی ہو اور اگر ان سبکے ضد ہوین تو ان سببونسی اوس بچہ کے رہنے کی
مدتین کمی زیادتی ہو ویگی لیکن چہہ مہینے سے کم اور دو سال سے زیادہ اور بعضے روایت مین چار سال سے
زیادہ کبہی واقع نہین ہوا ہے اور جب زندہ کرنا نطفہ کا باوجود اس حقارت اور نالائقی کے اور کو بید

ف
[illegible]
بعد [illegible] قول نقل کیا
[illegible]

اوسمین سے آنیکے اللہ تعالی کے نزدیک کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہی بلکہ کس مرتبے اور کمال کو اوسے پہنچاتا ہے
تو پہر مردونکی سڑی ہوی ہڈیان اور گلے ہوے اجزا کو مدت دراز گذرنیکے بعد زندہ کرنا اوسکے نزدیک
کیا چیز ہے اسلیے کہ نطفہ کا حال بہی مردونکے بدن اور ہڈیونسی کم نہین ہے پہر نو مہینے پیٹ مین رہنے
سے کسقدر کمال کو پہنچتا ہی پس اسیطرح مردونکے بدن بہی کچہہ مدت زمین مین رہکے اگر انتہا درجیکے کمال
کو پہنچین تو یہہ بات کچہہ خلاف عقل کے نہین ہی سو جب یہہ بات ظہور پاویگی پس وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ٥ **عزیزی** وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ٥ واے اوس روز دروغ گنے والونکو
فتح خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **موضح تفسیر** وَیْلٌ الخ بڑی خرابی
ہے اوسدن اس قدرت کے منکرونکی کہ باوجود اس قدرت کی نشانیان دن رات دیکہنے کے کہ ہمیشہ
لوگ پیدا ہوتے جاتے ہین پہر بہی متنبہ اور خبردار نہین ہوتے ہین اور چوتہی وجہ اوسدنکی سختی کی منکرونپر
یہہ ہے کہ یہہ لوگ افعال آلہی کو اپنے اسباب مالوفہ کا مقید سمجہتے ہین اور اوس مالک الملک علے الاطلاق
کو اپنی طرح اسباب وآلات کا مقید جانتے ہین گویا کہ اسباب کو تاثیر مین اوسکا شریک گردانتے ہین اور
بدون اسباب کے اوسکو عاجز سمجہتے ہین یہی وجہہ ہی جو کہتے ہین کہ نطفہ کا مان کے پیٹ مین جانا
اور کامل ہوکے نکلنا بچہ دان کی خاصیت سے ہی اسواسطے کہ اگر نطفہ کو زمین پر ڈالدین تو آدمی کی
پیدایش اوس سے کسیطرح متصور نہووے سو حق تعالی اونکی اس عقیدہ کو باطل کرتا ہی اور اشارہ
فرماتا ہے کہ قیامت کے دن اس اپنے عقیدہ پر بہت افسوس کرینگے اور اپنے غلط فہمی اوسدن
بوجہین گے کہ ہمنے دنیا مین کچہہ بہی غور اور فکر نکی اور یہہ نہ سمجہی کہ زمین بہی مان کے بچہ دان کی
خاصیت رکہتی ہی اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا الخ **عزیزی** اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ٥ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ٥
آیا نہین کیا ہے ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی آدمیونکی تمام زندون اور مردون کو **فتح** ہمنے
نہین بنائی زمین سمیٹنے والی جیتونکو اور مردونکو **موضح تفسیر** اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ الخ کیا نہین
کیا ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی بہت سے زندونکو جیسے حشرات کہ بغیر مانکے بچہ دانکے پیدا ہوتے ہین
اور بہت سے مردونکو یعنے جمادات کو جو اپنی خوش وضعی اور خوش رنگی مین اور مرغوب اور اچہی ہونیمین
کچہہ زندہ آدمیونسی کم نہین ہین جیسے یاقوت اور الماس اور زمرد اور نمک کی کانین اور اور کانی
چیزین جو تاثیر مین تمام نباتات سے بہتر ہین سو جب زمین کی تربیت سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین
پہر اگر مردونکی سڑی ہوی ہڈیون کو تربیت کرکے زندہ نکالے تو کیا عجب ہے اور اگر منکر لوگ یون کہین
کہ زمین اگرچہ تربیت زندون اور مردونکی کرتی ہی جیسے حشرات اور کانی چیزین کہ یہہ البتہ پیدا
ہوسکتی ہین لیکن انسان کا پیدا ہونا اوسکے تربیت سے کسیطرح ممکن نہین ہی اسلیے کہ انسان کا
جسم ایسی چیزونسی مرکب ہے جو آپسمین بڑا اختلاف رکہتی ہین چنانچہ بعضی چیزین نہایت سخت
اسمین واقع ہین جیسے ہڈیان اور بعضی بہت ہی لطیف وباریک جیسے ہوائی روح اور بعضی بیچ
بین یعنے ان دونون کے درمیانین بستہ اور جمی ہوئی جیسے اور عضا اور بعضی بہنی والی جیسے خلط

اور فضلات یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ سو زمین بے شعور کی طبیعت سے اس قسم کے افعال مختلفہ اور تصویرین
رنگا رنگ کسطرح یقین کرین ہم کہ زمین ایسی چیز پیدا کر سکتی ہی تو اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ ہان زمین
باوجود اس بے شعوری کے اس قسم کے عجائبات پیدا کر سکتی ہی جسطرح بچہ دان عورۃ کا اسلیے کہ بے شعور مین
دونون برابر ہین دونون افعال و انکا رنگا رنگ ہونا ہمارے ارادے اور خواہش سے ہے ط **عزیزی**
ط وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا ۵ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے
تمکو پانی میٹھا ط **فتح** ط اور رکہے اوسمین بوجہ کے پہاڑ اونچے اور پلایا تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانا
ط **موضح تفسیر** وجعلنا الخ اور کر دیے ہمنے زمین مین پہاڑ بہت بلند جنکی سختی اور بلندی انتہا کو
پہنچی اور ان پہاڑونکے نیچے نہرین اور چشمے جاری کیے ہمنے اور پلایا ہمنے تمکو انہین پہاڑونکے دامن سے
پانی بہت میٹھا جو پیاس کو بجھاتا ہے تو معلوم ہوا کہ زمین کی تربیت سے ہی بعضی چیزین بہت سخت
جیسے پتھر اور بعضی بہت نرم و لطیف جیسے پانی پیدا کرنا ممکن ہے پھر جب یہہ ثابت ہوا تو ویل
الخ ط **عزیزی** ط وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۵ ہوا ہے اوس روز جھوٹ گننے والونکو ط **فتح** ط خرابی ہی اوسدن
جھٹلانیوالونکی ط **موضح تفسیر** ویل الخ بڑی خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی جو آدمی کے
زندہ ہونیکو زمین سے انکار کرتے ہین اور یہہ نہین سمجھتے ہین کہ زمین مین لطیف اور کثیف دونون
قسم کے چیزین موجود ہین اور ہر ایک چیز انہین سے زمین کی طبیعت کی خاصیت سے دوسری
طرحکا لباس پہنتی ہی پھر کیا تعجب ہے کہ مردونکے بعضے اجزا لطیف ہونیکی لیاقت پیدا کرین اور
بعضے لطیف ہو کے روح ہوائی ہو جاوین اور بعضے کثیف اور غلیظ ہو کے اعضا اور ہڈیون اور رگ
پٹھونکی شکل ہو جاوین اور پھر صور کا پھونکنا ارواح مجردہ کا بدنونکے ساتھہ متعلق ہو جانیکا سبب
پڑے جسطرح پیٹ کے بچہ کے اندر روح پہونکی جاتی ہی اور پانچوین وجہ اونکی سختی کی منکرونکی
واسطے یہہ ہوگے کہ آفتاب کو اوسدن نزدیک لاوینگے اور دوزخ کی گرمی اور اوسکے بخارات اوٹھتے
ہوئے یہہ سب جمع ہو کے حشر کے میدان کو تنور کیطرح دہوین اور چنگاریون سے پر کر دینگے اور لوگ
اوس گرمی سے تنگ ہو کے سایہ کے ڈہونڈہنے کو ادہر اودہر دوڑینگے اور کہین سایہ کا نشان نپاوینگے
تاکہ کچھہ آرام پاوین اور جو مومن کامل الایمان ہونگے وہ حق تعالی کے عرش کے سایہ مین جگہہ پاوینگے
اور کافرونکے سامنے عذاب کے فرشتے آگ کے گرز لیکے خوفناک شکلونسے نمودار ہونگے اور کہینگے کہ
انطلقوا الخ ط **عزیزی** ط اِنْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ اِنْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۵
لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ط چلا جاویگا جاؤ طرف اوس چیز کے کہ اوسکو جھوٹ گنتے تھے جاؤ طرف سایہ تین شاخ
والیکے نہ سایہ سرد ہوگا اور نہ کفایت کریگا آگ کی گرمی سے ط **فتح** ط چلو دیکھو جو چیز تم جھٹلاتے
چلو ایک چھاؤنمین جسکی تین پھانکین نہ گھن کی اور نہ کام آوے تپش کے ط **موضح تفسیر**
انطلقوا الخ آ چلو اوس چیز کیطرف جسکا تم انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ہرگز ہونیوالی نہین
اور وہ چیز جدائی اور امتیاز اور تفرقہ ہی نیکون اور بدون کے درمیانمین اور پہلی چیز امتیاز اور جدائی کی

جسکے دن تم دونون فرقونمین یہہ ہی کہ نیک لوگ کیسے عمدہ سایہ مین ہین جسکے سبب سے جناب رب العلمین کا
قرب انکو حاصل ہے اور تم لوگ اس بلا مین مبتلا ہوا ور تمہارے لیے جو سایہ مقرر ہوا ہی اوسکا حال جلکی
دیکھو اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ چلو سایہ تدہاریکی طرف جسکی تین شاخین ہین قتادہ اور اور مفسرون
روایت کی ہی کہ کافرون اور اور بدکارونکے سایہ کیواسطے ایک دہوان دوزخ سے اوٹہیگا کہ ہر شخص کو اوسکے
تین طرف سے گہیر لیگا ایک ٹکڑا اسکی اوپر سائبان کیطرح ٹہیر لیگا اور ایک ٹکڑا داہنے اور ایک ٹکڑا بائین
ہو جائیگا اور تمام حساب سے فرغت ہونے تک وہ لوگ اوسی سایہ کے نیچے رہین گے اور ایمان دار نیک
کردار عرش معلے کے سایہ کے نیچے آرام سے کہڑے ہونگے اور محقق علما نے یون کہا ہے کہ وہ آگ کا دہوان
جو منکرونکو گہیر لیگا وہ اونکے برے عملونکی صورت مثالی ہوگی جو اس تاریک شکل سے ظاہر ہوگی اونکو
تین طرف سے آگہیر یگی جسطرح دنیا مین اونکے نفس کو انہین تینون طرف سی گہیر اتہا چنانچہ ایک شیطانی
قوۃ کی تاریکی اور اوس سے وہ عقل مراد ہے جو وہم مین پہنسی ہوئی ہی اور اسکا منشا دماغ ہی جو سب
بدن کے اوپر ہے اور دوسری غضبیہ قوۃ جسکا منشا دل ہی جو بدن کے بائین طرف واقع ہی اور
تیسری شہویہ قوۃ جسکا منشا جگر ہی بدن کے داہنی طرف واقع ہی اور جب ظل کا حال بیان فرمایا کہ
کہ ہرگز راحت اوس سے حاصل نہوگی اور آگ کے شعلونکو دفع نکریگا اور اوسکی تعلیل کے مقام مین ترقی
کے طور پر ارشاد فرمایا ہی کہ اوسکے تینون شعبی بڑے بڑے انگارے پہینکین گے پہر ایسے سایہ سے نفع کی
امید کسطرح کہی جائے غرضکہ ہر طرح سے کافرونکا سایہ اوسدن مومنون کے سایہ کے خلاف ہوگا
چنانچہ فرمایا لَّا ظَلِیۡلٍ نہ منع کریگا یعنے نزوکیگا وہ سایہ آفتاب کی گرمی کو یہہ مشتق ہی ظل ظلیل سے
جو عرب کا قول ہے یعنے سایہ بہت گہن کا ہے اور اوس سایہ مین سوراخ ہین جنکی راہ سے آفتاب کی
شعاع پہنچتی ہے اور سایہ کے فائدہ مین نقصان کرتی ہی وَّلَا یُغۡنِیۡ مِنَ اللَّهَبِ اور نہ دفع کریگا آگ کے شعلونکی
کچہہ اندر کی طپش کو جو پیاس کے غلبہ سے ہوگی اور سایہ مین نہین دو چیزونکا فائدہ ہی یعنے اوپر کی
گرمی کو بچانا اور اندر کی سوزش کو تسکین دینا پہر جب یہہ دونون چیزین اوسمین نہوین تو گویا وہ
سایہ ہی نہین ہے بلکہ دوزخ کی آگ کا دہوان ہے جو بدلی اور سائبانکی صورت دور سے نمودار ہوگا اور
کہ اِنَّهَا تَرۡمِیۡ الخ ط عزیزی ط اِنَّهَا تَرۡمِیۡ بِشَرَرٍ كَالۡقَصۡرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ ۝ تحقیق وہ
آگ ڈالیگی چنگاریان مانند محل کے گویا وہ چنگاریان اونٹ زرد ہین ط فتح ط تحقیق وہ آگ
پہینکتی ہی چنگاریان جیسے محل جیسے وہ اونٹ ہین زرد ط موضح ط تفسیر ط اِنَّهَا تَرۡمِیۡ الخ
بیشک وہ دوزخ پہینکیگی بڑے بڑے چنگاریون کو کہ ہر ایک چنگارے اوسکے طول و عرض مین جیسے
بادشاہون اور امیرونکا محل کہ دنیا مین بہت عمدہ سایہ اونہین کے محل کا ہوتا ہے اور ہوا کی گرمی
کیوقت کافر اکثر ایسے محلون اور مکانونکی آرزو رکہتے ہین سو اوسوقت اونکی وہ آرزو اس شکل سے
سامنے آویگی اور جلدی اور پے در پے آئینگی وہ چنگاریان كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ گویا وہ چنگاریان زرد رنگ
اونٹونکی قطار ہین کہ ایک کے بعد ایک چلے جاتے ہین اور جو قیامت کے دن پہلا تفرقہ اور امتیاز

نیک و بد مین ہی ہوگا اور جس جس چیز کے واقع ہونیکا اوسدن وعدہ کیا گیا تہا اوسکا وقوع و ظہور شروع ہوگا
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ ؕ **عزیزی** ؕ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وائے اوسدن جہوٹ گننے والونکو ؕ **فتح**
خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی ؕ **موضح** ؕ **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکے حال پر اسواسطے
کہ اول اسطرح کا رنج اور غم دیکہینگے اور دوسرے اسباب کو بوجہ لینگے کہ جو کچہہ اوسدن کی سختی اور مصیبت اور دہشت
اور نیکون اور بدونمین جدائی کا احوال ہم سنتے تہے وہ سب واقع ہونیوالا ہی گویا اسوقت تک اوسدنکی
انکا کی حسرتین اور اپنے معتقدات کے بطلانمین سختی اور مصیبت پہنچی ہتی اور اب اوسدنکے وقایع اور حادثونکی
فکر جو بہت ہی سخت اور مشکل ہے اونکی گریبان حال کو پہاڑیگی اور سختی پر سختی زیادہ کریگی جیسی اوسدنکی
سختی کی وجہہ منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب کوئی شخص یکایک کسی مصیبت مین پہنس جاتا ہی اور
یہہ ہی گمان ہوتا ہی کہ اسکے بعد دوسری مصیبت اس سے بہی سخت اور آنیوالی ہی تو بہت کانسوسی پہلے اوس
مصیبت آنیوالی کے دفع کرنمین اور روکنے مین دل وجان سے متوجہ ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی گناہ یا کسی
چوری مین پکڑا جاتا ہی تو پہلے چاہتا ہی کہ کسی تقریر سے اوسکا انکار کرون اور کوئی بات بناکی اوس الزام کو
اپنے اوپر سے دور کرون پہر جب دیکہتا ہی کہ انکار بن نہین پڑتا تو عذر پیش کرتا ہے کہ مجہسے تقصیر ہوئی
تاکہ اوسکے مواخذہ سے درگذر کرین اور اپنی چرب زبانی سے اوس بلا سے خلاصی پاوے سو ہر شخص پہلے اسطور
دفع کرنا چاہتا ہے اسلیے کہ یہہ طور دفع کا آسان ہے اور اسمین دوسرے کی طرف استعانت کی حاجت نہین پڑتی ہے
سو کافر ہی جب قیامت کی آمدنی دیکہینگے بلکہ اوسکی نشانیان ہی بعضی دیکہینگے جیسی سایہ کی تقسیم
کہ ایمانداروں کے واسطے یہہ عزت ہوئی اور انکے لیے ایسے کالی بلا درپیش ہوئی تو ارادہ کرینگے کہ اپنے
گناہون کیواسطے کوئی عذر درپیش کرین اور بعضی گناہونسی انکار کر بیٹہین سو اونکو اس تدبیر ذریعہ سے
ہی مایوس کیے دیتے ہین کہ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ الخ ؕ **عزیزی** ؕ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ یہہ دن وہ دن ہی کہ بات نکرین اور نہ اجازت دی جاوی اونکو تا عذر تقصیر
کا کرین ؕ **فتح** ؕ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولین اور نہ اونکو حکم ہو کہ توبہ کرین ؕ **موضح** ؕ **تفسیر**
هٰذَا الخ یہہ دن جسکا اس کلام فیض انجام مین مذکور ہی اور اسلیے اوسدن کو حاضر قرار دیکر ساتہہ
صیغہ اشارہ کے جو قریب کے لیے ہے متعین فرمایا ایسا دن ہی جسمین ہرگز دم نمارینگے اور بات نکر سکینگے کہ
ہمسے ایسی کونسی تقصیر صادر ہوئی جسکے سبب سے ہمکو اس دہوین کے سایہ مین لیے جاتے ہین اور طرح طرحکے
رنج و عذاب ہمکو دکہلاتے ہین نافع بن الازرق نے جو خارجیونکے علمامین سے ہی حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے پوچہا کہ اس آیۃ مین اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ کافر اوسدن بات نکر سکینگے اور اور آیتونمین
اسکے خلاف ارشاد ہوا ہی چنانچہ سورہ انعام مین فرمایا کہ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ اور سورہ زمرمین
یون فرمایا ہی کہ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ اور آیتونمین ہی کافرونکا کلام کرنا اور
جہوٹے عذر پیش کرنے بہت مذکور ہین پس ان آیتونکے مختلف مضمونمین تطبیق کیونکر ہو حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقامات مختلفہ اور مجلسین متعدد درپیش ہونگے

سو بعضی جگہون اور بعضی مجلسوں مین کافرونکو بات کرنیکی ممانعت ہوگی سو اون جگہونمین کچھ بیہودہ گوئی کرینگے اور بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین اونکو بات کرنیکا حکم ہوگا سو وہان لب بہی ہلا سکینگے پس ان بعضونکا خلاف ملنے اور وقتونکے خلاف کے سبب ہے **عزیزی** ؔ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝ اور نہ اجازت دی جاویگی اونکو تا عذر تقصیر بیان کرین **فتح** ؔ اور نہ اونکو حکم ہوکہ توبہ کرین **موضح** ؔ **تفسیر** وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ پروانگی دی جاویگی اونکو اپنے گناہونکے عذر کے بیان کرنیکی اسلیے کہ یہہ تو اول سے معلوم ہی کہ یہہ لوگ کوئی عذر قابل سننے کے اپنے پاس نہین رکھتے ہین کچھہ بیفائدہ بکین گے فَيَعْتَذِرُونَ تا پس عذر بیان کرین اسلیے کہ عذر صحیح لائق سننے کے اونکے پاس نہین ہی اور عذر واہی نامسموع وہان کوئی نہ سنیگا حاصل کلام کا اوس دن کا فر اس قسم کی چاپلوسی اور بات بنانیسی اور حیلہ اور فریب سے بہی عاجز ہونگے **عزیزی** ؔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ والے اوس دن جہوٹ گنے والونکو **فتح** ؔ خرابی ہی اوس دن جہٹلانیوالونکی **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوس دن منکرونکی اسلیے کہ اوس دن اونکی مصیبتین دفع کرنیکے لیے کوئی حیلہ اور تدبیر ہی نپاوینگی بلکہ مایوس ہونگے سا تو ین وجہہ اوس دن کی سختی کی منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب سخن سازی اور حیلہ بازی سے بہی مایوس ہونگے اور کسیطرح اوس دن کی مصیبتون اور سختیونسے اپنا بچاؤ نہ دیکھین گے تب لاچار ہوکے اپنے ہم جنس کیطرف جہکین گے اور اس بلا سے نجات کی تدبیر اونسی پوچہین گے اور یہہ خیال کرینگے کہ جسطرح دنیا مین سخت سخت مصیبت اور شدت مین پہنس جاتے اور اوسکی خلاصی کی کوئی تدبیر نہ سوجہنے کیوقت جو بڑی دانا اور زوردار ہوتے تہے اونسے التجا کرکے اسکی خلاصی کی تدبیر پوچہہ کے اوس مصیبت سے بچاؤ کی کوئی تدبیر کرلیتے تہے اسیطرح یہان بہی شاید اس مشکل کی کشایش اس حیلہ سے ہوسکے سو حق تعالے اونکو اس تدبیر سے بہی مایوس کردیگا اور فرشتونکی زبان سے اونکو یہہ حکم پہنچیگا کہ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الخ **عزیزی** ؔ

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ یہہ ہی روز فیصلہ کرنیکا ہی جمع کیا ہمنے تمکو ساتہہ اگلونکے پس تمکو اگر کچھہ حیلہ ہی تو بدخواہی کرو میرے حق مین **فتح** ؔ یہہ دن فیصلے کا ہی جمع کیا ہمنے تمکو اور اگلونکو پہر اگر کچھہ داؤ ہی تمہارا تو چلالو مجہپر **موضح** ؔ **تفسیر** هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہہ ان جدائی کا ہی بری لوگون اور اچہونسی سو ہم ہر چیز مین جدائی اور امتیاز کرینگے ان دونون مین اور فصل وجدائی بغیر نیکون اور بدونکو ایک مکان اور زمانہ مین جمع کرنیکے متصور اور ممکن نہین ہی اسلیے کہ جو معاملہ الٰہی کسیکے حق مین واقع ہوا وسکو سب خاص و عام دیکہہ لین اور یہہ ہے کہ بعضے نیکون اور بدون کے حقوق آپسمین ایک کے دوسرے پر ثابت ہین اور حقدار کا حق دوسرے سے دلانا بدون حاضر ہونے مدعی اور مدعی علیہ کے حکم کے مجلس مین ممکن نہین ہی اور یہہ بہی ہی کہ بعضے نیکون اور بدونکا علاقہ مضبوط دوسرے شخصونسے ثابت ہے اور وہ لوگ اوس علاقہ کے سبب بڑے بڑے امیدین مدد اور شفاعت کی دوسرونسے رکہتے ہین جیسے قرابت نسبی اور سسرالے اور دوستی اور پیری اور مریدی اور اوستادی اور شاگردی اور پیشوائی اور تابعداری اور سوائے انکے اور جسطرح یہہ علاقے اپنے ہم عصرونسے

ف مولنا صاحب ... حضرت حسن بصری کا قول ... نقل کیا ... ع ... بیان ... [illegible]

والا عذر معقول اور مسموع اونکے پاس موجود ہے وہ درپیش کرتے اور حال یہہ ہی کہ حقیقت مین ایسا نہین ہے بلکہ حقیقت مین اونکے پاس کوئی عذر نہین ہوگا تاکہ اوسپر اعتماد کرین اور اسکو درپیش کرین سو حرف ف کا فَيَعْتَذِرُونَ کے واسطے ہی بدون سببیت کے نفی کا جواب ہی نہین ہوسکتا ہی اسلیے ... عزیزی

رکھتے ہین اسیطرح اپنے اگلو نسے بہی رکھتے ہین بلکہ نسبی علاقہ اپنے نوع کی اول فرد سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے
مستحق ہی اور اسے علاقہ کے سبب سے مدد کرنیکی امید رکھتے ہین اسلیے اول دہلہ مین تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام
کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے کہ تم ہم سبکے باپ ہو اور ہم اس بلا مین مبتلا ہین ہماری خلاصی کی کوئی تدبیر کرو
کہ اس بلا سے ہمکو نجات ملے چنانچہ یہہ مضمون صحیح حدیثون مین موجود ہی سو یہان جمع کرنے اولین و آخرین کے ایک
مجلس اور ایک جگہہ اور ایکوقت مین نیکون اور بدون مین ایسی جدائی کہ ہر وہ حکم کسیکی سعی اور سفارش اور عرض
معروض سے تغیر اور تبدل نپاوے ممکن اور متصور نہین ہی سو اسلیے جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ہمنے جمع کیا تمکو اور
اگلونکو اسلیے کہ بلا مین پہنسے اور اوسکے دفع سے عاجز ہونیکے وقت تم اپنے اگلونکو ضرور یاد کرتے کہ اگر ہمارے پیشوا
اسوقت مین ہوتے تو وہ کسی تدبیر سے ہماری اس مصیبت اور مشکل کو ٹالتے اور اسوقت مین ہمارے کام
آتے جیسیکہ بادشاہ اپنے ملک کے بند و بست سے عاجز ہونیکے وقت سکندر اور تیمور کو یاد کرتے ہین اور وزیر لوگ ارسطو
اور بزرجمہر کو اور پہلوان رستم و اسفندیار کو اور طبیب لوگ جالینوس اور بقراط کو اور نجومی ابوریحان اور ابومعشر کو
اوسیطرح ہر فرقہ اپنے اگلونکو جنکے کمال کے معتقد ہین اپنی عاجزی کیوقت یاد کرتے ہین اور ہر مشکل کو اونکی قدرت
اور کفایت پر حوالہ کرتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ افسوس اسوقت فلانے نہوئے تاکہ اسکام کو بخوبی سرانجام
کو پہنچاتے سو حق تعالے گویا فرماتا ہی کہ ہمنے تمہارے سب اگلون اور پچہلونکو اسوقت تمہارے سامنے اکٹہا کیا ہی
تاکہ اسدنکی مصیبتو نسے خلاصی کی تدبیر کے لیے اگر اونکی طرف رجوع کرنا منظور ہو تو کر و اور سب ملکے مشورہ کرکے
کوئی بات نکالو فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ پہر اگر ہووے تمہارے لیے یعنے تمہارے پاس کوئی مکر و حیلہ جسکے سبب سے
تمہاری سختی دور ہو جاوے فَكِيْدُوْنِ تب وہ مکر و حیلہ ہمارے ساتہہ کرو اور دیکہو کہ وہ پیش جاتا ہی یا نہین
سو جب کافر اسمین دوڑ دہوپ کے اس قسم کے حیلہ اور تدبیر سے بہی عاجز ہو جاوینگے تو قَوْلُہٗ الخ عزیزی
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے اوسدن جہوٹ کہنے والونکو فتح خرابی ہی اوسدن جہلانیوالونکو
موضح تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی کہ اوسدنکی مصیبتون کے دفع کرنیکے واسطے ہر حیلہ اور
تدبیر سے عاجز و مایوس ہونگے اور آٹہوین وجہہ اوسدنکی سختی کی منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جتنے اونکے
مخالف اور دشمن تہے اون سبکو انکے سامنے طرح طرح کی عنایتون سے نوازینگے اور کافرونکو کہینگے کہ دیکہو اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ الخ عزیزی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ
تحقیق متقی بیچ سایون اور چشمونکے ہونگے اور بیچ میوونکے جس جنس سے کہ رغبت کرینگے فتح جو ڈر
ہین وہ چہاونومین ہین اور ندیونمین اور میوے جس قسم کے چاہین موضح تفسیر اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
بیشک جولوگ ڈرتے ہین حق تعالے سے اور قیامت کے دن سے اور اس خوف کے سبب سے جتنے گناہ
اور برے چیزین ہین سب سے پرہیز کرتے تہے اور بندگی اور عبادتمین ہمیشہ لگے رہتے تہے سو وہ آجکے دن
فِيْ ظِلٰلٍ عمدہ سایونمین ہین یعنے حشر کے میدانمین تو رب العلمین کے عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے
پہر پلصراط سے گذرنیکے وقت اپنے اپنے صدقون اور خیراتونکے سایہ کے نیچے ہونگے یہان تک کہ اگر کسینے
آدہا خرما خدا کی راہ مین دیا ہوگا تو اوسدن وہی آدہا خرما اوسکے کام آویگا اور دوزخ کی لپیٹ سے اوسکے

لیے ذلیل ہوجاویگا اور اسکو بچاویگا پھر جب بہشت مین جاوینگے تو طوبیٰ اور اور بہشت کے درختونکے سایہ کے نیچے
ہونگے پھر جب اپنے اپنے ٹھکانون اور مکانون مین داخل ہونگے تو وہان اپنے محلون اور غرفون اور تختونکے سایہ مین
ہونگے وَّعُیُوْنٍ اور جاری چشمونمین ایسے چشمے کہ کسے سے کافور کی خوشبو آتی ہے اور کسی مین سونٹھ کا مزا
ہوگا اور کسیکا نام تسنیم ہوگا سوا ان چشمونکے سببسے انکو ہرگز پیاس نہوگی بخلاف تمہارے کہ آگ کے دہوین کا سایہ
تمہاری تشنگی اور سوزش کو اور بھی زیادہ کر رہا ہے وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ اور میوونمین اس قسم کے چینر انکے دل رغبت
رکھتے ہین کھٹے اور میٹھے سرد اور گرم سرد سیری بہارکے اور خزان کے گدر اور پکے سب وہان موجود ہونگے تاکہ ہوا
کی گرمی اونکی باطن مین بھی اثر نکرے پس اونکی ہوا اور پانی اور میوے ہر ایک اونکی گرمی کے دفع کرنیکے لیے
ایک دوسرینکے مددگار ہونگے بخلاف تمہارے کہ میوونکے عوضمین دوزخ کی آگ کے انگارے ہین اور اندر اور باہر سے
گرمی اور جلن کی زیادتی ہے اور یہہ سب جدائی و تفرقہ اسلیے ہے کہ تم لوگونے اسد نکے شک و انکار کی گرمی کو
اپنے دلمین جگہہ دی اور ان مومنونے یقین کی ٹھنڈک سے اپنے دل کو چین مین رکھا یہان ہر شخص کو پیش آیا جو
اوسنے اختیار کیا تہا اور متقیونکے حقمین علاوہ ان سب باتونکے یہہ زیادتی ہوگی کہ مہمانونکی طرح تعظیم و تکریم اونکی
ہوگی اور بار بار کہانے اور پینے کیواسطے تاکید و تحریص کرینگے اور کہینگے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الخ **عزیزی** ؎
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ کہینگے ہم کہاؤ اور پیو کہانا اور پینا گوارا سبب اوسکے کہ کرتے تھے تم
فتح ؎ کہاؤ اور پیو رچ سے بدلہ اوسکا جو کرتے تھے ؎ **موضح تفسیر** کہاؤ اور پیو گوارا
ہوجیو اور رچ جائیو تمکو بخلاف دنیا کے کہانے اور پینے کے وہان ثقل اور بدہضمی اور ہیضہ کا خوف پیچہے
انکا ہوا تہا اور یہہ کہانا اور پینا تمہارے واسطے عوضمین اوسکے ہے جو تم عمل کرتے تھے چنانچہ گرمیونمین روزے
رکھتے تھے اور خدا کے واسطے روزونکے دنونمین بھوکے پیاسے رہتے تھے اور اچھے اچھے کہانے اللہ تعالیٰ کی راہ مین
فقیرون محتاجون کو کہلاتے تھے اور ٹھنڈا میٹھا پانی مسکین روزہ دارونکو پلاتے تھے اور وہ عمل تمہارے
دنیامین اگرچہ چند روزہ تھے اونکے عوضمین اسقدر جزا تمہارے خیالمین نہین آتی تہی لیکن ہماری عادت
ایسی ہی ہے کہ جسکو جزا کی منفعت پہنچایا چاہتے ہین ہم تو اوسیطرح وہ چیز جسمین نقصان کا نام بھی نہو اور
نہایت کامل ہو عنایت کرتے ہین ہم ؎ **عزیزی** ؎ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؕ بیشک ہم ایسا ہی
بدلہ دیتے ہین ہم نیک کارونکو ؎ **فتح** ؎ بیشک ہم یونہین دیتے ہین بدلہ نیکی والونکو ؎ **موضح**
تفسیر بیشک ہم اسیطرح بدلہ دیتے ہین نیک کارونکو کہ ایک کے عوضمین دس بلکہ سات سو تک بلکہ
اس سے بھی زیادہ عنایت کرتے ہین اور فانی کے عوضمین باقی اور ناقص کے عوضمین کامل عنایت فرماتے ہین
ان باتونکے سننے سے متقیونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی اور اونکو یقین ہوگا کہ ہمارے سب کام مقبول ہوئے
اور اوسکا یہہ ثمرہ ظاہر ہوا اور اس حال کے منکر لوگ جو دوسرے احوال کے دیکھنے سے یا اس کلام کے سننے سے
معلوم کرینگے تو وَیْلٌ الخ ؎ **عزیزی** ؎ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ؕ وائے اوسدن جہوٹ گننے والونکو
فتح ؎ خرابی ہے اوسدن جہٹلانیوالونکی ؎ **موضح تفسیر** بڑی خرابی ہے اوسدن
منکرونکی اس سببسے کہ اونکو معلوم ہوگا کہ متقی لوگ روز جزا کے معتقد ہونیکے سبب اس نوازش سے

سرفراز ہوے وہیں لوگ اس روزنکے انکار سے اس رنج و مصیبت مین گرفتار ہوے اور نوین وجہہ اوسدنکی عذاب کی
منکرونکو یہہ ہوگی کہ دنیا مین قیامت کے انکار کرنیکے سبب سے طرح طرح کے کہانے اور پینے کی لذتون کے مزے اورتے
تہے اور اس امر مین بہت اسراف و بے باکی کرتے تہے اور جب متقی پرہیزگارونکو دیکہتے تہے کہ قیامت کے خوف سے
دنیا کی اچہی مزیدار چیزون سے کناہ کش ہین اور اوسکی لذت سے فائدہ نہین اوٹہاتے ہین تو اپنے دلمین کہتے تہے
کہ اس عقیدے نے ان لوگون کو دنیا کے لذتون سے محروم رکہا ہی سو یہہ بڑے نادان ہین ہم خوب سوچے ہین
کہ یہہ عقیدہ ہی نہین رکہتے بلکہ اس سے بیزار ہین ہم اسی سبب سے دنیا کی نعمتونکی لذتین اوڑاتے ہین اور
خاطر خواہ چین کرتے ہین سو قیامت کے دن اونسے کہا جاویگا کُلُوا الخ **عزیزی** کُلُوا
وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا اِنَّكُم مُّجْرِمُونَ اے جہوٹ گننے والون کہاؤ اور بہرہ مند ہو تہوڑا سا تحقیق تم گنہگار ہو
فتحی کہالو اور برت لو تہوڑے دنون تم مقرر گنہگار ہو **موضح** **تفسیر** کُلُوا الخ
کہاؤ اور فائدہ لو دنیا کے حرام و حلال سے بے باک اور بے دہشت ہو کے تہوڑے دنون یعنی اپنی عمر بہر
تمہارا کہانا اور پینا اور فائدہ مند ہونا ایماندار متقیونکے نسبت کچہہ بہی حقیقت نہین رکہتا ہی اسلیے کہ انکے
فائدہ مندی کی انتہا ہی نہین ہے اور تمہاری فائدہ مندی چند روزہ ہے اور ایسی عمدہ چیز کو ہاتہہ سے
دیکر ایسی ناقص کو خرید کیا اسلیے کہا جاتا ہے اِنَّكُم مُّجْرِمُونَ بیشک تم لوگ گنہگار ہو چنانچہ اوس کہانے
اور پینے اور فائدہ لینے کو بہی تمنے گناہ مین صرف کیا سو یہہ اور بہی عذاب کی زیادتی کا سبب ہوا
اور جب کافرونکو سب بات کی خبر ہوگی کہ قیامت کے انکار کرنیکے سبب سے دنیا کا کہانا پینا اور عیش و عشرت
کرنا سب ہمارے حقمین زہر قاتل ہوگیا اور جو کچہہ ہمنے کہایا اور پیا تہا وہ سب فاسد خلط ہوگی آگ کی صورت
ہوگیا تو وَيْلٌ الخ **عزیزی** وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ حسرت ہے اوسدن کے جہوٹ گننے
والونکو **فتحی** خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو **موضح** **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن
منکرونکی جب اپنے معاملہ کے نقصان پر مطلع ہونگے اور سمجہینگے کہ ہمنے اپنے پاؤنمین آپ کلہاڑی ماری اور
کالے ناگ کو پہولونکا ہار سمجہہ کر اپنے گلے مین ڈالا جسکے سبب سے اس مصیبت مین گرفتار ہوے اور اوس
ادنی منفعت کو جو حقیقت مین مضرت تہی اختیار کر کے ان منافع حقیقیہ دائمہ کو اپنے ہاتہہ سے کہو دیا سو یہہ
سب چیزین انکو اچہی بات نہ سننے کے سبب سے حاصل ہونگین اسی سبب سے دسوین وجہہ کافرونپر اوسدن
پہنچنی کی یہہ ہوگی کہ اچہی بات نہ سننے پر اپنے ہات آپ کاٹین گے اور افسوس کرینگے اسلیے کہ ان کافرونکی
عادت دنیا مین یہی ہے کہ پیغمبرونکے فرمودہ کو اور مرشدون اور واعظونکے کہنے کو ہرگز نہین سنتے
ہین بلکہ ضد سے اونکے کہنے کا خلاف کرتے ہین یہان تک کہ اگر کوئی سہل کام کا بہی انہین حکم کرتے ہین
تو بہی یہہ قبول نہین کرتے **عزیزی** وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ اور جب کہا جاتا ہے
کافرونکو کہ نماز ادا کرو تو نماز نہین ادا کرتے **فتحی** اور جب کہیے اونکو جہکو نہین جہکتے **موضح**
تفسیر وَاِذَا قِيْلَ الخ اور جب کہا جاتا ہی ان کافرونکو کہ رکوع کرو اپنی عبادتمین تاکہ
مسلمانونکے گروہ مین داخل ہو اسلیے کہ رکوع خاصہ ہی مسلمانونکی عبادت کا اور سوائے مسلمانونکے

جلالین سے لکھا ہے کہ یہہ خطاب دنیا مین ہے کافرونکو اور مولنا صاحب علیہ الرحمۃ نے لکہا ہے کہ یہان امر بمعنی ماضی کے ہے اور قیامت کو یہہ کہا جاویگا اور قاعدہ عرب کا یہان نقل کیا ہے اور بہت سی تقریر لکہی ہے جو چاہے اونکے تفسیر مین دیکہ لے

اور دو نفرین ... تفسیر مین ... سلف ... کہا ... مولنا ... صاحب بیان ... سیاق و سباق ... واللہ اعلم

اور دلکی عبادت مین قیام اور سجدہ ہے رکوع نہین ہی اور حقیقت مین رکوع دل کے انقیاد کا نام ہے امانت
آلہی کے بوجہ کے اوٹہانیکے واسطے اسلیے اس شکل کو یعنے رکوع کو اس شریعت مین عبادت کروانا ہے تاکہ رکوع کرنا
اس بات کیطرف اشارہ ہووے کہ ہمنے امانت آلہی کے بوجہ کو اپنے پیٹہہ پر لادلیا ہی باوجودیکہ خدا وند نے
ہمکو سیدہے قدوالا پیدا کیا ہے لیکن اس بوجہ اوٹہانیکا جو ہمکو حکم کیا تو ہمنے قد کے سیدہے ہونے پر غرور نکیا
بلکہ گہوڑے خچر اونٹ بیل کیطرح اپنی پیٹہہ کو اوسکے سامنے ٹیڑہا کر دیا ہمنے کہ وہ جو چاہے ہمارے اوپر
لاد دیوے اسلیے قرآن شریف مین اور جگہہ فرمایا ہی کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا
مَعَ الرَّاکِعِیْنَ پس رکوع کرنا نماز مین مسلمانی کی علامت ہی اور کافر اگر اسچیز کو دنیا مین کرتے رہتے تو بہی
قیامت کو جو جدائی اور امتیاز کا دن ہے اس علامت کے سبب اہل اسلام کے گروہ مین تو شمار کیے جاتے
لیکن یہہ لوگ لَا یَرْکَعُوْنَ ہرگز رکوع نہین کرتے ہین بلکہ اپنے تئین مسلمانونکی مشابہت سے دور
رکہتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب رئیس لوگ بنی ثقیف کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین آکر حاضر ہوئے اور مسلمان ہوے تو آپنے اونکو نماز پڑہنے کا حکم و تقید فرمایا اور نماز پڑہنے کا
طور اونکو تعلیم کیا تو اونہوا نے کہا کہ ہم سب ارکان نماز کے بجالاوینگے لیکن رکوع نہین کرینگے اسلیے کہ یہہ
فعل نہایت عار و ننگ کا سبب ہے کہ بنی آدم باوجود قد کی راستی کے جانوروں کی طرح اپنی پیٹہہ کو ٹیڑہا کرکے
اوندہا ہووے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَّیْسَ فِیْہِ رُکُوْعٌ اسواسطے کہ
دینکی تحقیق انسانیت کے معنون ہی اور انسانیت اسی بات کو چاہتی ہی کہ اپنے خداوند کے حکمونکو
یعنے امر و نہی کو خوشی اور رغبت سے قبول کرلیوے اور اوس بوجہ اوٹہانیکے لیے اپنے پیٹہہ کو ٹیڑہا کر دیوے
اسلیے کہ عرف عام مین تعظیم اور سلام کے مقام پر اپنے پیٹہہ کو ٹیڑہا کر دیتے ہین گویا اشارہ کرتے ہین اس
بات کیطرف کہ تمہارے احسان کا بوجہ اپنی پیٹہہ پر رکہا ہمنے حاصل کلام کا یہہ کہ قیامت کے دن جو رکوع
اور سجدہ کرنیوالونکی بزرگی اور نوازش کا فرو دیکہینگے تو یاد کرینگے کہ ہمکو بہی دنیا مین ایک آسان کام کا حکم
ہوتا تہا جسکے سبب یہہ نوازشین اور سرفرازیان ہوتی ہین لیکن ہمنے نصیحت کرنیوالونکا کہنا نمانا
اور ایسے چین و آرام کو اپنے ہاتہہ سے مفت کہویا وَیْلٌ الخ ۵ **عزیزی** ۵ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکو جو اپنی اولٹی سمجہہ پر اوسدن افسوس کرینگے اور ہاتہہ
ملینگے کہ ہمنے کیسی آسان چیز کے نکرنیسے ایسی عمدہ چیز اپنے ہاتہہ سے کہودی اور جب یہہ کافر اسطرحکے کند
اور احمق ہین کہ ایسے آسان حکم کو یعنے رکوع کو بجا نہین لاتے ہین تو فَبِاَیِّ الخ ۵ **عزیزی** ۵
فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ پس کس بات پر بعد قرآن کے ایمان لاوینگے ۵ **فتح**
اب کس بات پر بعد اسکے یقین لاوینگے ۵ **موضح** **تفسیر** پہر اب کونسی بات پر بعد اسکے ایمان
لاوینگے اور کس کس تکلیف آلہی کو قبول کرینگے اسلیے کہ یہہ ذرہ سی بات انسے ہو نہین سکتی ہی پس یہہ
شریر جانوروں کی طرحکے ہین جو اپنی پیٹہہ کو ٹیڑہا نہین کرتا ہے پہر دوسرے بوجہ لادنیکی امید اوس سے محال ہے
اور بعضے مفسرون نے کہا کہ بعدہ کی ضمیر قرآن کی طرف پہرتی ہی اگر اسکا مذکور اوپر نہین ہی لیکن قرآن لفظ

کی تلاوت کیوقت ہر شخص کا ذہن اوسی قرآن ہی کیطرف دوڑتا ہی یعنے جب قرآن شریف آنیکے بعد بہی یہہ
کافر ایمان نہ لائے باوجود اسکے کہ قرآن کا بیان واضح ہی اور کتب الٰہیہ کا خاتم ہی کہ اسکے بعد پہر آسمان سے
کوئی کتاب نازل ہونیکی امید باقی نہین ہی اسپر ہی نمانا اور قائل نہوے پہر اب اس قرآنکے بعد کونسی بات کے
منتظر ہین جسپر ایمان لاوینگی اسلیے کہ اب کوئی اور کتاب آسمان سے نازل ہونیوالی نہین ہی اور دنیا کی
اور کتابین جو آدمی لکہتے ہین اون کلام مین یہہ تاثیر پائی نہین جاتی ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو
شخص اس آیۃ اخیر کو پڑہے اوسکو لازم ہے کہ اسکے بعد کہے اٰمَنَّا بِاللهِ ✦

للہ الحمد تمام ہوا یہہ سیپارہ روز پنجشنبہ تاریخ گیارہوین شہر شعبان المعظم ۱۲۸۱ ہجری میں بیچ شہر مکہ معظمہ
زادہ اللہ شرفا کے محاذی کعبہ منیفہ کے الحمد للہ تماما والصلوۃ علی رسولہ ابدا ابدا ✦

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ النبا

اس سورۃ کا نام سورہ نبا ہی ہے اور سورہ تساءل بہی مکی ہی یعنے پہلے ہجرت کے نازل ہوئی ہی اسمین چالیس آیتین اور ایکسو تہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین اور ربط اس سورۃ کا سورہ مرسلات سے اس وجہہ سے ہے کہ ان دونون سورتون مین جزا اور سزا کے معاملہ کو یوم الفصل کے آنے پر موقوف کیا ہے اور تہوڑا سا احوال یوم الفصل کا بیان فرمایا اور کافرونکا تعجب کرنا قیامت کے آنے مین اوس مقدمہ سے دفع کیا کہ قیامت کا آنا بدون یوم الفصل کے نہین ہوسکتا اور یوم الفصل بدون خراب کرنے اس عالم کے اور منقطع کرنے نوع انسانی کے ممکن نہین ہے پس پہلے اس دنکے طلب جزا اور سزا کی کرنی ایسی ہے جیسے کوئی گرمی کے دنونمین جاڑیکا میوہ طلب کرے یا جاڑیمین میوہ گرمی کا کہ سوا محنت بیفائدہ اور حماقت کے کچہہ حاصل نہین ہی سبب مضمون مین بہی ان دونون سورتونکے بہت مشابہت ہے جیسے اوس سورۃ مین وَاِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ واقع ہے اور اس سورۃ مین وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا اور اس سورۃ مین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ الخ ہی اور اس سورت مین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا الخ واقع ہی اور بہت مضمون اسمین متناسب ہین ایکدوسرے کے اور اس سورۃ کا سورہ تساءل نام رکہنیکا سبب یہہ ہے کہ تساءل عرب کے لغت مین کسی چیز سے آپس مین بہت سوال کرنیکو کہتے ہین اور اس سورۃ مین بیان کرنا اسبات کا منظور ہے کہ بہت پوچہنا پاچہنا آخرت کے کامونکی حقیقت سے اور بحث وتکرار ذات وصفات الٰہی مین کرنی اور جبر وقدر اور جبر اختیار اور توحید وجودی اور شہودی کے مسئلے مین بیہودہ مباحثہ کرنا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جو آپسمین کچہہ جہگڑے ہوے تہے اونکو بیان کرنا اور شرعی حکمونکی وجہونمین غور کرنا جنکا عوام کی سمجہہ مین آنا محال ہے ایسی چیزونکی بحث وتکرار نہایت بری ہے اسلیے کہ اکثر بحث کرنا ایسی چیزونمین نافہمی کے سبب سے ان چیزونکی حقیقت کے انکار کا سبب ہو جاتا ہے اور اگر انکار نکیا تو اکثر لوگونکے دلونمین شبہہ تو پڑہی ہی جاتا ہی اور حال یہہ ہے کہ ایمان فقط ان چیزونکے یقین لانے پر موقوف ہے اونکی وجہون اور تفصیلونکے دریافت کرنے اور زیادہ تفتیش کرنیکا حکم نہین تاکہ ان چیزونکی

حقیقت حال دریافت کرنی دین کی ضروریات سے ہو سواب یہی دشوار ولا علاج بیماری اس امت مین عقیدونکے
فاسد ہونیکی اور گمراہ فرقونکی جدائی کا سبب ہوئی ہی اور ایمان ایک عالم کا بالکل برباد کیا ہی سو اللہ
تعالی نے اس سورۃ مین اسکی برائی بیان فرمائی تاکہ لوگ اس سے ڈرتے رہین اور گمراہ نہوون اور اس سورۃ کو
سورۃ نبا اسلیے کہتے ہین کہ نبا عرب کی زبان مین خبر کو کہتے ہین اور خبر قیامت کی اس مرتبے کی بزرگی رکھتی ہے
کہ گویا سوا اوسکے کوئی خبر ہی نہین ہے جسکو پوچھیے اسلیے اس خبر کو نبا عظیم فرمایا ہے کہ یہہ اپنی ذات مین
بہی بزرگی رکھتی ہی اور اسکے ہونے مین بہی عظمت و بزرگی ہے اور سمجہہ بوجہہ مین بہی اسکے عظمت ہے
یہی ایسی چیز مین دعوے کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ خبر اسے خبر کا نام ہے اور سب خبرین ہیچ ہین اور جب
اسمین کہا جاوے کہ خبر کیا چیز ہے تو گویا یہی خبر پوچھی جاتی ہے تو جس سورۃ مین یہہ خبر بیان ہووے
اوسکا نام بہی خبر رکہنا چاہیے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نبی ہوئے اور قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافرون نے تعجب کیا اور آپسمین اور صحابہ سے پوچھہ
پاچھہ اور پہاڑنے لگے اور کہنے لگے کہ بہلا پرانی بوسیدہ ہڈیان کیونکر زندہ ہونگی اور بعضے کہتے کہ بہلا تباہ
کریگی پہر آخر کلام اونکی سمجہہ ناقص سے یہہ ہوا کہ اگر قیامت آنی ہے تو ابہی کیون نہین آجاتی اور یہان
جزا سزا کیون نہین ہو جاتی تا لوگ عبرت پکڑ کر افعال بد سے باز آوین اور نیک کام کرتے لیکن اللہ تعالے نے
یہہ سب باتین اونکی رد کرکے جزا و سزا کا دینا قیامت کے دن پر موقوف رکہنے کا سبب بیان فرمایا **عربی**
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ کس چیز سے کافر آپسمین سوال کرتے ہین ۵ **فتح**
کیا بات پوچھتے ہین لوگ آپسمین ۵ **موضح تفسیر** یعنے کس چیز سے لوگ آپسمین پوچھہ پاچھہ کرتے
ہین اور کس چیز کے کہوج کہا جہ مین ہین کیا وہ چیز قابل اسکے سوال و سمجھنے کے ہے استعداد رکہتے ہین اسکے
سمجھنے کا اور اسکے پوچھنے مین کہ کس چیز سے پوچھتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ عاقل تفتیش کسی چیز کے کرنی
چاہیے تو اول سمجھ لے کہ یہہ سمجہہ مین وہ چیز آویگی یا نہین اگر اوسکے سمجہہ کے لائق ہے تو تفتیش کرے
والا کیا فائدہ نیکی برباد گنہ لازم مثل مشہور ہے اور جب نبار کلام کی جواب پر رکہی اور جواب ظاہر نتہا تو آپہی
جواب فرمایا عَنِ النَّبَاِ الخ **عربی** ۵ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ ہُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ پوچھتے ہین ایک
بڑی چیز سے کہ یہہ اوسمین خلاف رکہتے ہین مراد بعث و قیامت ہے ۵ **فتح** وہ بڑی چیز جسمین وہ
کئی طرف ہو رہے ہین ۵ **موضح تفسیر** عَنِ النَّبَاِ الخ ۵ یعنے آپسمین پوچھتے ہین ایک بڑے
چیز سے کہ باعتبار اپنے ذات کے بہی بڑے ہے کہ اللہ تعالے قائم کریگا اور باعتبار اپنے مضمون کے بہی بڑے
ہے کہ وہ چیزین بڑائی اوسمین واقع ہونگی کہ نہ کان اونکو سن سکے اور نہ آنکہہ دیکہہ سکے اور باعتبار سمجھنے کے
بہی بڑی ہی کہ کسی بشر کو طاقت نہین ہے کہ حقیقت اوسکے دریافت کر سکے پس وہ خبر الَّذِیْ ہُمْ فِیْہِ
مُخْتَلِفُوْنَ وہ چیز ہے کہ وہ اوسمین کئی طرف ہو رہے ہین باوجود اسکے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے اس دم تک
حق تعالے یہہ خبر انبیا اور رسولونکے واسطے سے پے درپے بہیجتا رہا اور انبیا نے اور بعد ازان علما نے دلیلون
اور مثالون کامل و مفصل سے خوب سمجہایا اور نشانیان اوسکے مجمل و مفصل بیان کرتے رہے کہ اوسمین

ف ۲۹ [illegible]

ف ۳۰ یعنے کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اوٹہیگا کوئی کہتا ہے روح پر گذریگا اور [illegible] ۱۲ منہ

کسیطرح کا شبہ باقی نرہا لیکن باوجود ان باتونکے شبہ بنی آدم کا ہرگز دفع نہین ہوتا بعضے تو بالکل اسکا انکار ہی
کرتے ہین کہ قیامت کا وجود ہی نہین بعضے کہتے ہین کہ خیالی ہے بعضے کہتے ہین حسّی ہے یعنے ظاہر مین
ہوگی بعضی معاد یعنے آخرت کا جینا تناسخ پر منحصر کرتے ہین کہ ایک مرا اوسکی روح اور بدنمین اگئی جسکو
ہنود آواگون کہتے ہین اور اسی عالم دنیا کو جزا و سزا کی جانتے ہین حاصل کلام کا یہہ کہ باوجود ایسے
بیان وضح کے جو اختلاف اس مسئلہ مین ہے اور مین کم ہے اور یہی اختلاف انکار و شک کا سبب پڑا ہے
اکثر ذہنو نمین طریقہ اور نشانی ایمانکی یہہ ہے کہ جب ایسی بات مشکل کلمہ سنے کہ جسکی حقیقت اوسکی عقل مین نہین
آتے ہے اور انبیاء و علماء کے واسطے سے سن چکا ہے تو بمجرد سننے کے اوسپر ایمان لاوے اور اوسے مان لیوے
اسیکا نام ایمان اجمالی ہے کہ ہمیشہ کی نیکبختی کا سبب اور موجب نجات کا ہے اور زیادہ کھوج و تلاش
کرنے والا ایمان اجمالی کے مطلب اصلی ہے ہاتھہ سے دے بیٹھے گا اور خرابی مین پڑیگا اور کچھہ حاصل نہوگا نہین
اور اس کلام کے مضمون سے ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ مین جو پوچھہ پانچھہ بہت جاری ہی اور محض بفایدہ
اور مضر ہے تو اس دریافت بفایدہ پر غصہ فرماتے ہین کہ کَلَّا الخ **عزیزی** کَلَّا سَيَعْلَمُونَ
ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ نہ نہ جان لینگے پہر کہتا ہون نہ نہ جان لینگے **فتح** یون نہین اب جان لینگے
پہر بہی یون نہین اب جان لینگے **موضح تفسیر** کَلَّا یعنے ایسا کرنا نچاہیے اور زیادہ جستجو ان
ان چیزونمین کرنی مناسب نہین اسلیے کہ ایسی چیزونکے ایمان اجمالی مین خلل پڑتا ہے سَيَعْلَمُونَ
سو قریب ہے کہ کیفیت جزا آخرت کو طرح سے جانینگے کہ کچھہ شک و شبہ باقی نرہیگا ثُمَّ كَلَّا الخ پہر ہم کہتے
ہین کہ ایسا کرنا چاہیے نزدیک ہے کہ جان لینگے اور تکرار اس کلام کی زجر و توبیخ اور تاکید کے لیے ہے
گویا ایسی بڑے کام سے باربار منع فرماتے ہین اور اسکے معلوم کرنیکے زمانہ کو بہت قریب بتاتے ہین
اسلیے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ قریب ہی ہے اور بعضے مفسرون نے اول بار کے سَيَعْلَمُونَ کو عالم برزخ
کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے اور دوسرے ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ کو قیامت کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے کہ
وہان جزا و سزا حقیقی ہوگی اور جب ان سوالات بے فائدہ کی توبیخ و تنبیہ سے فرغت پائی تو اب
استفہام تقریری کے طور پر کہ خبر دینے کو پوچہا جاتا ہے اور اقرار کروایا جاتا ہے اور وہ سب وہ چیزین ہین کہ عوام الناس
بہی جانتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہین سو جو ایسی چیزونکے بنانے پر قادر ہی وہ قیامت کو مردونکے
تئین زندہ کر کر جزا و سزا دینے پر بہی قادر ہے اور جدائی بہی کردیگا مسلمان و کافرمین چنانچہ فرماتے ہین
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ الخ **عزیزی** أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۙ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۙ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۙ
کیا نہین کیا ہے ہمنے زمین کو ایک فرش اور نہین کیا ہے ہمنے پہاڑونکو میخین اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر و مادہ
فتح نہین بنائی زمین بچھونا اور پہاڑ میخین اور تمکو بنایا جوڑے جوڑے **موضح تفسیر**
أَلَمْ نَجْعَلِ الخ کیا ہمنے زمین کو تمہارے لیے بچھونا نہین بنادیا ہے کہ اوسمین رہا کرو اور کہیتی اور سوداگری
کیا کرو اور جیتے اور مرے تمہارے ٹہیراو کی جگہہ وہی ہی اور اس بات مین نیک و بد اور مسلمان اور
کافر سب شریک ہین کسی طرح جدائی نہین رکہتے اور قیامت کے دن نیکونکی جگہہ بہشت ہوگی اور

بدونکی جگہہ دوزخ ہاکو فرق اور جدائی اچھی طرح ثابت ہوجیسا کہ ایک جگہہ قرآنمین فرمایا ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ اور اور جگہہ فرمایا لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور کیا ہمنے پہاڑونکو
میخونکی مانند نہین کیا ہے کہ اپنے بوجہہ سے زمین کو ہلنے ندے جیسے میخین خیمے کو ہلنے نہین دیتی ہین
اسمین بہی سب آدمی شریک ہین جدائی اور فرق اسمین نہین رکہتے اور قیامت کی سبب چاہیے
کہ بہشتیونکے رہنے کی جگہہ بہشت مین محل مکان ستہرے جڑاؤ ہون اور دوزخیونکو دوزخمین زنجیرین اور
طوق لوہیکے کہ بسبب گرمی آگ کے جلتے ہنتے رہین وَخَلَقْنٰكُمْ الخ اور ہمنے تمکو جوڑے جوڑے
نر و مادہ پیدا کیا تو اسمین صحبت کرو اور نسل جاری ہو اور نسبتین اور رشتے ناتے اسمین ثابت ہون
اور اوسکے سبب اسمین الفت وجمعیت اور مددگاری ایک سے دوسرے کی حاصل ہو اور زندگانی دنیا کی رونق
پکڑے اور یوم الفصل کہ قیامت کا دن ہے یہہ علاقے نہین رہینگے جیسا کہ اور جگہہ فرمایا ہے فَاِذَا نُفِخَ
فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ پس وہان ظہور جدائی کا ظاہر ہے عزیزی
وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے
تمہارے سونیکو ایک راحت اور کیا ہمنے راتکو پردہ اور کیا ہمنے دنکو وقت معیشت فتح اور بنائی
ہمنے نیند تمہاری دفع ماندگی کے لیے اور بنائی رات اور بنایا دن روزگار کو موضح القرآن تفسیر
وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ الخ اور کیا ہمنے تمہاری نیند کو سبب چین و آرام کا اور کام سے باعث فراغت کا
تاماندگی اور مشقت دور ہو اور خوشی و تازگی حاصل ہو اور یوم الفصل کو چاہیے کہ نیند نہو اسلیے
کہ اگر آدمی نیک ہے تو اوسکو سوائے خوشی و خورمی کے اور کچہہ نہوگا جیسا کہ اور جگہہ قرآنمین فرمایا
لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا لُغُوْبٌ پس حاجت نیند کی بہی نہوگی بلکہ اگر
وہان نیند ہو تو بڑی فائدونسے بے نصیب ہونیکا سبب اور ہمیشہ کے ثواب سے نقصان کا باعث ہو اور
اگر آدمی بد ہے تو اوسکو ہمیشہ کا عذاب کب فرصت دیگا سونیکی ہر وقت چیختا چلاتا رہیگا جیسا اور جگہہ
صراحۃً اسکو بیان فرمایا ہے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا اور بنایا ہمنے راتکو دنیا والونکے لیے لباس
پردہ کہ جو چیز چہپانیکے لائق ہے اوسمین کیا کرین جیسے صحبت داری عورتوں سے اور مشورے پوشیدہ
اور خیانت و چوری اور عیش و عشرت اور تہجد و مراقبہ اور سوائے انکے بہت فائدے کی چیزین ہین کہ
تعلق پردہ پوشی اور چہپنے سے رکہتی ہین اسلیے کہا ہے شاعر نے ؎ اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ
يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَدُوْمُ تا اور قیامت کو چاہیے کہ احوال اوسکی ہر خاص و عام پر ظاہر و کہلی ہون
پوشیدہ نہون وگرنہ بزرگی اچہونکی اور فضیحت و رسوائی بدون کی ثابت نہو یعنی اسلیے نہوا اوسکا ضد
اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسینے پوچہا کہ نکاح راتکو کرنا چاہیے یا دنکو انہونے فرمایا کہ
راتکو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے راتکو لباس فرمایا ہے اور نکاح والی عورتونکو بہی لباس فرمایا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ
اور ایک لباس کو دوسرے لباس کے پورے مناسبت ہے وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے دن کو دنیا کے
لوگونکے لیے روزی تلاش کرنیکا وقت اور قیامت کے دن ہرگز تلاش نہوگی اسلیے کہ نیکونکو آپہی آپ میوہ وغیرہ

سب کچھ مہیا ہوگا اگر تلاش کرنا پڑتا تو باعث رنج و تکلیف کا تھا اور بد ونکو بھی وہان تلاش کرنا نہین ہے
اسلیئے کہ پانوٴن مین زنجیر گلیمین طوق پڑکر دوزخ کے گھبانونکی ہاتھہ مین گرفتار ہونگی اور بہوک پیاس کے عذاب مین
بیقرار ہونگے غرض پوری جدائی دونون فرقونکی معاش مین ظاہر ہوا اور دنیا کی طرح یکسان رنج و گرفتاری
مین ہون ﴿ عزیزی ﴾ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝
اور بنایا ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان محکم اور پیدا کیا ہمنے ایک چراغ چمکتا یعنے آفتاب ﴿ فتح ﴾ اور چنی
تمنے پر سات چیانی مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا ﴿ موضح ﴾ تفسیر وبنینا الخ اور بنایا
ہمنے اوپر تمہارے سات طبقی سخت و مضبوط کہ کبھی پرانے بودے نہین ہوتے اور اونمین سات تارے پیدا ہونیوالے
پیدا کیے کہ اونکی حرکتین آپسمین مخالف ہین اور نئی نئی طرحین ظاہر کرتے ہین اور ہر طرحین ایک تاثیر
اونسے ظاہر ہوتی ہے اور ہر مومن و کافر اور نیک بد اوس تاثیر کے نفع و نقصان مین شریک ہے قیامت کی
تجلیات وہان نیکونکو درجے جنت کی مانند بہت کرینگی اور وہین نورانی نبیون اور پیشواونکے درجے بدرجہ
نیچے والونکی حق مین مدد کرینگے اور نیچے والے اونکی امداد سے ترقی حاصل کرینگے اور بدونکو نیچے سے طبقہ دوزخ کے
گھیرے ہونگی اور روحین خبیثہ اور نکے پیشوا اپنے اندھیرون کی کیفیات سے اوپر والونکے عذاب دونا کرینگے
وجعلنا الخ اور بنایا ہمنے دنیا والونکے نفع کے لیئے ایک چراغ چمکتا ہوا تیز روشنی والا کہ آفتاب ہے اور گرمی
بیشتر و کہتی اوسمین پائی جاتی ہے اور ہر کوئی نیک ہو یا بد اوسکی روشنی اور گرمی سے نفع اور نقصان مین
برابر ہین تجلیات قیامت کے دنکے کہ جمال الٰہی کے روشنی نیکونکو بہشت مین منور کرینگی اور جلال الٰہی کے
تجلی کہ حدیث مین اوسکو قدم کرکے تعبیر کیا ہے دوزخیونکو نہایت گرمی سے جلاویگی ﴿ عزیزی ﴾
وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۝ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ۝
اور اتارا ہمنے ابرونسے پانی برستا تا نکالین ہم سبب اوس پانی کے دانہ اور گہاس اور باغ گہن درختونکے
﴿ فتح ﴾ اور اوتارا نچڑتی بدلیون سے پانی کا ریلا کہ نکالین اوس سے اناج اور سبزہ اور باغ میوون مین لپٹ
رہے ﴿ موضح ﴾ تفسیر وانزلنا الخ اور ہمنے اوتارا نچڑنے والے بادلون سے پانی بہت بہنے والا
لنخرج الخ کہ ہم اوس پانی سے اناج نکالین کہ کہانا تمہارا ہووے اور بہت سا سبزہ گہاس کہ بعض کو تم چبانا ہو
اور بعض کو مصالح کرتے ہو اور بعض دانا چارا تمہارے جانور کا ہوتا ہے تا اوس سے دودہ دہی اور گہی اور
پنیر لیکے اپنے کام مین لاؤ اور گنجان درختونکے باغ تا انکا میوہ کہاؤ اور لذت اوٹہانیکے کام آوین اور
باغون کے میوہ سے طرح بطرح کی چیزین مثل چار اور مربے اور سرکہ اور شربت وغیرہ کے بنا کر کہاؤ اور اس
منفعت مین مسلمان اور کافر یہان سب شریک ہین ایسا نہین ہوتا کہ ایک جگہہ بارش ہو اور دوسری
جگہہ ہو اور ایک جگہہ سبزہ اور درخت کھیت اور میوے پیدا ہون اور اور جگہہ ہون تجلیات قیامت کی یہ دن
نیکونکے عمل اور اعتقاد اور احوال مانند بدلیون کے دودہ اور شہد اور شراب مزیدار اور پانی صاف برساوینگے
اور اوس سے نہرین جاری ہونگی اور درخت بہشت کے اوس پانی کی قوۃ و تراوت سے مزیدار میوے خود بخود
دینگے اور جسوقت کسی شاخ سے کوئی میوہ توڑکے کہا جاویگا اوسیوقت اور میوہ ہوا کی تر و تازگی در

سلہ الفافا ملتفہ جمع لفیف کشریف و اشراف ۱۲

کمال نشو و نما کی سبب سے اوسجگہہ پیدا ہو جاویگا اور لذت اور میوہ دنیا و مالی درختونکا کبھی منقطع نہوگا اور
بد ونکے عمل اور اعتقاد اور برے اخلاق مانند دہوئیں کے اوٹہین گے اور انگارے برساوینگے اور اونکے جسمونکو جلاوینگے
جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ
اور زقوم اور اور درخت خاردار اور بدمزہ اور بری شکل کے پیدا ہونیکا سبب ہوگا تو امتیاز اور جدائی
دونون فرقونکی اسمین خوب طرح حاصل ہوگی تو معلوم ہو کہ یوم الفصل دنیا مین نہین ہو سکتا ہے اسلیے
کہ یہان منفعت وغیرہ مین شریک ہین دونون آخرت مین خوب جدائی ہوگی جیسا کہ فرمایا إِنَّ
يَوْمَ الْفَصْلِ الخ ﴿عـزیزی﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝ تحقیق دن
فیصل کا ہے ایک وقت معین ﴿فتح﴾ بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹہیرا ﴿مو﴾
تفسیر إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ یعنی البتہ جدائی کا دن اور نیکونکا بدونسے امتیاز اور فرق کرنیکا دن
اسمین نیکونکے مرتبے علیحدہ کر دینیگا اور بدونکے مرتبے ایکدوسرے سے علیحدہ کر دینیکا دن كَانَ مِيقَاتًا
ہے ایک وقت ٹہیرا کیا اوس سے پہلے نہین ہو سکتا اور دنیا مین کافرونکی جلدی کرنیسے اوس وقت کے
آنے مین جلدی نہین کرتے ہین وہ روز ہو ویگا يَوْمَ يُنفَخُ الخ ﴿عـزیزی﴾ يَوْمَ يُنفَخُ
فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝ اوس دن کہ پہونکا جاویگا صور مین پس آؤگے تم گروہ گروہ
﴿فتح﴾ جس دن پہونکے نرسنگا پہر چلے آؤ جوق جوق ﴿مو﴾ **تفسیر** يَوْمَ الخ
یعنی جس دن پہونکا جاویگا صور اور یہان مراد دوسری بار کا صور پہونکنا ہے کہ اوسی قیامت کے دن
کی شروع ہے اور اوس پہونکنے کے سبب سے روحین ہر انسان کی اپنے اپنے بدنون سے ملکر ہر مذہب والا علیحدہ
علیحدہ اوٹھیگا اور فرشتے توزک کی طرح سب آدمیونکے علیحدہ علیحدہ جتھے کر دینگے جیسے یہود و نصاری اور
مجوس اور ہنود اور انکے سوا سبکے صفین جدا جدا ہونگی اور مسلمانونکی صف علیحدہ ہوگی پہر ہر پیغمبر کی
امت علیحدہ اور ایک پیغمبر کی امت مین بہی ہر مذہب والا علیحدہ اور اسیطرح ہر عمل والا ہانک ہو یا علیحدہ
ہو گا جیسے نمازی علیحدہ اور روزہ دار علیحدہ اور حرام کار علیحدہ اور جہوٹے علیحدہ اور شرابی علیحدہ اسیطرح
ہر خلق والا علیحدہ ہو گا جیسے متکبر اور بدخلق علیحدہ اور رحم دل اور محبت والے علیحدہ اور شکر کرنیوالے
علیحدہ اور متوکل الله پر بہروسا کرنیوالے علیحدہ کہڑے کئے جاینگے بڑے لشکر کے رسالون اور پلٹنون کے مانند
کہ اپنے اپنے میر و نکے سبب سے پہچانے جاتے ہین کہ یہہ لشکر فلانے امیر کا ہے پہر رسالدار ونسے کہ یہہ رسالہ فلانے
رسالدار کا ہے اور یہہ فلانے جمعدار کے ساتہہ ہے پہر فرشتے ان سبونکو اسی اہتمام سے حشر کے میدان مین
لیجاوینگے فَتَأْتُونَ الخ پہر آؤگے تم مثل غول اور فوج فوج ہو کر کہ ہر گروہ ایک گروہ کے الگ دوسرے گروہ سے
ملنے نہ پاوینگے اور ان معنونکو بہت آیتون اور حدیثون مین بیان فرمایا ہے ایک آیت اونمین سے
یہہ ہے وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور دوسری جگہہ یہہ فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن
كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ اور انکے سوا بہت سی آیتین ہین کہ اونکے
ذکر کرنیسے کلام بڑہ جاویگا اور بعضے صحیح حدیثون مین نشانی ہر فوج یعنی گروہ کی بہی بیان فرمائی ہے

جیسے دغابازون اور عہد شکنونکی مقعد پر ایک نشان یعنی جہنڈا ہوگا اسطرح سے کہ بڑے معاملے کے دغابازون پر بڑا جہنڈا اور چھوٹی مقدمہ کے دغابازونپر چھوٹا جہنڈا مقعد پر کہڑا ہوگا یعنے اونکی فضیحت کے لئے اور جنہون نے غنیمت کے مال مین دغابازی کی ہے اور اپنے سردار کی بے خبری سے کوئی چیز لیلی ہے وہ چیز اوسکی گردن پر لدی ہوئی لاوینگے اگر اونٹ یا گائے یا بکری ہے تو وہ آواز کریگی اور اگر تہان یا کپڑا ہے تو پہر پہریگا مانند اوڑنیکا اور شہیدونکو خون بہرا ہوا اوٹہاوینگے اور اونکے زخمون مین سے مشک کی بو آویگی اور رونیوالی عورتونکا کرتا گندہک کا ہوگا اور بدن اوسکا خارشیتونکا سا[1] اور بے احتیاج سوال کرنیوالیکا منہ زخمی اور چھیلا ہوا ہوگا علی ہذالقیاس صحیح حدیثون مین تلاش کرنیسے اسطرحکی نشانیان بہت سی پائی جاتی ہین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین مع سند کے بیان کیا ہے اگرچہ سند اوسکی بہت معتبر نہین ہے[2] اور روایتین اوسکی تقویت کرتی ہین وہ یہہ ہے کہ ایک روز صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان فوجونکا حال جو اس سورۃ مین مذکور ہے پوچہا آپنے فرمایا کہ دس فرقہ اس امت سے دس جہتے ہوکر آوینگے ایک فرقہ بندرون کی شکل ہوگا وہ چغل خور ہونگے دوسرا فرقہ سور کی شکل ہوگا وہ حرام خوار اور رشوت لینے والے ہونگے تیسرا فرقہ اوندہا یعنے سر نیچے اور پانو اوپر ہونگے اور فرشتے اونکو منہہ کے بل کہینچینگے وہ بیاج خور ہونگے چوتہا فرقہ اندہے ہونگے وہ قاضی اور مفتی ہونگے کہ ناحق حکم کرتے تہے اور جہوٹا فتوی دیتے تہے پانچوان فرقہ گونگے بہرے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے عبادت پر گہمنڈ کرتے ہین اور اپنے برابر دوسرے کو نہین جانتے اور چہٹا فرقہ زبانین اپنی چباوینگے اور زبانین اونکی منہ سے نکل کر اونکی چہاتیون پر پڑی ہونگی اور زرد پانی اور پیپ اونکی منہ سے بہتے ہوگی کہ سب محشر والے اونکی دیکہنے سے کراہت کرینگے یہہ لوگ عالم اور مشائخ ہونگے کہ اونکے عمل اونکے قول کے مخالف ہونگے کہینگے کچہہ اور کرینگے کچہہ ساتوان فرقہ ہاتہہ پانو کٹے ہوئے ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ جو جانورونکو ایذا دیتے ہین اور ہمسایہ کو رنج دیتے ہین آٹہوان فرقہ آگ کی سولیونپر کہینچے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ لوگونکے بہید ظالم حاکمونکے آگے ظاہر کرکے ایذا رسانی کرتے ہین نوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی بدبو مردار سڑی ہوئی کی بدبو سے زیادہ ہوگی اور سب محشر والونکو اوس بدبو کی ایذا پہنچے گی وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنی شہوتون اور دنیا کے مزونمین گرفتار ہوتے ہونگے اور اپنے مال سے اللہ کا حق ندیا ہوگا اور وہ مال اپنے جی کے خواہشونمین خرچ کیا ہوگا[3] دسوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ گندہک کے کرتے پیرون تک اونکے بدنونپر چپکے ہوئے ہونگے یہہ لوگ تکبر و غرور کرنیوالے ہونگے یہہ سب بدبخت اور گنہگار اس امت کے ہین لیکن ایماندار اور نیکبخت سو بعضے اونمین سے چودوین رات کے چاند کے مانند اور بعضے آسمان کے اوستارونکے مانند چمکتے ہونگے اور بعضے نور کے منبرونپر بیٹہے ہونگے اور بعضے جڑاؤ کرسیونپر اور بعضے مشک کے ٹیلونپر وعلی ہذالقیاس اور اشقیا کی دس قسمونمین سے جو اول چغل خور کا حال بیان کیا چغل خوری ہی بہت بری بلا ہے منقول ہے کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور مول لینے والے سے کہدیا کہ اسمین کچہہ عیب نہین ہے سوا چغل خوری کے بس مول لینے والے نے کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین ہے اور اوسکو لیلیا پس چند روز کے بعد

حکایت تفسیر ثعلبی

[1] یعنی آگ بہت ... ہوگی اور ایذا زیادہ ہو ۱۲

[2] لیکن تفسیر روح البیان وغیرہ سے اس حدیث کے مطلب کو تقویت دی ہے کہ فافہم ۱۲ منہ

[3] یعنی علامت شرع خواہشونمین مانند ناچ رنگ وقماربازی اور زناکاری وغیرہ میں ۱۲ منہ

غلام نے آقا کی بیوی سے کہا کہ تیرا خاوند تجکو چاہتا نہین اور وہ چاہتا ہے کہ حرم کرے کسی لونڈی کو
مین جب وہ سووے تو استرا لیکر اوسکی گدی کے بال مونڈکر مجکو دے تا مین اوسپر سحر کر دون کہ وہ تجکو چاہنے
لگے پھر آنکر خاوند سے کہا کہ تیری بیوی نے آشنا کیا ہے اور چاہتی ہے کہ تجکو مار ڈالے پس آج رات کو تو اپنے تئین
سونے کی سی صورۃ بنا کر لیٹنا اور سونا نہین تجکو اوسکا حال معلوم ہو جائیگا پس اوسنے ایسا ہی کیا پھر بیوی اوسکی
استرا لیکر آئی بال مونڈنیکے لئے اوسنے گمان کیا کہ یہہ قتل کرنیکو آئی ہے پس خاوند نے اوٹھکر اوسکو
مار ڈالا پھر بیوی کے قرابتیوں نے آنکر اوس خاوند کو مار ڈالا پھر طرفین کے قبیلون مین لڑائی واقع ہوئی
اور بڑا فساد پڑا اللہ بچاوے سبکو ایسی خصلت بری سے ۞ **عزیزی و روح البیان** ۞
وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ اور پہاڑا جاویگا آسمان پس ہوگا دروازے دروازے ۞ **فتح**
اور کھل جاوے آسمان تو ہو جاوین دروازے ۞ **مو** ۞ **تفسیر** وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور کہولا
جاوے آسمان پھٹنے سے تا فرشتے نامہ اعمال لیکے اوتریں اور اون عملونکی صورتین کہ آسمان پر جو ہیں
کے بعد پیدا ہوئی ہین ظاہر ہوئین اور بہشت کہ جاے قرار اوسکی ساتوین آسمان کے اوپر ہے ظاہر
ہووے گویا کہ آسمان مانند سرپوش کے خوان کے اوٹھا لیا ہے فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ یعنی ہو جاوے آسمان
دروازے کہ اوسی راہ سے بہشت مین داخل ہونا ہوگا او نعمتین بہشت کی دیکہین گے ۞ وَسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۗ اور روان کیے جاوین پہاڑ پس ہون مانند چمکتی ریت کی ۞ **فتح** ۞
اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا ۞ **مو** ۞ **تفسیر** اور چلائے جاوینگے پہاڑ
زمین کی میخون کے مانند تھے پھر ہو جاوین وہ پہاڑ جیسے چمکتے ریت کہ دور سے پانی کی طرح نظر
آتی ہے اور حقیقت مین ریت ہے اسیطرح سب پہاڑ چلنے کے وقت دور سے ایسے معلوم ہونگے کہ
پہاڑ ہین اور حقیقت مین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ریت کی مانند ہونگے جیسے اور جگہہ فرمایا ہے وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اور اور جگہہ فرمایا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا اور جب زمین کی میخونکا یہہ حال ہوگا تو زمین
بطریق اولی درہم برہم ہوگی اور دوزخ کا ٹھکانا کہ اوسکے نیچے تہا کھل جاویگا تا آسمان کی جگہہ بہشت
ٹھیرے اور زمین کی جگہہ دوزخ اور جدائی نیکون اور بدونمین اوتنا بعد ارادونا فرمانونمین ثابت ہو اور
جب آسمان و زمین بیچ مین سے اوٹھ گئے تو سورج اور برسات اور اور نعمتین کہ کافر او مسلمان اونمین
یہان شریک ہین سب فنا ہو جائینگے او کسیطرح شرکت نیکون اور بدونمین نہ ہوگی اسلیئے کہ نیکونکی
جگہہ اور ٹھیری اور بدونکی جگہہ اور ۞ **عزیزی** ۞ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ
مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ تحقیق دوزخ ہے انتظار کرنیوالی واسطے سرکشونکے ہے جگہہ پھر جانیکی اہل
ہونگے دوزخ مین ٹھیرینگے وہان بہت مدت ۞ **فتح** ۞ بیشک دوزخ ہے تاک مین شریرونکا ٹھکانا
رہتے ہین اوسمین قرنون ۞ **مو** ۞ **تفسیر** اِنَّ جَهَنَّمَ الخ بیشک دوزخ ہے تاک مین یعنی
اون کا ٹھہرایا گا کہ اوسکے کنارے پر فرشتے گرز اور زنجیر اور طوق آگ کے لیے ہوے کہڑے ہونگے
اور دوزخیونکو پکڑکر لیجاوینگے لِّلطّٰغِيْنَ الخ شریرونکا ٹھکانا اور مسلمانون اور نیک کارونکو

سوار اور سیر کرنیوالے اور اوسکے دیکہنے کے خوف کے اور کوئی رنج و اذیت نہ پہنچیگی بعضے اوسمین سے بجلی کی طرح تڑپ کر اس پل سے پار ہو کر بہشت میں پہنچینگے اور بعضے ہوا کی طرح اور بعضے دوڑتے گہوڑے کی طرح اور علی ہذا القیاس یہان تک کہ ادنی سے ادنی مسلمان کہ بہت گنا ہونمین آلودہ ہوگا گرتے پڑتے سات ہزار برس میں اوس پل سے پار ہوگا اور حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسافت پل صراط کی تین ہزار برس کی راہ ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے ہزار برس چڑہاو اور ہزار برس اوتار اور ہزار برس برابر کی راہ ہے یہہ سب ایماندارونکا حال ہے اور کافر دوزخکے موکلونکے ہاتہہ میں گرفتار ہوکے دوزخ میں ڈالے جاوینگے لابثین الخ رہینگے اوسی دوزخمین بے شمار قرنون اور ہلال ہجری سے منقول ہے کہ اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حقبہ کے معنے پوچھے آپنے فرمایا کہ حقبہ ستر ہزار برس کا ہوتا ہے اور ہر برس باران مہینے کا اور مہینا تیس دن کا اور ایک ایک دن دنیا کے برس کے برابر اور یہان مراد بیشمار مدت ہے اور بعضے نادان اس آیت مین فہم کی غلطی سے کہتے ہین کہ اس آیۃ سے ہمیشگی نہین سمجہی جاتی ہے جیسکہ اور آیتون سے معلوم ہوتی ہے اور حال یہہ ہے کہ اس آیۃ مین احقاب کی تعیین نہین فرمائی ہے تاکہ عذاب کا منقطع ہونا معلوم ہو بلکہ کثرت سے یہی سمجہا جاتا ہے کہ احقاب سے انتہا مراد ہین اور ان نادانونکو یہہ شبہ ہوا کہ جو حقبہ کی مدت معین ہے تو احقاب بہی معین ٹہیرے اور یہہ نہین سمجہتے ہین کہ ایک حقبہ کی مدت کا معلوم ہونا احقاب کی مدت معلوم ہونے کا سبب نہین ہو سکتا ہے اور بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ اس آیۃ مین دوزخیونکے دوزخ مین ٹہیرنیکی مدت کا بیان کرنا منظور نہین ہے بلکہ یہہ منظور ہے کہ دوزخیونکی ٹہیرنیکی مدت دوزخ مین حقبونسے اندازہ کیا چاہیے نہ قرنون اور برسون اور مہینون اور دنون اور ساعتونسے اسلیے کہ اگر مدت کسی چیز کی کم ہوتی ہے تو ساعتونسے گنتے ہین اور اوس سے زیادہ ہو تو دنونسے اور اوس سے بہی زیادہ ہو تو مہینونسے اور اوس سے زیادہ ہو تو برسون سے اور اوس سے زیادہ ہو تو قرنون سے گنتے ہین اور جو شمار مین نہ آوے تو حقبونسے بولتے ہین جسطرح تہوڑی مال کو پیسون سے شمار کرتے ہین اور جو کچہہ زیادہ ہو تو پنجون اور دہونسے اور جو اس سے بہی زیادہ ہووے تو سینکڑون سے اور اس سے بہی زیادہ ہو تو ہزارون اور جو شمار مین نہ آسکتا ہو تو لاکہون اور کروڑون سے تعبیر کرتے ہین اور قرار ایک بڑے عالم ہین وہ کہتے ہین کہ لفظ احقاب اوس صفت کے ساتہہ موصوف ہو جو آگے آتی ہے یعنی لا یذوقون الخ

ﮦ عزیزی روح بحر ﮦ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً وِّفَاقًا

نہین چکہین گے اوسمین خنکی کو اور نہ کوئی پینے کی چیز مگر گرم پانی اور زرد آب جزا دیے جاوینگے جزا موافق ﮦ فتح ﮦ نہ چکہین وہان مزا ٹہنڈک کا اور نہ ملے کچہہ پینا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ بدلا ہے پورا ﮦ موﮦ تفسیر لا یذوقون الخ یعنی وہان کچہہ مزہ ٹہنڈک نہ چکہینگے اور نہ کچہہ پینے کو ملیگا جو کچہہ بہی سرد ہوا سے باہر کے بدن کو اور سرد پینے سے اندر کے بدن کو تہوڑی سے تخفیف اوس جلنے کی عذاب سے حاصل ہووے جیسکہ دنیا مین تپ والیکو ایسی چیزونسے تخفیف ہوتی

ﮦ یعنی کافر دوزخ مین ہمیشہ رہنا نہین سمجہا جاتا اس سے ۱۲ صاحب روح البیان ﮦ یہی مجاہد وغیرہ سے بہی نقل کیا ہے کہ مراد اس سے ہمیشہ رہنا مراد ہے اور بہشت کی ہمیشگی ... اور حضرت حسن بصری رح نے اصول کی قسم کہا کر فرمایا کہ مراد اس سے خلود ہی اور مقاتل ...

تو گویا یون ارشاد ہوا کہ اتنی مدت دراز مین سردیکی نام سے واقف نہونگے بعد اوسکی زمہریر کے طبقہ مین بہیجا وینگی اور سردیکے عذاب مین گرفتار کرینگے یہانتک کہ سردیکی زیادتی سے اونکے پہٹلے اور رگین جم جاونگی پہر دوزخ کی آگ مین ڈالینگے اور جتنی مدت کا اوپر ذکر ہوا اوسکو اسیطرح جلاوینگی اسیطرح ابدالآباد دوزخ مین رہینگے کبہی گرمی مین کبہی سردی مین اور حمیم گرم پانی کہولتا ہوا انتونکو کاٹ کر مقعد کی راہ سے نکالدیگا اور اندر کی گرمی کو دوگنی چوگنی کردیگا تخفیف کا کیا ذکر ہے اور غساق زرد آب اور پیپ لہو جو دوزخیونکی اعضا اور زخمون سے بہکر گڑہے مین جمع ہوگا اور دوزخی پیاس کی بہت بیقراری سے اوسکو پانی سمجہکر پی جاوینگے اور وہ اوسکے اندر کو ایسا خراب کردیگا کہ اوسکا زہر تمام بدن مین پہیل جاویگا اور اگر دوزخیونکے دوزخ مین ہمیشہ رہنے کی مدت سنکر کسیکو یہہ شبہ گذرے کہ مقابل مین کفر و گناہون اوس عمر قلیل کے بہ نسبت وہانکے قلیل ہی ہی ہمیشہ دوزخ مین رکہنا بے انصافی ہے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ تمہاری غلط فہمی ہے بلکہ تجویز کرنا عذاب ہمیشہ کا اونکے لئے عین انصاف ہی اور اس عذاب مین جزا دئیے جاوینگے مگر جزا یعنی بدلہ پورا اور موافق اونکی عملونکے نہ زیادہ اوس سے اسلئے کہ بعد تامل غور کرنیکے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے عمل بہی ابدی اور غیر متناہی تہے اسلیے کہ اِنَّھُمْ الخ ۂ **عزیزی ۂ** اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ۂ وَّکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا ۂ تحقیق وہ توقع نہین رکہتے تہے حساب کی اور جہٹلاتے آیتین ہماری جہوٹ بناکر ۂ **فتح ۂ** وہ تہے توقع نرکہتے حساب کی اور جہٹلا ئین ہماری آیتین مکر کر ۂ **موضح تفسیر** اِنَّھُمْ الخ وہ ہرگز حساب کی توقع نرکہتے تہے اور ہماری آیتون کو جہٹلاتے تہے اور یہہ دونون کام روح کی صفت ہیں اور روح ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہنیگی تو عذاب بہی اوسکی لیے ابدی چاہیئے اور اگر کسیکی خاطر مین یہہ شبہ گذرے کہ گناہ کی محبت اور آیتونکا انکار اور روح کے برے عمل ہیں جو کہ جسم سے ظاہر ہوتے پہر اونکے بدلے مین سطرح کا عذاب کرنا ظاہر مین کہان سے درست ہوگا اور جسکا اثر گناہ ظاہر مین ثابت نہو تو اوسپر مواخذہ اور پکڑ درست نہین ہے اور جو عمل انکو لوگونکے سامنے ظاہر ہوتے تہے عمل بدن کے تہے کہ بسبب جدا ہونے روح کے بدن سے موقوف ہوئے اس شبہہ کا جواب یہہ ہے کہ برائی کا حال حاکم کو معلوم ہونا ضرور ہے کسیکو معلوم ہویا نہو اور اونکے اعمال روح کی خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے بلکہ اوسکے جفنہ نویس یعنے کراماً کاتبین نے بہی لکہہ رکہے ہین اور قول و فعل اونکی بہی اوسپر دلالت کرتے ہین وَکُلَّ شَیْئٍ الخ ۂ **عزیزی ۂ**

وَکُلَّ شَیْئٍ اَحْصَیْنٰہُ کِتٰبًا ۂ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا ۂ اور ہر چیز کو ضبط کیا ہے ہمنے بطریق لکہنے کے پس چکہو زیادہ نہ دینگے ہم تمکو مگر عذاب ۂ اور ہر چیز ہمنے گن رکہی ہے لکہہ کر اب چکہو کہ ہم بڑہاتے جاوینگے تمپر مگر مار ۂ **فتح ۂ** **موضح تفسیر** وَکُلَّ شَیْئٍ الخ اور ہر چیز بدن اور روح کے عملونسے اور وہ قول اور فعل کہ اوسپر دلالت کرتے تہے ہمنے اونکو گن رکہا ہے اور ہمنے فقط اپنی گنتی پر اعتماد نہین کیا بلکہ لکہہ رکہا قیامت کے کام کیلئے کیونکہ وہ وقت یادرہین اور عمل غیر متناہی کی جزا بہی غیر متناہی چاہیے فَذُوْقُوْا الخ اب چکہو کہ ہم نہ بڑہاتے جاوینگے تمپر مگر مار و عذاب کرنا بخلاف ایماندار گنہگارونکے

کہ اونکا عذاب صرف اعضا کی عملو نہیں ہوگا اور موقوف ہو جائیگا اسلیے کہ اونکی روحین ایمان کی سبب بدی سے
پاک تہین یعنی بدی نرکہتی تہین اور تنبیہ الغافلین مین لکہا ہے کہ جب دوزخی بہت پیاسے ہونگی اور پانی مانگینگے
تو ایک سیاہ بادل پیدا ہوگا اور اوس سے سانپ اور بچہو مانند بختی اونٹونکے گردنون کے برسینگے اور اونکو بہار
بہار کہاوینگی اور اونکا زہر ایسا ہوگا کہ ہزار برس تک اوسکی تاثیر انکی بدنونسے نجاونگی اور یہی معنی ہین
اس آیت کے کہ زدناهم عذابا فوق العذاب اور اس آیت کی ہی کہ فلن نزیدکم الا عذابا ۞
عزیزی ۞ ان للمتقین مفازا ۞ حدائق و اعنابا ۞ و کواعب اترابا ۞ و کاسا دهاقا ۞ بیشک متقیونکے
لیئے مطلب پائی ہوگی باغ ہونگی اور درخت انگورکے اور نوجوان عورتین باکرہ ہم عمر آپسمین ہونگی اور
پیالے شراب کی بہرے ہوے ۞ فتح ۞ بیشک ڈروالونکو مراد ملنی ہی باغ ہین اور انگور اور نوجوان
عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چہلکتا ۞ موضح تفسیر ان للمتقین الخ بیشک ڈروالونکو
مراد ملنی ہے اور اونکا مرتبہ نافرمانونکے مرتبہ سے جدا اور ممتاز ہے حدائق باغ ہین
میوونسی بہرے اور گرداگرد اون باغونکے دیوار ہے محافظت کیلیے و اعنابا اور انگور بہت ٹٹیونسے لٹکی
ہوے اور یہ باغ ہیئتون پر مانند دوسری دیوار کے ہوگا اور انگورونکی ٹٹیان جو مکانونکی مانند ہوتی
ہین کہ اوسکے سایہ مین بیٹہتے ہین اور چہت کی مانند اوسکو بناتی ہین اور ایک طرح سے وہ درخت ہین کہ
مقصود اوس سے میوہ کہانا ہے اسلیئے اسکو خاص کرکر ذکر کیا والا یہہ ہی اونہین سب میوونمین داخل ہے
کہ حدائق کا لفظ اون سبکو شامل ہے تو گویا ارشاد ہوتا ہے کہ اون باغونکے گرد سایہ ان انگورکی
ٹٹیونکی ہونگی و کواعب اور نوجوان عورتین کواری کہ اونکی چہاتیان اوٹہی ہوی سخت ہونگی بلوغت کی
حدکو پہنچی ہوئین یہہ اسلیے کہ سیر باغ بے یارون اور خوبصورت آشناؤنکی اور بے لباس لطیف کے
بیمزہ اور بے لطف ہی اترابا وہ سب عورتین ہم سن ایک عمر کی ہونگی اور پرہیزگارونکی عمر کے
برابر اسلیے کہ سبکی روحونکا بدنسے ملنا ایک ہی وقت مین ہوگا وہ وقت جب صور دوسری بار پہونکا
جاویگا کہ صور کے پہونکنے کے ساتہ ہی سب جان اپنے اپنے بدنسے مل جاوینگی تو گویا سب ایک ہی وقت مین
پیدا ہونگے جیسا اور جگہہ فرمایا ہے انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابکارا عربا اترابا لاصحب الیمین
اور یہہ عورتین دنیا کی ہونگی کہ متقیونکو ہمجنسی کے سبب اونکے صحبت سے محبت اور خوشی خاطر خواہ حاصل
ہوگی اور اونکا ہم عمر ہونا الفت اور محبت کا زیادہ تر سبب ہوگا اور یہی سبب ہے کہ بوڑہونکو جوانون کی
صحبت سے اور جوانونکو بوڑہونکی صحبت سے نفرت ہوتی ہے اور اکثر تفسیرونمین مذکور ہے کہ بہشت مین
مرد اور عورتین تینتیس تینتیس برس کے ہونگی اسلیے کہ کمال ہر قوت کا اور خوشی اوسی عمر مین زیادہ
ہوتی ہے والا پیدائش اونکی دوسری صور پہونکنے کے وقت ہوگی اور اوسوقت سے بہشت مین
داخل ہونی تک مدت بہت ہی اور بعضی تفسیرونمین مانند تفسیر زاہدی اور تفسیر جعدی کے جو مذکور ہے کہ
عورتین ستراں اٹہاراں برس کی عمر کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے تو اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عورتونکی
صورت اور جوڑ بند جنت مین دنیا کی اس عمر کی عورتونکی موافق ہونگی اسلیے کہ عورتونمین خوبصورتی کا

ف حدیقہ عرب کی لغت مین اوس باغ کو کہتے ہین جسکی چارون طرف دیوار ہو ۱۲ منہ
ف جمع ترب بکسر تا وفتح را ... علی سن واحد ۱۲
ف یعنی جب انسان پیدا کیا ہے اونکو پیدا کیا ... اونکو باکرہ

کمال اسی عمر مین ہوتا ہے اور اوسکی بعد انقضا شروع ہوتا ہے اور چھاتیان جھکنے اور دودہ پلانیکے سبب سے
نرم ہوجاتی ہین اور زنانہ فرج کہ نہایت تر ہے اسوقت مین خشکی کے سبب اعتدال پر ہوجاتا ہے اور بدن
سڈول اور خوش تختی اور سادہ پن اور ناسمجہہ ہونا کہ معشوقونمین مرغوب ہے اس عمر مین بہت ہوتا ہے
بخلاف مردونکی کہ کامل ہونا عقل کا اور ہر کام مین آزمودہ کار ہونا مردونمین بہتر اور پسندیدہ ہے مانند
میوہ کے کہ پکا ہوا بہتر ہوتا ہے کچے سے اور عورتین مانند اوس میوہ کی ہین کہ کچا اوسکا بہتر اور مزیدار
ہوتا ہے پکے سے جیسے کہیرا ککڑی وَّكَأْسًا اور پیالی شراب کی دِهَاقًا بہرے چھلکتے ہوئے ایک پر
ایک پیے گئے اور دہاق کے لفظ سے عرب کی استعمال کے موافق دونون باتین سمجھی جاتی ہین بہرا ہونا
اور پے درپے دینا اور پرہیزگارونکو شراب پلانی خوشی اور مزیکی زیادتی کیواسطے ہوگی الہی کہ شراب پینی سے
ایسی سبکروحی اور خوشی اونکو حاصل ہوگی کہ بے باک وبیحجاب ہوکے عورتونسے مزیداریان کرینگے اور باغونکی
سیر کا لطف بخوبی اوٹہاوینگے اور تمکین ووقار ان مزیداریونکو کرنہین کچہہ مانع ہوگا جیسے کہ دنیا مین محبت
الہی کی شراب سے مست ہوکے مقامات کی باغونسے پہل اور لذتین حاصل کین تہین لیکن وہان کے
شراب مین کوئی فساد کی بات اور کچہہ برائی ہوگی جیسے دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسے کہ حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ بہشت کی چیزون کے نام دنیا کی چیزونکی مانند ہونگی اور حقیقتین انکی
مختلف ہونگی اسلیے کہ دنیا کی چیزین مواد عنصریہ کثیفہ سے بنے ہین اور وہانکی چیزین اسما الہی اور حقائق
قدسیہ کی تجلیات کی تاثیر سے جیسے کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ؛ گر فرق
مراتب نکنی زندیقی ؛ پس بہشت مین شراب کی مجلس ایسے برائیون سے پاک ہوگی کہ لَا يَسْمَعُونَ الخ عزیزی
لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ؕ نہ سنینگے وہان بات بیہودہ اور نہ جہٹلانا ؕ نہ سنینگے وہان بکنا اور نہ مکرانا
فتح ؕ موضح تفسیر یعنی اوس شراب کے پینے مین نہ سنینگے بیہودہ بات اور نہ جہوٹ
تو گالی اور لڑائی اور ہذیان وبک بک بے فائدہ کا کیا ذکر ہے جسطرح اونکی مجالس دنیا مین ہنسنے بازی
اور عیب گیری وغیر سمائلمی باتونسے خالی ہیں اسیطرح بہشت مین بہی ہونگی اور یہہ نعمتین اور لذتین
کہ انکو وہان ملینگی اسطور پر نہین ہین کہ اس عالم کے آب وہوا کی تقاضے سے ہون جیسے کہ دنیا مین لائیونکی
اختلاف سی سردی اور گرمی اور قحط اور ارزانی ہوا کرتی ہے بلکہ یہہ چیزین انکو ملینگے جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ الخ ؕ
عزیزی ؕ جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ؕ بدلہ دیا گیا عطا کیا گیا تیرے پروردگار کی طرفسے
فتح ؕ بدلہ ہے تیرے رب کا دیا حسابسے ؕ موضح تفسیر جَزَاءً بدلہ تیرے پروردگار
کی طرفسے کہ کامل ہے اور کامل جو دیگا پورا ہی دیگا اور اگر کسیکے دلمین یہہ خیال گذرے کہ بدلے مین دو چیز کا
لحاظ ہوتا ہے ایک تو مرتبہ دینے والیکا دوسرے قدر اوس کام کی جسکے عوضمین یہہ دیتا ہی اور یہان
ہر چند کہ بدلہ دینے والا نہایت اعلی مرتبہ کا ہی لیکن انکے کام سب ملکر اسقدر کامل نہین ہین اوسکے
جوابمین کہینگے کہ یہہ نعمتین اور لذتین حقیقت مین بدلہ نہین بلکہ عَطَاءً بخشش وانعام ہے
لیکن وہ ابتدائی نہین بلکہ حِسَابًا موافق اونکی عملونکے دیا ہے نہ عمل کے اندازے پر مثلا جیسے کسی

فصل کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اوسکی بات کرا دے ۱۲ منہ

بادشاہ کو انعام دینا اپنے نوکرونکو منظور ہو تو حکم کرے کہ جو جلو مین حاضر رہتے ہین اونکو اتنا دو
اور جو فلانی خدمت پر مقرر ہے اوسکو اتنا دو تو ایسی جگہہ انعام کی تقسیم مین لحاظ کام کا اور انعام
دینے والیکے قدر کا نہین ہوتا ہے بلکہ فقط کامون کے شمار نشان و پہچان کے واسطے ہے اور بس
لیکن انعام اور بخشش کو جو عملونپر مقرر فرمایا ہے اسواسطے جزا کے ساتھہ بہت مشابہت پیدا کی ہر
اسی سبب سے اوسکا نام جزا کہا ہے اور یہہ جزا دینے والا ایسا شخص ہے جسکی صفت یہہ ہی رَبِّ
السَّمٰوٰتِ الخ

عزیزی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا
پروردگار آسمانون اور زمین کا اور جو کچھہ کہ درمیان انکے ہے خدا بخشنے والا اوسکی ہیبت سے نہین سکینگے

فتح جو رب ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو انکے بیچمین ہے بڑی مہر والا قدرت نہین کہ کوئی
اوس سے بات کرے

موضح ف

تفسیر رَبِّ السَّمٰوٰتِ الخ پروردگار آسمان و زمین کا اور جو
کچھہ انکے درمیان ہے اور آسمان و زمین پر اور جو انکے درمیان مین ہے سب پر بخشش و انعام ابتدائی
بدون تکلیف اور بے انکے وعدہ اور بے مستحق ہونیکے نہایت اعلیٰ مرتبہ پر کیا ہے تو یہہ انعام و بخشش
اپنے ان لوگونکی حق مین جو تھوڑی سی بہی لیاقت رکھتے ہین اور وعدہ بہی اونسے ہوا ہے اور مکلف
بہی ہین کسطرح پوری نکرے اسواسطے کہ اوسکا نام یہہ ہے اَلرَّحْمٰن یعنی بخشنے والا مطلق اور جو یہہ نام رکھتا
بے وعدہ ہزارون احسان کرتا ہے تو جس سے وعدہ کیا ہو کیونکر پورا نکریگا لیکن باوجود اوسکی ایسی رحمت
کی کہ ماں باپ سے بہی زیادہ اپنے فرمانبردار بندونپر شفیق اور مہربان ہے جلال اور بزرگی اوسکی نہایت مرتبہ اعلیٰ پر
یہانتک کہ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا قدرت نرکھینگے اوس سے باوجود اس قدر توجہ اور عنایت اور نزدیکی کے
بات کہنے کے بدون وسیلہ کہ اپنے مقدمہ مین یا کسیکی شفاعت مین قریب ہو یا اپنا آشنا ہو اور یہہ عظمت
اور بزرگی ہرچند کہ اوسکی ذات کو لازم ہے لیکن ظہور کامل اوسکا نہوگا مگر یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ الخ

عزیزی یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا
جسدن کھڑا ہو فرشتہ روح نام اور تمام فرشتے بہی صف باندہ کر

فتح جسدن کھڑا ہو روح اور
فرشتے بہی قطار ہوکر

موضح

تفسیر اَلرُّوْحُ روح نام ہے ایک لطیفہ دراکہ متعلقہ کا
کہ ہر مخلوق کو دیا ہے آسمان ہو یا زمین پہاڑ ہو یا درخت یا دریا یا پتہر اور اسیکو اور جگہہ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ کرکے تعبیر
فرمایا ہے جیسا کہ سورہ یٰسٓ کے اخیر مین فرمایا ہے اور اسی لطیفہ کے سبب ہر مخلوق کو اپنے رب کی تسبیح
وعبادت میسر ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور فرمایا کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ اور حقیقت مین وہ
لطیفہ ایک جوہری نورانی کہ اوسیکے سبب سے قرآن کی سورتین اور نیک عمل مانند نماز اور روزہ اور کعبہ
معظمہ کے عالم برزخ اور قیامت مین شفاعت کرینگے اور گواہی دینگے اور آسمان اور زمین اور راتیں اور
دن سب گواہ ہونگے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ موذنونکے واسطے ہر پتہر اور ڈہیلا اور درخت اور
لکڑی جہان تک اذان کی آواز پہنچتی ہے قیامت کے دن گواہی دینگے اور اوسدن وہ جواہر نورانی
اپنے مناسب شکلین بنکر حشر کے میدانمین کھڑے ہونگے اور گواہی دینگے اور فرق آدمیون اور جانداروں

روحونکے تعلق مین اور اور مخلوقات کی روحونکی تعلق مین یہہ ہے کہ تعلق پہلا دایمی ہی اور دوسرا تعلق
دایمی نہین ہے اسلیئے دنیا مین ہی بعضے وقت اثر تعلق کا ظاہر ہوتاہے اور پتھر اور درخت
نبیونسے کلام کرتے ہین اور اونکی حکم پر کام کرتے ہین اور اونکو سلام کرتے ہین اور قیامت کے نزدیک
یہہ تعلق بہی قریب دایمی کے ہوجایگا اور یہی سبب ہے جو حدیثونمین آیاہے کہ قیامت کے نزدیک ایسے ایسے
عجائبات بہت پائے جاوینگے اور اور مفسرین نے روح کی تفسیر مین باتین مختلف لکہی ہین لیکن
حق بات یہہ ہے جو اسجگہہ مذکور ہوئی ۞ عـزیزی ۞ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۞ کلام نہین کرینگے حاضران محشر مگر جسکو اذن دیگا خدا تعالی اور کہی ہوگی بات
درست یعنی کلمہ اسلام ۞ فتح ۞ کوئی نہین بولتا مگر جسکو حکم دیا رحمن نے اور بولا بات ٹہیک ۞
موضح القرآن ۞ تفسیر لَا يَتَكَلَّمُونَ اوس وقت مین بات نکرینگے بلکہ دم نہ مارینگے اگرچہ وقت
شفاعت اور شہادت کا ہے إِلَّا مَنْ الخ مگر جسکو پروانگی دی رحمن نے اور حکم ہووے کہ فلانے شخص کی
شفاعت کرو یا گواہی دو اور یہہ حکم رحمت کی تقاضے سے ہوگا اوس شخص کے حق مین وَقَالَ صَوَابًا
اور کہیگا وہ شخص بات سچی اور خلاف قاعدہ کی عرض نکریگا مثلا کافر اور بدعقیدونکے واسطے شفاعت
نکریگا بلکہ جو شخص ایمان کے سبب سے لائق بخشش کے ہوگا اوسکی گناہ کی بخشش طلب کریگا
اور اسیطرح شہادت مین احتیاط کریگا کم زیادہ نہ کہیگا اسواسطے کہ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۞ عـزیزی
ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۞ یہہ روز مستحق ہے پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار
اپنے کے جگہہ رجوع کی ۞ فتح ۞ وہ دن ہی تحقیق پہر جو کوئی چاہے بنا رکہے اپنے رب کی پاس ٹہکانا
۞ موضح ۞ تفسیر ذَٰلِكَ الخ وہ دن حق کا دن ہے جہوٹہہ اور نہ کمی بات اوسدن پیش
نجاویگی اور سرسبز ہوویگی دنیا کی دونکی برخلاف کہ یہان سچ اور جہوٹہہ اور بہلائی اور برائی ملی ہوئی
ہے کچھہ فرق نہین ہے اور ان معنونکا بہی احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ روز وہ ہی کہ جدائی اور تفرقہ
نیکون اور بدونمین اور امتیاز کرنا مسلمان اور کافرمین حق اوسدنکا ہے اور وہ دن اسی کام کے
قابل ہے نہ مانند دنیا کے دنون کے کہ فریب و دغا اور برابری نیک و بد کی اور شریک ہونا فرمانبردار
اور گنہگار کا یہان سب جاری ہے فَمَنْ شَاءَ الخ پہر جو چاہے بنالیوے اپنے پروردگار کے ہان ٹہکانا
کہ اوسدن اسکو امتیاز و عزت ہمچشمون مین حاصل ہووے اور طرح طرح کے عذاب سے کہ نافرمانی اور
بے پروائی کی سبب حق تعالی کی طرف سے اوس دن تیار ہوئے ہین خلاصی پاوے اور رجوع الی اللہ کا فائدہ
اوس عذاب کی خلاصی مین کہ نافرمانونکی نصیب ہوگا منحصر نہین ہے بلکہ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ ۞
عـزیزی ۞ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۞ تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک آنیوالیسے
فتح ۞ ہمنے خبر سنائی تمکو ایک آفت نزدیک کی ۞ موضح ۞ تفسیر ہمنے بارہا قرآن مجید
اور پیغمبرونکی زبانی تمکو ڈروادیاہے کہ تم رجوع الی اللہ مین قصور کرتے ہو اور اوسکے حکم کی اطاعت سے
سرکشی کرتے ہو ڈرتے نہین اوس نزدیک کی عذاب سے کہ ہر شخص کو مرنے کے بعد عالم برزخ مین پیش آویگا

اولا یوذن الا لاہل الصدق فی الدنیا فی امر الشفاعۃ ۱۲ مدارک

الا من اذن الرحمن ۱۲ قولہ وقال قولا صوابا من المؤمنین والملائکۃ کان یشفعوا لمن ارتضی ۱۲ جلالین ۱۲

اور قیامت مین یہی کہ عمل بد بری شکلین کالی اور ڈرانی بن کر آ نکلیگے اور ڈراوینگے بغیر حساب کی کہ نامۂ
اعمال کہولتے جاوینگے اور تہوڑے بہت پر آگاہ کرین اور گواہ حاضر ہوان اور سب اگلی پچہلی جمع ہوان اور
ایک اچہی جگہہ نیکونکی واسطے اور دوسرے خراب جگہہ بدونکی واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر کیجاوے یَوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ ۵ **عزیزی** ۵ یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ ویقول الکفر یلیتنی کنت ترابًا
اوسدن کہ دیکہی آدمی جو کچہہ کہ آگی بہیجا تہا دونون ہاتون اوسکینے اور کہے کافر اے کاش مین
خاک ہوجاتا ۵ **فتح** ۵ جسدن دیکہہ لیویگا آدمی جو کچہہ آگی بہیجا اوسکی ہاتہون نے اور کہی منکر کسیطرح
مین مٹی ہوتا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** یہان دونون ہاتہ سے مراد ہے عمل کرنیوالی دو قوتین
یعنی نیک عمل کی قوت اور بدعمل کی قوت وَيَقُولُ الْكَافِرُ الخ اور کہیگا کافر جب وہ صورتین بری بری اپنے کفر اور گناہ کی
دیکہیگا اور اوسکے مقابل مین کوئی صورت نورانی ایمان کی اپنے پاس نہ پاویگا کیا اچہا ہوتا کہ مین مٹی
ہوتا اور کاشکے انسان کی شکل نہ پیدا ہوتا تو یہ بری صورتین مجہسے ظاہر نہوتین اور مٹی کو خاص
اسلیے یاد کریگا کہ اصل آدمی کی خاک ہے اسلیے کہ اگر نطفہ ہی تو غذا سے پیدا ہوتا ہے اور غذا یا زمین
اگنے والی چیز سے پیدا ہوتی ہے یا حیوانات سے اور یہہ دونون چیزین خاک سے پیدا ہوتی ہین
اور گوشت اور کہال اور خون اور خلط بہی غذا اور دوا اور میوے سے پیدا ہوتے ہین اور آخر کو
یہہ سب خاک ہوجاتی ہین اور یہہ بہی جان لیگا کہ یہہ سب گرفتاری میری روح کو باقی رہنے کے
سبب ہوئی اگر مین صرف بدن ہوتا اور خاک ہوجاتا تو اس عذاب مین گرفتار نہوتا اور حضرت عبداللہ بن
عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مرفوعًا اور موقوفًا روایت ہے کہ قیامت کے دن جانورونسے حساب کے
بعد جیسے کسی جانور نے دوسرے جانور کو سینگ یا کہر مارا ہوگا وہان قصاص اوسکا لیکے حکم ہوگا کہ سبکے سب خاک
ہوجاؤ اوسوقت کافر اونکے حال دیکہکے آرزو کرینگے اور کہینگے کہ کیا اچہی بات ہوتی کہ ہمکو خاک ہونیکا حکم
ہوتا اور اس بری آدمیت سے کہ میری اس خرابی کی سبب ہوئی ہی دور رہتا اور بعضے صوفیہ نے فرمایا
کہ مراد خاک ہونے سے یہہ ہے کہ مانند خاک کی عاجزی اور فروتنی کرتا مین اور تکبر اور غرور اور نافرمانی نکرتا
اور بعضے دعلموں نے کہا ہے کہ مراد کافر سے ابلیس ہے کہ کفر مین سب سے بڑہکے ہے سو جب حضرت آدم علیہ السلام
اور اونکی اولاد پر طرح طرحکی بخششین اور نوازشین دیکہیگا تو آرزو کریگا کہ کیا خوب ہوتا جو مین بہی خاک ہوتا
اور خاک سے پیدا ہوتا اور آگ سے نہ پیدا ہوتا کہ اسی سبب سے مینے فخر کیا اور کہا خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ
مِنْ طِيْنٍ ۵ **عزیزی** ۵

سورة النازعات

یہہ سورہ مکی ہے اسمین چالیس
آیتین اور ایکسو نوانوی کلمے اور سات سو ترپن حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ سورۃ بعد سورہ کے اور سورہ
تساءل کے ساتہہ اسکو ربط ومناسبت ایسی ہے کہ نوبت اتحاد کی پہنچی ہے اسلیے بعد اوسکے لکہی گئی یعنی
باعتبار مضمونونکی گویا دونون سورتین بمنزلہ ایک ہی کے ہین کہ اوس سورۃ کی اول مین آدمیون
سوال کرنا کافرونکا قیامت سے مذکور ہے اور اس سورۃ مین سوال کرنا کافرونکا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے مذکور ہے کہ فرمایا يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا اور اوس سورۃ مین ہی اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا

سورة النازعات

اور اس سورۃ میں وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا اور بہت آیتوں میں مناسبت ہے اُسمیں سے اور نازعات اسکا نام اسلیے رکہا کہ اُسکے سر ہی پر لفظ نازعات مذکور ہے ۱۲ **عزیزی وغیرہ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ کہینچتے ہین ایکطرح کی ارواحون کو سختی سے اور قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ نکالتے ہین ایکطرح کی روحونکو لطف سے اور قسم فرشتونکی کہ پیرتے ہین یعنے ہوا مین پیرتے پہر قسم اون فرشتونکی سبقت کرتے ہین یعنے ایکدوسرے سے سبقت کرنا پہر قسم اون فرشتونکی کہ تدبیر کرتے ہین ہر کام کی جو کچھہ کہا جاتا ہے اور ہوتا ہے ۱۲ **فتح** قسم ہے گہسیٹ لانیوالونکی ڈوب کر اور بند چہڑانیوالونکی کہولکر اور پیرنیوالونکی پیرتے پہر آگے بڑہتے دوڑکر پہر کام بناتے حکم سے ۱۲ **موضح** **تفسیر** کہا مقاتل نے کہ ملک الموت اور تابعدار اوسکے کہینچتے ہین کافر کی روح کو عسیکہ کہینچا جاتا ہے سیخ بہت کانٹے والا صوف ترسے لیس نکالی جاتی ہے جان کافر کی مانند ڈوبے ہوئیکے پانی مین اور کہا ابن عباس نے کہ مومنونکی جان نشاط و خوشی سے نکلتی ہے وقت موت کے اس سبب سے کہ دیکہتی ہے وہانکی خوبیان اسلیے کہ پیش کیجاتی ہے اوسکے جنت پہلے مرنیکے پس اونکی روح نکالنیوالے فرشتونکو ناشطات فرمایا کہ سہولت سے جان نکالتے ہین اور پیرتے پہرتے ہین الخ یعنے ہوا مین جلدی اترتے جاتے ہین مانند گہوڑے تیز رو کے اللہ تعالے کے حکم لیکر اور سبقت کرنیوالے یعنی جو فرشتے اللہ تعالے کے فرمانبرداری مین جلدی کرتے ہین ایکدوسرے سے یا جو فرشتے کہ جلدی سے ارواحین مومنونکی جنت کو لیجاوینگے یا بنی آدم مین سے جو کہ جلدی کرتے ہین خیر و صلاح مین اور کہا ابن مسعود نے کہ وہ مومنونکی جانین ہین جو جلدی سے فرشتونکے ساتہہ ہو لیتے ہین وقت قبض روح کے بسبب شوق زیارت رب العالمین کے اور حاصل کرنے نعمتون جنت کے جو اوسوقت دیکہینگے اور تدبیر کرنیوالے فرشتے جیسے جبرئیل متعین ہین ہوا پر اور لشکر و نہر اور اسرافیل متعین ہین قضا و قدر جاری کرنے پر اور صور پہونکنے پر اور میکائیل مینہ برسانے اور کہیت و درخت وغیرہ اگانے پر اور عزرائیل روحون کے قبض کرنے پر متعین ہین اور جواب ان قسمونکا محذوف ہے یعنے لَتُبْعَثُنَّ وَلَتُحَاسَبُنَّ یعنے قسم ان فرشتون مذکورہ کی کہ تم قیامت کو اٹہائے جاؤگے اور حساب لیے جاؤگے اور جزا دیے جاؤگے ۱۲ **بحر** **جلالین**

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ جسدن ہلے ہلنے والا پیچہے آوے اوسکے پیچہے آنیوالا یعنے نفخہ پہلا اور نفخہ دوسرا جو درمیان آوے ۱۲ **فتح** جسدن کانپے کانپنے والا یعنے زمین کو بہنچال آوے اوسکے پیچہے دوسرا یعنے لگتا تار بہنچال چلے آوین ۱۲ **موضح** **تفسیر** مراد راجفہ سے نفخہ پہلا صور کا ہے کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ جنبش مین آوینگے اور روحین بدنونسے جدا ہو جاوینگی اور انتظام دنیا کا درہم برہم ہو جاویگا اور مراد رادفہ سے دوسری بار کا صور پہونکنا ہے کہ اوسکے سبب سے پہر ارواحین قالب مین آجاوینگے اور نئے سر سے یہہ عالم

دوسرے رنگ پر پیدا ہوگا اوران دونو نفخو نمین فرق چالیس برس کا ہوگا اور جب دو تہائی رات جاتی
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتے اور فرماتے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ
الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ فِی الْمَعَالِمِ وَالْمِشْکوٰۃِ ﴿
بحر عزیزی ہے ﴿ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُھَا خَاشِعَةٌ کتنے دل اوسدن ڈرتے ہونگے اوس جماعت کے
آنکھونپر خواری ظاہر ہوگی **فتح** ﴿ کئی دل اوسدن دہڑکتے ہین اونکی آنکھین جہکی ہین ﴿
موضح ﴿ **تفسیر** یعنی کافرون کے دل قیامت کے دن لرزان ترسان بیقرار ہونگے
اور وہ بیقراری سطرحکی ہوگی کہ اوسکو تہام نہ سکینگے بلکہ اونکے چہرونسے ظاہر ہوگی کہ منہ پر ہوائیان
اوڑتی ہونگی اور آنکہین اون دل والونکی حیران او جہکی ہوئی ہونگی اور جب اس کلام سے
ظاہر ہوا کہ قیامت کے دن کتنے دل بیچین و بیقرار ہونگے اور آنکہین شرمندگی سے جہکی ہوئی
تو گمان ایسا ہوا کہ شاید سننے والیکی دلمین یہہ گذرے کہ اسبات کے سننے سے کہ نہایت پرخوف ہے کافرون نے
ڈرکر کچہہ تدبیر کی ہو یا ابہی تک اوسیطرح غافل ہین اوسکے جوابمین ارشاد ہوا کہ یَقُوْلُوْنَ الخ عزیزی ﴿
یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ﴿ کہتے ہین کافر کیا ہم پہیرے جاوینگے ہم پہلی حالت پر ﴿ **فتح**
کہتے ہین کیا ہم پہر آدینگے اولٹے پانو ﴿ **موضح** ﴿ **تفسیر** حافر لغت عرب مین اول امر کو کہتے ہین
اور غرض اس کہنے سے یہہ ہے کہ کافر آخرت کے جینے کا انکار کرتے ہین اس شبہ سے کہ اگر بعد موت
کے پہر زندگی ہوتی تو اوسی اپنے پہلی حالتونپر رجوع کرنا ہوتا اور رجوع اوس حالت اول پر خلاف
واقع کے ہے والا سفسطہ لازم آوے اور جوان ہونا بڈہے کا اور لڑکا ہونا جوان کا اور لڑکیکا ماں کے
پیٹ مین پہرجانا سب درست ہوجاوے اور پہر اپنے شبہ کے قوت او مضبوط کرنیکے لیے ایک اوراستفہام
انکاری اور تعجبی سے پوچہتے ہین ءَاِذَا کُنَّا الخ ﴿ عزیزی ﴿ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿
آیا جب ہوئین ہم ہڈیان بوسیدہ پہر زندہ ہونگے ﴿ کیا جب ہو چکین ہم ہڈیان کہو کہری ﴿
تفسیر کیا پہر ہم زندہ ہونگے جبکہ ہوجاینگے ہم ہڈیان کہوکہلی سڑی کہ ہوا کے اندر جانے
اون ہڈیونمین سے آواز نکلتے ہے نخیر لغت عرب مین ہوا کی آواز کو کہتے ہین کہ جو چیز اندر سے
خالی ہے اوسمین سے ہوا نکلتی وقت آواز ہوتی ہے اور یہہ بہی اون خبطیونکو بڑا شبہ تہا کہ جو
چیز بگڑتی ہے جلدی سے تو وہ بن سکتی ہے جب تک کہ اجزا اوسکے موجود ہوتے ہین اور جب
اجزا اوسکے نابود یا سڑگل گئے تو پہر وہ چیز نہین بن سکتی یہہ کمال اونکی حماقت کی نشانی ہے
ہر روز دیکہتے ہین کہ چاند سورج کی کیسی صورت بدلتی جاتی ہے اور رات دن ہر روز نابود ہوکے
کیسے موجود ہوجاتے ہین موسم و کہیت وغیرہ مین کیا تغیر و تبدیل ہوتا ہے گہانس اور
مینڈک وغیرہ حشرات الارض بالکل نہین ہوتے جہان مینہ برسا سب موجود ہوجاتے ہین اللہ کے افعال
کو اپنے افعال پر قیاس کرتے ہین حالانکہ یہہ عاجز محض اور وہ قادر مطلق جو چاہے سو پیدا کرے
ع ہر ذرہ مین چمکے ہے جلوہ تیری قدرت کا ﴿ پہیے کے اندہے نہ کہین تو کیا کیجے ﴿

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ٭ حاصل یہہ کہ یہہ کہنا اور سمجھنا اونکا محض بیجا ہے وہ اصل انکا یہہ ہے اوسکے نزدیک بگاڑنا اور سیوقت بنانا اور بعد گذرنے ہزارون برس کے بنانا یکسان ہے ٭ **من عبد العزیز** ٭ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ٭ کہا مشرکون نے وہ رجوع اوسوقت نقصان دینے والا ہوگا ٭ **فتح** ٭ بولے تو تو یہہ پہرانا ٹوٹا ہے ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** پہر دوسری بار ہنسی اور تعجب سے کہتے ہین کہ یہہ دوسری بار کا جینا بعد جدا ہونے اور خشک ہوجانے ہر عضو کے سب رطوبات سے توبڑا ٹوٹا ہے اسلیئے کہ بعضی چیزین اپنی نہ پاوینگے اور بہت سی چیزین ہمسے گم ہوجاوینگی اور مال و اسباب اپنا کمایا ہوا آپسے جدا ہوجاویگا تو پہرنا ہمارا اس جہان مین مانند پہرنے اوس مسافر کے ہوا کہ اپنے گہر سے مال و اسباب بہت سا لیکر صحیح سالم مسافرت کو گیا اور سب چیز اوسکی لٹ گئی اور آپ تن تنہا بدن زخمی بستہ ہوکر بلکہ ہاتہ پانو کٹوا کر اپنے گہر کو پہر آیا تو یہہ پہرنا بالکل نقصان کا ہے حق تعالے اونکے تعجب کے جوابمین فرماتا ہے کہ یہہ تعجب کرنا تمہارا اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالٰے کے کام اور تاثیر کو اپنے کام اور تاثیر پر قیاس کرتے ہو اور اوس قادر مطلق کو اپنا سا پابند اسباب کا جانتے ہو کہ بے اسباب و آلات کے کوئی چیز بن نہین سکتی ہے اور یہہ سمجہ غلط ہے اسلیئے کہ اوس مالک الملک کا فعل اور تاثیر کسی چیز پر موقوف نہین ہے کہ جب وہ چیز پائی جاوے تو وہ کام ہوسکے اور نہ پائی جاوے تو نہوسکے بلکہ کن کے کہنے مین سب کچہہ ہوجاتا ہے اور اسباب و آلات بہی اوسیکے حکم سے جمع ہوجاتے ہین ٭ **عزیزی** ٭ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ٭ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ٭ یہہ لوٹنا کچہہ مشکل نہین کہ وہ واقعہ ایک آواز تند ہے پہر یکبارگی وہ قبرون سے باہر آوینگے ٭ **فتح** ٭ سو وہ تو ایک جہڑکی ہے پہر تبہی وہ آرہے میدان مین ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** فَاِنَّمَا هِیَ الخ پہر نہین ہے یہہ زندگی مگر ایک جہڑکی اور مراد اس جہڑکی سے دوسرے بار کا صور پہونکنا ہے کہ بمجرد اوس آواز کے سب جسمین اپنے بدنون سے مل جاوینگی اور ملنا روح کا بدن سے زندگی کی شرطون اور اسباب کو جمع کردیگا اور اس تعلق کے سبب سے زندگی کامل حاصل ہوگی نہ مانند زندگی اوس بچہ کے جو ماں کے پیٹ مین زندہ ہے یا ابہی پیدا ہوا ہے کہ اوسکے عقل اور دریافت ضعیف ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے ہلنا جلنا اوسکا ہے اسواسطے کہ وہ سب بمجرد سننے اوس آواز کے زور سے جلدی حرکت کرینگے اور زمین کے نیچے سے ہلینگے فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پہر تبہی وہ سب آگئے برابر میدان مین ساہرہ لغت مین سفید اور برابر زمین کو کہتے ہین اور حشر کے میدان کا نام ہے اسواسطے کہ اوسدن اوس مین کی یہی حالت ہوگی اور جب کافر باوجود ایسے بیان واضح اور مثالون کے آخرت کے جینے کو یقین نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایسی مثالون وغیرہ سے ہماری خاطر جمعی نہین ہوتی جبتک اپنی آنکہہ سے نہ دیکہین اور مسلمان بہی عاجز ہوے اونکے انکار سے اور کہنے بعض کہ اللہ تعالٰے اگر کسیکو زندہ کرکر انکو دکہا دے تو یہہ قائل ہوجاوین اور حجت الزام کہا جاوین اسواسطے حق تعالٰی ہر ایک مسلمان سے خطاب کرکر فرماتا ہے اور بطریق استفہام پوچہتا ہے

ف [illegible]

ف قریب بہار کے اور حشر وہان ہوگی اور صاف کر دیگا قرآن کو بعض مفسرون نے کہا ہے کہ زمین محشر کی برابر چاندی کے ہوگے ۱۲ بحر

هٰذا ينبغي له عن ربي ○ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ○ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى
کیا آئی ہی تجکو خبر موسیٰ کی جب پکارا اوسکو اوسکی پروردگار نے بیچ وادی پاک طوی نام کے ○ فقط ○ کچھ پہنچی ہے تجکو بات موسیٰ
کی جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین جسکا نام طوی ہی ○ ص ○ تفسیر هَلْ اَتٰىكَ الخ کیا پہنچی ہے
تجکو خبر موسیٰ کے قصے کی کہ فرعون کے سامنے جو بڑا سرکش بادشاہ تہا اور ہزارہا آدمی اوسکے دربار مین
حاضر ہوتے تہے بارہا اپنے ہاتھ کی لکڑی کو زمین پر ڈال دیا زمین پر گرتے ہی وہ عصا ایک بڑا
اژدہا ہو جاتا تہا اور اپنے موہنہ کو کہولکر آواز سخت کرتا تہا پہر بعد اوسکے ہوا ایسی زندگی دیکے ایک
لکڑی مین کہ کچھ لیاقت زندگانی کی نہتی اور بہی نہتی کوئی جگہہ تردد و شک کی باقی رہی تہی لیکن فرعون باوجود
دیکھنے ایسی زندگی کامل کے ایک لکڑی مین معتقد درجہ الوہیت کا اور قائل قدرت مالک ارض و سما کا نہوا تو یہہ کافر
بہی اگر مردیکو زندہ ہوا دیکہینگے تو کاہیکو قائل ہونگے اور اپنے انکار سے کاہیکو باز آوینگے بلکہ اور
مستحق عذاب کے ہو جاوینگے اسلیئے کہ عادت الٰہی یون جاری ہے کہ بعد دیکھنے معجزے کے اگر کافر ایمان
نہ لاوین اور انکار سے باز نہ آوین تو اوسیوقت عذاب مین گرفتار ہون اور ایکدم کی بہی
فرصت نہ پاوین اور اگرچہ وہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بتفصیل ہر مسلمان نے نہ سنا ہو
تو مجمل تہوڑا سا وہ قصہ یہان بیان ہوتا ہے اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ الخ یعنی ابتدا اوس قصے کی
اوس وقت سے ہے کہ پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین جسکا نام طوی ہے اور کیفیت
اوس قصہ کی جو سورہ طٰہٰ اور قصص اور اور سورتون مین مذکور ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ ع م
شہر مصر سے کہ آپکی پیدائش و سکونت کی جگہہ ہی تہی ایک قبطی ظالم کے خون کے سبب کہ آپکے
ہاتھ سے بے قصد و موقع خون ہو گیا تہا اور فرعون آپکے قتل کی فکر مین ہوا تہا بہاگ کر شہر مدین کی
طرف گئے اور اوس شہر مین حضرت شعیب علیہ السلام کا مکان تہا اونکا قصہ بہی قرآن شریف مین
کئی جگہہ مذکور ہے وہان جاکر اوترے اور حضرت شعیب کی خدمت مین مشغول ہوئے اور
حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کو آپکے نکاح مین دیا جب آٹھ یا دس برس اسمین اختلاف ہے وہان
گذر گئے تب حضرت شعیب سے رخصت چاہی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے وطن کو جاؤن اور اپنے
قبیلہ کو ساتھ لیئے جاؤن اور اپنی مان کی زیارت کرون اور اپنے بڑے بہائی حضرت ہارون سے بہی
ملاقات کرون اسلیئے کہ فرعون اور اوسکے لوگ قبطی کے خون کو بہول گئے ہونگے حضرت
شعیب نے خوشی سے آپکو رخصت کیا اور آپکی بی بی کو بہی آپکے ساتھ کر دیا اور اپنے دو غلامونکو
آپکے ساتھ کیا کہ مصر مین پہنچا کر پہر آوین حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کو ساتھ لیکر
وہانسے روانہ ہوئے اور آپکے مزاج مین غیرت بہت تہی اپنی بی بی کو قافلہ کے ساتھ لیچلنا
گوارا نکیا کہ شاید سواری پر چڑہتے اوترتے یا نکلتے بیٹہتے کسی نامحرم کی نظر اونپر پڑ جاوے اسلیئے
آپ تنہا اپنے بی بی کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے اور شام کی سیدہی راہ کو چہوڑ کر دریا کے کنارے کی
راہ لی اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کوئی فرعون کی طرف کا حاکم پہچانکر خون کی علت مین گرفتار کرلے

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

یا کچہہ اینڈہا ایہنچا دی اور اپکے ہمراہ ایک خچر تہا خورجی اسباب کی دہیر لادکر ایک غلام کو اوسپر متعین کیا اور کچہہ بکریان بہی اپکی ساتہہ تہین دوسرے غلام کو اونکی نگہبانی اور ہانکنی پر مقرر کیا اور آپ اپنی بی بی کی سواری کے ساتہہ ہولیئے چلتے چلتے ایکدن راہ بہول گئے اور کوہ طور کی طرف جا نکلے کتنی ہی راہ ڈہونڈی ٹہکانہ نہ لگا اور دن آخر ہوگیا اور رات نمودار ہوئی وہ رات جمعہ کی تہی اٹہارہوین تاریخ ذیقعدہ کی اور موسم جاڑے کا تہا اتفاقاً بکریان متفرق ہوگئین دونون غلام اونکے جمع کرنیمین مشغول ہوے اور حضرت موسے علیہ السلام اپنی بی بی کے پاس ایک جگہہ پر بیٹہہ گئے کہ یکایک اپکی بی بی کو راہ کی سختی سے دردزہ شروع ہوا اور حمل کی مدت بہی پوری ہوچکی تہی تب اپکی بی بی نے آپسے یہہ حال ظاہر کیا اور کہا کہ اگر کہین آگ ملے تو خوب ہی کہ تاپنے کے کام آوے اور روشنی بہی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غلامونسے فرمایا کہ دیکہو تو کہین آگ بہی اس جنگل مین ہاتہہ لگے غلام ہر چہار طرف دوڑکر آگ کو تلاش کیا کہین نشان آگ کا اور آبادی کا نہ پایا تب حضرت موسے علیہ السلام آپ اوٹہے آگ کی تلاش کو آپکو ایک پہاڑ پر کہ آپکی سیدہے ہاتہہ کیطرف تہا کچہہ روشنی معلوم ہوئی آپنے بی بی اور غلامونسے فرمایا کہ تم یہین ٹہیرو کہ مینے پہاڑ پر روشنی دیکہی ہے وہان جاکر آگ لے آتا ہون اور جو وہان کوئی ہوگا تو رستے کا بہی پتا پوچہتا آونگا تاکہ منزل پر پہنچین یہہ کہہ کے آپ چلے جون ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام قریب اوس مکان کے پہنچے دیکہا کہ آگ نہین ہے تجلی قدرت الٰہی کی ہے کہ دور سے مثل آگ کے معلوم ہوئی تہی اور حقیقت مین وہ ایک نور ہے بہت بڑا کہ عوسج کے درخت کو گہیر لیا ہے عوسج ایک درخت ہے عناب کے درخت کے مشابہ شام کی طرف پہاڑ وںمین بہت ہوتا ہے اور وہ درخت جڑ سے چوٹی تک تر و تازہ ہو رہا ہے اور اوس روشنی مین اسقدر چمک ہے کہ اوسپر آنکہہ ٹہیر نہین سکتی ہے اور گرداگرد اوسکی آواز فرشتونکی تسبیح کی آرہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود دیکہنے ان سب چیزونکے کہاس پہوس اوس میدانمین سے جمع کرکے ایک پولا سا باندہ کے چاہا کہ اوس نور آتشی رنگ سے جلالیوین یہہ ارادہ کرکے جون ہی اوسکی نزدیک ہوے یکایک وہ آگ اونکی طرف لپکی گویا چاہتی تہی کہ اونکو جلادیوے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہہ حالت دیکہہ کے ڈرکے پیچہے ہٹے آگ بہی درخت پر ہٹ گئی پہر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا جلانیکا پہر وہ آگ دوڑی پہر پیچہے ہٹے اسیطرح کئی مرتبہ اتفاق ہوا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس ماجرے کو دیکہہ کے حیران و متحیر ہوکے اس عجائب کارخانہ الٰہی کا تماشا دیکہنے لگے کہ یکایک ایک اور نور بڑا اوس سے بلند ہوا اور زمین سے آسمان تک سبکو روشن کردیا اور روشنی اوس نور کی یہانتک غالب ہوئی کہ حضرت موسیٰ کی آنکہون مین اندہیری آگئی اور آنکہہ دیکہنے سے رہ گئی اور اپنے ہاتہہ اپنی آنکہہ پر رکہہ لئے اور آواز فرشتونکی تسبیح کرنیکی بہت بلند ہوئی اور حضرت موسیٰ نے اوسوقت اوس آگ سے ایک آواز سنی کہ یَامُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ یعنی اے موسیٰ مین ہون پروردگار تیرا کہ آگ کی مانند تجلی کی ہی مینے بس جوتیان اپنے پانوسے اوتار ڈال اسلیے کہ اس مکان کے تجلی الٰہی اور حاضر ہوتی فرشتونکے سبب سے

کہ اوس تجلی کے خادم ہین حکم کعبہ اور بیت الحرام کا پیدا کیا ہے پہر کلام کرنا شروع ہوا پوچہا موسیٰ عم سے
کہ تیرے داہنے ہاتہہ مین کیا ہے اونہون نے عرض کیا کہ لاٹہی ہے مین اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہون حکم ہوا کہ
اسکو زمین پر ڈالدے اونہون نے ڈالدی بمجرد گرنیکے زمین پر ایک اژدہا ہوکے دوڑنے لگا حضرت موسیٰ
عم ڈرکے بہاگے ارشاد ہوا کہ ڈرو نہین اور اسکو ہاتہہ سے پکڑلو وہی لاٹہی ہوجائیگی پہر حکم ہوا کہ اپنے ہاتہہ
کو بغل مین رکہکر نکالو اونہون نے ایسا ہی کیا اونکا ہاتہہ مانند آفتاب کے روشن ہوگیا کہ نظر اوسکی
روشنی پر ٹہیر نہین سکتی تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے بمجرد سُننے اوس آواز کے
معلوم کیا کہ یہہ آواز حق تعالیٰ کی ہے سلیم الخ جیسے چہون طرف سے سنتا تہا مین اور اپنے سب جسم سے
بہی سنتا تہا یہان تک کہ ہر جوڑ و بند میرا کان ہوگیا تہا حاصل کلام یہہ کہ بعد دکہلانے اوس کرشمہ کے
اور تعلیم کرنی توحید کی حقیقت اور عبادت کی آداب کی اور بیان قیامت کی اونکے اور جو جو ضرور رسالت
کے لئے تہے سب تعلیم کرکے حکم فرمایا اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ الخ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ
طَغٰى ۝ اصلے جا طرف فرعون کے بتحقیق وہ حد سی گذر گیا ہے ط **فتح** ط جا فرعون پاس
اونے سر اوٹہایا ہے ط **موضح** **تفسیر** اِذْهَبْ الخ جا فرعون کی طرف اور اوسکی بہلائی
کی باتین اوسکو تعلیم کر بیشک وہ حد سی بڑہ چلا ہی فساد کرنے مین یہان تک کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے
اور جب تو اوسکی پاس پہنچے فَقُلْ الخ **عزیزی** ط فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى پس کہہ کچہہ رغبت ہے
تجکو اسکی کہ پاکیزہ ہو وے تو ط **فتح** ط پہر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے ط **موضح** **تفسیر**
فَقُلْ الخ پہر پہلے اوسکو اسقدر کہہ کہ کیا تجکو ہی رغبت پاک ہونیکی نفس کی برائیون سے کہ وہ
تیری سرکشی وغیرہ ہین اور مین تیری برائیان کہو دینے پر کفایت نکرونگا کہ اتنے بات سب نیکبختون
اور حکمت الٰہی کے واقفون سے ہوسکتی ہے بلکہ مین تجکو بڑے مرتبے کو پہنچا دونگا کہ ولی کامل اور
عارف باللہ کردونگا وَاَهْدِيَكَ الخ ط **عزیزی** ط وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ اور راہ
دکہاؤن تجکو طرف پروردگار تیرے کے پس ڈرے تو ط **فتح** ط اور راہ بتاؤن تجکو تیرے رب کی
طرف پہر تجکو ڈر ہو ط **موضح** **تفسیر** وَاَهْدِيَكَ الخ اور راہ دکہاؤن تجکو تیری
رب کی طرف تاکہ پہچان ذات اور صفات اور افعال پروردگار کی تجکو یقین کی آنکہہ سے حاصل
ہو پہر تو ڈرے اور تیرا نفس مرجاوے اور ایسی پوری فنا تجکو حاصل ہو کہ پہر کبہی خوف تجکو پہر پلٹنے مرض
سرکشی کا نرہے بموجب اس قول کے اَلْفَانِیْ لَا یُرَدُّ یہان پہر قصہ باقی رہا حضرت موسیٰ
علیہ السلام کا بیان ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون تک پہنچے اور حکم حق تعالیٰ جل شانہ
کا پہنچایا فرعون نے اوسکی جواب مین پہلے یہہ کہا کہ تو وہ شخص نہین ہے کہ بچپن سے مینے تجکو پرورش
کیا اور مدتون تک ہمارے پاس رہا پہر وہ کام کرکے تو یہان سے نکلا کہ تو ہی جانتا ہے یعنے قبطی کو
مار ڈالا اور ہماری نعمتونکی ناشکری کی اب تجکو یہہ مرتبہ کہان سے حاصل ہوا کہ میرا ہادی و
مرشد بنکر آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہا کہ سچ ہے مین وہی شخص ہون اور وہ

سلہ یعنی فنا ہوئی پہر پہر نہین آتی ۱۲

کام جو مجھسے ہوا تھا اوسوقت مین نادان و ناسمجھ تھا پہر جب مین تمسے ڈرکے بہاگا اللہ تعالےٰ نے علم و حکمت مرحمت فرمائی اور مرتبہ ہدایت و رہنمائی کا عطا کیا اور رسالت وایلچی گری کے طور پر تمہارے پاس بہیجا ہے فرعون نے کہا اب تونے دعوے رسالت کا کیا کہ اللہ کا بہیجا ہوا ہے اگر ابن دعوے مین سچا ہے تو کوئی دلیل لیے آ ط **عزیزی** ط فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ پس کہایا فرعون کو وہ معجزہ بڑا یعنی عصا اور ید بیضا ط **فتح** ط پہر دکہائی اوسکو وہ بڑی نشانی ط **مو** ط

تفسیر فَاَرٰىهُ الخ پہر دکہلائی موسیٰ نے فرعون کو ایک نشانی بڑی اگرچہ حضرت موسیٰ پاس دو نشانیان تہین ایک عصا کہ اژدہا ہوجاتا تہا اور دوسرے آپکا ہاتھہ کہ مانند آفتاب کے روشن ہوجاتا تہا لیکن ایک ہی مجلس مین ایک ہی مطلب ثابت کرنیکے لیے ہتین اسلیے دونونکو ایک ہی نشانی اعتبار کیا اور ایک وجہ اور یہی ہے کہ ید بیضا تابع تہا عصا کے ڈالنے کے یعنے جب پہلے عصا کو زمین پر ڈالدیتے تہے اور وہ اژدہام ہوجاتا تہا تب ہاتھہ بغل مین ڈالنے سے مثل آفتاب کے چمکنے لگتا تہا گویا اصل نشانی وہی عصا تہا اور عصا مین اور بہی معجزے تہے پانی کہینچنے کے وقت موافق گہراؤ کنوین کے رسی بن کر بڑہ جاتا اور اوسکی لڑین ڈول سے بندہ جاتین اور تاریکی مین دو نون شاخین اوسکے مشعل کی مانند روشن ہوجاتی تہین اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سوتے تو وہ کہڑا ہوا نگہبانی کرتا اور اگر بکریون کے پاس چہوڑ آتے تو اونکی محافظت کرتا بہیڑیے وغیرہ سے یہان تک کہ بعضون نے کہا ہے کہ عصا مین ہزار معجزے تہے دو تو کلام مجید مین مذکور ہین پہٹنا دریا کا اوسکے مارنے سے اور جاری ہونا چشمونکا پتہر سے اوسکے ضرب سے تو نشانی بڑی عصا ہوا نہ ید بیضا حاصل کلام کا یہہ کہ فرعون باوجود دیکہنے ایسے معجزونکے کہ حضرت موسیٰ کے دعوے ثابت کرنیکے لئے دو گواہ عادل تہے اسلیے کہ ورانا زندگانی غیبی کا انکے ہاتھہ سے ایسی جسم مین یعنی لکڑی مین کہ ہرگز قابلیت زندگی کی نہین رکہتا تہا یہہ دلیل صریح ہے اس بات پر کہ انکے سبب سے دل مردہ بطریق اولے زندہ ہونگے اور نفس کی خباثت و برائی کو دور کرکے پاک و صاف کردینا انکے نزدیک بہت آسان ہے اور چمکنا نور الٰہی کا انکی ہاتھہ مین دلیل ہے ظاہر اسپر کہ انکے ہاتھہ سے سالکان راہ خدا کو انوار تجلیات الٰہی تک بخوبی ہوسکیگا پہر بہی ہرگز فرمانبردار نہوا بلکہ **فکذب الخ** ط

عزیزی فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ پس جہٹلایا اور نافرمانی کی پہر اوس مجلس سے پہرا تدبیر کرتا ہوا پس جمع کیا اپنی قوم کو پہر اواز دی پس کہا مین پروردگار بزرگ تمہارا ہون ط **فتح** ط پہر جہٹلایا اور نمانا پہر چلا پیٹھہ پہیر کر تلاش کرتا پہر سبکو جمع کیا پہر پکارا تو کہا مین ہون رب تمہارا سب اوپر ط **مو**

تفسیر فَكَذَّبَ الخ پہر انکار کیا حضرت موسیٰ کی رسالت کا اور نمانا حق تعالیٰ کا حکم جو حضرت موسےٰ کی زبانی پہنچا تہا اور اسقدر نافرمانی پر کفایت نکی بلکہ ثُمَّ اَدْبَرَ الخ چلا پیٹہہ پہیر کر تلاش کرتا ہوا حضرت موسےٰ کی رسالت کی جہٹلانے کی تدبیر جب دیکہا کہ حاضرونکی دلونمین

اون معجزونکی دیکھنے سے حضرت موسیٰ کا صدق آجائیگا فحشر پس جمع کیا جادوگرونکو حضرت موسیٰ کے
مقابلہ کے لیے اور اپنے ملک کے لوگونکو اکٹھا کیا اوس مقابلہ کے دیکھنے کے لیے کہ یہہ کام حیلہ و تدبیر سے بہی ہوسکتا
ہے اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا نہین فَنَادٰی پہر پکارا لوگونکو مقابلے سے پہلے تاکہ اگر جادوگر مقابلے مین ہارجاوین
توبہی حضرت موسیٰ کا مطلب حاصل نہووے اس حیلہ سے کہ وہ پروردگار کہ جسکی طرف سے ایلچی گری کا
دعوی حضرت موسیٰ کرتے ہین ربوبیت مین مجہسے پست ہی اور کم زور اوتابعداری اونکی اعلی کے
ہوتی خلاف عقل اور شان رعیت کے نہین فَقَالَ الخ پہر کہا فرعون نے کہ مین ہون تمہارا
رب سب سے اوپر اور اگر بالفرض کوئی رب دوسرا جہان مین ہوگا جیسے وہ شخص جسنے موسیٰ کو بطریق
ایلچی گری کے میرے پاس بہیجا ہے تو مرتبہ مین مجہسے کم ہوگا تو وے اگر اپنی رسالت بہی ثابت کرے
توبہی قابل اسکے نہین کہ اوسکے تابعداری کرے اور اپنی ربوبیت باطلہ کو حضرت رب العالمین کی
ربوبیت پر یون بہی فوقیت دیتا تہا کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت نظر سے غائب ہے اور عقل مین نہین آتی
اور میری ربوبیت ظاہر ہی کہ تم سب دیکہتے ہو اور یہہ بہی ہی کہ ایلچی حق تعالیٰ کا موسیٰ اپنے کو بتاتا
ہے ایلچیون کی طرح طمطراق تو رکہتا ہی نہین نہ سونے کے کنگن ہاتہہ مین ہین اور نہ خزانہ اور
لشکر ساتہہ ہے تو اوسکی ایلچی گری مین نقصان ہوا اور اوسکے نقصان سے اوسکے بادشاہ کا نقصان
کہ جسکی طرف سے آیا ہے سمجہا گیا پس ایسی خبطیات پر فَاَخَذَهُ اللّٰهُ الخ ع **عزیزی** فَاَخَذَهُ
اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ پس گرفتار کیا اوسکو خداتعالیٰ
نے عذاب آخرۃ اور دنیامین تحقیق اس خبر مین نصیحت ہے اوسکے لیے کہ ڈرے ع **فتح**
پہر پکڑا اوسکو اللہ نے سزامین پچہلے کی اور پہلے کی بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے جسکو ڈر ہے ع **موضح**
تفسیر فَاَخَذَهُ الخ پہر پکڑا اوسکو اللہ نے عذاب پچہلے اور اگلے مین یعنی دنیامین پانی مین ڈبوکر
رسوا کیا اور آخرت کو دوزخمین ڈالیگا جسطرح اور جگہہ فرعون اور اوسکے لشکر کے حقمین فرمایا ہے کہ
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ اور دنیا کا عذاب اگرچہ مقدم ہے اور آخرت کا موخر لیکن آخرت کے عذاب کا
اسلیے پہلے ذکر فرمایا کہ مقصود اصلی وہی ہے اور یہان کا عذاب وسیلا وسکا ہے اور یہہ بہی ہے کہ وہان کا
عذاب دائمی ہے اور ہزارون حصہ سخت ہی یہان کے عذاب سے اسلیے پہلے ذکر کرنا عذاب آخرت کا
اولی ہوا اور دنیا ہرچند کہ دار الجزا نہین ہے لیکن ایسے فرعون اور شریرون کو یہان سزا دینی باعث
اورونکی عبرت کی ہے جیسکہ فرمایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الخ بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے اوسکو جو حق تعالیٰ
سے ڈرتا ہے کئی وجہون سے پہلے وجہ یہہ ہے کہ گمراہی کے پیشوا اونکی تدبیر پیش میں نہین سکتی اور
ایک نہ ایک وقت اونکا کیا برباد ہوجاتا ہے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنی حلیمی کی صفت سے
بدذاتونکو کچہہ ڈہیل دیتا ہے لیکن مہمل نہین چہوڑتا ایک نہ ایک دن سزا قرار واقعی دیتا ہے
تیسری وجہ یہہ ہے کہ معجزونکا دیکہنا اوس شخص کو مفید ہوتا ہے کہ کفر کی جڑ اوسکی دلمین نہ جم گئی
ہوا اور اوسکے ریشے پہیل نہ گئے ہون والا ہر معجزہ کو کسی مکر و حیلہ سے دفع کردیگا اور ہر دلیل و حجت

سله اور جب دن کہ قائم ہوگی قیامت کہا جائیگا کہ داخل کرو لوگون فرعون کے بیچ سخت عذاب مین ۱۲

مغالطہ سے دور کردیگا یعنی دہوکا دیکے مقابلہ کریگا یوتھی وجہہ یہہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام ایسے کافر سرکش سے کہ دعوی خدائی کا کرتا تھا کس نرمی سے بات کرتے تھے تو اور پیغمبرین اور اونکے تابعدارونکو چاہیے کہ بےادبی اور کلمات کفر کے سنکر غصہ مین نہ آجاوین اور غمگین نہوان بلکہ صبر کرین کہ آخر کو فتح پاوین اور جب حضرت موسی علیہ السلام کے قصے مین معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ایسی سوکہی لکڑی مین جان ڈالکر دکہا دی تو قیامت کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا دشوار ہے تو سنکر فکر پہر بہی واہی اعتراض کی جگہہ باقی رہے کہ یہہ تو ہم دنیا مین بہی دیکہتے ہین کہ مینہ برستے ہین درخت خشک ہرے ہوجاتے ہین اور زمین خشک سرسبز ہوجاتی ہے مینڈک بی بادیکے پیدا ہوجاتے ہین ویسیہی اس عصا کا جاندار ہوجانا کچہہ دلیل قوی بعث پر نہین ہے کوئی اور دلیل قوی بیان کرنی چاہیے تا ذہن نشین ہو اوسکے جواب مین ارشاد ہوتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا الخ ‌ **عذر** ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ آیا تم محکم زیادہ ہو پیدایش مین یا آسمان خدا نے بنایا اوسکو بلندی اوسکی پس درست کیا اوسکو ‌ **فنہ** کیا تم مشکل ہو بنانے یا آسمان اوسے وہ بنایا اونچی کی بلندی اوسکی پہر اوسکو صاف کیا ‌ **موضح تفسیر** ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ الخ کیا تم زیادہ سخت ہو بنے مین اور پیدایش تمہاری زیادہ سخت ہی یا آسمان زیادہ سخت ہے بنے مین اور پیدایش اوسکی تمہاری نظر وعقل مین مشکل معلوم ہوتی ہے اور جواب اس سوال کا ظاہر ہے کہ آسمان انداز مین بہی آدمی سے بہت بڑا ہے کہ صلا اوسکو اس سے کچہہ مناسبت نہین اور اجزا کی اعتبار سے بہی بڑا ہے جیسے بروج اور ستارے مختلف تاثیرون اور حکمون والے اور جدود اوسکی جدا آدمی سے بہت زیادہ ہین کیونکہ حق تعالی نے بنہا بنایا اوسکو ایسے سخت بناکہ ہرگز باوجود گذرنے قرنون کے اور سدا پہرنیکے پرانا بہی نہین ہوتا اور ٹوٹنا پہوٹنا بہی نہین اور قوت روحانیہ بہی اوسکی آدمی کی قوۃ روحانیہ سے بہت غالب ہے اسلیئے کہ حق تعالی نے رَفَعَ سَمْكَهَا اونچی کی بلندی اوسکی بغیر ٹیکیونکے اور دیوارونکے اور اہل تفسیر اور اہل حدیث نے یون روایت کیا ہے کہ دنیا کے آسمان کی بلندی زمین سے پانسو برس کی راہ ہے اور اسیطرح ساتون آسمانونکی درمیانی فاصلہ ہے اور موٹاپا اور دل ہر آسمان کا بہی اسیقدر ہے پس تامل کرنا چاہیے کہ ساتون آسمانکی بلندی کسقدر ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ آسمان کی قوت جسمانیہ اور روحانیہ کا زیادہ ہونا اوسکا آدمی کی قوت روحانیہ اور جسمانیہ سی اظہر من الشمس ہے اور اگر آدمی یہہ فخر کرے کہ میرا مزاج کمال اعتدال اور لطافت پر ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ آسمان بہی کمال اعتدال اور لطافت مین واقع ہوا ہے چنانچہ فرماتے ہین فَسَوّٰىهَا پہر معتدل المزاج کیا ہے اوس آسمان کو اور نفوس کاملہ یعنی فرشتونکو اوسیر جگہہ دی کہ وہ لطافت اور تجرد مین نفوس انسانیہ سے زیادہ تر کامل ہین اور باوجود ان سب باتونکے آسمانونکو ایک بڑی تاثیر بخشی ہے کہ بسبب ظاہر ہونے آفتاب اور ستارونکی شعاع کی ایک حرارت قوی عالم مین ظاہر کی ہی اور اونکے روشنے چہپ جانیسے نہایت خنکی عالم مین پیدا کرتے ہین اور یہہ تاثیر ہر روز آنے جانے زمین

مولانا صاحب علیہ الرحمۃ نے اہل ہیئت اور اہل ہندسہ کی بہت سی تقریرین لکہی ہین بخوف درازگی اور نہ سمجھنے عوام کے نہین لکہین ہین ۱۲ منہ

رات کے نظر آتی ہے جیسا کہ فرمایا وغطش لیلہا الخ **عزیزی** وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا اور تاریک کیا
آسمان کی رات کو اور نکالا اوسکے دن کی روشنی کو **فتح** اور اندہیری کی رات اوسکی اور کہول نکالی
اوسکی دہوپ **موضح تفسیر** اور اندہیری کی رات اوسکی تاکہ آفتاب کی شعاع گرم جہان والونپر
نہ چمکے اور سردی پیدا ہو اور نکالی روشنی اوسکی کہ عبارت اوسکی آفتاب سے ہے اور نسبت روز و شب کی
آسمان کی طرف اس سبب سے ہے کہ سب کچہہ گردش آسمان اور ستارونکے سے پیدا ہوتا ہے **عزیزی**

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝

اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے ہموار کیا مترجم کہتا ہے معنے ہموار کرنیکے بہی ہین کہ فرماتا ہے نکالا
زمین سے اوسکے پانی کو اور اوسکے چراگاہ کو اور پہاڑونکو استوار کیا واسطے منفعت تمہارے اور
چارپایون تمہارے کے **فتح** اور زمین کو اس پیچہے صاف بچہایا نکالا اوس سے اوسکا پانی اور چارا اور
پہاڑونکو بوجہہ رکہا کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چوپایونکے **موضح تفسیر** وَالْاَرْضَ
الخ اور زمین کو رات و دن کی تدبیر کے بعد ہموار و چمن بندی کی کیونکہ جمع ہونیسے گرمی سردی کی زمین میں
اَخْرَجَ الخ نکالا اوس مین سے پانی اوسکا اور جب پانی او خاک مل گئی اور حرارت نے بہار اور
گرمی کے اوسمین اثر کیا تو بس گہاس اور سبزہ اگا جیسا کہ فرماتے ہین وَمَرْعٰهَا اور نکالا چارا اور
زمین کا گویا زمین اس تدبیر سے پہلے اوجڑ بہی تہی اب اوسکو باغ بنادیا کہ پانی بہی اوسمین جاری ہے اور
طرح طرح کا سبزہ بہی اگا ہے اور اسواسطے کہ مادہ پانیکا زمین مین محفوظ ہوا ایک اور تدبیر فرمائی ہے وَالْجِبَالَ
اَرْسٰهَا اور پہاڑونکو لنگرونکی طرح سے زمین پر رکہا کہ جو بخارات کہ زمین مین گہرے ہین اگر چاہین کہ
باہر نکلین تو پہاڑونکے ثقالت کے سبب نکل نہین سکتے ناچار پہر کر پانی ہوجاتے ہین اور سوراخون کی راہ سے
جو اون پہاڑونمین پائے ہین چشمون اور نہرون کے طور سے جاری ہوتے ہین اور یہہ بہی ہے کہ جو پانی
آسمان سے اوترتا ہے تو پہاڑونکے ثقالت کے سبب زمین اوسکو جذب نہین کرسکتے اور پہاڑونکی چوٹیونپر جمع
ہو رہتا ہے پہر آہستہ آہستہ نشیب کی طرف جاری ہوتا ہے اور اسی سبب سے نہرین اور چشمے پہاڑون سے جاری
ہوتی ہین اور قرآن شریف مین جابجا چشمون اور نہرونکے ذکر کے ساتہہ ذکر پہاڑونکا بہی آیا ہے اور یہہ سب
تدبیرین اسواسطے فرمائی ہین کہ مَتَاعًا لَّكُمْ الخ کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے پس بقا اور معاش
تمہارے سب انہی سے مربوط ہے اور حیات تمہارے مددچلانے والی اونکی حیات سے ہے پہر خلقت مین اپنے کو
زیادہ محکم کسطور سے گمان کرسکوگے اور یہان پر سمجہنا چاہیے کہ یہان سے تو یہہ سمجہا جاتا ہے کہ آسمان پہلے پیدا ہوا
دوسرا مین پیچہے اور اور آیتون مین کہ سورہ بقر اور سورہ فصلت مین واقع ہوئی ہین زمین کی خلقت کو
آسمان کی خلقت سے پہلے بیان فرمایا ہے بلکہ پہاڑونکے قائم کرنیکو زمین پر اور اوسکے برکت کو ساتہہ پیدا
کرنے قوتونکے زمین مین بہی سورہ فصلت مین آسمان کی خلقت پر مقدم فرمایا ہے اور وہ جو کشاف
والے اور اور مفسرون نے کہا ہے کہ خلقت زمین کے جرم کی آسمان کی خلقت پر مقدم ہے اور بچہانا اور
پہیلانا زمین کا آسمان کی خلقت کے بعد سو یہہ تقریر پیش نہین چلتی کیونکہ سورہ فصلت مین زمین کی

ف سورہ فصلت مین آسمان کو پیچہے کہا بیان زمین کو پیچہے سو یہان آسمان کا بنانا ہے اور اونچا کرنا اور دن رات پہیرانا یہ شاید زمین کے پیچہے ہو وہان اوسکو سات کرنا بانٹ کر پہر ہر ایک مین چلاوے سو جہیلا تا وہ شاید زمین کے بچہانے سے ہو ۱۲ منہ

ع صاحب جلالین نے لکہا ہے اور صاحب کشاف نے ... کہا ہے

پہلا قول کہ زمین اپنی خلقت کا اول پیدا ہوئی پیچہے آسمان زمین کے

تمام خلقت کو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے آسمان کی خلقت سے مقدم فرمایا ہے اور سورہ بقرہ مین بہی آیہ خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استویٰ الی السماء زمین کی تمام مخلوقات کی تقدیم آسمان کی تسویہ پر دلالت کرتی ہی پس تحقیق یہہ ہے کہ مراد دحو یعنے پہیلانے زمین کیسے کہ آسمان کی تسویہ کے بعد ہے مرتبہ قضا اور ایجاد ما فی الارض کا ہے اور زمین کو لطوبتو کے مرتب کرنا اور مراد خلقت سے ما فی الارض من الجبال والنبات والاقوات کے آیہ سورۂ فصلت اور سورہ بقرہ مین ہے آسمان کے تسویہ پر مقدم ہے سو ان چیزونکی اندازے اور تقدیر کا مرتبہ ہے نہ بالفعل کا پیدا کرنا والا ظاہر ہے کہ ہونا معدن اور نباتات بلکہ جو چیزین آسمان و زمین کی بیچمین ہین شعاعون آسمانی پر اور اوضاع مختلفہ پر اون شعاعون کے موقوف ہین کہ آسمان کی حرکت سے متعلق ہین اور بعضے مفسرون نے لکہا ہے کہ ثم اور بعد ذلک ان آیتونمین ترکیب کے لیے نہین ہین بلکہ نعمتون کی گنتی کیواسطے ہین کہ بسبب تعنایت کے رعایت پس و پیش کی ذکر مین نہین کرتے ہین جیسے کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ مینے تجکو فلانے فلانے چیزین پہنین دی تیرے پرورش ہنین کی پہر تجکو اگلے بات سکے ہاتہ سے کہ تجپر ظلم کرتا تہا نہین چہڑایا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ بعد ذلک یہان مع ذلک کے معنونمین ہے جیسے آیہ عتل بعد ذلک زنیم مین اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے زمین کو بہت چہوٹا پیدا کیا اور اوسمین پہاڑونکی رگین پیدا کین اور اون کونمین برکت دی کہ اونکی سبب سے پانی کو اندر کہینچ لے اور چشمے جاری ہون اور اندازہ کہانیکی چیزونکا مقرر کر دیا پہر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان ایک دہوین کی طرح تہا اوسکے سات آسمان بنائے پہر زمین کو پہیلایا جسقدر کہ اب ہے اور اول پیدایش زمین کی کعبہ معظمہ کے مقام پر تہی وہین سے پہیلائی گئی اسی واسطہ اوس خانہ مکرم کے حق مین اور جا سے فرمایا ہے ان اول بیت وضع للناس اور مکہ کے شہر کو اسلیے ام القریٰ کہتے ہین واللہ اعلم اور کافر جو شبہہ حیات اخروی مین کرتے تہے اونکی دفع سے جب فارغ ہوے تو وہ بات کہ مقصود تہی یعنی تفصیل نیکون اور بدونکی حالکی اور ہتیار ہر ایک کا ان دونونمین اپنے حال کے اندازہ ہوا رہ گیا تہا پہر تمام کرنیکو اوس مقصد کے رجوع فرماتے ہین کہ کتنی دل اوس روزکی دوبارہ زندگی کے سبب سے اور نفخہ صور کی آواز سنتی سے بیقرار ہوجاوینگے اور ثمرہ بہی اونکے اس اضطراب و بیقراری کا ظہور کریگا اور جس بلا سے کہ ڈرتے تہے وہی واقع ہوگی فاذا جاءت الطامۃ الخ

۵ **عزیزی** ۵ فاذا جاءت الطامۃ الکبریٰ پس جس وقت کہ آوے قیامت ۵ **فتح** ۵ پہر جب آوے وہ بڑا ہنگامہ ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** پس آنیسے اوس دن کے لوگ مضطرب و بیقرار ہوجاوینگے اور ہر شخص کو نہایت اندیشہ ہوگا کہ دیکہا چاہیے مجہے آج کے دن اس مقام پر اس زندگی مین کسطرح سے پیش آتے ہین اور کیا کرتے اور جب دوسرا حادثہ آویگا وہ بہت ہی بڑا اور سب حادثون پر غالب ہوگا کہ مراد تجلی قہر الٰہی سے ہے مجازات کے لیے اور حاضر کرنیکو عملونکے صحیفون کے اور شاہدونکے اور داد خواہ ملائکہ کے اور نزدیک لانیکو دوزخ کے اوسکے موقف پر اور دار و گیر گنہگارونکے اور سوال و جواب ہونکے

ف ۵ اور بیان ان نعمتون کی تنقید مین عطف بعض کا بعض پر ہے یعنی ایک نعمت دوسرے کے بعد ہے اور اسی واسطے حرف ثم اور بعد کا لائے ہین تو ترتیب زمانی مقصود نہیں بلکہ بعض نعمتوں کا بیان بعض کے بعد ہے اور یہ حرف عطف کی جگہ ہین اور حرف ثم بعض جگہ بعد کی جگہ آیا ہے عطف کی بجائے ایسا حمل ہین جیسے والارض بعد ذلک دحاہا اخرج منہا ماءہا ومرعاہا اور جیسے بنیاہا رفع سمکہا فسواہا اور جہان پہلی نعمت کی بیان سے فارغ ہوکر دوسری نعمت کا بیان کرنا مقصود ہو وہان حرف عطف کا لاتے ہین چنانچہ سب آیتون مذکورہ مین ہے ۱۲ منہ ۲ یعنی اوسکو کہرے ہونیکی جگہہ ۱۲

سزا کیواسطے آور یہہ حادثہ جو بالاصالۃ نوع انسانی کی مجازت کے واسطے واقع ہوگا اور آسمان کا پھٹنا اور زمین کا زلزال اور اور حادثے محض اوسکی تمہید اور توطیہ ہین لس واقع ہونا اوس حادثہ کا ہوئیگا مگر یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ الخ ۵ عزیزی ۵ یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰیۙ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی جسدن کہ یاد کرے آدمی جو کچھہ کہ عمل کیا تہا اور ظاہر کیجاوے دوزخ واسطے اونکے کہ دیکھنا اوسکا چاہیے ثواب و عذاب مستحق ہوگا ۵ **فتح** ۵ جسدن یاد کرے آدمی جو کمایا اور نکال رکہے دوزخ جو چاہے دیکھے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** یَوْمَ الخ جسدن یاد کریگا آدمی اون سب چیزونکو جو دنیا مین سعی اور تلاش کی تہین گویا کام کرنیکے بعد کہ جزا اوسکے نہین دیکہی اور ثمرہ اوسکا نہین چکہا تو بہول گیا تہا اب جبکہ اوسکا انہونسے دیکھیگا تو اون سبکا مونکو یاد کریگا اور اپنے اعمال کو لکہے ہوئے اور صحیفون مین بہی لکہے ہوے دیکھیگا اور جو چیزین کہ اوسکے ذہن سے جاتی رہی تہین پہر اوسکے ذہن مین آجاوینگی وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ اور کہول دکھائی جاویگی دوزخ لِمَنْ یَّرٰی ۵ چاہیے دیکھے اور سب آدمی دوزخکے دیکھنے مین اوسوقت برابر ہونگے جیسے دنیا مین انبیا اولیا دوزخ کو دیکھتے ہین اور عوام نہین دیکھتے وہان یہہ تفرقہ نرہیگا پس زیادہ کرنا لِمَنْ یَّرٰی کا اوسکے ظہور کی تعمیم کے واسطے ہے جیسے قد تبین الصبح لذی عینین اور ہر چند کہ یہہ حادثہ عظیم تمام محشر والون کو بے حواس کر دیگا اور دیکھنے مین قہر الہی کی نشانیونکے کہ دوزخ کی صورت سے نمودار ہونگی سب شریک ہونگے لیکن اثر اس غضب کا ہر کسیکو نہ پہنچیگا بلکہ لوگ اوسوقت مین دو فریق ہو جاوینگے جیسے آگے فرمایا ۵ عزیزی ۵ فَاَمَّا مَنْ طَغٰیۙ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاۙ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰیؕ پہر جو کوئی حد سے گذرا ہوگا اور اختیار کیا ہوگا اس جہان کی زندگانی کو پس دوزخ ہی جگہہ اوسکی ہے ۵ **فتح** ۵ سو جسنے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے ٹہکانا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَاَمَّا الخ پہر جس شخص نے کہ دنیا مین سرکشی و شرارت کی تہی اور اللہ تعالے کی مقرر کی ہوئی حدونسے تجاوز کیا تہا اور اکثر سرکشی اور شرارت کا سبب دنیا کی محبت ہے اسلیے حدیث شریف مین آیا ہے حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ كُلِّ خَطِیْئَةٍ اور یہہ سرکش دنیا کی محبت سے بہی بڑہ گیا تہا وَاٰثَرَ الخ اور بہتر سمجہا تہا دنیا کا جینا اور اوسکی لذتونکو رضامندی پر اور اوسکے ثواب پر ترجیح دی تہی پس تحقیق دوزخ وہی ہے اوسکا ٹہکانا کیونکہ دوزخ مظہر ہے قہر الہی کی اور دوری کی سبب ہے اوسکے جناب سے اور جسنے غیر اللہ کو کہ دنیا ہے اللہ پر ترجیح دی تو اللہ تعالے سے نہایت دور جا پڑا اور اوسکا دیکھنا دوزخ کو ایسا ہی جیسے دیکھنا چور کا جلاد کو یا سولی کو ۵ عزیزی ۵ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰیۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰیؕ اور جو کوئی ڈرا ہو کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے کے اور باز رکہا نفس کو خواہش سے پس تحقیق بہشت ہی ہے ٹہکانا اوسکا ۵ **فتح** ۵ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کہڑا ہونیسے اور روکا جی کو چاؤ سے سو بہشت ہی ہے ٹہکانا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** حاصل جواب کا یہہ کہ عاصی یعنی گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع بہشت مین ۵ جلالین ۵ وَاَمَّا مَنْ خَافَ الخ اور جو شخص کہ دنیا مین ڈرا اپنے پروردگار کے حضور مین

کہڑے ہونیسے ڈرتہا کہ مجکو اوسکے حضور مین کہڑے ہونا ہے بس اوسکی مقرر کی ہوی حدونسی تجاوز
اور سرکشی نجا ہے کرنا نہین تو وہان روسیاہی ہوگی اور دنیا کی زندگانی کو کہ ایک سفر قلیل سے زیادہ
نہین حق تعالے کی مرضیات اور آخرت کی ثواب پر ترجیح نہ دینا چاہیے کہ آخر کو کام اوسی سے پڑتا ہے و
نَہَی النَّفْسَ الخ اور روکا جی کو چاؤ سے یعنے خواہش نامشروع سے کہ اکثر دنیا کی ترجیح کی باعث نفس
کی خواہش ہی ہوتی ہی پس تحقیق بہشت وہی مکان اوسکے لائق ہے شیخ ابوبکر وراق فرماتے ہین
کہ اللہ تعالے نے دنیا اور آخرت مین کوئی چیز زیادہ بری ہوا سے کہ مخالف حق کے ہو نہین پیدا کی ہے
اوسیواسطے اہل طریقت کی نزدیک آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ ہوائے نفس سے خلاص ہوجاوے
چنانچہ عام لوگونکے عرف مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ محبت سے کہیل کود کی خلاص ہوجاوے
بیت خلق اطفال اند جز مست خدا ٭ نیست بالغ جز رہیدہ از ہوا ٭ بس وہ کہنا اوسکا دوزخ کو سطرح سے
ہوگا جیسے تماشبین جلاد کو یا سولی کو دیکہین کہ اور موجب فرحت اور خوشی کا ہو ہرچند کہ اسمقام پر حال
بیان کرنا آدمیونکے دو فرقونکا منظور ہے کہ محشر کے دن انجام ہر ایک کا اونمین سے ایک اور ہی رنگ کہتا ہے
لیکن مفسرین نے لکہا ہے کہ ان دو نوع وصنفونمین اشارہ ہے دو حقیقی بہائیونکے حال کی طرف
قریش مین سے کہ دو لونکو اونکے باپ کا مال بہت سا ہاتہہ لگا تہا اور اونکی مان اونکو بہت چاہتی
ہی اور اونکی خوش خوراکی اور خوش پوشاکی مین شب و روز مصروف رہتے تہے ایک اونمین سے کہ مصعب
بن عمیر نام رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین حاضر ہوا کرتے تہے اور اللہ تعالی کے
خوف سے دنیا کی لذتین چہوڑ دین تہین اور راتکو تہجد گذاری مین بیدار رہتے تہے اور ہمیشہ روزے کہتے
اور اچہا کہانا نہ کہاتے کہ عورتونکی خواہش زیادہ ہوگی آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیسے
وہ سب مال ومتاع اور دولت وحشمت چہوڑ کر اور سارے گہربار سے جدا ہو کر غربت وکربت مین مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کی اور وہانکے لوگونکی قرآن شریف پڑہانے مین مشغول ہوے اور جنگ احد مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان اوٹہا کر کمال استقلال اور جوانمردی وآزادگی کے ساتہہ دنیا سے گیئے ہیہات ہوکر
انا للہ وانا الیہ راجعون اور اونکے کفن کے لیے سوائے ایک لنگ کے کچہہ میسر نہوا اور وہ بہی اونکے قد کے
برابر نہتی اگر پانو چہپاتے تو سر کہل جاتا اور سر چہپاتے تو پانو کہل جاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لنگ سے اونکا سر چہپا دو اور پانو کو اذخر گہانس سے کہ خوشبودار ہوتی ہے چہپا دو اور دوسرا بہائی کہ جسکا
نام عامر بن عمیر تہا شب وروز عیش وعشرت مین مصروف رہتا اور محرمات شرعیہ مین مستغرق اور ترک
دنیا پر اپنے بہائی سے لڑتا جہگڑتا رہتا اور دنیا کی محبت کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے
بہاگتا تہا اور ایمان کے حکمونکو قبول نہین کرتا تہا یہانتک کہ جنگ بدر مین کافرونکے ساتہہ مارا
گیا اور دوزخ کا کندہ ہوا عاذنا اللہ من سوء الخاتمۃ ٭ **تنبیہ** پروردگار کے سامنے کہڑے
ہونے سے ڈرنا ضرور ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی
یُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ ٭ مشکوۃ

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافرونکے سامنے ذکر قیامت کا کرتے اور فرماتے کہ عالیان دنیا اور
سرکش و بدونکے لیے دوزخ ہے اور متقیون کے لیے جنت ٹھکانا ہے تو کافر پوچھنے لگتے کہ یہہ سب کچھ تو
قیامت کو ہوگا یہہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی اور اوسکے آنیکا کونسا وقت ہے اللہ تعالی نے اونکے بیہودہ
سوال پر خفگی فرمائی اور ارشاد فرمایا يَسْـَٔلُونَكَ الخ ع عزیزی خوف اول اسباب اطاعت
کیسے ہے پھر رجا پھر محبت پس خوف تو عوام کے لیے ہے اور رجا خواص کے لیے اور محبت اخص خواص
کے لیے وَنَهَى النَّفْسَ یعنی روکا نفس کو اوسکی خواہش سے اور نہ اعتماد کیا زندگانی دنیا
متاع پر اور اوسکی زرق برق پر اور نہ مغرور ہوا اوسکی زینتون پر یہہ جان کر کہ یہہ سب فانی ہے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑی ڈرانی چیز کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر ہوا
اور طول امل ہی ہے ایسیر ہوا پس روکتی ہی حق سے اور ایسیر طول امل پس بھلا دیتی ہے آخرة کو
انتہی اور کہا کسی بزرگ نے کہ ہوا عبارت ہی سات شہوتونسے جو مذکور ہین قرآن مجید مین
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الخ پھر دخل کیا ان سبکو اللہ تعالی
نے دو امر و نمین جیسکہ فرمایا إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ پھر دخل کیا اونکو ایک چیز مین کہ وہ ہوا ہی جو کہ
آیة مین اس سورة کے مذکور ہے پس ہوا جامع ہے اقسام شہوات کو پس جو کوئی چھوٹا ہو ہے بلاشبہ چھوٹا تمام
قیود و خرابیونسے کہا سہل رحمہ اللہ نے کہ نہین سالم رہتے ہوا سے سواے انبیا اور بعضے صدیقونکے
اور سالم رہنا ہے ہوا سے وہی کہ لازم کرتا ہے اپنے نفس پر ادب کو ع روح يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ
مُرْسَاهَا پوچھتے ہین تجھسے قیامت سے کہ کب ہوگا تحقق اوسکا ع فتح پوچھتے ہین تجھسے وہ
گھڑی کب ہے ٹھہراؤ اوسکا ع موضح تفسیر پوچھتے ہین تجھسے قیامت کے آنیکا وقت
کب ہوگا برپا کرنا اوس قیامت کا اور کونسی وقت ہوگی حال آنکہ یہہ سوال اونکا محض بیجا ہے
کیونکہ آئندہ کی باتین بتانا کچھہ تیرا کام نہین کہ تجھسے اس قسم کی باتین پوچھتے ہین یہہ تو نجومیون
اور رمالون و جفریون اور فال دیکھنے والون اور کاہنونکا کام ہے تیرا کام تو پہنچانا الہی احکام
کا ہے اور ڈرانا اللہ کے عذابونسے بغیر تعین وقت کے ع فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا
تو کس مرتبہ مین ہے علم اوسکے سے تیرے پروردگار کی طرف ہے منتہا اوسکی علم کا ع فتح
اوسکے مذکور سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اوسکی ع موضح تفسیر إِنَّمَا أَنتَ الخ
ہے اوس قیامت کا وقت بیان کرین کیونکہ انبیا و اولیا جو کبھی کسی بات کے وقت کو
بیان کرتے ہین تو محض اسلیے کہ جب وہ بات اوسیوقت ہوجاتی ہے تو لوگونکو اونکی نبوت و ولایت
اعتقاد آجاتا ہے اور اونسے اللہ کی راہ سیکھتے ہین اور ہدایت پاتے ہین جیسے طبیب حاذق اطبا کہ بعضے
وقت بطور تقدمة المعرفت کے مریض کے تغیرات مزاجی آئندہ کو بتا دیتے ہین اسلیے کہ اس بات
ظہور مین آنیکے بعد اونکی طبابت پر اعتقاد آجاوے اور مخلوق انسے علاج کروا وین لیکن
بات بیان کردینی نہ شرط نبوت و ولایت کی ہے نہ طبابت کی یہہ اللہ کا کام ہے إِلَىٰ رَبِّكَ الخ تیرے

ہی کیطرف ہے انتہا قیامت یعنی وہی جانتے کہ کب ہوگی قیامت اورکسیکو کچہہ خبر نہین ہے ۃ عزیزی ۃ
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰہَا ۝ سواے اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اوسکو کہ ڈرے اوس سے ۃ **فتح** ۃ
تو تو ڈر سنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے ۃ **موضح** ۃ **تفسیر** یعنے حال قیامت کا مجمل سنکر
ڈرتا ہے اوسکو تفصیل سے ڈسناوے یا یہہ مراد ہے کہ تو ڈرانیوالا اوسکو ہے جو مستعد ڈرنیکا رکہتا ہو کہ ڈرانا
اوسکو فائدہ مند ہوگا ۃ عزیزی ۃ کَاَنَّہُمْ یَوْمَ یَرَوْنَہَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰہَا ۝ جسدن کہ دیکہینگے قیامت کو
ایسا جانینگے کہ وہ نہین ٹہیرے تہے دنیا مین مگر ایکوقت شام یا ایک وقت صبح کہ پہلے اوس سے تہا
ۃ **فتح** ۃ ایسا لگیگا جسدن دیکہینگے اوسکو کہ دیر نہین لگی اونکو مگر ایک شام یا صبح اوسکی ۃ **موضح** ۃ
تفسیر یعنے جس روز دیکہینگے کفار قریش قیامت کو جانینگے کہ ٹہیرے نہین تہے دنیا مین یا
قبر مین مگر ایکوقت شام یا ایکوقت چاشت اوسکے یعنی ہول اوسدن کیسے مدت اپنی عمر کی بہول
جاوینگے اور جانینگے کہ دنیا یا قبر مین نہین رہے تہے مگر ایک آخر روز یا اول روز ۃ **بحر** ۃ کَاَنَّہُمْ الخ
گویا کہ وہ لوگ جس روز کہ دیکہینگے نشانیان اوس قیامت کی تو جانینگے کہ اونکے ٹہیرنیکی مدت دنیا مین
نہایت تہوڑی تہی ایک روز کامل کو بہی نہین پہنچی تہی بلکہ ایسا گمان کرینگے کہ دیر نہین کی تہی دنیا
اور قبر مین مگر ایک عشا کہ آفتاب کے زوال سے غروب تک کو کہتے ہین یا برابر اوسکی ضحی کے کہ طلوع
آفتاب سے زوال کے قریب تک اوسکا وقت ہوتا ہے ۃ **عزیزی** ۃ غرضکہ یہہ دنیا فانیہ بے بقا
محض اور چند روزہ ہے اسکے محبت نرکہنی چاہیے وہان کی فکر چاہیے جہان ہمیشہ رہنا ہے عارف طیار
علما قدس سرہ فرماتے ہین سے گر بقا خواہی فنا سے خود گزین نہ اولین چیزی کہ مے زاید بقا است
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے پڑہی سورۃ نازعات ہوا اون لوگون سے کہ ٹہیرائیگا اوسکو اللہ
قبر اور قیامت مین بقدر نماز فرض کے یہان تک کہ داخل کریگا جنت مین اور مراد اس سے یہہ ہے
کہ کم ٹہیریگا قبر و قیامت مین پہر چلیں کریگا بہشت مین ۃ **روح** ۃ **سُوْرَۃُ عَبَسَ**
یہہ سورۃ مکی ہے اس مین بیالیس ۴۲ آیتین اور ایکسو تیس کلمے پانسو پینتیس حرف ہین اور نازل ہوئی ہے
بعد سورۃ والنجم کے اور اس سورۃ کا ربط سورہ والنازعات سے کئی طور سے ظاہر ہے اول تو یہہ
کہ آخر مین سورہ والنازعات کے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰہَا فرمایا اور اس سورۃ مین عتاب اور خطاب ہے ترک کرنے
پر اس منصب کے لوازمات کے کہ اَمَّا مَنْ جَآءَکَ یَسْعٰی وَہُوَ یَخْشٰی فرمایا دوسرے یہہ کہ ان دونون تنبیہ
ڈرکے قیامت کے دن کے اور تکلیفین اوس روز کی ایک ہی طور سے مذکور ہین جیسے اوس سورہ مین
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی الی آخرہا فرمایا ہے اور اس سورۃ مین فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ الی آخرہا اور کئی وجہین
مناسبت کی ہین اور پہلے ذکر کرنے سبب نزول اس سورۃ کے ایک قاعدہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی
کے محبوب بندے جو کچہہ اپنے رستہ سے کرتے ہین اور وہ خلاف مرضی مالک کے ہوتا ہے تو اوسپر
اوسکی تعلیم و تادیب ہوجاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسبات کی طرف اشارہ فرمایا کہ
کہ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ وَعَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمِیْ یہان تک کہ متخلق باخلاق الٰہی تعالے کے ہو پس یہہ عتاب ہونا

۱ یعنی ...
۲ ...
۳ ...
۴ صاحب علیہ الرحمہ نے کئی وجہین لکہی ہین تفسیر مین بخوف درازی کے یہان نہین لکہین ۱۲
سورۃ عبس ع
۵ یعنی ادب سکہایا مجکو میرے رب نے پس اچہا ادب سکہایا اور تعلیم کی مجکو پس اچہی تعلیم کی مجکو ۱۲

حضرت پر جو آگے مذکور ہوتا ہے منافی آپکے منصب کے نہین ہے بلکہ عین عنایت و شفقت کی راہ سے
ہے جب یہہ قاعدہ جان لیا تو اب سمجھا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد الحرام مین تشریف
رکھتے تھے اور آپکے پاس عمدہ اور سردار قریش کے مانند عتبہ اور ربیعہ بیٹے شیبہ اور ابوجہل بن ہشام
اور حضرت عباس بن عبد المطلب اور اور رئیسونکے بیٹے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو دین
اسلام کی خوبی اور کفر و بت پرستی کی برائی سمجھاتے تھے اور کمال توجہہ سے اونکی ساتھہ باتونمین مشغول تھے
کہ اتنے مین ایک اندھا یعنے عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ زہری کہ اونکو ابن ام مکتوم بھی کہتے
تھے اسلیئے کہ مکتوم اندھے کو کہتے ہین اور اونکی مان کو ام مکتوم کہا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور آپ اوسوقت کے آنیسے اونکے ناخوش ہوے اور جانا کہ یہہ نابینا ہے مجلس کا رنگ ڈہنگ نجانیگا
نہین ملنے محل و بیموقع کلام کریگا اور بیچ مین باتون کے آکر بیٹہیگا اور یہہ جو مین ان سردارونسے باتین کر رہا ہون
اور دعوت اسلام کی کرتا ہون ناتمام رہ جاویگی آخر اوس نابینا نے کچہہ مجلس کے پیش و پیس کا خیال نکیا
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹہا اور کہنے لگا کہ مجھکو کلام اللہ کی فلانی فلانی سورۃ
سکہلاؤ اور میری طرف توجہہ فرماؤ کہ مین بغیر رہبر کے بڑی مشقت سے پوچہتا پوچہتا آپ تک آیا ہون
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سردارونکی خاطر کچہہ جواب ندیا اور فرمایا کہ ٹہیر وہ نابینا تہوڑی
دیر تو ٹہیر اپہر اوسیطرح سے کہنے لگا یہانتک کہ کئی بار یہہ مقدمہ اسی طور سے ہوا آخر اوسکی اس حرکت
بیجا کے سبب سے کہ اون سردارون کی رنجش کے باعث تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چین بجبین ہوئے
اور چہرہ مبارک پر آثار خفگی کے نظر آنے لگے اور اپنا منہ اوس نابینا کی طرف سے پہرا کر اون سردارن
کیطرف متوجہ ہوے پس اوسی حالمین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور اس معاملہ پر سخت خفگی اوتری اور
روایت کیا گیا ہے کہ جون جون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی زبان سے سنتے تہے وون
وون رنگ مبارک آپکا خوف سے زرد ہو ہو جاتا تہا یہانتک کہ جب كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ کو حضرت
جبرئیل علیہ السلام کی زبان سے سنا تو خوش ہوے اور خوف دل سے کم ہوا اور رنگ ٹہکانے پر آیا
اور سمجہے کہ یہہ خفگی فقط نصیحت کے لیے ہے مہربانی و عنایت کی راہ سے کچہہ غضب کی راہ سے
نہین ہے بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کے گہر کہ جو مایوس ہو کر چلا گیا تہا تشریف
فرما ہوئے اور عذر کیا اور اوسکو ہمراہ لیکر دولتخانہ کو تشریف لائے اور اپنے چادر مبارک بچہا کر
اوسپر اوسکو بٹہایا پہر جب کبہی وہ نابینا آنحضرت[1] صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آتا تو آپ اوسکی
نہایت خاطرداری کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ اور جب آپ اوس نابینا کو دیکھتے تو فرماتے
کہ تجہکو کچہہ حاجت و کام ہو تو کہہ اور آپ دو بار اوس نابینا کو مدینہ منورہ مین امام اپنے قائم مقام
کر کر سفر کو تشریف فرما ہوے ہین اور انس نے ایک عجب حال اونکا نقل کیا ہے کہ مینے قادسیہ کی
لڑائی مین اوس نابینا کو دیکہا کہ زرہ پہنے ہوے اور تازی گہوڑے پر سوار اور سیاہ نشان اونکے ہاتہ مین
ہے اور کافرونپر حملہ کرتے ہین اور یہہ بہی روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد اس

[1] یعنی جو شخص زیادہ تحقیق کرنیکے واسطے عتاب کیا مجھکو میرے رب نے ۱۲

قصے کے کسی فقیر سے چین بجبین نہین ہوے اور کسی دولتمند کی خوشآمد نہین کی اور اس مقام پر مفسرونکو اس خفگی کے ہونمین بڑا اشکال ہے کیون کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ مین کوئی ایسی بات کہ قواعد شرعیہ کے خلاف ہو عمل مین نہین آئی پھر اونپر اسقدر خفگی کیون فرمائی اسلیے کہ شرع کا قاعدہ ہے کہ عام نفع مقدم ہے خاص نفع پر پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کو جو اون سردارون کو کرتے تہے قرآن سکہلانے پر اوس نابینا کے اسلیئے مقدم رکھا کہ اونکے اسلام لانمین توقع سارے اہل مکہ کے اسلام کی تہی کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ اور تعلیم کرنمین قرآن کے سورتونکے اوس نابینا کو خاص اوسیکو فائدہ تہا دوسرے یہہ کہ اسلام کی دعوت مقدم ہے قرآن سکہانیسے کیونکہ وہ اصل ہے اور یہہ فرع اور فقہا کے نزدیک یہہ بات ٹہیر چکی ہے کہ اگر کوئی شخص آکر کہے کہ مجکو اسلام تعلیم کرو اور دوسرا شخص اوسیوقت کہے کہ مجکو قرآن پڑہا یا کچہہ ارشاد و نصیحت کی خواہش کرے تو اوس وقت اسلام کی تلقین کو مقدم کرنا چاہیے کہ اسکے دیر کرنمین بڑا نقصان ہے اور باتونمین دیر کرنیکی نسبت اور وہ نابینا دیکہتا ہی نہین تہا کہ حضرت کی ترش روی دیکہسکر اوسکو رنج ہوتا اور ان سب ہونے علاوہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسوقت تک جناب الہی مین اس فعل کا ناپسند ہونا ہی معلوم نتہا اسلیے کہ ممانعت اوسوقت تک اس قول کے نازل نہین ہوئی تہی پس ابتدا ہے ہی مین اسقدر خفگی کا کیا محل تہا جواب اس اشکال کا یہہ ہے شعر کار پاکانرا قیاس از خود مگیر ⁂ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ⁂ ہرچند کہ وہ نابینا چہرہ مبارک کے تغیر کو ندیکہتا تہا لیکن اور لوگ تو دیکہتے تہے او اغنیا کی خاطرداری اور فقرا کی طرف سے بے پروائی دریافت کرتے تہے حق تعالیٰ نے اپنے محبوب کے حق مین اتنے توہم کو بہی پسند نکیا اور چاہا کہ ظاہر و باطن میرے محبوب کا میری رضامندی ڈہونڈہنمین مصروف رہے اور ہرگز کسیکو میرے محبوب کی طرف ریا کی تہمت کا گمان بہی نرہے اور یہہ بہی ہے کہ اوس نابینا کو فائدہ ہونا امر یقینی تہا اور اون سردارونکا فائدہ اوٹہانا دعوت اسلام سے پہر فائدہ اوٹہانا شہر والونکا اونکی پیروی سے ایک خیالی بات تہی اور موہوم بات کو ترجیح دینی خوب نہین اور کنہ اس بات کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ حرکت گناہ اور خلاف شرع ہونیکا لگاؤ بہی نہین رکہتی تہی لیکن محبوبونکے فقط گناہ سے بچنے پر اکتفا نہین کرتے ہین بلکہ اونسے تخلق باخلاق الہی چاہتے ہین جیسے شفیق باپ اگر کوئی بات اپنے فرزندونسے خلاف اپنے وضع اور آئین کے دیکہتا ہے گو کہ وہ مشروع اور اچہی ہو غصہ کرتا ہے جیسیکہ بادشاہ اپنے فرزندونکے لیے نہین چاہتے کہ صلحا اور مشائخونکی طرح مسجدونمین معتکف ہون یا گوشہ گیری اختیار کرین اور ایسیہی مشائخ و صلحا نہین چاہتے کہ ہماری اولاد سپاہیون اور نوکری پیشونکی مانند تلاش معاش مین مشغول ہون گو کہ وجہہ حلال سے ہو وعلی ہذا القیاس پس یہہ خطاب و عتاب کچہہ گناہ و تقصیر پر نہین ہے کہ وجہ اوسکی بے گناہی کی صورتمین مشکل ہوجائے و بلکہ تو اس قسم سے ہے جیسے والدین کی تربیت اپنے فرزندونکو ہوتی ہے سو جہ اوسکی ظاہر ہے اور وجہہ اسکے نام ہونیکی

ساتھہ عبس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے نبی عظیم القدر پر جو خفا ہوا بسبب عدم توجہی اور تیوری چڑہانیکے اونی شاگرد پیر اور اللہ تعالے نے اوسکو تعلیم کے طور پر لفظ عبس کر بیان فرمایا تو وہی نام ٹہیرا سورہ کا تاکہ عبرت استادون اور مرشدونکو کہ شاگردون اور مریدونپر ناحق خفا ہوا کرین اور نظر مہربانی اور شفقت کی اونپر رکہا کرین اور بحرد نام سنے اس سورہ کے وہ قصہ یاد آجاوی اور بسبب فقر و غربت اونکیکی اونکو حقیر سمجہا نہین اور امیرون کو اونپر ترجیح ندین اور یہہ بہی ہے کہ کمال محبوبیت اس پیغمبر کی حضور اقدس مین ثابت ہو کہ اسقدر تغیر چہرہ کا انکی اتنا شاق جانا کہ بار بار پڑہنے والون کی زبان سے یاد فرماتے ہین اور اوسکی خبر دیتے ہین اور اس کلام کو کہ اوسمین یہہ قصہ مذکور ہے ایسے طور سے شروع کیا جیسکہ عاشق شیدا اپنے محبوب کے معاملہ نامرغوب کو شاق جانکر اوس معاملہ کے وقت اور مکان کا بہی پتا اوس معاملہ کے ساتہہ بتاتا ہے ۞ عزیزی ۞ بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَبَسَ وَتَوَلّٰی ۞ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ۞ موہنہ ترش کیا اور موہنہ پہیرا بسبب اسکے کہ آیا اوسکے پاس نابینا ۞ فتح ۞ تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا ۞ مو ۞ تفسیر عبس تیوری چڑہائی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اس قدر پر بہی اکتفا نکیا اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا اور مفسرینکو اختلاف ہے اسمین کہ نابینا کا انکیلیے یہان ذکر فرمایا بعضے کہتے ہین کہ محض بیان واقع کا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ کثرت عتاب کے لیے ہے کہ ہمنے اس پیغمبر کو رحمۃ للعالمین کیا اور مخلوق کی ہدایت کے لیے بہیجا اور زیادہ تر لائق رحمت کے ضعیف اور فقیر اور اندہے ہین اور مستحق تر رحمت کے اندہے شاگرد ہین پس اس قسم کے لوگونسے موہنہ پہرانا پیغمبری کے مرتبہ سے نہایت بعید ہے مثال اسکی ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے خادم کو فرماوے کہ جو راہ بہولے اوسکو راہ بتادیا کر اور وہ خادم دیکہنے بہالنے والونکو راہ بتاوے اور اندہے ڈہونڈے کی طرف التفات نکرے اور محققین نے کہا ہے کہ اس قصے کا لانا تمہید عذر کے واسطے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معاملے مین کہ اس نابینا کے ساتہہ کیا اور یہہ کمال رحمت و محبت کا اقتضا ہے کہ عین عتاب مین اونکا عذر بہی بیان فرماتے ہین جیسے کوئی شفیق باپ شکایت نامناسب اپنے بیٹے کی لوگونکے سامنے کرتا ہے اور عین شکایت مین اپنے بیٹے کا عذر بہی بیان کیے جاتا ہے تاکہ لوگ جانین کہ یہہ لڑکا قابل خفگی کے نہین ہے اور ان کامونکے کرنیمین معذور ہے لیکن یہہ شفقت پدری کا کمال ہے کہ اوسکے حق مین اسقدر تک بہی راضی نہین ہے اور چاہتا ہے کہ تربیت اوسکی کمال کے درجہ کو پہنچاوے اور وجہ عذر کی یہہ ہے کہ گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ حسن خلق اس پیغمبر کا ہرگز اس بات کو نہین چاہتا تہا کہ فقیرون محتاجون سے کہ طلب حق کی کرتے ہین اور دین کی راہ ڈہونڈتے ہین اس طورسے پیش آوی لیکن اس پیغمبر نے جانا کہ یہہ شخص نابینا ہے موہنہ پہرانیمین اور توجہ کرنیمین اور ترش روئی اور خندہ روئی مین امتیاز نہین کرسکتا ہے تو اوسکی بیجا حرکتون سے تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اور اپنے تئین بزدیک اس عمل سے نرد کا اور بسبب کمال رحمت و عنایت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہمقام مین حذف

ف مترجم ۔ ایک نابینا فقرا اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بار بار آنحضرت سے کچھ پوچھنے لگا ... اور آپ اوس وقت اشراف عرب کو اسلام کی دعوت کر رہے تہے پس ...

کرکر فعل غایب کو فاعل سے خالی لائی تاکہ صریح نسبت اس فعل کی اوس محبوب کی طرف نکرین گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ تیوری چڑہائی ایک تیوری چڑہانیوالے نے اور موہنہ موڑا ایک موہنہ موڑنیوالے نے اور اگر خطاب کا لفظ فرماتے تو اوس فعل کی نسبت صریح اوس محبوب کی طرف سمجھی جاتی اور یہہ کمال رحمت و شفقت کے خلاف ہے پس یہین شکایت و عتاب مین لطف و محبت کے مراتب کی رعایت کیجاتی جاتے ہین اور بعضون نے لکہا کہ اندہے کی تعلیم مشکل ہے کیونکہ وہ فقط یاد کرنیکا محتاج ہے لکہا تو پڑہ سکتا نہین پس عند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکو سے ارشاد ہوا کہ تونے اوس نابینا کو کم استعداد جانکر اوسکی تعلیم سے موہنہ پہرایا حالانکہ آنکہونکا اندہاپن موجب موہنہ پہرانیکا نہین ہے بلکہ دل کا اندہاپن موجب اوس موہنہ پہرانیکا ہے اور وہ امیر سب دل کے اندہے تہے پس تمکو لائق تہا کہ اونسے موہنہ پہیرتے نہ اس آنکہونکے اندہے سے کیونکہ یہہ اندہا شاید دلکا بینا ہو ؏ **عزیزی** ؏ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ۝ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ۝ اور کس چیز نے خبردار کیا تجکو شاید وہ پاک ہوتا یا نصیحت سنتا پس نفع دیتی اوسکو وہ نصیحت سنی ؏ **فتح** ؏ اور تجکو کیا خبر ہے شاید وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجہنا ؏ **موضح** ؏

تفسیر وَمَا يُدْرِيكَ الخ اور کیا جانتا ہے تو شاید کہ وہ اندہا پاک ہوجاوے اور اوسکے دل کا دیا صاف ہوجاوے کہ جو آنکہہ والے امور غیبیہ اور کشفیہ نہین دیکہتے ہین سو وہ دیکہنے لگے اور ایسقدر سارے عالم کا بن جاوے اور وہ ایک اندہا ہزارون سنکہونسے بہتر ہوجاوے جیسا کہ لکہا گیا ہے ؎ خدائے کوری خفاش چشم بینائے ؛ کہ بے خبر زرخ آفتاب نیم شبست ؏ أَوْ يَذَّكَّرُ الخ یا وہ نابینا نصیحت قبول کرے اگرچہ صیقل قلب کے مرتبہ کو نہ پہنچے لیکن قرآن کے معنے اور امر و نہی اوسکے اوسکے دلمین ایسے قایم ہوجاوینگے کہ وہم وسوسہ وسمین نہین آوینگا پس نفع دے اوسکو یہہ نصیحت یعنی کہ اوسکے سبب سے عمدہ عمدہ منفعتین دین کی حاصل کرے اور ضرر پہنچانیوالی چیزونسے بچے اور ہزارون سنکہونسے بہتر ہوجاوے اور عالم ربانی بن جاوے جیسے پہلی شق مین لطیفہ قلب اوسکا صاف ہوکر مرتبہ ولی صاحب کشف و عرفان کا حاصل ہوا اور حاصل ہونا ایک شق کا بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اور احوال دیکہنے والونکو اوسکے یقینی معلوم نہتا تو اس مضمون کو کلمہ لَعَلَّ سے کہ دلالت شک پر کرتا ہے ارشاد فرمایا لیکن اوس نابینا کے کمال شوق اور کثرت حرص سے فیض حاصل کرنے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور سبب اوسکی تلاوت پر قرآن کی اور تامل کرنیسے اوسکے معنونپر اسقدر یقین تہا کہ آخر کچہہ ہورہیگا اور دونون مرتبون سے مطلق محروم نرہیگا اور کشاف والا ہی کلمہ لَعَلَّ کے مدلول سے متنبہ ہوکر اپنے تفسیر مین بطور سوال کے لایا ہے کہ پاک ہونیسے زیادہ کونسے نفع کی توقع ہے اور جواب لکہا ہے کہ پاک ہونا عبارت ہی پرہیزگاری اور گناہونکے بچنے سے اور نفع کرنا نصیحت کا عبارت ہے طاعت و بندگی کے کاموںسے کہ اونکے سبب سے ثواب حاصل ہونیکی امید ہے اور ثواب منفعت دایمی ہے ؏ **عزیزی** ؏ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۝ فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۝ ایپر جو بے پروا کرتا ہے پس تو اوسکی طرف توجہ کرتا ہے ؏ **فتح** ؏ وہ جو پروا نہین کرتا سو تو اوسکے فکر مین ہے

مَوْعِظَةٌ تفسیر جو شخص بے پروائے کرتا ہے تیرے ارشاد سے بلکہ تیری راہ سے اور اپنے مال و جاہ
ریجہتا ہے پس تو اوسکے ہدایت کے لیے تصدیع کرتا ہے اور شوقین شاگردونسی موہنہ موڑتا ہے اس
خیال پر کہ بے پروا کو طالب اور شوقین اس راہ کا کرنا چاہیے اور اوسکے حال پر متوجہ ہونا چاہیے اور
شوقین طالب کو اوسکا شوق ہی راہ بر بس ہے آخر مطلب کو پہنچ رہیگا عزیزی وَمَا
عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰىؕ اور زیان نہین ہے تجپر اسمین کہ پاک نہووے فتح اور تجپر گناہ
نہین کہ وہ نہین سنورتا موضح تفسیر اور تجپر الاہنا نہین ہیات کا کہ وہ بے پروا پاک
ہو کیونکہ تیرا کام تو احکام الہی پہنچا دینے کا ہے اور تربیت مستعدون شوقین کی کرنا اور وہ بے پروا کے
قبول اور نا قبول کرنیکی صورتمین تجکو حاصل ہے عزیزی وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰىۙ وَهُوَ
يَخْشٰىۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰىۚ اور ایسپر جو کوئی آوے پاس تیرے دوڑتا اور وہ اپنے خدا سے ڈرتا ہے
پس تو اوس سے غفلت کرتا ہے فتح اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو
اوس سے تغافل کرتا ہے موضح تفسیر وَاَمَّا الخ اور مقرر جو شخص کہ تیرے پاس دوڑتا آتا ہے
محنت اوٹہا کر جیسے وہ نابینا کہ ہاتہہ پکڑنیوالا بہی نہین رکہتا تہا اور جا بجا ٹہوکرین کہاتا ہوا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین پہنچا تہا اور وہ ڈرتا ہے اول تو خدا تعالی سے تا کہ اوسکی مرضیات
سے دور نہ جا پڑے اور شبہات مین مبتلا نہو جاوے اور اسی خوف سے شوق ہوتا ہے اوسکو طلب علم کا
اور تیرے صحبت مین حاضر ہونیکا پہر راہ مین کافرونکی ایذا سے ڈرتا ہے کہ مبادا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاتے اوسکے مطلع ہو جاوین اور ایذا دین پہر گرنے اور ٹہوکرین کہانے سے ڈرتا ہے
فَاَنْتَ الخ پہر تو اوس سے موہنہ پہرا کر اور اونکی طرف مشغول ہو جاتا ہے اور اوسکی طرف متوجہ نہین
ہوتا کہ فائدہ کلی اسی باتین دیکہتا ہے تو کہ نئے پیرواون اور بہاگنے والونکو تابعدار کرے اور راہ
پر لاوے اور مشتاقون اور سچے طالبونکو تا خیر سے کمال شوق مین مضطرب رکہے عزیزی
كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗۘ نہ تحقیق یہہ آیتین قرآن کی نصیحت ہین پس جو کوئی چاہے
یاد کرے قرآن کو فتح یون نہین یہہ تو سمجہوتی ہے پہر جو کوئی چاہے یاد کرے اوسکو
موضح تفسیر كَلَّآ الخ بعد اسکے ایسا نکر کیونکہ بلا شبہ یہہ آیات قرآنی خدا کے اور اوسکے نامون
اور صفتون اور افعال اور احکام اور اوسکے جزاون کے یاد کرنیکے واسطے ہین تا کہ لوگ راہ معرفت اور
عبادت اور محبت اور خوف ورجا کی کہل جاوے اور اللہ کی راہ پر چلنا اختیار کرین اور ایسا ہین چاہیے کو
اور التجا اور زاری مفید نہین بلکہ اختیار دل کا اور رغبت طبیعت کی درکار ہے فَمَنْ الخ پہر جو شخص
کہ خواہش صادق رکہتا ہی پڑہے اس قرآن کو کہ حقیقت مین ذکر اللہ ہے اور ذکر الٰہی بغیر
رغبت کے اور صدق ارادت کے مفید نہین اور یہہ کلام الٰہی عجب نعمت ہے حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ تَجَلَّى اللّٰهُ لِعِبَادِهٖ فِيْ كَلَامِهٖ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
اور اگر کسیکے دل مین یہہ خطرہ گذرے کہ عمدہ اور سردار جو کسی کتاب کا یا اشعار کا شوق رکہتے ہین تو اوسکو خوشنویسونسے

لکھوا کر بڑی توقیر سے صندوقوں میں رکھتے ہین اور رحل جزدان رکھتے اور بڑی قدر و عزت اوسکی کرتے ہین
اس قرآن شریف کی تو کوئی بہی ایسی قدر نہین کرتا تو اوسکے جواب مین یہہ کہا جاویگا کہ اسکی عزت ان
چیزون سے نہین جو تمنے ذکر کین بلکہ جہانسے یہہ قرآن آیا ہے زمین والونکے پاس دیکہا چاہیے کہ وہان
کیا کچہہ اوسکی عزت ہے فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ الخ ﴿عزیزی﴾ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوعَةٍ
مُّطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ آیتین قرآن کی لکہی ہین بیچ ورقون بزرگ
بلند قدر پاک کیے گئے کے بیچ ہاتہہ لکہنے والون بزرگ منش نیک کردار کے یعنی فرشتے اوسکو لوح محفوظ سے
نقل کرتے ہین ﴿فتح﴾ لکہے آداب کے ورقون اونچے دہرے ستہرے ہاتھون لکہنے والونکے
جو سردار ہین ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ فِي الخ یعنی آیتین قرآن کی لکہی گئین ہین عزت کے ورقون میں
کہ حق تعالی نے خود اونکی عزت بڑی کی ہے مَّرْفُوعَةٍ یعنی وہ صحیفے اونچے دہرے ہین بیت العزت مین
کہ وہ ایک عمدہ جگہہ ہے آسمان دنیا مین اور قرآن مجید کو اول لوح محفوظ سے نقل کرواکے اوس مقام مین
پہنچایا وہانسے تہوڑا تہوڑا اوترتا تہا مُّطَهَّرَةٍ پاک کیے گئے ہین تمام آلودگیون اور پلیدیون سے اور
اگر دنیا کے سردار و امیر اس قرآن کی آیتون کو سنہرے طلائی کاغذ پر لکہوائین تو ہرگز اوس خوبی و بزرگی
کو نہ پہنچیگا اور اگر رحلون پر اور صندوقچون مین رکہین تو اوس بلندی اور اوس مرتبے کو نہ پا سکیگا اور اگر
عطر ملینگے اور نجاستون سے پاک رکہینگے تو بہی اوس پاکیزگی کو نہ پہنچیگا ہرگز ہاتہہ کسی گنہگار کا اونکو
نہین پہنچتا بلکہ وہ ورق بِأَيْدِي سَفَرَةٍ سونپے گئے ہین ہاتھون ایسے لکہنے والونکے كِرَامٍ بَرَرَةٍ
کہ بڑی قدر والے اور نیک کار ہین کہ کبہی سوا کرم اور نیکی کے اونسے ظہور مین نہین آتا اور دنیا کے
لکہنے والے گناہون اور خباثت فعلی مین آلودہ ہین اگرچہ ظاہر اپنا آراستہ کرین اس سے کیا حاصل پس
قرآن کے حق مین دنیا دارون کی رغبت اور دولتمندونکی عزت اور قدر کی توقع رکہنی محض بیجا ہے
بلکہ دولتمند قدر اوسکی جانین تو غنیمت ہے کیونکہ آدمی بالطبع کفران نعمت پر مجبول ہے ﴿عزیزی﴾
قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ
لعنت کی گئی آدمیکو کیا بلا ناشکر ہے خدا نے کس چیز سے پیدا کیا اوسکو نطفہ کی بوند سے پیدا کیا اوسکو
پس اندازہ معین کیا اوسکا پہر راہ نکلنے کی آسان کی اوسکو ﴿فتح﴾ مارا جائیو آدمی کیا ناشکر ہے
کس چیز سے بنایا اوسکو بوندنی کی سے پیدا کیا اوسکو پہر اندازہ کیا اوسکا پہر راہ آسان کر دی اوسکو
﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ قُتِلَ الخ مارا جائیو آدمی کیسا ناشکر ہے کہ جسنے اس کلام عظیم القدر سے
اوسکو نوازا ہے اور طرح طرح کے ارشاد و ہدایتین اسمین فرمائی ہین نہین جانتا اور اوسکے حقوق
ادا نہین کرتا اور مال و جاہ پر اپنے مغرور بے پروا ہوتا ہے بلکہ اپنے اصل کی خبر نہین رکہتا کہ کیا تہا
مِنْ أَيِّ الخ کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے اوسکو اور اگر انسان حیلے کے سبب اس سوال کا
جواب نہ دے تو ہم کہے دیتے ہین مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ نطفہ کی بوند سے پیدا کیا ہے اوسکو کہ ایک پیشاب کی
راہ سے نکلا اور دوسرے پیشاب کی راہ مین گیا اور لہو اور نجاستون کے ساتھہ ملکر ایک گوشت کا ٹکڑا

ہوگیا فَقَدَّرَهٗ پہر اندازہ کیا اوسکو عضامین بہی یعنی ہاتہہ اور پانو اور آنکہہ اور کان اور قد وقامت اور روزی رزق اور موت وزیست اور نیک وبدعمل اوسکے معین کئے اور ماں کے پیٹ مین رہنے کی مدت اوسکی نو مہینے یا کم وزیادہ معین فرمائی ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پہر نکلنے کی راہ آسان کردی اوسکو کیونکہ لڑکا جب ماں کے پیٹ مین ہوتا ہے تو اوسکا سر ماں کی سر کی طرف اور پانو ماں کے پانو طرف ہوتے ہین پہر جب پیدا ہونیکا وقت قریب آتا ہے تو اوسکو الہام ہوتا ہے پس وہ خود بخود پہر جاتا ہے سر نیچے اور پانو اوپر کی طرف کرلیتا ہے کہ نکلنا آسان ہوجاوے پہر جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو معاش کی تلاش کی راہ اوسکو آسان ہوجاتی ہے اور اگر بہوک کے وقت پستان اوسکے ہاتہہ مین آجاتے ہے تو اوسکو ہاتہہ سے مضبوط پکڑ کر پینا شروع کرتا ہے اور روکر اپنی بہوک کو ظاہر کرتا ہے اور اسیطرح سے سال بسال طرح بطرح کی راہین اوسکو آسان کردیتا ہے یہانتک کہ کمال کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے اور راہ بہلی بری بہیجنے سے پیغمبرونکے اور نازل ہونیسے کتابونکے اور مرشدان شفیق کے صحبت سے اور علما باتحقیق کی شاگردی سے آسان ہوجاتی ہی پہر بعضون کو بہشت اور نجات کی راہ آسان ہوجاتی ہے اور اوس راہ کے چلنے کی توفیق پاتے ہین اور بعضونکو راہ ہلاکت اور دوزخ کی بہلی نظر آتی ہے اور اوس راہ مین جا پڑتے ہین حاصل کلام کا یہہ کہ حاصل کرنا کمالات کا آخر عمر تک آسان ہوتا چلا جاتا ہے **عز.بزی** ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ پہر مارتا ہے اوسکو پس میز رکہوایا اوسکو **فتح** پہر اوسکو مردہ کیا پہر اوسکو قبر مین رکہوایا **موضح** **تفسیر** پہر مار ڈالتا ہے اوسکو تا کہ جو نعمتین اس دار دنیا مین کئین ہین اونکا پہل وہان پاوے اور عالم برزخ مین نشانیان اپنے اعمال کی دیکہے پس موت بہی ایک بڑی نعمت ہے کہ تجارت کا فائدہ اسی سفر کے سبب سے حاصل ہوتا ہے اگر موت نہوتی تو آدمی ہمیشہ کش مکش مین اعمال شاقہ کے گرفتار رہتا اور پہل اوس مشقت کا ہرگز نپاتا اسی سبب سے اسکو بہی نعمتون مین شمار فرمایا اور بزرگون سے منقول ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ مار ڈالنے کا ذکر یا تو اسلیے کیا کہ وہ مقدمہ اقبار یعنے دفن کروانیکا ہے اور یاد کر کیا اوسکو تخویف وتذکیر کے لیے متوجہ کہ زندگانی دنیا کی فانیہ ہے کہ آخر اوسکے موت ہے فرماتے ہین امام شافعی رحمہ اللہ فَلَا تَمْشِيَنَّ فِي مَنْكِبِ الْاَرْضِ فَاخِرًا فَعَمَّا قَلِيْلٍ يَحْتَوِيْهِ تُرَابُهَا فَاَقْبَرَهٗ پہر گور کروایا اوسکو پس گویا اشارہ فرماتے ہین کہ تمام مارنا اور گور مین گروانا نعمتونمین داخل ہے نہ جدا جدا اور اللہ تعالے کے حکم کرنیکے صورت مردونکے گڑوانیکے لیے اول بار اسطورسے واقع ہوئی ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور آدمی کا مرنا دنیا مین پہلے بار وہی تہا تو قابیل کو کچہہ معلوم نتہا کہ اوس مردیکو کیا کرے تو ناچار اوس نعش کو ایک چادر مین باندہ کے اپنے ساتہہ لیے پہرتا تہا آخر کو جب اوس نعش کے لیے پہرنیسے تہک گیا تو ایک جنگل مین غمگین ہوکر بیٹہہ گیا کہ ناگاہ دو کوّے آموجود ہوے اور آپسمین لڑنے لگے یہانتک کہ ایک کوّے نے دوسرےکو مار ڈالا پہر اپنے پنجون اور چونچ سے ریتا ادہر اودہر ہٹاکے اور

بیان مُردون کے جلانیکی برائی کا

مرے کو بکو اوس گڑہے مین ڈال دیا پہر ریت اوسپر ڈالکر خوب ایک تودہ بنا دیا قابیل نے معلوم کیا کہ مردیکو اسی طور سے دفن کرنا چاہیے پس اپنے بہائی کو اسی طور سے دفن کر دیا اور قبر بنا دی پہر حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو فرشتے نازل ہوے اور اونکی اولاد کے سامنے اونکو تجہیز و تکفین کر کے قبر مین دفن کیا اوس روز سے یہی طریقہ معمول ہوگیا اور یہہ تعلیم آلہی پہلے بار قابیل کی اولاد کو اوسکے استعداد کے قصور کے سبب کوے کے واسطے سے واقع ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو فرشتونکے واسطے سے تعلیم فرمائی پس یہہ ایک نہایت بڑی نعمت ہے کہ اپنے بندونکو مرحمت کی ہے والا مردیکی لاش کو اور جانورونکی طرح کہسیٹوا کے پہینکا کرتے اور وہ لاش ذلیل ادہر اودہر ماری ماری پہرتی اور جب سڑتی گلتی تو لوگ اوسکی بدبو سے تنگ ہوتے اور بدگوئیان کرتے پہر درندے اور پرندے اوسکے اعضا کو گلی کوچہ مین لیے پہرتے اور ناپاک جانورون اور مردار خورونکی خوراک ہو جاتی اور توقیر وعزت اوسکی لوگونکی نظر مین نرہتی پس اوسکی عزت تعظیم کے لیے یہہ بات غیب سے تعلیم فرمائی اب آئے ہم اسبات پر کہ ہندو مردونکو جلاتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ ہر چیز کو پاک کرنیوالی اور ہر بدبو کو مٹانیوالی ہے سو جن لوگونکو سڑانا منظور ہے وہ دفن کرتے ہین والا آگ مین جلانا بہتر ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ آگ خائن ہے جو چیز اوسکو سونپو وہ کہا جاتی ہے اور زمین امانت دار ہے جو چیز اوسمین دفن کرو وہ باقی رہتی ہے پس مردیکو زمین مین رکہنا بہتر ہے اس سے کہ خائن کو سونپین اسواسطے آدمی کی بلکہ بعضے جانورونکی بہی عادت ہے کہ جس چیز کو چاہتے ہین محفوظ رکہنا مثل مال و خزانہ کے تو زمین مین دفن کرتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ نیست و نابود کرین کسی چیز کو تو جلا دیتے ہین اور آدمی کو اوٹہنے کا انتظار اور ارواحونکے داخل ہونیکا اپنے چہوڑے ہوے جسمونمین درپیش ہے پس مردیکو آگ مین جلا دینا اس انتظار کے خلاف ہے اور دوسرے یہہ کہ مردیکی کمال حقارت ہے کہ آگ مین جلا کر اوسکی خاک کو ہوا مین اوڑا دین جس عمدہ چیز کی توقیر کرتے ہین اوسکو زمین مین گاڑ رکہتے ہین اور حقیر و بری چیز کو جلا دیتے ہین اور وہ جو کہتے ہین کہ آگ بدبو کو دفع کرتی ہے اور زمین اوسکے برخلاف سڑا دیتی ہی پس یہہ اوسوقت برا ہو کہ اوس چیز کا پہر نکالنا منظور ہو اور جب اوسکو زمین ہی مین چہوڑنا مقصود ہو تو پہر سڑنے گلنے سے کیون حقارت لازم آوے کیونکہ لوگونکو تو اوسکا کچہہ حال معلوم ہے نہین ہوتا اور باوجود اسبات کے بہی کتنی رطوبتین بدن کی گل سڑ کے خشک ہو جاتی ہین اور اعضا اسباب اپنے شکل پر رہتے ہین پس ایسا ہوتا ہے جیسے آدمی اپنی زندگانی مین سوتا تہا ویسا ہی اب بہی ہوتا ہے برخلاف جلانیکے کہ آگ اوسکے اعضا کا نام و نشان بہی نہین چہوڑتی اور یہہ بہی ہے کہ آدمی کی خلقت خاک سے ہے تو بموجب كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ کے اوسکو بہی اصل کی طرف پہنچا دینا چاہیے برخلاف آگ کے کہ جن و شیاطین کا مادہ ہے پہر جب آدمی کے بدن کو مرنیکے بعد اوسمین جلاتے ہین تو اوسکے روح لطیف آگ کے دہوین سے ملکر شیاطین و خبائث کے ساتہہ کمال مشابہت پیدا کرتی ہے اور اسی سبب سے اکثر روحین اون لوگونکی کہ جلائی جاتی ہین بعد موت کے شیاطین کا حکم پیدا کرتے ہین اور آدمیونسے چمٹتے ہین اور ایذا دیتی ہین اونکو پس دفن کرنمین اوس شی کا رجوع کرنا ہے

اوسکی اصل کی طرف اور جلانے مین اوسکے برخلاف ہے نقل کرتے ہین کہ اسلام کے زمانیکی ابتدا مین ایک لشکر اہل اسلام کا سیستان کے ضلع مین گیا تو ایک عاقل ہند کا بہی اسلام کی چال ڈہال دیکہہ کو کہ اوسوقت بین وہ مذہب نیا تہا وہان گیا سو اہل اسلام کی وضع اور آئین دیکہکر کہنے لگا کہ تمہارے سب چیزین اچہی ہین لیکن مردیکو دفن کرنا اور آگ مین نہ جلانا بہتر نہین کیونکہ دفن کرنا بدبوئی پیدا کرتا ہے اور جلانا بدبو کو مٹا دیتا ہے اتفاقًا ایک عالم فقیہ بہی وہان وارد تہے اوس ہندو سے کہا کہ مین تجہسے ایک بات پوچہتا ہون پہلے تو اوسکا جواب دے پہر تیرے اعتراض کا جواب دونگا اوس ہندو نے کہا پوچہو تب عالم نے کہا کہ بہلا اگر کوئی شخص ایک ملک مین وارد ہوکر کسی عورت سے نکاح کرے اور ایک عورۃ کو چاہنیکے لیے نوکر رکہے اور اوس منکوحہ سے ایک لڑکا پیدا ہو پہر اگر اوس شخص کو سفر کا اتفاق ہو تو اوس لڑکیکو کسکے سپرد کرے اوس پالنیوالیکے یا اوس لڑکیکے ماں کے اوس ہندو نے کہا کہ ماں کے ہوتے اوس پالنیوالیکے ہرگز نہ سپرد کرنا چاہیے کیونکہ وہ لڑکا اپنے باپکا بیٹا ہے پالنیوالیکا تو نہین ہی نہین اوس عالم نے کہا کہ خوب کہا تونے اب اپنے اعتراض کا جواب لے کہ روح جب دنیاکے گہر مین آئی تو ایک بدن زمین سے بنا کر اوسکو عنایت ہوا اور ہمیشہ غذا اور دوا اور لباس اور رہنے سہنے کی جاگہ اور طرح طرحکے فائدے اوسکو زمین سے پہنچائے اور آگ سوائے پخت وپز کے آدمی کے کچہہ کام نہین آتی کمال فائدہ آگ کا یہہ ہے کہ جو کچی چیزین زمین اگتی ہین اونکو پکا دیتی ہے پس آدمی کے ماں زمین ٹہہرین اور آگ ہے جسوقت روح نے کہ بدن کے باپ کی مانند ہے چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے تو چاہیے کہ بدن جو اوسکی ماں کی حوالہ کیا چاہیے نہ اوس پالنیوالی کو ہندو نے سنا اور قبول کیا اور قائل ہوا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ دفن کا طریقہ آدمی کے حق مین بڑی نعمت ہے اور فقط اسی نعمت پر اوسکے حق مین اکتفا نہین فرمایا بلکہ **ثُمَّ إِذَا شَاءَ** الخ **عز برّی روح** **ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ** پہر جسوقت کہ چاہا زندہ کیا اوسکو **فنے** پہر جب چاہا اوٹہا نکالا اوسکو **موہ تفسیر** پہر جب چاہیگا زندہ کرکر اوسکو قبر سے باہر نکالیگا کہ بدلہ اپنے کامونکا آخرت کے عالم مین ابدالآباد تک چکہے اور ہمیشہ کی زندگانی پاوے ہرچند کہ یہہ نعمت ابتک وقوع مین نہین آئی ہے کہ نعمتون معلومہ مکفورہ مین گنی جاوے لیکن عاقل کو تہوڑے سے خیال کرنے مین معلوم ہوجاتا ہے کہ جو اس حالت مین کسی چیز نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مخالفت نہین کی ہے تو اوس حالت مین بہی اوٹہنا اور جینا اوسکی مشیت سے مخالفت نکریگا اسلیے اس نعمت کو مشیت کے وقت پر متعلق فرمایا ہے اور آدمی کی ابتدائی خلقت دلیل صریح اور برہان واضح ہے اوسکی دوسری بار کی خلقت پر اور اس نعمت کا بہی اگر آدمی نادانی اور جہل سے انکار کرے تو اوسکی نادانی اور حماقت سے خالی نہین ہے اور اگر کسیکو یہہ شبہہ گذرے کہ ہمکو جو اس عالم مین نسبت اور مخلوق کے جینے اور مرنے مین معزز وممتاز فرمایا ہے تو آخرت مین بہی میرے ساتہہ اسطرح سے

قصہ ایک ہندو و اہل اسلام کا

سلہ مکفورہ جن نعمتون کی ناشکری کرتے ہین

بخوبی پیش آوینگے کہ تو اختہ را نبا ید انداخت و عزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت اور یہہ بہی ہے کہ مین ڈر کر
بار روح بدن مین ڈالنے کے بعد بہی انسان ہی ہوگا اور انسانیت البتہ موجب اکرام و تعظیم کی ہے تو
اس گمان و شبہہ کے دفع مین فرماتے ہین کلا الخ **عن بزی** ثُمَّ إِذَا شَاءَ الخ یعنی پہر جب
چاہیگا زندہ کرنا اور نکالنا اوسکا قبر سے زندہ کر کر نکالیگا اوسکو اسمین قید مشیت یعنی چاہنے کی اسلیے
لگائی کہ وقت قیامت کے آنیکا معلوم نہین کیسکو سوا اللہ تعالے کے اگرچہ وقت موت کا بہی معلوم
نہین لیکن ظاہر احد اوسکی معین ہے مثلا ڈیڑہ سو برس یا کچہہ کم و زیادہ بخلاف قیامت کے کہ اوسکا
وقت بالکل معلوم نہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ میت اگر ہے اہل سعادت سے تو اوٹہانا اوسکا
اہل سعادت کے قبور سے ہوگا اگرچہ دفن کیا گیا ہو قبور اہل شقاوت مین اور اگر ہے اہل شقاوت سے
تو اوٹہانا اوسکا بہی ہوگا اہل شقاوۃ کی قبور سے اگرچہ ہو مدفون اہل سعادت کے قبور مین اور اسلیے کہا ہے
صاحب مشارق نے اپنے کتاب کے خطبہ مین ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ یعنی جب چاہیگا اللہ
جگہ سے اوٹہاویگا اوسکو اسلیے کہ جو کوئی دفن کیا جاتا ہے جگہ مین اوسکے لائق نہین ہوتا ولیکن تو نقل کر
دیتے ہین اوسکو فرشتے اوسکی جگہہ اور حدیث مین آیا ہے مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ نَقَلَهُ اللهُ إِلَيْهِمْ حَتَّى يُحْشَرَ مَعَهُمْ
اور آور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مرتا ہے عمل کرتا ہوا قوم لوط کا لیجاتی ہے اوسکو قبر اوسکی یہانتک
کہ ہوتا ہے ساتہہ اونکے اور اوٹہایا جاویگا ساتہہ اونکی روز قیامت کے کما فی الدر المنتثرۃ للامام
السیوطی رحمہ اللہ اور نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص ابن ہلیان نام بڑا رافضی تہا صحابہ کے حق مین
بہت بد کہا کرتا اور بہی گناہ کرتا تاکہان وہ ڈہانتہا ایک یوار وہ اوسپر آپڑی اور وہ مرگیا پہر دفن
کیا گیا بقیع مین پس خبر پائی گئی دوسرے دن دفن کے وہ قبر کہ جسمین دفن کیا گیا تہا وہ قبر نہ پائی
گئی وہ مٹی کہ قبر مین سے نکلی تہی تاکہ اوس نشان سے وہ قبر ملے اونہین ہی بدستور لگی دیکہین قبر و غیر
ایک جماعت کثیر نے یہہ معاملہ دیکہا اور لوگ آتے تہے دیکہنے کو اور بڑی شہرت ہوئی اسکی اور گنتے تہے
امر کو لوگ اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیون سے حاصل یہہ کہ اوسکے افعال بد سے وہ مع قبر کے اوس جگہہ
پہنچگیا اور منقول ہے کہ ایک شخص صالح کہ مدینہ مین مرا نہین تہا خواب مین کسینے اوسکو دیکہا کہ وہ
کہتا ہے دیکہنے والیکو کہ سلام کہنا میرے اولاد کو اور کہنا کہ مین اوٹہا کر دفن کیا گیا بقیع مین عباس
کی قبر کے پاس پس جب چاہین میری زیارت کرنی تو وہان آکر کہڑے ہوون اور سلام و دعا کرین
میرے لیے کذا فی المقاصد الحسنۃ للسخاوی **ردع** كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ نہ نہ عمل مین نہ لایا جو
کچہہ کہ فرمایا تہا اوسکو **فتح** کوئی نہین پورا نہ کیا جو اوسکو فرمایا **موضح تفسیر** کلا
یعنی نہین نہین ایسا گمان کرنا نچاہیے کہ اول کا اکرام اس جہت سے تہا کہ ابہی وہ گنہگار نہین ہوا تہا
اور بعد گناہ کر نیکے پہیر لانیکے وقت ہر چند کہ پہر بہی اوسکو انسان ہی کرینگے لیکن گنہگار انسان
کہ مصدر گناہ ہونگا ہو ہے پس حال اعادہ کی حالت کو پہلی حالت پر قیاس کرنا نہ چاہیے اور بزرگی
سابق کی پانیسے بزرگی لاحق یعنی بعد کا امید وار نہ ہوا چاہیے اور کسطرح سے آدمی بزرگی لاحق

کی امید سے اپنی خاطر جمع کریگا اور اوسپر ہولیگا کہ جال وحال تو اوسکا یہہ ہے کَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَہٗ ہنوز
تمام ہنین کیا اور سرانجام کو ہنین پہنچایا ہے اوس چیز کو کہ اوسکو فرمائی ہی اوسکے خالق و عزت بخشی
والے نے اور اگر اوسکے فرمان کو بجالاتا اور عہد یسے بندگی کے برآتا تو البتہ توقع عزت واکرام کی اوسکو
بجا ہتی اور اب تقصیر اور نافرمان برداری کی صورت مین خوف کرنا چاہیے اور امیدوار ذلت وخواری
کا رہنا چاہیے اور وہ جو کہتے ہین کہ نوختہ را نباید انداخت و عزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت وہم
کے خلاف ہے بلکہ بہت سی چیزین ہین کہ بعد اکرام کے لائق تذلیل و تحقیر کے ہو جاتی ہین اور اگر اسبات مین
کچھ شک ہو تو فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ الخ ۵ **عزیزی** ۵ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖٓ ۵ اَنَّا صَبَبْنَا
الْمَآءَ صَبًّا ۵ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۵ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی طرف کہانے
اپنے کے طرف اسکے کہ ہمنے گرایا پانی کو گرانے کر پہر پہاڑا ہمنے زمین کو پہاڑنے کر ۵ **فتح** ۵ اب نگاہ کرے
آدمی اپنے کہانیکو کہ ہمنے ڈالا پانی اوپر سے پہر چیرا زمین کو پہاڑ کر ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَلْیَنْظُرِ
الخ پہر چاہیے کہ آدمی اپنے خوراک کی طرف دیکھے کہ کسطرح کا ناپاک فضلہ ہو جاتی ہے بعد اسبات کے
کہ نہایت عزت اور ستہرائی اور احتیاط سے پالی جاتے ہے اور وہی عنایتین اللہ تعالی کی اوسکے
پیدا کرنے مین صرف ہوتی ہین جو آدمی کے پیدا کرنیمین صرف ہوتی ہین چنانچہ اسبات مین بخوبی
غور کرے کہ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ الخ تحقیق ہمنے گرایا پانی آسمان سے جیسا کہ حق گرانیکا ہے کہ آدمی
کے نطفہ کے گرانیسے کہین زیادہ اور بہت سے پہر پہاڑا ہمنے زمین کو جیسا کہ حق پہاڑ نیکا ہے کہ
کہولنے سے بچہ دان کے کہ آدمی کے تولد کے لیے کہولا جاتا ہے بہت زیادہ ہے ۵ **عزیزی** ۵
فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ۵ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۵ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۵ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۵ وَّفَاكِهَةً
وَّاَبًّا ۵ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ پہر اگائی ہمنے اوس زمین مین دانے اور انگور اور سپست
یعنی شلغم وغیرہ اور زیتون اور درخت کہجور کے اور باغ بہت درختونکے اور میوے اور چارہ جانور و نکا
واسطے منفعت تمہارے کے اور چارپاؤن تمہارے کے ۵ **فتح** ۵ پہر اگایا اوسمین اناج اور انگور اور ترکاری
اور زیتون اور کہجورین اور باغ گہنے اور میوہ اور دوب کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے
۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا پہر اگائے ہمنے زمین مین دانے کہ قوت کے قابل ہین جیسے گیہون
اور چنے وغیرہ وَعِنَبًا اور انگور کہ قوت بہی ہے اور میوہ بہی اور دوا بہی اور شراب بہی وَقَضْبًا
اور جڑین جو قابل کہانیکے ہین جیسے شلغم اور گاجر اور چقندر اور شکر قند کہ کہانیمین نہایت قوۃ
بخشتی ہین پہر اگر انکو کچی کہاؤ تو حرارت اور تشنگی کو دفع کرتے ہین اور اگر پکاؤ تو معقول سالن ہے
اور اگر مربا یا اچار بناوین تو میوہ کا حکم پیدا کرتے ہین وَزَیْتُوْنًا اور زیتون کو کہ تیل بہی ہے اور
سالن بہی ہو سکتا ہے وَنَخْلًا اور کہجور کہ قوت بہی ہے اور میوہ بہی اور سالن بہی وغیر ذلک
بہت کام آتی ہے وَحَدَآئِقَ اور باغ چار دیوارینکے کہ اونمین طرح طرح کے میوونکے اور دوا ونکے
درخت بوتے ہین اور جمتے ہین غُلْبًا گہنگے درختونکے کہ اونکی ٹہنیان موٹی موٹی ہین وَفَاكِهَةً

اور اور قسم کے میوے کہ باغون مین نہین ہوتے بلکہ جنگل اور پہاڑون مین ہوتے ہین وَاَبًّا اور سب
طرح کی گہاسین کہ خود بخود اوگتی ہے اور اوسکو کوئی بوتا نہین مَتَاعًا الخ کام چلانیکو تمہارا اور
تمہارے چارپایونکا کہ بعضی قسمین اون چیزونمین سے جو مذکور ہوئی ہین خاص ہین جانورونکے
واسطے جیسے گہاس بہوس اور بعضے مشترک ہین آدمیون اور جانورونمین جیسے اناج کے دانے اور
بعضے اس قسم کی ہین کہ اچہی اچہی اونمین سے آدمی کہاتے ہین اور بہوسی اور چہلکے اور گہٹلیان
اور پتے اونکے جانور کہاتے ہین پہر کہانیکے بعد کسقدر ذلیل وخوار ہوجاتے ہین کہ نجاست
اور گوبر ہوجاتا ہے اور اوسکو گہر والے دور پہینک دیتے ہین اور اوسکی بدبو کے سبب اوس سے
نفرت کرتے ہین اب اوس پہلے اکرام کو اور اس پچہلی ذلت کو قیاس کرے اور مغرور نہووے
بڑا فرق ہے سبحان اللہ کہ آدمی کی خوراک کو عزت اور بزرگی دیکے جہٹ پٹ ذلیل اور خوار
کر ڈالتے ہین کہ غلیظ ناپاک ہوکے باہر نکلتا ہے اور آدمی خوب اسکو جانتا ہے اور بزرگی آدمی کی بعد
مدت دراز کے ذلت سے بدلی جاویگی اور اس مدت کی حد معین نہے وہ یہہ ہے فَاِذَا جَآءَتِ
الصَّآخَّةُ ۝ **عزیزی** ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ پس اوس وقت کہ آوے آواز سخت اوس دن کہ بہاگے آدمی اپنے بہائی
اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ اور اپنے بیوی سے اور اپنے فرزندونسے ۝ **فتح** ۝ پہر جب آوے وہ غل
جسدن بہاگے مرد اپنے بہائی سے اور اپنے ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتہہ والونسے اور
اپنے بیٹونسے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** فَاِذَا الخ پہر جب آوے وہ غل کہ بہرے کردے جہان
والونکے کان اور یہہ اشارہ ہے صور پہونکنے کی طرف يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ جسدن کہ بہاگے
آدمی اپنے بہائی سے باوجود اسکے کہ اوسکو سب غیرونسے زیادہ دوست رکہتا ہے اور بچپن سے
اوسکے ساتہہ الفت رکہتا تہا اور ہمدرد اور نانبائی آپسمین ایک دوسرے کی کرتا تہا وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے
کہ اوسکو بہائی سے بہی زیادہ دوست رکہتا ہے اور اسکے ذمہ پر حق بہی اوسکے بہت ہین وَاَبِيْهِ
اور اپنے باپ سے کہ اوسکی تعظیم ماں سے بہی زیادہ ہے اور حق بہی اوسکا بڑا ہے وَصَاحِبَتِهٖ اور
اپنی جورو سے کہ آدمی کو ماں باپ سے بہی زیادہ عزیز ہوتی ہے کیونکہ اوسکے ساتہہ دم مرگ تک
صحبت منظور ہوتی ہے وَبَنِيْهِ اور اپنے بیٹون سے کہ بیٹے آدمی کو عورت سے بہی زیادہ پیارے
ہین اسلیے کہ اونکو اپنے مرنیکے بعد اپنا قائم مقام جانتا ہے اور ذکر کرنیمین ان قرابتونکے ترقی ادنی سے
اعلی کی طرف ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ جو آدمی باوجود ان قرابتونکے اقربا سے بہاگیگا تو غیرونسے بطریق
اولی بہاگیگا اور کہتے ہین کہ اول جو شخص کہ اپنے بہائی سے بہاگیگا وہ قابیل ہوگا کہ ہابیل سے
بہاگیگا کہ دنیا کے خون کے عوض مین اوسکو پکڑے نہین اور اول جو شخص کہ اپنے ماں اور باپ سے
بہاگیگا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہونگے کہ مبادا شفاعت کے واسطے الحاح وزاری کرین اور
کافر ونکے حق مین شفاعت مقبول نہین ہے اور اول جو شخص کہ اپنے بیوی سے بہاگیگا حضرت نوح

اور لوط علیہما السلام ہونگے کہ اون دونوکی بیویان منافق تہین اور منافق کے حق مین بہی شفاعت
قبول نہین اور اول جو شخص کہ اپنے بیٹے سے بہاگیگا حضرت نوح علیہ السلام ہونگے کہ اونکا بیٹا کنعان
کافر مرا اور علمانے اختلاف کیا ہے اسمین کہ اوسدن اپنے اقربا سے بہاگنے کی کیا وجہ ہوگی بعضے
کہتے ہین کہ حق کے طلب نیکے خوف سے کہ جو کچہہ مجہسے اونکے حق تلفی ہوئی ہے مبادا کہ مجہے
دیکہہ کر طلب کرنے لگے جیسے مفلس آدمی قرضخواہ سے بہاگتا ہے اسیواسطے حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن آدمی اپنے آشناؤن اور دوستونسے زیادہ بہاگیگا غیرون ناآشناؤنکی
نسبت کیونکہ دنیا مین اونسے کچہہ معاملہ نہ رکہتا تہا کہ مطالبہ کا خوف ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ مدد اور شفاعت کے خوف سے بہاگیگا کہ ایسا نہو کہ اوس ناتہوالیکو یا آشنا کو دوزخ کو لیجاین اورانکے
اوسکے چہڑانیکے لیئے اپنی نیکیو مین سے کچہہ دینا پڑے یا اوسکے کچہہ گناہ اپنے ذمہ پڑین چنانچہ
قحط سالی مین بہی اسی قسم کے خوف سے اپنے اقربا سے کم التفات کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اس سببسے بہاگیگا کہ تکلیف وعذاب اونکا دیکہا نہ جاویگا اور قدرت شفاعت کی اور طاقت نیکیان
دینے کی بہی نرکہتا ہوگا ناچار اونکی نگاہ ہونسے چہپ جاویگا اور صحیح یہہ ہے کہ ان سب جہتونکے
سببسے بہاگیگا کوئی تو ایک جہت سے کوئی دو جہت سے کوئی تینون جہتونسے بلکہ اوس دارو گیر کے
دن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور دوسرے کی طرف کچہہ التفات نکریگا جیسا کہ فرماتے ہین
لِكُلِّ امْرِئٍ الخ **عز برئ** ﴿ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ﴾ ہر شخص کو اوسین
اوسدن ایک شغل ہوگا کہ کفایت کریگا اوسکو ﴿ **فتح** ﴾ ہر مرد کو اوسدن ایک فکر لگا ہے
جو اوسکو بسہے ﴿ **مو** ﴾ **تفسیر** ہر شخص کے لیئے نزدیک مومنین ہے کہ مذکور ہوئے ایک
حالت ہوگی کہ کفایت کریگی اوسکو غم اور تشویش کہینچنے مین اور اتنی فرصت نہ پاویگا کہ دوسرے کی
حالت کی طرف متوجہ ہو اور خبر لے پہر جب ایسا حادثہ ہوگا تو لوگ عزت اور ذلت مین مختلف ہو
جاوینگے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ الخ **عز برئ** ﴿ درباب مشغولی قیامت کے فریدالدین عطار قدس سرہ
فرماتے ہین ؎ کشتی آورد در دریا شکست ٭ تختہ زان جملہ بربالا نشست ٭ گربہ وموشے دران
تختہ بماند ٭ کار شان بالکل گریختہ بماند ٭ نہ گربہ موش راہ گریز ٭ نہ بموش آن گربہ را چنگال تیز
ہر دو شان از ہول دریائے عجب ٭ در تحیر باز ماندہ خشک لب ٭ در قیامت نیز این غوغا بود
یعنی انجا نے تو وسے ما بود ٭ اور حدیث مین آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہانے کہا یا رسول اللہ کیونکر
اوٹہائے اور جمع کئے جاوینگے لوگ فرمایا حُفَاةً عُرَاةً یعنے ننگے پانو ننگے بدن کہا عائشہ نے
ہائے کمبختی عورتین مردونکے بیچ ننگے پانو ننگے بدن اوٹہین گی پس پڑہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہی آیہ لِكُلِّ امْرِئٍ الخ یعنے ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکو دیکہیگا نہیں
اور بہاگنا بخوف مطالبہ کے ہوگا کہ کوئی کہیگا کہ تونے اپنے مال سے خبر گیری میری نکی ان باپ
کہینگے کہ قصور کیا تونے ہمسے سلوک کرنے میں اور بیوی کہیگی کہ کہلایا تونے مجکو مال حرام اور فلانی فلانی

حق تلفی میری کی اور بیٹے کہینگے کہ نہ تعلیم کیا تونے مجکو اور راہ حق نہ بتائی تونے مجکو پایر اجانکر بہاگین گے
جنیاکہ ابن عباس سے منقول ہے کہ ابراہیم بہاگینگے اپنے باپ سے الی آخرہ جبیاکہ اوپر ذکر کیا گیا اور ایسا ہی
وہ ہے جو روایت کیا گیا ہے کہ آدمی بہاگیگا اپنے یاروںسے اور اقرباسے تاکہ نہ دیکہین اوسکو اوس بُرے حال
مین کہا ہے بعض مشائخ نے کہ جو کوئی مشغول ہو آج ساتہہ نفس اپنے کے پس وہ کل کو بہی مشغول ہوگا
ساتہہ نفس اپنے کے اور جو کوئی آج مشغول ہے ساتہہ رب اپنے کے پس وہ کل کو بہی اپنے رب کے ساتہہ مشغول
ہوگا اور کہا یحییٰ بن معاذ نے کہ جب مشغول یعنی غافل کیا تجکو تیرے نفس نے دنیا و عقبیٰ مین تیرے
رب سے کہ دنیا مین تو طالب مراد اور اتباع شہوات یعنی خواہشون مین رہا اور آخرت مین مشغول رہا اپنے
حال مین جیسا کہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے ساتہہ قول اپنے کے لکل امرئ الخ تو پس کب فارغ ہوگا تو
معرفت و طاعت رب اپنے کے لیے ۞ **تفسیر روح البیان** ۞ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
مُسْفِرَةٌ ۞ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۞ کتنے موہنہ اوسدن روشن ہونگے ہنستے اور خوش
ہونگے ۞ **فتح** ۞ کتنے موہنہ اوسدن روشن ہین ہنستے خوشیان کرتے ۞ **موضح** **تفسیر**
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ کتنے موہنہ روشن ہونگے اسلیے کہ ایمان کا نور اونکے باطن سے ظاہر کی طرف
جلوہ فرماویگا اور اونکے چہرونکو روشن کریگا ضَاحِكَةٌ ہنستے ہونگے انعام و اکرام کی توقع پر کہ آثار
اوسکے اپنے مین دیکہینگے مُسْتَبْشِرَةٌ خوشیان کرتے اسواسطے کہ دمبدم انعام و اکرام مین زیادتی
پاوینگے اور اسباب خوشی و خورمی کے روز بروز بڑہتے جاوینگے ۞ **عزیزی** ۞ ابن عباس سے
منقول ہے کہ یہہ موہنہ کی روشنی بسبب قیام لیل یعنے تہجد کے ہوگی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو رات
کو نماز بہت پڑہیگا اچہا ہوگا چہرہ اوسکا دن کو اور ضحاک سے ہے کہ بسبب نشان وضو کے یہہ حال ہوگا
اور کہا سہل رحمہ اللہ نے کہ چہرے روشن ہونگے بسبب نور توحید اور اتباع سنت کے ۞ **روح**
وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۞ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۞ اور کتنے موہنہ ہین اوسدن غبار ہوگا غالب آویگی اونپر
تاریکی ۞ **فتح** ۞ اور کتنے موہنہ اوسدن اونپر گرد پڑی ہے چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی
۞ **موضح** **تفسیر** اور کتنے موہنہ اوسدن اونپر سیاہی اور گرد و غبار ہوگا بسبب ظاہر ہونے
گناہونکے تاریکی کے کہ باطن مین اونکے گہر کرگئی تہی اور تہہ نشین ہوگئی تہی اوسوقت ظہور کریگی
چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی اور یہہ سیاہی ہرچند کہ کفر کا اثر ہے اور کفر دل کی تہہ مین ہوتا ہے
کہ گناہونکی سیاہی سے بہی پوشیدہ ہے لیکن کفر کے غلبہ کے سبب سے غالب ہوکر ظہور مین گناہونکی
تاریکی کے اوپر آجاویگی جیسے تیل کہ ہرچند اوسکو پانی کے نیچے کرین اوپر آجاتا ہے ۞ **عزیزی** ۞
أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۞ یہہ جماعت یہہ ہین کافر بدکار ۞ **فتح** ۞ وہ لوگ وہی ہین
منکر ڈیٹہہ ۞ **موضح** **تفسیر** یہہ لوگ سو موہنہ کالے یہی ہین کافر بدکار کہ کفر بہی کرتے
تہے اور گناہ بہی اور بکمال ذلت اور خواری کے سزاوار ہوئے اور اونکی انسانیت کچہہ کام نہ آئی اور
اکرام کے لائق نہوئے باوجود اسکے کہ پہلے بار دنیا کی پیدائش مین وہ لوگ معزز و مکرم تہے اور

عنایت الٰہی اونکی پرورش کے لیئے مصروف ہوئی تھی اور جمع ہونا اس قسم کے دو رنگونکا خاصہ اون لوگونکا ہے کہ کفر اور گناہ دونون کرتے تھے اور جو لوگ کہ فقط کفر یا فقط گناہ کرتے تھے اونکے لیئے ایک ہی رنگ پر اکتفا کیا جاویگا اور گناہ والونکا رنگ سیاہ میلا ہوگا اور کفر کا رنگ کالا ہنوز اب باقی رہا یہان پر ایک سوال وہ یہہ ہے کہ اول مین اس سورۃ کے جناب باری کا عتاب ایسے پیغمبر جلیل القدر کا مذکور ہے پس نازل کرنیمین اس قصے کے قرآن مجید مین کیا حکمت ہے ظاہر تو عقل سے یون مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عتاب خطاب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبانی ارشاد فرماتے اور وہ پیغمبر علیہ السلام کو خبردار کردیتے اور حال یہہ ہے کہ یہہ قصہ قرآن مجید مین نازل ہوا اور مدتون قرآن تک زبانپر تلاوت کرنیوالون اور قاریون کے جاری رہیگا اور بار بار یہہ قصہ لوگونکو یاد آویگا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس قصہ اور خفگی مین فائدے بہت سے تھے آداب اور تعلیم اور ارشاد کے اور قاعدے حسن اخلاق کے تو چاہا کہ اس قصے کو تمام فائدونکے ساتھ قرآن مجید کا جز کردین تاکہ لوگ دمبدم اوس سے فیضیاب ہون اور محروم نرہین اور اون سب فائدونمین سے کہ اس قصہ مین ہین کتنے اونمین سے بیان کیے جاتے ہین اور باقی کو سمجھنے والیکی عقل کامل پر سونپتے ہین اول فائدہ یہہ ہی کہ کبھی کبھی پیغمبر علیہم السلام بھی اجتہاد کرتے ہین اور اپنی عقل کے زور سے شرع کے قواعد سے ایک حکم دریافت کرتے ہین اور وہ حکم خطا ہوجاتا ہے تو حضور خداوندی سے پیغمبرونکو اوس خطا پر جلد آگاہ کردیتے ہین چنانچہ اس قصے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یون سمجھے کہ عام کے نفع کو خاص کے نفع پر مقدم رکھنا چاہیے اور اسلام کی دعوت کو قرآن کی تعلیم پر ترجیح دینا چاہیے اور اس راہ سے بڑے ہوئے لوگونکو تابعدار کرنا چاہیے اور جو شخص کہ خود بخود طالب و شوقین ہے فی الفور اوسکی طرف التفات کرنا نچاہیے کہ ارادت اور شوق اوسکا اوس مطلب پہنچاویگا اور اس سمجھہ مین خطا واقع ہوئی کہ اس صورت مین عام کا نفع موہوم تھا اور خاص کا ظاہر اور عام کے نفع کو خاص کے نفع پر اوسوقت مقدم کرتے ہین کہ دونون معلوم ہون یا دونون موہوم پس موہوم کو معلوم پر ترجیح دینا شرع کے قاعدے کے خلاف ہے اور اسلام کی دعوت کو قرآن کی تعلیم پر اوسوقت ترجیح دینا چاہیے جبوقت دعوت اسلام کا قبول ہونا یقینی ہو اور جو یقین قبول ہونیکا نہو تو لازم کرنا حجت کا ایکبار سننے ہی سے ہوجاتا ہے حاجت خوشامد کی نہین دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ کبھی ایسی چیز پر کہ گناہ ہونا اوسکا ابھی معلوم نہین ہوا ہے لیکن باعتبار گناہ کرنیوالیکے حال کے اور عالی منصبی کے سبب سے کوکہ نا معلوم ہو تو بھی خفگی اور شکوہ متوجہ ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منع ہونا اس فعل کا معلوم نتھا اور پھر بھی خفگی ہوئی تیسرا فائدہ یہہ کہ جب تعظیم کے لیے رعایت تعظیم کی ضرور ہے گوکہ وہ اوس تعظیم پر مطلع نہو کیونکہ وہ اندھا نابینائی کے سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کی کیفیت سے کہ ترش ہے یا خندان ہے اور میری طرف متوجہ ہین یا موہنہ پھیرے ہین کچھہ خبر نرکھتا تھا کہ رنجیدہ ہو لیکن از بسکہ ایماندار تھا اور خدا کی راہ کا طالب تو تعظیم اوسکی ضرور تھی

پس اوسکی تعظیم ترک کرنے پر غصہ ہوا اسلیے حدیث مین وارد ہے کہ ترک السلام علی الضریر خیانۃ کیونکہ وہ
اگرچہ سلام نکرنیکے رنجیدہ ہنوا لیکن اسلام کا حق تو تلف ہوا چوتہا فائدہ یہہ ہے کہ کفار کیطرف میل کرنا
اگرچہ باعتبار ایک غرض شرعی نیک کے اجازت ہی لیکن ضرر سے خالی نہین ہے پانچوان فائدہ یہہ
کہ اہانت اور موہنہ پہرانا مسلمان سے اگرچہ بے قصد ہو توبہی قباحت سے خالی نہین چہٹا فائدہ یہہ
کہ دوستونکو خفگی اور تنبیہ اونکی تقصیرات پر کرنے چاہیے کہ دوستی کے باقی رہنے کا نشان ہے وقیل یبقی
الود ما بقی العتاب غصہ کرنا اوسوقت موقوف کرتے ہین کہ دوستی موقوف کرنی منظور ہوتی ہے اور
ساتوان فائدہ یہہ کہ اگر کسیکو ایک عہدہ پر مقرر فرماوین ہرچند کہ وہ سرکار کا مقرب اور عالی رتبہ ہو
ہرگز اوسکے حال اور کامونکے پوچہنے سے غافل ہونا نہ چاہیے کہ یہہ پوچہہ پاچہہ بادشاہی اور حکومت
کی شرط ہے اور کارگذارونکو یونہین مطلق العنان چہوڑنا رخنہ ڈالنا ہے سلطنت مین اٹہوان
فائدہ یہہ کہ کسیکو اگرچہ ظاہر مین حقیر نظر آتا ہو حقیر نہ جاننا چاہیے کیا معلوم ہے کہ اوسکا اللہ تعالے
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے ؎ خاکساران جہانرا بحقارت منگر ؂ توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد
وہ نابینا ظاہر مین فقیر وحقیر معلوم ہوتا تہا اور اوسکے سبب سے سب مخلوقات کے سردار پر عتاب ہوا
نوان فائدہ یہہ کہ طالب علم کو اگرچہ موانع پیش آوین لیکن طلب علم نہ چہوڑے کیونکہ وہ اندہا
فقیر بہی تہا اور اوسکا ہاتہہ پکڑ کر لانیوالا بہی نتہا پہر بہی علم کی طلب کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آتا تہا اور اگر علم کی طلب مین اور خدا تعالی کی راہ ڈہونڈہنے مین موانعات کا بہانہ کرے
تو ہرگز مطلب کو نہ پہنچیگا کیونکہ کوئی شخص اپنے حال کے موافق موانع سے خالی نہین دسوان فائدہ
یہہ کہ اوستاد مرشد کو لازم ہے کہ طالب علم اور خدا کی راہ کے طالب پر جسقدر ہوسکے شفقت وعنایت
کرے اور اوسکو اوسکے مطلب کو پہنچاوے گیارہوان فائدہ یہہ کہ معلم اور مرشد کو چاہیے کہ طالب
علمون اور مریدون مین بسبب شرف مال جاہ دنیا کے فرق نکرے بلکہ شوق و مستعدی کی کثرت
وقوت پر امتیاز کرے بارہوان فائدہ یہہ کہ اگر کسی ضعیف کو کسی بزرگ سے کچہہ رنج پہنچے تو اوسیوقت
اوسکا تدارک کرے کہ یہہ بات اوسکے مرتبہ کو کچہہ مضر نہین بلکہ اوسکے بلندی مرتبہ کی زیادتی کا
سبب ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان آیتون کے نازل ہونیکے ساتہہ ہے اوس نابینا کے پیچہے
دوڑے گئے اور اوس سردار ولینے کہ مجلس مین بیٹہے تہے اپنے کچہہ جانکی کیا خوب کہا ہے حضرت
شیخ سعدی کہتے ہے ؎ تواضع زگردن فرازان نکوست ؂ گدا گر تواضع کند خوے اوست تیرہوان
فائدہ یہہ کہ جب روٹہیکو مناوین تو چاہیے کہ اوسکے مرتبہ کو زیادہ کرین اور قدیم معمول سے
اوسکی تعظیم وتکریم بڑہاوین تاکہ اوسکے زخم کا مرہم اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس نابینا کو
رستے سے پہیر لاکر اپنی چادر پر بٹہایا اور فرمایا کہ انت فی عیال محمد ما بقیت چودہوان فائدہ یہہ
کہ ان آیتونکے باقی رہنے سے قرآن مجید مین معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی
وحی پہنچانے مین نہایت امانت دار تہے والا اوس عتاب کو کہ آپکی ذات مبارک پر نہایت گران تہا اور

اونکی کسرِ شان کا موجب تہا ہرگز عوام الناس کو نہ ستا لی چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی قسم کی باتین فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہہ وحی مین سے پوشیدہ رکھتے تو حضرت زینب ہی کے قصہ کو پوشیدہ رکہتے کہ موجب کمال حیا کا تہا پندروان فائدہ یہہ کہ طالب العلم کو چاہیے کہ خدا ترس ہو کیونکہ حق تعالیٰ نے اوس طالب العلم کے حق مین تعریف کے طور سے فرمایا ہے کہ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى سولہوان فائدہ یہہ کہ اوس مجلس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب اور نزدیک کے ناتی والے جیسے ابو جہل وغیرہ حاضر تہے اختلاط اور صحبت اونکی سے باوجود قرب قرابت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عتاب فرمایا پس معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کے اقربا اللہ تعالیٰ سے روگردان ہو جاوین تو اونسے اختلاط اور صحبت نرکہنی چاہیے کہ دوست کے دشمنونکو دوست رکہنا خطا ہے اور دوست کو دوست سے موہنہ پہرانا بخل کا مقام ہے اسلیے قرآن شریف مین اور جگہہ فرمایا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اور یہین سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعلیم اور ارشاد مین بہی مستعد اور شوق والونکو قرابت والونپر مقدم رکہنا چاہیے سترہوان فائدہ یہہ کہ اوس شخص کو کہ اوسکے سبب سے جناب الٰہی یا پیغمبر کے حضور سے یا اوستاد و مرشد کیطرف سے اوس شخص پر خفگی کیجائے تو اوس شخص سے بغض کرنا نچاہیے بلکہ اوس سے زیادہ دوستی کرنی چاہیے کہ اوسکے سبب سے ایک عمدہ غرض کہ ادب ہے حاصل ہوا چنانچہ اوس خفگی کے وارد ہونیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کو دوست رکہتے تہے اور توقیر کرتے تہے اور مرحبا کہتے تہے اور اونکی حاجتین روا کیا کرتے وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

سورة التكوير

یہہ سورۃ یعنی اذا الشمس کورت مکی ہے اسمین آیتین انتیس ہین اور اسکے کلمے ایکسو چار اور حرف پانسو چونتیس ہین حدیث صحیح مین آیا ہے عبد اللہ بن عمر کی روایت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دنکو دنیا مین ان آنکہونسے دیکہہ لے تو اوسکو چاہیے کہ سورہ اذا الشمس کورت پڑہے اور یہہ بہی حدیث مین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ بڑہاپے نے آپ پر شتابی کی یعنی آپکے مزاج مبارک کی قوت سے یہہ توقع نہتی کہ اتنی عمر مین کہ قریب ساٹہہ برس کے ہے آثار بڑہاپیکے آپ پر ظاہر ہونگے لیکن یہہ بات ہمارے قیاس کی خلاف وقوع مین آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو ان پانچ سورتونے بوڑہا کردیا سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ والمرسلات اور سورہ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بیان ان سورتونمین عذاب الٰہی دنیا اور آخرت مین کہ امتونپر بسبب مخالفت کرنے پیغمبرونکے جو گذرا ہے اور گذریگا مذکور ہے مجکو اونکے سننے سے اپنی امت کا غم نہایت غلبہ کرتا ہے اور غم کا خاصہ ہے کہ آدمی کو بوڑہا کر دیتا ہے چنانچہ نقل کرتے ہین سَاَلَتْ مِنَ الْاَطِبَّاءِ ذَاتَ يَوْمٍ ؎ اَخْبِرْنِيْ مِمَّا شَيَّبَنِيْ قَالَ بِالْغَمِّ ؎ فَقُلْتُ لَهٗ عَلٰى غَيْرِ اخْتِتَامٍ ؎ لَقَدْ اَخْطَاْتَ فَمَا قُلْتَ بَلْ عَمَّ ؎

لیکن مراد بوڑہے ہونیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف قوی کا اور بدن کی سستی مراد ہے نہ سفید ہونا
بالونکا کیونکہ موے مبارک آپکے ایسے سفید نہین ہوے تہے کہ دیکہنے والے پر ظاہر ہون چنانچہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کہ خادم خاص ہین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب سر مبارک
اور ریش مبارک مین سفید بال بیس تک بہنچے تہے اور ظاہر ہے کہ اسقدر بال دیکہنے والیکو بہی نہین معلوم
ہوتے اور عرف مین بہی اسقدر سفیدی کو بڑہاپا نہین کہتے ہین اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ
تَبَّتْ کے اور سورہ عبس کے ساتہہ اسکی ربط کی وجہ یہہ ہے کہ اول مین اوسکے وصف قرآن مجید کا مذکور
ہے کہ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ الخ اور آخر مین اس سورہ کے بہی یہی مضمون مذکور ہے اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور آخر مین اوس سورہ کے قیامت کا اور اوسکے اوصاف اور ہول اور سختیونکا
مذکور ہے کہ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ الخ اور اس سورہ مین اول اسی مضمون کو خوب شرح وبسط کے ساتہہ بیان فرمایا ہے
اور اسکے نام کی وجہ ساتہہ تکویر کے یہہ ہے کہ اس سورہ مین اول انہی حادثہ کو مذکور کیا ہے کہ آفتاب
کا نور جاتا رہیگا اور اس سورہ مین قیامت کے بارہ حادثے یاد فرمائے ہین لیکن اون سب حادثونمین
یہہ حادثہ نہایت سخت ہے اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو حادثہ مقصود بالذات پر واقع ہوتا ہے
وہ بہت سخت ہوتا ہے اوس حادثہ سے کہ مقصود بالذات کے غیر پر واقع ہو مثلا ضایع ہونا جان کا کہ
آدمی کا مقصود بالذات ہے زیادہ سخت ہے ضایع ہونیسے مال کے کیونکہ مال جان کے نفع کے لیے مطلوب ہے
نہ بالذات ۝ **عزیزی** ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ جسوقت کہ آفتاب لپیٹا جاوے ۝ **فتح** ۝ جب سورج کی دہوپ
تہ ہوجاوے ۝ **موضح تفسیر** جسوقت کہ آفتاب لپیٹا جاویگا معنے تکویر کے لغت عرب مین کسی
چیز کو گرد لپیٹنے کے ہین جیسے سہی یا پگڑی کہ اوسکو حلقہ کر کر لپیٹتے ہین اور کور العمامۃ معنے پگڑی کے
پیچ کے اسی لفظ سے ہے اور اس لفظ کو بطور استعارہ کے استعمال فرمایا ہے گویا جبتک کہ روشنی اوسکی
پہیلی ہوئی ہے تو مانند اوس تہان یا پارچہ کے ہے کہ اوسکو کہول کر پہیلا دیا ہے اور جب وہ روشنی جاتی
رہے اور جرم اوسکا پنیر کی ٹکیہ کے مانند بے نور رہ گیا تو گویا اوس تہان کو تہ کر لیا اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ تُوْرَانِ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے سورج اور چاند پنیر کی دو ٹکیونکی مانند بے نور پڑے
ہونگے قیامت کے دن اور ہرچند کہ آفتاب و مہتاب موافق حدیث کے اس حادثہ مین شریک ہونگے لیکن
یہان آفتاب ہی کی تکویر ذکر فرمائی کیونکہ شعاع آفتاب کی جرم سیاہ کو ماہتاب کی روشنی بخشتی ہے پس تکویر
آفتاب کی مستلزم ہے ماہتاب کی تکویر کو حاجت علیحدہ بیان کی نہین ۝ **عزیزی** ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ
انْكَدَرَتْ ۝ اور جسوقت ستارے تاریک ہوجاوینگے ۝ **فتح** ۝ اور جب تارے میلے ہوجاوین
۝ **موضح تفسیر** اور جب ستارے میلے ہوجاوینگے اور نور بہی اونکا جاتا رہیگا حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ ستارے قندیلوںمین نور کی زنجیرونسے لٹکتے
ہین اور وہ زنجیرین فرشتونکے ہاتہونمین ہین جب فرشتے مر جاوینگے تو وہ قندیلین اونکے ہاتہونسے

گر پڑینگے اور ستارے گر کے بکھر جاوینگے اور نور اونکا جاتا رہیگا پس اس سورتمین بیان اوس انقلاب کی انتہا کا ہے کہ ستارونمیں ظاہر ہوگا اور اگلی سورتومین بیان ہے . . . . اوس انقلاب کی ابتدا کا ❁ **عزیزی** ❁ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ❁ اور جب پہاڑ روان کیے جاوینگے ❁ **فتحے** ❁ اور جب پہاڑ چلائے جاوین ❁ **موضح** ❁ **تفسیر** اور جب پہاڑ چلائے جاوینگے اور بادلونکی طرحسے ہوائین اڑائے جائینگے اور پہاڑ زمین کے لنگر اور میخ فرش کے مانند ہتے جب اونکا یہہ حال ہوگا تو زمین کی حالت کو بہی اسی پر قیاس کر لیا چاہیے کہ کیا کچہہ اوسکی خرابی ہوگی ❁ **عزیزی** ❁ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ❁ اور جب اونٹنیان گیابہن معطل چھوڑی جاوین ❁ **فتحے** ❁ اور جب بیاہ لی اونٹنیان چھوٹی پہرین ❁ **موضح** ❁ **تفسیر** اور جب گابہن اونٹنیان جنکا حمل دس مہینے کا ہو چھوٹی پہرین اور اونکے مالک اونکی طرف کچہہ التفات نکرین اور ایسی اونٹنیونکی تخصیص کی وجہ یہہ ہے کہ منظور تعلق انسانی کے انقطاع کا بیان ہے اپنے مالون سے اور سب لوگوں سے جو زیادہ محتاج خبرداری کا ہے تو جانور ہین کیونکہ زر و جواہر اور اسباب دمبدم محتاج محافظت کی نہین ہوتی اور زراعت اور درخت اور عمارت اور مکانات بہی محتاج محافظت کے ہوتے ہین لیکن نہ ہر لحظہ و ہر ساعت برخلاف جانورونکے کہ ہمیشہ دہوپ چہانومین اور چہانوسے دہوپ مین باندہنے کے محتاج ہوتے ہین اور ہر دم دانے پانی گہانس کی خبرگیری چاہتے ہین اسلیے تجربہ والونے کہا ہے غم نداری بز بخر اور اون سب جانورونمین عمدہ اور اہلے عرب کے نزدیک جننے کے قریب والی اونٹنی ہے اوسمین دو طرحکی خوشی ہے ایک توبچہ کی دوسری دودہ کی اور محافظت اس کلام ہدایت فرجام مین اول فرقہ عرب کا ہے تو رعایت اسکی کہ اونکے خیال مین جلد آجاوے ضرور ٹہری کیونکہ مقتضا بلاغت کا یہہ ہے اور یہان بعضے اشکال وارد کرتے ہین حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بعد اسکے کہ اسرافیل ع م صور پہونکینگے تو سب جانور مرجاوینگے اونٹنیان کہان ہونگی جو چھوٹی پہرینگی اور صور پہونکنے سے پہلے قیامت کہان ہے کہ اونٹنیان معطل پہرین پہر یہہ بات کونسی وقت کی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اسرافیل پہلے صور پہونکینگے تو آدمی اور حاملہ اونٹنیان اکہٹی مرجاینگی اور جب دوسری بار صور پہونکینگے تو سب جی اوٹہینگے تو وہ اونٹنیان مذکورہ بہی اوسیطور سے زندہ ہونگی چنانچہ حدیث صحیح مین ہے یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی مَا مَاتُوْا عَلَیْهِ اور مالک اونکے اوسوقت اونکی طرف متوجہ ہونگے اور معطل چھوڑ دینگے ❁ **عزیزی** ❁ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ❁ اور جسوقت وحشی جانورونکو جمع کیا جاویگا ❁ **فتحے** ❁ اور جب جنگل کے جانورونمین ہول پڑے ❁ **موضح** ❁ **تفسیر** اور جسوقت کہ وحشی جانور کوہی اور بیابانی جمع کئے جاوین اور وجہہ اونکے جمع کرنیکے یہہ ہے کہ رہنے کی جگہہ اونکی کہ پہاڑ اور جنگل تہے خراب ہوجاوینگے اور آگ اور دہوان ہر طرفسے اونکے پیچہے پڑیگا ناچار آدمیونکے مجمع مکان امن کا سمجہہ کر بہاگ آوینگے جیسے سردی کے ملک مین برف پڑنیکے وقت وحشی جانور طبیعت اصلی کو کہ نفرت اور وحشت ہے چہوڑکر

بستیون اور گہر دنمین گہستے ہین اور اس واقعے مین دلیل صریح ہے اسبات پر کہ ہول اوسدن کا اس
مرتبہ کو پہنچیگا کہ وحشیونکو انسان سے نفرت نرہیگی اور بعضی جو بعضونسے عداوت طبعی رکہتے ہین
کچہہ خوف ایک دوسرے کا باقی نرہیگا اور قتادہ اور اور مفسرون نے لکہا ہے کہ مراد حشر سے وحوش کے
اونکا زندہ کرنا ہے بعد مرنیکے کہ قصاص کے واسطے اونکو پہر زندہ کرینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جانورونمین بہی قصاص جاری ہوگا یہانتک کہ منڈی بکری سینگو والی بکری سے اپنا بدلہ
لیگی بعد قصاص کے بعد سبکو خاک کردینگے اور جو خدا کے نام پر ذبح ہوئی ہین وہ بہشت کی خاک ہونگے
مگر وہ جانور جو بہشتیونکی خوشی کے باعث ہونگے یا سبب اونکی لذت کے سو وہ جانور بہشت مین باقی
رہینگے جیسے طاؤس یا گہوڑا یا اور کوئی جانور خوبصورت خوش آواز یا وہ جانور کہ جنکا گوشت بہشتیونکو
مرغوب ہوگا وہ اونکی غذا کے لیے چہوڑ دیئے جاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین سورہ واقعہ مین مذکور ہے
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور وہ جانور باقی رہینگے جو دوزخیونکے عذاب زیادہ ہونیکے
سبب ہین سو دوزخمین جاوینگے جیسے سانپ اور بچہو اور مکہی کہ اونکے جلے ہوئے بدن پر بیٹہینگے اور
اونکو رنج و دکہہ بغیر اسبات کے کہ اون جانورونکو اوس دوزخ کی آگ سے کچہہ رنج و کلفت پہنچے جیسے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ اور یہہ ہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ
طَيْرًا كَرِعَة وَاَكْلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا ؏ **عزیزی** ؏ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جسوقت دریا مانند
آگ کے بہڑکائے جاوین ؏ **فتح** ؏ اور جب دریا جہونکے جاوین ؏ **موضح** ؏ **تفسیر** اور
جسوقت کہ دریا بہڑکائے جاوینگے اور پانی اونکا دہوان اور آگ ہو جاویگا اور ہوا اوس آگ اور
دہوین کے ملنے سے حرارت و تیزی پیدا کریگی اور اہل محشر کی تکلیف و رنج کا سبب ہوگی لیکن ایماندار
لوگ اوس دہوئیکے محفوظ رہینگے اور حدیث مین آیا ہے کہ اوس روز کے دہوین سے بے ایمان لوگونکو
اسیقدر تکلیف پہنچیگی کہ زکام ہو جاویگا ؏ **عزیزی** ؏ وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جسوقت کہ ارواح
بدنونکے ساتہہ جمع کیا جاوے ؏ **فتح** ؏ اور جب جیونکے جوڑے بندہین ؏ **موضح** ؏ **تفسیر**
یعنی ارواحین بدنونکی ساتہہ ملینگی اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کو اپنے ہم مشرب اور ہم مذہب
کے ساتہہ جمع کرکے جدے جدے غول بنادینگے اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کا حشر اوسکے ساتہہ
کرینگے جسکے ساتہہ دنیا مین نہایت محبت رکہتا تہا گو وہ خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے پیر اور اوستاد اور
بادشاہ اور امیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مومنونکو حور عین کے ساتہہ جوڑ لگا دینگے اور
کافرونکو شیطانونکے ساتہہ ملا دینگے اور زجاج نے لکہا کہ ہر نفس کو اوسکے عملونکی صورت کی
ساتہہ خواہ نیک ہون یا بد جوڑ لگا دینگے ؏ **عزیزی** ؏ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝
اور جسوقت کہ جیتی بیٹی سے کہ گہر مین دفن کی گئی تہی پوچہا جاویگا کہ کس گناہ سے ماری گئی
تہی ؏ **فتح** ؏ اور جب بیٹی جیتی گاڑی کو پوچہی کہ کس گناہ پر ماری گئی ؏ **تفسیر**
وَاِذَا الخ اور جب موءدہ پوچہی جاویگی اور موءدہ عرب کی بولی مین جیتی گاڑی ہوئی

لڑکیکو کہتے ہین مشتق ہے وَأَدَ يَئِدُ سے اور عرب مین رسم ہتی کہ لڑکیونکو پیدا ہوتے ہی گاڑ دیتے ہتے
بعضے تو تنگدستی اور شادی بیاہ کے اخراجات کے خوف سے یہہ کام کرتے ہتے اور بعضونکو یہہ عار ہتی کہ ہم
اپنی بیٹی کیکو دینگے اور وہ ہمارا داماد کہلاویگا اس خیال فاسد مین گرفتار ہو کر اس فعل شنیع مین
مبتلا ہتے اور اس امر قبیح نے اوس زمانہ مین اوس ملک مین ایسا رواج پایا تہا کہ اسکو فخر اور
غیرت جانتے ہتے اور ہرگز اوس گناہ کے عذاب کا خوف نہین رکہتے ہتے اس گمان پر کہ ہماری اولاد
ہماری ملک ہے اسمین ہمکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین حق تعالے نے اونکے اس فعل شنیع پر
جابجا قرآن مجید مین مذمت فرمائی اور وجہین اوسکی برائی کی کہول کر بیان کر دین کہ ضمن مین
اس فعل قبیح کے سوائے قطع رحم اقرب کی کہ فرزند ہے اور بہت سے قباحتین موجود ہین اونمین سے
ایک تو ظلم ہے بیگناہ معصوم پر کہ وبال اوسکا معلوم ہے اور مکروہ جاننا اللہ تعالے کی پیدائش کو
بلا وجہ اور ناخوش ہونا اللہ تعالے کی خواہش سے اور مقابلہ کرنا اوسکے فعل کا ضد کے ساتہہ کہ اوس خالق
نے نو مہینے مین اوسکو بنا کر تیار کیا اور اوسے پیدا ہونے کے ساتہہ ہی ارادہ اوسکی ہلاکت کا کیا اور
دوسرے بے اعتمادی ہے اللہ کی رزاقی اور کارسازی پر اور یہہ کہ مال کا بخل اس درجہ کو ہو کہ اپنی
اولاد پر مال خرچ کرنا روا نہین رکہتا بس اسطرح کی اور بہت سی باتین ہین اور اسلیے جو عرب مین سمجھ
والے لوگ تہے اوسکی قباحت دریافت کر کے اپنے کو اس کام سے روکتے ہتے لیکن قوم کی رسم سے
ناچار ہتے یہانتک کہ زید بن عمرو بن نفیل چچا زاد سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
مکے مین پیدا ہوئے اور جہان سنتے کہ فلانیکے گہر مین لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ بیٹی گاڑی
جائیگی تو جہٹ وہان جاتے اور کہتے کہ مینے اسکو اپنی بیٹی کیا جو کچھہ کہ اسکے کہانے پینے اور شادیکا
خرچ ہے وہ سب میرے ذمہ تمکو کچھہ کام نہین اسیطور سے بہت سی لڑکیان بچالین اسیواسطے
اونکو مُحيِي الْمَوْءُودَات کہتے ہتے اور اونکے اس رسم صالح کی اور قبیلونکے بہی بعضے بعضے عرب اتباع کرتے
ہتے چنانچہ صعصعہ فرزدق شاعر کا دادا بہی یہی کام کرتا تہا اسلیے فرزدق نے اپنے دادا کے
اس فعل کی بڑائی اکثر اپنے شعرونمین لکہی ہے اور اب اس امت مین اس فعل شنیع نے اور
صورت سے نمود پکڑی ہے اور شیطان کا قاعدہ ہے کہ جو کسی ہی کام کو لوگ ممانعت شرعیہ سے
یا دلائل عقلیہ کے سبب سے قبیح جانکر چہوڑ دیتے ہین تو وہ لعین اوسی کام کو دوسری صورتمین
اونکی نظر ونمین بہلا کر دکہاتا ہے تاکہ اوسکا اصل مطلب فوت نہو اور وہ صورت اس امت مین یہہ ہے
کہ اگر کسی لونڈی باندہی یا کسی اور کم اصل عورت کو کسی سے حمل رہ گیا تو مارے غیرت کے کہ مبادا لڑکی
پیدا ہو تو کسی کم اصل سے رشتہ کرنا پڑیگا اس بات کو ننگ غیرت شرافت کی جانکر بعد جان پڑنے کے
کہ مدت اوسکی اکثر چار مہینے گذرنیکے بعد ہے گروا دیتے ہین اور اس امر شنیع کے مرتکب ہو کر
بطور فخر و بڑائی کے اسکو بیان کرتے ہین حالانکہ خون ناحق مین یا اور قباحتونمین سر موءودہ
سے یہہ فعل کم نہین ہے لیکن اگر روح پڑنے سے پہلے ہو تو صحابہ کو گرانے مین عذر شرعی سے جیسے

بیان عورتونکے پیٹ گرانیکا کہ کس صورت مین جائز ہے اور کس مین ناجائز اور بیان عزل کے جائز ہونیکا اور دوا لینے کا حمل نہ رہنے کے لیے ۱۲ منہ

جننے کی سختی یا کثرت عیال کی یا قلت مال کی یا مسافرت کے سبب یا جاننے کہ اگر یہہ لونڈی جنیگی تو خدمت نہ کر سکیگی اختلاف واقع ہوا تہا اور حضور مین حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس امر مین بہت گفتگو ہوئی یہان تک کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ وَاللّٰہِ لَا تَکُوْنُ مَوْءُوْدَۃً حَتّٰی تَاْتِیَ عَلَیْہَا التَّارَاتُ السَّبْعُ اس کلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا اور یہی بات ٹہیری اور بعضی صحابہ اسکو بہی احتیاط کے واسطے حرام جانتے تہے اور اسکو موءودہ صغری کہتے تہے کیونکہ اگرچہ قتل نفس کا اس عمل مین نہین ہے لیکن اوسکی زراقیت پر نہ توکل ہونا اور معارضہ اوسکے فعل کا ساتہہ ضد کے بلا وجہ اور سوا اسکے اور قباحتین بہی موجود ہین لیکن صحیح یہہ ہے کہ جائز ہے عزل کے قیاس کے اعتبار سے اور وہ جو حدیث شریف مین عزل کے حق مین آیا ہے کہ ذٰلِکَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ وہ عزل کی حرمت پر دلالت نہین کرتا بلکہ کراہت اور اولاد ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خفی ہر امر کا اوسکے جلی کا حکم نہین رکہتا جیسے ریا کہ شرک خفی ہے حکم شرک جلی کا نہین رکہتی اور عزل روایتون صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہے بلاشبہہ اور استعمال کرنا دواؤنکا پہلے یا بعد جماع کے کہ حمل نہ رہنے پاوے مانند عزل کے جائز ہے اور موءودہ سے سوال مذکور اسلیے ہوگا کہ تا مظلومیت اوسکی ظاہر ہو اور وہ کہدے کہ مجہکو فلانے نے بلا وجہ یہہ ظلم کیا اسلیے سوال یون نہین ہونیکا کہ تو کیون ماری گئی تا کہ خلاف قاعدہ کے ہو بلکہ ایسا ہوگا کہ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ کس گناہ پر ماری گئی وہ موءودہ اور لائق اس سوال کے مظلوم ہے نہ ظالم کیونکہ غرض اس سوال سے تلقین دعویٰ اور ظاہر ہونا ظلم کی وجہ کا منظور ہوتا ہے اور فقہانے بہی لکہا ہے کہ قاضی کو تلقین مدعی اور شاہد کی اس قسم کی صورتونمین درست ہے کیونکہ مظلوم کے حق کو پہنچانا بدون اسکے ہو نہین سکتا اور یہہ بہی ہے کہ سوال قاتل سے نہونا اوسکی شقاوت کی نشانی ہے کہ اوسپر ایسی خفگی ہوگی کہ اوس سے خطاب بہی نہین ہوگا اور حکم فقہ کا یہہ ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتہہ سے اوسکی اولاد خطا سے تلف ہوجاوے جیسے جاڑے مینے کا حمل گرا دینا یا انداز سے زیادہ افیون کہلا دینا یا محافظت مین قصور واقع ہونا مثلا کوئی عورت چہجے پر بیٹہی اپنے لڑکیکو کہلاتی تہی اور وہ لڑکا اوسکے ہاتہہ سے چہوٹ کر زمین پر گر پڑا اور مرگیا اور علی ہذا القیاس تو اوسپر کفارہ لازم آتا ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ قیس بن عاصم تمیمی کا بیٹا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہسے ایک بڑا سخت گناہ ہوا ہے کہ کفر کی حالت مین آٹہہ بیٹیان اپنے جیتی گاڑ دین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عوضمین ہر لڑکیکے ایک ایک غلام آزاد کر اوسنے عرض کیا کہ مین تو یا رسول اللہ اونٹون والا ہون غلام تو میرے پاس نہین ارشاد ہوا کہ ہر لڑکیکے عوض ایک ایک اونٹ اللہ کی راہ مین دے ﴿عزیزی﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جسوقت کہ نامہ اعمال کے کہولے جاوین ﴿فتح﴾ اور جب کاغذ کہولے جاوین **تفسیر** اور جسوقت کہ صحیفے اعمال کے لپیٹے ہوے

سجین اور علیین مین رکہے ہیہ کہولے جاوینگے اور ہر شخص جو کچہہ کہ اوسکی صحیفونمین ہے معلوم کریگا
اور قتادہ سے منقول ہے کہ آدمی کے مرنیکے بعد اوسکے اعمال کے صحیفونکو لپیٹ کے دفتر مین رکہتے
ہین اور بعضے مفسرون نے نشر کو پراگندہ کے معنونمین لیا ہے یعنے اعمال نامونکو بکہیر دینگے اور جب
دفتر مین کہ جمع تہے وہانسے نکالکر بانٹ دینگے کسیکو داہنے ہاتہہ مین پیٹہہ کے پیچہے سے اور
کسیکو داہنے ہاتہہ مین منہ کے سامنے سے دینگے اور مرثدین وداعہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن
صحیفونکو عرش کے نیچے سے اڑاوینگے پس جو صحیفہ کہ ایمان دار کے ہاتہہ مین آویگا اوسمین یہہ لکہا
ہوگا کہ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ اور جو کافر کے ہاتہہ مین آویگا اوسمین یہہ لکہا ہوگا فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ اور یہہ
صحیفے فالکے قرعونکے مانند ہونگے اعمال کے صحیفے نہونگے یہہ کشاف مین ہے ﮦ عزیزی ﮦ
وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ اور جسوقت کہ آسمان کا پوست اوتارا جاویگا یعنے سرخ ہوجاویگا
مانند اوس بکرے کے کہ پوست اوسکا اوتارا جاویگا ﮦ فتح ﮦ اور جب آسمان کا چہلکا اوتارئے
ﮦ موضح ﮦ تفسیر اور جب آسمان کا پوست اوتارا جاویگا جیسے جانور کا کہ بعد ذبح کے
پوست اوتار لیتے ہین اور تمام اجزا اور اعضا اور رگ وریشے اوسکے ظاہر ہوجاتے ہین ایسے ہی ١ یعنی گرم ہوا
فلک کے مکنونات کہ اشیا کی صورتین مثالیہ مین ظاہر ہوجاوینگے اور فرشتے صحیفے اوٹہا ہوا اور اور بھڑکائی گئی
اور قسمو نکے فرشتے نازل ہونگے ﮦ عزیزی ﮦ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جسوقت کہ دوزخ [illegible]
دہکایا جاویگا ﮦ فتح ﮦ اور جب دوزخ دہکایئے ﮦ موضح ﮦ تفسیر اور جسوقت کہ ہو ۱۲
دوزخ بہڑکائی جاویگی اور سوزش اوسکے بہت سخت ہوگی ﮦ عزیزی ﮦ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝
اور جسوقت کہ بہشت نزدیک کیجاویگی ﮦ فتح ﮦ اور جب بہشت لائیے ﮦ موضح ﮦ تفسیر ٢ جو کوئی مرا
اور جسوقت کہ بہشت محشر کے نزدیک لائی جاویگی پس مسلمانونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی بس تحقیق
اور کافرونکو حسرت پر حسرت اور جب یاران حادثے متحقق ہونگے کہ جو اونمین سے دنیا مین ہلمیں قائم ہوئی
صور پہونکنے کے ہونگے اور چہہ اونمین سے بعد صور پہونکنے کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جان لیگا قیامت
ہر شخص جو کچہہ کہ حاضر کیا ہے ﮦ فتح ﮦ جان لیوے جی جو لیکر آیا ﮦ موضح ﮦ تفسیر اوسکی ۱۲
جان لیگا ہر جی جو لیکر آیا ہے نیکی اور بدی اور بعضے اہل تاویل نے کہا ہے کہ ان یاران حادثونکو
موت کیوقت کہ قیامت کا نمونہ ہے معلوم کرینگے اسلیئے اوسکو قیامت صغری کہتے ہین اور
حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہے کہ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُهٗ حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ جو اسباب کہ کہلنے خیر وشر کے حقیقت کے نفس انسانی پر بیان کئے گئے اور تحقیق اس اسباب کی
خبر مخبر صادق سے کہ صَدَقَ الصَّادِقِیْنَ ہے یعنے حق تعالے کی ذات پاک متیقن ہوئی تو حاجت قسم کی
نہی اسلیئے یون فرمایا ہے کہ فَلَآ اُقْسِمُ ﮦ عزیزی ﮦ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ پس قسم کہاتا ہون ستارون پیچہے ہٹ جانیوالون سیر کرنیوالون غائب
ہونیوالونکی مترجم کہتا ہے زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد یہہ پانچ تارے متحیر ہین

جب سیر کرکے ایک مقام پر پہنچتے ہین پہر پہرتے ہین اور جس مقام کو کہ طی کیا متوجہ ہوتی ہین
اور جب وقت گرمی کا آتا ہے غائب ہوتے ہین واللہ اعلم ۵ **فتح** ۵ سو قسم کہاتا ہون پیچہے
ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانیوالونکی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَلَآ اُقْسِمُ پہر قسم
نہین کہاتا ہون مین کیونکہ باوجود میری خبر دینے کے حاجت قسم کی نہین ہے اور اگر ان سب
باتون کے ساتہہ بہی تم قسم محتاج ہو تو میری قسم بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۵ کہی ستارون
پیچہے ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانیوالونکی ہی اور حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ
وجہہ اور اکثر صحابہ مفسرین سے منقول ہے کہ وہ ستارے پانچ متحیرہ ہین یعنی زحل اور مشتری
اور مریخ اور زہرہ اور عطارد کہ انکو اپنی حرکت مین ایک حیرت نمودار ہوتی ہے اول تو
مغرب سے مشرق کو ترتیب سے برجون کے حمل سے ثور مین اور ثور سے جوزا مین چلتے ہین اور بعد
اسکے تہوڑے دنون حرکت انکی نمودار نہین ہوتی اور ایک جا پر کہڑے رہتے ہین پہر رجعت قہقری
کرتے ہین یعنی الٹے پہرتے ہین اور مشرق سے مغرب کو آتے ہین پہلی حالت کو علم ہیئت کی
اصطلاح مین استقامت کہتے ہین اور دوسری حالت کو وقوف اور اقامت کہتے ہین اور تیسری
حالت کو رجعت اور رجوع اور یہہ تین حالتین اور کسی ستارے مین نہین ہین جیسے ماہتاب تہوڑا
سا وقوف رکہتا ہے لیکن رجعت نہین رکہتا اور ستارے نہ وقوف رکہتے ہین نہ رجعت پس حیرت
ان ستارونکی صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آسمانی چیزونکا بدلنا ایک حال سے دوسرے حال پر
ممکن ہے تو پس انقلاب جائز ہوئے بیچ آسمان کے تمام اجزا مین اور زائل ہوئی ستارونکے کچہہ
تعجب ترکہ اور ان پانچ ستارونکا ذکر اس مقام پر لانا اسلیئے ہے کہ آسمان کے ستارے دو قسم
کے ہین ایک قسم کو سیارہ کہتے ہین یعنے چلنے والے وہ سات ہین اور دوسری قسم کو ثوابت کہتے
ہین یعنے ایک جگہہ پر ثابت رہنے والے قسم اول کو یعنے سیارونکو تعداد افلاک کے سبب حرکتین
مختلف لاحق ہوتی ہین اور ثوابت کو حرکت مختلف نہین ہے بلکہ اونکے آسمان کی حرکت ہی بہت
سست ہے اور کم دکہلائی دیتی ہی اور ثوابت کو رجوع اور استقامت اور وقوف اور انتقال
سرعت سے بطوء کی طرف اور بطوء سے سرعت کی طرف لاحق نہین ہوتا ہے اور سیارونکو یہہ
لاحق ہوتا ہے اور سب سیارونمین سے آفتاب اور ماہتاب کو بارہا قرآن مجید مین تغیر و انقلاب کے مقام
پر ذکر فرمایا ہے اور اکثر دونون کے تغیرات سب خاص و عام مین مشہور ہین علی الخصوص تغیر چاند کا
کہ ہر مہینے مین گہٹنا بڑہنا اوسکا سب دیکہتے ہین اور سورج گہن اور چاند گہن بہی سب پر ظاہر ہے
تو اسمقام پر کہ اجرام آسمانی کے تغیر کا بیان کرنا منظور ہے ان پانچون ستارونکا ذکر کرنا کہ یہہ
بہی تغیر و اختلاف رکہتے ہین ضرور ہوا حاصل کلام کا یہہ کہ احوال ان پانچ ستارونکا بڑی
دلیل ہے اجرام آسمانی کے حالات بدلنے پر اور جب اجرام آسمانی قابل تغیر و انقلاب کے ہوئے تو انقلاب
مین اجرام سفلی کے کونسا اشکال باقی رہا کہ رات دن انقلاب و تغیر اونکا آنکہو لسے دیکہتے ہین اور

اگر اس انقلاب مین کہ موجب ایسی تغیر عظیم کا ہوگا کیکو تردد وشبہ ہو تو دوسری قسم کہائی جاتی ہی
وَالَّیْلِ الخ ۂ عزیزی ۂ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۂ اور قسم رات کی
جب جاتی ہی اور قسم صبح کی جب دم لے ۂ فتح ۂ اور قسم رات کی جب اوسکی اوٹھان ہو اور
صبح کی جب دم بہرے ۂ موضح ۂ تفسیر وَالَّیْلِ الخ اور قسم ہے رات کی
جب اوسکی اوٹھان ہوتی ہی اور جہان کو اندھیرا کردیتی ہی اور ایک بڑا انقلاب نمودار ہوتا ہے
بازار اجڑجاتے ہین چورون اور درندونکا ڈر پیدا ہوتا ہے رستی بند ہوجاتے ہین اور تلاش روزی
کے یک قلم موقوف اور تمام لوگ چپ چاپ مردونکے مانند بحس وحرکت پڑے ہوتے ہین اور جن
شیاطین پہیل پڑتے ہین پس یہہ ایک انقلاب ہے کہ ہر رات دن کے دورہ مین زمین اور زمین
والونکو الٹ پلٹ کرڈالتا ہے اور رات کے عجائبات سے ایک یہہ بات ہے کہ جو چیزین دورہین
جیسے آسمان کے تارے اور چاند اوسمین سب ظاہر ہوتے ہین اور جو نزدیک کی چیزین ہین جیسے آسمان
زمین کے درمیان ہین یا زمین مین چھپ جاتی ہین اور دن کو برخلاف اوسکے معلوم ہوتا ہے
پس تفاوت دنیا اور آخرت کا ظاہر ہوتین پوشیدہ چیزونکے اور چھپ جاتین ظاہر چیزونکے بہی
نمونہ سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے بطور پورا بیان کرنیکے فرماتے ہین وَالصُّبْحِ الخ اور قسم کہاتا
ہوتین صبح کی جسوقت کہ دم بہرے کہ اوسوقت بہی ایک انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور لوگ خواب سے
بیدار ہوتے ہین اور بازار ومجالس آباد ہوجاتے ہین اور مسافر چل نکلتے ہین اور ہر مخلوق تلاش
معاش کے درپے ہوتی ہے اور قواے حیوانیہ مین ایک فرحت عظیم پیدا ہوتی ہے اور ہر چیز
روشن وظاہر ہوجاتی تہے اور روشن ستارے بے نور و پوشیدہ اور ہر طرف سے لشکر اور قافلے
پہاڑونکے مانند چلنے شروع ہوتے ہین اور دم صبح کنایت اوسکے ظاہر کرنیسے ہے آفتاب کو
کہ صبح اوسکی علامت ہے مچہلی سے کہ دریا مین تیرتی ہی تشبیہ دی ہے اور اوسکے انتشار نور کو
قبل طلوع دم ماہی سے نسبت کی ہے جیسے مچہلی دریا مین آنکہونسے پوشیدہ گذرتی ہے اور اوسکے
سانس لینے سے پانی اڑتا ہے اور پہیل جاتا ہے اسیطرح سے آفتاب کی حالت ہے پہلے طلوع کے
اور پہلے روشنی پہیلنے کے ۂ عزیزی ۂ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۂ تحقیق قرآن گفتگو فرشتہ گرامی
قدر کی ہے تاکہ جو صاحب قوۃ یا وقار نزدیک صاحب عرش کے فرمانبرداری کیا گیا ملکوت آسمان مین
صفت کیا گیا ساتہہ امانت کے ۂ فتح ۂ مقرر یہہ کہا ہے ایک بہیجے عزت والیکا قوت رکہتا ہے
تخت کے مالک پاس درجہ پایا سبکا مانا وہان کا معتبر ۂ موضح ۂ تفسیر اِنَّهٗ الخ تحقیق
یہہ قرآن کہ متضمن قیامت کی خبرونکا ہے البتہ یہہ بات لائی ہوی اللہ کے ایلچی کی ہے کہ اللہ
کیطرف سے پہنچائی ہے بس کذب وافترا کے احتمال کو یہان گنجائش نہین کیونکہ کلام الہی بتمام
سچا ہے اور جو بطور ایلچی کے لایا ہے اوسکے رسول پاس وہ باین صفت موصوف ہے کریم

سلہ عسعس کے دونون معنے آئے ہین آنیکے بہی اور جانیکے بہی مشترک ہین الضدین ہے ۱۲ عزیزی بحر ق ۲ یہہ جبرئیل کی صفت ہے ۱۲ منہ

بڑی مرتبہ والا اور عالی قدر ہے کہ عدالت اور تقوی اوسکا نہایت کو پہنچا ہے کیونکہ بزرگی اوسکی مرتبہ کی بغیر اوسکی
تقوی کے ہو نہین سکتی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے اَلْکَرَمُ التَّقْوٰی وَالْحَسَبُ الْمَالُ اور قرآن شریف
بہی اشارہ ہے اسی بات کی طرف اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بس عدالت اور تقوی تو اس
راوی مین بہی موجود ہے اب دیکہے حافظہ کی قوۃ معلوم کیا چاہیے تو دوسری صفت اوسکی یہہ ہے کہ ذِیْ
قُوَّۃٍ بڑی قوۃ والا کہ اوسکی حفظ مین ہرگز خلل کو دخل نہین جو کچہہ کہ سنتا ہے بے گہٹتی بڑہتی کے
یاد رکہتا ہے اور بسبب کامل ہونے ہر قوۃ کے وہ یاد رکہی ہوئی اپنی بے کم و زیادہ کے ادا کرتا ہے اور
ہرچند منظور اس مقام پر بیان اس ایلچی کی قوۃ حافظہ اور قوۃ بیانیہ کا ہے لیکن کمال ان دونون
قوتون کا علی الاطلاق نہین ہوتا اسلیے مطلق قوۃ کے ساتہہ اوسکو موصوف فرمایا ہے اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہ مراد وہی
ایلچی ہین جنکی صفتین مذکور ہوئین فرمایا کہ حق تعالے نے تمہاری قوۃ اور امانت کی تعریف فرمائی
کچہہ اپنی قوۃ و امانت کا حال ہمارے سامنے بیان کرو اونہون نے کہا کہ قوۃ تو مجہمین اتنی ہے کہ
حق تعالے نے مجکو خراب کرنیکو قوم لوط کے شہر ونکے کہ چار شہر تہے بہیجا اور ایک شہر اون شہر ونمین سے
کہ اوسکا نام سدوم تہا اوسمین عورتون اور بچون کے سوائے چار لاکہہ آدمی سلح پوش تہے مین
اون شہر ونکو ساتوین زمین کی تہہ سے ایک پر کے اوپر اوٹہا کر اسقدر آسمان کے نزدیک لے گیا کہ آسمان
کے رہنے والے اون شہر ونکے مرغون اور کتون کی آواز سنتے تہے پہر اون سب شہر ون کو
اوسی طرح مین اوندہا ڈال دیا اور مجکو کچہہ تکلیف اور بوجہہ معلوم نہوا اور امانت داری میری اس درجہ کو
ہے کہ مجکو کبہی کسی کام کو نہین فرمایا کہ بے کمی زیادتی اوسکو بجا نہین لایا اور کوئی بہید مجہسی نہین فرمایا
کہ مینے اپنے سینے مین اوسکو پوشیدہ نہین رکہا ہو جب ان دو وصفونکے دو شرطین روایت کی
کہ عدالت اور قوۃ حفظ ہے ثابت ہو چکین اب بطور علاوہ کے اور کئی صفتین بہی ذکر فرماتے ہین
اونکی کمال خوبی اور اعتماد کے لیے اونمین سے ایک یہہ ہے کہ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ
یعنی وہ ایلچی مالک تخت کے نزدیک رو دار عالی مرتبہ ہے اور ظاہر ہے کہ جو روشناسون کو حضور کے
کہ ہمیشہ دربار مین حاضر رہتے ہین ایلچی گری پر بہیجتے ہین تو اعتماد اوسچیز پر زیادہ تر ثابت ہوتا ہے
اوس سے کہ زبان سے ہر کاریکے یا کسی عہدی کی معرفت وہ پیغام بہیجا جاوے دو جہت سے اول تو یہہ
کہ وہ رو یت دار بلا واسطہ بادشاہ کا کلام سنتا ہے اور احتمال اس بات کا کہ کسینے اس کلام مین کمی
زیادتی کی ہوگی نہین رہتا دوسرے یہہ کہ وہ عالی مرتبہ اپنے مرتبہ اور منصب کے محافظت کے لیے
سرکاری پیغام پہنچانے مین کمال احتیاط کرتا ہے اسلیے بخاری اور مسلم اور محدث اون لوگونکو کہ استادون
کے پاس بیٹہتے رہتے اور ثقہ تہے اونکو روایت مین مقدم اور مرجح کرتے تہے روایت مین اور دنیا
دارونکے عرف مین بہی جو پیغام بادشاہی امیر یا وزیر کے واسطہ سے پہنچتا ہے وہ زیادہ معتبر ہوتا ہے
اوس سے کہ کسی خواص یا دربان بار یدار کے واسطے سے پہنچے اور اونہین مین سے ایک یہہ بہی کہ

ف یعنی بڑی ... ۱۲

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۞ وہ ایلچی سبکا مانا اوس عالم مین کہ مملکت الہی کے دربار کی کسوٹی ہے
اور امانت دار جانا گیا ہے اوس دربار کے ارکانونمین کہ بے پوچھے اور دریافت کیے فقط اوسکے کہنے پر
عمل کرتے ہین اور رسالت اوسکی اسقدر ذہنونمین اوس دربار والونکے اور اوس سرکار کے متوسلونکے
جم گئی ہے کہ اوسکے حکم کو بن پوچھے اور تحقیق کیے حکم الہی جانکر فرمانبردار ہین اوسکے ڈرتے
ہین چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات اپنے ساتھ لیکر گئے تو آسمان کے دربانو
نے اور بہشت و دوزخ کے نگہبانون نے اونکے حکم سے دروازے کہولدیے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جہانتک چاہتے تھے سیر کرتے تھے چنانچہ معراج کی حدیثونمین اسکا مفصل بیان ہے اور ہمیشہ
احکام الہی ساتون آسمان والونکو پہنچانا اونہین کا کام ہے گویا حضرت جبرئیل سب فرشتون سے
اس صفت مین کہ اللہ تعالے کا پیغام پہنچاتا ہے ممتاز و مشہور ہین اور تمام قسمونمین فرشتونکی اونکا آنا علامت
ہے اللہ تعالی کیطرف سے پیغام لانیکی پس جسوقت کہ راوی اس درجہ کا ثقہ ہو کہ تمام ثقہ اوسکے
پیغام کو قبول کرتے ہین اور اوس سے سند نہین مانگتے پہر احتمال کذب و افترا کا اوسکے خبر مین کرنا
سوائے مالیخولیا کے کچہہ اور نہین آور دوسرا واسطہ کہ تمہارا پیغمبر ہے وہ بہی ایک شخص ہے کہ چالیس برس سے
زیادہ ہوئے کہ تمہارا ہم صحبت ہے اور کبہی جہوٹ برا وسکے کیا خلوت اور کیا جلوت کیا غرض کیا
بےغرض مطلع نہین ہوئے ہو پہر اوسکو خبر اور روایت مین معتبر نہ جاننا خلاف عقل کے ہے مگر یہہ وہ
شخص خفقانی یا سودائی ہو کہ بسبب فاسد ہونے حواس درونی کے صورتین عجیب بے اصل اوسکے
خیال مین گذرتی ہین اور آواز عجیب و غریب سنتا ہے اور جو اوسکے خیال مین آتا ہے ہو بہو الا
سمجہتا ہے سو یہہ بہی غلط محض وَمَا صَاحِبُكُمْ اِلَخ ۞ عزیزی ۞ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۞
اور نہین ہے یہہ یار تمہارا دیوانہ ۞ فتح ۞ اور تمہارا رفیق بہی کچہہ نہین دیوانہ ۞ تفسیر
اور نہین ہے یہہ ہمنشین تمہارا سودائی اور خیالی کہ اس احتمال کو اوسکی خبر مین روا رکہو کیونکہ
اتنی صحبت دراز مین کمال اوسکی عقل اور دانائی کا دمبدم اور ساعت بساعت تجربہ کرچکے ہو
اور صحت اوسکے خیال اور تدبر کی معلوم کرچکے ہو کہ تمام عقلا سے بالاتر ہے اور اگر باوجود ان سب
باتونکے تمہارے دلمین شبہ گذرے کہ یہہ پیغمبر ایک صورت دیکہتا ہے اور اوس صورۃ کی زبان سے
کلام الہی سنتا ہے مگر ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہہ صورت جبرئیل ہی کی ہے شاید کہ انکو کسی جن یا شیطان
نے یہہ صورت بناکر فریب دیا ہو یا آواز کی ہو کہ پیغمبر نے اوسکو جبرئیل کی آواز سمجہی ہو ہم کہتے ہین
کہ یہہ سب شبہے تمہارے اوسوقت پیش جاتے ہین کہ اس پیغمبر نے کبہی جبرئیل کو اپنی صورت اصلی پر
نہ دیکہا ہوتا ۞ عزیزی ۞ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۞ اور تحقیق یار تمہارے نے دیکہا تہا
اوس فرشتہ کو کنارہ ظاہر آسمان پر ۞ فتح ۞ اور اوسنے دیکہا ہے اوسکو کہلے کنارہ آسمان کے
۞ موضح ۞ تفسیر اور دیکہا ہے اس پیغمبر نے اوس ایلچی کو اپنی اصلی صورۃ پر کہلے کنارہ
آسمان کے یعنے افق مشرق مین اور بسبب ہونے آفتاب کے اوس طرف اصلا احتمال شک و شبہ کا نہین

رہاتہا اور جو حقیقت ایک چیز کی ایک بار دیکہہ لے اور پہچان لے پہر پہچاننا اوس حقیقت کا ہر
صورت اور ہر لباس مین آسان ہوتاہے جیسے کوئی لڑکا پانی کو دریا مین دیکہے پہر اگر اوس پانی کو آبخورے
یا پیالے مین اوسکے سامنے لادین وہ پہچان لیگا کہ یہہ وہی پانی ہے جو دریا مین دیکہاتہا اسیطرح سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکہنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلیہ پر موجب کہلنے حقیقت
جبرئیلیہ کا ہواتہا کہ بعد اوسکے ہر صورت اور لباس مین اونکو پہچان لیتے تہے شعر تو خواہی جامہ و
خواہی قبا پوش ؛ بہر رنگے ترا من میشناسم ؛ اور حدیث شریف مین آیاہے کہ مینے جبرئیل کو کبہی اونکی
اصلی صورت مین نہین دیکہا مگر دوبار ایکبار تو زمانہ مین شروع وحی کے کہ بیتاب ہوکر چاہتاتہا مین کہ
اپنے کو پہاڑ پرسے گرادون اس ارادہ سے موضع اجیاد مین کہ ایک مکان ہے مکہ معظمہ مین گذرہا
اوسوقت جبرئیل کو دیکہا مینے کہ ایک سونیکی جہلک کی کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان مین
مشرق کی طرف بیٹہے ہین اور اوسکے جسم نے تمام کنارونکو آسمان کے گہیر لیاہے اور اونکے چہرہ
پر ہین اور اونکے پر سب یاقوت اور موتیون سے ٹکنے ہوئے ہین پس عجب ایک نورانی شکل دیکہی مینے
اور دوسرے بار شب معراج مین سدرۃ المنتہے کے پاس بہی اسی صورۃ سے دیکہا مینے اور قرآن
مجید مین اول بین سورہ والنجم کے ان دونون بار کا مذکور فرمایاہے مگر یہہ کہ وہان پر ذکر مین پہلی
بار کے دیکہنے کو بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی مذکور فرمایاہے اور یہان پر بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ
پہر جب تمام وجہین قرآن نازل ہونیکے سنتباہ کی سب صورت سے زائل ہوگئین تو کہین
اوسکے خبر دینے مین احتمال کذب کا نرہا مگر یہہ کہ بعضے کافر بطور شبہہ کے اس کلام کو بطور کاہنونکی
باتونکے جانتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہتے تہے اور حقیقت کاہن کی یہہ
کہ بعضے انسانونکو بعضے شیطانونسے مناسبت حاصل ہوجاتی ہتی اور وہ نفوس شیطانی مجلسونسے
ملائکہ کی کہ تدبیرین آئندہ کے کامونکی اون مجلسونمین مذکور ہوتی ہین چوری سے کچہہ اونمین سے
سنکر اوس اپنے دوست سے بیان کردیتے ہین پہر وہ شخص اوسبات کو لوگونمین کہتاہے اور کبہی
کبہی وہ برابر ہی پڑجاتی ہے اور یہہ معاملہ شیطانی انسانونکے ساتہہ پہلے پیدا ہونے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت مروج تہا اور کئی آدمی اسبابمین مشہور گذرے ہین جیسے شق اور
سطیح کہ عجائب قصے اونکے اخبار بالغیب مین مشہور و مذکور ہین چنانچہ اس شبہہ کو اگلی
آیتونمین دفع کیاہے اور تقریر اس شبہہ کے دفع ہونیکی یہہ ہے کہ علم کاہن کا کافی اور گہیرنے
والا غیب کے اقسام کا نہین ہوتا یہان تک کہ اگر اوس سے نام اور صفتین اللہ تعالے کی یا احکام شرعیہ
کو کہ عالم غیب مین مقرر ہین یا حقیقت اور بطلان اہل مذاہب اور ملتونکا یا احوال بہشت دوزخکا
یا وہ جو ارواح کو بعد موت کے پیش آتاہے اور مانند ان علمونکے پوچہین تو گونگے اور لاجواب
رہ جاوین بلکہ تواریخ بادشاہون اور اگلے لوگونکی بہی نہین جانتے کیونکہ اونکے علم کی جڑ تو ملائکہ
کی باتونمین سے کچہہ چوری سے سن آتاہے کہ تدبیرین آگے ہونیوالے کامونکی کرتے ہین اور بس

حقیقت حال کاہن

سو علم اوسکا فقط بیان کرتا ہے قریب ہونیوالی بات کا کہ ملائکہ کو اونپر اطلاع دیجاتی ہے اور اوسکی تدبیر اور جاری کرنیکا حکم فرمایا ہے اور چونکہ حاصل کرنا اس علم کا چوری سے ہے اسلیے اونکے خبرین پورا پورا بیان کرنا اوس واقعے کا نہین ہوتا بلکہ بطور رمز و اشارے کے اکید و کلمے کہ دلالت اصل کی اوس واقعے کی کرین بطور اجمال کے کچھہ اونکے ہاتھہ لگ جاتے ہین پہر اپنے طرفسے بہی کچھہ کچھہ اوسبات مین مناسبت اور قیاس عقلی سے بڑہا دیتے ہین تو کبہی وہ بات خارج مین موافق اونکے قیاس کے ہوجاتے ہے اور کبہی اور طرحسے ظہور مین آتی ہے پس کاہن کا علم غیب کی باتون اشارے سے زیادہ نہین ہوتا سو وہ بہی مخصوص جزئیات عالم کے احوال مین ہے جو قریب ہونیوالے ہوتے ہین اور یہہ قرآن گہیر لینے والا ہے تمام فنون کو علم غیب کے اور بیان بہی وسیع رکہتا ہے کہ ہدایت مین کافی ہے ؎ عزیزی ؎ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ اور نہین ہے یار تمہارا علم پوشیدہ پر بخل کرنیوالا اور نہین ہے قرآن گفتگو شیطان راندے ہوئیکی ؎ فتح ؎ اور یہہ غیب کی بات پر نہین بخیل اور یہہ کہا نہین شیطان مردود کا ؎ موضح ؎ تفسیر وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن علم غیب بیان کرنیمین بخیل اور قصور کرنیوالا جو کچھہ کہ آدمی کو واسطے معاش و معاد کے علم و عمل چاہیے اوسمین موجود ہے پس حق مین ایسے کلام کے ساتھ اشارت ہے گمان کہانت کا لیجانا محض حماقت ہے اور یہہ بہی ہے کہ جو کچھہ کہ کاہن کی زبان سے نکلتا ہے وہ کلام شیطان کا ہوتا ہے کہ ملائکہ کی مجلس سے چرالاتا ہے وَمَا هُوَ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن بات شیطان کہدیئے گئی کی کیونکہ شیطان بے تعظیمی کرنے سے آدم علیہ السلام کی راندہ گیا تو اوسکو آدم علیہ السلام سے کمال عداوت پیدا ہوئی اور جناب الٰہی سے بہی بغض اور دشمنی پیدا کی پس اوسکی ہر باتمین ایک تہہ آدمیونکی دشمنی کی پوشیدہ ہوتی ہے اوسکو ہدایت اور امر و نہی سے اونکی کیا مناسبت اوسکا کام تو بہکانا ہے اوسکو توحید سے اور ذکر کرنے ناموں اور صفتون سے باریتعالے کے اور ذکر سے بہشت اور دوزخ کے اور ثابت کرنے سے آخرت کے اور بدگوئی سے بتون کے اور کفار کے اور قباحت بیان کرنے سے شہوت و غضب کے کامونکے اور خوبی بیان کرنیسے ریاضت اور مشقتونکے عملونکی اور اور تعریف سے انبیا اور صلحا کے اور بدانجامی سے فرعونون اور بدکارونکی کیا غرض کہ یہہ کام تو اوس ملعون کے آنکہہ کے کنکر اور جگر کا کانٹا ہین اور اوسکے مکر و فریب کے بازار کو درہم برہم کرنیوالے ہین خصوصًا ڈرانا شیطان کے مکر و فریب سے اور اوسکی دشمنی کا بیان آدم کی اولاد سے اور ہجو اور مذمت اوسکے تابعدارونکی اور برائی اون کامونکی جو اوسکو پسند ہین کیا امکان ہے کہ اوسکی زبان سے نکلین بلکہ شیطان ایسے باتو سنے کانونمین اونگلیان دیکے بہاگتا ہے مصرع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند اب ایسے کلام ہدایت فرجام کو شیطان کا کلام سمجہنا کمال حماقت و بیوقوفی ہے چنانچہ کافرونکو اونکے اوس گمان فاسد پر بطور خفگی اور

ف ۱ قولہ ہو سے محمد علیہ السلام ۱۲ جلالین

پھری کے فرماتے ہین فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿عزیزی﴾ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۙ پس کہان چلے جاتے ہو نہین ہے قرآن مگر نصیحت عالمونکے لیے ﴿فتح﴾ پہر تم کدہر چلے جاتے ہو یہہ تو سمجہوتی ہے جہان کے واسطے ﴿موضح﴾

تفسیر فَاَیْنَ الخ پہر کدہر کو جاتے ہو اور کن خیالونمین سرگردان ہوتی ہوا مر واقعی کو چہوڑ کر ایسے احتمالون کہ جنکا ہونا ہرگز ممکن نہین اور لڑکے بہی اوسپر ہنستے ہین قریب کہاتے ہو گویا گہر کی راہ بہول کر کونمین گرتے ہو اور یہان پر سمجہہ لیا چاہیے کہ اکثر قراء معتبر نے لفظ بضنین بدلے ضاد نقطہ دار کے بشکل ضاد کا ہے ظا نقطہ دار سے کہ بہم شکل طا کے ہے پڑہا ہے اور معنے ظنین کے جو ظا کے ساتہہ ہے متہم کے ہین اور اس صورۃ مین ضمیر ہو کی صاحب کی طرف پہریگی کہ مراد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے یعنے نہین ہے تمہارا پیغمبر غیب کی بات پر متہم کہ بن دیکہے کہدے کہ مینے دیکہی ہے کیونکہ جہوٹی چہوٹی اور یہان کی باتو نمین تو اوسکو جہوٹا نہین جانتے ہو پہر ایسے امر عظیم مین کیسے اوسکو جہوٹا جانتے ہو اور تہمت لگاتے ہو پس یہہ شبہہ بہی جاتا رہا کہ یہہ پیغمبر شاید جبرئیل کی صورت اصلی دیکہنے کے دعویٰ مین دروغگو ہو اور فرق مخرج مین ضاد اور ظا کے بہت مشکل ہے اکثر اس ملک کے پڑہنے والے دونونکو ایکسان نکالتے ہین نہ مقام پر ضاد کے ضاد ہوتا ہے نہ مقام پر ظا کے ظا ان دونونکا مخرج پہچاننا قرآن پڑہنے والیکو بہت ضرور ہے پس مخرج ضاد کا زبان کے کنارے کی جڑ ہے امداد سے دانتونکے کہ اونکو اضراس کہتے ہین خواہ سیدہی طرف سے لین خواہ الٹی طرفسے اور نکالنا اس حرف کا اکثر لوگونکو بائین طرفسے آسان ہوتا ہے اسیواسطے اکثر اوسیطرفسے نکالتے ہین اور مخرج ظا کا کنارہ زبان کا ہے مدد سے اگلے دانتون کی جڑ ونکے اوپر کی جانب سے کہ اونکو ثنایا علیا کہتے ہین مانند دال اور تا کے **تنبیہ** مولانا صاحب علیہ الرحمہ نے سچ لکہا لیکن جسنے ضاد اوسکے مخرج سے نہ نکلے وہ کیا کرے دال مفخم کی طرح پڑہے یا ظا کی طرح حرمین شریفین وغیرہما اکثر ملک عرب مین تو سب دال مفخم کی طرح پڑہتے ہین اور دہلی وغیرہا اکثر ہند کے ملک مین بہی پہلی اسیطرح پڑہتے تہے مگر ان ایام مین بعضونے ظ کے طور پر پڑہنے کا فتوے دیا اور آپ بدستور سابق پڑہتے ہے پہر ایک مجلس بہی اسکی تحقیق کے لیے منعقد ہوئی اکثر قراء وقت کی رائے بطور سابق کے پڑہنے پر غالب ہی اور زبانی مولوی رحمت اللہ صاحب کہ جامع علوم عقلی اور نقلی کے ور مہاجر ہین فرماتے تہے کہ میں جو مصر مین وارد ہوا تو سنا کہ وہان ایک طالب علم نے اسی مسئلہ مین گفتگو شروع کی ہتی سو وہان کے حاکم نے کہا کہ ہمنے سنا تہا کہ آگے بہی اس مسئلہ مین گفتگو ہوی ہتی پچہلا فتویٰ جو نکلوایا تو معلوم ہوا کہ اوسوقت مین اکثر علماء و قراء کتنے ہی شہرونکے جمع ہوے تہے سبنے فتویٰ یہہ دیا کہ ضاد منقوطہ کو دال مفخم کی طرح پڑہنا چاہیے عوام کو مگر جو مخرج کو جانتے نہین ہین یا مخرج سے نکالنے پر قادر نہین ہوتے ہین سو حاکم حال نے کہا کہ جب اکثر علماء کا اتفاق روبرو حاکم سابق کے ہو چکا تہا تو ہمین اختلاف کرنا باعث خرق اجماع اور سبب فساد عظیم کا ہے خلاف کرنیوالا اسمین

تحقیق مسئلہ ضاد منقوطہ کی

قابل سزا ہے سنگین کے سے لیان ہم درگذر کرتے ہین اسکو جلا وطن کردینا چاہیے جب طالبعلم جلا وطن ہوا تو
کوئی اس مسئلہ مین گفتگو نہین کرتا تھا ڈرتے تھے لوگ اس اختلاف کے ذکر کرنیسے سچ ہے حاکم دیندار سے
انتظام دینی اور دنیوی ہوتا ہے اللہ تعالے ترقی دین کی کرے باعانت اہل حق کے اور مولوی محمد
یوسف دہلوی بہی حال مین فتوے حرمین شریفین کے اکثر علمارے لکہوا کر لیگئے تہے اونہون نے
بہی یہی فتوی دیا تہا کہ دال مفخم کے طور پر پڑہنا چاہیے یعنی عوام کو . . . . اور مولوی
قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی نے رسالے بہی اس مسئلہ مین لکہے ہین مدلل بقواعد
قرارکے واللہ اعلم بالصواب اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ اور جب بیان
سے اس کلام اعجاز نظام کے صدق کے اور باطل کرنیسے مخالفونکے بہتانونکے فارغ ہوے
تو اب بطور حصر کے تہوڑی سی خوبیان اس کلام کی بیان فرماتے ہین کہ اوسکے حق مین اس قسم
احتمالونکی گنجائش نہین اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین ہے یہہ قرآن مگر ایک نصیحت
کر بسبب شامل ہونیکے اسمار اور صفات الٰہی کو حکم ذکر و نصیحت کا پیدا کیا ہے کہ وسیلہ تقرب اور
وصول الے اللہ کا ہوسکتا ہے جہان کے لوگونکو مراد انسان اور جن و فرشتے ہین کیونکہ پند و ذکر کو
سوا ان تین فرقونکے کوئی نہین جانتا آدمی اور جن اس کلام سے نصیحت بہی پکڑتے ہین اور
گناہونسی بہی بچتے ہین اور طاعت پر رغبت کرتے ہین اور اوسکی تلاوت سے قرب معنوی
اپنے مالک سے پیدا کرتے ہین اور فرشتے بہی اوسکی تلاوت سے انس رکہتے ہین اور دور دور سے
اوسکے سننے کو آتے ہین اور اوسکے حرف و کلمونکی خدمت کرتے ہین اور آسمان پر لیجاتے ہین
اور مقبولیت کے مقام پر پہنچاتے ہین اور یہہ سب باتین عند اللہ موجب اونکے قرب کی زیادتی کی ہین
لیکن حاصل ہونا ان فائدونکا قرآن سے خاص ہے لِمَنْ شَآءَ الخ ۞ عربی ۞ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۞ واسطے اوسکے کہ چاہے تمہارے زمرہ مین کہ راست کردار ہووے ۞ فتح ۞ جو کوئی چاہے
تم مین کہ سیدہا چلے ۞ موضح تفسیر اوس شخص کے لیے کہ تم مین سے جو سیدہا
چلتا ہے کیونکہ کجروی قرآنکے معنے سمجہنے مین زیادہ تر موجب سنگدلی اور دوری کی نصیحت سے
اور بعد و حجاب اور سرکشی کی عناد حقیقی سے ہوتی ہی پس قرآن کی مثال غذاے لطیف کے
مانند ہے کہ بدن صالح مین موجب زیادہ ہونے قوت کے اور کمال صحت کی ہوتی ہے اور نقصان والے
بدنمین سب مرض بڑہنے اور ضعف کی ہوتی ہے جیساکہ اوسنے فرمایا ہے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا اور یہہ بہی فرمایا ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ
اور اسیلیے محققون نے کہا ہے کہ قرآن مجید اور نور پیغمبر کا اور صحبت اولیا کی اور وعظ و نصیحت
علمار کی یہہ سب مانند غذا کے ہے حفظ مذاہب کی تکمیل کے لیے اور وہ جو جہل و گمراہی کے مرض
دوا کے مانند ہے وہ اور چیز ہے ان چیزونکے سوا اور اگر یہہ چیزین دوا کے مانند ہوتین تو کوئی شخص
عالم مین گمراہ نرہتا اور سب اچہے ہوجاتے اب ارشاد اوس چیز کی طرف فرماتے ہین کہ وہ چیز اللہ تعالے

کے ہاتہ مین ہے کسیکو اوسمین دخل نہین ؁ عزیزی ؁ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؁ اور نہین چاہتے مگر اوسوقت کہ چاہے پروردگار عالمونکا ؁ فائدہ ؁ ع الربع
اور تم جبہی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب ؁ موضح تفسیر وَمَا تَشَآءُوْنَ الخ
اور نہین چاہتے ہو تم سیدہے چلنے کو علم و عمل مین مگر جب چاہے اللہ کیونکہ تم اوسکے قبضہ قدرت مین
ہو اور تمہارا ارادہ اوسکے ارادیکے تابع ہے بطور تشبیہ جیسے بازیگر کی پتلیان کہ بازیگر کے ہاتہہ مین
ہوتی ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالے اپنے ارادسے تمہارے اندر ارادہ اور اختیار پیدا کرتا ہے
اور تم موافق اوس ارادے اور اختیار کے نیک و بد کام عمل مین لاتے ہو اور مستحق ثواب و عقاب کے ہوتے ہو
اور بازیگر کو قدرت پیدا کرنے ارادے و اختیار کی پتلیونمین ممکن نہین فقط حرکت دے سکتا ہے
اسلیے پتلیونکے کام بازیگر کی طرف منسوب ہوتے ہین اور خوبی اور برائی کی نسبت پتلیونکو کوئی نہین
کرتا بلکہ بازیگر کی طرف کرتے ہین برخلاف آدمیونکے کہ جو اپنے ارادے اور اختیار سے کام کرتے ہین
تو مورد برائی اور تعریف اور ثواب و عقاب کے ہوتے ہین اسیواسطے عقلا نے لکہا ہے کہ واسطہ
ہونا مختار کا درمیان مین فعل اور سبب کے علاقہ کو اوس فعل کے اوس سبب سے قطع کر دیتا ہے جیسا کہ
تدبیرات دنیویہ مین خطا اور صواب کو مشورہ کرنیوالونکی طرف منسوب نہین کرتے بلکہ خطا اور صواب کے
کرنیوالیکی طرف بہلائی اور برائی کی نسبت کرتے ہین اور اسیطرح سے سب کامونمین یہہ قاعدہ جاری
ہے اور باوجود تخصیص مشیت کے ہدایت ساتہہ بعض افراد کے اور عام ربوبیت اوس ذات پاک کی
سب جہان والونسے بحال و برقرار ہے کیونکہ وصف اوسکا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے یعنے پالنے والا
سارے عالم کا ہے پس رضامندی اوسکی اوسکی تابعداری مین ہے اور غضب اوسکا اوسکی نافرمانی مین
تاکہ ربط عالمونکا اسمین برہم ہو جاوے اور اگر گنہگارونسے بہی عابدونکی طرح سے راضی ہوتا اور
اونپر غصہ نفرماتا تو عالم قہر و سیاست اور حکمت و عدالت کا کہ دوزخ اور طبقے اوسکی کہ نشانیان اوسکی
قہر و سیاست کی ہین بیکار رہجاتے اور اگر اہل طاعت کو نوازش و کرم سے تخصیص کرتا اور نعمتین
بہشت کی اونکو عنایت نفرماتا تو عالم اوسکے لطف و قدردانی کا کہ بہشت اور اوسکے درجے اور حور و
غلمان کہ آثار سے اوس عالم کے ہین بیکار و معطل رہجاتے ؁ عزیزی ؁ سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ
یہہ سورۃ مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین اور تین سو انتیس ۳۲۹ حرف ہین اور ربط اس سورہ کا سورہ اذا الشمس
کورت سے اسقدر ظاہر اور کہلا ہے کہ حاجت بیان کی کچہہ نہین ہے ان دونون سورتونمین قیامت
کے شروع حادثونکا بیان کرنا منظور ہے کہ کسطرح سے یہہ دنیا خراب ہوکر دوسرا عالم بنیگا اور اس مضمون کو
دو سورتونمین علحدہ علحدہ بیان فرمایا اسلیے کہ اوسمین تفصیل سے اسکا بیان ہے اور اسمین مجمل اور
اس سورۃ کا نام انفطار اسلیے رکہا کہ اول ہی مین لفظ انفطرت کا مذکور ہے اور نزول اسکا بعد والنازعات
کے ہے ؁ عزیزی ؁ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ؁ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ؁ جب آسمان پہاڑا جاوے اور جب ستارے

سورۃ الانفطار

چہوٹ پڑین ۞ **فتح** ۞ جب آسمان چر جاوے اور جب تارے جہڑ پڑین ۞ **موضح تفسیر**
اِذَا السَّمَآءُ الخ۔ آسمان کے چرنیکی کیفیت اور جگہہ اسطرح پر بیان فرمائی ہے کہ ایک چیز بدلی کے
مانند عرش کے نیچے سے اوتریگی اور سب آسمان اوسکے صدمہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے اور وہ بدلی
حقیقت مین تجلی ہے قہر الٰہی کی کہ اس عالم کے خراب کرنیکو اس شکل سے متوجہ ہوگی وَاِذَا الْکَوَاکِبُ
الخ اور جب تارے جہڑ پڑین جہاں کر ۞ **عزیزی** ۞ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ
بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۞ اور جسوقت کہ دریاؤنکو روان کیا جاوے
نہایت شدت سے اور جب قبرین کہودی جاوین جان لیگا ہر نفس اوسچیز کو کہ آگے بہیجی تہی اور
اوسچیز کو کہ پیچہے چہوڑی تہی ۞ **فتح** ۞ اور جب دریا بہہ پڑین اور جب قبرین اوٹہائی جاوین
جان لیوے جی جو آگے بہیجا اور جو پیچہے چہوڑا ۞ **موضح تفسیر** وَاِذَا الْبِحَارُ
الخ اور جب دریا بہائے جاوین اور پہیرائو اور رکاؤ پانی کا جو اسوقت مین ہے وہ نرہے شیخ ابو منصور
ماتریدی رحمۃ اللہ نے لکہا ہے کہ پہلے سب دریا ایکجگہہ اکہٹے کیے جاوینگے اور اس جمع ہونیکے سبب سے
اونمین ایک جوش اٹہیگا اوسمین سے شعلہ اوٹہیگا کہ سب دریا جل کے کچہہ پانی اوسمین سے دہوان
ہوکے قیامت کے میدانکو بہر دیگا اور کچہہ پانی دوزخ کی آگ ہو جائیگا سو اس سورۃ مین دریا کے
پہلے انقلاب کا ذکر ہے کہ اپنے پہیراؤ سے متغیر ہوکے بہ نکلینگے اور سب کے سب ملکر ایک دریا ہو جائیگا
اور سورہ تکویر مین اس انقلاب کے پیچہے جلانا اور دہکانا بیان فرمایا ہے اور اس سورت مین بعثرت
القبور کے مناسبت سے بہانیکو اختیار فرمایا ہے اسلیے کہ جب پانی مکان کی جڑ مین پہنچتا ہے تو
اوسکو خراب کر دیتا ہے اور اوس سورہ مین تسعیر جحیم کی مناسبت سے جلانے اور دہکانیکو ختیار
فرمایا ہے اور عرب کی لغت مین بحر خاص نام ہے دریاے شور کا اور جتنی ندیان میٹہی ہین کتنی ہی
لنبی چوڑی گہری ہون اونکو نہر کہتے ہین بحر نہین کہتے اور دریاے شور جسکو سمندر کہتے ہین
وہ ایک ہی ہے لیکن اوسکے ٹکڑون اور کہاریونکی رعایت سے جمع لائی ہین جیسا کہ تاریخ
دالون نے لکہا ہے کہ سمندر کے ایک ٹکڑیکا نام بحر چین ہے اور ایک ٹکڑیکا نام بحر ہند اور
ایک ٹکڑیکا نام بحر فارس اور ایک ٹکڑیکا نام بحر قلزم جو درمیان حبش اور عرب کے جاری ہے
اور ایک ٹکڑیکا نام بحر روم ہے جسمین فرنگیونکے جزیرے واقع ہین اور ایک ٹکڑیکا نام بحر خزر دالان
ہے اسیطرح اور بہی نام ہین اور دریاؤنکے بہنے کے سبب انسان کے بدنونکے مادے اور اونکے
بدنون کے عذاب اور عقوبت کے اسباب زیادہ ہونگے اور آسمانی نفسونکا تعلق اون بدنونسے
صحیح ہو جائیگا وَاِذَا الْقُبُوْرُ الخ اور جب قبرین اوٹہائی جاوین یعنے قبر والے اور جو کچہہ قبر مین
ہے سب زمین کے اوپر آجاوے اور بدنون کے اجزا اوسمین ملجاوین اوسوقت ایک
پانی عرش کے نیچے سے برسیگا اوسمین زندگانی کی قوت ہوگی اور مرد کی منی کا حکم رکہیگا
اوسکے بعد حضرت اسرافیل صور پہونکینگے اور انسان کی روحین اپنے بدنونسے ملجاوینگے اور

ف یعنی سمندر کا پانی زمین پر آ جاویگا ۱۲ منہ

بیان القرآن

آسمانی رحین اونکی خادم اور بد دکار ہو ونیکی اور حشر قائم ہوگی اوسوقت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
جان لیویگی ہر جی جو آگی بہیجا ہی حق تعالے کی طرف قسم نیکی اور بدی سے اور آگے بہیجنے سے مراد اوسکا
ہونا ہے اسلیے کہ جو کچھہ نیکی اور بدی کی ہے سب نامہ اعمال مین لکھی ہے اور وہ نامہ لکھنے والونکے ہاتھہ سے
حق تعالے کے دربار مین پہنچا ہے وَمَا أَخَّرَتْ اور جو پیچھے چھوڑا ہے قسم نیکی اور بدی سے اور پیچھے چھوڑنے
سے اوسکا نکرنا مراد ہے یعنے اوس کام کو نکیا اسلیے کہ جو نہین کیا ہے وہ نامہ اعمال مین لکھا ہی نہین گیا اور
حق تعالے کے دربار مین بہی نہین پہنچا اور بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ تقدیم سے خرچ مال اسباب کا
اللہ تعالے کی رضامندی مین مراد ہے کہ وہ سب ذخیرہ آخرت کا ہے اور تاخیر سے چھوڑ جانا مال و اسباب کا
مراد ہے وارثون کے لیے اور بعضون نے کہا کہ ما قدمت سے وہ اولاد مراد ہے جو مان باپ کے سامنے
مرگئی ہی اور ما اخرت سے پیچھے چھوڑی اولاد مراد ہے اور بعضون نے تقدیم سے اول عمر کے کام اچھے
ہون یا برے مراد لیے ہین اور تاخیر سے آخر عمر کے کام اور بعضون نے کہا کہ نیکی اور بدی کرنی
کوئی چیز ہو یا چھوڑنی سب ما قدمت مین داخل ہے اور رسم نیک ہو یا بد اور مذہب یا طریقہ جو کسی شخص
نے نیا نکالا اور اوسکے بعد لوگون نے اوسکو حجت کیا اور اوسی راہ پر چلے یہہ سب ما اخرت مین داخل ہے
اور حدیث شریف مین آیا ہے عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے کہ ما قدمت من خیر او شر وما اخرت
من سنۃ حسنۃ استن بہا بعدہ فلہ اجرہ واجر من اتبعہ من غیر ان ینقص من اجورہم شئ
او سنۃ سیئۃ عمل بہا بعدہ فعلیہ وزرہ ووزر من عمل بعدہ لا ینقص من اوزارہم شئ
یعنی جو کچھہ آگے بہیجا نیکی اور بدی سے اور جو کچھہ پیچھے چھوڑا طریقہ نیک سے جسکو اختیار کر لیا لوگون
نے بعد اوسکے پس اوسکو اجر ہے اپنے کیے کا اور اجر ہے اون لوگونکا جنہون نے پیروی کی اوسکی
بغیر اسکے کہ کم ہو اونکے اجر سے کچھہ اور جسنے بری رسم ڈالی اور اوسکو لوگون نے اختیار کیا بعد اوسکے
تو اوس شخص پر ہے گناہ اوسکے کیے کا اور گناہ اون لوگونکا جو اوس رسم بد پر چلے اوسکے بعد بدون
اسکے کہ کم کیا جاوے گناہ اون لوگونکے سے کچھہ اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک سوال کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سوال کیا جتنے شخص آپکی خدمت مین حاضر تہے سب چپ رہے
ایک شخص حاضران مجلس سے اوٹہا اور اوسکو کچھہ دیا پہر اورون نے بہی اوسکو دیکہکے اوس سائل کو دینا
شروع کیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیک رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر
عمل کرتے ہین تو اوس رسم نکالنے والیکو ایک ثواب اپنا ملتا ہے اور ثواب اون عمل کرنیوالونکا بہی بے
اسکے کہ اون کے ثوابون سے کچھہ کم ہو اور اسیطرح جو شخص بد رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر عمل کرتے
ہین تو اوسکا وبال اوس رسم کے نکالنے والے پر اور لوگونکا وبال بہی اوسکی گردن پر ہے جو اوسپر
عمل کرتے ہین بے اسکے کہ اونکے وبال سے کچھہ کمی کیجاوے راوی اس حدیث کا کہتا ہے کہ اس
قصے کے نقل کرنیکے بعد حضرت حذیفہ بن الیمان نے یہہ آیۃ پڑہی کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
وَأَخَّرَتْ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ نفس انسانی کو اپنے نیکی اور بدی پر آگاہی بخوبی حاصل ہوگی

اور جب دیکھیگا کہ جو مینے کیا وہ سب برا تہا اور جو چھوڑ دیا وہ اچھا تہا اور نیکی کی جزا یہاں یہہ ہے اور
برائی کی سزا یہہ ہے تب اوسکو بڑی ندامت ہوگی اور اپنی الٹی سمجھہ پر اوسوقت شرمندہ ہوگا
اوسوقت اوسکو کہا جائیگا یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ الخ عزیزی ۵ یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ
رَكَّبَكَ ۵ اے آدمی کس چیزنے فریب دیا تجکو ساتہہ پروردگار بزرگوار تیرے کے
جسنے پیدا کیا تجکو پس درست اندام کیا تجکو پہر معتدل قد کیا تجکو جس صورت مین چاہا ترکیب
دیا تجکو ۵ فتح ۵ اے آدمی کاہیسے بہکا تو اپنے رب کریم پر جسنے تجکو بنایا پہر تجکو ٹہیک کیا
پہر تجکو برابر کیا ف جس صورت مین چاہا جوڑ دیا تجکو ۵ موضح ۵ تفسیر یٰاَیُّھَا الخ اے
آدمی تیرا نام تو انست سے نکالا گیا تہا کواسطے تونے حق کی یاد سے انست نہ پکڑی اور نیکیان
کہین تونے اور حق کے سوا کہ سب تیرے حق مین سانپ اور بچہو ہتے اونکو جواہر اور سونیکے نگینے خیال
کرکے اونسے مانوس ہوا تو اور محبت کی تونے مَا غَرَّكَ کس چیزنے فریب دیا تجکو نفس نے یا شیطان
خلق نے یا دنیا نے بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ اپنے پروردگار پر جسنے تجکو طرح طرح سے پرورش اور
تربیت فرمائی اور تیرے ساتہہ وہ معاملہ کیا جو اوسکے کرم کی صفت کا مقتضا تہا پہر تونے اوسکے
عوضمین گناہ اور مخالفت کا داغ اپنے پر لگایا اور اپنی فضیلت جو سب مخلوقات پر تجکو ملی تہی برباد کی
اور کریم کے معنوں مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کریم وہ ہے کہ جسکے ہر کام مین انعام و احسان
ہووے اور اوسکی ہر حرکت و سکون مین بہی خیر منظور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ جو احسان و انعام
کرنیمین اپنا نفع یا اپنے نقصان کا دفع منظور نرکہے وہ کریم ہے اور بعضون نے کہا کہ کریم وہ ہے
کہ دوسرونکا حق اپنے اوپر نرکہے بلکہ جو اونکو چاہیے دے اور جو اوسکا حق دوسرونپر ہو اوسکو
طلب نکرے اور بعضون نے کہا کریم وہ ہے جو دیتے تہوڑی چیز قبول کرے اور اوسکے عوض
بہت دے اور یہہ اللہ تعالے کے کرم کا مقتضا ہے کہ گناہ گارونکے گناہونکو بہی بخشتا ہے اور اسی پر
اکتفا نہین کرتا بلکہ باوجود اس تمام نافرمانی کے . . . . دمبدم تربیت اور احسان اور پردہ پوشی
اپنے بندے گناہ گارونپر کیئے جاتا ہے اور یہان ایک سوال ہے جواب طلب جسکا حاصل یہہ ہے
کہ مغرور ہونے پر منکر کے اور سرزنش کرنے پر اوس غرور کے قہر کی صفت کا ذکر کرنا زیادہ مناسب
تہا اسلیے کہ قہار سے مغرور ہونا البتہ توبیخ اور انکار کی جگہہ ہے بخلاف اسکے کہ کوئی اللہ کے کرم پر
مغرور ہووے کہ وہ غصہ اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ کریم کا کرم خود غرور کا سبب ہوتا ہے
جیسا کہ تاریخ کی کتابوں مین مذکور ہے کہ ایک دن نوشیروان بادشاہ کے سامنے اوسکے خدمتگار
آپسمین ہنس پڑے ایک وزیرنے جو وہان حاضر تہا عرض کیا کہ آپکے خادمونکو کچہہ آپکا خوف نہین ہے
کہ آپکے سامنے ایسی حرکتین کرتے ہین نوشیروان نے کہا کہ ہمکو چاہیے کہ دشمنونکو خوف دلاوین
نہ اپنے خادمونکو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن آپنے غلام کو کسی کام کیلیے

ف ۱ ٹہیک کیا یعنی برابر کیا خصلت مین ۲ امت

ف کریم کے معنوں ظاہر ان

ف حل جواب کریمی

تین بار پکارا اوسنے باوجود سننے کے جواب ندیا آپ باہر تشریف لائے اور جانا کہ غلام کہین گیا ہوگا دیکہا تو غلام حجرےکے دروازے پر کہڑا ہے آپنے کہا کہ تجکو کیا ہوا تہا کہ مجکو جواب ندیا غلام نے عرض کیا کہ آپکے کرم کے اعتماد پر علاوہ اسکے یہہ بہی مجہے خاطر جمع ہے کہ آپ مجکو مارینگے نہین حضرت علی کو اوسکی بات پسند آئی اور اوسکو اوسیوقت آزاد کردیا تو معلوم ہوا کہ اوسچیز کا ذکر جو آپ ہی غرور کا سبب ہووے غرور کے انکار کی جگہہ پر مناسب نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ کرم کی صفت کا ذکر اسجگہہ پر غرور کی وجہ کے بیان کرنیکے لیے ہی یعنے اوسکے کریم ہونیکے سببسے تو مغرور ہوگیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے تہے الٰہی غَرَّنِیْ حِلْمُکَ لَوْ اَخَذْتَنِیْ بِالْاُوْلٰی مَا اَجْرَأْتُ عَلَی الثَّانِیَۃِ اور حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اونسے لوگون نے پوچہا کہ اگر تمکو حق تعالے قیامت کے دن کہڑا کرکے پوچہے کہ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ تو کیا جواب دوگے اونہون نے کہا کہ مین کہونگا غَرَّنِیْ سُتُوْرُکَ الْمُرْخَاۃُ اور اسی قسم کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کَمْ مِنْ مَغْرُوْرٍ بِالسَّتْرِ عَلَیْہِ وَکَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْاِحْسَانِ اِلَیْہِ اور جب استفہام انکاری مجموع کلام پر وارد ہوا تو موافق قاعدے عربیکے اوس کلام کے معنے توبیخ وسرزنش کے ہووے اوس غرور پر جو کریم کے کرم کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب غرور کا انکار کرم پر کہ غرور کے بڑے عمدہ اسباب سے ہے متوجہ ہوا تو غرور کی نفی مین بہت مفید پڑا اسلیئے کہ جب کرم پر غرور کرنا نچاہیے تو پہر اور چیز پر غرور کرنا کسطرح چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی صفت جسطرح کرم ہے اوسیطرح قہر بہی ہے کرم بہی ہے اور قہار بہی ہے اور منتقم بہی ہے اور باوجود ان سب صفتونکے حکیم بہی ہے اور جب اوسکی حکمت قہر اور انتقام کی خواہش کرنیوالی ہوئی تو اوسوقت کرم کے آثار ظاہر نہین ہوتے اوسلیے کہ کرم اور جہال بدکارونکے حق مین خلاف قاعدے حکمت کے ہے اسی جگہہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تلاوت کرنیکے وقت فرمایا کہ غَرَّہٗ بِاللّٰہِ جَہْلُہٗ یعنے آدمی کو مغرور کیا ہے اوسکی نادانی نے اسلیے کہ وہ ایک صفت پر اپنے پروردگار کی تکیہ کررہا ہے اور اور صفتین کہ حکمت اور عدالت ہین بہول گیا اب جاننا چاہیے کہ اس جگہہ پر تین چیزین ہین غرور اور تمنی اور رجا سو جابجا قرآن مین غرور وتمنی کو برا فرمایا ہے جیسا کہ ان آیتون مین ہے وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَا اَمَانِیِّ اَہْلِ الْکِتٰبِ تِلْکَ اَمَانِیُّہُمْ اور رجا یعنے امید قرآن شریف اور حدیث دونون مین پسند ہے جیسا کہ جابجا مومنون اور نیکونکی تعریف مین مذکور ہے یَرْجُوْنَ رَحْمَۃَ اللّٰہِ اور سوائے اسکے بہی ہی تو ان تینون چیزونمین تفرقہ اور جدائی کہلی کہلی بیان کرنی چاہیے تاکہ کام اچہا اور برا الگ نجاوین پس جاننا چاہیے کہ امید کی حقیقت یہہ ہے کہ کسی چیز کے انتظار مین آدمی کا دل خوش رہے اور ہر مرغوب کے حاصل ہونیکے لیے ایک سبب درکار ہے والا انتظار ثابت نہووے پہر اگر ایک چیز کے اسباب بہت جمع ہوے ہون اور اوسکا انتظار کہنیچے اور اوس انتظار مین خوش رہے جیسا کہ ایک کسان نے اچہا بیج اچہی زمین مین بویا اور پانی بہی

وقت پر دیتا رہا اور غلہ کا منتظر ہے اسکو رجا اور امید کہتے ہین اور اگر ایک چیز کے بہت سے اسباب
جاتے رہین اور وہ اوسکا انتظار کرے تو وہ غرور اور حماقت مین گرفتار ہے جیسا کہ ایک کسان نے بری زمین
مین بیج بویا اور وقت پر پانی بہی نہ دیا پہر غلہ کی انتظاری کرے اسکو غرور و حماقت کہتے ہین اور
اگر اسباب کے حاصل ہونے مین شک واقع ہو پہر وہ اس چیز کا انتظار کرے جیسا کہ ایک کسان نے
اچہی زمین مین بیج بویا لیکن پانی نہین دیا یا بری زمین مین بیج بویا اور پانی دیا پہر غلہ کا منتظر
ہے اسکو تمنا اور آرزو کہتے ہین پہر جب یہہ مثالین خوب سمجہہ مین آگئین تو ایمان دار کو چاہیے
کہ اپنی نجات اور فلاح کی حتے المقدور فکر کرے اور اوسکے اسباب کو اپنے مین جمع کرے
یعنی فرمانبرداری مالک کے حکمون کی کرے اور بچے منہیات سے پہر رحمت الٰہی کا امیدوار
رہے اور اس انتظاری مین خوشی خرمی مین گذران کرے اور جسنے اپنی نجات اور فلاح کے
اسباب کو کہو دیا اور اپنی عمر کو نامرضیات الٰہی مین صرف کیا پہر منتظر فلاح و نجات کا ہے وہ
احمق ہے اور غرور مین گرفتار اور شک کی صورتین جیسے نماز روزہ کیا لیکن اوسکی شرطونکو
خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزو مند ہے یعنے شاید اسکو نجات ہو لیکن یہہ دونون صورتین اخیر کی
اللہ تعالے کے نزدیک بری اور نامقبول ہین منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک حج کے لیے
شام سے آتا تہا مدینہ منورہ مین حضرت ابو حازم تابعی سے ملا اور پوچہا کہ ہمکو موت کیون
بری لگتی ہے اونہون نے کہا کہ تمنے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور آخرت کو اجاڑا ہے سو تم آبادی سے
اجاڑ مین جانا برا سمجہتے ہو سلیمان نے کہا کہ سچ کہا تمنے پہر سلیمان نے کہا کہ قیامت کے دن بندیکی
ملاقات پروردگار سے کسطرح ہوگی ابو حازم نے کہا کہ اگر بندہ نیک ہے تو اسطرح ہوگی کہ جیسے مسافر
سفر سے بہت دنونمین اپنے گہر آتا ہے اور بہت کچہہ کما کے اپنے گہر ساتہہ لاتا ہے خیال کیجئے کہ
گہر والے کیسے خوش ہونگے اور کیسی خاطرداری اوسکی کرینگے اور اگر بندہ برا ہی بہت برائیان
کرکے دنیا سے گیا ہے تو اوسکا سامنا ویسا ہوگا جیسا کسی غلام بہاگا اور خاوند نے پیادے اوسکے
پکڑنیکو بہیجے وہ پیادے اوسکو پکڑکے ہاتون مین ہتکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان اور گلے مین طوق
ڈالکے اوسکے مالک کے حضور مین لاوین اوسکے اوسوقت کی حالت کو خیال کرو کہ غلام کیسا
شرمندہ ہوگا اور مالک کے نزدیک کیسا لائق لعنت و نفرین کے ہوگا سلیمان کو یہہ بات کے سننے سے
رقت غالب ہوئی بہت رویا اور کہا کہ کیا اچہی بات ہوے کہ مین اپنا حال جانون کہ مجکو کسطرح
ان دونون صورتونمین سے اوس مالک مطلق کے سامنے پیش آوینگے ابو حازم نے کہا کہ یہ بات
کا معلوم کرنا بہت آسان ہے اور قرآن شریف مین خوب کہول کر بیان فرمایا ہے سلیمان نے
پوچہا کہ کس آیت مین ابو حازم نے کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اب اپنے عملونکا جائزہ دیکہو کہ ابرار مین ہو یا فجار مین سلیمان نے کہا کہ اگر
ہمارے عملونپر انجام ٹہیرا تو کہان ہے رحمت الٰہی ابو حازم نے کہا کہ اسکا جواب بہی قرآن مین

ف نجات کے اسباب کو گنوا کے نجات کا متوقع ہونا حماقت و نادانی ہے ۱۲

ف حکایت سلیمان بن عبد الملک و ابو حازم رح

ہی کہا سلیمان نے کہ کس آیۃ مین ابو حازم نے کہا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْن سلیمان کو
اس بات کے سنتے ہی خوف غالب ہوا اور روتے روتے حالت متغیر ہوگئی اور چیخ مار کے رو پڑا اور کہا
کہ مجکو تمہاری باتین سننے کی طاقت نہین کہ میرا اپنا پھٹا جاتا ہے پھر کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کرو ابو حازم
نے کہا بچارہ اس سے کہ تجکو اللہ تعالے دیکھے ایسی جگہہ جہانسے منع کیا ہے اور نہ دیکھے اوس جگہہ کہ حکم فرمایا ہے
یعنے ممنوعات سے بچارہ اور احکام الٰہی بجالاتا رہ پس سلیمان یہہ سنکر چلا گیا انتہی اور جب اس آیۃ مین
آدمی پر توبیخ اور سرزنش متوجہ فرمائی اسپر کہ نرے اللہ تعالے کے کرم پر مغرور ہوا چاہیے تو اب
کمی نعمتین جو اوسپر انعام کی ہین اور وہ غرور و فریب کو مانع ہین بیان فرماتے ہین اونمین سے ایک
یہہ ہے اَلَّذِیْ خَلَقَکَ وہ کریم اپنے محض کرم سے تجکو پیدا کیا اور ہرگز خواہش اور دعا
اوس نیستی کی حالت مین تجسے متصور نہتی اور کسی منفعت کی تجسے توقع نہتی فَسَوّٰکَ پھر تیرے
بدن کو ٹھیک بنایا اور سب جوڑ بند برابر پیدا کئے اندازسے ہاتھ برابر ہاتھ کے اور پانون برابر پانون کے
اور کان آنکھہ برابر کان آنکھہ کے کیکو انمین سے کم زیادہ نہین کیا اگر ایک پانو چھوٹا ہوتا اور دوسرا بڑا
تو چلنے مین بہی رنج ہوتا اور دیکھنے مین بہی عیب و ناقص یہہ اوسیکا کرم ہے کہ ایک قطرہ ناپاک سے
تجکو ایسا خوبصورت اور سڈول پیدا کیا فَعَدَلَکَ پھر معتدل مزاج بنایا تجکو اور تیرے بدن کے فراہم کے
خلطاکے رکہنکو بہی گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو طبیعت مین ایکسان و برابر کیا تاکہ جو احوال کہ
اعتدال سے خارج ہین اونکو پہچانلے او سمجہے کہ ظاہری اعتدال سے خارج ہونا کسقدر رنج دیتا ہے پھر معنوی
اعتدال کو اسی پر قیاس کیا چاہیے فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ جس صورتمین چاہا
تیرے پروردگار نے بنایا تجکو تو اوس وقت مین حاضر نہتا جو کہتا کہ فلانی صورت اچھی ہے اور فلانی بری
مجکو اچھی صورت چاہیے نہ بری یہہ اوسیکا کرم ہے کہ اچھی صورتمین تجکو بنایا ہاتھ دیئے تاکہ مین اوٹھانیکو
مصحف پکڑنیکو ہتیار جہاد مین اوٹھانیکو اور سوائے انکے کتنی چیزین بندگی کی کہ ہاتھ سے تعلق رکہتی ہین
اور زبان دی ثنا اور صفت اور تسبیح اور ذکر اور قرآن پڑہنیکو اور اچھی بات کے حکم کرنیکو اور بری بات سے
منع کرنیکو اور ذات و صفات الٰہی کی حقیقتین بیان کرنیکو اور پانون دیئے نماز مین کہڑے ہونیکو جہاد مین
دوڑنیکو بیت اللہ کے طوف کرنیکو مریضون کی عیادت کرنیکو اور بزرگونکی زیارت کو اور سوائے انکے
جو اچھی چیزین اس سے متعلق ہین اسیطرح ہر ایک عضو کو طاعت کے لیے پیدا کیا اور تونے
ان نعمتون کو اوسکے خلاف مین خرچ کیا اور گناہ کا ذریعہ بنایا سو جسنے ایسی نافرمانی اپنے مالک کی کی ہو
وہ ہرگز صفت کریمی کے لائق نہین ہوتا اور ایسے شخص کو مغرور ہونا کریم کے کرم پر زیب نہین دیتا
اور بعضے مفسرون نے انسان کے رنگون کے مختلف ہونے پر حمل کیا ہے جیسیکہ پہلے اور دوسری اقلیم کے
رہنے والے کالے ہوتے ہین اسلیے کہ آفتاب اونکے سر کے مقابلہ مین رہتا ہے یا مقابل سے کچھ ہٹا ہوا اور آفتاب
کی گرمی کی ہمیشگی رنگ کو سیاہ کر دیتی ہے جیسیکہ دہوبیونمین اور اون گنوارونمین جو ہمیشہ دہوپ مین
رہتے ہین یہہ بات ظاہر ہے اور تیسرے اقلیم کے رہنے والے اکثر گندم گون ہوتے ہین اور جو تہی اقلیم کے

۴ یعنی رحمت اسکی نزدیک ہے نیکی کرنیوالون سے ۱۲
۴ اے انسان ترے فریب دیا رب کریم سے ۱۲
ستوی جاتا اعضاء الاعضاء بتخفیف والتشدید جعلک معتدل الخلق متناسب الاعضاء لیست یدا او رجل اطول من الاخر ۱۲ جلالین
۵ مازائدہ ۱۲

رہنے والی گوری مائل بسرخی اور پانچوین اقلیم کے رہنے والے سرخ رنگ اور چھٹی اور ساتوین اقلیم کے
رہنے والے زرد رنگ ہوتے ہین اور حضرت بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعضون کو ایسی صورت پر
پیدا کیا ہے کہ اپنے بندگی کے لیے چن لیا ہے جیسا کہ حضرت عیسی کے حق مین فرمایا ہے وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِي اور اور انبیا کے حق مین فرمایا ہے اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تہا چنا ہوا وَاِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ بیشک وہ تہا ہمارے چنے ہوے بندون سے اور یہہ گروہ بادشاہی خاص بندے
مانند ہین کہ حضور کی خاص خدمتونکے لیے مقرر ہوے ہین اور بعضونکو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے
کہ اوسکے تعمیر کیطرف مشغول ہین جیسے بعضے مال کی تجارت کے لیے اور بعضے کہیتی بین اور بعضے اور کسب
و پیشہ مین مشغول ہین کہ دنیا کا کام چلے اور اس کلام مین جو گمان ہوسکتا تہا کہ کرم کی صفت
سے جو اس توبیخ وسوال مین مذکور ہے شاید کافر کہنے لگین کہ ہمارا غرور و اعتماد اوسکے کرم پر
تہا اسلیے دوسری توبیخ و تنبیہ پہلے سے بہی زیادہ سخت ارشاد فرمائی كَلَّا الخ عزیزی
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ نہ بلکہ جہوٹ گنتے ہو تم جزاے اعمال کو فتح کوئی نہین پر
تم جہوٹ جانتے ہو انصاف ہونا موضح تفسیر كَلَّا یعنی ایسا نہین ہے کہ
اوسکے کرم پر اعتماد کرکے گناہ کرتے ہو اسلیے کہ یہہ اعتماد تو آخرت کی جزا کے اقرار کرنے پر اور اوسکے
اعتقاد اسکے پر موقوف ہے اور تم آخرت کا اقرار و اعتقاد نہین کرتے ہو بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ
بلکہ تم انکار کرتے ہو جزا کا اور حال یہہ ہے کہ جزا کا وعدہ ہی اوسکے کرم کا مقتضا ہے تاکہ اچہی جزا
امید پر طاعت کرو اور دین و دنیا کی تمہارے کام اچہے بن جاوین اور عذاب کے خوف سے گناہ
سے بچتے رہو تا کام دونون جہان کے تمہارے بگڑ نجاوین اور جزا کا انکار تمسے کسطرح بن پڑیگا
وَاِنَّ عَلَيْكُمْ الخ عزیزی وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اور تحقیق تمپر متعین ہین نگہبان بزرگ قدر لکہنے
جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو فتح اور تمپر نگہبان مقرر ہین سردار لکہنے والے جانتے
ہین جو کرتے ہو موضح تفسیر وَاِنَّ عَلَيْكُمْ اور حال یہہ کہ تمہارے
کی طرف سے تمپر لَحٰفِظِيْنَ جو کیدار مقرر ہین تاکہ نیا اور برا کام تمہارے جبر دار رہین
اور کوئی اچہا کام تمہارا ضایع نجاوے اور کوئی برا کام بہی بلا تحقیق نہو كِرَامًا یعنی
جو کیدار تمسے حق تعالے کی صفت کے موافق تمسے کرم کا معاملہ کرتے ہین سو اونکے کرم مومنین
جو تمسے کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ تمسے چہپے رہتے ہین اور اپنے تئین تمپر ظاہر نہین کرتے تاکہ کہین
شرمندہ ہوکے عورتون کی صحبت اور قضاے حاجت اور نہانے اور دہونے اور لذتون سے محروم نرہو اور دوسرا کرم
کہ مومنین سے یہہ ہے کہ باوجود تمہارے کام جاننے کے تمکو فضیحت اور رسوا نہین کرتے ہین اور
کسیکے آگے تمہارے عیب اونکو کہولتے نہین اور اونکے کہ مومنین سے یہہ ہے کہ جب تمسے کوئی
نیکی ہوتی ہے تو اوسکو دس گونے کرکے لکہتے ہین جیسے اگر ایک روپیہ اللہ کے راہ مین تمنے دیا ہو اوسکو

بیان کراما کاتبین کے معاملہ کا جو آدمیوں سے متعلق ہے

یعنی جس بات میں تجھکو بنایا ہے

دس روپے لکہتے ہین اسی پر اور چیزونکو بہی قیاس کرلو اور اگر کسی نیکی کا تمنے قصد کیا اور کسی سبب
تمسے وہ نیکی ہونے نپائی تو تمہارے اوس نیک ارادیکو بہی نیکیونمین گنتے ہین اور ایک نیکی اوسکے
عوضمین لکہہ لیتے ہین اور اگر کوئی گناہ تمسی ہوتاہے توچہہ ساعت تک تمکو مہلت دیتے ہین اور اتنے
دیرتک اوس گناہ کو نہین لکہتے کہ شاید اس عرصہ مین تم توبہ و استغفار کرو یا اوس اپنے کرنے پر شرمندہ
ہو یا اوسکے بعد اتنے عرصہ مین کوئی ایسی نیکی تمسے ہو کہ اوسکی سببسے وہ برائی تمہاری معاف
ہوجاوے اور اگر اتنی دیر مین ان باتونمین سے کچہہ نہوا تو ایک گناہ لکہتے ہین اور پہر تم جب توبہ و استغفار
کرتے ہو یا کوئی اور نیکی تو اوس لکہے ہوے کو مٹا ڈالتے ہین اور وہ چوکیدار تمہارے کامونکے
یاد رکہنے مین بہت احتیاط کرتے ہین اور باوجود فرشتہ ہونیکے کہ اونمین نسیان و فراموشی ہرگز نہین
ہے اپنے یاد پر اعتماد نہین کرتے بلکہ كَاتِبِيْنَ یعنی لکہہ رکہتے ہین اور اوس کام کے لیے دفتر
تیار کر رکہتے ہین اور صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ ہر آدمی کے واسطے یہہ لکہنے والے چار نفر ہین
دو دن کو آتے ہین اور دو رات کو اور ہر دن اور رات کے دونو دفتر علحدہ علحدہ لکہہ چہوڑتے ہین
اور بعضے روایتونمین آیا ہے کہ اونکے بیٹہنے کی جگہہ آدمی کے دونون کندہے ہین اور بعضون نے
لکہا ہے کہ ہر آدمی کے اوپر کے دونون بڑے دانت ہین اونکے بیٹہنے کی جگہہ اور آدمی کی زبان
اونکا قلم ہے اور تہوک آدمی کا اونکی سیاہی ہے اور جب یہہ دفترات دونکے حق تعالی کے حضور مین
لیجاتے ہین باوجود اسبات کے کہ حق تعالی اپنے بندے سے جان کی رگ سے بہی زیادہ نزدیک
لیکن احتیاط کے واسطے حکم ہوتاہے کہ اس دفتر لکہے ہوئے کو لوح محفوظ سے مقابلہ کر وہ اسواسطے کہ
اوسمین جو کچہہ کہ بندہ کریگا بے کمی بیشی کے لکہا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتاہے کہ طاعت و گناہ
کے سوا جو کچہہ ہے اوسکو مٹا ڈالو اور صرف طاعت و گناہ رہنے دو کہ اوسپر ثواب و عذاب ہوگا
اور اون چوکیدارونکو کسیطرح پر تمہارے احوال سے پوشیدگی نہین ہے اور یہہ بہی گمان نکرنا کہ جسطرح دنیا کے
اخبار نویسون اور خفیہ نویسون سے کسی حیلہ اور مکر سے اپنے کام چہپا رکہتے ہو اونسے بہی چہپا رکہوگے اسلیے
کہ وہ چوکیدار يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو اگرچہ ہزار پردونمین کرو اب
جاننا چاہیے کہ لکہنے والے فرشتونکا آدمی کے سب کامونپر خبردار ہونا اس آیة سے ثابت ہوتاہے
اور آدمی کی سب باتونپر خبردار ہونا اونکا دوسری آیة سے جو سورہ ق مین ہے سمجہا جاتاہے وہ
آیة یہہ ہے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ اور کسی کام چہوڑ دینے پر خبردار ہونا
جیسے روزہ اور اعتکاف اور جو احرام کے اندر منع ہین اونسے بچنا اور جو انکے مانند ہین یہہ سب دلیل
عقلی سے ظاہر ہین اسلیے کہ جب کسی شخص نے ایک کام کی حاجت کے وقت بدون کسی عذر و مانع کے
اوس کام کو نکیا صریح معلوم ہوتاہے کہ اوسنے اوس کام کو چہوڑا لیکن آدمی کی نیت کا حال دریافت
کرنا اور اوسکے دل کی چہپی بات پر خبردار ہونا اسمین علما کو اختلاف ہے اکثر علمانے اسکا انکار کیا ہے
ایسے دل کی باتکی اونکو خبر نہین ہوتی اللہ ہی جانتاہے اور صحیح حدیث مین آیاہے کہ یہہ لکہنے والے

ف یعنی نہین بولتا ان باتون سے ... بلکہ ... کی راہ دیکہتا ہے ... لکہنے کو ۱۲

نیکی کے ارادیکو نیکی لکھتے ہین اور اوس بدی کے ارادیکو جسکو چھوڑ دیا ہے اوسکو بہی نیکی لکھتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون فرشتونکو دل کی بات کی بہی خبر ہوتی ہے لیکن اسکے منکر کہتے ہین کہ یہہ خبر اونکو ہوتی ہے بطور الہام الٰہی کے یعنے فلانے شخص نے اسوقت فلانی نیکی کا ارادہ کیا ہے یا فلانی بدیکا ارادہ کرکے چھوڑ دیا ہے ظاہر تریہی معلوم ہوتا ہے اور جب کلام جزا کے ثابت کرنے تک پہنچا تو اب تہوڑی نیکونکی جزا اور بدونکی سزا کی تفصیل اس مقام پر بیان کرنی ضرور ہوئی اسلیے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ ٭ **عزیزی** ٭ کِرَامٌ جمع کریم کی ہے یعنی بزرگ دنیا کے ضد بدذات کے کتاب زہرۃ الریاض مین لکہا ہے کہ اونکو کرام اسلیے فرمایا کہ جب بندونکی نیکیان لکہکر آسمان پر لیجاتے ہین تو پیش کرتے ہین جناب باریتعالے کے حضور مین اور عرض کرتے ہین کہ تیرے فلانے بندے نے یہہ نیکی کی ہے اور برائی لکہکر لیجاتے ہین تو عرض کرتے ہین کہ الٰہی تو ستار العیوب ہے اور وہ ہردن تیری کتاب بہی پڑہتے ہین اور ہماری تعریف بہی کرتے ہین ہم اونکی پردہ دری نہین کرتے اور حدیث مین آیا ہے کہ اکرام کرو تم کرام کاتبین کا کہ جو جدا نہین ہوتے ہین مگر وقت ایک حالت کے دو حالتونمین سے جنابت اور غائط اور بعضے بددین احمق جو ان فرشتونکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر وہ ہوتے تو ہم بہی کبہی اونکو دیکہتے تو اونسے کہنا چاہیے کہ ملک الموت جو قبض روح کے لیے آتے ہین اور جنات اور ہوا انکو بہی تم دیکہتے ہو کہین جسم لطیف نظر بہی آیا کرتا ہے لیکن بددین احمق کب سمجہتے ہین ٭ **روح** ٭ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۚ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۚ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۚ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۚ تحقیق نیک کار نعمت مین ہونگے اور گنہگار دوزخمین بیٹہینگے دوزخمین روز جزا اعمال کے اور نہین ہونگے اوس سے غائب ٭ **فتح** ٭ بیشک نیک لوگ آرام مین ہین اور بیشک گنہگار دوزخمین ہین بیٹہینگے اوسمین انصاف کے دن اور نہونگے اوس سے چہپ رہنے والے ٭ **مو** ٭ **تفسیر** اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ مقرر نیک لوگ بڑی نعمت مین ہونگے کہ وہ نعمتین جنت کی ہین اور مقرر برے لوگ دوزخمین ہونگے بیٹہینگے اوسی دوزخمین انصاف کے دن یعنی قیامت کو اور نہونگے وہ سب اوس دوزخ سے غائب ہونے والے حاصل اسکا یہہ ہے کہ جسطرح دنیا کی آفت و مصیبت سے بہاگ کر یا چہپ کر بچ جاسکتے ہین اوس دن یہہ حیلے اور مکر انکے پیش نجاونیگے اور اوس بلا سے کسیطرح انکو خلاص نہوگی اسلیے کہ اوس آگ کی لپٹ دور سے اون بدکارونکو اپنے اندر کہینچ لاویگی اور وہ فرشتے جو دوزخ کے دروازونپر مقرر ہین زنجیرون اور طوقونمین انکو باندہکر دوزخ مین ڈالدینگے نہ وہان بہاگنے کی جگہہ ہوگی اور نہ طاقت مقابلہ کی اور بعضے مفسرون نے غائب ہونیکو دوزخ سے نکلنے پر حمل کیا ہے تو اس صورتمین تخصیص کفار کی نپی سے ضرور ہوئی اسلیے کہ فاسق ایماندار دوزخ سے نکلینگے اور بہشت مین داخل ہونگے اور بدکارونکی جزا کے دریافتمین جو ذکر دین کے روز کا بہی آگیا تہا اور اوسدن کی سختیان اور مصیبتین خاطرخواہ بیان نہین ہوئی تہین تو سننے والونکے خبردار

کر دینکے لیے تہوڑی سی سختیان اوسدن کی استفہام تہویلی کی طور پر مجملا بیان فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ **عزیزی** ۵ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو اے آدمی کہ کیا ہے روز جزا کا پھر کہتا ہون کہ کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے دن جزا کا ۵ **فتح** ۵ اور تجکو کیا خبر ہے کیسا ہی دن انصاف کا پھر بھی تجکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہے دن انصاف کا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ اپنی عقل سے سختیان اور مصیبتین اوسدن کی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے اسلیئے کہ جو جو دکھہ درد کی سختیان اور آفتین مصیبتین کے دنونمین اوسپر گذری ہین یا ایسے اپنے ہم جنسون سے سنی ہین وہ سب اوسدن کی مصیبتون اور سختیون کی نسبت سے کچہہ حقیقت نہین رکھتین ہیں تاکہ اونکو اونپر قیاس کرے اور عقل کا کام تو یہی ہے کہ بن دیکھی چیز کو دیکھی چیز پر قیاس کرلیے اور ایک شی کو شی پر ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ الخ پھر بعد مہلت کے ہم کہتے ہین کہ تونے کیا جانا کہ کیا ہے انصاف کا دن اہتمام پر ثُمَّ کے لفظ کا حاصل یہہ ہے کہ بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اونکو سنتے ہی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے بلکہ بعد تہوڑی دیر کے تامل اور فکر کرنیکے اوسکی حقیقت معلوم ہوتی ہے لیکن جو چیز ایسی ہی کہ وہم وخیال کی اوسمین گنجائش نہو ایسی چیزمین مدتون تک فکر وتامل کرنا اوسکے سنتے ہی اوسکے دریافت سے ناامید ہونا دونون برابر ہین اسی سبب سے فرمایا ہے کہ بعد مہلت وفرصت دراز کے بہی اوسکی حقیقت حال کو دریافت نکرسکوگے مگر تہوڑی سی شدت اور سختی اوسدن کی تجھسے بیان کرتے ہین ہم وہ دن يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ ۵ **عزیزی** ۵ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۝ ع
وہ دن ہے کہ نہ فائدہ پہنچا سکیگا کوئی شخص کسیکو کچہہ اور حکم اوسدن خدا ہی کو ہے ۵ **فتح** ۵ جسدن بہلا نکرسکے کوئی جی کسی جیکا کچہہ اور حکم اوسدن اللہ کا ہے ۵ **موضح** **تفسیر** يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ جسدن نہ مالک ہو کوئی جان کسی جان کے لیے کچہہ اب اہتمام سے شدت اوسدن کی جانی چاہیے اسلیے کہ دنیا مین اگر کوئی شخص کسی بلامین گرفتار ہوتا ہے تو پہلے عوام الناس سے اوس شہر کے اوس بلا کے دفیعہ کی تدبیر پوچھتا ہے اور اپنی خلاصی ڈھونڈتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ عوام سے کچہہ کاربرآری نہین ہوتی تب خواص کی طرف جو اوس بلا کا دفیعہ جانتے ہین التجا لیجاتا ہے جیسے طبیب حاذق کی طرف رجوع کرتے ہین بیماریون کے دفع کرنیکے لیے اور کامل جراحونکی طرف بہوڑے اور درمونمین اور تیز نظر کحالونکی طرف آنکھونکی مصیبتونمین اور عادل حاکمون کی طرف ظلم وزبردستی کے مقدمہ مین اور ہر کام کے تجربہ کارونکی طرف اور کامونمین اور جب دیکھتا ہے کہ انمین سے کوئی میرے حال پر متوجہ نہین ہوتا ہے تب لاچار ہوکے اوسنے یار دوستونسے سفارش کرواتا ہے اور مدد چاہتا ہے اور اپنے کام برآری کرتا ہے لیکن اوسدن جتنے ناتے رشتے اپنائت آشنائی کے ہین سب نیست ونابود ہوجائینگے اور سوجھے نفسی نفسی کے کسیکو دوسرے کے حال

ومہربانی نہوگی یہان تک کہ مان باپ کو اپنی اولاد پر رحم نہوگا اور نہ مان باپ کا اولاد کو کچھہ غم ہوگا سب اپنے اپنے حالمین مبتلا ہوگئے اور وہان کے مقدمات مین کیکو دنے ہوایسلئے کچھہ دخل نہوگا خاص بندے عوام کی طرح حیران و پریشان ہوگئے اور بڑے بڑے سردار رعایا کے مانند سرگشتہ وحیران ہوگئے اوسدن بدون حکم اوس مالک ہلاک کے کوئی کیکی سفارش نکر سکیگا اور عاجزی اور چاپلوسی اور صبر واستقلال دونون بیفایدہ اور بیکار ہونگے اوسدن وہی ارحم الرحمین جسپر رحم کرے اوسکی نجات ہے اور جسپر قہر وغضب ہو اوسکی خرابی اور رسوائی اور اس آیۃ مین تین عموم واقع ہوئی ہین پہلا عموم مالک کی ذاتمین اور دوسرا مملوک کی ذاتمین اور تیسرا مملوک کی چیز مین اور ان تینون عموم سے پرلے درجہ کی مایوسی حاصل ہوئی اپنی مصیبت کے دفع کرنیمین کسی دوسرے کی طرف التجا کرنیمین اوس دن کے معاملہ مین چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اوسدن اللہ ہی کے لیے ہے اور دنیا مین جسطرح بادشاہ کا حکم رعیت پر اور مان باپ کا حکم اولاد پر اور آقا کا حکم نوکر پر اور خاوند کا حکم جورو پر اور میان کا حکم لونڈی غلام پر جاری ہوتا ہے اوسدن یہہ سب حکم موقوف ہوجاوینگے اور سوائے اوس مالک علی الاطلاق کے حکم کے کسیکو قدرت دم مارنیکی نہوگی جسکو اوس مالک نے پسند کیا سب طرح سے اوسکی نجات ہے اور جسکو سب طرح سے ناپسند کیا اوسکی ہلاکت وخرابی ہی اور جسکو بعضی وجہ سے پسند اور بعضی وجہ سے ناپسند کیا اونکے واسطے پیغمبرون یا اولیا یا علما یا حافظون یا شہیدون یا فرشتونکو حکم ہوگا کہ فلانے شخص کی شفاعت کرو تاکہ تمہاری بھی عزت ومرتبہ بڑہے اور اسطرح کی شفاعت جو حاکم کے حکم پر موقوف ہے اوسمین کسیکو دخل نہین ہوتا اوعتماد کرنا بھی اوسپر بیجا ہے اور اسی مضمون سے معلوم ہوا کہ اس آیۃ مین شفاعت کی نفی نہین ہے جو معتزلہ نے سمجہا ہے بلکہ شفاعت کا ہونا حاکم کے حکم پر موقوف رکہا ہے اور یہی ہے اہل سنت وجماعت کا صحیح مذہب واعتقاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

سورۃ مطففین

اس سورۃ مین اختلاف ہے کہ مکی ہے یا مدنی اکثر معتبر تفسیرونمین مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لیگئے اور اوسوقت مین وہانکے لوگ ماپ اور تولمین دغابازی بہت کرتے تہے تو یہہ سورہ نازل ہوئی اور اول سورہ جو مدینہ مین اوتری وہ یہی سورۃ ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے لوگونکو یہہ سورۃ تعلیم فرمائی اور وہ لوگ ہدایت سے قرآن اور رسول کے ستہرے ہوگئے اور وہ دغابازی چہوڑدی چنانچہ اوس روز سے آجکے دن تک کوئی پورا ماپنے تولنے والے مدینہ منورہ کے لوگونکے برابر نہین اور جو لوگ کہ اس سورہ کو مکی کہتے ہین تو اونکا قول یہہ ہے کہ یہہ سورہ مکہ معظمہ مین اوتری تہی جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف فرما ہوے اور وہانکے لوگونکو اس بلا مین مبتلا دیکہا تو یہہ سورۃ اونکے سامنے پڑہی پس اس سبب سے لوگون نے جانا کہ یہہ سورہ اسی وقت نازل ہوئی اور آسکے ربط کی وجہہ سورہ انفطار سے یہہ ہے کہ اوس سورتمین نیک کار اور بدکارونکے نامہ اعمال کی ابتدا کا مذکور ہے کہ دنیا مین لکہے جاتے ہین اور اس سورتمین اون اعمال کے

سلہ جبیا کہ سورہ عبس مین فرمایا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ یعنی اوسدن کہ بہاگیگا آدمی اپنے بہائی سے اور مان اور باپ اور جورو اور اولاد سے

سورۃ مطففین

درمیان کا بیان ہے کہ ہر شخص کی موت کے بعد خواہ بد ہو خواہ نیک اون دونون دفترونمین سے کہ
سجین اور علیین ہین ایک دفتر کے متصدیونکے حوالہ کئے جاتے ہین چنانچہ سورہ انشقت مین اون
نامونکے انتہا کا بیان ہے کہ حشر کے روز ہر شخص کے ہاتہہ مین دیلے جاوینگے اور اس سورہ کا نام مطففین
اسلیے رکھا کہ اوسکے شروع مین بدحالی مطففین کی مذکور ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ جو
شخص اتنا تہوڑا حق بہی مخلوق کا تلف کریگا اوسکا بہی برا حال ہوگا پہر جو شخص کہ بڑا حق اپنے پروردگار
کا کہ ایمان لانا اوسکی آیتون اور اوسکے رسولونپر ہے تلف کریگا تو انجام اوسکا کیا کچہہ ہونیوالا ہے اور
مناسبت دونون سورتونمین کلام کے نظم و نسق کے اعتبار سے بہی ظاہر ہے کہ اوس سورہ مین
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ مذکور ہے اور اس سورہ مین
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وَمَآ اُرْسِلُوْا
عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ واقع ہے ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وہ لوگ کہ جب اپنے لیے
ماپ لین لوگونپر سختی کرکے پورا لین ۝ **فتح** خرابی ہے گہٹانیوالونکی وہ کہ جب ماپ لین لوگونسے
پورا بہر لین ۝ **موضح** **تفسیر** وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ خرابی ہے گہٹانیوالونکی کہ
لوگونکے حق ماپنے تولنے مین گہٹاتے ہین ہرچند کہ تطفیف عرب کی لغت مین ماپ اور تول مین
خیانت کرنیکے معنونمین آتا ہے لیکن شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ اور اور بزرگونے فرمایا کہ ظاہر کرنا
لوگونکے عیب کو اور وہی عیب اپنے اندر ہوا اوسکو چہپانا اور لوگونسے انصاف چاہنا اور خود انصاف نکرنا
اور اونکے عیب کو دیکہنا اور اپنے عیبونکو نہ دیکہنا اور لوگونسے تعظیم چاہنی اور آپ واجب التعظیمونکی
تعظیم نکرنی اور جو اپنے واسطے چاہنا اور ونکے واسطے نچاہنا اور نوکرون مزدورونسے کام پورا
لینا اور اونکی مزدوری اور تنخواہ دینے مین قصور کرنا اور رزق مقدر کو خدا تعالیٰ سے پورا چاہنا اور
آپ اوسکی طاعتونمین نقصان کرنا یہہ سب تطفیف مین داخل ہین چنانچہ حدیث شریف مین
وارد ہے کہ اَلصَّلٰوةُ مِكْيَالٌ فَمَنْ وَفّٰى وُفِّيَ لَهٗ وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ فِيْهِ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور یہہ بہی حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اَوْفِ يَا ابْنَ اٰدَمَ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّوْفٰى لَكَ وَاعْدِلْ
كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّعْدَلَ لَكَ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کے
تلاوۃ کے بعد مدینے کے لوگونسے ارشاد فرمایا کہ خَمْسٌ بِخَمْسٍ یعنے پانچ چیزین بدلین پانچ چیزونکے
ہوتے ہین کوئی قوم سب ملکر عہد شکنی نہین کرتے مگر دشمن اونکے اونپر مسلط کیے جاتے
ہین اور کوئی فرقہ خلاف شریعت کے حکم نہین کرتا اور رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل نہین
کرتا مگر کہ فقر و افلاس اونمین سرایت کرتا ہے اور کسی فرقے مین زنا اور لواطت رایج نہین ہوتی
مگر کہ موت اونپر مسلط ہوتی ہے اور کوئی فرقہ ماپ تول مین نقصان نہین کرتا مگر کہ زراعت اونکی
برباد ہو جاتی ہے اور قحط مین مبتلا ہوتا ہے اور کوئی فرقہ زکوۃ نہین دیتا مگر کہ بارش اونپر

روکی جاتی ہے حاصل کلام کا یہہ کہ مقدمہ ماپ تول کا نہایت نازک ہی حضرت شعیب علیہ السلام کی
قوم پر جو عذاب نازل ہوا تھا سو اسی گناہ کی شامت سے تھا اور علمار کو اوسکے کبیرہ ہونی مین
اختلاف ہے بعضون نے از راہ مبالغہ کے کہا ہے کہ قصد اس فعل شنیع کا ہی کبیرہ ہے، اور بعضون نے
فرق کیا ہے قلیل و کثیر مین کہتے ہین کہ اگر نقصان ماپ تول چوری کی نصاب کی حد کو پہنچے
کہ اس ملک کے تین روپے رائج کے قریب ہوتے ہین تو کبیرہ ہو جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو صغیرہ ہے اور اکثر ظاہر بینا اسمقام پر گھبرا کر کہتے ہین کہ تھوڑا سا حق کسیکا دبا رکھنا اسقدر
وبال نہین رکھتا اور بالاجماع صغیرہ ہے تطفیف کو کیون کبیرہ مین گنا ہے اور اوسپر سخت وعید فرمایا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ غصب ایک گناہ ہے شریعت کی ٹہیرائی ہوئی چیز کا اور یہہ تطفیف ایک
ظلم ہے عدل کی صورتمین تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ تول اور ماپ کی چیز دنکو اللہ تعالے نے عدل
قایم کرنیکے لیے مقرر فرمایا ہے اور مخلوقات کے معاملات کا مدار انہین دونون چیزونپر رکھا ہے
پس ان دونونکو وسیلہ ظلم کا قرار دینا ایسا ہے جیسے عبادت کو وسیلہ گناہ کا ٹہیرانا بعضے بزرگونسے
منقول ہے کہ اپنے زمانے کے بادشاہونسے وعظ و نصیحت مین فرمایا کہ تمکو کچھ معلوم ہے کہ مطففین کے
حق مین کیا وعید آیا ہے تم جو لوگونکے مال بے تول کہاتے ہو تمہارا کیا حال ہونیوالا ہے مراد ان
بزرگونکی یہہ ہے کہ بادشاہ کا ظلم بہی تطفیف کے مانند شریعت کے حکم کے برخلاف اور اولٹا ہے
کیونکہ قدرت سلطنت کی اوسکو اسلیے دی ہے کہ قائم ہونا عدل کا اور دور ہونا ظلم کا ہو پہر جو اس
قدرت کو عدل کے مٹانے اور ظلم کے قائم کرنے مین خرچ کرین تو قلب موضوع کا اور خلاف مقصود کا
لازم آتا ہے غرضکہ بہر صورت اسطرحکے گناہ کرنے مین سوائے خلق اللہ کی حق تلفی کے تلبیس اور
مکر اور رخنہ حکمت الٰہی مین کرنا ہے اور ظلم کو عدل کی صورت مین نمودار کرنا ایسا ہے
جیسے قرآن کو درمیان مین دیکر دغا کرے پس ایسی ایسی برائیان جمع ہونیکے سبب سے
کبیرہ ہوا ہے اور اسیطرح مسجد کو نجاست کی جگہہ بنانا حرام ہے نہ غیر مسجد کو اور دین کے
کام دنیا کی غرض کے لیے اور اپنے کو صلحا کی صورت سے نمودار کرکے داد ابلیسی کی دینی نہایت
بری ہے کھلے بندون دنیا طلب کرنے اور ظاہر فسق و فجور سے اور جو تطفیف لینے گھٹانا ماپ
اور تول مین کبہی بے پروائی کی راہ سے بہی ہوتا ہے چنانچہ بعضا شخص وارستہ مزاج ہوتا ہے
لین دین مین چندان احتیاط نہین کرتا اور یہہ تطفیف اپنا حق لینے مین مضائقہ نہین رکھتے
لیکن دوسرے کے حق مین کرنا حرام و ممنوع مگر اسقدر شدت و عذاب اوسکے واسطے نہین ہے
کہ اوسکے کرنیوالے پر وائے کا لفظ کہا جاوے سو اس قسم کی تطفیف کے احتراز کے واسطے مطففون کی
ایک دوسری علامت و صفت سے موصوف فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کم کرنا ماپ تول کا انکے
مزاج کی بے پروائی اور وارستگی کی راہ سے نہین ہے بلکہ کمال دانائی اور ہوشیاری سے جان بوجھ کر
یہہ کام کرتے ہین اور کمال حرص کہتے ہین کیونکہ انکی صفت یہہ ہے کہ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

ف دین کے کام دنیا کے واسطے کرنا بہت برا ہے کہ ظاہر کے فسق و فجور کرنے سے ۱۲

وہ گہٹانیوالے ناپ اور تول کے جب ناپ کر لیتے ہین لوگونسے اپنا حق کہ اونکے ذمہ ہے کہتے ہین یستوفون
پورا بہر لیتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہمارے حق مین سے ایکدانہ کم نہو بلکہ پورا کرنیکے بہانہ سے تہوڑا سا
اپنے حق سے زیادہ لیلیتے ہین اور تقریر کرتے ہین کہ ہمکو اپنا پورا حق انا یقینی نہین معلوم ہوتا جب تک
کہ تہوڑا سا زیادہ نہ لین اور جبکہ ناپ مین یہہ حیلہ کرتے ہین اور اپنے حق سے زیادہ چاہتے ہین تو تول مین
تو بطریق اولی پورا کرنیکے بہانہ سے زیادہ چاہتے ہین کیونکہ ناپ مین مسامحہ رایج ہے اور تول مین
کہینچ و تنگی ہے **عزیزی** واذا کالوھم اَوْ وَّزَنُوھم یُخْسِرُوْن اور جب چاہین
کہ ناپ کر دین اونکو یا تول کر دین اونکو نقصان پہنچاوین **فتح** اور جب ناپ دین اونکو یا تول دین
گہٹا کر دین **موضح القرآن** اور جب ناپ کر دیتے ہین لوگونکو اونکا حق یا تول کر
گہٹاتے ہین لوگونکا حق اور اونکو نقصان پہنچاتے ہین تہوڑا تہوڑا نکال نکال کر یہان پر سمجھ لیا چاہیے
کہ دین لین کے پورا بہر دینے اور گہٹانے مین چار صورتین خیال مین آتی ہین اول تو یہہ کہ دونون
صورتونمین پورا بہر دے دوسری یہہ کہ دونون صورتونمین گہٹا دے تیسری یہہ کہ دینے مین گہٹاوے
اور لینے مین پورا بہر لے پس اس آیۃ مین یہی صورت مذکور ہے چوتھے یہہ کہ دے پورا اور لے کم
یہہ صورت اولے ہے اور بڑے حوصلہ والونکا کام ہے اور اون پہلی دونون صورتونکو اسلیے یہان
ذکر نہین فرمایا اگرچہ قبح اور حرمت موجود ہے لیکن پرلے درجہ کی برائی نہین رکہتی ہین کہ اونکے حال
دا کہا جاوے کیونکہ دینے کا نقصان لینے کے نقصان کا بدلہ ہوجاتا ہے اسیطرح سے زیادہ
لینا زیادہ دینے کا معارضہ ہے پس ایک صورت سے نیکی اور ایک صورت سے بدی پائی گئی اور
اوس قیاس پر یہ ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ لوگ قرض کے معاملہ مین چار قسم ہین ایک وہ
شخص کہ اپنا قرض بہی لوگونسے سہولت سے وصول کرتا ہے اور جو لوگونکا قرض اوسکے ذمہ پر ہے
اوسکو بہی بخوبی ادا کرتا ہے سو یہہ شخص سب سے بہتر ہے دوسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض بہی کمال
دشواری اور ایذا سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض بہی لوگونسے کمال شدت اور بے مروتی سے وصول
کرتا ہے پس یہہ سب سے بدتر ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض تو بخوبی ادا کرتا ہے اور اپنا
قرض شدت سے طلب کرتا ہے چوتہا وہ کہ لوگونکا قرض خرابی سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض وصول
کرنیمین نہایت نرمی کرتا ہے پس یہہ دونون قسمین میانہ یعنی بیچ بیچ کی ہین کہ ایک طرف کی
خوبی دوسری طرف کی بدی سے مقابل ہے تو نری بدی سے بہتر ہے اور اسیطرح غصہ کے مقدمہ
مین بہی لوگونکو چار قسم کا فرمایا ہے اول قسم تو وہ ہے کہ جلد غصے ہوا اور جلد راضی ہو دوسری قسم وہ ہے
کہ دیر مین غصے ہوا اور دیر مین راضی ہو یہہ دونون قسمین میانہ ہین تیسری قسم وہ ہے کہ جلد غصے ہوا
اور دیر مین راضی ہو یہہ قسم سب سے بدتر ہے چوتہی قسم وہ ہے کہ دیر مین غصہ ہوا اور جلد راضی ہو یہہ
قسم سب سے بہتر ہے اور مطففین کو جو ذرے کر کر ڈانٹا تو اب ارشاد فرماتے ہین کہ گویا یہہ لوگ اس
کام کے اختیار کرنیسے قیامت کے منکر ہین کیونکہ جو شخص اعتقاد اوس روز کا رکہتا ہے اسقدر تلف

کرتیمین خلق کے حق کے خصوصاً مکر وحیلہ سے جرأت نہین کرتا اسلیے بطور استفہام انکار کیے فرمایا اَلَا یَظُنُّ
الخ **عزیزی** ؒ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ یَّوْمَ
یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ کیا نہین جانتے یہہ لوگ کہ وہ اوٹہائے جاوینگے بیچ دن بزرگ
اوس دن مین کہ کہڑے کیے جاوینگے لوگ آگے پروردگار عالمونکے ؒ **فتح** ؒ کیا خیال نہین
رکہتے وہ لوگ کہ اونکو اوٹہنا ہے ایک بڑے دن مین جسدن کہڑے ہین لوگ راہ دیکہتے جہان کے صاحب
کو ؒ **موضح** ؒ **تفسیر** اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ کیا گمان نہین کرتے ہین یہہ لوگ کہ عقل وشعور سے
دور ہین اور ظن کے لفظ مین کہ گمان کے معنو نمین ہے اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہر عاقل اس عقیدہ کو
یقین صادق سے جانتا ہے بلکہ ہر گہڑی اپنی آنکہونکے سامنے رکہتا ہے اور یہہ لوگ گمان بہی اوسکا
نہین کرتے ہین اعتقاد تو کہان دوسرے اشارہ اسبات کی طرف بہی ہے کہ اگر کسیکو اعتقاد کامل اسکا
نہو تو فقط گمان بہی اس قسم کی برائیون سے بچنے کو کفایت کرتا ہے جیسیکہ مسافر راہ کے خطر کیے
گمان پر بلکہ محض وہم پر پانی توشہ ساتہہ لیلیتے ہین اور بدرقہ طلب کرتے ہین اور یہہ احمق اس مضمون
کا گمان بہی نہین رکہتے ہین کہ اِنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ مقرر وہ زندہ کیے جاوینگے
ایک بڑے دن مین اور بڑائی اوسدن کی اس سببسے ہے کہ وہ دن عدل قائم ہونیکا ہے اور اللہ تعالی
کے حق اور بندونکے حق اوس روز مخلوق سے طلب کیے جاوینگے اور کمال سختی حق تلف کرنیوالونپر
کیجاوے گی اور اوس روز کی بزرگی کے اسباب مین سے ایک یہہ ہے کہ وہ دن رسوائی کا ہے
کیونکہ اوسکی صفت یہہ ہے یَوْمَ یَقُوْمُ الخ جسدن کہڑے ہونگے لوگ اگلے اور پچہلے حضور مین
حضرت رب العلمین کے اور لفظ رب العلمین کا یہان پر اسم ذات کے مقام پر لائے ہین تاکہ اشارہ ہو اسبات
کی طرف کہ عموم ربوبیت اوس ذات پاک کی چاہتی ہے کہ اپنے بندونکا حق پورا پہنچا دے پس لوگونکے
حق برباد کرنیوالونکا کہڑا ہونا اوسکے حضور مین کمال ذلت ورسوائی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ قیامت کے دن دنیا کے تین سو
برس کے اندازہ کے موافق حشر کے میدان مین کہڑے رہینگے اور اونکے واسطے کچہہ حکم ظہور مین نہ آویگا
لیکن یہہ اتنی بڑی مدت مسلمان کو ایسی تہوڑی معلوم ہوگی کہ گویا نماز سے فارغ ہوا اور صحیح
مسلم مین روایت ہے مقداد بن الاسود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر مین اس آیت کے وارد ہے
کہ یَقُوْمُ النَّاسُ فِیْ رَشْحِھِمْ اِلٰٓی اَنْصَافِ اٰذَانِھِمْ اور یہہ بہی صحیح مسلم اور اور صحاح
مین منقول ہے کہ قیامت کے روز آفتاب آدمیونکے سر سے ایک کوس یا دو کوس کے فاصلہ پر کہڑا
ہوگا تو اوسکی گرمی سے لوگونکے بدن پگہلینگے اور پسینا بہنا شروع ہوگا لیکن ہر شخص کے برے عملونکے
موافق بعضے کا پسینا گردن تک پہنچیگا اور بعضے کا کان کی لو تک پہنچیگا لگام کے مانند موہنہ مین
رہیگا اور کسیکا گردن تک کسیکا سینہ تک کسیکا کمر تک کسیکا زانو تک کسیکا ٹخنی تک اور علی ہذا القیاس
اور منقول ہے کہ ایکدن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سورۃ کو نماز مین شروع کیا جب اس آیۃ

تک پہنچے تو کمال خوف سے رونے لگے یہان تک کہ بیتاب ہوکر گر پڑے اور اوس وقت کی نماز ادا نکر سکے

ترجمہ ہرگز نہیں تحقیق کتاب گنہگارون کی سجین مین ہے ۞ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے سجین ۞ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۞ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۞

كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۞ **خلاصہ** اعمال نامہ گنہگارونکے داخل ہونگے سجین مین اور پیغمبر نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے سجین ایک کتاب ہے لکھی گئی ۞ **فائدہ** کوئی نہین لکھا گنہگارونکا پہنچا بندیخانہ مین اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہے بندیخانہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا ۞ **موضح** ۞ **تفسیر**

کلا یعنی ناپ اور تول کم کرنیوالونکو چاہیے کہ یہہ کام نکرین اور قیامت کے دن سے اور کھڑے ہونیسے حضور مین خداوند زور آور کی غافل و بیخبر نرہین کیونکہ ہر ایک نیک بد اونکا اونکے اعمال نامون مین لکھا ہوا اونکے دفتر کے متصدیونکے سپرد ہے پھر جو کچھ کہ مخلوق کی حق تلفی کی ہے بموجب اوسی دفتر کے اوس روز اسکی بازپرس ہوگی اور اگر وہ پوچھین کہ ہمارے اعمال نامی ہمارے موت کے بعد کس علامت سے معلوم ہونگے اور کہان محفوظ رہینگے تو جواب دیا چاہیے کہ اِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ یعنی اعمال نامے بدکارونکے اور اونکے اسم نویسی سجین کے دفتر مین ہے اور سجین مبالغہ کا صیغہ ہے سجن سے کہ قیدخانہ کے معنو مین ہے بس جو وہ مقام کہ اوس دفتر کے اسم نویسی والے وہان رہتے ہین وہ ایک مکان ہے نہایت تنگ تاریک اور دوزخیونکی ارواح کا قیدخانہ تو اسیواسطے اوس دفتر کا یہہ نام رکھا گیا مبیان کہ بیان اوسکا فرماتے ہین وَمَا أَدْرَاكَ الخ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے سجین ایک دفتر ہے لکھا ہوا اور علامت کیا ہوا حاصل اسکا یہہ ہے کہ ایک دفتر ہے کہ اوسمین نام ہر ایک دوزخی کا لکھا ہے جو بعد اونکے عمل کے لکھنے والے بعد اون بدکارون کے مرنے اور عمل منقطع ہونیکے ہر ہر شخص کے عمل علیحدہ علیحدہ فردونمین لکھکر اوس دفترخانہ مین جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہین اور اوس دفتر پر یا ہر ایک دوزخی کے نام پر ایک علامت اور رقم بنا دیتے ہین کہ اوسکے دیکھتے ہی معلوم ہوجاوے کہ یہہ شخص دوزخی ہے اور اصل لغت مین رقم علامت کے معنو مین ہے کہ سوداگر لوگ تہان تہان پر قیمت دریافت کرنیکے لیے لکھدیتے ہین کہ اوسکو ہندی زبان مین آنکہہ کہتے ہین اور بیان سجین کا حادیث ضعیفہ سے روایت مین کعب احبار کے یون آیا ہے کہ وہ دفتر ساتون زمینو کے تلے ہے اور وہان ایک سیاہ پتھر پڑا ہے کہ اوس سے بدبو اور دہوان نکلتا ہے اور جو ابلیس اور اور شیطان اذکار و انوار سے بہاگتے ہین تو وہان جاکر ٹہیرتے ہین بدکارونکی روح کو بعد قبض کرنیکے اول آسمان کی طرف لیجاتے ہین تو آسمان کے دربان اونکے لیے دروازہ نہین کہولتے اور آنے نہین دیتے پھر زمین پر لاتے ہین تو کوئی مکان اوسکو قبول نہین کرتا کہ اوس روح کو وہان رکھین آخر کو اوسکو ساتون زمینونکے تلے اوس پتھر کے نیچے رکھتے ہین اور جو فرشتے کہ اوس دفتر کے متصدی ہین اوسکا نام دفتر مین لکھ لیتے ہین کہ فلانا فلانیکا بیٹا اس تاریخ مین دنیا سے بد حسن پہچا اور یہہ عمل لایا اور فردین اوسکی روزنامچے کی کراما کاتبین کے ہاتھ سے لیکر اوس دفتر مین داخل کرتے ہین تاکہ قیامت کے دن وہ سب اوسکی اوسکے ہاتھ مین دین اور بدکارونکی ارواحین بہی اوسی مکان مین رہتی ہین اور طرح بطرح سے عذاب کیجاتی ہین اور آخر

آیۃ مین جو جابی بدبالی بدکارونکا مطلقا مذکور ہوا اور پہلے گذر چکا ہے کہ کم کرنیوالے مخلوق کے حق کے گمان قیامت کے دنکا نہین رکھتے اب بطور ترقی کے مذکور اون لوگونکا کہ اعتقاد مین آخرت کے قصور کرتے ہین اور اوس سے انکار مطلق رکھتے ہین بیان فرماتے ہین تاکہ اس گروہ مطففین کو بخوبی سرزنش حاصل ہو وَیْلٌ الخ ۵ **عزیزی** ۵ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۵ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۵ واسطے اوس دن جھٹلانیوالونکو وہ کہ جھٹلاتی ہین روز جزا کو ۵ **فتح** ۵ خرابی ہی اوس دن جھٹلانیوالونکی جو جھوٹ جانتے ہین انصاف کا ن ۵ **موا** ۵ **تفسیر** وَیْلٌ الخ واسطے اوس روز کہ اوس دفتر کو کھول کر اونکے برے عملونپر مطلع کرینگے منکرونکے حال پر کہ ہرگز اعتقاد اوس روز کا نہین رکھتے اور گمان کرتے ہین کہ لوگونکے حق اوسنے لینے جاوینگے کیونکہ اونکی صفت یہہ ہے الذین الخ یعنی منکر وہ لوگ ہین کہ انکار کرتے ہین جزا کے دنکا حاصل یہہ ہے کہ انکار اونکا فقط مخلوق کے حق دلوانیکا نہین ہے بلکہ جزا کے تمام کارخانونکے منکر ہین اور جزا کے دن کا انکار کرنا علامت بڑی قباحت کی ہی کیونکہ اعتقاد جزا کے دنکا ایمان کے تمام کا ئین عبادت ہو خواہ معاملات دخل رکھتا ہے ۵ **عزیزی** ۵ وَمَا یُکَذِّبُ بِہٖٓ اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۵ اور جھٹلاتا نہین ہے اوسکو مگر ہر ستمکار گنہگار ۵ **فتح** ۵ اور اوسکو جھٹلاتا وہی ہے جو بڑہ چلنے والا گنہگار ہے ۵ **موا** ۵ **تفسیر** اور انکار نہین کرتا اوس روز کا مگر جس شخص نے کہ تجاوز حد سے کی ہوگی کفر مین اور تجاوز حد سے کی ہوگی فسق مین لیکن تجاوز حد سے کفر مین اس جہت سے ہے کہ جو شخص کہ اوس روز کا منکر ہے تو گویا ربوبیت الہی کی ہمیشگی کا اور اوسکی قدرت کا منکر ہے اپنی ذات پر اور یہہ جانتا ہے کہ مرنیکے ساتھ ہی مین اوسکی بندگی سے نکل جاونگا اور وہ مالکی سے معزول ہوجائیگا جیسے دنیا کے مالک اور اوسکو دوسری زندہ کرنیکا ہم منکر ہوا اور اوسکے عدل کا بھی منکر ہے کیونکہ دنیا مین مظلوم کا حق ظلم سے نہین لیتا اگر اوس روز بھی نہ لیتو ظلم پر راضی ہوا پس ان عقیدونکے سبب سے مرتبہ کفر کے تہ بتہ ہو کر حد سے طرف کفر کے زیادہ ہوجاتا ہے اور فسق مین تجاوز اس جہت سے ہے کہ جب خوف اوس دنکا اوٹہہ گیا تو گناہ پر دلیر ہوا اور یہہ سمجھ لیا کہ جو نقد مزیداریونکو موہوم جزا کے خوف سے چھوڑ دینا کمال نادانی اور بیوقوفی ہے پس نفس امارہ کی خواہش کے موافق فسق و فجور مین پھنس جاتا ہے اور ایک جماعت نے مفسرین کی معتدی کو ظالم و غاصب اور خلق اللہ کے حق تلف کرنیوالے پر حمل کیا ہے اور اثیم کو اس فاسق اور گنہگار کے واسطے مقرر کیا ہے کہ اوسکے گناہ حق اللہ سے تعلق رکھتے ہین جیسے زنا اور اغلام اور شراب خواری یا نماز روزہ ترک کرنا کیونکہ پہلا شر متعدی ہی اور دوسرا گناہ محض اوسی کی جان کا وبال ہے غرضکہ منظور یہہ ہے کہ تکذیب اور انکار جزا کا اوس شخص کا کام ہے کہ کسی مذہب و مشرب پر مقید نہو اور ہونے نہونے سے کسی مذہب و ملت کے کچھہ علاقہ نہ رکھتا ہو اور عقلی دلیلون کو کہ اس مقصد پر قائم ہین بسبب حرص جانیکے گناہون مین اور دوست رکھنے سے بیقیدی اور الحاد کے اوسنے آنکھہ چراوے بلکہ قرآن کی آیتین اور

اور خبار انبیا کے کہ معجزون قطعیہ سے تاکید کی گئی اور مضبوط کی گئی ہین وہ بہی اوسکے ذہن مین تنبیہ اور عبرت
پیدا نہین کرتین کیونکہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا الخ ۞ عــزیزی ۞ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ
اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۞ جب پڑہی جاوین اوسپر آیتین ہماری کہے کہانیان ہین اگلونکی
۞ فتح ۞ جب سنائیے اوسکو ہماری آیتین کہے نقلین ہین پہلونکی ۞ موضح ۞ تفسیر
جب پڑہی جاتی ہین اوسپر ہماری آیتین کہ ہونے پر جزا کے دن کے اور باز خواست پر خلق اللہ کے حق کی
اوس روز کے دلالت کرتی ہین تو ازراہ عناد کے کہتا ہے کہ یہہ کہانیان ہین اگلونکی کہ لوگونکے خوف دلانے
اور ڈرانیکو برے کامونسے بنائی گئی ہین کہ ظلم و غضب سے ملک خراب نہوجاوے اور فتنہ و فساد ظہور نکرے
سوا اونکے کچہہ اصل نہین کہ اونپر کچہہ یقین کیا چاہیے ۞ عزیزی ۞ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۞ نہ نہ زنگ لگایا ہے اونکے دلونپر اوسچیز نے کہ کرتے تہے ۞ فتح ۞ کوئی نہین
پر زنگ پکڑ گیا اونکے دلونپر وہ جو کچہہ کماتے تہے ۞ موضح ۞ تفسیر کَلَّا یون نہ سمجہا
چاہیے اور یون نہ کہا چاہیے کیونکہ واقع ہونا جزا کا اور پہر دینا خلق اللہ حق بڑی بڑی دلائل عقلیہ
اور گواہون نقلیہ صادقہ متواترہ سے ثابت ہے پہر اگر وہ گواہ تشفی منکرون کی خاطر کی نکرین اور انکے
دلنشین نہون تو اون گواہون اور دلیلون کے قصور سے نہین بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
بلکہ زنگ چہا گیا ہے اونکے دلونپر یہان تک کہ دل کا مونہہ سب سیاہ ہوگیا ہے مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ
وہ جو کسب کیا تہا دنیا مین اور کیفیت اوس زنگ کے پیدا ہونیکی دلونپر وہ جو روایت سے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کی اور اور صحابیونسے روایت کی گئی ہے یہہ ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے
تو ایک سیاہ داغ اوسکے دلپر پیدا ہوتا ہے اگر اوسنے توبہ کی تو آئینہ اوسکے دلکا صاف اور روشن ہوجاتا ہے
والا وہ خال سیاہ اوسمین رہ جاتا ہے پہر جب دوسرا گناہ کیا تو ایک اور نقطہ پیدا ہوا اسیطرح سے
ہر گناہ سبب پیدا ہونے سیاہی کا ہوتا ہے یہان تک کہ تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے اور اندہیری چہا
جاتی ہی اور دل مانند آئینہ کے ہے جتنا صاف ہوگا اوتنی ہی صورت اوسمین نمود کریگی اور جب تک
اتو وہ ہوگیا تو کوئی صورت اوسمین نہین معلوم ہوتی پس پیدا ہونا رین یعنی زنگ کا دلپر سچ بات سمجہنے کی
استعداد کے باطل ہونیکا سبب ہوتا ہے دلیل و کشف سے اور ذکر دلیلونکا اور پیغمبرونکی صحبت کا نور اوسمین
تاثیر نہین کرتا اور حق کو باطل اور باطل کو حق جانتا ہے اور برے کو اچہا اور اچہے کو برا سمجہتا ہے اور خال
سیاہ پیدا ہونیکے معنے کہ حدیث شریف مین وارد ہین یہہ ہین کہ ہر فعل بد ایک ہیئت ظلمانی لطیفہ پر
قلب کے پیدا کرتا ہے نہ یہہ کہ اس گوشت کے لوتہڑے پر جو کلی کی صورت ہے زنگ آجاتا ہے کیونکہ یہہ
گوشت کا لوتہڑا قلب حقیقی نہین ہے کہ نیک و بد کاموں کو اوسمین تاثیر ہو بس قلب حقیقی عبارت اوس
لطیفہ سے ہے کہ جسم لحمی سے تعلق رکہتا ہے جیسے بینائی اور شنوائی ایک اور چیز ہے کہ آنکہہ اور کان
سے تعلق رکہتے ہین اور جانا چاہیے کہ حفص اوستاد اور قاری معتبر لام پر بل کے سکتہ کرتے ہین اور لام کو را کے
حرف مین موافق قاعدے پڑہنے والون کے صاف ادغام نہین کرتے اور ظاہر ہے کہ یہہ طریقہ ادا کرنیکا

منقول جناب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور نزول وحی کا اوسکے موافق ہوا ہوگا اور اس آیۃ مین
نہایت ڈرانا منظور ہے اوس شخص کا کہ گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے اور اوسکا علاج جلد توبہ اور استغفار سے
نہین کرتا تو اوسکے مثال ایسی ہے جیسے ایک مریض تھوڑی سی بیماری کو خیال مین نہین لاتا اور
کہانے پینے مین بہی بے اعتدالی کرتا ہے اور دوا دارو کی تدبیر نہین کرتا یہان تک کہ فساد مزاج کا مستحکم
ہوجاوے اور قابل علاج کے نرہے اور یہہ مرض باطنی ہے کہ سوہے اطبار روحانی کے کہ مراد انبیا
اور اولیا ہین اسکو اور کوئی نہین جانتا اور علاج نہین کرسکتا اور بڑی قباحت یہہ ہے کہ یہہ مرض
جیسا کہ روح کے مزاج کا فساد کا موجب ہے اور مانع نظر اور کشف کا ہوتا ہے اسیطرح سے انبیا اور اولیا سے
دور کرتا ہے اور ایک حجاب کثیف اطبائے روحانی کے دریافت مین پیدا کرتا ہے پہر جبکہ طبیب کو
نہ پہچانا اور دجال کو مسیح جانا تو معالجہ محال ہوگیا اور نوبت یاس کی پہنچی اعاذنا اللہ من ذلک اور
کبہی زنگ آلودہ دلون والے کہین کہ ہمکو بہت بہت سے ذکر وسننے اور گناہونکے ترک سے تصفیہ اور
صیقل کرنا دل کا ہمکو چاہیے کیونکہ قیامت کے دن تجلی الٰہی کی چمک سے خود بخود یہہ زنگ دور ہوجاویگا
اور صفائی کامل حاصل ہوگی جیسا کہ اوس روز کے معتقد ونکا گمان ہے تو جواب مین یون کہنا چاہیے

كَلَّآ اِنَّهُمْ الخ ط **عزیزی** ط كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝
نہ نہ بلا شبہہ یہہ اپنے پروردگار کے دیدار سے پردہ مین ہونگے ط **فتح** ط کوئی نہین وہ اپنے رب سے
روکے جاوینگے ط **موضح** ط **تفسیر** كَلَّآ یون گمان کرنا نہ چاہیے کہ اونکے دلونکے زنگ نے
فقط دنیا مین تاثیر کرکے سمجہہ حق سے اور معرفت سے آیات اللہ کی اور اعتقاد سے جزا کے دن کے روک
رکہا ہے بلکہ تاثیر اس زنگ کی قیامت کے دن اور زیادہ قوۃ پکڑیگی کیونکہ اِنَّهُمْ الخ بیشک وہ اوسدن
اپنے پروردگار سے محجوب ہونگے اور چمک سے نور تجلی کے فائدہ مند نہونگے اور دیدار اوسکا نہ پاوینگے
کیونکہ قاعدہ عقلی ہے کہ نور کو بغیر نور کے نہین دیکہہ سکتے اور جسطرح سے کہ آنکہہ اونکی دنیا مین کمال
زنگ آلودگی سے دیکہنے اور تلاوت سے آیات الٰہی کے اندہے تہے اسیطرح بینائی اونکی آخرت مین
بسبب ظلمات ذاتیہ اور عرضیہ کے دیدار سے اللہ تعالےٰ کے اور ظاہر ہونیسے اوس ذات پاک کی تجلیون
کے اندہے ہونگے **شعر** ہرکہ امروز نہ بیند اثر قدرت دوست ؛ غالب آنست کہ فرداش نہ بیند
دیدار ؛ اور جو محجوب ہونا دیدار سے پروردگار کے جزا کے دن کافرون اور منکرون بد مآلی کے مقام
پر مذکور فرمایا تو دلیل صریح ہوئی اس بات پر کہ مسلمان اوسدن دیدار الٰہی سے محروم نہونگے اور
اوس لذت سے خوشوقت ہونگے اور اگر مسلمانونکو بہی یہہ دولت نصیب نہو تو کافرونمین اور انمین اس بات
مین کچہہ فرق نہوا اور ذکر کرنا اس صفت کا کافرونکے حق مین نہایت نامناسب اور آئین بلاغت کے
خلاف ہو معاذ اللہ کہ کلام الٰہی کو کوئی اسطرح کا سمجہے اور حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام کو کہ سوال رویت
کا کیا تہا اوسکے جواب مین لَنْ تَرَانِيْ ارشاد ہوا تو منظور یہہ تہا کہ دنیا مین اللہ تعالےٰ کے دیدار کی
طاقت ان آلات جسمیہ سے کہ فانی ہین نلا سکے گا نہ یہہ کہ آخرت مین بہی نہ دیکہیگا کیونکہ کلام آئندہ یعنی

سلہ اسکے آگے ایک نکتہ باریک مع لطیفہ کے جو تفسیر میں لکھا ہے بخوف درازی کے نہیں لکھا گیا ۱۲ ق

دیدار الٰہی کی دلیل و تحقیق

اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي میں موقوف ہونا رویت کا او پر استقرار کے دلالت کرتا ہے اور سورہ فرقان میں بہشت کے حق میں وارد ہے کہ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا وَعِنْدَ حُصُوْلِ الشَّرْطِ يَجِبُ حُصُوْلُ الْمَشْرُوْطِ یعنی جب شرط پائی گئی تو مشروط ضرور پایا جائیگا یعنے آخرت میں اچھا استقرار پایا جائیگا تو رویت بہی اللہ تعالے کی ضرور ہوگی اور حدیثوں متواتر المعنی سے ثابت ہے کہ تمام مومنونکو یہہ دولت نصیب ہوگی لیکن موافق اپنے اپنے اعمال کے اس نعمت میں بہی متفاوت ہونگے عام مومنونکو جمعہ کے دن کہ آخرت میں اوسکا نام یوم المزید ہوگا اس دولت سے سرفراز فرماوینگے اور خواص کو ہر روز دو بار صبح اور عصر کو اور اخص الخواص کو کہ جنت عدن کے رہنے والے ہیں ہمیشہ قرب اوس ذات پاک کا اور انکشاف تجلیات کا حاصل ہوگا اور چونکہ بیان فرمایا کہ قیامت کے دن دل کے زنگ کی تاثیر دیدار کی دولت سے کہ سب لذتوں سے بڑی لذت ہے محروم رکہینگے تو گمان ہوتا تہا کہ زنگ آلودہ دلوں والے کہ مشغول لذات جسمانی اور گرفتار حرص وہوائے نفسانی کے ہیں اس محرومی دیدار اور بے نصیبی کو خیال میں نہ لاوینگے اور ہلکے عذاب کو آسان جانینگے تو اسواسطے بیان فرماتے ہیں کہ ان مردودونکے حق میں فقط اسیقدر حرمان پر اکتفا نہوگی بلکہ ثُمَّ اِنَّهُمْ الخ ۵ عزیزی ۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ پہر تحقیق یہہ داخل ہونگے دوزخمیں ۵ فتح ۵ پہر مقرر وہ پیٹہینگے دوزخمیں ۵ موضح ۵ تفسیر پہر بعد اسبات کی تحقیق یہہ لوگ پیٹہینگے دہکتی آگ میں اور جلنا اونکا اس آگمیں بسبب محروم ہونیکے دیدار کی لذت سے دونی تاثیر کریگا کیونکہ اگر دیدار کی لذت پاتے تو دوزخکی تکلیفوں کو وہ لذت مانع آتی اور وہ تکلیفیں آسان معلوم ہوتیں سو منظور اونپر زیادتی عذاب کی ہے اسیواسطے فقط اوس داخل ہونے پر دوزخ کے بہی اونکے حق میں اکتفا نکی بلکہ ثُمَّ يُقَالُ الخ ۵ عزیزی ۵ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ پہر کہا جاویگا اونکو یہہ ہی جو کچہ کہ اوسکو تم جہٹلاتے تہے ۵ فتح ۵ پہر کہیگا یہہ وہی ہے جسکو تم جہوٹہہ جانتے تہے ۵ موضح ۵ تفسیر پہر کہا جاویگا یہہ وہی دن ہے جسکا تم انکار کرتے تہے اور جہوٹ جانتے تہے تاکہ عذاب عقلی اور حسی دونوں جمع ہوجاویں اور جیسے اونکا بدن دوزخکی آگمیں جلتا ہے اونکی جان بہی اوس جہڑکی اور خجالت سے کباب ہوجاوے اور جب فجار کی بدحالی کے بیان سے فارغ ہوئے تو گمان اسبات کا تہا کہ شاید واقع ہونیکو جزا کے اور مکافات کو قیامت کے دن کے بہی ایک فقرہ بدکارونکا کفایت کریگا اور تہایا بدکاروں اور نیک کاروں میں اسی قدر ہوجاویگا کہ اعمال بدکارونکے اوسدن اونکو دکہاکر حقوق مظلوم اللہ کے اونسے پہروا دینگے اور نیک کارونسے کچہہ بات چیت درمیان میں نہ آویگی اور وہ جو نیکیاں حقوق خلق اللہ اور خالق کے ادا کیے ہتے ظہور میں نہ آوینگے کیونکہ حقدار کا حق پہنچا دینے میں کچہہ احسان نہیں ہوتا کہ اوسکے بدلے متوقع جزا کے ہوں پس اوسکی جزا یہی بس ہے کہ عتاب و سرزنش اور رنج و عقاب سے سلامت رہیں سو اس گمان فاسد کو بطور جواب و سوال مقدر کے دفع

کرتے ہین اور حقیقت حال کی ارشاد فرماتے ہین کہ کلا الخ ۵ **عــزیزی** ۵ كَلَّآ اِنَّ
كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۵ حقا یعنی بلاشبہ تحقیق اعمال نامہ نیک کارونکے داخل ہونگے علیین میں
۵ **فتح** ۵ کوئی نہین لکھا نیکونکا ہے اوپر والوںمین ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** کلا
یون نہ سمجھا چاہیے کہ مجازات اور مکافات ہی پر بدکارونکے اوس روز قناعت کیجاویگی اور
اونکے مخالفونکو اونکے جلانیکے لیے طرح طرح کی نعمتین اور سرخروئیان عنایت فرماوینگے بلکہ اونکو
مخالفونکو اونکے سامنے قسم قسم کی نعمتون سے سرفراز فرماوینگے اور ان بدکارونکو اونکے سامنے
ایک ٹھٹھا بناوینگے تاکہ بدلہ اونکی ہنسی ٹھٹھول کا کہ نیک کارونسے دنیامین کرتے تھے حاصل ہو کیونکہ
اِنَّ كِتٰبَ الخ تحقیق نیک کارونکے اعمال نامے اور اونکی اسم نویسی البتہ علیین کے دفتر مین
ہے اور مقام علیین کا ساتون آسمانونکے اوپر ہے کہ نیچیکا سرا اوسکا سدرة المنتہی کے پاس ہے اور اوپر کا
سرا اوسکا عرش مجید کے سیدھے پایکے متصل اور نیکونکی ارواحین قبض ہونیکے بعد وہان پہنچتی ہین
اور مقربین یعنی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ وہین رہتے ہین اور عوام صلحاء کو بعد اسم نویسی
کے اور اعمال نامون کے پہنچنے کے موافق مرتبے کے کسیکو آسمان دنیامین اور کسیکو آسمان وزمین
کے درمیان مین اور کسیکو چاہ زمزم کے درمیان مین رکھتے ہین اور ان ارواحون کو ایک علاقہ
اپنی قبرونسے بھی ہوتا ہے کہ اونسے زیارت کرنیوالونکے اور اقرباء اور دوستونکے مطلع ہوتی ہین
کیونکہ روح کو قرب اور بعد مکانی اس دریافت کو مانع نہین ہوتا اور مثال اوسکی انسان کے
وجود مین روح بصری ہے کہ ساتون آسمان کے ستارونکو کنوین کے اندر سے دیکھہ سکتی ہے
اور وہ مقام جو عقل مین بشر کے آنہین سکتا جب تک کہ جناب الہی سے آگہی نہو تو اسیواسطے تفخیم
علیین کے بطور سوال وجواب کے ارشاد فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ ۵ **عــزیزی** ۵
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۵ اور کسچیز نے
مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے علیون ایک کتاب ہے لکھی گئی کہ حاضر ہوتے ہین اوسمین نزدیک کیے گئے
خدا کے ۵ **فتح** ۵ اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے ایک کتاب ہے لکھی ہوئی اوسکو دیکھتے
ہین نزدیک والے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے
علیین کِتٰبٌ الخ ایک دفتر ہے لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو شخص اوسکو دیکھی تو جانے
کہ اس دفتر والے بہشتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ دفتر ایک مرد
سبز کی تختی پر لکھا ہے اور وہ تختی سیدھے پایے پر عرش معلے کے لٹکتی ہے اور نیچیکا سرا اوسکا
سدرة المنتہی تک پہنچا ہے اور وہ دفتر اللہ تعالے کے خاص بندونکے حوالے ہے جیساکہ فرماتے ہین
کہ يَشْهَدُهُ الخ حاضر رہتے ہین اور گواہ ہوتے ہین اوس دفتر پر مقرب فرشتے کہ مالک
عرش اور محافظان کرسی ہین اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہہ مراد ہو کہ حاضر ہوتی ہین اوس
مقام عالیشان مین ارواح مقربون کمال والونکی مانند انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اور

علیین کے لفظ کی تحقیق — علیین جمع علی کی ہے فعیل کے وزن پر کہ علو سے اشتقاق ہے …

مقام علیین کا بیان …

اور ابرار کے حق مین اتنا فخر ہی بس ہے کہ اونکے نام اوس مقام مین لکہے جاوین اور اعمال حسنہ اونکے
اوس دفتر والونکو مقبول ہون اور یہان سمجہہ لیا چاہیے کہ قرآن مین اہل نجات و فلاح کو کبہی سو تمیز
دو قسم سے یاد فرمایا ہے کبہی ابرار اور مقربین اون دونون کا نام رکھا ہے اور کبہی اصحاب الیمین اور
سابقین فرمایا ہے اور اہل تحقیق ان دونون قسمونکی تحقیق مین اختلاف رکہتے ہین بعضے کہتے
ہین کہ سابقین اور مقربین صاحب محبت ذاتیہ کے ہین کہ محبت اونکی اللہ تعالے سے محض اوسکی ذات کے
واسطہ تہی اور ابرار اور اصحاب الیمین وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالے سے محبت انعام کی توقع پر رکہتے تہے اور اسی قول کو
قریب ہے وہ جو کہا ہے کہ مقربین اور سابقین فنا فی اللہ اور بقا باللہ والے ہین اور ابرار اور اصحاب الیمین
وہ لوگ ہین کہ انوار و طاعات و اذکار سے منور ہین اور انشراح صدر پیدا کیا ہے لیکن ہنوز مرتبہ فنا اور بقا
کا حاصل نہین ہوا اور جو لسنق سے ارشاد آلہی کے کہ وصف اون دونون گروہون کا کیا ہے معلوم
ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ ابرار کہ اصحاب الیمین اور ابرار ایک جماعت ہین کہ ادا کرتے ہین حقوق خلق اور خالق
کے اور احسان کرتے ہین لوگون سے اور اعمال نیک اور پسندیدہ مین کوشش کرکے قوت ملکیہ کو قوت
بہیمیہ اور سبعیہ پر اپنی غالب کیا ہے اور مقربین و سابقین ایک جماعت ہین کہ بطور جذب الہی کے
ان صفتون اور اعمال کے سبب سے اونکے پردے باطنی اوٹہ گئے ہین اور حضور پوری نصیب ہوئی
ہے اور سلوک اونکا ساتہہ جذب کے منتہی ہو گیا ہے اور قرب حقیقی اپنے محبوب سے پیدا کیا ہے واللہ اعلم
اور چونکہ حال بیان کرنے سے ابرار کی ارواح کے کہ بعد قبض ہونے روح کے کیا معاملہ اونسے گذریگا
فارغ ہوے ثواب اونکے انجام کا حال کہ قیامت کے دن کیا ہوگا بیان فرماتے ہین اِنَّ
الْاَبْرَارَ الخ ؂ **عن بزی** ؂ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ؂ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ؂ تحقیق
نیک کار نعمت مین ہونگے تختونپر بیٹہے ہوے ہر طرف دیکہینگے ؂ **فتح** ؂ بیشک نیک
لوگ ہین آرام مین تختونپر بیٹہے دیکہتے ؂ **موضح** ؂ **تفسیر** اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ
تحقیق نیک کار نعمتون مین ہونگے نعیم کا لفظ بہشت کی تمام موعود چیزونکو شامل ہے حور اور
قصور اور طعام و شراب اور پوشاک اور سواری اور خادم خوبصورت اور مکان پاکیزہ اور اور
جو جو نعمتین کہ وہان تیار ہین سبکو شامل ہے اور علاوہ ان سب نعمتون سے یہہ ہے کہ اونکو وہان
سونیکے جڑاو تختونپر بٹہا وینگے اور اون تختونپر موتیون کے قبے کہڑے کیے جاوینگے کہ
جنتی اونکے اندر بیٹہے سب کچہہ دیکہین اور اونکو کوئی نہ دیکہے جیسا کہ فرماتے ہین عَلَی الْاَرَآئِکِ
الخ نیک لوگ سایہ دار تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مومن کو بہشت
مین سب نعمتون سے وہانکی بہرہ مند کرینگے برخلاف دنیا کے کہ حق تعالے یہان نعمتین
بعضے لوگونکو دیتا ہی مگر لطف اون نعمتونکا اونکو نصیب نہین ہوتا جیسے بادشاہ مریض یا
ضعیف الشہوت کہ ہرگز نفیس کہانونسے اور شہری پاکیزہ باکرہ عورتونکی صحبت سے کچہہ کیفیت
نہین اوٹہا سکتا اور یہہ ہی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ادنی اور کم سے کم درجہ کا دہ بہشتی ہوگا

کہ اوسکو دنیا کے برابر مکان نعمتوں سے بہرا ہوا ملیگا ۵ **عزیزی** ۵ تَعۡرِفُ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ ؕ پہچانیگا تو اونکے موہنہوں مین تازگی نعمت کی ۵ **فتح** ۵ پہچانیگا اونکے موہنہ پر تازگی آرام کی ۵ **موضح تفسیر** معلوم کریگا تو اے دیکہنے والے چہروں مین اونکے تازگی نعمت کی حاصل یہہ کہ دوزخیونکے حال دیکہنے سے کچہ اونکو ملال تغیر چہرے کا ظاہر نہوگا کیونکہ اپنے دشمنونکا اپنی آنکہونکے سامنے ذلیل ہونا تو اور بہی خوشی کی بات ہے اسلیے نشانیان سرور کی اونکی چہروں مین ہمیشہ نظر آوینگی ۵ **عزیزی** ۵

يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ۙ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِيۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ؕ

پلایا جاویگا اونکو شراب خالص مہر سے بجاے موم مہر اوسکی مشک کی ہوگی اور سبب اسی شراب پاک کے چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے ۵ **فتح** ۵ اونکو پلائی جاتی ہی شراب مہر دہری جسکی مہر جمتی ہے مشک پر اور اسپر چاہیے ڈہوکین ڈہوکنے والے ۵ **موضح تفسیر** يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ پلائے جاوینگے خالص شراب کہ محبت آلہی کا نمونہ ہے اور دنیا مین اوسکو اپنے دلمین جگہہ دی تہی اور شراب کے مانند قوی الاثر داخونمین اونکے سرایت کی تہی اور وہ محبت خالص محبت تہی کہ اوسکے ساتہہ ہوا ے نفسانی اور معاصی کی محبت کی آمیزش نہ تہی اور شراب بہشت کی اکثر نہرون اور چشمون مین جاری ہوگی جیسیکہ اور سورتونمین مذکور ہے تو اوس تصریح شراب احتراز کے واسطے کہ ہاتہہ ہر خاص عام بہشتی کا اوسمین پڑتا ہے ایک دوسری قید کو اوسمین بڑہاتے ہین مَّخۡتُوۡمٍ یعنی وہ شراب خالص مہر کی گئی اور عام شرابونسے ممتاز اور جدی ہے اور یہہ مختوم ہونیمین اوس شراب خالص کے نمونہ محبت الہی کا ہے یہہ ہے کہ وہ محبت باوجود غلو اور ہیجان کے کہ عشق کے مرتبہ سے کوسون بڑہ گئی تہی تو بہی شرع کی مہر سے مختوم تہی اور احکام آلہی کے مہر کے نیچے محفوظ ہرگز محبتین وہمیہ محرمہ اور شہوات نفسانیہ ممنوعہ اور نجاسات شیطانیہ اوس محبت سے کچہہ آمیزش نہین رکہتی تہین اور عجائبات سے اوس شراب مختوم کے یہہ بات ہے کہ دنیا کی شراب کے شیشونکو بہی جو اونکی احتیاط منظور ہوتی ہے تو مہر کردیتے ہین لیکن جس چیز سے کہ مہر کرتے ہین تو وہ مٹی یا موم یا لاکہہ وغیرہ ہوتی ہے اور بہشتیونکی مختوم شراب کا وصف یہہ ہے خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ یعنی جس چیز کی کہ اوسپر مہر کی ہے وہ مشک ہے تاکہ خوشبو مشک کی شیشہ لیتے ہی دماغ مین بس جاوے اور دماغ کو خوش کردے اور جس مشک کی اونپر مہر کیجاویگی وہ نمونہ حکم شرع کا ہے ساتہہ اون مباح چیزونکے کہ نیکو نکے دلونکی قوت دینے والین اور اونکی خاطر کو خوش کرنیوالین اور اونکے ذوق وشوق کی بڑہانیوالین دنیا مین تہین وَفِيۡ ذٰلِكَ الخ اور اس قسم کی شراب مین کہ نمونہ اور مثال اوس قسم کی نفیس شئی کا ہے چاہیئے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے نہ ایک مٹہی جو یا گیہون مین کہ لوگونکا حق ماپ اور تول مین گہٹا کر لین کہ اوسکو درسے کچہہ

کچہہ نسبت نہین اور بعضی اوقات جو شراب مین کچہہ ملانا بہی اہل مجلس کو منظور ہوتا ہے تو اوسکے واسطے
فرماتے ہین کہ شراب خالص کو جب چاہینگے کہ کسی اور چیز سے ملا کر پیین تو بہی ہو سکیگا وَ
مِزَاجُهٗ الخ ۞ عزیزی ۞ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۞
اور ملونی اوسکی آب تسنیم سے ہوگی مراد کہتا ہون چشمہ کہ پیوینگے اوس سے مقرب خدا کے ۞ فتح ۞
اور اوسکی ملونی اوپر سے بڑی ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک والے ۞ موضح ۞ تفسیر
اور ملونی اوسکی تسنیم ہوگی اور تسنیم لغت مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ شربت پر خوشبو واذائقے
کے واسطے جیسے گلاب یا بید مشک یا اور کچہہ انکے مانند ملاوین اور مراد تسنیم سے یہان ایک
چشمہ ہے بہشت مین کہ سب قسمونکی شراب سے بہتر اور لذیذ ہے اور مقربین اور سابقین کو
اس چشمہ سے خالص پلاوینگے اور ابرار و اصحاب الیمین کو بطور گلاب اور بید مشک کے ملا کر دینگے
اور کہتے ہین کہ وہ چشمہ عرش کے نیچے سے اوبلتا ہے اور مقربین کے مکانونکے صحنون مین بہتا ہے
چنانچہ اوسکے حالمین ارشاد فرماتے ہین عَيْنًا يَّشْرَبُ الخ یعنے مراد ہماری تسنیم سے وہ چشمہ ہے
کہ پیتے ہین اوس سے مقرب لوگ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ مقرب لوگ اوس چشمہ کی شراب کو خالص پیتے
ہین اور ابرار کو اوس شراب سے بطور گلاب کے دیتے ہین اسلیے کہ مقرب مشغول طرف ماسوی
اللہ کے نہین ہوے ہین اور حق کی محبت کو غیر کی محبت مین ملایا نہین برخلاف ابرار کے
کہ محبت اونکی فعلون اور صفتونکے سبب سے تہی اور ابرار کے تنعم کے مذکور مین جو اونکی شراب
نوشی کا بہی ذکر فرمایا تو اوسکے نکتے کو بہی ارشاد فرماتے ہین اور تفصیل اوس نکتہ کی یہہ ہے
کہ حق تعالے کو اوس روز بدلہ لینا کفار سے مسلمانونکی ٹہٹول کا اور اونکے بندونسے دنیا مین
کرتے تہے منظور ہوگا اور وہ خاص بندے خدا کے بسبب کمال تمکین و وقار کے اس بات کا
بدلہ لینے مین توقف کرینگے ناچار اونکو ایسی شراب کے جام پلا کر سرشار کر دینگے کہ اونکو
فرحت سے البتہ اوس تمکین اور وقار مین کچہہ فرق ہو جاویگا اور انتقام اپنے تمسخر اور ٹہٹول کا
لینے لینگے جیسا کہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۞ تحقیق گنہگار مسلمانونسے ہنستے تہے
۞ فتح ۞ وہ جو گنہگار ہین وہ تہے ایمان والونسے ہنستے ۞ موضح ۞ تفسیر
اِنَّ الَّذِيْنَ الخ مقرر جو لوگ گناہ کرتے تہے دنیا مین جیسے انکار آیات الٰہی کا اور خلق کے
حقوق اور ناپ تول مین ہنسے ٹہٹول کرتے تہے اون لوگونسے جو ایمان لائے تہے اور
کہتے تہے کہ اس گروہ کو کیا خیال فاسد دامنگیر ہوا ہے کہ آنکہون دیکہتے لذتون کو خیالی
لذتونکی توقع پر چہوڑتے ہین اور فقط اتنی ہنسی پر بہی اکتفا نہین کرتے تہے بلکہ وَاِذَا
مَرُّوْا الخ ۞ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۞ اور جب گذرتے تہے مسلمانونپر آپسمین چشمک نی کرتے
۞ فتح ۞ اور جب ہو نکلے اون پاس آپسمین سین کرتے ۞ موضح ۞ تفسیر اور جب

کیا کرتے تھے اون مسلمانونپر تو آپسمین سینین مارتے تھے کہ یہہ لوگ وہی بے عقل و احمق ہین کہ
اپنے کو نقد لذتونسے بہشت کے خیال پر جو موہوم ہے محروم رکھا ہے ۵ عزیزی ۵
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ اور جب پھرتے اپنے اہلخانہ پر پھرتے خوش ہوکر ۵ فتح
اور جب پھرکر جاتے اپنے گھر پھر جاتے باتین بناتے ۵ موضح تفسیر
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اور جب پھرکر جاتے تھے یہہ کافر اپنے گھر والونمین اور وہانپر مجمع طرح
طرحکے دنیاوی لذتونکا دیکھتے تھے جیسے عورتین خوبصورت اور لڑکے مرغوب اور لڑکیان
محبوبہ اور فرش نفیس اور برتن مکلف اور کھانے لذیذ اور پانی سرد خوشبودار تو جانتے تھے کہ
یہہ چیزین ہمکو اسی عقیدہ سے حاصل ہوئی ہین کہ ہم جزا کے روزکا اعتقاد نہین رکھتے اور کچھہ
خوف اوس روزکا ہمارے دلمین نہین اور مسلمان نیک کاان لذتونسے اسی سبب سے
محروم ہین کہ توقع پر بہشت کی موہوم نعمتونکے اور خوف سے دوزخ کے خیالی عذابونکے ان
نقد لذتونسے دست بردار ہین تو مثال اونکی ایسی ہے جیسے مجنون کہ اپنے خیال فاسدکے سبب
غذاؤن لطیف فائدہ مندسے ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ پھرتے تھے باتین
بناتے اور خوش طبعی کرتے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ ۵ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ اور جب دیکھتے مسلمانونکو کہتے تحقیق یہہ گمراہ ہین
اور نگہبان نہین بہیجے گئے تھے مسلمانون کے سر پر ۵ فتح ۵ اور جب اونکو دیکھتے کہتے
بیشک یہہ لوگ بہک رہے ہین اور اونکو بھیجا نہین اونپر نگہبان ۵ موضح تفسیر
وَاِذَا رَاَوْهُمْ الخ اور جب دیکھتے تھے مسلمانونکو کہ اپنے جان کو مشقت مین طاعت
وعبادت کی گلاتے ہین اور اچھی پوشاک نہین پہنتے اور کھانا خشک بھیرہ کھاتے ہین
اور گرمی کے دنونمین روزے رکھتے ہین کہتے تھے کہ تحقیق یہہ لوگ البتہ راہ بھولے ہوے
ہین کہ موہوم لذتونکو موجود لذتونپر ترجیح دیتے ہین اور بے حاصل مشقتونکا کمالات
حقیقی نام رکھا ہے وَمَآ اُرْسِلُوْا الخ اور نہین بہیجے گئے ہین وہ کافر مسلمانونپر نگہبان
کہ اونکو نیک راہ سے پھرنے ندین اور ہر مجلس و مجمع مین انکا چرچا کرین اور طعن و تشنیع
کرتے رہین اور یہہ کافر اس درجہ کی اس کام مین تعدی کرتے ہین کہ اول تو ہنستے ہین
بعد اوسکے چشمک زنیان اور اشارے کرتے ہین بعد اسکے غائبانہ اونکے پھبتیان کہتے ہین
اوسکے بعد منہ پر گمراہ کہتے ہین اور وجہ ان چارون حالون کی اس ترتیب کے ساتھہ
یہہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسیکی کوئی حرکت ناپسند آتی ہے تو اوپر حقارت کی راہ سے
ہنستا ہے اور جب اس سے زیادہ نفرت ہوتی ہے تو اپنے ہمسرون کو بھی چشم و ابرو سے
بتاتا ہے تاکہ اہانت و حقارت کرین اوس حرکت والیکے شریک ہون اور جو تنفر نہایت
کو پہنچتا ہے تو غائبانہ بھی اوس حرکت والے پر پھبتیان کہتا ہے اور خوش طبعیان

کرتاہے تاکہ اہانت وتحقیر کاحق اداکرے اورجب بات تنفرسے بہی گذرگئی تومنہ بمنہ ساتہہ حماقت اور
جہالت اورگمراہی کے نسبت کرتاہے اسلیے اس ترتیب کی ان آیتونمین رعایت رکہی ہے اونکا فرونکے
اس ظلم بیان کرنیکے بعد مسلمانونکو ارشاد ہوتاہے کہ یہہ ظلم بہی اونکا رائگان نجاویگا بلکہ جزا کے
روز اسکے ظلم کابہی انتقام لینگے فَالْیَوْمَ الخ ۵ عزیزی ۵ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ ۵ پس آجکے دن مسلمان ساتہہ کافرونکے ہنسینگے ۵ فتح ۵
سو آج ایمان والے منکرونسے ہنستے ہین ۵ فتح ۵ تفسیر فَالْیَوْمَ الخ
سو آجکے دن کہ جزا کا روز ہے جو لوگ کہ ایمان لائے تہے اور کمالات حقیقی کو ساتہہ قوت پانیکے
لذات نفسانیہ پر ترجیح دیکر اختیار کیا تہا مِنَ الْکُفَّارِ کافرونسے کہ کمالات کے منکر تہے اور کمال
حاصل کرنیکو دنیا کی فانی لذتونمین منحصر جانتے تہے یَضْحَکُوْنَ ۵ ہنستے ہین کہ یہہ لوگ
کیا کوتہ اندیش اور احمق تہے کہ کس فانی خسیس چیز کو کس نفیس باقی رہنے والی چیز پر ترجیح
دی تہی اب دوزخمین کسطرح سے عذاب مین اور طوق وزنجیرونمین جکڑے گئے ہین اور
حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافرونکو دوزخمین ایک دروازہ بہشت کی طرف کہولدینگے اور
اور دوزخکے دربان کہینگے کہ جلد آؤ بہشت مین وہ گرتے پڑتے طوق وزنجیرونمین جکڑے ہوے
اوس دروازیکی طرف جاوینگے جب قریب پہنچینگے تو اوس دروازیکو بند کردینگے اور دوسری طرف
دروازہ کہولدینگے اور کہینگے اوس دروازیسے جاؤ تو اوس دروازیکے طرف جانیکا ارادہ
کرینگے اور آگ کے پہاڑونپر گرتے پڑتے گذرینگے جب نزدیک پہنچینگے تو اوسکو بہی بند کردینگے
علی ہذا القیاس اونکو دوزخمین ان حیلونسے سرگردان و پریشان کرینگے اور مسلمان جب بہشت
مین سے یہہ حالت اونکی دیکہینگے تو ہنسینگے لیکن باوجود ایسے برے حال دیکہنے کے کہ ہنسی کے سبب ہے
اونکو تمکین و وقار مانع آویگا اور حد سے ہنسی اور مسکرانیکی تجاوز نکرینگے اور کافرونکی طرحسے
کہ دنیامین چشم و ابروسے سہن کرتے تہے اور غائبانہ پہبتیان کہتے تہے اور منہ در منہ گمراہ بولتے
تہے یہہ بات انسے ہرگز ظہور مین نہ آویگی بلکہ باوجود ایسا حال دیکہنے کے کہ موجب کمال ہنسی
پڑنے اور لوٹ جانیکا ہے چنانچہ اکثر لوگ اس قسم کے تماشونکے واسطے دوڑ جاتے ہین وہ لوگ
اپنے مکانونسے جنبش نکرینگے بلکہ عَلَی الْاَرَآئِکِ الخ ۵ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ تختونپر بیٹہے ہوے
نظر کرتے ہین ہرطرف ۵ فتح ۵ تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین ۵ مو ۵ تفسیر
اپنے سایہ دار تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین اور اسمین کمال تمکین و وقار ہے پوچہتے ہین هَلْ ثُوِّبَ
الخ ۵ عزیزی ۵ هَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ آیا جزا دی گئی کافرونکو ع
موافق اوسکے کہ کرتے تہے ۵ فتح ۵ اب بدلہ پایا کافرونے جیسا کچہہ کرتے تہے ۵
مو ۵ تفسیر کیا سزا پائی ان کافرون نے اپنے کامونکی عوض اوسکے جو بنایا
کرتے تہے یعنے ٹہٹک زنی اور ہنسنے اور لطیفہ گوئی اور گمراہ کہنا ۵ عزیزی ۵

سورۃ الانشقاق سورہ انشقت مکی ہی اسمین پچیس ۲۵ آیتین اور ایکسو نو ۱۰۹ کلمے اور چار سو تیس ۴۳۰ حرف ہین اونازل ہوئی ہی یہہ سورہ بعد سورہ اذا السماء انفطرت کے اور ربط اس سورۃ کا سورہ مطففین سے ابتدا سے انتہا تک ظاہر ہے کہ دونون سورتونکے مضمون و معنی قریب قریب ہین جیساکہ اوس سورہ مین وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ و وَیۡلٌ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ واقع ہے اور اس سورۃ مین یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا اور اوس سورۃ مین اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ اور اس سورہ مین اِنَّہٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ یَّحُوۡرَ اور اوس سورۃ مین یَوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اور اس سورۃ مین فَمَا لَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ اور اس سورۃ کا نام انشقت اور انشقاق اس جہت سے رکہا ہے کہ اول مین اسکے پہٹنا آسمان کا حکم الٰہی سے قیامت کے دن مذکور ہے اور یہہ واقعہ ایک بڑی حجت ہے آدمی پر کیونکہ جو آسمان باوجود اس بڑے پن اور بلندی کے کہ رکہتا ہے اس امر شاق کو بجز حکم اپنے رب کے بغیر توقع ثواب اور خوف عذاب کے بجالایا پہر آدمی کہ نہایت پست و ذلیل بنا ہے آسان سے کام کو اللہ تعالےٰ کے کہ کچہہ اتنا سخت و بہاری نہین ہے باوجود ثواب کے توقع اور عذاب کے خوف کے کیون قبول نکرے اور بجا نلاوے ۔ عزیزی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ جسوقت کہ آسمان پہٹ جاے ۔ فتح جب آسمان پہٹ جاوے ۔ موضح تفسیر حضرت امیر المومنین مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پہٹنا آسمان کا کہکشان کے مقام سے واقع ہوگا اور وجہ اوسکے پہٹنے کی اوس روز یہہ ہے کہ فرشتے موکل دروازونپر آسمان کے روزی رزق دینا نیکو بند و نکو اور لیجانا نیکو اونکے اعمال کے مقرر ہین اپنے کام سے فراغت کرکے اوتر نیگے اور اور فرشتے کہ رہنے والے آسمانونکے ہین صفین باندہ کر گرد محشر کے کہڑے ہونگے اور تجلی قہر الٰہی کی اوس روز عرش معلے پر غلبہ کرکے اوسکو نیچے کی جانب کو حرکت دیگی تو اوس تجلی کے صدمہ سے اور عرش معلے کے بوجہہ سے آسمان کے اجزا پاش پاش ہوجاوینگے اور یہہ بات ہے کہ منظور اوسوقت خراب کرنا اس عالم کا اور تعمیر کرنا دوسرے عالم کا ہے اور سئے مکان کی تعمیر بغیر پرانے مکان کے توڑنے پہوڑنے کے نہین ہوسکتی اور پہٹنا آسمان کا اوس روز بسبب ضعیف ہونے اوسکی بنیاد کے نہوگا جیساکہ توٹنا دنیا کی عمارتونکا اور اس جہان کی بنی ہوئی چیزونکا ہوتا ہے بلکہ اوسکو کمال قوت اور متانت اور عظمت کی حالت مین کہ رکہتا ہے حکم اللہ تعالےٰ کا اوسکے پہٹ جانیکے واسطے پہنچیگا ۔ عزیزی وَاَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَحُقَّتۡ ۔ اور کان رکہے اپنے پروردگار کے حکم کے لیے اور آسمان لائق کان رکہنے کے ہے ۔ فتح اور سن لیا حکم اپنے رب کا اور وہی لائق ہے ۔ موضح تفسیر اور کان رکہے اس آسمان نے اور فرمانبردار ہو گیا حکم ماننے کو اپنے پروردگار کا اور قبول کرنیسے اس حکم کے کہ نہایت شاق تہا سر نہ پہیرا اور یہہ فرمانبرداری کہ اوس سے واقع ہوئی سوا اس قسم سے نہین ہے کہ اوسکی عظمت

سورۃ الانشقاق ع ۱ اسکا ربط اور کیفیت و جہہ تسمیہ ربط کی مولانا صاحب نے لکہی ہین ۱۲ ف ۲ یعنی آسمان بحکم الٰہی پہٹیگا ۱۲

اور بلندی کو مانع ہو بلکہ یہہ تذلیل لائق اور سزاوار اوسکی عظمت کی تہی وَحُقَّتْ اور وہ آسمان
لائق اوسکی تابعداری اور فرمانبرداری کے تہا ؕ عینی ؕ وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور جسوقت کہ زمین کو کہینچا جاوے اور نکال ڈالے
اوسکو کہ اوسمین ہے اور خالی ہو جاوے اور کان رکہے اپنے پروردگار کے حکم کے لیے اور یہہ
لائق کان رکہنے کے ہے حساب و آخرت کا ہونا ہے ؕ فتح ؕ اور جب زمین پہیلائی
جاوے اور نکال ڈالے جو کچہہ اوسمین ہے یعنے مردے اور خالی ہو جاوے اور سن لے حکم
اپنے ربکا اور یہی لائق ہے ؕ مو ؕ تفسیر وَاِذَا الْاَرْضُ الخ
اور جسوقت کہ زمین کہینچی جاویگی کہ لمبی اور چوڑی ہو جاوے اور اس مجمع عظیم کے واسطے کہ
ساتوں آسمانوں کے فرشتے اور اوٹہانیوالے عرش کے اور طرح طرح کے مخلوقات جن و انس اور
جانور اولین و آخرین کے سب اوسوقت جمع ہونگے اور زمین پر کہڑے ہونگے کہ سبکو گنجایش
کرے اور دوسرے کہینچنا زمین کا اس سبب سے بہی ہوگا کہ بلندی اور پستی اور عمارتین اور پہاڑ
سب برابر ہو جاوینگے کہ کہڑے ہونیوالوں کے لیے وہان اونچا نیچا نہو اور کوئی چیز آپسمین ایک
دوسرے کی آڑ و اوٹ نہو اور ایک کا حال دوسرے پر ظاہر رہے جیسا کہ فرش پر نظر آتا ہے کہ
کہینچنے تاننے کے سبب سے دو فائدے معا حاصل ہوتے ہین ایک تو فراخی دوسرے ہمواری اور
چو زمین کہ منشا انسان کے جسم کا ہے اور اوسکا جزو غالب ہی اور غذا اور منفعتین اور طرح طرح کی
بہی اوسکو زمین سے پہنچتی ہین پس فرمانبرداری اوسکی خدا تعالیٰ کے حکم کو دلیل قوی ہے
اسبات پر کہ تمام اعضا اور رگ و ریشے سے اپنے مطیع اور فرمانبردار حکم الٰہی کا ہو وَاَلْقَتْ
مَا فِيْهَا اور اوگل دیگی زمین کہینچنے کے سبب سے جو اسمین ہے مُردوں کے اجزا اور خزانے
اور دفینے اور کانین تا حشر آدمیونکا اونکے تمام اجزا سے حاصل ہو اور منفعتین زمین کی
کہ اوسپر جنگ جدال اور ضرب و قتال کرتے تہے اور ایک دوسرے کی حق تلفی کرتے تہے کمال
ذلیل و بیقدر اونکی نظر مین ظاہر ہون وَتَخَلَّتْ اور خالی ہو جاویگی زمین اون چیزونسے
جو اون سے متعلق ہین اعمال آدمیونکے تاکہ جزا موافق اوسکے ٹہیر جاوے اور زمین کو اوسکے اگل
دینے اور خالی ہو جانے مین کچہہ عوض یا ضرر یا نفع دینا کسیکو منظور نہین بلکہ فرمان الٰہی اوسکو
اسی کام کرنیکو پہنچا ہے وَاَذِنَتْ الخ اور کان رکہے زمین نے اپنے پروردگار کے حکم پر اور
فرمانبردار ہوی اور لائق ہی اسی فرمانبرداری کے تہی اور یہان یہ سمجہہ لیا چاہیے کہ اکثر عوام
گمان کرتے ہین کہ یہہ آیتہ مکرر ہی اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات یون نہین ہے بلکہ اول آسمان کیواسطے
ہی اور دوسری بار زمین کے واسطے تو ہرگز تکرار نہ ہوئی اور جزا شرط کی محذوف ہے یعنی جو
آسمان ایسا فرمانبردار ہو جاویگا اور زمین ایسی تابعداری کرنے لگی تو اے آدمی تجہپر صریح
الزام لاحق ہوگا اور حجت قائم ہو جاویگی کہ تو نے کسواسطے حکم اپنے پروردگار کا رد کیا اور جسم سے

قبول نکیا اور امر الہی کی مخالفت مین عمر گذاری چنانچہ الزام حجت کے بیان کرنیکے لیے ظاہر کرکے فرماتے ہین یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ

کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ اے آدمی تحقیق تو کام کرنیوالا ہے اپنے پروردگار کی ملاقات تک ساتھہ کوشش تمام کے پس ملاقات کریگا تو ساتھہ پروردگار اپنے کے **فتح** اے آدمی تجکو پہنچتا ہے اپنے ربتک پہنچنے مین پیچ پیچ کرکے پھر اوس سے ملنا **موضح** **تفسیر** اِنَّکَ الخ بیشک تو کوشش کرنیوالا ہے کہ قرب حاصل کرے اپنے پروردگار کا کمال مشقت سے کیونکہ تجکو استعداد وصول کا دیا اور اوسکی ذہن تیرے دماغ مین رکہی ہے برخلاف آسمان و زمین کے کہ نہ اونمین استعداد وصول کا ہے اور نہ اونکو اوسکے حاصل کرنیکا اور یہہ وصول موعود اور دیدار بے پردہ کہ اوسکے حصول کے فکر مین تو لگا ہے محض خیال نہین ہے کہ دنیا مین تو خوش تہا بلکہ کلام ہونیوالا ہے جیسا کہ فرماتے ہین **فَمُلٰقِیْہِ** پھر ملاقات کرنیوالا ہے تو اپنے پروردگار سے بے پردہ خیال اور ادراک کے اور بغیر حجاب نمونہ اور مثال کے پس تجکو تابعداری اللہ تعالی کے امر کی اسقدر درکار ہے کہ کسی مخلوق کو اوسقدر درکار نہین کیونکہ اوس روز عین ملاقات اور حضوری کے وقت شرمندگی نہ اوٹہا وے کیونکہ اوس روز قوت اور ضعف تیرا سعی مین قرب کے مرتبہ کے حاصل کرنیمین ظاہر ہوجاویگا اسواسطے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ الخ **عزیزی**

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا

پس اسپر جو کوئی دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا اوسکے داہنے ہاتہہ مین پس ساتہہ اوسکے حساب کیا جاویگا حساب آسان اور پھریگا طرف گہر والون اپنے کے خوش ہوکر **فتح** سو جسکو ملا لکہا اوسکا اوسکے ہاتہہ مین تو اوس سے حساب لینا ہے حساب آسان اور پھر آوے اپنے لوگون پاس خوشوقت **ف** **موضح** **تفسیر** فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ پھر جس شخص کو دیا جاویگا نامہ عمل اوسکا اپنے پروردگار کی ملاقات کے وقت کہ اوس نامہ مین سعی جمیل اوسکی اور طاعت و تابعداری اوسکے حکمون کی لکہی ہے تاکہ بالکل اون چیزونکا جو اوسکے شوق مین بجالایا تہا موجب اوسکے سرور اور لذت کا ہو اور جانے کہ سعی میری ٹہکانے لگی بِیَمِیْنِہٖ سیدہے ہاتہہ مین اوسکے کہ علامت نجات اور رضامندی کی ہے کیونکہ سیدہا ہاتہہ اکثر اولٹے ہاتہہ سے غالب ہوتا ہے اور اس شخص نے کہ اطاعت اللہ تعالی کے فرمان کی کی تو اپنے نفس کی خواہش پر غالب آیا اور ایک قوت بڑی پیدا کی اور نیکیوں نے اوسکے بدیون پر غلبہ کیا فَسَوْفَ یُحَاسَبُ پس بعد دینے اعمال نامہ کے سیدہے ہاتہہ مین حساب کیا جاویگا برے کام اوسکے کہ مغلوب اور تہوڑے سے رہ گئے تہے حِسَابًا یَّسِیْرًا آسان حساب حدیث شریف مین آیا ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچہا کہ یا رسول اللہ حساب یسیر کیا ہے تب

اپنے فرمایا کہ حساب یسیر وہ ہے کہ نامہ اعمال اوسکو دکہاوینگے اور آواز آئیگی کہ اے میرے بندے مسلمان جو تونے بندگی کی سو مینے قبول کی اور جو تونے خطا کی وہ مینے بخشدی اور کبہی بات کے واسطے کہانہ جاویگا کہ جو باتین کرنیکی تہین سو تونے کیون نکین اور جو نکرنیکی تہین سو کیون کین فَاَمَّا مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ عُذِّبَ یعنی پہر جس شخص کے واسطے تکرار اور پوچہہ پاچہہ ہوئی تو وہ شخص آفتین پڑا اسلیے کہ اوسوقت کوئی عذر گناہ کا نہین رکہتا ہے اور گناہ سے خالی نہین ہے اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز فرماتے تہے کہ جس شخص سے حساب لیا جاویگا اوسکو عذاب بہی ہوگا حضرت عائشہ رضنے عرض کیا کہ خدا تعالے تو فرماتا ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا اور اس آیۃ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمے حساب کے بعد نجات پاوینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ حساب نہین ہے محض عملونکا دکہانا ہے کہ تونے یہہ کچہہ کیا اور ہمنے عفو کیا اور فلانے فلانے کام نہین کیے اور ہمنے درگذر کی لیکن مراد یہہ ہے کہ جس شخص کے واسطے پوری پوری پوچہہ ہوگی تو وہ ہلاک ہوگا وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا اور پہریگا اپنی اہل کی طرف خوش ہوکر نہ اوسکو خوف عذاب کا رہیگا اور نہ خجالت جہڑکی اور فضیحت کی لاحق ہوگی بلکہ نجات کی خوشی اہل عیال کے ملنے کی خوشی کے ساتہہ ملکر ایک عجیب راحت اوسکو نصیب ہوگی کہ کوئی کیفیت اوسکی برابری نہین کرسکتے اور مراد اہل سے اوسکی حورین ہین اور دنیاکی عورتین جو اوسکے نکاح مین تہین اور بہشت مین ملینگے اور اور ناتے اور رشتہ والے کہ حشر مین اوسکے حساب وکتاب کی اطلاع کے واسطے منتظر کہڑے ہونگے اور یہان سے معلوم ہوا کہ حق تعالے بندیمین دو غم جمع نہین کرتا جو کوئی کہ دنیا مین اوسکا غم کریگا تو اوس روز خوش ہوگا ۵ عزیزی ۵

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۗ اور ایسے جو کوئی دیاگیا نامۂ اعمال اوسکا اوسکی پیٹہ کے پیچہے سے پس یاد کریگا ہلاکت کو اور داخل ہوگا دوزخمین ۵ فتح ۵ اور جسکو ملا اوسکا لکہا پیٹہہ کے پیچہے سے سو وہ پکاریگا موت موت اور بیٹہیگا آگ مین ۵ موضح ۵ تفسیر وَاَمَّا مَنْ الخ اور جو شخص کہ دیاجاوے اعمال نامہ اپنا اولٹے ہاتہہ مین اور یہہ علامت ہلاکت اور عذاب کی ہے کیونکہ اولٹا ہاتہہ بہت ضعیف ہے سیدہے ہاتہہ سے اور اس شخص نے ضعیف جانب کو اپنی کہ خواہش نفس ہتی قوی جانب پر اپنی کہ اللہ تعالے کی فرمانبرداری ہے مقدم رکہا تہا بس قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی کیا تہا اور معاملہ کی صورت کو اولٹا کردیا اسیواسطے عمال کو اوسکے اولٹے ہاتہہ مین دینگے لیکن سامنے نہ دینگے بلکہ اولٹے ہاتہہ کو اوسکے پیچہے باندہ دینگے اور اعمالنامہ کو اوسکے اوس ہاتہہ مین دینگے کہ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ پیچہے سے اوسکی پیٹہہ کے فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا پہر آگے پکاریگا موت کو یعنے آرزو کریگا کہ کسیطرح

موت آجاوے اور مجکو ہلاک کر ڈالے کہ ان اپنے برے کاموں کی جزا سے خلاصی پاؤں اور وہ
جو سورہ حاقہ اور اور سورتوں میں مذکور ہے کہ بعضوں کو اعمالنامے سیدھے ہاتھ میں اور بعضوں کو اولٹے
ہاتھ میں دینگے سو یہ بات کے مخالف نہیں کہ پیٹھ کے پیچھے سے دینگے جیسا کہ یہاں مذکور ہے
کیونکہ اعمالنامے کا دنیا اولٹے ہاتھ میں اسیطور سے ہوگا کہ پیٹھ کے پیچھے سے دینگے اور جو اوس
شخص کا حال کہ اپنے دوزخی ہونیکی علامت اپنے اعمال نامے جو اوسکے پیٹھ کی طرف سے
دیا جائیگا دریافت کریگا اور واویلا مچاویگا اور دعا موت وہلاکت کی شروع کریگا بیان فرمایا
اب ارشاد ہوتا ہے کہ اس قدر جزع فزع اور اضطراب وبیقراری اور مبتلائی پر اسکی اکتفا ہوگا
بلکہ وہ چیز جس سے وہ ڈرا ہے واقع ہوگی وَيَصْلٰى سَعِيْرًا اور بیٹھیگا دہکتی آگمیں کیونکہ
اِنَّهُ الخ عــــزیــزی اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ
تہا دنیا میں اپنے گھروالوں میں خوش فتح وہ تہا اپنے گہر میں خوشوقت
مــوضح تــفــسیــر تحقیق وہ تہا اپنے گھروالوں میں دنیا میں خوش اور بیغم
کہ دنیا کا غم رکہنا تہا نہ آخرت کا اور کفر وگناہ سے بہی نہیں ڈرتا تہا اور اللہ تعالے کی رضامندی
کی جانب کی اصلا رعایت نہیں کرتا تہا اور یہاں سے معلوم ہوا کہ دنیا کی خوشی کے پیچہے آخرت کا
غم لگا ہے چنانچہ اور جاے فرمایا ہے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا اور جو شخص کہ اس دنیا میں
دکہہ اور غم آخرت کا رکہتا ہوگا تو اوسکے مآل کا حال یہہ ہے کہ ہمیشہ کی خوشی اوسکو حاصل
ہوگی اور یہاں پر سمجہہ لیا چاہیئے کہ خوشی دنیا کی وہی بری ہے کہ غفلت اور رفاہیت
اور آسودگی سے پیدا ہوا اور جو خوشی کہ بسبب راضی ہونیکے حکم الہی پر یا واسطے حاصل ہونے
مراتب عالیہ دینیہ کے ہو عین محمود اور سراسر نافع ہے چنانچہ سورہ یونس میں فرمایا ہے قُلْ
بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور یہاں مذکور اوسی خوشی اور
نعمت کا ہے کہ نہایت غفلت سے دنیا میں حاصل تہیں چنانچہ صاف فرماتے ہیں کہ

اِنَّهٗ ظَنَّ الخ عزیزی اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۛ بَلٰۤى ۛ اِنَّ
رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا تحقیق اوسنے گمان کیا تہا کہ رجوع نہیں کریگا طرف
خدا تعالے کے ہاں رجوع کرنا محقق ہے تحقیق پروردگار اوسکا تہا ساتہہ احوال اوسکے بینا
فتح اوسنے خیال کیا تہا کہ پہر نہ جاویگا کیوں نہیں اوسکا رب اوسکو دیکہتا ہے تہا
موضح تــفــسیر اِنَّهٗ ظَنَّ الخ یہہ تمام خوشی اس کافر کو
اسلیئے تہی کہ وہ گمان کرتا تہا کہ ہرگز پہیرا نہ جاویگا عالم ارواح کی طرف اور اپنے اعمال کا حساب
نہ دیکہیگا اسواسطے کہ جسوقت دنیا کی خوشی میں آخرت کا غم یاد آتا ہے یا اپنے روح کا جانا عالم
ارواح میں اور اپنے عملوں کا بدلہ پانا قیامت میں یاد آتا ہے اور اسپر یقین ہوتا ہے تو وہ خوشی
بالکل نیست ونابود ہو جاتی ہے اسلیئے کہا گیا ہے ـــــہ مراد منزل جاناں چہ امن وعیش چون ہر دم

چرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا ؛ اور یہی مضمون ہے اس شعر کا ؎ عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است ؛ فکر شنبہ تلخ دارد جمعۂ اطفال را ؛ اور ثابت کرنیکو حشر و نشر کے اور جزا او رحساب کے اور رد کرنیکو اوسکے گمان کے فرماتے ہین بَلٰی یون نہین ہے جیسا کہ اوسنے گمان کیا ہے بلکہ پہر جانا اوسکا عالم ارواح کی طرف پہر وہانسے حشر و نشر کے عالم مین پہر حساب کے میدانمین پہر وزن اعمال کے مقام پر پہر مجازات کی جگہہ مین کہ بہشت و دوزخ ہے ضروری ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا تحقیق پروردگار اوسکا اوسکو دیکہتا ہے ابتدا سے پیدایش سے انتہاء موت تک کہ روح اوسکی کہان سے آئی ہے اور بدن اوسکا کس کس چیز سے بنا ہے پہر کیا اعتقاد اور کیا عمل کیا ہے اور دلمین کونسی چیز قائم ہے اور زبان سے اوسکی کیا نکلا اور ہاتہہ سے اوسکے کیا ہوا اور بعد موت کے روح اوسکی کہان گئی اور بدن اوسکا کس کس جگہ مین بکہر رہا ہے پہر جو آدمی کے حال سے اسقدر واقف ہو تو البتہ اوسکو مہمل نہین چہوڑیگا اور اوسکے کیے کا بدلہ پورا دیگا اور روح کو اوسکے بدن کے اجزا سے ملادیگا پس گمان اوسکا محض بیجا ہے کچہہ حاجت قسم کی نہین اوسکے باطل کرنیمین اور اگر کسیکو اس عجیب حالت کے سننے سے کہ بعد موت کے نمود ہونگی اور وارد ہونیمین ان حادثونکے کہ بعد موت کے واقع ہوتے ہین کچہہ شک و تردد ہو تو فَلَآ اُقْسِمُ الخ ؏ عربی

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ

پس قسم کہاتا ہونمین کنارہ آسمان کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہونمین رات کی اور اوس چیز کی کہ رات اوسکو جمع کیا ہے اور قسم کہاتا ہون چاند کی جب پورا ہو پہنچو گے ایک حال کو بعد ایک حال کے ؏ فتح ؏ سو قسم کہاتا ہون شام کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہون رات کی اور جو اوسمین سمٹ آوے اور چاند کی جب پورا ہو ہے تمکو چڑہنا ہے کہنڈ پر کہنڈ ؏ موضح

تفسیر

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پہر سوگند کہاتا ہون شفق کی اور شفق نام ایک سرخی کا ہے کہ آفتاب ڈوبنے کے بعد کنارہ نہر مغرب کے نظر آتی ہے اور اوسکے باقی رہنے تک مغرب کی نماز کا وقت باقی ہے چنانچہ امام شافعی اور صاحبین کا مذہب یہی ہے اور اسی پر فتوے ہے اور بعضے روایتونمین حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ شفق نام ایک سفیدی کا ہے کہ سرخی جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے اس قول سے رجوع کی ہے وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے رات کی اور اوس چیز کی جسکو رات جمع کرتی ہے خواہ آدمی ہون یا جانور کیونکہ جاندارونکی ہمیشہ یہہ عادت ہے کہ دنکو تلاش معاش کے لیے اپنے مکانونسے نکلتے ہین اور ہر شخص ایک طرف کو جاتا ہے اور منتشر ہو جاتے ہین اور جب رات ہوتی ہے تو سارے اقربا اور متعلق اوسکے ایک گہر مین جمع ہوتے ہین اور مکان پر رات گذارتے ہین پس گویا رات جامع المتفرقین ہے اور اسلیے نیک وبد تمام جو پوشیدگی سے تعلق

رکہتے ہین جیسے حلقے ذکر اللہ کے اور جماعتین تراویح کی اور مجلس رقص و شراب خواری وغیرہ کی
سب رات مین ہوتی ہین اور اونکے واسطے جمع ہوتے ہین وَالْقَمَرِ الخ اور قسم کہاتا ہون چاند کی
جب نور اوسکا پورا ہوتا ہے اور شام سے صبح تک روشنی رہتی ہے اور برائی کے حجاب کو اوٹھا
دیتا ہے لَتَرْكَبُنَّ الخ البتہ تم سبکو چڑہنا ہے کہنڈ پر کہنڈ یعنی پہلے بعد جانیکے اس دنیا سے
ایک حال مین ہوگی کہ اوسکو رجوع الی اللہ سمجہوگے بعد اسکے اس حالت سے گذر کے ایک دوسری
حالت کو پہنچوگے تو جانوگے کہ حالت رجوع کی یہی ہے اور اگلے حالت سب حالت کی تمہید تہی وعلی
ہذا القیاس یہانتک کہ بہشت مین یا دوزخمین جا ٹہیروگے اور سفر تمہارا تمام ہو جاویگا بعد اسکے
سدا آرام کروگے اور جو گذرنا ان حالتون سے قطع منازل کے مشابہ تہا اسلیے رکوب کا لفظ کہ معنی
مین سوار ہونیکے ہی اس مقام پر استعمال فرمایا اور جو یہہ حرکت یعنے دنیا سے آخرت کو جانا حرکت
صعودی ہے یعنی اس خاکدان پست سے عالم بالا کی رفعت گاہ کو جاتے ہین اوسکی حالتون اور
منزلون کو طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ طبقا عن طبق تہ بتہ چیز کو کہتے ہین
چنانچہ سات طبق آسمان کے مشہور ہین اور عمارت کے طبقے بہی عرف مین رائج ہین اور ان
انتقالونکی دلیلین جو ہر رات و دن اور ہر مہینے برس ہر خاص و عام دیکہتے ہین ایمان نلانیسے
کافرونکے اور اونکے یقین نکرنیسے واقع ہونیکو ان حالتون کے تعجب فرما کر ارشاد فرماتے ہین
فَمَا لَهُمُ الخ ۞ **عزیزی** ۞ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پس کیا ہے ان کافرونکو ان
کہ ایمان نہین لاتے ۞ **فتح** ۞ پہر کیا ہوا ہے اونکو یقین نہین لاتے ۞ **موا** ۞
تفسیر پس کیا ہو گیا ہے ان کافرونکو کہ باوجود اس بیان واضح اور روشن دلائل کے
ایمان نہین لاتے اور یقین نہین کرتے کہ ہمکو بعد موت کے بہی کسیطرف جانا ہے اور سفر در پیش ہے
اور اوس سفر کا غم نہین کہاتے اور توشہ اوسکے لیے نہین اوٹہاتے اور نقصان و نفع سے
اوس عالم کے کہ منتہا اس سفر کا ہے کچہہ خبر نہین ہوتی اور بعضے مفسرین نے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا
عَنْ طَبَقٍ کو اور معنونپر حمل کیا ہے کہ اس مقام کے ساتہہ چندان مناسبت نہین رکہتے اگرچہ
ح امر واقعی ہے اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حال بہی ادا
نکرنیمین حق اللہ اور حق خلق اللہ کے اور جہٹلانیمین پیغمبرون اور کتاب اور قیامت کے اور
اور گناہ ہونکے کرنیمین بعینہ اگلی امتونکے مطابق ہے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے
برابر ہوتی ہے کہ جو پہر کا بہی دونومین تفاوت نہین ہوتا بلکہ تم زیادہ کروگے کہ اگلی امتونمین
وہ نتہین جیسے بیچنا احرار کا یعنے ایسے شخص کا کہ وہ کسیکا غلام لونڈی نہو اوسکو فریب
مکر سے بیچنا اور اوسکی قیمت کہانی اور ادہنین مین سے ہے سحق بازی یعنی مساحقہ عورت کا
عورت کے ساتہہ یعنے چپٹے بازی اور ادہنین مین سے ہے قتل کرنا اپنے پیغمبر کی اولاد کا
جسپر ایمان لائے اور باوجود ایمانداری کے دعویکے ایسی بات کسی امت مین نہین ہوئی ہرچند

کہ کافرون نے اپنے پیغمبرونکو قتل کیا ہے اور ایذا دی ہے لیکن کفر کی حالت مین ہیا کسینے نہین کیا کہ دعوے ایمان کا کرین اور یہہ کام کرین غرضکہ ظاہر معنے وہی ہین جو پہلے مذکور ہوے اور مقصود کافرونکا ڈہنڈنا کہ آخرت کے سفر کی نشانیونکو جان بوجہہ کے اوس سفر کا انکار کرتے ہین اور جو جو معاملے کہ وہان ہونیوالے ہین اونپر ایمان نہین لاتے اور اگر انکی عقل خود بخود ان حالتونکو دریافت نہین کر سکتے تہے تو انکو لازم تہا کہ قرآنکے بیان سے فائدہ اوٹہاتے یعنے قرآن سُنکر اوسپر عمل کرتے اور اوسکو سنکر سچ جانتے لیکن انکو ہقدر ایمان لانیسے آخرت پر انکار رہے کہ قرآنکین نہی اون مضمونکو سُنکر فرمانبرداری نہین کرتے ہ عزیزی ہ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن سجدہ نہین کرتے بلکہ یہہ کافر جہٹلاتے ہین ہ فتح ہ اور جب پڑہے ان پر قرآن سجدہ نہین کرتے اوپر سے یہہ منکر جہٹلاتے ہین ہ موضح ہ تفسیر وَاِذَا قُرِئَ الخ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن تو اوسکی عبارت کو کہ سراسر اعجاز ہے متحیر ہو جاتے ہین لیکن عاجزی اور تذلل نہین کرتے اور جسوقت کہ مسلمان اپنا عجز ظاہر کرنیکو سجدہ کرتے ہین تو یہہ لوگ سجدہ نہین کرتے حال آنکہ سجدہ کرنا اللہ تعالے کو جسنے اسطرح کا قرآن فصیح و بلیغ اوتارا کہ کوئی ایک سورۃ اسکے برابر بنا نہین سکتا ہے کسی آئین و مذہب مین منع نہین اور فقط نافرمانی اور سجدہ نکرنے پر اکتفا نہین کرتے بَلِ الَّذِيْنَ الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین جہٹلاتے ہین قرآن کو اور ہر چند کہ زبان سے نہین کہتے لیکن حق تعالے اونکے اس انکار کو جو دلمین رکہتے ہین جانتا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الخ

ہ عزیزی ہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اور خدا خوب جانتا ہے اوس چیز کو کہ اپنے دلمین نگاہ رکہتے ہین پس خبر کر اونکو عذاب درد دینے والیکی ہ فتح ہ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر بہر رکہتے ہین سو خوشخبری سُنا انکو دکہہ والی مار کی ہ موضح ہ تفسیر ہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الخ اور بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو دل کے برتن مین کہتے ہین یعنی جو کچہہ کہ باطن مین سوائے تکذیب و انکار کے مخالفت اللہ کے امرونکی اور نافرمانبرداری اوسکے حکمونکی اور خوشی دنیا کی زندگانی پر اور اس گمان پر کہ آخرت کا سفر نہو ویگا پیش نہ آویگا اور محبت گناہونکی اور شہوتون کی اور مکر و حیلے کرنے پیغمبر واسطے دل اونکے لبالب اور مالامال ہین سو اللہ تعالے سے پوشیدہ نہین اور لفظ مین يُوْعُوْنَ کے اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ وہ کوتہ اندیش و نادان ان چیزونکو کمال احتیاط سے اپنے اندر کے باطن مین نگاہ رکہتے ہین لیکن احتیاج کے وقت جب اس باطن سے یہہ موذیات نکلینگے تب یہہ جانینگے کہ ہم کیا چوکے کہ اندہیری راتمین کالے ناگ کو پہولونکا گجرا سمجہہ کر گلیمین پہنا جیسا کہ کسینے کہا ہے شعر بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؛ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور ؛ لیکن یہہ جاہل جو ان برائیون کو نیکی جانتے ہین اور آئندہ کے نفع کے واسطے زر و جواہر کے مانند کمال احتیاط

جان کے برتن مین رکہتے ہین نہ مٹی تانبے کے برتن مین پس تجکو بہی چاہیے کہ اونکے طل
اعتقاد کے موافق ہنسے ٹہٹے کی بات چیت کر فَبَشِّرْهُمْ الخ پس خوشخبری دے اونکو
دکہہ کی مار کی اونکی فرحت پر دنیا کی آور بشارت کا لفظ اسمقام پر استعارہ ٹہٹو کا ہے واسطے
ڈرانیکے ۞ عزیزی ۞ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۞ لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچہے اونکے لیے مزدوری ہے
بے نہایت ۞ فتح ۞ مگر جو یقین لائے اور کین بہلائیان اونکو نیگ ہے بے انہتا
۞ موضح ۞ تفسیر اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے انکے سب لوگونکو وعدہ
عذاب الیم کا دے مگر اون لوگونکو کہ ایمان لاوین اور اچہے کام کرین اور کفر اور گناہونکو اپنے
اس عمل نیک کے سبب سے مٹا دین پہر جو ایسا کرین اونپر عذاب نہین ہرگز نہ الیم نہ غیر الیم بلکہ
لَهُمْ اَجْرٌ اونکے لیے خوشخبری ہے اونکے ایمان اور عمل نیک پر اور باز رہنے پر کفر و
گناہ سے اور وہ مژدہ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ بے انہتا ہے ہرگز تمام ہونیوالا نہین ہرچند کہ اونکا ایمان
خواب اور غفلت کے وقت منقطع ہوجاتا تہا اور نیک عمل اونکا بسبب مرض اور شغل اور سفر اور
موت کے بہی موقوف ہوجاتا تہا لیکن رحمت الٰہی نے اس غیر دایمی ایمان کو حکم دایمی ایمانکا
دیا اور اس منقطع عمل کو آمرار ی قرار دیا اور نعمت ہمیشہ رہنے والی عوضمین اوسکے امداد فرمائی
اور یہہ سورۃ سجدیکی سورتونمین سے ہے اور بعد لَا یَسْجُدُوْنَ کی آیۃ کے سجدہ ہے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ نے ترک کرنے پر سجدیکے مذمت اور عتاب جو آیا ہے پر وارد ہے اس سے
یہہ استدلال کیا ہے کہ سجدہ تلاوت کا واجب ہے اسلیے کہ ترک سنت پر اسقدر عتاب نہین
آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے سجدہ تلاوت کا اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ حدیث
صحیح مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اس سوریکو نماز عشا مین پڑہا ہے اور
اسمقام پر سجدہ کیا اور مقتدیون اور سننے والونے بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سجدہ
کیا ہے چنانچہ ابو ہریرہ بہی اوس جماعت مین داخل تہے اور ظاہر ہے کہ جب اون کافرونکی
جو سجدہ نہین کرتے اس آیۃ مین مذمت فرمائی تو البتہ مسلمان کو لازم ہے کہ کافرونکی مخالفت
کی جہت سے سجدہ کرے اور تمام سجدیکی آیتین جو قرآن مین ہین یا تو اون آیتونمین برائی
کافرونکی ہے بسبب سجدہ نکرنیکے یا مدح مسلمانونکی ہے اور فرشتونکی بسبب سجدہ کرنیکے لیکن بلاد
ادہر جانب سے ہے یعنے جو سجدہ کہ قرآنمین ہے اس قسم کی آیتونمین ہے نہ اسکے برعکس کیونکہ
قرآنمین بہت سی جاے پر اس قسم کی آیتین ہین اور اونمین سجدہ نہین ہے اسلیے کہا ہے کہ
آیتین سجدیکی توقیفی ہین یعنے شارع کی مقرر کی ہوئی ہین نہ قیاسی کہ جہان اس قسم کا
مضمون پاوے وہان سجدہ سمجہے واللہ اعلم ۞ عزیزی ۞ سورۃ البروج
سورہ بروج مکی ہے اسمین بائیس آیتین ہین اور اکسٹہ کلمے اور چار سو تیس حرف اور نازل ہوئی

سجدہ تلاوت کے ع
بجدیمین
رکوع میں
واقع ہے
آنحضرت
صلی اللہ علیہ
وسلم پر
سجدہ
۱۲ مشکوۃ

سورۃ البروج

یہہ بعد سورہ اذا الشمس کے اور ربط اسکا سورہ انشقاق سے یہہ ہے کہ ابتدا مین اوسکے ذکر آسمان کے پھٹنے کا ہے قیامت کے دن اور اس سورہ مین ذکر ہے آسمان کے حصے کرنیکا دنیا مین بارہ جگہہ برابر کہ ہر ایک جدا جدا حکم رکھتا ہے اور اخیر مین اوس سورہ کے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ واقع ہے اور اس سورہ کے اخیر مین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہے اور یہہ دونون مضمون آپسمین ظاہر اتحاد رکھتے ہین اور درمیان مین اوس سورہ کے حال بہشتیون اور دوزخیونکا مذکور ہے جیسے کہ درمیان مین اس سورہ کے مذکور ہے پس ان دونون سورتونکو آپسمین کمال مناسبت حاصل ہوئی اور اس سورہ کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ مکے کے کافر مسلمانونکو بسبب اسلام لانیکے طرح طرحکے رنج و اذیت پہنچاتے تھے اور مسلمان یہہ قصہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ایکوقت ایسا آویگا کہ تمکو حق تعالیٰ ان لوگونسے بدلہ لینیکی طاقت بخشیگا اور جو کچھہ کہ یہہ تمہارے ساتھہ کرتے ہین ایسا ہی تم انکے ساتھہ کروگے کافرون نے جو یہہ ماجرا سنا تو طعن و ٹھٹول شروع کی کہ یہہ ذلیل مفلس کیا حقیقت رکھتے ہین کہ ہمسے بدلہ لیسکین گے اگر ہماری عزت اور انکی ذلت حق تعالےٰ کے نزدیک ثابت ہوتی تو ہمکو کیون اونپر غالب کرتا پس معلوم ہوا کہ ہر وقت و ہر آن انعام الٰہی ہمارے ہی نصیب ہے اور ذلت و خواری اونکے نصیب ہے کافرونکی اسبات کے جواب مین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابتدا مین اس سورۃ کے قسم آسمان کی کھائی ہے کہ جو باران برج رکھتا ہے اور ہر برج سبب ہے عالم اور عالم والونکے انقلاب کا اور بہت چیزین ہین کہ ایک برج کی تاثیر سے عزیز ہوتی ہین اور وہی دوسرے برج کی تاثیر سے ذلیل و بیقدر ہوجاتی ہین چنانچہ پوشاکین شال اور پوستین وغیرہ گرمی کے دنون مین اور ٹھنڈا پانی اور لطیف شربت اور برف جاڑونمین یہانتک کہ اس انقلاب کو اپنے دلمین خوب سمجہین اور اپنی عزت پر مغرور نہون اور ذلت پر مسلمانونکے طعن و استہزا نکرین کہ ہر سال اختلاف موسم کے وقت اس انقلاب کو دیکھتے ہین اور یہان سے معلوم ہوا کہ اس سورۃ کا نام سورۃ البروج اسلیے رکھا ہے کہ منظور اس سورۃ مین بیان نیکی اور بدی کے پے درپے آنیکا ہے اور سعادت اور نحوست کے بدلنے کا معلوم ہوجاوے کہ جو شخص کہ مسلمان کو ایذا پہنچاتا ہے اور نہایت قوۃ و غلبہ رکھتا ہے ہوسکتا ہے کہ انتقام مین گرفتار و خراب ہو ۞ **عزیزی** ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ قسم آسمان برجون والیکی یعنی باران برج ہین ۞ **فتح** قسم ہے آسمان کی جسمین برج ہین ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** قسم کہاتا ہون مین آسمان برجون والیکی کہ ہر برج نیکی اور بدی اور سعادت اور نحوست مین جدا حکم رکھتا ہے اور باوجود حکمونکے اختلاف کے تعاقب اور دور کرتا ہے اور چندروز حکم اوسکا عالم مین جاری ہوتا ہے

پہر جاتا رہتا ہے وہی حکم پہر آتا ہے سو کسی شخص کے لیئے یون اعتماد نکرنا چاہیے کہ یہہ حالت خاص اسکی لیے ہے دوسریکو ہرگز نصیب نہوگی کیونکہ یون ہوسکتا ہے کہ یہہ حالت موجودہ جاتی رہے اور وہ حالت معدومہ پہر آوے اور حقیقت برجونکی یہہ ہے کہ آفتاب کی گردش کے سبب سے آسمانپر ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور آسمان اوسکو ایک سال کی مدت مین تمام طے کرتا ہے اور جب اوس دائرہ کو باران حصون پر برابر تقسیم کرین تو باران حصے ہونگے تو ہر حصے کو برج کہتے ہین اور سب ملکر باران برج پیدا ہوتے ہین اور ہر برج کا موافق اوس صورت کی کہ جمع ہونیسے تارون کے اوس برج مین پیدا ہوئی ہے نام رکہا ہے جیسے حمل[۱] اور ثور[۲] اور جوزا[۳] اور سرطان[۴] اور اسد[۵] اور سنبلہ[۶] اور میزان[۷] اور عقرب[۸] اور قوس[۹] اور جدی[۱۰] اور دلو[۱۱] اور حوت[۱۲] حاصل کلام کا ظاہر خواص اور احکام سے ان برجون کے کہ بنسبت عوام کے ذہنونکے ظاہر اور روشن ہے سو اختلاف فصلونکا ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کررہے اور ہر سال یہہ انقلاب ظاہر ہوتا ہے پہر دوسرے برس اوسی طور سے عزت مفقود اور ذلت معدوم پہر عود کرتے ہے تو یہہ دلیل صریح ہے حالات کی تبدیل پر اور انقلاب عزت کا ذلت سے اور ذلت کا عزت سے اور جو اس قسم کے انقلاب کو کہ ہمیشہ نظر مین عام و خاص کے مشہور و محسوس ہے ثابت فرمایا اب ایک قسم اور واسطے بیان کرتے ایک بڑے انقلاب کے کہ واقع ہونیوالا ہے اور عام و خاص کی نظر سے پوشیدہ ہے اور عقل کسی عاقل کی خود بخود بغیر نور نبوت کی مدد کے اوسکو معلوم نہین کرسکتی ہے یاد فرماتے ہین وَالْیَوْمِ الخ ؁ **عزیزی** ؁ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ اور قسم اوسدن کی کہ وعدہ کیا جاتا ہے یعنے روز قیامت اور قسم اوسدنکی کہ ہفتہ مین حاضر ہوتا ہے یعنے روز جمعہ اور قسم اوسدن کی کہ حاجی اوسدنمین حاضر ہوتے ہین یعنے روز عرفہ تحقیق مجازت ثابت ہے ؁ **فتح** ؁ اور اوسدن کی جسکا وعدہ ہے اور حاضر ہونیوالیکی اور جس پاس حاضر ہون ؁ **مو** ؁ **تفسیر** وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ؁ اور قسم کہاتا ہون مین اوسدن کی کہ وعدہ کیا گیا ہے جزا دینے کے لیے اور اوسمین ایک بڑا تغیر و تبدیل ظاہر ہوگا کہ آسمان اور آسمان کے برج اور زمین سب اوس روز الٹ پلٹ ہوجاوینگے اور ایک عالم دوسرا اوس روز پیدا ہوگا اور اس عالم کے عزت دارون کو اوس روز کمال ذلت ہوگی اور اس عالم کے ذلیلون کو اوس عالم مین کمال عزت حاصل ہوگی (یعنی کافرونکو) تو جو وہ روز جزا کے واسطے مقرر ہے تو پہچانیں جزا کے تین چیزین ضرور ہین اول مستحق جزا کا ہونا اور دوسرے عالم کا ہونا کہ ہر شخص کو اوسکے موافق بدلہ دیوے تیسرے اوس کام کا ہونا نیکی اور بدی سے کہ اوسکے موافق جزا دی جاوے اسواسطے بیان کرنیکو ان تینون چیزونکے کہ اوس روز جمع ہونگی دو قسمیں اور بیان فرمائین وَشَاهِدٍ اور قسم کہاتا ہون ہر حاضر ہونیوالیکی جنس سے آدمیونکی اور جنونکی اور فرشتونکی کہ اوس روز ایک جگہہ پر حاضر ہونگے اور ایک جماعت عظیم کہ ہرگز اوسکے مانند

لہ اگلے آگے اور پیچہے بہت سا احوال اور خاصیتیں وغیرہ ذلک انکی مولنا صاحب علیہ الرحمۃ لکہی ہین جو کوئی چاہے دیکہ لے انکی تفسیر مین بطرف درازی اور عدم نفع کے بیان عوام کو نہین لکہی ہین ۱۲ م ونا ابن ۱۳ بدل مقابلہ ہیلال براق کہ دو دن ۱۳ سب نسبت و نہین حاضر ہوتا ہے جمعہ کادن اوسمین حاضر ہوتے ہین حاضر ہونیکا دن حج ۱۲ عرفہ ۱۲ مرکز ۱۲

خیالمین نہین سمائی ترتیب پاویگی اور سبب اوس اجتماع کے مقدمہ جزا کا درست ہوگا کہ مدعی اللہ مدعی علیہ
اور گواہ اوس محکمہ مین موجود ہین وَمَشْهُوْدٍ اور قسم کھاتا ہون اوس چیز کی کہ اوسکے
پاس حاضر ہوگی اور وہ چیز بہی کئی صورتین رکہتی ہے اول عمل نیک او ربدکہ مجرد اوٹھنے کے مجسم
اور زندہ ہونیکے نمودار ہونگے اور ہر شخص کے ہمراہ ہونگے دوسرے فرشتے کہ رنگارنگ صورتونمین
نعمت وعذاب دینے کے لیے آدمی کے ظاہر ہونگے اور فرشتے ساتون آسمانکے اور اوٹھانیوالے
عرش کے اور لکھنے والے اعمال کے سب بیحجاب آدمی کو نظر آوینگے تیسرے نامہ اعمال کے ہر شخص کو
دینگے کہ مطالعہ کرے چوتہے اعمالونکا وزن کہ وقت حاضر ہونے میزان کے کہل جاویگا پانچوین
تجلی الٰہی کہ حاکم اوس روز کا ہے بے پردہ نمایان ہوجاویگی چہٹے بہشت دوزخ کہ اوس جہانمین
پوشیدہ ہین ساتہہ لباس وآرایش کے اور ہول وشدت اونکے جلوہ کرینگے اور سبب ظاہر ہونے
ان چہہ چیز دیکہنے ایک انقلاب عجیب آدمی کی جان وبدنمین بلکہ تمام عالم مین نمودار ہوگا اور تفسیر مین
شاہد ومشہود کے بہت اختلاف ہے اور وہ جو اس جگہہ مذکور ہوا وہ صحابہ کرام کے معتبر قولونسے منقول ہے
جیسے عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسن اور ضحاک اور مجاہد اور ابن المسیب رضی اللہ عنہم لیکن معالم التنزیل
مین بغوی سے اور اور حدیث کی معتبر کتابونسے ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مروی ہے کہ مراد شاہد سے جمعہ کا دن ہے کہ ہر شہر وہر مسجد مین کہ اوسمین جمعہ پڑہا جاتا ہے برکتین
اوس روز کی حاضر ہوتی ہین اور مراد مشہود سے عرفہ کا دن ہے کہ حاجی دور دور کے ملکونسے
حج کے انوار حاصل کرنیکو اوس روز ایک خاص مکانمین جمع ہوتے ہین پس گویا وہ دن اوس مکانمین
سکونت رکہتا ہے کہ لوگ اوسکے مشتاق ہوکر اوسکے پاس آتے ہین اور حدیث شریفمین آیا ہے
کہ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
وَفِيهِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى آدَمَ اور یہہ بہی آیا ہے کہ جمعہ کے دنمین ایک ساعت ہے کہ اگر بندہ مسلمان اوس
ساعت کو ساتہہ دعا اور التجا کے جناب الٰہی مین مطلب حاصل ہونیکے لیے اچہی طرحسے گذارے
تو مطلب اوسکا حاصل ہوجاوے اور یہہ بہی وارد ہے کہ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
یعنی بہت بہیجو مجہپر درود روز جمعہ کے کہ وہ دن متبرک ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین وارد ہے
کہ حق تعالے فرشتونکو عرفہ کے روز فرماتا ہے کہ دیکہو میرے بندونکو کہ کیسے غبار آلودہ بال پریشان
کہان کہان سے میرے گہر کا حج کرنیکو آئے ہین گواہ رہو کہ مینے انکو بخشدیا اور اوس روز شیطان
عام مغفرت الٰہی کو دیکہہ کر واویلا مچاتا ہے اور خاک سرپر ڈالتا ہے اور اوس دن کا روزہ دو سال
اگلے اور پچہلے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث شریفمین آیا ہے کہ ہفتے کے دنونمین
بہتر دن جمعہ کا ہے اور سال کے دنونمین بہتر دن عرفہ کا ہے یعنے نوین ذیحجہ کی اور اگر دونون جمع
ہون تو نور علے نور ہے اور ان دونون مین بہی ایک طرح کا انقلاب ہے کیونکہ جمعہ کا دن ہماری
شریعت مین ہفتے کی ابتدا ہے اور عرفہ کا دن سال کی عبادتونکا انتہا ہے بسبب ادا کرنے عبادۂ کبرے کے

سورہ ... نام دن جمعہ اسی دن جمعہ کا دن ہے اسی دن پیدا کئے گئے آدم علیہ السلام اور اسی دن جنت مین داخل کئے گئے اور اسی دن نکالے گئے جنت سے اور اسی دن قائم ہوگی قیامت اور اسی دن توبہ قبول کی اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کی ۱۲

کہ حج ہے خانہ کعبہ کا اور بہت قول ہین بعضے مفسرونے شاہد و مشہود کی تفسیر مین سعید بن جبیر نے لکھاہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود بہ توحید شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ دوسرے یہہ کہ شاہد پیغمبر خدا ہین اور مشہود علیہ ہین امتین اونکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ تیسرے یہہ کہ شاہد عملونکے لکھنے والے اور مشہود مکلفین جیسے قول ہے اللہ تعالے کا وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ چوتھے یہہ شاہد آدمی کے اعضا ہین اور مشہود علیہ آدمی جیسے فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ پانچوین شاہد رات و دن ہین اور مشہود بہ بنی آدم کے اعمال جیسیکہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُنَادِيْ اِنِّيْ يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَاِنِّيْ عَلٰى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ چھٹے یہہ کہ شاہد آسمان و زمین ہین کہ ہر قطعہ آسمان کا جو چیز کہ اوسکے نیچے واقع ہوتی ہے نیکی یا بدی بیان کریگا اور ہر ٹکڑا زمین کا جو کچہہ اوسپر واقع ہوا ہے نیکی یا بدی قیامت کے دن گواہی دیگا اور مشہود بہ وہ نیک و بد کام ہین کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر واقع ہوتے ہین ساتوین یہہ کہ شاہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور مشہود علیہ دوسری امتین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا آٹھوین یہہ کہ شاہد تمام مخلوقات ہین اور مشہود ذات پاک واجب الوجود کی کہ ہر ذرہ ذرات سے عالم کے وجود پر ذات اور صفات حق تعالی کے گواہ ہے یہہ قول امام رازی رحمۃ اللہ کا ہے نوین یہہ کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود لہ حاج کیونکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق مین وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ بہر تقدیر یہہ چیزین کہ مذکور ہوئین بسبب آثار عظمت کے کہ رکہتے ہین قابل قسم کہانیکے ہین اور منجملہ دلالت انقلاب پر احوال کے بہی کرتے ہین اور معین کرنین ان قسمون کے جواب کے مفسرونکو بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جواب ان قسمونکا قتل اصحاب الاخدود ہے مقدر ساتہہ لام اور قد کے یعنے لَقَدْ قُتِلَ الخ اور ابن مسعود اور قتادہ سے منقول ہے کہ جواب ان قسمونکا اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ہے اور درمیان انکے جو کہ مذکور ہے حکم جملہ معترضہ کا رکہتا ہے اور کشاف والے اور تہوڑسے متقدمین نے یون اختیار کیا ہے کہ جواب قسم کا محذوف ہے یعنے لَيُعَذَّبَنَّ مَنْ يُّؤْذِي الْمُؤْمِنِيْنَ لِاِيْمَانِهِمْ كَمَا لُعِنَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اور صحیح یہہ ہے کہ جواب قسم کا اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اور قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ بطور گواہی کے اس مضمون پر بعد ان چارون قسمون کے درمیان لائے ہین کہ دلائل عقلیہ ساتہہ دلائل

نقلیہ کے ملکر کمال قوت سے اثبات مطلب کا کرین اور یہہ بہی ہے کہ ان قسمون سے انقلاب عالم کا
اور انتقام ظالم سے دنیا مین دائرہ نحوست کے آنے کے وقت اور وعدہ دیئے گئے دنین بعد قائم
ہونے شاہد دن کے اور اظہار مشہود بہ کے مطلقاً ثابت ہوتا ہے اور اس قصے سے بالخصوص
مسلمان بندونکی طرف اللہ تعالے کیطرف سے معلوم ہوتی ہے گویا یون فرماتے ہین کہ انتقام مسلمانونکا
ظالمون سے کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین بعد لانے گواہونکے اور ثابت ہونے حق کے ضرور
ہونیوالا ہے جیسے قبل اسکے واقع ہو چکا ہے کہ قُتِلَ الخ ؕ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ النَّارِ
ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ
ہلاک کئے گیے خندق والے خندقین قسم آگ بہت ایندہن والی جسوقت کہ وہ اوپر کنارہ اون
خندقونکے بیٹہے تہے اور وہ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے تہے ساتہہ مسلمانونکے حاضر تہے ؕ فلتے
ؕ مارے جاویو کہائیان کہودنیوالے آگ بہری ایندہن سے جب وہ اوسپر بیٹہے اور جو کچہہ کرتے
مسلمانون سے سامنے دیکہتے ؕ موضح **تفسیر** قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ قتل عام کئے گیے
خندق والے کہ طول مین چالیس گز اور عرض مین بارانبارہ گز کہودی تہین تاکہ مسلمانونکو
اون خندقونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین ایسی گرم اور تپتی تہین کہ اَلنَّارِ
ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ تمام وہ خندق ایک آگ ہی شعلہ والی یا بہت سی لکڑیون والی
کہ اوسمین جلاکر نہایت گرم کیا تہا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تلاوت مین اس سورہ کے اس آیۃ کو پہنچتے تہے فرماتے تہے اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ جُهۡدِ
الۡبَلَاءِ الخ اور یہہ قتل عام کہ خندق والونکو واقع ہوا بدلا تہا جلد کہ بسبب ہو جانے آگ کے اور اسکو
جینتا ہونکے بیچ ڈالنے مسلمانونکے اوسمین نے الفور ہلاک ہوے اور فرصت گہر تک پہر جانیکی نپائی
اسلیے کہ یہہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ جسوقت کہ وہ خندق والے
اوس آگ پر بیٹہے تہے جیلے اسکے کہ کریںو سنے اوٹہین اور گہر کو جاوین جل گئے اور تہوڑی سی
فرصت بہی نپائی اور اس قسم کا بدلہ جلد لینا عوام کی نظر وینمین موجب عبرت کا ہوتا ہے اور
فی الواقع اس جماعت نے ظلم مین کمال مرتبے کی زیادتی کی تہی کہ ایسی جلد سزا کو پہنچے اسلیے
کہ اور ظالم جو کسی پر ظلم کرتے ہین تو اپنے سامنے مار دہاڑ نہین کرتے بلکہ پیادونکو یا قیدخانہ
والونکو حکم کرتے ہین کہ گناہ گارونکو سزا پہنچاوین تاکہ خلاف مروت کے نہو وَهُمۡ عَلٰى الخ
اور وہ ظالم خندق والے جو کچہہ کہ ایمان والونسے کرتے تہے خود اپنے سامنے کرتے تہے اور
یہہ قصہ اصحاب خندق کا کہ دین وایمان کے سبب سے لوگونکو اوس آگ بہری خندق مین ڈالا ہے
اور آپ بہی جلد اوسیوقت گرفتار انتقام ہوکر دوزخ کے کندہ ہوے چار بستیونمین کہ قریب حجاز
ملک کے ہتین واقع ہوا ہے سو معلوم یون ہوتا ہے کہ اس آیۃ سے یہہ چارون قصے مراد ہون
اور منظور اہل مکہ کو ڈرانا ہے تاکہ ان قصونسے کہ اونپر بہی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون

کہ حج ہے خانہ کعبہ کا اور بہت قول ہیں بعضے مفسرونکے شاہد و مشہود کی تفسیر میں سعید بن جبیر نے لکھا ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود بہ توحید شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ دوسرے یہہ کہ شاہد پیغمبر خدا ہیں اور مشہود علیہ ہیں امتیں اونکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ تیسرے یہہ کہ شاہد عملونکے لکھنے والے اور مشہود مکلفین جیسے قول ہے اللہ تعالے کا وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ چوتھے یہہ شاہد آدمی کے اعضا ہیں اور مشہود علیہ آدمی جیسے فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ پانچوین شاہد رات و دن ہیں اور مشہود بہ بنی آدم کے اعمال جیسیکہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُنَادِيْ اِنِّيْ يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَاِنِّيْ عَلٰى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ چھٹے یہہ کہ شاہد آسمان و زمین ہین کہ ہر قطعہ آسمان کا جو چیز کہ اوسکے نیچے واقع ہوتی ہے نیکی یا بدی بیان کریگا اور ہر ٹکڑا زمین کا جو کچھہ اوسپر واقع ہوا ہے نیکی یا بدی قیامت کے دن گواہی دیگا اور مشہود بہ وہ نیک و بد کام ہین کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر واقع ہوتے ہین ساتوین یہہ کہ شاہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور مشہود علیہ دوسری امتیں جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اٹھوین یہہ کہ شاہد تمام مخلوقات ہین اور مشہود ذات پاک واجب الوجود کی کہ ہر ذرہ ذرات سے عالم کے وجود پر ذات اور صفات حق تعالی کے گواہ ہے یہہ قول امام رازی رحمۃ اللہ کا ہے نوین یہہ کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود لہ حاج کیونکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق مین وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ بہر تقدیر یہہ چیزین کہ مذکور ہوئین بسبب اوس عظمت کے کہ رکھتے ہین قابل قسم کہانیکے ہین اور معنی الحجاد دلالت الفلاب پر احوال کے بہی کرتے ہین اور معین کرنیمین ان قسمون کے جواب کے مفسرونکو بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جواب ان قسمونکا قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ ہے مقدما سنے لام اور قد کے یعنے لَقَدْ قُتِلَ الخ اور ابن مسعود اور قتادہ سے منقول ہے کہ جواب ان قسمونکا اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ہے اور درمیان انکے جو کہ مذکور ہے حکم جملہ معترضہ کا رکہتا ہے اور کشاف والے اور تہوڑسے متقدمین نے یون اختیار کیا ہے کہ جواب قسم کا محذوف ہے یعنے لُعِنَ مَنْ يُّؤْذِي الْمُؤْمِنِيْنَ لِاِيْمَانِهِمْ كَمَا لُعِنَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ اور صحیح یہہ ہے کہ جواب قسم کا اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اور قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ کو بطور گواہی کے اس مضمون پر بعد ان چارون قسمون کے درمیان مین لائے ہین کہ دلائل عقلیہ ساتھہ دلائل

نقلیہ کے ملکر کمال قوت سے اثبات مطلب کا کرین اور یہہ بہی ہے کہ ان قسمونسے انقلاب عالم کا
اور انتقام ظالم سے دنیامین دائرہ نحوست کے آنے کے وقت اور وعدہ دئے گئے دنمین بعد قائم
ہونے شاہد دن کے اور اظہار مشہود کے مطلقاً ثابت ہوتا ہے اور اس قصے سے بالخصوص
مسلمان بندونکی امداد اللہ تعالی کیطرف سے معلوم ہوتی ہے گویا یون فرماتے ہین کہ انتقام مسلمانونکا
ظالمونسے کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین بعد لانے گواہونکے اور ثابت ہونے حق کے ضرور
ہونیوالا ہے جیسے قبل اسکے واقع ہوچکا ہے کہ قُتِلَ الخ ۞ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۞
ہلاک کئے گیے خندق والے خندقین قسم آگ بہت ایندہن والی جسوقت کہ وہ اوپر کنارہ اون
خندقونکے بیٹہے تہے اور وہ ساہتہ اوسچیز کے کہ کرتے تہے ساہتہ مسلمانونکے حاضر تہے ۞ فائدے
۞ مارے جائیو کہائیان کہودنیوالے آگ بہری ایندہن سے جب وہ اوسپر بیٹہے اور جو کچہہ کرتے
مسلمانون سے سامنے دیکہتے ۞ مو ۞ تفسیر قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ قتل عام کئے گئے
خندق والے کہ طول مین چالیس گز اور عرض مین بارہ بارہ گز کہودی تہین تاکہ مسلمانونکو
اون خندقونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین ایسی گرم اور تپتی تہین کہ اَلنَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ تمام وہ خندق ایک آگ تہی شعلہ والی یا بہت سی لکڑیون والی
کہ اوسمین جلاکر نہایت گرم کیا تہا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تلاوت مین اس سورہ کے اس آیت کو پہنچتے تہے فرماتے تہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ
الْبَلَاءِ الخ اور یہہ قتل عام کہ خندق والونکو واقع ہوا بدلا تہا جلد کہ بسبب بہڑکنے آگ کے اور اسکو
چنگاریونکے بعد ڈالنے مسلمانونکے اوسمین فی الفور ہلاک ہوئے اور فرصت گہر تک پہرجانیکی نپائی
اسلیے کہ یہہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ خندق والے
اوس آگ پر بیٹہے تہے چیلے اسکے کہ کرسیونسے اوٹہین اور گہر کو جاوین جل گئے اور تہوڑی سی
فرصت بہی نپائی اور اس قسم کا بدلہ جلد لینا عوام کی نظر وںمین موجب عبرت کا ہوتا ہے اور
فی الواقع اس جماعت نے ظلم مین کمال مرتبے کی زیادتی کی تہی کہ ایسی جلد سزا کو پہنچے اسلیے
کہ اور ظالم جو کسی پر ظلم کرتے ہین تو اپنے سامنے مار دہاڑ نہین کرتے بلکہ پیادونکو یا قیدخانہ
والونکو حکم کرتے ہین کہ گناہ گارونکو سزا پہنچادین تاکہ خلاف مروت کے نہو وَهُمْ عَلٰى الخ
اور وہ ظالم خندق والے جو کچہہ کہ ایمان والونسے کرتے تہے خود اپنے سامنے کرتے تہے اور
یہہ قصہ اصحاب خندق کا کہ دین و ایمان کے سبب سے لوگونکو اوس آگ بہری خندق مین ڈالا ہے
اور آپ بہی جلد اوسیوقت گرفتار انتقام ہوکر دوزخ کے کندہ ہوے چار بستیونمین کہ قریب حجاز
ملک کے ہتین واقع ہوا ہے سو معلوم یون ہوتا ہے کہ اس آیۃ سے یہہ چارون قصے مراد ہون
اور منظور اہل مکہ کو ڈرانا ہے تاکہ ان قصونسے کہ ادنیمین بہی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانونکو

ف منہ پہنچنا ہون
کے نزدیک
شفقت
بارے

شروع ان قصون کی ابتدا

کی ایذا دینے مین زیادتی نکرین پہلا قصہ جو شام کے ملک مین واقع ہوا کیفیت اوسکی حدیث صحیح مین کہ مسلم اور اور صحاح مین صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہے سو یہہ ہے کہ اوس ملک مین ایک بادشاہ تہا بڑا جلیل القدر اور اوسکے ہان ایک جادوگر تہا کہ جادو کے فن مین کمال مہارت رکہتا تہا اور اوس بادشاہ کی سلطنت گویا اوسیکے سبب قائم تہی جو دشمن کہ ارادہ اوسکے ملک کا کرتا وہ جادوگر اوسکو جادو سے ہلاک کر دیتا تہا کچہہ لڑنے کی بہی حاجت نہوتی اور جب کبہی ارکان اوس بادشاہ کے اوسکی نالائق حرکتون سے رنجیدہ ہوتے تو وہ جادو کے زور سے اونکو رجوع کر دیتا تہا اور اسیطرح سے ہر امر مین سحر اوسکا کام آتا تہا یہان تک کہ وہ جادوگر بوڑہا ہوا اور اپنی زندگی سے ناامید ہوا تب اوسنے بادشاہ سے کہا کہ مین بوڑہا ہوا اور قریب ہے کہ مر جاؤن چاہتا ہون کہ آپ کوئی لڑکا خوب عاقل ہوشیار اپنے غلامون مین سے سپرد میرے کرو تاکہ اوسکو سحر کا علم سکہاؤن تاکہ بعد میرے وہ لڑکا کاروبار تمہاری سلطنت کا درست کرتا رہے بادشاہ نے ایک غلام ہوشیار اپنے غلامون سے تجویز کرکے اوسکو حکم کیا کہ صبح سے شام تک ساحر کے پاس رہا کر اور جادو کا فن سیکہہ اوس لڑکے نے روز آنا جانا جادوگر کے گہر شروع کیا اور جادو سیکہنے لگا اتفاقاً ایک روز رستے مین کیا دیکہتا ہے کہ بہت سے لوگ ایک دروازے سے نکلتے ہین پوچہا کہ اس گہر مین کون ہے کہ لوگ اوسکے پاس جاتے ہین کسینے کہا کہ یہان ایک راہب ہے یعنے عابد کہ دنیا کو ترک کرکے خدا کیطرف مشغول ہے یہہ سنکر وہ لڑکا اوس راہب کے مکان مین آیا اور اوسکے سامنے بیٹہا اور اوسکی باتین سنین بس سنتے ہی راہب کا کلام اوسکے دل مین (۱)
اتر کر گیا یہان تک نوبت پہنچی کہ جب بادشاہ کے مکان سے ساحر کے گہر کو جاتا تو رستے مین راہب کے پاس بیٹہتا تہا اور جو کبہی راہب کے پاس زیادہ بیٹہہ جاتا تو جادوگر اوسکو نہایت تنبیہ کرتا کہ دیر کیون کی وہ لڑکا کہتا کہ مجکو گہر مین دیر لگی آخر ساحر نے یہہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے نہایت تقید کی کہ یہہ لڑکا بہت سویرے ساحر کے پاس جایا کرے لوگون نے عرض کی کہ یہہ لڑکا یہان سے تو صبح دم جاتا ہے اگر دیر کرتا ہے تو راہ مین کرتا ہے پس بادشاہ اور ساحر نے یہہ خبر سنکر لڑکیکو دہمکایا کہ خبردار پہر ایسی دیر نہو لیکن یہہ خیال کیا کہ رستے مین لڑکون کے ساتہہ کہیل مین لگ جاتا ہے اسلیے دیر ہو جاتی ہے یہان تک کہ ایک روز یہہ لڑکا راہب کے گہر سے بادشاہ کے مکان کیطرف آتا تہا ناگہان کیا دیکہتا ہے کہ رستے مین ایک بڑا اژدہا پڑا ہے اور رستہ بند ہو رہا ہے ادہر کے لوگ ادہر اور اودہر کے لوگ اودہر ٹہٹک رہے ہین لڑکے نے اپنے دل مین کہا کہ آج امتحان کرتا ہون کہ ساحر کی صحبت بہتر ہے یا راہب کی بس یہہ کہکر ایک پتہر اوٹہایا اور کہا اے بارخدایا اگر دین و مذہب راہب کا بہتر ہے سحر و ساحر سے تو اس اژدہا کو مار ڈال تاکہ لوگ خلاص ہو جاوین اور اوس پتہر کو اژدہا کی طرف پہینکا اوس پتہر کے پہینکتے ہی وہ اژدہا ہلاک ہو گیا لوگ اوس معاملے کو دیکہکر پکار اوٹہے کہ یہہ لڑکا جادوگر کے کمال کو پہنچا

رفتہ رفتہ یہہ خبر راہب کو پہنچی تو اوسنے لڑکیسے خلوت مین کہا کہ اے لڑکے تجکو خدا تعالی نے بزرگی
اور تیرا رتبہ اللہ تعالے کے نزدیک بڑا ہوگا اسکو مین خوب جانتا ہون لیکن تو ایک بلا مین مبتلا ہوگا
خبردار مجکو نہ بتانا لڑکیینے راہبسے قول و اقرار کیا کہ مین ہرگز تیرا نام نہ لونگا اور تجکو نہ بتاونگا تو
خاطر جمع رکہہ پہر لڑکیکو حق تعالے نے برکت سے راہب کی صحبت کے اوسکے انجیل مقدس کی تلاوت کی
برکت سے کہ اوس سے سیکہی تہی اور دین عیسوی کے اتباع کے برکت سے کہ اوس زمانہ مین حقیت
اوسی دین مین منحصر تہی ولایت عظمی کے مرتبہ کو پہنچایا یہان تک کہ کوڑہی اور مادرزاد اندہے اوسکے
ہاتہہ کی برکت سے اچہے ہوجاتے تہے اور بہت سے مریض کہ طبیب اونکے علاج سے عاجز ہوجاتے
تہے اوس لڑکیکی دعا سے تندرست ہوجاتے اتفاقاً بادشاہ کے ایک مصاحبکی آنکہین جاتی رہی
تہین اور اوسی سببسے بادشاہ کی مصاحبت چہوٹ گئی تہی جب اوس لڑکیکی شہرت اوسکے کانمین
پہنچی تو اوسکے پاس آیا اور کچہہ ہدیہ اور نذرانا اوسکے لیے لایا اور کہا کہ مجپر بہی توجہ فرما اور شفا
بخش اوس لڑکے نے کہا کہ مین کیا چیز ہون کہ شفا دون شفا اللہ تعالے کے ہاتہہ مین ہے اگر
تو اللہ تعالے پر ایمان لاوے اور بت پرستی چہوڑے اور بادشاہ کو اپنا پروردگار سمجہانے تو مین
جناب الہی مین دعا کرونگا کہ تجکو شفا نصیب ہو وہ اندہا اوسی مجلس مین مشرف بایمان ہوا اور
دعا سے اوس لڑکیکی فی الفور اچہا ہوگیا اور موافق معمول کے بادشاہ کی مجلس مین حاضر ہوا بادشاہ
نہایت متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ اطبا اور کحال ہماری سرکار کے تیری آنکہونکے معالجہ سے عاجز
ہوگئے تہے اب تو کسطرح سے اچہا ہوا اوسنے کہا پروردگار نے میرے بیواسطہ غیرکے مجکو بینا کیا
بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا پروردگار تیرا کون ہے مصاحبنے کہا کہ پروردگار میرا اور تمہارا اللہ تعالے
کی ذات پاک ہے جسنے مجکو اور تمکو ساری خلق کو پیدا کیا ہے بادشاہ غصہ ہوا اور اوسکو مارنا شروع
کی کہ تونے یہہ عقیدہ کس سے سیکہا جب مار کوٹ نہایت ہونے لگے تو گہبرا کر اوس لڑکیکا نام
بتا دیا بادشاہ نے اوس لڑکیکو اپنے سامنے بلا کر کہا کہ تجکو میری پرورش سے اور میرے ساحر کی
برکت سے یہہ فیض حاصل ہوا ہے کہ اندہے کو انکہیارا کرتا ہے اور ہر مرض کو شفا دیتا ہے
کیا کفران نعمت ہے کہ میری پرورش کو کنارہ کر دیا اور پروردگار اپنا دوسریکو ٹہیرایا لڑکینے
کہا کہ شفا نہ میرے ہاتہہ ہے نہ آپکے نہ ساحر کے محض اللہ تعالے کی قدرت پر موقوف ہے بادشاہ
نے کہا کہ اس لڑکیکو خوب عذاب کرو اور کہا کہ یہہ لڑکا جو ساحر سے غائب رہتا تہا معلوم
ہوا کہ دوسری جگہہ جاتا تہا اور وہان سے یہہ عقیدہ سیکہا ہے ساحر بہی اسبات کے سننے سے
ڈرتا پڑتا بادشاہ کے حضور مین پہنچا اور کہا کہ یہہ ایکمدت سے میرے پاس نہین آتا معلوم نہین
کہ یہہ کہان جاتا ہے اور سرکاری لوگونے بہی عرض کیا کہ یہہ لڑکا یہان سے تو صبح سے جاتا ہے
نہین معلوم کہ کہان رہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اسکو طرح طرح سے عذاب دیکر پوچہو کہ یہہ عقیدہ
کہانسے سیکہا ہے وہ لڑکا نہایت عذابسے بیقرار ہوگیا اور نام اوس راہب کا بتا دیا بادشاہ نے

اوس راہب کو بلا کر آرہ اوسکے سامنے رکہا کہ اگر تو اپنے دین سے نہ پہریگا تو یہہ آرہ تیرے اوپر پہریگا
راہب نے کہا کہ مین ہرگز اس دین حق سے پہرنیوالا نہین آگے جو تیری مرضی ہو سو کر بادشاہ نے کہا
کہ اسکو آرے سے چیر دیں موافق حکم کے فی الفور اوسکو چیر کے ڈالدیا پہر اوس مصاحب کو سمجہانے
لگے کہ اس راہب کے دین سے پہرجا اور توبہ کر اوسنے بہی قبول نکیا آخر اسکو بہی اسیطرح ہلاک کیا
پہر اوس لڑکیکو لائے اور بادشاہ نے کہا کہ سزا ان دونوکی تو نے دیکہی اگر زندگی اپنی منظور ہے
تو اس دین سے تبرا کر لڑکینے بہی انکار کیا پہر بادشاہ نے اپنے مصاحبونکو حکم کیا اسکو فلانے پہاڑ
لیجاکر اوسکی چوٹی پر کہڑا کر کے خوب سمجہاؤ اگر یہہ سمجہہ گیا تو اسکو بڑا امیر کرونگا اور اپنا مصاحب
بناؤنگا اور اگر باز نہ آوے تو اسکو وہانسے دہکیل دینا کہ بند بند اسکے پاش پاش ہو جاوین لڑکیکو
جب اوس پہاڑ پر لیگئے تو اوسنے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یا الٰہی تو کسیطرح انکی شر سے مجکو
بچا اوسیوقت پہاڑ مین ایک زلزلہ پیدا ہوا اور سارے مصاحب بادشاہ کے پہاڑ کے تلے گر پڑے پڑے
ٹکڑے ہو گئے اور وہ لڑکا صحیح و سلامت گہر کو آیا بادشاہ نے پوچہا کہ تیرے رفیق کیا ہوے غلام نے
کہا کہ اوسی خدا نے جسکا دین مینے قبول کیا ہے اونکی آفت سے مجکو بچا لیا بادشاہ اور زیادہ غصہ ہوا
اور مصاحبونکو حکم کیا کہ اس لڑکیکو ایک کشتی مین سوار کر کے دریا کے اندر لیجاؤ اگر یہہ اپنے دین سے
توبہ کرے تو بہتر والا اسکو دریا مین پہینک دینا جب اوس لڑکیکو لیکر دریا کے بیچ مین پہنچے تو اوسکو
مرتد ہونے کی رغبت دلائی پہر اوسنے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا مجکو شر سے اسکے وہ
بچالے فی الفور کشتی اولٹ گئی اور بادشاہ کے سب مصاحب غرق ہو گئے اور غلام صحیح و سالم
نکلکے بادشاہ کے سامنے گیا بادشاہ نے پوچہا ہمراہیونکا حال غلام نے تمام قصہ بیان کیا بادشاہ
سنکر تعجب مین رہ گیا غلام نے کہا کہ اگر آپکو میرا قتل ہی منظور ہے تو بغیر ایک حیلہ کے نہو سکیگا
بادشاہ نے کہا وہ حیلہ کیا ہے غلام نے کہا کہ وہ یہہ ہے کہ اس شہر کے سب لوگونکو شہر کے
باہر ایک میدان مین جمع کرو اور مجکو سولی پر چڑہا کر ایک تیر اپنی ترکش سے نکالکے اوسکے سوفار کو
کمان کے چلہ پر رکہکر اس افسون کو پڑہنا بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ[۱] پہر اوس تیر سے مجکو مارنا تو اوس
مین مر جاؤنگا بادشاہ نے ویسا ہی کیا اور اوس تیر سے غلام کو مارا جب وہ تیر غلام کی کنپٹی مین لگا
تو غلام نے اپنا ہاتہہ رکہا اور کہا کہ مینے اپنا مطلب پایا کہ اپنے پروردگار کے نام پر ذبح ہوا ایک
ایک شور مخلوق سے اوٹہا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ[۲] یہہ بات سنکر مصاحبون نے بادشاہ سے
عرض کیا کہ یہہ بات مین تیری خرابی پیدا ہوئی جس بات سے ہم ڈرتے تہے وہی درپیش
آئی کیونکہ اس شہر والون نے خوب سمجہہ لیا کہ اس غلام کا رب بڑا زبردست قدرت والا ہے
اور تم اوس سے ضعیف زیردست ہو[۳] کیونکہ جبتک اس غلام کے رب کا نام نہ لیا تب تک اوس
غلام کے مارنے پر قادر نہوا بادشاہ یہہ بات سنکر کمال غصے مین آیا اور شرمندگی سے جہنجلا کر
کہنے لگا کہ شہر کے کوچون کے کنارونپر خندقین کہود کر آگ سے بہر دو اور لوگونکو جمع کر کے کہو کہ

سلہ یعنی نام سے اللہ کے جو رب اس غلام کا ہے ۱۲
سلہ یعنی ایمان لائے ہم غلام کے رب پر دوبار ۱۲
سلہ یعنی اس سے معلوم ہوا کہ وہ مصاحب بڑے ہی احمق تہے کہ یہہ حماقت کی بات سمجہائی بندہ تو ہر آن و ہر ساعت زیردست و محتاج اوس قادر قیوم کا ہے حتی کہ سانس لینے مین اور بول و براز نکلنے مین اور ارادے مین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین

اس دین سے باز آؤ جو باز نہ آوے اوسکو اوس خندق میں ڈالدو اور بادشاہ و تمام اراکین سلطنت
خندق پر جمع ہوے اور کرسیان بچھائے ہوے اوس عذاب کا تماشا کرتے تھے یہان تک کہ ایک
عورت کو پکڑ کر لائے اوسکی بغل مین ایک دودھ پیتا بچہ تھا چاہا کہ اوس عورۃ کو بھی آگ مین ڈالدین
وہ عورت آگ مین ڈالنے سے ڈری اور جھجھک کے پیچھے کو ہٹی بادشاہ نے کہا کہ اس عورت کو مہلت دو
وہ بچہ جو اوسکی گود مین تھا آواز بلند سے کہ ہر خاص و عام نے سنا کہنے لگا کہ اے مان نادان
کیا کرتی ہے صبر کر کہ تو سچے دین پر ہے بسم اللہ کر کے آگ مین بیٹھ جا کہ یہہ آگ تجپر گلزار ہوجاویگی
وہ عورت یہہ سنتے ہی بے دھڑک بچہ سمیت آگ مین جا پڑی اور وہ آگ ایکبارگی ایسی
بھڑکی کہ بادشاہ اور اوسکے مصاحبونکو کہ کرسیونپر بیٹھے تھے تماشا دیکھنے کو اتنی فرصت ندی
کہ بھاگ جاوین سبکو جلا کر خاک کر دیا اور ہر خندق پر اسی قسم سے آگ بھڑکی اور اکثر شہر والونکو
کہ بادشاہ کی تبعیت مین تھے اور مسلمانونکی ایذا اور جلانے مین مشغول تھے سبکو جلا کر فنا کر دیا اور
ربیع بن انس نے کہا کہ حق تعالے اون مسلمانونکی جان کو کہ اوس آگ مین ڈالیجاتے تھے پہلے
اسکے کہ آگ کی گرمی اونکے بدن تک پہنچے اونکی جان قبض کر لیتا تھا اور بہشت مین داخل کرتا تھا
دوسرا قصہ وہ ہے جو نجران کی سرزمین مین ہوا اور وہ شہر یمن کے ملک مین واقع ہے کیفیت
اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص مسلمانونمین سے کہ اوسوقت مین مسلمان انجیل کے تابع تھے ایک
شخص کے یہان جا کر نوکر ہوا اور رات دن اوسکے دروازہ پر بیٹھا رہتا تھا تاکہ جس کام کا حکم ہو
بجالاوے اوس شخص مسلمان کو انجیل مقدس یاد تھی ہمیشہ اوسکو پڑھا کرتا تھا اوس شخص کی بیٹی کو
جبکہ یہہ شخص نوکر تھا ایسا نظر آیا کہ انجیل پڑھنے کے وقت ایک نور عظیم اوسکے سینے سے نکلتا ہے اور
عالم مین پھیل جاتا ہے لڑکی نے اپنے باپ کے سامنے اس عجائبات کا ذکر کیا تو اوسکے باپ نے
بھی اوسکے انجیل پڑھنے کے وقت غور سے دیکھا کہ فی الواقع ایک نور عظیم پیدا ہوتا ہے اوس
نوکر سے پوچھا کہ یہہ کیا کلام ہے اور کیا اسکی تاثیر ہے کہ عجیب سنتے ہین اور دیکھتے ہین وہ
مسلمان وہانکے بادشاہ کے ڈر کے خوف سے اور دیوتونکے ڈر سے چھپاتا تھا لیکن وہ گھر والا اوسکا
پیچھا نہ چھوڑتا تھا اور تنگ کرتا تھا یہان تک کہ لاچار ہو کر احوال دین اسلام کا اور انجیل مقدس کا
اوسنے بیان کیا پس وہ شخص اور اوسکی بیٹی فی الفور مسلمان ہوگئی اور انجیل کو پڑھکر اوسکی تلاوت
مین مشغول رہتے تھے رفتہ رفتہ یہہ بات اوس شہر مین مشہور ہوئی تو ستاسی اور مرد و
عورتونے شرف اسلام سے مشرف ہوے یہان تک کہ یوسف ذی نواس حمیری کا بیٹا
کہ بادشاہ اوس شہر کا تھا اور بت پرستی مین مستغرق تھا یہہ بات سنکر اون سب مسلمانونکو
کہ نوے آدمی تھے اپنے سامنے بلایا اور ایک خندق کھدوائی اور خوب آگ سے دہکائی اور
حکم دیا کہ تم لوگ اگر عیسے علیہ السلام کے دین سے نہ پھروگے تو تمکو آگ مین پھونک دونگا اس جماعت
مین بھی ایک عورت تھی بچہ والی کہ دودھ پیتا بچہ اوسکی گود مین تھا اوس بچہ نے آواز بلند سے

کہا کہ ہان بسم اللہ اس اگمین کہتو بدلہ اس آگ کا بہشت ہے سدا رہنے کو پہر بعد اس بات کے کہ
سلمان ہلاک ہوچکے بادشاہ اور اوسکے مصاحب خندق کے پاس کرسیونپر بیٹھے تھے کہ ناگاہ
اوس اگ سے شعلے ایسے بہڑکے کہ اون سبکو جلا کے خاک کر دیا اور یہہ قصہ حضرت عیسے علیہ السلام
کے آسمان پر اوٹھہ جانیکے بعد واقع ہوا تہا اوس روز سے نجران کے لوگونے دین نصرانی کو
حق جانکر قبول کیا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اوسی دین پر تہے اور سردار
اونکے کہ عاقب اور سید وغیرہما تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو مدینہ منورہ مین آکر
حضرت عیسے علیہ السلام کے حالمین بحث و تکرار کی تہی اور آیت مباہلہ کی اونہین کے
جواب مین نازل ہوئی تہی تیسرا قصہ فارس کی زمین مین واقع ہوا تہا کیفیت اوسکی حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہین کہ مجوسی بہی کتاب آسمانی رکہتے
تہے اور ایک پیغمبر کے دین کے تابع تہے اور اونکے دین مین شراب اسقدر کہ بیہوش نکرے
بدن کے نفع کے لیے حلال تہی ایک روز مجوسیونکے بادشاہ نے شراب بہت پی اور اوس مستی
کی حالت مین اپنی بہن سے صحبت کی جب ہوش مین آیا تو نہایت پشیمان و نادم ہوا اور اپنی
بہن سے تدبیر اس عار کی کہ اوسکو لگ گئی پوچہی بہن نے کہا کہ تدبیر اسکی یہہ ہے کہ تو دعوی
بہن کے حلال ہونیکا کر اور کہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اولاد مین بہن بہائی کا نکاح
(دیا) حلال تہا مین بہی اوسی وضع پر قائم ہون بادشاہ نے لوگونکو جمع کرکے اس مذہب اور اس
مسئلہ کو بیان کیا لوگون نے ہرگز قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا انکو کوڑے لگنے مار وا اوسنے
ایسیطور سے کیا لیکن لوگون نے قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا کہ اونکی گردنین مار اوسنے یہی
کیا لیکن لوگون نے اسپر بہی قبول نکیا پہر اوسنے کہا کہ خندقین کہدوا اور اونمین ایندہن
بہروا کے آگ ڈلوا دے جب آگ خوب دہک جاوے تو حکم کر کہ جو کوئی اس مسئلہ سے انکار کرے
اوسکو اس آگمین پہینکدو قدرت آلہی سے عین جلانیکی حالت مین خود ہی جل گیا اور
روز سے مجوس کی مذہب مین آتش پرستی اور بہن کا حلال جاننا رائج ہوا چوتہا قصہ تفسیر ابن جریر
منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شہر سلمانونکا تہا اوسمین قحط پڑا اوس شہر کے لوگ غول کے
غول حبش کیطرف بہاگ گئے حبش کے لوگونکے کہ کافر تہے اپنے بادشاہ سے عرض کی کہ
اگر یہہ سلمان قحط کے مارے ہوے اس شہر مین آوینگے تو ہمپر غلہ کی تنگی ہوجاویگی اور یہان
بہی قحط ہوجائیگا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے دروازہ پر ایک خندق کہودی جاوے اور اوسکو
آگ سے بہرین اور بادشاہ خود بہی وہان تخت بچہا کر بیٹہا اور ایک بڑا بت ہاتی کے برابر وہان
کہڑا کیا اور شہر مین منادی پہرا دی کہ غریب الوطنون اور باہر کے آئے ہون مین سے جو کوئی اس
بت کو سجدہ نکرے اوسکو اس آگمین جہونکدو اتفاقاً ایک مسکین عورت کو کہ بچہ اوسکی گود مین
تہا پکڑ کر لائے اور اوس سے کہنے لگے کہ اس بت کو سجدہ کر اوسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے کہا

تیسرا قصہ

مجوسیون کے پاس بہی کتاب تہی

چوتہا قصہ

کہ اسکے بچہ کو اس سے چہین کے آگمین ڈالدو جب بچیکو وس سے چہین کے آگمین ڈالا تو وہ نہایت بیقرار ہوگئی تب اوس بچے نے آگ کے اندر سے آواز دی کہ اے ماں کچھہ خوف مکر بیدہڑک چلی آکہ یہہ تو آگ نہین ہے پہول ہین اوس عورت نے ہاتہہ اوٹہاکر جناب باریمین دعا کی کہ یارب تو دیکھتا اور جانتا ہے تیرے روبرو حاجت بیان کرنیکی نہین ہے فی الفور اوس آگ سے ایک شعلہ چالیس گز کا اوٹہا اور اون سب کافرونکے اس پاس قناتمی مانند ہوکے سبکو گہیرلیا اور ایک ایک کو جلادیا پہر جب اشارۂ اجمالی سے کہ ان چارون قصون سے منظور تہا فارغ ہوچکے اور بیان کرچکے ان چارون ظالمون سے بدلہ ہاتہون ہاتہہ بلا مہلت واقع ہوا اور اونکا لکر اولٹا ہوگیا یعنے جو آگ کہ مسلمانونکے جلانیکے لیے تیار کی تہی اوسمین آپہی جل گئے اب وجہہ ایسے ہاتہون ہاتہہ بدلہ لینے کی کہ خلاف عادت ہے بیان فرماتے ہین وَمَا نَقَمُوا الخ ؏

عزیزی ؏ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۞ اور عیب نکیا انہنے مگر اس خصلت کو کہ ایمان لاوین خدا پر غالب تعریف کیے گئے پر وہ کہ اوسکے لیے بادشاہی ہے آسمان وزمین کی اور خدا ہر چیز پر مطلع ہے مترجم کہتا ہے کہ ایک بادشاہ جبار نے اپنی رعیت کو تکلیف کفر کی دی جب وہ کافر نہوے تو خندقین آگ سے بہر کے اونکو آگمین ڈالدیا خدا تعالے نے اوس آگ کو بادشاہ اور اوسکے ہمنشینو پر مسلط کیا تا خندق سے اوڑ کر سبکو بالکل جلادیا واللہ اعلم ؏ فتح ؏ اور اونہنے بدلہ نہ لیتے تہے مگر اسیکا کہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے خوبیان سراہا جسکا راج ہے آسمانون اور زمین مین اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ؏

موضح ؏ تفسیر وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور بدلہ نہ لیتے تہے یہہ کافر ظالم مسلمانونسے اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ مگر سبب اسکا کہ ایمان لاتے تہے اللہ پر اس سے معلوم ہوا کہ کسی وجہ کی ان کافرونکو مسلمانونسے عداوت نہتی مگر ایمان کی جہت سے پس اس جہت سے عداوت ایمان کی ہوئی برخلاف اور کافرونکے کہ باوجود مسلمانونکی ایذا دینے کے سالہا سال کی مہلت پائی اور پاتے ہین کیونکہ عداوت اونکی فقط ایمان کی جہت سے نہین بلکہ طمع ریاست اور امید مال وجاہ کی بہی اوسمین ملی ہوئی ہے اور ان لوگون کو عداوت خالص ایمان کیے ہی اور جس ایمان سے دشمنی رکہتے تہے وہی صحیح تہا کیونکہ متعلق اوس ذات پاک کے ساتہہ تہا جو ان صفتون کے ساتہہ موصوف ہے. الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الخ وہ اللہ کہ غالب ہے سب خوبیان سراہا گیا اور وہ ذات ہے کہ اوسی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور ہر صفت ان تینون صفتونمین سے اسی بات کو چاہتے ہے کہ ایمان اوسپر لانا چاہیے کہ اپنے ماسوا پر غالب ہے اور کسیکی عزت اوسکی عزت کو نہین پہنچتی تو اوسپر ایمان لانا ہی عزت و افتخار کا سبب ہوا اور جو وہ

ف ۵ بعض مفسرین فرماتے ہین کہ وہ دلیل اس علیہ السلام ف ۶ اور صہیب مستقبل کے ایسے ... بیان کرنا مطلب ہے کہ فرشتے مسلمانونے ایمان چھوڑا مستقبل کے زمانہ مین تھا اور اوسکے ثابت رہنے اور صبر کرنیکے اونکو عذاب کرنے تہے نہ ایمان ماضی کے ترک کیلیے ۱۲ منہ

محمود ہے تو شکر اوسکا دل اور زبان اور اعضا سے واجب ہوا اور اظہار ایمان کا فرض و لازم ہوا
اور جو اوسکے واسطے بادشاہت ہین آسمان و زمین کی ہوئین تو اوسکے مخالفون سے ڈرنا جائز
ہوا اور یہہ تینون صفتین مذکورہ جیسے موجب اظہار کرنے ایمان کی ہین ایسیطرح سے باعث
ہین بدلہ لینے کی کیونکہ بدلہ لینا دشمنون سے موجب عزت کا ہے نہین تو ذلت پہنچتی ہے
اور تقتضاے محمودیت کا بہی بدلہ لینا دشمنون سے ہے کیونکہ مخالفون سے بدلہ نلینے والیکو
بہی تعریف نہین کرتے ہین مگر عفو کی صورۃ مین سو عفو کرنا کفار پر جائز نہین اور بادشاہت
بہی موجب انتقام کی ہی دشمنو نسے والا دشمن دلیر ہوجاوین اور بادشاہت کے کارخانہ
مین خلل واقع ہو جاوے اور اگر باوجود ان صفتونکے کوئی انتقام لینا چھوڑ دے تو ضرور
رعایا کے حال سے بیخبر ہے کہ دشمنونکی دشمنی کو اور دوستونکی دوستی کو نہین جانتا یا دشمنونکو
ایذارسانی سے کہ اسکی دوستی کے سببسے اوسکے دوستونکو پہنچاتے ہین بیخبر ہے یا محمول کسی
اور سبب پر اور خداتعالے اس بیخبری سے پاک ہے کیونکہ وَاللّٰهُ عَلٰى الخ اور اللہ ہر چیز پر
خبردار ہے اور جب کافر ایمان دار ونسے ایمان کی جہت سے عداوت کرنے لگے اور انتقام
اللہ تعالے کے غافل ہوے تو گویا عزت اور بادشاہت اور خبرداری اور خوبی اوس جنابکی کو انکار
کیا تو حکمتین اللہ تعالے کی ان بدعتونکے جمع ہونیکے سببسے تعجیل انتقام کو تقاضا فرماتی ہین
چنانچہ خندق والونکے قصہ مین نمودار ہوا اور جو دلیل ایک فرد خاص مین صحیح ہوئی تو قیاس
کلی کا اسپر درست آیا چنانچہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ الخ ؂ **عزیزی** ؂

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؂ تحقیق جنہون نے عذاب کیا مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو
پہر توبہ نکی بس اونکے لیے ہے عذاب دوزخ کا اور اونکے لیے ہے عذاب جلانیکا ؂ **فتح** ؂
جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو پہر توبہ نکی تو اونکو عذاب ہے دوزخ کا
اور اونکو عذاب ہے آگ لگی ؂ **مو** ؂ **تفسیر** اِنَّ الَّذِيْنَ الخ تحقیق
جو لوگ کہ ایذا دیتے تہے ایمان دار مردونکو ایمان کی عداوت کے سببسے اور ایمان دار عورتونکو
پہر باوجود مہلت کے اس ظلم سے توبہ نکی اور اسی شغل مین مرگئے اور اگر توبہ کر لیتے تو ہر چند
کہ حق العباد کی جہت سے اونسے پرسش ہوتی لیکن یہہ شدت نہوتی اونپر کیونکہ عداوت
ایمانی اور حق اللہ کے تلف کرنیکے الزام سے چہوٹ جاتے اور اسی آیۃ سے دلیل پکڑی ہے
کہ جو کوئی مسلمان کو قصداً مارے اور پہر توبہ کرے تو توبہ اوسکی مقبول ہے لیکن اس استدلال
بحث ہے کیونکہ مسلمان کا قتل عمداً اگر کفر کی حالت مین ہوا ہے تو بالاجماع توبہ اوسکی مقبول ہے
یعنی بعد اسلام کے کیسکا اسمین اختلاف نہین اور اس آیت مین مراد کافر ہین کہ ایمان کر لیے
مسلمانونکو مارتے تہے اور ایذا دیتے تہے فَلَهُمْ الخ بس اونکے لیے عذاب ہے دوزخ کا

اور اوسمین طرح طرح کی ایذائین ہین سو وہ سارے دکہہ اور ایذائین اونہین کے کام مین مصروف
ہوگئے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اور ظالمون سے علاوہ عَذَابُ الْحَرِيْقِ
عذاب جلن کا کہ تن من اونکا اوسمین گرفتار ہوگا جیسی ایمان والونکو جور و جفا سے جلا دیا تہا اور بعضے
مفسرین نے لکہا ہے کہ جلن کا عذاب قبر مین ہوگا دوزخ کے عذاب سے پہلے اور جو کہ ظالمونکا حال سننے
سے کہ ایماندارونکو ایمان کی جہت سے ایذا دیتے تہے سننے والیکو ایک رنج پیدا ہوا کہ وہ ایمان
والے کہ ظالمونکی بلا مین گرفتار تہے اور جانین اونکی ایمان کے سبب سے برباد ہوئین نہین
معلوم کہ بدلہ اوسکا قیامت کے دن کیا پاوینگے تو اوس انتظار کے دفع کیواسطے نیز سے
ایمان والونکا حال بیان کرنا ضرور ہوا اور جو کہ یہہ بیان ایک نئی بات ہے سننے والیکی تسکین کے
لیے کچہہ مقصود اصلی اس جا سے پر نہتا اسلیے حرف عطف کا ترک فرماکے ارشاد فرماتے
ہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۞
تحقیق وہ کہ ایمان لائے اور کام اچہے کیے باغ ہین کہ چلتی نہرین نیچے اونکے نہرین یہہ ہے مطلب
پانی بڑی ۞ فتح ۞ جو لوگ یقین لائے اور کین بہلائیان اونکو باغ ہین جنکے نیچے
بہتین نہرین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ۞ موضح ۞ تفسیر اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور ایمان پر ثابت رہے در باوجود ظالمونکی ایذا اور تکلیف کے
صبر کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچہے کہ پہلے کام ایسی حالت مین بڑی پونجی ہی جیسے
بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور خدا تعالے کی طرف نکو اختیار کرنا سوائے پر لَهُمْ
جَنّٰتٌ اونکے لیے باغ تیار ہین کہ دنیا کی بلاؤنکے بدلے مین ملینگے پس دنیا کا عذاب
اونکے حق مین ایسا ہے کہ کسیکو اوسکے محبوب کے روبرو اوسکی محبت کے لیے ایذا دین کہ وہ ایذا
اوسکو عین راحت ہو جاتی ہے تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتی ہین اونکے درختونکے تلے
نہرین طرح طرح کی شہد اور دودہ اور پانی اور شراب کی بدلے مین اوس لہو اور پسینے کے کہ کافرونکے
ظلم کے سبب سے بہا تہا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ یہہ بڑی مراد ملنی ہے کیونکہ دنیا کی
مرادین ملنی فانی ہین اور یہہ مرادین باقی کہ ہرگز فنا ہونے والی نہین اور جو معاملہ حق تعالے
کا ان ظالمون سے کہ بسبب ایمان کے مسلمانونکی ایذا کے درپے ہوتے ہین اور ان مظلومونسے
کہ ایمان کے واسطے تحمل جفا کا کرتے ہین دنیا اور آخرت مین بیان فرمایا تو یہہ مطلب ثابت ہوا
کہ اِنَّ بَطْشَ الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ
تحقیق دست درازی تیرے پروردگار کی سخت ہے ۞ فتح ۞ بیشک تیرے رب کی
پکڑ سخت ہے ۞ موضح ۞ تفسیر تحقیق پکڑ تیرے رب کی بہت سخت ہے
کیونکہ اور وںکی پکڑ سے زور سے یا زاری سے یا صبر سے یا شفاعت سے خلاصی ممکن ہے اور عذاب سے

فائدہ

اللہ تعالے کے کسی طور سے ممکن نہین اور یہہ بہی ہے کہ دوسرونکی پکڑ کی نہایت یہہ ہے کہ ہلاک کر دنیا پہر بعد ہلاکت کی مقدور نہین رکہتے کہ ایذا دے سکین کیونکہ اونکی طاقت نہین کہ مردیکو جلادین بخلاف اللہ تعالے کے کہ مرنے اور خاک ہونیکے بعد بہی اوسکے دست قدرت سے خلاصی ممکن نہین وہ قادر ہے کہ جلاکے پہر زندہ کرے پہر جلاوے اسیطرح ابدالاباد تک عذاب مین گرفتار رکہے اسلیے کہ اِنَّهُ يُبْدِئُ الخ ط اِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ تحقیق وہ پیدایش کی کرتا اور پیدایش دوبارہ کرتا ہے اور وہی بخشنے والا دوست دار وہ صاحب عرش کا ہے بزرگ قدر کرنیوالا ہے ہر چیز کو کہ چاہے ط **ف** ترجمہ بیشک وہی کرے پہلے اور دوسری بار **ف** یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا اور وہی ہے بخشتا محبت کرتا مالک تخت کا بڑی شان والا کر ڈالتا ہے جو چاہے ط **موضح** **تفسیر** اِنَّهُ تحقیق وہی ایسا ہے کہ اول بہی پیدا کرتا ہے اور بعد فنا کے بہی پیدا کرتا ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الخ اور وہ اللہ تعالے باوجود اس صفت قہاری اور گرفت گیری کے اپنے مسلمان بندونپر بخشش کرنیوالا ہے اور دوست رکہنے والا کہ دوستی کی کثرت کے سبب سے گناہ اپنے دوستونکے بخشتا ہے اور اونکے عیبونکو چہپاتا ہے اور دوستون اور دشمنوں سے اوسکا معاملہ ایسا کیون نہو کہ وہ اللہ تعالے ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ صاحب ہے جہانکی سلطنت کے تخت کا اور بزرگی اوسکی قدیم ہے اور مجد عرب کے لغت مین خاندانی اور موروثی بزرگی کو کہتے ہین اور جو قدم اور دوام موروثی بزرگی کو لازم ہے تو یہان مراد قدیم بزرگی رکہنے ہے اور قدیم السلطنت بادشاہونکی عادت ہے کہ اپنے دوستون اور دشمنون سے اسطرح معاملہ خوشی اور ناخوشی کا فرماتے ہین نہین تو اونکی سلطنت کے قدم مین خلل واقع ہوجاے اور باوجود ان بہاتون کے اور بادشاہون سے ایک چیز مین ممتاز ہے کہ کسی بادشاہ کو متصور نہین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کرہی ڈالتا ہے جو چاہتا ہے جب ارادہ اوسکا کسی چیز کو متعلق ہوتا ہے پہر اوسمین مخالفت ممکن نہین بخلاف اور بادشاہونکے کہ بہت سی چیزین چاہتے ہین اور میسر نہین ہوتین ایسے شاہنشاہ سے ہر وقت وہر آن ڈرنا چاہیے اور اوسکی رحمت کے امیدوار رہنا چاہیے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ان صفات متضادہ متخالفۃ الآثار سے منظور یہہ بات ہے کہ اوس مالک سے بعید نہین کہ کبہی معاملہ مہربانی اور مغفرت و دوستی کا بندونسے کرے اور کبہی سخت پکڑ مین پکڑے پس مسلمانونکو امیدوار رحمت کا رہنا چاہیے اور ڈرنا بہی چاہیے اوسسے اور کافران کافرونکا حال سنکر کہ جنکا حال آگے مذکور ہے توبہ کرین کفر وغرور سے تا بچین اوس آگ ودکہ سخت سے عیاذًا باللہ منہ ط **ترجمہ عربی**

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝

ف اسکے آگے مولانا صاحب علیہ الرحمہ نے ایک سوال وجواب نحو کے قاعدہ کا لکہا ہے جو چاہے اسکے اصل مین دیکہ لے ۱۲

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ کیا آئی ہے تجکو خبر لشکروں کی کہ فرعون و ثمود ہین بلکہ کافر جھٹلانے مین ہین اور خدا اگرد اگرد اونکیسی پکڑنیوالا ہے ٭ فائدہ ٭ کچہہ پہنچی تجکو بات اون لشکروں کی فرعون اور ثمود کوئی نہین بلکہ کافر جھٹلاتے ہین اور اللہ اونکے گرد سے گہیرے ہے **تفسیر** هَلْ اَتٰىكَ الخ کیا پہنچی ہے تجکو بات ان لشکروں کی کہ ایکمدت تک دروازہ انعام کا اونپر کہلا تہا اور ہر طرحسے طرح طرح کی نعمتین اونکو پہنچتی تہین پہر کیسا کچہہ انتقام اونسے لیا اور سبب انکی خرابی اور بدی کے یہی ذلیل و قلیل لوگ ہوے کہ انعام الہی کے زور کے سبب سے اون لوگونکو کمال ذلت و خواری سے رکہتے تہے اور لشکر فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ فرعون والے اور ثمود کی قوم تہے پس فرعونیونکو ایکمدت تک حکومت اور نعمت دیکے بنی اسرائیل پر کمال تسلط دیا تہا کہ سارے بوجہ کام بیگار پکڑکے اونسے کرواتے تہے پہر تمام مال و ملک اونکا چند روز کے عرصے مین اونہین بنی اسرائیل کو دلوا دیا اور اون فرعونیون کو اونکے آنکہونکے دیکہتے دریاے قلزم مین غرق کر دیا اور ثمود کی قوم کو اول تو نہایت قدرت و قوت عنایت فرمائی یہان تک کہ اونہون نے سات سو بستیان تمام سنگین عمارات سے آباد کین تہین اور حضرت صالح علی نبینا و علیہ السلام کو اور ضعیف مسلمانونکو دشمنی کی بابت کیا کچہہ ذلت و تکلیفین نہ دیتے تہے وہ سب ایک ایک کر کے ہلاک ہو گئے اور ان کے بدبخت اشرار کو حضرت صالح علیہ السلام کی بددعا سے اندہا کر دیا پس یہہ قصے عاقلونکی عبرت کے واسطے کفایت کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے انعام پر مغرور نہو جاوین اور انتقام سے اوسکے ڈرتے رہین لیکن کافر ان قصونسے عبرت نہین پکڑتے ہین اور غرور و تمرد مین گرفتار ہین بَلِ الَّذِيْنَ الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین سوان قصونکو جہٹلاتے ہین کہ یہہ قصے اس قسم کے ہین کہ اہل تواریخ نے لوگونکے تعجب کیلئے بنالئے ہین اور کتابونمین لکہدیتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ قطع نظر ان قصونسے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر شخص کو ہر وقت بے پردہ نمایان ہے اور اگر اپنے ہی حال مین غور کرین تو دیکہین کہ آدمی کا دم کہ زندگانی انسان کی اوس سے تعلق رکہتی ہے وہ بہی اوسکے ہاتہ مین ہے وَاللّٰهُ مِنْ الخ اور اللہ آگے پیچہے سے اونکو گہیرے ہے کہ اونکے زمانے سے پہلے بہی بہت سے سرکشونکو ہلاک کیا اور اونکے زمانے کے بعد بہی اونکو ہلاک کریگا پس انکار ایسے قصونکا لاحاصل ہے کیونکہ قصے ہر وقت مین موجود ہین بیجا ہے اور لفظ وراء کا اصل لغت مین اوس چیز کے معنون مین ہے کہ کوئی شخص اوسکو چہپا وے یا وہ چیز کسی شخص کو چہپاوے اسلیئے اس لفظ کو آگے اور پیچہے دونون کے معنون مین استعمال کرتے ہین اور اسی واسطے بعضے علما اسکے معنون کے باعموم مجاز سے دونون معنون کو شامل ہے اور بعضے اسکو بہ معنی اس وقت کے بہی سمجہین ہین اور لفظ اہل تاریخ اور تکرار کرتے ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ الخ ٭ عزیزی ٭

ع بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بلکہ یہہ قرآن بزرگ ہے لکہا گیا لوح محفوظ مین ٭ فائدہ ٭ کوئی نہین یہہ قرآن ہے بڑی شان کا لکہا ہوا ہے جسکی نگہبانی ہے ٭ **تفسیر** بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ بلکہ یہہ قرآن عظیم ہے کہ

قصے کے ہونیسے پہلے لکہا گیا تہا فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ؁ ایک تختی مین کہ شیاطین اور جن اور انسانکے دخل سے باہر ہے اور محفوظ ہے اوسمین کوئی تصرف نہین کرسکتا کہ زیادہ اور کم اور تحریف اور الحاق کردے پس اس قسم کی محفوظ چیز مین احتمال جہوٹ اور ملاوٹ کا کرنا مقتضا عقل کے خلاف ہے اور بغوی معالم مین ابن عباس رضکی سند کے ساتہہ لایا ہے کہ لوح محفوظ سفید موتی کی ہے طول اوسکا جیسے زمین سے آسمان اور عرض اوسکا جیسے مشرق سے مغرب اور کنارے اوسکے یاقوت جڑے ہین اور دونون دفتیان اوسکی یاقوت سرخ کی اور نور کے قلم سے کلام قدیم اوسمین لکہا ہے سر اوس تختی کا عرش سے معلق ہے اور نیچے کی طرف اوسکی ایک معزز فرشتے کی گود مین رکہی ہے اور وہ عرش عظیم کی سیدہی طرف کہڑا ہے اور سر پر لوح کے یہہ عبارت لکہی ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ دِيْنُهُ الْإِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعْدِهٖ وَاتَّبَعَ رَسُوْلَهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ؁

سورۃ الطارق

سورہ طارق مکی ہے اسمین سترہ آیتین ہین اور اکسٹہ کلمے اور دو سے انتالیس حرف اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے اور ربط اس کا سورہ بروج سے بسبب مناسبت کلام کے ہے کہ ابتدا مین دونونکے قسم آسمانون اور ستارون اور برجون کی واقع ہے اور انتہا مین بہی دونون کے بیان محافظت الٰہی کا غیب کی چیزونکو جیسے لوح محفوظ اور آسمان اور آدمی کی جان سو یہہ چیزین ظاہر ہین کچہہ حاجت بیان کی نہین اور اس سورۃ کا نام سورہ طارق اسلیے رکہا ہے کہ طارق عرب کی لغت مین اوس مہمان کو کہتے ہین جو رات کے وقت آوے اور جو حادثہ کہ رات کو موجود ہوا اوسکو بہی طارق کہتے ہین اسیواسطے حدیثمین وارد ہے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ پناہ لیتا ہون اللہ کی اوس شر سے کہ رات کو ناگاہ آپڑے کیونکہ دفع کرنا ایسی آفت کا مشکل پڑتا ہے اور حدیث شریف مین مسافر کو منع فرمایا کہ طروق کرے یعنی بیچ ایک رات کے وقت گہر مین نہ چلا آوے جب تک کہ اوسکے گہر والے بن سنور کے درست نہولین کہ اوسکو برے حالمین دیکہہ کے نفرت نہو جاوے اور اس سورہ مین مراد طارق آسمان کے تارے ہین اور سب تارے اس صفت مین برابر ہین اسلیے کہ رات کو نظر آتے ہین اور دنکو غائب ہوجاتے ہین اور بعضے مراد طارق سے زحل بعضے ثریا کہی ہے لیکن اکثر علما اسیپر ہین کہ مراد جنس ہے اور ہر ستارہ اسمین داخل ہے کیونکہ ہر ستارہ تین صفتین رکہتا ہے اول تو یہہ کہ ہر ستارہ اپنی شعاع سے تاریکی کو دفع کرتا ہے دوسرے یہہ کہ بنا راہ کا مشرق کی طرف ہو یا مغرب کی طرف ہر مسافر کو تری خشکی کا اسیسے معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ سبب ہے آسمان کی محافظت کا شیاطین کی شر سے اور اوسکے دو سبب ہین اول تو یہہ کہ شیاطین دخانی مادہ سے پیدا ہوے ہین اور اندہیرے کو بالطبع دوست رکہتے ہین اور روشنی سے بہاگتے ہین چنانچہ تجربہ اسکا کیا ہوا ہے کہ اکثر غلبہ انکا اندہیرے مکانمین ہوتا ہے اور جہان

بیان لوح محفوظ

سورۃ الطارق

شمع وغیرہ ہوتی ہے وہان انکا دخل کم ہوتا ہے پس آسمان کو ان نورانی قندیلون سے روشن کیا تاکہ روشن ہونے سے آسمانونکے کہ محض شفاف ہین سب شیطان چند بلا کر بہاگ جاوین دوسرے یہہ کہ فرشتے شعاع سے ستارونکے گیند بنا کر شیاطین کو مارتے ہین جیسے توپکے گولے سے دشمنونکو مارتے ہین اور محافظت آسمان کی تارونسے ایسی ہے جیسے محافظت قلعونکی ہوتی ہے توپونسے کہ برجون اور فصیلونپر چنے ہوتے ہین لیکن فرق اسیقدر ہے کہ تارونکو اور ان گولون کو کہ فرشتے اون تارونکی شعاعونسے تیار کرکے شیاطین کو مارتے ہین دونونکو عرب کی لغت مین نجم اور کوکب اور ہندی مین تارا کہتے ہین اور توپ کے گولیکو توپ نہین کہتے اور قرآن مجید مین تارونکے ان فائدونکو جابجا ذکر فرمایا ہے اور سبب اس سورۃ کا نازل ہونیکا یہہ تہا کہ ابو طالب حضرت کے چچا آنحضرت کے دیکہنے کو آپ کے مکان پر آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانا اونکے روبرو رکہا کہ دودہ اور روٹی تہی پہر دونون کہانے لگے اسوقت ایک تارا آسمان سے ٹوٹا اسقدر زمین سے نزدیک ہوا کہ تمام گہر اوسکی روشنی سے بہر گیا اور ابوطالب کی آنکہین چندہلا گئین اور گہبرا کر ہاتہہ کہانیسے کہینچ لیا اور اوٹہہ کہڑا ہوا اور پوچہنے لگا کہ یہہ کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ تارہ ہے کہ فرشتے آسمان کے محافظت کیلیے شیطانونکے اسکو اوپر سے پہینکتے ہین اور یہہ ایک علامت ہے اللہ تعالے کی قدرت کی علامتون مین ابوطالب متعجب ہوکر خاموش بیٹہہ گیا اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سورۃکو لائے اور اس سورۃ مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ ان چیزونکے دیکہنے سے عقائد حقہ پر دین اسلام کے مضبوط ہونا چاہیے اور اسکو بیہودہ چہوڑ دینا نچاہیے کہ یہہ معاملہ بڑی دلیل ہے آدمی کے حشر ونشر اور معاد پر اسلیے کہ آسمان باوجود اپنی عظمت اور بلندی کے یہان تک کہ ہاتہہ کسیکا اوس تک پہنچ نہین سکتا تب بہی محافظت الہی کا محتاج ہے اور صورت اوسکی محافظت کی اس وضع پر ظاہر ہوئی کہ گرتے ہوئے تارونسے آسمان کے ایک ستارہ دوڑنیوالا پیدا ہوتا ہے کہ شیطانونکو روکتا اور بہگاتا ہے سو آدمی کی جان کہ نہایت ناتوان ہے کسطور سے بغیر اللہ تعالے کی محافظت کے ایسی مصیبتون اور فسادونکی کشمکش مین باقی اور سلامت رہ سکیگی پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ آدمی کی جان اللہ تعالے کے قبض وتصرف مین ہے زندگی مین ہو خواہ بعد موت کے تو بس یہین سے سمجہہ لیا چاہیے کہ بعد موت کے نعمتین اور تکلیفین وہان کی اللہ تعالے کے دست قدرت مین ہین باقی رہا حال بدن کا سو اوسکو بہی بعد تامل وفکر کے قابل پہر پیدا ہونیکے سمجہا چاہیے

عزیزی مختصر ۱ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ

قسم آسمان کی اور قسم اوسچیز کی کہ رات کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور کسچیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا

اس مقام پر مولانا صاحب علیہ الرحمۃ بہت کچھ لکھ گئے ہین اور بعض سے یہہ مضمون ضروری تہا اسلیے یہان لکہدیا گیا ۱۲

چیز راتکے وقت ظاہر ہونی والی ہے وہ تارہ چمکنے والا ہے ۵ ف قسم ہے آسمان کی
اور اندھیرا پڑے آنیوالے کی اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنیوالا وہ تارہ چمکتا ہے ۵
مو ۵ تفسیر وَالسَّمَاءِ الخ قسم کہاتا ہوں میں آسمان کی اور اوس تاریکی کہ
راتکے وقت نمودار ہوتا ہے اور جو اس ستاریمین کہ راتکے وقت دوڑتا نظر آتا ہے لوگونکو
اسمین بڑا تردد ہے بعضے تو یون کہتے ہیں کہ دہوان زمین سے اوٹھکر آسمان کی طرف
جاتا ہے جب کرہ نارکے متصل پہنچتا ہے تو بسبب دہنیت کے کہ اوسمین باقی ہے جل اوٹھتا
پہر اگر لطیف ہے تو جلد مٹ جاتا ہے اور اگر غلیظ ہے تو کئی روز تک بطور نیزیکے یا دمدار
ستارکی طرح یا کسی اور صورت سے رہتا ہے اور بعضے اور اور کچھ کہتے ہیں بس دفع کرنیکو
ان ترددونکے بطور سوال وجواب کے ارشاد فرماتے ہیں وَمَا أَدْرَاكَ الخ اور کیا جانتا ہے
تو کہ کیا ہے وہ ستارہ رات کا آنیوالا النَّجْمُ الثَّاقِبُ ایک تارہ ہے کہ شیطانونکی آنکھونمین
چکاچوندی کر دیتا ہے اور کبھی اوس شعلہ سے کہ اوسمین پیدا ہوتا ہے اونکو جلا دیتا ہے
اور شیطانونکو اوسکے شعاع کے زور سے ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسی چمگادڑکی سورج
کی چمک سے اور جبکہ طارق کی حقیقت بیان کرنیسے فارغ ہوئے تو اب اوس مضمونکو کہ
جسپر قسم کھائی ہے یاد فرماتے ہیں اِنْ كُلُّ نَفْسٍ الخ ۵ عــــز بری ۵
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۵ نہیں ہے کوئی شخص مگر اوس پر فرشتہ نگہبانی
کرنیوالا ہے ۵ ف کوئی جی نہیں جسپر نہیں ایک نگہبان ۵ مو ۵ تفسیر
کوئی جان نہیں خواہ چھوٹی ہو یا بڑی نیک ہو یا بد مگر اوسپر ایک نگہبان ہے اللہ تعالی
کی طرف سے کہ اوسکو حادثونکی سختی میں اور صدموںمین فنا نہیں ہونی دیتا جاتا ہے کہ
وارد عدد اوس کی جان کی محافظت ۵ کہ فنا نہو جاوے ایک فرشتہ ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام
کے لشکر کا اور کام اوسکا یہہ ہے کہ جانونکو درمیان دو نفخونکے صورمین دخل ہونے
اور آدمی کے واسطے نگہبان بہت ہیں کہ نوبت بنوبت رات دن چوکی
دیتے ہیں یہانتک کہ تقدیر الٰہی اسکی ہلاکت کے واسطے متوجہ ہو اور جب مقدر وقت
آ پہنچتا ہے تو وہ دست بردار ہوجاتے ہیں اور تقدیر الٰہی کو سونپ دیتے ہیں اور
حدیث شریف میں وارد ہے وُكِّلَ بِالْمُؤْمِنِ مِائَةٌ وَسِتُّونَ مَلَكًا
يَذُبُّونَ عَنْهُ الشَّيَاطِينَ كَمَا يُذَبُّ عَنْ قَصْعَةِ الْعَسَلِ الذُّبَابُ وَلَوْ وُكِّلَ الْعَبْدُ إِلَى
نَفْسِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ لَاخْتَطَفَتْهُ الشَّيَاطِينُ اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانونپر اوروں سے
زیادہ نگہبان ہیں کیونکہ ایمان کے سبب اونکے دشمن بہت ہیں کہ اونکے دشمن کافر بھی
ہیں اور وہ نگہبان کہ کافر اور مومنونکو آفتونسے بچاتے ہیں اونکا ذکر سورہ رعد میں
ہے لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ اور یہانپر

ف ۵ چنانچہ اصل تفسیرمین کئی قول منقول ہیں ۱۲
ف اون فرشتونکا بیان جو آدمی کی نگہبانی کرتے ہیں ۱۲
ف ۲ یعنی متعین ہیں کہ ہر مسلمان پر ...

ہر شخص کی جان کے نگہبانونکا سورہ انعام مین مذکور ہے کہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور اور فرشتے آدمیونکے نیک بد اعمال لکھنے کے لیے مقرر مین اونکا مذکور سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ مین ہے یعنے إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ اور جو فرشتہ کہ آدمی کے حرف ولفظ پر مقرر ہے اور اوسکو گنتا ہے اور لکھتا ہے ...... اوسکا ذکر سورہ ق مین ہے یعنی مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ غرضکہ یہان بیان کرنا جان کی محافظت کرنیکا ہے کہ یہہ امر اسکے واسطے ہے اور کبھی اس محافظت مین قصور نہین ہوتا اور جو آدمی کو بحث معاد کی اور باقی رہنا ویسے جان کا اور محفوظ رہنا اوسکے نفس کا پہلے موت کے اور بعد موت کے معلوم ہوچکا اور سمجھ چکا کہ میری جان کہ حقیقت مین ذات میری وہی ہے اور بدن اوسکا لباس کی مانند ہے سو وہ جان کہ مالک حقیقی کے قبضہ و تصرف مین ہے تو اب اوسکو اعتقاد کرنے مین معاد کے واقع ہونیکی اور سچ جاننے مین حشر و نشر کے کچھہ تردد نرہا مگر بعید جاننے کے جہت سے بدن کے اعادہ مین کہ اجزا اوسکے بعد موت کے نہایت متفرق اور پراگندہ ہوجاتے ہین کچھہ زمین کی خاک مین ملکر نیست و نابود ہوجاتے ہین اور کچھہ حیوانات کی خوراک ہوجاتی ہین پھر وہ حیوانات ملکونمین جا کر مرتے ہین اور خاک مین انکی مل جاتے ہین اور بعضے ...... ایک ملک سے دوسرے ملک کو اور ایک جنگل سے دوسرے جنگل کو اڑ جاتے ہین پھر ان سب متفرق اجزاونکو جمع کرنا اور پہچاننا کہ یہہ جز فلانے کے بدن کا ہے اور یہہ جز فلانے کے بدن کا یہہ ایک کام ہے کہ عقل ظاہر بین کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے اوسی سبب سے کسی گنتی والے کے کہا ہے بند لیکا دہرہ سے بات جھڑتے یون کہین سن رہے نکلے رہے ہنا ایکے جھڑے ناو ملین دور پڑنگے جاے پتا پار اس تعجب کے دفع ہونیکے واسطے ٥

ایک راہ اوسکو بتاتے ہین کہ فَلْيَنْظُرِ الخ عزیزی فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ٥ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ٥ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ٥ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہے مرد کی پیٹھہ اور عورت کے سینہ کی ہڈی سے ٥ فتح ٥ اب دیکھہ لے آدمی کا ہے سے بنا بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھہ اور چھاتی سے ف کہتے ہین مرد کی منی آتی ہے پیٹھہ سے اور عورت کی چھاتی سے ٥ موضح ٥ تفسیر فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ الخ یعنی دیکھے کہ کس چیز سے بنایا گیا ہے اور مادہ اوسکی خلقت کا کہان سے جمع کرکے لائے ہین تفصیل اسکی یہہ ہے کہ نطفہ آدمی کا خلاصہ ہے لہو کا کہ غذا سے ہوتا ہے اور غذا یا اگنے والی چیز مین سے ہے یا جاندار چیز سے سو اگر اگنے والی چیز سے ہے تو اوسکی بہت قسمین ہین جیسے اناج اور ساگ و ترکاری اور میوہ اور مصالح گرم و سرد اور سواے انکے بہت سی چیزین ہین اور جو حیوانی ہی تو اوسکی بھی کئی قسمین ہین جیسے گوشت اور دہی اور دودہ اور گھی اور چربی اور سواے انکے اور طب کے علم مین مقرر ہے

کہ غذاے صالح کے کہانیکے بعد جب بہتر ساعتین گذرتی ہین تو منی پیدا ہوتی ہے تو آدمی کو
اپنی ہر روز کی غذا مین فکر کرنی چاہیے جیسے چانول کہ کہانے آئے ہین کس قطعہ زمین مین کس کہیت
مین کس گانو مین سے پہر وہ گانو کس پرگنہ مین اور وہ پرگنہ کس سرکار مین اور وہ سرکار کس صوبہ مین
اور وہ صوبہ کونسی مملکت مین متعلق ہے جہان ان چانولونکو بویا تہا اور بنجارونکو کس ارادے
پر اسبابکا مستعد کیا کہ اس ملک سے اونکو یا بیلونپر لادکر اس بازار مین لائین اور مجہہ بیچارے کے
ہاتہہ بیچین اور مجکو اونمین سے کہانا نصیب ہوا اور اسی قیاس پر حال تمام ضروریات کو اپنی غذا کے
جانین اور سمجہے کہ میرے مان باپ کو بہی اسیطرح سے غذائین طرح طرحکی دور دور کے ملکون سے جمع کر کر
کہلائین تہین تو نطفہ میرا اونکے بدنمین پیدا ہوا تہا اور مجکو اوس نطفہ سے بنایا پہر جو شخص کہ ہر روز
کی غذائین اسقدر اجزاے متفرقہ کو جمع کرتا ہے کہ اگر ان سبکو ایک جاے پر اکہٹا کرین تو آدمی کے
بدن کے انداز لیسے ہزارون درجے زیادہ ہو پہر اوس سے کیا بعید ہے کہ چالیس برسکے عرصہ مین
کہ دونون نطفونکے درمیانمین ہے تمام اجزاء کو بدن کے کہ بلاشبہ اس مقدار سے کمتر ہین متفرق
مکانون دور دراز سے جمع کرکے صورت گوشت اور پوست کی پہناوے پہر بعد اوسکے غذا کو نطفہ
کرکے کہانے کہان کو پہنچاتے ہین اور راہ مین اس نطفہ کے کون کون سی ہڈیان بڑی بڑی
سخت کہ آدمی کے بدنمین پہاڑونکے مانند حائل ہین پہر باوجود اسباب کے اوس نطفہ کو کس تدبیر
سے دماغ سے کہینچکے پیشاب کی مقام کو پہنچاتے ہین پہر اوس راہ سے رحم کے اندر کسطور سے پہنچاتے ہین
چنانچہ فرماتے ہین خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ پیدا کیا گیا ہے آدمی اچہلتے پانی سے اور وہ پانی مرد و
عورت کا نطفہ ہے کہ رحم مین ملکر یکسان ہوجاتا ہے پس اوس غذا کو بعد طے ہونے چار ہضمین کے
درجون کے صورت پانی کی بخشنا دلیل صریح ہے کہ بدلنا صورتونکو یعنی ایک صورت کو دوسری
صورت پر کردینا قدرت الٰہی کے روبرو بہت آسان کام ہے یَخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ
وَالتَّرَآئِبِ نکلتا ہے وہ اُ چہلتا پانی درمیان سے پیٹہہ کے اور سینے کی ہڈیون کے کیونکہ
مادہ منی کا اول دماغ سے اوترتا ہے اور ان رگومین کہ دونون کانونکے پیچہے ہین وہان سے
گذرکر نخاع مین آتا ہے اور مقام نخاع کا درمیان مین پیٹہہ اور سینے کے ہے پہر وہ مادہ مرد کی
پیٹہہ کے منکونکی راہ سے گذر کر گردونمین آتا ہے وہانسے خصیونمین وہانسے ذکر کے نیچے کی رگ مین
ہوکر رحم مین گرتا ہے اور عورت کے سینے کی طرف سے اسیطور سے خصیونمین کہ رحم کے عمق مین
ہین اگر جماع کی حرکت کے سبب سے رحم مین گرتا ہے اور رحم مین دونون مل جاتے ہین اور
یہانسے معلوم ہوا کہ منظور اس آیۃ سے پانی کے گذرنیکا بیان ہے کہ کس کس طور سے اس قسم کی
سخت راہ سے کہ دونون طرف ایسی بڑی بڑی ہڈیان ہین اوسکو روانہ کرتے ہین اور اوسکے سفر کی
انتہا کو پہنچا دیتے ہین نہ یہہ کہ مادہ منی کا پیٹہہ مین یا سینے کی ہڈیونمین پیدا ہوتا ہے والا طب کے
قاعدہ کے مخالف ہو کیونکہ اونکے نزدیک منی تمام عضاسے لیجاتی ہے اسلیے اولاد مین مشابہت

ف دونو نطفون کے درمیان مین چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲

مان باپ کی ہر عضو مین پائی جاتی ہے اور وہ مادہ دماغ مین جمع ہوتا ہے اور وہانسے رگونکے راستے سے
جو کانون کے پیچھے ہین اوترتا ہے اور جب آدمی کو تھا اپنی جان کی حضرت حق کے قبضے مین معلوم ہو چکی
اور کیفیت اپنی تمام غذے متفرقہ کی اور اپنے ہونیکے مادیکی ابتدائے خلقت مین اور بدلنا اوسکا
ایک صورت سے دوسری صورتین اور گذرنا اوسکا ایکجا سے دوسری جا کو بھی ظاہر ہو چکا پھر پیدائش
اور معاش کو بھی اپنی خوب معلوم کر لیا تو اب اگر آخرت کو بھی نہین دونون حالتو نپر قیاس کریگا تو اوسکو
نزدیک یقینی ثابت ہو جاویگا کہ اِنَّهٗ عَلٰی الخ عــزیزی ط اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۹
تحقیق خدا دوسری بار پیدا کرنے پر آدمی نکے قادر ہے ط فتح ط بیشک وہ اوسکو پھیر لا سکتا ہے
ط مثنوی ط تفسیر تحقیق اللہ تعالیٰ خالق آدمی کا ہے سطور سے کہ البتہ وہ پھیر لانے پر
اوسکے قادر ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ لوگونکے جلانیکا ارادہ کریگا تو ایک
مینہ عرش عظیم سے اوتاریگا کہ خاصیت اوسکی پانی کی خاصیت مرد کی منی کی رکھتا ہوگا اور قوۃ جماؤ کی
اوسکے اندر رکھی ہے کہ مردیکے بدن کے اجزا کو زندگی کے قبول کرنیکا مستعد کرے اور تعلق ارواح کا
اونکے ساتھہ صحیح ہو جاویگا لیکن اس بار کا پھیرنا موقوف ہے ایک وقت پر کہ بیان اوس وقت کا اس
آیۃ مین ہے یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ الخ ط عــزیزی یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ ۹ لا
فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ط جسدن امتحان کیے جاوین بھید لوگونکے پس نہو آدمی کو کچھہ طاقت
اور نہو مدد دینے والا ط فتح ط جسدن جانچے جاوین بھید تو کچھہ نہوگا اوسکو زور اور نہ کوئی
مدد کرنیوالا ط مثنوی ط تفسیر یَوْمَ تُبْلَی الخ جسدن ظاہر کیے جاوینگے
بھید اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ آدمی پر دنیا مین احکام بدن کے غالب ہین اور احکام روح کے
مغلوب اسلیے اوصاف اپنی روح کے صنعت و تکلف سے دبا چھپا سکتا ہے یہان تک کہ ہرگز اثر اسکا
بدن پر ظاہر نہین ہونے دیتا جیسا کہ لوگ نامردی اور بخل اور اور بری خصلتونکو اپنی صنعت و تکلف سے
پوشیدہ رکھتے ہین اور اثر اضطراب اور گھبراہٹ کا چہرے پر ظاہر نہین ہونے دیتے اور قیامت کے دن
حکم روح کا غالب ہو جاویگا اور جو سیاہی کہ روح کے جوہر مین مخفی تھی چہرے کی سیاہی بنکر ظاہر ہوگی
اور جوارح مین کہ اعضا مین منتشر ہین کاموں پر اون اعضا کے گواہی دینگے اور تمام اوصاف باطن کے
ظاہر ہو جاوینگے اور جو پھیر لانا آدمی کا جزا دینے کے واسطے ہے تو ضرور اوس وقت پر موقوف ہونا
چاہیے اور پہلے اوس سے پھیر لانا حکمت کے خلاف ہے اور سرائر لغت مین چھپی چیزونکو کہتے ہین
اور یہان پر شامل ہے عقائد باطلہ کو اور فاسد نیتونکو اور نیک و بد عملونکی نشانیونکو کہ آدمی کی روح
مین سما جاتے ہین اور مانند اچھے برے رنگ کے روح کے چہرے پر نمودار ہوتے ہین فَمَا لَهٗ الخ پھر نہوگی
آدمی کو اوس روز کچھہ قوۃ کہ اپنے کامونکو ظاہر نکرے اور بھید ونکو چھپا رکھے جیسا کہ دنیا مین قوۃ
روکنے چھپانیکی رکھتا تھا کہ خوف و گھبراہٹ کے وقت اپنے کو تھانبتا تھا اور باوجود مار دہاڑ کے اپنی چوری
بدکاری کا اقرار نکرتا تھا وَلَا نَاصِرٍ اور نہوگا کوئی مددگار کہ باوجود ظاہر ہونے قصور کے اوسکی سزا ہونے

ع ۶

یعنی اسد زیبا مین السرائر جمع سریرہ بمعنی دل کی چھپی باتین مانند عقائد و نیتون باطلہ کے ۱۲

کردی جیسے دنیامین یاردوست باوجود ثابت ہونے تقصیر ونکے مانع ہو جاتے ہین اور سزا
نہین دینے دیتے اور جو دنیامین طریقہ نجات کا سزسے وقت ثابت ہونے گناہون اور تقصیر ونکے انہین
دو طریقہ مین منحصر ہے اسکو کہ کمال قوت سے اسکو چھپا ہوا اور پوشیدہ رکھے اور کسی طرح ثابت
نہونے دے یا باوجود اظہار کے مدد سے رفیقون اور مددگارون کی امدادی سے اونکی محفوظ رہے
ان دونون طریقونکو اوسدن مطلق نیست ونابود کرینگے تاکہ سزا دینے مین جو قابل سزا کے
ہے قصور واقع نہو نہین تو وہ دن بھی دنیا کے دنکی طرح سے درہم برہم ہوجاوے اور روز فصل ہے
اور جبکہ ان آیتونمین دو مضمون مذکور ہوے اول تو یہہ کہ دوسری بار پیدا کرنا آدمیکا ساتھ
روح اور جسد کے قدرت مین اللہ تعالیٰ کے ہے دوسرے یہہ کہ قیامت کا دن سرائر اور پوشیدگی کے
ظہور کا دن ہے کہ جیسے بھید نفس کے اوس روز ظہور کرینگے اونکا چھپانا اور تدبیر سے چھپانا اونکا ممکن نہوگا
اب ثابت کرنیکو ان دونون مضمونونکے دو دلیلین قسم کی صورت سے ذکر فرماتے ہین :
وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الرَّجْعِ الخ ﴿ ترجمہ ﴾ وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ قسم آسمان پھیر لانیوالیکی اور
قسم زمین پھٹنے والیکی یعنی نبادات باہر نکلنے سے تحقیق قرآن کلام فیصلہ ہے اور نہین قرآن کلام بیہودہ
﴿ فائدہ ﴾ قسم ہے آسمان چکر مارنیوالیکی اور زمین دراڑ کہانیوالیکی یہہ بات دو لوک ہے اور نہین
یہہ بات ہنسی کی ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
اور قسم کہاتا ہون مین آسمان چکر مارنیوالے کی کہ ہمیشہ حرکت دوریہ مین اپنی وضع متروک کو پھر عود
کرتا ہے اور ہر دورہ مین رات و دن کے ہر جزو اوسکا اپنی وضع متروک کو رجوع کرتا ہے بعضے تارے
سالمین بعضے مہینے مین بعضے اوس سے زیادہ مین اپنی وضع متروک کو رجوع کرتے ہین پس
رجوع ہونا انسان کی روح کا اپنے حیات متروک کی طرف اور اپنے بدن قدیم کی تدبیر کے واسطے کیا
بعید ہے کیونکہ ہر رات و دن مین حرکت دوریہ فلک کی نظر آتی ہے وَالْاَرْضِ الخ اور قسم ہے
زمین دراڑ کہانیوالیکی کہ اوسکے پھٹنے سے طرح طرح کے نباتات اوسکے اندر سے نکلتے ہین اور چشمے
جاری ہوتے ہین اور زر و جواہر کانونمین سے نکلتے ہین پس قیامت کے دن ظاہر ہونا اسرار
مودعہ کا یعنی امانت کا جو نفس انسانی مین ہے کچہہ بعید نہ رہا کیونکہ زمین کو جو خزان کے دنونمین
دیکھے تو سارے نباتات اوسمین پوشیدہ ہوتی ہے پھر جب موسم بہار کا پہنچتا ہے اور مینہ کا پانی
اوس مین کے اجزا مین ملتا ہے اور اوسکو نرم کر دیتا ہے تو پھر تمام چھپی چیزین اوسکی ظاہر ونمودار
ہوجاتی ہین پس یہی حالت نفس کی ہوگی جب اوسپر روح کا فیضان ہوگا عالم آخرت مین اور
بعضے مفسرین نے رجع کے معنے مینہ کے لکھے ہین اور کہتے ہین کہ بخارات زمین دریا کے اوپر چڑھتے ہین
جب طبقہ زمہریر کے متصل پہنچتے ہین تو پانی ہو کر برستے ہین پس اس تفسیر سے بھی بخارات کو
مادیکا اپنے اصلی مکان کی طرف رجوع ثابت ہوا اور یہہ دلیل انسان کے رجوع ہونیکی ہے

عالم روحانی کی طرف کہ مقر یعنی ٹہکانا اصلی اسکا تہا اور اس بات سے پہلا مضمون ثابت ہوتا ہے اِنَّهٗ تحقیق
یہہ بات کہ حق تعالی پہیر لانیکے پر انسان کے قادر ہے اور پہیر لانا اوسکا موقوف ہے اسرار ظاہر ہونیکے وقت پر
سو وہ قیامت کا دن ہے لَقَوْلٌ فَصْلٌ البتہ یہہ بات کہلی دو ٹوک ہے کچہہ شبہ اسمین نہین وَمَا
هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین ہے بات ہنسی کی کہ دلیل قوی نرکہتی ہو اور بطور خیال کے دلمین گذری ہو
یا شعرا کے مبالغونکی طرح کچہہ اصل نرکہتی ہو جیسے کفار کہتے ہین کہ وعدہ وعید پیغمبرونکے بعث اور جزا کے
ایسے ہین جیسے لڑکونکو فرضی ناموسے ڈراتے ہین کہ شوخی نکرین اسیطرح سے پیغمبر بہی اسلیے ڈراتے ہین
کہ دستور عالم فاسد و خراب نہو جاے اور رسمین بد اور اعمال قبیح رائج نہون پس از راہ عقلمندی کے
وعدہ اور وعید اور ترغیب ترہیب کرتے ہین اور حقیقت مین یہہ چیزین کچہہ بہی نہین ہین اور انکا محال
ثابت کرنیکو کا فر حجتین اور شبہے بیان کرتے ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ الخ
عزیزی اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ تحقیق کافر بداندیشی کرتے ہین انکیطور
بداندیشی کے اور مین بہی بداندیشی کرتا ہون انکیطور بداندیشی کرنی اور یہہ وعدہ وعید کے ثابت ہوا فتح
البتہ وہ لگے ہین داو کرنے مین اور مین لگا ہون ایک داو کرنے مین موضح تفسیر اِنَّهُمْ
تحقیق یہہ کافر کہ قرآن کو کلام فصل نہین جانتے بلکہ ہزل سمجہتے ہین يَكِيدُوْنَ كَيْدًا کرتے
ہین ایک داو یعنی قرآن کے مضمون کے دفع کرنیکو شبہے پیدا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ باتین
عقل کے خلاف ہین تا عام لوگونکے نزدیک ہزل ہونا اسکا ثابت ہو جاوے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا اور مین
بہی اونکے مقابلہ مین داو کرتا ہون بطور مکر کے تا کہ کلام فصل ہونا اسکا مدلل اور واضح ہونا اسکا
عام و خاص کے نزدیک ظاہر ہو جاوے کیونکہ کافر جسوقت کہ واقع ہونے مین جزا اور حشر و نشر کے
شک شبہے لاتے تہے تو جواب اوسکا ساتہہ مثیلون اور دلیلون کے جزا اور حشر و نشر کے مقدمہ مین
صاف صاف نازل ہوتا تہا یہان تک کہ مجمل باتین مفصل ہو گئین اور کسی طرح کا شک و شبہ اسمین
نرہا تو شبہے اونکے سبب ہوے زیادتی ثبوت مطلب اور وضوح مقصد کے اور وہ بات سے بیخبر و غافل
رہے اور یہی حقیقت ہے کید کی کہ حریف کو بیخبر ملزم کردے اور اوسکے مطلب کا نقیض یعنے اولٹا
ثابت ہو جاوے اور ہر چند کہ حق تعالے قادر ہے کہ ثابت کر دینا مطلب کا عین ہوشیاری اور خبر داری کی
حالت مین کردے لیکن بیخبری کی حالت کے الزام دینے مین کمال خجالت اور ذلت اونکی
منظور ہوئی کیونکہ وہ لوگ بہی ذلت اور خجالت دینے مین اوسکے رسولونکی ارادہ کرتے تہے اور جب
معلوم ہوا کہ ہونا کافرونکا اوسوقت مین کہ وقت نزول وحی کا اور اوائل اسلام کا تہا اور طرح طرح کے
شبہے لانا اونکا اسلام کے عقیدونکے گویا دلائل اسلام کی ترقی کا موجب تہا اور جبتک کہ وہ زندہ
ہین اور شبہے لاتے ہین تو گویا اسلام کی دلیلون کی ترقی مین کوشش کرتے ہین اس سبب سے
کہ حقیقت کار سے بیخبر ہین بس یہہ عین منفعت اور اسرار حکمت ہے تو ہلاکت کی دعا کرنی اونکے
واسطے اس وقت مناسب نہتی اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنگدلی کے سبب سے چاہتے تہے کہ جلد

ہلاک ہوں اسلیے ارشاد ہوا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ الخ ۵ عــزیزی ۵
فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۵ پس مہلت دے کافرونکو اور چھوڑدے اونکو تھوڑا سا ۵ ع
۵ فتح ۵ سو ڈہیل دے منکرونکو ڈہیل دے اونکو صبر کر ۵ موضح ۵ تفسیر فَمَهِّلِ
الخ پس مہلت دے کافرونکو اور جلدی اونکی بددعا مین نکر اونکے شبہے کرنیکے سبب نزول
وحی کا اور شبہونکا جواب پے درپے پہنچتا ہے اور حقائق شریعت اور دین کے اور احوال حشر و
کے کما حقہ تحقیق اور واضح ہوتے جاتے ہین اور بعد اوسکے ظہور دین کا خوب متحقق ہو جاوے
اور الزام اور حجت اور دفع شبہ کا اپنی نہایت کو پہنچے تو اوسوقت تجکو جہاد و قتال پر مامور کرینگے
اور تیرے ہاتھ سے ہلاک کرینگے أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۵ فرصت دے انکو تھوڑے دنون
وہ دن ابتداے بعثت سے قریب چودہ برس کے تھے اور اس عرصہ مین جو شبہ کہ اونکی خاطر مین
گذرتا تہا کرتے تھے اور جواب اسکا پاتے تھے بعد اوسکے کوئی شبہ اونکے دلمین نرہا تو عناد اور
شرارت اونکی ظاہر ہوئی اور قابل سیاست اور تنبیہ کے ہوے اور اتنی مدت کی مہلت دینے
مین نکتہ یہہ ہے کہ یہہ مقدار آدمی کے سن بلوغ کی ہے کہ جب اس حد کو پہنچتا ہے تو عقل بدن اوسکے
کامل ہو جاتے ہین اور قابل سیاست اور جزا کے ہوتا ہے پس ابتداے بعثت مین سے اور عرب
کے کافر حکم لڑکیکا رکھتے تھے کہ آہستہ آہستہ تعلیم اور سمجھانا شریعت کے حکمونکا اور تامل اونکا
دلائل مین اور جاننا بھلائی برائی دین کے قاعدونکا اونکو منظور تہا اور دکھانا معجزون اور
آیات بینات کا اس مقدمہ مین کفایت کرتا تہا جبکہ اس مدت تک بھی کفر سے اونہون نے نہ توبہ کی
تو باوجود پرورش کامل کے محتاج تادیب و تعزیر کے ہوے تو پس حکم جہاد و قتال نازل
ہوا ۵ عــزیزی ۵ سورة الاعلیٰ سورہ اعلی مکی ہے اور
اسمین انیس ۱۹ آیتین اور بہتر کلمے اور ایکہزار دو سو حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ اذا الشمس کورت کے
اور وجہ اسکی ربط کی سورہ طارق سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین فرمایا ہے کہ نفس انسانی کیواسطے
نگہبان مقرر ہین اللہ تعالےٰ کیطرف سے اور اس مین یہہ مذکور ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کا
اللہ تعالےٰ خود حافظ و نگہبان ہے اس بات سے کہ علوم غیبی کی وحی کو فراموش کر دیوے اور اوس
سورہ مین انسان کی کیفیت کی ابتدا کا بیان ہے کہ نطفہ اوسکا کہان سے آتا ہے اور کہان کو جاتا ہے
اور اس سورہ مین اسکی خلقت کی انتہا کا بیان ہے کہ بعد کمال تربیت کے کیا صورت پکڑتی
ہے اور اوس سورہ مین قرآن مجید کے اوصاف مذکور ہین کہ اپنی ذات سے وہ کلام اعجاز
نظام کیا کچھ رتبہ رکھتا ہے اور اس سورہ مین بھی اوصاف قرآن مجید کے بیان ہین بنسبت اونکے
کہ عمل کرنا اسپر موجب نجات کا ہے اور منہ پھرانا اس سے ہلاکت کا سبب ہے اور اس سورہ کا نام
سورہ اعلیٰ اسلیے رکھا ہے کہ اول مین اسکے یہہ نام اسماء الٰہی مین سے مذکور ہے اور اس سورہ کے
نازل ہونیکا سبب اسطور سے بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی بڑی سورتین

[illegible]

سبح اسم

نازل ہونے شروع ہوئین اور بیحد و بے حساب غیب کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کیواسطے
سے علوم نازل ہونے شروع ہوے تو خاطر مبارک مین یہہ دغدغہ آتا تھا کہ مین تو امّی محض ہون
یاد رکھنا ان الفاظ و معنونکا بغیر لکھنے کے مجھسے کیا ہوسکیگا مبادا کہ بہت سی چیزین اُسمین سے
بھول جاؤن اور رسالت کے مقدمہ مین نقصان واقع ہوجاوے پس خدا تعالےٰ نے اونکی خاطر
مبارک کی تسلی کرنے لیے یہہ سورۃ نازل فرمائی اور اس سورۃ مین خوشخبری دی کہ جناب خدا تعالےٰ تیری
خود اوستادی کریگا تجکو بھولنے کا خطرہ ہرگز نہ لانا چاہیے اور اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے ح
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو بہت دوست رکھتے تھے اور وتر کی پہلی رکعت مین اور
جمعہ او عیدین کی پہلی رکعت مین اسی سورہ کو اکثر پڑھتے تھے اور سلف کے لوگ بھی اکثر تہجد کی نماز مین
اس سورۃ کو پڑھتے تھے اور اسکی برکت کے امیدوار رہتے تھے اور عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب آیۃ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس تسبیح کو اپنے رکوع مین مقرر کرو یعنے رکوع مین سبحان ربی العظیم پڑھا کرو اور جب
آیۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے سجدہ مین مقرر کرو یعنے
سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا کرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ جو شخص سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھے تو چاہیے کہ اوسکے ساتھ ہی سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے تاکہ فرمانبرداری امر الٰہی کی ادا ہوجاے ترجمہ عزیزی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ساتھ
پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کے نام کو **فائدہ** پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اونچا

موضح تفسیر پاک سمجھ نام کو اپنے رب کے کہ سب اونچوں سے اونچا ہے جانا چاہیے
کہ اکثر مفسرین کے نزدیک پاک جاننا نام کا کنایہ ہے پاک جاننے ذات سے کیونکہ عرب کا قاعدہ ہے
کہ تعظیم و ادب کے مقام پر ذات کو نام کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین چنانچہ عرف مین مشہور ہے کہ بادشاہون
او امیرونکے حضور مین عرض کرتے ہین کہ حضور کے نام سے یہہ کام ہوا اور فلانا قلعہ فتح ہوا پس اگر
سَبِّحْ رَبَّكَ فرماتے تو یہہ رعایت تعظیم و ادب کی حاصل نہوتی دوسرے یہہ کہ ذات
کو حق تعالےٰ کے سواے کوئی نہین جانتا پس پاک جاننا اوسکی ذات کا یہی ہے کہ ناقص اور
نالائق کے نامونکو اوسکی ذات پاک کی طرف نسبت نکرے اور حق کی ذات کو پاک جاننے
کے معنے جسقدر کہ شریعت مین وارد ہین یہہ ہین کہ اجمال کے طور سے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالیٰ کی
ذات ہماری عقل و وہم اور ادراک سے برتر ہے اور کوئی نالائق صفت اور عیب اوسکے جاہ و
جلال کے سراپردونکے گرد نہین پہنچ سکتی اور تفصیل سے یہی سمجھہ لیا چاہیے کہ وہ ذات پاک
نہ جوہر ہے نہ جسم نہ عرض اور کل اور بعض کو اوسمین گنجایش نہین ہے اور صورت اور جہت اور حد
اور نہایت اور مجلس اور مکان کی قیدین ہرگز اوسکو لاحق نہین ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز اوسکے

مشابہت رکھتی ہے اور نہ وہ کسی چیز سے مشابہت ہیں نہ مثل اور شریک ہے اور جو رو بچون سے اور
کہانے اور پینے سے اور جو چیزین کہ حدث اونکو لازم ہے یا موجب زوال وفنا کی ہین وہ
ذات پاک اون سب چیزون سے پاک ومبرا ہے اور ایک گروہ نے مفسرون کے لکھا ہے کہ جیسے
اللہ تعالیٰ کی ذات کو پاک جاننا فرض ہے اسی طرح سے اوسکے پاک نامونکی بھی تعظیم وعزت واجب
ہے پس اس آیۃ مین اسلیے اوسکے نامونکا پاک رکھنا مراد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے نامونکو پاک کہنے
کے معنے یہہ ہین کہ اوسکے نام کو ایسی چیز پر جو نقصان اور عیب پر دلالت کرتی ہو نہ لین اور
اوسکے نام کو اوسکے غیر پر جاری نہ کرین اور ذکر اوس جناب پاک کے نامونکا تعظیم اور طہارت
اور حضور قلب اور کمال توجہ سے بجالاوین تا کہ تصفیہ قلب کا حاصل ہوا اور اچھا میل پاوے
الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ وہ کہ پیدا کیا پھر درست اندام
کیا اور وہ کہ اندازہ کیا پس راہ دکہائی ۝ فـــ ۝ جسنے بنایا پھر ٹھیک کیا اور جسنے
ٹھرایا پھر راہ دی ۝ مو ۝ تفسیر الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ
یعنی پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہر چیز کو پھر پورا کیا اور معتدل بنایا حاصل یہہ ہے
کہ پیدا ہین کو ہر چیز کے باعتبار خواص اور منفعتون اور اون فائدونکے جو اوس چیز سے منظور ہین
کمال کے درجہ کو پہنچایا ہے اور ایک خاص مزاج کہ اون کمالون کو قبول کرے اور وہ منفعتین
اور فائدے اوس سے ظاہر ہون اوسکو بخشا ہے چنانچہ جو شخص حیوانات کی قسمونکو انسان اور
ہاتی سے لیکر مچھر اور چیونٹی تک غور کرے اور اسیطرح سے نباتات اور کانونکو دہیان کرے تو یقینی
جانے کہ ہر چیز کو اوس چیز کے فائدے حاصل ہونیکا اسباب عنایت فرمایا ہے وَالَّذِي
قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ اور تیرا پروردگار وہ ذات پاک ہے کہ اندازہ فرمایا ہے ہر شخص کیواسطے
ایک کمال کو پھر راہ بتائی اوسکو اپنے کمالات حاصل کرنیکی یہان تک کہ بچےکو مان کے پیٹ مین
پیٹ سے باہر نکلنے کی راہ الہام فرماتا ہے اور پیٹ سے نکلنے کے ساتھ ہی دودھ پینا اور
رونے سے اپنا حال ظاہر کرنا اوسکو الہام ہوتا ہے اور ہر نر کو مادہ پر جست کرنا اور پانی مین تیرنا
اور کنوین نا دولی کا سیکہانا اور معاش کے کامونکی مصلحتین غیب سے تلقین ہوتی ہین اور
شہد کی مکہی کو مہندسی کے فن مین کامل کیا ہے کہ عجیب وغریب طرحکے گہر بناتی ہے
پہر اوسمین سے شہد نکالتی ہے اور کہتے ہین کہ سانپ جاڑے کے دنون ہوا کی سردی سے اندہا ہوجاتا
پھر جب بہار کے دن آتے ہین تو سونف کے درخت کی طرف جاتا ہے اور اپنی آنکہونکو اوسکے
پتونپر ملتا ہے یہان تک کہ اوسکی آنکہین روشن ہوجاتی ہین اور جو کچھہ کہ اموات جانورون
اور حشرات کو معاش کے اسباب کرنیمین اور توالد اور تناسل اور اور امور ضروری کیواسطے
الہام ہوتے ہین سو یہہ سب احوال کتاب عجائب المخلوقات مین خوب تفصیل سے لکھے ہین
اور حکما نے لکھا ہے کہ ہر مزاج مستعد ایک قوۃ خاص کا ہے اور ہر قوۃ قابل ایک کام معین کے ہے

اور تقدیر آسی سے عبارت ہے کہ اجزاء کو جسم کے اسطورے بناوین کہ ایک قوت کے قبول کرنے پر مستعد ہووے اور ہدایت عبارت ہے اوس قوت کے فیض دینے سے تاکہ مقصد دارمعین کام کا ہوجاوے اور ان دونون تصرفونسے صلاحیت عالم کی منتظم کی ہے ۞ **عزیزی** ۞

وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝ اور وہ کہ نکالی اوسنے گھانس تازی پھر کیا اوسکو خشک وسیاہ ۞ **فتح** ۞ اور جسنے نکالا چارہ پھر کر ڈالا اوسکو کوڑا ۞ **موضح** ۞ **تفسیر**

اور پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ اپنی قدرت سے ایسی چیز نکالی ہی کہ اوسکو جانور چرتے ہین جیسے گھانس کہ اوسکو بہائم و وحوش کھاتے ہین اور طرح طرح کے پھول وریحان کہ شہد کی مکھی اور شکر خورہ اور اور پرندے اوسکو کھاتے ہین اور طرح طرح کی کھیتیان اور میوے اور پھل کہ آدمی اور بعضے جانور اوسکے کھانے سے فائدہ مند ہوتے ہین پھر کر ڈالا اوس کھیتی کو خشک سیاہ کہ جاڑے کی خشکی اور سردی کے سبب سے رطوبت اور تراوت اوسکی جاتی رہتی ہے اور خشک اور سیاہ ہوکر ذخیرہ کرنیکے کام مین آتی ہے کہ نایابی کے وقت مین کام مین آوے اور جو کہ معلوم ہوا کہ حق تعالے رب اعلیٰ ہے کہ مرجع ہر کمال کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اوسیکی طرف ہے اور تجکو اوسکے نام کی تسبیح سے بڑی مناسبت اور جناب سے حاصل ہوئی ہے اب اپنے کمال کے نقصان سے اندیشہ نہ کر کیونکہ سَنُقْرِئُكَ الخ **عزیزی** ۞

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝ قرآن تسلیم کرینگے ہم تجکو پس فراموش نہین کریگا تو جو کچھ کہ خدا نے چاہا تحقیق خدا جانتا ہے آشکارا کو اور پوشیدہ کو ۞ **فتح** ۞ ہم پڑہا وینگے تجکو پھر تو نہ بھولیگا مگر جو چاہے اللہ وہ جانتا ہے پکارا اور چھپا ۞ **موضح** ۞ یعنی تو زبان نہ ہلائے **تفسیر**

سَنُقْرِئُكَ ہم آپ تجکو پڑہا وینگے قرآن اور بے انتہا علم تجکو تعلیم کرینگے کہ اوس قرآن سے نکلتے ہین اور تصفیہ اپنے قلب کا اوس تسبیح سے کرتا رہ تاکہ وہ نہ بھولا جاوے فَلَا تَنْسٰٓی پھر ہرگز نہ بھولیگا تو اوس سے کہ تیرا استعداد اور تصفیہ قلب کے سبب کمال کو پہنچیگا اور کوئی زنگ غیب کے فیض کو حجاب نہ ہوسکیگا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی کسی چیز کو علوم غیب سے جو تیرے استعداد کے لائق ہے اور قیامت کے دن جو استعداد کی تکمیل کا وقت تیرے حصے مین پہنچی ہے ہرگز نہ بھولیگا مگر وہ جو اللہ تعالے نے چاہا ہے اور اوسکی حکمت نے تقاضا فرمایا ہے کہ تیرے دل سے اس جہان مین بھول جاوے تاکہ قیامت کے دن مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے ذخیرہ ہووے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مقام محمود مین مجھکو اس طرح کی حمد وثنا اللہ تعالی تعلیم فرماویگا کہ اس وقت مجھکو یاد نہین ہے اور بے شبہ حامد استعداد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داخل تھی اور عالم روحانی مین التفات اجمالی اون حمد وثنا پر رکھتے تھے لیکن اس دنیا مین ایک حکمت کے واسطے انکو بھلا دیا تہا اور بعضے قرآن کے آیتین کہ سینہ مبارک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محو ہوگئین تہین وہ بھی ماشاء اللہ مین داخل ہین کیونکہ بھلانا بھی ایک طرح کا منسوخ کرنا ہے چنانچہ

سورۂ بقر مین فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا لیکن اتنا سمجھ لیا چاہئے کہ بہلا دینا اُس وقت علامت منسوخ ہونے کی ہوتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے اور ساری امت کے قاریونکے دل سے محو ہو جاوے والاحادیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار نماز کے قرأت مین ایک آیت چھوڑ گئے پھر بعد نماز کے ابی بن کعب سے پوچھا کہ مین اس سورت مین کوئی آیت چھوڑ گیا ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہان فلانی آیت رہ گئی فرمایا کہ مجھکو بتائے کیون نہین ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مین سمجھا کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی فرمایا کہ نہین مین ہی بہول گیا تہا اور اگر منسوخ ہوتی تو تم کو خبر کر دیتا **عزیزی** ۱۲ اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جہر کرتے تہے ساتھ قرأت جبریل کے واسطے خوف بہول جانیکے پس نازل کی اللہ تعالےٰ نے یہہ آیت جلالین قولہ الا ما شاء الله استثناء مفرغ من اعم المفاعیل ای لا تنسى شيئا من الاشياء مما تقرءه الا ما شاء الله ان تنساه ابدا فالمراد بالنسيان هو النسيان الكلى الدائم البیان رد تو بیہ ہے سکھلا دینگے تجھکو قرآن یہان تک کہ نہین بہولیگا تو اوسکو الا ما شاء اللہ مگر کچھ چاہے اللہ محو کرنا ہو سکا اور یہہ بشارت ہے اللہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نگاہ رکھے جاوے اوپر اونکے وحی یہانتک کہ نہ بہلائی جاوے اونسے کوئی شے مگر کہ چاہے اللہ بہلانا اوسکا پس ایچ سے اس کے یاد اونکی سے بسبب اوٹھانے حکم اور تلاوت اوس وحی کے **مد** ۱۲ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى تحقیق وہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے اون کمالونکو جو تم مین ظاہر اور جلوہ گر ہین در ہر دن اعلی اونکو دیکھتا ہے اور جانتا ہے اونکو جو کہ ہنوز تیری استعداد کی تہہ مین پوشیدہ ہین اور اپنے وقت پر مصلحت کے موافق پوشیدگی سے فعل کی طرف ظہور کرینگے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوستادی سے تسلی بخشے تاکہ حفظ قرآن سے اونکا دل فارغ ہوا اور جانلین کہ یہہ بودہ مثیک شبہ چلنے والا ہے ۱۲ **عزیزی** ۱۲ **وغیرہ** تحقیق اللہ جانتا ہے ظاہر احوال تمہارا اور باطن تمہارا ۱۲ **بیضاوی** ۱۲ اور یہہ بات اسطرح کی ہین جیسے دوسرا استاذ کو اوستاد کسی شخص کے تعلیم کے درپے ہوتے ہین اور وہ شخص بعضے عارضونکے سبب سے ناقص رہجاتا تو اب دوسرے علمونکی حفاظت سے بہی اونکے خاطر جمع فرماتے ہین وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ اور آسان کرینگے ہم تجھکو راہ آسان **عینی** ۱۲ ف عطف ہے اوپر سَنُقْرِئُكَ کے اور قول اللہ تعالےٰ کا انہ یعلم الجہر وما یخفےٰ جملہ معترضہ ہے معنے اسکے یہہ ہین توفیق دینگے ہم تجھکو واسطے اوس راہ کے کہ وہ آسان زیادہ ہے یعنی یاد رکہنا وحی کا ۱۲ **مد** ۱۲ اور آسان کرینگے ہم تجھپر آسانی کی راہ چلنا کہ اللہ کے طرف رستونمین سے بہت نزدیک کا رستا ہے معرفت مین بہی اور عبادت مین بہی اور ملک اور ملت کے سیاست مین بہی پس جو جو علم کہ ان تینون چیزون سے متعلق ہین فوارکی مانند تیرے دلسے جوش مارینگے اور ان علمونکے حاصل کرنے مین کچھ محنت اور مشقت بہی نہ کھینچیگا اور کسی کتاب اور دستور العلم اور مرشد اور استاذ کا بہی محتاج نہوگا پھر جب

حقیقت مین بات یون ہے تو تجہکو یاد کرنیمین قرآن اور دوسرے علمونکے مبالغہ اور کوشش ضرور
نہین ہے بلکہ تجہکو چاہیے کہ دوسرونکو انکو بہولے ہوے علم یاد دلاوے اور کامل ہونیسے کامل کرنیکے
طرف رجوع کرے کہ ہمنے تجہکو محض امت کے تکمیل کے محنت اور رنج کیواسطے بہیجا ہے اور تیری
تکمیل ہمارے ذمے پر ہے چنانچہ فرماتے ہین فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پہر نصیحت کر
لوگونکو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا ہر ایک کے موافق ترجمہ قرآن ف شاید کہ یہہ شرط سوا اسکے نہین
کہ آئے بعد مکرر کرنے نصیحت کے اور حاصل ہونے ناامیدی بعض لوگونسے تو کہ مشقت نپہنچے
نفس مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قول اللہ تعالے کے وما انت علیہم بجبار الخ ف
بیضاوی ف پہر یاد دلا اگر نفع کرے یاد دلانا اور نصیحت کرنا تاکہ تیرا کمال متعدی ہوجاوے
اور ہزارون آدمی تیرے رنگ مین رنگ جاوین یہانپر ایک سوال ہے جواب طلب کہ اکثر مفسر
ایسے رنج ولعب مین ہین وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منصب تذکیر وپند دینا ہے خواہ
کوئی قبول کرے یا نہ کرے پہر اس شرط کو کسواسطے پڑہایا ہے یہانتک کہ بعض مفسرون نے کہا ہے
کہ مراد الٰہی یہہ ہے کہ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ف اوان لم تنفع پس ایک قرینے کو محذوف
رکہا ہے چنانچہ رب المشارق اور سرابیل تقیکم الحر مین بیان ہے اور دوسرے جواب بہی اسی
قیاس سے ذکر کیے ہین اور تحقیق مقام کی یہہ ہے کہ تذکیر اور موعظت اور پند دینا یہہ سب مشروط نہین
قبولیت کے ظن کے ساتہہ اور منصب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکیر اور وعظ ہر شخص کے لئے
ہین تاان حکم الٰہی کو پہنچانا اور ڈرانا اللہ تعالے کے عذاب سے تاکہ الزام حجت کا ہو اور عذر جہل وناواقفی کا
رہے اتنا نسبت ہر شخص کے ضرور ہے لیکن اسکو تذکیر اور موعظت نہین کہتے ہین سورہ غاشیہ
مین قول صریح یہہ ہے کہ الا من تولی وکفر استثنا ہے فذکر سے تو اوسے صراحۃ یہہ ہے
شرط بوجہی جاتی ہے اور یہہ بات بہی ہوسکتی ہے کہ یہہ شرط امر کی تاکید کے لیے ہے تذکیر کے
واسطے یعنی اگر کسی کو تذکیر نفع کرے تو تجہکو تذکیر کرنا چاہیے اور یقین ہے کہ تذکیر البتہ عالم مین
کسی کو نفع کرے گی گو ہر کسی کو نفع نکرے پس گویا معلق ہونا ایک شے کا ایسی چیز پر ہوا کہ
کہ جسکا واقع ہونا ضروری ہے کہ یہہ امر موجب تاکید کا ہے اور جو بیان فرمایا کہ تجہکو خلق اللہ کے
نفع کے واسطے تذکیر کرنا چاہیے اب بیان اس شخص کا جسکو پیغمبر کے تذکیر سے زیادہ ہوگا فرماتے
ہین سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى البتہ نصیحت پکڑیگا جو شخص کہ ڈرتا ہے ف عزیزی موضح
ڈرتا ہے کہ نصیحت یاد دیگا اور نفع مند ہوگا ساتہہ اوس نصیحت کے وہ شخص کہ ڈرتا ہے اللہ تعالے سے
پس تحقیق وہ شخص فکر کریگا اور سوچے گا بیچ اوس نصیحت کے پس جانیگا حقیقت اوس نصیحت کے
اور یہہ شخص شامل ہے عارف بااللہ اور متردد کو ف بیضاوی ف اب سمجہا دیگا جسکو
اللہ کا ڈر ہے ہر چند کہ تجہکو علی العموم نصیحت کرنا فرض ہے لیکن ہر شخص کو اوسے فائدہ نہوگا
بلکہ فائدہ اوسکا استعداد کے شرط کے ساتہہ مشروط ہے اسیواسطے کہا گیا ہے بیت اصل استعداد

شرطِ صحبت ست ❊ مرد چون کور ست غمگین لعبت ست ❊ اور علامت خدا کے خوف کی دل کا
نرم ہونا اور سلامت رکھنا جانکا بیہودہ اور پوچ باتون سے مصاحبو نکی تاکہ نورانیت اور صفائی
روح کی ظلمت اور کدورت سے بدل نجاوے اور نبوت کے شعاعسے روشنی قبول کرتے ہے
عــزیزی ⁂ لوگ کار آخرت مین اوپر تین قسم کے ہین بعضے اونمین سے یقین
رکہتے ہین آخرت پر اور بعضے اونمین سے جائز کہتے ہین وجود اوسکیکو لیکن یقینا نہین جانتے
اوسکو بسبب شک اور تردد کرنیکے اور بعضے اونمین سے اصرار کرتے ہین انکار آخرت پر اور دونون
قسم تو نفع مند ہوتی ہین ساتھہ پند و نصیحت کے بخلاف قسم تیسری کے کہ اوسکو نصیحت سے
کچہہ فائدہ نہین ❊ کبیر ⁂ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۞
اور سرکے کا تجہسے وہ بدبخت نصیحت سے جو کوئی کہ اویگا آگ مین جو اوس آگ سے زیادہ تیز کوئی آگ
نہوگی دوزخ مین ❊ [illegible] ⁂ [illegible] اوسکا سننا قبول کا جو شقی
ہے [illegible] عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ولید بن مغیرہ
اور ابوجہل اور [illegible] واسطے کہ [illegible] اور
روایت کیا [illegible] منافقین سے
اور بیان یون ہے کہ ایک منافق تہا واسطے اوسکے ایک درخت کہجور کا مائل بیچ مکان انصار
کے [illegible] واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] منافق کے [illegible] جانتے
تہے حضرت نفاق [illegible] درخت کا واسطے انصاری کے [illegible]
[illegible] درخت [illegible] بدلہ
اور [illegible] سودا گر دیا اوسکو حضرت عثمان نے باغ کہجور کا پس اوترے
یہہ آیت جیسا کہ تکملہ مین ہے اور نظیر اس قصہ کی یہہ ہے کہ ادا کیا آنحضرت کی حاجت کو ایک
آدمی نے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنا تو ہمارے پاس مدینہ مین پس آیا وہ شخص
مدینہ مین پس فرمایا حضرت نے جو چیز محبوب ہو طرف تیرے [illegible] یا یہہ کہ دعا کرون مین
اللہ تعالیٰ سے اپنے ساتھہ جنت مین جانیکا کہا اوس شخص نے [illegible] بکریا لوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو اسکو اسی بکریان پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صاحبہ موسیٰ علیہ السلام
کے تہے عقیل زیادہ تجہسے اور واقعہ یہہ ہے کہ تحقیق ایک بڈیا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی
ہڈیاں پرانی تبلائین پس کہا اوسکو موسیٰ علیہ السلام نے جو چیز تجہے محبوب ہو سوال کرون مین
اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ ہووے تو ساتھہ میرے جنت مین یا سو بکری سے کہا بڈیا نے جنت کو **بیت**
ہر کہ بیند مر عطار اصد عوض ❊ زود دربا ند عطار از ین غرض ❊ آرزوے گل بود گل خوار را ❊
گلشکر نگذارد آن بیچار را ❊ **روح البیان** ⁂ اور کنارا پکڑیگا اس نصیحت سے

ران

وہ شخص جو بڑا بدبخت ہے اور حقیقت مین وہ شخص وہ ہے کہ کچہ خدا کا خوف نہین رکہتا ہے اور عداوت اور
عناد کے راہ سے کفر کرتا ہے پس حقیقت کلام کی سطرح سے ہتی کہ مُتَجَنِّبُهَا لَا يَخْشٰى لیکن اسبات کی
آگاہی کیے واسطے کہ جو شخص خدا کا خوف نہین رکہتا ہے نہایت بدبخت ہے اسواسطے اَشْقٰی کو مَنْ لَّا يَخْشٰى ؀
کی جاگہ پر لائے ہین ؀ عبن ینای ؀ تفسیر اب یہان پر معلوم کرنا چاہیے
کہ آدمی کے شقاوت یہہ ہے کہ عمل اور اعتقاد اوسکا درست نہو اور جسکا عمل نادرست ہے اور اعتقاد
درست ہے وہ شقی ہے لیکن جو شخص کہ اعتقاد بہی فاسد رکہتا ہے وہ اوسے بہی زیادہ بدبخت ہے
پہر اگر کوئی قصور اوسکے اعتقاد مین جہل بسیط کے سبب یا ناواقف ہونے اور تقلید کرنے سے کسی مذہب
باطل کیے ہے، تو اوسکو ممکن ہے کہ نیک نصیحت او مرشد کے سمجہانے سے راہ پر آجاوے اور جو شخص کہ اعتقاد
اوسکا سبب عناد کے نادرست ہے کہ دیدہ و دانستہ انکار حق کا کیے جاتا ہے اور ایک بڑا حجاب کشف
اوسکے استعداد کے آئینے پر پیدا ہوا ہے کہ ہرگز تعلیم معلم کے اور ارشاد سے مرشد کے اصلاح اوسکی ممکن
نہین رہی ہے اور بدبختی کے نہایت کو پہنچا ہے وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ
اوسی کے شان مین ہے اور اس آیت مین مراد شقی سے وہ ہی ہے اور انجام اوسکے کام کا
یہہ ہے کہ اَلَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ؀ یعنی یہہ شخص وہ ہے جو داخل ہوگا
بڑی آگ مین کہ اوسکا وصف سورۃ واللیل مین ہے جس جاگہ پر کہ فرمایا ہے کہ فَاَنْذَرْتُكُمْ
نَارًا تَلَظّٰى ؀ اور وہ ایک آگ ہے نیچے کے طبقے مین دوزخ کے کہ ساتوان درجہ ہے اور فرعون
والے اور اس امت کے منافق اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مائدے کے منکر اوسی طبقے مین ہونگے
اور دوسرے طبقونکے آگ سے سوزش مین بہت تیز ہے اور ہرچند کہ حدیث مین وارد ہے کہ
نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا
یعنی یہہ دنیا کی آگ سترواں حصہ ہے دوزخ کی آگ سے گرمی مین پس دوزخ کی آگ کی نسبت
دنیا کی آگ کے بہت بڑی اور بزرگ ہے اسیواسطے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نار کبریٰ
جہنم کی آگ ہے اور نار صغریٰ دنیا کی آگ ہے لیکن جو آگ کہ اسکے درکے مین ہے بہ نسبت دوسرے
درکون کی آگ کے جہنم کی آگ کا حکم رکہتی ہے دنیا کی آگ کے نسبت سے پس آتش کبریٰ
حقیقت مین وہی آگ ہے اور سبب اوس آگ کی گرمی کی زیادتی کا بہ نسبت دوسری آگونکے
اس مثال سے سمجہہ لیا چاہیے کہ دنیا کی آگ سرد ملکونمین عین سردی کے موسم مین برف
پڑنے کی حالت مین سردی کے کام مین مشغول ہوتے وقت جیسے ملاحی اور سقائی علی الخصوص
بڑہاپے مین اور مزاج بہی سرد ہو جیسے بڑا بلغمی مزاج اسقدر سوزش نہین رکہتا ہے کہ اسکا تحمل نہ
نہین ہوسکتا پہر وہی آگ گرم ملک مین عین دوپہر کے وقت گرمی کے موسم مین گرمی کے کام مین
مشغول ہوتے وقت جیسے باورچی گری اور نان پزی علی الخصوص جوان صفراوی مزاج کو کہ
روزہ دار بہی ہو اور تپ بہی چڑہی ہو تو قیاس کیا چاہیے کہ کتنا تفاوت اوس آگ کی گرمی کا دوسری

اگون کی گرمی سے ہوتا ہے العیاذ باللہ من کل اصناف النار ﴿ عزیزی ﴾
باوجود ایسی گرمی کی شدت کے ہلاک نہین ہوتا ہے چنانچہ فرماتے ہین ثُمَّ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ پہر نہ مریگا اُس آگ مین اور نہ جیئے گا ﴿ عزیزی ﴾

ترجمہ قرآن ﴿ تفسیر ﴾ پہر باوجود ہسقدر عذابکی شدت کے اور دراز ہونے مدت کے نہ مریگا اوس آگ مین کہ بسبب مرنے کے جسم اسکا اس بلا سے علیحدہ ہوجاوے اور روح اسکی اس دکہہ سے نجات پاوے کیونکہ بنیاد اُس عالم کے بدنونکی ایسی نہین ہے کہ روح اُنسے جدا ہوسکے اور بہید اسمین یہہ ہے کہ احکام روح کے اس عالم مین بدن پر غالب ہوجاوینگے اور بدن حکم روح کا پیدا کرینگے اور روح کا معدوم ہونا محال ہے اسواسطے کہ دنیا مین ہرچند محنتین سخت اور مصیبتین بے انتہا پیش آتے ہین لیکن روح فنا نہین ہوتی بلکہ نہایت بیقراری اور دکہہ سے بدن کو چہوڑکر چلی جاتی ہی اور جو وہان کے بدن حکم ارواح کا پیدا کرینگے تو بگڑنا ترکیب کا بہی اُنسے غیر ممکن ہوگا ﴿ عزیزی ﴾ وَلَا يَحْيٰى اور نہ جیئیگا کیونکہ اسکی روح ہمیشہ دکہہ اور عذاب مین ہے یہانتک کہ موت کی آرزو کرینگے اور موت نہ آوے گی اور اس قسم کی زندگانی حقیقت مین زندگانی نہین ہے ﴿ بیت ﴾ عمر چون خوش گذرد زندگی خضر کمست ﴿ ور بنا خوش گذرد نیم نفس بسیار ست ﴾ یس پوست انکے بدن کا آگ کی تاثیر سے جلجاویگا پہر روح کے غلبہ کے سبب آنا فانا دوسرا ایسا ہی پیدا ہوگا تا ایذا اوسمین ایذا اور دکہہ زیادہ ہو چنانچہ زخم پر انگور آنے کے بعد ہمیشہ تجربہ مین آچکا اور جواب سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى مین بیان اوس شخص کا جو مذکیر سے ہمیشہ فایدہ مند ہوتا ہے کیا گیا تو فرماتے ہین کہ خوف الٰہی کا ہونا آدمی کے دل مین سیئتے سے پیدا ہو نصیحت بزرگون کی ابتداے کمال کی اور نہایتہ کمال کی دوسری چیز ہے اعتقاد کرنا فقط فوق ہونے پر نہ چاہئیے کیونکہ اگر وہ خوف دل کے خیال کی مانند آیا اور چلا گیا تو کچہہ کام آنیوالا نہین جب تک کہ دلمین جم نجاوے اور ہر ہر عضو کو بُرے کامون سے بند نکرے اور اچہے کامون پر قائم نکرے پہر جب ایسا ہوگیا تو اس وقت قابل اعتبار کے ہوا اور سبب ہوگا رستگاریکا ﴿ عزیزی ﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى اور ثم واسطے تراخی کے ہے مرتبون سختی سے اسلیے کہ تحقیق تردد درمیان موت اور حیات کے بیقراری زیادہ رکہتا ہے نفس خول سے اور کہا ابن عطا نے لا یموت فیستریح من غم القطعیۃ ولا یحیی فیصل الی روح الوصلۃ اور کہا قاشانی نے نہ مریگا واسطے امتناع معدوم ہونے اسکی کے اور زندہ رہیگا حقیقت مین واسطے ہلاک ہونے روح کے ﴿ روح البیان ﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بیشک چہٹکارا پایا اُسنے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا پہر نماز پڑہی وقت پر یا پنجون ﴿ فتح الرحمان ﴾ تحقیق مراد کو پہنچا جو پاک ہوا اور پاکی کی کئی قسمین ہین اور دل کی پاکی کفر اور شرک اور باطل عقیدے سے اور بری نیتون اور بد

اخلاق سے جیسے غل یعنی بدباطنی اور حقد یعنی کینہ اور دغابازی اور حسد اور تکبر وغیرہ ذلک دوسرے
بدن کی پاکی اور کپڑونکی نجاستوں سے جیسے پیپ اور لہو اور بول و براز اور منی اور مذی اور سوا
اسکے تیسری پاکی بدن کی حدث اور جنابت سے وضو اور غسل کے ساتھ چوتھے پاکی بدن کی
پیدا ہونیوالی چیز سے جیسے ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے اور ناخن و ریم بنا ہیل اور سوا
اسکے اور اگر کسیکی ڈاڑھی یا سر کے بال لمبے ہوں تو ہر ہفتے میں جمعہ کے دن اُن بالونکو دھونا
اور کنگھی کرنا اور عطر لگانا سنت مؤکدہ ہے پانچویں مال کی پاکی کرنا زکوٰۃ اور صدقات کے
دینے سے اور سود کا مال ملجانے سے بچانا اور طور کے حرام ماؤنسے جیسے جوا اور زنا کی
اجرت اور سینگھیاں لگانے کی اجرت مکروہ تنزیہی ہے اسلیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزدوری سینگے کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت کا ہیکو دیتے ۱۲ مظاہر الحق
یا جو نجس چیزوں کی تجارت سے حاصل ہو جیسے کچے چمڑے مردار کے اور دوسرے کام نجاست
کہ ہاتھ بھرنا پڑے ۱۲ **عزیزی** ۱۲ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۱۲ اسے ساتھ دل اور
زبان کے پھر قائم کی پانچوں نماز وقت پر اسلیئے کہ ذکر ساتھ دل کے کرنا مراد معرفت الٰہی کی ہے
اور مراد نماز سے عبارت تواضع سے ہے روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ سبحانہ نے کہ تحقیق واسطے میرے ساتھ نمازی کے تین شرطیں ہیں ایک اونمیں کی
یہہ ہے کہ اترتی ہے رحمۃ آسمان سے اوپر سر نمازی کے جبتک کہ وہ نماز پڑھتا ہے اور
دوسرے یہہ کہ چھپاتے ہیں اوسکو ملائکہ پروں میں اور تیسرے یہہ کہ مناجات کرتا ہے اپنے
رب سے جسوقت کہ کہتا ہے یارب کہتا ہوں میں لَبَّيْكَ پھر فرمایا حضرت نے اگر
جانے نمازی کہ کسکی مناجات کرتا ہوں میں کبھی دوسرے جانب التفات نکرے ۱۲

روح البیان ۱۲ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ اس آیت میں اشارہ ہے سلوک کی منزلونکی طرف اول وسکی توجہہ ہے اور بعد اسکے ترکیہ
اور تصفیہ نفس کا ہے یعنی پاک اور صاف کرنا دور کرنے سے بری صفتونکے اور حاصل کرنے
نیک صفتونکے اور بعد اوسکے ہمیشہ کے ذکر لسانی اور قلبی اور روحی اور سرے کے ہے اور بعد اوسکے
پونہچنا ہے مشاہدات کے مقام کو پس قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۱۲ اشارہ ہے اول مرتبہ کی
طرف اور وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اشارہ ہے ذکر قلبی کے ہمیشہ نیکیوں کی طرف اور فَصَلّٰى
سے اشارہ ہے مشاہدہ کا مرتبہ حاصل ہونے کی طرف کہ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ
کی یہی معنے ہیں اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صدقہ
فطر کا ادا کرے اور عیدگاہ کے رستے میں ہی تکبیر کہتا جاوے اور عیدگاہ میں پونہچنے کے بعد کہے
اور عید کی نماز پڑھے تو میں امیدوار ہوں کہ اس آیت کی بشارت میں داخل ہوگا یہی سبکے
کا لفظ اس سورہ میں زکوٰۃ سے ماخوذ ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہونا فرض حکم زکوٰۃ کا کہتا ہے

پس یہہ لفظ اشارہ صدقہ فطر کے دینے کے طریق ہوا اور ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ اشارہ ہے عید کی تکبیر کیطرف اور فَصَلّٰی اشارہ ہے عید کی نماز کی طرف پس مقصود حضرت امیر المومنین کا اس تفسیر سے یہہ ہے کہ ہر جگہہ قرآن مین زکوۃ کا ذکر نماز کے بعد آیا ہے اور یہان پر جو نماز پہ بلکہ ذکر پر بھی مقدم کیا ہے تو ضرور کوئی خاص صورت مراد ہے کہ اوسمین یہہ تینوان کام ترتیب سے واقع ہون اور وہ صورت شرع مین سوائے اس صورت کی نہین ہے اور فقہائے ان تینون سے شرطین اور ارکان نماز کے مراد لیے ہین اور کہتے ہین کہ تزکے کچھہ اشارہ ہے طہارت کیطرف خواہ وضو او غسل ہو خواہ تیمم اور ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ اشارہ ہے تکبیر تحریمہ کی طرف اور فَصَلّٰی اشارہ ہے نماز ادا کرنے کی طرف اور حضرت امام اعظم رح نے موافق اس تفسیر کے دو مسئلہ فقہ کے مسئلو لنسے اس آیت سے نکالے ہین اونمین سے ایک تو یہہ ہے کہ تحریمہ باندہنے کے وقت بالخصوص اللہ اکبر کا لفظ کہنا لازم نہین ہے جو چیز کہ خدا کا ذکر ہو سکے کفایت کرتی ہے جیسے الرحمن اعظم یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ مگر جو ذکر ملا ہوا غرض اور حاجت ہو شروع نماز کا اوسے جائز نہوے جیسے اللہم اغفرلی کہ ذکر خالص نہین ہے اور اونمین سے دوسرا یہہ ہے کہ تکبیر تحریمہ انکے نزدیک نماز کی شرط ہے رکن نہین ہے یعنی نماز مین داخل نہین ہے کیونکہ فَصَلّٰی کو ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ کے بعد حرف عطف کے ساتھہ لاتے ہین کہ معطوف او معطوف علیہ کی مغایرت پر دلالت کرتا ہے اور اسی مذہب سے یہہ بات بھی نکلتی ہے کہ اگر نماز کی شرطین جیسے طہارت او ستر عورت اور رو بقبلہ ہونا اگر تکبیر تحریمہ کے وقت اسکو حاصل نہوا ور بلا فصل بعد اوسکے حاصل ہوجاوے تو نماز اوسکی درست ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ تکبیر تحریمہ بھی نماز مین داخل ہے اسواسطے کہ تکبیر مذکور قیام کی حالت مین واقع ہوتی ہے اور قیام نماز کا رکن ہے اور جو ارکان کہ بطور فرضیت کے مقرر ہوئے ہین وہ بھی نماز ارکان سے ہین پس شرطین نماز کی اونکے مذہب پر تکبیر تحریمہ کی حالت مین ضرور چاہیے ۞ عزیزی ۞ اور جو ان آیتون مین فرمایا کہ حاصل ہونا کمال کا اور خلاصی عذاب سے موقوف تطہیر اور ذکر اور نماز پر ہے کہ خدا کے خوف کا پہل ہے تو مقام اسبات کا تہا کہ کافر بطور شبہہ کے ذکر کرین کہ ہمکو باوجود کمال عقل و دانش کے کسواسطے خوبی ان اعمالون او افعالون کی معلوم نہین ہوتی اور سبب ہونا اس اسباب کا حاصل کرنیکو فلاح کے کسواسطے ہماری نظرون سے پوشیدہ اور مخفی رکھا ہے جواب مین اوسکے فرماتے ہین کہ تم سب لوگ بسبب شقاوت ازلی کے ان چیزون کے کمال کو نہین جانتے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ط بلکہ اختیار کرتے ہو تم دنیا کی زندگانی کو آخرت پر اور دنیا ایک سبزہ زار سے بڑہکر نہین ہے اور انجام اسکا سو کہی گہاس کی طرح سے سیاہ ہوجاتا ہے اور جانتے بوجہہ لذتون مین دنیا کی اور حاصل کرنے مین نام و جاہ کے

کمال کو منحصر جانتے ہو حالانکہ دنیا کی زندگانی ہرگز اس قابل نہین کہ آخرت کی زندگانی پر ترجیح
دیجاوی کیونکہ آخرت سب کے سب اوسمین نیک ہے بد سے کو اوسمین گنجایش نہین بخلاف
دنیاکے زندگانی کے کہ ہرچند نعمت اور جاہ وحشمت سے گذاری جاوے لیکن اوسمین رنج وفکر
اور غم اسکو لازم ہے اور کوئی نعمت دنیا کی نظر نہین آتی مگر ایک دکھہ اور ضعف اور کمہلانے سمیت
لگا ہے اور اگر بالفرض دنیا ہی نیک ہو اور کسیطرح سے شر اوسمین بدی اوسمین گنجایش نکرے اگرچہ
یہہ فرض محال ہے پہر بہی دنیا اس قابل نہین ہے کہ آخرت پر ترجیح دیجاوے کیونکہ آخیر دنیا
فانی ہے اور آخرت باقی چنانچہ فرماتے ہین وَاَبْقٰی اور آخرت بہت باقی ہے دنیاسے کیونکہ
دنیاکے بقا ہرچند دراز وطویل ہو لیکن فنا اوسکے پیچہے لگے ہے اور آخرت کے بقا کو فنا کا کہٹکا
نہین اسیواسطے کہا گیا ہے ؎ حاصل دنیا نہین تا بنو ✤ چون گذرندہ ست نیرزد بجو ✤
غرض دنیاسے یہہ ہے کہ اسکو آخرت کا وسیلہ کرین اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا کہیتی ہے آخرت کی
چنانچہ عقلانے کہا ہے کہ دنیا کو چلتے گہر کی طرح سے سمجہہ جہانتک ہوسکے اوسمین سے باہر نکال ؎
حافظا عمر عزیزست غنیمت دانش ✤ گو ئے کہ توانی ببر از میدانش ✤ نکتہ جنہون نے کہا ہے
کہ اس کلام اعجاز نظام مین باوجود کمال اختصار کے دو دلیلین قوی باطل کرنے پر دنیا کے
ترجیح کے آخرت پر مذکور ہین یعنی ایک تو خیر ہونا اور دوسرے باقی رہنا ہو اسلئے کہ عاقل ہرگز
ادنے کو اعلے کے بدلے مین نلیگا اسیطرح سے فانیکو باقی کے بدلے اختیار نکریگا پس ترجیح
دنیا کی آخرت پر تاجر وکلی تقتضای عقل کی بہی خلاف ہے کہ بادشاہون اور امیرون اور
علما اور حکما سے بہت کم عقل رکہتے ہین اور جو قمون کو کہ ترجیح دنیا کی آخرت پر بجا ہے اور دلکو
دنیاسے نہ لگانا چاہیے مقتضائے نفوس بنی آدم کی خلاف دیکہا کہ اونکی جبلت مین محبت
دنیا کی اور ہوتہہ پڑا ناآخرت سے ودیعت ہے یعنی امانت ہے اور ہرگز آخرت کے ترجیح کو وہم ہی
اونکا باور نہین کرتا لاجار واسطہ ثابت کرنے اس مطلب کے اگلے کتابونکی سند سے کہ عالم کے فرقونکو
نزدیک عام بالخصوص عرب کے ملک کے رہنیوالون پاس مسلم الثبوت نہین لاکر فرماتے ہین اِنَّ ھٰذَا
ع لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۙ صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی ؏ یعنی تحقیق یہہ مضمون
کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی سے یہانتک کہ مذکور ہوا البتہ اگلی کتابونمین بہی مذکور رہے
اور کسی وقت مین یہہ مضمون منسوخ اور بدلا نہین گیا صحفونمین حضرت ابراہیم اور حضرت موسی علیہم السلام
کے کہ اون پر آسمان سے نازل ہوئی تہی پس یہہ اون قاعدہ کلیون سے دین اور شریعت کے ہے
کہ کسی پیغمبر کے زمانہ مین نہین ہوئی اور انکار اونکا گویا علوم نظریہ کا انکار ہی کہ سوفطائیونکا کام ہے
اور کشاف مین مذکور ہے اور بعضے حدیث کی کتابونمین بہی سند ضعیف سے دیکہنے مین آیا ہے کہ
کہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ اللہ تعالے کی طرفسے کتنی کتابین
نازل ہوئی ہین آپنے فرمایا کہ ایکسو چار کتابین حضرت آدم پہ دس صحیفے اور حضرت شیث پر

پچاس صحیفے اور ادریس پر تیس اور حضرت ابراہیم پر دس صحیفے اور توریت اور انجیل اور زبور
اور فرقان اور طیبی کشاف کے حاشیہ مین ایکسو چودہ لایا ہے اور اون سب مین سے دس
صحیفے سوا ہے توریت کے موسیٰ علیہ السلام پر زیادہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب لیکن یہہ تو کہ
زبانی سننے مین نہین آیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سوا توریت کی دس صحیفے دوسرے بہی
نازل ہوئے ہین اور حضرت ابراہیم کے صحیفے تو موجود ہین اونمین طرح طرح کے وعظ اور نصیحتین
ہین چنانچہ اونمین سے ایک یہہ ہے یَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ حَافِظًا لِلِسَانِهٖ عَارِفًا
بِزَمَانِهٖ مُقْبِلًا عَلٰى شَانِهٖ یعنی عاقل کو چاہیے کہ اپنے زبان کو نگاہ رکہے اور اپنے زمانے کو پہچانے
اور اپنے کام پر بالکل مصروف ہو جاوے کا عزیزی اور نقل کیا گیا ہے صحیفون
موسیٰ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے اچہا عمل کر تو واسطے نفس اپنے کے پہلے اوترنے موت کے
تجہکو اور نہ فریب مین ڈالے تجہکو تحقیق سفر تیرے پیچہے اوسکے ہے اور نہ غفلت مین ڈالے تجہکو
زندگانی دنیا کی اور درازی امید کی توبہ سے پس تحقیق تو نادم ہوگا اور پر تاخیر کرنے توبہ کے اسوقت
نہ نفع دیگی تجہکو ندامت اے بیٹے آدم کے جسوقت کہ نہ نکالیگا تو حق میرا مال میرے سے کہ جو
مال دیا مینے تجہکو اور روکا تونے اوس مال سے حق فقرا کا تو مسلط کرونگا اوپر تیرے ظالم شخص کو
لیلیگا تجہسے اوس مال کو اور نہ ثواب دونگا اور ہیچ تفسیر تیسیر کے مذکور ہے کہ دلالت کرتا ہے
یہہ کلام اوپر قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کہ تحقیق قراۃ قرآن کی زبان فارسی مین
بیچ نماز کے اونکے نزدیک صحیح اور درست ہے وہو قرآن بِاَيِّ لِسَانٍ قُرِئَ لِاَنَّهٗ جَعَلَ هٰذَا
الْمَذْكُوْرَ مَذْكُوْرًا فِيْ تِلْكَ الصُّحُفِ وَلِذٰلِكَ قَالَ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ وَلَا شَكَّ
اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا بِهٰذَا النَّظْمِ بِهٰذِهِ اللُّغَةِ وَكَانَ قُرْاٰنًا لِاَنَّ الْعِبْرَةَ بِالْمَعَانِيْ وَالْاَلْفَاظُ ظُرُوْفٌ وَقَوَالِبُهَا
یعنی وہ قرآن ہے کہ ساتہہ کسی زبان کے پڑہا جاوے اسلیے کہ تحقیق گردانا اللہ نے اس مذکور کو
ذکر کیا گیا اون صحیفون مین اور اسیواسطے فرمایا اللہ نے اور تحقیق وہ قرآن البتہ مذکور ہے
بیچ کتابون پہلی پیغمبرونکے اور نہین شک کہ تحقیق یہہ قرآن نہ تہا بیچ اون صحیفونکے
ساتہہ اس نظم اور ساتہہ اس لغت کے اور تہا قرآن اسلیے کہ تحقیق عبرۃ ساتہہ معانی کے ہے
اور الفاظ ظروف اور قوالب قرآن کے ہین اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اون رکعتونمین کہ وتر کرتے ساتہہ تین رکعتونکو
پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ کو اور دوسری مین قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کو
اور تیسری مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
کو اور اسی پر عمل ہے امام شافعی اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کا اور نزدیک امام اعظم اور احمد
رحمۃ اللہ علیہما کے تیسری رکعت مین فقط قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا پڑہنا مستحب ہے روح البیان
فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے سورہ اعلیٰ کو دیگا اسے اللہ تعالیٰ اوسکو دس نیکیان

گنتی ہر حرف کی کہ نازل کیا اوسکو اللہ تعالے نے اوپر ابراہیم اور موسی علیہم السلام کے ۱۲ بیضاوی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چھبیس آیتین اور بہتر
کلمے اور ایک سو ایکانوین حرف ہین اور حدیث شریف مین مکرر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر نمازون مین خصوص جمعہ کی نماز مین اور عشا کی اس سورہ کو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الخ
سورت کے ساتھہ دونون رکعتون مین جمع فرماتے تھے بس ربط اس سورہ کا سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے
ساتھہ اشارہ نبوی سے ثابت ہوا اسیواسطے صحابہ کرام نے قرآن جمع کرنے کے وقت اس سورہ کو
پیچھے سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے رکھا ہے اور تامل کرنے سے بہت سی وجہین ربط کی ظاہر
نظر آتی ہین چنانچہ اون مین سے ایک یہہ ہے کہ اس سورہ مین فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ
مُذَكِّرٌ ہے اور اوس سورہ مین فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ہے
اور اس سورہ مین تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً اور اوس سورتمین يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى
واقع ہے اور ختم اوس سورتکا اس مضمون پر ہے کہ دنیا کی زندگانی کو اختیار کرنا برا ہے
اور آخرت ہر صورت سے بہتر ہے اور اس سورتمین تفصیل اون لوگون کے حال کی ہے
کہ دنیا کی لذت مین مشغول ہین اور آخرت کو بھلا دیا ہے اور اون لوگون کا حال ہے کہ دنیا مین
آخرت کی زندگانی کے واسطے مشقتین کھینچتے ہین اور تفصیل آخرت کی خوبی کی بہی ہے کہ طرح طرح کی
نعمتین وہان موجود ہین اور سب باقے غیر فانی ہین پس گویا اس سورتمین یہہ سورۃ تمامی
اوس سورت کی ہے گو کہ بند و بست مین کلام کے مشابہت کم ہو اور اس سورہ کو سورۂ غاشیہ
اسواسطے کہتے ہین کہ غاشیہ نام قیامت کا ہے اور اوامین اس سورۃ کے ہول قیامت کی سے
ڈرانا ہے اور ڈرانا قیامت کے حالات سے بڑا مقصود قرآنکا ہے ۱۲ عزیزی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ
کیا پہنچی تجھکو قیامت کی خبر کہ لوگون سے کیا کریگی ۱۲ عزیزی اور غاشیہ
عرب کے لغتمین اوس چیز کو کہتے ہین جو چھپالیتے ہین اسیواسطے زین پوش کو غاشیہ کہتے ہین
اور قیامت کا حادثہ کئی چیزون کو چھپاویگا اول ہوش کو کہ بسبب شدت ہول کے پوشیدہ
ہوجاویگا دوسرے بدنکو سب طرف سے یعنی اوپر اور نیچے آگے پیچھے دائین اور بائین سے
اوس روز عذاب چھپاویگا چنانچہ دوسری جاے پر فرمایا ہے يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ تیسرے نیک کامونکو کافرونکے چھپاوینگے اور
مسلمانون کے بہی کامونکو چھپاوینگے اول کو حبط کے طور سے اور دوسرے کو عفو سے اور
غرض پوچھنے سے کہ تجھکو کچھہ قیامت کے خبر پہنچی ہے یہہ ہے کہ سننے والا کمال توجہ سے
کان دہر کے ملتفت ہو جاوے اور آیندہ کی بات کو حضور دل سے سنے چنانچہ بعد اس کے نیکوکاروں
اور جھٹلانے کے معاملہ اس دنکا لوگونسے بیان فرماتے ہین وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ

یعنی کتنے منہہ اوس روز ذلیل اور خوار ہونگے ۵ عزیزی ۵ پس وُجُوْہٌ مبتدا ہے
اور خَاشِعَةٌ اوسکی خبر تقدیر کلام کے اَصْحَابُ وُجُوْہٍ ساتھہ اضافت کے ہر گاہ کہ تہا
خشوع بیچ وجہ کے حذف کیا گیا مضاف کو اور قائم کیا گیا مضاف الیہ کو مقام مضاف کے
۵ روح البیان ۵ ہر چند کہ ذلت اور خواری صفت چہرے والونکی ہے لیکن
جو آثار ذلت اور خواری کے اکثر چہرون پر ظاہر ہوتے ہین تو گویا ذلت اور خواری صفت
چہرونکی ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ ذات سے شخص کے منہہ اور گردن اور سر ساتھہ تعبیر کرتے
ہین کیونکہ یہہ اعضا ہر شخص کی ذات کے بقا کا سبب ہیں گویا قائم مقام ذات کے ہین
اور وہی چہرے اون لوگون کے چہرے ہونگے اور دنیا مین کبہی خوف اور جہکنا اور فروتنی
اور ذلت اور خواری دین کی مقدمون مین اپنے اوپر پسند نہ کرتے تہے اور رنج اور مشقت
دینے سے استراحت ڈہونڈہتے تہے اور صورت آرائی اور تن پروری مین مشغول اور حریص
اسیواسطے لذیذ طعام کہانا اور ٹہنڈے شربتونکا پینا اور استعمال عطریات کا کرنا اونکا مقصد
تہا دنیا سے سو اوسکے بدلے مین تکاسل اور تن پروریکے اونکو ذلت اور خواری مین
گرفتار کرینگے اور خوف فروتنی دنیا مین دین کے مقدمون مین اور اللہ کیلئے عبادتون مین
اونکو نصیب ہوتے تو بڑے بڑے درجہ ثواب کے پاتے لیکن تکلیف کے کامون سے اپنے
تن پروری کی سبب سے دل چُراتے تہے چنانچہ اوسکے بدلے مین اوس روز تکلیف اعمال
شاقہ کے اونکو دینگے اور رنج بیجا اور بے ثواب اونکو ملیگا چنانچہ فرماتے ہین عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ۝ تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ۝ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ۝ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ۝
محنت کرنیوالے مصیبت دیکہنے والے آگ مین اندر آوینگے جلتی آگ مین پلائے جاوینگے
پانی ایک کہولتے چشمے سے نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے
نہ موٹا کرتا ہے بدن کو اور نہ کام آوے بہوکہہ مین ۵ عزیزی ۵ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ
دو صفتین خبرین ہین وجوہ کی تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ۝ یہہ خبر تیسری ہے وُجُوْہٌ کی ۵
روح البیان ۵ عَامِلَةٌ یعنی وہ چہرے اوس روز کام کرینگے کہ اون سب مین سے
ایک یہہ ہے کہ کمال ذلت اور محنت سے چڑہنا ہوگا آگ کے پہاڑونپر جو دوزخ مین ہین اور اونہمین
سے ہے کہ طوق اور زنجیرین اونکی گردن اور پاؤنمین گہسیٹتے پہرینگے اور تفصیل ان
اعمال شاقہ کی جو اوس روز واقع ہونگے دوسری سورتونمین مذکور ہے جیسے سَاُرْهِقُهٗ
صَعُوْدًا وَخُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ وَیَوْمَ
یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا وَیَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ اور حدیث شریفمین وارد ہے کہ مانع
زکوٰة کو چاندی سونے کے تختون سے آگ مین گرم کرکے داغ دینگے پیشانی اور پہلو اور پشت

اور جو لوگ کہ چارپایہ رکہتے تہے اور حق تعالی کا حق اون جانورون مین سے ادا نہین کرتے تہے تو
اونکو قیامت کے میدان مین چت لٹا کر جانورونکو حکم دیا جاویگا کہ انکو روندو اور تصویر بنانی والونکو تکلیف
دینگے کہ اپنے بنائے ہوئے تصویرونمین جان ڈالو اور اون لوگونکو کہ جہوٹے خواب بیان کرتے ہین
حکم ہوگا کہ دو جو مین گرہ لگاو اور جو لوگ کہ حق بات سے خاموش ہوئے آگ کی لگام اونکے
منہہ مین ڈالینگے اور علی ہذا القیاس ۵ عزیزی ۵ نَاصِبَةٌ وہ چہرے اپنے
اون اعمالون کے سبب دکہہ اٹہاوینگے اور مراد اون چہرون سے چہرے ریاضت کرنیوالے
ہنود اور یہود اور نصاری اور دوسرے باطل دینون کے ہین کہ دنیا مین شاق عمل خدا کیواسطے
کرتے ہین اور محض رنج اٹہاتے ہین اسلیے کہ ریاضتین اونکی اپنے وقت کے پیغمبرونکے انکار کے سبب سے
بیفایدہ اور اکارت ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ عمل دنیا مین اور رنج آخرت مین مراد ہے
اور وہ چہرے چہرے عیاشون اور دولت مندون اور مال اور جاہ کے طالبونکے ہین کہ حاصل کرنیکو
ان مطلبونکے دنیا مین بڑی بڑی محنتین اور مشقتین کرتے تہے آخرت مین پہل اون تکلیفونکا
رنج بیہودہ اور مشقتین بیفایدہ حاصل ہونگے بلکہ فقط اوس رنج بیہودہ پر اکتفا نہوگی کچہہ اور
بہی اوسکے ساتہہ زیادہ کیا جاویگا کہ اس آیت مین اوسکا بیان ہے تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ۵
پیہٹینگے دہکتی آگ مین بدلے اسبات کے کہ خدا سے غافل ہوکر ہوادار مکانون مین اور
خسخانون مین رہا کرتے تہے ۵ عزیزی ۵ اور بیان اس آگ کی گرمی کا حدیث
شریف مین یون وارد ہے کہ ایک ہزار برس تک وہ آگ پہونکی گئی تو سفید ہوگئی پہر ہزار برس
پہونکی گئی تو سرخ ہوگئی پہر ہزار برس پہونکی گئی تو سیاہ ہوگئی اب اوسی سیاہی پر ہے
اور جب گرمی دوزخ کی ہواکے اون کے اندرون مین نہایت تشنگی پیدا کریگی بے اختیار پیاسے
پیاس بجہانیکے کہ شاید پانی پینے سے یہہ پیاس رفع ہوجاوے تو اوس وقت تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ
اٰنِیَةٍ ۵ پلائے جاوینگے پانی ایک کہولتے چشمے کہ جنکے پیتے ہی اونکے منہہ کباب ہوجاوینگے
اور انتین اونکے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑینگے پہر فورًا درست ہوجاوینگے اور اسطور سے عذاب مین
گرفتار رہونگے اور یہہ بہانی اونکی عوض مین جو گلاب اور کیوڑا ڈالکر برف مین ٹہنڈا کرکے
پیتے تہے اور جب دوزخ کے لو دن کی گرمی اور اوس پانی گرم پیٹ مین اونکی جمع ہوکر بہوک کی
آگ بہڑکاوینگے تو ایک ہزار برس بہوک کا عذاب اونپر مسلط ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ یہہ بہوک کا عذاب اکیلا دوزخیون کو دوزخ مین سارے عذابونکے برابر ہوگا پہر بہت سی
داد بیلا کے بعد دوزخ کے پیادونکو حکم ہوگا کہ لوگونکو کچہہ کہلاؤ لیکن لَیْسَ لَہُمْ طَعَامٌ
نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے اور ضریع نام ہے ایک گہاس کا
کہ اکثر پانی کے کنارے پر ہوتے ہے اور جبتک کہ سبز رہتی ہے تو اوسکو شبرق کہتے ہین اور اونٹونکی
چارہ کیے کام مین آتی ہے اور جب خشک ہوجاتی ہے تو اوسکو ضریع کہتے ہین اور زہر قاتل ہوجاتا ہے

اور کوئی جانور اوسکو نہین کہاتا اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ وہان کے ضریع کو یہان کے
ضریع پر قیاس نہ کیا چاہیئے اسلیئے کہ وہ ایک چیز ہے آگ کے اندر چبہنے مین جیسے کانٹا اور
اور کڑواہی مین ایلوے سے زیادہ اور بدبو مین مردار سے بدتر اور گرمی مین آگ سے بڑہ کر ہے
اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جیسے کہ دنیا مین جوہر خاک اور آب کا طبیعتون پر یہان کے حیوانات
اور نباتات کے غالب ہے اسیطرح سے دوزخ مین جوہر ناری طبیعتون پر وہانکے حیوانات اور نباتات کے
غالب ہے، پس حیوانات اور نباتات وہانکے ظاہر صورتمین حیوانات اور نبات سے دنیا کے مشابہت
رکہتے ہین اسواسطے کہ اس نام سے وہ بہی پکارے جاتے ہین والا معنی مین مادہ اونکا
جوہر آگ کا ہے اور ہر چیز مین وہانکی سوزش اور ناریت موجود ہے اور جو مقصود کہانا کہانے کا
خالی ان تین چیزون سے نہین ہوتا ہے یا تو لذت یا موٹا کرنا بدن کا یا دفع کرنا بہوک کا سوذکر
کرنے سے ضریع کے اور اوسکے وصفونکے جو حدیث شریف مین وارد ہین سو لذت تو کوسون نزدیک
نہین پہنچسکتی اب باقی رہین دو چیزین دوسرے کہ بعضے وقت بدمزہ کہانے سے بہی کچہہ مقصود
ہوتے ہین اوسکے بہی نفی فرمائے لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ط نہ موٹا کرے بدنکو
اور نہ کام آوے بہوک مین ف عن بری ط روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے مسلط کریگا
اوپر اونکے بہوک سا تہہ اسطور کے کہ بے قرار ہونگے طرف کہانے ضریع کے پس جسوقت کہانا
اوسکو غالب ہوگی اونپر پیاس پس مضطرب ہونگے طرف پینے حمیم کے پس جلا ویگا حمیم منہہ
اونکے کو اور نکال ڈالیگا انتڑیون اونکی کو اور تنکیر جوع کی واسطے تحقیر کے ہے ط ر م البیان
باقی ہے یہان دو سوال جواب طلب اول یہہ کہ وجود نبات کا آگ مین ممکن نہین اسلیے کہ دہوپ
گرمے کی موسم کی اکثر درختون کو جلا دیتی ہے تو آگ کی گرمی کا کیا حال ہوگا خصوصاً دوزخ کی
آگ جواب اوسکا یہہ ہے کہ وجود انسان کے بدنکا اور وجود سانپ اور بچہودن کا جو اس
آگ مین مسلم ہے تو وجود مین نباتات کے کیا تعجب ہے اور علاوہ یہہ کہ بعضے نباتات عین تیزی
آفتاب کی گرمی کے بڑہتی ہین اور سبز اور ہری رہتی ہین جیسے گوکہرو یا جواسا اور علی ہذا القیاس
بہت سے درخت گرمیون مین بڑہتے ہین پہر کیا بعید ہے کہ وہان کے آگ مین بہی اسیطرح کی
تاثیر ودیعت ہو کہ بعضے نباتات کو بڑہاوے اور سرسبز کرے علی الخصوص جب کہ جوہر آتشی
اصل طبیعت پر اون نباتاتکے غالب ہو پہر از راہ تماثل کے گرمی سے آگ کی مدد پاوین جیسے
سمندر کیڑا دنیا کی آگ سے دوسرے یہہ کہ اس آیت مین دوزخیونکا کہانا فقط ضریع پر منحصر کیا ہے
کہ سوا اوسکے وہان دوسرا کہانا نہ ملیگا حالانکہ دوسری آیت مین دوسرا کہانا بہی دوزخیونکے واسطے
مذکور فرمایا ہے انمین سے زقوم بہی ہے کہ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ اور انمین سے
ایک غسلین ہے وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ جواب اوسکا یہہ ہے کہ
دوزخ کے بہت طبقے ہین بعضے طبقے مین فقط یہی کہانا ہوگا اسکے سوا اور کچہہ نہ ملیگا پس وُجُوْهٌ

یَوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ مراد اوسے ڈرنے والے ہین تو پس کچھ اشکال باقی نرہا اور بعضے معترض نے کہا ہے کہ مراد یہ من ضَرِیۡعٍ سے خصوصیت ضَرِیۡع نہین بلکہ جو کچھ کہ ضریع کی جنس سے ہے بے لذتی او تلخی بدبو اور موٹا نکرنے اور بہوک کو دفع نکرنے مین وہ سب ضریع مین داخل ہے یہانتک کہ بعضے مفسرین نے ضریع کو مفعیل جو مفعل کے معنو مین ہے جیسے علیم اور بدیع مقرر کیا ہے اور معنے اوسکے یون کہے ہین کہ جو طعام کہ سبب ضراعت اور خواری اور طبیعت کے بدمزگی کا ہو وہ ضریع ہے اور اس صورت مین بہی اشکال دفع ہوجاتا ہے

۵ عزیزی ۵ رُوِیَ اِنَّهٗ تَعَالٰی یُسَلِّطُ عَلَیۡهِمُ الۡجُوۡعَ بِحَیۡثُ یَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰی اَکۡلِ الضَّرِیۡعِ فَاِذَا اَکَلُوۡهُ یُسَلِّطُ عَلَیۡهِمُ الۡعَطَشَ فَیَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰی شُرۡبِ الۡحَمِیۡمِ فَیَشۡوِیۡ وُجُوۡهَهُمۡ وَیُقَطِّعُ اَمۡعَاءَهُمۡ وَتَنۡکِیۡرُ الۡجُوۡعِ لِلتَّحۡقِیۡرِ اَیۡ لَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍ مَّا یعنی روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے مسلط کریگا انپر بہوک اسطرح کہ بیقرار ہونگے وہ طرف کہانے ضریع کے پس جب کہاوینگے اوسکو مسلط کریگا اونپر پیاس کو پس بیقرار ہونگے وہ طرف پینے حمیم کے پس جلا ڈالیگا وہ منہ اونکے کو اور کاٹ ڈالیگا انتڑیان اونکی کو اور نکرہ لانا جوع کو واسطے حقارت کے ہے اے غنا حاصل ہوگی کسی طرح کی بہوک سے

۵ روح البیان جب کہ احوال بیان کرنے سے دوزخیونکے کہانے اور پینے کے اور رہنے کے جائے کے فارغ ہوئے تو اب جنتیونکے کہانے پینے رہنے کیجاے اور اسباب سامانکا بیان فرمایا وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ لِّسَعۡیِهَا رَاضِیَةٌ ۙ فِیۡ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ لَّا تَسۡمَعُ فِیۡهَا لَاغِیَةً ؕ کتنے موہنہ اوسدن نعمتون مین ہین گے اپنی سے راضی ہین بیچ بہشت بلند کے نہین سنتے بیچ اوسکے بیہودہ وَاَمَّا الدُّنۡیَا وَمَجَالِسُ اَهۡلِهَا فَلَا تَخۡلُوۡ مِنَ اللَّغۡوِ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ مَنۡ جَلَسَ مَجۡلِسًا فَکَثُرَ فِیۡهِ لَغَطُهٗ وَهُوَ الۡکَلَامُ الرَّدِیُّ الۡقَبِیۡحُ وَالضَّجَّةُ وَالۡاَصۡوَاتُ الۡمُخۡتَلِفَةُ لَا یُفۡهَمُ مَعۡنَاهَا فَقَالَ قَبۡلَ اَنۡ یَّقُوۡمَ سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا کَانَ فِیۡ مَجۡلِسِهٖ ذٰلِكَ روح البیان

اور یہہ صفت بہشتیون کو مقابلے مین تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَةً ۙ کے دی ہے اور مقابلہ مین کہولتے چشمے کے اونکو فِیۡهَا عَیۡنٌ جَارِیَةٌ ۘ یعنی اس باغ مین چشمہ ہے کہ پانی اوسکا بہتا ہے اور برف سے ٹہنڈا اور شہد سے میٹہا ہے اور مقابلہ مین دوزخیونکے ذلت اور خواری کے انکو فِیۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ انکو اس باغ مین تخت ہین اونچے تاکہ کمال عزت سے اس پر بیٹہین اور مقابلہ مین دوزخیون کے محنت اور رنج اور تجس کہانے پینے کے اونکو وَّاَکۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۙ اور کوزے ترتیب سے چنے ہوئے ہین انہین تختونپر یعنی جب کہ خواہش کہانے اور پینے کی جیسے شراب اور دودہ اور شہد کی انکو ہوگی تو بن مانگے اوٹہا کرینگے اور کہانیکی

اوربیات کی حاجت نہوگی کہ تختون سے اُترنا اور محنت کرنا اور اُنکے فرش کیواسطے اُس بہشت میز
وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۙ اور مسند اور توشکین برابر بطور صف کے بچھے ہونگے تاکہ جس مسند اور
توشک پر چاہین لیٹین اور تکیے لگاوین اور انکی مکانون مین وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۙ
اور قالین ہون گے بکھرے پڑے تاکہ جس مکانمین چاہین بچھوا دین ۞ عزیزی ۞ بہرجبکہ
دوزخیون اور بہشتیونکا تفصیل سے اس سورہ مین مذکور ہوا تو کافر بطور طعن کے کہتے تہے
کہ اس پیغمبر کے کلام مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ دوزخیون کے رہنے کی جگہہ اور کھانا
اور پینا انکا اس طور سے بیان کرتا ہے اور یہہ بہی کہتا ہے کہ اس عذاب شدید سے
دوزخی مرینگے بہی نہین اور ابد الاباد تک زندہ رہینگے حالانکہ آدمی اور جانور ونکو اس قسم کے
عذاب مین ایک لمحہ زندگی بسر لیجانا محال ہے اور بہشتیون کے تعریف مین کہتا ہے
کہ اونچے اونچے تختونپر بیٹھے ہون اور مشقت اور رنج کسی طرحکا نکرینگے حالانکہ باربار
اُترنا چڑہنا اونچے اونچے تختون سے یہہ بہی تو مشقت ہے اور یہہ بہی کہتا ہے کہ وہان
کوزے پانی اور شراب کے بہرے دہرے ہونگے اور مسند اور قالین بہی بچھے ہونگے
حالانکہ جو بیٹھنے کے تخت ہوتے ہین انمین اس قدر گنجایش کہان ہوتی ہے اور دوسرے
یہہ کہ اگر وہ کوزے ڈہل جاوین تو تمام فرش بہیگ جاوے اور قابل بیٹھنے کے نرہے حقتعالے نے
انکے اس طعن کے جواب مین یہہ آیت بہیجی اور حاصل جواب کا یہہ ہے کہ نمونہ بہشتیون
اور دوزخیونکا عالم مین موجود ہے اور صورت بہی بہشت اور دوزخ کی نمودار ہے پہر (م
کسواسطے بہشتیون اور دوزخیون کے احوال کا اور جنت اور دوزخ کی صفتونکا انکار کرتے
ہو اور اُن چیزونمین جو تمہارے سامنے موجود ہین کیونکہ تامل نہین کرتے اور وہ چار
چیزین ہین اول تو جانورونمین سے اونٹ ہے دوسرا اُنکا علویہ سے آسمان ہے تیسرا
معادن مین سے پہاڑ ہین چوتہا اُنکا سفلیہ سے زمین ہے پس اول ذکر شتر کا فرمایا
أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نہین کرتے اونٹون کی طرف کہ کسی پیدا کئے
گئے ہین اور پیدایش مین اُنکے نمونے جنتیون اور دوزخیون کے دونون موجود ہین ذات
اور معاش مین اپنے مشابہت دوزخیونسے رکہتا ہے اور فوائد اور منفعتون مین مناسبت
بہشتیونسے لیکن جو مشابہت دوزخیونسے اپنی ذات اور معاش مین جو رکہتا ہے سو اس
جہت سے اکثر اوسکے رہنے کی جگہہ گرم اور ریگستان ہوتی ہے اور لوونکے چلنے سے اور
آفتاب کی گرمی سے گویا کہ آگ ہو جاتا ہے اور مدتون تک یہہ جانور پیاسا رہتا ہے اور اگر
پانی میسر ہوتا ہے تو بالکل گرم کہ دہوپ کی شدت سے گاڑہا بن جاتا ہے اور خوراک
اسکی درخت خاردار اور کڑوا جیسا گوکہرو اور جواسا اور ضریع وغیرہ اور باوجود ان سب باتون کے
حیات اور قوت اور طاقت بارکشی اور اعمال شاقہ کے اور اُترنا چڑہنا پہاڑونکا وغیرہ جو اسکو

نصیب ہوتی ہے عشر عشیر اسکا کسی اور جانور کو نہین اور ہمیشہ گرفتار رنج و بلا مین رہتا ہے اور مناسبت اسکی
بہشتیون سے فائدون اور منفعتون کی جہت سے ہے کہ اگر اسکے پیٹھ کو خیال کرین تو گویا ایک اونچا تخت چار
ستون پر دہرا ہے پہر باوجود اس بلندی کے کہ ہاتھ بہی آدمی کا اس تک نہین پہنچ سکتا جب چاہین
بٹہلا کر سوار ہو جاوین جیسے جنت کے تخت چنانچہ معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہ بہشت کے
تخت دور سے بلند نظر آوین گے پہر جب جنتی چاہین گے کہ انپر بیٹھین تو وہ نیچے ہو جاوین گے پہر
اونچے ہو جاوینگے اور اسکے چارون تھن گویا دودہ کے بہرے آبخورے تیار رکہے ہین اور جیسے دودہ کے
نالے جاری ہین اور اوسکی پشم سے نمدے اور قالین اور مخملی مسندین بناتے ہین اور گویا اسکا کہاتے ہین
اور دودہ اسکا پیتے ہین اور پیٹھ پر اسکے سوار ہوتے ہین اور جب اسکو لادکر لیچلو تو گویا ایک کشتی ہے
کہ اپنے پاؤن چلے جاتی ہے اور اگر اسکا دودہ دوہین تو سارے گہر کو کفایت کرتا ہے اور اگر اوسکو ذبح
کرین تو اوسکا گوشت ایک محلے کو کفایت کرتا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلْاِبِلُ
عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یعنی اونٹ عزت کا سبب ہے گہر والون کے اور بکریان برکت ہین اور گہوڑے کے ساتھ بہتری لگی ہوئی ہے
دن قیامت تک اور عجائبات سے اسکے ایک یہہ ہے کہ رو بقبلہ چلتا ہے اور اگر بالون کو اسکے جلا کر
خشک کر کے جاری خون پر رکہہ دیجئے تو بند ہو جاتا ہے دودہ اور پیشاب اسکا استسقے والون کو اور
تلی اور بواسیر والون کو نہایت مفید ہے اور طبیب لوگ اس بات کو خوب جانتے ہین اور ہاتھی کو
اس مقام پر ذکر نفرمایا اسواسطے کہ ہاتھی مین نمونے دوزخ اور جنت کے موجود نہین اسلیئے اول تو
مکان اسکی بود و باش کا سرسبز اور آبدار ہوتا ہے اور اکثر خوراک اسکی کیلے کی پتے ہین یا اور زراعتین
اور کاروبار مین رنج و مشقت اٹہا نہین سکتا اور ذلیل اور مقہور بہی نہین ہے بلکہ سرکشی اور تکبر حد سے زیادہ
اسمین پائی جاتی ہے دوسرے یہہ کہ یہہ جانور بے منفعت ہی ہے کہ نہ دودہ ہے نہ پشم اور نہ گوشت
اسکا لائق کہانے کے اور نہ ہر شخص ہر وقت اسپر سوار ہو سکے اور نہ ہر ایک کا تابعدار اور فرمانبردار پس نمونہ بہشت کا
بہی نہین ہو سکتا اگرچہ ڈیل اسکا بڑا ہے تو کس کام کا کیونکہ یہان بیان اور ہی مقصد کا ہے کلام عرب کے
لطائف اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ الخ ہمزہ واسطے انکار اور توبیخ کے ہے اور ف واسطے عطف کے ہے اوپر مقدر کے
اور ابل ساتھ کسرتین کے اور سکون بے کے واحد ہے واقع ہے اوپر جمع کے اور نہین ہے جمع اور نہ اسم
جمع کا اور جمع ابل کے آبال ہے جیسا کہ بیچ قاموس کے ہے اور کہا بعض نحویون نے کہ اسم جمع کا ہے نہین
واحد واسطے اوسکے لفظ اسکے سے اور سوا اسکے نہین کہ واحد اوسکا بعیر اور ناقہ اور جمل ہے اور کلمہ
کَيْفَ منصوب ساتھ ما بعد اپنے کے متعلق ہے واسطے فعل نظر کے اور جملہ بیچ حیز خبر کے بدل اشتمال
ہے ابل سے اَيْ اَيُنْكِرُوْنَ مَا ذُكِرَ مِنَ الْبَعْثِ وَاَحْكَامِهٖ وَيَسْتَبْعِدُوْنَ
وُقُوْعَهٗ عَنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ فَلَا يَنْظُرُوْنَ نَظَرَ اعْتِبَارٍ اِلَى الْاِبِلِ الَّتِيْ هِيَ نُصْبَ
عَنْهُمْ يَسْتَعْمِلُوْنَهَا كُلَّ حِيْنٍ اَنَّهَا كَيْفَ خُلِقَتْ خَلْقًا بَدِيْعًا مَعْدُوْلًا اِنْتَهٰى مَا فِيْ رُوْحِ الْبَيَانِ

اور مولانا روم فرماتے ہین ؎ برخوان افلا ینظر تا قدرت ما بینی ٭ بگرہ بشتر بنگر تا صنع خدا
بینی ٭ در ظاہر خوری قانع در باربری راضی ٭ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ٭ وَ
اِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نظر نہین کرتے آسمان کی طرف کہ کس قسم کا
بلند کیا گیا ہے تاکہ بلندی بہشت کی اور وہان کے تختون کی کچھ عجب نجانو اور آسمان با وجود اس بلندی کے
بسبب حرکت دوری کے ہر جز اسکی اجزا کا دور مین رات اور دن کے پست ہی ہو جاتا ہے ہر طور
کہ سر کی طرف سے قدمون کی طرف آجاتا ہے اور نیچا ہوتا بہشت کے اونچے تختون کا بہشتیون کے
قدمون کے نیچے اس بلندی اور پستی سے سمجھ لیا چاہیے اور یہہ بھی سمجھا چاہیے کہ آسمان مین
ستارے کوزون کی طرح رکھے ہین اور اس حرکت دوری سے آسمان کے وہ تارے اپنے مرکز سے
جنبش نہین کرتے اور اوندھے نہین ہو جاتے جیسے کہ کوزے بہشت کے پینے کے گرد و سرد
چیزون سے بھرے دھرے ہین اسی طرح سے کوزے آسمان کے رنگا رنگ شعاعون سے مثلاً زہرہ کی
شعاع مروارید کی سی ہے اور مریخ کی شعاع سرخ اور مشتری مین صرف سفیدی اور زحل کی لاجوردی
اور نیل گونی اور کف الخضیب مین شعاع عباسی اور کرمی اور سردی مین شعاعین ستارون کی
مختلف اور گوناگون ہین پس جو سردی کہ چاند کے نور مین ہے ظاہر ہے اسیطرح سے حرارت آفتاب کی
اور خشکی زحل کی اور رطوبت زہرہ کی اور اسی قیاس پر اور تارون کو سمجھا چاہیے اور یہہ بھی ہے کہ
چشمہ آفتاب اور مہتاب کا آسمان مین نمونہ ہے بہشت کی جاری نہرون کا ایک شراب کا گلگون
تیز و تند تو رہے کی مانند جوش مارتی ہے اور دوسری سے دودھ سرد تر نکلتا ہے اور عسل ہر
روح ۹ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا پہاڑونکی طرف نہین دیکھتے ہین کہ کیسے
کھڑے کیے گئے ہین کہ ہرگز اپنی جگہ سے نہین سرکتے اور ہوا بادلون کے اٹھنے سے گرتے نہین
ہین نہ اوندھے ہوتے ہین اس طرح سے ان چیزون کو سمجھا چاہیے بلکہ اگر فکر کرے تو پہاڑ بلند
اور خوش ہوا ہونے مین بہشت کی مانند ہین کہ بدبو مین اور موذی جانور زمین کے اور خراب بخارات
وہان نہین پہنچتے ہین اور بیہودہ کوئی دنیا والون کی خصوصاً لڑائی جھگڑے ہرگز وہان سے
نہین جاتے اور چشمے میٹھے پانی کے وہان جاری ہین اور اونچے اونچے پتھر صاف مانند تختون کے
جا بجا دھرے ہین وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے زمین کو کہ کیسی بچھائی
گئی ہے کسی جاے پر برابر مسند کی طرح سے بچھی ہے اور کسی جاے پر تختے رنگا رنگ پھولون
کے قائم مقام بچھے قالینون کے جھپک رہے ہین بلکہ یہی زمین ہے کہ بہ نسبت اغنیا اور امرا کے
حکم بہشت کا رکھتی ہے کہ کمال عزت اور تمکنت سے باغون اور سیر گاہون مین مکلف فرشون پر
بیٹھتے ہین اور کھانے پینے کی نعمتون کے برتن طرح بطرح کے سامنے دھرے رہتے ہین اور چشمے زر و
جواہر کے معدنون سے اور خزانون سے جاری اور تخت بلند ستھرے روپہلی جڑاؤ بیٹھنے اور
سواری کو موجود اور اگر اسی زمین کو بہ نسبت محتاجون اور مفلسون کے خیال کرین خصوصاً بہ نسبت

اون لوگون کے کہ گرم ملک مین عین گرمی کے موسم مین بے سامانی کے ساتھہ پیادہ پا بے توقع
منفعت کے سفر کی سرگردانی مین گرفتار ہین حکم دوزخ کا رکھتی ہے کہ تمام اسباب رنج ومحنت کی
موجود اور آرام اور رحت بالکل مفقود ہیں یہہ چارون چیزین عاقلونکو بہشت اور دوزخکی احوال دریافت
کرنیکو کافی ہین اور ان چارون چیزونکو مثل کے واسطے اس سببسے اختیار کیا کہ اس کلام معجز
نظام کی مخاطب اس ملککے جنگلون کے رہنے والے عرب تہے کہ جانور ونمین اکثر اونٹ کو پالتے
تہے اور اوسکا دودہ بہی پیتے تہے اور گوشت بہی کہاتے تہے اوسکی بالونکی کپڑے بہن لیتے
تہے اور فرش فروش اور خیمہ بہی بناتے تہے اور سفر مین اوسی پر سوار ہوتے تہے اسیواسطے تجربہ
والونے لکہا ہے کہ تمام کاروبار عربکا موقوف اونٹ پر ہے اور اہل ایرانکا خچر پر اور اہل تورانکا
گہوڑے پر اور اہل ہند کا بیل پر اور جو اکثر جنگلونکی رہنے والے جانور بہت پالتے ہین تو پانی اور
چارہکی طرف اونکو احتیاج بہت ہوتی ہے اسی سببسے ہمیشہ نظر اونکی آسمانکی طرف ہوتی ہے
کہ کدہر کی ہوا چلتی ہے اور کونسی ہوا سے مینہہ برستا ہے اور اکثر پناہ کی جا بے اور گریزگاہ
اونکی بڑی بڑی پہاڑ ہین جب کوئی غنیم آتا یا زمین میں پانی اور گہاس کا قحط ہوتا تو بہاگکر
پہاڑون پر چلے جاتے تہے اور وہان فرغت سے گذران کرتے تہے پہر احتیاج اس قسم کے
لوگون کو بلکہ تمام بنی آدم کو بادشاہ سے فقیر تک طرف زمین کی ہوتی ہے چونکہ محل کہانے
اور چارہ کا اور مکان زراعت اور میوہ کا اور مقام سکونت اور عمارت کا اور زر اور جواہر کی
معدن وہی ہے لیکن یہہ چارون چیزین ہمیشہ ان لوگون کی آنکہونکے سامنے اونکی خیالمین رہتی ہین اور مقصود
مثال سے حاضر کرنا خیالمین معقولات اور محسوسات کا ہے کہ ان صورتون سے کہوج معنون معقولہ کا
اور جہتین اپنے خیال مین آوے مثال دینا ایسی چیزکی نہایت مفید ہے اور کمال بلاغت کا
ایسی مثال کے بیان کرنے مین ہے اور محققون نے لکہا ہے کہ قرآن مجید مین اپنی نعمتونکی یاد دلانے
کے مقام پر ذکر دلیلون وحدت ذاتکا اور کمال صفاتون خودمختار یکا بیان فرمایا ہے تاکہ حرص
اور تہوکین بجا پڑے اور دنیاکی زینتین مدہ نظر نہو جاوین والا جو غرض کہ اس تمثیل سے ہے
بیفائدہ ہوجاوے اور لوگ بسبب کثرت خواہشون اور ریجہہ کی چیزون کے اوسی خیالمین
جا پڑین اور مقصود کو نہ پہونچین اسی طرح سے عجیب غریب چیزین کہ بنی آدم کی صنعت
کے سببسے ظاہر ہوئے ہین وہ بہی قابل استدلال کے نہتہین کہ مبادا ان تمام عجائبات
کو ارادہ اور اختیار سے بنی آدم کی تصور کرین حکمت اور قدرت پر اونکی حوالہ کرین اور مطلبکو
پہنچنے سے محروم رہین ناچار جو چیز کہ ہر شخص کو حاصل ہے اور ہرگز موجب طمع اور حرصکی نہین
ہوسکتی اور حسن وکمال طبعی کہتی ہے اس کلام پاک مین ایسی چیز تمثیل کے واسطے جابجا اختیار
کی ہے اسیواسطے کہین نہین فرمایا کہ کارخانون نمین بادشاہ ہونیکے اور سامانونمین امراکی فکر کر دیکہا
خوبصورت مردونکو یا حسین عورتونکو غور سے دیکہو اور پہچانو یعنی ان چیزونکی دیکہنے سے صانع کو

حکمت کو دریافت کرو اور بعضے علما نے سُطِحَتۡ کے لفظ کو کہ زمین کے حق مین وارد ہوا ہے استدلال
اس بات کا گردانا ہے کہ زمین کی شکل کروی نہین لیکن یہہ استدلال نہایت ضعیف ہے چونکہ
زمین حقیقت مین شکل کروی رکہتی ہے لاکن بسبب بڑے پن کے معلوم نہین ہوتی اور
بسبب دریافت نہونے بلندی اور پستی اوسکی اجزا امتلا صفۃ کے سطح معلوم ہوتی ہے اور کلام وہم اور خیال
والونسے ہے کہ کرویت اسقدر بڑے جسم کی دریافت نہین کر سکتے ۵ عزیزی ۵
در تبیان آورده که مخاطب عرب اند اکثر ایشان اہل بریہ باشند و مال ایشان شتر است و ہر طرف
بے نگرند جز آسمان و زمین و کوه نمی بینند لاجرم بعد از ذکر شتر آسمان و کوه و زمین یاد میکند یعنی
قُرِنَتِ الۡاِبِلُ بِالسَّمَاءِ وَالۡجِبَالُ بِالۡاَرۡضِ لِاَنَّ الۡاٰيَةَ نَزَلَتۡ بِطَرِيۡقِ الۡاِسۡتِدۡلَالِ
وَهُمۡ كَانُوۡا اَشَدَّ مُلَابَسَةً بِهٰذِهِ الۡاَشۡيَاءِ مِنۡ غَيۡرِهِمۡ فَلِذَا جَمَعَ اللّٰهُ بَيۡنَهَا
روح البیان ۵ اور جبکہ کافرونکی طعن اور استبعاد کے جواب کر چکے بعد بہشت اور دوزخ کے اور
احوال مین بہشتیون اور دوزخیونکے کرتے تھے فارغ ہوئے تو گویا مقام ایسا تہا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کمال عناد اور سرکشی اون کافرون کی دیکھہ کر ایسا نہو کہ پند و نصیحت کرنا موقوف کرین
اور اس تمام وعظ و نصیحت کو بیفایدہ سمجھین اسواسطے تاکید اس امر کی منظور ہوئی اور تسلی
اونکی خاطر مبارک کی ضروری تو ارشاد فرمایا فَذَكِّرۡ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ
پس نصیحت کر نہین ہے تو مگر نصیحت کرنیوالا نہین ہے تو اونپر تالیق اور داروغہ کہ ہرگز اونکو
خفگی راہ سے بیراہ ہونے دے اور دلونمین اونکی حق بات کو زور سے ڈالدے کیونکہ یہہ کام
مقلب القلوب اور دلونکے مالک کا ہے بشر کا مقدور نہین ۵ عزیزی ۵
فَذَكِّرۡ اَلۡفَاءُ لِتَرۡتِيۡبِ الۡاَمۡرِ بِالتَّذۡكِيۡرِ عَلٰى مَا يُنۡبِئُ عَنۡهُ الۡاِنۡكَارُ السَّابِقُ
مِنۡ عَدَمِ النَّظَرِ اَيۡ فَاقۡتَصِرۡ عَلَى التَّذۡكِيۡرِ وَلَا تُلِحَّ عَلَيۡهِمۡ وَلَا يُهِمَّنَّكَ اَنَّهُمۡ لَا يَنۡظُرُوۡنَ
وَلَا يَتَذَكَّرُوۡنَ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ تَعۡلِيۡلٌ لِلۡاَمۡرِ بِمَا اُمِرَ بِهٖ اَيۡ مُبَلِّغٌ وَاِنَّمَا الۡهِدَايَةُ وَالتَّوۡفِيۡقُ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ اَيۡ لَسۡتَ بِمُسَلَّطٍ عَلَيۡهِمۡ تُجۡبِرُهُمۡ عَلٰى مَا تُرِيۡدُ
كَقَوۡلِهٖ تَعَالٰى وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ اور اکثر قرّاء نے پڑہا ہے بِمُصَيۡطِرٍ کو ساتھ صاد کے بنابر
تاکید کے واسطے مناسبت طا کے بعد صاد کے اور پڑہا گیا ہے ساتھ سین کے اوپر اصل کے اور ساتھ
اشمام کی اور معنی مصیطر اور مسیطر کے مسلط ہونا اوپر ایک شئے کے ہے ۵ روح البیان
لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ بِمُسَلَّطٍ فَتَقۡتُلَهُمۡ وَتُكۡرِهَهُمۡ عَلَى الۡاِيۡمَانِ
نَسَخَتۡهَا اٰيَةُ الۡقِتَالِ ۵ معالم اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰى وَكَفَرَ مگر اوس شخص کو کہ جسنے
موہنہ پہیرا تیری نصیحت سے اور کفر اختیار کیا اور انکار تیری رسالت کا کیا اب معاملہ اوسکا
خدا سے ہے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الۡعَذَابَ الۡاَكۡبَرَ پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی وہ عذاب کہ
بہت بڑا ہے دوسرے گنہگارونکے عذاب سے جنہون نے کفر نہین کیا ۵ عزیزی مل

اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ ۙ﴿۲۵﴾ تحقیق ہماری ہی طرف ہے پھر آنا اونکا ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُمۡ ﴿۲۶﴾ ع
پھر مقرر ہماری ہی اوپر ہے حساب اونکے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور انواع کفر و عناد کا کہ موافق اوسکی جزا
اور سزا دیوینگے پھر جو شخص کہ روگردانی اور کفر میں تمت ہے تکلیف اور عذاب وہیں زیادہ ہے
وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ پس اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ کی آیت مین اشارہ برزخی
احوال کی طرف ہے کہ بعد موت کے بلا فاصلہ روبرو آنیوالا ہے اور آیت مین ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا
حِسَابَہُمۡ مین اشارہ ہے قیامت کے دن کے معاملہ کی طرف کہ بعد مدت درازکی ظاہر ہوگا اسلیے
کلمہ ثم کا دلالت تراخی اور مہلت دراز پر کرتا ہے۔ ۱۲ عزیزی

قولہ تعالیٰ

اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ تعلیل لتعذیبہ تعالی بالعذاب الاکبر یقال آبَ یَؤُوْبُ
اَوْبًا وَاِیَابًا رجع ای ان الینا رجوعہم بالموت والبعث لا الی احد سوانا لا استقلالا
ولا اشتراکا ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُمۡ فی المحشر لا علی غیرنا فنحن
نحاسبہم علی النقیر والقطمیر من نیاتہم واعمالہم وثم للتراخی فی الرتبۃ
لا فی الزمان فان الترتب الزمانی بین ایابہم وحسابہم لا بین کون ایابہم الیہ
تعالی وحسابہم علیہ تعالی فانہما امران مستمران قال عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وزنوا قبل ان توزنوا
وتزینوا للعرض الاکبر علی اللہ تعالی یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ
انما خف الحساب فی الاخرۃ علی قوم حاسبوا انفسہم فی الدنیا وثقلت موازین
قوم فی الاخرۃ وزنوا انفسہم فی الدنیا ومحاسبۃ النفس تکون بالورع
وموازنتہا تکون بمشاہدۃ عین الیقین والتزین للعرض یکون بمخافۃ
الملک الاکبر وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ اما بعد فان المرء لیسرہ
درک ما لم یکن لیفوتہ ویسوءہ فوت ما لم یکن لیدرکہ فما نالک
من الدنیا فلا تکثرنہ فرحا وما فاتک منہا فلا تتبعہ اسفا ولیکن
سرورک لما قدمت واسفک علی ما خلفت وشغلک لاخرتک
وھمک فی ما بعد الموت وفی الحدیث ثلاث من کن فیہ استکمل
ایمانہ لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم ولا یرائی بشیء من عملہ واذا عرض لہ
امران احدہما للدنیا والاخر للاخرۃ آثر الاخرۃ علی الدنیا
روح البیان عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرأ
سورۃ الغاشیۃ حاسبہ اللہ تعالی حسابا یسیرا **بیضاوی** ۱۲ وعن جابر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا عصموا منی
دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ ثم قرأ انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر ہذا حدیث حسن صحیح **ترمذی**

والله اعلم بالصواب

سورۂ الفجر

یہہ سورہ مکی ہے اسمین تیس آیتین اور ایک سو انتیس کلمہ اور پانچسو ستانوین حرف ہین اور اسکی ربط کی وجہ هَلْ اَتٰىكَ سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین قیامت اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب کا ذکر ہے اور آدمیونکی دو قسم جانیکا بہشتی اور دوزخکی اور ظاہر ہونا برائی اور بہلائی کی نشانیونکا چہرونپر اور اس سورہمین بہی اسی مضمونکا بیان ہے اور اوس سورہمین لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ بہلائی والونکے حقمین فرمایا ہے اور اس سورہ مین رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور اوس سورہمین فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ کافرونکے حقمین ارشاد ہوا ہے اور اس سورہ مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ارشاد ہوا اور یہہ دونون مضمون آپسمین قریب ہین اور نازل ہونا اس سورہ کا دفع کرنیکو ایک شبہہ کی ہوا ہے جو اکثر ملحدون اور زندیقون کے خیالمین گذرتا ہے اور اس شبہہ پر مقابلہ انبیاؤن اور واعظونکے کرتے ہین اور حاصل اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حقتعالے کو نہ نیکونکی نہ گناہ کی پرواہ ہے نہ نیکی کی اور یہہ جو انبیا اور واعظ کہتے ہین کہ دنیا کی پیدایش کے بعد دوسرا ایک اور عالم پیدا ہوگا کہ حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور بدلا دنیا اوسمین ہوگا تو اس بات کی کچہہ اصل نہین ہے کہ اللہ تعالے بنی آدم کی نیکی یا بدی کا ہونے خبردار ہے اور ہر شخصکو اوسکے کام کی سزا اور جزا دینے پر بہی قادر ہے اگر ایسا ہونا ہوتا تو خوش ہوتا اور اگر ایسا ہوتا ناخوش ہوتا تو اسواسطے نیکونکو نعمتونسے نوازش کرتا اور بدکارونکو اپنا ہو تیکے بدلے عذابمین گرفتار نہین کرتا ایسا تاخیر کرتا جزا دینے مین اور انتظار کرنا قیامت کی [illegible] اسواسطے ہے کہ اب اوسکو نیکونکو کا ہونیکی اطلاع نہین یا اس سبب سے ہے کہ اسوقت بدلا لینیکی طاقت نہین رکہتا اور یہہ دونون باتین اوسکی ذات پاک کیطرف منسوب نہین ہوسکتی ہین پس معلوم ہوا کہ بدلا نیکی اور بدی کا اوسکو منظور نہین ہے اور جو کچہہ کرتا ہے سو اسی دنیا مین ...... کرتا ہے مگر بے پرواہی کیطور پر کیسیکو دولت و حشمت دیکر معزز اور مکرم کر دیتا ہے اور کسیکو دکہہ درد محنت مشقت مین ڈالکر ذلیل کرتا ہے سو جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حق تعالی باوجود اپنے کمال علم اور قدرت کی علیم مطلق بہی ہے اور حکمت اوسکی چاہتی ہے کہ ہر شخص کی سزا اور جزا پورا پانے کے واسطے قیامت کا انتظار کیا چاہیے اور تفصیل اس اجمالکی یہہ ہے کہ آدمی کی تین حال ہین اول تو دنیا کا حال کہ اوسمین طرح طرحکی حاجتونمین گرفتار ہے اور قسم قسم کے علاقے قرابت اور دوستی اور ہمسایگی کہ مخلوق سے رکہتا ہے اور مکلف طاعت اور بندگی کا بہی ہے اور مشغول ہے آخرتکے توشہ حاصل کرنیمین اور اپنی بوجہ کے بڑہانیمین فائدونسے دوسرا حال برزخکا ہے کہ مرنیکے بعد وہان رہتا ہے اور ان شغلونسے فارغ ہوتا ہے لیکن جو کچہہ کہ بہائی بند یار آشنا اور مرید اپنی طرفسے یا اوسکے کہنے سے اوسکے واسطے دنیامین کرتے ہین اوسکا ثواب اوسکو ملتا ہے اور اوسکے نامۂ اعمال مین لکہا جاتا ہے تو گویا کہ یہہ وہ خود دار العمل یعنی دنیا مین ہے اور یہہ بہی ہے کہ برزخمین جمع ہونا حقدار ونکا کہ دنیا مین اوسنے طرح طرحکے معاملہ نیکی اور بدی کے کئیے تہے ممکن نہین اسواسطے کہ ہر شخص کی موت اپنے وقت پر

مقرر ہے پہر الغرض اگر ایسا معاملہ انکا بغیر حاضر ہونے حقدارونکی عدالت کے خلاف ہے تیسرا حال
آخرت کا کہ ہرگز کسیطرح کا عمل اور شغل یہان نہوگا اور نہ نوع اور اوسکی تابعدار اور آشنا سب یہان حاضر
ہونگے اور جو کچھ کرنا تہا سو کر گیا تہا یا دوسرونے اوسکی واسطے اوسکے کہنے سے کیا تہا سب اوسکو پہونچ
چکا اور جمع ہو گیا اب آیندہ کو کسی اور چیز کے آنے کی امید بسبب منقطع ہونے نوع انسانی کے نرہی پس
حکمت ہرگز ایسا کو تقاضا نہین کرتی ہے کہ اوسکو دنیا کی حالمین سزا دیجاوے اسواسطے کہ وہ ابہی
کام مین مشغول ہے اور اوسکی عمر کی مدت اور اوسکی پونجی کے قائم مقام ہے ہنوز بالکل اوسکے ہاتہ
مین نہین آئی ہے اور اپنے گذرے ہوئی عمر کے جمع خرچ کو برابر نہین کیا ہے اگر اوسکو اس حالت مین
جزا و سزا مین گرفتار کرین تو وہ جواب مین البتہ کہیگا کہ ابہی مجہکو فرصت دینا چاہیے کہ مین اپنی
عمر پوری کرون اور جو تقصیرین کہ مجہسے ابتدا سے جوانی مین یا تجربہ کی کمی سے ہو گئی ہین اونکا بدلا
آخر عمر مین ادا کرون اور تجارونکا بہی یہی معمول ہے جب کسی گماشتہ کو تجارت کے واسطے کسیطرف بہیجتے
ہین تو اوسکو مہلت دیتے ہین اور چند مدت باقی رہنے کی موافق لین دین کرے اور اگر ایک
معاملہ مین کچہ کہو دیا اور نقصان کیا تو بہی نہین بولتے کہ شاید دوسرے سودے مین کما لیگا اسواسطے
حالت ہرگز ہی جزا دینا عقل کے خلاف ہے اسواسطے کہ ابہی نیکیان اور نتیجہ ہر آدمی کے
عملون کے اوسکے جمع نہوئے باقی رہنے کے سبب اوسکو پہلے آئی ہین پس گویا کہ ابہی جمع خرچ
اوسکا برابر نہین ہوا اور حقوق کے لینے دینے والے بہی ابہی جمع نہین ہوئے ہین کہ معلوم
ہووے کہ یا وسکا حق کسپر ہے اور اسپر کسکا حق ہے اور کون حقدار اپنا حق معاف کرتا ہے اور
کون طلب کرتا ہے پس بغیر قائم ہونا جزا کے ڈالنے کے واسطے قائم ہونا آخرت کا مقرر ہوا اور
اوس وقت تلک انتظار کرنا ہی اوس بندون کے جو شر کے عملون کو چہپاتا ہے سو یہہ ہرگز غفلت (۱۵)
نہین ہے اور اوس تلک نیا نصاف کے ہی ہے مین اور اسی مضمون کو اس سورہ مین کئی قسمونسے
سا بہہ تاکید سے ارشاد کیا ہے اور اس سورہ کا نام سورۃ الفجر اسواسطے رکہا ہے کہ اول قسم فجر کی
کہائی ہے اور فجر کا حال مشابہت رکہتی ہے قیامت کے دن سے کہ تمام رات لوگ اوسکے آنیکا
انتظار کرتے ہین اور جب فجر ہوتی ہے تو گویا ایسا ہوتا ہے کہ مرنیکے بعد پہر جی اوٹہے اور
بازار اور بستی اور دربار لوگون سے بہر جاتے ہین اور جن کامونکے انتظار مین تمام شب گذاری تہی
وہ کام سرانجام کو پہونچے اور جو ان قسمون مین بیان ہے انتظار کرنیکا کامونکے واسطے کہ
یہہ ہر انسان کی عادت ہے اور فجر اسکا ثابت کرنیکی اول دلیل ہے تو اس سورہ کو اس
نام سے موسوم کیا ۱۲ عزیزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْفَجْرِ قسم کہاتا ہون مین فجر کے وقت کی کہ اکثر لوگ اپنے کام کاج کرنے کے واسطے اوسکا
انتظار کرتے ہین اور باوجود کام کی ضرورت کے فجر کے آنے کے واسطے تاخیر کرتے ہین پرند جانور اپنے
گہونسلون مین رزق کی تلاش کے واسطے بہوکے پیاسے اوسکا انتظار کرتے مین اور چرنے والے

جانور بھی چرنے جانے کو اوسکے منتظر رہتے ہیں اور درباری لوگ اپنے عرض و معروض کے واسطے اور
محکمے والے اپنے جھگڑے قصے فیصلہ کرنے کو اور اہل حرفہ اور بازاری لوگ اپنے کاروبار کے واسطے اور کھیتی کرنے
والے جوتنے بونے کو اور مسافر چلنے کے لیے اوس کے منتظر رہتے ہیں اور جو کام کہ روشنی اور اوجالے سے متعلق
ہیں وہ سب فجر کے ہونے پر موقوف ہیں اور بعضے فجر کو اور بھی زیادہ خصوصیتیں ہیں کہ بہت سے
مخلوق اپنی اوقات اوسکی انتظار میں کاٹتے ہے جیسے عرفہ کے اور نحر کے روز کے فجر حاجیوں
کے واسطے کہ تمام سال اسدن کے آرزو میں گذارتے ہیں اور مہینوں اور برسوں کی راہ سے چلکر
اسدن کے واسطے اس متبرک مکانوں میں اپنے تئیں پہنچاتے ہیں اور صبح کی نماز بھی اوسی وقت
میں ہے اور جو فرشتے کہ بندوں کے محافظت کے واسطے مقرر ہیں اور صبح و شام اپنے اپنے
آتے جاتے ہیں اوس وقت وے دونوں چوکیاں آنے اور جانے کی جمع ہوتی ہیں اور اوس وقت کی
نماز کا انتظار کرتے ہیں اور اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَهُوَ فِیْ
ذِمَّةِ اللّٰهِ یعنی جس شخص نے پڑھی نماز فجر کی تو وہ اسدن اللہ کے ذمے میں داخل ہوا
اور سورہ اسرا میں واقع ہوا ہے اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا یعنی فجر کی قرأت حضور میں ہوتی ہے
اور حدیث شریف میں اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ رات اور دن کے فرشتے اس وقت حاضر
ہوتے ہیں اور انکے حضور کے سبب زیادہ ... برکات اور انوار ... ہوتی ہے حاصل کلام کا یہ ہے
کہ جو کچھ انتظار مخلوق کو اپنے کاروبار میں فجر کے ... ہوتا ہے ... ظاہر ہے ... تمام
رات اس امید پر دکھ درد کے کاٹتے ہیں کہ صبح کو طبیب ... آوینگے ... حال بیان کرینگے
اور دوا پوچھینگے اور فقیر مسکین تمام رات ... بیٹھے ... رہتے ہیں اس توقع پر کہ صبح
کو امیروں اور دنیاداروں کے دروازوں پر جاکر ... مانگ لاوینگے اور اپنے بچے بالوں کے ساتھ
اوقات بسری کرینگے اسیطرح ... آدمی اپنی حاجتوں کو صبح کے آنے پر موقوف
رکھتے ہیں پس ... ہو ... کے ایک وقت کے انتظار کیواسطے
حکمت الٰہی نے اوس وقت کو اوس ... کیواسطے مقرر کیا ہے ... انسان کی عادت ہے تو اسی قیاس پر
جزا کے مقدمہ میں تاخیر ہو قیامت کے آنے کے انتظار پر ... دیا ہے ۞ عزیزی ۞

مد و غیره ۞ وَالْفَجْرِ اقسم الله عز وجل بالفجر روی ابو صالح عن
ابن عباس قال هو انفجار الصبح كل يوم وهو قول عكرمة وقال عطية عنه
صلوة الصبح وقال قتادة هو فجر اول يوم من المحرم تنفجر منه السنة وقال الضحاك
فجر يعنى النحر لانه قرن به الليالى العشرة ۞ معالم ۞ والفجر قال فى كشف الاسرار لما كان العرب
اكثر حلفها بالله فتثما فى كلامهم جاء القرآن على عادتهم قال الشيخ والفجر فجران مستطيل كذنب السرحان
وهو الكاذب ولا يتعلق به حكم ومستطير وهو الصادق الذى يتعلق به الصوم والصلوة اقسم
الله بالفجر الذى هو اول وقت ظهور الضوء الشمس فى جانب المشرق كما اقسم بالصبح حيث

حیث قال والصبح اذا تنفس لما یحصل بہ من انقضاء اللیل بظہور الضوء وانتشار الناس وسائر الحیوانات
من الطیور والوحوش فی طلب الارزاق وذلک مشاکل لنشور الموتی وفیہ عبرۃ عظیمۃ لمن تامل وقال الکاشفی سوگند بصبح
عرفۃ لانہ یوم شریف یتوجہ فیہ الحجاج الی جبل عرفات وفی الحدیث الصحیح عرفۃ یعنے صباح روز عرفہ کہ فیضانات ودعاونیاز حاجیان راست
وصبح یوم النحر لانہ یوم عظیم ایضا ویقع فیہ الطواف المفروض والحلق والرمی ویروی ان یوم النحر یوم الحج الاکبر ویقولی
مراد روز اول محرم ست کہ سال از و منفجر میشود یا بامداد آدینہ کہ حج مسکینانست ودر تبیان آوردہ کہ اشارت بانفجار
آب از اصابع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در روز طائف وغیر آن گفتہ اند انفجار ناقہ صالح علیہ
السلام از صخرہ یا انفجار آب از حجر موسے علیہ السلام یا انفجار از سحاب
باران شدن اشک ہست از دیدہ عاصیان ن بران از و سر چشمۂ دیدہ جوے ٭ وداالاینبی واری از
خود بشوے ٭ روح البیان ﴿ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ﴾ اور قسم کھاتا ہون مین اون
دس راتون کی کہ بہت بزرگ ومتبرک ہین کہ لوگ تمام سال اونکے آنیکے انتظار مین گذارتے ہین اور
کاروبار کو اونکے آنے پر موقوف رکھتے ہین اور وہ دس راتین تین قسم پر ہین اول تو دس راتین ذوالحجہ
کے مہینے کی اول کی کہ سب حاجی لوگ ہر طرف وجوانب سے آکر ان دس راتون مین مکہ معظمہ کے شہر مین یا قریب
ہین یا اوسکے گرد نواح مین حج وطواف کے بجالانے کو جمع ہوتی ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب
اول سے ہوتی ہے اور انتہا اسکی دسوین رات کو ہوتی ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ دنوں مین سے
کوئی دن اس مرتبے کا نہین ہے کہ اوس مین عمل صالح بہتر اور افضل ہو ذی الحجہ کے دس دنون سے
کہ ہر روزہ اون دس روزکے روزون مین سے ایک برس کے روزون کے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات
کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت سے دس گنی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْہِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ہٰذِہٖ
الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک مین بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اِن دس
دنون سے کہ دہیا لقر عید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ غیر ان ایام مین واقع ہو
بہت پیارا ہے طرف خدا کے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنے وہ بہی اندنون کے اعمال کی برابر
نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنے کے اور مال اپنے کے پس نہ پہرا ساتھ کسی چیز کے
نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان ومال سب ہان کام آوین تو البتہ افضل و
محبوب تر ہے ان دنون کے اعمال سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہہ ہے
کہ نیک عمل کرنے اندنون مین بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کے اور دنون کے اعمال سے
یا یہہ کہ رمضان شریف کے اعمال محبوب تر ہین باعتبار فرض روزون اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمین اور
اعمال اس دہی کے محبوب تر ہین باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کے اسمین ﴿ ۶ ﴾ ومولانا قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام احب الی الله ان یتعبد له فیها من عشر ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة وقیام کل لیلة منها بقیام لیلة القدر ٭ رواه الترمذی ٭ وابن ماجه ٭ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے که نهین کوئی دن که زیاده محبوب هو طرف الله کے عبادت کرنی اسمین دس دن ذی الحجه کے سے برابر کیجاتے هین روزے هر دن کے انمین سے ساتهه روزه دن برس دن کے اور قیام هر شب کا انمین سے برابر هے قیام شب قدر کی نقل کیے یهه ٭ ترمذی اور ابن ماجه نے ف ٭ یعنی عبادت کرنی اس دهی مین محبوب تر هے عبادت کرنے سے اور دنون مین جو عبادت که هو خصوصاً قربانی کرنی که افضل اور محبوب تر اور عملون سے هے اور روزه رکهنا ان دنون کی الخ یعنی اول ذی الحجه سے عرفه تک ٭ ع ٭ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا رواه مسلم فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے جب آوی اول دهنا بقره عید کا اور اراده کرے بعضا تم مین کا یهه که قربانی کرے پس دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے نزدیک اور ایک روایت مین هے که نه لیوے بال اور نه ترش وائے ناخن نقل کی یهه مسلم نے ٭ ف ٭ بال وغیره لینے کو منع فرمایا تا مشابهت هو احرام والون کے ساتهه اور نهین مس اس مین تنزیهی هے پس نه لینا بالون وغیره کا مستحب هے اور خلاف اسکا ترک اولا هے اور امام شافعی ره کے نزدیک خلاف اسکا مکروه هے ٭ ع ٭ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَةً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ رواه ابوداؤد والنسائی فرمایا رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نے که حکم کیا گیا مین ساتهه دن قربانی کے یهه که ٹهراؤن مین اسکو عید مقرر کیا هے اسکو الله نے واسطے اس امت کے عرض کیا حضرت سے ایک شخص نے کها یا رسول الله خبر دیجیے مجهکو اگر نپاؤن مین مگر منیحه ماده کیا پس قربانی کرون مین اسکو فرمایا نهین ولیکن یهه بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترو لبین اپنی اور مونڈ اپنے بال زیر ناف کے پس یهه پوری قربانی تیری هے نزدیک الله کے نقل کی یهه ابوداؤد اور نسائی نے ٭ ف ٭ یعنی قربانی کاسا ثواب ملیگا اور منیحه مشتق هے منح سے معنی عطا کی عرب مین عادت تهی که اونٹنی وغیره دوده والی محتاجونکو دیتے تهے که ساتهه دوده اور پشم اور بچون اوسکے کی فائده اوٹهاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پهیر دین اسکو منیحه کهتے تهے پس اوس شخص کے پاس اسیطرح کا جانور تها اوسنے اجازت اسکی قربانی کی چاهی حضرت نے اوسکو منع فرمایا اسلیے که اوسکے

پاس کوئی چیز سوائے اوسکے نہیں کہ نفع اوٹہاتا ساتہہ اوسکے پہر ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہیں اور اسی لیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگدست پر بہی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانیکا اور کہا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ نہیں واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصابکا اور بیان نصابکا کتب فقہہ مین دیکہنا چاہیے اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے ح ۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا رواه الترمذی وابن ماجه فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ بہت محبوب ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتہہ سینگوں اور بالوں اور کہروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانیکا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی میں پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتہہ اوسکے نفسوں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنے یہہ ہیں کہ افضل عبادتوں تین دن عید کی بہانا خون قربانیکا ہے اور وہ آویگا دن قیامت کے جیسیکہ تہی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلا قربانی والیکے ہر عضو کا اور سواری ہو اوس کو پلصراط پر انتہی یا معنے یہہ ہیں کہ آوینگے قربانی میزان اعمال مین اور گران کرے گی اوسکو اور خوش کرو یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالے قبول کرتا ہے اوسکو اور دیتا ہے اوسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہوں نفس تمہارے ساتہہ قربانی کے خوش نکراہیت کرنے والے واسطے اوس کے ح ۷ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ رواه احمد کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسول خدا کے کیا ہے یہہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیم کا اونپر سلام ہو جبکہ کہا صحابہ نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے بیچ اوسکے اے رسول خدا کے فرمایا بدلہ ہر بال کے نیکی یعنی گائے اور بکری کے قربانی کرنے مین کہ اونکے بال ہوتے مین عرض کیا صحابہ نے پس پشم اے رسول خدا کے یعنی دنبہ اور بہیڑ اور اونٹ کی پشم کی لیے کیا ثواب ملتا ہے فرمایا بدلہ ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی ہے نقل کی یہہ احمد نے اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ مَلٰٓئِكَتَهٗ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِاَهْلِ عَرَفَةَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا رواه احمد تحقیق اللہ تعالے فخر کرتا ہے اپنے فرشتوں سے بعد دوپہر عرفہ کے ساتہہ عرفہ والوں کے فرماتا ہے دیکہو میرے بندوں کی طرف کہ آئے ہیں میرے یہاں پراگندہ سر غبار آلودہ نقل کی یہہ احمد نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ

إِسَانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى عَرَفَةَ رواه البيهقي فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے محفوظ رکھا اپنی زبان کو اور کانونکو اور بینائی کو دن عرفہ کے بخشے جاتے ہیں
اوسکے گناہ اگلے عرفہ سے اگلے عرفہ تک نقل کی یہہ بیہقی نے **ف** یعنی جسنے زبانکو محفوظ رکھا
گناہ کی باتون سے مانند جہوٹ وغیبت وغیرہ کے اور کانونکو محفوظ رکھا سننے جہوٹ اور مزامیر
وغیرہ بری باتون سے اور آنکہہ کو دیکہنے اجنبی اور گناہ کی چیز دیکہنے سے وہ ثواب مذکور پاتا ہے
۶۵ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أَحْيَى اللَّيَالِي الْأَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ
وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ رواه ابن عساکر
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی چار رات مین واجب ہوئی اوسکے لیے جنت
یا مغفرت شب اٹہوین ذی الحجہ اور رات عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات فطر کی نقل کی یہہ ابن
عساکر نے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ أَحْيَا لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ لَمْ يَمُتْ
قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ رواہ طبرانی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر مین
اور رات عید قربانمین نہین مریگا دل اوسکا اوسدن کہ مریگے دل یعنی قیامت کو ہول وحشت
وہان کی سے امن مین ہوگا نقل کی یہہ طبرانی نے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رواہ الترمذی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
بہترین دعا دعا دن عرفہ کے ہے اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مین نے اور نبیون نے پہلے مجہسے
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر نقل کی
یہہ ترمذی نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَوْمُ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ كَفَّارَةُ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ
رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ بقرعید کی اٹہوین کا کفارہ ہے
ایک برس کی گناہونکا اور روزہ دن عرفہ کا کفارہ ہے دو برس کے گناہونکا نقل کی یہہ ابو الشیخ نے
بیچ کتاب ثواب کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ دن عرفہ کا مانند روزون ہزار دن کے ہے نقل
کی یہہ بیہقی نے **ف** بموجب اس حدیث شریف کے اگر عرفہ کے روزیکو ہزاری روزہ
کہا جاوے تو بجا ہے کذا فی رسالہ فضائل عشرہ ذی الحجہ دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دہا
کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنیکو اور لیلۃ القدر کی برکات حاصل کرنیکو تمام سال اوسکے
انتظار مین کاٹتے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہہ دہا داخل ہوتا تہا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر کو چہوڑکے کمر چست باندہ کے مسجد مین اعتکاف بیٹہتے تہے اور
اپنے اہل وعیال کو شب بیداری مین اپنے شریک کرتے تہے اور محنت اور کوشش بڑی درجے
کی کرتے رہتے تیسرا محرم کے اول کا دہا کہ شہداء کربلا کی کربت اور غربت کے دن ہین

اور صبر اور رنج کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین کھینچا ہے اوسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پر اون دہی مین نازل ہوتا ہے
اور ضال اور بدعتی لوگ اپنی جہالت کی راہ سے قایم کرنیکو رسومات غم الم کی مانند سینہ زنی اور کتاب خوانی
اور تصویر سازی اور نوبت نوازی کیواسطے تمام سال اون دہی کا انتظار کرتے ہین اور بعضے مفسرون نے
ان دس راتونکو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین طاق رمضان مبارک کی آخر دہے
کی کہ اونمین سے ایک لیلۃ القدر کی برکاتکا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک عرفہ کی اور ایک عید النحر
کی اور ایک معراجکی رات یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات کی مراد ہین واللہ اعلم ح
عزیزی ۵ اور واضح ہو کہ ہر قسم کو اس سورہ مین معرف باللام لائی ہین اور لیال عشر کو
منکر فرمایا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ ان دس راتونکی تعظیم کا سبب پوشیدہ تہا اسواسطے نکرہ لائی تاکہ
یہہ تنکیر ان دس راتونکی تعظیم پر دلالت کرے برخلاف دوسری قسمون کے کہ اونکی عظمت کی وجہ
ظاہر و باہر ہے اور یہہ بہی ہے کہ لیالی عشر کا احتمال چار طور پر ہے چنانچہ مذکور ہوا اوسواسطے فائدہ ابہام
اور شیوع کے انکو نکرہ فرمایا ہے کہ سب احتمالونکی گنجایش ہو سکے ۵ **عزیزی ۵** **وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ**
اور قسم ہے جفت اور طاق کی کہ شامل اور محیط ہے تمام عددونکو اسواسطے کہ کوئی عدد ان دو قسمون سے
باہر نہین ہوسکتا اور تمام معدودات بلکہ جمیع موجودات کو شامل ہے اور انسانکو جیسے جفت کا انتظار کرنا
اپنے کاروبار کے واسطے جبلی ہے اسیطرحسے جفت اور طاق عدد دونکا ہی اپنے معاملات اور اپنے دین مین
جبلی ہے جیسیکہ حاملہ کو وضع حمل مین نو مہینے کا انتظار کرنا چاہیے کہ طاق ہے اور بچہ کے دودہ چوٹنے
مین دو برسکا انتظار کرنا چاہیے کہ جفت ہے اور مکتب مین بٹہانیکو لڑکیکے انتظار چار برسکا اور نماز کے
سکہانیکے واسطے سات برسکا اور روزہ کی تعلیم کیواسطے دس برسکا اور بلوغ اور نکاح کیواسطے پندرہ
برسکا انتظار چاہیے کرنا اور اسیطرح سے مہینے کی تاریخون مین کاروبار کیواسطے جفت اور طاق کا انتظار
کرتے ہین اور شمسی سال کے پورا کرنیکو انتظار بارہ برجونکا اور قمری سال کے واسطے انتظار بارہ مہینونکا
کرتے ہین اور ہفتہ پورا کرنیکو انتظار سات روزکا اور تمام کرنے مہینے کے انتظار تیس یا اونتیس روزکا
اور دوگانہ اور چارگانہ نماز مین ابتداے تکبیر سے سلام پہیرنے تک انتظار دو یا چار رکعت کا ہوتا ہے
اور سہ گانہ نماز مین انتظار تین رکعت کا کرتے ہین اور اسیطرح سے تمام امور شرعی اور عرفیہ مین
انتظار جفت اور طاق کا معمول مروج ہے اور بعضے مفسرون نے لکہا ہے کہ مراد جفت سے خلق ہے
اسواسطے کہ ہر چیز کو مخلوقات کی دوسری چیز کے ساتھ ذکر کرتے ہین اور شریک کر دیتے ہین جیسے آسمان
اور زمین دن اور رات اندہیرا اور اوجالا اور نر اور مادہ اور مراد طاق سے حضرت حق کی ذات پاک
ہے کہ کوئی چیز اوسکی برابر نہین اور بعضون نے لکہا ہے کہ مراد شفع سے خلق کی صفات ہے کہ تناقض
اور اضداد سے ملی ہوئی ہے جیسے علم اور جہل اور قدرت اور عجز اور حیات اور موت اور عزت اور
ذلت اور قوت اور ضعف اور وتر سے مراد صفات حقکی ہے کہ وجود ہے بعدم اور قدرت ہے بغیر عجز کے
اور علم ہے بغیر جہل کے اور حیات ہے بغیر موت کے اور عزت ہے بغیر ذلت کے اور قوت ہے بغیر ضعف کے

اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ شفع سے مراد دوگانہ نماز اور وتر سے مراد سہ گانہ نماز ہے اور یہہ تفسیر عمران بن حصین کی ہے بروایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے جنت کے درجے اور اٹھہ دروازے ہین اور طاق سے مراد دوزخ کے ساتون طبقے اور اوسکی درواہی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ جفت بارہ ۱۲ برج ہین اور طاق سات ستارے یعنی سیارے کہ اون کے پہرنے سے اون برجونمین طرح طرح کی وضعین اور قسم قسم کی تغیرین عالم مین نمودار ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ چاند ہے کہ پورے تیس ۳۰ روز مین نکلتا ہے اور طاق سے مراد وہ چاند ہے کہ انتیس ۲۹ روز مین نمود ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے دو سجدے ہین ہر رکعت مین اور مراد طاق سے ایک رکوع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ بارہ چشمہ ہین کہ موسے علیہ السلام کی لاٹہی کے مارنے سے ایک پتہر مین سے جاری ہوئی تہے اور مراد طاق سے وہ دو نون معجزے ہین کہ فرعون کے مقابلہ مین ظاہر کئے تہے اور قرآنمجید مین بہی اشارہ ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ اور ابوسعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اور مراد جفت سے عید قربان کا روز ہے کہ دسوین ذی الحجہ کی ہے اور طاق سے مراد عرفہ کا روز ہے کہ نوین ذالحجہ کی ہے اور یہہ تفسیر لیال عشر سے بہت مناسبت رکہتی ہے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ اور قسم کہاتا ہون مین رات کی جسوقت کہ اوسکی اندہیری سرایت کرتی جاتی ہے کہ وہ وقت بہی اون لوگون کے انتظار کا ہے کہ جنکا کاروبار پردہ پوشی سے علاقہ رکہتا ہے خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے عبادت شب بیدار ذکی اور عقد نکاح اور چور ذکی چوری کرنا وغیرہ ذلک پس ان پانچ قسمون سے ثابت ہوا کہ انتظار وقت اور مدت کا باوجود جمع ہونے اسباب اور ارادہ کے کرتی ہین اور یہہ از روے حکمت کے انسانکی جبلت کی موافق ہے کہ ہر نیک اور بد کام مین وقت کی رعایت کرتے ہین اور صاحب عقل کو تہوڑی سی فکر کرنے سے ان چیزون مین معلوم ہو جاتا ہے کہ جزا کی تاخیر کرنے مین قیامت کے روز کیا کیا حکمتین اور فایدہ ہین اور اسیواسطے ارشاد ہوتا ہے

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ کیا ہے ان چیزون مین جو بیان ہوئین کوئی قسم کہ کفایت کرے عقل والے کو گویا ہر قسم ان پانچون قسمون سے عقل والیکو ثابت کرنے مین اس بات کے کافی ہے کہ حق تعالے قیامت کے وقت کا منتظر ہے ہر نیک اور بد کی جزا اور سزا دینے کو اور اگر کم فہمونکو کچہہ تعجب آتا ہو تو شاید یہہ بات پر آتا ہو کہ اوس روز اگلے پچہلے سب جمع ہونگے اور ایک ان مین ہر ہر شخص کو جزا اور سزا دینا ایک مشکل امر ہے کیونکہ اگر ساری حشر کی مخلوق بگڑ کہڑی ہو اور مقابلہ پر آجاوے تو اوسوقت سزا دینا انکو ہرگز ممکن نہو سکے اسیواسطے یاد دلاتے ہین انبوہ کثیر کی تنبیہ دینے سے حکمت کی روسے کنارہ کیا ہے اور حیلون اور تدبیرون سے اول انکی جمیعت کو بکہیر دیا ہے جب اونکا زور کم ہو گیا ہے تب حسب دلخواہ جو منظور ہوا ہے سو کیا ہے بس اگر کارخانہ مجازات کا بہی ہر ایک گناہ گار پر جدا جدا جاری کیا جاتا تو اس اندیشے کا کہٹکا

بہوتا سو حق تعالی نے درمیان میں ان قسموں کے کہ مذکور ہوئے ہیں اور اوس مضمون کے کہ جسپر قسمیں کھائی ہیں کہ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ہے بطور جملہ معترضہ کے تین قصے اپنے مجازات کے جو دنیا میں واقع ہوئے ہیں کہ اوس میں بڑے بڑے مخلوقوں کو جو نہایت قوت اور شوکت رکھتے تھے اونے اس بات سے ہلاکت کی نیست اور نابود کر دیا لیں اوسکی قدرت کے آگے بڑی مخلوقوں زور آور کو سزا دینا کچھ مشکل نہ سمجھنا چاہیے اور حق تعالی کی قدرت کو ذوالاقتدار بادشاہوں کی قدرت پر قیاس نچاہیے کرنا کہ یہہ اوس سے کچھ نسبت نہیں رکھتے ہیں اور اس مقام پر تین قصوں کے اختیار کرنے کے وجہ یہہ ہے کہ اگر ایک کام خلاف قیاس سے ایکبار وقوع میں آوے تو لوگ اوسکو اتفاقات سے سمجھتے ہیں اور جو مکرر سہ کرر واقع ہوئی تو معلوم کر جاتے ہیں کہ یہہ کام اس شخص کے روبرو نہایت آسان اور سبک ہے ؏ **عزیزی** ؏ آیا درین سوگند کہ یاد کردم سوگندے پسندیدہ مر خداوند عقل را تا اعتبار کند و داند کہ سوگند لیست محقق و مؤکد والحجر العقل لانہ یحجر صاحبہ ای یمنعہ من التہافت فیما لا ینبغی و قال بعض الحکماء العقل للقلب بمنزلۃ الروح للجسد فکل قلب لا عقل لہ فھو میت بمنزلۃ قلب البہائم **روح البیان**

اَلَمْ تَرَ الخ اے کیا نہ دیکھا تونے یعنی کیا نہیں جانتا جو کیا سلوک کیا تیرے پروردگار نے .... عاد کی قوم سے جو ارم کی اولاد میں تھی وہ قوم ارم بیٹا حضرت سام بن نوح علیہ السلام کی سو ارم کی اولاد سے عاد تھا جو عاد کی اولاد کے بڑے دراز قد تھے اور بہت زور آور ارم نے اپنے نام شہر بسایا تھا اوس شہر کا یہہ نام ارم ہے اور عاد کی اولاد میں دو بھائی تھے ایک کا نام شداد اور دوسرے کا نام شدید شداد بڑا ہی بادشاہ ہوا اور اوسکی عمر نوسے ۹۰۰ برس کی تھی اور اوس وقت کو حضرت ہود نبی تھے اور اوسے نصیحت کرتے تھے تو خدا تعالی کو ایک جانکر اوس کی بندگی کر شداد نے کہا اگر میں تیرا کہا مانوں تو خدا مجھے کیا دیگا حضرت ہود نے کہا کہ تجھے بہشت دیگا جو ایسا ہوگا اور بہشت کی تعریف کی اوسنے کہا کہ یہہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو میں ہی بنا سکتا ہوں پھر حکم کیا کہ طیار کرو سو وہ طیار کیا تین سو برس میں ؏ **ترجمہ قرآن** ؏

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ الہمزۃ للانکار وھو فی قوۃ النفی ونفی النفی اثبات ای قد علمت باعلام اللہ تعالی وبالتواتر ایضا اِرَمَ عطف بیان لعاد للایذان بانہم عاد الاولی بتقدیر مضاف ای سبط ارم او اھل ارم ذَاتِ الْعِمَادِ صفۃ لازم واللام للجنس الشامل للقلیل والکثیر الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ صفۃ اخری لازم والضمیر لہا علی انہا اسم القبیلۃ ای لم یخلق مثلہم فی عظم الاجرام والقوۃ فی الآفاق والنواحی حیث کان طول الرجل منہم اربعمائۃ ذراع وکان یأتی الصخرۃ العظیمۃ فیحملہا ویلقیہا علی الحی فیہلکہم ولذا کانوا یقولون من اشد منا قوۃ ونظیرھم فی الطیور الرخ والطیر فی جزائر الصین یکون جناحہ الواحد عشرۃ آلاف باع یحمل حجرا فی رجلہ کالبیت العظیم ویلقیہ علی السفینۃ فی البحر **روح البیان**

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ کیا نہین دیکہا تونے کیا کیا تیرے پروردگار نے
اور دیکہنا یہان جاننے کی معنو نمین ہے اسواسطے کہ یہہ قصہ اس قدر معروف اور مشہور تہا کہ جاننا
اوسکا گویا دیکہنا ہے اور لفظ ربک کا اس تمام سورتین اور دوسرے سورتون مین ذات پاک کے نام
کی جاے پر مستعمل ہوا ہے اور اس لفظ کے اختیار کرنیکی وجہ ہمقام پر اور دوسرے مقامونپر
یہہ ہے کہ ربوبیت کہ متوجہ اس پیغمبر جلیل القدر کی طرف ہے جامع ہے اور ربوبیت جامع عدل و
انصاف قائم کرنا چاہتی ہے اور عدل چاہتا ہے بے انصاف اور سرکشون کی ہلاکت اور تباہی کو
عاد کے فرقے نے کہ ارم کے رہنے والے تہے اور عماد جمع ہے عمد کی جیسے جبال اور جبل کا عزیزی
واضح ہو کہ عاد دو فرقونکا نام ہے ایک عاد اولی کہ اونکو قدمیہ بہی کہتے ہین اور وہ اولاد مین عاد
بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کے تہے اور انکو عاد ارم بہی کہتے کہ ارم اونکا دادا تہا اور
شہر ارم کو بہی اپنے دادا کے نام پر نام رکہا تہا اور وطن انکا عدن کے متصل تہا اور دوسرے عاد دوسرے
اور شخص کی اولاد مین کہ اوسکا نام بہی عاد تہا اور اونہین عاد اولی مین کا تہا کہ احقاف کی سر زمین
مین متصل حضر موت کے وطن اختیار کیا تہا اور اوسکی اولاد اس ملک مین بہت پہیل گئی تہی اور اونکا
یعنی عاد دوم کا قصہ اپنے پیغمبر کے ساتہہ کہ حضرت صالح علیہ السلام تہے قران مجید مین مکرر وارد ہے
چنانچہ اپنے مقام پر مذکور ہے اور عاد اولی کا قصہ قران مجید مین دو جاسے سے زیادہ نہین آیا
سو وہ بہی اجمال کے طور پر ایک اس جا ہے پر اور دوسرے سورۂ نجم مین کہ اہلک عادن الاولی اوسکی طرف
اشارہ ہے الغرض انکا قصہ جسقدر کہ تفسیر مین اس آیت کے کفایت کرے لکہا جاتا ہے کہ حق تعالی
نے اس فرقے کو قد و قامت اور قوت بے حساب عنایت فرمائی تہی اور زمانے کے سب لوگون
سے اس بات مین ممتاز تہے کم سے کم قد کا آدمی اونمین کا بارہ گز کا ہوتا تہا اور ہر شخص اونمین کا
بڑے بڑے پتہر جنکو بہت لوگ اوٹہا نہ سکین ایک ہاتہہ سے اوٹہا کر پہینک دیتا تہا اور تمام مین
ملک پر اپنے زور اور قوت کے سبب سے قابض و متصرف تہے یہان تک کہ اونمین دو بادشاہ
عظیم القدر پیدا ہوے ایک تو شدید اور دوسرا شداد اور یہ دونون بادشاہ تمام روے زمین پر
متصرف ہوے تہے اور لشکر اور خزانے بے نہایت جمع کیے تہے لیکن شداد نے اپنے بہائی شدید کے
مرنے کے بعد سلطنت کو کمال رونق اور عروج بخشا تہا کہ چار سو کئی بادشاہ اوسکے مطیع اور
فرمان بردار تہے اور کسی روے زمین کے بادشاہ کو طاقت اوسکے مقابلہ کی نہتی پس غرور
اور تکبر کے سبب سے دعوی خدائی کا کیا تو واعظون اور عالمون نے اوس زمانے کے کہ علم و عمل
انبیا و نکا بطور میراث کے رکہتے تہے اس ملعون کو پند و نصیحت کے طور سے حق تعالی کے
خوف اور اسکی عبادت کی طرف رغبت دلانی لگے اوسنے کہا کہ دولت اور حکومت اور جاہ اور
سرور جو اب مجہکو موجود ہے اس سے زیادہ اللہ کی عبادت مین کیا حاصل ہوگا اور جو کوئی
کہ کسی کی خدمت کرتا ہے یا تو منصب کی ترقی کیواسطے یا دولت کے واسطے سو یہہ سب میرے

(دیا)

پاس موجود ہے مجھکو کیا پرواہے کہ کسی کی خدمت گزاری کرون انہون نے کھا کہ یہہ سب ملک اور دولت دنیا کی فانی ہے اور اللہ تعالی اپنی عبادت کے ثواب مین بہشت عنایت کریگا کہ تمام دنیا سے بہتر ہے اُسنے پوچھا کہ اسمین کیا خوبی ہے واعظون نے جو کچھہ کہ تعریف اور خوبی اُسکی اگلے نبیاؤن سے منقول تہے اُسکے سامنے بیان کی اسنے کھا مجھکو اس بہشت کی بہی حاجت نہین ہے کیونکہ مین دنیا مین ویسے بناسکتا ہون پس اُسنے اپنے معتبر سرداروںمین سے سو آدمیون کو مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھہ ہزار ہزار آدمی متعین کئے کہ جیسا کچھہ کہ وہ کہین اُنکے حکم کے موافق عمارت کے کام مین مشغول رہین اور ہر ایک سردار کو اپنا اپنا کام سونپ دیا اور تمام ربع مسکون مین حکم بہیجا کہ چاندی سونے کی معدنون سے جہان کہین کہ ہون نکالکر اینٹین بنواکر بہیجو اور گڑے ہوے خزانے نکلوائے اور متصل کوہ عدن کے ایک شہر مربع مسکون یعنی چوکہونٹا دس کوس کا لنبا اور دس کوس کا چوڑا کہ گنتی دورہ اسکا چالیس کوس کا ہو بنا کرنے کو حکم دیا اور اسکی نیو اس قدر کہودی کہ پانی کے قریب جا پہنچے اور اسکو سنگ سلیمانی سے بہروایا جب نیو بہر چکے اور برابر زمین کے پہنچے تب اُس پر سونے روپے کی اینٹون سے دیوارین چنا شروع کیا بلندی اُن دیوارون کی اُس زمانے کے گز سے پانچ سو گز کی مقرر کی جس وقت کہ آفتاب نکلتا تہا تو اس کی چمک سے دیوارون کی روشنی پر نگاہ ٹہیرتی نہتی پہر چہار دیواری کے اندر ہزار محل تیار کئی اور محل ہزار ستون کا اور ہر ہر ستون جواہرات مین جڑا ہوا اور میان مین شہر کے ایک نہر بنائی اور ہر ہر مکان مین حوضین اور چہ بچے تیار کئے اور اس نہر سے ہر ہر مکان کو ایک ایک نہر دوڑائی تہی کہ ہر مکان مین ہمیشہ فوارے اُڑا کرتے تہے اور چادرین چہوٹا کرتی تہین اور حوضین اور چہ بچے سدا لبالب بہتے تہے اور صحن اُن نہرون کے یاقوت اور زمرد اور مرجان وغیرہ سے بہرتے تہے اور کنارون پر اُن نہرون کے درخت بنائے تہے کہ جڑین اُنکی سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے اور پہول پہل اُنکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے درخت بنائے تہے کہ جڑین اُنکی سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے اور پہول پہل اُنکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے بنا کر لگائے تہے اور دوکانون اور دیوارون کو مشک اور زعفران اور عنبر سے کہگل کرکے استرکاری کرواکے مطلا اور مذہب کیا تہا اور خوبصورت خوش آواز جانور یاقوت اور جواہر کے بنوا کر درختون پر بٹہائے تہے اور گرداگرد شہر کے ہزار منارے سونے روپے کے جڑاؤ بنائی تہے کہ چوکی پہرے والے لوگ اپنے اپنے باری سے انپین بیٹہے چوکی دیا کرین جب اس انداز کا شہر بنکر تیار ہوا تو حکم دیا کہ سارے شہر مین قالین ریشمین زردوزی کی بچہاوین اور برتن سونے روپے کے مکانون مین ترتیب سے چن دین اور کسی نہر مین میٹہا پانی اور کسی مین شراب اور کسی مین دودہ اور کسی مین شہد اور شربت جاری کردیا اور بازار اور دوکانون کو بہی کمخواب اور زربفت کے پردون سے آراستہ کیا اور ہر پیشے اور ہنر والے کو حکم دیا کہ اپنے اپنے کام مین مشغول ہون اور حکم دیا کہ انواع انواع قسم کے میوے اور طرح طرح کے عمدہ کہانے ہمیشہ سب شہر والونکو بہیجا کرین بارہ برس کے عرصہ مین

یہہ شہر اس سجاوٹ کے ساتہہ تیار ہوا بعد اوسکے حکم دیا کہ تمام امرا اور ارکان کمال تجمل اور زینت لے
ساتہہ اس شہر مین جا کر رہین اور خود بہی اپنی فوج اور لشکر کو ہمراہ لیکر کمال غرور اور تکبر سے کوچ
کیا اور راستے مین بطور چہل اور ٹہٹول کے اون واعظون اور نصیحت کرنیوالونکو کہنے لگا کہ تم ایسے
بہشت کے واسطے مجھکو کہتے تہے کسی دوسرے کے واسطے سر جہکانی اور ذلیل ہونیکو اب تمنے میری
قدرت اور ثروت دیکہی اور بے پروائی اور بے نیازی کو میری معلوم کیا کہتے ہین جب قریب
اس شہر کے پہنچا تو اوس شہر کے لوگ غول کے غول استقبال کے واسطے شہر کے دروازے سے باہر
آکر زر جواہر اوسپر نثار کرنے لگے اور تحفے اور تحائف نذر گذرانی اسیطرح سے جب دروازے پر شہر کے
پہنچا اور ایک قدم اوسکا دروازے کے باہر اور ایک قدم اندر تہا کہ آسمان کی طرف سے ایک ایسی
کڑک اور آواز سخت ہوئی کہ تمام مخلوق ہلاک ہو گئی اور بادشاہ بہی وہین دروازے مین
گر پڑا اور مر گیا اور اوس شہر کے دیکہنے کی حسرت کہ کس محنت اور مشقت سے اسکو تیار کیا تہا دل کی دلمین
لیگیا اب سننا چاہیے کہ وہ شہر کیا ہوا معتبر تفسیرون مین لکہا ہے کہ اس بادشاہ اور لشکر کے ہلاک ہونے کے بعد
اللہ تعالے نے اوس شہر کو لوگون کی نظرون سے پوشیدہ کر دیا مگر کبہی کبہی رات کو عدن کے گرد نواح
کے لوگون کو اوسکی جہلک اور روشنی اوس جاے پر معلوم ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہہ روشنی اسی
شہر کی دیوارون کی ہے اور عبد اللہ بن قلابہ کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے
تہے اتفاقاً اس نواح مین وارد ہوئے کہ ناگاہ ایک اونٹ اونکے اونٹون مین سے چہٹ کر بہاگ
گیا وہ اوسکی تلاش مین ڈہونڈتے ڈہونڈتے اوس شہر کے قریب پہنچے تو اون منارون اور دیوارونکو
دیکہکر بیہوش ہو گئے اور اپنے دلمین کہنے لگے کہ یہہ شہر تو صفات اوسی بہشت کی آپ صورت ہے جسکا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے وعدہ فرمایا ہے شاید کہ یہہ معاملہ مین خواب مین دیکہتا ہون جب
اوس شہر کے دروازے پر پہنچے اور اندر گئے تو دیکہا کہ تمام مکانات اور نہرین اور درخت وہان کے
سب بعینہ جنت کے سے ہین لیکن شہر مین کوئی آدمی نہین تہوڑے سے جواہر اور یاقوت کہ
مکانات کے صحن مین سنگریزون کی جاے پر پڑے ہوے تہے اپنی چادر مین لے لیئے اور
تنہائی کے خوف سے جلد نکل بہاگے اور دمشق کو گئے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات
کی تو یہہ سارا احوال بیان کیا تو حضرت معاویہ نے اون سے پوچہا کہ شہر تمنے خواب مین دیکہا ہے
یا بیداری مین انہون نے کہا بیداری مین اور نشانیان اوس شہر کی خوب دلمین یاد رکہی
ہین کہ عدن کے پہاڑ سے فلانی جانب کو اسقدر فاصلہ رکہتا ہے اور دوسری طرف فلانے
درخت کی نشانی ہے اور ایک طرف کو فلانا کنواں ہے اور یہہ جواہر اور یاقوت وہانسے لایا ہون
میرے پاس موجود ہین حضرت معاویہ رضہ اس بات کے سننے سے نہایت متعجب ہوئے اور
اوسوقت کے عالمون کے پاس آدمی بہیجا کہ دنیا مین کوئی شہر ایسا بہی ہے کہ سونے روپے
سے بنا ہوا ایسا ہو اوسوقت کے علمانے کہا کہ ہان قرآن مجید مین اوسکا ذکر آیا ہے ارم

ذَاتِ الْعِمَادِ مگر اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ کر دیا ہے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ایک شخص اوسمیں جاویگا اور وہ شخص
کوتاہ قد سرخ رنگ اور ابرو اور گردن پر اسکے دو خال ہوں گے اور اپنے اونٹ کو ڈھونڈھتا ڈھونڈھتا
اوس شہر میں جا پہنچے گا اور وہاں کے عجائبات دیکھیگا حضرت معاویہ نے یہہ سب نشانیاں اوسمیں
دیکھیں تو برابر نکلیں فرمایا واللہ یہہ وہی شخص ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوس شہر کی
اسے زیادہ کوئی کیا تعریف کریگا کہ خود رب العزت باوجود احاطہ علم کے تمام معلومات پر اوسکے حق میں
ارشاد فرماتا ہے الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ط وہ شہر کہ ہرگز پیدا نہیں
کیا گیا ویسا روے زمین کے شہروں میں ۞ عزیزی ۞ وَثَمُودَ الَّذِينَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور کیا کیا تیرے پروردگار نے ثمود کے فرقے سے کہ بڑے
بڑے پتھروں کو تراشتے تھے وادی القرا میں وادی القرے سے حجر تک ایک ہزار سات سو
بستیاں اپنے تصرف میں رکھتے تھے اور ہر ہر بستی میں بڑے بڑے محل اور اٹاریاں اور دروازے
اور طاق پتھروں کے تراشے تھے اور تصویریں گل اور ریاحین کے اونمیں بنائے تھے اور وادی القرے
ایک شہر کا نام ہے کہ عرض اور طول میں مکہ معظمہ کے برابر ہے اور نخلستان اور چشمے اوسمیں
بہت ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد سیر جمیع متعلقات کے ساتھہ قابض و
متصرف ہوئے ۞ عزیزی ۞ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ اور کیا کیا فرعون
میخوں والے سے جو لوگوں کو میخیں لگا کے مارتا تھا ۞ ترجمہ ۞ روی عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما ان فرعون انما سمی ذا الاوتاد لان امرأة خازنہ خربیل کانت ماشطة ھجبیل بنت
فرعون وکان خربیل مؤمنا یکتم ایمانہ منذ مائة سنة وکذا امرأتہ فبینما ھی ذات یوم تمشط راس
بنت فرعون اذ سقط المشط من یدھا فقالت تعس من کفر باللہ تعالی فقالت ابنت فرعون وھل لک
الہ غیر ابی فقالت الھی والھہ والہ السموات والارض واحد لاشریک لہ فقامت ودخلت علی ابیھا وھی
تبکی فقال ما یبکیک قالت ان الماشطة امرأة خازنک تزعم ان الھک والھھا والہ السموات والارض واحد
لاشریک لہ فارسل الیھا فسألھا عن ذلک فقالت صدقت فقال لھا ویحک اکفری بالھک قالت لا افعل
فمدھا بین اربعة اوتاد ثم ارسل علیھا الحیات والعقارب وقال لھا اکفری باللہ والا عذبتک بھذا
العذاب شہرین فقالت لو عذبتنی سبعین شھرا ما کفرت بہ وکانت لھا ابنتان فجاء بابنتھا الکبری
فذبحھا علی فیھا وقال لھا اکفری بالھک والا ذبحت الصغری علی فیک ایضا وکانت رضیعا فقالت
لو ذبحت من فی الارض علی فی ما کفرت باللہ تعالی فاتی بابنتھا فلما اضطجعت علی صدرھا وارادوا
ذبحھا جزعت المرأة فاطلق لسان ابنتھا فتکلمت وھی من اربعة الذین تکلموا اطفالا وقالت یا اماہ لا
تجزعی فان اللہ تعالی قد بنی لک بیتا فی الجنة اصبری فانک تفضین الی رحمة اللہ تعالی وکرامتہ
فذبحت فلم تلبث ان ماتت فاسکنھا اللہ تعالی الی جوار رحمتہ وکان فرعون قد تزوج امرأة من احسن

نساء بنی اسرائیل یقال لها آسیة بنت مزاحم فرأت ما صنع فرعون بالماشطة فقالت
فی نفسها کیف یسعنی ان اصبر علی ما یفعل فرعون وانا مسلمة وهو کافر فبینما هی تؤمر
نفسها اذ دخل علیها فرعون فجلس قریبا منها فقالت یا فرعون انت شر الخلق واخبثهم عمدت
الی الماشطة فقتلتها قال فلعلک بک الجنون الذی کان بها قالت ما بی جنون وانما المجنون
من یکفر بالله الذی له ملک السموات والارض وما بینهما وحده لا شریک له وهو علی کل شیء
قد یر فمد ها بین اربعة اوتاد یعذ بها ففتح الله لها بابا الی الجنة لیهون علیها ما یصنع بها فرعون
فعند ذلک قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله فقبض
الله روحها واسکنها الجنة العالیة روح وثم فی عاد اشارة الی الطبیعة
البشریة وفی ثمود الی القوة الشهویة وفی فرعون الی القوة الغضبیة
فلا بد للسالک من تزکیتها وازالة آثارها روح البیان الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ
جنہون نے سر اٹھایا تھا شہرونمین فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ پہر بہت کرتے تہے ان شہرون میں خرابی
فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ پہر برسایا اُنپر تیرے رب نے سَوْطَ عَذَابٍ ط ایک کوڑا عذاب کا
اور مجموع لفظ صب اور سوط سے معلوم ہوا کہ عذاب کے واسطے دو استعارے فرمائے ہین اور منہ
کہ صب کا لفظ اسکی تشبیہ ہے دوسرا اتارنا کہ سوط کا لفظ اُسکے تصریح ہے اور ایک عبارت مین
دو استعارے جمع فرمانا آئین کلام اللہ کا ہے بشر کے کلام مین پایا نہین جاتا چنانچہ اس آیت مین
بہی فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ مذکور ہے اور بالتخصیص ان تینون قصون کے
لانے مین نکتہ یہ ہے کہ لوگون کے خیال و ذہنون مین جو بدلا لینا جمع کثیر سے مشکل معلوم ہوتا ہے
یا تو اس جہت سے ہوتا ہے کہ وہ جماعت کثیر بڑی زور آور اور قوی ہیکل ہوتی ہین کہ
کوئی اُنکے مقابلہ کے طاقت نہین رکہتا تو اسکے واسطے قصہ شداد اور عاد کا بیان فرمایا اور یا
گہرے کوٹ کے مضبوطی کے سبب ہوتا ہے سو اس شبہے کے دفع کے لیے ثمود کا قصہ ارشاد ہوا
یا فوج اور لشکر کے باعث سے ہوتا ہے سو اُسکے لئے فرعون کا احوال مذکور فرمایا ۵ عزیزی ۵
اب اس مضمون کو جسکے واسطے پانچ قسمین اور تین قصے تمہید ہوئے تہے ارشاد فرماتے ہین
اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ط تحقیق یہ ہوا کہ تیرا رب البتہ گہات مین ہے ۵ عزیزی ۵
فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ ؕ
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ ۚ پس آدمی جب
آزماتا ہے اسکا پروردگار پس عزت دیتا ہے اوسکو اور نعمت مین رکہتا ہے اسکو پہر کہتا ہے میرے
رب نے مجہکو عزت دی اور مقرر آدمی جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اسکا تو تنگ کرتا ہے اسپر رزق
اوسکا پہر کہتا ہے میرے پروردگار نے مجہکو ذلیل کیا ترجمہ ۵ ف ۵ بے سمجہی جو ہے
اس بات سے کہ یہ سب آزمایش ہے میرے صبر کی اور عزت اور ذلت کا مقدمہ تو پوشیدہ ہے

نہین معلوم کیا ہے کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ فقر آخرت کی عزت کا سبب ہوجاتا ہے اور بہت
ہوا ہے کہ مال و دولت آخرت کی ذلت اور وبال کے سبب ہوتے ہین سو دنیا کے پہلے حال پر
مغرور ہونا اور ان دونوں صورتون مین یعنی نعمت او بلا مین غیب کے معاملے کو کہ امتحان
اور آزمایش ہے نہ سوچنا بڑے غفلت ہے ان ربک لبالمرصاد کے مضمون سے بل التقتیر
قد یؤدی الی کرامة الدارین فی حق الفقیر الصابر ؎ اے دل اگر دیدہ
تحقیق نگری ❊ درویشی اختیار کنی بر توانگری ❊ وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال
لقد رأيت سبعين من اصحاب الصفة ما منهم رجل عليه رداء اما ازار واما كساء
قد ربطوه فی اعناقهم فمنها ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ نصف الكعبين
فيجمعه بيده كراهة ان ترى عورته فتأمل هل تكون هذه اهانة لخواص عباد الله
فالمؤمن اما فی مقام الشكر او فی مقام الصبر قال عليه السلام الايمان نصفان نصف صبر ونصف شكر (رواه البيهقي)
یہان پر چند سوال جواب طلب پر ضرور ہین اول یہہ کہ لفظ ف کا تفریع کیواسطے آیا ہے اور
عرب کے لغتین اما کا کلمہ مجمل کی تفصیل کے واسطے ہوتا ہے جو کلام سابق مین گذرا ہو سو
اس کلام مین وہ مجمل کہان ہے اور تفریع تفصیل کی کس چیز سے علاقہ رکھتی ہے جواب اسکا
یہہ ہے کہ وہ مجمل کلام مضمون ان ربک لبالمرصاد کا ہے اسواسطے کہ اس مضمون سے معلوم ہوا کہ آزمایش
و امتحان کی جگہہ ہے اور بندون کے احوال سے غافل نہین اور یہہ بات اسکو چاہتی ہے کہ بندے بھی ڈرتے
اور ہوشیار رہین غافل نہوں لیکن آدمی غفلت مین گرفتار ہے اور اوسکے غفلت کا بیان
دونون صورت مین عزت یا ذلت دولت ہو یا فقر تفصیل اس مضمون کی ہوئی اور اس تفصیل کو
اس اجمال پر ف کے لفظ سے تفریع فرمایا ہے دوسرے یہہ کہ دولت کی آزمایش کی جاے پر فاکرمہ
ارشاد ہوا اور بندے کے زبانی بھی فاکرمن نقل فرمایا اور فقر کی آزمایش کی جاے فاہانہ نہ فرمایا
اور بندیکی زبان سے فاہانن فرمایا اسمین کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حقیقت مین رزق کی تنگی
اہانت کا سبب نہین ہے پس فقر کو اہانت کہنا غافل بندیکا کام ہے یہہ موافق واقع کے نہین
اسلیے کہ اکثر ہوتا ہے کہ فقر ظاہر ہے دنیا اور آخرت کی صلاح کا سبب ہوجاتا ہے بلکہ موجب عزت
اور جاہ کا بھی ہوجاتا ہے چنانچہ بہت سے اولیاء اللہ کے احوال سے ظاہر ہے اور دولت و مال حقیقت مین
عزت ظاہری کا سبب ہوتا ہے اکثر حالات مین گو کہ آخرت کی عزت کا سبب نہو بہر صورت فراخی
رزق کی دنیا مین بہتر ہے دنیا اور آخرت کے خسران سے معًا سو اس نکتے کے واسطے فاکرمہ کے لفظ کو
اس جاے پر بڑہایا تیسرے یہہ کہ اصل کلام مین یون معلوم ہوتا ہے کہ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ فَيَقُوْلُ
رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَاَكْرَمَهٗ وَاَمَّا هُوَ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ پس لفظ فيقول
کا مبتدا کی خبر ہے دونون جاے پر وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ ظرف ہے یقول کا اور کلام مجید مین
اول اما کو انسان پر داخل کیا اور دوسری بار اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ پر کہ ظرف یقول کا ہے الا اس تغییر مین

کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حقیقت مین اما ظرف پر داخل ہے اسواسطے کہ اما کا لفظ لانے سے انکی
تفصیل منظور نہین بلکہ انکی آزمایش کی تفصیل دولت او فقر سے منظور ہے اور پہلے قرینے مین کہ انکا
لفظ متصل اما کے وارد ہے ضمیر ونکے مرجع کی تعین کے واسطے ہے جو کہ سابق مین مذکور نہین
ہوئی سو اعتبار اصل معنی کے کلام کو یون سمجھا چاہیئے کہ ان ربک لبالمرصاد والانسان غافل
عن ذلک فی کلتا الحالتین فاما اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول
ربی اکرمن و اما اذا ما ابتلٰہ فقدر علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن
بلکہ اگر خوب غور کیجیئے تو یہان دو تفصیلین منظور ہین اول یہہ کہ اما الانسان فھو غافل عن
کون ربہ لبالمرصاد فی کلتا الحالتین اور دوسرے یہہ کہ اما فی حالۃ
الابتلاء بالنعمۃ والمال فلا یتقی النعمۃ بالشکر واما فی حالۃ الابتلاء بالفقر والضیق فلا
یتقاہ بالصبر ولا یدری ان ربہ متنزہ عن المجازاۃ علی معاملتہ اور جو تفصیل اول کی مقصود بالذات نہتی تو انکے لفظ
اس تفصیل کیواسطے شروع مین اس تفصیل کے زیادہ کیا تاکہ اشارہ ہو اس تفصیل پر اور دوسری تفصیل کو
اتباع کے طور پر لائے ہین اسواسطے کہ یہی تفصیل بالذات مقصود تہے واللہ اعلم ۵ عزیزی ۵
چوتہے یہہ کہ انکار اور مذمت انسان کی جو اکرمن اور اہانن کے لفظ سے بوجہی جاتی ہے کس چیز
کی طرف متوجہ ہے حالانکہ انسان بیچارہ اس کہنے مین سچا ہے چنانچہ اکرام کے مقام پر اسکے
مطابق خود ہی ارشاد فرمایا ہے پہر اگر بندے نے بہی اسکے موافق کہا تو جائے انکار نہین ہے اور
اہانت کی جائے پر ہرچند کہ خود نہین فرمایا ہے لیکن مطابق واقع کے ہے کیونکہ فقر اور معاش
کی تنگی اکثر اوقات مین سبب ذلت اور حقارت کا ظاہر بینون کے نظر مین معلوم ہوتی ہے چنانچہ
کہا ہے عزۃ الدنیا بالمال وعزۃ الآخرۃ بالاعمال جواب اسکا یہہ ہے کہ انکار
اور مذمت کہنے پر اکرمن اور اہانن کے اسواسطے ہے کہ موافق واقع کے نہین ہے بلکہ اس جہت سے
ہے کہ بندہ اکرام اور اہانت دنیوی مین گرفتار ہے اور اس آزمایش سے کہ پردے مین اکرام اور اہانت
کے مخفی ومستور ہے غافل ہوجاتا ہے اور حقیقت کو اکرام اور اہانت کی کہ قیامت کے روز ظاہر
ہوگی نہین جانتا اور سوا اکرام اور اہانت دنیوی کے کسیطرح کا اکرام اور اہانت تصور نہین کرتا بس بندہ
مانند بے عقل بچے کے ہے کہ زہر آلودہ کو مانند شکر کے جانتا ہے اور بدمزہ دوا کو کہ سراسر اسکے حق مین
نافع ہے زہر جانتا ہے سو یہہ انکار اور جہڑکیان اسکی بے وقوفی پر ہین کہ حقیقت کو چہوڑکے ظاہر پر
ریجہہ جاتا ہے ۵ عزیزی ۵ پانچوین یہہ بات ہے کہ ابتلا کے معنے عرف کے موافق فقر مین
تو ظاہر ہین لیکن دولت اور اکرام مین ابتلا کے کیا معنے ہونگے جواب اسکا یہہ ہے کہ لغت مین
ابتلا کے معنے امتحان اور آزمایش کے ہین سو جیسے کہ فقر مین آزمایش منظور ہے یعنے صبر کریگا
یا نہین اسیطرح دولتمندی مین آزمایش منظور ہے کہ شکر کریگا یا نہین ۵ بادہ نوشیدن
وہشیار نشستن سہل ست ۵ گر بدولت برسی مست نگردی مردی ۵ پس ابتلا سے اس جاے پر لغوی

یعنی مراد ہین نہ عرفی اور سب آدمی کے حال کی تفصیل بیان کرنے سے فقر ہو یا غنا فارغ ہو چکے تو اب
اسکو اور انکے پران حقوق کے جو لوازمات غنا کے ہین اور ادا نکرنے پر اسکے شکر کے زجر و توبیخ فرماتے ہین
کَلَّا بات یون نہین ہے بَلْ لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہین کرتے
وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ط اور ایک دوسرے کو تقید نہین کرتے ہو کھانا کھلانے پر مسکین
کے بلکہ اپنے مال کمائے ہوئے سے دنیا تو کیا ممکن ہے غیر کے مال سے بہی جو بے محنت تمکو ملتا ہے خرچ
نہین کرتے ہو اور اوسکو ہی بے دہڑک چکہہ جاتے ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ
أَكْلًا لَّمًّا اور کہاتے ہو میراث باپ دادون کی بے موقع اور بیجا اور فرق نہین کرتے ہو تم درمیان اپنے
حق کے کہ حلال ہے اور اپنے شریکون کے حق کے کہ حرام ہے پس تمہاری سمجھہ بوجھہ جانورون کی سمجھہ بوجھہ
سے بہی کمتر ہے کہ اپنی کہاس کو اول سونگہ لیتے ہین پہر اگر قابل کہانے کے ہوتی ہے تو کھاتے ہین ہنین تو
نہین ۱۲ عزیزی اور اگر کوئی یہہ کہے کہ نہ میرے پاس مال ہے کہ یتیم اور مسکین کو دون
اور نہ باپ دادے کی میراث ملی ہے کہ اسمین سے شریکون کا حق کہالیا ہو گا اسکے جواب مین
فرماتے ہین وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ط اور دوستی رکھتے ہو تم مال سے جی بہر کے اور ہر چند کہ مال
نہین ہو لیکن تمہارے دلمین مال کی محبت بہری ہوی ہے اگر تمہارے ہاتہ آوے تو تم بہی ہر
ایک جو دوسرے کرتے ہین ۱۲ عزیزی بیضاوی ۱۲ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا كثيرا مع حرص
وشره ومنع حقوق وعدم انتفاع فان الجم الكثير يقال جم الماء في الحوض اذا اجتمع
فيه وكثر والمقصود ذمهم ببيان ان حرصهم على الدنيا فقط وانهم عادلون عن امر الاخرة و
فيه اشارة الى ان حب المال طبعي فلا تخلص منه المرء بالكلية الا ان يكون من الانبياء فربما
اشار الى حبه ذام بيشتر لا يكون مذموما وقال بعض الكبار وتحبون مال الاعمال السيئة النفسانية والاحوال القبيحة الهوائية
حبا كثيرا ۱۲ روح البيان كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ط یون سمجہا چاہیے
کہ جب کوٹی جاویگی زمین جیسا کہ حق ہے کوٹنے کا اور آویگا تیرا پروردگار جلال اور قہر کی صفت سے
اور آوینگے فرشتے صفین کی صفین یعنی ساتون آسمان کے سات صفین ہو جاوینگی اور حاملان
عرش کی صف دوسری اور علی ہذا القیاس ۱۲ عزیزی ۱۲ كلا ردع دكا دكا استثناء بطريق عهد او
تعليل للروع والدك الدق وقال الخليل الدك كسر الحائط والجبل وقال المبرد الدك حط المرتفع
بالبسط ودكا الثاني ليس تاكيد الاول بل هو دك آخر سوى الاول والمعنى اذا دكت الارض
دكا متتابعا وضرب بعضها ببعض حتى انكسر وذهب كل ما على وجهها من جبال
وابنية وقصور حين زلزلت زلزلة بعد زلزلة وحركت تحريكا بعد تحريك وصار
هباء منبثا وهو عبارة عما عرض لها عند النفخة الثانية ۱۲ روح
البيان وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ
يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۵

اور لائی جاویگی اس روز دوزخ اوسدن سوچیگا آدمی اور کہان ملے اسکو سوچنا کہنے لگیگا آدمی افسوس
اگر مین نے کچہہ آگے سے بہیجا ہوتا اس زندگانی کے واسطے مال اور اعمال نیک پس اُس روز نہ مار یگا
اسکا سا مارنا کوئی اور نہ باندہیگا اسکا سا باندہنا کوئی اور بعضے معتبر قاریون نے لایعذب اور لایوثق
مجہول کے صیغہ سے پڑہا ہے اور اس صورت مین معنی ظاہر ہین کہ نہ عذاب کیا جاویگا اُس غافل کی
طرح سے کوئی اور نہ بندکیا جاویگا اس غافل کی طرحسے کوئی ۵ عزیزی وروح ۵
یقول یلیتنی قدمت لحیاتی هو بدل اشتمال من یتذکر او استئناف وقع جوابا
عن سؤال نشأ عنه کأنه قیل ماذا یقول عند تذکره فقیل یقول یالیتنی عملت
لاجل حیاتی هذه یعنی لتحصیل الحیاة الاخرویة التی هی حیاة نافعة دائمة غیر منقطعة اعمالا صالحة
انتفع به الیوم عزیزی وروح البیان یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْ
خُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۵ اے جی چین پکڑے ہوئے پہر اپنے پروردگار کیطرف ایسی حالت مین خوش
ہونیوالا ہے تو دیکہنے تجلی سے جمال حق کے اور پسند کیا گیا ہے تو ساتہ ظہور آثار جمال جمیل خلق کے
پہر داخل ہو میرے مقرب بندونکی گروہ مین کہ دیدار کے مقام مین بیٹہہ رہے ہین اور داخل ہو میری
جنت مین کہ وہ مقام ہے لذت جسمانیکی فرے اوٹہانیکا رزقنا الله الفوز بالسعادتین
اسجگہہ یہ سمجہہ لیا چاہئے کہ نفس انسانی کو قرآن مجید مین تین صفتون سے موصوف کیا ہے
اَمَّارَہْ اور لَوَّامَہْ اور مُطْمَئِنَّہْ اَمَّارَہْ کی صفت ہے کافرون اور فاسقونکے
نفس کی کہ کفر اور فسق سے مونہہ نہین پہیرتے اور اونکا نفس اونکو ہر وقت انہین کامون کے
طرف رغبت دلاتا ہے اور لوامگی اون گنہگارونکی نفس کی تعریف ہے کہ وہ اپنی بدی پر ندامت
کہینچتی ہین اور گناہ ہوجانیکے بعد اپنی کو آپ ملامت کرتے ہین کہ یہہ کام مینے کیون کیا اور بہت
برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیا اور اولیا اور صحاب کے نفسونکی صفت ہے کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور
فکر مین حق کے اطمینان رکہتے ہین اور کشمکش سے خواہشون کی اور خطرات سے گناہونکے اونکے
احوال پراگندہ اور اوقات مکدر نہین ہوسکتی اور بعضے کہتے ہین کہ امارگی ہر نفس کی صفت ذاتی
ہے کہ شہوت اور غضب کیوقت عقل اور شرع کی حکم پر ظہور کرتی ہے اور لوامگی بہی ہر نفس کی
صفت ہے مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کیطرف رجوع کرے اور خیر اور شر کو پہچانے اور طمنیان
بہی ہر نفس کی صفت ہے مگر جبکہ ذکر کا نور تمام بدن کے اجزا پر غالب ہوجاتا ہے اور حضرت
امام حسن بصری رضی الله تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ سارے نفس قیامت کے دن لوامہ ہونگے اور
اپکو ملامت کرینگی کہ طاعت تو نے زیادہ کیون نکی اور گناہ کیون کیا اور ہرچند کہ اصل مین وقت
اس ندا اور بشارتکا وقت فزع اکبر کا ہے کہ قیامت کے روز ہوگا لیکن نمونہ اوسکا وقت مرنے
ہر مومن کے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے مینے سُنا ہے کہ جب باریابان آدمی کو اجل آتی ہے تو سرہانے اوسکے فرشتے

خوبصورت خوش لباس معطر اتی ہین اور کہتے ہین اے جان بچی آرسیدہ خوشی آور سانی سے
نکل آہو تیرا پروردگار تجہسے خوش ہے یہہ بات سنکر مسلمانکی جان کمال خوشی سے نکل آتی ہے اور
اور ایک عالم اوسکی خوشبو سے معطر ہوجاتا ہے اور فرشتے اوسکو ریشمی معطر کپڑون مین لیجاتے ہین
اور دروازے آسمان کی کہلجاتے ہین اور وہان کے دربان مرحبا کہتے ہوئے استقبال کرتے ہین
اور اوسکے واسطے بخشش طلب کرتے ہین اور اوسکو عرش معلے کے نیچے لیجاتے ہین کہ اللہ تعالی کو
سجدہ کرے اور حضرت میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اس جانکو مسلمان اور نیکو کار روحکے ارواحکی تمام میں
داخل کرو اور اوسکی قبر کو فراخ کردو کہ آرام اور راحت اوسکو پہنچی رہے اور اوسکو کہدو کہ آرام سے
سو رہے نئی دولہن کی مانند کہ اوسکو کوئی بدخواب نہین کرتا اور کافر وکی ساتھہ اوسکے برعکس معاملہ
واقع ہوتاہے ۞ **عزیزی** راضیۃ بالثواب مرضیۃ عنك وقال الحسن اذا اراد الله
قبضها اطمأنت الى الله ورضيت عن الله رضى الله عنها قال عبد الله بن عمرو اذا
توفى العبد المؤمن ارسل الله عز وجل ملكين وارسل اليه بتحفة
من الجنة فيقال لها اخرجى ايتها النفس المطمئنة اخرجى الى روح وريحان
ورب عنك راض فتخرج كاطيب ريح مسك وجده احد فى انفه والملائكة
على ارجاء السماء يقولون قد جاء من الارض روح طيبة ونسمة
طيبة فلا يمر بباب الا فتح له ولا بملك الا صلى عليه حتى يؤتى
به الرحمن فيسجد ثم يقال لميكائيل اذهب بهذه فاجعلها مع انفس
المؤمنين ثم يؤمر فيوسع عليه قبره سبعون ذراعا عرضه وسبعون ذراعا
طوله وينبذ له فيه ريحان ان كان معه شئ من القرآن كفاه نوره وان لم يكن جعل
له نور مثل الشمس فى قبره ويكون مثله مثل العروس ينام فلا يوقظه الا احب
اهله اليه واذا توفى الكافر ارسل الله اليه ملكين وارسل اليه قطعة من ثياب
انتن واخشن من كل خشن فيقال ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى جهنم وعذاب
اليم ورب عليك غضبان وقال سعيد بن جبير مات ابن عباس بالطائف فشهدت
جنازته فجاء طائر لم ير على خلقته فدخل نعشه ثم لم ير خارجا منه فلما دفن تليت هذه
الاية على شفير القبر لم يدر من قرأها يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي ۞ **معالم** عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرأ سورة
الفجر فى الليالى العشر غفر له ومن قرأها فى سائر الايام كانت له نورا يوم القيمة ۞ **بيضاوى** ۞
قيل نزلت فى حمزة بن عبد المطلب وقيل فى خبيب الذى صلبه اهل مكة وقيل هى عامة فى المؤمنين
اذ العبرة لعموم اللفظ لا بخصوص السبب ۞ **مد** ۞ والله سبحانه تعالى اعلم بالصواب تمت سورة الفجر

سورة البلد

یہہ سورہ مکی ہے اسمین بائیس آیتین اور بیاسی کلمے اور تینسو اکتیس حرف ہین

اوراس سورہ کا سورۃ بلد اسواسطے نام رکھا ہے کہ اوسکے شروع مین مکہ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے
اور بلد عرب کی لغت مین شہر کو کہتے ہین اور دیکھنا اس شہر کے حال کا اوسوقت کہ قسم کہانیکا وقت
تہا دلیل صریح ہے اس بات پر کہ آدمی کو دنیا اور آخرت مین اوٹھانے سے مشقت اور رنج کے چارہ نہین ہے
چونکہ جب ایسا شہر بزرگ مجمع ایسی مشقتونکا ہووے تو دوسرے شہر بطریق اولی بڑے بڑے رنج
اور مشقتونسے خالی نہون گے اور انسان جو مدنی الطبع ہے یعنی اوسکی طبیعت مین شہر کی محبت
بسی ہوئی ہے بغیر شہر کے رہ نہین سکتا اور کوئی شہر مقام راحت کا نہین مصرعہ ہیچ
گنجے بے دود بی دام نیست ٭ اور شہر مکے کی عظمت بہت وجہونسے ثابت ہے اونمین سے یہہ کہ
کہ حرم الٰہی کا مکان ہے اور مقام امن کا اور مرجع خلق کا کہ ہر سال مین ہزارہا آدمی دور دور کے ملکون
اور شہرون سے ارادہ وہان جانیکا کرتے ہین اور وہ عمدہ انسک کی جاہے کہ حج اور عمرہ ہے اور اول
ہے سب دنیا کی بناؤنسے اور قبلہ ہے عالم کا اور مقام حضرت خلیل علیہ السلام کا بھی وہان ہے
اور اون سب سے بڑی یہہ بات ہے کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تولد کی جاہی ہے اور اونپر جناب
اللہ تعالی کی طرفسے وحی نازل ہونیکی جگہہ ہے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ والفجر سے یہہ ہے
کہ اس سورتمین تاکید عزت اور حرمت کرنے پر یتیم کی اور کہلانا کہلانے پر مسکینونکے اور مذمت
مال کی محبت کی مذکور ہے اور اس سورتمین بھی یہی مضمون مذکور ہین اور اوس سورتمین ہلاک
کرنا بڑی بڑی زبردست سرکشونکا انہونکی مناسبت کے سبب سے مذکور ہے جیسے عاد اور ثمود
اور فرعون اور اس سورتمین بہی ایسے کافر پر جہڑکی ہے کہ اپنی قوت پر اتراتا تہا اور کسیکو خیال مین
نہ لاتا تہا اور سبب اس سورہ کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ قریش مین ایک کافر کلدہ بن اسید
نام بڑا پہلوان قوی ہیکل زورآور تہا اور ابوالاسد اوسکی کنیت مقرر کی تہی اور قوت اوسکی
اس مرتبہ کو پہنچی تہی کہ چمڑا عکاظ (نام جگہہ) کا اپنے پانون سے دبالیتا تہا اور لوگونسے کہتا تہا
کہ اس چمڑیکو میرے پانون کے نیچے سے کھینچ لو تمام آدمی ملکر زور کرتے تہے یہانتک کہ
وہ چمڑا پرزے پرزے ہوجاتا تہا لیکن اوسکے پانون کی نیچے سے جنبش نہین کرتا تہا جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اسلام کی طرف دعوت کی تو وہ کافر ایمان نہ لایا اور کلام سخت
کہنے لگا کہ تو مجھکو ایک قیدخانہ سے ڈراتا ہے جسکے کل انیس پیادے ہین اونکو تو مین ایک بائین
ہاتھ سے بس کرتا ہون ایسا کون ہے کہ میرا سامنا کرے اور ایک باغ پر مجھکو بہلاتا ہے کہ مینے شادیونمین
اور خاطر داریونمین ڈہیرون مال خرچ کیے ہین اگر اون مالونکو گن لے تو وہ تیرا باغ سامان اور اسباب
اور درختون اور نہرون سمیت اوسکی رو برو کچھ حقیقت ہے پس اوسکے ان باتونکے جوابمین اللہ تعالے
نے یہہ سورت بہیجی اور مضمون اس سورتکا یہہ ہے کہ آدمیکو اپنی قوت اور زور پر اور مالکی کثرت اور
بڑائی پر نام اور جاہ کے مغرور ہونا نہچاہیے اور ابتداء اپنے پیدایش کی موت کی نہایت تک
نظر مین رکہنا چاہیے کہ کیا کیا سختیان درپیش ہین اور طاقت انکی اوٹھانیکی بغیر اللہ تعالے کی مدد

کے ممکن نہین ہے اور مال کو اوسوقت نعمت جاننا چاہیے کہ آخرت کی سختیون مین کام آوے نام
وجاہ دنیا فانیکا جیسے سرابکا پانی اور نقش برآب ہے ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور
تو اترا ہوا ہے اس شہر مین اور لا اصل مین نفی کی معنون مین ہے اور یہان پر قسم کی تاکید کے مقام پر
اس لفظ کو لائے ہین اور وجہ تاکید کے سمجہانے کے اس لفظ سے یہہ ہے کہ قسم اکثر اسبات پر کہاتے
ہین کہ اس بات سے کوئی منکر ہو پس اول لا کے کلمہ سے منکر کے انکار کو نفی کرتے ہین بعد اسکے قسم سے
اپنے مطلب کو ثابت کرتے ہین پس گویا مطلب دو طور سے ثابت ہوتا ہے باطل کرنے سے نقیض کے
اور ثابت کرنے سے عین مدعا کے اور اگر فقط قسم ہی کو ذکر کرتے تو اثبات ایک ہی طور سے ہوتا سو اسطے
نفی کے کلمے کو لائے تاکہ تاکید کے زیادتی ہو اور بعضے علما کہتے ہین کہ قسم کے نفی مراد ہے یعنی اس
مطلب پر قسم کی حاجت نہین ہے کہ خود ظاہر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کلمہ مقسم بہ کے بزرگی پر دلالت
کرتا ہے کہ اس چیز کا رتبہ اس قدر بزرگ ہے کہ ایسی چہوٹی سی بات پر اسکی قسم کہائی جاوے اور
دونون صورتون مین اشارہ ہے کہ ثابت ہوئی پر مطلب کے دعوا کرنے سے اسکے ظہور کے پس اس راہ سے
بہی تاکید ثابت ہوئی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال ہے مقسم بہ سے اور انت خطاب ہے
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہے علمانے کہ بیچ قرآن مجید کے چار ہزار نام حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے مذکور ہین بعضے تعریض اور بعضے تصریح داخل بمعنی الحال من الحلول وہو النزول
اے الحال انت یا محمد حال فی مکۃ نازل بہا فیہ اقسامہ تعالی بمکۃ لحلولہ
علیہ السلام فیہا اظہار المزید فضلہا فانہا بعد ان کانت شریفۃ
بنفسہا زاد شرفہا بحلول النبی العظیم الشریف فیہا فالاشرف فیہ تحصل لہ شرف وبشرف المکین وما فیہ شرف
ذاتی یحصل لہ بشرف فیہ شرف زائد فحل قدمی النبی علیہ السلام لمکۃ والمدینۃ وغیرہما ینبغی ان
یحافظ علی حرمتہ وقد سمی علیہ السلام المدینۃ طابۃ لانہا طابت بہ وبسکانہ وفیہ تعریض لاہل مکۃ
بانہم لجہلہم یریدون ان یخرجوا منہا من بہ مزید شرفہا ویؤذوہ ۵ اے کعبہ از زمین قدوم تو صد شرف یافتہ
مژدہ از مقدم پاک تو صد صفا یافتہ بطحا نور طلعت تو یافتہ ذوق ہیبرب خاک پای تو آبرو نق ونوا ۵ وفیہ اشارۃ الی بلد
مکۃ الوجود الانسانی والی رسول القلب المستکن فی الجانب الایسر منہ ۞
عرائس وروح البیان ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم صفی کی اور
اسکی اولاد کی قسم ہے ۞ عزیزی ۞ ف ۞ قولہ تعالی ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۞
اور قسم ہے جننے والی کی اور جنی گئی کی کہ دونون کمال مشقت اور رنج مین گرفتار ہین کیونکہ جننے
والیکو اول تو بوجہ اوٹہانا حمل کا اور بدمزہ رہنا طبیعت کا اور جننے کا درد اوٹہانا چاہیے اور بعد اوسکے
بچے کے پالنے مین سختیان اور رنج کہینچنا چاہیے اور جسکو جنی ہے اوسکی مصیبتین یہہ ہین کہ اول نطفہ
اوسکو اندہیرے مین پیدا ان کے کمال عجز اور ناتوانی سے گذران کرنا چاہیئے اور بعد اوسکی اس محنت

اوراس سورہ کا سورۂ بلد اسواسطے نام رکھا ہے کہ اوسکے شروع مین مکہ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے اور بلد عرب کی لغت مین شہر کو کہتے ہین اور دیکھنا اس شہر کے حال کا اوسوقت کہ قسم کہانیکا وقت تہا دلیل صریح ہے اسبات پر کہ آدمی کو دنیا اور آخرت مین اوٹھانے سے مشقت اور رنج کے چارہ نہین ہے چونکہ جب ایسا شہر بزرگ مجمع ایسی مشقتونکا ہووے تو دوسرے شہر بطریق اولی بڑے بڑے رنج اور مشقتونسے خالی نہونگے اور انسان جو مدنی الطبع ہے یعنی اوسکی طبیعت مین شہر کی محبت بسی ہوئی ہے بغیر شہر کے رہ نہین سکتا اور کوئی شہر مقام راحت کا نہین مصرعہ ہیچ کنجے بے دود بی دام نیست ٭ اور شہر مکے کی عظمت بہت وجہونسے ثابت ہے اونمین سے یہہ ہے کہ حرم الٰہی کا مکان ہے اور مقام امن کا اور مرجع خلق کا کہ ہر سال مین ہزار ہا آدمی دور دور کے ملکون اور شہرون سے ارادہ وہانکا کرتے ہین اور وہ عمدہ نسک کی جا ہے کہ حج او عمرہ ہے او اول ہے سب دنیا کی بنا وسے اور قبلہ ہے عالم کا اور مقام حضرت خلیل علیہ السلام کا بہی یہان ہے اور اون سب سے بڑکر یہہ بات ہے کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تولد کی جا یہی ہے اور اونپر جناب اللہ تعالی کی طرف سے وحی نازل ہونیکی جگہہ ہے اور اس سورۃ کی رابط کی وجہ سورہ والفجر سے یہہ ہے کہ اس سورتمین تاکید عزت اور حرمت کرنے پر یتیم کی اور کھانا کہلانے پر مسکینونکے اور مذمت مال کی محبت کی مذکور ہے اور اس سورتمین بہی یہی مضمون مذکور ہین اور اوس سورے مین ہلاک کرنا بڑی بڑی زبردست سرکشونکا انہون کی مناسبت کے سبب سے مذکور ہے جیسے عاد اور ثمود اور فرعون اور اس سورتمین بہی ایسے کافر پر جہڑکی ہے کہ اپنے قوت پر اتراتا تہا اور کسیکو خیال مین نہ لاتا تہا اور سبب اس سورہ کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ قریش مین ایک کافر کلدہ بن اسید نام بڑا پہلوان قوی ہیکل زور آور تہا اور ابوالاسد اوسکی کنیت مقرر کی تہی اور قوت اوسکی اس مرتبہ کو پہنچی تہی کہ چمڑا عکاظی کا (نام جگہہ) اپنے پاؤن سے دبا لیتا تہا اور لوگون سے کہتا تہا کہ اس چمڑے کو میرے پاؤن کے نیچے سے کہینچ لو تمام آدمی ملکر زور کرتے تہے یہان تلک کہ وہ چمڑا اپرزے پرزے ہوجاتا تہا لیکن اوسکے پاؤن کی نیچے سے جنبش نہین کرتا تہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اسلام کی طرف دعوت کی تو وہ کافر ایمان نہ لایا اور کلام سخت کہنے لگا کہ تو مجھکو ایک قیدخانہ سے ڈراتا ہے جسکے کل انیس ۱۹ پیادے ہین اونکو تو مین ایک ہاتہ کی ہاتہ سے پست کرتا ہون ایسا کون ہے کہ میرا سامنا کرے اور ایک بات یہ مجھکو بہلاتا ہے کہ مینے شادیونمین اور خاطرداریونمین ڈہیرون مال خرچ کیے ہین اگر اون مالونکو گن لیوے تو وہ تیرا باغ سامان اور اسباب اور درختون اور نہرون سمیت اوسکی روبرو بیحقیقت ہے پس اوسکے ان باتونکے جواب مین اللہ تعالی نے یہہ سورت بہیجی اور مضمون اس سورت کا یہہ ہے کہ آدمیکو اپنی قوت اور زور پر اور مالکی کثرت اور بڑائی پر نام اور جاہ کے مغرور ہونا نچاہیے اور ابتدا کہ اپنے پیدایش کی موت کی نہایت تک نظر مین رکہنا چاہیے کہ کیا کیا سختیان درپیش ہین کہ طاقت انکی اوٹھانیکی بغیر اللہ تعالی کی مدد

کے ممکن نہین ہے اور مال کو اوسوقت نعمت جاننا چاہیے کہ آخرت کی سختیون مین کام آوے نام
وجاہ دنیا فانی ایسا جیسے سر ابکا پانی اور نقش بر آب ہے ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﷺ
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور
تو اترا ہوا ہے اس شہر مین اور لا اصل مین نفی کی معنون مین ہے اور یہان پر قسم کی تاکید کے مقام پر
اس لفظ کو لائے ہین اور وجہ تاکید کے سمجہانے کے اس لفظ سے یہہ ہے کہ قسم اکثر اثبات پر کہاتے
ہین کہ اس بات سے کوئی منکر ہو پس اول لا کے کلمے سے منکر کے انکار کو نفی کرتے ہین بعد اسکے قسم
اپنے مطلب کو ثابت کرتے ہین پس گویا مطلب دو طور سے ثابت ہوتا ہے باطل کرنے سے نقیض کے
اور ثابت کرنے سے عین مدعا کے اور اگر فقط قسم ہی کو ذکر کرتے تو اثبات ایک ہی طور سے ہوتا سواسطے
نفی کے کلمے کو لائے تاکہ تاکید کے زیادتی ہو اور بعضے علما کہتے ہین کہ قسم کے نفی مراد ہے یعنی اس
مطلب پر قسم کی حاجت نہین ہے کہ خود ظاہر ہے اور بعضون نے لکہا ہے کہ یہہ کلمہ مقسم بہ کے بزرگی پر دلالت
کرتا ہے کہ اس چیز کا رتبہ اس سے برتر ہے کہ ایسی چہوٹی سی بات پر اسکی قسم کہائی جاوے اور
دونون صورتون مین اشارہ ہے ثابت ہونی پر مطلب کے دعوا کرنے سے اسکے ظہور کے پس اس راہ سے
بہی تاکید ثابت ہوئی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال ہے مقسم بہ سے اور انت خطاب ہے
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لکہا ہے علمانے کہ بیچ قرآن مجید کے چار ہزار نام حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مذکور ہین بعضے تعریض اور بعضے تصریح و الحل بمعنی الحال من الحلول وهو النزول
ای الحال انت یا محمد حال فی مکة نازل بها فقید اقسامه تعالى بمكة بحلوله
عليه السلام فيها اظهار المزيد فضلها فانها بعد ان كانت شريفة
بنفسها زاد شرفها بحلول النبي العظيم الشريف فيها فالاشرف فيه يحصل له شرف بشرف المكين وما فيه شرف
ذاتى يحصل له بشرف فله شرف زائد فحل قدمى النبي عليه السلام لمكة والمدينة وغيرهما ينبغى ان
يحافظ على حرمته وقد سمى عليه السلام المدينة طابة لانها طابت به وسكانه وفيه تعريض لاهل مكة
بانهم لجهلهم يريدون ان يخرجوا منها من به مزيد شرفها ويؤذوه ﷺ اے کعبہ از مین قدوم تو صد شرف یدے
مژدہ را ز مقدم پاک تو صد صفا نہ ایلچ نور طلعت تو افتہ ذرہ میبرت خاک پائے تو آبرو نق و نواخو وفیه اشارة الى بلد
مكة الوجود الانسانى والى رسول القلب المستكن فى الجانب الايسر منه ﷺ
عرائس و روح البيان ﷺ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم صفی کی اور
اسکی اولاد کی قسم ہے ﷺ عزیزی ﷺ ف ﷺ قوله تعالى ﷺ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﷺ
اور قسم ہے جننے والی کی اور جنی گئی کی کہ دونون کمال مشقت اور رنج مین گرفتار ہین کیونکہ جننے
والیکو اول تو بوجہ اوٹھانا حمل کا اور بدمزہ رہنا طبیعت کا اور جننے کا درد اوٹھانا چاہیے اور بعد اوسکے
بچے کے پالنے مین سختیان اور رنج کہینچنا چاہیے اور جسکو جنتی ہے اوسکی مصیبتین یہہ ہین کہ اول نو
اوسکو اندہیر ے مین بچیدان کے کمال عجز اور ناتوانی سے گذران کرنا چاہیے اور بعد اوسکی اس محنت

سرائے فانی مین یعنی دنیا مین طرح طرح کے دردون اور رنجون جسمانی اور روحانی مین مبتلا ہونا چاہئے اسواسطے کہ بچیکی رونیمین پیدا ہونیکے ساتھہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اس جہان مین زندگانی رو رو ہوکے کاٹے گا اور کیا اچھا کہا ہے کسی شاعر نے لما تؤذن الدنیا من صروفها یکون بکاء الطفل ساعة یولد والا فما یبکیه منها وانها لاوسع مما کان فیه وارغد یعنی اس سببسے کہ خبر دیتی ہے دنیا تغیر حال اپنے سے ہوتا رونا لڑکیکا وقت پیدا ہونے کے اور اگر ایسا نہوتا تو نہ روتا لڑکا جننے کے وقت اور البتہ وہ فراغت مین آیا ہے اس چیزسے کہ تہا اوس میں اور کشادگی مین اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد والدسے حضرت آدم علیہ السلام ہین کہ کس مشقت سے بہشت سے نکالے گئے اور دیکھی بہالی کہانی بہی نعمتونکو اونسے چہین لیا اور مراد ولدسے انکی ذریات یعنی اولاد ہین کہ تمام عمر مین اپنے سوائے اس دارالمحنت کے کچہہ نہین دیکھا اور صرف یہی وطن اصلی کے کمال حسرت اور افسوس سے سُنتے اور ان دونون جنسون سے قسم ثابت ہوئی کہ آدمیکی اصل تین اسی ہہم مشقت اور رنج ہے اور نسل ایسی ہی مورد مشقت اور رنجکی ہے اب اس دلیل پر مدلول اور متفرع کرکے فرماتے ہین لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡإِنسَانَ فِي كَبَدٍ مقرر پیدا کیا ہمنے انسان کو مشقت اور رنج مین کیونکہ اصل آدمیکی عالم خاکمین مٹی کی زمین ہے اور اصل اسکی عالم آب مین نطفہ آدم علیہ السلام ہے اور دونوان مشقت اور رنجمین گرفتار ہین کَبَدٍ کو یہان پر بے کے زبر سے پڑہنا چاہیئے کہ مشقت کی معنو نمین ہے اور کَبِدٍ بے کے زیر سے کہ جگر کی معنو نمین ہے وہ بہی اس سے مشتق ہے کیونکہ آدمیکی بدن مین باورچی کہری اوسیکا ذمہ ہے غذا کو اپنے اندر لاتی ہین اور اوسکو پکاتی ہین اور اوسکو تقسیم کرتی ہین بڑی بڑی مشقتین اوٹہاتا ہے اور دوسرے اعضا لقمہ بے دودہ پر قابض اور متصرف ہوتے ہین ﴿ عزیزی ﴾ لقد خلقنا الخ جواب للقسم وفی کبد حال من الانسان بمعنی مکابد والمعنی لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡإِنسَانَ فی تعب ومشقة وشدائد الدنیا من قطع سرة وغیرہ کصداع ووجع الاضراس ورمد العین وهم الدین ونحو ذلک اور شامل ہے شدائد اکالیف کو بہی مانند شکر کے اوپر نعمتکے اور صبر کے اوپر مصیبت کے اور ادا کرنے عبادات کے مثل صوم اور صلوٰۃ اور زکاۃ اور حج اور جہاد وغیرہ کے پہر بعد اسکے ساتھہ قیاس کرلے شدت موت اور سوال منکر نکیر اور ظلمت قبرکی پہر اوٹہنے اور عرض اوپر ملائکہ محاسبکے یہانتک کہ پہنچے طرف جگہ استقرار یعنی منزل جنت کے اور یا جہنم نارکے جیسا کہ فرمایا لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿ روح البیان ﴾ أَيَحۡسَبُ أَن لَّن يَقۡدِرَ عَلَيۡهِ أَحَدٌ اسے کیا سمجہتا ہے کہ نہ قدرت پاویگا اوسپر کوئی جو اپنے زور پر ایسا مغرور ہے

ترجمہ ﴿ ف ﴾ کہتے ہین یہہ بات ابو الاسد کلدہ کے حق مین ہے جو وہ ایسا زور آور تہا جو اونٹ کی کہال پر پانو رکہتا اور کئی مرد زور آور اوس کہال کو کہینچتے یہانتک کہ کہال ٹکڑے ہوتے پر اوسکے پانو تلے سے نہ نکلتی سو وہ کلدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکہتا

اور اپنے زور قوت پر کسیکو خاطر مین نہ لاتا تہا ۞ **عزیزی** ۞ **قولہ تعالی** ۞ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۞ ان مخففة من الثقيل سادة مع اسمها مسد مفعولی الحسبان ۞ **روح البیان** ۞ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۞ کہتا ہے کہ خراب کیا مینے بہت مال ۞ **ترجمہ** ۞ **ف** ۞ یہہ ابوجہل تہا جو لوگونکو مال دیتا تہا جہاکر اسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح لطرح سے ستاوین ۞ **ترجمہ** ۞ مَالًا لُّبَدًا ای کثیرا متلبدا من تلبد الشئ اذا اجتمع یرید کثرة ما انفقه سمعة ومفاخرة وکان اهل الجاهلية يسمون مثل ذلك مكارم وفی لفظ الاهلاك اشارة الی انه ضائع فی الحقيقة اذ لا ينتفع به صاحبه فی الاخرة كما قالت عائشة رضی الله عنها فی حق عبد الله بن جدعان كان فی الجاهلية يصل الرحم ويطعم المسكين فهل ذلك نافعه يا رسول الله فقال عليه السلام لا ينفعه لانه لم يقل يوما رب اغفر لی خطيئتی يوم الدين ۞ روح البیان بیضاوی سو حق تعالی فرماتا ہے اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۞ کیا سمجہتا ہے وہ کہ نہین دیکہتا اوسکو مال دینے کے وقت یعنی خدا تعالی دیکہتا ہے کہ یہہ مال کسواسطے لوگونکو دیا تونے اور یہہ احسان خدا تعالی کا نہین سمجہتا کہ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۞ کیا نہ بنائی ہمنے اوسکے واسطے دو آنکہین جو دیکہتا ہے نیک بد عالم کا اور زبان اور ہونٹہ باتونکے واسطے اور راہ دکہائی ہمنے اوسے بہلائی اور برائی اور بہلائی کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجکر پیغمبر سناتا ہے اور دکہاتا ہے راہ نیکی بدی کی یا نجدین سے مراد دو پستان ماکی ہین جو حق تعالے نے اودہر راہ دکہائی یعنی اللہ تعالی قادر ہے ایسی چیزین بنانے مین آدمی کے واسطے وہ کیا بیخبر ہے اوسکے مال خرچ کرنے سے بلکہ آدمی کافر نہین سمجہتا اور غافل ہے **ع** زبان آمد از بہر شکر و سپاس ۞ بغیبت نگرداندش حق شناس ۞ گذرگاہ قرآن و پندست گوش ۞ بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش ۞ دو چشم از پئے صنع باری نکوست ۞ ز عیب برادر فرو گیر دوست ۞ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ معطوف علی الم نجعل ۞ **روح البیان** اور دقیقہ شناس عالمون نے لکہا ہے کہ حق تعالے نے آدمیکو دو آنکہین اور ایک زبان دی ہے تا اشارہ ہو سیاست کی طرف کہ بولنا اسکا دیکہنے سے کم چاہیے کیونکہ دیکہنا اسکا شامل ہے خیر و شر کو اور بولنا سوائے بہلائی کے اچہا نہین اسیواسطے ایک زبان پر دو نگہبان مقرر فرمائے ہین کہ دو ہونٹ ہونہہ مین تا کہ معلوم کرے کہ زبان کو اپنے لگام رکہنا چاہیے چنانچہ حق تعالے دوسری جا فرماتا ہے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ نہین بولتا آدمی کوئی بات مگر یہہ کہ اسکے نزدیک مقرر ہین نگہبان طیار اسیکام کیواسطے اور حدیث مین ہے کہ جو شخص کہ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکہتا ہے پس چاہیے کہ نیک چیز کہے یا خاموشی اختیار کرے اور ترمذی مین عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ اپنے زبان کو بند کر اور اپنے گہر مین بیٹہہ کر رو اور اپنے گناہون پر

سلف کے لوگ کہگئے ہین کہ آدمی کی زبان ایک مہلک اژدہا ہے کہ سوراخ اوسکا دہن ہے اور کیا خوب کہا ہے
اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدَغَنَّكَ اِنَّهٗ ثُعْبَانٌ یعنی نگاہ رکھہ زبان کو
اپنی اے آدمی نہ کاٹ کہائے تجہکو وہ تو ایک اژدہا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ
جب آدمی چاہے کہ بات کرے تو اول چاہیے کہ فکر کرے اور اپنے دل سے مشورت لے پہر اگر جانے کہ یہہ
بات کرنے مین سراسر مصلحت ہے اور اسمین کسی طرح کے دین دنیا کی کوئی مضرت نہین تو البتہ بالکرے
اور اگر مضرت کا بہی شک ہو تو ہرگز اوسکو بات کرنا روا نہین ہے پہر اس بات کا کہا ان ٹہکانا جسمین مصلحت
نہو اور مضرت ظنی یا یقینی ہو اور یہہ بہی حدیث شریف مین ہے کہ جب آدمی صبح کو اوٹہتا ہے تو
تمام عضا اور جوارح اوسکے زبان کے آگے عاجزی اور زاری کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے ظالم
انصاف کر کہ ہم سب تیری بہلائی اور برائی کے ساتہہ متعلق ہین اگر تو سیدہی راہ پر رہے گی
تو ہم بہی نجات پاوینگے اور نہین تو تیرے کیے پر ہم بہی گرفتار ہونگے اور اس آیت مین
تخصیص ان تینون نعمتون کے بیان کئے کہ آنکہہ اور زبان اور مونہہ ہین اور ایک وجہ دوسری
بہی ہے وہ یہہ ہے کہ جب آدمی اپنے ماکے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو بہوکا ہوتا ہے اور پہلے چیز اپنی
قوت کیواسطے دنیا سے حاصل کرتا ہے وہ دودہ ہے کہ پستان سے پیتا ہے اور دودہ پینے میں
یہہ تین عضو ضرور ہین تاکہ دودہ پلانیوالیکو دیکہے اور پستان کو مونہہ سے چوسے اور دودہ کو
زبان کی مدد سے مزہ چکہکر حلق سے اوتارے پس جو شخص کہ پہلے کمائی پر اپنی فاد ہو کر بقا
اسکی زندگی کی اوسپر موقوف ہے تو دوسرے ملکوہ بات پر اپنی خودی سے کس قسم سے اوسکو اترانا
روا ہوگا اور اگر مقابلہ مین وہی کافر کہے کہ ہر چند خدا تعالے سب چیزونکو ظاہر اور باطن سے
دیکہتا ہے اور جانتا ہے لیکن میٔنے جس جاے پر کہ مال خرچ کیا ہے اور جس نیت سے کیا ہے
معذور تہا کیونکہ مجہکو وہی محل اور وہی نیت بہتر خوب معلوم ہوئی ہے دوسرے محل اور
دوسرے نیت کو مین جانتا ہی نتہا کہ اس محل اور اس نیت سے مال خرچ کردن اوسکے جواب مین
فرماتے ہین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ٥ اور بتادین اور دکہادین ہمنے اسکو دونون راہین
خیر اور شر کی پس دعوی مین بیعلمی اور نہ سمجہی کے جہوٹا ہے کیونکہ اول اوسکو ہمنے عقل دی پہر
انبیا اور عالمون اور واعظونکے واسطے سے اوسکے کا ئین علامتین نیک راہ کی اور بدراہ کی
پہونچا دین اور دونون راہونکو جدا جدا اسکی نظر و نیت دکہا دیا اوسنے بری راہ کو اختیار کیا اور
سیدہے رستہ کو چہوڑ دیا اور ہرگز اپنے مالکو نیک جگہہ پر خرچ نکیا چنانچہ فرماتے ہین فَلَا اقْتَحَمَ
الْعَقَبَةَ پس اسکا فرسے ہو سکا کہ ہمکتا سخت گہاٹی پر اور سختی اور دشواری بہی ایک عمدہ علامت
ہے نیک راہ کی کیونکہ بری راہ نفس کی موافقت اور اوسکی خواہش کے سبب سے آسان اور
سہل معلوم ہوتی ہے اور خرچ کرنا مال کا خواہشونکی اور لذتونمین آسان ہوجاتا ہے مال خرچ کرنا
وہان مشکل ہوتا ہے کہ کچہہ لذت اور توقع منفعت کی اسمین نہو اور محض ابتغاءً لمرضات اللہ واقع ہو

یعنی واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالےٰ کی ہو چنانچہ فرماتے ہیں وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ
اور کیا بوجھا تو نے آدمی کہ کیا ہے وہ سخت گھاٹی **عزیزی** وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ
اَیْ اَیُّ شَیْءٍ اَعلمك یا محمد ما اقتحام العقبة فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِیْنًا
چھوڑانا ہے گردن کا یا کھلانا ہے بھوک کے دنوں میں محتاجوں کا یتیم نزدیک ناتے دار ونکو یا غریب بیکس
محتاجکو جو زمین پر پڑا ہے والرقبة اسم العضو المخصوص ثم یعبر بها عن الجملة وجعل فی
التعارف اسما للمما لیك فالفك لیس تفسیرا لنفس العقبة بل لاقتحامها
بتقدیر المضاف وذلك لان العقبة عین والفك فعل فلا یكون تفسیرا
للاخر وقال بعضهم تقدم العتق علی الصدقة یدل علی انه افضل منها كما هو
مذهب ابی حنیفة رحمه الله وفی الحدیث من فك رقبة فك الله بكل
عضو منها عضوا منه من النار یتیما مفعول اطعام والمسغبة والمقربة والمتربة مفعلات
من سغب اذا جاع وقرب فی النسب وترب اذا افتقر **روح البیان و بیضاوی** ثُمَّ كَانَ
مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ پھر ہووے وہ شخص جو بردہ آزاد کرے یا
محتاجوں کو کھلاوے ایمان لانے والوں سے اور آپس میں مسلمانوں کو نصیحت کرنیوالا ہو مصیبت میں صبر
کرنیکے اور نصیحت کرنیوالا ہو مسلمانوں کو رحم کرنے کی پھر جب ایسا ہو کہ سب کام کرے تو پھر
اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ وہی لوگ ہیں داہنے ہاتھ والے یعنی اونہیں کو اعمال نامے
اونکے داہنے ہاتھ میں ملینگے قیامت کو اور ثم کا لفظ ہرچند کہ ان عملوں سے تراخی اور تاخیر
ایمان کے دلالت کرتا ہے حالانکہ ایمان تمام طاعتوں اور عبادتوں کے قبول ہونے کے شرط ہے اور
شرط مقدم ہے مشروط پر لیکن مراد تاخیر اور تراخی بیان میں ہے نہ واقع ہونے میں چنانچہ کہتے ہیں
نماز اوس وقت میں مقبول ہوتی ہے کہ ابتدا تکبیر سے سلام تک اسکے ارکان ترتیب سے ادا کرے
پھر وضو بھی کیا ہو حالانکہ وضو نماز کی شرط ہے پہلے نماز سے کیا چاہیے لیکن بیان میں مرتبہ شرط کا
پیچھے ہے مشروط کے مرتبے سے سوا اس خبر کے آگاہی کے واسطے ثم کے لفظ کو استعمال فرمایا اور
اگر اول سے ایمان کو مذکور فرماتے تو یوں گمان ہوتا کہ ایمان حقیقت مالی کے ارکان میں داخل ہے
اور واقع میں اس طور سے نہیں ہے اور بعضے علمانے لکھا ہے کہ تاخیر وقوع میں مراد ہے کیونکہ
کافروں کے عمل توقف میں رہتے ہیں اور اگر آخر عمر میں ایمان لاتے تو وہ سب اگلے اعمال برکت سے
ایمان لاحق کے مقبول ہو جاتے ہیں اور اونپر ثواب پاتے ہیں چنانچہ حکیم بن حزام جو بھتیجا حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہ کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد اسلام کے سوال کیا یا رسول اللہ میں نے
کفر کے حالت میں بہت نیک کام کئے ہیں فرمایا کہ تیرے اسلام نے سب کاموں کو نیک کر دیا اور
مقبول ہو گئے پس معنی اس تقریر پر اس طور سے ہیں کہ اول جس شخص نے خرچ وجوہ مذکورہ میں
کیا اور بعد اسکے توفیق ایمان کی بھی پائی تو سخت اور کٹھن گھاٹی سے گذر گیا اور حسب قاعدہ عربیہ کے

اس آیت مین ایک اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ عرب کے کلام مین نفی ماضی کی لا کے ساتھہ نہین
آئی ہے مگر دعا مین چنانچہ دعا مین لا بارک اللہ فی سہیل یا تکرار کے ساتھہ چنانچہ فلا
صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی مین ہے اور اس آیت مین یعنی فلا اقتحم مین نفی فعل ماضی کی
لا کے ساتھہ ہے دونون نوع سے خارج ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو عقبہ کئی چیزونکے ساتھہ
بیان فرمایا تو باعتبار معنون کے ماضی مکرر پیدا ہوگیا اور کلام مین زیادہ اعتبار معنی کا کرتے ہین
نہ لفظ کا اور اسکے ساتھہ ہی قرآن خود حجت کافی ہے گواہ لانے کی حاجت نہین ہے وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ اور آپسمین وصیت کرتے ہین صبر کی کہ مجموعہ نیک خلقونکا ہے اور کتاب اللہ مین تیس
اور کئی آیتون مین اسپر تاکید واقع ہے اور حق تعالے نے اپنے پیغمبر کو بہی اسکا حکم فرمایا ہے
فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل اور اسی جاسے صبر کی بزرگی کو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مین
اسکا ذکر نماز پر بہی مقدم رکھا ہے چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوة اور اپنی
رفاقت کو بہی صبر والونکے ساتھہ مخصوص کیا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین اور کسی جائے یہ ان اللہ
مع المصلین اور مع الصائمین اور مع المتصدقین نہین فرمایا اور یہہ بہی ہے کہ ہر عمل کے واسطے ایک اجر
مقرر فرمایا ہے اور صبر کیواسطے بے حساب اجر کا وعدہ دیا ہے قال تعالی انما یوفی الصابرون اجرہم
بغیر حساب اور دین کی پیشوائی کو ساتھہ صبر کے متعلق رکہا ہے وجعلنا منہم ائمة یہدون بامرنا
لما صبروا اور بنی اسرائیل کو صبر کی برکت سے عزت دین و دنیا کی بخشی کہ تمت کلمة ربک الحسنے
علے بنی اسرائیل بما صبروا فرمایا ۞ عزیزی اب حقیقت صبر کی معلوم کرنا چاہیے
تاکہ معلوم ہوجاوے کہ صبر کے وصیت کرنا گویا سب جہ کی کمالون کی وصیت کرنا ہے اور حقیقت
صبر کی یہہ ہے کہ آدمی اپنے دین پر طمع اور نفس کی کشاکشی کے وقت ثابت رہے اور بے پروائی کرے
اور یہہ استقلال و ثبات کبہی تو جسم سے ہوتا ہے اور وہ دو قسم ہے ایک تو عبادات شاقہ سے تکالیف
اور سستی نکرنا اور دل نہ چرانا اور تکلیف اور ایذا کے آجانے سے ہراساں ہونا اور وضع دینی کو اپنے
نچہوڑنا اور کبہی ساتھہ نفس کے ہوتا ہے پس اگر دونون شہوتون سے کہ شہوت بطن کی اور
شہوت فرج کی ہے نفس اسکا نہ بہکا اور خلاف دین کے کوئی حرکت اور خواہش اس سے ہوئی
تو اسکو عفت کہتے ہین اور مقابل اوسکے عبادت وفجور ہے اور اگر پرہیز کرنے مین مکروہات سے
اور طبیعت اور نفس کی ناخوشیون پر تحمل اور استقلال کرے تو اوسکو صبر مطلق کہتے ہین اور
ضد اسکی اضطرار اور بے تابی ہے اور مالداری اور دولت مندی کی حالت مین اپنے نفس کو حکم
شرع کے ضبط مین اور تکبر اور خود پسندی کو دخل نہ دے اور بڑائی اور فخر نکرے تو اوسکو حوصلے کی
وسعت کہتے ہین اور اسکی ضد تنگی حوصلے کی ہے اور لڑائی مین بہاگنے سے اور سستی کرنے
سے اپنے کو بچاوے تو اسکو شجاعت کہتے ہین اور ضد اسکے جبن ہے یعنی نامردی اور غصہ ہیجان کے
وقت استقلال کرے تو اوسکو حلم کہتے ہین اور ضد اسکی طیش ہے اور اگر سرانجام مین مہموتکے

حقیقت صبر

تنگدلی ہووی تو اوسکو کشادگی سینہ اور حوصلگی کہتے ہین اور ضد اسکی تنگدلی ہے اور اگر راز داری اور
چھپانی مین بہیدونکے بیجا ہوجاوی تو اوسکو کتمان کہتے ہین اور ضد اوسکی اظہار ہے اور اگر نگاہ رکہنی
حقوق جیسے امانت اور قرض مین احتیاط کری تو اوسکو امانت کہتے ہین اور ضد اسکی خیانت ہے اور اگر
لذتون پر دنیاکے رغبت نکرے اور ضروریات پر اکتفا کرے تو اسکو زہد اور قناعت کہتے ہین اور ضد اسکی حرص ہے
حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اکثر اخلاق ایمان کے صبر مین داخل ہین اسیواسطے صحیح حدیث مین وارد ہے
کہ الصبر نصف الایمان اور صبر حرام سے فرض ہے اور مکروہ سے واجب اور دین مین صبر سے بہتر کوئی
چیز نہین ہے اسواسطے کہ بنا عبادت کے صبر پر ہے کیونکہ داخل ہونا عبادت مین نفس کی مرضی کے
مخالف ہے اور تمام کرنا عبادت کا زیادہ تر نفس کے مخالف پڑتا ہے اگر صبر نہو تو کوئی عبادت سرانجام
نہو یعنی تمامیکو نہ پہنچے اور یہہ بہی ہے کہ دنیا بلا اور محنت کا گہر ہے اور جزع اور فزع روکنے والی طاعتونسے
اگر صبر نہوتا تو دنیا کی محنتین ہمیشہ آدمیکو جزع اور فزع مین گرفتار رکہتین اور کبہی اوسکو فرغت عبادت کیواسطے
میسر نہو اور بیان سے وجہ تقدیم صبر کی نماز پر واضح ہوگئی اور صبر کے درجے مختلف اور گوناگون ہین
اور شرع ہر رنگ سے مطلوب ہے پس جو صبر کہ مقابلے مین لذتون اور دنیاکے بیہودہ کامونکی چاہیے
وہ یہہ ہے کہ میل اور التفات اسباب کو نکرے اور رعایت حق تعالی کی منظور رکہے اور جو صبر کہ طاعتونمین
چاہیے سو اسمین اول نیت کو بچانا چاہیے ریا سے اور دوسری چیزون سے کہ اخلاص کے منافی ہین
پہر اس عبادت کے ادا کرنے کے محافظت فساد اور ابطال سے پہر محافظت اوسکے ثواب کی ہے
ضایع ہونے سے اور محافظت عبادت کی تکاسل سے اور وقتون اور شرطونکی رعایت معدوم
نہونے سے اور صبر کہ گناہونکے مقابلہ مین چاہیے سو یہہ ہے کہ ریاضت سے نفس کو اون گناہونکی
طرف رغبت کرنے سے روکے اور ورع کا قصد کرے اور ورع کہتے ہین گناہ کے اسباب اور وسیلون سے
پرہیز کرنے کو اور جو صبر کہ مصیبت مین ہوتا ہے وہ دو قسم پر ہے اسواسطے کہ مصیبت دو قسم کی ہے
اول مصیبت کہ انتقام اور بدلا لینا اوسکا بندے کی قدرت مین ہے تو اس قسم کی مصیبت پر
صبر یہہ ہے کہ تحمل کرے اور اوسکا بدلا نلے نہ زبان سے نہ ہاتہہ سے اور اس مقدمہ مین سلف کے صالح
لوگون نے ظالم پر بددعا کرنے سے بہی اعتراض کیا ہے اور اوسکو موجب صبر کے نقصان کا جانا ہے
چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چور کو کہ انکا اسباب چرا لیگیا تہا
بد دعا کرتی تہین آنحضرت صلے اللہ وسلم نے سنکر ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ اوس چور کا عذاب
کم ہو جاوے اور بوجہہ اور وبال اوسکا خفیف ہوجاوے اور تیرا اجر بہی گہٹ جاوی اوسکو بددعا نکر تاکہ
وبال اوسکا سخت اور اجر تیرا زیادہ ہووے دوسرے وہ مصیبت کہ تدارک اسکا بندے کے ہاتہہ مین نہو
اور صبر اس قسم کی مصیبت پر وہ ہے کہ فریاد نکرے اور شکایت اصلا قولاً و فعلاً نہ کرے اور یہہ بہی
معلوم رہے کہ جاہلونکے ذہن سے اکثر اوقات مین قسوہ قلب سختی دل کے ساتہہ صبر کے مشتبہ
ہوجاتی ہے کہ خلق اللہ کے مصیبت اور سختی مین بے تاب ہونا اور قلق کرنا صبر کے خلاف ہے اور اسے

خیال فاسد سے اقربا کے اور دوسرے مخلوق الہی کے مدد کرنے سے محروم رہتے ہین سو حق تعالے دفعہ کرنیکو اس وہم کے مرحمت کی وصیت کو صبر کی وصیت کے ساتھہ قریب کیا ہے تاکہ اشارہ ہو اس بات کی طرف کہ استقلال او ثابت رہنا اس جا پر محمود ہے کہ لاحق ہونا ضرر کا کسی بندیکو خدا کے بندون سے مظنون نہو والا موجب اس بیت کے ہے اگر بینم کہ نابینا: چاہ ست ٭ وگر خاموش بنشینم گناہ ست ٭ محمود نہین ہے اور اسیواسطے عرب کے بزرگ اپنی مثالون مین کہہ گئی ہین کہ صبرک فی مصیبتک خیر من جزعک وجزعک فی مصیبۃ اخیک خیر من صبرک یعنی صبر کرنا تیرا اپنی مصیبت بہتر ہے جزع اور فزع سے اور بیقراری اپنے بہائی کی مصیبت مین بہتر ہے صبر سے ٭ عزیزی ٭ ثم کان من الذین امنوا عطف علی المنفی وتواصوا بالصبر عطف علی امنوا ٭ روح البیان

وغیرہ ٭ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ط عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ٭ اور وہ لوگ جنہون نے نہ مانا ہماری اٰیتونکو وہ لوگ بائین ہاتہہ والے ہین یعنی کافرون کو بائین ہاتہہ مین اونکے اعمالنامہ دیوین گے اون پر آگ دہکی ہوی یعنی ایسی دوزخ مین ڈالین گے دروازہ مند ہوگا جو وہان کا دہوان باہر نکلے گا نہ باہر سے ہوا جاویگی اندر ٭

ترجمہ ف ٭ پس کفر کے ذکر سے سب عبادتون مالی کے مقابلہ مین معلوم ہوا کہ وہ سب خیرات جو کفر کے ساتھہ ملے ہوے ہین محض رایگان اور برباد ہین فخر اور بڑائی کی جا نہین ہے اور کافر جیسے کہ شامتی اور بدبخت ہین اسیطرح سے میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے پیٹھہ بائین طرف سے پیدا ہوے ہین اور قیامت کے دن اعمال نامہ بائین ہاتہون مین پاوینگے اور بائین طرف کو عرش عظیم کے کہ دوزخ کی راہ چلین گے پہر اگر مشئمہ کو بائین کی معنو مین کہئے تو بہی درست ہے اور جو سقدر بیان فرمایا کہ کافر کو کسی عمل پر فخر نہین ہے اب یہان فرمایا عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ط اونپر مسلط ہوگی ایک آگ کہ سرپوش کی گئی ہے اور دروازے اسکے بند کر دیئے ہین تاکہ اسکے گرمی سے گرم بہاپ باہر نہ نکلے اور باہر کی سردی سے ٹہنڈے ہوا اندر نجاوے نعوذ باللہ من اہل النار ٭

عزیزی ٭ علیہم خبر مقدم لقولہ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ اے نار ابوابہا مغلقۃ فلا یفتح لہم باب فلا یخرج منہا غم ولا یدخل فیہا روح ابد الاباد فاصل الترکیب موصدۃ الابواب فلما ترکت الاضافۃ عاد التنوین الیہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ لا اقسم بہذا البلد اعطاہ اللہ تعالی الامان من غضبہ یوم القیامہ ٭ روح البیان وبیضاوی واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الشمس یہہ سورہ مکی ہے اسمین پندرہ آیتین اور چوَّن کلمے اور دو سو چہالیس حرف ہین اور اس سورہ کا ربط سورہ لا اقسم کے ساتھہ اس جہت سے ہے کہ اول سورہ مین بہی ہدایت خیر و شر کی راہ کی مذکور ہے جیسے وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ اسیطرح اس سورہ مین فجور و تقوی کی الہام کا یعنی دلمین ڈالدینے کا بیان ہے اور اس سورہ مین اصحاب میمنہ و اصحاب مشئمہ کا بیان ہے اور اس سورہ مین نفس کی پاک کرنیوالونکا اور ذلیل کرنیوالونکا بیان ہے اور

یہہ دونون مضمون ایک دوسرے کے قریب ہین اور اِس سورہ کا سورہ والشمس اِس جہت نام رکھا
کہ عمدہ سے عمدہ چیز جو اللہ کی راہ کی چلنے والیکو درکار ہی سو آفتاب نبوت کا نور ہے کہ اوس نور کی
سبب سے اوسکی نگاہ ایسی روشن ہو جاتی ہے کہ نجات کی راہ اور ہلاکت کی راہ مین تمیز کر لیتا ہے اور دوست
اور دشمن کو پہچان لیتا ہے اور موافق اور مخالف مین فرق کرتا ہے اور نبوت کی آفتاب کو انوار حسیہ کے
عالم مین کمال مناسبت اور مشابہت آفتاب ظاہری کی سا ہہ ہے کہ عرب کے لغت مین اسکو شمس کہتے ہین
اور توضیح اِس ابہام کی یہہ ہے کہ نفس انسانی دنیا مین کہ مزرعۂ آخرت کا ہے مانند ایک کسان کے
ہے کہ اسکی معرفت الٰہی کا بیج دیکر اور اسباب اوس تخم کے بونیکی کہ قوی اور عضا ہین عنایت
فرما کے اِس مزرعہ مین بہیجا ہے اور ہر مزارعہ کو چہہ چیزین ضرور ہین کہ بغیر اون چیزون کے عمل زراعت
کا ممکن نہین ہے اول اون سب مین سے آفتاب ہے کہ اوسکی شعاع سے زمین صلاحیت کہیتی کی
قبول کرتی ہے اور زمین کی اندر گرمی پیدا ہوتی ہے اور اوس گرمی کی سبب سے قوت نامیہ زور کرتی ہے
اگر خوب غور کیجئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب کہیتی کے حق مین ایسا ہے جیسے حرارت عزیزی
حیوانونکے حق مین کیونکہ جب بیجکو زمین مین ڈالتے ہین تو خاک اور ہوا اور پانی تینون ملکر استعداد
حیات نباتی پیدا کرتے ہین لیکن پکانیکو اور عفونت کی دفع کرنیکو ایک حرارت درکار ہے پہر اگر اس
حرارت کو آگ کے عنصر سے لیوین تو تخم جلجاوے ناچار حکمت الٰہی نے چاہا کہ آفتاب کی حرارت کو
اوسپر مسلط فرماوین تاکہ منفعت آگ کی حاصل ہو اور نقصان اوٹہ جاوے اور یہہ بہی ہے کہ
بدلنا فصلونکا اور آنا ربیع اور خریف کا آفتاب کی حرکت کے سبب سے ہے اور آنا فصلونکا اور
بدلنا موسم کا کہیتی کے واسطے ضروریات سے ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ فائدہ آفتاب کی کہیتی
کے ابتدا سے انتہا تک علم فلاحت والون پر پوشیدہ نہین ہین دوسرا چاند کہ دانا پڑنیکے اور پہل
لگنے وقت اور اُگنے اُبہرنے کے وقت زمین کے پانی کی رطوبت کفایت نہین کرتی ہے ایک دوسری
رطوبت اوپر کے بہی چاہیئے تاکہ میوہ اور دانہ پر مغز اور بڑا پیدا ہو اور میوہ اور دانہ لگنے کے وقت چاند
کی تاثیر ضرور ہے چنانچہ یہہ بات بہی فلاحت کے علم والون پر ظاہر ہے تیسرا دن کہ وقت تلاش اور محنت
کا اور ہل چلانی کا اور پانی سینچنے کا اور دوسری مشکل کا مونکا ہے چوتہے رات کہ اگر رات نہ
آوے تو آدمی اور بیل آرام نہ پاوین اور جو انسان کو دنیا کے کہیت مین کسان بنا کر بہیجا ہے تو
اسکو بہی یہہ چہہ چیزین لازم ہین ایک تو آفتاب کہ اسکی کام آوی سو اوسکے زبانی کے بنے کے دل کا
آفتاب ہے کہ اسکے شعاعین دور اور نزدیک سے پہنچتی ہین اور چاند کہ اسکے کام آوے وہ نور
ولایت ہے اپنے صاحب طریقے کا اور جسطرح سے کہ ماہتاب ظاہری خلیفہ آفتاب ظاہر کا ہے
اسیطرح سے نور ولایت کا قائم مقام نور نبوت کے ہے بلکہ حقیقت مین وہی نور ہے کہ اوسنے دوسری
کیفیت پیدا کی ہے اور اگر فرق درمیان دونون فرقون کے کسیکو سننا مرغوب ہو تو سُنلیے کہ نور نبوت کا
ملا ہوا قہر اور سیاست سے ہے اسیواسطے انبیا اپنی اُمت پر ایسا حکم رکہتے ہین جیسے بادشاہ

اپنی رعیت پر اور اطاعت اونکی اون سب لوگونپر جنکی طرف بھیجی گئی ہین واجب اور فرض ہے اور
مخالفت کرنا اونسے سبب خرابی دنیا اور آخرتکا ہے اور معجزون قاہرہ کا دکھنا اور جہاد زبانی اور
یا سنانی اونپر لازم اور واجب ہے اور ولایت کا نور ملا ہوا ہے جمال اور تالیف قلوب سے اور کشش الفت کے
اسیواسطے یہہ چیزین وہان یعنی نبوت مین ضروری ہین اور کیا اچہا کہا ہے کسی شاعر نے ؎
بادہ شعلہ گون کہ دارد خورشید ٭ در کاسۂ ماہ چون شود شیر شود ٭ اور ایک فرق یہہ بہی ہے کہ ایک
نور انمین اصل ہے اور دوسرا عکس اوسکا جیسے نور آفتاب کا کہ اوسکی ذات کو لازم ہے اور
چاند کا نور کہ اوسکے صفائی کے سبب سے اور آفتاب کی روشنی قبول
کرنے سے ہے اسیواسطے مقابلہ اور نزدیکی اور ترتیب کے حالتین مختلف اور معتدل ہوتے جاتے ہے
اسیطرح سے نبوتکا نور اصل ہے اور ولایت کا نور عکس اوسکا اور اوسکی واسطے بجائی دنکے رات ہے شدت
کا وقت ہے کہ سالک طریقت کو اور آخرت کے کہینچ کرنیوالیکو وہی زمانہ حصول مطلبکا کہ نور نبوت
اور نور ولایت کو اسی ریاضت کی وقت مین سعی اور کوشش اور رنج اور محنت سے اپنے کام مین
لگاتا ہے یعنی اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور بجاے رات کے زمانہ پیدایش اور راحت کا
ہے اور نفس کے احتیاج مین مشغول ہونیکا اور اہل اور عیال اور تمام مخلوق کے حق ادا کرنیکا زمانہ
ہے کہ اوسکی حقمین رات کی مانند ہے اور اگر یہہ رات اوسکی واسطے ہوتی تو ہمیشگی نور نبوت
اور نور ولایت کی اوسکے دلپر قرار پکڑکے دنیاکے کامونسے اوسکو بیکار کردیتی اور انسانیت کے (۱)
مرتبے سے نکالکر کہانسے کہان پہنچ جاتا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا قسم ہے سورج کی اور اوسکی دہوپ کی ؁ ترجمہ ؁ قسم کہاتا ہون
آفتاب کی کہ اپنے زمانے کے پیغمبر کے دل کے مانند ہے ؁ عزیزی ؁ وَالۡقَمَرِ
اِذَا تَلٰهَا ؁ اور قسم چاند کی جب پیچہے لگا چلا آوے سورج کی جیسے اول کی تاریخون
؁ ترجمہ اور قسم کہاتا ہون چاند کی کہ مرشد طریقہ والے اور استاد تعلیم کرنے والے
کی مانند ہے اور پیغمبر کے خلیفہ کی قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے یعنی مرنے یا دور ہونے پیغمبر کے اور
اس شرط کو یعنی پیروی کو اسواسطے لائے ہین کہ مرشد کے حرمت مشروط ہے نور نبوت کی پیروی
پر اور کمال پیروی کی سبب سے اسکو خلافت کا منصب نصیب ہوا اور ماہتاب کا پیرو کرنا آفتاب کی
کئی وجہون سے ہے اول استفادہ مین اور دوسرا اوسکی پیروی غروب مین کرنا اور یہہ
اول مہینے مین ہوتی ہے تیسرے طلوع مین اوسکے پیروی کرنا اور یہہ پیچہے مہینے مین ہوتی ہے
چوتہے جثہ یعنی جسم کی بزرگی مین بموجب ظاہر جنکے کہ کوئی تارا آفتاب سے جسمین برابری نہین
کر سکتا سوا مہتاب کے اگرچہ ابعاد اور اجرام کی دلیلون کے موافق اور بزرگ اور بڑا دوسرا ہی ہے
اور اسیطرح سے بدلنا ہر مہینے کے شکلونکا اور دنیا کی مصلحتین ہمین دونو کی حرکتون پر موقوف
ہین ؁ عزیزی ؁ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا اور قسم ہے دن کی جب

روشن کر دکہاوے جہان کو اور اندہیرے کو دور کرے ﴿ ترجمہ ﴾ اور اس جگہہ اکثر تفسیر والے
شبہ لاتے ہین کہ روشن کرنا دن کو آفتاب کا کام ہے نہ یہہ کہ دن آفتاب کو روشن کرتا ہے ایسی الٹی
عبارت یہان کس واسطے لائے ہین یہانتک کہ بعضے مفسرین نے اس شبہ کو قوی جانکر
ضمیر کو آفتاب کی طرف سے پہیر کر زمین اور دنیا کی طرف عائد کیا ہے تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آوے
ایک قرینہ جو مرجع پر دلالت کرے ذکر کرکے اس الزام سے اپنا بچاو کیا ہے اور حق بات یہہ ہے کہ اسمین
ضمیرونکی جدائی لازم آتی ہے اور ضمیرونکی تفریق خوب نہین اسواسطے کہ ضحٰہا اور تلٰیہا مین بلاشبہ
ضمیر آفتاب کی طرف راجع ہے اور باوجود ذکر مرجع کے مرجع کو مقدر ٹہیرانا اچہا نہین لیکن اس ترکیب کی
وجہ کو کہ ظاہر مین الٹی معلوم ہوتی ہے سن لیا چاہیے کہ عادت وہم کی یہہ ہے کہ جو کسی چیز کو ایک
مقرر وقت مین کئی بار دیکہتا ہے تو اس وقت آنے کو سبب اس چیز کا جانتا ہے اور عقلے قاعدے کے
موافق بہی یہہ ہے کہ وجود اثر کا دلیل مؤثر کے وجود کے ہے چنانچہ مبحث مین برہان انی کے مقرر ہے
اور جو دن کا وقت دونو وجہون عقلی اور وہمی سے آفتاب کو روشن کرتا ہے یعنی جب دن ہوتا ہے
تبہی آفتاب روشن ہوتا ہے تو نسبت اسکی طرف کی گئی اور اس مجاز کو کہ اس جا سے پر استعمال
کیا ہے سو شمس کی حقیقت کے لحاظ سے کہ وقت ریاضت کا ہے اور موجب روشن ہونے نور
نبوت کا تو استعمال سے حقیقت کی بہتر ہوا اور یہہ بہی احتمال ہے کہ معنی اذا جلّٰہا کے یہہ ہون کہ اس
روز ابر و غبار حائل نہو اس صورت مین روشنی کی نسبت دن کی طرف بے تکلف درست ہو جاتی ہے

﴿ عزیزی و روح البیان وغیرہ ﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا اور قسم ہے
رات کی جب چہپالی روشنی ڈہانکلے ﴿ ترجمہ ﴾ ف اور حدیث صحیح مین وارد ہے
کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک روز مجلس مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اوٹہکر اپنے گہر کو تشریف لیجاتے تہے کہ ناگاہ ایک شخص صحابہ کرام سے کہ اونکا نام حنظلہ تہا رستے ملے
ملے اور پکار کر بولے کہ حنظلہ منافق ہوگیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا حال ہے
کہنے لگے کہ جسوقت حضور پر نور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا ہون تو مجہکو غیب کا عالم
ایسا منکشف ہو جاتا ہے کہ گویا ان آنکہون سے دیکہتا ہون اور جب اس مجلس مقدس سے اٹہہ کر
گہر کو آتا ہون اور جورو بچونکے ساتہہ مشغول ہو جاتا ہون تو وہ کیفیت باقی نہین رہتی حضرت ابوبکر
صدیق نے فرمایا کہ سب کا یہی حال ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر عرض کرین
دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پہر حنظلہ نے اسیطور سے پکار کر کہا کہ
حنظلہ منافق ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ کیا ماجرا ہے انہون نے سارا احوال اپنا
عرض کیا فرمایا کہ اگر تمکو ہمیشہ یہی حالت رہے جو میری حضور مین یا ذکر اللہ کی مجلس مین ہوتی ہے
تو ہرگز تم لوگ اپنے عورتون سے حظ نہ اٹہاؤ اور نعرے مارتے ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے جنگلون کو
چلیجاؤ اور فرشتے تمسے مصافحہ کرین لیکن حالت کسی کی ہمیشہ نہین رہتی بلکہ ایکساعت سحالتین گذرتی ہے

اور ایکساعت غفلت مین نا توجہ بحق اور توجہ بخلق ملے ہوے رہتے ہین یہین سے معلوم ہوا کہ
غفلات اور راحت کے وقت بہی بزرگی رکہتی ہین کہ آیندہ کی ریاضتون کو مددگار ہوتے ہین
اور اونہین عبادتون کے ثواب حاصل ہونیکا باعث ہوتے ہین جو تعلق مخلوقات کے حق سے
رکہتے ہین چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ اِنِّی لَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِی کَمَا
اَحْتَسِبُ قَوْمَتِی یعنی مین اپنے خواب مین متوقع اجر اور ثواب کا رہتا ہون جیسا کہ اپنی تہجد مین اسواسطے
کہ تہجد مین اللہ کا حق ادا ہوتا ہے تو سونے مین بہی نفس کا حق ادا ہوتا ہے اور یہہ دونون حق تعالی کی
واجب کرنے سے واجب ہوے ہین مگر جو غفلات کہ مددگار طاعت کے نہو اور موافق حکم شرع کے
اور فرمان الہی کے ادا کرنے کے نیت سے نہو تو ایسی غفلت کی کچہہ حرمت اور بزرگی نہین ہے
بلکہ حرام مطلق ہے اور یہین سے معلوم ہوا کہ یہہ چارون قسمین حقیقت مین آفتاب سے متعلق ہین
اسیواسطے اس سورہ کا نام آفتاب کے نام پر رکہا گیا وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا اور قسم کہاتا ہون
مین آسمان کی اور اس حکمت الہی کی کہ اس آسمان کو محیط بنایا ہے ان چیزونپر جو اوسکے درمیان
مین ہے اور یہی مثال شریعت کی ہے کہ مانند آسمان کے محیط ہے مکلفون کے تمام عملونپر اور
ہر عمل کا حکم اسمین موجود ہے ٭ سعزری ٭ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا اور قسم ہے زمین کی اور
بچہانے اوسکے کی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا اور قسم ہے بدن آدم کی اور درست کرنے اوسکے کی ٭ ترجمہ
٭ ف ٭ یعنی خدا تعالی نے جو انسب سبکو بنایا اور درست کیا اوسکے بہی قسم ہے اور قسم کہاتا
ہون مین اس نفس کی کہ دو چیز رکہتا ہے اول قابلیت کمال حاصل کرنیکے دوسرے نقصان
اس کمال کا بالفعل کہ بسبب ان چیزون کے بونا تخم معرفت کا اسکو میسر ہوتا ہے اور وہ نفس انسانی
ہے کیونکہ نفوس ملائکہ اپنے کمالونکو بالفعل حاصل رکہتے ہین انکو کمالات طلب کرنیکی حاجت نہین
ہے اور نفوس حیوانی کمالات حاصل کرنے کی قابلیت نہین رکہتے ہین انمین بونا معرفت کے
تخم کا اونسے ممکن نہین اور اس نکتہ کیواسطے نفس کو نکرہ لائے ہین تاکہ دلالت کرے ایک نوع پر نوعون
نفس کے برخلاف دوسری قسمون کے کہ معرفہ لائے ہین کیونکہ وہ سب چیزین ایک ایک ہین تعدد نوع
انمین متصور نہین ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا پہر بتایا اوس نفس کو گناہ اوسکے اور ڈرنا اوسکا
یعنی جو کچہہ کہ برا تہا اور بہلا اوسکے حق مین سب سمجہادیا ٭ ترجمہ ٭ ف ٭ اور یہہ قسمین
اس بات پر ہین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا بیشک چہٹکارا پایا اوسنے جسنے
پاک رکہا اپنے نفس کو گناہون اور نافرمانی خدا تعالی کے سے اور مقرر خراب ہوا وہ جسکو چہپایا اور
کہویا اوسکے گناہون نے اور نافرمانی نے خدا تعالی کے یعنی گناہون نے گہیر لیا اور الہام لغت مین
کہتے کہانا ڈالنے کو کسی شخص کے حلق مین اسطور سے کہ اس شخص کو دہقتا اور مونہہ لانے نہ پڑین
اور قرآن کے عرف مین عبارت ہے ڈالنے سے کام کے داعیہ کے دلمین بغیر واسطے پہلے فکر کے اور
جو اعمال بیٹے آدم کے خواہ خیر ہون خواہ شر سب تابع داعیہ اور ارادے کی ہین پس سرشتہ نیک اور بد کا

بندھا ہوا اسکے داعیہ اور ارادے سے ہے اور اللہ تعالی نے اس سر رشتہ کو اپنے دست قدرت مین رکھا ہے اور کسی دوسرے کو نفس اور شیطان اور مشیر دن اور مصاحبون کو نہین سونپا ہان یہہ چیزین مددگار اور سبب نیک اور بد داعیہ کے فیضان کے عالم غیب سے ہوتے ہین اور اسی سبب سے محل عتاب اور ملامت ہوتی ہین اور حدیث مین وارد ہے کہ ان قلوب بنے آدم بین اِصْبَعَیْنِ من اصابع الرحمٰن یقلبہا کیف یشاء یعنی بنی آدم کے دل دو انگلیون مین ہین اللہ تعالے کی انگلیون سے پھراتا ہے اُن دلونکو جسطرف چاہتا ہے اور اگر اس جاے پر کسی کے دلمین شبہہ گذرے کہ جب دلمین انسان کے ڈالنا بدی اور نیکی داعیہ کا اوس جانب سے ہے تو پس جبر لازم آیا اور بے اختیاری ثابت ہوی اور خاتمہ کا جزا دینے کا اور نصیحت کرنیکا اور خوف اور عبرت دلانیکا سب برباد ہوگیا اور بھیجنا پیغمبرونکا اور نازل کرنا کتابونکا اور قائم کرنا قیامت اور حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور حساب اور کتاب کا سب بیفائدہ اور بیکار ہوگیا جواب اسکا یہہ ہے کہ جبر اوس صورتمین لازم آتا ہے کہ ارادہ اور اختیار درمیان مین نہو اور جب یہہ بات ثابت ہوی کہ جو کچھہ کہ کرائی ہین سو اس شخص کے ارادہ اور اختیار نے کراتے ہین پھر جبر کسواسطے لازم اویگا اور ہر شخص اپنے نیک اور بد کامونکو اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اور حرکتین اختیاری اور جمادات کی مین جیسے پانی کا بہنا اور پتھر کا پڑا رہنا ان مین فرق ظاہر ہے پس جس اوسکو کہتے ہین نہ اسکو جزا دینے کیواسطے اور سواے اسکے جو ایسا امر ہے اوسکے واسطے وجود اختیار کا کافی ہے یہہ کہ اختیار بھی اپنے ہاتہہ مین اور جو بندے کی ذات نے قوام اور وجود دوسری جاے سے پیدا کیا ہے تو اختیار اسکا کیونکر اپنے ذات سے ہوگا کہ مرتبہ صفت کا موصوف سے ادنی ہے اور فجور کے معنے کے تحقیق یہہ ہے کہ آدمیکو حق تعالے نے تین قوتین عنایت کی ہین ایک قوت عقلی ہے جسکے سبب سے نیک اور بد کو دریافت کرتا ہے اور دوسری قوت شہوی یعنی خواہش کی ہے جسکے سبب سے چیزون کی طرف خواہش کرتا ہے اور اپنے لذتونکو حاصل کرتا ہے اور تیسری قوت غضبی ہے کہ اوسکے سبب سے اپنے مخالف کو دفع اور دور کرتا ہے سو آدمی سے جب یہہ دونون قوتین یعنی شہوی اور غضبی اسکے عقلی قوت کی تابعدار ہوجاوین اور بے اوسکی صلاح کے کوئی کام نہ کرین جس چیز کو حکم کرے وہ ہی کام کرین اور جس سے منع کرے اوسے دور رہین اور جیسے کہے کہ اوٹھیکو تو اوٹھ بیٹھین اور جسکو منع کرے اوسکو روکدین اور وہ شخص اپنی قوت عقلیہ کو شریعت کے نور سے روشن کرے اور انبیا کے طریقے پر چلاوے اور نیک کو نیک اور بد کو بد پہچانے ان دونون قوتونکو کام مین لاوی تو مرتبہ تقوے کا حاصل ہوتا ہے اور اگر خدانخواستہ قوت عقلیہ اسکے نور شرع سے منور نہوی اور نیک کو بد اور بد کو نیک جانا یا باوجود منور ہونیکے شریعت کے نور سے حکم قوت عقلیہ کا ان دونون قوتون پر جاری نہوا اور یہہ دونون قوتین اوسکی کہنے پر نہ چلین بلکہ اس قوت عقلیہ کو بھی اپنا تابعدار کرلیا اور جسطرف خواہش کی اور جیسے چاہا اوٹھایا اسوقت مرتبہ فجور کا حاصل ہوتا ہے پس حقیقت فجور کی غالب ہوجانا قوت شہویہ اور غضبیہ

کا ہے قوت عقلیہ پر ط عزیزی ط الالہام القاء الشیٔ فی الروع اما من جہۃ اللہ او من جہۃ
الملأ الاعلی والفجور شق ستر الدیانۃ فالمراد فجورہا یتجنبہ لا لتفعلہ وتقویہا لتفعلہ اذ لیس فی کلام اللہ
تناقض بہ او قال بعضہم لا یخفی ان محل الالہام ہو النفس قال اللہ تعالی فالہمہا فجورہا وتقواہا فاعلمنا
ان الفاعل حق الالہام ہویۃ تعالی لا غیرہ لکن الہم النفس فجورہا لتعلمہ و لا تعمل بہ وتقواہا لتعلمہ بہ وتعمل
فہو فی قسم الفجور الہام اعلام لا الہام عمل ان اللہ لا یامر بالفحشاء ط روح البیان ط اور
حدیث صحیح میں ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا دو شخصوں مزینہ کے نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ارایت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیٔ قضی علیہم ومضی فیہم
من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاہم بہ نبیہم وثبتت الحجۃ علیہم فقال لا بل شیٔ قضی علیہم ومضی
فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عز وجل ونفس وما سوٰہا الخ اور روایت ہے عمران بن حصین سے
کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتے ہیں لوگ آج کے دن
یعنی دنیا میں اور محنت کھینچتے ہیں بیچ اوسکے یہہ ایک چیز ہے کہ مقدر کے گئی اوپر اونکی اور گذری ہے
بیچ اون کے تقدیر سے کہ ہو چکی ہے یا بیچ اوس چیز کے آگے ہونیوالی ہے اوس چیز سے کہ لایا اونکے پاس
نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اونپر فرمایا نہیں بلکہ ایک چیز ہے کہ مقدر ہو چکی اونپر اور گذر گئی
اونپر مطابق اسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہے قسم ہے جان کی الخ وعن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابو داود اور روایت ہے
(م) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے
اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکی روایت کی یہہ ابو داود نے وعن ابی ہریرۃ قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ
حب الرمان فقال ابہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت
علیکم عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ ط رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے
اوپر ہمارے رسول خدا صلعم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ
مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑے گئے ہیں بیچ رخسارون آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھہ
اس چیز کے حکم کئے ہو تم یا ساتھہ اسکے بھیجا گیا ہون میں طرف تمہارے سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ
لوگ کہ تھے پہلے تمسے اوسوقت کہ بحث کرنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون میں اوپر تمہارے
اس بات میں کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہہ ترمذی نے وحذف اللام لطول الکلام
وقد خاب من دسہا فی القاموس خاب یخیب خیبۃ حرم وخسر وکفر ولم ینل ما طلب واصل
دسٰی کتقضی البازی وتقضض من التدسیس وہو الاخفاء مبالغۃ الدس وجمع
الامثال لما اوجب الثقل قلبت السین الاخیرۃ یاء ط روح البیان ط
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَا ٥ جھوٹھہ جانا قوم ثمود نے صالح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشی اور بغی ہونے

اپنے سے یعنی اپنی شہوت اور غضب کی خواہشون کو شرع اور عقل کی حکمونپر غالب اور حاکم کیا
اور یہہ غلبہ انکار اور تکذیب کا سبب ہوگیا انکے حقمین اور طغوی کے لفظ مین ایک اشکال ہے مشہور
اسواسطے کہ یہہ طغیا نسے مشتق ہے توموافق قاعدہ کے چاہیے تہا کہ طغیا ہوتا یے کو واوسے کسواسطے
بدلہ کیا سو صرف کے علمانے اس اشکال کے جواب مین یون لکہا ہے کہ فعلی کبہی اسم ہوتا ہے اور کبہی
صفت تو واسطے فرق کے درمیان اسم اور صفت کے اسم مین یا کو واوسے بدل کرتے ہین اور
صفت مین اپنی اصل پر رہنے دیتے ہین چنانچہ کہتے ہین امرأة صديا وخزيا یعنی ایک عورت
پیاسی اور رسوا قوله تعالى بطغويها وہو مستأنف وارد لتقرير مضمون قوله تعالى وَقَدْ
خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۞ روح البیان ۞ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا جبوقت
کہ اوٹہا اوسکے مارنے کو بڑا بدبخت اوس قوم کا یعنی قدار بن سالف الاشقی من الاشقیاء فان افعل
التفضیل اذا اضیف یصلح للواحد والمتعدد والمذکر والمؤنث ويدل على الاول قوله تعالى فی سورة القمر
فنادوا صاحبهم فتعاطى فعقر فانه یدل علی ان المباشر واحد معین وفضل شقاوتهم على من عداهم
مباشرتهم العقر مع اشتراک الکل فی الرضی به ۞ روح البیان ۞ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللهِ نَاقَةَ اللهِ وَسُقْيٰهَا یعنی پہر کہا قوم ثمود کو بہیجے ہوئے خدا کے نے
یعنی صالح علیہ السلام نے کہ اونٹنی کو خدا کی مت ستاؤ اور اوسکے پانی پینے کے دن بارکی وعدہ
خلافی نکرو فَكَذَّبُوْهُ پہر جہٹلایا اوس سب قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کو فَعَقَرُوْهَا
پہر کاٹی اونٹنی کی کونچین ہرچند کہ کونچین کاٹنے والا وہی قدار بن سالف تہا اور اوسکے آٹہون
یار جو اوسکے مددگار تہے لیکن جو سب شہر والون کی مرضی کے موافق یہہ کام تہا اور سب اوسکے
خوش ہوئی تہی گویا سب اوسمین شریک تہے ایسی گروہ مین سے ایک شخص کا کام جو سبکے مشورہ
اور صلاح سے ہوتا ہے تو نسبت گروہ کی طرف نسبت کرتے ہین بموجب مضمون اس شعر کے ۞ شعر
چو از قومے یکی بیدانشی کرد ۞ نہ کہرا منزلت ماند نہ مہ را ۞ عزیزی ۞ فی الحدیث
قال علیه السلام لعلی یا علی اتدری من اشقی الاولین قال الله ورسوله اعلم قال عاقر الناقة قال اتدری
من اشقی الآخرين قال الله ورسوله اعلم قال قاتلک روح ۞ تفسیر اور ثمود
نام ہے ایک شخص کا حضرت نوح علیہم السلام کے اولاد سے یعنی ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح
علیہم السلام کہ چوتہی پشت مین حضرت نوح علیہم السلام سے ملتا ہے سو اس شخص کی اولاد بعد ہلاک ہونے
قوم عاد کے عرب کے ملکو ںمین پہیل گئی تہی اور اون ملکون کی مالک ہوگئی تہی اور اصل وطن اونکا
شام اور حجاز کے درمیان مین تہا اور اونکی شہر دو تہین ایک جو شہر شام کے قریب تہا نام اوسکا
حجر تہا اور جو شہر حجاز سے ملا ہوا تہا نام اوسکا وادی القری تہا اون دونون کے درمیان مین ایک
ہزار سات سو بستیاں اونکی تصرف مین تہین اور ہر بستی مین سنگین عمارتین بنائی تہی اور کہیتی کرتے
تہے اور کوئین اور تالاب کہودتے تہے لیکن اوس زمین مین پانی کم تہا اور پتہر کے سبب سے کنوان اور

تالاب شواری سے کہود اجاتا تہا اور اکثر مال اونکا عمارت کے بنانے مین اور باغون کے لگانے مین اور پتہر تراش کے مکان بنانے مین خرچ ہوتا تہا یہان تک کہ بڑی بڑے سنگتراش کاریگر پہاڑون پر عمارتین منقش تراش تے تہے آخر کو ہوتے ہوتے پتہرون کی صورتین عجیب غریب تراش کے اونکو پوجنا شروع کیا اور یہہ رسم اونمین رائج ہوئی یہانتک کہ بت پرستی اونمین بالکل پہیل گئی اور حق تعالے سے بالکل غافل ہوگئے تب اللہ جل شانہ نے حضرت صالح بن عبید علیہم السلام کو کہ صورت اور شکل مین سب سے بہتر اور حسب اور نسب مین سب سے اعلا تہے مرتبہ رسالت کا عنایت فرماکے وحی نازل فرمائی کہ اپنی قومکو سمجہا کہ بتون کی عبادت سے باز رکہو اور عبادت رب الارباب کی طرف اونکی رغبت دلاؤ حضرت صالح علیہم السلام نے بموجب حکم الٰہی کے تبلیغ احکام اپنی قومکو کرنا شروع کیا اور قوم نے انکار پہر اصرار کیا اور حضرت صالح علیہم السلام سے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ اگر مین بموجب تمہاری خواہش کے معجزہ تمکو دکہلاؤن اور پہر تمنے میرا کہا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو تم سب عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگے اون لوگون نے اس بات کا یقین نہ کیا اور کہا کہ ہم سب فلانی تاریخ شہر کے باہر جاتے ہین اور بتونکو پوشاک اور زیور سے آراستہ کرکے باہر نکلتے ہین اور حاجتین تمام سال کے اون بتون سے اوسدن مانگتے ہین اور وہی ہمکو دیتے ہین تو بہی اوسدن ہمارے ساتہہ چل اور اپنے خدا سے اپنا مطلب طلب کر دیکہین تو تیرا خدا کیا دیتا ہے حضرت صالح علیہ السلام نے اسبات کو قبول کیا اور اوسدن جسکا وعدہ ہوا تہا سب کے ساتہہ باہر نکلا اور تہوڑے سے لوگ جو اونپر ایمان لائے تہے وہی بہی اونکے ساتہہ ہو اور جب عیدگاہ کو پہنچے دیکہا کہ بتون کو نہایت زینت سے آراستہ کرکے اپنے سامنے تختونپر بٹہایا ہے اور نہایت ادب سے سب قوم اون کے سامنے کہڑی ہوئی اپنی اپنی حاجتین مانگتے ہین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے بتون سے کوئی چیز انوکہی مانگو تاکہ ہم بہی دیکہین کہ یہہ تمہارے بت کیسی قدرت رکہتے ہین اون لوگون نے کہا اچہا پہر بتون سے ایک چیز انوکہی مانگنا شروع کیا اور نالہ اور فریاد اور عاجزی اور چاپلوسی حد سے زیادہ کی لیکن سوائے محنت بیفائدہ کے کچہہ بہی حاصل نہوا آخر کو عاجز ہوکر بیٹہہ رہے تب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب جو تم کہو مین بہی اپنے اوس مالک الملک اور قادر علی الاطلاق کے سامنے ہاتہہ پہیلاکر مانگون اور اوسکی قدرت کو بہی دیکہو کہ کیا اپنے بندے خاص کی فریادرسی کو پہونچتا ہے اور جو مانگو سو دیتا ہے جندع مین عمرو کہ اونکے سردارون مین بڑا سردار تہا دوسرون سے کہا کہ اب ایسی چیز طلب کیا چاہیے کہ عقل کے نزدیک محال ہو اور اون سے لائی نہ جاوے اور ہمارے بتون کی بہی عزت و آبرو باقی رہجاوے والا ہم ذلیل ہوجاوینگے اور سبنے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے اور عقل اور دانائی مین بہی سب سے زیادہ ہوشیار ہے تو کوئی چیز تجویز کر کہ یہہ عاجز ہوجاوین اور لا نہ سکین تب جندع نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اس پہاڑ کی پشتہ سے کہ عیدگاہ کے سامنے ہے اور پشتہ کو اونکی عرف مین کاثبہ کہتے تہے ایک اونٹنی ہمارے واسطے نکلے کہ اوسکی پیشانی سیاہ ہو اور سارا بدن اوسکا

سپید اور بال اوسکے بڑے ہوان اور نرم ورا وسکے دس مہینے کا حمل بہی ہو اور ڈیل اوسکا بہت بڑا
ہو کہ ہمکو اس ٹیکری کی برابر معلوم ہووے اور اس پتہر سے نکلنے کے بعد ہمارے سامنے بچہ جنے
اور وہ بچہ بہی اوسی کے مانند ہو شکل اور رنگ اور ڈیل مین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مین
اسی طرح کی اونٹنی اس پتہر سے نکالون تو تم ایمان لاؤگے اور حق تعالی کے دین اور حکم کے فرمانبردار ہوگے
سبنے اقرار کیا کہ اگر یہ امر ظہور مین آویگا تو ہم سب ایمان لاوینگے حضرت صالح علیہ السلام نے اس بات کو
عہد اور پیمان اون سے مضبوط لیا پہر ان لوگون کو جو اونپر ایمان لائے تہے ساتہہ لیکر اوس پتہر کے
نزدیک تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور جناب الٰہی مین دعا کی اور ان مسلمانون کو کہا
کہ تم سب میرے پیچہے کہڑے ہو کر آمین کہو اور اس قوم ثمود کے سردار معہ فوج لشکر کے گرد اگرد اونکی گہیر
کہڑے ہوئی اور تماشا دیکہنے لگے کہ کیا ہوتا ہے کہ یکایک قدرت سے اوس قادر توانا کی اوس پہاڑ کی
پشتہ سے آواز جانور کی چلانے کی آنے لگی جسطرح جانور جننے کے وقت آواز کرتا ہے یہانتک کہ وہ
پشتہ پہٹا اور ایک اونٹنی جیسی اونکے طلب کی تہی ویسی ہی ہے نکلی اور جنگل مین چلنے لگی اور بعد
ایک ساعت کے اوسکے بہی دردزہ شروع ہوا اور وہ بہی ایک بچہ جنی اپنے برابر قد و قامت اور
صورت و شکل مین اس ماجرے کو دیکہکر لوگ ایک آواز کر اٹہے اور سب اسبات کے قائل ہوئے
کہ حضرت صالح کا معبود بڑی قدرت رکہتا ہے اسی پر ایمان لانا چاہیے اور جندع بن عمرو چہہ
ہزار آدمیون کیسے ایمان لایا اور حضرت صالح علیہ السلام کے قدمون پر گر پڑا اور پہلے تقصیرون سے
نادم و شرمندہ ہوا اور اسکے بخشش طلب کی اور دوسرے سردار اپنے نفس کی شامت سے اسی انکار پر
قائم رہے اور اپنے تابعدارون کو بہی بہکانا اور بہرکانا شروع کیا کہ ایسے جادو پر فریفتہ مت ہو اور
اپنے دین و مذہب کو مت چہوڑو کہ یہہ وقت آزمایش و امتحان کا ہے وسے بدبخت اپنے رئیسون کے
بہرکانے سے کفر کے کلمے کہنے لگے اور حضرت صالح علیہ السلام کو جادوگر قرار دیکر پہر گئے تب حضرت
صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ تمنے خلاف عہد کے کیا اور مجہپر ایمان نہ لائے اب تمہارے بچاؤ کے
صورت عذاب الٰہی سے یہہ ہے کہ اس اونٹنی اور اسکے بچے کو نہایت تعظیم سے اپنے ملک مین رکہو اور
کسی طرح سے اسکو رنج مت دو اور بری طرح سے مت چہیڑو کہ تمہاری امن اور بچاؤ کے سبب ہے
اور جب تک یہہ اونٹنی اور اسکا بچہ تم مین رہے گا عذاب الٰہی تمپر نہ آویگا اور کسی طور سے تمنے اسکو
برائی پہنچائی تو عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگے اب اس جگہہ پر جاننا چاہیے کہ اس معجزے کی خاص ہونے
اس قوم کے واسطے بہید یہہ تہا کہ انکو پتہر تراشنے اور تصویر بنانے مین بڑا دخل تہا اور اس کام مین
بڑی بڑی باریکیان اور کاریگریان کرتے تہے تو اس معجزے کے خاص کرنے مین اس گروہ کے واسطے
اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہرچند کہ تم لوگ پتہر کی تصویرین عجیب اور غریب بناتے ہو لیکن
جان نہین ڈال سکتے اور ہم پتہر سے ایک جاندار جانور کہ اس ملک کے جانورون سے بڑا ہو نکال سکتے
ہین ؎ کافران از بت بیجان چہ توقع دارند * بارے آن بت بپرستید کہ جانے دارد * اور اسمین

اشارہ اسبات کی طرف ہے ہوا کہ حق تعالیٰ کی ہدایت پتھر کے دلونکو نرم کر سکتی ہے اور ایسے روح
وصف ظاہر کر سکتی ہے آب آئے ہم باقی رہے قصے کے بیان پر کہ اونٹنی قد اور قامت اور
ڈیل اور ڈول مین بہت بڑی تہی چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ بڑے جلیل القدر
صحابیون مین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ مین ثمود کے شہر مین جسکا حجر نام ہے گیا تہا اُس
اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہہ کہ مشہور ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اپنے ہاتہہ سے مین نے
ناپی تہی تو ساٹہ گز دور اوسکا ہوا تہا اور اس اونٹنی کی خاصیت یہہ تہی کہ سب جانور اہلی
اور جنگلی اوسکے دیکہنے سے خوف کہا کر بہاگتے تہے اور جس جنگل مین وہ چرتی تہی کوئی
دوسرا جانور قدم نہین رکہہ سکتا تہا اور جس کنوے اور تالاب اور ندی پر وہ پانی پینے کو جاتی
تہی تو سب پانی اوسکا پی لیتی تہی اور جس چراگاہ مین وہ چرتی تہی اوسمین گہاس کا نام
نہین رہتا تہا اور شام کیوقت جو شہر مین آتی تہی سب شہر والے اپنے اپنے برتن لا لا کر اوسکے دودہ سے
بہرتے تہے اور تمام شہر والونکو اوسکا دودہ کفایت ہوتا تہا جب ایک مدت اسی طور سے گذری
تو مواشی اور جانور والے اوسکے چلنے اور پہرنے سے عاجز ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام سے
فریاد کی آپنے مصالحہ کے طور پر ایسا مقرر کر دیا کہ ایک روز تم سب اپنے جانور چرایا کرو اوس دن
اونٹنی کو ہم گہر مین اپنے بند رکہین گے اور دوسرے روز ہم اس اونٹنی کو چہوڑ دینگے تم
اپنے جانورونکو بند رکہو اس قول کے اقرار پر ایک مدت تک گذران کرتے رہے لیکن اکثر
شہر والونپر جو جانورونکی پرورش کا ذوق شوق رکہتے تہے یہہ تقسیم بہی گران گذری
اور اپنے دلو مین کہتے تہے کہ کس حیلہ اور تدبیر سے اس اونٹنی کو یہان سے دور کیا جاوے
تاکہ ہمارے جانور اچہی طرح سے دانہ اور پانی کہایا پیا کرین لیکن عہد ٹوٹنے اور قول اور اقرار
کے خلاف ہونے سے خوف کہاتے تہے اس درمیان مین ایک نوجوان اوسی قوم کا کہ نہایت
شوردہ پشت اور دنگئی تہا اور اوسکا نام قدار ابن سالف تہا کوتہ گردن یار شانہ ماں باپ کو آزار
دینے والا زبان دراز ہاتہہ چہٹ پیدا ہوا اور وہ ایک عورت فاحشہ پر عاشق ہوا اور نام اوس
عورت کا عنیزہ تہا خوبصورتی اور خوش اسلوبی اور لطیفہ گوئی اور نزاکت طبع مین وہان مشہور تہی
اور اوس فاحشہ کے گہر مین آٹہہ شخص رہتے جو اوسکے ہم مشرب اور ہم وضع تہے اور اون مین سے
ایک شخص کا نام مصدع بن داہر تہا کہ اوسکے چچا کا بیٹا تہا جایا کرتا تہا اور اوسے حظ نفسانی حاصل
کرکے دونو جہانکے روسیاہی کمایا کرتا تہا اور اسکے یار اور ہمنشین شراب خواری کرکے اوسکے گہر
کی لونڈیون اور باندیون سے موہنہ کالا کرتے تہے ایک روز اوس جوان نے یعنی قدار ملعون نے
اوس فاحشہ سے کہا کہ کب تک یہہ آشنائی چوری چہپی کی رہیگی کہل کے مجہسے نکاح کیون
نہین کر لیتی ہے کہ عمر بہر خوشی اور ہنسی سے گذران کرین اوس قحبہ نے کہا کہ اگر ایسا
تجہکو خیال ہے تو ایک فرمایش میری ہے اگر اوسکو تو بجا لاوے تو مین مع مال و اسباب

اور بونڈہ بولے تیری تابعدار ہوکر رہون اور وہ کام یہہ ہے کہ اس اونٹنی کو کہ جسنے مجھکو اور تمام شہر کو ایک
بلا اور رنج مین ڈال رکہا ہے اور تمام جانورون کی زبان کو بہوکہ اور پیاس کے عذاب مین گرفتار
کر رکھا ہے کسی طرح مار ڈال اور اسکی کونچین کاٹ کہ ہم اس بلا سے نجات پاوین اور قحبہ کے جانور
بہت تھے اس باعث سے اونکی بنسبت زیادہ اس اونٹنی سے دشمنی تہی غرضکہ قذار نابکار نے
اس اونٹنی خسیس کام کے لئے ایسے بڑے گناہ کے کرنے کا اقرار کیا اور اوس اونٹنی کے مارنے کی
تدبیر مین پڑا اور اپنے یارون اور آشناؤن کو بہی اس کام مین اپنا رفیق کیا اور ایک روز ایک تنگ
گلی مین جو اوس اونٹنی کے آمد و رفت کا رستہ تہا اوسکی راہ روک کر گہات مین بیٹہا اور اپنے
یارونکو بہی اوس کوچہ مین گہات مین بٹہایا جسوقت وہ اونٹنی چراگاہ سے پہری اور اوس کوچہ مین
پہنچی تو پہلے مصدع نے تیر اوسکی پنڈلی پر مارا اور دوسرے ساتون شخص تلوارین کہینچ کے غل
مچاتے ہوئے اوس تک پہنچے لیکن وہ اونٹنی باوجود دشمنی ہونے کے کسی کو اپنے پاس نہین
آنے دیتی تہی اور جسطرف حملہ کرتی تہی سبکو بہگا دیتی تہی آخر کو قذار نابکار نے اوسکے پیچہے
پہنچکر ایک تلوار اوسکی کونچون ماری کونچین کٹتے ہی وہ اونٹنی زمین پر گری اور گرتے ہی
سب اوسکے یار گرد سے پہنچے اور تلوارون سے اوسکے پرزے پرزے کر ڈالے اس بات کو سنکر شہر والے
سب خوش ہوئے اور اوسکے گوشت کو تقسیم کرکے سب شہر والے اپنے اپنے گہر کو لے گئے اوسکا بچہ جو
پیچہے سے آیا اور اپنی ماں کا یہہ حال دیکہا تو وہان سے بہاگ کر اوس پہاڑ کے پشت سے جاکر کہڑا
ہوا جو یہہ خبر حضرت صالح علیہ السلام کو پہنچی تو افسوس کرتے ہوئے باہر نکلے اور شہر کے لوگون سے
فرمایا کہ تمنے اچہی بات نکی بلکہ خدا کے عذاب کو قصد کرکے اپنے واسطے منگوایا اور ابہی ایک
بچاؤ کی صورت ہے کہ میرے ساتہہ آؤ اور اوسکے بچے کو اپنے شہر مین لاؤ تاکہ اسکے سبب سے
حق تعالے کے عذاب سے بچ جاؤ قذار نابکار دوسرے کافرون نے اس بات کو سنا اور بات انکی
کچہہ حقیقت نجانی تب تو حضرت صالح علیہ السلام سب مسلمانونکے ساتہہ اوس بچے کے لانے کو
جنگل کیطرف گئے جو ہین بچے نے حضرت صالح علیہ السلام کو دیکہا تین آواز کی اور پشتہ پہاڑ کا پہٹا
اور وہ بچہ اسکے اندر گہس گیا تب حضرت صالح علیہ السلام اس حال کو دیکہکر افسوس کرتے ہوئے
پہر آئے اور شہر والون سے کہا کہ تمنے اپنی خرابی اپنے ہاتہہ سے کی اور اس بچے کی تین مرتبہ
آواز کرنیکی تعبیر یہہ ہے کہ تمکو تین دن کی مہلت ہے عذاب آلہی سے پہلے دن منہہ تمہارے
زرد ہو جاینگے اور دوسرے دن سرخ ہو جاینگے اور تیسرے دن سیاہ اور یہہ ماجرا تہوڑا
دن رہے بدہ کو ہوا تہا جمعرات کی صبح کو شہر والے جو سوکے اوٹہے تو دیکہا کہ سبکے منہہ زرد ہوگئے
تب سبکو یقین ہوا کہ جو کچہہ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا تہا سب سچ اور واقع ہونے والا ہے لیکن
اسوقت انکی قوت غضبیہ نے جوش کیا اور قوت عقلیہ بالکل معزول ہوگئے قذار نے اپنی آٹہون
یارون سے قسمیہ ذکر یہہ بات ٹہرائی کہ قبل آنے تیسرے دن کے حضرت صالح علیہ السلام کا کام تمام کیجئے

یہ ارادہ دلمین ٹہانکر اوسی رات کو یہہ نو آدمی حضرت صالح علیہ السلام سے بےادبی کرنےکو چلے اوسوقت حضرت صالح علیہ السلام اپنی مسجد مین تہے ایک درخت اس مسجد مین تہا بلند آواز سے بولا کہ قدار اپنے یارونکے ساتہہ آپکے مارنیکو آتا ہے سو آپ اپنے گہر مین تشریف لیجائیے اور دروازہ بند کر لیجیے حضرت صالح علیہ السلام نے اوسکے کہنے کے بموجب عمل کیا اور گہر کا دروازہ بند کرکے جا بیٹھے جب قدار نابکار اپنے یارونکے ساتہہ مسجد مین آیا اور حضرت صالح علیہ السلام کو وہان نہ پایا تو ارادہ کیا کہ آپکے مکان کا دروازہ توڑکر گہس کے آپ سے بےادبی کرین وہ اسی سوچ مین تہے کہ یکایک فرشتے بموجب حکم الہی کے آپکی حمایت اور مدد کو پہنچے اور اپنے پرونکو ان بدبختون کے منہہ پر مارا بمجرد اس مار کے وہ سب اندہے ہوگئے اور حیران پریشان گرتے پڑتے بےتحاشا دہاڑتے بہاگنے مین کسیکا سر دیوار مین لگکر پہٹ گیا اور کوئی مین گرکر مرگیا یہان تک سب کے سب مرگئے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوئے دوسرے دن شہر والے جو اوٹھے تو سب کے منہہ سرخ پائے اور قدار وغیرہ کے وارثون نے جو انکی تلاش کی تو حضرت صالح علیہ السلام کے گہر کے قریب اون سبکو مرا ہوا پایا پہر اوس حال کو شہر کے رئیسون اور سردارون سے جو کافر تہے ظاہر کیا تو سردار اور سب شہر والے حضرت صالح علیہ السلام کے گہر پر چڑہ آئے اور گہر کو گہیر لیا اور کہا کہ تمنے اوس اونٹنی کے عوض مین ہمارے نو آدمی مار ڈالے ہین ہم اون آدمیون کے عوض مین تمکو اور تمہارے سب گہر والون کو مار ڈالینگے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگون کے گہر مین مارنیکو نہین گئی تہے یہ خود ہمارے گہر پر رات کو چڑہ آئے تہے اللہ تعالے نے غیب کی مدد سے انکو سزا دی وہ سب اسی جواب وسوال مین تہے کہ جندع بن عمرو اس شہر کا بڑا رئیس تہا کہ معہ اپنی فوج کے اسلام سے مشرف ہوا تہا اور بڑا معتقد اور دوست حضرت صالح علیہ السلام کا تہا اس حال کے خبر پاکے معہ اپنی فوج حضرت صالح علیہ السلام کے مدد کو پہنچا اور اون رئیسون اور شہر والون سے مقابلہ کیا آخرکار چند آدمی درمیان مین آکے بیچ بچاؤ سے صلح ٹہرائی کہ حضرت صالح علیہ السلام اس شہر سے باہر جاوین حضرت صالح علیہ السلام نے اس بات کو غنیمت جانا اور جندع بن عمرو اور دوسرے مسلمانونکو اپنے ساتہ لیکر شہر سے باہر چلے گئے تیسرے دن کہ پنجشنبہ کا دن تہا صبح کو شہر کے لوگ جو اوٹھے سبکے منہہ کالے پائے اوسدن پہر نہایت تشویش مین رہے کہ کیا ہونیوالا ہے آخر یہ بات سوچی کہ سنگین مکان خالی کیجئے اور خدا کا عذاب جب آویگا تو ان مکانونمین چہپ رہینگے کیونکہ عذاب یا آسمان سے آویگا جیسے پانی یا پتہر برسنا یا زمین سے ہوگا جیسے زلزلہ اور ان چیزونسے اون مکان مین بچاؤ ہے اسواسطے کہ یہ مکان پہاڑ کو تراش کے بنائے ہین ایسی چیزونسے ان مکانونمین کچہہ دہشت نہین ہے یہہ نہ سمجہے کہ حق تعالے کے غضب سے کوئی چیز بچا نہین سکتے حاصل کلام کا یکشنبہ کی صبح کو حضرت جبرئیل علیہ السلام بموجب حکم الہی کے درمیان مین آسمان اور زمین کی ایک بڑی صورت دہشتناک سی ظاہر ہوئی اور ایک ایسی سخت آواز کی کہ اوسکے سبب سے پہاڑ جنبش مین آگئے اور تند ہوا آندہی

کیطور سے چلنی شروع ہوئی سب شہر والے دہشت کھائے اونہین سنگلین مکانونمین گھسے پہر حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز پہلے سے بہی زیادہ سخت کی کہ اوسکے سبب سے شہر والے اوندہے
اپنے اپنے زانونپر گر پڑے اور سب جہنم واصل ہوئے ایک بہی اونمین سے باقی نرہا حضرت صالح
علیہ السلام نے جو یہہ ماجرا سنا تو مسلمانونسے فرمایا یہہ شہر غضب الٰہی کے نازل ہونیکی جگہہ ہوئی
یہانپر رہنا ہمارا مناسب نہین ہے اسکو چھوڑو اور مکہ معظمہ کے حرم کا احرام باندہو اور وہین چلکر
رہو چنانچہ وہ سب حضرت صالح علیہ السلام کے فرمانیکی بموجب عمل مین لائے اور نجات دارین
کی حاصل کی اللہم ارزقنا اتباع نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر مین شہر حجر کے دروازے پر پہونچے صحابہ سے ارشاد
فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس شہر مین نہ پہنچے اور نہ پانی پیئے مگر یہہ کہ روتا ہوا اور ڈرتا ہوا
اسواسطے کہ وہین اون کافرون کی اسی شہر مین عذاب الٰہی مین گرفتار ہین اور جس جاے
عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے وہانسے دور رہنا خوب ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے
کہ ثمود کی قوم کے کافرونسے کوئی آدمی نہین بچا مگر ایک شخص جسکا نام ابورغال تہا کسی کام کے
واسطے مکہ معظمہ مین آیا تہا جب تک حرم شریف کے اندر رہا تب تک عذاب الٰہی سے محفوظ رہا جونہین
حرم سے باہر نکلا اور طایف کیطرف چلا راستے مین اسی عذاب مین جسمین اوسکی قوم ہلاک ہوگئی
تہی یہہ بہی ہلاک ہوا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طایف کے مہم پر جانیکے وقت جو اوسکی
قبر پر پہنچے اور عادت وہانکے لوگونکی یہہ تہی کہ جب اوسکی قبر کے نزدیک پہونچتے تو اوسکو
سنگسار کرتے تہے تب آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قبر کسکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ
اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب قصہ اسکا مفصل اپنی زبان
فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اس میری بات کی صداقت کی نشانی یہہ ہے کہ اس شخص کی چہڑی
سونیکی اوسکے ساتہہ ہے دفن ہوئی ہے صحابہ نے جو یہہ کلام سنا دوڑے اور اوسکی قبر کو تلوارونسے
کہودا اور وہ چہڑی سونیکی نکال لائے اور اوسکی قبر کو بدستور بند کر دیا یہہ ہی قصہ ثمود کا
بطریق اختصار کے اور بعضی سورتونمین زیادہ بہی تفصیل سے مذکور ہے ۵ **عزیزی** ۵

تنبیہ ۵ یہانپر معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے شہرونسے جہان غلبہ کفر و فسق کا ہووے
ہجرت کرنی لازم ہے اسلیئے کہ بری صحبت کی بری تاثیر ہوتی ہے کہ بسبب اختلاط کے گناہ
برائی دلسے نکل جاتی ہے اور جب ایسا حال ہوتا ہے تو خوف زوال ایمان کا ہے عیاذا باللہ منہ
اسلیئے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انا بری من کل مسلم مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا
رسول اللہ لم قال لا تترایٰ ناراہما رواہ ابوداؤد یعنی مین بیزار ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہے
مشرکونمین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیئے کہ اقتضاے ایمان یہ ہے کہ مشرک اور
مسلمان آپسمین ایک دوسرے کے آگ نہ دیکہین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ

اونکی آگ نہ نظر پڑے چہ جائے اونمین رہنا کہ ساتھہ رہنے سے سستی اسلام مین آجاتی ہے بسبب نہ کہینچنے
رسمون اون کی کے پس بہائیون ہم لوگونکو اپنی حال پر رونا چاہیے کہ ہمسے رسول اللہ بیزار ہین
اس کفرستان کے رہنے سے لیکن جو کہ استطاعت نہین رکھتے امید ہے کہ وہ معذور ہون
اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹہکانا ہے ہمارا جسکو اللہ تعالے استطاعت دے وہ ارادہ ہجرت کا
کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہے کہ حق کہین تو گلے گہونٹے جاتے ہین اور خاموش
رہین تو نقصان ایمان ہے ؎ الہی نجنی من کل ضیق ٭ بجاہ المصطفے مولی الجمیع ٭ وہب لی
فی مدینۃ قرارا ٭ بایمان و دفن بالبقیع ٭ یا اللہ نجات دے مجکو ہر تنگی سے بحرمت مصطفے کے
کہ جو صاحب ہین سبکے اور بخش میرے لیئے مدینہ مین ٹہیرنا ساتھہ ایمان کے اور دفن ہونے کے
جنت البقیع مین کہ قبرستان مدینہ کا ہے مولانا محمد قطب الدین خانصاحب مرحوم کہ استاد و مرشد اس احقر کے
تہے اکثر دعا اونکی یہی رہتی تہی اللہ جل شانہ نے اونکو منزل مقصود کو پہنچا دیا اب اللہ تعالی ہمسے
بیدست و پا کی بہی دستگیری کرے کہ یہان کے مکروہات سے نجات دیکر حرمین شریفین مین
پہنچا دے اور وہین مارے اللہم اجعل موتی فی بلد حبیبک آمین رب العلمین فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا پہر سخت عذاب بہیجا انپر اونکے پروردگار نے بسبب انکے
گناہون کے پہر اکیسا کر ڈالا چہوٹا بڑا غریب دولتمند اونکا سبکو ہلاک کرکے برابر کر دیا وَلَا
يَخَافُ عُقْبَاهَا اور نہین ڈرتا خدا تعالے آخر کام بدکارون گناہگارون کے سے
یعنی ایسا کوئی نہین جو اوسکی فریاد کرے اوسکے عذاب سے اپنی قوت اور زور سے ؏
فتح الرحمان ؏ اب یہان پر بیان لیا چاہیے کہ حدیث صحیح مین جو مسند امام احمد وغیرہ
معتبر کتابون مین پائی جاتی ہے وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کچہ تمکو معلوم ہے یہہ کہ سب سے زیادہ بدبختی اگلی امتون کا کون
شخص ہے اور اس امت مین زیادہ بدبخت کون ہے حضرت علی نے عرض کی کہ مجہکو معلوم نہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدبخت اگلی امتونکا ایک سرخ رنگ ثمود کی قوم سے تہا یعنی
قدار بن سالف کہ حق تعالی کی اونٹنی کی کونچین کاٹین اور اس امت کا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو
تیرے سر پر تلوار ماریگا اور تیری ڈاڑہی اوس خون سے رنگین ہوگی اور اسی تلوار سے تو شہید ہوگا
اب یہان پر ضرور ہوا کہ اگلی امتون سے قدار کی زیادہ بدبخت ہونے کی وجہ اور اس امت مین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کی زیادہ بدبخت ہونی کی وجہ بیان کی جاوے اور اوسکا بیان
موقوف ہے کئی مقدمون کی تمہید پر پہلا مقدمہ یہہ ہے کہ فرج کی شہوت سب شہوتون سے
خسیس اور بدتر ہے اسواسطے کہ اس حالت مین عقل سے بہت دور ہو جاتا ہے اور جانور کی حس کتا پن
آدمی سے ظاہر ہوتے ہین اور اوس شہوت کی جائے بہی نجاست اور ناپاکیون سے بہری ہوئی
ہے اور عورت کی جلبہ کا لہذا اس شہوت کو لازم ہے جسکا تمام نے آدم کے نزدیک چہپانا واجب ہے

اسیواسطے عادت پیدا ہیئی آدمی کی ہے کہ اس شہوت کے نکالنے کی بہت پردہ کرتا ہے اور سب سے
چھپاتا ہے اور اسکا نام محفل اور مجلس مین کھول کر نہین لیتا سواے اشارہ اور کنایہ کی اور جو کائن
دنیا مین سے جاوے سواس شہوت سے کچھہ تمنے زیادتی کرکے نقلی ہوئی دوسرا مقدمہ یہہ ہے کہ شہوت کسیطرح
ہواس قسم مذکور کی ہو یا خواہ دوسری قسم کی جیسے کھانی کی ہو یا پینے کی پہننے کی ہو یا مکانات
سنوارنی کی ہو یا سیر باغ اور بہار کی گانے بجانے کی سونے کی ہو یا خوش بوؤن کی سونگھنے کی اور
سوائے اوسکے ہین یہہ سب کمتر اور جنس عفت اور غیرت سے ہین اسیواسطے عرف مین ان لوگونکو
جوان شہوتونکے مغلوب ہوگئے ہین بدتر جانتے ہین ان لوگون سے جو عفت اور غیرت کی شہوت سے
مغلوب ہوتے ہین جیسے بادشاہ روبنمائش مین گو برا جانتی ہین بادشاہ سفاک خونریز سے اور
اسکا بہید یہہ ہے کہ غضبیہ قوت سبب ہے غلبہ اور قہر اور سیاست کی اور شہویہ قوت باعث ہے تملق اور
چاپلوسی اور خوشامد کی اور سب لوگون کے نزدیک فاعلیہ قوت بہتر ہے اسواسطے کہ زبردست ہے
منفعلہ قوت سے............ تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ جب شہوت اور غضب کے
سبب سے واجب حق تلف ہونے لگین تو سب لوگون کے نزدیک وہ شخص معیوب اور مطعون
ہوجاتا ہے اور جسقدر وہ حق بزرگ ہوگا اسیقدر طعن اور تشنیع زیادہ لاحق ہوگا تو اول بدبخت
وہ شخص ہے جو اپنے نفس کے حق پر شہوت اور غضب کو مقدم رکھے اور اپنے نفس کے حق کو تلف
کرے اوسسے بدبخت وہ شخص ہے کہ اپنی لذت شہوی اور غضبی کے سبب سے دوسرونکا حق تلف کرے
اور اس سے بھی زیادہ بدبخت وہ شخص ہے کہ ان دونو لذتون کے سبب سے بہت حقوقونکو تلف کرے
پھر حق بھی آپسمین مختلف ہین جیسے دنیا کا حق کہ اوسکا تلف ہونا سہل اور آسان ہے آخرت کے
حق تلف ہونے سے کہ اوسکا دفعیہ بہت مشکل ہوتا ہے چوتھا مقدمہ یہہ ہے کہ آدمی پر تین حق
بڑے اور عمدہ...... ثابت ہین پہلا حق تعالیٰ کا حق ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا اور نعمت دینے والا
اور سب کاموں کا درست کرنے والا وہی ہے اور کسیوقت اور کسی دم آدمی اوسکے احسان سے باہر
نہین ہوسکتا اور ہر کام مین آدمی اوسکی مدد اور مہربانی کا محتاج ہے اسواسطے کوئی حق اور کسیکا حق
اس حق کے برابر نہین ہوسکتا اور دوسرا حق اپنی قوم اور برادری کا ہے کہ اپنی زندگی اور موت مین
انکا محتاج ہے اور سیطرح کی مدد کا اونسے امیدوار تیسرا حق اپنے نفس کا اور اس حق کی حقیقت
خود ظاہر ہے کچھہ حاجت بیان کی نہین ہے پس سب بدبختونسے بدبخت وہ شخص ہے کہ ان
تینون حقونکو ایک خسیس شہوت کے عوض مین تلف کرے سو یہہ وصف اگلی امتون مین سے قدار بن
سالف مین تھا کہ ادنا اور خسیس کام کے واسطے ان تینون حقونکو تلف کر ڈالا اول اپنے نفس کے حق کو
تلف کیا کہ کافر اور دوزخکا کندہ ہوا اور اپنی زندگی کو برباد کیا دوسرے اپنی قوم کے حق کو تلف کیا
کہ اوسکے سبب سے سب حق تعالیٰ کے عذاب مین گرفتار ہوئے کسیکا نشان بھی باقی نہ رہا تیسرے
حق تعالیٰ کا حق تلف کیا یعنی اوس اونٹنی کو جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے

کی ہدایت کی صورت تہی اور صفت اور عنایت الہی کے نزول کا سبب ہے اور سبب امداد و بزرگی پیدا کی تہی اوسکی کونچین کاٹین اور ہلاک کیا اور اس امت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل یعنی ابن ملجم ویسا ہی بدبخت ہے

توضیح اس ابہام کی اور تشریح اس مقام کی یہہ ہے کہ وہ اللہ تعالے کی اونٹنی جسطرح حضرت صالح علیہ السلام کی کمال کی صورت تہی اور اونکی نبوت پر گواہ صادق تہی اور قول نبوت کی ہدایت کے واسطے جو حقتعالے کی عنایت کہ متوجہ ہوئی تہی اور حضرت صالح علیہ السلام کو مرتبہ رسالت کا مرحمت کرکے اس قوم کی طرف منسوب کیا تہا اور وہی ہدایت اونکے سوال کے بموجب ناقہ کی شکل ہوکے اونمین ٹہری تہی اور قرار پکڑا تہا یہان تک کہ اوس ناقہ کی تعظیم اور اسکے حق کو ادا کرنا گویا حضرت صالح علیہ السلام کی شریعت کا قبول کرنا تہا اور عذاب الہی کے دفع کرنے کے واسطے اونکے دین قبول کرنے کے قایم مقام تہے گویا حضرت صالح علیہ السلام کی ولایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر اور ظاہر ہوتا تہا اور اللہ تعالے کے نزدیک اونکے مرتبہ کی بزرگی اور اونکی دعا کی قبولیت اس جہت سے ظاہر ہوتی تہی اسیطرح سے وجود جسمانی حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا ختم کرنے والا خلافت حقہ کا تہا اور جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ولایت کی کمال کی صورت تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر تہا اور اوس جناب کے قرب معنوی کی روشنی اسی راہ سے ظاہر تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور نیابت اسیوقت مین اسی ذات قابل مین منحصر تہی اسی پر حدیث شریف مین جسطرح بیت اللہ کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی الکعبۃ عبادۃ یعنی دیکہنا بیت اللہ کا عبادت ہے اور قرآن شریف کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی المصحف عبادۃ یعنی دیکہنا قرآن کی حرفون کیطرف عبادت ہے اسیطرح حضرت علی رضہ کے حق مین آپنے فرمایا ہے النظر الی وجہ علی عبادۃ یعنی دیکہنا حضرت علی کے منہ کی طرف عبادت ہے سو اوسوقت مین وجود شریف حضرت علی رضہ کا مثل وجود شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اسواسطے کہ اوسوقت مین تشنگان امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسی چشمہ خاص سے سیراب ہوتے تہے اور ہر حاجت ظاہری اور باطنی کو اوسوقت مین بہت جمع ہونے تمام صفات و کمال بشری کی وہ ذات مبارک کفایت کرتی تہی ایسے وقت مین ایسی وجود باوجود کو کہ بدبخت ترین بدبختون نے شہید کیا تو گویا ہدایت کی شمع کو گل کر دیا اور اللہ تعالے کے حق کو تلف کیا اور تمام امت کے حق کو بہی تلف کیا یعنی ایسی ذات کو کہ اسوقت مین اپنا ثانی اور قایم مقام فضیلت اور بزرگی مین نہ رکہتے تہے ہلاک کرکے تمام امت کو جہاڑو بے رسی کی مانند منتشر اور فوج بے سردار کی طرح پریشان کر دیا اور اپنے نفس کے حق کو بہی تلف کیا اور کندہ دوزخ کا ہوا اور اپنی زندگانی کو برباد کیا اور یہہ سب برائی اس بدبخت کو اسی شہوت کے سبب سے حاصل ہوئی چنانچہ روایات صحیحہ مین وارد ہے کہ حضرت علی رضہ کا قاتل عبد الرحمن بن ملجم مرادی تہا خارجی مذہب کوفے مین آیا اور ناگہان اوسکی نظر ایک عورت خوبصورت پر جسکا نام قطام تہا پڑی اور دل و جان سے اسیر فریفتہ ہوا اور وہ عورت بہی یہی مذہب

باطل رکہتے تہے اور باپ اور بہائی اسکا مروان کی لڑائی مین حضرت علی رضہ کے ہاتہہ مبارک سے
جہنم واصل ہوئے تہے جب ابن ملجم کو اسکی ملاقات کا خیال دلمین پڑا او رخط کتابت اس مقدمہ مین جمع
شروع کی اور آدمیون کو درمیان مین ڈالا تب اس عورت نے جواب مین یہہ لکہا کہ ایک میرا کام اگر وہ
تجہسے ہوسکے اور تو اسکے کرنیکا اقرار کرے تو البتہ مین تجہکو قبول کرون اور مین اپنے تئین تیرے نکاح مین
دون اور وہ کام یہہ ہے کہ حضرت علی رضہ کو تو شہید کر اس ملعون نے کہ مغلوب شہوت کا تہا اس بات کے
اوس ملعونہ کی قبول کیا اور اسکام کی تدبیر مین پڑا ایک تلوار ہزار درم کو خرید کی اور اسکو زہر کے پانی مین
بجہایا اور اپنے یارون سے اس کام کی تدبیر پوچہی اوسکی یارون نے کہا کہ یہہ کام کچہہ مشکل نہین ہے
بہت آسان ہے اسواسطے کہ وے کوئی نگہبان اپنے ساتہہ نہین رکہتے ہین اسیطرح رات کو اندہیرے مین
مسجد کو جاتے ہین کسی دن مسجد مین اندہیرے مین چہپ رہ اور اپنے کام کو انجام کو پہنچا انیسوین
رمضان المبارک کی صبح موافق کے وقت کہ ہنوز تاریکی باقی تہی حضرت علی رضہ گہر سے تشریف
مسجد شریف مین لائے اور یہہ ملعون ایک ستون کی آڑ مین مستعد اس کام پر کہڑا تہا اور
اونکی عادت شریف ایسی تہی کہ مسجد مین سوئے ہوئے آدمیونکو تکبیر کی آواز سے بیدار کرتے
تہے تاکہ وے سب اوٹہہ کے طہارت کرین اسی ارادے سے جونہین آپنے مسجد شریف مین
قدم مبارک رکہا وہین اوس ملعون نے پیچہے سے غفلت مین ایک تلوار کا حربہ آپ کے سر مبارک پر
مارا اور بہاگا آدمی ہر طرف سے دوڑے اور اسکو پکڑ کے قید کیا ہر چند کہ زخم کاری نہ تہا لیکن
زہر کی تاثیر سبب اونکا کام تمام ہوا اور اس خاکدان ظلمانی سے فردوس برین کو انتقال فرمایا
اکیسوین رات کو رمضان کی جسد مبارک کو آپ کی نجف الخیرہ مین کہ ایک جگہ کا نام ہے کوفے کے
نزدیک مسجد جامع سے ایک فرسنگ پر حیرۃ النعمان کی راہ مین وہان مدفون کیا اور آپکی قبر کو بلند
نہ کیا بلکہ بالکل بی نشان رکہا تا خارجی کہ اس زمانہ مین کوفے کی فوج مین بہت منتشر تہے کچہہ ادب
آپ کے جسد مبارک کے ساتہہ نہ کرین اور یہہ قصہ سال چالیس ہجری مین واقع ہوا اونکی شہادت سے
نبوت کی خلافت منقطع ہوگئی اور کوئی قائم مقام اس رتبہ کا نرہا یہہ بات صحابہ نے سنکر نہایت
افسوس کیا چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خبر شہادت حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی سنی تو فرمایا کہ اب عرب جو چاہین سو کرین اب ایسا کوئی نرہا کہ اونکو کسی بد کام
منع کریگا اب جاننا چاہیے کہ صحابہ مین بعد وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علما اور واعظ بہت
موجود تہے اور آدمیون کو بد کامون سے بے محابا یعنی بے دہشت منع کرتے تہے اور کسی کا
بہی بادشاہون یا دوسرے سردارون کا لحاظ اور خاطرداری بات کہدینے مین نہین کرتے
...... تہے لیکن اونکے امر و نہی مانند سپاہی علما کے اور رہنمائی اولیا کی تہی نہ پیغمبرونکی
حکم کی مانند کہ وہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اسیواسطے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے یہہ کلام ارشاد فرمایا اسی جگہہ سے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اشقی ہونے کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ

که اسوقت مین تمام کمالات اوس ولایت کی ہین کہ جو قایم مقام نبوت کے تہی اوس ذات مبارک مین منحصر تہی دوسرا کوئی اس وقت مین ویسا نہ تہا بخلاف خلفا سابقین کے کہ اونکے زمانہ مین دوسری بہی جو لیاقت اس امر کی رکہتے تہے موجود تہی کہ اونکی معدوم ہونے کے بعد اس امر کو سہل کیا اور انکے قتل ہونے سے اپنے مین خلل نہ پایا گیا بخلاف قتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ خاتم الخلفاء تہے تو آپکا قتل گویا اللہ تعالے کے نور کا بالکل بجہا دینا تہا اور ہدایت کی شمع کو گل کر دینا تہا اسیواسطے آپکے قتل مین ایسی خرابی مین ہوئی کہ پہر تدارک اوسکا نہو سکا اور اگر کسی کو یہہ شبہ خاطر مین گذرے کہ اوس بدبخت ترین کی حرکت سے ثمود کی قوم سب ہلاک ہوئی اور اس امت کی بدبخت ترین کی حرکت سے باقی ماندہ کو کچہہ سیب بہی نہ پہنچا اسکا کیا سبب ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ ان دونون فرق دو وجہ سے ہے اور اول وجہ یہہ ہے کہ اونٹنی کے مارے جانے سے تمام ثمود کی قوم راضی اور خوش ہوئی تہی اور اس امت مین اکثر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے سے راضی نہ تہے بلکہ اس حرکت کرنیوالے پر لعنت اور نفرین کرتے رہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ اونٹنی کے مارے جانے کے بعد اوسکا بچہ بہی غایب ہو گیا تہا اور بالکل اوسکا نام نشان نرہا تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات کے بعد آپکی اولاد امجاد باقی رہی اور آپکا نام اور نشان قایم رہا اور نور اس ولایت کا جسکہ آپ حامل تہے نسلاً بعد نسلٍ ایک حامل آپکی اولاد پیدا ہوتا رہا اور امام اپنے وقت کا ہوتا رہا ہر چند کہ ہیئت اجتماعی مٹ گئی تہی لیکن وہ نور متفرق اور منتشر ہو کے موافق استعداد کے ہر ایک فرقے مین اہل خیر سے قایم رہا ان سبوں سے یہہ امت اسطرح کے عذاب سے بچ رہی اور ایک سانحہ عجیبہ سے آپکی شہادت کی یہہ ہے کہ اوسدن بیت المقدس مین کوئی پتہر ایسا نہ تہا جسکے نیچے سے خون جوش نہ مارتا تہا واللہ اعلم

سورة الليل

سورة الليل

یہہ سورت مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور اکہتر کلمے اور تینسو دس حرف ہین اور اس سورہ کا لگاؤ والشمس کی سورت سے یہہ ہے کہ دونونکو قسم سے شروع کیا اور اسامر مین یے دونون سورتین مناسبت تمام رکہتی ہین اور اس سورت مین انسان کے نفسونکا اختلاف مذکور ہے کہ بعضونکے دلمین بدکاری ڈالی جاتی ہے اور بعضون کے دلمین پرہیزگاری اور اون لوگونکا حال مذکور ہے جو اپنے نفس کی پاکی مین مشغول ہین اور دوسرے اون لوگونکا حال بہی جو اپنے نفس کی ذلت اور خواری کے پیچہے پڑے ہین شہوت اور غضب کی تابعداری کے سبب سے اور اس سورے مین بہی بنی آدم کے عملونکا اختلاف بیان ہے نیکبختی اور بدبختی مین اور بعضونکو خیر کی راہ چلنے پر توفیق دی اور بعض کو برعکس راہ بدبختی مین ڈال کے شرمندہ کر کہا ہے اور یہہ بہی ہے کہ دونون سورتون مین بدبختونکا حال بیان ہے چنانچہ اس سورت مین ثمود کی قوم کی بڑی بدبخت کا حال بیان ہے جسکا نام قدار تہا اور اس سورت مین اس بڑے بدبخت کا حال بیان ہے جو اس امت کی شروع مین تہا اسکا نام امیہ تہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شخص کی ایذا

وہی مین پڑا تہا اور بلال رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گاری اور صحبت سے
بڑا رتبہ حاصل کیا تہا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ نے شباہت بہم پہنچائی ہتی اور اس سورہ کا
نام واللیل اس سبب سے رکہا ہے کہ عرب کی زبان مین لیل رات کو کہتے ہین اور اس سورہ
آدمیون کے عملون کے اختلاف کا بیان منظور ہے نیکی اور بدی مین اور بڑا عمدہ وقت اس اختلاف کا
رات ہے کہ عابد لوگ عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور چور چوری مین اور عیاش لوگ حرام
کاری اور شراب خواری مین اور آزاری دکہہ اور مصیبت مین اور بعضی محبوبون کے جدائی مین
تڑپ تڑپ کے رات کاٹتے ہین اور بعضے باغ وصال سے اور چمن ہم آغوشی سے اپنی آرزو کے
دامن کو مراد کی پہول لینے پر کرتے ہین مصرع شب تنور گذشت وشب سمور گذشت بیت
فرق ست میان آنکہ یارش در بر ٭ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ٭ ہرچند کہ دن مین بہی اس قسم کے
اختلاف اور رنگ برنگی معاملے ہوئے رہتے ہین لیکن جو وقت ظہور اور روشنی کا ہے تو ہر شخص تکلف
اور بناوٹ کرتا ہے چور عابد بن کے نکلتا ہے اور فاسق صالح کی لباس مین اپنے تئین ظاہر کرتا ہے
بخلاف رات کے کہ تاریکی کی سبب سے حجاب کا پردہ اوٹہ جاتا ہے اور شرم اور حیا بالکل جاتی رہتی ہے
اور ہر شخص اپنے نفس کی خواہش کے موافق بے تکلف اور بے پردہ ہوکے اپنے اپنے کام مین
مشغول ہوتا ہے اور ظاہر کا تکلف اور بناوٹ بالکل جاتا رہتا ہے اور سبب نزول اس سورہ کا
یہہ ہے کہ مکہ معظمہ مین دو شخص رئیسون سے بڑے مال دار ہتے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ اور دوسرا امیہ بن خلف اور ان دونونکا معاملہ مال کے صرف کرنے مین مختلف ہوا امیہ مال بہت
رکہتا تہا اور بارہ غلامون کو تربیت کرکے ہر ایک کو ایک ایک کام سپرد کیا تہا چنانچہ ایک غلام کو
کہیتی کا داروغہ کیا تہا اور ایک کو میوون کے باغ کا اور ایک غلام کو قیمتی کپڑون کے تجارت
کے واسطے مین اور شام کیطرف بہیجتا تہا اور ایک کو جانورونپر مقرر کیا تہا کہ دودہ دہینے اور نسل کی
خبرداری کرکے اوسکی حاصل کو جمع کیا کرے اور اسطرح ہر غلام کو ایک کام سپرد کیا تہا اور اس
تدبیر سے مال بہت جمع کیا تہا اور باوجود اس ثروت اور مالداری کے ایک کوڑی فقیر کو نہین دیتا تہا
اور اگر کوئی غلام کسی محتاج کو کچہہ ادہی دمڑی کبہی دیتا تو اوسپر خفا ہوتا بلکہ اس کام سے موقوف
کرتا تہا اور اگر کوئی شخص اس کم بخت کو بطور نصیحت کے کچہہ سمجہاتا تہا کہ باوجود اس کثرت مال کے
اللہ تعالے کی راہ پر محتاجون مسکینون کو کس واسطے نہین دیتا ہے اور آخرت کا ذخیرہ کیون نہین
کرتا ہے تو وہ بدبخت اوسکے جواب مین کہتا تہا کہ اول تو آخرت ہی کہان ہے اور اگر بالفرض
ہوئی بہی تو اس قدر مال اور اسباب اور اولاد مین جمع کیا ہے کہ مجہکو کچہہ احتیاج بہشت کی نعمتونکی
نہین ہے اور ان چیزونسے جنکی طمع اور لالچ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقرا اور محتاجون کو دیتا ہے
اور اس سبب سے ان لوگونکو اپنا گرویدہ کرتا ہے مجہکو کچہہ پروا نہین ہے اور اوسی کے غلامون مین سے ایک حضرت
بلال رضی اللہ تعالے عنہ ہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص خادم ہتے اور بزرگی مین انکا مرتبہ اس حد کو پہنچا تہا کہ آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے انکو عالم سوال مین اپنے آگے آگے چلتا دیکہا اور آپکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ بہشت بلال کی مشتاق ہے سو حضرت بلال جس وقت مین کہ مملوک اس بدبخت کے
تہے تو پوشیدہ اسلام لائے تہے اخیر کو رفتہ رفتہ انکے اسلام لانے کی خبر اسکو پہنچی تو اول انکو
معزول کیا اور خزانے اور بتخانہ کی دار وغگی جو اُن سے تعلق رکہتی تہی دوسرے غلام کو
سپرد کی پہر انکو اپنے سامنے بلوا کے پوچہا کہ تو کسکو پوجتا ہے حضرت بلال نے کہا کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کو اس ملعون نے کہا کہ اس دین کو چہوڑ دے نہین تو مین تجہکو
بری طرح پیش آنگا اور مارتے مارتے مار ہی ڈالونگا حضرت بلال نے کہا کہ مین تو اس دین سے
پہر نہین سکتا تیرا جو جی چاہے سو کر مین تیرا غلام ہون اُس شقی ازلی نے اپنے غلام سے ایسا
حکم کیا کہ دن چڑہے ان کے بدن مین کانٹے چبہویا کرو اور جب آفتاب خوب گرم ہو تب دہوپ مین
چت لٹا کر سے پر ایک بڑا گرم پتہر رکہ دیا کرو تا کہ ہل نہ سکین اور گرد اونکے آگ جلا دیا کرو اور جب
شام ہو تب ہاتہہ پیر باندہ کر اندہیری مکان مین قید رکہو اور باری باری سے رات بہر کوڑے مارا کرو
اور صبح تک یہی رہو قوت نکرو اسی طرح سے کتنے دنون تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مصیبت مین
گرفتار رہے اور پکار پکار کر احد احد کہا کئے یعنی معبود میرا ایک ہے ایک روز حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس طرف سے گذرے اور اس ملعون کے گہر سے آواز نالہ و زاری کی
آپکے کان مین پڑی پوچہا کہ اس گہر مین کیا ہوتا ہے اور یہ آواز کیسی ہے لوگون نے کہا کہ بلال
رضہ نام ایک غلام ہے اسکو مارتا ہے یہہ آواز اس غلام کے رونے کی ہے حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کو یہ بات سنکے نہایت رنج ہوا اور صبح اوسکے گہر مین آپ تشریف لے گئے اور اس مردود کو
نصیحت کرنا شروع کیا کہ خدا سے ڈر اور اس غلام پر اتنا ظلم ناحق مت کر اسواسطے کہ اوسنے سچا دین
قبول کیا ہے اور اللہ تعالےٰ کی دوستی اور رضامندی کو ختیار کیا ہے تجہکو چاہیے کہ اس غلام کو
غنیمت جان اور اوسکے ساتہ احسان کر کہ آخر تئین تیرے کام آوے اور تجہکو اس سختی سے
بچا ویگا اوس ملعون نے کہا کہ آخرت ہے کہان اور یہ دین کہانسے معلوم ہوا کہ سچا ہے اور
اگر بالفرض آخرت ہوئی بہی تو مجہکو دنیا مین کس چیز کی کمتی ہے کہ آخر کی مفت نپر جو فقط
وہم اور خیال ہے فریفتہ ہون میرے پاس دنیا مین بہی بہشت موجود ہے چنانچہ تم بہی
جانتے ہو کہ کوئی چیز ایسی نہاین جو میرے کارخانے مین موجود نہین ہے اور مضمون ان
بیتونکا ادا کرتا تہا **بیت** صبح تو یام سے گذرتی ہے ؛ شب لارام سے گذرتی ہے ؛ عاقبت
کی خبر کسے معلوم ؛ یہان تو آرام سے گذرتی ہے ؛ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہر
اوسکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ میرا کہا مان اور اس بیچارے مسکین پر ظلم کرنے سے باز آ اوس بدبخت
نے کہا کہ اگر تمہارا دل اس پر ترس کہاتا ہے تو تم بہی مالدار ہو اور آخرت کا اعتقاد بہی رکہتے ہو
تم ہی ثواب کماؤ اور اس غلام کو مجہسے خرید کرلو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جو اس بات کی آرزو رکھتے تھے فرمایا کہ اس سے کیا بہتر ہے اسکے عوض مین جو تم طلب کرو مین دونگا
اور اسکو خرید کر لونگا اوس کافر نے عاجز کرنے کو کہا کہ تم اسکو نہ خرید سکوگے اور اگر تو نہین تہین منظور ہے
اور تمہین اسکے خریدنیکا بڑا شوق ہے تو اپنا غلام نسطاس رومی کہ وہ اپکی غلامون مین بڑی
لیاقت اور قابلیت تجارتکی رکہتا تہا اور دو ہزار دینار کے قریب پونجی جمع کی تہی مجکو دیدو اور
اس غلام کو یعنی بلال رض کو مجہسے لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے
جان تک دینی مین عذر نکرتے تہے اسبات کو دل اور جان سے قبول کیا بلکہ چالیس اوقیہ اور اوسپر
زیادہ کرکے اسکا فر کو دیے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو قید خانہ سے باہر نکال کر اپنے ساتہ لیکر
چلے وہ کافر انکو دیکہتا تہا اور ہنستا تہا اور اپنے مصاحبون سے کہتا تہا کہ اس شخص نے باوجود عقل اور
دانائی کے اس معاملہ مین کسقدر دہوکا کہایا ہے اور اپنا نقصان کیا ہے کہ ایسے غلام قابل کو
جو دو ہزار دینار کی پونجی بہی رکہتا تہا ایسے نکمے غلام کے عوض مین جو کسی کام کا نہین ہے
اور ایک کوڑی بہی پونجی نہین رکہتا ہے دیا ہے اور مین ایسے غلام کو یعنی بلال کی تئین
کو ایک دانق کے عوض مین دانق درہم کا چہٹا حصہ ہوتا ہے نہ خرید کرون بلکہ مفت بہی لون
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو یہہ بات سنی تو فرمایا کہ اس غلام کا مرتبہ یعنی بلال
رضی اللہ عنہ کا اسقدر میری نزدیک ہے کہ اگر تمام یمن کی بادشاہت کے عوض مین تو بیچتا تو بہی
مین ہاتہ سے نہ چہوڑتا پہر بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر
کیا اور سب حال جو گذرا تہا عرض کیا کہ اسطرح سے مین نے انکو خرید کیا ہے اور آپ گواہ رہیے کہ
اللہ کی رضامندی کے واسطے انکو مین نے آزاد کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
اس بات سے بہت خوش ہوے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس روز سے فارغ البال
ہوکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین رہنے لگے اور نیکبختی دونون جہانکی
حاصل کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابتداء اسلام سے کہ مسلمانونکی نہایت ضعیفی اور
عاجزی کا وقت تہا اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رضامندی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مصارف اور حاجتون مین اور کافرون کے ہاتہ سے مسلمانونکو چہوڑا لینی مین اور سوا
اوسکے دوسرے اچہے کامون مین صرف کرکے ذخیرہ آخرت کا جمع کیا تہا چنانچہ حضرت بلال
رضی اللہ عنہ کی خرید کرنے مین جو کچہہ خرچ کیا سو ابہی معلوم ہوچکا ہے اسیطرح سے سات شخص
غلام اور لونڈی قریش کے دین اسلام کو دل سے قبول کیا تہا اور اونکے مالک اس سبب سے
انکو ایذا دیتے تہے خرید کرکے اللہ کی رضامندی کے واسطے آزاد کردیا تہا چنانچہ انمین سے
ایک عامر بن فہیرہ ہین کہ بنی جدعان کے غلام تہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
انکو انکے مالکو سے ایک رطل یعنی ذہبکے عوض مین خرید کرکے آزاد کردیا تہا اور وہ ہجرتکے سفر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکابی مین مشرف تہے اور بیرمعونہ کے دن شہید ہوئے اور

وہ بڑے اولیا اللہ مین سے تھے اور انمین سے ایک زنیرہ ہین کہ کمال کی نہایت کو پہنچ ہتین اور بڑا
ایمان کامل انکو نصیب ہوا تھا انکو بھی اونکے مالکوں سے لیکر آزاد کر دیا تھا لیکن قضاء کردگار سے
بعد آزاد ہونے کے انکی آنکھونکی بینائی جاتی رہی انکے مالکون نے یہ بات سنکر انکو طعن کے
طور سے کہا کہ دیکھا لات عزیٰ کے مارنے تجھکو کیا اندھا کر دیا اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات
تمہاری جھوٹی ہے لات اور عزیٰ کو ہرگز یہ قدرت نہین ہے کہ کسیکا کچھ اچھا برا کر سکین سوائے
اللہ تعالے کے وہ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے یہ بات انکی اللہ تعالے کے جناب مین پسند ہوئی
اور اسوقت اونکی آنکھین اچھی ہوگئین اور جیسے بینائی تھی ویسی ہے ہوگئی اور اونہین مین سے
مہدیہ اور اونکی بیٹی ہے کہ یہہ دونون ایک عورت عبدالدار کی لونڈیان تھین اور وہ عورت
انکو نہایت ایذا پہنچاتی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اونکی حال سے خبر پاکے اس
عورتکی گھر تشریف لے گئے اور اسکو نصیحت کی کہ انکو ایذا مت دے اور جو کچھ انکی قیمت
ہو مجھسے لے اس عورت نے قیمت بہت مانگی آپنے بلا تکرار اونکی قیمت موافق اوسکی
خواہش کی اسکو ادا کی اور اون دونوںسے کہ اس عورت کی آٹا پیسنے مین مشغول تھین کہا
کہ خوشخبری ہو جیو تمکو کہ مینے تم دونونکو مول لیکر اللہ تعالے کی رضامندی کے واسطے آزاد
کر دیا اب اوٹھو اور آٹے کو چھوڑو اور میرے ساتھ آؤ اون دونون نے عرض کی کہ یا ابابکر صدیق
رضی اللہ تعالے عنک بہت برسونسے ہمنے اوسکے گھر مین پرورش پائی ہے اور اسکا نمک کھایا ہے
اب یہہ اسکا کام ادھورا چھوڑنا مناسب نہین ہے اس آٹے کو پیس کے اسکو دیکر ہم آتے ہین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس باتکو سنکر اونپر آفرین کہی اور اونکو اونہین کے
بموجب اجازت دی اور انہین مین سے ایک عورت وہ ہے کہ بنی مومل کی مملوک تھی اور بنی مومل
ایک فرقہ ہے بنی عدی سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسوقت تک اسلام سے مشرف نہوئے تھے اس
لونڈیکو اسلام لانے کے سبب سے سخت تعزیر اور تعذیب کیا کرتی تھی یہانتک کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اسکو خرید کرکے آزاد کر دیا اور اسیطرح سے ام عبیدہ کو بھی خرید کر
آزاد کیا تھا اور سوا اسکے جو ندکو ہوئے اور بہت بردونکو آزاد کیا ہے اور بعد اس تمام خرچ کے
چالیس ہزار درم کہ سرمایہ اونکے پاس باقی رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بموجب
آپکے فرمانے کے دوسرے مسلمانون پر تیرہ برس کے عرصہ مین صرف کیا اور چھہ ہزار درم باقی رہے
تھے کچھہ ہجرت کے سفر مین اور کچھہ مسجد نبوی کے زمین کے خرید کرنے مین اور کچھہ دوسرے نیک
کامونمین خرچ کئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اپنی زبان فیض ترجمانسے اس
کلمہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ رض یعنی کسی کے مال سے
مجھکو اس قدر فائدہ نہین پہنچا جس قدر ابوبکر کے مال سے مجھکو
فائدہ ہوا اسواسطے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال اور ابوطالب اور عبد المطلب کا

مال آپکے کھانے اور لباس مین اور صلہ رحم مین یعنی خویش اور اقربا کے دینے مین اور مہمانونکے
ضیافت مین اور محتاجونکی خبرگیری مین صرف ہوا تہا اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا مال
اسلام کی شوکت اور دبدبے کی زیادتی مین اور مسلمانونکی خلاصی مین کافرونکے پنجے سے اور ضعیف
مسلمانونکی مدد اور دستگیری مین صرف ہوا تہا اور دونون مصرفون مین آسمان اور زمین کا
تفاوت ہے حاصل کلام جس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سب مال تمام ہوا اور اللہ تعالی
کی راہ مین خرچ ہوچکا اور بالکل محتاج ہوگئے ایک روز ایک کملے کو گریبان کیطرح اسکو کانٹے سے
گوندہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجلس مین حاضر ہوئے تہے اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ابوبکر تو بڑے مالدار اور تونگر تہے یہہ کیا
ہوا کہ فقیرون کے سے کپڑے پہنے ہوئے بیٹہے ہین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ انہون نے سب اپنا مال مجہپر اور میرے واسطے خرچ کر ڈالا اور اپنے پاس کچہہ نہ رکہا
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے نے ابوبکر کو سلام فرمایا ہے اور پوچہا ہے
کہ اس فقیری مین بہی مجہسے راضی ہے یا کچہہ رنج دلمین رکہتا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو سلام کے سننے سے ایک عجیب حالت پیدا ہوئی اور صاحب حال کی مانند بیخود ہوکے
کہا مین کیونکر اپنے پروردگار سے کدورت رکہونگا اور اس کلمے کو باربار اپنی زبان پر لاتے تہے
اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ یعنی مین اپنے پروردگار سے راضی ہون
مین اپنے پروردگار سے راضی ہون سو حق تعالے نے اس سورۃ مین ان دونون معاملونکو ذکر
فرمایا ہے یعنی حضرت ابوبکر کا اور امیہ بن خلف کا اب سب اچہائی اور برائی کو اور آدمیونکی ہمت اور
کوشش وغیرہ کو قیاس کرلیا چاہیے عزیزی ۂ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ قسم کہاتا ہون مین راتکی جب چہپا لیوے جہانکو اندہیرے سے وَالنَّہَارِ
اِذَا تَجَلّٰی ۝ اور قسم کہاتا ہون مین دنکی جب روشن ہو جاوے آفتاب کے نکلنے سے وَمَا
خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنی آدم اور حوا کو
یا تمامی مخلوقات کی جوڑے اور وہ مضمون جسپر یہہ تینون قسمین کہائی ہین یہہ ہے اِنَّ سَعْیَکُمْ
لَشَتّٰی ۝ تحقیق کوشش تمہاری عملون اور شغلونکے بہت مختلف اور رنگا رنگ ہے جیسے ایمان اور کفر
اور صلاح اور فسق سخاوت اور بخل اسیطرح دوسرے عمل ہین اور آدمیون کے نیک اور
بد کامونکا مختلف ہونا اسقدر کثرت سے ہے کہ اوسکا شمار کوئی نہین کرسکتا مگر اصل اونکی
تین قسم سے باہر نہین ہے پہلے نری خیر کہ کچہہ بہی ملاوٹ شر کا نہین رکہتی اور دوسرے
نرے شر جسمین بو بہی بہلائی کی نہو تیسرے خیر اور شر ملے ہوئے چنانچہ تینون قسمون
مذکورہ مین انہین تین قسم کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عملون مین خیر محض وہ
ہین جو ظاہر اور باطن مین ایک ہون اور اون کے واسطے تین شرطین ہین وہ

ہین اول یہہ کہ صورت اوسکی شرع کے موافق ہو دوسرے یہہ کہ نیت خالص ہو تیسرے یہہ
کہ اعتقاد صحیح اور یقین کامل سے کیا ہو اور شر محض وہ ہین کہ تینون شرطین مذکورہ اوسمین پائی
نہ جاوین یعنی صورت اوسکی خلاف شرع کے ہو اور نیت بہی بری ہو اور بد اعتقادی سے اوسکو
کیا ہو اور جسمین خیر او شر ملی ہوئی ہے اوسکی بہی کئی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ صورت اوس کی
موافق شرع کے ہو مگر نیت فاسد جیسے نماز کسی کے دکہلانے کے واسطے پڑہنا دوسری قسم
یہہ ہے کہ صورت اوسکی شرع کے خلاف ہو مگر نیت نیک ہوئے جیسے رونا پیٹنا مرثیہ خوانی
کربلا کے شہیدون کیواسطے یا باجو بجانا کہ ذوق شوق حق تعالی کا زیادہ ہووے تیسرے یہہ کہ
صورت اور نیت دونون درست ہون لیکن اعتقاد کی درستی سے نہ کیا ہو جیسا کافر کا
یہہ خیرات کرنا انتہی ۃ عزیزی ﷻ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝ اِذَا واسطے
حال کے ہے واسطے ہونے اوسکے کے بعد قسم کے اور کشف الاسرار مین ہے کہ اللہ تعالے شب را مرتبتی
وشرفے داد کہ انرا در قرآن مجید محل قسم خود گردانید و این شرف ازان یافت کہ چون شب آید
دوستان خدا در مناجات شوند ہمہ شب شراب صفا نوشند و خلعت رضا مے پوشند و
عنایت محبوب مینوشند و چون سحر باشد کہ فرمان سد تا درہائے این قبہ بروز باز کشایند و دامنہائے
سرادقات عرش مجید براندازند و مقربان حضرت امر حق خاموش شوند آنکہ جبار کائنات در علو
و کبریائی خود خطاب کند کہ الا قد خلا کل حبیب بحبیبہ فاین احبائی یعنی ہر دوستے با دوست
خود در خلوت وشادی آمدند دوستان من کجا اند الیل داج والعصاۃ نیام + والعابدون لذی
الجلال قیام ۃ قال القاشانی اقسم بلیل ظلمۃ النفس اذا استر نور الروح اذا تجلی وظہر من احتجابہا عنہا وجود القلب
الذی ہو عرش الرحمان ۃ روح ﷻ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ اما عبارت عن صفت
العالم کمافی و تابناہا وقیل ان ہما آدم وحوا علیہما السلام علی ان اللام للعہد قال اللہ تعالے یا ایہا الناس
انا خلقناکم من ذکر وانثی وعند بعض العارفین الیل ذکر والنہار انثی وفیہ اشارۃ الی الذکر الذی ہو
الروح والانثی اللتی ہی النفس قد ولد القلب من ازدواجہما ۃ روح ﷻ
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ پہر جس نے خرچ
خیرات کی اور ڈرا خدا کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو یعنی کلمہ طیب یا قرآن کو پہر اوسکو ہم
سہج مین دیدینگے آسانی کی راہ اس سورۃ کی کئی آیتین حضرت ابوبکر صدیق کی ثنا مین ہین
اور کئی آیتین امیہ بن خلف کے بیٹے یا ابوجہل کے حق مین ہین فابدہ ﷻ حضرت بلال غلام
تہے امیہ بن خلف کے اور ایمان کامل لائے تہے اس باعث سے امیہ کافر حضرت بلال کو نہایت دکہہ دیتا
تہا اور کہتا کہ دین اسلام سے پہر اور بتونکو پوجا کر یہہ نہ مانتے تہے ایکدن امیہ نے حضرت بلال کو
گرمیونکی دہوپ مین لٹاکر ایک پتہر بہاری اونکی چہاتی پر رکہا اور کہتا تہا کہ بتونکو خدا کہہ اور
وہ کہتے تہے کہ خدا ایک ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اوسکے گہر کے گذرے اور یہہ حال دیکہہ کر اونکا

دل میثاا ہوا اور کہا کہ ہے امیہ حیف تجہپر ایسے خداکے دوست پر عذاب مت کر اوسنے کھا اگر تجہکو
درد آتا ہے تو تجہے بلال کو مول لے لے حضرت صدیق نے کھا کہ کتنے کو دیتا ہے اوسنے کھا
نسطاس رومی کے بدلے سو نسطاس ومے حضرت صدیق کا غلام بہت خوبصورت اور دس ہزار
دینار کا مالک تہا پر کافر تہا ہرگز ایمان نہ لاتا تہا حضرت صدیق اوسے کہتے تہے کہ اگر تو ایمان لاوے
تو تجہے مال سمیت آزاد کر دون وہ نہ مانتا تہا اس سبب صدیق اکبر اوس سے بیزار رہتے تہے جب وہ بات
امیہ سے سنی تو دلمین بہت غنیمت جانا اور خوش ہو کر نسطاس کو اوسکے مال سمیت امیہ کو دیا
اور حضرت بلال کو اوس سے لیکر آخرت کی صواب کی امید پر اوسیوقت آزاد کیا خدا تعالی نے
یہہ آیتین اونکی شان مین بہیجین ۞ فتح الرحمان وجل ۞ وَاَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى اور جس کسی نے بخل کیا اپنے مال دینے مین اور بے پروا ہی کی آخرت کی
نعمتون سے اور اس مال کو سبب جانا بے پروا ہی کا وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور
جہٹ لایا پیغمبر کی شریعت کو اور آخرت کی نیک خیرات کو تو بس اوس نے ایسا کام کیا کہ بڑا
برا ہے اسواسطے کہ بخل سب دینون اور مذہبون مین برا ہے اور معیوب اور بے پروا ہے آخرت
کے ثواب سے مالکے گہمنڈ پر خیر کی رغبت کو بالکل درہم برہم کر دیتی ہے اور پیغمبر کی شریعت کو
جہٹلانے کے سبب سے اسکا اعتقاد فاسد ہو گیا تو کئی وجہ سے اوسکی عمل مین بہتری پائی نہ گئی
اسواسطیکہ ظاہر عمل اوسکا بخل سے اور باطن عمل اوسکا بے پروا ہے مال کے گہمنڈ پر آخرت کے
ثواب سے اور عتقاد اوسکا شریعت کو جہوٹا جانتا ہے اور یہہ سب باتین بد ہین تو برائی اسکے نزدیک ہوگی
چنانچہ فرماتے ہین فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ پہر شتابی آسان کرین گے ہم اوسپر سختی
اور دشواری کی راہ کو تا کہ باطل راہ ہو نمین اور بدعتونمین محنتین اور مشقتین کہینچے اور رنج اوٹہاوے
اور نماز کی دو رکعتین پڑہنے مین سستی کرے اور دل چرا وے چنانچہ دوسری جگہہ ایسے شخصونکے
حقمین ارشاد ہوا ہے وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى اور دوسری جگہہ پر فرمایا ہے وَاِنَّهَا
لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ اور جب موت ایسے لوگون کو پہنچتی ہے تو نہایت سختی اور رنج سے
اس جہان سے جاتا ہے گویا باغ سے نکل کے قیدخانہ مین پڑا اور منکر نکیر کے سوال مین اور حشر
اور نشر مین اور حساب اور میزان مین طرح طرحکی سختیان اور عذاب دیکہتا ہے اور بعد ان سبکے
دوزخ مین پڑنا سبسے زیادہ عذاب ہے اعوذ باللہ منہا اور جس مال کو جوڑ جوڑ کے رکہا تہا اس امید سے
کہ سختی کے وقت کام آویگا اور اوسکے سبب سے مصیبت آئی ہوئی ٹل جاویگی سو ایسے وقت مین
اوس سے جدا ہو گیا اور دارثونکی ہاتہہ مین پڑا ۞ عزیزی ۞ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى یعنی پس مہیا کر دانیم مر ورا برائے صفتے کہ مودی بدشواری و محنت بود یعنی کردار
کہ اورا بدوزخ برد ۔ فیہ اشارۃ الی ان من بخل فی نفسہ بالطاعۃ والعبادۃ الروحیۃ والسرۃ والقلبیۃ واستغنی
عن الاقبال علینا وکذب بالحسنی التی اعطیناہا ایاہ من سلامۃ الاعضاء والجوارح والجاہ والمال

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ای وہی البعد عن الطرد واللعن ودخول نار الحجاب ۞ روح البیان ۞ عن علی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ الا قد کتب مکانہا من الجنۃ والنار فقال رجلا ادنا نتکل
علی کتابنا وندع العمل قال لا ولاکن اعملو فکل میسر لما خلق لہ اما اہل الشقاء فییسرون لعمل اہل الشقاء
واما اہل السعادۃ فییسرون لعمل اہل السعادۃ ثم تلا وروی عن عطاء قال کان لرجل من الانصار
نخلۃ وکان لہ جار یسقط من بلحہا فی دار جارہ وکان صبیانہ یتناولون منہ فشکا ذلک الی النبی فقال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعہا بنخلۃ فی الجنۃ فابی فخرج فلقیہ ابو الدحداح فقال لہ ہل لک ان تبیعہا بحبس
یعنی حایطا لہ فقال ہی لک فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اشتریہا منی بنخلۃ فی الجنۃ
قال نعم قال ہی لک فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جار الانصار فقال خذہا فانزل اللہ تعالٰی وَاللَّیْلِ
اِذَا یَغْشٰی ۝ الی قولہ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ابو الدحداح والانصاری صاحب النخلۃ فَاَمَّا مَنْ
اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ ابو الدحداح وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ۝ یعنی
الجنۃ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی یعنی الانصاری وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی یعنی الثواب فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی یعنی النار
وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ۝ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ۝ اور نہ بچاویگا اور نہ دور کریگا عذاب اوس سے
مال اوسکا جبکہ جا پڑیگا گور میں ہمارا ذمہ ہے سوجھا دینا راہ حق اور باطل ورد وعید وَاِنَّ
لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی ۝ اور ہمارے واسطے ہے یعنی ہم مالک ہیں آخرت کی اور دنیا کی
جسکو چاہیں بخشیں فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۝ پہر ہم ڈراتے ہیں تمکو بہڑکتی اگ سے لَا
یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی ۝ الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ نہ اندر اویگا اگ کے مگر وہ بدبخت جسنے جہوٹا
جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور منہ پہیرا ایمان لانے سے اب یہاں پر جانا چاہیے کہ بدبختی کئی
قسم کی ہوتی ہے کسی کو دنیا کی ظاہر کاموں میں بدبخت کرتے ہیں کہ بدن اوسکا سخت بیماریوں
میں گرفتار رہتا ہے اور ہر کسب اور دہندے میں مال پیدا کرنے سے محروم رہتا ہے یہانتک کہ ادمیوں کی
نظر ولنے کر پڑتا ہے اور سب کی نزدیک ذلیل اور بیقدر ہو جاتا ہے اور کسی کو آخرت کی کاموں میں
بدبختی نصیب کرتے ہیں اور اوسکے بہت مرتبے ہیں کسی کو گناہ صغیرہ کی اصرار پر اور عبادتوں میں
سستی کرنے پر مبتلا کرتے ہیں اور کسی کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کرکے توبہ کی توفیق سے دور کرتے ہیں
اور کسی کو شرک اور کفر میں کہ پرلے درجے کی بدبختی کے مرتبے ہیں گرفتار کرتے ہیں پہر چونکہ دنیا کے
کام ایک ان نیست اور نابود ہونے والے ہیں تو یہاں کی بدبختی چنداں اعتبار نہیں رکہتی ہے
حقیقت میں بدبخت عند اللہ وہ شخص ہے جو آخرت کے کاموں میں بدبخت ہے انہیں نہے اقسام میں
ایک اس قسم کے بدبخت ہیں کہ سختیوں کے دیکہنے اور عذاب کے چکہنے سے عالم برزخ
میں اور حشر اور نشر کا احوال اور حساب اور میزان کا رنج اور مشقت کہینچنے سے قیامت کے میدان میں
اور انبیاء اور اولیاء کی شفاعت سے انکی بدبختی بالکل جاتی رہے گی جیسے گنہگار صغیرہ پر
اصرار کرنے والے اور کبیرہ کی بے توبہ مرنے والے اور دوسرے قسم کے وہ بدبخت ہیں جنکی بدبختی ہرگز

اوسنے جدا ہونے والی نہین ہے جیسے کافر اور مشرک کی شفاعت اونکے حق مین کام نہ آویگی
اور قبول نہ ہوگی سو جو پہلی قسم مین مبتلا ہین وہی شقی ہین اور جو دوسری قسم کے گرفتار ہین
وے اشقی ہین اسواسطے اشقی کی تفسیر مین یہہ ارشاد ہوا اَلَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝
یعنی سب بدبختون سے بڑا بدبخت وہ ہے جسنے دینکو جھٹلایا اور اللہ تعالی کے حکم سے منہ کو
موڑا اور یہہ تفسیر مطابق نہین ہوئی مگر کافر پر اسواسطے کہ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہ کرے لیکن
دین کی تصدیق مین اوسکی کچھہ فرق نہین آتا یعنی دین اسلام کو ہرگز ہرگز جھوٹا نہین بتاتا
اور اللہ تعالی کے حکم قبول کرنے سے کبھی منہ نہین موڑتا یعنی یہہ نہین کہتا کہ یہہ حکم جھوٹے ہین
بلکہ یہی کہتا ہے کہ یہہ حکم برحق ہین مگر نفس کی شامت سے مجھسے کچھہ ہو نہین سکتا۔ عزیزی
اب یہان پر باقی رہا ایک سوال اور وہ سوال یہہ ہے کہ جب اشقے سے مراد کافر ہوا تو اگ مین
جانیکا انحصار کافر ہی کے واسطے ہونا اسکے کیا معنے ہونگے اسواسطے کہ گنہگار ایماندار کا
اگ مین جانا اوسکے گناہ کی قدر ثابت ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ یہان
وہ اگ مراد ہے جسکی لپک دو سو برس کی راہ سے کھینچ لے گی اور یہہ اگ خاص ہے کافرونکے
واسطے اور مومن گنہگار اگرچہ بقدر گناہ کے اگ مین رہیگا لیکن وہ اگ اور ہے یہہ اگ نہین ہے
جو کافرونکے واسطے خاص ہے تو اس صورت مین حصر درست ہوگیا اور بعضے مفسرون نے
اس شبہ کے جواب مین ایسا لکھا ہے جو کہ مسلمان گنہگار کا دوزخ مین جانا جیسے تمانی یعنی گہرکی
اور ادب دینے کیطور ہوگا تو گویا اگ مین جانا ہوا اگ مین جانا وہ ہے جسکے بعد کبھی نکلنا نہو
ایسا جانا خاص ہے کافرون کے واسطے تو حصر سے اسطرح کا داخل ہونا مراد ہے نہ مطلق داخل ہونا
چنانچہ بولتے ہین کہ کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت نہ پائے مگر عمرو نے یعنی لڑنا جیسا چاہئے ویسا
کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت کا مال بہت کسی نے نپایا مگر عمرو نے اور جو اگلے آیت مین سَیُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَی ۝ کے لفظ وارد ہے حصر کا حرف مذکور نہین ہے تو وہان یہ شبہہ ہی نہین وارد ہوتا
اور وہ جو بعضون نے کہا ہے کہ جب نارًا تَلَظّٰی کے لفظ سے خاص اگ مراد ہوئی جو کافرون کی
ہے تو اس اگ سے دور رہنے مین سب ایماندار شریک ہین خاص اتقی کی تعریف بوجہی نہ گئی اسکا
جواب مین ہم کہتے ہین کہ اوس اگ سے دور رہنا بھی بہت طرح سے ہوتا ہے سو اتنے دوری
اتقی کے واسطے اور دوسرے مومنونکو وہ دوری حاصل نہین ہے اور یہہ احتمال ہے کہ سَیُجَنَّبُهَا
کی ضمیر اگ مطلق کی طرف پھرتی ہو اگ مقید مذکور کی قرینہ سے یعنی جب اوس اگ کا جو کافرونکے
واسطے خاص ہے ذکر ہوا تو مطلق اگ بھی اوس مین پائی گئی تو اوس مطلق کی طرف ضمیر پھر سکتی ہے
عزیزی ۝ قولہ ۝ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی استئناف مقرر لما قبلہ ای ان علینا بموجب قضائنا المبنی
علی الحکم البالغة حیث خلقنا الخلق للعبادة ان نبین لهم طریق الهدی ما یودی الیہ من طریق الضلال وما یودی الیہ
وقد فعلنا ذلک بما لا مزید علیہ حیث بینا حال سالک کلا الطریقین ترغیبا وترهیبا ومن هنا تبین ان الهدایة هی الدلالة

روح البیان ﷺ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ور جلد دور ہوجاویگا
اوس آگ سے وہ ڈرنے والا جسنے دیا مال اپنا خداتعالیٰ کی راہ مین اور چاہا اوس مال دینے سے پاکیزگی
اور ستہرائی ﷺ عزیزی ﷺ کافر کہتے تہے کہ بلال کا حق تہا صدیق اکبر پر اسواسطے اوسے
اسطرح لیکر آزاد کیا سو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جہوٹے ہین صدیق نے صرف آخرت کی ثواب کی
امید پر اوسے لیکر آزاد کیا وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ اور نہتا نزدیک صدیق کے کچہ حق
بلال کا جو اوسکا بدلا کرتا إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ مگر واسطے خوشی خداتعالیٰ کے جو پروردگار
ہے بڑا ہے نہایت بزرگ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ اور البتہ راضی ہوگا خداتعالیٰ صدیق سے اور دیویگا
صدیق کو جو وعدہ کیا ہے آخرت کے ثواب کا ﷺ معا عزیزی روح ﷺ ف ﷺ اہل
بیان فضیلت ابوبکر صدیق
سنت اور جماعت نے حضرت ابوبکر رض کی فضیلت اور بزرگی سب امت پر بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ سب باتون مین سب مسلمانون سے نکالی ہے اور یہی آیت اسکی دلیل ہے اور
تقریر اس دلیل کی اس طرح پر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حق تعالیٰ نے اتقی
فرمایا ہے اور دوسری آیت مین فرمایا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی بیشک بڑا بزرگ
تم مین سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو بڑا متقی ہے تو ان دونون آیتون کو ملا دینے سے
ایسا ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آدمیون مین بڑے بزرگ ہین اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اور یہی معنے ہین افضلیت کے اور تفضیلی لوگ کہتے ہین کہ یہان پر اتقی سے متقی مراد ہے نہ یہ
کہ جو سب سے زیادہ ہو تقوی مین وہ مراد ہو اسواسطے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ کمتر تہے تو ان معنون سے انپر اتقی ہونا ثابت ہوا بلکہ یہہ لفظ
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم پر البتہ صادق ہوتی ہے اور جب اتقی تقی کے معنون مین
ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا سب امت پر ثابت نہوا اور اہل سنت انکے جواب مین
کہتے ہین کہ اتقی کو تقی کے معنون مین کہنا عربی لغت کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام
کو کہ ٹہیٹ عربی ہے اسی معنون پر ڈہالنا جو عربی محاورہ کے خلاف ہو درست نہین ہے
اور جو ضرورت ان معنون کی بیان کرنے مین مراد لینے مین بیان کرتے ہین وہ مردود ہے
کیونکہ کلام دوسرے آدمیون مین ہے نہ پیغمبرون مین ...... اسواسطے کہ شریعت کے قواعد سے
معلوم ہوچکا ہے کہ سب پیغمبر بزرگی اور مرتبہ مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے ہین پیغمبرون
کو دوسرے آدمیون پر اور دوسرے آدمیونکو پیغمبرون پر کسی امر مین قیاس نہ کیا چاہیے اسواسطے
کہ ایسے لفظون کے بولنے سے بزرگی و بڑائی کے مقام پر عرف شرعی مین امت ہی
مراد ہوتی ہے پیغمبر ہرگز اس سے مراد نہین ہوتی اور عرف کے تخصیص کی تخصیص سے قوی
ہوتی ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ گیہون کی روٹی دوسری روٹی سے اچہی ہوتی ہے
تو اسکلام سے یہہ لوجہا جاویگا کہ بادام کی روٹی سے بہی بہتر ہوتی ہے باوجود اسبات کے

کہ بادام کی بہی روٹی ہوتی ہے لیکن وہ اس کلام مین خارج ہے اسواسطے کہ اس کلام کے بولنے سے وہ روٹی مراد ہے جو غلے سے ہو نہ وہ روٹی جو میوے سے بنی ہو اور بعضے اہل سنت اور جماعت کے بزرگون سے سنا گیا ہے کہ فرماتے تہے کہ الاتقی یہان اپنے اصل معنی تفضیل پر ہے یعنی وہ شخص کہ تقوی مین زیادہ ہو اپنے سوا کل پر خواہ پیغمبر ہوا خواہ امت لیکن یہہ خاص اُن لوگون کی نسبت سے ہے جو زندہ ہین تو حضرت ابو بکر آخر عمر مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اون کی خلافت کا زمانہ تہا اس کلمے کی مصداق ہوسکتے ہین یعنی الاتقی کا لفظ اوسوقت مین اونپر صادق آتا ہے اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جو زمین مین نہین ہین بلکہ آسمان پر ہین تو دنیا والون کے نزدیک مردے کا حکم رکہتے ہین اور الاتقی کو یہہ لازم نہین ہے کہ ہر وقت اور ہر شخص کی نسبت سے زندہ ہو یا مردہ تقوی مین زیادہ ہو اگر ایسا ہو تو کسی کو متقی کہنا بہی درست نہو اسواسطے کہ لڑکپن مین تقوی ہو نہین سکتا ہے اور ہر منصب اور ہر مرتبہ کو جو شرع مین محمود ہین اون سب مین آخر عمر کا اعتبار ہے جیسے صالح ہونا یا غوث ہونا یا قطب ہونا یا ولی ہونا یا نبی ہونا اسواسطے جو شخص کہ اپنے عمر مین ان مرتبونکو پہنچتے ہین انکو بہی انہی القابون سے ذکر کرتے ہین اگرچہ لڑکپن مین اور جوانی مین انکو یہہ مرتبہ حاصل نہوا تہا تو معلوم ہوا کہ اتقی اُسیکو کہتے ہین جو اپنے آخر عمر مین کہ وہ ہے عملون کے اعتبار کا وقت ہے اپنے زمانے کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہو اور تقوی مین زیادہ پس اس تقریر سے اپنا مطلب ثابت ہوا بغیر تکلف اور تاویل کے اور دوزخ کی آگ سے دور رکہنے مین الاتقی فرمایا ہے تو اب وہ عمل اونکے جنکے سبب آنحضرت نے فرمائی اون کے دینے کے وقت درگاہ الٰہی مین مقبول ہوئی تہے یاد فرماتے ہین الذی یؤتی مالہ الی آخرہ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی کا سلوک و احسان مجہپر ایسا نہین کہ جسکا بدلہ دنیا مین مینے اوسکے ساتھ نہ کیا ہو سوائے ابو بکر کے کہ اوسکے احسان اور سلوک کا عوض مین نے نہین کیا اسکا عوض اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن عنایت فرماویگا اور جامع عبد الرزاق مین صحیح طریق سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا مال مسلمانون مین سے میرے کام ایسا نہین آیا جیسا ابو بکر کا مال میری ضرورت پر کام آیا راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مال کو اسطرح سے صرف کرتے تہے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہے اور ابن ماجہ کی سنن مین مذکور ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال سے مجہکو اسقدر نفع نہین ہوا جسقدر ابو بکر کے مال سے مجہکو نفع ہوا حضرت ابو بکر صدیق رض عنہ وہان پر حاضر تہے گریہ وزاری کرکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بہی آپکا ہون اور میرا مال بہی آپکا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی روز پہلے اپنے وفات سے خطبہ پڑہا اور اوسمین تعریف حضرت ابو بکر صدیق رض عنہ کی بہت ارشاد فرمائی اوسمین سے یہہ بہی

فرمایا کسی کا احسان مالی وسلوک اور حق الخدمت بدن اور جان کا مجہپر اسقدر نہین ہے جسقدر
ابوبکر کا ہے اپنی بیٹی میرے نکاح مین دی اور مجھسے مہر نہ لیا اور بلال کو اپنی خالص مال سے
مول لیکر آزاد کیا اور مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی سفر مین سب اسباب زاد وراحلہ کا درست کرکے مجھکو
دیا اور اپنی جان ومال سے ہمیشہ میری غمخواری کرتا رہا سو اب سب کی دروازے مسجد کی طرف
بند کرو سوائے ابوبکر کے دروازے کے اسجگہہ سے ثواب کا اندازہ اور مرتبہ کمال حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا پوچھا چاہیے کہ کسقدر ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اسپر بھی اگر کسی کو
آپ کی مرتبہ مین شک شبہہ باقی رہے تو یہہ سمجھہ لے کہ ایمان کی آفتاب کا پرتو ابتک پرچہا واہی
اوسکے دل پر نہین پہنچا ہے ورنہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ اور حضرت ابوبکر صدیق
کے کمال کا مرتبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا علام الغیوب خود اونکے دل کی اخلاص پر گواہی دیتا ہے
اور اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى اور بڑی کمال کے مرتبہ
پر حضرت ابوبکر صدیق کی یہہ بات دلالت کرتی ہے کہ حقتعالی نے جسطرح سے اپنے پیغمبر کی
دل جوئی اور خاطر داری کیواسطے والضحی کی سورت مین وعدہ فرمایا ہے کہ ولسوف یعطیک
ربک فترضی اسیطرح سے اس سورت مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے وعدہ
رضامندی کا فرمایا ہے کہ ولسوف یرضی اسواسطے کہ یرضی مین جو ضمیر ہے وہ دو احتمال رکھتی
ہے ایک یہہ کہ حضرت ابوبکر صدیق کی طرف پہرے دوسری یہہ کہ حقتعالی کی طرف پہرے
لیکن دونو صورتو مین اپنا مطلب حاصل ہے ولنعم ما قیل بخت اگر مدد کند دامنش آورد بکف
گر بکشم زہے طرب ور بکشد زہے شرف یعنی اگر اپنے نصیب کے مدد سے معشوق کا دامن ہاتہہ مین
آوے پہر اگر مین اوسکو کہینچون تو زہی نصیب میرے اور اگر وہ کہینچے تو زہے بزرگی اپنی
روشندلان صدیق اعظم گشتہ اقلیم تصدیقش مسلم زمہرت روز دیدار روشنائی تبدیل تقدیر
آشنائی ولسوف یرضی جواب قسم مضمر ای واللہ لسوف یرضی ذالک الاتقی الموصوف بما ذکر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ واللیل اعطاہ اللہ تعالی حتی یرضی ویسرہ للیسری وعافاہ من العسر ویسرہ
الیسری ❊ روح البیان وبیضاوی وعزیزی ❊

سورۃ الضحی ١

والضحی سورۃ مکی ہے اور اس مین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو بیانوے حرف ہین
اور اسکو والضحی اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت مین اول قسم ضحی کی کہائی ہے اور ضحی
کے معنی دن چڑہے کا وقت اور آفتاب بلند ہونیکا وقت ہے اور اوسوقت کا ظہور وزرات
اندہیرے کے بعد وحی بار بار آنیکی دلیل ہے اور اس سورت نازل ہونے سے یہی مقصود تہا
کہ وحی اکثر اوقات آیا کرے اس واسطے کہ اوسکے نازل ہونیکا سبب یہ لکہتے ہین کہ جب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین اسلام کی دعوت شروع کی اور لوگونکو مسلمانی کی راہ پر بلانے
لگے تب مکہ والون نے مدینے کے یہودیون کے پاس آدمی بہیجے کہ ہم مین ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہے

جو نبوت اور پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اوسکے سچائی آزمانے کے واسطے کچھہ نشان بتلاؤ کہ تم اہل کتاب ہو اور
پیغمبرون کی نشانیون سے خوب واقف ہو تاکہ اوس نشانی سے ہم اوسی امتحان کرین یہودیون نے
کہا کہ تم اوس سے تین چیزین پوچھو سکندر ذوالقرنین کا احوال اور اصحاب کہف کا قصہ اور حقیقت
روح کی مکے کے کافرون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اون تین چیزون کا سوال کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مین ان تین چیزون کی خبر تمہکو کل دونگا اور اوسوقت انشاء اللہ تعالی
کہنا آپکی زبان مبارک پر نہ آیا تو کئی دن تک وحی کا آنا بند رہا بعضے کہتے ہین دس دن تک اور بعضے
پندرہ دن تک اور بعضون نے اسسے بہی زیادہ لکہا ہے یعنی چالیس دن تک وحی نہ آئی اس سبب سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا غم ہوا دشمن اسکی خوشی سے طعن اور بدگوئی کرنے لگے یہانتک کہ
ابولہب سر مجلس کہتا تہا کہ اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهُ رَبُّهُ وَقَلٰی یعنی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خدا نے چہوڑ دیا اور ناخوش ہوا اور ابولہب کی جورو نے ایکبار ہنسی اور
ٹہٹہول سے کہ عورتون کی طبیعت مین ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور شریف مین آکر
بولی کہ مَا اَرٰی شَیْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ یعنی تیرا شیطان جو تیرے پاس
آتا تہا تجہکو چہوڑ گیا ایسے وحشتناک باتونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ غم ہوا اور بی بی
خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ بات کہنے لگے اوسی حالت مین یہ سورت نازل ہوئی
اور اسکے شروع مین دن اور رات کا آنا جانا اور عالم مین روشنی اندہیرے کے ہیر پہیر ہونیکا بیان
فرمایا تا اس امر کو سمجہین کہ دنیا کی چال ڈہال ایک حال پر نہین کبہی روز روشن سارے جہانکو
روشن کرتا ہے اور کبہی اندہیری رات اندہیرا کر دیتی ہے جیسا نور ہمیشہ قیام نہین کرتا ویسا ہی
اندہیرا ہی سدا نہین ٹہیرتا اندہیرے کے بعد اوجالا آتا ہے اور اوجالے کے بعد اندہیرا
ہو جاتا ہے اسیطرح وحی کا آنا اور اسکا بند ہونا سمجہا چاہیے اگر کئی روز اٹک جاوے تو دل تنگ
ہوا چاہیے اسمین بہی حکمتین ہین جسطرح رات کے آنے مین حکمتین ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی قسم ہے دن چڑہنے کی جبکہ دہوپ پہیل جاتی ہے
اور قسم ہے رات کی جبکہ اندہیرا ہوتا ہے ترجمہ ف کسی دن حضرت جبرئیل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حکم اور آیت قرآن شریف کی نہ لائے کافرون نے طعنہ دینا شروع کیا اور
کہا کہ محمد کے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑا اور اوسسے بیزار ہوا جب خدا تعالی نے یہ سورت نازل
فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ وسلم مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی نہین چہوڑا تجکو
پروردگار تیرے نے اور نہین بیزار ہوا تجہسے یہ کافر جہوٹے ہین تو فکر نکر اور یہان ایک بحث ہے
کہ سورہ واللیل مین اول رات کی قسم کہائی ہے بعد اوسکے دن کی اور سورہ والضحی مین برخلاف
اسکے فرمایا ہے اسکا کیا سبب ہے مفسرون نے یون فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایککو ہی ایک طرحکی فضیلت
شرافت سے خصوصیت بخشی ہے کہ رحمت اور آرام اور سکون اور خواب اور پردہ پوشی کا سبب ہے

علی ہذا القیاس اونکو بہی ایک طور کے بزرگی اور کرامت سے مخصوص فرمایا ہے کہ وہ معیشت کی کاروبار
کی درستی کا ایک دوسریکا ملاقات کا آمد ورفت کے آسانیکا باعث ہے اور واللیل مین راتکی قسم
مقدم اور والضحی مین دن کی قسم مقدم لانے مین یہہ بہید ہے کہ واللیل کی سورت حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے اور اونکو نور اسلام کے اول کفر کی تاریکی لاحق تہے یہہ والضحی
کی سورۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ اونکو ابتدا سے عصمت کا نور حاصل تہا اسلئے
والضحی کی سورتکو دنکی ذکر سے شروع کیا کہ نورانیکی مانند ہے اور اسجگہہ ایک لطیفہ اور ہے کہ اگر
شروع مین راتکو ذکر کرین کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مناسب پہراسکے اوپر جو بعد مین
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جالمین کہ دن کی مانند ہین جیسا کہ رات کے بعد دن آتا ہے اور
اگر روز کو شروع مین ذکر کرین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے بعد ازان اوسپر بلا فاصلہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یاد وین کہ راتکی مانند ہین کیونکہ روز کے پیچہے بلا فاصلہ رات آتی ہے
اور اس لطیفے سے ان دونون بزرگوار دن کی رفاقت ایک تن ایک من کی بہت اچہی طرح سے
جلوہ گر ہوتی ہے چنانچہ اس رفاقت کا اثر غار کے قصہ سے اور ایک جگہ مدفون ہونے سے اور
دوسری صحبتون سے ظاہر ہوا ہے اور یہان ایک لطیفہ اور بہی ہے کہ جب کافرون نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان کیا کہ تجہکو تیرے پروردگار نے چہوڑ دیا اور رخصت کیا اور مدعی ہوئے
تب مدعی پر شاہد لانا اور منکر پر قسم کہانا ضرور پڑا تو پہلے اونکو کہا کہ تم اس دعوی کے شاہد لاؤ جب
شاہد لانے مین عاجز ہوئے تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم کہانا لازم ہوا تو دن اور
رات کی قسم کہا اور اونہون نے مدعا کا انکار کیا اور بعض مفسرون نے یون کہا ہے کہ ضحی سے
مراد رسول کی ولادت کا دن ہے اور لیل سے مراد معراج کی رات اور بعض کہتے ہین کہ ضحی سے مراد
رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا چہرہ مبارک ہے اور لیل سے مراد آنسرور عالم صلعم کی بال کہ سیاہی مین
رات کی مانند ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی سے مراد رسول اکرم صلعم کی وفات کا دن ہے اور لیل سے
مراد آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتین مشغول ہوتی کی رات اور بعضی کہتے ہین کہ ضحی سے مراد
اوسی علم کا نور ہے جو آنحضرت صلعم کو دیا تہا اور اوسکی سبب سے عالم غیب کے اسرار منکشف ہوئی اور
لیل سے مراد عفو اور بخشش کا خلق ہے جس سے امت کے عیبون کو ڈہانک لیا اور بعضے کہتے ہین
کہ ضحی سے مراد اسلام کا اقبال ہے اور لیل سے مراد اسلام کی غریب اور سست ہونیکا زمانہ چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے ان الاسلام سیعود غریبا یعنی تحقیق اسلام نزدیک ہے کہ غریب اور سست
ہو جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی سے مراد زندگانی کا وقت ہے اور لیل سے مراد قبر مین جانیکا
وقت ہے اور یہہ سب باتین ہوسکتی ہین اور یہہ وقت ضحی کا بہت خصوصیتین رکہتا ہے ایک یہہ
کہ روزی کی تلاش کا اور علم وہنر حاصل کرنیکا اکثر یہی وقت ہے دوسرے یہہ کہ یہہ وقت فرض
نماز سے خالی ہے اور نفلی عبادت کی واسطے فرصت بہتری یہہ کہ اسیوقت مین خدا تعالے نے موسے

موسی علیہ السلام کے ساتھہ کلام کیا تہا چوتہے یہہ کہ اسوقت مین فرعون کے جادوگر موسی علیہ السلام کا
معجزہ دیکہکر ایمان لائے تہے اور سجدہ کیا پس یہہ وقت نور حق کے کمال ظاہر ہونیکا وقت ہے
باطل کے اندہیرے پر کہ اسکا اثر اگلی امتو نپر ہوگیا تہا پانچوین یہہ کہ ضحی کی نماز جسکے ادنی چار
رکعتین اور اعلی بارہ رکعتین ہین اور اس نماز کی بہت فضیلتین جو حدیث شریفین آئی ہین اسیوقت
مقرر ہے اور تجربہ والون نے لکہا ہے کہ جو فقر و فاقے سے ڈرتا ہو اوسی چاہیے کہ ضحی کی نماز پڑہا
کرے اور جو قبر کے اندہیرے سے ڈرتا ہو تو چاہیے کہ تہجد کی نماز پڑہتا رہے اور مشائخون کی اوراد مین مقرر
ہے کہ ضحی کی نماز چار رکعتون مین یہہ چار سورتین سورة والشمس اور سورة واللیل اور سورة والضحی اور
سورة الم نشرح پڑہتے ہین وصلاة الضحی سنة بالاتفاق ووقتها اذا علت الشمس الی قبيل وقت
الزوال وهی عند ابی حنيفة ركعتان او اربع بتسليمة وعند مالك لا ينحصر وعند الشافعی واحمد اقلها ركعتان
واختلف فی اكثرها فقال الشافعی ثنتا عشرة وقال احمد ثمان وهو الذی عليه الاكثرون من اصحاب الشافعی
وصححه النووی فی التحقيق وقد صح ان النبی عليه السلام صلی الضحی يوم فتح مكة ثمانی ركعات وهو فی بيت
ام هانی وكان يصلی صلوة الضحی قبل ذالك ايضا اور اکثر علما اوسکے استحباب کے قائل ہین مختار قول
یہی ہے اور شیخ ولی الدین ابن عراقی نے لکہا ہے کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلات ضحی کے
بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر
معنوی کو پہونچی ہین اور قاضی ابی بکر نے کہا ہے یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولونکی ہے اور سیوطی
لایا ہے دیلمی سے کہ اوسنے نقل کی حدیث ابو ہریرہ رض کی کہ صلاة ضحی اکثر صلاة داؤد علیہ السلام
کی ہے اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہے کہ نماز ضحی ایسی نماز ہے کہ محافظت کرتے تہے
اوسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام او عیسی علیہ السلام
صلوات اللہ علیہم اجمعین ۵ ع ط وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اور ہر طرح آخرت یعنی وہ جہان
بہتر ہے تجہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۰ اور البتہ اب بخشیگا
تجکو پروردگار تیرا اے محمد ایسا کچہہ کہ پہر تو راضی ہوگا یعنی ایسی بخشش کریگا خداتعالے تجہپر جو کچہہ
آرزو باقی نرہی کی فتح اور یہہ وعدہ نہایت وسعت اور فراخی رکہتا ہے اور خصوصًا وہ فرجب
یعنی وہ پیغمبر جنکو یہہ وعدہ دیا ہے ایسے پیغمبر عالی شان ہین اونکے حوصلے استعداد پر نظر کرکے
دیکہا چاہیے کہ کسقدر عنایتین اور بخشش دی جاوینگی تا مخصوص اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اوسوقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحاب سے فرمایا کہ مین ہرگز راضی
نہین ہونیکا جبتک کہ اپنی امت سے ایک ایک آدمی کو بہشت مین داخل نہ کرونگا اور اوس
جناب رسالت مآب کے حق مین اونکی روح مبارک پیدا ہونیکی ابتدا سے بہشت مین داخل
ہونے تک جو جو آلہی بخششین اور عنایتین عطا ہوئی ہین اور ہونگی ہین اور ہونگی سو قیاس اور
بیان کے احاطے سے باہر ہین اونمین سے کچہہ مجمل اور خلاصہ بیان کرنیمین آتا ہے تاکہ اس آیت کی

سنی بہت اچھی طرح سننے والونکی ذہن مین گذرین ایک یہہ ہے کہ آنحضرت اپنے پیٹہ کے پیچھے بیا
دیکھتے ہتے جیسے روبرو اور رات کی وقت اندہیرے مین ایسا دیکھتے تہتے جیسا دنکو روشنی مین
اور حضرت صلعم کی منہہ مبارک کا لعاب کہاری پانی کو میٹہا کرتا تہا اور شیر خوردہ بچونکو اپنی منہہ کے لعاب کے
ایک قطرہ چکہاتے ہتے تو وہ بچی سارا دن پیٹ بہرے رہتے ہتے دن بہر دودہ طلب کرتے ہتے
چنانچہ عاشورہ کے دن اہل بیت کے بچون سے تجربہ ہوا ہے اور آنحضرت صلعم کی نعلین سپید رنگ
اجلی شفاف ہتین اونمین سے صلا بال کا نام نہ تہا اور آنحضرت صلعم کی آواز اتنی دور جاتی ہتی جو
اورونکی آواز اوسکی دسوین حصے تک نہ جاتی ہتی اور آپکی آواز اتنی دور سی سنتی ہتے جو اورونکی
آواز اوس جگہ سے سن نہ سکتے ہتے اور آنحضرت صلعم کی آنکہین سو جاتی ہتین اور دل جاگتا تہا تہا
اور آنحضرت صلعم کو ساری عمر مین جمائی نہ آئی اور کبہی احتلام نہوا اور اونکی بدن مبارک کا پسینہ مشک سے
بہت خوشبودار تہا یہانتک کہ اگر کسی رستے سے آپ تشریف لیجاتے تو لوگ اون کے پسینہ کی
خوشبو کے سبب سے جو اوس ہوا مین پہیل جاتی ہتی معلوم کرتے ہتے کہ آنحضرت صلعم اس رستہ سے تشریف
لیگئے ہین اور کسی آدمی نے اونکے پیخانہ کو زمین پر نہ دیکہا زمین پہٹ کر نگل لیتی ہتی اور اوس
جگہہ سے مشک کی خوشبو نکلتی ہتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد کے وقت ختنہ کئے ہوئے
ناف کٹی ہوئی اور پاک صاف کہ اصلا اون کے بدن مبارک پر پلید کیا اثر نتہا پیدا ہوئی اور
زمین پر سجدہ کیا اور اپنے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹہائی ہوئے آئے اور اون کے تولد
کے وقت ایک نور چمکا اور ایسے روشنی ہوئی جو اونکے ماکو اس روشنی کے سبب سے شام کے
شہر نظر آئے اور فرشتے انکا جہولا جہولاتے ہتے اور چاند آپکے ساتہہ بچپن کے وقت جہولے مین (م
باتین کرتا تہا اور جب اوسکو اشارہ کرتے تو اونکی طرف جہکتا تہا اور بارہا جہولے مین کلام کیا
اور بادل اونپر ہمیشہ دہوپ کے وقت سایہ کرتا تہا اور اگر پہاڑ کے تلے تشریف رکہتے تو پہاڑ کا سایہ اونکی طرف
متوجہ ہوتا تہا اور اونکا سایہ زمین پر گرتا نتہا اور اونکی پوشاک پر مکہی بیٹہتی نہتی اور اگر آپ
کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ جانور آپکے سواری کے مدت تک لید اور پیشاب نکرتا تہا اور عالم
ارواح مین جو اول پیدا ہوا سو آپ ہتے اور پہلے جسنے الست بربکم کے جواب مین بلی کہا سو بہی
آپ ہتے اور معراج اور براق کی سواری بہی مخصوص آپکو ہتی اور آسمان پر جانا اور قاب قوسین تک
پہنچنا اور دیدار آلہی سے مشرف ہونا اور فرشتونکو انکی فوج اور سپاہ بنانا کہ لشکر کیطرح انکی ہمراہ
ہوکر لڑے یہ بہی خاصہ اونہین کا ہے اور چاند کا دو ٹکڑے کرنا اور دوسرے عجایب معجزے
بہی اونہین کے ساتہہ مخصوص ہین اور قیامت کے دن جتنا کچہہ انکو ملیگا اونا کسی اور کو نہ ملیگا
اور جو پہلے قبر سے اوٹہیگا سو آپ ہونگے اور جو پہلے بیہوشی سے ہوشیار ہوگا سو بہی
آپ ہونگے اور اونہین کو حشر مین براق پر لادینگے اور ستر ہزار فرشتے ان کے چوگرد ہونگے
اور اونہین کو عرش عظیم کے داہنی طرف کرسی پر بٹہائینگے اور مقام محمود سے مشرف کرینگے

اور لواء الحمد یعنی الحمد کا جھنڈا اُنکے ہاتھ دینگے کہ حضرت آدمؑ اور انکے تمام اولاد اوسی جھنڈے کے تلے ہونگے اور سارے انبیا اپنی امتوں سمیت اونکے پیچھے چلینگے اور پروردگار کا دیدار دیکھنا پہلے اونہیں سے شروع ہوگا اور اونہی کو شفاعت عظمیٰ سے مخصوص کرینگے اور پل صراط پر جو پہلے گذر کریگا سو آپ ہی ہونگے اور محشر کے سارے خلایق کو حکم ہوگا کہ اپنے آنکھیں بند کرو تاکہ اونکی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پلصراط پر سے تشریف لیجاوین اور پہلی جو بہشت کا دروازہ کھولیگا سو آپ ہونگے اور اونہیں کو قیامت کے وسیلے کے مرتبہ سے مشرف کرینگے اور وہ وسیلہ ایک ایسا نہایت بلند مرتبہ ہے جو مخلوقات سے کسی کو میسر نہوا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب شریعتوں میں جن چیزوں سے مخصوص ہیں سو بہت ہیں اونکی گنتی طویل ہے اونہیں سے ایک یہہ ہے کہ انکو کافروںکی غنیمت کا مال حلال کیا اور اونکے واسطے زمین کو مسجد بنا دیا یعنی جسجگہہ چاہیں نماز پڑہیں اور اونکے واسطے زمین کی مٹی کو پاک اور پاک کرنی والی کیا اور پانچ وقتونکی نماز اور وضو اس طریق سے اور اذان اور اقامت اور سورہ الحمد اور آمین اور جمعہ کا روزا اور قبولیت کے ساعت جو جمعہ کے روز میں ہے اور رمضان شریف اور شب قدر کی برکتیں کہ یہہ سب وہیں کیواسطے مخصوص ہیں اور یہہ خصوصیتیں دریافت کرنیکو ظاہر نظر پہنچتی ہے اور اُنکی وہ خصوصیتیں جو باطنی مراتب کے موجب ہیں اور وہ انوار اور وہ تجلیات جو روز بروز بڑہتے اور زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ احوالات اور مقامات جو اونکی امتوں کو اونکی پیروی اور تابعداری کے طفیل سے حاصل ہوی اور ہوتے ہیں اور قیامت تلک حاصل ہونگے اور وہ علوم اور عرفان جو انکو عطا ہوے ہیں سو بے انتہا ہیں اور اس وکشوف کی آیت میں ان سب چیزونکی طرف اشارہ ہے یعنی یہہ سب تمہیں ملینگے اسواسطے عطا کو خاص نہ کیا یعنی یہہ کچھ اور اتنا کچھہ نہ فرمایا ❁ عزیزی ❁ **قوله ماودعك ربك** جواب القسم والتودیع مبالغة فی الوداع وہو الترک **وما قلىٰ** اے وما ابغضک والابغاض دشمن داشتن روے ان الوحی تأخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضعة عشر یوما لترکہ الاستثناء وذلک مشرکی قریش ارسلوا الی یہود المدینة وسالوہم عن امر محمد علیہ السلام فقالت لہم الیہود سلوہ عن اصحاب الکہف وعن قصة ذی القرنین وعن الروح فان اخبرکم عن قصة اہل الکہف وقصة ذی القرنین ولم یخبرکم عن امر الروح فاعلموا انہ صادق فجاء المشرکون وسالوہ عنہا فقال علیہ السلام لہم ارجعوا انا اخبرکم غدا ولم یقل ان شاء اللہ فاحتبس الوحی عنہ ایاما فقال المشرکون ان محمدا ودعہ ربہ وقلاہ وان جبرئیل ابطا فشکا علیہ السلام ذلک الی خدیجة فقالت خدیجة لعل ربک قد قلاک فنزل جبرئیل بقولہ تعالیٰ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ فاخبرہ بما سئل عنہ وروی ان جروا دخل البیت فدخل تحت السریر فمات فمکث نبی اللہ ایاما لا ینزل علیہ الوحی فقال لخادمتہ خولة یا خولة ما حدث فی بیتی ان جبرئیل لا یاتینے قالت خولة فکنست البیت فاہویت بالمکنسة تحت السریر فاذا جرو میت فاخذتہ فالقیتہ خلف الجدار

فجاء نبی اللہ تر لقد بحیاۃ کان اذا نزل علیہ الوحی استقبلہ الرعدۃ فلما نزل جبرئیل سالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
سبب تاخیرہ فقال انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ قولہ ولسوف یعطیک ربک اللام للابتداء دخلت علی الخبر لتاکید مضمون
الجملۃ والمبتدا محذوف تقدیرہ ولانت سوف یعطیک ربک لان لام الابتداء لا تدخل الا علی الجملۃ الاسمیۃ ولیست للقسم لانہا
لا تدخل علی المضارع الا مع النون المؤکدۃ وجمعہا مع سوف للدلالۃ علی ان الاعطاء کائن لا محالۃ وان تراخی
لحکمۃ یعنی لام الابتداء لما تجردت للدلالۃ علی التاکید وکانت السین تدل علی التاخیر والتنفیس حصل من اجتماعہما
ان الاعطاء المتاخر لحکمۃ کائن لا محالۃ وکانت اللام لتاکید الحکم المقترن بالاستقبال روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی فاطمۃ
رضی اللہ عنہا وعلیہا کساء من وبر الابل وہی تطحن بیدیہا وترضع ولدہا فدمعت عیناہ لما ابصرہا یا بنتاہ تعجلی مرارۃ الدنیا بحلاوۃ
الآخرۃ فقد انزل اللہ ولسوف یعطیک ربک فترضٰی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ در کوفہ میفرمودہ کہ ای اہل عراق شما میگوید کہ
امیدوار ترین آیتی از قرآن اینست کہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وما اہل البیت برآنیم کہ امیدوار آیت ولسوف یعطیک
ربک فترضٰی بیشتر ہست یعنی ارجی آیۃ عند اہل البیت ہذہ الآیۃ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود کہ
یکی از امت وے در دوزخ باشد [illegible] کسی در کردہ کہ دارد چو تو سیدی پیش رو عطا شفاعت جانش دہند کہ
امت تمامی در زخ رہند و فی الحدیث اشفع لامتی حتی ینادینی ارضیت یا محمد فاقول رب قد رضیت قیل ولسوف
یعطیک ربک من الثواب وقیل من النصر والتمکین وکثرۃ المؤمنین فترضٰی ثم اخبر اللہ عز وجل عن حالتہ التی
کان علیہا قبل الوحی وذکرہ نعمہ فقال جل ذکرہ **اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی** کیا نہین پایا
تجکو یتیم پھر جگہہ دی [illegible] جواب الم لا نسق **عزیزی حسینی روح** اس نعمت کا بیان
یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماں کے پیٹ مین تھے تبکے والد عبداللہ نے وفات پائی اور جب
تولد ہوئے اور قریب چھ برس کے تھے کہ آپ کی والدہ نے انتقال کیا پھر اوسکے دو برس کے بعد آپکے دادا عبدالمطلب
بھی رحلت کی اور آپکو تین طرح کی یتیمی باپ اور ماں اور دادا کے گذر جانے سے حاصل ہوئی اور اسطور کی حالت میں
اندیشہ وہ تہا کہ اوکا ضایع ہو جاوے اور بخوبی پرورش نپاوے اللہ تعالیٰ نے ابتدا سے آپکی پرورش
ہونیکے صورت اسطور پر ظاہر فرمائی کہ والد کے انتقال کے بعد انکی ماں اور دادا عبدالمطلب کے دلمین
آنحضرت کی محبت ایسی بڑہائی کہ انشفاق پدری کے قائم مقام ہوئے اور دن اور رات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دلبری کے کرشمے اونکی ماں اور دادا کو دکھلاتا تہا عاشق ہو کر عاشقون کے طور پر
انکے پالنے مین بڑی کوشش کرتے تھے اور اپنے جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے پھر جب عبدالمطلب کے
وفات کا وقت آیا تب انہون نے آنحضرت کو اپنے بیٹے ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے سپرد کیا
اور نہایت تاکید سے آپ کی خدمت اور خبرگیری کی ترغیب دی ابوطالب انکی تاکید اور وصیت کے
موافق حضرت کی خدمت گذاری مین نہایت سرگرم رہتے تھے اور اس بیچ مین باطنی تربیت اور
تعلیم الٰہی مخفی نیک اخلاق اور پسندیدہ آداب پر لانے مین اپنا کام کرتے تھے یعنی چال چلن اور سارے
بچپن سبکو من بھاتے لگتے تھے یہان تک کہ حد بلوغ کو پہنچے اور بالغ ہوئے **عزیزی**
وروح ومعالم وبیضاوی ووَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی

اور پایا تجھکو راہ بہولا ہوا یعنی بیہر رستہ دکھایا یا تجھکو الضلالۃ فقدان الشرائع والخلو عن الاحکام التی لا یہتدی الیہا العقول یعنی نیا فتہ بود ہی باحکام وشرائع یعنی پس راہ داد **فح** اس ہدایت اور ضلالت کا بیان وہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالغ ہونیسے بعد کمال عقل اور دانائی کے سبب سے اس قدر معلوم ہوا کہ بتونکی پوجا اور کفر وجاہلیت کی رسمیں بے اصل اور پوچ ہین تو حق دین کی تلاش کے درپے ہوئے اور بڑے بوڑہوں کی زبان سے سنا کہ ہمارا اصل دین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خیال بندہا کہ حضرت ابراہیم کے خدا کیطرف پورا رجوع ہو جاؤن لیکن دین ابراہیمی نہ کسی کو یاد رہا تہا نکسی کتاب مین لکہا ہوا تہا اور نہ آنحضرت کتاب پڑہ سکتے تہے بالضرور اس دین کے احکام کی تلاش کرنے مین بیقرار ہوکر تسبیح تہلیل تکبیر اعتاق جنابت کا غسل حج کی مناسک ادا کرنے اور خلوت اور گوشہ نشینی مے اور اسی نوع اور دوسرے امورات سے جسقدر معلوم ہوا اوس قدر مشغول رہتے تہے اوس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وحی سے اونکو پاک دین کے اصول پر مطلع فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ ضلال سے مراد ہجرت کے رخ کا بہولنا ہے کسطرف جانا چاہیے یا تو قبلی کا گم کرنا یا جبرئیل علیہ السلام کا پہلے پہلے نہ پہچاننا یا دنیا کی کاروبار کی راہ بہولنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادتمین نہایت مشغول ہونیکے سبب سے دنیا کے کام کاج کی دستور سے خبردار نہ تہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ضلال معنی محبت اور عشق کا مرتبہ ہے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹون نے اپنے باپ کے کمال عشق اور محبت کو جو حضرت یوسف کے ساتہہ رکہتے تہے اس لفظ سے کہا ہے کہ انک لفی ضلالک القدیم یعنی بیشک تو اپنے قدیم ضلال مین یعنی تو اوسی اپنے اگلے عشق اور محبت مین ہے اور ہدایت سے مراد یہہ ہے کہ ہمنے تجہے اپنی محبوب مطلوب سے ملنے کی راہ بتلا دی ۵ عزیزی ۵ **قوله** ۵ ضالا اے غیر واقف الی معالم النبوۃ واحکام الشریعۃ وما طریقۃ فہداہم فعرفک الشرائع والقرآن وقیل ضل فی طریق الشام حین خرج بہ ابو طالب ورده اللہ تعالیٰ الی القافلۃ ولا یجوز ان یفہم بہ العدول عن حق والوقوع فی غی فقد کان علیہ السلام من اول حالہ الی نزول الوحی علیہ معصوما عن عبادۃ الاوثان وقاذورات اہل الفسق والعصیان ۵ مل ۵ معا ۵ روح ۵

تنبیہ اس مقام مین مناسب ہوا کہ کچہہ دلائل صدق نبوت سید المرسلین محمد رسول اللہ کی توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ سے لکہے جاوین تو شاید گمراہ کج فہمونکی سمجہہ مین صدق نبوت نبی آخر الزمان کی آجاوے چند روایتین نقل کی جاتی ہین اب جو توریت اور انجیل مین یہود اور نصاری نے تحریف اور تغیر کے بعد جہوڑ رکہی باقی ہے اور اوس سے خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہان اون آیات کا بطریق اختصار ذکر کیا جاتا ہے تاکہ گمراہ راہ راست پر یعنی دین احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ قوت ایمانی زیادہ حاصل کرین اور جانین کہ ہمارا دین کیا مثل آفتاب منور ہے کہ تمام جہان کو روشن کر رکہا ہے اللہم ثبت اقدامنا علی صراط المستقیم واحینا علی حب حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین ثم آمین توریت استثناکی ۳۳ تینتیسوین باب مین ہے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر کہ اوسکو طور سینا

اور طور سینین ہی کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجی اوسپر توریت اور روشن ہوا ساعیر سے اور ساعیر ایک پہاڑ ہی کہ وحی بھیجی اوسپر حضرت عیسیٰ پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور ظاہر ہوا فاران سے فاران عبرانی لفظ ہے اور مکہ مین بنی ہاشم کے پہاڑ ونکا نام ہے وہ تین پہاڑ ہین بوقبیس کہ مکہ اوسکی نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکی قعیقعان ہے اور متصل قعیقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت تولد ہوئے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے علماء سے ہین اعلام النبوۃ مین لکھا ہے کہ اسمقام مین کچھ شبہ نہین ہے خوب ظاہر ہے اوسپر جو غور تامل کرے سمجھ لیوے کہ جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خداتعالیٰ کا کوہ سینا پر سو وہ یہی ہے کہ اوتارا توریت کو حضرت موسیٰ پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت عیسیٰ پر اور ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران سے نازل کرنا قرآن مجید کا ہے محمد پر اور وہ پہاڑ مکہ کا ہے اگر کوئی کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور جگہہ کا نام ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ اور اسمعیل کو فاران مین بسایا چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہے اور توریت مین استثنا کے اٹھارویں باب کی پندرہوین آیۃ مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت موسیٰ نے یہوداہ تیرا خدا تیرے سے تیرے ہی درمیان سے میرے بھائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قایم کر دیگا تم اوسکی طرف کان دھریو پھر سترہوین اور اٹھارہوین آیۃ مین اوسی باب کی مرقوم ہے اور یہوداہ نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچھ کہا اچھا کہا مین اونکی ہی اونکی بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوسکی اطاعت نکرے سزا دونگا مین اوسکو کلام مذکور مین پوری دلیل ہے ہمارے نبی محمد کی نبوت پر اسلئے کہ موسیٰ اور قوم اونکی بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحاق کے اور بھائی اوسکے بیٹے اسمعیل کے ہین اور یہہ نبی موعود جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسحق کے بیٹون سے اسرائیل سے ہوتے تو وہ اونہی مین سے ہوتے اوسکے بھائیون مین سے اور اگر وہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے پس بھائی کہنا اونکو درست ہے تو اس صورت مین کذب توریت لازم آیا اسلئے کہ توریت مین مذکور ہے کہ قایم ہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ نہ کھڑا ہوگا بنی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعض یہود کا جو کہتے ہین کہ اوس نبی موعود سے یوشع بن نون مراد ہین باطل ہوا اسلئے کہ یوشع حضرت موسیٰ کے کفو اور اونکی مانند نتھے بلکہ اونکے خادم تھے اونکی زندگی مین اور اونکی بعد اونکی دعوت کے مدت تک مددگار رہے پس ثابت ہوا کہ اوس نبی موعود سے مراد محمد ہین کہ کفو اور مثل موسیٰ کے تھے یعنی دعوت کے نصب کرنے مین اور حد ونکی باندہنے مین اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرایع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلے شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہونکو سزا دینے مین کوئی مثل محمد کی نہوا سوائی ان باتون کی کتنے معجزہ اور دلیلین اوسینبی آخرالزمان ہونے مین ہین کہ کسیطرحکا شبہ اور شک

اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادات شریف اور اخلاق نیک اور معجزات تو یہ سے واقف ہوگا ہرگز
اوسکی دلمین کچھ بھی شبہ نہو ویگا اور اگر کہی کہ حضرت عیسیٰ مین تو بھی نہین ہوسکتا کیونکہ نصارا اونکو
خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسے اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چھاپہ مین توریت میں
یون لکھا ہے کہ تیرے بہائی کے بیٹونمین سے تجھسا ایک نبی پیدا کرونگا پھر مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو
ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین ہر مقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور
بالکل احتمال اور شبہ ناقص عقلونکا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوسنے احکام کا منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسے کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کی
دشمنون کو سزا دی سو غلط اگر اپنے دعوے کے مقدمہ مین جہوٹے ہوتے تو ہرگز نہوتا اور نصارا سے
یہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کیونکہ ہماری خبر اور صفت نہین لکہی ہے مگر اوسنے اپنے اسباب پر
ہرگز کمر نہ باندہی اور مقابلہ نکیا ہمارا وہ موجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹھارہوین باب کے
بیشک قتل کئے جاتے اور اونکی پیش گوئی کبھی سچی نہوتی اور اونکا دین ہرگز قائم اور دائم نرہتا
اور جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ معنے اسکے یہ ہین کہ وحی کرونگا اوسی اپنے کلام سے اور سے
وہ باتین کریگا جیسے سنیگا اور صحف اور الواح اوسکی طرف نہ اوتارونگا اسلئے کہ وہ امی ہے یعنی انپڑھا
کتاب نہین پڑہ سکتا ہے اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کی سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت
عیسیٰ نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابدتک
تمہارے ساتھ رہیگا پھر چھبیسوین آیت مین اوسی باب کی ہے لیکن وہ وکیل روح جسے باپ میرے
نام سے بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھا دیگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمہین دی ہین یاد دلاویگا
پھر اوسی باب کی تیئسوین آیت مین ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلیئے کہ اس جہانکا
سردار آویگا اور اوسکی مجھمین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہے
سودمند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ
جب آوے تو جہانکو گناہ سے اور راستی اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھپر ایمان نلائی راستی سے
اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر
حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کر سکتے لیکن جب وہ
روح الصدق آوے وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنے نہ کہیگا لیکن جو وہ
سنیگا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری خبر وسنے
پاویگا اور تمہین دکھائیگا اور پندرہوین باب کے چھبیسوین آیت مین ہے پر جب وہ وکیل جسے مین تمہارے
لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح الصدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیئے گواہی دیگا

اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتہہ ہوئے پہر مدد کے ڈہونڈہنے والو ذرا غور کرکے
انصاف سے اُوپر کی عبارتون پر جسمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح ع م نے آخر زمانہ کے پیغمبر کے آنے
کی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنے عاقبت کی راہ کو درستی کرو
سنوارو ایسا نہو کہ حشر کی میدان مین اوس احکم الحاکمین کے روبرو اور اوسکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر
اور حسد کی باتین کہل جاوین پہر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹہا ؤ بہلا دیکہو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی
کہیگا گواہی دیگا فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا
وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتہہ رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح ع م تہے
دوسرا وکیل وہ جو اب آویگا پس دونونکی شان برابر چاہیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے
پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل ع م مراد کہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلئی کہ حضرت جبرئیل تو
ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتہہ رہتے تہے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبہی نہین آیا
اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ
ہونگی سو ایسی خصلتین سوائے ہمارے پیغمبر کے کسیمین نہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا جسمین یہہ
اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہان کا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اس عبارت سے
بہی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہانکی سرداری اور حکومت کریگا اور اوسمین
ایسے وصف ہین جو حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سوائی ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ
حضرت جبرئیل یا اور کوئی جسے روح صدق کہی جہانکا سردار اور حکومت کرنیوالا نہین ہوسکتا یہہ تو
پیغمبر ہی کی شان مین ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا
اگر مین نجاؤن وہ وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہانکو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے
ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے کامون پر ملزم کریگا یعنی
جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کئی یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی نہ مانا اونہین سزا دیگا
اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سخت باتین کہیگا اور حق معجزہ دکہادیگا کہ منکر لوگ بے شبہہ
پشیمان اور ملزم ہون گے اوسمین ایک بات یہہ بہی ہے کہ مخالف لوگ کہین گے کہ حضرت مسیح جہوٹی
تہے اور قتل ہوئی اور اونکو جہوٹا بنادیگا حضرت مسیح کی پیغمبری کی اور اونکی سچائی اور اونکی زندگی پر
گواہی دیگا اور ملزم کریگا منکرونکو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکہتا ہے اگر کوئی اوسکی
نافرمانی کریگا سزا پاویگا اور متی کی انجیل کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین حضرت یحییٰ ع م فرماتے
ہین کہ فی الواقع مین تمہین توبہ کی واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے
مجہسے قویتر ہے کہ مین اوسکی جوتیان اوٹہانے کے لائق نہین وہ تمکو روح قدس اور آگ سے
اصطباغ دیگا نصاریٰ اس آیت کو حضرت عیسیٰ ع م کی مبعوث ہونے پر دلیل لاتے ہین مگر وہ غلط ہے
کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور حضرت یحییٰ کا ایک زمانہ تہا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحییٰ نے

دی وہ بعد اونکے مبعوث ہوگا علاوہ حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ پایا چنانچہ اسی باب کے سولہوین
آیت سے ثابت ہے سو وہ قوی تر ہوتے تو کیونکر اپنے ضعیف تر سے اصطباغ پاتے بلکہ وہ حضرت یحییٰ کو
اصطباغ دیتے سوائے اس آگ سے اصطباغ دنیا اس سے مراد ہے کہ وہ شخص ظالمون کو قتل کریگا سو
حضرت عیسیٰ سے ایسے نہین ہوا ہان ہمارے پیغمبر نے ظالمون گمراہونکو اللہ جل جلالہ کے حکم سے قتل فرمایا پس
صاف معلوم ہوا کہ یہہ تعریف نبی آخر الزمان محمدؐ کی ہے سواب اوپر کی دلیلون سے یقین ہوا کہ یہہ
تعریفین اور صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کے دوسرے کی نہین حضرت نے علما بنی اسرائیل کو جھوٹی
باتونپر (بابت) اور جو حق چھپاتے تھے اوسپر اونکو کیا قایل کیا ہے جب نہ مانا پھر کیسی سزا دی کہ مشہور و معروف
ہے اور جہانکو سرکشون اور نیلے دیوتون اللہ کے مخالفون سے پاک کیا سوائے اسکے زبور کے ایکسو انچاس ۱۴۹
باب مین ہے کہ یہواہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ستایش کرو یہواہ کی لئے نئے گیت گاؤ اور مدحین پاک لوگونکی
دنگلو مین پڑہو اسرائیل اوسکی بابت جسنے اوسے خلق کیا شادمان ہووے اپنے بادشاہ کے لئے خوشی کرین
وہ اوسکا نام لے لیکے ناچین وہ بین اور بربط بجاتی ہوئے اوسکی صفتین پڑہین کیونکہ یہواہ اپنے
لوگونسے راضی ہے وہ حلیمونکو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور
اپنے بسترونپر پڑے ہوئے ترنم کرین اونکا منہ خدا کے ستایشونسے بھرا رہے دو دہاری تلوار اونکے
ہاتونمین ہو کہ غیر گروہون سے انتقام لیوین اور لوگونکو سزا دیوین اور اونکی بادشاہونکو زنجیرونسے اور
اونکے امیرون کو لوہے کی بیڑیان ڈالکر جکڑین تا کہ انکی تقدیر مین لکھا ہوا تھا اونہین پہونچین کہ اوسکی
پاک لوگون کی یہہ عزت ہے وہ صفتین جو اوپر لکھی گئی ہین صاف صاف امت محمدؐ مین پائی جاتی
ہین خوب خیال کرو انصاف سے سوچو بوجھو اور حضرت شعیاہ نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالیٰ نے صحف مین
اونکی ساٹھوین ۶۰ باب مین حرم مکہ معظمہ کے تسلی کیواسطے جب اوسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا
کافرونکی ظلم اور بتونکی رکھنے سے وہان اوٹھہ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ کے جلال نے
تجھپر طلوع کیا اور دیکھہ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور لوگونپر شدت کی تاریکی ہوگی پر یہواہ تجھپر طالع
ہوگا اور اوسکا جلال تجھپر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین
جائینگی آنکھہ اوٹھا کر چارونطرف نگاہ کر اور دیکھہ کہ سب کے سب فراہم ہوتے ہین وہ تیری طرف آتے
ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکھیگی اور سمٹ کے
جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پھریگی اور عوامونکی
فوجین تجھہ پاس آوینگی اونٹونکی قطارین اور مدیان اور عیفا کی سانڈنیان تیری گرد بیشمار ہونگے
وہ سب شیبا سے آوینگی اور سونا اور خوشبوئیان لاوینگی اور یہواہ کی تعریفونکی بشارتین ہونگی
قیدار کی ساری گلے تیرے حضور اکٹھی جمع ہونگے اور نبایوت کی ساری مینڈہی تیری خدمت کرینگے
وہ رضامندی کے ساتھہ میرے مذبح پر چڑہینگے اور مین اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی بخشونگا اور اسیطرح
انتیسوین اور چورانوین باب مین کھولکر لکھا ہے دیکھنے سے ظاہر ہوگا اور اکیسوین باب مین بھی

ہمارے پیغمبر اور حضرت عیسیٰ عم کی مبعوث ہونیکی خوشخبری دی گئی ہے اور انجیل میں اشارات بہی بہت ہیں
یوحنا کی بارہویں باب کی سینتالیسویں آیت میں ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتیں سنے او عمل نہ کرے
اوسکا فیصلہ نہیں کرتا کیونکہ میں اسلیے نہیں آیا کہ جہانکو مجرم کروں مگر اسلیے کہ جہانکو رہائی بخشوں
سوا اسکے لئے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتونکو قبول نہیں کرتا ایک ہے جو اوسے مجرم کریگا کلمہ جو
میںنے کہا ہے وہے اوسے پچہلے دن مجرم کریگا سو ان لفظونپر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا مراد ہے
اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالےٰ کا حکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھہ ہے کون ہے کہ حضرت عیسیٰ کی منکرونکو ملزم کریگا
سزا دیگا یہہ جتنی دلیلیں اوپر لکہی گئی ہیں ایسی ہیں کہ اکثر یہود اور نصارا کی دانست اور عقل میں
۱ اونسے وہ معنے جو کہدے کہے ہیں اور ہم سمجھے ہیں سبب کج ذہنی کے سمجھ میں نہیں آتی مثلاً حضرت عیسیٰ
کی نبوت کی دلیلیں اور اونکے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہودونکی عقل اور سمجھ میں
نہیں آئے سمجھہ ہے کہ یہہ بات موقوف ہے ہدایت ازلی کے استعداد پر جسکی قسمت میں ہووے وہ
سمجھہ پاتا ہے چنانچہ جنہیں اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی اونہوں نے ہرگز اس نعمت سے چشم پوشی نکی وہ دلیلیں
جو اصل توریت اور انجیل و زبور او صحف انبیا میں ہمارے پیغمبر کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق میں ہیں
دیکہکے او مطابق پاکے ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام جو یہودوں کے بڑے علما ونسے تہے بعد
اونکے ابو علی یحیی ابن عیسیٰ ابن جزلۃ الطبیب جسنے نصارا کے رد میں کتاب لکہی ہے اور توریت وغیرہ
کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت میں ہیں بیان کی علاوہ انکے بہت لوگ ایمان
لائے اور بہتوں نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کرکے ان دلیلوں کو کتاب سے
نکال ڈالا مگر اللہ تعالےٰ جو حافظ ہے اپنے مرضی کے کاموں اور کلاموں کا بالکل اون دلیلوں کو دور نکرسکے
جسقدر باقی رہا اوس سے بہی ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضوں نے
جان بوجہکر اس دولت ابدی سے منہ پہیرا کیونکہ وہ ازلی نصیبے کیونکر اونہیں یہہ نعمت میسر ہو بسبب
طمع دنیا کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قال کان ولیا من اولیاء اللہ سمیہ شیخ محمود ابن شاہ
وکان من احفاد خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہما وہو کان کثیر العبادۃ وکان شیخا عالما ویعد من الکملاء
عالما واتفق انہ کان ذہب للحج فورد فی بغداد فبلغ عند خلیفۃ بغداد رسالۃ من ملک روما فی اللغۃ الرومیۃ
وقد کان اللہ تعالےٰ من علی المحمود قدس سرہ بالہام سبعین لغۃ من لغات العالم وکان الخلیفۃ متجسس الرسالۃ
خائبۃ الرجال انہ ورد شخص فی بلدتک یحسن العربیۃ فطالبہ الخلیفۃ فقرأ قدس سرہ الرسالۃ عند حضور السفیر و
کتب جوابہ فی نہایۃ الفصاحۃ فذہب السفیر الی ملکہ ونقل القصۃ وارتحل المحمود قدس سرہ الی الحج فلما
رجع عنہ وذہب علی عادتہ المالوفۃ لبعد العام اولبعدہ ببعدۃ سنۃ الی الجہاد مع الرومیۃ فوجب الاتفاق
الہزیمۃ علی اہل الاسلام فاسر المحمود قدس سرہ فجئ بہ الی الملک وکان السفیر المذکور حاضرا عندہ فعرفہ السفیر
وقال للملک ان ہذا الرجل یحسن العربیۃ فقال الملک للمحمود قدس سرہ ان علیک کتابا عبرانیا وہو امانۃ
عندنا من الآباء مختوم بختوم فترجمہ لنا بلساننا فاجاب المحمود قدس سرہ فشرع فی ترجمتہ فلما طالعہ الی

انہ الانجیل المنزل من السماء والاناجیل الاربعۃ المشہورۃ لیست بکلام اللہ تعالیٰ بل ہے تواریخ
عہد المسیح ع م جمعہا اربعۃ رجال وقال المحمود قدس سرہ انی رأیت فی الانجیل المذکور ان احوال
نبینا صلی اللہ علیہ وصحابہ وسلم مذکور فیہ بما یزید علی نصف الکتاب فی اوصافہ وحالاتہ بتقاریب
مختلفۃ کما ان فی قرآننا ذکر عیسیٰ فی مقامات شتی بتقاریب مختلفۃ فالمحمود قدس سرہ اتم ترجمۃ
واعطی الملک لکن لبعض مقاماتہ ترجمۃ کنفسہ وحفظہ عندہ فلما تم ترجمتہا عند المحمود من القراطیس المکنونۃ فاخذ
وترکہ عریانا انتہی اور اصل توریۃ موسیٰ ع م کے معدوم ہونے کی علماء یہود اور نصاریٰ بھی قائل ہیں اور اتفاق
رکھتے ہیں کہ بعد معدوم ہوجانے کے عزیر نبی نے پھر جمع کی ع م تاہم بنی ہارون میں توریۃ صحیح کا وجود متحقق ہوا ہے
جیسا کہ اقوال آیندہ سے منکشف ہوگا اور تراجم مروجہ ہرگز اوسکی ترجمہ نہیں ہیں اسلئے کہ جو باتیں اوسمیں
متحقق ہوئی ہیں ان تراجم میں اونکا وجود ہے نہیں قال کعب الاحبار کان لابی سفر من التوریۃ یدخلہ
تابوتا یختم علیہ فلما مات ابی فتحتہ فاذا فیہ ان نبیا یخرج فی آخر الزمان ہو خیر الانبیاء وامتہ خیر الامم ویشہدون
ان لا الہ الا اللہ ویکبرون اللہ علی کل شرف ویصفون فی الصلوۃ کصفوفہم فی القتال قلوبہم مصاحفہم
یأتون یوم القیامۃ غرا محجلین اسم امتہ الحمادون یحمدون اللہ علی کل شدۃ ورخاء مولدہ مکۃ ودار
ہجرتہ طابۃ لا یلقون عدوا الا وبین ایدیہم ملائکۃ معہم رماح تحن اللہ علیہم کتحنن الطیر علی فراخہا یدخلون الجنۃ
تاتی ثلثۃ منہم فیدخلون الجنۃ بغیر حساب وتاتی ثلثۃ منہم بذنوب وخطایا فیغفر لہم وتاتی ثلثۃ منہم بذنوب
وخطایا عظام فیقول اللہ سبحانہ وتعالیٰ اذہبوا بہم فزنوہم وانظروا الی اعمالہم فیزنوہم ویقولون ربنا
وجدناہم قد اسرفوا علی انفسہم ووجدنا اعمالہم من الذنوب کامثال الجبال غیر انہم کانوا یشہدون ان
لا الہ الا اللہ فیقول اللہ سبحانہ وعزتی وجلالی لا اجعل من اخلص الشہادۃ لی کمن کفر انتہی پس واضح ہوا
کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح توریۃ کا بعد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھا مگر مخفی ومستتر تھا
مہربہ ہوکر بڑی احتیاط سے رکھے گئے تھے اونکے اظہار کی اجازت نہ تھی اب یا ذاہب ہوئی ہوں یا اوسیطرح
اب بھی بعض جا مختوم اور مقفل مکتوم ہوں وراثۃ ایک سے دوسرے تک پہنچتے چلے آتے ہوں انتہی اور
خاتمۃ المحققین وخلاصۃ المدققین فرید دہرہ ووحید عصرہ مفید الطالبین وشہاب الملۃ والدین احمد بن
محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب اللدنیہ میں جناب خاتمۃ الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا احوال اور صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کتب سماوی سے ثابت کیا ہے تحریر ہوتا ہے
قال اللہ تعالیٰ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل وہذا
یدل علی انہ لو لم یکن مکتوبا لکان ذکر ہذا الکلام من اعظم المنفرات للیہود والنصاریٰ عن قبول قولہ لان
الاصرار علی الکذب والبہتان من اعظم المنفرات والعاقل لا یسعی فیما یوجب نقصان حالہ ونفرۃ الناس عن
قبول مقالہ فلما قال لہم علیہ الصلاۃ والسلام ہذا دل علی ان ذلک النعت کان مذکورا فی التوراۃ والانجیل
وذلک من اعظم الدلائل علی صحۃ نبوتہ لکن اہل الکتاب کما قال اللہ تعالیٰ یکتمون الحق وہم یعلمون ویحرفون الکلم
عن مواضعہ الا انہم قاتلہم اللہ قد عرفوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کما عرفوا ابناءہم ووجدوہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ

والانجیل لکنہم حرفوہا وبدلوہا لیطفئوا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی
وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین رسول کی جو نبی ہے امی ہے یا وہ جو پاتے ہین اوسکو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ
توریت اور انجیل کے تہتی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ تحقیق شان یہہ ہے اگر نہوتا مکتوب
توریت اور انجیل مین تو البتہ ہوتا ذکر اسکلام کا اعظم منفرات سے نزدیک یہود اور نصاریٰ کی قبول کرنے
قول علیہ السلام سے اسواسطے کہ تحقیق اصرار اوپر کذب اور بہتان کی بڑا افترا ہے اور عاقل نہین سعی کرتا بیچ
اوسچیز کے کہ موجب ہو نقصان حال اوسکے کو اور نفرت دلاوے لوگونکو قبول مقال اپنے سے پس
جبکہ فرمایا واسطے یہود اور نصاریٰ کی علیہ الصلوۃ والسلام نے یہہ تو دلالت کی اوپر ثبات کے کہ یہہ نعت
تہی مذکور توریت اور انجیل مین اور یہہ اعظم دلائل سے ہے اوپر صحت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن
اہل کتاب جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے چھپاتے ہین حق کی سچائی اور حال یہہ کہ وہ جانتے ہین
بدل ڈالتے ہین باتونکو جگہہ انکی سے ورنہ پس وہ کہ ہلاک کرے انکو اللہ تحقیق پہچانتے ہین وہ محمدؐ
سچا نبی جیسا کہ پہچانتے ہین وہ اولاد اپنی کو اور پاتے ہین وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہوا نزدیک
اپنی توریت اور انجیل مین لیکن انہون نے تحریف کیا توریت اور انجیل کو اور بدلا اون دونونکو تو کہ
بجہا دین روشنی اللہ کی کو ساتہہ مونہون اپنے کے اور نہین قبول رکہتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے روشنی
اپنی کو اگرچہ ناخوش رکہین کافر پس دلائل نبوۃ نبی ہمارے محمدؐ کی بیچ کتاب اونکیکے بعد تحریف
کرنے اونکیکے بہی ہوئی ہے اور نشان شریعت اوسکی کے اور رسالت اوسکی کے بیچ ان دونون
کتابون کے روشن ہین وفی التوراۃ بما اختاروہ بعد الحذف والتبدیل والتحریف مما ذکرہ ابن ظفر والبشر
وابن قتیبۃ فی اعلام النبوۃ تجلی اللہ من سینا واشرق من ساعیر واستعلن من جبال فاران فسینا
ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ موسیٰ وساعیر ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ عیسیٰ وظہرت فیہ نبوتہ وجبال فاران
وہو اسم عبرانی ولیست الفہ الاولی ہمزۃ ہی جبال بنی ہاشم التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحنث
فی احدہا وفیہ فاتحہ الوحی وہو احد ثلاثۃ جبال احدہا ابو قبیس والمقابل لہ قیقعان الی البطن الوادی
والثالث الشرقی فاران ومنفتحہ الذی یلی قیقعان الی البطن الوادی وہو شعب بنی ہاشم وفیہ مولدہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی احد الاقوال قال ابن قتیبۃ ولیس بہذا غموض لان تجلی اللہ من سینا انزالہ
التوراۃ علی موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام بطور سینا ویجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی عیسیٰ
الانجیل وکان المسیح یسکن من ساعیر ارض الخلیل بقریۃ تدعی ناصرۃ وباسمہا سمی من اتبعہ نصاری
فکما وجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی المسیح الانجیل فکذلک یجب ان یکون استعلانہ من جبال
فاران انزالہ القرآن علی محمد صلی اللہ وسلم وہی جبال مکۃ ولیس بین المسلمین واہل الکتاب فی ذلک اختلاف فی
ان فاران ہی مکۃ وان ادعی انہا غیر مکۃ قلنا الیس فی التوراۃ ان اللہ اسکن ہاجر واسمعیل فاران وقلنا
دلونا علی الموضع الذی استعلن اللہ منہ واسمہ فاران والنبی الذی انزل علیہ کتابا بعد المسیح الیس استعلن وعلن
بمعنی واحد وہو ما ظہر وانکشف فہل تعلمون دینا ظہر ظہور الاسلام وفشا فی مشارق الارض ومغاربہا

نسخہ اور بیچ توریت کے ہے جو کہ اختیار کیا یہود نے اوسکو بعد حذف اور تبدیل اور تحریف کے
اوس سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے بیچ البشر کے اور ابن قتیبہ نے بیچ اعلام نبوۃ کے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے
کوہ سینا سے اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا جبال فاران سے پس کوہ سینا وہ پہاڑ ہے جو کہ
کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اوس جگہہ موسیٰ علیہ السلام سے یعنی تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجی اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اور ظاہر ہوئے اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئے اوسمین اون پر انجیل اور جبال فاران عبرانی لفظ ہے
اور نہین ہے الف اول ہمزہ یعنی کا الف فاران مین ہمزہ نہین ہے بلکہ الف ہے یہہ بنی ہاشم کے پہاڑ
اونکا نام ہے کہ تھے رسول اللہ صلعم عبادت کرتے بیچ ایک دن کے کے اور بیچ اونکے نازل ہوئے آنحضرت پر
وحی اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس ہے اور مقابل اوسکے قیقعان ہے بطن وادی تک اور تیسری جانب
شرق فاران کی اور شرع اوسپیر کی جو متصل قیقعان کی ہے بطن وادی تک وہ شعب بنی ہاشم ہے
اور اوسمین پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک قول کے لکھا ابن قتیبہ نے اور نہین ساتھہ اونکی
شکل الہی کہ تحقیق تجلی کرنا اللہ کا کوہ سینا سے نازل کرنا ہے توراۃ کا اوپر موسیٰ کے بیچ طور سینا کے
اور واجب ہے ہونا روشن اوسکا ساعیر سے نازل کرنا انجیل کا اوپر عیسیٰ کے اور تھے مسیح رہتے ساعیر مین جو
ارض خلیل ہے بیچ قریہ کے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ناصرہ اور ساتھہ اسم اوسکی کے نام رکھے گئے متبع عیسیٰ کے نصاریٰ
پس جبکہ واجب ہوا ہونا روشن اللہ کا ساعیر سے نازل کرنا اوسکا اوپر مسیح کی انجیل کا تو پس اسیطرح واجب ہوا
ہونا ظاہر اسکا یعنی اللہ تعالیٰ کا پہاڑ فاران سے نازل کرنا ہے کا قرآن مجید کو محمد پر اور یہہ پہاڑ مکہ شریفہ کا ہے
اور نہین درمیان اہل اسلام اور اہل کتاب کے اختلاف بیچ اس بات کے کہ تحقیق فاران پہاڑ مکہ کا ہے
اگر کوئی دعوی کرے کہ تحقیق فاران غیر مکہ مین ہے کہتے ہین ہم آیا نہین توریت مین یہہ قصہ کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ نے لبایا ہاجرہ اور اسمٰعیل کو فاران مین اور کہتے ہین کہ ہم بتلاؤ ہمکو وہ جگہہ کہ ظاہر ہوا
اللہ اوسجگہ اور نام اسکا فاران ہے اور بتلاؤ ہمکو وہ نبی کہ نازل کی اللہ نے اوپر اوسکے کتاب بعد مسیح کے
کیا نہین صیغہ ستعلن و علن معنی واحد اور وہ وہ چیز ہے کہ ظاہر ہوا اور کہل گیا پس نہین جانتے ہم
دین کے تئین کہ ظاہر ہوا ظہور اسلام کا اور کہل گیا بیچ مشارق اور مغارب زمین کے ظہور اسکا چنانچہ
توریت کی پیدایش کی کیسوین باب مین ہے پس بتلاؤ ہمکو کہ وہ دوسری کون جگہہ ہے جہاں سے
اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اسکا فاران ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل
کی اور ایسا دین کہ ظاہر اور روشن ہوا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پہیلا مشرق سے مغرب تک
وفی التوراۃ ایضا مما ذکرہ ابن ظفر خطابا لموسیٰ والمراد بہ الذین اختارہم لمیقات ربہ الذین اخذتہم الرجفۃ
خصوصا ثم بنی اسرائیل عموما واللہ ربک یقیم نبیا من اخوتک فاستمع لہ کالذی سمعت ربک فی
حوریت یوم الاجتماع حین قلت لا اعود اسمع صوت اللہ ربی لئلا اموت فقال اللہ تعالیٰ نعم ما قالوا
وسا قیم لہم نبیا مثلک من اخوتہم واجعل کلامی فی فمہ فیقول لہم کل شی امرتہ بہ وایما رجل لم یطع من کلام

باسمی فانی انتقم منہ قال و فی ہذا الکلام ادلۃ علی نبوۃ محمد فقولہ نبیا من اخوتہم و موسیٰ و قومہ من بنی اسحٰق و
اخوتہم بنو اسمٰعیل و لو کان ہذا النبی الموعود بہ من بنی اسحٰق لکان من انفسہم لا من اخوتہم و اما قولہ نبیا
مثلک و قد قال فی التوراۃ لا یقوم فی بنی اسرائیل احد مثل موسیٰ فی ترجمۃ اخری مثل موسیٰ لا یقوم
فی بنی اسرائیل ابدا فذہبت الیہود الی ان ہذا النبی الموعود بہ ہو یوشع بن نون و ذلک باطل لان یوشع لم
یکن کفو الموسی علیہ الصلوٰت والسلام بل کان خادما لہ فی حیوتہ و موکد لدعوتہ بعد وفاتہ فتعین
ان یکون المراد بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کفو موسی لانہ مماثلہ فی نصب الدعوۃ والتحدی بالمعجزۃ
و شرع الاحکام و اجراء النسخ علی الشرائع السالفۃ و قولہ تعالیٰ اجعل کلامی فی فمہ فانہ واضح فی ان المقصود
بہ محمد لان معناہ اوحی الیہ بکلامی فینطق بہ علی نحو ما سمعہ ولا انزل صحفا ولا الواحا لانہ امی لا یحسن ان
یقرا المکتوب اور بھی بیچ توریت کے ہے اوس چیز سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے خلق واسطے موسیٰ کے
اور مراد ساتھ اسکے وہ لوگ ہین کہ اختیار کیا موسیٰ نے اونکو واسطے میقات رب اپنے کے وہ لوگ کہ پکڑا
اونکو رجفہ نے یعنی زلزلہ نے خصوصاً پھر بنی اسرائیل کو عموماً اور اللہ رب تیرا قایم کریگا ایک نبی بھائیون
تیرے سے پس مین واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ سنا تو نے رب اپنے کو بیچ حوریب کے یوم اجتماع کے
جس وقت کہا تو نے نہین پھرونگا مین تو کہ سنو نگا مین آواز اللہ رب اپنے کی تو کہ نہ مرونگا مین پس فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ہان وہ جو کہا اونہون نے اور قریب ہے کہ قایم کرونگا مین واسطے اونکے نبی مانند
تیرے بھائیون اونکے سے اور ڈالونگا مین کلام اپنے بیچ موہنہ اوسکے پس کہیگا وہ واسطے اونکے
ہر چیز کو کہ امر کرونگا مین اوسکو ساتھ اوس چیز کے اور جو آدمی نہ تابعداری کرے اوسکے کہ کلام کریگا
ساتھ نام میرے کے پس تحقیق مین بدلا لونگا اوس سے کہا ابن ظفر نے اور اس کلام مین صریح دلالت
ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول اوس تعالیٰ کا نبی من اخوتہم اور موسیٰ اور قوم اوسکی
بیٹے اسحٰق سے ہین اور بھائی اونکے بنی اسمٰعیل ہین اور اگر ہوتا یہہ نبی موعود بنی اسحاق سے تو البتہ
ہوتا اونمین سے نہ بھائیون اونکے سے اور اوپر قول اللہ تعالیٰ کا نبی مثلک اور تحقیق فرمایا بیچ توریت
کے نہین قایم ہوگا بنی اسرائیل مین کوئی مانند موسیٰ ع م کے اور بیچ ترجمہ دوسرے کے یون ہے کہ مانند
موسیٰ ع م کے نہ کھڑا ہوگا بنی اسرائیل مین کبھی پس گئی بعض یہود طرف اسکے کہ نبی موعود سے مراد یوشع
بن نون ہین اور یہہ دعوی یہود کا باطل ہے اسلیے کہ تحقیق یوشع نہ تھے کف موسیٰ کی بلکہ تھے خادم اونکے
بیچ حیات موسیٰ کے اور تائید کرنے والے دعوت موسیٰ کے بعد وفات موسیٰ کے پس ثابت ہوا یہہ کہ ہوئے مراد
ساتھ اسکے محمد پس تحقیق وہ کف تھے موسیٰ ع کی اسلیے کہ تحقیق حضرت مماثل تھے نفس دعوت مین اور
تحدی معجزات مین اور شرع احکام مین اور اجراے نسخ مین اوپر شرایع سالفہ کی اور قول اللہ تعالیٰ
کا اجعل کلامی فی فمہ پس تحقیق یہہ واضح ہے بیچ اثبات کے کہ تحقیق مقصود اس سے ذات محمد کی
ہے اسلیے کہ تحقیق معنے اسکے یہہ ہین کہ بھیجونگا مین طرف اوسکے کلام اپنے پس کلام کریگا ساتھ اوسکی
اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنیگا اوسکو اور نہ اوتارونگا صحیفہ اور نہ تختیان اسلیے کہ تحقیق وہ امی ہے

ہے ہمیں اچھا پڑھنا آتا تو لکھا و فی الانجیل مما ذکرہ ابن ظفر یک فی الدر المنتظم قال یوحنا فی انجیلہ عن المسیح انہ قال
انا اطلب من الاب ان یعطیکم فارقلیط یثبت معکم الی الابد روح الحق الذی لن یطیق العالم ان یقبلوہ ہو
عند ابن ظفر بلفظ ان المبعوث فاحفظوا وصیتی وانا اطلب الی ابی فیعطیکم فارقلیط یکون معکم الدہر کلہ قال فہذا
تصریح بان اللہ تعالیٰ سیبعث الیہم من یقوم مقامہ فینوب عنہ فی تبلیغ رسالۃ ربہ وسیاسۃ خلقہ منابہ وتکون شریعتہ
باقیۃ مخلدۃ ابدا فہل ہذا الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ولم یذکر فصول الفارقلیط کما افادہ ابن ظفر یک سوی
یوحنا دون غیرہ من نقلۃ الاناجیل وقد اختلف النصاری فی تفسیر الفارقلیط فقیل ہو الحامد وقیل المخلص فان
وافقناہم علی انہ المخلص افضی بنا الامر الی ان المخلص رسول ای تخلیص العالم وذلک من غرضنا لان
کل نبی مخلص لامتہ من الکفر ویشہد لہ قول المسیح فی الانجیل انی قد جئت لخلاص العالم فاذا ثبت ان المسیح
ہو الذی وصف نفسہ بانہ مخلص العالم وہو الذی سال الاب ان یعطیہم فارقلیط آخر ففی مقتضی اللفظ ما
یدل علی انہ قد تقدم فارقلیط اول حتی یاتی آخر وان تنزلنا معہم علی القول بانہ الحامد فای لفظ اقرب الی
احمد ومحمد من ہذا قال ابن ظفر وفی الانجیل مما ترجموہ ما یدل علی ان الفارقلیط الرسول فانہ قال ان ہذا
الکلام الذی تسمعونہ لیس ہو لی بل الاب الذی ارسلنی بہذا الکلام لکم واما الفارقلیط روح القدس الذی
یرسلہ ابی باسمی فہو یعلمکم کل شیء وہو یذکرکم کل ما قلتہ لکم ثم قال بعد ہذا بابیات الیس ہذا صریحا فی ان الفارقلیط
رسول یرسلہ اللہ وہو روح القدس وہو یصدق المسیح ویظہر اسمہ انہ رسول حق من اللہ ولیس بالٰہ وہو
یعلم الخلق کل شیء ویذکرہم کل ما قال المسیح علیہ الصلاۃ والسلام لہم وکل ما امرہم بہ من توحید اللہ واما قولہ
ابی فہذہ اللفظۃ مبدلۃ محرفۃ ولیست بمنکرۃ الاستعمال عند اہل الکتاب اشارۃ الی الرب سبحانہ لانہا
عندہم لفظۃ تعظیم [illegible] العظماء دینہم
[illegible] اللہ تعالیٰ اما
قولہ یرسلہ ابی باسمی [illegible] شہادۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لہ بالصدق والرسالۃ وما تضمنہ
القرآن من مدحہ [illegible] فی ترجمۃ اخری من الانجیل انہ قال الفارقلیط اذا جاء وبخ العالم
علی الخطیئۃ ولا یقول [illegible] من تلقاء نفسہ ما یسمع یکلمہم ویسوسہم بالحق ویخبرہم بالحوادث وہو عند ابن
ظفر یک بلفظ فاذا جاء روح الحق لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع ویخبرکم بکل ما یاتی وہو یمجدنی
لانہ یاخذ مما ہو لی ویخبرکم فقولہ لیس ینطق من عندہ وفی الروایۃ الاخری ولا یقول من تلقاء نفسہ بل
یتکلم بکل ما یسمع ای من اللہ الذی ارسلہ وہذا کما قال تعالیٰ فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی وقولہ وہو یمجدنی فلم یمجدہ حق تمجیدہ الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ وصفہ بانہ رسول
اللہ وبرأہ وبرأ امہ علیہما الصلاۃ والسلام مما نسب الیہما وامر امتہ بذلک قال ابن ظفر فمن ذا الذی
وبخ العلماء علی کتمان الحق وتحریف الکلم عن مواضعہ وبیع الدین بالثمن البخس ومن ذا الذی انذر بالحوادث
واخبر بالغیوب الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وللہ در ابی محمد عبد اللہ الشقراطسی حیث قال فی قصیدتہ المشہورۃ
توراۃ موسیٰ اتت عنہ فصدقہا + انجیل عیسیٰ بحق غیر مفتعل + اخبار احبار اہل الکتب قد وردت + عما راوا

وروی فی عصر الاول + ویعجبنی قول العارف ابی عبداللہ بن النعمان ہذا النبی محمد جارت بہ + توراۃ موسیٰ
للانام تبشر وکذالک انجیل المسیح موافق + بذکر الاحمد معرب ومذکر + ویرحم اللہ ابن جابر حیث قال لمبعثہ فی کل
جیل علامۃ + علی ما جلتہ الکتب من امرہ الجلی + فجاء بہ انجیل عیسیٰ بآخر + کما قد مضت توراۃ موسیٰ باول
یعنی اور انجیل میں ہے اوس سرکا جو ذکر کیا ابن طغربک نے در ر منظم میں کہ کہا یوحنا نے انجیل اپنی میں
عیسیٰ سے کہ تحقیق میں طلب کرونگا باپ اپنے سے یہہ کہ دیوے تمکو فارقلیط دوسرا کہ رہے ساتھہ
تمہارے ابد تک وہ روح پاک ہے نہیں طاقت رکھتا جہان قبل کرنے اوسکے کی اور وہ نزدیک ابن
ظفر کے ساتھہ لفظ ایہا الناس فاحفظوا وصیتی دانا اطلب الی ابی فیوتکم فارقلیط آخر یکون معکم الدہر
کلہ یعنی حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے لوگو یاد رکھو میری وصیت کو کہ مین اپنے باپ سے درخوست کر کے
فارقلیط دوسرا کو بہجواتا ہوں جو تا قیامت تمہارے ساتھہ رہے کہا ابن طغربک نے پس یہہ صریح
دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ قریب بہیجنے والا ہے طرف اونکے ایسے نبی کو جو قائم مقام حضرت
عیسیٰ کے ہو تبلیغ رسالت اور سیاست خلق میں اور ہو شریعت اوسکی باقی مخلد ہمیشہ پس معلوم ہوا
ما ذکر سے کہ یہہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف ظاہر ہے اور پر صدق نبوت اپنی کی
اہتی اور نہیں ذکر کیا گیا فصول فارقلیط کی جیسا کہ افادہ فرمایا ابن طغربک نے انتہیٰ اور البتہ خلاف
کیا نصاری نے تفسیر فارقلیط میں کسی نے معنے حامد اور کسی نے مخلص کہی ہیں پس اگر موافقت کریں
ہم اونکی اوپر اس بات کے کہ وہ فارقلیط معنی مخلص ہے تو ثبوت زیادہ ہوگا مدعا ہمارا کیا طرف اس بات کے
کہ تحقیق مخلص رسول ہی ہوتا ہے جو آتا ہے واسطے خلاص جہان کے اور یہی غرض ہماری ہے
کہ ہر نبی مخلص ہوتا ہے واسطے امت اپنی کے کفر سے اور گواہی ہے اوپر قول مسیح کا انجیل میں جو کہا
کہ تحقیق میں البتہ آیا ہوں واسطے خلاص عالم کے پس جبکہ ثابت ہوا کہ تحقیق مسیح وہ ہیں جو
وصف کیا نفس اپنیکو کہ تحقیق وہ خلاص کرنیوالا عالم کا ہے جس فارقلیط کو اپنی باپ سے درخواست
کر کے بہیج دونگا دلالت کرتا ہے مقتضائی لفظ سے یہہ کہ گذرا فارقلیط اول اور آویگا آخر تو یہہ لفظ
قریب تر ہے دلالت میں صدق نبوت پر طرف محمد کے کہا ابن ظفر نے اور انجیل مین جو ترجمہ کیا
اونہوں نے اوسکا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ فارقلیط رسول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اوس
رسول کے بہیجنے کی مجہہ مین طاقت نہیں بلکہ جس باپ نے مجکو بہیجا اوسکو قدرت ہے اور جو فارقلیط
روح قدس جسکو بہیجیگا باپ میرا پس وہ سکہلاویگا تمکو ہر چیز اور یاد دلادیگا تمکو جو کہا مینے تمکو پس
آیا بعد اس بیان کے کیا نہیں یہہ دلیل صریح اس بات پر کہ فارقلیط ایک پیغمبر ہے جو بہیجیگا اوسکو اللہ
اور وہ تصدیق کریگا مسیح کی اور ظاہر کریگا نام مسیح کا رسول حق ہونے پر اللہ کی طرف سے اور نہیں
باپ اوسکا اور وہ سکہلاویگا خلق کو کل شی اور یاد دلاویگا اونکو جیسا کہ کہا مسیح نے واسطے اونکے
اور ہمیشہ امر کریگا اونکو ساتھہ اوسکی توحید اللہ پر اور اسپر قول اوسکا ابی پس یہہ لفظ مبدلہ محرفہ ہے اور
نہیں ہے منکر الاستعمال نزدیک یہود اور نصاری کی لفظ ابی کا اشارہ ہے طرف رب سبحانہ کے اسلیئے کہ وہ

لفظ او نکے نزدیک تعظیم کا ہے خطاب کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکی متعلم کہ معلم وہ ہی کہ استمداد ہو اوس سے
علم کی اور مشہور مخالطیت نصاری علمائی دین اونکی سے ساتھہ لفظ آبا روحانیہ کے ہے اور ہلیشیہ ہنے
بنو سرائیل اور عیسوی کہتے نحن ابناء اللہ بسبب کج فہمی اپنی کے تعالی اللہ عما یقول الظالمون
اوسپر قول اوسکا یعنی مسیح کا کہ بہیجیگا اوسکو باپ میرا ساتہہ اسم میرے کے پس یہہ اشارہ ہے طرف
گواہی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ صدق نبوت اور رسالت کے اور وہ جو متضمن ہے اوسکو قرآن مجید
مدح آپکی سے کیسا افترای کیا گیا امر نبوت محمدؐ میں اللہم صل علی اشرف المرسلین وقد روی ابن عساکر
فی تاریخ دمشق من طریق محمد ابن حمزۃ بن عبداللہ بن سلام عن جدہ عبداللہ بن سلام انہ لما سمع بمخرج
النبی صلی اللہ وسلم بمکۃ فخرج فلقیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت ابن سلام عالم اہل یثرب قال نشدتک
باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسیٰ ہل تجد صفتی فی کتاب اللہ قال انسب لی ربک یا محمدؐ فارتج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لہ جبریل قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال ابن سلام اشہد انک
رسول اللہ وان اللہ مظہرک ومظہر دینک علی الادیان وانی لاجد صفتک فی کتاب اللہ یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا ومبشرا ونذیرا انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا
یجزی بالسیئۃ مثلہا ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
یفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا وقولہ لیس بفظ ولا غلیظ موافق لقولہ تعالی فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم
ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ولا ینافی قولہ واغلظ علیہم لان النفی محمول علی طبعہ
الکریم الذی جبل علیہ والامر محمول علی المعالجۃ او النفی بالنسبۃ الی المؤمنین والامر بالنسبۃ الی الکفار
والمنافقین کما ہو مصرح بہ فی نفس الآیۃ وقلوبا غلفا ای مغشاۃ مغطاۃ واحدہا اغلف ومنہ غلاف السیف
وغیرہ واخرج البیہقی وابو نعیم عن ام الدرداء امراۃ ابی الدرداء قالت قلت لکعب کیف تجدون صفۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال کنا نجدہ موصوفا فیہا محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل لیس بفظ ولا
غلیظ ولا سخاب فی الاسواق واعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ویسمع بہ اذانا صما ویقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشہدوا ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعین المظلوم ویمنعہ من ان یستضعف وفی البخاری عن عطاء بن یسار قال
لقیت عبداللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا
ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی
بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء انتہی وفی الدلائل للبیہقی عن الحاکم
بسند الصحیح عن ابی امامۃ الباہلی عن ہشام بن العاص الاموی قال بعث انا ورجل آخر الی ہرقل صاحب الروم
ندعوہ الی الاسلام فذکر الحدیث وانہ ارسل الیہم لیلا فدخلنا علیہ فدعا بشیٔ کہیئۃ الربعۃ العظیمۃ مذہبۃ فیہا
بیوت صغار علیہا ابواب ففتح واستخرج حریرۃ سوداء فنشرہا فاذا فیہا صورۃ حمراء فاذا رجل ضخم العینین عظیم
الالیتین لم ار مثل طول عنقہ واذا لہ ضفیرتان احسن ما خلق اللہ تعالی قال اتعرفون ہذا فقلنا لا قال ہذا آدم
علیہ الصلاۃ والسلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سوداء فاذا فیہا صورۃ بیضاء فاذا رجل احمر العینین ضخم الہامۃ

حسن اللحیة فقال اتعرفون هذا قلنا لا قال هذا نوح علیه الصلوٰة والسلام قال ثم فتح بابا آخر واخرج حریرة فاذا فیها صورة
بیضاء واذا فیها والله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتعرفون هذا قلنا نعم محمد رسول الله ونبینا قال والله
انه هو ثم قام قائما ثم جلس قال انه هو قلنا نعم انه هو کانک تنظر الیه فامسک ساعة ینظر الیها ثم قال اما والله انه
لآخر البیوت ولکنی عجلته لکم لانظر ما عندکم الحدیث وفیه ذکر صور الانبیاء ابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ وسلیمان وغیرهم
قال فقلنا له من این لک هذه الصور فقال ان آدم علیه الصلاة والسلام سال ربه ان یریه الانبیاء من ولده
فانزل الله علیه صورهم وکان فی خزانة آدم علیه الصلاة والسلام عند مغرب الشمس فاستخرجها ذو القرنین من
مغرب الشمس فدفعها الی دانیال وفی زبور داود علیه الصلاة والسلام من مزمور اربعة واربعین فاضت النعمة
من شفتیک من اجل هذا بارک الله الی الابد تقلد ایها الجبار بالسیف فان شرائعک وسننک مقرونة بهیبة یمینک
وسهامک مسنونة وجمیع الامم یخرون تحتک فهذا المزمور تنبؤ بنبوة محمد صلی الله علیه وسلم فالنعمة التی فاضت
من شفتیه هی القول الذی یقوله وهو الکتاب الذی انزل علیه والسنة التی سنها وفی قوله تقلد سیفک ایها الجبار
دلالة علی انه النبی العربی اذ لیس یتقلد السیوف امة من الامم سوی العرب فکلهم یتقلدونها علی عواتقهم
وفی قوله فان شرائعک وسننک نص صریح علی انه صاحب شریعة وسنة وانما تقوم بسیفه والجبار الذی یجبر
الخلق بالسیف علی الحق ویصرفهم عن الکفر جبرا وعن وهب بن منبه قال قرأت فی بعض الکتب القدیمة
قال الله تبارک وتعالی وعزتی وجلالی لانزلن علی جبال العرب نورا یملأ ما بین المشرق والمغرب ولاخرجن
من ولد اسمعیل نبیا امیا یؤمن به عدد نجوم السماء ونبات الارض کلهم یؤمن بی ربا وبه رسولا ویکفرون
بملل آبائهم ویفرون منها قال موسیٰ سبحانک وتقدست اسماؤک لقد کرمت هذا النبی الکریم وشرفته
قال الله یا موسیٰ انی انتقم من عدوه فی الدنیا والآخرة واظهر دعوته علی کل دعوة واول من تابع شریعته
وبالعدل زینته وبالقسط اخرجته وعزتی لاستنقذن به اغلال الناس فتحت الدنیا بایدیهم واشهد یا محمد صلی الله علیه
وسلم فمن ادرکه ولم یؤمن به ولم یدخل فی شریعته فهو من الله بریٔ ذکره ابن ظفر وغیره انتهیٰ اور نادرنامہ
مین لکھا ہے کہ نادرشاہ دولی ملاباشی سے آیت کریمہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم الخ کا حال پوچھا
کہ یہ کسکی شان مین نازل ہوئی ہی ملاباشی نے عرض کیا کہ علماء امامیہ کہتے ہین کہ یہ تمام صفتین مخصوص
ذات معدن البرکات جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کی ہین اور فرقہ سنت وجماعت کہتے ہین
کہ ہر صفت ان صفات حمیدہ مین سے بیچ شان ایک ایک کے صحابہ کبار کے نازل ہوئی ہے اور ترتیب
اور تعداد صفات موافق اشخاص کیکو مددگار رکھتے اپنے کا کرتے ہین نادرشاہ نے پوچھا کہ توریت اور انجیل عالم
مین موجود ہین عرض کیا لوگون نے کہ ہین نادرشاہ نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنیکو موقوف اوپر
شہادت کتابون آسمانیکی چہوڑکر مقرر فرمایا کہ مرزا مہدی اصفہانی کو کہ تخلص اہل توریت وانجیل کے
وطنون مین جاکر دونون کتابونکو فارسے مین ترجمہ کرکر حضور مین لاوے چنانچہ مشارالیہ روانہ منزل مقصود کا
ہوا اور بادشاہ کے ڈرسے شب روز مشغول امر مامور کا ہوا جن دنونمین کہ بادشاہ شہر قزوین مین اقامت رکھتا
تہا مرزا مہدی ترجمہ دونون کتابونکا بادشاہ کی خدمت مین لایا چونکہ اون دنونمین بادشاہ سفر

اور متوجہ طرف تفحص دغستان کے تہا مباحثہ اور تحقیق کرنے مسئلہ مذکور کو موقوف اور وقت پر رکہا اور بعد پہنچنے
دغستان سے نجف اشرف مین فضلائی فریقین کو بلایا یعنی شیعہ و اہل سنت کو اور علماء توریت انجیل کو
بہی واسطے ثابت کرنے حقیت کے اور آوائی شہادت کے محفل مباحثہ کی مین حاضر کیا بعد انکے قیل و قال
بہت کے اور رد و بدل بیشمار کے اہل سنت کے فضلا امامیہ کے علماء پر غالب آئے اور قرار اسپر پایا
کہ مذہب سنیونکا برحق اور مسلم الثبوت ہے اور اس بات مین ایک محضر لکہا گیا اور سبہونکی مہرین
کروا کر نقلین اوسکی اطراف و جوانب کو بہیجین چنانچہ بوساطت نواب زکریا خان صوبہ دار لاہور کی یک نقل
محضر کی ہندوستان کو بہی بہیجی اور نادرنامہ مرزا مہدی کے مین بیچ وقایع سنہ گیارہ سو چپن کے لکہا ہے
کہ اس سن مین مجلس مذاکرہ کی باجتماع شیوخ اسلام اور قضاۃ کرام اور علماء اعلام تمامی ممالک ایران و توران
اور بخارا اور نجف اشرف اور کربلائی معلی اور بغداد کی مرتب ہوئی پہر طی مقالات اور اظہار عقاید اس نہج پر ہوا
کہ علمائی ممالک ایران نے لکہدیا کہ عقیدہ اسلامیہ ہمارا یہہ ہے کہ بعد از رحلت حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی خلافت باجماع امت کی جناب ابوبکر صدیق رض پر اور بعد اونکے بنص نصب جناب موصوف
کی جناب فاروق اعظم عمر بن الخطاب رض پر اور بعد اونکے بمشورہ اور اتفاق اصحاب کے ذوالنورین عثمان
بن عفان رض پر اور بعد اونکی امیر المومنین علی ابن ابیطالب رض پر قرار پائی اور بموجب آیۃ السابقون الاولون
من المہاجرین و الانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور بفحوای آیہ مشرفیہ رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم کی اور بحسب حدیث شریفہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم کے خلیفہ برحق تہے اس نادرنامہ سے صاف ظاہر ہوا کہ دلائل نبوت آنحضرت صلعم توریت
اور انجیل مین موجود تہی مگر منکرین نے بتحاسد و بتاغض نکال ڈالی ورنہ خوب دلائل نبوت ظاہر ہوتی
مگر اب بہی بعنایت الٰہی جنکی آنکہین سرمہ توحید سے روشن ہین اپنا مطلب نکال لیتے ہین عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قَالَ حَدَّثَنِي ابن سفیان ابْنُ حرب من فِیہ الی فِیَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّۃِ الَّتِي كَانَتْ
بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما انا بالشام اذ جئی بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل قال
وکان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصری الی ہرقل فقال ہرقل ہل ہہنا احد من قوم ہذا الرجل الذی
یزعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ہرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم اقرب نسبا
من ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قال ابوسفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیہ واجلسوا اصحابی خلفی ثم
دعا بترجمانہ فقال قل لہم انی سائل ہذا عن الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابوسفیان
وایم اللہ لولا مخافۃ ان یؤثر علی الکذب لکذبتہ ثم قال لترجمانہ سلہ کیف حسبہ فیکم قال قلت ہو فینا ذو
حسب قال فہل کان من آبائہ من ملک قلت لا قال فہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا
قال ومن یتبعہ اشراف الناس ام ضعفاءہم قال قلت بل ضعفاءہم قال ایزیدون ام ینقصون قال
قلت لا بل یزیدون قال ہل یرتد منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ قال قلت لا قال فہل قاتلتموہ
قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاہ قال قلت یکون الحرب بیننا وبینہ سجالا یصیب منا ونصیب منہ

قال فهل یغدر قلت لا ونحن منه فی هذه المدة لا ندری ما هو صانع فیها قال واللّٰه ما امکنی من کلمة ادخل
فیها شیئا غیر هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قلت لا ثم قال لترجمانه قل له انی سألتک عن حسبه فیکم
فزعمت انه فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی حسب قومها وسألتک هل کان فی آبائه ملک فزعمت
ان لا فقلت لو کان من آبائه ملک قلت رجل یطلب ملک ابیه وسألتک عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم
فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتک هل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا
فعرفت انه لم یکن لیدع الکذب علی الناس ثم یذهب فیکذب علی اللّٰه وسألتک هل یرتد احد منهم عن دینه بعد
ان یدخل فیه سخطة له فزعمت ان لا وکذلک الایمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتک هل یزیدون ام ینقصون
فزعمت انهم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتم وسألتک هل قاتلتموه فزعمت انکم قاتلتموه فتکون الحرب بینکم
وبینه سجالا ینال منکم وتنالون منه وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لها العاقبة وسألتک هل یغدر وکذلک الرسل
لا یغدر وسألتک هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو کان قال هذا القول احد قبله فقلت
رجل ائتم بقول قیل قبله قال ثم قال بما یأمرکم قلنا یأمرنا بالصلوة والزکوٰة والصلة والعفاف قال ان
یک ما تقول حقا فانه نبی وقد کنت اعلم انه خارج ولم اک اظنه منکم ولو انی اخلص الیه لاحببت لقاءه ولو کنت
عنده لغسلت عن قدمیه ولیبلغن ملکه ما تحت قدمی ثم دعا بکتاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقرأه متفق علیه روایت
ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہ اوسکی سے
طرف میری کہ کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا مینے اوس مدت مین کہ تہی درمیان میرے اور درمیان
پیغمبر صلی اللّٰه علیہ وسلم کے کہا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین جبوقت
آیا خط آنحضرت صلی اللّٰه علیہ وسلم کا طرف ہرقل کے کہا ابوسفیان نے اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی
اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف سردار بصری کے پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نے
بحکم رسول اللّٰه طرف ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سے جو دعوی نبوت کا کرتا ہے
کہا اوسکی خادمون نے کہ ہان ہے پس بلایا گیا مین ساتھہ ایک جماعت کے قریش سے کہ قریب بیس
آدمیونکے تہے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائی گی ہم آگے ہرقل کے پس کہا کونسا تم مین
بہت قریب ہے اوس شخص سے جو دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا کہا ابوسفیان نے پس کہا مینے کہ مین نزدیک
ہون نسب مین پس بٹہلایا مجکو آگے ہرقل کے اور بٹہلایا میرے ساتھہ والونکو پیچہے میرے پہر بلایا ہرقل نے
ترجمان کو پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارون کو کہ البتہ مین پوچہتا ہون اوس سے احوال
اوس مدعی کا جو دعوی کرتا ہے نبوت کا پس اگر جہوٹ کہی مجہسے تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو کہا
ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر سے اسکا کہ نقل کیا جاوے گا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین پہر کہا
ترجمان اپنے سے کہ پوچہہ ابوسفیان سے کیسا ہے حسب اوسکا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب کے ہے کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی
بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے ہو تم اوسکو ساتھہ جہوٹ کے پہلے اس سے کہ کہی

چیز کہ کہتا ہے اب کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اونکا اور ایمان لاتے ہین اشرف
لوگون کی یا ضعیف اونکی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لاتے ہین کہا ہرقل نے
کہ آیا زیادہ ہوتے ہین لوگ روز بروز یا کم کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ زیادہ ہوتے ہین کہا ہرقل نے
کیا مرتد ہوتا ہے اونمین سے اونکی دین سے بعد داخل ہونے کے اوسمین بسبب ناخوش رکہنے کے اوسکے
دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا
ہرقل نے پس کسطرح ہے لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتا ہے جنگ درمیان ہمارے
اور درمیان اوسکے مانند ڈول کے کبہی یہہ بہرا ہے اور کبہی وہ بہرا ہے کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے
عہد کہا مینے نہین اور ہم اس مدت مین ہین اوس سی نہین جانتے کہ کیا کرنے والا ہے بیچ اس مدت کے
کہا ابوسفیان نے نہ ممکن ہوئی مجہکو کوئی بات کہ داخل کرون بیچ درمیان باتون اپنی کے کچہہ
سوائے اس بات کے کہا ہرقل نے پس کیا کہا یہ قول کسی نے پہلے اوسکی کہا مینے کہا نہین پہر کہا ہرقل نے
واسطے مترجم اپنے کے کہ کہہ ابوسفیان سے کہ تحقیق مینے پوچہا تجہسے نسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونے
یہ کہ وہ تم مین صاحب نسب کا ہے اور اسیطرح پیغمبر واقع ہوتے رہے ہے بعث اونکی بیچ اشرف قوم اونکی کے اور
پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مینے
یہ شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک اپنے باپ دادے کا اور پوچہا مینے تجہسے حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا
ضعیف لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف لوگ تابعدار
ہوتے ہین پیغمبرون کے اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتے تہے اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلے اس سے
کہ کہے وہ چیز کہ کہی پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے کہ یہہ نہین ہے متصور کہ چہوڑ دے
جہوٹ بولنے کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولے اللہ پر اور پوچہا مینے تجہسے کیا پہر جاتا ہے
کوئی اونمین سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونیکے دین مین بسبب ناراض ہونیکے دین سے پس
جواب دیا تونے کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے اور پوچہا مینے
تجہسے کیا لڑتے ہو تم اوس سے پس کہا تونے کہ تحقیق ہم لڑتے ہین اوس سے پس ہوتی ہے جنگ درمیان تمہارے
اور درمیان اوسکے برابر ہو گیا ہے وہ تم سے اور تم اوس سے یعنی کبہی تم غالب آتے ہو کبہی وہ
غالب آتے ہین اور اسیطرح پیغمبر آزمائش کیے جاتے ہین آخر کو غلبہ پیغمبر کو ہوتا ہے اور خلاف عہد بہی انبیا نہین کرتے
پہر ہرقل نے کہا کس بات کا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکاۃ کا اقارب سے سلوک کرنیکا حرام سے
بچنے کا ہرقل نے کہا کہ اگر جو باتین تم نے بیان کین سچے ہین تو وہ پیغمبر ہین اور جو مین پہنچ سکتا تو اونکے
حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اونکے پاؤن دہوتا اور عنقریب جہان میرے قدم ہین وہان تک
اونکا ملک ہوگا پہر طلب کیا نامہ آنحضرت کا پس پڑہا اوسکو روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ہرقل کے
پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے تعظیم سے رکہا اوس نامہ مین یہ تہا یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی جانب
ہرقل سردار روم کو ہم تمہین اسلام کی طرف بلاتے ہین اسلام لاؤ سلامت رہو گے اگر نہ لاؤ گے تو تمہارا

رعیت کا بہی گناہ ہوگا پہر یہ آیت لکہی تہی یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْہَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ نہ پوجین سوا اللہ کے کسیکو اور نہ
ٹہراوین بعضے ہمارے بعضونکو رب سوائے اللہ کے پہر اگر وہ موہنہ پہیرلین تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو
کہ ہم مسلمان ہین ہرقل کے دلمین تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی آگئی تہی اور اوسنے
ارادہ بہی کیا کہ مسلمان ہوجاوے مگر طمع بادشاہی نے اوسے محروم رکہا صحیح بخاری مین ہے کہ ایکدن
اوسنے سب نصارا کو شہر حمص کی کوٹہی مین جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیئے پہر اوسنے کہا کہ ایک
بات تمہاری بہلے کی کہتا ہون یہ پیغمبر جو عرب مین پیدا ہوئے ہین انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہین
اگر ایسا نہ کروگے ملک تمسے چہن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہانسے نکل جانیکا
قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ مینے یہ بات تمہاری آزمانیکے واسطے
کہی تہی مین خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سبنے اوسے سجدہ کیا ایک شخص ضغاطر نام
علماے نصارے مین بہت مکرم اور معظم اونکی نزدیک تہا اور بڈہا تہا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی تہے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان لاویگا
تو سب نصاری ایمان لاوینگے اونہون نے جاکر اوس سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے
ہی اوسنے اپنا عصا ہاتہہ مین لیا اور سپید کپڑے پہن کے باہر نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑی بڑی
نصارے جمع تہے گیا اور کہا کہ مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسی علیہ السلام
نے خبر دی ہے اور پچہلی کتابونمین خبر ہے تم بہی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصارے اوسپر دوڑ پڑے
اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنکے کہا کہ میرا بہی ایسا ہی حال کرینگے
اگر مین ایمان لاؤن **ف** بڑی بڑی علماے نصاری اور اکثر بادشاہ اوسوقت کے ایمان لائے
اور جو بی نصیب تہے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپکی اونکی دلمین آگئی محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی
ایک بادشاہ حبشہ کا تہا اور ہرقل اور ضغاطر اور بہت سارے ایسے تہے اور علماے یہود کا بہی ایسا ہی حال
تہا حضرت عبد اللہ بن سلام اور امثال اونکے ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپکے نبوت کے
بسبب حسد اور حب جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاری کا کہ والی ملک حبشہ کا تہا مجرد
پہنچنے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپکو جواب بتعظیم و توقیر تمام متعر ایمان اپنے اور
خوبی دین اسلام کی لکہا اور موزے وغیرہ تحف و ہدایا آپکو بہیجے اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تہا ہر بادشاہ
حبشہ کو نجاشی کہتے تہے اسی نجاشی کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان رضا اور حضرت جعفر وغیرہ
مکہ سے ہجرت کر گئے تہے اور نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ مین آپنے مدینہ طیبہ مین خبر موت بیان فرمائی کی
نماز جنازہ غائبانہ پڑہی تہی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتہہ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت
کر گئین تہین بعد انتقال اوس شوہر کے اسی نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپکے

منعقد کیا تہا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تہا اوسکو بہی آپنے نامہ لکہا تہا مگر اوسکا حال معلوم نہین ہوا کذا فی المواہب حال مقوقس بادشاہ مصر و سکندریہ فی الوقت پہنچنے آپکے نامہ کے بہت تعظیم کی اور تحف اور ہدایا آپکو بہیجی دو لونڈی ماریہ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکی تصرف مین رہین اور ابرہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئی اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تہا منجملہ اون ہدایا کی تہی حال پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے جب دیکہا کہ عنوان نامہ مین لکہا ہے مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِسْ یہ خط محمد رسول خدا کا ہے کسریٰ سردار فارس کو جہنجلا کے نامہ مبارک کو پہاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا اور باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تہا اوسکو لکہہ بہیجا کہ وہ شخص جو دعویٰ پیغمبری کا کرتے ہین اونکو یہان بہیجدے دو آدمی تیز و چالاک اونکے پاس بہیجدے کہ اونکو لیا دین باذان نے دو آدمی مدینہ کو بہیجے اور آپ کو خط لکہا کہ تم ان دونون آدمیون کے ساتہہ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونون حضور اقدس مین حاضر ہوئے ڈاڑہیان مونڈے مونچہین بڑی آپ نے اونسے پوچہا کہ تمہین اس صورت بنانیکا کسنے حکم دیا ہے اونہون نے کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپنے فرمایا کہ میرے رب نے تو مجہے یہ حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی رکہو اور مونچہین کترو اور اون دونون شخصون کے دلمین اگرچہ رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ بدن اونکا تہرتہراتا تہا لیکن گفتگو اونہون نے بیباکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسریٰ کے چلے چلو نہین تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہے وہ تمہارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالیگا آپنے دونون سے کہا کہ ٹہرو کل آئیو صبحکو اون دونون سے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات منگل کی اور دسوین جمادی الاولی سنہ سات ہجری کی تہی وہ روانہ ہوکے باذان کے پاس پہنچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا اگر یہ سچی خبر ہے تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب ملوک سے پہلے مین مسلمان ہوجاؤنگا اور نہین دونون نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس مضمون کا پہونچا کہ پرویز ظالم تہا لہذا مینے اوسے قتل کیا اور تمکو تمہارے عہدے پر قائم رکہا اور جو شخص کہ دعویٰ پیغمبری عرب مین کرتے ہین اونسے کچہہ تعرض مت کرو جبتک میرا حکم اسباب مین نہ پہنچے باذان اوسیوقت مع اپنے دونون بیٹون کے مسلمان ہوگیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تہے مسلمان ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی ف کسریٰ نے جو نامہ مبارک پہاڑ ڈالا آپنے اوسکے لیے یہ بد دعا کی اَللّٰہُمَّ مَزِّقْہُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ پاش پاش کردے اوسکو یعنی خاندان کسریٰ کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے واقع ہوا کہ خاندان کسریٰ کی سلطنت جو ہزارہا سال سے چلی آتی تہی اور ایسی بڑی سلطنت پردۂ زمین پر کوئی نہ تہی بالکل پاش پاش اور نیست و نابود ہوگئی اور بہت تہوڑے زمانہ مین نام و نشان اوسکی سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامہ مبارک کو بتعظیم رکہا ملک اوسکے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی نہ مٹی واضح ہو کہ بادشاہ فارس کو کسریٰ اور بادشاہ روم کو قیصر اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبطہ کو

فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ یمن کو قیل اور بادشاہ حمیر کو تبع اور بادشاہ ہند کو راؤ کہتے ہین

لمعات ۵ اور دلائل نبوۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہہ ہے کہ تحقیق تہی آپ اُمّی نہ لکہنا جانتے تہے اور نہ پڑہنا پیدا کئے گئے بیچ قوم ان پڑہونکے اور نشو ونما پائی درمیان اونکے بیچ مکہ کے کہ نہین تہا اہان کوئی عالم جانتا ہو اخبار زمانہ گذرے کے اور نہ نکلے آپ بیچ سفر کی طرف کسی عالم کے پس ہے ہون اونکے پاس پہر لائے ہون اونکے پاس خبرین توریت اور انجیل اور امم ماضیہ کی اور تحقیق تہا گیا نشان ان کتب کا اور سست اور جلا ہی گئی تہے موضع اپنے سے اور نہین باقی تہا متمسکین سے ساتہہ اونکے اور اہل معرفت ساتہہ صحیح اور سقیم اونکے مگر تہوڑی پہر جہگڑا کیا ہر فریق نے اہل ملل مخالفہ سے ساتہہ آنحضرت کے ساتہہ اوس چیز کے کہ اگر شرمندہ کرے حضرت کو خلاق متکلمین کے اور جہابذ نقاد متقفین تو نہ تیار کیا گیا واسطے حضرت کے نقش اسکا یعنی نبوۃ کا اور یہہ واسطے کے اوپر اسباب کے تحقیق وہ مرکہ آیا اللہ تعالیٰ کے پاس سے اور منجملہ دلائل نبوت کے قرآن عظیم ہے پس تحقیق معارضہ کیا آنحضرت نے ساتہہ اوس چیز کے جو بیچ اوسکے ہے اعجاز سے اور بلایا اونکو طرف معارضہ اور لانے سورۃ اقصر کی مثل اوسکی سے پس انکار کیا اہون نے اوس سے اور عاجز ہوئے لانے اقصر سورۃ کے قرآن سے کہا بعض علماء نے کہ تحقیق وہ چیز کہ لائی اوسکو حضرت اوپر عرب کے کلام سے وہ چیز کہ عاجز کیا اونکو اتیان مثل اوسکی سے اعجب ہے بیچ آیت کے اور واضح تر ہے بیچ دلالت کے احیاء موتی اور ابراء الاکمہ والابرص سے اسلئے کہ تحقیق علیہ السلام لائے اہل بلاغت اور ارباب فصاحت اور روساء بیان اور متقدمین السنہ پر ساتہہ ایسی کلام کی جو مفہوم معنے تہے نزدیک اونکے پس ہوا عجز اونکا اوس سے یعنی قرآن سے عجیب تر عجز اوس شخص سے کہ مشاہدہ کیا عیسیٰ کو نزدیک احیاء موتیٰ کی اسلئے کہ تحقیق وہ نہتے طمع رکہتے بیچ اسکے یعنی احیاء موتیٰ کی اور نہ ابراء الاکمہ والابرص کی اور نہ موافقت رکہتے تہے علم مسیح کو اور قریش تہے موافقت رکہتے کلام فصیح در بلاغت در خطابت کو پس دلالت کیا امر بالانے اوپر اسباب کے کہ تحقیق عجز قرآن سے سوا اسکے نہین کہ تہا تو کہ ہو علم اوپر رسالت حضرت کے اور صحت نبوت آپکے کی حجت قاطعہ اور برہان واضحہ اور تحقیق وارد ہوا ہے اخبار سے بیچ قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اوس چیز کا کہ نازل ہوا اوپر حضرت کے اوپر مشرکین کے جو تہے اہل فصاحت در بلاغت سے اور اقرار کرنا ساتہہ اعجاز قرآن کے جماعت کثیرہ سے ثابت ہے منجملہ وہ ہی جو روایت کیا گیا محمد بن کعب سے کہا تحقیق عتبہ بن ربیعہ تہا ایکدن بیٹہا ہوا سردار قریش مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوے تہے اکیلے مسجد حرام مین کہا ربیعہ نے اے جماعت قریش کی آیا کہڑا ہو ؤن طرف اسکی یعنی محمد کی پس پیش کرون اوپر اسکی چند امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے بعض اوسکا اور بہی ہمسے کہا قریش نے ہان اے ابا الولید پس کہڑا ہوا عتبہ یہان تک کہ بیٹہا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا محمد بن کعب راوی نے ساری حدیث بیچ اوس چیز کے جو کہا حضرت کو عتبہ نے اور بیچ اوس چیز کے جو پیش کیا اوپر حضرت کے مال وغیرہ سے یعنی عتبہ نے کہا ہماری اور ہماری ستوگی جو مت کرو

جو مال وغیرہ چاہو ہمسے طلب کرو ہم دین گے پس جبکہ فارغ ہوا عتبہ اپنے کلام سے فرمایا حضرت نے آیا فارغ
ہوا تو اے ابو الولید کہا عتبہ نے ہان فرمایا حضرت نے پس سن مجھسے کہا عتبہ نے کر یعنی کہہ پس فرمایا
حضرت نے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ حٰمٓ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ الخ پس جبکہ سنا اسکو عتبہ نے چپ کے ہوگئے
اور ڈالا دونوں ہاتھ اپنے کو پیچھے پیٹھ اپنی کے درحالیکہ تھا تکیہ کرنیوالے بیچ اوپر دونوں ہاتوں کے سنتا
تھا حضرت سے یعنی حٰمٓ کو یہان تک کہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے آیت
سجدہ تک پس سجدہ کیا حضرت نے پھر فرمایا سنا تو نے اے ابا الولید کہا ابا الولید نے سنا میں نے اور یہہ
یعنی سچ ہے پس کہڑا ہوا عتبہ طرف اصحاب اپنے کے پس کہا بعض اونکے نے واسطے بعض کے قسم
اللہ کی البتہ آیا تمہارے پاس عتبہ ساتھ غیر موہنہ کے جو گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی ولید پہلی حالت سے
متغیر ہو کر آیا ہے پس جبکہ بیٹھا عتبہ طرف اونکے یعنی قریش کے کہا انہوں نے کہ کیا ہے حال تیرا اے ابو الولید
کہا عتبہ نے قسم اللہ کی تحقیق البتہ سنا میں نے ایک کلام کہ نہیں سنا میں نے مثل اوسکے کبھی قسم اللہ کی نہیں ہے
وہ کلام شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت اے جماعت قریش کی تابعداری کرو تم میری چھوڑ دو اس مرد کو اور
اوس چیز کو وہ بیچ اوس کے ہے پس قسم اللہ کی البتہ ہے قول اوس شخص کا جو سنا میں نے نبا یعنی خبر کہا
عتبہ نے قریش کو پس جواب دیا میرے تئین محمد نے ساتھ ایک شے کے قسم اللہ کی نہیں وہ جادو
اور نہ شعر اور نہ کہانت پڑھا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ حٰمٓ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ حتّٰی بلغ فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۝
الخ اور تحقیق تم جانتے ہو کہ محمد جب کہتا ہے ایک شے نہیں جھوٹ بولتا پس خوف کرتا ہوں میں یہہ کہ
اوترے اوپر تمہارے عذاب پس اہل فہم پر واضح ہے کہ یہہ صریح دلیل دلالت کرتی ہے اوپر صدق
نبوت محمد کے باوجودیکہ عتبہ معاند ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کو گیا تھا جب کلام مجید حٰمٓ
کو سنا تو جانا کہ یہہ کلام سحر اور شعر اور کہانت کی قسم سے نہیں ہے بلکہ تائید غیبی سمجھکر اسلیے لفظ
نبا کا کہا اور قریش کو عذاب الٰہی سے بسبب عدم طاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخوف کیا
اور بیچ حدیث اسلام ابو ذر غفاری کی اور تعریف انیس بہائی اونکی میں وارد ہے کہ کہا ابو ذر نے قسم
اللہ کی نہیں سنا میں نے کسی شاعر کو کامل بنسبت بہائی اپنے انیس کے اور تحقیق مقابلہ کیا اوسنے بارہ
شاعروں کا جاہلیت میں اور تحقیق وہ گئے اور آئے طرف ابی ذر کے ساتھ خبر نبی علیہ السلام کے کہا میں نے
پس کیا کہتے ہیں اوسکو لوگ کہا کہتے ہیں شاعر کاہن ساحر البتہ سنا میں نے کلام کاہنوں کا پس نہیں ہے
وہ کلام مشابہ کلام کاہنوں کے اور البتہ رکھا میں نے اوس کلام کو اوپر وزن شعر کے پس نہیں ملتا اور نہ ملیگا
اوپر زبان ایک کے بہی بعد میرے اور تحقیق وہ نبی لَصَادِقٌ وَّاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ۔
روایت کیا اسکو مسلم اور بیہقی نے اور روایت ہے عکرمہ سے بیچ قصہ ولید بن مغیرہ کے کہ تہا ولید
رئیس قریش میں بیچ فصاحت وبلاغت کے تحقیق ولید نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اقراء
علی فقراء علیه ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربٰی الآیه کہا ولید نے پھر پڑہو پس اعادہ کیا
حضرت نے پس کہا ولید نے وَاللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَّاِنَّ عَلَيۡهِ لَطَلَاوَةً وَّاِنَّ

اعلاہ لمثمر وان اسفلہ لمغدق وما یقول ہذا البشر یہہ کہا ولید نے واسطے قوم بنی کے واللہ ما فیکم رجل اعلم بالاشعار
منی ولا اعلم برجزہ ولا باشعار الجن واللہ ما یشبہ الذی یقول شیئا من ہذا واللہ ان لقولہ الذی یقول لحلاوۃ
وان علیہ لطلاوۃ وانہ لمثمر اعلاہ مغدق اسفلہ وانہ لیعلو ولا یعلی یعنی قسم اللہ کی نہیں کوئی زیادہ
جاننے والا اشعار میرے سے اور نہیں کوئی اعلم ساتھ رجزہ اور اشعار کے جن قسم اللہ کی نہیں مشابہ وہ چیز
جو کہتا ہے کسی شیئ کے قسم اللہ کی البتہ مقولہ اوسکا جو کہتا ہے البتہ بامزہ ہے اور تحقیق اوپر
اوسکے البتہ طلاوۃ ہے اور تحقیق وہ البتہ بامثمر اوپر اوسکا شیرین ہے سفل اوسکا اور تحقیق وہ غیر
مغلوب ہے اور بیچ خبر کے وارد ہے کہ جسوقت جمع ہوئے قریش موسم حج میں اور کہا کہ جماعت
عرب کی تمام وارد ہوئی ہے پس جمع کرو بیچ اسکے یعنی امر محمدؐ رائے اپنی تاکہ نہ جہوٹ بولے بعض تمہارا
بعض کو پس کہا قریش نے کہتے ہیں ہم کہ وہ یعنی محمدؐ کاہن ہے کہا ولید نے قسم اللہ کی ما ہو
بکاہن ما ہو بزمزمتہ ولا سجعہ کہا قریش نے کہ وہ مجنون ہے کہا ولید نے ما ہو بمجنون ولا بخنقہ
ولا بوسوستہ کہا قریش نے پس کہتے ہیں ہم کہ وہ شاعر ہے کہا ولید نے ما ہو بشاعر قد عرفنا الشعر
کلہ رجزہ وہزجہ وقریضہ ومبسوطہ ومقبوضہ کہا قریش نے پس کہتے ہیں ہم کہ وہ ساحر ہے کہا ولید نے
ما ہو بالساحر ولا نفثہ ولا عقدہ کہا قریش نے پس کیا کہتا ہے تو اے ولید کہا ولید نے ما انتم قائلون
من ہذا شیئا الا وانا اعرف انہ باطل روایت کیا اسکو ابن اسحاق اور بیہقی نے اور خبرون وارد ہی جبکہ
اسلام لائے جوان بنی سلمہ کے کہا عمر ابن جموح نے بیٹے اپنے کو اخبرنی ما سمعت من کلام ہذا الرجل
پس پڑہا اوپر عمر بن جموح کے الحمد للہ رب العالمین صراط مستقیم تک پس کہا عمر نے ما احسن ہذا واجملہ
آیا کل کلام اوسکا مثل اسکی ہے کہا بیٹے نے اے باپ اور احسن ہے اس سے اور کہا بعض علماء نے
کہ تحقیق یہہ قرآن اگر پایا جاتا مکتوب بیچ مصحف کے جنگل میدان میں اور نہ معلوم ہوتا کہ کسنے رکہا
اوسکو اوسجگہہ تو البتہ گواہی دیتی عقل سلیمہ اسپر کہ تحقیق وہ منزل من اللہ ہے اسلئے کہ بلا شبہ
بشر کو نہیں قدرت اوپر تالیف مثل اسکیکے ہرچند خراصون نے مثل قرآن کے زور مارا مگر عاجز ہو کر
خائب ہوئے چنانچہ کلام مسیلمہ کذاب علیہ اللعنۃ سے جو بمقابلہ کلام اللہ بنایا بہت خوب روشن ہے اسلیے چند فقرے اوس ملعون
کے نقل ہوتے ہیں ولما سمع مسیلمۃ الکذاب لعنہ اللہ والنازعات قال والزارعات زرعا والحاصدات
حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والحافرات حفرا والثاردات ثردا واللاقمات لقما لقد فضلتم
علی اہل الوبر وما سبقکم اہل المدر وقال آخر الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل لہ ذنب وبیل ومشفر طویل و
ان ذلک من خلق ربنا القلیل وقال آخر الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین
شراسیف وحشی ؎ وسجع اللعین علی سورۃ انا اعطیناک الکوثر فقال انا اعطیناک الجواہر ؎ ان مبغضک
رجل فاجر ؎ وفی روایۃ انا اعطیناک الجماہر ؎ فخذ لنفسک وبادر ؎ واحذر ان تحرص او تکاثر ؎ وفی
روایۃ انا اعطیناک الکواثر ؎ فصل لربک وبادر ؎ فی اللیالی الغوادر ؎ وقیل انہ ادخل البیضۃ فی القارورۃ
وادعی انہا معجزۃ وافتضح بنحو ما ذکر ؎ ان النوشادر اذا ضرب فی خل الخمر ضربا جیدا وجعلت فیہ بیضۃ

نبت یومها ثیوما ولیلة فانها تحمل کالمخیط فیجعل فی القارورة ویصب علیها الماء البارد فانها تجمد ولما
سمع اللعین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مج فی بیر فکثر ماؤها وتفل فی عین علی وکان ارمد فبری فتفل اللعین
فی بیر فغار ماؤها وفی عین بصیر فعمی ومسح بیده ضرع شاة حلوب فارتفع درها ویبس ضرعها فشبہ ہذا الکلام الذی عارض
بہ مسیلمة بکلام امراة ورآها فی الحمقاء التی تتکلم بحمقها بما لا یفہم فہی تہذی بکلام مشذب ای مختلط لا یقترن
بعضہ ببعض ولا یشبہ بعضہ بعضا الکلام من بہ خبل بسکون الموحدة ای فساد اوس من الخبل بفتحہا ای
جنون ثم ان اللعین وضع عن قومہ الصلاة واحل لہم الخمر والزنا وہو مع ذلک یشہد لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ نبی وقد کان کتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسیلمة رسول اللہ الی محمد رسول اللہ
اما بعد فانی قد شرکت معک فی الامر وان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر فقدم صلی اللہ علیہ وسلم
رسولہ بہذا الکتاب فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی مسیلمة
الکذاب سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبة للمتقین
یا ضفدع نقی کم تنقین اعلاک فی الماء واسفلک فی الطین لا الماء تکدرین ولا الشراب تمنعین پس جبکہ سنا حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ کلام تو فرمایا انہ الکلام لم یخرج من ال او ال ساتہہ کسری کے مراد اللہ تعالی ہے
اور کہا گیا ہے کہ ال معنی اصل جید کے ہے ای نہیں ہے اوس اصل سے قرآن مجید اور دوسری وجہ اعجاز
قرآن کی یہہ ہے کہ نزول قرآن کا کلام عرب مین ہوا نظم اور نثر اور خطب وشعر اور رجز اور سجع سے مین نہیں
اصل ہے قرآن مجید بیچ کسی شئے کے انمین سے اور نہ مختلط ہے ساتہہ اوسکے باوجود ہونے الفاظ
او حروف اوسکے جنس کلام اونکی سے اور مستعمل بیچ نظم اونکی کے اور نثر اونکی کے اوسیواسطے متحیر ہو
عقلین اونکی اور سرگشتہ ہوئی کلام اوسکے اور نہ ہدایت ہی ہوئے وہ طرف مثل اسکی کے بیچ حسن کلام
اسکی کے پس نہین سماسکتے ہین کہ تحقیق بیچ فصاحت قرآن کے البتہ اوکہڑ گئے دل بسبب بدیع نظم اسکی
کے پس تحقیق یہہ قرآن حجت اللہ کے واضحہ اور دلیل قاطعہ اور برہان باہرہ ہے نہین چلا میدان معارضہ
مین کوئی شقی مگر کہ گمراہی کرتا فراسکا بیچ شعلہ کے چنانچہ ابن مقفع کہ تہا فصیح تر زمانہ اپنے کا طلب کیا
اسکو اور لائی اسکو میدان معارضہ مین اور نظم کیا اسنے کلام کو اور گردانا اوسکو مفصل اور نام رکہا اسکا
سورتین پس متوجہ ہوا ایکدن ساتہہ ایک لڑکے کی کہ پڑہتا تہا بیچ مکتب کے یہہ آیت یا ارض ابلعی ماءک ویا
سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر الآیہ پس رجوع کیا ابن مقفع نے اور مٹایا اوس چیز کو جو کیا تہا اور کہا
اشہد ان ہذا لا یعارض ابدا وما ہو من کلام البشر اور تیسری وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ تحقیق قاری
اسکا نہین ملول ہوتا پڑہنے اوسکے سے اور سامع قرآن نہین تہکتا سننے اوسکے سے بلکہ پڑہنے
اور سننے سے زیادہ حلاوت ہوتی چلی جاتی ہے اور دہرانا اوسکا موجب محبت کا ہے واسطے قاری کے
اور تلاوت اوسکے ہمیشہ بڑہاتی ہے تازگی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق قرآن نہین
پرانا ہوتا اوپر کثرت دور کے اور نہ ناقص ہوتی ہے عبرت اوسکی اور نہین فنا ہوتی عجایب اوسکی اور
اور نہین سیر ہوتا اوس سے علما کا اور نہین ذلیل ہوتی برکت اوسکی کی مگر گمراہ لوگ قرآن مجید

وہ چیز ہے کہ نہ بار آئے جن جسوقت سنا قرآن کو اس کہنے سے انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد
فآمنا بہ اور چوتھے وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ مشتمل ہے اخبار بما کان و مایکون کو پس جسوقت پوچھا
حضرتؐ سے قصہ اہل کہف اور شان موسیٰ اور خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام اور حال ذوالقرنین اور قصص انبیاء
کے ساتھ امتان انکے اور قرون ماضیہ کو پس جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے تو پہچانا انہون نے اسکو حجت
نبوت آپکی صلی اللہ علیہ وسلم پانچوین وجہ اعجاز قرآن کے یہہ ہے کہ وہ مشتمل تہے علم غیب اور اخبار
بما یکون کو مانند قول اللہ تعالیٰ کے بیچ مقدمہ یہود کے وقل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ
من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین پہر فرمایا ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم اور مانند قول
اللہ تعالیٰ کے بیچ مقدمہ قریش کے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا پس قطع کیا امر کو قریش کمثل قرآن کے
نہ لاسکینگے اور مثل قول اللہ تعالیٰ کے انا فتحنا لک فتحا الخ اور مثل قول اللہ تعالیٰ کے الم غلبت الروم
وغیرہ کے اور چہٹی وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ وہ جامع ہے علوم کثیر کو کہ نہ لاسکے اہل عرب مثل
اسکے کلام اور نہ احاطہ کرسکے ساتھہ علما امم سے کوئی اور نہین کوئی کتاب سماوی کہ بیچ خبر اولین اور
آخرین اور حکم متخلفین اور ثواب مطیعین اور عقاب عاصین کو مشتمل ہو مانند قرآن مجید کے پس یہہ
چہون دلیلین دلالت کرتی ہین اوپر اعجاز قرآن کے اور تحقیق فرمایا اللہ جل جلالہ قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا پس نہ قادر ہوا کوئی لانے
مشتمل اس قرآن کے زمانہ محمد رسول اللہ صلعم کے مین اور نہ بعد آنحضرت کے اوپر نظم اور تالیف اور عذوبت
منطق مین مثل قرآن مجید کے واضح ہو کہ ہمارے حضرت ختم المرسلین محمدؐ کو ایسا قرآن معجز نظام
ملا جو تبیانا لکل شیٔ ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ آپ اتیان اسکے فن مین یکتا ہین کیونکہ ہر شخص کا
اعجاز اوسے فن ہین متصور ہوتا ہے جس فن مین شراکت غیر کی لئے ممکن نہوا اور وہ اوسمین یکتا ہو جملہ علوم
اولین و آخرین سب ذات بابرکات رسول ثقلین محمدؐ مین مجتمع ہین مانند قوت عاقلہ نا طقہ کے کہ ہر
واحد علم سمع و بصر وغیرہ کو جامع ہے اور ارشاد رسول ثقلین علمت علم الاولین والآخرین اسی جانب
مشیر ہے اور نیز فرمایا کہ اگر موسیٰ بہی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے غرض جیسے آپ پر سلسلہ نبوت
ختم ہوگیا ایسی ہی علوم احکام شرایع بہی جو مرضی خداوندی ہون آپکی اتباع مین منحصر ہوگیا ارشاد
والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت
الا کان من اصحاب النار مصدق اسکا ہے اور بہت سے جنات جو عرب کے جزیرہ و نمیر رہتے تہے وہ حاضر ہو کر پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لائے
تہے چنانچہ بہت سے حکایتین بتواتر اسمقدمہ مین جنون سے منقول ہین منجملہ وہ ہی جو حضرت امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رض سے صحیح بخاری اور دوسری کتابوں مین روایت آئی ہے کہ وہی کہتے تہے کہ مین ایک روز
اپنے بتو کی پاس بیٹہا تہا اوسوقت ایک شخص ایک بچہ گائیکا بتو کی نذر کے واسطے لایا اور اوسکو
وہان ذبح کیا اوسوقت ایک بت کے اندر سے ایک آواز بہت سخت نکلی مینے کبہی ایسی آواز
نہ سنی تہی اور ہر خاص و عام نے وہان اس آواز کو سنا وہ کہتا تہا یا جلیح امر نجیح رجل یصیح یقول لا الہ

لا اللہ یعنی اے قوت والی آدمی ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جسمین مطلب کی بات ہے ایک شخص پکار کر
کہتا ہے لا الہ الا اللہ حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ جتنے لوگ وہان تہے سب بہاگے لیکن مین وہان
کہڑا رہا کہ دیکہون یہ کسکی آواز ہے پہر دوسرے مرتبہ مینے وہی آواز سنی اور تیسرے مرتبہ بہی وہی آواز ہوئی
مجہکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ امر کیا ہے پہر لوگون سے معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص پیغمبر ظاہر ہوا ہے اور وہ
لوگونکو کلمہ لا الہ الا اللہ تعلیم کرتا ہے اور اسیطرح کی حکایت ایک بڈہی سے مجاہد روایت کرتے ہین
کہ وہ بڈہا کہتا تہا کہ ایک روز مین ایک گائیکو ہانکنے لئے جاتا تہا کہ یکایک ایک آواز مینے سنے کہ کوئی کہتا ہے
یا الذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ یعنی اے ذریح بات بہت اچہی اور کہلی ہے ایک شخص پکار کر
کہہ رہا ہے کہ لا الہ الا اللہ اور اسیطرح بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ وے کہتے تہے کہ ایام
جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تہا اور ہونیوالی چیزونکی مجہکو خبر دیا کرتا تہا اور مین اسکی کہنے کے موجب
لوگونسے کہا کرتا تہا اور وہی خبرین اکثر سچی ہوا کرتی ہتین اس سبب سے نذر نیاز مجہکو بہت ملا کرتی تہی ایک
راتکو مین سوتا تہا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹہہ اور بوجہہ اگر کچہہ تجہکو عقل اور شعور ہے کہ ایک لوی بن
غالب کی اولاد سے پیدا ہوا ہے پہر کہا بیتین پڑہین نظم عجبت للجن و ارجاسہا ؛ وشدہا العیس باجلاسہا
تہوی الی مکۃ تبغی الہدی ؛ ما مؤمنوہا مثل ارجاسہا ؛ فانہض الی الصفوۃ من ہاشم ؛ واسم
بعینیک الی راسہا ؛ یعنی تعجب آتا ہے مجہکو جنات کے احوال اور انکی بیقراری سے کہجاوے اور زین
باندہنے سے انکی اونٹونپر سفر کرنے کیواسطے جاتے ہین مکہ کیطرف ہدایت کی تلاش مین ایماندار
جنات نہین ہین مانند ناپاکونکی تو بہی اوٹہہ اور چل اس شخص کیطرف جو چنا ہوا ہے بنی ہاشم سے
اور بلند کر اپنے دونون آنکہون کو ہمارے قبیلے کے سردارونکی طرف مطلب اسکا یہہ تہا کہ ہماری قوم
اور سب سردار مکہ معظمہ کو جاتے ہین ایمان لانیکو تو بہی جا اور ایمان لا سواد کہتے ہین کہ مین ان
بیتونکے سننے سے جاگ پڑا اور تمام رات اسی تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہے پہر دوسری
راتکو بہی اسیطور سے آکر مجہکو جگا کر وہی بیتین پڑہین اور چلا گیا اور اسیطرح تیسری راتکو بہی جب
تین رات پے درپے مجہپر یہی ماجرا گذرا تو میرے دلمین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ
کی طرف روانہ ہوا یہانتک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری مین حاضر ہوا مین اور
انکی جمال باکمال کے دیدار سے مشرف ہوا تو مجہکو دیکہتے ہی آپنے فرمایا مرحبا اے سواد بن قارب
مجہکو معلوم ہے جو چیز تجہکو یہان لائی ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کچہہ بیتین آپکی مدح مین
کہی ہین پہلے آپ ان بیتونکو مجہسے سن لیجئے آپنے فرمایا پڑہہ سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت مین کہا تہا اسے پڑہا اوس قصیدے کی آخیر مین یہ ہے وکن لی
شفیعاً یوم لا ذو شفاعۃ ؛ سواک بمغن عن سواد بن قارب ؛ یعنی اور ہو تو واسطے میرے شفیع
جس دن نہوگا کوئی صاحب شفاعت کا تیرے سواے کوئی کام آنے والا سواد بن قارب سے اور یہہ
بہی بیہقی نے روایت کی ہے کہ عمان کے ملک مین مازن طائی بتونکی خدمت پر مقرر تہا اون

بتوجنین ایک بت تہا اسکو ناجر کہتے تھے سو مازن کہتا ہے کہ ایک روز مینے اس بت کیواسطے ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اس بت کے اندر سے سنی مین آئی یہہ کہتا تہا یا مازن اقبل الی اقبل تسمع مالا تجہل ہذا نبی مرسل جاء بحق منزل فامن بہ کی تعدل عن حر نار تشعل وقودہا بالجندل یعنی اے مازن متوجہ ہو میری طرف متوجہ ہو سن ایسی چیز جسکو جہل اور نادانی مین نرکہا چاہیے یہ پیغمبر ہے بہیجا گیا لایا ہے حق جو اوتارا گیا ہے سو ایمان لاؤ اوسپر تاکہ کنارا پکڑے تو آگ کی گرمی سے جو لپک والی ہے جس آگ کا ایندہن پتہر مین لکڑیکی جگہہ مازن کہتا ہے کہ یہ آواز سنکے مجہکو نہایت تعجب ہوا پہر دوسرا ایک جانور ذبح کیا مینے پہر دوسری مرتبہ اوس سے بہی زیادہ کہلی ہوئی واضح آواز اس بت سے سنی مینے کہ کہتا تہا یا مازن اسمع تسر خیر ظہر وبطن شر بعث نبی من مضر بدین اللہ الاکبر فدع نحیتا من حجر تسلم من حر سقر یعنی اے مازن سن تاکہ خوش ہو تو بہتر ظاہر ہوا اور چہپ گئی بدی اوٹہایا گیا ہے ایک پیغمبر مضر کے قبیلے سے بزرگ خدا پر ایسا خدا جو بہت بڑا بزرگ ہے سو چہوڑ بت کو جسکو پتہر سے تراش کے بنایا ہے تاکہ بچے تو آگ سے دوزخ کی مازن کہتے ہین کہ اوسیوقت سے مین اس خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر سے کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہانتک کہ ایک قافلہ حجاز کا آیا تو مینے وہان ایک سے پوچہا وہ ہر کی خبر کیا ہے اون لوگو نے کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے اسکو لوگ احمد کہتے ہین اور وے اپنے تئین داعی الی اللہ کہتے ہین مینے پہچانا کہ اوس آواز کی تعبیر یہی ہے پس راحلہ یعنی سفر کا سامان تیار کرکے مکہ کیطرف روانہ ہوا وہان پہنچکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جمال باکمال دیکہتے ہی میرا دل اسلام کیطرف مائل ہوا پہر سلام لایا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچہہ تمہارا مطلب ہو تو کہو عرض کی یا رسول اللہ میرے تین مقصد ہین اول تو یہ ہے کہ مجہکو راگ سننے اور باجے دیکہنے اور شراب پینے اور زنا کرنے کی لت ہوگئی ہے اور دوسرا یہہ کہ میرے اولاد نہین ہے اور مجہکو اولاد کی نہایت آرزو اور تیسرا یہہ کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزونکے لیے دعا چاہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے حقتعالے کی درگاہ مین عرض کیا کہ اے بارخدایا اسکو راگ اور باجے کے عوض مین قرآن شریف پڑہنے کی توفیق دے اور حرام کاری سے بچاؤ اور اسکی عوض حلال عورتین اسکو عنایت کر اور حوض حیا اور صفا شرم کردے اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عنایت کر اور قحط کو دور کر مازن کہتے ہین کہ حقتعالے نے آپکی دعا کی برکت سے سب برائیان مجہسے دور کین اور اچہا زمانہ نصیب ہوئین ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوا اور چار عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل مجہکو حقتعالی نے دیا چنانچہ حیان بن مازن مشہور ہین اور اسطرح امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اور ابونعیم نے ضمرہ سے روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے ارسال کیطور پر اس قصے کو ذکر کیا ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سے پہنچی تہی کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی جن کے ساتہہ تعشق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ اسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑکے اسکی دیوار پر آبیٹہتا تہا پہر جب تنہائی ہوتی تہی تب

آدمی کی شکل بن کے اس عورت سے صحبت کرتا تھا پھر یکا یک چند روز اسکا آنا موقوف ہوگیا پھر تھوڑی
مدت کے بعد اوسی پرند جانور کی شکل سے اوسکی دیوار پر آبیٹھا اس عورت نے اسکو دیکھتے ہی پہچانا
اور کہا آو بار اتنے دنوں کہاں رہے جو ہمارے پاس نہیں آئے اوسنے کہا کہ اب ہماری تمہاری جدائی
ہے ہمارے آنے کی امید اب مت رکھو اسواسطے کہ مکہ معظمہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کردیا
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسیطرح کا ماجرا شام میں دیکھا تھا چنانچہ ابونعیم نے انسے نقل کیا ہے
کہ وے کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ شام کیطرف گئے تھے سو اوسطرف ایک عورت بڑی کاہنہ مشہور تھی بلکہ
اس فن میں کمال رکھتی تھی ہم بھی اوسکی ملاقات کیواسطے گئے اور سفر کا احوال اس سے پوچھا کہ آگے کیا ہوگا
اوسنے کہا اب مجھکو کچھ معلوم نہیں ہوتا اسواسطے کہ جس جن سے دوستی تھی اور اسسے حال دریافت کرکے
مین سبکو جواب دیتی تھی سو وہ جن ایکدن آکے میرے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اب ہم
رخصت ہوتے ہین مین نے اوسی پوچھا کسواسطے اوسنے کہا خرج احمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جاء امر لا یطاق
یعنے ظاہر ہوئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آیا حکم جسکے مقابلہ کی طاقت نہین ہے یہہ کہکے چلا گیا اور پھر نہ آیا
اور اسیطرح ابن شاہین اور دوسرے محدثوں نے ذباب ابن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا
کہ ایک جن میرا آشنا تھا اور غیب کی خبرین مجھے بتایا کرتا تھا ایکدن وہ آیا مین نے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے
حسرت سے میری طرف دیکھا اور کہا **نظم** یَا ذُبَابُ یَا ذُبَابُ ۞ اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابُ ۞ بُعِثَ مُحَمَّدٌ بِالْکِتَابِ ۞ یَدْعُوْ بِاللّٰہِ فَلَا یُجَابُ
یعنی اے ذباب سن بڑی تعجب کی بات ہے کہ مبعوث ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کتاب کے بلاتے ہین
اللہ کیطرف کہ مین پھر نہین جواب ہی جاتے مین یعنی انکی بات کوئی نہین سنتا ذباب کہتا ہے کہ مین نے
اوسسے کہا کہ تو کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ تھوڑے دنو مین میری بات کو بوجھیگا تو
یہہ کہکے اوٹھہ گیا پھر چند روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر مجھکو پہنچی اور اسیطرح
عمر ابن شیبہ نے جموم بن عثمان غفاری سے بھی روایت کی ہے کہ بنی غفار کے قبیلے مین ایک کاہن تھا
اسکا بھی ایک جن یار تھا وہ جن بھی اسیطرح جواب دیکر رخصت ہوکر چلا گیا اور ابونعیم نے بھی روایت
کی ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین عمر رضی ابن الخطاب اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص آیا آپنے
اوس سے پوچھا کہ تیری قیافی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنوں سے صحبت رکھتا تھا اوسنے
کہا کہ ہان آپنے کہا کہ بھلا اب بھی جنوں کے صحبت میسر ہوتی ہے اوسنے کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کے پہلے سیرہی صحبت والے جن میرے پاس آئے اور مجھسے کہا یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
وَالْخَیْرُ الدَّائِمُ غَابَ حِلْمُ النَّائِمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اے سالم حق کھلا اور ہمیشگی کی
بھلیگی کی ظاہر ہوئی یہہ بات خواب پریشان سونے والی کی نہین ہے اللہ تعالی سب سے بڑا اور بزرگ ہے
ایک شخص دوسرا اوس مجلس کی حاضرین مین سے بولا کہ مجھکو بھی اسیطور کا اتفاق ہوا کہ ایکدن مین
ایک بیابان کے چٹیل میدان مین چلا جاتا تھا اور کوئی آدمی گرد پیش میرے نتھا یکایک ایک ناقہ سوار
میرے سامنے نمودار ہوا اور پکار کر یہہ کلمے کہے یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَمْجَدُ تَالٰہٗ وَ عَدَکَ مِنَ الْخَیْرِ یَا اَحْمَدُ

یعنی اے محمد اللہ بہت برتر اور بزرگ ہے آیا تمکو جو تجھسے وعدہ کیا تہا بہتری سے لے بہدا اور پہر نظر سے
میرے غائب ہوگیا ایک شخص دوسرا انصاری مومنین سے مجلس مین حاضر تہا اوسنے کہا کہ مجہکو بہی ایسی قسم کا
ماجرا درپیش آیا تہا چنانچہ شام کیطرف مین گیا تہا ایکدن زمین پر میرا گذر ہوا نہ وہان پانی تہا نہ گہاس
ایکایک مینے پیچہے سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے فَلَاحَ النَّجْمُ اَضَاءَ مُشْرِقَهُ يَخْرُجُ مِنْ ظُلْمَةٍ
عِرَاقٌ مُؤْلِفُهُ ذٰلِكَ رَسُوْلٌ مُصْلِحٌ مَنْ صَدَّقَ اللّٰهُ اَعْلٰى اَمْرَهٗ وَحَقَّقَهٗ یعنی تحقیق ظاہر ہوا وہ ستارہ جسنے روشن کردیا
مشرق اپنی کو نکلتی ہے سایہ اسکے سے خوشبو کہ روشن کرتے ہے اسکو یہہ رسول ہے بہتر کمو پہنچیگا جسنی
سچا جانا اسکو اللہ نے بہت بلند کیا کام اسکا اور ثابت کیا اسکو اور اسیطرح فاکہی نے بہی مکہ کے اخبار مین عامر
بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دوسرے محدثون نے حضرت
عبد الرحمان بن عوف اور دوسرے صحابیون سے روایت کی ہے کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر ایک جن نے
آکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتین پڑہین جنمین دین اسلام کی ہجو تہی اور مضمون تہا کہ مسلمانونکو جلدی
قتل کرنا چاہئی اور شہر سے نکال دینا اور بت پرستی کو ہرگز نہ چہوڑنا چاہیے کفار اس مضمون سے بہت
خوش ہوئے اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ دیکہو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنیکا حکم غیب سے بہی آیا مسلمانونکو
بہت رنج ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہہ آواز ایک شیطان کی تہی مسعر اسکا نام ہے سو عنقریب خدا تعالی اسکو
سزا دیتا ہے جب تیسرا دن ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج
ایک دیو بڑا زور آور میرے پاس آیا اور مسلمان ہوا اسکا نام سمحج تہا مین نے اسکا نام عبد اللہ رکہا اوسنے مجہسے
کہا کہ اگر حکم ہو تو مسعر کو قتل کرون سو مینے اجازت دی انشاء اللہ تعالی آج مسعر ضرور قتل ہوگا مسلمانونکو
بہت خوشی ہوئی اور اس خوشخبری کے منتظر ہوئے شام کیوقت اوسی پہاڑ سے ایک آواز بہت سخت سنی
کہ کوئی کہتا ہے نَحْنُ قَتَلْنَا مُسْعِرًا لَمَّا طَغٰى وَاسْتَكْبَرَا وَصَغَّرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْكَرَا لِشَتْمِهٖ نَبِيَّنَا الْمُطَهَّرَا
اَوْرَدْتُهٗ سَيْفًا جَرُوْفًا اِنَّنَا نَرُوْدُ مَنْ اَرَادَ الْبَطَرَا یعنی مین ہون جسنے قتل کیا مسعر کو جبکہ سرکشی کی اوسنے
او تکبر کیا اور چہوٹا جانا اوسنے حقکو اور طریقہ ڈالا برا واسطے برا کہنے اسکے کے نبی ہمارے کو جو پاک ہے
رنگین کیا ہمنے اوسکے خون سے تلوار کو جو بڑی کہی اور جڑسے قطع کرنیوالی ہم منع اور رد کرینگے اسکو
جو ارادہ کریگا تکبر اور غرور کا اور اسیطرح ابن سعد نے کتاب شرف المصطفے مین جندل بن ثعلبہ سے روایت
کی ہے کہ جندل نے آنحضرت سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجہے
پہنچایا کرتا تہا ایک رات کو گہبرایا ہوا آیا اور مجہکو سوتے سے جگایا اور کہنے لگا هَبَّ فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّيْنِ
بِصَادِقٍ مُهَذَّبٍ اَمِيْنٍ فَارْحَلْ عَلٰى بَاذِلٍ اَمُوْنٍ تَمْشِيْ عَلَى الصَّحْصَحِ وَالْحُزُوْنِ یعنی بیدار ہو بس تحقیق روشن
ہوا چراغ دین کا سچا اور آراستہ اور امانت دار سو کوچ کر مضبوط اونٹ پر سوار ہوکے چل اوپر راہ برابر
اور خراب کے جندل نے کہا کہ یہہ عبارت سجع اسکی سنکے مین دہشت سے اوٹھہ بیٹھا اور پوچہا مینے کہ
ہے کیا صاف کہہ پہر اوسنے کہا وَسَاطِحِ الْاَرْضِ وَفَارِضِ الْفَرْضِ لَقَدْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِي الطُّوْلِ وَ

الْعَرَضِ لَنْشَاءَ بِی الْحُرُمَاتِ الْعِظَامِ وَهَاجَرَ اِلٰی طَیْبَةِ الْاُمُنِیَّةِ یعنی قسم ہے بچہانے والے زمین کی اور لازم کرنیوالے فرض کی ہر آمینہ رسول کرکے بہیجے گئے محمد تمام جہان پر پیدا ہوئے حرم بزرگ مین اور ہجرت کی بطرف طیبہ امینہ کے یعنے مدینہ کیطرف جندل کہتے ہین کہ یہہ خبر سنتے ہی مین مدینہ منورہ کیطرف رواںہ ہوا راہ مین پہر ایک ہاتف نے مجہکو آواز دی کہ شعر یَا اَیُّهَا الرَّاکِبُ الْمُرْخِیْ مَطِیَّتَهُ نَحْوَ الرَّسُوْلِ لَقَدْ وُفِّقْتَ لِلرَّشَدِ یعنی اے سوار پہیرنے والے سواری اپنی کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر آئینہ تحقیق توفیق دیا گیا تو طرف ہدایت کے اور اسیطرح ابن کلبی نے عدی ابن حاتم طائی سے روایت کی ہے کہ عدی کہتے تہے کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب کے قبیلے کا اسکو جالیس ابن دغنہ کہتے تہے ایکدن مین گہر کے باہر بیٹہا تہا کہ یکایک اسکو دیکہا مینے کہ کچہہ دہشت کہایا ہوا اس باختہ آتا ہے مینے پوچہا کیا ہوا تجہکو خیر ہے اوسنے کہا کہ یہہ اونٹ اپنے مجہسے لو اور نوکری سے مجہکو معاف کرو مین نے اوس سے کہا کہ کچہہ ہمسے قصور ہوا جو تم نوکری چہوڑے دیتے ہو اوسنے کہا کچہہ نہین لیکن میرے اوپر ایک حادثہ گذرا ہے اوس سبب سے مین چہوڑتا ہوں اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ تمہارے اونٹ لیکر مین چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مین نے کہ ایک شخص بڈہا پہاڑ کے کہائی سے نکل آیا سر اوسکا گول الو کا سا اور طول اور عرض کا حال کچہہ نپوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے سر اوسکا باتین کرتا تہا اور دونون پاؤن اسکے پہاڑ کی جڑ مین لگے تہے سو اوسنے مجہکو پکارا اور کہا کہ یَا جَالِسُ بْنُ دَغَنَةَ یَا جَالِسُ لَا تَعْرِضَنَّ لَکَ الْوَسَاوِسُ هٰذَا سَنَا النُّوْرِ بِکَفِّ الْقَابِسِ فَاجْنَحْ اِلَی الْحَقِّ وَلَا تُقَاعِسُ یعنی اے جالس بن دغنہ نہ بات کہین تجہکو وسوسی یہہ دیکہہ روشنی پہیلی ہوئی اس نور کی ہے جسکے ہاتہ مین مشعل ہے سو جہوع کر حق کیطرف اور دلمین کچہہ دغدغہ مت کر اتنا کہکے غائب ہو گیا مین اسی خوف سے وہان ٹہر نسکا اور اونٹونکو دوسری چراگاہ مین لیگیا اور ایک درخت کی نیچے لیٹا مین کہ ذرا آرام کرون جونہین میری آنکہہ لگی دوہین کسی نے آکر مجہکو ایک ٹہوکر پاؤن سے ماری مین چونک پڑا دیکہتا کیا ہون کہ وہی بڈہا کہڑا ہے اور کہتا ہے یَا جَالِسُ اسْمَعْ مَا اَقُوْلُ تَرْشُدُ لَیْسَ ضَلُوْلٌ حَائِرٌ کَمُهْتَدِ لَا تَتْرُکَنَّ نَهْجَ الطَّرِیْقِ الْاَقْصَدِ فَقَدْ نُسِخَ الدِّیْنُ بِدِیْنِ اَحْمَدَ یعنی اے جالس سن جو کہتا ہون تاکہ راہ پاوے تو نہین ہے گمراہ متحیر ہدایت پانے والے کی مانند مت چہوڑ چلنا راہ سیدہی کا تحقیق منسوخ ہوئے سب دین دین احمد سے صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح ابونعیم اور ابن عساکر نے بنی خثعم کے قبیلے کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ بہی حلال اور حرام نہین پہچانتے تہے اور بتونکی پوجا کیا کرتے تہے اور اگر آپسمین کچہہ جہگڑا یا قصہ ہوتا تہا تو اوسکی فیصلے کیواسطے بہی بتونکے روبرو مودب ہوکر بیٹہتے تہے پہر ان بتونکی اندر سے جو آواز ہوتی تہی اوسکو ہاتف غیب کی صدا تصور کرکے اسکی موافق عمل کرتے تہے سو مین بہی اسی دستور کے بموجب ایک جہگڑے مین ایک رات کو بت کے سامنے بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکر آواز غیبی کا منتظر تہا یکایک اس بت کے اندر سے یہہ آواز آئی یَا اَیُّهَا النَّاسُ ذُو الْاَجْسَامِ وَمُسْنِدُ الْحُکْمِ اِلَی الْاَصْنَامِ مَا اَنْتُمْ

وَطَائِشَ الْاَحْلَامِ ۞ هٰذَا النَّبِیُّ سَیِّدُ الْاَنَامِ ۞ اَعْدَلُ ذِیْ حُکْمٍ مِّنَ الْحُکَّامِ ۞ یَصْدَعُ بِالنُّوْرِ
وَبِالْاِسْلَامِ ۞ وَیَزَعُ النَّاسَ عَنِ الْاٰثَامِ ۞ یعنی اے وے لوگو جو بیچ جہگڑونکے
ہتونکے سامنے فیصلے کیواسطے لانے ہو کیا ہوا ہے تمکو جو ایسی عقل کی ہلکے ہو گئے ہو یہہ نبی ہے
جو سردار ہے تمام مخلوقات کا بڑا عادل ہے سب حاکمونسے ظاہر کرتا ہے نور اور اسلام کو اور
منع کرتا ہے لوگونکو گناہونسے یہہ آواز سنتے ہی جتنے ہم وہان تہے سب بہاگے اور متفرق ہوگئے
پہر ہر مجلس میں یہی تذکرہ رہتا تہا یہانتک کہ ہمکو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا
ہوئے اور وہانسے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی آکر مسلمان ہوئے اور اسیطرح ابونعیم
اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ جبیر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعثت کے پہلے بوانہ میں ایک بت کے پاس ہم بیٹہے تہے اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کیواسطے
ہمنے ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت کے اندر سے نکلی کہ اَلَا اِسْمَعْ اِلَی الْعَجَبِ ذَهَبَ
اسْتِرَاقُ السَّمْعِ بِالْوَحْیِ وَنُرْمٰی بِالشُّهُبِ لِنَبِیٍّ بِمَکَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ مُهَاجِرُهٗ اِلٰی یَثْرِبَ
یعنی خبردار ہو اور سن تعجب کی بات کو گیا زمانہ آسمانکی خبرین چرانیکا وحیکے آنیکے سبب سے اور مارے جاتے
ہیں جنات انگارونسے دہکتے ہوئے یہہ سب ہوا ہے بسبب نبی آنیکے مکہ میں جسکا نام احمد ہے اور
اونکی ہجرت کا مکان یثرب ہے جبیر کہتے ہیں کہ ہمکو اس کلمہ سے نہایت تعجب ہوا اور وہانسے
اوٹہہ کر چلے گئے پہر بعد چند روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر فاش ہو گئی اور اسیطرح
ابونعیم نے تمیم دارسے روایت کی ہے کہ تمیم کہتے تہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے
اوسوقت میں شام گیا ہوا تہا پہر کسی کام کیواسطے سفر کیا میں جب رات ہوئی تب عربونکی قدیم دستور
کے بموجب جنونکی خوف سے اس جنگل میں پکار کر میں نے کہا کہ اِنَّا فِیْ جِوَارِ عَظِیْمِ هٰذَا الْوَادِیْ
یعنی پناہ میں آئے اور دہائی ہے اس جنگل کے سردار کی اسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر نہ
معلوم ہوتا تہا اور اوس آواز کا مضمون یہہ تہا کہ عُذْ بِاللّٰهِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا یُجِیْرُ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا
یعنی پناہ اور دہائی میں خدا کی آ اسواسطے کہ جنونکو یہہ طاقت نہیں ہے کہ بے حکم الٰہی کسیکو پناہ دیوین
مین نے کہا کہ کون ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنے پہر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ وَصَلَّیْنَا
خَلْفَهٗ بِالْحَجُوْنِ فَاَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیَتْ فَانْطَلِقْ اِلٰی مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی تحقیق ظاہر ہوئی رسول عربونکے اور نماز پڑہی ہمنے انکے
پیچہے حجون میں جو کہ مکہ معظمہ کا ایک محلہ ہے سو ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہمنے اونکی اور اب گیا
فریب جنونکا اور مارے جاتے ہیں یعنی انگارونسے سو جا تو طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو رسول
ہیں سارے جہانکے پروردگار کے تمیم کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں وہانسے روانہ ہوا ایک شہر میں
پہونچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو بیان کیا میں نے اوسنے کہا کہ جنون نے تجہسے سچ
کہا ایک پیغمبر حرم سے ظاہر ہوگا اور دوسرے حرم کیطرف ہجرت کریگا اور اسکا مرتبہ سب پیغمبرونسے

زیادہ ہے تو علدی اسکے خدمت مین پہنچ اور اسیطرح ابو نعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہے کہ خویلد کہتے
ہین کہ مین ایک بت کے پاس بیٹھا تھا یکایک اوسکی اندر سے ایک آواز سنی کہ کہتا ہے ذَهَبَ
اِسْتِرَاقُ الْوَحْيِ وَرُمِيَ بِالشُّهُبِ لِنَبِيٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُهَاجَرُهُ اِلَى يَثْرِبَ يَأْمُرُ
بِالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْبِرِّ الْاَرْحَامِ یعنی گیا زمانہ وحی کی چوری کا اور ماری جاتی ہین جن انگارونسے
مکہ مین نبی پیدا ہونیکے سبب سے جسکا نام احمد ہے اور انکی ہجرت کا مکان یثرب ہے حکم کرتا ہے سبکو
نماز اور روزہ کا اور اپنے خویش واقربا سے نیکی کرنیکا خویلد کہتے ہین کہ ہم اوس آواز کے سنتے ہی ہانپنے
اوٹھے اور اس خبر کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہہ ہے ایک پیغمبر مکہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکا نام احمد ہے
اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور دار قطنی اور دوسرے محدث کئی اسنادون اور کئی طریقون سے
عباس بن مرداس سے روایت کرتے ہین اور عباس عرب کے سرداروں مین سے مشہور شخص ہین وے
کہتے ہین کہ میرے اسلام مین داخل ہونیکی وجہہ ابتدا مین یہہ ہوئی کہ اس شخص کی باپ نے مرتے وقت
مجہکو وصیت کی تہی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام ضمار ہے ہرگز چہوڑنا اور جو کام مشکل در پیش آئے
اوس کام مین اسی کی طرف رجوع کرنا اسواسطے کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بے نظیر ہے سو اپنے باپ کے
وصیت کے بموجب ہمیشہ اس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تہا مین اور ہر روز با وجود کاروبار ریاست کے
اسکی زیارت کو ایکمرتبہ جاتا تہا مین ایکدن جنگل کی طرف شکار کیواسطے گیا تہا مین جب دوپہر ہوئے تو گرمی کی
شدت سے ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ گیا مین اور نوکر چاکر بہی جو میرے ساتھ تہے ادہر اودہر
درختونکے تلے ٹہر گئے یکایک دیکہا مینے کہ شتر مرغ سفید رنگ کا جیسے روئی کا گالہ دہنا ہوا آسمان سے
نیچے آیا اور اس شتر مرغ پر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میری طرف خطاب کرکے کہتے
ہین کہ اے عباس بن مرداس کچھہ تجہکو خبر ہے کہ آسمانکی نگہبانی کے واسطے چوکیان مقرر ہوئین اور
لڑائی اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور زین اور لگام والے گہوڑے جہاد کو تیار ہوئے ہین اور یہہ
نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہے وہ دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو پیدا ہوا اور اسکے سواری کے ایک اونٹنی
ہے اسکا نام قصوی ہے عباس کہتے ہین کہ یہہ بات سنتے ہی مجہکو رعب اور خوف زیادہ ہوا اور ہانپنے
سوار ہوکر گہر آیا پہلے اوس بت کے پاس جسکا نام ضمار تہا گیا مین تہوڑی دیر اسکی سامنے مؤدب ہوکر
بیٹہا اسکے اندر سے آواز آئی یہہ تین بیت پڑہتا ہے قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا ؞ هَلَكَ الْاَنِيْسُ
وَعَاشَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ؞ اَوْدٰى ضِمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً ؞ قَبْلَ الْكِتَابِ اِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ؞
اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى ؞ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِيْ یعنی کہدے سلیم کی سب قبیلے سے کہ ہلاک ہوا
انیس اور زندہ ہوئے مسجد والے اور ہلاک ہوا ضمار اور ہوگیا تہا مدت تک قبل اوترنے کتاب کی طرف
نبی کے جنکا نام محمد ہے بیشک جو شخص وارث ہوا ہے نبوت اور ہدایت کا بعد مریم کے بیٹے وہ قریش سے ہے
سیدہی راہ چلنے والا عباس کہتے ہین مکہ مینے یہ بات کو لوگونسے ظاہر کیا بلکہ پوشیدہ رکہا یہانتک
کہ جب کہ فرجنگ احزاب سے جسکو جنگ خندق بہی کہتے ہین پہرے اوسوقت مین اونٹ خریدنے کے

واسطے عقیق کیطرف جو ذات عرق کی متصل بستی ہے گیا تہا کیا یک ایک سخت آواز آسمان سے
آئی مین نے نظر اوپر کی تو دیکھا مین نے وہی پیر مرد سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتے ہین کہ
جو نور دو شنبہ کے دن منگل کی رات کو دنیا مین آیا ہے سوا ناقہ قصویٰ کے صاحب کے ہمراہ مکہ مین
آتا ہے اوسوقت سے دین اسلام کا اعتقاد میرے دلمین بیٹھ گیا اور اسیطرح ابن سعید اور ابونعیم
سعد بن عمر ہذلی سے روایت کی ہے کہ سعید کہتے تہے کہ ایک روز اس شخص کے باپ نے ایک بکری
ایک بت کے سامنے نذر کیطور پر ذبح کی تہی اوسوقت اوس بت کے اندر سے یہ آواز آئی اَلْعَجَبُ
كُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُحَرِّمُ الزِّنَا وَيُحَرِّمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ
السَّمَاءُ وَرُمِيْنَا بِالشُّهُبِ یعنی بڑا تعجب ہے پیدا ہوا ایک نبی عبد المطلب کی اولاد سے حرام کریگا زنا
اور حرام کریگا ذبح کو جو بتونکے واسطے کرتے ہین اور نگہبانی کی گئی آسمان کی اور مارے جاتے ہیں
ہم انگاروں سے سعید کہتے ہین کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کے واسطے مکہ کیطرف گیا کسی نے انکو اس
خبر کا پتا نہ بتایا یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انسے پوچھا انہون نے
کہا کہ ہان سچ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہم مین خدا کا رسول ہے تمکو بھی لازم ہے کہ ایمان
اسلام لاؤ حاصل کلام کا اس قسم کے قصے بے شمار ثابت ہین جو حد تواتر کو پہنچے ہین بلکہ بعضے
جنات جو اوسوقت تک اسلام سے مشرف نہین ہوئے تہے بعضے آدمیونکے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنے عاجزی اور فرمانبرداری کہلا بہیجتے تہے چنانچہ
ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ جعد کہتے تہے کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے
حج کے ارادے سے چلے راستے مین ایک جنگل ملا یمن کے متعلقات سے اوس جنگل مین ایک آواز سنی
ہمنے کہ کوئی یہہ بیتین پڑھتا ہے اَلَا يَا اَيُّهَا الرَّكْبُ الْمُعَرِّسُ بَلِّغُوْا ⁂ اِذَا مَا وَقَفْتُمْ بِالْحَطِيْمِ وَزَمْزَمَا
مُحَمَّدَنِ الْمَبْعُوْثَ مِنَّا تَحِيَّةً ⁂ تُشَيِّعُهُ مِنْ حَيْثُ سَارَ وَيَمَّمَا ⁂ وَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّا لِدِيْنِكَ شِيْعَةٌ ⁂
بِذٰلِكَ اَوْصَانَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَا ⁂ یعنی اے اونٹونکے سوار پچہلی رات کو مقام کرنیوالے پہنچا دو جب
کہڑے ہو تم یعنی پہونچو تم حطیم اور زمزم کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کاہنونکا اور
کہانت کا کچہہ ذکر تہا لوگ نقل کرتے تہے کہ یہہ کارخانہ نبوت کے ظہور اور وحی کے نزول ہوتے
ہی موقوف ہو گیا مرد اس مذکور نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل
سننے کے ہے آپنے فرمایا کہ بیان کرو مرد اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک لونڈی تہی اسکا نام خلصہ تہا
نیک بخت اور صالحہ تہی کبہی برائیکا وہم بہی اسکی طرف نہوا تہا ایک روز میرے نزدیک آئی اور
کہنے لگی کہ تم مجھکو کیا جانتے ہو ہمنے کہا کہ تجھکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتے ہین کبہی کوئی کام
بہی تیریطرف ہمکو نہین ہوا پہر اوسنے کہا کہ ان دنون مجھپر ایک عجیب حال گذرا ہے کہ مین ایکروز
اکیلی اپنے گہر مین بیٹہی تہی ایک چیز سیاہ میرے اوپر آکے چڑہ بیٹہی اور جسطرح مرد عورت سے
صحبت کرتا ہے اسیطرح اوسنے میرے ساتہہ کیا اور پہر کچہہ معلوم نہ ہوا سو مجھکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا

تھو میرے حمل رہ گیا ہوا اور تم لوگ مجھپر زنا کی تہمت کرو ہمنے اوسسے کہا کہ ہمکو تیری طرف ایسی چیز کا وہم بھی نہین آنیکا تو خاطر جمع رکھہ بعد کتنے روز کے معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہے پھر موافق معمول کے لڑکا جنی لیکن اس لڑکے کے دونون کان کٹے کے سے تھے اور اس کا رنگ بھی آدمی کا سا تھا سو وہ لڑکا ہمارے لڑکونکے ساتھ کھیلا کرتا تھا کہ ایک روز ننگا ہوکے چلانے لگا اور کہنے لگا کہ افسوس اور خرابی ہے کہ دشمن کے سوار تمہارے لوٹنے کو اس پہاڑ کے اسطرف آن پہنچے اور تم غافل بیٹھے ہوئے ہو ہم سب اسکے کہنے بموجب اوس پہاڑ پر گئے دیکھا تو واقعی دشمن کے سوار ہین آخر اونسے لڑائی کرکے انکو ہٹا دیا اوس وقت سے اس لڑکے کے کہنے کا اعتبار ہو گیا جو وہ کہتا تھا دیا ہے ہوتا تھا کبھی اسکی بات جھوٹھہ نہوتی تھی پھر جب آپ پیدا ہوئے اور وحی آنا شروع ہوا تب سے اسکی بات جھوٹی ہونے لگے اکثر باتین جھوٹی کہا کرتا تھا ہمنے اوسسے پوچھا کہ تجھکو اب کیا ہوا جو جھوٹھہ بولنے لگا اسنے کہا کہ مجھکو کچھہ حال نہین معلوم جو شخص مجھکو پہلی سچی خبر بھیجتا تھا اب جھوٹی خبر پہنچاتا ہے مین اپنی طرف سے ہمیں کچھہ ملاتا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہے کہ تم مجھکو تین دن ایک اندھیری کوٹھری مین بند کرو تا کہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجھکو خبرین دیتا ہے وہ میری رگ اور پوست مین گھس جائیگا پھر تم اسسے پوچھنا تو کچھہ معلوم ہوگا سو ہمنے ویسا ہی کیا پھر تین دن کے بعد حجرے کو کھولا تو دیکھا ہمنے کہ اس لڑکے کا بدن ایسا ہو گیا ہے جیسے آگ کی انگارا ... دریافت کیا کہ یہ رنگت آگ کی اس جن کی ہے جو اسکے اندر در آیا ہے آخر ہمنے اوس سے کہا کہ اے عزیز اب تک تمہاری سب باتین سچی ہوتی تھین چند دنونسے کیون جھوٹی ہونے لگین اوسنے کہا یَا مَعْشَرَ دَوْس حُرِسَتِ السَّمَاءُ وَخَرَجَ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ یعنی اے گروہ دوس کے قبیلے کی نگہبانی کی گئی آسمان اور پیدا ہوئے ایسے نبی جو بہتر ہین سب نبیونسے مین نے پوچھا کہ کہان اوسنے کہا کہ مکہ مین اور اسکے بعد یہہ بھی کہا کہ اب مین مرتا ہون مجھکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میرے دفن کے بعد آگ کیطرح شعلے نکلین گے جب تم یہہ حال دیکھنا تو تین پتھر مجھپر مارنا یعنی آگ پر اور ہر پتھر پر یہہ کلمہ پڑھنا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ یعنی اے اللہ تیرے نام کی برکت سے اسوقت وے شعلے بجھہ جائینگے یعنے میری آگ ٹھنڈی ہو جائیگی پھر جسطرح اسنے کہا تھا ویسا ہی ہمنے کیا اسکی مرنے سے کتنے دنون کے بعد آپکی نبوت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت مین حاضر ہوئے یہہ بھی عرب کی جزیرے کی جنونکا حال جنکی گواہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا ثبوت اور آسمان کی نگہبانی اور انگاروں کا گرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کے طور پر منقول ہے جسمین کسیطرح کا شبہہ نہین ہے لیکن جو انمین سے اسلام سے مشرف ہوئے ہین اور صحابیت کے درجے کو پہنچے ہین وے بھی بہت ہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین جو مکہ معظمہ کے متصل درہ حجون مین ہوئی تھی اور دوسری لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد بقیع غرقد کے میدان مین ہوئے تھے اور دونون مرتبہ نیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سوان دونون مرتبون مین جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہے
کہ گنتی اور شمار سے باہر ہے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی ایک مرتبے لیلۃ الجن مین جو دوسرے مرتبے
مدینہ منورہ مین ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جنونکو دیکھا بھی تھا اور انکی
باتین سنی بھی تھین وے بھی اسیطرح انکی کثرت بیان کرتے ہین چنانچہ ابو نعیم نے دلایل النبوۃ
مین اور دوسری حدیث کی کتابونمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہے اور صحاح ستہ مین بھی آیا ہے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَۃِ
نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ ھٰذِہِ الْعَوَامِرِ شَیْئًا فَلْیَتَعَوَّذْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدُ ثَلٰثٍ
فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ یعنی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے صحاح ستہ مین روایت کی ہے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مین بہت جن ہین کہ وے سلام لائے ہین پھر جو شخص دیکھے
ان سانپون مین سے کسی کو تو کہے اعوذ باللہ منک تین مرتبے پھر اگر ظاہر ہوا اسکو کوئی چیز بعد تین
مرتبے کے تو وہ شیطان ہے یعنی اسے مارو کچھ مضایقہ نہین ہے اور ابو نعیم نے حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبے بہت سے جن کسی جزیرے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملاقات سے مشرف ہونیکو آئے تھے اور کئی دن یہان مقام بھی کیا تھا اور پھر اپنے وطن کو
لوٹ کر گئے اور امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور دوسرے محدثون نے بلال بن حارث
سے روایت کی ہے کہ بلال کہتے ہین کہ ایک مرتبے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین
تھا عرج مین مقام ہوا مین اپنے خیمہ سے نکل کر چاہا کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہون دیکھا
مین نے کہ آپ سب لشکر سے باہر اور اکیلے بیٹھے ہین مین نے چاہا کہ آپکے پاس جاؤن جب
آپکے قریب پہنچا تو آواز غل اور شور کی میرے کانون تک پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جھگڑ رہے
ہین اور سخت گوئی بھی کرتے ہین مین ٹھہر گیا اور پوچھا مین نے کہ آپکے پاس غیب کے لوگونکا
ہجوم ہے اسوقت جانا مناسب نہین ہے پھر تھوڑی دیر مین آنحضرت تشریف لائے اور مجھکو
دیکھکر آپ نے تبسم فرمایا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شور اور غل کیا تھا آپ نے فرمایا
کہ مسلمان اور کافر جنونمین جھگڑا تھا رہنے کے مقدمہ مین میرے پاس فیصلے کے واسطے آئے تھے
سو مینے ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلس کے ملک مین رہین اور کافر غور کے ملک مین آپسمین ملے ہوئے
نرہین چنانچہ کثیر بن عبداللہ جو اس حدیث کے راوی ہین وے کہتے ہین کہ ہمنے تجربہ کیا ہے
کہ جسکو جلس کے ملک مین کچھ جن کا آسیب ہوتا ہے وہ جلدی اچھا ہو جاتا ہے ہلاک نہین ہوتا
اور غور کی ملک مین جسکو جن کا آسیب ہو جاتا ہے وہ اکثر اچھا نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہے اور
خطیب نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جابر کہتے تھے کہ ہم ایک مرتبے آنحضرت کے ساتھ
سفر مین تھے آنحضرت ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آپکی
طرف چلا لوگون نے چاہا کہ اسکو مارین آنحضرت نے فرمایا کہ اسکو مت چھیڑو آخر کو وہ سانپ آپکے

نزدیک پہونچا اور اپنے موہنہ کو اُنکی کان کے پاس لگیا جیسے کوئی کچہہ بات کان مین کہتا ہے پہر آنحضرتؐ نے بہی اپنے موہنہ مبارک کو اُسکی کان تلے لیجا کے کچہہ فرمایا پہر وہ سانپ غائب ہوگیا اور معلوم بہی نہوا گویا اُسکو زمین نگل گئی ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنے کان تک آنے دیا ہمکو بڑا خوف ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو کہ آپکو کچہہ ایذا دیوے یا کاٹ کہاوے آپنے فرمایا کہ یہہ جانور نتہا بلکہ یہہ جنونکا بہیجا ہوا تہا فلانی سورت کی کئی آیتین وے بہول گئی تہے سو اُسکو پوچہنی کیواسطے اُسکو بہیجا تہا جب اُسنے تم لوگونکو دیکہا تب سانپ کی شکل بن کے تمہاری سامنے آیا اور پوچہہ کر چلا گیا پہر جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرتؐ سوار ہوئے اور آگے کو چلی رستی مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہے جوان خوبصورت ایک جن اُسپر عاشق ہوگیا ہے سو اُسکی اندر گہس کے اسکو بیہوش کر دیتا ہے نہ کچہہ کہاتی ہے نہ کچہہ بات کہتی ہے بلکہ ہلاک کی قریب ہے آنحضرتؐ نے اُس عورت کو اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے جن تو مجہکو جانتا ہے کہ مین کون شخص ہون مین محمد ہون حقتعالی کا رسول سو اس عورتکو چہوڑ دے یہہ بات فرماتی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی موہنہ کو نقاب سے چہپا لیا اور لوگونسے حیا کرنے لگی اور بالکل اچہی ہوگئی جابر کہتے ہین کہ مین نے اس عورتکو دیکہا تہا ایسی خوبصورت تہی جیسے چودہوین رات کی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضؓ کہتے تہے کہ ایک روز ہم آنحضرتؐ کے ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹہے تہے کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین عصا لئے ہوئے آنحضرتؐ کے سامنے آکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسکی آواز جن کی سی ہے پہر اپنے اُسسے پوچہا کہ تو کون ہے اُسنے عرض کیا کہ اس شخص کا نام ہامہ ہے ہیم کا بیٹا اور ہیم لاقیس کا بیٹا اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہے آپنے کہا ابلیس کے اور تیرے درمیان مین دو ہی پشتین ہین بہلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جتنے دنیا کی عمر ہے اُتنے ہی میری عمر ہے کچہہ تہوڑی سی کم ہے اسواسطے کہ جن دنونمین قابیل نے ہابیل کو مارا تہا اسوقت مین بچہ تہا کئی برس کا لیکن بات سمجہتا تہا اور پہاڑ ونپر دوڑتا پہرتا تہا اور لوگونکا غلہ اور کہانا خراب کرتا تہا اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سے بدسلوکی کرنیکو وسوسی کے طور سے ڈالا کرتا تہا آنحضرتؐ نے اُسسے فرمایا کہ تیرے بڑہاپے کے عمل تو ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کے کام ویسے تو بہت برا آدمی ہے اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ اب مجہکو کچہہ ملامت نکیجئی اسواسطے کہ اب مین توبہ کرنیکو آیا ہون اور مین نے حضرت نوحؑ سے ملاقات کی ہے اور انکی مسجد مین انکی صحبت مین بہت رہا ہون مین اور پہلی انکے ہاتہہ پر توبہ کی تہی مین نے اور ایک سال انکی مسجد مین رہا ہون مین اور حضرت ہود اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتونمین رہا ہون مین اور حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کی ہے مینے اور اُنسے توریت سیکہی تہی اور اُنکا سلام حضرت عیسیٰؑ کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسیٰؑ سے بہی ملاقات کی تہی حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا تو میرا سلام انکو پہونچانا سو آج

اس امانت کی بار کے ادا کرنیکے واسطے آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہون اور یہہ بھی میری آرزو ہے کہ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے مجھکو کچھہ قرآن شریف تعلیم فرمایئے چنانچہ آنحضرتؐ نے کئی سورتین جیسے سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات اور عم یتسائلون اور اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اسکو تعلیم فرمائی اور یہہ بھی آپنے اُسے ارشاد فرمایا کہ نامہ جسوقت تجھکو کسی چیز کی احتیاج ہو تو میرے پاس آنا اور ہمسے ملاقات تجھنونا حضرت عمر رضؓ کہتے ہیتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اسکی موت کی خبر ہمکو نہین دی اب ہمکو معلوم نہین ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جو جنات سے تھے انمین سے ایک نام عمرو بن جابر جنکی صفوان بن معطل نے تجہیز و تکفین کی تھی اور اونمین سے ایک کا نام عمر تھا جو کافر جنونکی لڑائی مین شہید ہوئے ہین اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کے یارون نے انکو دفن کیا تھا اور انہین مین سے ایک نام سرق ہے جسکو عمر بن عبد العزیز نے مردنکی جنگل مین دفن کیا تھا وہ سرق اُس جماعت کی تھے جنہون نے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی اور انہین مین سے ایک نام خرقا تھا یہہ جنیہ تھے یعنی عورت تھی اسکو عمر بن عبد العزیز نے مکہ معظمہ مین دفن کیا تھا اور ان سب کا قصہ بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین صحیح اسنادون سے بیان کیا ہے فقط یہان تک احوال ان جنونکا بیان ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے اور قرآن کی حکمونکو مان لیا تھا اور نہایت پیروی اور تابعداری کے سبب اپنے اس خدمت سے جسکے موقوف اور معزول ہوئی تھے بالکل دست بردار ہوئے اور بنی آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندھی اور مستعد ہوئی ۔ **معاوعزیزی ۔**

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ○ اور پایا تجھکو مفلس پھر دولتمند کیا بی بی خدیجہ کے مال سے ان نعمتونکا شکر بجا لاؤ ترجمہ عبید اللہ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ پھر کوئی بن باپ کے کو مت گھرک اور غصہ نکر یتیم پر یعنی یتیم کا مال اور حق تلف مت کر اور اوسکے ساتھہ بات کرنے مین تندی اور سختی مت کر کیونکہ تو بھی یتیم تھا اور یتیم کی لاچاری اور ناتوانی تجھے خوب معلوم ہے کہ ذراسی بات سے شکستہ دل اور آزردہ خاطر ہو جاتا ہے وفی الحدیث اذا بکی الیتیم وقعت دموعہ فی کف الرحمن فیقول من ابکی ہذا الیتیم الذی واریت والدہ تحت الثری من اسکنہ اسے ارضاہ فلہ الجنۃ + الاکریدی کرعرش عظیم بلرزد ہمے چون بگرید یتیم + الیتیم منصوب علی المفعولیۃ ۔ **عزیزی ○ روح ۔** وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ یعنی اور مانگنے کو نہ جھڑک ف النہر ہالا نتہار والزجر یعنی مانگ پیر د مزن محروم مساز ورد وہ بنوائی توانگری وکشیدہ اور حدیث شریف مین وارد ہے من کتم علما یعلمہ الجمہ یوم القیامۃ بلجام من نار وہذا الوعید یشمل حد السکت عن طلبہا لا تنفع **روح ۔** وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ اور نعمتین پروردگار اپنے کے یاد کر کیونکہ تجھے نعمتین دی ہین اور بہت علوم اور عرفان بے پایان تیرے دل پر نازل فرمائی اور اس نعمت کا شکر وہ ہے جو اوروں کو بھی اُنکے پانے کی راہ بتادین اور حصہ عنایت فرماوین اور یہان ایک لطیفہ ہے سو یہہ ہے کہ منت گزاری کے مقام مین دین کی نعمت کو جو

ہدایت ہے دنیا کی نعمت پر کہ تونگری ہے مقدم کیا جو دین کی نعمت کے مقابل تہا اسکو اسواسطے
پیچہے لائے کہ دنیا کی نعمت کے مقابلے مین خلق اللہ پر شفقت منظور ہے اور دین کے نعمت کے
مقابلہ مین باطنی نعمتونکے حاصل کرنے کے راہ دکہلانی ضرور ہے اور خلق اللہ پر شفقت اور مہربانی
کرنا انکی ہدایت کرنے سے مقدم رکہا ہے اسواسطے کہ جب تلک قوت اور گذران کے کام انتظام نپاوین
تب تلک شرعی احکام عمل مین آنے میسر نہین ہوتے اور یہہ آیت واما بنعمۃ ربک فحدث اس بات کی
دلیل ہے کہ خدا تعالی کی نعمتون کو جو اپنے اوپر اور اپنے واسطونپر ہوئی ہون سو ظاہر کرنا کہہ سنانا
سنت ہے لیکن اوسوقت نیت خالص ہو جب پروردگار کے شکر کرنے کا زبان سے رواج دینا
اور جو کوئی ان نعمتون کے ظاہر کرنے سے اپنے تئین عجب اور خود پسندی کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو
حق مین چہپا رکہنا اور کسی سے نہ کہنا بہتر ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عدنی سے منقول ہے کہ ہر روز آپ
اپنی شب بیداری کا احوال لوگونسے کہا کرتے تہے کہ مین نے آج رات کو اسقدر نماز پڑہی اور اسقدر
قرآن مجید کی تلاوت کی بعضے نے اونپر اعتراض کیا کہ یہہ ظاہر کرنا ریا کا طور ہے اونہون نے
کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور میرے نزدیک کوئی نعمت
اس نعمت کے برابر نہین جو اللہ تعالی نے مجہے اپنی بندگی کی توفیق عنایت فرمائی مین کسواسطے
اوس نعمت کو ظاہر نہ کرون اور اوسکی شکرگذاری سے محروم رہون واضح ہو کہ اللہ تعالی نے
آنحضرتؐ کو تین چیزونکی بہت تاکید فرمائی ہے ایک یتیم کے حق کی رعایت رکہنا دوسرے سائل
کے حق کا دہیان دہرنا اور تیسرے اللہ تعالی کی نعمتونکا بیان کرنا سو آنحضرتؐ اسی تاکید کے بموجب
تینون چیزون مذکورہ مین نہایت کوشش کرتے تہے چنانچہ آنحضرتؐ کی مبارک اخلاق اور اطوار
واقفکار اونکو خوب معلوم ہین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ یتیم کا پالنے والا
خواہ وہ یتیم اوسکا یگانہ ہو خواہ بیگانہ ہو قیامت کے دن بہشت مین میرے ساتہہ ایسا ملا ہوگا
جیسے یہہ دونون انگلیان میرے ہاتہہ کی ملی ہوئی ہین اور اپنی انگلیونسے بتلایا اور یہہ بہی
حدیث شریف مین ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کی پاس آکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میرا دل
نہایت سخت ہے کچہہ اسکا علاج فرمایئے آپنے ارشاد کیا یتیمون پر شفقت کیا کر اور اونکی سر پر
ہاتہہ پہیرا کر تیرے دل کی سختی دور ہو جاویگی اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی
پیار سے یتیم کے سر پر ہاتہہ پہیرے گا تو اوسکی واسطے بدلے ہر ہر بال کے ایک ایک نیکی لکہی
جاویگی اور سلف کے بزرگون نے لکہا ہے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے پہر جو
یتیم کو خاطرداری کے ساتہہ رونے سے خاموش کرے تو گویا عرش کو ہلنے سے تہیرایا اور بخشش
آنحضرتؐ کے مانگنے والونپر یہانتک تہی کہ کبہی لا یعنی نہین زبان مبارک سے نہین نکلی چنانچہ
صحیح بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کبہی کسی چیز کا سوال نہ کیا کہ آپنے اوسکے جواب مین لا فرمایا
ہو جیسا کہ فرزدق شاعر اس مضمون کو مبالغہ کی طور پر نظم کرکے کہتا ہے ما قال لا قط الا فی تشہدہ

ولا التشہد کانت لاؤہ نعم یعنی نہ بولے لا کبھی ہرگز مگر اپنے تشہد مین تشہد اگر نہ ہوتا تو وہ لا اونکا
نعم ہوتا اور صحیح ترمذی مین مروی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ کے پاس بحرین کے ملک سے نوے ہزار
درم آئے آپنے اونکو اپنی مسجد بوریہ پر ڈھیر کروا کے صبح کی نماز پڑھکے بانٹنے لگے پھر ظہر تک اونمین سے
ایک درم بھی باقی نرہا اور اس بیچ مین جو مانگنے والا آیا اوسکو دیا فارغ ہونے کے بعد اتفاقاً ایک مانگنے والا
وہان آنکلا اوسکو آپنے فرمایا کہ ابتو میرے پاس کچھہ باقی نرہا جو تجھے دون پر توبازار کو جا اور
سوداگرونسے میرے نام پر جو کچھہ چاہے خرید کر اور میرے ذمہ پر لکھوا دے جب کچھہ میرے ہاتھہ آویگا
تب مین ادا کردونگا اتنے مین حضرت عمر رضی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم حقتعالی نے آپکو
مقدور سے زیادہ تکلیف نہین فرمائی پھر کاہی کو اسقدر اپنے اوپر قرض کا بوجھہ اوٹھاتے ہو
آنحضرتؐ کو یہہ بات عمر کی خوش نہ آئی اور چہرہ مبارک پر خفگی کے اثر ظاہر ہوئے ایک انصاری نے
جو وہان حاضر تھا عرض کیا اَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا دے اور عرش کے
مالک سے محتاج ہونے کا خوف مت کر یہہ سخن سنتے ہی آنحضرتؐ ہنسے اور آپکے چہرہ مبارک پر خوشی
کے آثار نمودار ہوئے اور فرمانے لگے کہ اسی طور سے مجھے حکم ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے تھے کہ ایک لڑکی نے آکر گزارش کی کہ یا رسول اللہ میری ما عرض کرتی ہے کہ میرے پاس
کوئی کرتہ نہین ایک کرتہ مجھے عطا کیجئے آپنے فرمایا کہ بعد ساعت کے آنا دونگا وہ لڑکا گیا
اور پھر آکر عرض کرنے لگا کہ میری ما عرض کرتی ہے کہ یہی کرتہ اپنا عنایت فرمائیے آنحضرت
صلعم اسیدم دولتخانے کو تشریف فرما ہوئے اور اپنے بدن مبارک سے اتار کر دیدیا اور آپ ننگے
بدن بیٹھے رہے صحابہ بعد انتظاری کے چلے گئے اوسپر یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
یعنی اس قدر اپنا ہاتھہ کشادہ مت کر اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ایک وقت کسی عورت نے ایک چادر
لیکر آنحضرت صلعم کے پاس بھیجی اور التجا کی کہ اسے آپہی اوڑہین آنحضرت صلعم کو بھی اوسوقت چادر کی کا
بھی لیکر اوڑہی اتنے مین ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ چادر مجھے عنایت کرو آپنے
وہ چادر سائل کو عطا فرمائی صحاب نے سائل کو ملامت کی اوسنے کہا کہ مین نے یہہ چادر اپنے
کفن کے واسطے مانگ لی ہے حاصل کلام ہے کہ آنسرور انام علیہ السلام کی بخشش اور انعام نہایت
عام تھی کہ اللہ تعالی نے انکو میانہ روی کے مامور کیا اور اللہ تعالی کی نعمتونکا بیان کہ جو آنحضرتؐ کی شان عالی پر
جناب الہی سے دنیا اور آخرت مین برسات کی مانند برستی تھین سو آنحضرتؐ سے رات دن ظہور پاتی
تھین چنانچہ حدیث شریف کی وقفونپر ظاہر اور باہر ہی اور جبکہ نازل ہوئی سورہ ضحی اتنے تکبیر کہی حضرتؐ نے
از روی خوشی کے سبب نزول وحی کی پس ہوئی تکبیر سنت اللہ اکبر اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ کے ساتھہ کما فی الکواشی اور کہا انسان العیون مین جبکہ نازل ہوئی سورہ مذکورہ تکبیر کہی
علیہ السلام نے از روئے خوشی کے سبب نزول وحی کے اور ہمیشہ رہے تکبیر کہتے وعن ابی بن کعبؓ
عنہ انہ قرا کذلک علی علیہ السلام بعد امرہ لہ بذلک وانہ کان کہ ختم سورۃ وقف وقفۃ ثم قال اللہ اکبر ہذا

وقیل ان اول ابتدائی التکبیر من اول الم نشرح لا من اول الضحی وقیل ان التکبیر انما ہو لآخر السورة وابتداؤہ من آخر السورة الضحی الی آخر قل اعوذ برب الناس اور لانا ساتھ تکبیر کے بیچ اول آخر کے جمع کرنا ہے دونو روایتوں کو کہ یعنی ایک روایت وہ ہے کہ آئی ہے بیچ تکبیر اول سورت کے اور روایت دوسری تکبیر کہنا بیچ آخر سورت کے اور نقل کیا گیا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق اونہون نے کہا واسطے کسی کے اذا ترکت التکبیر من الضحی الی الحمد فی الصلوة وخارجہا فقد ترکت سنة من سنن نبیک علیہ السلام لاکن فی کلام الحافظ ابن کثیر ولم یرد ذلک ای التکبیر عند نزول سورة الضحی باسناد یحکم علیہ بالصحة ولا الضعف وفی فتح الرحمن صح التکبیر عن اہل مکة قرائہم وعلمائہم وصح ایضا عن ابی جعفر وابی عمرو وورد عن سائر القراء عندہم وہو سنة ماثورة عن النبی علیہ السلام وعن الصحابة والتابعین فی الصلوة وخارجہا لاکن من فعلہ فحسن ومن لم یفعل فلا حرج علیہ ﷺ

روح البیان ﷺ

اور اس سورۂ مبارک کی ایک مجرب خاصیت یہہ ہے کہ گم گئے ہوئے کے واسطے اس سورت کو سات مرتبے پڑھکر شہادت کی انگلی اپنے سر کے چوگرد پھراوے پھر تمام ہوئے پر اَصْبَحْتُ فِی اَمَانِ اللّٰهِ فَاَمْسَیْتُ فِی جِوَارِ اللّٰهِ اَمْسَیْتُ فِی اَمَانِ اللّٰهِ وَاَصْبَحْتُ فِی جِوَارِ اللّٰهِ سات مرتبے پڑھکر دم کئے ہوئے تو وہ گیا ہوا مال پھر ہاتھ اویگا انشاء اللہ تعالی واللہ اعلم اور عمل دیگر یا حفیظ کو ایکسو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہہ آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبة من خردل فتکن فی صخرة او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالی اوسکی گم ہوئے چیز کو اوسکے پاس پھیر لاویگا دیگر عمل چور کے معلوم کرنیکو واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھین اور بدہی کو اپنے درمیان مین تھامے رہین اور اوسکو کلمہ کے دونو انگلیوں سے اوٹھائی رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہنی مین لکھے اور سورہ یس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گھوم جاویگی اگر نہ گھومی اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے لیکن جو کوئی ایسے عمل سے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکو چورانے پر یقین نکرے حق تعالی نے فرمایا اور نہ پیچھے پڑ واوس چیز کے جسکا تکو یقین نہین واللہ اعلم بالصواب

سورہ الم نشرح

یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹھہ آیتین اور اٹھائیس کلمے اور ایکسو تیس حرف ہین اور اس سورت کا ربط والضحی سے پورا ہے یعنی ان دونون سورتون مین اللہ تعالی نے اپنی نعمتون کی گنتی اپنے پیغمبر پر ظاہر فرمائی ہین اسیواسطے اہل رفض نے ان دونون کو ایک ہی سورت گنا ہے اور دونو کو بدون بسم اللہ کے نماز کے ایک رکعت مین ملاکر پڑھنا مقرر کیا ہے لیکن اگر خوب تامل کیجئے ان دونون کو غور کرین تو البتہ ایک کہنا درست نہین ہے نہ لفظ مین نہ معنی مین اور اس سورت کا نام سورۃ الم نشرح اسواسطے رکھا ہے کہ اس سورت کا مضمون کمال محمدی علی صاحبہ الصلوة والسلام کی اصل اور جڑ پر قرار واقعی دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اس کمال کی حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر معنوی جسکی تفصیل آگے آتی ہے کشادہ اور

ف وعن ابی بن کعب ... [illegible] ... سورۃ الم نشرح ... ۱۲

وسیع ہو کے تجلیات الٰہی کی روشنیوں سے پر ہو جاوے سو یہی مضمون اس سورۂ تمیز میں بیان ہے
اور اس سورۃ کی خاصیتوں میں سے ایک یہہ بہی ہے کہ جو شخص اس سورت کو سونیکے وقت سترہ مرتبہ پڑہکے اپنی
چھاتی پر پہونک لے تو اوسکو وسوسے اور خطرے شیطانی کبہی حیران اور پریشان نکریں اور معاملے
کی تدبیرون مین خطا اور بہول چوک ہونے پاوے ۞ عزیزی ۞ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

اَلَمْ نَشْرَحْ ۝ کیا نہین کہولدیا ہمنے لَكَ صَدْرَكَ ۝ تیری بہتری کیواسطے سینہ تیرا تاکہ
وحی کا بوجہ سنبہالے اور حق تعالےٰ کے بہید ولکا وہ سینہ گنجینہ ہووے اور دعوتکا یعنی امت کو
اسلام کیطرف بلانیکا اور احکام الٰہی کے پہنچانیکا غم اور امت اور دینکا غم اور دنیا اور آخرت کا غم سب اوسمین
سما جاوے یعنی تحمل اور بردباری حاصل ہونے اور میل اور کدورت اور دشمنی اور بدخواہی اور سب بری
خصلتیں اسمیں سے نکل جاوین اور روشنی علم اور ایمان اور حکمت کی اوسمین بہر جاوے اور لک کے لفظ کو
اسواسطے لائے ہین کہ تیرے سینے کو کشادہ کرنا تیرے ہی نفع کیواسطے ہے کہ بڑا کمال حاصل کرے
تو اور اگر یہ لفظ لک کے نہوتے تو یہہ معنی بوجہے نجاتے اور صدر عربکی زبانمین سینے کو کہتے ہین اور
طریقت والونکی اصطلاح مین ایسا مقرر ہے کہ قلب کے دو دروازے ہین ایک دروازہ نفس کیطرف ہے اوسکا
صدر ہے اور دوسرا دروازہ روحکی طرف ہے وہ بہت کشادہ اور وسیع ہے صدر کی نسبت سے بہت
تنگ واقع ہوا ہے پہر جب صدر کو کشادہ کیا تو ظاہر ہے کہ وہ دوسرا دروازہ اوس سے زیادہ کشادہ
ہو جاویگا اسیواسطے اسجگہہ صدر کے لفظ کو لائے اور قلب کو مذکور نکیا اسواسطے کہ صدر بجائے قلعے
ہے قلب کیواسطے اور اکثر دنیا کی فکر و غم اور اوسکی ظاہری اسباب کے حرص اور خواہش ہونیکے
سبب سے شیطان قلب پر اسی صدر کی طرف سے دہوم مچاتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور اسکی تنگی سے
قلب بہی تنگ ہو جاتا ہے اور عبادتکی لذت اور ایمان کا مزا اوسکی تنگی کے سبب سے کم ہو جاتا ہے
جب اوس قلب کے پہاٹک یعنی صدر کی کشادہ ہو گئی تو عبادتکا ادا ہونا بخوبی دلکی خوشی سے میسر
اور مطلب حاصل ہوا ۞ عزیزی ۞ اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ شرح صدر عبارت ہے
حوصلے کی فراخی سے اور حوصلے کی فراخی ہر شخص کی اوسکی استعداد کے قدر اور اوسکی کمال اور
مرتبہ کے اندازے اور قدر کے ہوتی ہے اور ہر مرتبہ کے حوصلے کی فراخی اور ہر کمال کی جبتک
کہ اس مرتبہ اور اوس کمال کو نہ پہنچے ہرگز دریافت نہین کرسکتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر عوام الناس
چاہتے ہین کہ بادشاہ ہونے کے حوصلے کے فراخی کو پہنچین اور اوسکو دریافت کرلین باتجیت سے
لیکن ہرگز دریافت نہین کرسکتے اسیواسطے کہا ہے لَا یَعْرِفُ الْوَلِیَّ اِلَّا الْوَلِیُّ ۞
وَلَا یَعْرِفُ النَّبِیَّ اِلَّا النَّبِیُّ ۞ یعنی ولی کو ولی پہچانتا ہے اور نبی کو نبی اور اسی مضمونکی
ایک مثل بہی فارسی بولی مین مشہور ہے یعنی ولی را ولی مے شناسد علی الخصوص شرح
صدر مصطفوی کو کہ کسی بشر کو ممکن نہین ہے کہ قرار واقعی اوسکو دریافت کرسکے اسواسطے
کہ آپکی کمالکا مرتبہ نبوت کا خاتمہ ہے کیکو حاصل نہین ہے تو آپکی مرتبہ کی پہچان بہی کیکو

حاصل ہوگی ولنعم ما قیل یعنی کیا اچھی بات کہی ہے کسی شاعر نے یا صاحبَ الجمالِ و یا
سیّدَ البشرِ + مِن وجھکَ المنیرِ لقد نُوِّرَ القمرُ + لا یُمکِنُ الثناءُ کما کانَ حقّہٗ +
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + یعنی اے صاحب جمال کے اور اے سردار آدمیوں کے تیری روشنی سے تحقیق روشن
ہوا ہے چاند نہیں ممکن ہے تعریف کرنا جیسا لایق ہے تیرے بعد خدا کی بزرگ توئی ہے قصہ کوتاہ لیکن
جو وہ شرح صدر یعنی حوصلے کی فراخی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر اور باطن میں حاصل ہوئی ہے
تمثیل کے طور پر تھوڑا سا مجمل یعنی گول گول بیان کرنا ضرور ہے سو شرح صدر معنوی یعنی حوصلے کی
باطنی فراخی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح پر سمجھا چاہیے کہ آپ کے سینہ میں ایک بڑا میدان
لق و دق واقع ہے اور اوس میدان میں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہے اور اوس عمارت میں
بارہ مجلسیں ہیں کہ بعضی اونمیں دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور بعضے آخرت سے اور بعضی دین و دنیا سے
اوپر سو ایک مجلس میں یہہ خیال کیا چاہیے کہ ایک بڑا بادشاہ عظیم القدر اوسمیں بیٹھا ہے اور سب
روئے زمین کے بادشاہ اوسکے حضور میں حاضر ہیں اور سلطنت کے دستور اور ملک گیری کے آئین پوچھتے
ہیں اور توقیعات کسریٰ اور توزک تیموری اور کلمات طیبات عالمگیری اور واقعات بابری اور آئین اکبری
ان سب کتابوں کے مضمون کو جا پوچھتے ہیں کہ یہہ آئین اور قاعدے جو ان کتابوں میں لکھے ٹھیک ہیں
یا نہیں اور ملک کے انتظام کی تدبیریں اور لڑائی کے گھاتیں ہر ہر قلعوں ہر ہر شہروں کی اس بادشاہ
عالی جاہ سے پوچھتے ہیں اور سیکھتے ہیں اور دوسری مجلس میں ایک بڑا حکیم حاذق بیٹھا ہوا
تدبیر منزل اور اخلاق کا سنوارنا اور آداب کا درست کرنا موافق قاعدے کے جیسا کہ چاہیے بیان
فرما رہا ہے اور بڑے بڑے زمانے کے حکیم اور جہان کے دانا یہہ قاعدے اس سے سیکھتے ہیں اور جو
قاعدے کہ وہ ارشاد فرماتا ہے ارسطو اور نصیر طوسی اور ابن مسکویہ اور ابن سینا اور سوا انکے جو بڑے
بڑے دانا ہیں بہت سے علم اس سے نکالتے ہیں اور اپنے اپنے فنون میں برتتے ہیں اور تیسری مجلس میں
ایک جہان کے قاضی اوسکی حکموں اور فیصلوں کو دستور العمل احتیاط سے لکھ رہے ہیں چوتھی اور
مجلسمیں ایک مفتی علامۂ دہر فتوے کی مسند پر بیٹھا ہے موافق اصول کے قاعدوں کے کتاب وسنت سے
نکال کر بیان کر رہا ہے اور پانچوین مجلس میں ایک محتسب حکومت پر بیٹھا ہے ہر ایک کو موافق اوسکے
گناہ کے سزا دیتا ہے اور چھٹی مجلس میں ایک قاری خوش خوان اور خوش الحان ساتوں قرأتیں
ارشاد فرما رہا ہے کسی سے ہمزہ کی تخفیف کی بحث اور کسی سے ترتیل اور اظہار اور اخفا وغیرہ کی تعلیم
ہو رہی ہے اور ساتوین مجلس میں ایک عابد وظائف ونوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا اور مافیہا کی
کچھہ خبر نہیں رکھتا اور آٹھوین مجلس میں ایک عارف کامل سب ذات وصفات وافعال الٰہی کے اسرار
اسطرح بیان کر رہا ہے کہ گویا موتی جھڑ رہے ہیں اور نوین مجلس میں ایک واعظ منبر پر بیٹھا نہایت
توضیح وتشریح سے بیان کر رہا ہے اور دسوین مجلس میں ایک رسول اولوالعزم بیٹھا ہوا امت کو
خوب تعلیم کر رہا ہے گیارہوین مجلس میں ایک مرشد کامل طریقہ والا مطلب کی راہ کا پتا بتلا رہا ہے

اور بارہوین مجلس مین ایک محبوب نازنین کبھی مانند آئین محبت کے کشمش سے لوگون کے دلونکو شکار
کر رہا ہے اور لاکھون مخلوق اپنے اپنے پیشانیان اوسکی فیض کی آستانے پر گھستے ہین اور اوسکے
کے ایک جہلک کے مشتاق ہین اگر کسی کو ان بارہ مجلسونمین یا ان مجلسونکے مضامین مین تردد و شبہ
گذرے تو اوسکو چاہیے کہ معاملات مجالس مذکورہ کو تامل کرے کہ سب کامون کے اصل کہانسے ہے
تو بیشک اوسکو یقین ہو جاویگا کہ یہہ سب کارخانہ ایک جہلک ہے کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کے انوارون سے جیسے درخت کی جڑ کی تازگی سے ہر شاخ و پتا ہرا رہتا ہے اور جیسے دریا سے نہرین
نکل کے چارون طرف جاری ہوتی ہین اسیطرح سینہ مبارک آنحضرت صلعم کا حوض کے خزانے کی
مانند تمام کمالات ظاہری اور باطنی سے بہرا تہا اور ہر ملت اور مذہب اور طریقے مین ان اور ت
وہی نور محمدی صلعم فوارے کی مانند اسی خزانے سے جوش مار رہا ہے ۵ عزیزی ۵

اب جاننا چاہیے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کے گھر تہے دوسری بار قریب
زمانے جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے بار قبل نزول وحی کے چوتہے بار شب معراج
اور نکتہ اسمین یہہ لکھا ہے کہ پہلے بار شق کرنا اسلیے تہا کہ آپکے دل سے حب لہو لعب جو لڑکون کے
دلمین ہوتی ہے نکال ڈالین اور دوسرے بار اسلیے کہ جوانی مین آپ کے دل مین غرضین ایسی کہ موجب
جو مقتضی اخلاق مرضی الٰہی سرزد ہوتے ہین نہ رہین اور تیسرے بار اسلیے کہ آپکے دلکو قوت تحمل وحی کی
ہو اور چوتہی بار اسلیے کہ آپکے دلکو طاقت شہادۃ عالم ملکوت اور لاہوت ہو حبیب اللہ اور جو بہلی نعمت
کہ آنحضرت صلعم کو ملے یہہ ہی تہی کہ سینہ مبارک کو اسقدر کشادہ کر دیا کہ انتہا کمالونکی گنجایش
اوسمین ہو سکے سیہ واسطے اس سورت کے اول مین اس نعمت کو استفہام انکاری کیسی طور پر یاد
دلایا ہے کہ بموجب قول النفی النفی اثبات یعنی نہین کی نہین سے مطلب ثابت ہوتا ہے تو یہہ نفی
بہی اثبات کو مفید ہو یعنی لم نشرح صیغہ نفی کا ہے جب اسپر ہمزہ استفہام انکاری کا لاتے تو
پہلے نفی کے نفی ہوگی یعنی کیا ہمنے نہین کہولا ہے ہمنے سینہ تیرا بلکہ بیشک کہولا ہے وَوَضَعْنَا
عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۵ اور رکھدیا ہمنے بوجہ تجہسے تیرا وہ بوجہ
کہ تجہے بہاری تہی پیٹہ تیری یعنی غم دکہہ دینے کا فروتنی اوٹہا لیا جو تجہے لستا تہے ترجمہ
عزیزی ۵ ف ورتفسیر کرنے والے عالمونکے فکر اس وزر کے بیان مین ادہر اودہر گئے ہین
لیکن بانکی حقیقت کو نہین پہنچے چنانچہ بعضون نے کہا ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے نکلنے کا غم تہا اور
مدینے مین پہونچا دینے سے وہ غم جاتا رہا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم کافرونکی شرارت اور تمسکا کا
تہا اور حق تعالی کی تائید سے وہ غم جاتا رہا یعنی اسلام غالب ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم
دین حقیقی اور اسکے حکم کے نپانیکا تہا سو قرآن کے نازل ہونے سے اور شریعت کی حکمونکے بیان
کرنے سے اس غم کو بالکل مٹا دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم امت کا تہا سو شفاعت کے
مقام کے دینے سے اس غم کو کہو دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ رسالت کے بار پر دار کیا غم تہا

بیان شق صدر مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

سو وہ جان نثار یاروں کے باہم پہنچا دینے سے نیست اور نابود کر دیا جیسی حضرت ابوبکر صدیق اور
حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین **عزیزی** ؁
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا اے بعنوان النبوة وحکامها
اے رفع حیث قرن اسمہ باسم اللہ فی کلمة الشہادة والاذان والاقامة وفیہ یقول حسان ابن ثابت ؎ اغر
علیہ للنبوة خاتم + من اللہ مشہور یلوح ویشہد + وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ + اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد
ذوالنون مصری قدس سرہ فرمود رفعت ذکر اشارت بانست کہ ہمہ انبیا علیہم السلام بر حوالی عرش
جولان مے نمودند و طائر ہمت آن حضرت علیہ السلام پروازے کرد سیمرغ فہم ہیچ کس از انبیا و فرشتہ
آنجا کہ تو بال کراست بریدہ شہر یک بقدر خویش کجائے رسیدہ اند آنجا کہ جائے نیست بجائے
رسیدہ + اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک روز آنحضرت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
پوچھا کہ میرے ذکر کو کس طرح سے بلند کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ذکر کو حقتعالے
نے اپنے ذکر کے نزدیک کیا ہے اذان میں اور تکبیر میں اور التحیات میں اور خطبہ میں اور کلمہ طیبہ میں
اور کلمہ شہادت میں اور تابعداری کے کام میں جیسے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور گناہ کی حرمت میں
جیسے ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا **روح عزیزی** ؁ اب جاننا
چاہیئے کہ جس جگہہ ذکر حقتعالے کا ہے اوس جگہہ رسول کا بھی ذکر ہے مگر تین جائے پر نہیں
اذان کی آخیر میں کہ فقط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا جاتا ہے دوسرے چھینکنے کے بعد کہ فقط الحمد للہ
کہا جاتا ہے تیسرے ذبح کے وقت کہ فقط بسم اللہ کہا جاتا ہے اور ان جگہہ پر رسول کا نام نہ لینی کی
ایک وجہ ہے کہ اپنے مقام پر ذکر کیا گیا اور جب ان تینو نعمتوں کو کہ اصلی اور فرعی ہیں بیان فرمایا تو وہ
خصوصیت کہ سارے انبیاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ثابت ہوئی آپ بیان
فرماتے ہیں کہ یہہ سب اوس صبر کی برکت سے ہے کہ سختیوں پر ہماری راہ میں رنج اٹھایا ؁ **عزیزی**
وغیرہ ؁ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ پھر تحقیق ہر مشکل کے ساتھ آسانی
ہے تحقیق سختی کے ساتھ آسانی ہے دوسری بھی اور اس آیت کے مکرر لانے کی دو وجہیں ہیں
پہلی وجہ یہہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت صلعم بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے
گھر سے باہر تشریف لائے اور صحابہ سے فرمایا کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے ہر ایک سختی کے بعد دو آسانی کا
وعدہ فرمایا ہے ایک آسانی دنیا میں اور ایک آخرت میں چنانچہ بعضے شاعر نے کہا ہے ؎
اِذَا اشۡتَدَّتۡ بِكَ الۡبَلۡوٰی فَفَكِّرۡ فِیۡ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ + فَعُسۡرٌ بَیۡنَ یُسۡرَیۡنِ اِذَا فَكَّرۡتَہٗ
فَافۡرَحۡ + یعنی جب ہجوم کریں تجھپر بلائیں تو غور کر الم نشرح کے معنوں میں اسواسطے کہ ایک سختی
دو آسانیوں میں واقع ہوئی ہے پھر جب اس مضمون کو غور کریگا تو تو خوشیاں کر کہ میری یہی
سختی رہنے والی نہیں ہے اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لَنۡ یَغۡلِبَ عُسۡرٌ یُسۡرَیۡنِ یعنی ایک سختی
دو آسانیوں پر غلبہ نکریگی اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ تکرار تاکید کے واسطے ہے لوگوں کو سمجھانے کہ مصیبت میں

عنوان نبوة اور احکام مراد ہیں اے بلند کیا ذکر اوسکا اس طرح پر کہ ملایا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ نام اللہ تعالی کے بیچ کلمہ شہادہ کے اور اذان کی اور تکبیر کی اور بیچ اسکے کہا حسان بن ثابت نے یہہ شعر ۱۲ غایة الاوطار ۱۲

امید آسانی کی منقطع ہوجاتی ہے تو اس مقام میں گمان ہہات کا تھا کہ مصیبت میں پہنسے ہوؤنکو شاید حاصل ہونا آسانیکا بعد اس سختی کے یقین ہو اسواسطے آسانی کے تاکید لانے کی احتیاج ہوئی اگر کسی کے دل میں یہہ شبہہ گذرے کہ جسطرح یسر دوجا ہے مذکور ہے اسیطرح عسر ہی دو جائے پہر عسر کے وحدت اور یسر کا تعدد کہانسے پوچہا گیا اسکا جواب یہہ ہے کہ عربیت کے واقف کہتے ہیں کہ جب نکرہ کو بعد نکرہ یا معرفہ کے لاتے ہیں تو وہ جدائی کو چاہتا ہے اور دونون کے مضمون جدا ہوتے ہیں اور جب معرفہ کو بعد نکرہ یا معرفہ کے لاتے ہیں تو وہ اتحاد کو چاہتا ہے اور دونون کا مضمون ایک ہوتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ارسلنا الیٰ فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول یعنی الرسول کے لفظ کو معرف باللام بعد نکرے کے لائے اور دونون لفظون سے مراد ایک ہے رسول ہے اسیطرح جاءنی رجل رجل فقال رجل میں ہی ظاہر ہے کہ نکرے کی بعد نکرہ آیا ہے اور دونون سے علیحدہ علیحدہ رجل مراد ہیں تو یہان پر عسر کو دو مرتبے معرفہ لائے لیکن دونون ایک ہیں اور یسر کو دونون جگہ پر نکرہ لائے تو دو یسر بوجہے گئے اور اس مقام پر ایک اعتراض مشہور ہے وہ یہہ ہے کہ مع کا لفظ عرب کے لغت میں ساتہہ اور ملنے کے معنون میں ہے تو چاہیے کہ تنگی اور فراخی کا زمانہ ایک ہی ہو اور یہہ ممکن نہین ہے اسواسطے کہ دو ضدونکا جمع ہونا ایک زمانے میں لازم آتا ہے والضدان لا یجتمعان اسکا جواب یہہ ہے کہ مع کا لفظ لغت میں اگرچہ مقارنت اور نزدیکی کیواسطے ہے لیکن جو ایک چیز بعد ایک چیز کے جلدی حاصل ہوتی ہے تو اس نزدیکی کو بہی ملنا بولتے ہیں اور مع کے لفظ کو وہان استعمال کرتے ہیں اور یہہ مقام بہی اس قسم کا ہے اسواسطے کہ دنیا کے سختی اگرچہ لمبی اور دراز ہو لیکن جو آخرت دنیا سے بہت متصل ہے تو گویا جدائی نہین ہے اور دنیا سے ملے ہوئی ہے ف عزیزی (۷) ف فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ پہر جب تو فارغ ہو ہر منصب کے حق ادا کرنے سے پہر محنت کر اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے میں اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور بعضے مفسرون نے اسکے معنے یہہ کہے ہیں کہ جب فرض نماز سے فارغ ہو تو دعا کیواسطے ہاتہہ اٹہا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب التحیات کے پڑہنے سے فارغ ہو تو اپنے دنیا اور آخرت کے واسطے دعا کر ف عزیزی ف وسخن تو بدرگاہ قرب مقبول ست ودعوات طیبات تو در محل قبول + چو مقصود کون ومکان جود تست + خدا امید ہر انچہ مقصود تست + ودر لیل معراج ندا آمد کہ اے محمد بخواہ تا بخشیم رسول علیہ السلام گفت خداوندا ہر پیغمبرے از تو عطاے یافت ابراہیم را خلعت دادی باموسی بے واسطے سخن گفتی ادریس را بمکان عالی رسانیدی داود را ملک عظیم دادی ذلت وے بیامرزیدی سلیمان را ملکی دادی کہ بعد از ان کس را سزا نے ان ندادی عیسی را در شکم مادر توراۃ وانجیل در آموختی ومردہ زندہ کردن بر دست وے آسان کردی وابرار اکمہ وابرص مرا در اداد جواب الٰہی آمد کہ یا محمد اگر ابراہیم را خلعت دادم ترا محبت دادم واگر با موسی سخن گفتم بے واسطہ لیکن گوینده

مذید دبا تو سخن گفتم بے حجاب وگوینده دیدی واگر ادریس را باسمان رسانیدم ترا از آسمان بحضرة قاب قوسین او ادنی رسانیدم واگر داؤد را ملک عظیم دادم وزلت دے بیامرزیدم امت ترا ملک قناعت دادم گناہان ایشان بشفاعت بیامرزیدم واگر سلیمان را مملکت دادم ترا سبع مثانی و قرآن عظیم دادم وخاتمہ سورۂ بقرہ کہ ہیچ پیغمبر بجز تو ندادم ودعاہائے تو در آخر سورة البقر اجابت کردم وانا اعطینک الکوثر وترا بسہ خصلت براہل زمین وآسمان فضل دادم یکی الم نشرح لک صدرک دیگر ووضعنا عنک وزرک سوم ورفعنا لک ذکرک واعطیتک ثمانیة اسہم الاسلام والہجرة والجہاد والصلوة والصدقة وصوم رمضان والامر بالمعروف والنہی عن المنکر وارسلتک الی الناس کافة بشیرا ونذیرا وجعلتک فاتحا وخاتما کذا فی جواہر البیان

اگر کوئی سوال کرے کہ الم نشرح کو مضارع کے صیغہ سے اور اوسکے معطوفونکو جیسے ووضعنا ورفعنا کو ماضی کے صیغے سے کسواسطے ذکر کیا اسکا جواب عین تفسیر مین اشارہ کیا گیا ہے کہ شرح صدر کا پہلی نعمتونسے بلکہ سب نعمتونکی جڑ ہے تو ہمزہ استفہام انکاریکا اوسکے نفی پر لائے اور مضارع کے صیغے سے ذکر کیا تاکہ شرح صدر کی تجدد اور دوام پر دلالت کرے اور وضع اور رفع فرعی نعمتین ہین اور پہلے کہ شرح صدر کے سببسے حاصل ہوئے ہین اسواسطے انکو اسی صیغہ سے ذکر کیا کہ استمرار پر دلالت نکرے اور اس ترکیب مین اسبات کی طرف بھی اشارہ ہوا کہ شرح صدر کے سببسے وضع ورفع سے بھی فرغت پائی یعنے جب شرح صدر کا کیا تو وضع ورفع دونون عمل مین آچکے اور ہوچکے اسواسطے کہ وضع اور رفع اوسی شرح صدر کا ثمرہ اور اوسیکا پھل ہے واللہ اعلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورة الم نشرح فکانما جاءنی وانا مغتم ففرج عنی اے کشف غمی وازالہ کذا بیضاوی عزیزی

سورة والتین

یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چونتیس کلمی اور ڈیڑھ سو حرف ہین اور اس سورۃ کا نام سورۂ تین اسواسطے رکھاہے کہ تین عربی لغت مین انجیر کے پھل کو کہتے ہین اور انجیر فائدہ بخشنے اور خوبی مین سب میوؤنسے جامع ہے جیسے آدمی کا بدن سب بدنونسے جامع ہے اور اس جامعیت کے سببسے مستحق فیضان روحیکا ہوا ہے کہ جامع کمالات کا ہے بس مشابہ ہے قرآن کے لفظونکے ساتھہ کہ سمیٹ لینے والی بہت سے اسرار دلکے ہین اور اس سورۃ مین ثابت کرنا نشر اور معاد کا یعنی آخرتکا کمال تاکید کے ساتھہ منظور ہے اسیواسطے اس سورۃ کی ابتدا مین چار قسمین مذکور ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالتِّيْنِ قسم ہے انجیر کی اور انجیر کو اور میوونسے ایک خصوصیت ظاہری ہے اور ایک خصوصیت باطنی سو جو ظاہر خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ وہ غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے اور میوہ بھی ہے اسواسطے کہ وہ ایک چیز ہے لطیف سریع الہضم ملین طبع اور سڑی مواد کو بدن کی اندر سے پسینے کے راہ سے نکلتا ہے اسیواسطے باوجود حرارت کے تپ کو مفید پڑتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور گردے اور مثانہ کو سنگریزے سے پاک کردیتاہے اور بدنکو موٹا کرتا ہے اور مسام کو کھول دیتاہے اور دفع کرنیمین کبد اور طحال کے سدونکے بے نظیر ہے اور ایک عجائباتسے اس میوے کے یہ ہے کہ سب کھانیمین آتاہے کوئی چیز پھینکنے کے لائق نہین کہنا قرآنکی طرح بالکل مغز ہی مغز ہے ایسا چھلکا نہین رکھتا ہے کہ کھانیمین نہ آوے نہ گٹھلی رکھتا ہے کہ انکی

جاوے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک طباق بہرا ہوا انجیر ونکا بطور ہدیے کے لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ اوسمین سے نوش جان فرمائی اور یار ونکو ارشاد فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ یہ میوہ گٹھلی نہین رکھتا اور بہشتکی میوے بہی ایسے ہی ہین سو اسکو کھاؤ کہ بواسیر کے مادہ کو دفع کرتا ہے اور نقرس کے درد کو نہایت مفید ہے اور حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمیشہ انجیر گندہ دہنی کو دفع کرتا ہے اور سر کے بالونکو بڑہاتا ہے اور فالج سے امن دیتا ہے اور عجائبات سے اس میوہ کی ایک یہ ہے کہ برابر ایک لقمہ کے بنایا ہے نہ چہوٹا نہ بڑا کہ کہانیوالے کو کسیطرحکی محنت اور مشقت ہو اور وہ جو اوسکی باطنی خصوصیتین ہین سو اوسمین سے ایک یہ ہے کہ یہہ میوہ کمال والونسے نہایت مناسبت رکھتا ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا ایکسان ہے اسواسطے کہ نہ گٹھلی رکھتا ہے نہ چہلکا بخلاف اور میوونکے کہ باہر کا اونکی کہانیکے لایق ہے اور اندر کا پہینک دینے کے قابل دوسرے یہہ کہ اس میوہ کا عجیب درخت ہے کہ اپنے کمال کو قبل دعوی کے ظاہر کرتا ہے کہ اول پہلتا ہے اور پیچہے پہولتا ہے بخلاف اور میوونکے درختون کے کہ اول انکے پہول پتے نکلتے ہین پہر پیچہے سے میوہ ظاہر ہوتا ہے گویا کہ یہہ درخت صفت اثبات کی رکہتا ہے کہ اول غیر کو فائدہ پہنچاتا ہے بعد اوسکے اپنی آرائشکی ۷ فضیلت انجیر ۱۲
اور زینتکی تدبیر کرتا ہے اور دوسرے درخت معاملہ دار لوگونکی طرح سے ہین کہ اول اپنا بہلا کر لیتے ہین اوسکے بعد اورونکو فائدہ پہنچاتے ہین اور ایک یہ بہی ہے کہ جسقدر فیض یہ میوہ رکہتا ہے اور میوہ اوسمین نہین ہے کہ ایک سال مین کئی بار پہلتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے اس میوہکے درخت کو ایک بڑی مناسبت ہے انسان سے کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بہشت مین بسبب تقصیر ہوجانیکے بہشتی پوشاک اونکی اوتار لی گئی اور ننگے رہگئے تو پہر اکر ہر درخت کے نزدیک گئے کہ اوسکے پتے لیکر اپنا تن ڈہانکین وہ درخت اونچا ہوگیا اور پتے انکو نہ دئے اور جب انجیر کے درخت کی پاس گئے تو یہہ اونچا نہوا تب اونہون نے اوسکے پتے بہت سے توڑ کر اپنی شرمگاہ کو چہپایا اور بعضے کسان لوگ یعنی کہیتی کرنیوالے کہتے ہین کہ کامل جہاڑ وہ ہے کہ جسمین دس چیزین موجود ہون جڑ اور ڈالیان اور پتے اور پہول اور میوہ اور گٹھلی اور گوند اور چہال اور چہلکا اور شیرہ جیسے کہجور کا درخت کہ یہہ دسون چیزین اسمین موجود ہین اور جس درخت مین ان دس چیزونمنسے کم ہووین وہ درخت ناقص ہے پس انجیر گٹھلی نہین رکہتا ہے تو چاہیئے کہ وہ ناقص ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ نقصان عین کمال ہے کیونکہ گٹھلی کچہہ کہانیکی چیز نہین ہے پہینکدینے کی چیز ہے پس ہونیسے اوسکا نہونا بہتر ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جنابباری اسکی جمعیت پر یعنی سب میوونکی خوبیان اوسمین موجود ہین اور فوائد ضروری پر نظر فرماکر اوسکی قسم کہائی ہے اور اوسکی مناسبت کو جو انسانکی جامعیت کے ساتہہ رکہتا ہے رعایت فرمائی ہے ﷺ عزیزی ﷺ دوم ﷺ وَالزَّيْتُونِ ۞ اور قسم ہے زیتون کی ﷺ ۸ بیان آدم علیہ السلام مفسر ۱۲

ف زیتون ایک درخت ہے بابرکت جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور کہا عکرمہ نے والتین والزیتون دو پہاڑ ہین کہا قتادہ نے تین وہ پہاڑ ہے کہ جسپر دمشق ہے اور زیتون وہ پہاڑ ہے کہ جسپر بیت المقدس ہے لاہنما ینبتان التین والزیتون اور کہا ضحاک نے کہ وہ دو مسجدین ہین شام مین کہا ابن زید نے کہ تین مسجد دمشق کی ہے اور زیتون مسجد بیت المقدس کی اور کہا محمد ابن کعب نے تین مسجد اصحاب کہف کی ہین اور زیتون مسجد ایلیا کی معالم التنزیل و فی الحدیث علیکم بالزیت فانہ یکشف المرۃ ویذہب البلغم ویشد العصب ویمنع الغشی ویحسن الخلق ویطیب النفس ویذہب الہم رواہ

وَطُورِ سِينِينَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ

اور قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس شہر امن دیئے ہوئے کی یعنی مکہ کے جو شہر تولد اور وطن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوسمین لڑائی اور جنگ حرام ہے **قولہ** طور سینین ہو الجبل الذی علیہ موسے علیہ السلام کہا اور دے نہین ہر پہاڑ کہ کہا جاوے واسطے اوسکے طور مگر یہہ کہ ہوئے بیچ اوسکے درخت اور پہل اور نہین تو بس وہ پہاڑ ہے فقط اور سینین اور سینا نام ہے واسطہ موضع کے اور معنے سینین کے زبان سریانی مین صاحب شجر کو کہتے ہین یا حسن مبارک ساتہہ لغت حبشہ کے **قولہ** وہذا البلد الامین اے الآمن وہو مکۃ شرفہ اللہ تعالے ویجوز ان یکون فعیلا بمعنی مفعول یعنی المامون وفی الحدیث من مات فی احد الحرمین بعث یوم القیامۃ آمنا اور یہہ شہر مکرم معظم حجاز کے ولایت مین داخل ہے اور وہ ولایت درمیان ولایت شام اور عراق اور مصر اور یمن کے واقع ہے اور اس ولایت مین کئی شہر داخل ہین چنانچہ ایک اونمین سے یہی شہر ہے اور ایک مدینہ منورہ اور ایک یمامہ اور بہت پرگنہ ان تینون شہرونکے ساتہہ تعلق رکھتے ہین اور عمل مکہ معظمہ کا بعضے طرف سے دس منزل ہے خصوصا جو سرحد یمن کی طرف واقع ہے اوسکو ن کان وہ مکہ معظمہ سے ۱۲ روز کی راہ ہے اور بعضے طرف سے کم ہے جیسے مدینہ منورہ کی طرف کہ سرحد اوس طرف کی ایک گانو ہے کہ اوسکو جبادہ بن جنع کہتے ہین اور وہ ایک گانو ہے درمیان عسفان اور مکہ کے ڈیڑ منزل پر ہے اور عراق کی طرف ایک گانو ہے کہ اوسکو عمیر کہتے ہین وہ بہی اسیقدر ہے اور گرداگرد مکہ معظمہ کے حد حرم کی ہے کہ وہان شکار کرنا اور درخت کاٹنا درست نہین ہے اور اگر اتفاقا کسی نے وہان شکار مارا یا جہاڑ کاٹا تو اوسپر کفارہ آتا ہے اور جو حرم کی دروازے مسجد الحرام کے مشہور باب بنی شیبہ ہے دو میناروں تک کہ عرفہ کی طرف حرم کی حد پر کہڑے ہین سینتیس ہزار دو سو دس گز ہے اور باب علا ت سے اونہین دو نو میناروں تک پینتیس ہزار تراسی گز ہے اور عراق کیطرف اون دونون میناروں تک کہ راہ بردی نخلہ کی بنائی ہین ستائیس ہزار اکیوادن گز ہے اور باب العلاسے اونہین دونون میناروں تک پچیس ہزار پچیس گز ہے اور تنعیم کی طرف سے کہ مدینہ منورہ کی سمت کو واقع ہے حد حرم کی بارہ ہزار چار سو بیس گز ہے اور یمن کی طرف دیوار سے باب ابراہیم کی حرم کی حد کی نشان تک جو بیس ہزار پانچسو نو گز ہے اور دیوار باب الماصن کی حرم کی حد کی علامت تک اوس طرف کو کہ وہی یمن کی طرف ہے بائیس ہزار آٹہہ سو چہتر گز ہے اور حساب کے روسے حرم کے دور کو سینتیس کوس لکہا ہے واللہ اعلم اور حد حساب سے حرم کے وہی ہین جو مذکور ہوئے یعنی شکاری جانور ونکا

بیان فضیلت بیت المعظم شریف

نہ وہان شکار کرنا درست ہے اور نہ سایہ اور پانی سے ہانکنا اور نہ درخت اور نہ سبزہ وہانکا کاٹنا اور اکہیڑنا
اور نہ پتے جہاڑنے یہہ سب جائز نہین مگر اذخر اور سنا کہ دوا کی ضرورت کے واسطے جائز رکہا ہے
اور یہہ بہی ہے کہ اس جگہہ آدمی ارادہ کرنے سے گناہ کی پکڑا جاتا ہے سوائے اور مکانونکے اور عبادت
اور بندگی وہانکی بہت ثواب رکہتی ہے چنانچہ حسن بصری رضی عنہ سے منقول ہے کہ ایک روزہ
مکہ معظمہ کا برابر لاکہہ روزون کے ہے اور ایک درہم دینا اس مکان مبارک مین برابر لاکہہ درہم کے
ہے اور حاکم کے مستدرک مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حسنات الحرم کل حسنۃ بمائۃ الف حسنۃ
یعنی ہر نیکی کہ حرم مین کی جاتی ہے برابر لاکہہ نیکی کے ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین ابن عمر سے
واقع ہے کہ من مات بمکۃ فکانما مات فی السماء الدنیا یعنی جو کوئی مرا مکہ معظمہ مین تو گویا کہ مرا دنیا کے
آسمان پر اور نشانیان عجیب وغریب نظر آتی ہین کہ اگر درندہ جیسے بہیڑیا یا چیتا کسی جانور کے پیچہے
دوڑتا ہے وہ جانور جب حرم کی حد مین داخل ہو جاتا ہے تو وہ درندہ پہر جاتا ہے اودہر کو حرم مین
داخل نہین ہوتا اور بہت لوگون نے حرم کی حد مین ہرنون کو اور درندے جانورونکو ایک جگہہ مین
دیکہا ہے اور یہہ بہی ہے کہ پرندہ جب اڑتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آتے ہین تو کچہہ ادہر کچہہ ادہر کو
پہٹ جاتے اور خانہ کعبہ کے اوپر ہوکر نہین جاتے یہہ بات ہمیشہ لوگ دیکہتے ہین اور یہہ بہی ہے
کہ پانی زمزم کے کوئی کا شب برات کو جوش کرتا ہے اور یہہ بہی ہے کہ زمزم کے پانی مین ایک خاصیت
ہے کہ اوسکی پینے سے سیری حاصل ہوتی ہے اور دیکہنا زمزم کی طرف نفاق سے امن کرتا ہے
اور جو کوئی زمزم کا پانی جس نیت سے پیوے وہی مراد پاوے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ کی طرف
دیکہے اسلیے کہ میرے اگلے پچہلے گناہ بخشے جاوین تو وہ قیامت کو بخشا جاویگا اور خدا تعالی کی
پناہ مین ہوگا اور فرمایا جسنے فقط کعبہ کیطرف دیکہا نہ تو اوسکا طواف کیا اور نہ وہان نماز پڑہی تو بہی
دیکہنا افضل ہے خدا تعالے کے نزدیک ایک برس کی عبادت سے جو کہ مکہ مین نہ کی ہو اور وہ ایک
برس کی عبادت ایسی ہو کہ دن کو اوسمین روزہ رکہا ہو اور رات کو نماز اور رکوع سجدہ برابر
کرتا رہا ہو اور فرمایا جو کوئی کعبہ کی طرف منہ کرکے ایک ساعت بہی بیٹہا خاص اللہ کی رضامندی اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی لئے اور کعبہ کی بڑائی بہی اوسکی دلمین ہو تو اوسکو اللہ تعالے
دیتا ہے ثواب اوس شخص کا سا جسنے حج کیا اور عمرہ بجالایا اور جہاد کیا اور گہوڑا اللہ کی راہ مین
جہاد کے لئے دوڑایا ہو اور روزہ رکہتا رہا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے پہل
خدا تعالے رحمت کی نظر مکہ والون پر کرتا ہے جکو طواف کرتے یا نماز پڑہتے یا مسجد مین بیٹہے
یا کعبہ کی طرف کو منہ کئے ہوئے دیکہتا ہے تو اوسکو بخش دیتا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ
کہ ابتو وہان کوئی نہین رہا مگر ایک لوگ پڑے سوتے ہین حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ اونکو بہی
ہمارے بخشون ہوئے مین شامل کردو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان کا
مہینہ تمام وکمال مکہ مین کرے اور تمام مہینے کے روزہ رکہے اور نماز تراویح اور تہجد کی نماز وہان گذارے

اور جو کچھ ہو سکی کار خیر کرے تو خدا تعالی اوسکے لئے رمضان کے ایک لاکھ مہینونکا سا ثواب عطا فرماتا ہے
ایسے وہ رمضان کہ غیر مکہ مین گذارے ہون اور اوسکی لئی ہر روز کی گنتی کے برابر بخشش ملتی ہے اور
شفاعت نصیب اوسکی ہوگی اور برابر گنے ہر دن کے رمضان سے بہشت مین درجے بڑہتے ہین اور ہر روز کی
عیوض مین ثواب غلام آزاد کرنیوالونکا سا پاتا ہے اور فرمایا جو کوئی سات بار خانہ کعبہ کا طوف کرے تیز
گرمی مین سر ننگے ہو کر اور ہر دفعہ مین حجر اسود پر بوسہ دیتا ہے اور اس میان مین کسی کو ایذا نہی پہنچاوے
اور دنیا کی بات نہی کرے سوائے ذکر خیر کے تو بدلے ہر قدم کے جو رکہے اور اٹہاوے ستر ہزار نیکیاں پاوے
اور ستر ہزار درجے اوسکے لیئے بلند کئے جاوین اور اسکے نامہ اعمال مین ستر ہزار برائیان دور کی جاوین
اور فرمایا کہ طوف کرنیوالی کی لیئے ستر ہزار فرشتے جو وہان مقرر ہین بخشش چاہتے رہتے ہین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعبہ کا طوف کرنیوالا اللہ کی رحمت مین آتا ہے بیشک خدا تعالے
فخر کرتا ہے روبرو فرشتونکے اوسکے بہ نسبت کہ طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا اور فرمایا کہ جسکا حج مقبول ہوجاوے
اوسکو اذن ہوگا چارسو آدمیونکی شفاعت کرنے کا خواہ وہ لوگ اپنے کنبہ کے ہون خواہ اور مسلمان
ہون اور روایت مین ہے کہ جسقدر لوگون کو چاہے گا خدا تعالے اوس حاجی کی سفارش سے بخشدیگا
اور فرمایا کہ جو کوئی مکہ کی چار دیواری مین مرا وہ ایسا ہے کہ جیسے چوتہے آسمان پر مرا اور جو مدینہ
منورہ کی چار دیواری مرا وہ ایسا ہے کہ آسمان اول پر مرا اور فرمایا کہ اوٹہاویگا اللہ تعالے مکہ کے
گورستانمین سے ستر ہزار شہید جو بے حساب جنت مین جا بسنگے اور انکی چہرہ چودہوین رات کے
چاند کی مانند روشن ہونگے اور اون مین سے ہر ایک آدمی ستر ستر آدمیون کی شفاعت کریگا
صحابہ نے عرض کیا کہ وہ لوگ کون ہونگے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ مین آتا ہے خدا کی رحمت مین
آتا ہے اور جو وہانسے نکلتا ہے بخشا ہوا نکلتا ہے اور فرمایا کہ کوئی عمل حج مقبول سے زیادہ ثواب مین نہین
ہے اور فرمایا کہ جو کوئی ایسا حج کرے کہ اوسمین بیفائدہ بات نہ کرے اور فحش نہ بکے اور حرام نہ کہاوے
وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے گناہونسے جیسے اوسکی مان نے آج ہی اوسکو جنا اور فرمایا کہ تحقیق خدا تعالے
ہر روز ایکسو بیس رحمتین خانہ کعبہ کے لیئے بہیجتا ہے اونمین سے ساٹہہ تو طوف کرنے والونکے لیئے
ہین اور چالیس وہانکی نماز پڑہنیوالونکے لئے اور بیس وہانکے بیٹہنے والونکے لئے جو خانہ کعبہ کو
دیکہتے رہتے ہین اور دیکہنا کعبہ کی طرف عبادت ہے اور جو کوئی صبر کرے مکہ کی گرمی پر ایک ساعت
دن کی تو اوس سے دوزخ سو برس کے مسافت دور ہو جاتی ہے اور جو کوئی مکہ مین ایک روز بیمار ہوا
لکہتا ہے خدا تعالی اوسکی لئے عمل صالح جو غیر مکہ مین کرتا تہا کہ وہ عمل صالح ساٹہہ برس کی عبادت ہے
اور فرمایا کہ حاجی لوگ راہ مین جو کچہہ خرچ کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالے مرنے سے پہلے
ہزار چند اوسکو دیگا اور قسم ہے اوس خدا کی کہ محمد کی جان اوسکے دست قدرت مین ہے کہ ہر ایک
درہم اوسمین کا یعنی اوس ثواب مین کا مل اور بہاری ہوگا بوجہہ مین اس پہاڑ سے اور اشارہ
کیا لیئے جبل ابو قبیس کی طرف اور اسیطرح فضائل حرمین شریفین کے از حد ہین حاصل کلام

بیان فضیلت مدینہ منورہ

یہہ کہ سکونت حرمین شریفین کی سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے چنانچہ حضرت
خواجہ حسن بصری رح نے لکہا ایک دوست زاہد کو کہ وہ مکہ معظمہ مین صانہا اللہ تعالی الی یوم الدین
سکونت رکہتا تہا اور چاہتا تہا بسبب تنگ حالی کے کہ مکہ سے نکل جاوے فرمایا کہ رہنا مکہ معظمہ مین
سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے اگر تجکو وہان دو پیسے حاصل ہون
تو بہتر ہے اس سے کہ دو ہزار اور جاکر پاوے اور فرمایا عجب ہے تیری عقل پر کہ نیت نکلنے
کی وہان سے کی ہے تو نے بعد اسکے کہ حق تعالی نے تجکو اپنے فضل سے اہل حرم سے کیا اور
ہمسایہ بیت بنایا تمام عالم اس آرزو مین ہین ہزارون مین سے کیسکو یہہ دولت عظیم میسر ہوتی
ہے پس شکر اس نعمت کا بجا لا اور جب تک کہ قید حیات مین ہے زنہار نکلے ۔ نکلنا کہ شیطان
تجکو خراب کرنا چاہتا ہے اور اپنے پر لازم جان صبر و تقوی اور لیوآپ کو بلا شبہ مکہ بہترین اور محبوب
ترین زمین کا ہے اللہ تعالی کے نزدیک اور بزرگتر تمام روی زمین سے ہے اور فضیلت دی ہے اوسکو
تمام شہرون پر اور ذکر کیا ہے اوسکو قرآن مجید مین کئی جگہ سے زیادہ اور اوسکے فضیلت مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی حدیثین بیان فرمائی ہین کہ حد شمار سے باہر ہین خلاصہ یہہ کہ اوس
دوست کو سمجہا کے اقامت مکہ معظمہ پر مضبوط کر دیا مساسے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ یہہ شہر مبارک
بسبب کمال جامعیت کے نہایت عالی مرتبے کو پہنچا ہے اسیواسطے اس سورت مین اسی شہر کی
قسم پر ختم فرماکر مطلب کو ارشاد فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝
بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیکو بہت اچھی صورت بنانے مین یعنی آدمیکو سب حیوانونمین خوبصورت بنایا
ف روح ف عزیزی ف التقویم تغییر الشئے علی ما ینبغی ان یکون علیہ فی التالیف والتعدیل
کما قال وصورکم فاحسن صورکم اے صورکم احسن تصویر وکذا خلقہ متصفا بالصفات الالٰہیۃ من الحیاۃ
والعلم والارادۃ والقدرۃ والسمع والبصر والکلام التی ہی الصورۃ الحقیقۃ للالٰہیۃ المشار الیہا بقولہ علیہ السلام
خلق اللہ آدم علی صورتہ وعلیہ یدور معنی قولہ علیہ السلام من عرف نفسہ فقد عرف ربہ فالانسان مظہر
الجلال والجمال والکمال ف روح البیان ف قول لقد خلقنا الانسان الخ یعنی مقرر ہمنے
پیدا کیا انسانکو بہت اچھی صورت اور ترکیب مین اسواسطے کہ اگر ظاہر اسکا دیکہئے تو کمال حسن وجمال
کے ساتہہ موصوف ہے قد اور قامت مین اور دوسرے اندامونکے خوبی اور برابری مین گردن اوسکی
نہ بہت لمبی ہے اونٹ کی سی نہ بہت چہوٹی ہے کچہوے کیسی ناک اوسکی نہ ایسی لمبی جیسی ہاتہی
کی سونڈ نہ اور چوپایون کی طرح نکلے معلوم اسیطرح سب اعضا مین فکر کیا چاہیے اور خوبی حسن وجمال
دریافت کیا چاہیے اسیواسطے امام شافعی رحمۃ اللہ کے زمانے مین ایک شخص نے اپنی عورت کو
کہا تہا اِن لم تکن فے احسن من القمر فانت طالق یعنی اگر تو چاند سی اچھی نہو گی تو تجہکو مینے
طلاق دی سب علما اوس وقت کے حیران ہوئے اور طلاق پڑنے کا حکم دیا جب یہہ استفتا امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا فرمایا کہ طلاق واقع نہین ہوئی اسواسطے کہ اوسکی عورت

ف تقویم معنی ہو سیدھا کرنے اوپر اوس چیز کے کہ لائق ہے یہہ کہ ہو وہ تالیف و تعدیل سے جیسا کہ کہا اور مصور کیا تمکو پس اچھا مصور کیا تمکو اے مصور کیا تمکو اچھی صورت کا اور اسیطرح پیدا کیا اوسکو متصف ساتھ صفات الٰہیہ جات سے اور علم اور ارادہ اور قدرۃ اور سمع اور بصر اور کلام [illegible]

انسان ہے اور انسان کو حق جل علا نے فرمایا ہے کہ مین نے اچھی صورت مین اوسکو بنایا ہے اگر چاند کی صورت ایسے اچھی ہوتی تو احسن تقویم اوسکی تعریف مین کیون فرماتا ہے ولنعم ما قیل ما انت ما دحہا یا من یشبہہا بالشمس والبدر لا بل انت ہاجیہا من این للشمس خال فوق وجنتہا ومضحک من نظام الدر فی فمہا من این للبدر اجفان مکحلۃ بالسحر والفتح یحییر فی حواشیہا یعنی نہین ہے تعریف کرنیوالا اوسے وہ شخص جو تشبیہ دیتا ہے انسان کو آفتاب اور ماہتاب سے بلکہ تو ہجو کرنیوالا ہے اوسکا کہان ہے آفتاب کے تل رخسارے پر اور ہنسنے مین لڑے موتیون کی منہہ مین اوسکی کہان ہے چاند کی پلکین سرمہ والیان جادو بہرے اور فتح اور نصرت جاری ہے کنارون مین اوسکی اور ظاہر بات ہے کہ چاند مین سوائے روشنی اور چمک کے کچہ اور نہین ہے اور یہ نسخہ جامع ہے نقاشی کے نزاکتون کا اور طرح طرح شکلون کا چنانچہ کہا گیا ہے سہ من ماہ ندیدہ ام کلہ دارشمن سرو ندیدہ ام قبا پوش یعنی مین چاند نہین دیکہا ٹوپی پہنے ہوئے اور سرو کو نہین دیکہا مینے قبا پہنے ہوئے اور اس سبب سے یہ بہی ہے کہ کوئی صورت دنیا مین لائق عبادت کے نہین ہے جیسے آدمیکی صورت ہے کہ قیام اور رکوع اور سجود سب اوسے ہوسکتا ہے اور اگر اوسکی حسن کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا جاوے جیسا کہ علم تشریح مین بیان ہے تو اسکو دفتر کے دفتر چاہئین اسواسطے اس بیان سے خاموش ہونا اور زبان قلم کو روک رکہنا بہتر ہے اور اگر اوسکی باطن کے معنی غور کریں تو چار عالم اس نسخہ جامع مین لپٹی ہین عالم شہوت کا اور عالم غضب کا اور عالم وہم کا اور عالم خیال کا اور ان چارون عالم کو غیبی حاکم کے حکم کا مسخر اور تابعدار کیا ہے اور اس حاکم کو شرع کے نورانی مشعل سے آنکہون کی روشنائی بخشی کہ بہلی بری کو اس نور سے پہچان لے پہر جب حکم اوس حاکم کا ان چارون عالم پر غالب ہوتا ہے تو آدمی بڑے مرتبے کے کمال اور جامعیت کو پہنچتا ہے اور جو چیز کہ کسی عالم متفرق مین اوسکو حاصل ہونی ہے کی توقع نہین ہوتی ہے اس نسخہ جامعہ سے کہ انسان ہے حاصل ہوتی ہے جیسے معجون مرکب کے خاصیت کہ کسی چیز مین اوسکی اجزاؤن سے وہ خاصیت حاصل نہین ہوتی لیکن غلبہ اس حاکم کا مخفی غیبی مدد اور آسمانی توفیق سے ہوتا ہے اسیواسطے ہر کسی کو میسر نہین ہوتا چنانچہ فرمایا ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۵ پہر ڈالدیا ہمنے اوسکو نیچے سے نیچے یعنی ایسا خوبصورت بناکر سب سے نیچے پہنچا دے خلقناہ من اہل النار الذی ہو اقبح من کل قبیح واسفل من کل سافل لعدم جریانہ علی موجب ما خلقناہ علیہ فالمراد بالسافلین عصاۃ المؤمنین اور افعل التفضیل اسجائے پر شامل ہے متعدد متفاوت کو اور اسفل سافلین یا تو حال ہے مفعول سے ای رددناہ حال کونہ اسفل سافلین یا صفت ہے واسطے مکان محذوف کے ای رددناہ الی مکان ہو اسفل امکنۃ السافلین والاول اظہر پہر یہہ بسبب بعض افراد انسانکے بسبب غوطہ مارنے اوسیکے دریا شہوات حیوانیہ بہیمیہ مین وفیہ اشارۃ الی ان الاعتبار انما ہو بالصورۃ الباطنۃ لا بالصورۃ الظاہرۃ ولذا قال الشیخ سعدی سہ [illegible] صورت باید نہ بالائے راست کہ کافر ہم از روے صورت چو ماست ہ اور اسفل سافلین

نزہۃ عام ہے کل نجس کو جیسا کہ کہے تو فلان اکرم قایم ۱۲ معا و روح البیان عزیزی

اے ثم کان عاقبتہ امرہ حین لم یشکر نعمۃ تلک الخلقۃ الحسنۃ القویۃ السویۃ ان رددناہ اسفل من خلقا ۱۲ مد ط اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ مگر اُن لوگونکو جو ایمان لائے ہین اللہ تعالیٰ اور رسول وغیرہ پر اور نیک کام کئے پہ اون لوگونکا بدلا کم نہو گا یعنی اون ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والونکا بدلا ایسی نعمت دیوینگے جو ہمیشہ ہوگی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو مسلمان بندہ اچہے دین کے چلن اور طریق پر ہوتا ہے اور وہ طریقہ اس بڑہاپے یا مسافری یا بیماری کے سبب سے چہوٹ جاوے حق تعالیٰ کاتب الحسنات کو فرماتا ہے کہ نامہ اعمال مین اس شخص کے ثواب اون طاعتون اور نیکیون کا کہ ہمیشہ کرتا تہا لکہ دو اور اوسکا ثواب اسی رد کو مت بلکہ بعضے روایتون مین آیا ہے کہ مرنے کے بعد اوسکے فرشتونکو حکم کرینگے کہ اوسکے قبر کے پاس تسبیح اور تکبیر اور تحمید سے مشغول رہو اور وہ سب اس بندیکے نام لکہو یہانتک کہ قیامت کے دن تلک جب قبر سے اُٹہے تو ان بے انتہا خزانونکو خیر مین لاوے اور بعضی مفسرون نے ثم رددناہ اسفل سافلین کی آیت کو بڑہاپے کی حالت پر قیاس کیا ہے کہ اسحالت مین آدمیکی صورت بدل جاتی ہے اور جوڑ بند ڈہیلے ہو جاتے ہین اور پیٹہ جہک کر کمان سی ہو جاتی ہے اور سیدہا پن قد کا برباد ہو جاتا ہے اور سارا بدن اور سرکے بال سفید ہو کر مبروص یعنی سفید داغ والے کی صورت بنجاتا ہے اور جہریان اوسکے چہرہ پر پڑ جاتی ہین تو اوسکا چہرہ بدزیب معلوم ہوتا ہے اور دانت اُکہڑ کر منہ کہنڈر کی صورت بنجاتا ہے لیکن ان معنونکو استثنا الا الذین امنوا وعملوا الصلحت کی مناسب نہین ہے مگر جبکہ استثنا کو منقطعہ کہین سو اوسمین بڑا تکلف ہے اور جو ان آیتونسے معلوم ہوا کہ حقیقت دین کی غالب کرنا عقل کا ہے تمام قوتون پر جیسے شہوت اور غصہ اور وہم اور خیال اور عقلکو نور سے شرع کے روشن کرنا پس دین کی تکذیب کرنیکے کوئے وجہہ باقی نرہی اسواسطے کہ انسان کے معنوی خوبصورتی مین دین ہے اور وہ حسن ہر کسی کا مطلوب و مرغوب ہے ۱۲ عزیزی وغیرہ

وفی التفسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا مرض اوسافر کتب لہ مثل ما کان یعمل صحیحا مقیما وفی تفسیر ابی اللیث روے عن النبی علیہ السلام انہ قال ان المومن اذا مات صعد الملکان الی السماء فیقولان ان عبدک فلانا قدمات فائذن لنا حتی نعبدک علی السماء فیقول اللہ ان سموالی مملوۃ بملائکتی ولکن اذہبا الی قبرہ واکتبا حسناتہ الی یوم القیامۃ ۱۲ روح البیان ۱۲

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪ پہر کس چیز کو جہوٹہ جانتا ہے تو اے منکر قیامت کے کیا نہین ہے خدا تعالےٰ خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے والونسے ۱۲ ترجمہ فمایکذبک الخ پہر کون سی چیز تیری جہٹلانے کا باعث ہوئی ہے اے ... باوجود ظاہر ہونے ایسی ایسی دین کے مقدمات کے جو اوپر بیان ہو چکے کیا نہین ہے اللہ سب حاکمونکا

حاکم اور جو دوسرے حاکم اپنی رعیت کے واسطے یہہ بات نہین چاہتے ہین کہ ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین جا این یا اعلی مرتبہ سے ادنی کی طرف جہکین تو حقتعالی کیونکر ایسی حرکت پسند کریگا کہ حکمت کے خلاف ہے اور اگر نظر اوسکی حکمت اور عدالت پر کرین تو معلوم کرلین کہ بدلا نیکی کا بد کا پہنچانا اور فرق حرکت بدکار اور نیکوکار مین کرنا حکمت اور عدالت کے واسطے واجب ہے آب جانا چاہیے کہ جزا کا ہونا باعتبار قدرت کی ممکن ہے اور حکمت اور عدالت کی راہ سے واجب ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی سورہ والتین کو پڑہے اور اس آیت پر پہنچے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ تو چاہیے کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ یعنی سچ ہے تو سب حاکمون کا حاکم ہے اور مین بہی اس بات پر گواہ ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین اس سورہ کو اکثر پڑہا ہے اور حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بہی اکثر اس سورہ کو کعبے کے سامنے فرض نماز مین پڑہتے تہے والمعنی الیس اللہ بقضی القاضین بحکم بینک و بین من یکذبک بالحق والعدل وکان علیہ السلام اذا قرءہا یقول بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی خاتم الصلوات کما فی عین المعانی وبامر بذلک ایضا قال من قرء الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرء ہذہ السورۃ اعطاہ اللہ خصلتین العافیۃ والیقین مادام فی الدنیا ویعطی من الاجر بعدد من قرءہا ۱۲ روح البیان و بیضاوی واللہ اعلم بالصواب

سورۃ اقرا

یہہ سورت مکی ہے اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی حرف ہین اور اس سورتکو سورہ علق بہی کہتے ہین کیونکہ اس سورتمین مذکور ہے کہ آدمیکو علقے سے یعنی جمے ہوئے لہو سے بنایا ہے اور یہہ مذکور دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ اللہ تعالی اپنی رحمت سے ذلیل کو عزیز کر دیتا ہے جیسے اس لہو کی پہٹکی کو کہ نہایت ذلت کے درجے مین تہی ان کی صورت بنا کر اور اوسمین روح پہونک کر کیا کچہہ عزت بخشی اسیطرح سے آدمیکو باوجود کمال ذلت اور محتاجگی کے اتارنی سے قرآن کی اور سکہلانے سے وحی کے علمون کی عزت دیتا ہے اور جو شبہ کہ اس مقدمے مین کافر کے دلمین کہٹکا تہا سو انسان کے خلقت کے ابتدا کو دیکہنے سے کہ ایک لہو کی پہٹکی سے بنا ہے دفع ہو جاتی اور اس سورتکو اکثر مفسرون نے اول ما نزل من القرآن کہا ہے یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو یہہ آیتین ہین اور وہ جو حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اول ما نزل من القرآن فاتحۃ الکتاب یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو سورہ فاتحہ ہے اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اول ما نزل سورہ مدثر ہے سو یہہ بات ظاہر مین تو ایک دوسرے سے مخالف معلوم ہوتے ہے لیکن مطابقت اور توفیق ان تینون قولون کی اسطور سے ہے کہ اول حقیقی یعنی سبکے پہلے نازل ہونے مین پہلے پانچ آیتین اسی سورتکی ہین بعد اوسکے نماز کے تعلیم کیواسطے سورہ فاتحہ نازل ہوئی ہے پہر بعد بند ہونے وحی کے اول جو نازل ہوئی ہے سو سورہ مدثر ہے پہر بعد اوسکے قرآن کا نازل ہونا پے در پے شروع ہو گیا پس جس شخص نے کہ سورہ مدثر کو

اول ما نزل کہا ہے تو گویا اُسنے متصل پے در پے نازل ہونا مراد لیا ہے اور نازل ہونیو اس سورہ کے
باقی قرآن کے نازل ہونیکے تمہید ٹہرایا ہے اور سورہ فاتحہ کے نازل ہونیکو مناجات کی تعلیم کیواسطے
قرار دیا ہے اور پہنچانا دین کے حکموں کا سورۂ مدثر کے نازل ہونے سے شروع کہا ہے اور جسنے کہ سورۂ
فاتحہ کو اول ما نزل کہا ہے سو اوس کا ارادہ یہ ہے کہ اول جو چیز کہ اوسکی سبب سے قرب نزدیکی حاصل ہو
اوسکا پڑہنا عبادت ہو وہ یہی سورہ فاتحہ ہے اور سورہ اقرأ فقط پڑہنے کا طریقہ سکہانیکو اور عادت
ڈالنی کو نازل ہوئی تہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ

خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ

الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ پڑہ ساتھہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا آدمی کو جمی ہوئے لہو سے
پڑہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے جسنے سکہایا ساتھہ قلم کے سکہایا آدمی کو جو کچہہ نہین جانتا تہا

تفسیر اور اس سورہ اقرأ کی نازل ہونے کی کیفیت یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
چیز کہ علامتو نمنے وحی کے اول نمودار ہوئی سچے خواب تہے کہ جو کچہہ آپ اونکو خواب مین دیکہتے تہے
اوسیطرح اونکو ظہور مین آتا تہا بعد اوسکی محبت خلوت اور گوشہ نشینی کی آپکی خاطر مبارک پر
غالب ہوئی اور کوہ حرا مین کہ مکہ معظمہ کے قریب ہے تشریف فرما ہو کر ایک مکان اپنی خلوت کیواسطے
مقرر فرمایا کہانا پانی کے روز کا ہمراہ لیجا کر اوس غار مین بیٹہا کرتے تہے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا
اور تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے تہے جب کہانا دانا تمام ہو جاتا تہا تو دولت خانہ کو تشریف فرما
ہوتے اور ایک دو روز رہکر اہل و عیال کا حق ادا کرکے پہر کہانا پانی ساتھہ لیکر اوس غار مین جا بیٹہتے
اور آپ کے رہنے کی مدت اوس غار مین اکثر ایک مہینہ سے کم ہوتی تہی اور کبہی اتفاقا ایک مہینہ
بہی اوس غار مین رہے ہین ایک روز اوسی خلوت کے دنوں مین اوس غار سے نکل کے ہاتہہ
پانون دہونے کے واسطے پانی کے کنارے کہڑے تہے یکایک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے
آواز دی کہ اے محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر کو دیکہنے لگے لیکن کچہہ نظر نہ آیا پہر دوسرے
اور تیسرے بار بہی اسی قسم سے آواز آئی آپ حیران ہو کر ادہر ادہر دیکہنے لگے کہ اچانک ایک شخص
نورانی چہرہ مانند آفتاب ایک نور کا تاج سر پر دہرے سبز پوشاک پہنے آدمی کی صورت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آنحضرت صلعم سے کہنے لگا کہ پڑہ اور بعضی روایتوں مین آیا ہے کہ
اوس بزرگ کے ہاتہہ مین ایک سبز ریشمی کپڑا لکہا ہوا تہا اوس ٹکڑے کو آنحضرت صلعم کو دکہایا اور کہا
کہ پڑہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین حرف کی صورت نہین پہچانتا اور پڑہا ہوا نہین ہون اوس بزرگ
نے پہر کہا پڑہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگا کر ایسے زور سے دبایا کہ آنحضرت صلعم کو نہایت
تکلیف ہوئی اور بدن مبارک تمام پسینہ پسینہ ہو گیا اسیطرح سے تین مرتبہ کیا اور چوتہی مرتبہ کہا
اقرأ باسم ربک الذی خلق الخ یہہ پانچون آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد ہو گئین اور بعضی
روایتون مین آیا ہے کہ اوسی بزرگ نے بعد سکہانے ان آیتون کے اپنا پانون زمین پر مارا

اقرأ باسم ربک الخ محلی باسم ربک ... علی الحال ... مفعولا باسم ربک ... قبل ... بسم اللہ ... الذی خلق ... لم یذکر مخلوق ... فصل من الخلق ... لا خالق سواہ ... کل مخلوق ... علق ... الانسان ... بعض ...

وہانسے ایک چشمہ پانیکا پیدا ہوا پہر آنحضرتؐ کو طریقہ غسل اور وضو اور استنجا کرنیکا سکہایا اور دو رکعت نماز پڑہائی اور سورہ فاتحہ بہی سکہائی نماز مین پڑہا کرین بعد اس معاملہ کے آنحضرتؐ اس صدمہ کے خوف سے کانپتے ہوئے دولت خانہ مین تشریف لائی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجکو بالاپوش اوڑہادو کہ یہہ تہرتہری میری موقوف ہوجاوے پہر جب تہوڑی دیر کے بعد وہ لرزہ موقوف ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچہا کہ کیا حال تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے تمام احوال بیان فرمایا کہ مین اپنی جانسے ڈرتا ہوان کہ اس صدمہ مین ہلاک نہوجاؤن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ہرگز خوف نہ کرے کیونکہ حقتعالی نے آپکی ذات پاک مین اپنی رحمت کی صفتین بہت ظاہر فرمائی ہین چنانچہ ضعیفون پر رحم کرتے ہو اور اپنے ناتے والون سے سلوک اور محبت کرتے ہو اور مہمانون کے ضیافت کرتے ہو اور محتاجون کے کامون مین مددگاری پہر جو شخص کہ اسقدر خلق اللہ پر رحم کرتا ہے وہ رحمت الٰہی کا سزاوار ہے نہ غضب اور عقوبت ہونیکی لایق بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس کہ اونکے چچا زاد بہائی تہے اور دین عیسوی رکہتے تہے اور عبرانی کتابوسنی اور توریت اور انجیل سے خوب واقف تہے بلکہ عربی زبان مین اونکا ترجمہ بہی کرتے تہے لیگئین اور کہا اے بہائی ذرا سنو تو مین تمہاری بہتیجی کا احوال بیان کرتی ہون القصہ جب ورقہ نے یہہ تمام ماجرا سنا تو کہا کہ یہہ شخص ناموس اکبر تہا اور اہل کتاب کی اصطلاح مین ناموس اکبر جبرئیل علیہ السلام کو کہتے ہین اور کہا یہہ وہی ناموس ہے کہ جو اللہ تعالی کی طرفسے پیغمبرون پر وحی لاتا ہے اور موسی علیہ السلام پر بہی نازل ہوتا تہا اب خوش ہو اور کچہہ خوف نہ کرو لیکن تمہاری قوم اس نعمت کی قدر نہ جانینگے اور تمکو تکلیف پہنچاوینگی یہانتک کہ تمکو اس شہر سے نکال دینگے سو کیا خوب بات ہو کہ مین اوسوقت تک زندہ رہون اور تمہاری تائید اور مددگرون اور دونون جہان کی سعادت اس وسیلہ سے حاصل کرون مگر اس مقدمہ سے چند روز کے بعد ورقہ نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خواب مین سفید کپڑے پہنے پہرتے دیکہا تو تعبیر فرمائی کہ یہہ شخص بہشتی تہا **قولہ عز وجل قولہ** اقرأ ہے ناپوحی الیک یا محمد قال الامام الصدیہ ی رحمۃ اللہ اتت علیہ الاربعون فاشرقت شمس النبوۃ فی رمضان + لما بلغ علیہ السلام راس الاربعین ودخلت لیلۃ سبع عشرۃ من شہر رمضان جاء الملک وہو فی الغار کما عائشۃ رضی اللہ عنہا ان آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام پیر کی صبح کو لیس کہا اقرأ فرمایا ما انا بقاری فاخذنی فغطنی اسے صفتے وعصرنی ثم ارسلنی فعلہ ثلاث مرات ثم قال اقرأ الخ حتی اذا کان فی جانب من الجبل سمع صوتا یقول یا محمد انت رسول اللہ انا جبرئیل ورجع الے خدیجہ یرجف فوادہ فحدثہا بالخبر فقالت لہ ابشر یا ابن عمی واثبت فوالذی نفسی بیدہ انی لارجوان تکون نبی ہذہ الامۃ ثم انطلقت الی ورقہ فاخبرتہ بذلک فقال فیہ فان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی + حدیثک ایانا فاحمد مرسل وجبرئیل یاتیہ ومیکال معہما + من اللہ وحی یشرح الصدر منزل + یفوز بہ من فاز عز الدینہ + ویشقی بہ الغاوی الشقی المضال + فریقان منہم فرقۃ فی جنانہ + واخری باغلال الجحیم تغلل + **قولہ** اقرأ کہا

قاضی بیضاوی نے کہ تحقیق مفعول اقرأ کا مقدر ہے اسے اقرأ القرآن اور کہا گیا ہے کہ مفعول
اقرا کا باسم ربک کا ہے اور بے زیادہ ہے الذی خلق وصف الرب یہ قولہ من علق جمع علقہ کتمر وتمرۃ
وہی الدم الجامد و قولہ وربک الاکرم کلام مستانف ﻫ روح ﻫ اب فکر کیا چاہیے کہ آدمی کی
پیدائش جمے ہوئے لہو سے تو الد کی صورت مین ظاہر ہے کہ جب نطفہ ماں کے پیٹ مین پڑتا ہے
تو قوت جاذبہ کے زور سے جو اسکو عنایت ہوئی ہے بہت سا لہو ماں کے بدن سے اپنی طرف کھینچتا ہے
اور جمانیوالی قوت اسے جامنے کی مانند اس لہو کو جما دیتی ہے یہانتک کہ رفتہ رفتہ صورت ہڈیون اور
گوشت اور پوست کی حاصل کرتا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام کی مانند پیدا ہونیکی صورتمین پس
پیدا ہونا علق سے ان معنون مین ہے کہ انسان کے اعضا غذا مین بدلا اور تغیر کا ہے جو اسمین سے
تحلیل اور فنا ہوتے رہتے ہین اور غذا بعد ملی ہوئی ہضم کے مرتبہ کی جما ہوا لہو بنکے اعضا کی
صورت ہو جاتی ہے بلکہ تو الد کیصورتمین بھی بعد پیدا ہونے بچے کی ماں کے پیٹ سے یہ طریقہ خلقت
انسانکی واقع ہوتی ہے اور اسیواسطے انسانکی پیدائش کے سب اصلونمین سے علق کو مذکور فرمایا ہے
کہ یہ مادہ ہر دو قسمین اسی صورت سے درکار ہے برخلاف مٹی اور نطفہ اور سوا اون دونونکی شروع پیدائش
مین درکار ہوتے ہین اور بقا مین درکار نہین اب فکر کیا چاہیے کہ ایک ایسی چیز کو کہ وہ جما ہوا
لہو ہے وہی روحکی صورت بنکے سمجھنیوالی اور حرکت دینیوالی قوتونکا حامل ہوتا ہے اور وہی
اعضا کیصورت پکڑ کے ہڈی اور مغز اور گوشت و پوست بھی بن جاتا ہے اور روح لطیف مجرد کو اعضا
کے ساتھ کہ ایسی ناپاک چیز سے پیدا ہوتی ہین کیسا کچھ انکا تعلق اور اتحاد حاصل ہوتا ہے ایسا آگاہ ہے
نازل ہونا ذات اور صفات کے معنونکا خیال مین اور بولنے کے لائق پڑھا جانا ہے اور یہ بھی سمجھ لینا
چاہیے اقرا کا لفظ کہ شروع کلام مین واقع ہوا ہے کہ اکثر عوام کو شبہ مین ڈالتا ہے اور وہ خیال
کرتے ہین کہ چاہیے تھا کہ یہ لفظ قرآن مین داخل نہوتا کیونکہ یہ لفظ قرآن شریف کے پڑھنے کے واسطے نازل ہوا
اوسکو قرآن کے واسطے لکھنا چاہیے بلکہ قل کے لفظ مین بھی یہ شبہ ہے پانچ سورتونکی واقع ہے قل
اوحی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین یہ
شبہ وارد کرتے ہین اسیواسطے بعضے صحابہ نے قل کے لفظ کو معوذتین مین موقوف کر دیا تھا لیکن اس
شبہ کو اسطور سے دفع کیا چاہیے کہ اقرا کا لفظ اور اسیطرح قل کا لفظ پیغمبر علیہ السلام کیطرف خطاب ہے
دوسرے امر او نہی کیطرح پھر تو اوسکا قرآن مین داخل ہونا ضرور ہوا اسطرح جیسے خط کے ابتدا مین لکھتے ہین
بالیت سنایا فرمانکی ابتدا مین لکھتے ہین بدانند اور بشنوند پھر ان لفظونکو بھی سمجھنا چاہیے اور اگر کسی
شخص کو سب قرآن سنانا دوسرے کو تبلیغ کے طور پر یا خود کا مضمون سمجھانا دوسرے کو منظور ہو تو
ان لفظونکا یون بھی اوسپر ضروری ہو جاویگا اب آئے ہم اسبات کی طرف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو
امی محض تھے انکو کہنا کہ پڑھ اس قسم سے ہے جیسے اندھے کو دیکھنے کو اور لنجے کو دوڑنے کو کہین
کہ تکلیف ما لا یطاق ہے یعنی ایسی چیز کی تکلیف دینا ہے کہ ہو نسکے اور تکلیف ما لا یطاق ممنوع ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا جواب اس خدشیکا یہہ ہے کہ یہہ حکم
تکلیفی نہین ہے بلکہ تلقینی ہے جیسے بچے کو جو اول مکتب مین لیجاتے ہین تو اوستاد کہتا ہے کہ پڑہ اگرچہ
وہ بچہ اسوقت پڑہنا نہین جانتا لیکن اوستاد کا مطلب یہہ ہی کہ جیسے مین پڑہتا ہون تو بہی اوسیطور سے
میرے پڑہنے کو سنکر پڑہ اور یاد کرلے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب اس بات کا تہا کہ مین تو
امی محض ہون مجہسے کسطرح پڑہا جاویگا تو تاکید کے واسطے پہر دوسری بار فرماتے ہین اقرأ پڑہ اور
بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ اول بار جو اقرأ فرمایا اوسسے مراد یہہ ہے کہ قرأت قرآن کی اپنے نفس کے ثواب
کیواسطے کرو اور دوسری بار جو اقرأ فرمایا اوسسے مراد یہ ہے کہ قرآنکو اور لوگونپر پہنچاؤ اور جسطرح سے امت کو پڑہنا
اپنے نفس کیواسطے ضرور ہے اوسیطرح نبی کی امت پر پہنچانیکیواسطے بہی ضرور ہے کیونکہ اگر وہ نہ پہنچا دیتے
تو امت کو پڑہنا قرآنکا کسطرح سے میسر ہوتا اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا اقرأ نماز مین ہے اور دوسرا
اقرأ خارج نماز کے اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا سیکہنیکیواسطے ہے اور دوسرا سکہانیکیواسطے اور بعضون نے
کہا ہے کہ پہلے سے مراد یہ ہے کہ قاری ہو بغیر اسکے کہ کسی چیز کو قرأت کیواسطے متعین کرین اور
دوسرا متعلق ہے اسم ربک سے جو پہلے گذر چکا ہے یعنی اپنے پروردگار کے نام کو پڑہ اب آیت کے
مانع کے دفع کرنیکیواسطے جو بار بار خاطر مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرتا تہا اور خیال فرماتے
تہے کہ امی کو علم حاصل کرنیکا طریقہ خصوصا وہ علم جو متعلق صفات الہی سے اور کلام قدیم سے اور
اوسکے ہر روز کے احکام سے ہو کیونکر حاصل ہوسکیگا اسواسطے ایک اور مقدمیکو ارشاد فرماتے ہین
کہ اس مقدمہ سے طریقہ علم غیبی کے حاصل ہونیکا اونپر واضح ہوتا ہے وربک الاکرم
اور پروردگار تیرا بڑا اکریم ہے کہ امی کو دانا کر دیتا اور جاہل کو عالم بنا دیتا اوسکی نزدیک بہت آسان
کام ہے کیونکہ امی کو اگر مانع ہے تو یہی بات ہے کہ علم حاصل کرنیکی اسباب نہین رکہتا ہے اور اس
قسم کی مانع سب آدمیونکیواسطے بہ نسبت بعضے علمونکی موجود ہین پہر باوجود ان موانعونکے حق تعالیٰ
اون علمونکو بعضے مخلوقات کے واسطے سے اونکو پہنچا دیتا ہے چنانچہ فرمایا ہے الذی علم بالقلم
وہ ایسا پروردگار ہے کہ تعلیم کیا آدمیونکو قلم کے واسطے سے وہ چیز جو حواس اور عقل اور خبر سے دریافت
نہین کرسکتے ہین بسبب دوری ہونے زمانےکے یا بسبب بعد مکان کے اور آدمیون کو موافق انکے
استعداد کے کارخانے پر الوہیت کے اطلاع دینا منظور تہا تو اونکو لکہنے کی صنعت قلم کے واسطے سکہائی
کہ اپنی قلم سے ضبط اوسکا کرین اور معلومات پر بغیر مدد قلم کے ممکن نتہا چنانچہ قتادہ نے کہا ہے لولا
القلم لما قام الدین ولا صلح العیش یعنی اگر قلم نہوتا تو دین قائم نہ رہتا اور نہ زندگانی درست ہوتی
ولذلک قیل العلم صید والکتابۃ قیدہ قال کعب الاحبار اول من صنع الکتاب العربی والسریانی والکتب
کلہا آدم علیہ السلام قبل موتہ بثلاثمائۃ سنۃ کتبہا فی الطین ثم طبخہ فاستخرج ادریس ماکتب آدم اور اول
کاتب خط رمل کے ادریس علیہ السلام ہین اور اول کاتب فارسی کا طہورث بادشاہ فارس کا ہے
اور اول لکہنے والا کاغذ پر یوسف علیہ السلام ہین کہا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ القلم قال لہ

اکتب ماہو کائن الی یوم القیامۃ واول ماکتب القلم انا التواب اتوب علی من تاب **روح** ف اب توجہ کی قسمونکا بیان جو اہل طریقت نے حسب قصۂ آنحضرت صلعم اور جبریل علیہ السلام کے نکالا ہے سمجھنا چاہیے کہ وہ چار طرح پر ہے اول تو تاثیر انعکاسی ہے وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص خوب عطر لگاکر مجلس مین آوے اور اوس عطر کی خوشبو سب ہمنشینونکے دماغ کو معطر کردے پس یہہ قسم سب قسمونمین توجہ کی ضعیف ہے کیونکہ اسکا اثر جبہی تک ہے جبتک اوسکی صحبت ہے بعد اوسکے باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی ہے وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل چراغ مین ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ ہی اوسنے اوسکو روشن کردیا پس چراغ تیار ہوگیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچھہ قوت رکھتی ہے کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بہی اوسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندھی یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اوسکا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطے کہ یہہ تاثیر نفس اور لطیفونکو درست نہین کرسکتی ہے جیسے ناکارے تیل و بتی اور چراغ کو فقط شعلہ سنوار نہین سکتا تیسرے قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ اس طور کی ہے جیسے پانیکو دریا سے یا کوئی سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ سے حوض کے فوارے کو کوڑے کرکٹ سے صاف کردین پہر خوب زور سے اوسمین پانی چہوڑدین کہ فوارہ خوب جوش اور خروش سے چہوٹنے لگے اس قسم کی تاثیر اون اگلے تاثیرون سے بہت قوی ہے کہ نفس کے اصلاح اور ستہرائی لطیفونکے بہی اوسمین ہوتی ہے لیکن خزانے کے استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان ہوتا ہے نہ کوئی اور دریا کے برابر اور ان سب باتونکے ساتھہ بہی اگر خزانے مین کچھہ آفت یا فطور واقع ہوجاوے تو البتہ نقصان پڑجاتا ہے چوتہی تاثیر اتحادی ہے کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کے ساتھہ خوب زور سے ملادے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کرجاوے اور یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکھتا ہے کیونکہ صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ ایک ہوجانے سے دونون روحونکے جو کچھہ کہ شیخ کی روح مین ہے طالب کی روح مین سما جاتا ہے اور بار بار حاجت فائدہ لینے کی نہین رہتی ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حال نقل کیا ہے کہ ایک روز آپکے مکان پر کئی مہمان آگئے اور اوس روز آپکے یہان کچھہ کہانے کی قسم سے موجود نہتا آپ کو کمال تردد تہا اتفاقاً ایک نان بائی کی دوکان آپکے متصل تہی اس بائی کو خبر پائی ایک خوان بہرا ہوا روٹیونکا خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتہہ لاکر حاضر کیا آپ اوسکو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنے عرض کیا کہ مجھکو اپنا سا کردیجیے فرمایا کہ تو اس حالتکا تحمل نکرسکیگا کچھہ اور مانگ وہ اوسی بات کا سوال کیے جاتا تہا اور خواجہ صاحب انکار کرتے تہے جب وہ بہت سے عاجزی کرنے لگا ناچار ہوکر اوسکو اپنی ساتہہ حجرے مین لیگئے اور تاثیر اتحادی اوسپر ڈالی جب حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ صاحب اور اوس نان بائی کے صورتمین کچھہ فرق باقی نرہا تہا لوگونکو پہچاننا مشکل پڑا تہا لیکن اسقدر تہا کہ خواجہ صاحب ہوشیار تہے اور نان بائی بیہوش القصہ اس نان بائی نے تین

(ف

روز کے بعد اوسی بیہوشی مین رحلت کی رحمۃ اللہ علیہ اے ایمانی بہائیون اس زمانہ پر فساد مین
مرشد کامل کہان کہ جسکی صحبت سے خدا یاد آتا ہو اور محبت دنیا کی کم ہوتی ہو ایسی بزرگ لوگ
دار کفر سے دار السلام مین چل بسے یا کریم یا مغیث بطفیل اپنے اولیا کے اس ناچیز کو بہی اپنے جوار مین
بند کرلے آمین ثم آمین اب تو بسبب ظلمت کفر کے امتیاز فقر رحمانی اور فقر شیطانی کا جاتا رہا
کوئی راگ اور حال اور وجد کو اور کوئی لنگوٹا مار کر پہاڑ پر بیٹہنے کو اور کوئی صرف لطائف سے چلنے
کو درویشی جانتا ہے ہر ایک نے اپنے زعم مین ایک وضع کا نام درویشی رکہلیا ہے خدا آنکہہ دیوے
تا سمجہلیوے کہ جسمین آلودگی شرک و بدعت اور فسق کے پاوین اوسی جگہ اور اوسمین شیطانی مکر
جانین یہہ لوگ رہزن دین و ایمان ہین اصل تحصیل طریقت استقامت شریعت پر ہے یعنی پہلے عقیدہ
ایمانیہ مطابق اہل سنت و جماعت کے جو موافق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے درست
کرے بعد اوسکے اپنے اعمال کو مطابق شریعت کے جسکا بیان کتب فقہ مین مفصل ہے ٹہیک
کرے اور اوسمین لحاظ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے نماز روزہ حج و زکوۃ او بیع
و شرا اور رہن اور اجارہ اور خالی کرنا قلب کو بغض و حسد و کبر وغیرہ تمامی عبادات اور معاملات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہووین قرآن و حدیث کو اپنا پیشوا کر لیوے ہر روز ایک وقت معین پر تلاوت کلام
شریف کی لازم کرے اور با وضو ٹہیر ٹہیر کر پڑہے اور اوسمین دہیان کرے کہ خداوند جہان کے روبرو
پڑہ رہا ہون اور تنہائی مین پڑہے خصوص تہجد مین کہ موجب برکات ہے اور عین پڑہنے مین
اوس محبوب حقیقی سے جدا ہونیکا تاسف خیال کرے اور روئے اور اوس کلام پاک کو اوسکا شان
سمجھ کر بکمال محبت اور ذوق سے پڑہے اور نماز تہجد کو مکان خالی مین ہر روز ادا کرے اور بعد از تہجد اپنے
گناہونکو یاد کر کر نہایت حسرت سے روئے اور اوس رونے مین دہیان کرے کہ رحمت الٰہی کی طرف
متوجہ ہے اور مین قابل اوسکے نہین اور اس رونے کی کیفیت حاصل کرنے مین اس رباعی کو
بہت تاثیر ہے **رباعی** الٰہی عبدک العاصی اتاک + مقرا بالذنوب و قد دعاک + فان تغفر فانت
لذاک اہل + وان تطرد فمن یرحم سواک **ترجمہ** تیرا بندہ گنہگار آیا گناہونکا مقر اور تجھکو پکارا
پہر اگر تو بخشے تو اوسکے سزاوار ہے اور اگر ہانکے تیرے سوا کون رحم کرے اور خلق مین تا یہ ذوق
ہر دم دہیان کرتا ہے یعنی آدمی بنا او چہلتے باقی ہے اور بعد عشا کے تہوڑی دیر کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر
لازم کرلیوے اسطور پر کہ نماز کے جلسہ سے بیٹہے اور لا کو ناف سے کہینچے دہنے مونڈہے تک اور اللہ کو
مقابل سینے کے لاوے اور وہانسے الا اللہ کا ضرب لگا دے بائین جانب قلب کے بائین پستان کے نیچے
اور اوس ذکر کے وقت دہیان کرے کہ لا موجود الا اللہ و لا عزیز الا اللہ یعنی کوئی موجود نہین
خدا کے سوا اور کسیکو عزت نہین خدا کے سوا جب ان امور کو بلا تکلف کرنے لگے اور ایسا سہل
ہو جاوے کہ ہر وقت نظر کے سامنے رہے بعد ذکر فکر کے آنکہہ بند کرکے کہ گویا میرے گو لا لکا اور سوراخ
نے تمام جسم کو خالی کر دیا جب فکر کامل ہوتا ہے اور ساتہہ ان سب کامونکی تصور کرے اپنی ذلت کا

اور ہر مخلوق کو بہ تعظیم و توقیر دیکھے آدمی یہانتک کہ کتنی نیکی کو اپنے سے منتقل جانے اور حظوظ نفس سے کنارہ کرے دنیا کی لذتوں مین نہ رہے آدمی جب لذیذ کہانا اچھا کپڑا میسر آدے تب تکالیف رسول مقبول صلعم اور آپکی اہلبیت کے یاد کر کر روئے جب اس عنوان پر اپنے ذکر فکر کریگا تب عنایت الٰہی متوجہ ہوگی اور نسبت کسیر لیفنے کے حاصل ہوگی اور غیب سے ثمرات مترتب ہونگے اور عمدہ ثمرہ اجابت دعا اوسے حاصل ہوگا اور طالب حق کو دو چیز لازم ہے ایک طاعت خالق دوسرے خیر خواہی مخلوق کی یہی دو اصل ہین سب خوبیو نکی اور فقیر کو غنا باطنی ہر ضرور ہے اسلیے ذکر یا مغنی کو گیارہ سو بار اور سورہ مزمل چالیس بار بطہارت پڑہا کرے اسمین غنا ظاہری و باطنی دونونکا فائدہ ہے اور ذکر خفی کو ہمیشہ کرتا رہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونون آنکہون اور دونون لبونکو بند کرے اور دل کے زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم یعنی اللہ سمیع کو دل سے کہے ناف سے سینے تک اپنے تصور مین چڑہا وے پہر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہنچا دے پہر وہانسے اللہ علیم کہکر عرش تک پہنچے پہر الفاظ مذکورہ کو کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹہرے پہر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹہر جاوے اسیطرح ہر بار کرتا ہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمانتک پہنچے اور چوتہے بار عرش تک اور منجملہ ذکر خفی کے یہہ ہے کہ ذاکر بیدار ہوشیار ہوجاوے اپنے دمونپر جب دم باہر نکلے خودبخود بدون اپنے ارادہ کے تو اوسکی باہر ہونیکے ساتہہ ہے دل کی زبان سے کہے الا اللہ پہر جب سانس اندر کو جاوے خودبخود تو اندر جانیکی ساتہہ ہے لا الہ کہے طریقت کے بزرگون نے لکھا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہوجانیمین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے **شعر** گر تو پاس داری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس ٭ **ایضًا** تا بجاروب لا نروبی راہ ٭ نگے رسی در مقام الا اللہ ٭ اور مراقبہ اس آیت مبارکہ کا کیا کرے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست نابود ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اس کے مراقبہ کا طریقہ یہہ ہے کہ اپنکو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکہہ ہوگیا جسکو ہوائین اوڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کرے اس تصور پر دیر تک قایم رہے تو یہہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا باقی اقسام مراقبہ آیات قرآنیہ کے کتب سلوک مین دیکہنے چاہئیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ہرگز نہ یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکہا اپنے تئین غنی ہوا کلا کا حرف لغت عرب مین زجر اور توبیخ یعنی خفگی اور جہڑکی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کلام کے بعد ایسا چاہیے کہ اوسکی طرف زجر اور توبیخ متوجہ ہو اور اس مقام پر ایسا کلام کہ رد اور باطل کرنے کے قابل ظاہر مین ذکر نہین کیا گیا اسیواسطے بعضے علمائے کہا ہے کہ کلا اس جائے پر حقا کی معنون مین ہے کیونکہ زجر کی صورت نہ

مین بہی اوسکے خلاف کا اثبات تاکید اور تقریر کے ساتہہ اسی کلمہ سے کیا جاتا ہے پس مفہوم اس کلمہ کا
مرکب ہے طلب کرنے ناسبق کے اور تحقیق کرنے سے تالحق کی اور اگر تجرید کے سبب سے محض تحقیق کے
لئے استعمال کرین تو بہی روا ہے لیکن حق یہہ ہے کہ قبل اوسکے ایک کلام ہے پوشیدہ کہ ہر شخص کا ذہن
اوسکی طرف نہین جاتا ہے اور منظور کلّا سے طلب کرنا اور رد کرنا اوس کلام پوشیدہ کا ہے اور توضیح اس ابہام کی
یہہ ہے کہ جو اگر میت کو حقتعالی نے بندون کی طرف بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ بے نہایت کرم اوس
پاک ذات کا ہر نوع کی تکمیل اور تربیت کیواسطے متوجہ ہے یہانتک کہ تعلیم اون چیزونکے جو اون کے
مقدور سے باہر ہین قلم کیواسطے سے اونکو بتا دین...... اور آدمیت کے کارخانونمین اس تدبیر سے اونکو آگاہ
کر دیا تاکہ خلافت کرینکے حکم سے ربوبیت کے کامون کے پیروی اور مخلوقات مین تصرف کرین اور
تصرف الہی کا ظل ہونا اونمین ثابت ہو جاوی اب یہہ جگہہ اس بات کے لایق ہے کہ شاید اس کلام
کے سننے والیکے خیال مین یہہ شبہ گذرے اور کہے کہ جو انسان اس درجے کو جناب خداوندی مین عزیز
اور مکرم ہے پہر کسواسطے اوسکو فقر اور احتیاج کے جالمین پہانس رکہا ہے اور ہر مخلوق کی طرف
اوسکو محتاج کیا ہے بلکہ اسقدر اوسکی محتاجگی ہر چیز کی طرف دی ہے کہ عشر عشیر اوسکا دوسرے حیوانات
اور مخلوقات کو نہین دی ہے چنانچہ اپنے کہانے مین چکی اور آگ کا اور اسیطرح دوسری چیزونکا محتاج
اور اپنی بیماری مین دوا کا اور حکیم کا اور عطار کا اور جراح کا اور فصاد کا اور کحال کا محتاج ہے اور
اسیطرح اپنی پوشاک اور لباس مین اور گہر بار مین اور چلنے پہرنے مین جو جو احتیاجین کہ یہہ رکہتا ہے
ظاہر اور کہلی ہین کہ دوسرے حیوانون کو ان چیزونمین سے ایک بہی احتیاج نہین اور بزرگی
جو اسکو عنایت ہوئی ہے وہ ایسی چیزون کو نہین چاہتے ہے اگر بہت مکرم اور بزرگ کرنا اس مخلوق
کو سب مخلوقات پر منظور تہا تو پہلے لازم تہا کہ اسکو ایسی احتیاجون سے دور رکہتے اور نزدیک والے
فرشتونکی طرح کسی چیز کا محتاج نکرتے اور اگر خلافت کے اسباب حاصل کرنے کیواسطے اور دوسری
مخلوقات مین تصرف کرنے کے واسطے اوسکو احتیاج ان چیزونکی دی تہی تو لازم تہا کہ بہت سامال
اور بڑی بڑی جزاے اسکو دیئے ہوتے تاکہ اسمین محتاج نہوتا اور ہر ایک کے سامنے ذلیل نہوتا سوا اس شبہ
اور اعتراض کے دفع کرنے کیواسطے کلّا کے لفظ کو لائے ہین اور اس لفظ کے کلام پاک پروردگار مین
دو خاصیتین ہین ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جس آیت مین یہہ لفظ آیا ہو اوسکو یقین جاننا چاہیے
کہ یہہ آیت مکی ہے اور مدینہ منورہ کے آیتونمین یہہ لفظ ہرگز نازل نہین ہوا خطا یا گناہ ہو جاتا تہا
تو اوسکا تدارک بہت جلد کرتے تہے اور پند اور نصیحت کو بہت رحم دلی اور نرمی سے قبول کرتے تہے
اور غصہ اور غضب اور کینہ اور بغض ہرگز اونکے درمیان مین نہتا بخلاف مکے والونکے کہ اکثر کافر
جہگڑالو تہے تو اونکے مقابلے کے کلام مین یہہ غصہ اور غضب درکار ہوا اور دوسری خاصیت
یہہ ہے کہ اول نصف قرآن مین یہہ کلمہ یعنی کلّا نہین ہے اور آخر کے نصف مین خصوصًا پہلے
سیپارونمین یہہ لفظ بہت آیا ہے اسکا بہید یہہ ہے کہ پہلے کلام مین سمجہانا اور راہ بتلانا نرمی

سے منظور ہے اور جب آدمی قرآن شریف کو کوئی شخص پڑھ چکا اور اوسکی مضمونکی سمجھانی سے ہرگز
راہ پر نہ آیا اور غصہ کرنے اور جھڑکنے کے لایق ہوا خصوصًا وہ شخص کہ جسنے قرآن کو تمام پڑھا
اور احکام اور نصیحتو نپر نہ چلا اور کچھہ نہ جیتا تو جھڑکنے اور تنبیہ کرنیکی زیادہ تر لایق ہوا اسواسطے
اس لفظ کالانا آخر کے سیپارہ میں بہت ضرور ہوا اسیواسطے اگر کسی سے کوئی حرکت بیجا ظہور میں
آتی ہے تو پہلے اوسکو نصیحت کرتے ہیں اگر نصیحت سے راہ پر آیا اور برائی کو چھوڑا تو بہتر ہے
اور اگر نصیحت سے کچھہ فایدہ نہوا تو البتہ تعزیر اور ذلیل کرنیکے لایق ہوتا ہے قولہ کلّا ردع
لمن کفر بنعمۃ اللہ علیہ بطغیانہ و ان لم یسبق ذکرہ للمبالغۃ فی الزجر قولہ انّ الانسان الخ یعنی تحقیق
آدمی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالے کی اور سرکشی کرتا ہے اوسکے بندون پر جب دیکھتا ہے اپنے تئیں تونگر
بے پرواہ سو یہ نہایت کرم اور فضل اوس کریم کارساز کا اوسکے بندونکے حال کو شامل ہے کہ ہر طرحکی حاجت میں
اسکو گرفتار کرکے سرکشی اور نافرمانیسے روک رکھا ہے چنانچہ فرمایا ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا
فی الارض یعنی اگر زیادہ کر دیتا اللہ رزق اپنے بندونپر تو البتہ ظلم کرتے اور اپنے حد اور اندازے سے
بڑھ چلتے اور بڑا فساد مچاتے زمین میں اور تھے علیہ السلام فرماتے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ غِنًی یُّطْغِیْ اَوْ فَقْرٍ یُّنْسِیْ روایت کیا گیا ہے تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا گمان کرتے ہو تم کہ غنی طغیانی کرتا ہے پس کر واسطے ہمارے پہاڑ مکے کو
چاندی اور سونیکا تو کہ لیویں ہم اوسمے پس طغیانی کریں پس ترک کریں ہم دین اپنا اور تابعداری
کریں دین تیرے کی پس اوترے جبریل علیہ السلام پس کہا اگر چاہے تو پس کریں ہم یہ یعنی پہاڑ
سونے چاندیکا پس اگر نہ ایمان لائے وہ کفار مکہ پس کرینگے ہم ساتھہ اونکی وہ عذاب جو کیا ہمنے
اصحاب مائدہ سے پس روکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا سے ازراہ مہربانی اور شفقت کے
واستغنی مفعول الثانی وراہ بمعنی علم لا بمعنی البصر ۵ۃ
روح البیان ۵ۃ اب جگہہ یہ اکثر لوگونکے خیال میں ایک شبہ گذرتا ہے وہ یہہ ہے
کہ اگر مال نافرمانی اور سرکشی کا سبب ہوتا تو بڑی بڑی صحابہ رضہ کہ بہت مالدار تھے جیسے حضرت
عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما وہ کسواسطے اسمین گرفتار ہوتے بلکہ حضرت
سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کسواسطے اسقدر کشادگی اور مرتبے دنیا کے ملتے تھے کہ
بیت المقدس کے در و دیوار کو سونے اور جواہرات سے جڑوا دیا اور بہت سی اسباب و ہتیار جمع
کیئے جواب اس شبہ کا اسطور سے سمجھا چاہئے کہ اس آیت میں مال کو بالکل نافرمانی اور سرکشی کا سبب
ہنیں فرمایا ہے بلکہ اپنے تئیں مال کے سببسے بے پرواہ سمجھا اور اس احتیاج سے کہ بندے کو اللہ تعالے
کے درگاہ میں ہر آن اور ہر وقت رہتی ہے غافل ہونا اور مال کی پیدایش کو اللہ تعالی کے کرم اور
فضل سے نہ جاننا بلکہ اپنی محنت اور کوشش کیطرف نسبت کرنا سرکشی اور نافرمانیکا سبب ہے اور
حضرت سلیمان علیہ السلام اور صحابہ کبار کو اگرچہ مال کی زیادتی تھی لیکن اعتقاد بے برے تھے بلکہ

جو شخص ان بزرگون کے احوال کو دیکھے تو یقینی معلوم کر لیگا کہ محتاجونکی خدمت اور خبر گیری اور خاطرداری جسقدر ان بزرگونسے ہوئی دوسرونسے نہین ہوئی ہے گویا مال کی کثرت کو زہر قاتل سمجھکر اللہ دیتے تریاق جانتے تھے اور حدیث شریف مین وارد ہے نعم المال الصالح للرجل الصالح یعنی کیا اچھا مال نیک ہے جو نیک بخت آدمی پاس ہے کہ وہ نیک کام مین خرچ کرتا ہے **بیت** توانگری نہ بمال است نزد اہل کمال شکر مال بالب گورست و بعد ازان اعمال

حسینی روح البیان

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ۝ مقرر طرف پروردگار تیرے کے پھر آنا ہے سبکو وہان دولت دنیا کی کام نہ آویگی جو اچھی کام کئے ہونگے وہی کام آوینگے الرجعیٰ مصدر بمعنی الرجوع اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ بہے دیکھا تونے اوسکو جو منع کرتا ہے یعنی ابوجہل بندہ خاص کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے **ف** ابوجہل نے کہا تہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین نماز پڑہتے دیکھون تو ایسا سلوک کرون جو پھر جیتا نہ رہے پھر ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین نماز پڑہتے تھے اور اوسے خبر ہوئی اور نزدیک آیا پھر بھاگا اور لوٹا اور رنگ اوسکا زرد ہوگیا لوگون نے پوچھا کیا دیکھا تو نے کہا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان ایک کھائی آگ کی بھری ہوئی دیکھی اور اوسمین سے ایک اژدہا موہنہ کھولکر دوڑا مجھپر اس سبب سے بھاگا مین ہر چند کہ یہ آیت ابوجہل لعین کے حق مین نازل ہوئی ہی لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی بندگی سے منع کرے وہ بھی اسی وعید اور سزا کی مین شامل ہے اور وہ جو فقہا نے لکھا ہے کہ غصب کی زمین پر نماز پڑہنے سے منع کیا جاتا ہے اور مکروہ وقتونمین بھی نماز سے منع کیا جاتا ہے اور مکروہ وقت پانچ ہین ایک آفتاب نکلنے کا وقت دوسرا اوسکے ڈوبنے کا تیسرا دوپہر کو اوسکے ٹہرنے کا چوتھا نماز عصر کے بعد مغرب تک پانچوان طلوع فجر سے آفتاب نکلنے تک سوائی نماز فجر کے اور اگر لونڈی یا غلام کو اوسکا مالک نماز تہجد سے منع کرے بسبب خوف قصور خدمت کے تو اوسکو بھی منع کرنا پہنچتا ہے اور اسیطرح خدمت کے وقت نماز سے منع کرنا بھی پہنچتا ہے اور اسیطرح خاوند کو منع کرنا اپنی جورو کو نماز نفل و اعتکاف سے پہنچتا ہے سو ان سب باتون مذکورہ مین منع کرنا نماز سے دوسرے مصلحت کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہے تو حقیقت مین منع نہوا بلکہ ایک عبادت سے دوسری عبادت تک پہنچا دینا ہوا اور بعضے دین کے بزرگون نے ادب کی رعایت کیواسطے ان چیزونکی منع کرنے سے بھی احتراز کیا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدگاہ مین تشریف لے گئے چند آدمیکو دیکھا کہ عید کی نماز کے پہلے نفلین پڑہ رہے ہین آپنے فرمایا کہ انسے کہدو کہ مینے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عیدگاہ مین اسوقت نفل پڑہتے نہین دیکھا اون لوگون نے اپکے حکم کو نہ سنا اور اپنے کام سے باز نہ آئے بعضے لوگون نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اگر حکم ہو تو انکو زبردستی سے منع کردین اور اگر نہ مانے تو سزا کو پہنچے آپنے فرمایا کہ مین اس آیت سے یعنی اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی کے مضمون سے ڈرتا ہون اور اسطرح

سخت حکم کر نہین سکتا لیکن ادب کی رعایت اوسی جگہہ ہوتی ہے جہان مخالفت کا حکم صریح اور ظاہر
ہو جیسے یہہ مقام تہا کہ یہان صریح مخالفت وارد نہین ہوی والا موجب اس قول کے الامر فوق
الادب یعنی حکم کا مان لینا ضروری ہے ادب کی رعایت سے اچھی بات کا بتلانیا اور بری بات سے
حتی المقدور روکنا واجب ہے **عزیزی کا قول ۞ اَرَءَیْتَ الخ** الاستفہام
للتعجب وتنکیر عبدا للتفخیم علیہ السلام کانہ قیل تہیے اجھل الخلق فی العبودیۃ رتبۃ عن عبادۃ وحضرات صوفیہ کے
نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلے ہے اور قرآن مجید مین مواقع کمال قرب وعظمت
کے اللہ تعالی نے انکو بلفظ عبد سے تعبیر فرمایا ہے جیسے سورہ اسرا مین فرمایا سُبحانَ الذی
اَسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الخ یعنی پاک ہے وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے
کو مسجد حرام یعنی کعبہ سے طرف مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کے جسکی گرد اگر ہمنے برکت رکہی ہے
تا کہ دکہاوین اوسی کو ہم بہتسین اور نشانیان اپنے عظمت و قدرت کے یعنے آسمان پر لیجاوین
اور قرب عظیم پر پہنچاوین اور سورہ نجم مین فرمایا فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ یعنی پس وحی
بہیجے اللہ تعالے نے طرف بندے اپنے کے جو کچہہ کہ وحی بہیجی اشارہ ہے اسیطرف کہ مقام
عبدیت سب مقاموں سے افضل و اعلے ہے اور بہید اسمین یہہ ہے کہ عبد کو ایسا علاقہ مولی سے ہوتا
کہ کسیکو کسی سے نہین ہوتا جان و مال عبد کا سب مولی کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا
مالک نہین ہوتا مولی کا ہے اوسمین ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہے یہہ بات نہ پسر کو پدر سے
حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضے اس بات کو ہے کہ عبد ہر آن مولے سے
خائف رہے اور اپنا کچہہ حق اوسپر نہ سمجہے کیسا ہے تقرب رکہتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی
اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اوسکی مہربانی اور وعدہ ہاے انعام پر غرہ ہو اور اوسکی عظمت
وجلال کو بہول نجاوی اور یہی سر ہے درخواست نزول رحمت صیغہ ہای درود مین آپ پہر حالانکہ
یقینا آپ پر رحمت کاملہ نازل ہتی اور ہمیشہ نازل رہے گی اور یہی دعا منگوانا واسطے حصول
مقام محمود کے کہ دعا مابعد اذان مین ہے وابعثہ مقاما محمودا ن
الذی وعدتہ اور جب آدمیونکی سرکشی کی مثال جو استغنا اور بے پروائی کے
سبب ہوتی ہے بیان فرما چکی تو اس علت کے علاج کا طور بہی ارشاد فرمایا اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ
عَلَی الْهُدٰٓی اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝ کیا دیکہا تونے اوس سرکش نافرمان کو
کہ اگر ہدایت پر ہوتا یا لوگون کو پرہیزگاری کا حکم کرتا تو کیا درجہ ہوتا اوسکا بہشت مین بڑا یعنی
ابوجہل اور تہا ابوجہل کنیت کیا جاتا تہا جاہلیت مین ابی الحکم اسلئے کہ بتحقیق اہل کفار مکہ گمان کرتے تہے
اوسکو عالم صاحب حکمت کا نام رکہا گیا ابوجہل اسلام مین تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے اللہم
اعز الاسلام بابی جہل او بعمر فلما اعزہ اللہ بعمر رضی اللہ عنہ دل علی ان عمر سعد قریش کی ان اباجہل اشقی
قریش اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ کیا دیکہا تونے اوس سرکش کو جہٹلایا پیغمبر کو

دین کو اور مونہہ موڑا یان سے تو ایسے عذاب مین گرفتار ہوا دنیا اور آخرت کے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ
يَرٰى ٥ کیا نہین جانتا ہے کہ حقتعالی دیکہتا ہے یعنی اے نیک بندے بندگی کر خداتعالے
تجہے دیکہتا ہے اور اے گنہگار توبہ کر خداتعالے تجہے دیکہتا ہے بزرگان گفتہ اند در حکم ان الله یری ہم وعدہ
وہم وعید است فاسق توبہ کن کہ ترا مے بیند اے مطیع اخلاص کن کہ ترا مے بیند اے در خلوت قصد گناہ
کردہ ہش دار کہ ترا مے بیند درویشے بعد از گناہ توبہ کردہ بود و پیوستہ مے گریست چند مردی گفتہ
کہ خداتعالے غفور است گفت آرے ہرچند عفو کند خجلت آنرا کہ او مے دیدہ چہ گونہ دفع کنم بیت
گیرم کہ تو از سر گناہ درگذری زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم نقل ہے کہ ایک بار پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل نے نماز پڑہتے دیکہا تو کہا کہ مین نے تجہے منع نہین کیا تہا کہ تو نماز نہ پڑہا کر
حضرت نے دنیا و آخرت کے عذاب سے بہت ڈرایا ابوجہل نے کہا تو مجہے کیا ڈراتا ہے اور میرے یار
سب مجلس کے اشراف اور دولتمند بہت ہین اسی حال مین یہہ آیت اُتری كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا
بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ٥ یعنی مقدمہ ایسا نہین ہے کہ وہ سرکش مہمل
چہوڑ دیا جاویگا اور نافرمانی پوچہی نہ جاویگی بلکہ پکڑ کر کہینچینگے مین اوسکی ماتہے کے بال سے جو
بال ماتہے جہوٹے گنہگار کا ہے یعنی اوس جہوٹے گنہگار کے ماتہے کے بال پکڑ کر گہسیٹ کر دوزخ مین
ڈالونگا اور خاص پیشانی کے ذکر کرنے مین ایک اشارہ اور بہی ہے وہ یہہ ہے کہ آدمی مین سرکشی
اور نافرمانی کے سبب کو اسی عضو مین حوالہ کیا ہے کہ اسلئے کہ حس تکبر اور غرور کے وہم اور خیال اور حواس خمسہ
یعنی باصرہ اور سامعہ او شامہ اور لامسہ اور ذائقہ ہین سو یہہ سب اسی عضو مین یا اسکے قریب مین سپرد کئی گئی ہین
اور مفسرین نے لکہا ہے کہ خاطی بہت برا ہوتا ہے مخطے سے اسواسطے کہ عرب کی زبان مین خاطی اوسکو
کہتے ہین جو جان بوجہ کر گناہ کرے اور مخطے اوسکو کہتے ہین جس سے بغیر قصد وارادہ گناہ ہوجاوے اسیواسطے
خاطی کو قرآن مجید مین سخت عذاب کا وعدہ کیا ہے یعنی غسلین کا کہانا اور غسلین کہتے ہین پیپ
لہو کو جو دوزخیون کے بدن سے جلکر نکلیگا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے مِنْ غِسْلِينٍ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ
یعنی غسلین نہ کہایگا اوسکو مگر قصد سے گناہ کرنے والا اور مخطی کے واسطے بخشش اور معافی کا وعدہ
فرمایا ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا یعنی حقتعالے نے فرمایا کہ یون
دعا مانگو کہ اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو ہماری بہول اور چوک پر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہہ
آیتین نازل ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لوگون کے سامنے پڑہا تو رفتہ رفتہ یہہ خبر ابوجہل کو بہی
پہنچی وہ ملعون نہایت غصہ مین ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سخت گفتگو بیہودہ
کرنے لگا اور کہا کہ اے نادان کچہہ بہی تجہکو سمجہہ ہے کسکو تو ڈراتا ہے اگر مین چاہون تو ابہی اس
میدان کو سوار اور پیادون سے بہردون لیکن یہہ کس واسطے کرون کہ تجہکو اور تیری قوم کو تو
وے لوگ جو صبح اور شام کو میرے دربار اور مجلس مین حاضر رہتے ہین کفایت کرتے ہین اگر انکو بلاؤنگا
تو ابہی تیری حقیقت معلوم ہوجاتی ہے سو اس ملعون کے تکبر کے جواب مین حقتعالے نے ایک آیت

دوسری نازل فرمائی فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ پہر چاہیے کہ پکارے اپنے مجلس والونکو سَنَدْعُ
الزَّبَانِيَةَ ۝ قریب ہے کہ بلاتے ہین ہم زبانیہ کو اوسکے لیجانے کے واسطے دوزخمین اور زبانیہ
کے لفظ کی تحقیق مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ ایسی جمع ہے جسکا مفرد نہین ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اوسکا مفرد زبنیت ہے عفریت کے وزن پر نکالا گیا ہے زبن کے لفظ سے جسکے معنے دفع کرنیکے ہین
اور زبنیت ہر متمرد شریر کو کہتے ہین خواہ جن سے ہو خواہ آدمیون سے اور شمار زبانیہ کے عدد کا
قرآن مجید مین دوسری جگہہ پر بیان ہے وہ یہ ہے کہ کافرونکے واسطے اونیس[19] فرشتہ مقرر ہین
جو اونکو پکڑکے دوزخمین ڈالینگے اور وجہ اونیس[19] کے تقرر کے سورہ مدثر کی تفسیر مین بیان
ہو چکی ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اون فرشتونکا قد اتنا لنبا اور چوڑا ہے کہ پیر اونکے زمین پر ہین
اور سر آسمان مین لگتا ہے اور اونکے سردار کا نام مالک ہے اور اٹھارہ دوسرے اوسکے تابع ہین آنکہین اونکی
بجلی کی طرح چمکتی ہین اور دانت اونکے بارہ سنگے کی طرح اٹھی ہوئی ہین اور بال انکے اتنے لنبے ہین
کہ زمین پر گہسٹتے جاتے ہین اور آگ کے شعلہ اونکے مونہون سے نکلتے ہین اور ایک کندہے سے انکے
دوسرے کندہے تک ایک برس کی راہ ہے اور انکے ہاتہہ کی ہتیلی ستر ستر ہزار آدمی کی گنجایش
رکہتی ہے كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ اور سجدہ کر اپنے پروردگار کا اور
نزدیکی حاصل کر اس جناب کی سجدہ کی عبادت سے ہر چند کہ اس مردود نے نماز پڑہنے سے
بالکل منع کیا تہا لیکن زیادہ غصہ اسکا سجدہ کرنے پر تہا اسواسطے کہ نماز کے رکنون مین سجدہ
کرنا تکبر اور غرور کے بہت منافی ہے اور اسکو تکبر اور غرور بڑے درجے کا تہا اسیواسطے یہ فعل اسکا
بہت برا معلوم ہوتا تہا اپنے سر جہکانیکا تو کیا ذکر ہے دوسرے کا سر جہکانا دیکہہ نہ سکتا تہا اسیواسطے
اوسکے مقابلہ مین سجدہ کو حکم ہوا تاکہ رغم انف اسکی ہو یعنی اوسکی ناک گہسی جاوے اور جو اس
سرکش کو تکبر کے بدلے مین چوٹی پکڑکے گہسٹنے سے خوف دلوایا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اوسکے مقابلہ مین حکم ہوا کہ تم اپنی پیشانی کو عاجزی سے ہمارے واسطے زمین پر رکہو شکر ملنے
اسبات کے کہ ہمنے تمہارے دشمن کی پیشانی کو خاک مین ملایا اور یہہ بہی ہے کہ جو سجدہ کرنا
حق تعالے کے نزدیکی کا سبب ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کو فرمایا اور حکم ہوا کہ تو
سجدہ مین مشغول ہو تاکہ تیرا قرب درگاہ الہی مین کمال کے مرتبے کو پہنچے اور بڑا مرتبہ اور بزرگی
تجکو حاصل ہووے اور تیرا دشمن خود بخود ذلیل اور خوار ہو جاوے اسواسطے کہ جسقدر تیرے
قرب کے درجہ جناب الہی مین بڑہینگے اوسیقدر تیرے دشمن کو دوری اور مہجوری اوس درگاہ سے
ہوگی اور سجدہ کیحالت مین آدمیکو زیادہ تقرب جناب باری سے حاصل ہونیکی وجہہ یہہ ہے
کہ اوسوقت مین آدمی اپنے اصل کیطرف کہ خاک ہے متوجہ ہوتا ہے اور جسقدر اسکا توجہ اپنی
اصل کیطرف زیادہ ہوگا اوسیقدر حقتعالے کا قرب اوسکو زیادہ حاصل ہوگا اسلیئے کہ فیضان
وجود کا اوس جناب سے اسی راہ سے اوسکو پہونچتا ہے اسواسطے حدیث شریف مین آیا ہے اقرب

مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا فیہ من الدعاء یعنی
بندہ کو سجدہ کیحالتمین اپنے پروردگار سے بہت نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو سحالت مین اسکو چاہیے
کہ دعا بہت مانگے تاکہ جلد قبول ہوئے ۵ عزیزی ۵ کلمہ ما کا مصدریہ ہے اور قرب مبتدا محذوف خبر
ہے اور یکون تامہ ہے اقرب وجود العبد من ربہ حاصل وقت سجودہ در فتوحات آنرا سجدہ قرب
قرب گفتہ ہذا محل سجود عند الثلاثۃ خلافاً لمالک پہر سجود مین اشارہ ہے طرف ازالہ حجاب یاست
کے وہ کیا ہے کبر ہے اور بیچ حدیث کے ہے لا کبر ما سجود یعنی جو کہ سجدہ کرے کبر سے
دور ہو اور بیچ درگاہ اللہ تعالے کے شرف توضع کا پاوے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ابراہیم
علیہ السلام نے دعوۃ کی ایکدن دو سو مجوسیونکی پس جبکہ کھایا اوہنون نے پس کہا حکم کر ہمارے لیئے
اے ابراہیم کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق مجکو طرف تمہارے ایک حاجت ہے پس کہا اوہنون نے
کیا حاجت ہے تجکو کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سجدہ کرو واسطے رب میرے کی ایک سجدہ پہر
مشورہ کیا اوہنون نے آپس مین پس کہا کہ تحقیق اس رجل نے کیا سلوک بہت پہر اگو سجدہ کرین
ہم اسکی رب کو پہر رجوع کرین ہم طرف معبودون اپنے کے تو نہین نقصان کریگا ہمکو کچہ لیکن سجدہ کیا
اون سبنے پس جبکہ رکہا اوہنون نے سرون اپنے کو زمین پر مناجات کے ابراہیم علیہ السلام نے
رب اپنے سے پس کہا انی جہدت جہدی حتی حملتہم علی ہذا ولا طاقۃ لی علی غیرہ وانما التوفیق
والہدایۃ بیدک اللہم زین صدورہم بالاسلام پس جبکہ اوٹہایا اوہنون نے سرون اپنے کو
سجدہ سے مسلمان ہوگئے ۵ روح البیان ۵ اور تیسیر الاصولین ابن عباس رض سے
مروی ہے کہا کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پس آیا آپکے پاس ابوجہل پہر کہا حضرت کو
کیا نہ منع کیا تہا مین نے تجکو اسے یعنی نماز سے پس پہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس زجر کیا اوسکو
پس کہا ابوجہل نے تحقیق تو البتہ جانتا ہے کہ نہین ہے ساتہ اسکے نادی بہت میرے سے پس نازل
ہوئی یہہ آیت فلیدع نادیہ ۵ الخ کہا ابن عباس رض نے اگر بلاتا ابوجہل نادیہ اپنی کو
تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیہ اللہ تعالے کے اور ترمذی مین ابن عباس سے ہے کہ اگر بلاتا ابوجہل مددگار
اپنے کو تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیہ یعنی فرشتے برملا اور اسصورت مین ابوجہل کے حق مین جو
اسکا فرعون تہا لیطغی فرمایا کہ لام تاکید سے مؤکد ہے اور اسکا صیغہ بہی استمرار اور تجدد پر
دلالت کرتا ہے اور حضرت موسے علیہ السلام کے فرعون کے حقمین باوجود اوسکے بادشاہ صحیح
اور عزت اور جاہ کے طغی کا لفظ آیا ہے بغیر تاکید اور صیغہ استمرار کے تو یہہ تغیر اسلوب کا بیان کیطرف
اشارہ ہے کہ فرعون باوجود اسحالت کے حضرت موسے علیہ السلام کو رنج نہین دیتا تہا مگر بات
کہنی مین اور یہہ مردود یعنی ابوجہل باوجود کمزوری اور بے تکمی کے بارہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مارنیکا ارادہ کیا اور آپ کے ہلاکت کے پیچہے پڑا اور یہہ بہی ہے کہ فرعون نے
لڑکپن مین حضرت موسی سے اچہے سلوک کئی تہے اور آخر کو بہی اوسکی زبان سے لا الہ

الا الذی امنت به بنوا اسرائیل کا کلمہ نکلا تہا اور تہوڑا تکبر اوسکا کم ہو گیا تہا بخلاف ابوجہل کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین لڑکپن کی عمر سے حسد اور بغض رکہتا تہا اور آخر مین ایسا کلمہ کہکر مرا کہ جسمین تکبر بوجہا جاتا ہے یعنی لو غیر اکار قتلنی یعنی میرا رنج یہہ تہا کہ مدینے کے زمینداروں کے ہاتہہ سے مارا جاؤن اور جسوقت حضرت عبد اللہ بن مسعود اوسکا سر کاٹنیکو سینہ پر چڑہے تو لبطور تکبر کے کہا یا راعی الغنم لقد ارتقیت مرتقی صعبا یعنی اے بکری چرانیوالے بڑے مقام پر بیٹہا تو اور یہہ بہی کہا تہا هل اعمد من رجل قتلتموه یعنی کیا ہے کوئی دنیا مین عمدہ اور بڑا مرتبہ مین اوس شخص سے جسکو تمنے قتل کیا ہے پس وجوہ مذکورہ سے تکبر اور سرکشی اس مردود کا فرکی فرعون کے تکبر اور غرور سے بہی بڑہ گئی تہی اسلیے اوسکے حق مین ایسے لفظ تاکید کے ارشاد ہوئے واللہ اعلم اب جو فائدہ اور باریکیان اس صورت سے تعلق رکہتے ہین کچہہ بیان ہوتے ہین چنانچہ انمین سے ایک یہہ ہے کہ پانچ آیتین اس سورت کی قرآن کے نازل ہونیکی ابتدا مین نازل ہوئی ہین اور باقی ابوجہل کے حق مین بہت دنون کے بعد نازل ہوئے لیکن بموجب حکم پروردگار ان آیتونکو اونکے ساتہ ملادیا اور مناسبت کی وجہہ تفسیر مین پہلی بیان ہوچکی اور دوسری یہہ ہے کہ اس سورت مین سمعی علومکا ثابت کرنا منظور ہے کہ نقل روایت اور لکہنے پر موقوف ہین اور تیسرے یہہ کہ ایک عجیب نکتہ اس سورت مین ہے کہ اول سے اس سورتکا علم کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے اور باقی مال کی مذمت پر تو معلوم ہوا کہ علم ایک چیز ہے نہایت مرغوب اور پسندیدہ اور دنیا کا مال نفرت اور بیزاری کی سزاوار ہے اور چوتہی یہہ ہے کہ اس سورت مین علم اور خط کی تعلیم کی نعمت جو بندونکو ہوئے تو حقتعالی نے اپنی نعمتین اکرم کے صفت سے یاد فرمایا یعنی ربک الاکرم اور سورۂ انفطار مین اعتدال خلقت اور ظاہری اور باطنی عضاکی برابری کی نعمت جو بندونکو ہوئی تو وہان اپنے تئین کرم کی صفت سے یاد فرمایا یعنی یایها الانسان ما غرک الخ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اکرم بڑے کریم کو کہتے ہین اور کریم فقط کرم پر دلالت کرتا ہے یہان سے معلوم ہوا کہ علم کی نعمت صحت اور حسن جمال کی نعمتون سے بڑہکر ہے اور یہہ آیت تلاوت کی سجدہ کی آیتون سے ہے اس آیت کے پڑہنے سے پڑہنیوالے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور سجدہ کی کئی قسمین ہین ایک سجدہ نماز کا اور ایک سجدہ تلاوتکا اور ایک سجدہ سہو کا اور یہہ سجدے مشہور ہین اور ایک سجدہ تعظیم کا واسطے جلال اللہ تعالی کے اور کبریائی کے اور ایک سجدہ تضرع کا طرف اللہ تعالی کے از روئے خوف اور طمع کے اور ایک سجدہ شکر کا واسطے اللہ تعالی کے اور ایک سجدہ مناجاتکا اور یہہ سجود مذکورہ مستحب ہین صادر ہوئے ہین ملائکہ اور رسول علیہ السلام اور تمام انبیا اور اولیا علیہم السلام سے اور کہا ابوحنیفہ اور مالک سجدہ شکر کا مکروہ ہے پس اختصار کیا جاوے اوپر الحمد اور شکر کے ساتہ زبان کے اور کہا امام

شافعی اور احمد نے یہہ قربت ہے ثواب پاتا ہے فاعل اسکا اور اس عاجز کے اوستاد بزرگوار مولانا
محمد قطب الدین رحمہ اللہ علیہ نے اپنے مظاہر حق مین بحوالہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ارقام
فرمایا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ سجدہ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور
موجب تقرب درگاہ الہی کا ہے یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہے اور حرام اور شرع مین اوسکی
کچھہ اصل نہین اور اسی پر مبنی ہی حرمت دونون سجدونکی بعد وتر کے اور نزدیک بعضونکے
جائز اور مشروع سات کراہیت کے ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وقت پہنچنی خبر قتل ابو جہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی ثدیا
خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئی تہی غزوہ تبوک سے باقی
بحث سجدہ شکر کے کراہیت مین تفسیر سورہ صاد مین خوب مدلل مولانا مرحوم رشاد فرمایا ہے جسکو
شبہ ہو وہان پر دیکھہ لے ۔ واللہ سبحانہ تعالی اعلم بالصواب **سورة القدر** مکی ہے یا مدنی

سورة القدر

اسمین پانچ یا چھہ آیتین ہین لیکن اسکے نازل ہونیکے سبب مین جو حالات بیان کئے جاتے ہین
اون سے یون معلوم ہوتا ہے کہ مدنی ہو گی اسلئے کہ قصے بنی اسرائیل کے مدینہ منورہ مین
مذکور ہوتی ہی ...... اور منبر بہی اوسی شہر مبارک مین بنایا گیا ہے اور تیس کلمہ اور ایکسو بارہ
حرف ہین اور اس سورہ کو سورہ قدر اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین ذکر لیلۃ القدر کا ہے اور
لیلۃ القدر کو جو لیلۃ القدر کہتے ہین اوسکی دو وجہہ ہین اول یہہ کہ قدر مقدار اور رتبہ کو کہتے
ہین اور اس رات مین مقدار اور رتبہ بنی آدم کے صلحا اور عابدونکا ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے
یہہ کہ قدر بزرگی کے معنونمین بہی آتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا نہایت عالی قدر یا ذو القدر ہے
اور یہہ رات لیلۃ القدر اسواسطے ہے کہ دوسری راتون پر شرف رکہتی ہے اول یہہ کہ تجلی الہی شام سے صبح تک
اوس رات میں ... بندونکے حال کی طرف رہتی ہے اور انکو قرب معنوی جناب الہی مین
پیدا ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ فرشتونکا عالم اور ارواح کا عالم ملاقات کو صلحا اور عابدونکی ملنے پر
آتے ہین اور اونکے نزدیک ہونیکے سبب سے دوسری راتونکی عبادتونکی کیفیت سے ہزار درجہ
درجہ بڑہ جاتی ہے تیسرے یہہ کہ قرآن مجید بہی اسی راتکو نازل ہوا ہے یعنی لوح محفوظ سے
دنیا کے آسمان پر اور یہہ ایسا شرف ہے کہ نہایت نہین رکہتا اور چوتھے یہہ کہ پیدایش فرشتونکی
اسی راتمین ہے پانچوین یہہ کہ بہشتونکا آراستہ کرنا بہی اسی شبکو ہے چھٹے یہہ کہ حضرت آدم
علیہ السلام کی پیدایش کا مادہ اسی شبکو جمع ہوا ہے اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ لیلۃ القدر کو
باوجود اس عظمت کے لوگونکے دریافت سے پوشیدہ رکہا ہے جیسے وقت دعاء قبول ہونیکی گہڑی
کو جمعہ کے دنمین اور صلوٰۃ وسطی کو پانچون نمازونمین اور اسم اعظم کو اسماء الہی مین اور مقبول طاعت
کو دوسری عبادتونمین اور اولیاء اللہ کو دوسرے لوگونمین تاکہ تمام لوگ ہمیشہ ان چیزون

مذکورہ کی جستجو مین رہین اور سب راتون اور سب طاعتون اور سب نمازون اور سب اسمار الٰہی ورسب ساعتون اور کل نیک لوگون کے رعایت کرین اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری طاعتون اور عبادتون کی مشقت اور رنج کے موافق ثواب دیا جاتا ہے جیسے کہ فرمایا اجرک علی قدر نصیبک یعنی ثواب تیرا تیری محنت اور مشقت کی قدر ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

انا انزلنه فی لیلة القدر ۝ مقرر ہمنے نازل کیا قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر مین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صحابہ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ہزار مہینے ہتیار باندہ کر اللہ تعالی کی راہ مین کافرونسے لڑا صحابہ نے افسوس اور تعجب سے کہا کہ ہمین ایسی چہوٹی عمر مین وہ نعمت کیونکر نصیب ہو سو حق تعالی نے بطفیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی نعمت اور ثواب کی اس سورة مین خبر دی اور بعض مفسرین نے یون لکہا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی عمرین دکہلائین کہ اکثر درمیانی ساٹہہ اور ستر برس ہین آنحضرت صلعم غمگین ہوے کہ اتنی سے عمر مین میری امت کیا کام کرے گی اور اونسے کیا ہو سکے گا ایسا نہو کہ بروز قیامت اگلی امتون والے بڑی بڑی عمر ونکا ثواب پاوین اور میری امت تہوڑی عبادت کے سبب شرمندہ ہو تب حق تعالی نے اونکی خاطر مبارک کی تسلی کیواسطے یہہ سورة بہیجی ۝ **عزیزی** ۝ **قوله** انا انزلناه فی لیلة القدر النون للعظمة او للدلالة علی الذات مع الصفات والاسماء والضمیر للقران لان شہرته تقوم مقام تصریحه باسمه قال فی بعض التفاسیر انا انزلناه مبتدأ وخبر فی الاصل بمعنی نحن انزلناه ۝

روح ۝ القدر یعنی وہ رات کہ اوسمین قدر اور مرتبہ عبادت کرنیوالونکا ظاہر ہوتا ہے اور مرتبہ اونکے عالم ملکوت اور عالم ارواح پر ظاہر ہوتے ہین اور منصب قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور امامت کے اون مرتبون کے مستحقونکے اس رات مین مقرر کرتے ہین اور اس معاملہ کو رات کے ساتھ اسواسطے مخصوص کیا کہ دن ظہور کا وقت ہے تو مناسب ہے عالم شہادت سے اور رات پردہ پوشیکا وقت ہے پس عالم غیب سے کمال مشابہت رکہتی ہے اور بہید اس کا وہ بعضے عارفونکو معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ رات وصل کا وقت ہے اور صورت وصل کی اس شب مین اسطور سے جلوہ فرماتی ہے کہ جمال الٰہی کی تجلی اپنے مشتاق بندونپر متوجہ ہوتی ہے اور مدارک اور اوہام مین اونکی ایک فراخی پیدا ہوتی ہے اور قوت خیالیہ قوت مدرکہ کی خدمت کرتی ہے اور وہ تجلی ایک عالم کو ملائکہ اور ارواح سے جو عالم قدس کے رہنی والی ہین اپنے ہمراہ لاتی ہے اور ملاقات کرنا غیب کے عالم کا عالم ظاہری سے اور ملنا آسمان کے کمال والونکا زمین کے کمال والونسے اوس راتکو بخوبی ہوتا ہے اور عالم روحانی مین ایک عجیب حالت پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی شرح بیان کرنا نہایت مشکل ہے باقی رہا یہان پر ایک شبہہ اور وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا تیئیس برس تک ہے اور شروع اوسکی نزول کا بیچ الا

کے مہینے مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے چالیسوین برس کا شروع تہا اور قرآن مجید مین
قرآن کے نازل ہونیکا اشارہ تین معین وقتونکی طرف فرمایا ہے ایک تو رمضان شریف دوسرے
شب قدر تیسرے شب مبارک یعنی پندروین رات شعبان کی پہر مطابقت ان امر واقعی مین اور
ان مخالف تعبیرونین کیونکر درست آویگی سو جواب اسکا روایتونین تامل کرنیکے بعد معلوم ہوا ہے
وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا لوح محفوظ سے بیت العزت مین کہ وہ جائے ہے آسمان دنیا پر کہری
ہوئی ہے ملائکہ ذیقدر سے شب قدر مین ہے جو رمضان کے مہینے مین واقع ہے اور اندازہ اوسکے
نزولکا اور حکم فرمایا لوح محفوظ کے نگہبانونکو کہ اوسکا نسخہ نقل کرکے آسمان دنیا پر پہونچا دین اوسی سال کے
شب برات مین تہا اب اس صورت مین تینون تعبیرین درست ہوئین یعنی نزول حقیقی تو شب قدر
رمضان مہینے مین واقع ہوا اور نزول تقدیری اوسے پہلے شب برات مین اور نزول قرآن کا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ربیع الاول کے مہینے مین چالیسوین برس کے شروع مین اور تمام
ہونا اوسکی نزولکا آخر عمر مین ہے پس تعرض نرہا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ اور
کیا جانتا ہے تو کہ کیا بزرگی ہے شب قدر کی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ شب قدر
بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ اونمین شب قدر نہو اور ہزار کے عدد کی تخصیص اسلئے ہے کہ عرب کی زبانمین
عدد کا نام ہین تک ہے اور ہزار سے آگے اونکے زبانمین نام نہین ہے تو گویا اشارہ فرمایا ہے عدد کی
انتہا پر اور مہینونکی تخصیص اسواسطے ہے کہ باوجود اس بات کے کہ سالمین رات دن زیادہ ہین لیکن
عرب کے سال کہ قمری کے دورہ سے شمار کرتے ہین فقط اونہین مہینونکی تکرار ہے اور شمسی سال ایک
پوشیدہ چیز ہے اور مخصوص دنونکی ساتھ ہے بخلاف چاند کے کہ راتسے خصوصیت رکہتا ہے اور
باوجود ان سب باتونکے چاندکو زیادہ مناسبت اس مقام پر ثابت ہوئی ہے اسلئے کہ چاند کا نکلنا
پہلی راتسے چودہوین تک بلکہ ابتدا سے انتہا تک رات ہے مین واقع ہوتا ہے تو گویا نور کی تجلی کا
ظہور ہے دنیا کی ظلمت پر اور جسوقت تجلی الہی اس رات کو اس عظمت اور بزرگی کے ساتھ و قہم
تو اس راتکی عبادت کا ہزار مہینے کی عبادتسے بہتر ہوگیا **قوله** وما ادراک الخ یعنی ما علمک یا محمد ما
لیلة القدر تعظیم لشانہا و منتہا علو قدرہا خیر من الف شہر وہی ثلاث وثمانون سنة واربعة اشہر و
فی الحدیث من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر قال الخطابی قولہ
ایمانا واحتسابا ای بنیة وعزیمة قولہ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ قیل المراد الصغائر وتاخر وہو کنایة عن
حفظہم من الکبائر وروی الطبرانی عن ابی امامة مرفوعا من صلی العشاء فی جماعة فقد اخذ بحظہ
من لیلة القدر ...... وقال سعید بن المسیب من شہد العشاء بالجماعة من لیلة القدر فقد اخذ بحظہ منہا
لیس فیہا اے فی تلک الاشہر لیلة القدر قال مجاہد قیامہا والعمل فیہا خیر من قیام الف شہر لیس فیہا
لیلة القدر وعن عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت سالت النبی علیہ السلام لو وافقتہا ماذا اقول
قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی وعنہا ایضا لو ادرکتہا ما سالت اللہ الا العافیة وفیہ اشارة

الی ما قال علیہ السلام اللہم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدین والدنیا والآخرۃ ۵
اے خواجہ چہ گوئی ز شب قدر نشانی ۞ ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی ۞ اب آگے بیان اوسکے
عظمت کا فرماتے ہیں تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا ۞ اوترتے ہیں سب فرشتے اور جبرئیل
ہیں اوترتے ہیں اوس رات میں جو ساری زمین پر پھر جاتے ہیں فرشتے **قولہ والروح**
اے جبرئیل وقیل خلق من الملائکۃ لایراہم الملائکۃ الا تلک اللیلۃ وقال بعضہم انہ ملک لو التقم السموات
والارضین کانت لہ لقمۃ واحدۃ او ہو ملک راسہ تحت العرش ورجلاہ فی تخوم الارض السابعۃ ولہ
الف راس کل راس اعظم من الدنیا وفی کل راس الف وجہ وفی کل وجہ الف فم وفی کل فم الف لسان
یسبح اللہ بکل لسان الف نوع من التسبیح والتحمید والتمجید لکل لسان لغۃ لا تشبہ الاخری فاذا فتح افواہہ
بالتسبیح خرت کل ملائکۃ السموات سجدا مخافۃ ان یحرقہم نور افواہہ وانما یسبح اللہ غدوۃ وعشیۃ فینزل
تلک اللیلۃ فیستغفر للصائمین والصائمات من امۃ محمد علیہ السلام بتلک الافواہ کلہا الی طلوع الفجر او
ہو عیسی علیہ السلام لانہ اسمہ ینزل فی موافقۃ الملائکۃ لیطلع امۃ محمد علیہ السلام و در تفسیر خواجہ محمد پارسا
رحمۃ اللہ علیہ مذکور ست کہ روح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرود آید اور مفسرون نے روح کی تفسیر مین باتین
مختلف بیان کی ہین چنانچہ شعبی وضحاک نے کہا کہ روح سے مراد جبرئیل ہے اور کہا عطا نے ابن
عباس سے کہ روح ایک فرشتہ ہے فرشتون سے نہین پیدا کیا اللہ نے کسی مخلوق کو بڑا اوسے جسکے بیچ
ہوگا دن قیامت کا کھڑا ہوگا وہ اکیلا ایک صف اور کھڑے ہونگے ملائکہ سب ایک صف پس ہوگی بڑی
پیدایش اوسکے کی مانند اون سب کے اور ابن مسعود نے کہا کہ روح ایک فرشتہ ہے بڑا آسمانون
اور پہاڑون اور فرشتون سے اور وہ بیچ آسمان چہارم کے تسبیح کرتا ہے ہر دن بارہ ہزار مرتبہ
کہ پیدا ہوتا ہے ہر تسبیح اوسکی سے فرشتہ ایسا فرشتہ کہ آویگا دن قیامت کے ایک صف اور کہا مجاہد اور
قتادہ اور ابو صالح نے کہ روح ایک خلق ہے اوپر صورت بنی آدم کے اور نہین ہین وہ آدمی کھڑے
ہونگے ایک صف اور فرشتہ ایک صف ایک گروہ روح کا اور ایک گروہ ملائکہ کا اور روایت کیا مجاہد نے
ابن عباس سے کہ کہا روح ایک خلق ہے اوپر صورت بنی آدم کے اور نہین اوترتا آسمان سے کوئی
فرشتہ مگر کہ ساتھ اوسکے ہوتا ہے ایک اونمین سے اور کہا حسن نے کہ وہ روح بنی آدم ہین روایت
کیا اوسکو قتادہ نے ابن عباس سے اور کہا قتادہ نے یہہ اوس چیز سے ہے کہ تھے چھپاتے اوسکو ابن
عباس معاذ وغیرہ اور روح نام ہے ایک لطیفہ و آلہ مستقلہ کا کہ ہر مخلوق کو دی ہے آسمان ہو یا زمین
پہاڑ ہو یا دریا درخت ہو یا پتھر اور باقی ارواح کا آنا اور عدم سماعت ہونے کا تفسیر سورۂ زمر مین
بتفسیر مذکور ہے گذر چکا **قولہ والروح** ۵ معطوف علی الملائکۃ والضمیر للیلۃ القدر
والجار متعلق بتنزل ویجوز ان یکون والروح فیہا جملۃ اسمیۃ فی موضع الحال من فاعل تنزل
والضمیر للملائکۃ والاول ہو الوجہ لعدم احتیاجہ اور کہا علامہ مفسر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جو مشہور ہے
اور بر زبان لوگون کے کہ جبرئیل نہین اوترتے طرف زمین کے بعد موت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سو یہہ بات غلط ہے بدلیل حدیث طبرانی کے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتی ہین وقت موت
ہر مومن کے جو طہارت سے سوتا ہے اور واسطے ابونعیم کے ہے کہ مقرر جبرئیل حاضر ہونگے مدینہ منورہ میں
واسطے نگہبانی اوسکی کے دجال سے کذا فی الکمالین اور یہہ نزول ملائکہ اور روح کا از خود نہین ہے
بلکہ نزول بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر ایک بڑے کام کے
فائدہ غرض یہہ ہے کہ تجلی واحد سب ملائکہ اور ارواح کو تابعداری مین لیکر واسطے ایک
کام کے کہ وہ حاصل ہونا ہیئت وحدانیہ کمالات مختلفۃ المقدار کا ہے نیچے لائے ہین پس بیشبہ
نازل ہونا ملائکہ اور ارواح کا سوائے اوس وقت کے اسطور پر ہے جیسے کوئی مقصدی یا امیر بادشاہ کا
کسی اپنے آشنا کے گھر آوے اور نازل ہونا ملائکہ اور ارواح کا اوس وقت مین اسطور پر ہے کہ حکم سے
بادشاہ کے اوس شخص کے گھر جمع ہون پس تفاوت دونو حالتون مذکورہ مین ظاہر ہے اور
جب اس شب مبارک کی عظمت کے بیان فارغ ہوئے تو اب ایک خاصیت . دوسری ارشاد
ع فرمائی سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ سلامتی ہے اوس راتکو سب آفتونسے جب تک
کہ ظاہر ہوئی روشنی فجر کی یعنی سلامتی ہے اوس راتکو نفس اور شیطان کے شر سے کہ اکثر
ملجا انکے شر و انکا طاعتونمین راتہونکا سبب پڑتا ہے **قوله** باذن ربهم ای بامره متعلق
بتنزل من كل امر متعلق بتنزل ايضا سلام هي تقديم الخبر لافادة الحصر ای ماهي الا سلامة حتى
مطلع الفجر ای وقت طلوعه قدر المضاف لكون الغاية من جنس المغيا فمطلع بفتح اللام مصدر
ميمي ومن قراء بكسر اللام جعله اسما لوقت الطلوع ای اسم زمان وحتى متعلقة بتنزل اور نزول ملائکہ
دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ تحقیق وہ فرشتے رغبت رکہتے ہین اور شوق رکہتے ہین بیچ
ملاقات انکا پس طلب اون کی کرتے ہین اوترنے مین طرف بندون کے پہر اذن دیا جاتا ہے
واسطے اون کے پس اگر اعتراض کیا جاوے اس بات پر کہ کیونکر رغبت کرتے ہین فرشتے طرف
بندونکے باوجود جاننے اونکے کے کثرت گناہ بندونکی جواب کہینگے ہم کہ فرشتے نہین واقف
ہوئے اوپر تقصیر گناہونکے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ملائکہ مطالعہ کرتے ہین لوح کو پہر دیکھتے ہین
بیچ اوسکے طاعت مکلفین کی بتفصیل پس جسوقت پہونچتے ہین طرف گناہ مکلفین کے تو ڈالا
جاتا ہے پردہ پس نہین دیکہتے اوسکو یعنی گناہونکو پہر اوسوقت کہتے ہین فرشتے سبحان من اظہر
الجمیل وستر القبیح اور تحقیق وہ فرشتے دیکہتے ہین زمین پر ہر قسم کی بندگی سے چند اشیاء کو
کہ نہین دیکہتے اوسکو بیچ عالم سموات کی مانند کہانا کہلانے وغیرہ کے اور بیچ حدیث قدسی کے
ہے البتہ فروتنی اور گریہ وزاری گناہگارون کی محبوب تر ہے طرف میرے زجل مسبحین سے
پس کہتے ہین فرشتے آؤ چلین ہم طرف زمین کے پہر سنین آواز کہ وہ محبوب تر ہے طرف رب
ہمارے کی آواز تسبیح ہمارے سے اور کیونکر نہووے محبوب تر اور حال یہہ ہے کہ زجل مسبحین اظہار
کرتا ہے واسطے کمال حال مطیعین اور عین العصاۃ اظہار الغفاریۃ رب العالمین فالنسبۃ بہت

ویجد اشناس ؛ ہر و کہ مستحق کرامت گنہ گار انند ؛ اور کہا گیا ہے کہ تقسیم کرتے ہین جبرئیل بیچ لیلۃ القدر کے بقیہ رحمت کو دار الحرب مین اوپر اوس شخص کے کہ جانتا ہے اللہ تعالی کہ تحقیق وہ مریگا مسلمان پس ساتھ اوس رحمت کے وہ رحمت جو تقسیم کی گئی اونپر لیلۃ القدر مین سلامت رہتے ہین اور مرتے ہین مسلمان آپ اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ عالمونکا اختلاف ہے اس بات مین کہ ملائکہ اور ارواح سے تمام ملائکہ اور ارواح مراد ہین جیسیکہ قرآن کے ظاہر لفظ سے معلوم ہوتا ہے یا وہ ملائکہ اور ارواح مراد ہین جو سورۃ المنتہیٰ مین رہتے ہین جیسیکہ بعض حدیثونمین مذکور ہے فمن شاء فلیرجع الی التفاسیر واللہ اعلم بالصواب

سورۃ البینۃ

مکی ہے اور اسمین آٹھہ آیتین اور چورانوین[۹۴] کلمہ اور تین سو چھیانوین[۳۹۶] حرف ہین اور بینہ لغت مین ظاہر اور روشن چیز کو کہتے ہین اور اس سورہ کا نام **بینہ** اسلئے رکھا ہے کہ یہ سورہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ وجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بخود اپنی نبوت پر ایک روشن نشانی ہے دوسری دلیل لانیکی کچھہ احتیاج نہین ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝

نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب اور مشرکین سے جدا ہونیوالے اپنے آئین اور وضع سے جبتک کہ نہ آوے اونکے پاس کھلی نشانی **قولہ** لم یکن الذین کفروا الخ اے الیہود والنصری وعبدۃ الاصنام وایراد اصلۃ فعل لما ان کفرہم حادث بعد انبیاءہم ومن للتبیین لا للتبعیض حتی لا یلزم ان لا یکون بعد المشرکین کفرین **قولہ** من اہل الکتب والمشرکین وہو حال من الواو فی کفروا ای کائنین من ہم **قولہ** منفکین خبر کان **روح البیان** حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ قبل مبعوث ہونے آنحضرت کے عرب کے ملک مین لوگ دو قسم کے تھے ایک قسم تو مشرک تھے کہ بعضے اونمین سے صابئین اور مجوس کی طرح روحانیت کو ستارون اور آگ کے پوجتے تھے اور بعضون نے صلحا اور بزرگونکی صورتون کو معبود ٹھہرایا تھا اور اونکو بہت مقرب درگاہ الہی کا سمجھہ کر وسیلہ دین و دنیا کا جانتے تھے جیسے قریش اور دوسرے وہان کے جاہل لوگ اور دوسری قسم اہل کتاب کہ اپنے کو کتاب الہی کا تابع جانتے تھے اور بعضے توریت اور زبور کو اپنا پیشوا اقرار دیتے تھے اور بعضے انجیل کو بھی مانتے تھے اور تمام فرقہ قبیح بدعتونمین اور بری رسمونمین اور باطل اعتقادونمین ایسے جکڑے اور مضبوط ہوگئے تھے کہ پند اور نصیحت اونکے دلونمین اثر نہین کرتا تھا اور قائم کرنے سے دلائل عقلی کے ہرگز صلاحیت نہین آتی تھے سب یہہ ہی کہتے تھے کہ ہم اپنے قدیمی راہون اور موروثی دینونکو ہرگز نچھوڑینگے کہ کوئی دلیل ظاہر اور کھلا معجزہ نہ دیکھلین اور ہمکو ہمارے کامونپر آگاہی نہ دیوین ہم اپنی وضع اور آئین ہرگز نچھوڑینگے اور یہہ حالت اونکی بعینہ ایسی تھی جیسے اس امت کے بعض گمراہ فرقہ اس زمانے مین ہین کہ ایک گروہ اپنے کو صوفی ٹھہرا کر بدعتونمین گرفتار ہین اور ایک طائفہ ملحد ونکا اور ایک بیقید ونکا کہ اپنکو تارک دنیا مقرر کرکے انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے ہین اور

اور ایک گروہ نے اپنا نام شیعہ اہل بیت رکہا ہے در عقاید باطلہ مین مبتلا ہین اور اکثرون نے اپنے تئین
علما کے زمرہ مین قرار دیکر مکر اور دغابازی شروع کی ہے اور حیلہ شرعی نکالکر ایک جہانکی راہ ماری
ہے اور ر و ا یتین نادر اور غریب جو بالکل مخالف اصول کے ہین دنیا کی طمع کیواسطے لوگونکو
بتلاتے ہین اور راہ حق سے پہرتے ہین پہر اگر ان تمام طائفون کو دلیل عقلی اور نقلی سے سمجہایا
جاوے کہ سیدہے محمدی رستے پر قائم ہوجاؤ اور اپنی موروثی بدعتونکو چہوڑ دو وہ ہرگز نہین
چہوڑتے ہین ان سب گمراہ فرقونکا جواب وعظ نصیحت کے مقابلہ مین ایک ہے وہ یہہ ہے
ہم اس قدیم آئین کو اپنے بغیر کوئی دلیل ظاہر کے اور بدون حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے
اور اونکی بیان منافی کے ہرگز نہچہوڑینگے رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ بہیجا ہوا اللہ تعالی کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑہتا اپنی
امت پر کتابین پاکیزہ اور ستہری جسمین ذرا جہوٹ نہین اور اوسمین لکہا ہوا ہے درست اور سچہ
قولہ رسول بدل من البینۃ من اللہ متعلق بمضمر ہو صفت الرسول تیلو صفۃ اخری صحفا جمع صحیفۃ
ف تین چیزین ارشاد اور نصیحت مین نہایت عالی مرتبہ رکہتے ہین پہلے یہہ کہ ایک شخص بہیجا ہوا
خدا کا ہووے اور معجزون کے دکہلانے اور انسانی کمالونکی جمع ہونے سے اوسکی رسالت خدا
کی طرف سے ثابت ہو سو یہہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کما حقہ ثابت تہے اسواسطے کہ
رسالت کی شرطین اور انسانیت کے کمالات کے انتہا کو پہنچنا باوجود امی ہونیکے ویمین ظاہر
نظر آتی ہتین دوسرا کلام اوترا ہوا غیب کا کہ معجزہ ہو کہ نور اوسمین روشن ہوں اور برکتین
اور نور اسکی تلاوت مین نیک لوگونکو نظر آدین اور کلام سکے عیوب لفظی کہ ہزل و کذب اور نقصان
سے پاک ہو اور یہہ بات قرآن مجید مین کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونیکے
اسکو تلاوت فرماتے تہے ظاہر اور روشن ہے تیسرے یہہ بات کہ ایسی کتاب کہ اوسمین اگلی کتابین
مندرج ہوں اور مضمون اونکے اس کتاب کے مختصر عبارت مین لپیٹے ہوں اور وہ معنی اور
مضمون کہ معلومہ الصدق ہین وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اور نہوئے جدا جدا اور تفرقہ کرنیوالے یہود اور نصاری مگر پیچہے
اوسکے جو آیا اون پاس پیغمبر یا قرآن **ف** یعنی پہلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے سب
لوگ متفق تہے اس بات پر کہ آخری زمانیکا پیغمبر پیدا ہوگا اندنوںمین اب ہم اوسکے رفیق
اور دوست ہونگے پہر جب وہ پیدا ہوئے تو کوئی ایمان لایا اور بہت پہر گئے واضافۃ الدین
الی القیمۃ اضافۃ العام الے الخاص کشجر الاراک ولا حاجۃ الے تقدیر الملۃ فان القیمۃ عبارۃ عن الملۃ
اور کہا کاشفی نے دین القیمۃ یعنی دین وملۃ درست ست وپاینده اور کہا ابن الشیخ نے کہ بعض
اہل ادیان نے ہرگاہ کہ کوشش کے باب اعمال مین غیر تسلیم احکام اصول دین کے اور وہ یہود
اور نصارے اور مجوس ہین پس تحقیق اونہون نے بہت مشقت مین ڈالا اپنے نفسونکو بندگی مین

دین کے ولیکن نہ نصیب ہوا اونکو دین حق اور بعض وہ ہین کہ حاصل کیا اصول دین کو اور ترک کیا فروع کو
گروہ مرجیہ ہین جو قائل ہین لا تضر المعصیۃ مع الایمان کے **دوم تنبیہ** اس جائے
جاننا چاہیے کہ بغیر حصول اصول و فروع کے راہ مستقیم کے متصور نہین ہے اور اصول دین اور فروع کے
منحصر ہین تقلید کرنے ائمہ اربعہ مین کے یعنی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ
مین اور اصول دین کے چار ہین قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجماع امت مرحومہ اور
قیاس مستنبط ازین سہ اور ترتیب اصول اربعہ مین اول قرآن شریف بعد ازان حدیث شریف
پھر اجماع بعدہ قیاس اعلم ان اصول الشرع ثلثۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والاصل الرابع
ہو القیاس المستنبط من ہذہ الاصول الثلثۃ والدلیل علی الحصر حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
انتہی من کشف بزودی یعنی جان تو تحقیق اصول شرع کے تین ہین کتاب اللہ یعنی قرآن مجید
اور حدیث اور اجماع اور اصل چوتھی قیاس جو نکالا گیا ہے انہین اصول ثلثہ سے اور دلیل
اوپر حصر کے حدیث معاذ بن جبل کے ہے پس تقلید مطلق ائمہ اربعہ کے درباب اصول دین کی
فرض ہے اور درباب فروع کے التزام ایک مذہب کا مذاہب اربعہ سے واجب ہے جیسا کہ ارقام
فرمایا جلال الدین نے شرح جمع الجوامع مین یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد
التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہی یعنے واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ
پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے اور بحر العلوم نے
شرح تحریر ابن الہمام مین لکھا ہے غیر المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مجتہد ما من المجتہدین المطلقین
یعنی جو مجتہد مطلق نہو اوسکو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی اور کہا شیخ محی الدین نووی
نے روضۃ الطالبین مین اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد
من ہولاء علی الامۃ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ یعنی اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ ائمہ اربعہ کے
اور واجب ہے تقلید ایک کی انہین سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر اب
اگر کوئی کہے کہ اقوال مذکورہ سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کرنے کیلیے ائمہ اربعہ سے
واجب ہے اور ہم بھی کسی مسئلے مین جو مخالف ائمہ اربعہ کے ہو عمل نہین کرتے بلکہ کسی مسئلے پر
موافق ابوحنیفہ کے اور کسی مسئلہ پر موافق شافعی کے اسیطرح پر عمل کرتے ہین تو جواب اوسکا یہہ ہے
کہ باعث اسکا یا تو حصول درجہ اجتہاد ہے کہ جسکا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہین اوسپر عمل
کرتے ہین تو اس صورت مین تقلید کی کیا حاجت ہے اور اگر بغیر اجتہاد کے یہہ امر ہے تو مخالف
اہل حق کے ہے اسلیے کہ اتفاق کیا علمانے اسبات پر کہ نہین جائز ہے غیر مجتہد کو کہ عمل کرے
ایک مسئلے مین راے ابوحنیفہ پر اور دوسرے مین لیوے شافعی پر لکھا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
رسالہ مین اپنے کہ تالیف کیا ہے اوسکو قفال کے رد مین بل وجب علیہ ان یعین مذہبا من المذاہب
اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع والوقائع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم

ولیس ان ینتقل من مذہب الشافعی بما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفة بما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط
والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشئ ومذہب
ابی حنیفة مثلا اباحة ذلک الشئ بعینہ او عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام
فلا یتحقق الحلة والحرمة وفی ذلک انعدام التکلیف والبطال فائدتہ وہدم قاعدتہ وذلک باطل
انتہی ماذکرہ یعنی بلکہ واجب ہے اوسپر یقین ایک مذہب کے یا مذہب شافعی کے جمیع فروع اور وقائع
مین یا مذہب مالک کے یا مذہب ابوحنیفہ کے اور یہ نہین کہ جو چاہے مذہب شافعی سے اختیار کرلے اور
جو چاہے مذہب ابوحنیفہ سے کیونکہ جواز مین سکے کام مودی ہوگا طرف خبط کے اور نکلنے کے
ضبط سے اور حاصل اسکا نفی تکلیف ہے کیونکہ جب مذہب شافعی مقتضی تحریم کو کسی امر کے ہے
اور مذہب ابوحنیفہ کا مثلا اوسکے تحلیل کو تو جب چاہے مائل ہو طرف حرام کے اور جب چاہے
طرف حلال سکے تو حلت وحرمت کا تحقق وتقرر جاتا رہا اور سمین صریح انعدام تکلیف ہے اور ابطال
اوسکے فائدے کا اور استیصال ہے اوسکے بنا کا اور یہہ باطل ہے اور کہا تیسیر مین لاخیر فی ان
یکون حنیفا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض آخر یعنے بہتر نہین ہے کہ حنفی ہو بعض مسائل مین
اور شافعی بعض مین اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفة والشافعی فلزم
علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلة من المسائل یعنی جسنے لازم پکڑا ایک مذہب مثلا مذہب ابوحنیفہ
یا مذہب شافعی کا وجب ہے کہ ہمیشہ اوسی پر رہے اور سوا اوسکے کسی مسئلے مین غیر کی تقلید
نہ کرے اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل
عنہ الی مذہب آخر یعنی جس مذہب کو التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے اوسپر اور نہ پہر جائے
طرف دوسرے مذہب کے اسکا حاصل وجوب تقلید مذہب معین پر بہت سی دلائل نقلیہ اور عقلیہ
واضح ہین جنکو جی چاہے کتب دینیہ مین دیکہلے یہان بخوف طوالت کے نہین لکہے گئے واللہ اعلم
بالصواب وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ اور نہین کہا
کسی اہل کتاب کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدا تعالی کی پاک کر اپنے دینکو خدا تعالی کیواسطے سب دینونسے
پہر کر اور چہوڑکر سب دینونکو خدا تعالی ایک کو بے شریک جانکر بندگی کرو اور نماز پڑہو وقت پر اور زکوة
دو اپنے مال کی اور یہی فرماتا ہے پیغمبر صلعم دین درست اور مضبوط کو جو اس سے بہتر کوئی دین
نہین **قولہ ۵ وما امروا** الخ جملة حالیة مفیدة لغایة قبح ما فعلوا ای والحال انہم
ما امروا بما امروا فی کتابہم لشئ من الامور الا لاجل ان یعبدوا اللہ وہذہ اللام فی الحقیقة لام
الحکمة والمصلحة وفیہ اشارہ الی ان من عبد اللہ للثواب والعقاب فالمعبود فی الحقیقة ہو الثواب و
العقاب والحق وسیلة فالمقصود الاصلی من العبادة ہو المعبود عاشقان را شادمانی وغم اوست
دست مزد اجرت خدمت ہم اوست اور عبادت کیواسطے دو امر ضرور ہین ایک تو غایت تعظیم

اسیواسطے کہا ہے کہ تحقیق نماز لڑکی کی نہین عبادۃ اسلیئے کہ تحقیق وہ نہین پہچانتا عظمۃ اللہ تعالی کی پس نہ ہوا فعل اوسکا نہایت تعظیم کا اور یہہ حکم لڑکے کے حال غافل ہے اور ذو شرط ہونا فعل کا مامور بہ پس فعل یہہ وہ نہین ہے عبادت اور اگرچہ متضمن ہے نہایت تعظیم کو اسلیئے کہ تحقیق وہ غیر مامور بہ ہے فاذا لم یکن فعل الصبی عبادۃ لفقد التعظیم ولا فعل البہیمۃ لفقد الامر فکیف یکون رکوعک الناقص عبادۃ والحال انہ لا امر ولا تعظیم فیہ **قولہ** مخلصین لہ الدین حال من الفاعل فی لیعبدوا **قولہ** حنفاء حال اخری علی قول من جوز حالین من ذی حال واحد واصل الحنف المیل وانقلاب ظہر القدم ومعنی الاستقامۃ فمعنی حنفاء مستقیمین وقال ابن جبیر لا یسمی احد حنیفا حتی یحج ویختتن لان اللہ وصف ابرہیم علیہ السلام بکونہ حنیفا وکان من شانہ انہ حج وختن نفسہ **قولہ** دین القیمۃ واضافۃ الدین الخ مقدم ذکر کردہ تاایند د اور جب حال اہل کتاب کے مخالفت کا بیان کیا گیا تو اب تفصیل ان دونو فرقون کی اسکے جزکے موافق جو عند اللہ انکے واسطے ثابت ہے ثواب سے یا عذاب سے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ؕ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے یہود اور نصاریٰ کے قوم سے اور مشرک جو خدا کا شریک کرتے ہین اونکو دوزخ کی آگ مین ہونگے ہمیشہ اوسی مین رہینگے وے لوگ برے بدتر ہین

ف اسلیئے کہ جب حکم الٰہی کا انکار کیا اور اوسکے رسولونکے منکر ہوئے تو اپنے نفس خواہش کو اللہ کے حکمو نپر غالب کردیا اور یہہ قباحت اور خرابی کسی مخلوقات مین نہین ہے اسیواسطے سورہ فرقان مین فرمایا ہے ان ہم الا کالانعام بل ہم اضل سبیلا یعنی نہین ہین یہہ کافر مگر جیسے چارپائے بلکہ اونسے بھی بدتر **قولہ** ان الذین الخ بیان لحالہم الآخروی بعد بیان حالہم الدنیوی قولہ خالدین فیہا حال من المستکن فی الخبر **قولہ** البریۃ جمیع الخلق لان اللہ براہم ای اوجدہم بعد العدم والمعنی شر الخلیقۃ اعمالا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ؕ مقرر جو لوگ ایمان لائے اور کام اچھے یہہ لوگ سب مخلوقات سے بہتر ہین یہہ آیت دلیل ہے اثبات پر کہ بشر افضل ہے فرشتہ سے ملائک راچہ سود از حسن طاعت ٭ چو فیض عشق بر آدم فرو ریخت ٭ اور مولانا حافظ الدین النسفی نے فرمایا ہے وخواص بنی آدم وہم المرسلون افضل من جملۃ الملائکۃ وعوام بنی آدم وہم الاولیاء والزہاد افضل من عوام الملائکۃ وخواص الملائکۃ افضل من عوام بنی آدم یعنی اور خاص لوگ بنی آدم کے یعنی رسول اور انبیاء افضل ہین خاص فرشتون سے اور عوام لوگ بنی آدم کے یعنے اولیاء اللہ اور زاہد افضل ہین عام فرشتون سے اور خاص فرشتے افضل ہین بنی آدم سے اور وہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول کہ المؤمن اکرم علی اللہ من بعض الملائکۃ الذین عندہ یعنی بندہ مومن اللہ تعالے کے نزدیک بزرگ ہے بعض فرشتونسے جو

جو اوسکے حضور میں ہیں یہہ مجموع خاص ملائکہ کے ماسوا ہیں ہے جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ بدلا اون لوگونکا اونکے پروردگار کے پاس ہے باغ ہین ہمیشہ کی بہار کے جو بہتے ہین ع
نیچے درختون کے وہان نہرین ہمیشہ رہینگے ایمان لانیوالی اون باغونمین سدا جو کبھی وہانسے نہ
نکلین گے خوش ہوا اللہ ان سے اور اونکی بندگی قبول کی اور وہ بندے راضی اور خوش ہوئی خدا تعالے
سے جو ہمیشہ عیش مین رہینگے اور بہشت عدن اور وہان کے نعمتین واسطے اوس شخص کے ہین جو
بندہ کہ ڈرے خدا کریم کے عذاب سے اور اوسکے حکم بجا لاوے اور نافرمانی نکرے اوسکے رسول کی ١٢

قوله جزاؤهم مبتدا و عند ربهم ظرف للجزاء جنات عدن هو خبر للمبتدا ١٢ قوله خالدين فيها ابدا و هو حال
قوله رضي الله عنهم و رضوا عنه ستيناف مبين ١٢ دارند ہر کس از تو مراد سے مو مطلب مقصود ما ز دنیے
و عقبی لقاء ے تست ١٢ عن انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي ان الله تعالى
امرني ان اقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى وقال همام عن قتادة
امرني ان اقرأ عليك القرآن ١٢ **معا** ١٢ قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر اقرأ علي قلت اقرأ عليك وعليك نزل قال اني احب ان اسمعه
من غيري فقرأت سورة النساء حتى اتيت هذه الاية فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك
على هؤلاء شهيدا قال حسبك الآن فالتفت اليه فاذا عيناه تذرفان وكان عمر رضي الله عنه
يقول لابي موسى الاشعري رضي الله عنه ذكرنا ربنا فيقرأ حتى يكاد وقت الصلاة يتوسط فيقول يا
امير المؤمنين الصلاة الصلاة فيقول انا في الصلاة وفي الحديث من استمع آية من كتاب الله كانت له
نورا يوم القيمة فظهر ان استماع القرآن من الغير في بعض الاحيان من السنن والله هل يفترض استماعه
كلما قرأ تنبا على قوله تعالى فاذا قرئ القرآن لغير الصلاة لغيم واما خارجها فعامة العلماء على استحبابها ١٢
روح البيان ١٢ والله اعلم بالصواب **سورة الزلزال** مکیہ ہے اسمین آٹھ
آیتین اور پچاس اور تین کلمہ اور ایکسو چالیس اور نو حرف ہین اور نزول اس سورۃ کا بیچ جواب
منکرین قیامت کے کہ جو پوچھتے تھے قیامت کب ہوگی اور بیچ تفاسیر کے مذکور ہے کہ ایک پہر رات
گذری تھی کہ یہہ سورۃ نازل ہوئی ١٢ **عزیزی** ١٢ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جسوقت ہلائی جاوے گی زمین ہلانا اوسکا سخت کہ رہے
زمین پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نرہیگا اور بلندیان اور پستیان سب برابر ہو جاوینگی
اور زمین کی یہہ شکل بدل جاوے گی اور یہہ معاملہ نزدیک نفخہ ثانیہ کے ہوگا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
اَثْقَالَهَا ۝ اور نکال ڈالیگی زمین بھاری بوجہ اپنے جیسے مردے اور خزانے اور دانے اور
گٹھلیان وغیرہ باہر پھینک دیگی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ تحقیق جن ہی مدفون ہوتے
ہین وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اور کہیگا آدمی جیسے

سورۃ الزلزال

اور جہاں آدمیوں کی یا جو موجود ہو گا کیا ہو گیا ہے اس زمین کو اوس دن باوجود زلزلہ کے شدت کے
بولنے لگے زمین اپنی باتیں **قولہ یومئذ** بدل من اذا تحدث اخبارہا عامل فیہا وہو
جواب الشرط وہذا علی القول بان العامل فی اذا الشرطیۃ جوابہا اخبارہا مفعول لتحدث واما ذکر ابن
الحاجب من ان تحدث وانبأ ونبأ لا یتعدی الا الی مفعول واحد فغیر مسلم لصحۃ عطفہ علی الاصل فی محلہ
والمعنی تحدث الخلق اخبارہا اما بلسان الحال حیث تدل دلالۃ ظاہرۃ علی ما لاجلہ زلزالہا واخراجہا
واما بلسان المقال وہو قول الجمہور چنانچہ حدیث سے ثابت ہے باتیں کرنا پتھر و نکا اور درختو نکا اور تکلم
رونا چلانا ستونکا اور پکارنا ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو بل مر کبہا [illegible]
کوئی شخص کہ اللہ کا ذکر کرتا ہو اور سورہ اسرا میں بھی مذکور ہے وان من شیء الا یسبح بحمدہ
ولکن لا تفقہون تسبیحہم اور زمین کا رونا اور نماز کی جگہ کا رونا مسلمانکے مرنے پر حدیث میں ثابت ہے
اور گواہی دینا زمین اور پتھر اور درخت کا اذان دینے والے کے واسطے جیسے کہ مروی ہے
عبدالرحمن بن صعصعہ سے یتیم زیر پرورش ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible]
اذا کنت فی البوادی فارفع صوتک بالاذان پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہیں سنتا اذان کوئی جن اور انس اور حجر اور شجر [illegible] قیامت کو
اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق انس تھے نماز پڑھتے مسجد الحرام میں [illegible]
پڑھنا جدا جدا یعنی جائے مختلفہ میں پس جبکہ فارغ ہوئے نماز سے [illegible]
یہ جو کرتے ہو کہا اسیلئے کہ پڑھی ہیں یہ آیت یومئذ تحدث اخبارہا [illegible]
دین میری قیامت میں فطوبی لمن شہدہ المکان بالذکر والتلاوت [illegible] لمن شہد
علیہ بالزنا والشرب والسرقۃ والمساوی اور کہا جاتا ہے کہ مقرر واسطے اللہ تعالیٰ کے [illegible]
ہیں مکان جیسے کہ فرمایا یومئذ تحدث اخبارہا اور زمانہ جیسے کہ فرمایا حدیث شریف میں [illegible]
ہر دن انا یوم جدید وانا علی ما تعمل فیّ شہید اور زبان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم تشہد علیہم السنتہم
اور ارکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم اور ملائکہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وان علیکم لحافظین اور دیوان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق اور رحمٰن
جیسے کہ فرمایا پاک پروردگار نے الا کنا علیکم شہودا اور خائف بکو حال [illegible] شہید علیک ہو [illegible]
اور جو بیان فرمایا کہ زمین اوس دن لوگوں کے عملوں کو ظاہر کرے گی اور نیک و بد کا مونہیں [illegible]
اور اظہار اور گواہی میں احتمال جو ہے کذب کا ہوتا ہے سو دفع کرنیکو اس احتمال کے ایک عبارت اور
بھی ارشاد ہوئی **بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝** یعنی بسبب اسکے کہ تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا زمین کو کہ
کہے جو کچھ کہ کیا تیرے پر رہنیوالوں نے نیک و بد کام سب بیان کر سو زمین موافق حکم کے سب کہہ دیگی
ف پس معلوم ہوا کہ یہ بات نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو چیز کہ مالک کے حکم سے ہوتی
ہے اوسمیں جھوٹ کا دخل نہیں ہوتا **يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝** اوس دن

پھر پھرینگے لوگ حساب کی جگہ سے حیران پریشان کوئی داہنی طرف کوئی بائیں طرف تو دکھیں وہ
لوگ بتلائے ہوئے کام اپنے **ف** پس آوینگے لوگ اپنے قبروں سے حشر کے میدان میں بھانت بھانت
کے ایک گروہ شرابیوں کا ایک گروہ زانیوں کا اور ایک گروہ ظالموں کا اور ایک گروہ چوروں کا وعلی
ہذا القیاس چنانچہ تفصیل اسکی ان دو آیتوں میں ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ ❊ پھر جسنے کیا کام برابر ننھی
چھوٹے کی نیکی دیکھیگا وہ بدلا اسکا نیک اور جسنے کیا ہوگا کام برابر ننھی چیونٹی کے برائی دیکھیگا
بدلا اوسکا اور لفظ ذرہ کا دو معنوں میں آتا ہے ایک چھوٹی چیونٹی جو سرخ ہوتی ہے دوسرے
جو ریت میں چمکتا ہے اس مقام پر ایک شبہ گذرتا ہے کہ کافروں کی نیکی تو قابل جزا کے نہو کر
پھر دیکھنا اوسکا کیا فائدہ رکھتا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ کافر کے نیکی اگرچہ ہمیشہ کے عذاب
انتقال نہ ہونیکا سبب نہیں ہوتے لیکن اونکی تاثیر سے عذاب کی تخفیف ہوجاویگی پس دیکھنا
ہوگا اسی نیکی کا بدلا یہ ہے اور اسی طرح سے بدی مومن کی اگرچہ معاف ہوگئی ہو پھر بھی اپنے
خالی نہیں ہے اگرچہ درجے ہی میں نقصان ہو مگر وہ بدی کہ اوسے توبہ اور ندامت کی ہے سو وہ
اعمال کے صحیفے سے نکل جاتے ہے اور کراما کاتبین کو اور گواہوں کو بھی بھول جاتے ہے پس
یہ حکم اس لفظ کے ... اسکے لئے مخصوص ہوگا یا یون کہا جاوے کہ جب توبہ اور ندامت اس بدی پر
منتج ہوئی اور توبہ اور ندامت ایک نیکی ہے عمدہ نیکیوں سے پس دیکھنا اس بدیکا یاد دیکھنا توبہ
اور ندامت کا اس بدی سے نقصان کا سبب نہوگا اسلیئے توبہ کرنے والونکے حق میں فرمایا ہے
فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات یعنی بدیوں کو توبہ کرنے والوں کے انکے توبہ کے ضمن میں
بدل دیا جاویگا تو وہ بدیاں نیکی کی صورت ... پکڑینگی واللہ اعلم فقد ورد ان حاتما الطائی
یخفف اللہ عنہ لکرمہ وورد مثلہ فی ابی طالب وغیرہ بیردہ قولہ تعالیٰ وقدمنا الی ما عملوا من عمل
فجعلناہ ہباء منثورا وقولہ علیہ السلام فی حق عبداللہ بن جدعان لاینفعہ لانہ لم یقل یوما رب اغفرلی
خطیئتی یوم الدین وذلک حین قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا یارسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاہلیۃ
یصل الرحم ویطعم المسکین فہل ذلک نافعہ وقولہ علیہ السلام فی حق ابی طالب لولا انا کان فی
الدرک الاسفل من النار فتلک الشفاعۃ مختصۃ بہ واما حسنات الکفار فمقبولۃ بعد اسلامہم و
فی الحدیث اذا زلزلت الارض تعدل ربع القرآن رواہ ابن ابی شیبۃ مرفوعا پس پڑھنا
چار مرتبہ سورہ مذکورہ کا مثل پڑھنے قرآن تمام کے ہے اور بیچ بعض آثار کے وارد ہے
کہ پڑھنا اس سورت کا برابر نصف قرآن کے ہے اور یہہ اسلیئے ہے کہ احکام قرآن کے منقسم ہیں
طرف احکام دنیا اور آخرت کے اور یہہ سورہ مذکورہ شامل ہے اوپر احکام آخرت کے تمام
اور بیچ کشف اسرار کے ہے کہ صعصعہ عم فرزدق پیش مصطفےٰ آمد و مسلمان گشت واز رسول
خدا درخواست تا از قرآن چیزی بروے بخواند فقرأ علیہ السلام علیہ ہذہ الآیۃ یعنی فمن یعمل

مثقال الخ فقال حسبی حسبی و آشوبی و شوری از نهاد وی برآمد و نجاک ما فتاد و زار بگریست اور یہہ بہی حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو قرآن سکہا ؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرتضے علے رضے اللہ عنہ کو فرمایا کہ اسکو قرآن سکہا ؤ علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو سورہ اذا زلزلت الارض سکہائی جب اس آیت پر پہنچے تو وہ شخص بولا حسبی حسبی لا ابالی ان لا اسمع غیرہا امیر المؤمنین نے یہہ ماجرا حضرت سے عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعہ فقد فقہ الرجل یعنی چہوڑ دے اسکو کہ وہ مرد فقیہ اور دانا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اس آیت سے دو شخصون نے مدینے کے رہنے والونے عبرت پکڑی ہتی ایک اونمین سے وہ شخص تہا کہ صدقہ ندیتا تہا اور کہتا تہا کہ مین زیادہ مقدور نہین رکہتا ہون اور تہوڑی چیز اللہ کی راہ مین دینا مجھکو ننگ دلی معلوم ہوتی ہے اور دوسرا وہ شخص تہا کہ چہوٹے چہوٹے گناہونکو خیال مین نہ لاتا تہا جیسے بیہودہ باتین اور نظر کرنا غیر محرم پر اور گمان کرتا تہا کہ ایسے ایسی باتونسے پکڑ نہوگی اون دونون کے گمان کے رد مین یہہ دونون آیتین کافی ہوگئین

ع حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست ٭ زخیر و شر نگر تا چہ لست حاصل تو ٭ اگر نبد نکوئی توانگری خوش باش ٭ ورت بغیر بدی نیست وای بر دل تو ٭ واللہ اعلم بالصواب ٭٭٭

سورۃ العٰدیٰت یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایکسو تریسٹھ حرف ہین اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب مفسرین نے یہہ لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے منذر بن عمر انصاری کو ایک غول سوار ونکا دیکر بنی کنانہ کے ایک قبیلے پر کہ اشد کافر تہے مقرر فرمایا اور ارشاد کیا کہ فلانے روز صبح کے وقت اون پر چہاپا مارنا اور خوب قرار واقعی سزا پہنچانا اور فلانے دن یہان پونہچنا اتفاقاً راہ مین ایک ندی ملی وہ اوس روز چڑہی ہتی لشکر اتر نسکا لاچار ہو کر مقام کر دیا جب دوسرے دن پانی کم ہوگیا تو لشکر اتر گیا اور حکم کے بموجب صبح ہوتے ہوتے شبخون مارا اور قرار واقعی سزا دیکے لوٹ مار کے صحیح اور سالم پہر آئی لیکن وعدے پر پہنچنے مین مقام کرنے کے سبب ایک روز کے تاخیر ہو گئی تو منافقون نے یہہ افواہ اڑا ئے کہ وہ لشکر سب تباہ ہو گیا اور ایک آدمی اسمین نہ بچا جو آکر خبر دیتا مسلمانونکو اس سے نہایت غم ہوا سو اللہ تعالے نے یہہ سورت نازل فرمائی اور ذکر اونکے گہوڑونکا اور اون کے دشمنون کی جماعت مین گہس جانیکا اسطرح پر مذکور فرمایا کہ مسلمانونکو تسلے حاصل ہو لیکن اس شان نزول مین ایک خدشہ ہے اس واسطے کہ یہہ سورۃ مکی ہے اور بہیجنا لشکر کا مدینے مین تہا پس یہہ واقع اسکا شان نزول نہین ہو سکتا اور صحیح یہہ بات ہے کہ جناب باری تعالے نے جو چاہا کہ اس دین مین جہاد کی رسم مقرر فرمادی تو اوس رسم کا اشارہ اس سورت مین منظور ہوا تاکہ خوشخبری ہوی مسلمانونکو اس بات کی کہ انکو طاقت جہاد کی اور گہوڑون اور فوج اور لشکر کی عنایت ہوگی کہ پورا بدلا اللہ کے دشمنون سے لین اور اونکی جمعیت پہیر دین اور مال اونکا اپنے تصرف مین لاوین ٭ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ والعٰدیٰت ضبحًا ٥

قسم ہے گہوڑون چلنے والون کی جو وقت دوڑنے کے ہانپتے اور ہنہناتے ہین اور عادیات عرب کے لغت
مین دوڑنے گہوڑونکو کہتے ہین مشتق ہے عدو سے جو دوڑنے کے معنو نمین ہے اور ہی عادیات مین ی
مقلوب ہے واو سے بجہت کسرۂ ماقبل ہی کے او ضبحا مصدر ہی منصوب یا تو بفعل محذوف یا حال ہے
بنا بر اسکے کہ تحقیق وہ مصدر ہے بمعنی فاعل ہے ضابحات ف اس سورت کو سورۂ عادیات اسلیئے
کہتے ہین کہ غازیون کے گہوڑے غضب الٰہی کے سرعت کی صورت ہین کافرون کے لشکر ہی پر اور
اللہ تعالیٰ کے انتقام کا ظہور نافرمان بردارون پر دوڑنے گہوڑون کی طرح ہے دنیا مین ہوتا ہے
پس گویا کہ نمونہ ہے حشر اور نشر کا اسیواسطے آنے سے مخالف کے فوج کے و شکست ہونے سے اپنے
موافق فوج کے جو کچہہ انقلاب شہر اور ملک مین واقع ہوتا ہے کہ عزت دار لوگ ذلیل ہوجاتے ہین اور
پردہ نشین بے پردہ اور مال اور متاع اور زر اور زیور اور کپڑا اور اسباب کہ سالہا سالمین جمع کیا ہوتا ہے
ایک آنمین برباد ہوجاتا ہے یہہ بہی گویا قیامت کا نمونہ ظاہر ہو جاتا ہے اور یہہ حالت مذکورہ جو مذکر
آخرت کی ہے لہذا اوسکے قسم کہائی فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ پہر قسم ہے باہر لانیوالی آگ کو پتہر مین
اپنے سم سے آگ باہر لانا خوب یعنی پہاڑون مین اور پتہریلی زمین مین اونکی نعل جو پتہرون پر لگتے ہین تو شعلے
نکلتے ہین جیسے چقمق جہاڑنے سے اور نمود آگ کی رات کو زیادہ ہوتی ہے اور دنکو روشنی اسکی
نظر نہین آتی تو اس قسم مین اشارہ ہوگا اسبات کی طرف کہ گہوڑے غازیون کے رات کو دوڑتے ہین
الایراد اخراج النار والقدح الضرب والمعنی تورى النار من حوافرها اذا سارت فی الارض ذات الحجارة
وانتصاب قدحا کانتصاب ضبحا علی الوجوہ الثلاثۃ ۃ روح ۃ عزیزی ۃ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ
پہر قسم ہے صبح کو لوٹنے والونکی یعنی راتون رات دوڑکر صبح ہوتی کہ عین غفلت کا وقت ہے
اور دشمن پر پہنچتے ہین اور مال اور اسباب انکا لوٹ لیتے ہین صبحا نصب علی الظرفیۃ ای وقت
الصبح فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پہر اوٹہایا اون گہوڑون نے فجر کو گرد اور غبار ف اور قید غبار
اوٹہانے کی صبح کے وقت اس واسطے ہے کہ ٹاپ مارنے کی قوت اون گہوڑون کی خوب ظاہر ہو
اسلیئے کہ صبح کے وقت پچہلی رات کے سردی سے اور شبنم کی رطوبت سے زمین دب جاتی ہے
پہر اس وقت غبار کا اوٹہانا بڑے زور سے ہوتا ہے بخلاف آخر کے دن کے کہ آفتاب کی حرارت اور
اوسکے شعاع کی خشکی سے اجزا زمین کے ڈہیلے ہوجاتے ہین اور تہوڑی سی حرکت مین غبار
اوٹہہ کہڑا ہو جاتا ہے اسیواسطے آندہیان آخر دن کو بہت آتی ہین اور یہہ فعل معطوف اوس
فعل پر ہے جو معتبرات سے سمجہا جاتا ہے یعنی اغرن صبحا اور وجہ عدول کے اسم سے فعل کے
طرف یہہ ہے کہ اوٹہنا غبار کا دشمن سے نزدیک ہونیکے وقت ہے پس ایک ساعت رہا اور گذر گیا
برخلاف دشمنو نکے لوٹ مارکے کہ یہہ ہمیشہ ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ پہر گہس گئے وہ گہوڑے
اوس وقت غول مین دشمنون کے اور انبوہ کو اونکے بکہیر دیا جمعا من جموع الاعداء ای دخلن فی
وسطہم وہو مفعول بہ لوسطن ۃ عزیزی ۃ روح ۃ اب یہان یہہ جاننا چاہیے کہ قہر الٰہی کے صورت

گناہون کے مقابلے کمال مشابہت رکھتی ہے اون گہوڑون کی حرکت سے اسواسطے کہ شروع اسکا
متوجہ ہونا غضب کا ہے جسکا نمونہ یہان پر گہوڑونکا دوڑنا ہے ہانپتے ہوئے جیسے غصے کیوقت ہانپنا
ہوتا ہے اور روشن کرنی آگ کا سموسے نمونہ ہے دوزخ کے شعلہ کا جو دوزخیونکے واسطے تیار کیا گیا ہے
اور لوٹ مار نمونہ ہے دوزخ کے پیادونکے مارنیکا اور سانپ اور بچھوونکے کاٹنیکا اور پوست اور بدن
اور گوشت اور چربی ہیونکے جلنے کا اور اوٹھنا غبار کا نمونہ ہے ناشکرونکے اونکے اونپر پردہ ڈال دینیکا
کہ رحمت الٰہی اوس پردہ کے سببسے پوشیدہ ہو جاویگی اور گہس جانا دشمنون کے غول مین
نمونہ ہے غضب کی آگ کے گہس جانیکا دل و جگر مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ
بیشک آدمی اپنے پروردگار کے ناشکری کرنے والا ہے یعنی اوسکی نعمتونکا کفران کرتا ہے اور یہہ
کفران نعمت کئی طرح پر ہوتا ہے اول تو یہہ کہ نعمت کو نعمت دینے والے سے نہ سمجھے بلکہ اوسکو
دوسرے کیطرف نسبت کرے جیسے اس زمانے کی اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بیٹا پیرنے دیا یا بیمار
دکہہ درد فلانے بزرگ نے کہو دیا **قولہ** اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ جواب القسم
فقولہ لربہ متعلق بکنود قدم علیہ لافادۃ التخصیص ومراعاۃ الفواصل فالکنود بالضم کفران النعمۃ وبالفتح الکنود
وقال الکلبی الکنود بلسان کندۃ العاصی وبلسان بنی مالک البخیل وبلسان مضر وربیعۃ الکفور والمراد
بالانسان بعض افرادہ اے انہ لنعمۃ ربہ خصوصا لکفور اے شدید الکفران وقال الحسن الکنود الذی
تلوم لربہ یذکر المصیبات وینسی النعم وقال ابو عبیدۃ قلیل الخیر من الارض وقال القاشانی الکفور
لربہ باحتجابہ بنعمۃ عنہ ووقوفہ معہا وعدم استعمالہ لہا فیما ینبغی لیتوصل بہا الیہ او البخیل لاختصاصہا (دیا)
بنفسہ وعدم ایثارہا علی الخلق بطریق الارشاد وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ اور بیشک آدمی
اپنی ناشکری پر آپ گواہ ہے **ف** یعنی خود اقرار کرتا ہے کہ مین آپ ناشکر ہون اور یہہ اقرار
عالم مین اسصورت سے واقع ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ فلانا شکر اس نعمت کا ادا نہین
کرتا اور حال یہہ ہے کہ خود ہی شکر اس نعمت کا ادا نہین کرتا پس طعن کرنا اوسکا دوسرون پر
بعینہ اپنے بیان پر ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۚ اور مقرر وہ محبت پر مال کے
بہت سخت اور مضبوط ہے شیخ الاسلام قدس سرہ فرمودہ کہ اگر مال را دوست میداری بگذار
تا بازت دہند وبرای وارث منہ کہ داغ حسرت بر دل تو نہند + مال ہمان بہ کہ بیاران دہی +
گر بدہی بہ کہ بخاکش نہی + زر پی منفعت است ای حکیم + بہر نہادن چہ سفال وچہ سیم **قولہ**
وانہ لحب الخیر ای المال کما فی قولہ تعالیٰ ان ترک خیرا اور سوائے اسکے نہین کہ نام رکہا اللہ تعالیٰ نے
اوسکا یعنی مال کا خیر واسطے جاری ہونے عادت لوگون کے کہ تہے وہ گنتے تہے مال کو خیر جیسے
کہ نام رکہا گیا جہاد سوء فقال لم یمسہم سوء اے قتال والقتال لیس بسوء ولکن ذکرہ جریا علی عادتہم
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ اے کیا نہین جانتا کہ جس وقت
باہر نکلے جو کچہہ کہ ہے قبرونمین اور موجود ہوگا جو کچہہ کہ ہے سینونمین **قولہ** وحصل اے

قولہ اے جمع فی الصحف اے اظہر محصلا مجموعا وصل التحصیل اخراج المستور باخراج المعنویۃ

ما فی الصدور من الاسرار الخفیۃ التی من جملتہا ما یخفیہ المنافقون من الکفر والمعاصی

وقال علیہ السلام یبعثون علی نیاتہم اور اس وقت ہر شخص معلوم کر لیگا کہ اِنَّ رَبَّہُمْ بِہِمْ

یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝ مقرر جو پروردگار ہے اونکا انکے کاموں سے اور باتوں سے اور نیتوں سے واقف ہے

اوسدن بدلا دینے پر قدرت رکھتا ہے اور یہہ جملہ یعنی ان ربہم افعال العلم کے مفعول کے محل مین واقع

ہوا ہے لیکن بسبب اس لام کے جو خبر مین لائے ہین لفظ مین عمل نہ کیا اور نہین تو ان کے ہمزہ کو

فتح سے پڑہتے اور اسکو نحوی تعلیق بلام کہتے ہین اور افعال القلوب کے خصائص سے ہے واللہ اعلم

بالصواب **سورۃ القارعۃ** یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹہہ آیتین اور چھتیس کلمے اور

ڈیڑھ سو حرف ہین اور اسکا نام سورہ قارعہ اسواسطے رکہا ہے کہ دلالت کرتے ہے ایک سخت حادثہ پر

جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور دلونکو بڑی کوفت پہنچاویگا اور حادثے کی تاثیر سے بہاری

جسم ہلکے ہوجاوینگے اور سخت جسم ریزہ ریزہ ہوجاوینگے اور اس قسم کے انقلاب عظیم سے

ڈرانا بڑا مقصد ہے قرآن کے مقصدون سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْقَارِعَۃُ ۝

مَا الْقَارِعَۃُ ۝ کہڑکہڑانے کیا ہے وہ کہڑکہڑانی القرع ہو الضرب لشدۃ تقرع القلوب

والاسماع بفنون الافزاع والاہوال وہی مبتدا و خبرہ ما القارعۃ ان ما الاستفہامیۃ

خبر والقارعۃ مبتدا اور یہہ انقلاب اسمین کس سبب سے ہوگا وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَۃُ ۝

اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا حقیقت ہے اس کہڑکہڑاتے حادثے کی یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ

کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِہْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ وہ حادثہ اسدن ہوگا جسدن

ہوجاوینگے لوگ جیسے پتنگے بکہرے ہوئے یعنی قیامت کے دن کا نام قارعہ بہی ہے اسواسطے

کہ اوسدن کے ہول سے دل لوگون کے کوٹے جاوینگے شبہہ اللہ الخلق وقت البعث فی ہذہ الایۃ

بالفراش المبثوث وفی الایۃ الاخری بالجراد المنتشر وجہ التشبیہ بالجراد ہو الکثرۃ والاضطراب وبالفراش

المبثوث اختلاف جہات حرکاتہم فانہم اذا انبعثوا فزعوا فیذہب کل واحد منہم الی جہۃ غیر جہۃ الآخر کالفراش

روح البیان اور جب اس حادثے کے تاثیر اجمال کے طور پر بیان فرمائے ثواب بتفصیل

اس اجمال کے ارشاد ہوتی ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ ۝ فَہُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ۝

پہر جسکا اوسدن بہاری ہوگا پلڑا ترازو کا نیک کاموں سے پہر وہ اچہے گذران مین ہوگا **ف**

اور یہہ بوجہ پوشیدہ ثقالت کے سبب سے ہے کہ ان عملون مین چہپے ہوئی تہے اور دنیا مین ظاہر نہ تہے

سو اوس روز ظاہر ہوگی اور حقیقتاً وہی بوجہ کی ان عملون سے فوقیت ہے اللہ تعالیٰ کی

نزدیک وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ ۝ فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ ۝ اور جسکا ہلکا ہوگا پلہ ترازو کا

نیک کاموں سے پہر جگہہ اوسکے رہنے کی ہوگی ہاویہ جو ایک دوزخ کا نام ہے ہاویہ **ف** اور ام اسواسطے

فرمایا کہ بچکو نے تکلفی اور طبعی کاموں کی حاجت کیوقت رجوع ماں کی طرف ہوتی ہے اور جو

سورۃ القارعۃ ۱۰۱

اور جو اوس روز تکلف اور بناوٹ کہ دنیا مین بنائے یہان لوگ کرتے تہے بالکل جاتا رہیگا تو بے چہپائے
اوس دوزخ کے طبقے کیطرف رجوع کرینگے گویا اونکے دلی محبت اور خواہش اسکی طرف رکہتے ہین
اور وہ طبقہ ماکی طرح سے اپنی طرف اونکو کہینچ لیگا اور جا لے دیگا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے ماویہ سو وہ ایک اگ ہے بہت تیز خوب
جلانے والے نہایت گرم ف اور ہائے ساکن کہ ماہیہ کے آخر مین ہے سو وقف کیواسطے ہے
اور اوسکو عرب کے لغت مین سکتے ہی بولتے ہین وااا اصل کہ ماہی ہے بغیر ہے کے ۱۲ عزیزیہ
وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحاسب الناس یوم القیمة فمن کانت حسناته اکثر من سیاته بواحدة دخل
الجنة ومن کانت سیاته اکثر من حسناته بواحدة دخل النار یعنی اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے کہ حساب کئے جاوینگے لوگ قیامت کو پہر جو شخص کہ ہونگے نیکیان اوسکی زیادہ گناہون اوسکے
سے ایک نیکی داخل ہوگا بہشت مین اور جو شخص کہ ہونگے گناہ اوسکے زیادہ حسنات اوسکے سے
ایک گناہ داخل ہوگا وہ شخص دوزخ مین اور کہا کاشفی نے وآن در کہ باشد زیر ترین ہمہ درکہا ۱۲

روح ۱۲ سورة التكاثر ۱۲ یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹہہ آیتین ...... اور اٹہائیس
کلمے ہین اور ایک سو تیس حرف ہین اور اس سورت کا نام سورہ تکاثر اس واسطے رکہا ہے
کہ اس سورت مین تکاثر کے برائی مذکور ہے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ تکاثر سے ایسا ڈرایا ہے
جیسا کہ قیامت سے اسواسطے کہ تکاثر ایک بڑا حجاب ہے بندے کے اور اوسکے مطلوب کے درمیان
اور جو حجاب ہے اسکے پیچہے عذاب ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ مشغول کیا تمکو بڑائی کرنی بہت ہونی قوم کے
یہانتک جو گئی تم قبرستان تک اور مردونکو بہی گنا ف شان نزول اس سورت کا یون ہے
کہ قریش مین دو گروہ تہے ایک بنو عبد مناف کہ آنحضرت صلعم بہی اونہین پیدا ہوئی تہے اور
دوسرے بنو سہم کہ عاص بن وائل سہمے سرگروہ اس جماعت کا تہا ایک روز آپسمین بڑا فخر
اور بڑائی کرنے لگے اور ہر ایک کہنے لگا کہ از روے مال کے اور عمدہ کا مونکے اور شادیونکے اور
ضیافتون اور نام وغیرہ کے ہم تمسے زیادہ ہین اور یہہ بڑائی بڑہتے بڑہتے حساب کو پہنچے
کہ آدمی کسکے زیادہ ہین جب بنو عبد مناف نے اپنے لوگونکو گنا تو بنو سہم سے زیادہ ہوئی تب
بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائیون مین بہت مارگئے ہین سو زندے اور مردے ملاکے
شمار کرو جب اس طور سے گنا تو بنو سہم زیادہ ہوئے اور اس مقدمہ مین مردونکی تحقیق کے
واسطے قبرستان کو گئے اور قبرونکو شمار کیا اللہ تعالے نے اونکی اس جہالت کے اور غفلت
کلی کے بیان مین جو اون لوگونسے ضروری چیزون مین واقع ہوئی تہی یہہ سورت نازل فرمائی

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ نہ یہہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو تم اب
جلد جانوگے آخر کو پہر سچ ہے کہ جلد جانوگے تقصیر اور بیوقوفی اپنی ایسی بات تو نہ مشغول ہوکے

اور بچاؤگے کلا لو تعلمون علم الیقین ۵ نہ یہہ چاہئے جو بڑائی کرو اپنی اسطرح اگر جانو اپنا حال کچھ جانتا اور درست جو کچھہ تمہ نرے عقل اور سمجھہ مین تب جانو گے کہ یہہ بڑائی قوم کے کچھہ کام نہ آویگی

قوله الهاكم التكاثر اللهو ما يشغل الانسان عما يعنيه ویسمہ کھا ابن الشیخ رحمۃ اللہ الالہاء الصرف الى اللهو والعبث والتكاثر اذا صرف العبد الى اللهو يكون العبد منصرفا اليه ومعلوم ان الانصراف الى الشیٔ یقتضے الاعراض عن غيره وحذف الملهى عنه الذي **قوله** الهاكم التكاثر عن ذكر الله وعن الواجبات والمندوبات مما يتعلق بالقلب كالعلم والتفكر والاعتبار او بالجوارح كانواع الطاعات ولتعريف التكاثر للعهد والعهد المذموم هو التكاثر في الامور الدنيوية الفانية كالتفاخر بالمال والجاه والاعوان والاقرباء واما التفاخر بالامور الاخروية الباقية فمحمود كالتفاخر بالعلم والعمل والاخلاق والصحة والقوة والغنى والجمال وحسن الصوت اذا كان بطريق تحديث النعمة ومن ذلك تفاخر العباس رضي الله عنه بان السقاية بيده وتفاخر شيبة بان مفتاح البيت بيده الى ان قال علي رضي الله عنه وانا قطعت خرطوم الكفر بسيفي فصار الكفر مثلة **قوله** حتى زرتم المقابر

قال الطيبي انما كان تهكما لان زيارة القبور شرعت لتذكر الموت ورفض حب الدنيا والتفاخر وهؤلاء عكسوا حيث جعلوا زيارة القبور سببا لمزيد القسوة والاستغراق في حب الدنيا والتفاخر في الكثرة وهذا خير فيه تقريع وتوبيخ والغاية تدخل تحت المغيا في هذا الوجه وقيل المعنى الهاكم التكاثر بالاموال والاولاد الى ان متم وقبرتم مضيعين اعماركم في طلب الدنيا معرضين عما يهمكم من السعي لاخرتكم فتكون زيارة القبور عبارة عن الموت والتكاثر بالمال والولد كما روي انه عليه السلام سمع انه يقرء هذه الاية ويقول بعدها يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك الا ما اكلت فافنيت او لبست فابليت او تصدقت فامضيت وفيه تحذير عن الدنيا وترغيب في الاخرة والاستعداد للموت وقال الحسن رحمة الله يغرنك كثرة من ترى حولك فانك تموت وحدك وتبعث وحدك وتحاسب وحدك

قوله كلا سوف تعلمون الخ ردع عما هم فيه من التكاثر وثم كلا الثاني تاكيد لتكرير الردع وكلا الثالث تكرير للتنبيه تاكيدا **قوله** لو تعلمون علم اليقين جواب لو محذوف والعلم مصدر اضيف الى مفعوله وانتصابه بنزع الخافض قوله اليقين صفة لموصوف محذوف والمعنى لو تعلمون ما بين ايديكم علم الامر اليقين اے لو علمتم ما تستيقنونه لفعلتم ما لا يوصف انتہی روح البیان وغیره ۵ لترون الجحيم ثم لترونها عين اليقين ۵ البتہ تم دیکھو گے دوزخ کو پھر ہر طرح البتہ مقرر دیکھو گے دوزخ کو صریح اپنے آنکھوں سے **ف** بعد حساب کے سب نیک اور بد کو دوزخ پرسے گذرنا ہوگا جو پل صراط دوزخ پر ہوگی اوسوقت دوزخ کو صریح دیکھینگے

قوله لترون الخ جواب قسم مضمر اكد به الوعيد ثم لترونها تكرير للتاكيد ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم ۵ پھر البتہ پوچھا جاویگا اوس دن نعمتوں سے دنیا کی **ف** اور سوال نعمتوں سے تین طرح پر ہوگا اول یہہ کہ اس نعمت کو تمنے کسطور سے کمایا حلال وجہ سے یا حرام سے

دوسرا یہہ کہ اون نعمتونکو کہان صرف کیا اللہ تعالے کی رضامندی مین یا نارضامندی مین تیسرا
یہہ کہ اس نعمت کے شکر کے بدلے مین تمنے کیا کیا اور کہا بعض نے کہ مراد نعمت سے صحت اور
فراغت ہے وفی الحدیث نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحة والفراغ وقد قال معاویة بن
قرة شدة الحساب یوم القیامة علی الصحیح الفارغ یقال له کیف أدیت شکرہما وعن الحسن رحمة اللہ
ما سوی کن یؤدیہ وثوب یواریہ وکسرة تقویہ یسأل عنہ ویحاسب علیہ وقال بعض السلف
من اکل فسمن ونام فرغ محمد لم یسأل عن نعیم ذلک الطعام وقال رجل للحسن رحمة اللہ علیہ ان لنا جارا
لا یاکل الفالوذج ویقول لا اقوم بشکرہ فقال ما جہل جارکم نعمة اللہ علیہ بالماء البارد
اکثر من نعمة بجمیع الحلاوی ولذلک قال علیہ السلام اول ما یسأل العبد عنہ من النعیم الم نصح
جسمک ونرویک من الماء البارد وفی عین المعانی عن النعم الخمس شبع البطون وبرد الشراب ولذة
النوم وظلال المساکن واعتدال الخلق وقال ابن کعب النعیم ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ ہو الرحمة
والنعمة بالآیتین وہما قولہ تعالے یعرفون نعمة اللہ ثم ینکرونہا وقولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمة
للعالمین بیت وہمہ راز دعوت وملت واتباع سنت او خواہد پرسید + نعمتیست بزرگ از خدا
کہ بر ثقلین + سپاس داری آین نعمت است فرض العین + وفی الحدیث الا یستطیع احدکم
ان یقرأ الف آیة فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الف آیة فی کل یوم قال اما یستطیع احدکم
ان یقرأ الہاکم التکاثر مرة علی قال السیوطی رحمة اللہ فی الاتقان ان القرآن ستة آلاف آیة
وما ئتا آیة فاذا ترکنا زیادة الالاف کان الالف سدس القرآن وہذہ السورة تشتمل علی سدس مقاصد
القرآن اور تحقیق یہہ سورہ برابر ہے نصف قرآن کے یا چوتہائی کے اور ظاہر اہزا سے مراد
تکثیر ہے ومن اللہ التوفیق والارشاد واللہ اعلم

سورة العصر

یہہ سورت مکی ہے اور اسمین تین آیتین اور اڑسٹھہ حرف ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالْعَصْرِ ۝
قسم ہے زمانے کی کہ انسان کی عمر بہی اوسی مین داخل ہے جو اسکے پونجی کی مانند ہے اعتقادات
حقہ اور اعمال صالحہ اور نیک حالات کے حاصل کرنے مین یا قسم ہے نماز عصر کے وقت کی
کہ سود اور زیان کے ظہور کا وقت ہے رات دن کے عملو مین یا قسم ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی عصر کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا اور وقت ولایتو نکے ساقین ہوٹنے کا ہے
اور اسوقت مین جو کوئی اس نور سے منور ہوا تو ہمیشہ کا نفع اور فائدہ حاصل کیا اور جو کوئی
اس نور سے محروم رہا تو بالکل نقصان اوسکو نصیب ہے ط **عزیزی** ط قولہ تعالے
اقسم سبحانہ بصلاة العصر فانہ کثیرا ما یطلق العصر ویراد صلاة اور یہہ واسطے فضیلت اوسکی کے
جو مردو تن ہے واسطے ہونے مابین شفع کے کہ نماز ظہر کی ہے اور مابین وتر النہار کے کہ وہ
نماز مغرب کی ہے اور کہا بعض کبار نے نماز عصر کے ساتہہ رکعتون اپنے کی جو چار ہین
اشارہ ہے طرف تعینات اربع ذاتیہ اور اسمائیہ اور صفاتیہ اور افعالیہ کے بیچ مرتبہ جمال کونیہ

ساہتہ فعل کے جیسا کہ تحقیق یہہ اشارہ ہے طرف اوسکی بیچ مرتبہ جمال الہیہ کے بالفعل اور بیچ
حدیث شریف کے ہے من فاتتہ صلوٰة العصر فکانما وتر اهلہ ومالہ
ای نقص اور سر وعید کا یہہ ہے کہ تحقیق تکلیف بیچ ادا نماز عصر کے اشق ہے واسطے منہمک
ہونے لوگونکے بیچ تجارت اپنی کے اور مکاسب اپنے کے اوشغلون اپنے کے ساہتہ معاش
اپنی کے آخر دن مین بسبب ٹھنڈی ہوا کے اوسوقت خاص کہ بیچ زمین حجاز کے پس کسب
حاصل بیچ اوسوقت کے بیچ السہو کے صلوات سے بیچ حکم خسران کے ہے اوسبب سے ہے واسطے
خذلان کے **حکایت** کیا گیا ہے تحقیق ایک عورت تہی پہینچتی بیچ کوچہ مدینہ کے اور کہتی تہی
دلونی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہا اوسکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس پوچہا کیا حادثہ ہوا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا غایب
ہوا میرے سے پس زنا کیا مینے پس جنی مین بچہ زنا سے پس ڈالدیا مینے بچہ کو بیچ سرکہ کے مین
یہانتک کہ مرگیا پہر بیچا مینے اوس سرکہ کو پس آیا ہے واسطے میرے توبہ بیچ پس فرمایا علیہ السلام نے
اے برزنا پس اوپر تیرے رجم ہے بسبب اوسکے اور اے بیچ قتل پس جزا اوسکی جہنم ہے اور بیچ
بیچ سرکہ کے پس تحقیق مرتکب ہوئے تو بسبب اوسکے گناہ کبیرہ کے لیکن گمان کرتا ہون مین
کہ تحقیق تونے ترک کی ہو نماز عصر کی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قسم کہائی
بوقت عصر کے نقص اوسکے کی جیسا کہ قسم کہائی ساہتہ فجر کے پس تحقیق پیدا کیا گیا بیچ
اوسکے جھل البشر آدم علیہ السلام پس ہوگیا واسطے اوسکے شرف زائد اوپر غیر اپنے کے اور
کہا گیا ہے کہ قسم ساہتہ نبوت کے ہے کہ وہ نبوت کہ مقدار اوسکا ہے بیچ اوس چیز کے جو گذرا زمانے
سے مقدار وقت عصر کے دن سے اور وہ زمانہ بعثت حضرت صلعم کے کا ہے القراض اوست
اوسکی کے بیچ آخر زمانہ کے اور وہ ہزار برس ہیں جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے ان استقامت
اومتی فلہا یوم وان لم تستقیم فلہا نصف یوم اور برزگی اس مانے کے اوپر تمام زمانون کے
ظاہر ہے اسلئے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ عصر خیر الانبیاء والمرسلین اور عصر خیر الامم اور خیر الکتب
الہیہ کا ہے اور بیچ اوسکے ظاہر ہوئے تمام کمالات تفصیلاً اور کہا گیا ہے کہ قسم ساہتہ زمانے کے
ہے اور تحقیق فرمایا علیہ السلام نے لا تسبوا الدہر فان اللہ ہو الدہر **روح**
اور بیچ تاویلات نجمیہ کے ہے کہ قسم کہائی اللہ جلشانہ نے ساہتہ کمال دوام زمانے کے اور ساہتہ
استمرار زمانے کے واسطے شمال اوسکے اوپر ولایت نبی علیہ السلام اور نبوت اور رسالت اور خلافت
اونکے واسطے قول علیہ السلام کے کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین ای بین الماء العلم وطین
المعلوم اور واسطے قول علیہ السلام کے نحن الآخرون السابقون اور واسطے قول علیہ السلام کے
از روئے حکایت کے اللہ سبحانہ سے لولاک لما خلقت الافلاک ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی
خُسْرٍ ۝ مقرر آدمی ایک طرح کے ٹوٹے مین ہے **ف** اس سورت کے نازل ہونیکا سبب

سه یعنی بیچ آدم درمیان پانی اور مٹی کے اور درمیان پانی علم اور مٹی معلوم کے ۱۲

یہہ ہے کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تہا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رض سے ایام جاہلیت میں
ہم صحبت تہا سو آپ کے اسلام لانے کے بعد ایک روز اونسے ملا اور بولا کہ اے ابوبکر ہمیشہ عقلمند
اور ہوشیاری سے سوداگری مین نفع اٹہاتی تہے اب تجکو کیا ہوگیا کہ ایک بارگی ایسے ٹوٹے
مین پڑگئے کہ باپ دادے کے دین کو چھوڑدیا اور لات اور عزی کی عبادت سے محروم رہے اور
اونکی شفاعت سے ناامید ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رض نے اوس نادان کے جواب فرمایا
کہ جو شخص حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ ٹوٹے مین نہین پڑتا حق تعالی
اس گفتگو کے بیان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خوبی مین یہہ سورت نازل
فرمائی **عزیزی** قوله تعالی اِنَّ الْاِنْسَانَ التعریف للجنس یعنی الاستغراق
بدلالة صحة الاستثناء من الانسان قوله لفی خسر الخسر والخسران معناه النقصان اور نکرہ واسطے
تفخیم کے ہے اے لفی خسران عظیم لا یعلم کنهه الا الله اسواسطے کہ اس المال اسکا کہ عمر ہے دم
بدم کم ہوتی جاتی ہے اور سبب قرب الہی کے تحصیل کا اور رضامندی اور ثواب اوسکا
ہاتہہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر وہی عمر گناہون کے اور شہوتون فانی کے شغل مین گذاری
جو حق تعالی کی درگاہ سے دور کرنیوالے اور اسکے غضب اور عذاب کو اپنی طرف کہینچنے
والے ہین تو ٹوٹے پر ٹوٹا کہایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگ ایمان لائے یعنی اپنی عمر سے
فائدہ کہایا اسواسطے کہ ایمان ہی ایک طرح کی معرفت ہے اور وہ سعادت ابدی کا فائدہ
دنیوالا اور قرب الہی اور ملائکہ کے ملنے کا سبب ہے **عزیزی وبحر وغیرہ**
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۵ اور کام کئے اچہے اور
اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسریکو درست اعتقادونکے اور بہلے کامونکے اور نیک
خلقون کے اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو سہارنے کے **ف** اور ان دونو
لفظون کے لانے مین یعنی حق اور صبر کے اشارہ اس بات کیطرف ہے کہ مرتبہ ارشاد اور تکمیل کا
روحانی طبابت کی مانند ہے اور طبابت مین دو چیزین ضرور ہین اول دوا کی تجویز دوسرے
پرہیز کرانا پس وتواصوا بالحق دوا کر نیکے طرف اشارہ ہے اور وتواصوا بالصبر کنایت ہے
پرہیز سے پس بغیر ان دونون امر عظیم کے صحت روحانی کا حاصل ہونا محال ہے اور جب
یہہ دونو باتین سرانجام کو پہنچین تو طبابت روحانی کا کام درست ہوگیا اور ارشاد اور تکمیل کا
کارخانہ جم گیا اور جو منفعت کہ اس کارخانے مین حاصل ہوتی ہے اندازے حساب کے
اور احاطے سے قیاس کے باہر ہے اس واسطے کہ جو شخص صاحب ارشاد یعنی مرشد کی وصیت
کے موافق عمل کرتا ہے تو ثواب اسکے عمل کا بتانے والے کے نامہ اعمال مین بہی لکہا
جاتا ہے اور یہہ سلسلہ قیامت کے دن تک تمام نہوگا اسیواسطے صحابہ کرام کا ثواب کہ
اونکے ارشاد اور تکمیل کے سبب تمام امت صلاحیت کی راہ چلتے ہین اور اسیطرح بڑے مجتہد کہ

انکے مذہبونپر لوگ قیامت کے دن تک چلے جاوینگے اور اسیطرح طریقت کے خانوادی والے کہ اونکے وصیتون سے طالب اور مرید دنیا کی زندگی پہر نیک عمل کئے جاتے ہین اور قرب کے مرتبونکو پہنچتے ہین کوئی ثواب اسکو برابر نہین ہوسکتا اور یہہ مرتبہ کمال منفعت کا ہے کہ تہوڑے عمر مین ثواب قرنونکا حاصل ہوا ہر چند کہ وصیت کا لفظ عرف مین خاص اس چیز کیواسطے ہے کہ مرنیکے بعد اوسکے واسطے فرماتے ہین لیکن قران کے عرف مین تاکیدی امر کو بہی وصیت فرمایا ہے قال اللہ تعالے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا اور وصیت کی ہے ہمنے آدمی کو اپنے ماباپ سے نیکی کرنیکے اور فرمایا علیہ السلام اقسم ربکم بآخر النہار ان ابا جہل لفی خسر الا الذین آمنوا اسے ابابکر رض وعملوا الصالحات اسے عمر رض وتواصوا بالحق اسے عثمان رض وتواصوا بالصبر اسے علی رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ البتہ اگر نہ نازل ہوتا قرآن مگر یہہ سورہ یعنی والعصر تو البتہ کفایت کرتا لوگونکو واللہ تعالے اعلم بالصواب **سورۃ الہمزۃ** یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین نو آیتین اور تینتیس کلمے اور چار نوے حرف ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ خرابی اور افسوس ہے ہر عیب کرنیوالے کو اور ہر بدگوئی کرنیوالے کو

ف ان دونو لفظونکے ایک معنے ہین پس تکرار محض تاکید کیواسطے ہے ہمزہ اوس شخص کو کہتے ہین کہ روبرو برا کہے اور لمزہ اوسکو کہتے ہین کہ پیٹہ پیچہے برا کہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ وہ ہے کہ ہاتہہ اور سر اور آنکہہ اور ہونٹے اشارہ لوگونکی حقارت کا کرے اور لمزہ وہ شخص ہے کہ زبان سے ان باتونکو کہے غرض ہر طور سے یہہ دونون لفظ معنونمین ایک دوسرےکے قریب ہین اور مدعا تکرار سے تاکید ہے کہ لوگونکی ذلت اور بے آبروئی نکرے اور اس فعل بد سے بچے اور اکثر یہہ فعل بد طعن کے طور پر نسب یا شکل یا افعال مین ظہور کرتا ہے پہر جو اس قسم کے لوگ اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرنے مین سب کے روبرو ایذا دینے مین مبالغہ کرتے ہین تو حق تعالے نے بہی عذاب دائمی کا وعدہ فرمایا جیسے کہ لفظ ویل کا اسکے خبر دیتا ہے اسلیئے کہ زبان عرب مین ویل عبارت ہے بلائے شدید سے جو دائمی ہو اور اصل اس خلق بد کے سبب کرنا فخر کا ہے لوگونپر بسبب مال کے یا عمدہ نسب اور خوبصورتی اور عمل نیک اور اخلاق پسندیدہ بہی اس قسم مین سے ہین تو اسواسطے دنیا دار لوگ اپنا فخر اور بڑائی ثابت کرنیکو اپنے ہم جنسون پر طعن شروع کرتے ہین تاکہ اپنی بزرگی ثابت کرین اور اس سورہ کی نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ تین کافر تہے ایک تو عاص بن وائل سہمی اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخزومی اور تیسرا اخنس بن شریق ثقفی ہر مجلس مین بدگوئی آنحضرت صلعم اور مسلمانونکی کرتے تہے اور اونپر طعن وتشنیع کرتے تہے اور بعض اونمین سے جیسے اخنس بن شریق آنحضرت صلعم کے سامنے بہی تکرار اور بحث کرتا تہا سو اونکے حق مین یہہ سورۃ نازل ہوئی **الذی جمع** ۵ ویل ہو

مبتدا خبرہ **قولہ** لکل ہمزۃ لمزۃ الہمزۃ الکسر واللمز الطعن ۵ **روح** ۵ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا
وَّعَدَّدَهٗ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۚ وہ عیب اور غیبت کرنیوالا جو جمع کرتا ہے مال اور
شمار کرتا ہے اپنے مال کی جو سمجھتا ہے اپنے گمان مین وہ بات کہ مال اوسکا ہمیشہ رہیگا اوس بابر
ف اسمین اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ جمع کرنا مال کا خرچ کرنے اور بخشش کرنے کیواسطے
نہین ہے بلکہ بخل کرتا ہے اور بار بار اوسکو گنتا ہے کہ کچھ اوسمین سے کم نہ ہو جاوے تو حرص
اور بخل کے صفتین دونون اوسمین جمع ہوئین ہین اور اس قسم کے لوگون سے اگر بخل کی
وجہ پوچھی جاتی ہے تو کہتے ہین کہ ہمنے مال کو زمانے کی نشیب اور فراز کے واسطے رکھا ہے
كَلَّا یون نہین ہے جو وہ سمجھا ہے بلکہ لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۞ ہرطرح البتہ ڈالا جاویگا وہ
حطمہ مین جو ایک مکان ہے دوزخ مین **ف** یعنی اس شخص کے پوری سزا ہے اسواسطے
پہلے تسلط اور غلبہ آگ کا صورت پر ہے کہ جلنے کے بعد نہایت خراب ہوجاتی ہے بعد اوسکے
نوبت گوشت اور پوست کو پہنچتی ہے بعد اوسکے ہڈیان ٹوٹنے کے پہر نہ تو ذات اوسکی
قائم رہیگی اور نہ حسن او جمال پہر جو مال کہ ثمرہ اسکا یہہ ہو اوسکو ہمیشہ رہنیکا سبب جاننا
کمال نادانی ہے **عزیزی** ۵ **وغیرہ** ۵ **قولہ** الذی جمع مالا بدل من کل کذا
قیل للذی جمع مالا وتنکیر مالا للتفخیم والتکثیر الموافق لقولہ تعالی وعددہ اے عدہ مرۃ بعد اخری
اور کہا گیا ہے معنے عددہ اے جعلہ عدۃ وذخیرۃ لنوائب الدہر وکان للاخنس المذکور
اربعۃ الاف دینار او عشرۃ آلاف قولہ کلا ردع لہ یعنی نہ خیانت کہ آدمی پندارد قولہ لینبذن
جواب قسم مقدر **روح البیان** ۵ اور اسکے معاملے کے بیان کرنیکو بطور سوال جواب
کے ایک عبارت اور ارشاد فرمائی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۞ اور تو کیا جانتا ہے
کہ کیا ہے وہ توڑنے والے یعنی اس قبیل سے نہین کہ کسی کی قیاس مین آجاوے بلکہ
نَارُ اللّٰهِ یہہ خدائی آگ ہے یعنی اوسکی غضب اور قہر کی ہے الْمُوْقَدَةُ ۞ کہ سلگائی
گئی ہے بندونکی گناہ اور بے ادبیونسے الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۞ وہ آگ ہے
کہ جھانک لیتی ہے دلونکو اور حقیقت اس کلام کی یہہ ہے کہ جو آگ کہ عالم میں ہے اول اسکی
تاثیر بدن پر ہوتی ہے بعد اسکے ان چیزون کو بدن کے اندر مین درجہ بدرجہ جلاتی ہے
یہانتک کہ اخلاط اور ارواح اور اعضاء اصلیہ تک پہنچتی ہے اور یہہ آگ قہر الہی کی آگ ہے
کہ اول نفس ناطقہ کو صدمہ پہونچاتی ہے اور وہانسے دل کو کہ درد کے حق مین سب اعضا سے
نازک ہے اور تہوڑے سے درد مین پریشان ہوجاتا ہے دکھہ دیتی ہے پہر جو غلبہ اس آگ کا
دلپر ہوگا تو رنج اور دکھہ دینے مین بہی بڑے درجے کو ہوگی اور اس جہان مین جو آگ کہ اس
آگ سے مشابہ ہے سو وہ تپ کی آگ ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے الحمی من
فیح جہنم یعنی تپ دوزخ کی بہاپ ہے اور یہہ بہی حدیث مین وارد ہے کہ الحمی حظ المؤمن من النار

یعنی تپ حصہ ہے مسلمان کا دوزخ کی آگ سے لیکن یہہ تپ کی آگ اس موعود آگ سے دو راہ سے کم ہے اول تو یہہ کہ نفس ناطقہ مین کہ مجردات مین سے ہے چندان اثر نہین کرتی ہے دوسرے یہہ کہ بخارات اس تپ کے آگ کے اور جوش اس گرمی کا بدن کے مسامون کی راہ سے نکل جاتا ہے ور سینہ نکل آتا ہے سو وہ تخفیف کا سبب پڑتا ہے بخلاف آتش موعود کے کہ حال اسکا یہہ ہے اِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ مقرر یہہ آگ اونپر بند کی گئی ہے یہہ سب لٹکتے ہون گے لمبے ستونون مین اور رسیون سے باندہ کے جکڑ دیے جاوینگے تاکہ ہاتہ پاؤن نہ ہلاوین اور گرمی انکے اندر کی کسیطور سے کم ہنو اور بعض مفسرنے یون نقل کیا ہے کہ دوزخ کی آگ کو سرپوش کرکے اوپر سے اون سرپوشونکے آگ کے لمبے لمبے ستون ڈال دینگے کہ کسیطور سے ہوا کا جانا اسکے اندر ممکن ہنو نعوذ باللہ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اوقد علیہا الف سنۃ حتی احمرت ثم الف سنۃ حتی ابیضت ثم الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے عجبا ممن یعصی اللہ علی وجہ الارض والنار تسعر من تحتہ ۞ **قولہ** التی تطلع الخ صاحب کشف الاسرار فرمودہ کہ آسشنے کہ بدل راہ یابد محبت حسین منصور قدس سرہ فرمودہ کہ ہفتاد سال آتش نار اللہ الموقدۃ در باطن ما زدند تا تمام سوختہ شد ناگاہ شررے از مقدحۂ انا الحق بیرون جست و در ان سوختہ افتاد سوختہ باید کہ از سوزش ما خبر دہد **ع** اے شمع بیا تا من و تو زار بگرییم ۞ کاحوال دل سوختہ ہم سوختہ داند ۞ نسأل اللہ تعالی ان لا یذلنا بالاحتجاب انہ الوہاب واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الفیل

سورۃ الفیل

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئس کلمے اور ستانوین حرف ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ کیا نہین دیکہا تونے کیا کیا تیرے رب نے ہاتی والون سے یعنی اس لشکر سے جو کعبۃ اللہ کے ڈہانے کو آگے آگے ہاتی لایا تہا **ف** یہہ قصہ اہل تفسیر نے یون بیان کیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حبشی نجاشی کی طرف سے جو تمام حبشی کے ملک کا بادشاہ تہا یمن کا صوبہ ہوکر آیا اور یمن نے لوگونکو دیکہا کہ حج کے موسم مین ہر اطراف وجوانب سے نذر ونیاز لیکر مکہ معظمہ کو جاتے ہین پوچہا کہ یہہ لوگ کیا ارادہ رکہتے ہین اور کہان کو جاتے ہین لوگون نے سارا احوال بیان کیا تو نخوت اور سرکشی نے کفر کے اس مردود کے دلمین جوش مارا اور حکم کیا کہ اوس گہر کے مقابلے مین اس شہر مین بہی ایک گہر تیار کرو پہر صنعاء مین کہ یمن کے ملک کا پایۂ تخت ہے اچہی خوشرنگ پتہر ونسے ایک کلیسا بنایا اور اوسکا قلیس نام رکہا اور اوسکے در و دیوار کو زر و جواہر سے مرصع و مزین کیا اور بتونکو اچہے اچہے لباس پہنا کر خوب زر و زیورسے آراستہ کرکے اوس گہر مین بٹہلایا اور عطر اور گلاب اور مشک در و دیوار پر چہڑکایا اور انگیٹہیان عود وعنبر کی روشن کروائین اور گرد اگرد اوسکے مکانات بہت عمدہ

مسافرونکے واسطے تیار کیئے اور اپنے تمام ملک مین حکم کردیا کہ سب لوگ اوس گہر کے طواف کے
واسطے حاضر ہوا کرین یہہ بات قریشون پر اور سب مکہ معظمہ کے رہنیوالون پر شاق گذری تہا
اسی عرصے مین ایک شخص بنی کنانہ کی قوم کا یمن مین جاکر بادشاہ سے ملکر اوس گہر کی روشنی
اور جاروب کشی کی خدمت پر معین ہوا چند روز گذری تو بے تکلف ہر وقت آنے جانے
لگا ایک رات اس گھر مین جا بجا پاخانہ پہر کر بہاگ گیا صبح کو جو لوگ اس ناپاک گہر کے
طواف کے واسطے آئے اور یہہ معاملہ دیکہا تو الٹے پہرے اور یہہ خبر بادشاہ کو پہنچائی
اوسنے حکم کیا کہ اسکو تحقیق کرو کہ یہہ کام کسنے کیا ہے آخر ثابت ہوا کہ یہہ کام مکہ کے
رہنیوالے نے کیا ہے اسبات سے وہ مردود نہایت غصے ہوا اور چاہا کہ اسکے عوض مین
مکہ معظمہ کے ہتک حرمت کرے وہ اسی خیالمین تہا کہ ایک اور نیا شگوفہ کہلا کہ ایک قافلہ
حرم کے رہنے والون کا اوس گہر کے متصل شب باش ہوا صبح کو چلنے کے وقت آگ
جلائی تہی کہ کوئی چیز گری پڑی ہو تو نظر آجاوے اتفاقا اس وقت ہوا تیز چلنی شروع
ہوئی اور آگ اڑکر اس گہر کے اسباب اور سامان مین جا لگی اور تمام فرش فروش اور
زیور اور جواہر اوس گہر کا سب جل گیا اور در و دیوار اور نقش و نگار دہوئین سے سب خاک
سیاہ ہوگئے قافلے والون نے جو یہہ معاملہ دیکہا ڈر کر بہاگے بادشاہ نے پہر حکم کیا
کہ اسبات کو تحقیق کرو یہہ حرکت کس سے ہوئی ہے جب اسبات کی خوب چہان بین ہوئی تو آخر کو
معلوم ہوا کہ یہہ حرکت بہی مکے والون سے ہوئی ہے یہہ بات سنکر بادشاہ کمال غصے مین
آیا اور بہت سی فوج اور بارہ ہاتہی کہ انمین ایک کا نام محمود تہا نہایت قد و قامت مین بڑا
اور قوی تہا اور سب ہاتہیون سے آگے آگے چلا کرتا تہا ساتہ لیکر خانہ کعبے کے توڑنے
کو چلا پہر راہ مین جو شہر اور جو قوم کہ ملتی تہے تو اوس شہر اور قوم کے لوگ عاجزی اور
زاری کرتے تہے کہ اس گہر کو نہ چہیڑو اور جو تجہکو چاہئے بدلے مین اوسکے ہم سے لے
اس مردود نے ہرگز قبول نکیا یہانتک کہ مکہ معظمہ کے متصل پہنچا اور مکے والے یہہ خبر
سنکر اپنے لڑکے بالے مال اسباب لیکر پہاڑون پر چلے گئے مگر آنحضرت صلعم کے دادا
عبد المطلب تنہا مکہ معظمہ مین رہ گئے تہے جب یہہ حال دیکہا تو وہ بہی حیران اور پریشان
ہوکر مدد غیبی کے منتظر تہے کہ یکا یک سبز چڑیاں جدہ کی طرف سے کہ دریائے شور کا بندر ہے
اور مکہ معظمہ سے مغرب کی جانب کو واقع ہے غول کے غول جمع ہوکر ابرہہ کے لشکر کی طرف متوجہ
ہوئین اور ہر چڑیا کے پاس ان چڑیون مین سے تین تین کنکریاں تہین مسور سے بڑی اور
چنے سے چہوٹی ایک تو چونچ مین اور دو دو پنجون مین پہر جب برابر اس لشکر کے پہنچین تو
اون کنکریونکو ڈالنا شروع کیا اور خاصیت ان کنکریونکی یہہ تہی کہ جسکے سر پر لگتی تہی تو
اوسکے پاخانہ کی راہ سے نکل جاتی تہی اور اندر اسکا جلا دیتی تہی اور یہہ حادثہ وادی

محسر مین ہوا تہا جو کہ معظمہ سے چہہ کوس بطرف عرفات کے راستے مین ہے اور اس حالت مین وہ لشکر
اسی جنگل مین تہا اور بڑا ہاتہی اُسکا جسکا نام محمود تہا اس جنگل مین گہٹنے ٹیک دیے تہے
اور ٹہٹہک رہا تہا اور ہرگز قدم آگے نرکہتا تہا اور دوسرے ہاتہی بہی ٹہٹک رہے تہے اور جب
ہاتہیونکو یمن کی طرف لے چلتے تہے تو جلد جلد چلتے تہے اور جب کعبہ شریف کی طرف کو ہانکتے تہے
تو گہٹنے ٹیک کر بیٹہہ جاتے تہے اور قدم آگے نرکہتے تہے بادشاہ نے فیلبانکو دہمکی دی اور
غصہ کیا کہ یہہ سب تمہاری شرارت سے ہے تم چاہتے ہو کہ یہہ اس گھر کا معتقد ہو جاوے میرا
ایسی باتونپر اعتقاد نہین رہتا یہہ تو اسی گفتگو مین تہا کہ چڑیون کے غول آ پہنچے اور تمام لشکر
ہاتہیون سمیت غضب الٰہی کا پامال کر ڈالا اور مال اور متاع کہ انکے پاس تہا سب اوس جنگل مین
پڑا رہگیا مکے کے لوگون نے جو پہاڑون پر بہاگ گئے تہے جب آئے اور خرابی انکی دیکہی تو ایک بارگی اوترکر
لوٹنا شروع کر دیا اور خوب دولت دنیا اور اسباب جمع کر لیا اور قریشیون مین جو دولت تہی
تو وہی دولت تہی اور وہ کنکریان نبوت کے وقت تک بلکہ بعد اسکے بہی لوگون کے گہر مین
تہین عبرت کے واسطے لوگون نے رکہہ چہوڑی تہین اور صحابہ مین بہت لوگون نے وہ کنکریان
دیکہین تہین اور ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قصے کے پچپن روز بعد
ہوئی سو اس سورت مین اُس قصے کا بیان کرتے ہین قریشیونکو نصیحت دینے کو عزیز نے

قولہ الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل الخطاب لرسول صلی اللہ علیہ وسلم
والہمزۃ لتقریر رویۃ بانکار عدمہا وکیف معلقۃ لفعل رویۃ منصوبۃ بما بعدہا والرویۃ علمیۃ لان
النبی علیہ السلام ولد عام الفیل ولم یرہم والمراد باصحاب الفیل ابرہۃ و قومہ اور کہا فتح الرحمن مین
کہ ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مہینے ربیع الاول کے ہے پس درمیان اصحاب فیل
اور مولد شریفہ علیہ السلام کے پچاس راتکا فرق ہے اور وہ سنہ ۶۱۶۳ چہہ ہزار ایکسو تریسٹہہ کا تہے
اُترنے آدم علیہ السلام سے اور بیچ حواشی ابن شیخ کے مذکور ہے کہ تہے عبد المطلب اور ابو مسعود
ثقفی دیکہتے اوپر جبل کے لشکر ابرہہ کو جسوقت کہ پہینکے اونپر کنکریان ابابیلون نے پس ہلاک
ہوئے وہ پس کہا عبد المطلب نے واسطے یار اپنے کے کہ ہوگی قوم ایسی کہ نہین سنا جاتا اونکے
آہٹ اور اُترے وہ دونو پہاڑ سے پس داخل ہوئے لشکر مین پس ناگہان وہ لوگ قوم ابرہہ
مردہ تہے پس جمع کیا اون دونون نے سونے اور جواہر سے اور رکہو دیے ہر واحد نے اون
دونکا نومین سے واسطے اپنے گڑہے اور بہر آنکو مال سے اور ہوگیا یہہ سبب غنا اون دونونکا
اور بیچ کلام سبط ابن جوزی کی مسطور ہے کہ سبب غنا عثمان بن عفان کا یہہ ہے کہ تحقیق باپ
اونکے عفان اور عبد المطلب اور ابا مسعود ثقفی جبکہ ہلاک ہوا ابرہہ اور قوم اوسکی تہی وہ دل
اوسکے جو اترا جانب حبشے سے پس لیا عفان وغیرہ نے اموال ابرہہ اور اصحاب اوسکیکا اور
اور دفن کیا اوس مال کو خوف قریش سے پس ہوگئے وہ غنی تر قریش مین اور اکثر انکے مال مین

اور جبکہ عفان تو وارث ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور وار ہے اور یہ اسکی ہی قصہ قراحطہ کا اور وہ
یہہ ہے کہ بتحقیق آبا سعید کبیر قراحطہ اور وہ ایک جماعت ملحد ونکی ہتی ظاہر ہوئی وہ کوفہ مین
سنہ دوسو ستر ہجری مین گمان کرتے تہے یہہ کہ نہین ہے غسل جنابت سے واجب اور حلال کیا
شراب کو اور بتحقیق وہ نہین روزہ رکہتے تہے سال مین کوئی مگر نیروز اور مہرجان کو اور
زیادہ کرتے تہے بیچ اذان اپنی کے وان محمدا ابن الحنیفۃ رسول اللہ اور بتحقیق حج اور عمرہ بیت المقدس
کی طرف کرتے تہے اور فتنہ مین پڑے ساتہہ اونکے ایک جماعت جہال وغیرہ سے اور
قوی ہوئی شوکت اونکی یہانتک کہ موقوف ہوا حج بغداد سے بسبب اونکے اور کثیر ہوا
فساد اور پہیلا اوسکا شہرون پر اور قتل کیا اُسنے مسلمانونکو اور متمکن ہوئے ہیبت اوسکی
دلون پر اور بہت ہوئے تابعدار اوسکے اور گیا طرف اوسکے لشکر خلیفہ مقتدر کا جو کہ
خلیفہ ہے بنی عباس کا یہانتک کہ قوم قرامطہ داخل ہوئے مکہ مین اور بہت قتل کیا حاجیونکو
مسجد حرام مین بہت قتل کرنا اور لاشین چاہ زمزم مین ڈالدین اور حجر اسود کو گرز مارکے
توڑ ڈالا پہر اکہاڑ کر اپنے ملک کو لیگئے اور بیس برس سے زیادہ اونکے پاس رہا پہر اوسنے
تیس ہزار دینار کو خرید کر مکہ مین لائے اور اوسیجگہہ پر رکہا انتہے روح البیان

مجالس ابرار قولہ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَّأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ
طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ لـ کیا نکیا اونکی مکر کو خرابی اور گمراہی مین یعنی وہ جو مکہ کے
ڈہانیکو آئے تہے اونکا کیا حال کیا اور بہیجا اونپر دریا کی طرفسے اُڑتے جانورونکی گروہ
گروہ اور ٹکریان ٹکریان اور جو چلین اور پنجے کتے کے سے اور سر باز یا شکرے کا سا جو تَرْمِيهِمْ
بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ پہینکتی ہی اون ہاتہی والونپر سخت ڈلی مٹی کے جیسے پتہر
ف اور ابابیل کا لفظ اصل لغت مین جوق جوق کے معنونمین ہے اور اوسکا واحد
مستعمل نہین ہے لیکن قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا واحد اَبِّیل یا اُبُّول یا اِبَّال ہے
اور عرف مین ابابیل ان جانورون مشہور کو کہتے ہین اور نہیں جانور جو سنگریزہ لیکر
آئے تہے انصورت کے تہے اور جو اصحاب فیل بڑے بڑے جانور ونکہ کہ ہاتہی ہے خانہ کعبہ کے
گرانے کو لائے تہے تو اونکے مقابلے مین ایک ادنی ضعیف جانور کو چہوٹے سے چہوٹا اسباب
کہ کنکریان ہین دیکر اون پر بہیجا تاکہ معلوم کرلین کہ تائید الہی کے سبب سے ضعیف مخلوق
بڑے قوی مخلوق کو زیر کرتی ہے اور بغیر اوسکے مدد کے بڑی زبردست مخلوق سے کچہہ
نہین ہوسکتا اور تاثیر ان کنکریون کی جو کچہہ کہ انکے بدنونپر ظاہر ہوئی تہی بیان اوسکا
اس آیت مین ہے کہ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝ پہر کر ڈالا اون لشکر والون کو
جیسے گہاس کہائے ہوئے یعنی گہاس جو جانور کہا کے اخیر چہوڑ دیتے ہین اور یہہ
اشارہ ہے اعضا کے ٹوٹ پہوٹ جانیکی طرف قولہ ارسل علیہم طیرا عطف علی

قوله الم یجعل قوله ابابیل صفة طیرا قوله ترمیهم بحجارة صفة اخری لطیرا قوله من سجیل من طین قوله کعصف ماکول من حذف المضاف واقامة المضاف الیه مقامه ای کعصف ماکول الحب اور کہا بعض العارفین نے جو شخص کہ ہووے اعتماد اوسکا غیر خدا پر تو ہلاک کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ ساتھ کمترین مخلوق اپنی کے آیا کیا نہین دیکھا تو نے اصحاب فیل کو جبکہ اعتماد کیا اُنہون نے اوپر ہاتھیون کے قوی مخلوق اللہ کی سمجھکر پس ہلاک کیا اونکو اللہ نے کمترین مخلوق ابابیل سے **روح البیان** مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ فیل کو تو عافیت دیتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ زندگانی دنیا مین خسف اور مسخ سے **بیضاوی** واللہ اعلم

سورۃ القریش

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چار آیتین اور سترہ کلمے اور تہتر حرف ہین اور قریش نام ہے ایک قبیلے کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اکثر اصحاب آپکے بھی اسی قبیلہ سے تھے اور یہہ قبیلہ رہنے والا مکہ معظمہ کا تھے اور بیت اللہ کے اور چاہ زمزم کی خدمت ہمیشہ سے انہی کو سپرد تھے اسیواسطے رہنے والے اور ملک یمن اور شام کے اور دوسرے عرب کے شہر ونکے بیت اللہ کے حرمت کے سبب اس قبیلہ کو معظم اور مکرم جانتے تھے اور جہان یہہ جاتے تھے نذر اور نیاز اور قربانیان انکو ملتی تھین اور اسی وسیلے سے کہ معظمہ مین بخوبی تمام گذران کرتے تھے باوجود کمال خشکی کے اور عدم زراعت کے اور بڑی نعمت خانہ کعبہ کی برکت سے تمہاری امداد فرمائی ہے اور حقیقت مین تمہ رشتون پر احسان کرنا گویا تمام عالم پر احسان ہے واللہ عالم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ واسطے الفت اور عزت اور ملاقات قریش کے آپسمین ملنے اونکے کے مسافر ہیسے جاڑے اور گرمی کے **ف** قریش کو ہر برس دو سفر رہتے تھے موسم جاڑے کے یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف جاتے تھے سوداگری کو اور جسطرف جاتے تھے سب لوگ انکی حرمت اور عزت کرتے تھے بسبب اسکے جو یہہ مکہ کے رہنے والے تھے سو خدا تعالیٰ مکے کے رہنے والون قریش پر اپنے نعمتونکا بیان فرماتا ہے ہاتھی والونکو ہلاک کیا اسواسطے کہ قریش سے الفت کرین اور عزت وحرمت کرین یہانپر لام قسمیہ ہے جیسے لتدلاا لاخر الاجل مین اللہ کی قسم ہے کہ وقت نہ ٹلے گا یعنی قسم ہے قریش کی الفت دینے کی اور قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہین کہ تیرہوین دادا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اود بن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالغ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ بن خنوخ بن یارد بن مہلائیل

سورۃ القریش

بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور جو شخص کہ نضر بن کنانہ کے اولاد مین ہے وہ قریش مین داخل ہے اور قریش لغت مین ایک جانور کا نام ہے دریائی جانورون مین کہ سب جانور اونکو پکڑ کے کھا جاتا ہے اور سب پر غالب ہے اور اولاد نضر بن کنانہ کی گردش زمانہ کے سبب مکہ کے شہر سے متفرق ہو کر تمام ملکون مین پہیلگئی ہتی قصی کہ پانچوین دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اون سبکو ادہر اودہر سے بلاکر پہر مکہ معظمہ مین بسایا اسواسطے قصے کو مجمع کہتے ہین اور اس قبیلہ کو اور قبیلہ نسے زبان کی فصاحت مین اور شجاعت اور سخاوت اور ہمت کی بلندیمین اور نسب کی صحت مین غالب تہا اس جانور کے نام پر نام رکھا **قولہ**

لایلف قریش متعلق بقولہ تعالی فلیعبدوا وقیل متعلق بما قبلہ من قولہ فجعلہم کعصف ماکول ویویدہ انہما من مصحف ابی رضی اللہ عنہ سورۃ واحدۃ بلا فصل

روح البیان فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ چاہیے کہ بندگی کرین اس گھر کی صاحب کی جو خدا تعالی ہے نہ کہ بتونکی بندگی کرین اور خدا کا شریک کرین اونکو اور وہ خدا تعالی ہے جسنے کھانیکو دیا قریش کو بہوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت جو صحاب فیل کے ہاتہ سے بچایا اونکو **ف** پہر چاہیے کہ قریش عبادت کرین اس گھر کے صاحب کی اسواسطے کہ عظمت اور بندگی لوگونکے دلونمین اور اونکی معاش کی فراخی اور اونکا مینم ہونا دشمنونسے یہہ سب اسی گہر کے مجاوری اور آستانہ کی دربانی کی برکت سے ہے پہر جب دوسرے لوگ اس مکان سعادت نشان کی خادمونسے اسطور کے تعظیم اور تکریم سے پیش آوین تو اون خادمونکو لازم ہے کہ اس گھر کے صاحب کی کمال درجہ کو تعظیم اور تکریم کرین اسیواسطے رب ہذا البیت کا لفظ اس مقام پر فرمایا ہے گویا اشارہ فرمایا کہ اگر ازراہ کوتہ نظریکے ربوبیت حق تعالے کی تمہاری نظرونسے محجوب ہے لیکن عظمت اور بزرگی تو اس گھر کی ظاہر اور کہلی ہے اور اگر جناب الٰہی کو اس گہر کا صاحب سمجہکر عبادت کرو تو بہی سزاوار ہے الذی اطعمہم من جوع جسنے کہانا دیا ہے اونکو بہوک سے وامنہم من خوف اور امن دیا اونکو ڈر سے باوجود اسبات کے کہ عرب کے قبیلونمین قتل اور لوٹ اور بندی اسقدر مروج ہتی جسکی حد ونہایت نہ ہتی لیکن بیت اللہ کے گرداگرد حرم شریف کی حد تک کہ بعضی طرف دس کوس ہے اور بعضے طرف چہ کوس ہے اور کسیطرف تین کوس اور کسیطرفسے زیادہ ...... ہرگز تعرض اور مزاحمت نکرتے تہے بلکہ اگر کوئی کسیکے باپ یا بیٹے کو مار کر حرم مین جا بیٹہتا تہا تو اوسکا پیچہا نکرتے تہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ان سب امنونکے سوا ایک امن اور ہے کہ حرم کے رہنے والے کو جزام کا مرض ہرگز نہین ہوتا قولہ تعالے ایلفہم الخ بدل من الاول ورحلۃ مفعول بہ لایلافہم فلیعبدوا

ربھذا البیت الذی اطعمہم بسبب یا ئینک الرحلتین التین تمکنوا منہما بو ساطۃ کونہم من جیرانہ وسکان حرمہ وقیل بدعوۃ ابراہیم علیہ السلام یجبیٰ الیہ ثمرات کل شئی وامنھم من خوف وہو خوف اصحٰب الفیل او خوف التخطف فی بلدہم وسکانہم اؤکہا صاحب کتاب نے کہ فرق درمیان عن اور من کے یہہ ہے کہ تحقیق عن مقتضی ہے حصول جوع کو اور تحقیق زائل ہوتی ہے ساتھہ طعام کے اور من مقتضی ہے منع کو لحوق جوع سے وعن ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل قریشا ای ذکر تفضیلہم بسبع خصال لم یعطہا احد قبلہم ولا یعطاہا احد بعدہم النبوۃ فیہم والخلافۃ فیہم والحجابۃ للبیت فیہم والسقایۃ فیہم ونصروا علی الفیل اے علی اصحابہ وعبدوا اللہ سبع سنین وفی لفظ عشر سنین لم یعبدہ احد غیرہم ونزلت فیہم سورۃ من القرآن لم یذکر فیہا احد غیرہم لایلاف قریش تسمیۃ لایلاف قریش سورۃ یرد ما قیل ان سورۃ الفیل ولایلاف قریش سورۃ واحدۃ فلینظر ما معنی عبادتہم اللہ دون غیرہم فی تلک المدۃ واللہ اعلم

سورۃ الماعون

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چھہ آیتین اور پچیس کلمے اور سو اسو حرف ہین اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہہ ہے کہ ابو جہل مردود کی یہہ عادت تہی کہ جب کوئی مالدار بیمار ہوتا تہا تو اوسکے پاس آکر بیٹھتا اور کہتا کہ اپنے یتیموں کو مجھکو سپرد کر اور انکا حصہ میرے پاس امانت رکھہ کہ مین خبر گیری اور خدمت گذاری اونکی بخوبی ادا کرونگا اور دوسرے وارث انہیں زیادتی نکر سکین گے پہر جب انکا مال اپنے قبضے مین کر لیتا تو یتیموں کو اپنے دروازے سے ہانک دیتا پہر وے بچارے ننگے بہوکے دربدر گلی کوچون روتے ہوئے مارے مارے پہرتے اسیطرح سے ایک یتیم ننگ ذلت کا مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس ملعون کی فریاد کرنے لگا آنحضرت صلعم اس یتیم کی رعایت کیواسطے اس ملعون کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکو احوال قیامت سے ڈرایا اس ملعون نے مقابلے مین اس وعظ ونصیحت کے قیامت کا انکار کیا آنحضرت صلعم رنجیدہ ہوکر دولتخانہ کو تشریف لائے پہر یہہ سورت نازل ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ط اے دیکھا تونے اور جانا اوسکو جو جہوٹہہ جانتا ہے قیامت کے آنیکو **ف** یعنی جہوٹہہ سمجھتا ہے دین کو یعنی ملت کو یا جزا کو اور دین ان دونو معنونمین آیا ہے اور یہان دونون معنے ہوسکتے ہین اسواسطے کہ ظلم کرنا یتیمون اور بے کسون پر اور رحم نکرنا فقیرون اور محتاجون پر ملت کے جہٹلانے کی علامت ہے اور جا بجا دین مین تاکید اسی بات کی ہے اور جزا کے یاد نکرنے کی یہہ علامت ہے اسواسطے کہ جو شخص جزا کا معتقد ہے اور اوسکو سچ جانتا ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے وہ یہہ کام نہین کرتا اور اس قسم کے خطاب کرنے مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اگر کوئی چاہے کہ دین کے تکذیب کرنے والونکو علامت سے دریافت کرے تو چاہیے کہ ان علامتون کو خیال کرے تکذیب دین محمدیہ کی اور بالتحقیق تکذیب قیامت اور جملہ انبیا اور کتب سماوی کی ہے اسیواسطے فرمایا آنحضرت صلعم نے والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بے

من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحب النار رواہ مسلم
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھہ مین ہے نہین سنتا
مجھکو یعنی خبر رسالت میری کوئی اس امت مین سے یہودی ہو یا نصرانی ہو پھر مری اوس
حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھہ اوسکے یعنی دین مگر
کہ ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** حضرت صلعم آخر زمانے کے نبی ہین
بھیجے گئے ہین تمام جن وانس کی طرف اب جو کوئی ان لوگون مین سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ
اونپر ایمان نہ لا کر مر گیا بیشک دوزخمین پڑیگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو دل سے اور
مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت حساب مین
نہین آتا اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاری نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کی بعد
جو باقی چھوڑا ہے اور اوسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے بیان اون
آیتون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وہ راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ ایمان کی زیادہ
تقویت پاوین توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالی نے
کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اوسکو
طور سینا اور طور سینین بھی کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالی نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسی
علیہ السلام سے اور بھیجے اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑی ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت
عیسی علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور
فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑ و نکا نام ہے کہ معظمہ مین کہ اونمین سے ایک مین
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اوسمین آپ پر وحی اوتری وہ تین پہاڑ ہین
ایک بوقبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکے قعقعان ہے تین وادی تک اور
پورب طرف اوسکے متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت پیدا ہوئے ابن
قتیبہ نے جو اس امت کے علما سے ہے اور اگلے کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین
لکھا ہے کہ اس مقام مین کچھہ شبہ نہین خوب ظاہر ہے اوسپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیونکہ
جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالی کا سینا سے سو وہ یہی ہے کہ اوتارا توریت کو حضرت
موسے پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت عیسے پر اور وہ
علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گانو مین جسکو ناصرہ کہتے ہین
بہ سبب اوسکے تابعون کا نام رکھا گیا نصاری سیطور پر ظاہر ہونا اللہ تعالی کا فاران سے
یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکہ معظمہ کا ہے اگر کوئی
کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور کوئی جگہ ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے
کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمعیل علیہ السلام کو فاران مین چنانچہ پیدایش کے

اکیسوین باب مین ہے اب بتلاؤ وہ دوسری جگہہ کون سی ہے کہ اوسکا نام فاران ہوا اور بعد حضرت عیسیٰ کے اللہ تعالے نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی ہے اور توریت مین استثنا کے اٹھارہوین باب کے پندرہوین آیت مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت موسے نے یہہ اٹھاویگا تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کردیگا تم اوسکی طرف کان دھریو پھر سترہوین اور اٹھارہوین آیت مین اوسی باب کے مرقوم ہے کہ یہواہ نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچھہ کہا اچھا کہا مین انکے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوس سے فرماونگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوسکی بات نہ سنیگا سزا دونگا مین اوسکو اس کلام مین پوری دلیل ہے ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلعم کی نبوت پر کیونکہ موسے اور قوم اونکی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحق کے ہین اور بھائی اوسکے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ہین اور یہہ نبی جیسا وعدہ اللہ تعالے نے فرمایا اسحق کے بیٹون یعنے اسرائیل سے ہو تو وہ اونہین مین سے ہوا نہ اوسکے بھائیون مین سے اور اگر وہ یہہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے پس بھائی کہنا اونکو درست ہے تو اس تقریر مین لازم آیا بطلان توریت کا اسلئے کہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم نہوا نبی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسے کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ کھڑا نہوگا نبی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعضی یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اوس نبی موعود سے مراد یوشع بن نون تھے کیونکہ یوشع حضرت موسے کے تابع اور اونکے مانند نہتے بلکہ اونکے خادم تھے اونکی زندگی مین اور بعد اونکے دعوت کے مددگار رہے پس ثابت ہوا کہ مراد اوس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسے کے تھے یعنی دعوت کی نصب کرنے اور حدونکی باندہنے اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرائع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلی شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہون کو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سواے ان باتون کے کتنے معجزے اور دلیلین نبی آخرالزمان ہونے پر ہین کہ کسی طرحکا شبہ اور شک اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اوسکے دلمین کچھہ بھی شبہ نہوگا اور اگر کہئے کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بھی نہین ہوسکتا کیونکہ نصارا اونکو خداکا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسیٰ اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چھاپہ مین توریت کی یون لکھا ہے کہ تیری بھائی کے بیٹون مین سے ایک نبی پیدا کرونگا پھر مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین اس مقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہ ناقص عقلونکا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس نبی کی احکام سے منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسیٰ کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کی دشمنون کو سزا دی سوا اسکے اپنی دعوت کی تعدد

مین جہوٹی ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاریٰ اسے یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکہو کہ کیونکر
ہماری خبر اور صفت اوسمین نہین لکہی ہے مگر اوہون نے ہرگز اس بات پر کمر نہ باندہے اور
مقابلہ نکیا علاوہ موجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹہارہوین باب کے بیشک
قتل کئے جاتے اور اونکی پیش گوئی کبہی سچی ہوتی اور انکا دین ہرگز قائم اور دائم نرہتا اور وہ
جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس
بیان سے ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ہے کیونکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ وحی کرونگا اوسکی
طرف اپنے کلام سے اوس سے وہ باتین کریگا جسطرح سے سنیگا او صحف اور الواح اوسکی طرف اوتارونگا
اسلئے کہ وہ امی ہے یعنی انپڑہا کتاب نہین پڑہ سکتا اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کے
سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابدتک تمہارے ساتہہ رہیگا پہر چھبیسوین آیت مین اوسی باب کی
ہے لیکن وہ وکیل روح جسے باپ میرے نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہا دیگا اور
سب چیزین جو کچہہ کہ مینے تمہین کہا ہے تمہین یاد دلادیگا پہر اوسی باب کے تیسوین آیت مین
ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور اسکی
مجہہ مین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے
میرا جانا ہے سودمند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے
تم پاس بہیجدونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے
اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نہ لائے راستے سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر
ندیکہوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین ہین
کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے
وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو وہ سنیگا سو وہ
کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزون سے
پائیگا اور تمہین دکہائیگا اور پندرہوین باب کے چھبیسوین آیت مین ہے پہر جب وہ وکیل
جسے مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے
تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتہہ ہو راہ ہدایت کی
ڈہونڈہنی اے غافلو ذرا غور کرکے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جسمین حضرت موسیٰ اور
حضرت مسیح عم نے آخر زمانہ کی پیغمبر کے آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سے جو
حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو اور سنوار و ایسا ہو کہ تم حشر کے
میدان مین اوس احکم الحاکمین کی اور اونکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر اور حسد کی باتین کہل جاوین

پہر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹہاؤ بہلا دیکہو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا یہان فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہیگا اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام ہے دوسرے وکیل وہ جواب آویگا پس دونونکی شان برابر چاہیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل ع م مراد رکہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلیے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ رہتے تہے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبہی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہوینگے سو ایسے صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کی کسمین نہین پائی اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ جسمین یہہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بہی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہان کی سرداری حکومت کریگا اور اوسمین نہ ایسے وصف ہین حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سوائے ہمارے پیغمبر کے کون ہے باقی دلیلین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت پر توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین موجود ہین جسکا جی چاہے دیکہلے یہان اسقدر بس ہے ؂ **تنبیہ** ؂ اللہم انصر دین محمد

فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ پہر وہ جہٹلانیوالا دین کا وہ شخص ہے کہ زور سے دہکیلتا ہے یتیم کو یعنی اپنے زور سے یتیم کا مال کہاتا ہے اور یتیم سب ضعیفونسے ضعیف ہے پس جو شخص اس قسم کے مسکین اور ضعیف پر بیدہڑک ظلم کرتا ہے تو یقین ہے کہ خدا سے نہین ڈرتا اور اعتقاد عملون کے جزا کا نہین رکہتا پہر بعد اس علامت کے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے ہانک دینے کی علت اوس ملعون کو کمال بخل اور محبت مال کے ہے یہانتک کہ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ اور تاکید نہین کرتا کسیکو کہانا کہلانے پر فقیر کے یہہ اشارہ اسبات کے طرف ہے کہ اپنے مال سے فقیرون کو دینا تو کیا ممکن ہے دوسرے سے بہی کہانا کہلانا فقیرون کو روا نہین رکہتا پس بخل اس شخص کا نہایت کو پہنچا ہے **ع** چون ز کرم سفلہ بود در گران منع کند از کرم دیگران + سفلہ نخواہد دگرے را بکام + خس نگذارد کسے را بجام + فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ پہر خرابی ہے اون نمازیون کی وہ نمازی کہ جو اپنی نماز کی حقیقت سے غافل ہین **ف** نماز ایک عمل ہے فرق کرنیوالا اسلام اور کفر مین پہر جو شخص روبرو لوگون کے نماز پڑہے اور پیٹہ پیچہے لوگونکے نہ پڑہے اور اسطرح فراغت کے وقت نماز کو یاد رکہے اور جب دنیا کے کام مین ہوئے تو بہلا دیوہی یا بعضے ارکانکو حضور سے ادا کرے اور بعضے ارکانون مین غفلت کرے یا روبرو لوگون کے حضور دل سے پڑہے اور تنہائی مین بے حضور دل کے پڑہے وہ مورد وعید مذکورہ کا ہے + کلید در دوزخ ست آن نماز + کہ در چشم مردم گزاری دراز + **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ نماز ایسا فرض ہے

کہ کوئی شریعت اوس سے خالی نہین ہتی چنانچہ نماز فجر کی حضرت آدم پر اور ظہر کی حضرت ابراہیم اور داؤد پر اور عصر کی حضرت سلیمان پر اور مغرب کی حضرت یعقوب پر اور عشا کی حضرت یونس پر اور بعضون نے سوا اسکے بہی کہا ہے اور پاک پروردگار نے ذکر کیا نماز کا قرآن شریف مین اسّیو دو جگہہ چنانچہ طوالع مین یہہ مذکور ہے اور صلوۃ کے معنے لغت مین دعا کے ہین اور شریعت مین صلوۃ کہتے ہین افعال معلومہ کو اور عوارف مین لکہا ہے کہ صلوۃ مشتق ہے صلے سے معنی اسکے یہہ ہین کہ ٹہیڑہی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسواسطے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹہیڑا پن ہے اور مصلے کو ہیبۃ اور عظمت ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہے اور اوسکی ٹہیڑے پن کو دفع کردیتی ہے پس یہہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی سنکا ساہتہ حرارت نماز کے اور اوس سے ٹہیڑا پن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا دوزخ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے یعنی وان منکم الا واردہا کے اور پانچون نمازین فرض عین ہین ہر بالغ مسلمان عاقل پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بالاجماع اور دلیل اسکی یہہ قول اللہ تعالی کا ہے اقیموا الصلوۃ اور قول اللہ تعالی کا فسبحان اللہ حین تمسون اخیر آیت تک اور سوا اسکے اور آیتین ہین اور یہہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ پانچون نمازین فرض کی گئین آپ پر اور کسی پر اکہٹی پانچون نمازین فرض نہین ہوئین اور نہ عشا کی نماز اور کسی پر فرض ہوئی ہے یہہ نمازین شب معراج مین ہفتہ کی رات مین سترہوین رمضان کو اور ایک قول یہہ ہے کہ معراج رجب مین ہوئی دونون قول مشہور ہین ڈیڑہ برس پہلے ہجرت کے اور تہین پہلے اسکے دو نمازین ایک پہلے نکلنے آفتاب کے اور ایک پہلے غروب کے یہہ شمنی نے لکہا ہے اور ابن حجر نے شرح ہمزیہ مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اونکے مکہ مین یقیناً نماز پڑہتے تہے ایک نماز پہلے طلوع آفتاب کے اور ایک پہلے غروب اسکے انتہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہے کہ پانچون نمازین فرض عین ہین ہر مرد عورت مسلمان عاقل بالغ پر کہ کسیوقت اور کسی حالت مین مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین مگر عذر شرعی سے مانند حیض و نفاس کے عورتون کے لئے کہ اون دنون کی قضا بہی لازم نہین اور بہیج حالت جنون اور بیہوشی اور مستی کے ساتہہ پینے نشے کی چیز وغیرہ کے اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہے لیکن قضا اوسکے بعد افاقت کے فرض ہے اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نمازون سے نرہے اصلی کہ زیادہ رہنے سے ساقط ہوجاتی ہے اور نیابت کسی کی کسی کی طرف سے نماز فرض مین جائز نہین جبتک کہ ہر ایک بذات خود ادا نہ کرے اوسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بیعذر ہو یا معتقد عدم فرضیت اوسکا ہو وہ کافر ہے توبہ کرے والا قتل کیا جاوے اور اگر تارک نماز کا ہو باوجود اعتقاد فرض ہونے اوسکے اسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے یہانتک کہ توبہ کرے اور ادا کرے والا قید مین مرجاوے اور زاد الفقہ

لایا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ سے دو روایتیں ہیں ایک تو یہہ کہ جو کوئی نماز ایک رات دن کی ترک کرے فاسق ہو جاتا ہے اور لایق قضا اور امامت اور شہادت کے نہیں ہوتا دوسرے یہہ کہ جو کوئی بعذر نماز تین رات دن کے ترک کرے مستحق قتل کا ہوتا ہے انتہی اور فرمایا علیہ السلام نے لاتترکوا الصلوۃ متعمدًا فمن ترکها فقد خرج من الملة یعنی مت چھوڑو تم نماز کو قصدًا پس جسنے چھوڑا اوسکو پس تحقیق نکل گیا ملت اسلام سے اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے الصلوۃ عماد الدین فمن اقامها فقد اقام الدین ومن ترکها فقد هدم الدین یعنی نماز ستون دین کا ہے پس جسنے برپا رکھا نماز کو پس بلاشبہہ برپا رکھا دین کو اور جسنے چھوڑا نماز کو پس تحقیق ڈھا دیا دین کو اور فرمایا علیہ السلام نے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جسنے چھوڑی نماز قصدًا پس تحقیق کافر ہوا کھلا پس بسبب وارد ہونے ایسے وعیدوں کے گئے ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی طرف کفر تارک نماز کے متعمدًا سو صحابہ تو یہہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدردا اور ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم اور غیر صحابہ میں سے یہہ ہیں احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ بن المبارک اور حکیم بن عتیبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور ابو بکر بن شیبہ وغیرہم اور بہی اختلاف کیا ہے فقہانے بیہچ حد تارک نماز کے قصدًا بلا عذر پس کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی و مالک و احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے کہ تارک نماز کا قصدًا بلا عذر قتل کیا جاوے مگر یہہ کہ احمد کے نزدیک قتل کیا جاوے ازراہ کفر کے اور نزدیک غیر احمد کے ایمن سے قتل کیا جاوے ازراہ حد کے نہ کفر کے اور حمل کیا اونہوں نے اون حدیثوں کو کہ دلالت کرتے ہیں اوسکے تارک کے کفر پر اوپر مستحق ہونے اوسکے کفر کے اور نہیں ہے کفر کے لئے دین میں سزا سوائے قتل کے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پس نہ حکم کفر کا کیا جاوے اوسکے لئے اور نہ قتل کیا جاوے وہ بلکہ قید کیا جاوے ہمیشہ کو اور بعضوں نے کہا مارا جاوے ضرب شدید کو یہانتک کہ بہی اوس سے خون اور بعضوں نے کہا کہ مارا جاوے یہانتک کہ نماز پڑھے یا مرجاوے **جامع الحسنات وعزیزی**

؎ اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اضاعت الوقت ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد ساہون سے منافق ہیں کہ ترک کرتے ہیں نماز کو جس وقت کہ غایب ہوتے ہیں لوگوں سے اور پڑھتے ہیں جبکہ حاضر ہوتے ہیں لوگوں میں واسطے قولہ اللہ تعالی کے الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی وہ لوگ وہ ہیں کہ سب عبادتوں اور طاعتوں میں اپنی نمود کرتے ہیں اور فرمایا اللہ صاحب نے بیہچ صفت منافقوں کے واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی یعنی جب کہڑے ہوتے ہیں منافق طرف نماز کے کہڑے ہوتے ہیں کسل اور سستی سے اور قتادہ مفسر نے کہا کہ

بہول تے ہین اوسے نہین پروا کرتے کہ آیا پڑے ہے یا نہین اور کہا گیا ہے کہ مراد ساہون سے عدم ثواب ہے اور عدم خوف عقاب کا ترک نماز پر اور کہا ان نے وہ وہ شخص ہے کہ اگر پڑہے نماز تو پڑہے ریا و سمعہ سے اور اگر قضا ہو نماز تو نہ نادم ہو اور کہا ابو عالیہ نے کہ لا یصلونہا لمواقیتہا ولا یتمون رکوعہا وسجودہا ﴿ اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ ﴾ وے لوگ وہ ہین کہ اپنے سب نیک کام نام و نمود کو کرتے ہین یعنی فقط اپنی نماز ہی کو برباد نہین کیا بلکہ تمام اعمالونکو اپنے بسبب ریا اور سمعہ کے حبط کر ڈالتے ہین یعنی کیا نکیا برابر ہو جاتا ہے اور ریا ایک شاخ ہے شرک کی چہپی ہوی بلکہ شرک سے بہی قوی ہے دو وجہ سے اول تو یہہ کہ ریا والا لوگونکو خدا سے زیادہ عزیز رکہتا ہے دوسرے یہہ کہ شرک محض طاعت مین کرتا ہے کہ مقام توحید اور اخلاص کا ہے نہ ستوانت اور ہمنداوین کہ دنیا کے کامون سے متعلق ہین پس وہ حقیقت مین کفر کی سخت قسمون سے ہے اعاذنا اللہ منہ ﴿ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ ﴾ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیزون سے اور ماعون کی تفسیر مین اختلاف ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے روایت ہے کہ ماعون زکوۃ ہے اور ریا والا زکوۃ نہین دیتا اسواسطے کہ اوسے نفقی چنانچہ جو رونیچے اور اقربا اور مہمان اور فقیر دنکی جو دہ ادا کرتا ہے تو فضیحتی کی خوف سے کہ اگر ادا نکریگا تو حاکم سے کہکے زبردستی لینگے اسواسطے کہ یہہ حق بندون کے ہین اور وہ لوگون کے سامنے محکمے مین طلب کر سکتے ہین اور زکوۃ تو فقط خدا ہی کا حق ہے پہر جو خدا سے نہین ڈرتا ہے تو اونکو کا ہیکو ادا کریگا اور بعضون نے کہا ہے کہ ماعون سے مراد مانگنے نہ دینا گہر کا اسباب ہے جسکا دینا پڑوسیون اور محتاجون کو مروج ہے جیسے ہانڈی دیگچہ پیالہ کٹورا سوئی دہاگہ ڈول کلہاڑی پہاوڑا اور اسی قسم کی اور چیزین اور آنحضرت صلعم سے پوچہا کہ ماعون کیا چیز ہے فرمایا کہ اگ اور پانی اور نمک اور بیہہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کو اگ دیتا ہے پہر جو کچہہ اوسے پکتا ہے گویا کہ یہہ سب اوسی نے دیا اور نمک بہی اسیطرح سے اور جو کوئی کیکو پانی دیتا ہے ایسی جائی پر کہ وہان پانی کا قحط ہو تو ایسا ہی کہ جیسے بردہ آزاد کیا اور اگر ایسی جائے پر دے کہ وہان پانی نایاب ہو تو گویا مرے کو زندہ کیا روایت ہے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق انہونے پوچہا حضرت صلعم سے کہ یا رسول اللہ ما الذی لا یحل منعہ قال الماء والنار والملح فقالت یا رسول اللہ ہذا الماء فما بال النار والملح قال لہا یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما طبخ بتلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیب بذلک الملح ومن سقے شربۃ من الماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیی نفسا اور یہہ عین المعانی کے ہے فلما منعوا منعوا من الکوثر واللہ تعالے اعلم بالصواب ﴿ روح ﴾ اب کچہہ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت مین روایات منقول ہوتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عز وجل فرماتا ہے

بخیلی مین دفع کرونگا سخی سے عذاب گور کا اور سختی قیامت کی اور وہ صبح وشام بخشا جاتا ہے اور
بہیجون مین اوسکو پہلے بہشت مین پیغمبرونکی جماعت کے ساتہہ روایت ہے کہ بہشت کے دروازہ
پہہ چار کلمہ لکھے ہین معاف کرنا وقت قدرت کے تواضع کرنا وقت دولتمندی کے سخاوت کرنا
وقت تنگی کے بخشنا بغیر احسان رکہنے کے اور روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالے نے جبرئیل سے
کہ اگر تجکو دنیا مین بہیجون اور اہل دنیا سے کردون تو کیا عمل کریگا عرض کیا کہ یارب تو جانتا ہے
مین کام کرون صاحب عیال کی مدد اور عیب خلق اللہ کے چہپاؤن کہ سوا تیرے کوئی نجانے
اور پیاسونکو پانی پلایا کرون روایت ہے کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مارنے قیدیون
ایک قوم کے حکم فرمایا اور ایک شخص کو جدا کرکے فرمایا کہ اسکو نمارو کہ اوسی وقت جبرئیل نے
آکر کہا کہ اللہ تعالے نے اسکی سخاوت کے بدلے مین اسکو چہوڑا پہر وہ شخص مسلمان ہوگیا
سخاوتکے سبب جان بچی اور اسلام نصیب ہوا روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
ایکدن مسلمانون کی مقبرے مین گئے اور کہا السلام علیکم دار قوم من المسلمین و المومنین الخ
پہر فرمایا کہ مال تمہارے غیر ونکے ملک ہوئے اور گہرونمین تمہارے غیر رہنے لگے اور بیویان
تمہاری نے اور خاوند کرلیئے یہہ خبر تمہاری ہمارے پاس ہے پس کیا خبر ہماری تمہارے پاس ہے
آواز آئی علیکم السلام جو کچہہ ہمنے کیا اوس سے مزا اوٹہایا اور جو کچہہ ہمنے آگے بہیجا وہ سب
یہان پایا اور جو کچہہ ہمنے چہوڑا وہ سب کہویا **کفایہ شعبی** مین روایت ہے کہ فرمایا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اونسے بہتر کوئی چیز نہین ایک ایمان لانا
خدا عزوجل پر دوسرے نفع پہنچانا اوسکے بندونکو اور دو خصلتین ہین کہ ان سے بدتر
کوئی چیز نہین ایک شرک کرنا دوسرے ضرر پہنچانا اوسکے بندونکو روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جب اللہ تعالے نے بہشت کو پیدا کیا اوسنے کہا کہ اے رب
مجکو کن لوگونکی واسطے بنایا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہر سخی اور متقی کے واسطے بہشت نے
کہا بلاشبہ راضی ہوئی مین جب دوزخ کو پیدا کیا اوسنے کہا اے رب مجکو کن لوگونکے واسطے بنایا
ہے خدا تعالے نے فرمایا ہر بخیل اور متکبر کے واسطے دوزخ نے کہا اب جلدی پکڑونگی مین
اونکو روایت ہے کہ ایک سائل نے عبداللہ بن المبارک سے سوال کیا کہ سات سو درم قرض رکہتا ہون
عبداللہ نے اپنے گماشتہ کو لکہا کہ غلہ بیچکر اس سائل کو سات ہزار درم دے گماشتہ نے سائل
سے پوچہا کہ تو نے کیا سوال کیا ہے اوسنے کہا سات سو درم گماشتہ نے عبداللہ کو لکہا کہ سائل
سات سو درم مانگتے ہین اور آپنے سات ہزار فرمائے ہین اور انبار غلہ کا اسمین تمام ہوجائیگا
عبداللہ بن المبارک نے جواب لکہا کہ اگر غلہ تمام ہوجائیگا تو عمر بہی تمام ہوجاویگی نقل ہے
کہ کسی شاعر نے ابو فرید کی مدح کی اور وہ بڑا سخی تہا لیکن اوسوقت کچہہ پاس نہ تہا کہا میرے
پاس کچہہ نہین ہے کہ تجکو دون لیکن مجکو قاضی کے پاس لیچل اور میرے اوپر دس ہزار درم کا

دعوے کرین اقرار کرونگا قاضی مجکو قید کریگا تب میرے خویش وا قربا اسقدر درم دیکر مجکو
چھڑالینگے اوس شاعر نے ایسا ہی کیا اوس سخی کے گھر والون نے دس ہزار درم دیکر
اوس سخی کو قید سے چھوڑا یا نقل ہے کہ عدی بن حاتم روٹی توڑکر چیونٹون کے سوراخ مین
ڈالتے اور کہتے کہ یہہ ہمسایہ میرے ہین اور ہمسایہ کا حق بڑا ہے یحیی بن معاذ نے فرمایا کہ
اللہ تعالے اچھہ خصلتوسے بندونپر دروازہ توفیق کا بند کرتا ہے پہلے یہہ کہ علم پڑہین اور یہہ
عمل نکرین دوسرے یہہ کہ نعمتین پروردگار کی کہائین اور اس کا شکر نکرین اور تیسرے یہہ
کہ صالحین کے ساتھہ رہین اور اونکی پیروی نکرین چوتھی یہہ کہ گناہ کرین اور توبہ نکرین پانچے
یہہ کہ مردونکو دفن کریں اور اوس سے عبرت نہ پکڑین چھٹے یہہ کہ مال جمع کرین اور اوسمے
توشہ آخرتکا نہ لین روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بدتر آدمی وہ ہے
کہ اکیلا کہانا کہاسے اور غلام کو لات مارے اور بخشش کو روکے اور حضرت نے فرمایا تین آدمی
ہین کہ خدا اور رسول اونکو دوست نہین رکہتا ایک بخیل دوسرا متکبر تیسرا بہت کہانیوالا اور
بعضی اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ بخل کے تین حرف ہین بے بلا کی خ خسارہ کی لام
لوم یعنی ملامت کی پس بخل والا ہمیشہ بلا اور خسارہ اور ملامت مین رہتا ہے روایت ہے
کہ شیطان لعین نے کہا سب آدمیونسے زیادہ دشمن میرا فاسق سخی ہے اور سب آدمیونسے
زیادہ دوست میرا عابد بخیل ہے روایت ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ جناب پاک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ ہلاکت میری امت کی کس چیز مین ہے
شیطان نے عرض کیا کہ جسوقت تین خصلتین میری قبول کرینگے تب ہلاک ہونگے اول
بخیلی کہ وہ سب کبیرہ گناہونکا سر ہے دوسرے بازی کہ ایک شاخ ہے کفر کی تیسرے بہولنا
گناہونکا منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک دولتمند تہا کہ فقیرون کو کچھہ ندیتا تھا
بلایا اونکی ذلت کرتا اور اپنے دروازہ سے جہڑک دیتا اور مالدارونکو دیتا اور اونکو اپنے گہر بلاتا
اونکی عزت کرتا اللہ تعالے نے ایک فرشتے کو فقیر کی صورت مین اوسکے پاس بہیجا اور
اوسنے فرشتے کو فقیر جانکر کچھہ ندیا اور اپنے گہر سے نکال دیا اور ایذا پونہچائی تب وہ
فرشتہ چلا گیا اور غنی کی صورت بناکر اوسکے پاس پہر آیا اوسنے غنی جانکر اوسکی تعظیم و
توقیر کی اوسنے کہا کہ مین فرشتہ ہون پہلے تیرے پاس فقیر کی صورت مین آیا تھا
تونے میری ذلت کی اور اب مجکو غنی خیال کرکے عزت کی تو فقیرونکی تذلیل کرتا ہے
اور دولتمندونکی تعظیم کرتا ہے بے شک تو محروم ہے اللہ تعالے کے رحمت سے جابر
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے السخی قریب من اللہ
وقریب من الجنۃ وقریب من الناس وبعید من النار والبخیل بعید من اللہ وبعید من الجنۃ
وبعید من الناس وقریب من النار ولجاہل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل رواہ الترمذی

یعنی سخی نزدیک ہے اللہ سے اور نزدیک ہے جنت سے اور نزدیک ہے آدمیون سے اور دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے اور دور ہے جنت سے اور دور ہے آدمیونسے

اور نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی دوست زیادہ ہے نزدیک اللہ تعالی انکے عبادت کرنیوالے بخیل سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترک الغصن حتے یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتے یدخلہ النار رواہ البیہقی یعنے سخاوت ایک درخت بہشت مین ہے سو جو سخی ہے اوسنے ایک ڈالی اوس درخت کی پکڑلی پس وہ ڈالے اوسے نچھوڑیگی یہانتک کہ اوسے بہشت مین داخل کرے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ مین سو جو بخیل ہے اوسنے اوس درخت کے ایک شاخ پکڑلی پس وہ شاخ اوسے نچھوڑے گی یہانتک کہ اوسے دوزخمین داخل کریگی صحیح مسلم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنگل مین تہا اوسنے ایک ابر مین یہہ آواز سنے کہ کوئی اوس ابر سے کہتا ہے کہ فلانے کے باغ کو پانی پونہچا یہہ سنتے ہے وہ ابر وہانسے ہٹا اور ایک چٹیل میدان مین اوسنے اپنا سارا پانی برسادیا اور وہ تمام پانی ایک نالے مین جمع ہوکر چلا وہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا وہ پانی بہتے بہتے ایک باغ مین پونہچا وہ شخص باغ مین گیا دیکہا کہ ایک شخص کہڑے ہین اور بیلچے سے کیاریون مین پانی پونہچاتے ہین اسنے اوسکا نام پوچہا اونہون نے بتادیا وہے نام تہا جو ابر مین سنا تہا پہر اوسنے کہا کہ تم میرا نام کیون پوچہتے ہو اسنے کہا کہ جس بدلے کا یہہ پانی ہے اوسمین مینے آواز سنی تہی کہ اوس بدلی کو حکم تہا کہ تمہارے باغ کو پانی پونہچاوے تمہارا نام مینے اوس بدلی مین سنا تہا صاحب باغ نے کہا تمنے یہہ حال بیان کیا تو مین اسکا سبب بیان کئے دیتا ہون سبب اس عنایت ایزدی کا یہہ ہے کہ مین آمدنی باغ کی تین حصے کرتا ہون ایک حصہ خدا کی راہ مین خیرات کرتا ہون دوسرا حصہ اپنے اور کنبے کی قوت مین صرف کرتا ہون تیسرا حصہ اس باغ مین لگاتا ہون انہتی منقول ہے کہ ایک شخص کی عادت تہی کہ اپنے کہیتی مین سے ہر صورت بدلنے مین دسوان حصہ اللہ کی راہ مین نکالتا اور فقرا پر صرف کرتا یعنی جب کہیتی کاٹتا دسوان حصہ اوس مین سے دیتا اور جب غلہ صاف کرکے خرمن لگاتا دسوان حصہ اللہ کیواسطے نکالتا جب آٹا پسواتا دسوان حصہ نکال دیتا جب روٹی پکواتا دسوان حصہ نکال دیتا اس نیک عادت کی برکت سے ہمیشہ اوسکو نفع حاصل ہوتا تہا اور اسکے کہیتی اچہی ہوتی تہی اتفاقا ایک مرتبہ خشک سالی نہایت ہوئی تمام زراعتین خشک ہوگئین اور تمام زمیندار حسرت و افسوس کرتے تہے اور یہہ شخص اپنے پروردگار کے فضل سے شاکر تہا ایکدن لوگون نے دیکہا کہ وہ اپنے زراعت مین پانی دیتا ہے

پوچھا کہ یہہ پانی کہان سے آیا اوسے کہا کہ دریاے عنایت الہی سے ایک ٹکڑا ابر کا آکر برس گیا
اور میری زراعت کو سیراب کر گیا سبحان اللہ کیا شان ہے اوس پاک پروردگار کی کہ جو کوئی
اوسکی راہ مین کچھہ صرف کرتا ہے وہ دہ چند کرکے دنیا مین اوسکا عوض پہونچاتا ہے
اور آخرت مین جو کچھہ اوسنے مقرر کر رکھا ہے اوسکو وہی جانتا ہے پس مقصد اصلی
تالیف حکایات مذکورہ سے یہہ ہے کہ جو اہل دل اسکو ملاحظہ کرین تو ہمیشہ سخاوت کا
اختیار کرین کہ سخاوت بہترین فضائل ہے اور ظلمت بخل سے کوسون بہاگین کہ بخل
بدترین رذائل ہے اور اس نالائق کے حق مین دعاے خیر فرمائین کہ خدا وند مجیب الدعوات
رذائل کمترین کو فضائل سے تبدیل فرما دے اور توفیق حسنات کی بخشش کر خاتمہ ایمان پر
کرے آمین ثم آمین **قطعہ** غرض نقشیست کز ما یاد ماند ✤ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ✤
مگر صاحب دلے روزے برحمت ✤ کند در کار این مسکین دعائے ✤ **سورۃ الکوثر**

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور بیالیس حرف ہین اور اس سورت کا نام
سورہ کوثر اسواسطے رکہا ہے کہ اسمین ذکر کوثر کا ہے اور وہ ذکر دلالت کرتا ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال بزرگی پر قیامت کے دن کہ جب اگلے اور پچھلے انبیا اور رسول
اوسدن پیاس کی حالت مین اس حوض کے پانی کے محتاج ہونگے اور کوثر لغت مین بہتی چیز کو
کہتے ہین مشتق ہے کثرت سے اور بہت اولاد کو بہی شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دی ہے اور اولاد کی دو قسم ہین ایک حقیقی اور دوسری مجازی سو ان دونون قسمونکی
کثرت انکو بقدر ہے کہ کسی پیغمبر کو عشر عشیر بہی حاصل نہین ہوا اور علم کثیر کو بہی شامل ہے
لیکن کوثر کا لفظ عرف مین خاص نام اس حوض کا جو قیامت کے دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو عنایت ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تحقیق
دیا ہمنے تجھکو حوض کوثر **ف** اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے ہتے قاسم اور عبداللہ کہ طیب اور
طاہر کے ساتہہ ملقب ہتے اور یہہ دونون صاحبزادے بچپن مین پے در پے گذر گئے تو کافر
بطور طعن کے کہنے لگے کہ یہہ پیغمبر ابتر ہے یعنی نسل اوسکی منقطع ہوگئی بعد اسکے کوئی
نہین ہے کہ دین کو اسکے قائم رکہے گا قریب ہے کہ اسکا دین جاتا رہیگا اللہ تعالے نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مبارک تسلی کی واسطے یہہ سورت نازل فرمائی اور
حوض مذکور مین بموجب احادیث کے پانی آتا ہے ایک جنت کی نہر سے اور وہ نہر خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے اور اوسکا چوڑان ایک مہینے کے رستے کے برابر
ہے اور کنارون پر اسکے خیمے موتیوں کے اندر سے خالی کئے ہوئے کہڑے ہین اور آبخورے
سونے اور چاندی کے آسمان کے تارون کے مانند اس نہر کے کنارون پر چنے ہین اور گرداگرد

اس شہر کے درخت اگے ہین جنکے جڑین سنہری اور شاخین زمردی اور کنکر اور پتہر اوسکے موتی اور یاقوت ہین اور مٹی اسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اسکا شہد سے میٹہا اور دودہ سے سفید اور برف سے ٹہنڈا ہے جو کوئی ایک گہونٹ ایک بار اس سے پیئے لذت اور مزا اسکا کبہی نہ بہولے اور نہ کبہی اوسکو پیاس لگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کیا ہے کوثر پہر فرمایا کہ بتحقیق وہ نہر ہے جنت مین وعدہ کیا ہے میرے رب نے مجہکو دینیکا احلی من العسل واشد بیاضا من اللبن وابرد من الثلج والین من الزبد وفی الحدیث حوضی ما بین صنعا الی ایلة علی احدی زوایاہ ابو بکر وعلی الثانیة عمر وعلی الثالثة عثمان وعلی الرابعة علی فمن ابغض واحد منہم لم یسقہ الآخر روح البیان ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ ﴾ پہر نماز پڑہ اپنے رب کے واسطے ایسی بڑی نعمت کے شکرانے مین ہرچند کہ شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہے لیکن یہہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا مین نمونہ کوثر کا ہے یعنی مناجات پروردگار کی شہد سے زیادہ میٹہی اور انوار غیبیہ کہ اوسمین چمکتے ہین دودہ سے زیادہ سفید ہین اور وہ یقین کہ اوسسے حاصل ہوتا ہے برف سے بہی زیادہ سرد ہے اور جو لطف اور ذوقکے چین نماز پڑہنے والے پر نازل ہوتے ہین مسکہ سے بہی زیادہ نرم ہے اور سنن اور آداب کہ اوسکو گہیرے ہوئے ہین اور وہ یقین اور زندگی معنوی کے سرسبزی کے نشان ہین وہ مانند درختون زمرد کے ہین اور ذکر اور تسبیحات کہ ہر رکن مین مقرر ہین مانند چاندی سونیکے برتنو کے ہین کہ محبت آلہی کی شراب گہونٹ گہونٹ اونسے باطن مین پہنچائی جاتی ہے اور شوق کے پیاس کو تسکین بخشتے ہے اور اس جگہہ پر لربک فرمایا لنا نہ فرمایا تاکہ اسبات کیطرف اشارہ ہو کہ وہ شکر کہ مناسب مرتبے بزرگی اس ذات پاک کی ہے کسی بشر سے ادا نہین ہوسکتا اور انتہا ہر شکر کے شکر کی یہہ ہے کہ مقابل مرتبے ربوبیت اللہ تعالی کے ہو نہ نسبت اس شخص کے اور جو حوض کوثر کو بدلے مین فرزندون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے تو لازم ہوا کہ ایک اور شکر فرزند دینے شکرانیکے قسم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کرین اسلیئے فرمایا کہ ﴿ وَانْحَرْ ﴾ یعنی قربانی کر جیسے کہ فرزند عطا ہونے کے بعد عقیقہ کو قربانی کرتے ہین اور حقیقت نحر اور ذبح کی یہہ ہے کہ شکر الہی کے مقام مین مال اور جاہ کا اور دوسرے مرغوب چیزونکا خرچ کرنا معمول سب آدمیونکا ہے اسلیئے اس شریعت مین جان دینے کے عوض مین ذبح کرنا جانور کا مقرر ہوا ہے تو ظاہر مین مال دینے کی صورت اور حقیقت مین حقیقت جان دینے کی ہوئی اور یہہ بہی معلوم کرنا چاہیئے کہ آپ کو یا اپنے بیٹے کو یا اپنے غلام کو ذبح کرنا اس شریعت مین جائز نہین ہے اسلیئے کہ جان آدمی کی کسی کی ملک نہین ہوتی سوا خدا کے اسیواسطے مار ڈالنا غلام اور لونڈی کا روا نہین ہے ملکیت آدمی کی آدمی پر صرف ملک اون منافع اور کمائی پر اوسکی ہوتی ہے پہر جب آدمی سے اوسکی لونڈی یا غلام کی جان طلب کرے تو اس حکم کی تابعداری سواے اسکے کہ جان کسی جانور کی جو خاص اوسیکا پالا ہوا ہو یا کہیں اور آدمی کا دے

چارہ اور علاج نہین ہے اور یہی ایک نکتہ اور بھید ہے سبات مین کہ قربانی سوائے چار قسم کے جانورکا
کسی اوپر درست نہین ہے ایک اونٹ دوسرے گائے تیسرے بھیڑ چوتھے بکری کہ حقیقت مین نفع لینا
آدمی کا اپنے چار قسم سے ہے جیسے گھی دودہ دہی سوار ہونا بوجہ لادنا کہیتی کرنا نسل کو پالنا
بخلاف دوسرے جنگلی جانورون اور درندون کے کہ یہہ بات اونمین نہین پائی جاتی ہے

عزیزی وغیرہ ط قولہ تعالیٰ فصل لربک وانحر ، اے وانحر لہ والفا للترتیب
مابعدہا علی ماقبلہا واللام اختصاصیۃ والنحر فی اللبۃ کالذبح فی الحلق اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنیکو
اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین بکری اور مانند اسکی گلا کاٹنے کو چھری یا مانند اسکی
پس اونٹ کو نحر کرنا اولیٰ ہے اور بکری اور مانند اسکیکو ذبح کرنا اولیٰ ہے اگر ذبح کرے اونٹ کو
اور نحر کرے اور جانورونکو حلال ہے مکروہ بھی نہین ہے لیکن مستحب ہے اور ایک قول مین
مکروہ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سطرف گئے ہین کہ اونٹ کو ذبح کرنا اور بکری کو نحر کرنا حلال
نہین اور گائے مین حلت دونون طور سے حاصل ہوتی ہے اب اس مقام پر ایک مسئلہ
ذبح کا کہ کس جا سے ذبح کیا جاوے تحریر کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا روایت فقہا سے نقل کیا جاتا ہے
لیکن قرین فہم کے قول امام مستغنی کا صحیح ہے اور قول زیلعی مین احتیاط ہے بخوف وقوع
حرمت کے اور وہ روایات یہہ ہین اور ذبح کرنا اوپر عقدہ کے نزدیک فقہا کے اختلاف ہے لیکن
ظاہرا جائز ہے بیچ فوائد مستغنی کے آیا ہے کہ پوچھے گئے امام مستغنی ذبح بکری سے کہ باقی
رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے آیا کہایا جاوے ایسا جانور یا نہین کہا یہہ قول عوام کا ہے
معتبر نہین اور جائز ہے کہانا اوسکا برابر ہے کہ باقی رہے گرہ متصل سینہ کے یا سر کے اسلئے
کہ نزدیک ہمارے معتبر قطع کرنا اکثر رگونکا ہے اور بیچ غایہ کے کہا ہے کہ یہہ قول صحیح ہے
اسلئے کہ اعتبار نہین ہوتا گرہ کا اوپر یا نیچے آیا نہین دیکھا تونے طرف قول محمد ابن حسن کے
جو بیچ جامع صغیر کے کہا ہے کہ اندیشہ نہین رکہتا ذبح کرنا بیچ حلق کل کے اسفل ہو یا اوسط
یا اعلیٰ اور التفات نہین کیا طرف عقدہ کے نہ بیچ کلام اللہ کے نہ بیچ کلام رسول کے بلکہ ذکر کا
درمیان لبہ اور لحیہ کے ہے اور امام حافظ الدین بخاری فتوے دیتے تھے ساتھ اس
روایت کے اور بیچ بعضے روایات کے فوق عقدہ کے ذبح کرنا جائز نہین ہے اور وہ ایک موضع
ہے مرتفع جیسا کہ بیچ شرح وقایہ وغیرہ کے ہے اور اختیار کیا ہے اس روایت کو زیلعی نے کہ اگر ذبح
کیا ساتھ اس حیثیت کے کہ باقی رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے تو پایا نہ جاویگا قطع حلقوم
اور مری کا اور اصحاب ہمارے رحمہم اللہ نے شرط کیا ہے قطع اکثر رگونکا ضرور ہے قطع
ایک کا انہوں سے نزدیک کل کے پس جس وقت کہ نہ رہے گرہ حلقوم کے متصل سر کے تو حاصل
ہوگا قطع ایک کا انہوں سے پس کہایا نجاویگا بالاجماع اور تائید کرتا ہے اسکی جو کہ بیچ
ذخیرہ کے ہے اور بیچ فتوے اہل سمرقند کے ہے کہ اگر ذبح کیا بکری کو اور قطع کیا فوق عقدہ کے

توحرام ہے کہانا اوسکا اسلیئے کہ ذبح ہوا بیچ غیر محل اپنے کے تمام ہوا کلام زیلعی کا پس حاصل یہہ ہے
کہ یہہ مقام مختلف ہے اور واسطے ہر ایک کے دلیل ہے جیسا کہ بیچ خزانۃ المفتین کے ہے اور ہو جگہ
کہ روایات مؤید حلت کو ہین وہ فتاوی قاضی خان اور ہدایہ اور عنایہ وغیرہ مین ہین اور صاحب
کفایہ جامع رموز سے لایا ہے انہ لاباس بالذبح فی الحلق کلہ وعلاہ وسفلہ یعنی نہین خوف ساتھ
ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے اوپر اوسکے اور بیچ اوسکے کے اور نیچے اوسکے کے اور بیچ کافی کے
لایا ہے انہ لاباس بالذبح فی الحلق کلہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام یعنی تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین مضائقہ
ساتھ ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے واسطے فرمانے رسول علیہ السلام کے اور بیچ خزانۃ المفتین کے مبسوط
سے مروی ہے ان اعلی الحلق واوسطہ واسفلہ فی ذالک سواء یعنی اوپر حلق کے اور بیچ حلق کے
اور نیچے حلق کے ذبح کرنا برابر ہی اور کہا امام رستغنی نے اوپر عقدہ کے تو اولی ہے تمام ہوا
کلام بزازیہ کا اور مروی ہے امام رستغنی رحمۃ اللہ سے بیچ نہایہ اور کفایہ اور ہدایہ اور کتبن بیچ
اور ذکر کیا قوام الدین علیہ الرحمۃ نے بیچ ہدایت البیان کے وہ چیز کہ ذکر کیا اوسکو امام رستغنی نے
وہ صحیح ہے اور ساتھ اس روایت کے فتوے دیا ہے علماء جلہ نے اور طعن کیا ہے امام اتقانی
نے اوپر اوس آدمی کے کہ فتوی دیتا ہے اوپر حرمت کے اور صاحب نہایہ نے کہا کہ فتوی
دیتے ہے شیخ ہمارے ساتھ قول امام رستغنی کے اور کہتے تھے یہہ امام معتمد ہے بیچ قول
اور عمل کے پس حاصل کلام کا اس مقام مین یہہ ہے کہ مدار حلت اور حرمت کا اوپر
کٹنے اکثر رگون کے ہے پس زیلعی نے تصریح کیا کہ ذبح کرنا اوپر عقدہ کے مین حاصل
نہین ہوتا قطع اکثر رگو نکا اور امام رستغنی نے تصریح کیا کہ حاصل ہوتا ہے ساتھ اوسکے پس
جسوقت کہ ثابت ہوا ایک دو امر سے تو فقاہر ہے وگرنہ مؤید باعتبار روایات کے ہے جو کہ ذکر
کیا ہے امام رستغنی نے اور احتیاط اوسمین ہے جو کہ ذکر کیا ہے امام زیلعی نے واللہ اعلم
بالصواب کنز وغیرہ من کتب الفقہ ۵ اور تحقیق بعض کے نزدیک **فصل** سے مراد نماز
عید قربان کی ہے اور نحر سے مراد قربانی کرنا ہے اور یہہ قول مناسب ہے ہے اس سورت کو
مدینہ اور روایت ہے عطیہ سے کہ مراد فصل سے نماز فجر مزدلفہ کی ہے اور مراد نحر سے قربانی
کرنا بیچ منی کے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم را پرسیدند کہ اگر کسے درویش بود وطاقت قربان
ندارد چگونہ کند تا ثواب قربان او را حاصل شود گفت چہار رکعت نماز کند در ہر رکعتے یکبار
الحمد خواند ویازدہ یازدہ بار انا اعطیناک الکوثر اللہ تعالی اورا ثواب شصت قربان در دیوان
وے ثبت کند کما فی کشف الاسرار ۵ روح البیان ۵ **قولہ تعالی ۵**
فصل لربک وانحر کہا محمد بن کعب نے کہ مقرر تھے لوگ نماز پڑہتے واسطے غیر خدا کے
اور قربانی کرتے واسطے غیر خدا کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو یہہ کہ نماز پڑہین
اور قربانی کرین واسطے اللہ عز وجل کے اور کہا عکرمہ اور عطا اور قتادہ نے کہ فصل لربک ہے

[illegible]

مراد نماز عید قربان ہے اور نحر سے قربانی کرنا اور کہا سعید بن جبیر اور مجاہد نے مراد فصل لربک
صلوات مفروضہ ہین مزدلفہ مین اور مراد نحر سے ذبح کرنا بدن کا منی مین اور سلیمان تیمی نے کہا
کہ مراد نحر سے اوٹھانا دونون ہاتھ دعا مین نحر تک یعنی سینہ تک ہے اور روایت ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے کہ مراد نحر سے اس مقام پر وضع الیدین فی الصلوۃ علی النحر اور ایسا ہی
روایت ابن عباس سے بھی آئی ہے **معالم و روح البیان و حسینی و مدارک**
وغیرہ ۞ **سوال** حنفی جو ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہین اسپر کیا دلیل ہے
جواب تیسیر الوصول کے دو سو چھبیسوین صفحہ مین حدیث ہے عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ عن علی
رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف فی الصلوۃ ویضعها تحت السرۃ
اخرجہ رزین روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مقرر علی رضہ نے فرمایا سنت ہے
ہاتھ رکھنا نماز مین اور رکھنا اونکا نیچے ناف کے نکالا اسکو رزین نے اور احمد اور ابوداؤد
اور دارقطنی اور بیہقی کے روایت مین ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا السنۃ وضع الکف
علی الکف تحت السرۃ یعنی سنت ہے رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے
اور بحر الرائق مین ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلث من سنن المرسلین و
ذکر من جملتها وضع الیمنی علی الشمال تحت السرۃ یعنی تین چیزین ہین پیغمبرون کی
سنت سے اور بیان کیا ان تین سے رکھنا دہنے ہاتھ کا بائین ہاتھ پر نیچے ناف کے
اور ہدایہ اور کفایہ اور غنایہ اور کافی وغیرہ مین بھی اسی مضمون کی حدیث ہے صرف
لفظ مین اختلاف ہے اور معنے مین اتفاق ہے ۞ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۞ تحقیق دشمن
تیرا وہی ہے پیچھا کٹا **ف** لفظ ابتر کا عرب کے اصطلاح اور محاورہ مین اس شخص کے حق مین
بولتے ہین کہ نسل اوسکی باقی نرہے اور ذکر خیر اوسکا جاری نہو اور اس آیت مین اشارہ
اسبات کیطرف ہے کہ نسل ظاہری اور باطنی تمہاری قیامت تک باقی رہے گی
اور تمہاری امت منبرون اور منارون پر چڑھکر تمہارا نام اللہ تعالی کے نام کے
ساتھ پکارا کرینگے اور پانچون وقت نماز مین اور سوائے اسکے تمپر درود بھیجا کرینگے اور
تمہاری محبت مین جان بازیان کرینگے اور ہزارون عاشق تمہارے نام کو اپنا طریقہ
کرکے ہر سال تمہاری قبر کے زیارت کو دوڑینگے پس ذکر خیر تمہارا اسقدر جاری رہیگا
اور دشمن تمہارا ایسا گمنام ہوگا کہ کوئی نام بھی اسکا نہ لیگا مگر لعنت کے ساتھ تو حقیقت
ابتر دشمن ہے تمہارا ہے **عزیزی** ۞ **قولہ تعالے** ۞ ہو الابتر یعنی ہو الذی
لا عقب لہ حیث لا یبقی لہ نسل لا حسن ذکر واما انت فیبقی ذریتک وحسن صیتک وآثار
فضلک الی یوم القیامۃ ۞ آثار اقتدار تو تا حشر متصل ۞ خصم سیاہ روی تو بی حاصل و مخجل
اور کیا اللہ تعالے نے حضرت کو باپ واسطے مؤمنین کے پس وہ پیچھے آپکے قیامت تک

رہین گے اور نزول اس سورتکا وقت صبح کے بعد قیلولہ کے ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب (روح
البیان وغیرہ) **سورۃ الکفرون** یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چہہ آیتین اور چبیس
کلمے اور ننانوے حرف ہین اور اس سورت کو سورۃ کافرون اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت
کے مضمون مین کمال جدائی ہے مسلمانون اور کافرون مین عبادت کے مقدمے مین جسکے
واسطے سب پیدا کئے گئے ہین **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝**
کہہ تو اے محمد کہ اے کافرو **ف** اور نزول اس سورۃ کا یہ ہے کہ ایک جماعت قریش کی کافرونسے
جیسے ابوجہل اور عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن عبد المطلب نے
حضرت عباس کی زبانی پیغام بہیجا کہ تم ہمارے معبودونکی تابعداری کرو اور برا نہ کہو اور اللہ
تعالی کی درگاہ مین اونکی شفاعت کا اقرار کرو تو ہم بہی تمہارے معبود کی بزرگی کے قائل
ہون اور اسکی عبادت کرین حق تعالی نے اونکی بساتت کے جواب مین یہہ سورت بہیجی اور یا حرف
ندا کا ہے اور ندا چند قسم پر ہے ندا مدح چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اور ندا مذمت چنانچہ قل یا
ایہا الکافرون اور ندا رحمت چنانچہ یا عبادی الذین اسرفوا اور ندا وحشت چنانچہ ونادیہما
ربہما الم انہکما اور ندا نسبت جیسے یا بنی آدم یا بنی اسرائیل اور ندا جنسیت چنانچہ یا ایہا الانسان
اور ندا علامت چنانچہ یا آدم یا ابراہیم یا داود اور ندا کرامت چنانچہ یا ایہا النبی اور اس
امت مرحومہ کو بہی چند اور اسکے مقام پر قران شریف مین بکرامت یعنی یا ایہا الذین آمنوا
کے ساتہہ پکارا ہے بخلاف اور امتونکے کہ انبیاء اور طین کر پکارا ہے (عزیزی وغیرہ)
لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ یعنی نہین پوجتا ہون
مین اس چیز کو جسکو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی ہرچند
کہ تم اپنے معبودونکو صفات الٰہی کا مظہر جانکر پرستش کرتے ہو لیکن صفات الٰہی کا ظہور
مخلوقات مین موافق اونکے استعداد کے فراخی کے ہے اور کوئی مخلوق بساتت کی لیاقت
نہین رکہتے ہے کہ صفات الٰہی کماحقہ اوسمین ظہور فرماوین والا وہ مخلوق مخلوق نہوگی
اور اگر اون مظہرون مین کمال ظہور کا اعتقاد رکہتے ہو تو حقیقت مین اوس اعتقاد سے
صفات الٰہی مین نقصان لازم آتا ہے تو کسی طور سے ذات الٰہی معبود تمہاری نہین ہے
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہ مین
پوجنے والا ہون اوس چیز کو جسکو تمنے پوجا ہے اور نہ تم پوجنے والے ہو اوس چیز کو جسکو
مین پوجتا ہون یعنی مین عبادت کرتا ہون ہمارے الٰہیہ کو اور تم عبادت کرتے ہو صورتونکو
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تمکو تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین جسمین کسیطرح کا اشتباہ
اور اشتباہ نہین ہے پس یہہ دونون دین نہ اصول مین مشارکت رکہتے ہین نہ فروع مین
اور نہ تماثل کی صورت مین اور اس مضمون کو مکرر لانا محض اسواسطے ہے کہ مشرکین

دو قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ اپنے معبودونکو صفات الہی کے کمال کا مظہر اعتقاد کرتے ہین اور اونکے عبادت کو خدا کی عبادت جانتے ہین اور دوسرے قسم وہ لوگ ہین کہ غرض اونکی اسمائے الہی کی عبادت ہے لیکن صورت کے پردے مین اور اہل حق کے نزدیک یہہ دونون مردود ہین پس ان دونون کی نفی کے واسطے اس عبارت کو مکرر فرمایا ہے اور بعضون نے حال اور استقبال پر جو لا اعبد و لا انا عابد کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے حمل کیا ہے اور ایک جماعت نے حال اور ماضی کی نفی پر کافرون کی طرف سے جو ما تعبدون و ما عبدتم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے حمل کیا ہے والکل محتمل یعنی ان سب معنونکا احتمال ہو سکتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اس سورتکو پڑہے تو گویا چوتہائی قرآن پڑہا اور تفسیر کواشی مین لایا ہے کہ اگر اس سورت کو اور سورہ اخلاص کو مقشقشتین کہتے ہین اور جو کوئی کہ اس سورت کو اور سورہ اخلاص کو پڑہے گا تو کفر اور نفاق سے پاک رہیگا اور مسنون ہے کہ فجر کی سنت کے اول رکعت مین اس سورت کو پڑہے اور دوسرے رکعت مین قل ہو اللہ احد کو اور مشہور یہہ بات ہے کہ یہہ سورۃ منسوخ ہے قتال کی آیت سے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ منسوخ نہین ہے اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون مسلمانون اور کافرون کے دین کے کمال جدائی اور فرق کے بیان مین ہے نہ یہہ کہ کافرون سے بالکل تعرض نکرنا بلکہ مسلمانون کی دین مین جہاد اور قتال بہی داخل ہے پس منسوخ ہونا اسکا قتال کی آیت سے کسی وجہ سے ثابت نہین ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیچ قرآن کے کوئی سورت نہین کہ اوپر شیاطین کے سخت تر ہو سوا اس سورت کے اسلیئے کہ اس سورت مین خاص توحید اور برائت شرک کا بیان ہے ممن قرأها برئ من الشرک و تباعد عنه مردة الشیاطین و امن من الفزع الاکبر و هی تعدل ربع القرآن یعنے پس جو شخص پڑہے اس کو بری ہوتا ہے شرک سے اور دور ہوتی ہین اوس سے سرکش شیطان اور امن مین ہوگا گہبراہٹ قیامت کی سے اور یہہ سورت برابر ہی ثواب مین تہائی قرآن کے اور بیچ حدیث کے ثابت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کرو تم اولاد اپنی کو واسطے پڑہنے قل یا ایہا الکفرون کے وقت سونے کے پس نہین پیش آویگی اونکو کوئی شے مخوف اور جو کوئی نکلے سفر کو بس پڑہے یہ سورتین پانچ یعنی قل یا ایہا الکفرون اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہریگا اپنے گہر کو سالم اور غانم واللہ اعلم بالصواب تمت معامد عزیزی روح البیان تمت

سورۃ النصر

یہہ سورۃ مدنی ہے اور اس سورت کو سورہ فتح بہی کہتے ہین اسمین تین آیتین اور انیس ۱۹ کلمے اور اناسی ۷۹ حرف ہین اور اس سورت کو سورہ تودیع بہی کہتے ہین اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی خبر

دیتاہے اور امت کی رخصت کرنیکا حکم ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ○ جب آئے مدد خدا تعالیٰ کی اور فتح مکے کی یعنی آئی خداتعالیٰ کی طرف سے ف اور فتح کا ذکر کرنا نصرت کے بعد اشارہ ہے بات کی طرف ہے کہ فتح ہر مرتبے مین فرع اور تابع نصرت کے ہے پس فتح شہرون کی اور ہتھیانون کی کفار پر نصرت پانے کے تابع ہے اور فتح احوال سینہ کی اور مقامات علیہ کے تابع ہے نصرت پانے سے نفس اور شیطان پر پس نصرت اشارہ ہے اوائل اور بیچ کے مرتبے کیطرف اور فتح اشارہ ہے انتہا اور کمال کے مرتبے کیطرف گویا وہ حرکت کہ نقصان سے کمال کی طرف شروع ہوئی تھی انتہا کو پہنچی وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ○ اور دیکھیگا تو لوگونکو یعنی عرب کو داخل ہوتے ہین دین مین اللہ کے گروہ کے گروہ ہرچند کہ شروع نبوت سے لوگ اس دین مین داخل ہوتے تھے لیکن ایک ایک دو دو اور فتح مکہ کے بعد بڑے بڑے ملک اور شہر کفار کے قبضہ مین آئی اور نوین اور دسوین سال مین خلق کا رجوع ہونا اور پے در پے آنا اسلام مین گروہوان اور قبیلون کا ظاہر ہوا چنانچہ بنی اسد اور بنی فزارہ اور بنی کنانہ اور بنی مرہ اور بنی ہلال اور بنی امر تجیب اور دارم اور دوسرے قبیلہ تمیم اور عبدالقیس کے اور بنو طئی اور یمن اور شام اور عراق کے لوگ اطراف وجوانب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہنچے اور ان مین سے بعضون نے نفس اور شیطان کے جہاد پر اور بعضون نے کفار اور منافقون سے جہاد کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے کمر باندھے اور تیار ہوگئے اور چاریار کبار ابتدائے نبوت سے اس وقت تک آنحضرت صلعم کی صحبت مین اور خدا کے راہ کے رفیق اور مشورہ دینی مین اور مددگاری مین ہر مقدمے کے دل وجان سے حاضر تھے اور آنحضرت صلعم کے طور اور وضع ابتدا نبوت سے انتہا تلک تک کما حقہ دریافت کئے تھے پس اس حالت مین آنحضرت کے وجود شریف کی ضرورت نرہی تھی اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اجل آپہنچے اور انکو مامور دوسری چیز کی طرف فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پس پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور گناہ بخشوا اس سے ف اور یہہ اشارہ اسبات کیطرف ہے کہ جب عارف تکمیل کے مرتبے کو پہنچا اور ہر طرح کے لوگ اوسکے تابع ہوئے اور انکے استعدادین نقصان اور کمال مین بہت تفاوت رکھتے ہین تو اوسکو ضرور چاہیے کہ ناقصونکی تکمیل کے واسطے طلب بخشش کی کرہی کہ وہ سب استعداد اصلیہ کے نقصان اوسکے اتباع کے سبب سے قیامت کے دن اسکے کمال استقلال کی طرف کھنچ جاوین اور یہی حقیقت ہے شفاعت کی اور اس سورت کا مضمون آنحضرت صلعم کی وفات کے نزدیک ہونے پر خبر دیتا ہے اور امت کی رخصت کرنے کا حکم ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب انبیا ونکے وہ کام جو دنیا مین اونکے ہونے پر موقوف تھا سر انجام پاچکا تو چارناچار اونکو رجوع الی اللہ اور داخل ہونا عالم ارواح مین

ضرور ہوا اسواسطے کہ یہہ عالم فانی بہرا ہوا کہہ دردون کا اور نقصانون کا ہے رہنے کی جاہے
اس قسم کی ارواح مقدس کی نہین ہے فقط ضروری کامونکی تدبیر کے واسطے انکو اس ناقص
گہرمین نازل کرتے ہین اور ضرورت کی قدر انکو یہان رکہتے ہین اب معلوم کیا چاہیے کہ
وجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا مین کون کون سے ضروری کامونکے
واسطے تہا اور وہ ضروری کام کب سرانجام کو پہنچے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سچے
دین مین خلل ڈالنے والے اور سیدہی راہ سے بہکانے والے چار چیزین ہین اوّل نفس
دوسرے شیطان تیسرے کفار جو شوکت اور حکومت رکہتے ہون چوتہے منافق بدباطن
کہ چہپے چہپے لوگون کے دلومین شبہے ڈالتے ہین اور اگلے انبیا نفس اور شیطان کے شر اور
وسوسے کو دفع کرنے کیواسطے مبعوث ہوتے تہے اسلیئے کہ شر ان دونونکا سب شرون کی
جڑ ہے اور کفار اور منافق بہی تابعدار ان دونون کے ہین اور آنحضرت صلعم کے مبعوث کرنیمین
ان چارون چیزونکا دفع کرنا علیحدہ علیحدہ منظور ہوا اسیواسطے فوج کشی اور جہاد اور ملک گیری
اور مفسدون اور باغیون کی تنبیہ کا طریقہ اور حدون اور تعزیرونکا جاری کرنا بدکارون پر انکے
دین کی اصل مین داخل ہوا ہے اور اس شریعت کی صورت بادشاہت کی صورت پر ہوئی
اور آنحضرت صلعم نے ابتداے بعثت سے درجہ بدرجہ نبوت کو ترقی دیکر خلافت کبری کی
انتہا کو پہنچایا اور جب اس کام سے فارغ ہوئے تو انکو اپنے حضور مین بلوایا اور تیس برس تک
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلافت کا زمانہ تہا چار یارون سے کہ اس امت کے افضل ہین
قاعدے خلافت کے جاری کرکے ایک دستور العمل پچہلونکے واسطے چہوڑ گئے **عزیزی**
معاو غیرہ ﴿ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ ﴾ تحقیق وہ بڑا بخشنے والا ہے ناقصون
کے حق مین اور تکمیل رحمت کی فرماتا ہے پس اس کو بعید نہین ہے کہ تیری تابعدارونکو تیرے
طفیل کامل سے کامل کردے اور یہہ سورت سب سورتون سے پچہلی ہے اوسکے بعد کوئی
سورت نازل نہین ہوئی اور آنحضرت صلعم اسکے نازل ہونے کے بعد ہمیشہ یہہ دعا زبان پر
جاری رکہتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اور یہہ بہی منقول ہے کہ آپکے چچا
حضرت عباس رضنے جب یہہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو روئے لوگون نے
پوچہا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین اس سورت سے آنحضرت صلعم کی وفات کی خبر
سنتا ہون **عزیزی** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تہے علیہ السلام اکثر
پڑہتے قبل موت اپنے کے یہہ دعا سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی ہر روز
اس سورتکو تین بار پڑہے اللہ تعالے درجہ بخشے اوسکو فتح کرے گا واللہ اعلم بالصواب

سورة اللهب یہہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکیاسی حرف ہین
کہتے ہین کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی یعنی ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے نزدیک کے کہتے ہے لوگونکو تب آنحضرت صلعم نے پہاڑ پر صفا کے چڑھ کر پکارا کہ اے سردار قریش
اور اے اشراف میری قوم کے اوسیہ آواز سنکر سب قریش آکر جمع ہوئے تب حضرت صلعم
نے فرمایا کہ اگر میں کہوں تمکو جو اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک قوم نکل کر تم سبکو قتل کرینگے
تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہیں سب نے کہا کہ تو کبھی جھوٹھ نہیں بولتا ہے جو کچھ
خبر دیگا ہم سچ جانینگے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں تمکو ڈراتا ہوں آگ کی سختی سے جو
قیامت کی ہے اوسدن کا عذاب سخت ہے اوسپر جو میرا کہا نمانے گا پھر ڈرو تم اوس
دن کے عذاب سے اور ایمان لاؤ جبہیر ابولہب جو چچا تھا آنحضرت صلعم کا اوسنے یہہ بات سنکر
بہت برا کہا اور بے ادبی کی اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک پتھر دونوں ہاتھ سے لیکر حضرت
صلعم کے پیٹھ پر مارا جیسے کہ حق تعالے ابولہب کے حق میں فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ٹوٹیو اور گریو دونو ہاتھ ابولہب کے کہ نام اسکا عبد العزے
تھا اور وہ سوتیلا چچا آنحضرت صلعم کا تھا اس سورت میں اس خبیث کو کنیت کے ساتھہ یاد فرمایا ہے
باوجود اسکے بات کے کہ کنیت عرب کے نزدیک صیغہ تعظیم کا ہے دو طور سے اول تو یہہ کہ
نام اسکا عبد العزی تھا اور یہہ نام شرک کا ہے اور اہل توحید کے نزدیک یہہ نام مکروہ ہے
دوسرے یہہ کہ اسکے کنیت اوسکے دوزخی ہونے پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ لہب
آگ کے شعلے کو کہتے ہیں یا ہرچند کہ اوسکے باپ نے اوسکے چہرہ کی دمک کے سبب سے جو
آگ کے شعلے کی مانند تہی یہہ کنیت مقرر کی تہی لیکن حقیقت میں اسکے دوزخی ہونیکا
سبب ہوئی ابولہب آخر عمر تک آنحضرت صلعم سے نہایت عداوت رکہتا رہا یہانتک کہ
بارہا انکو بلکہ شہید کرنے کو آنحضرت صلعم کے قصد کیا لیکن حافظ حقیقی کی حمایت سے
ہمیشہ اس خبیث کے شر سے محفوظ رہے چنانچہ کتب سیر اور تواریخ میں مذکور ہے اب معلوم
کرنا چاہیے کہ انسان کی نفس میں دو قوتیں ہیں ایک قوت علمی اور دوسری قوت عملی
قوت علمی وہ ہے جسے جانتا ہے اور قوت عملی وہ ہے کہ جسکے سبب سے نیک و بد کام اس سے
صادر ہوتے ہیں سو دونوں ہاتھ سے اشارہ ان دونوں قوتوں کی طرف ہے یعنی ہلاک ہوگیا
اوسکا عمل اور اعتقاد اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے نیک اور بد عمل مراد ہوں اور
بدعملوں کے ہلاکی تو ظاہر ہے کہ برا پہل لاتے ہیں اور نیک عمل کی ہلاکی یہہ ہے کہ کفر کے سبب سے
نیک پہل نلایا بلکہ بے فائدہ گیا اور بعضوں نے ظاہر اور باطن کے عملوں پر قیاس کیا ہے اور بعضوں نے
قوی اور ضعیف جانب پر حمل کیا ہے اور یہہ سب ہوسکتے ہیں وَّتَبَّ اور ہلاک ہوگیا وہ
آپ یعنی اس خبیث کے اعتقادوں اور عملوں کے ہلاکی اور خرابی اوسکی ذات کی ہلاکی کا سبب
بڑے یہانتک کہ کوئی سبب اوسکے درستی کا باقی نرہا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ
کچھہ کام نآیا اوسکے مال اوسکا اور جو کمایا جیسے نام وجاہ اور اولاد وغیرہ اب اوسکے مال اور کمائی کا

بیان ارشاد ہوتا ہے کہ یہہ چیزین دنیا مین اسکو البتہ کچہہ نفع کر سکتے ہین لیکن آخرت مین بڑی
احتیاج کا وقت اور سدا رہنے کا گہر ہے ہرگز نفع نہ کرینگے اسلئی کہ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ
لَهَبٍ اب پڑیگا آگ مین یعنی مرنیکے ساتہہ ہے اوسکو آگ مین ڈالینگے اور انتظار قیامت کے آنے کا
اونکے واسطے نکرین گے بخلاف اور کافرون کے ذات لھب بڑے شعلے والے اسلئیکہ کفر اوسکا
اورون کے کفر سے بہت زیادہ ہے اس سبب سے کہ آنحضرت صلعم کا رشتے مین بہت قریب تہا یعنی
چچا سوتیلا تہا اور خصلتون کی نکوئی اور بات کی سچائی اور امانت داری جو آنحضرت صلعم مین
بچپن سے پائی جاتی ہتی بخوبی واقف تہا پہر با وجود ان سب باتون کے نہایت دشمنی اور
عداوت رکہتا تہا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ اپنے دونو بیٹون سے
جو عتبہ اور عتیبہ نام تہا اور رقیہ اور ام کلثوم صاحبزادیان اون دونون کے نکاح مین تہین کہا
کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹیونکو طلاق ندوگے تو مجہسے اور تمسے کچہہ علاقہ نہین دونونے
باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتیبہ نے روبرو آپکے جا کے کلمات بے ادبی کے کہے آپنے فرمایا
اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک یا اللہ اپنے کتون مین سے ایک کتا اوپر مسلط کر دے آخر کو اوسکو شام کے
سفر مین شیر نے پہاڑا عزیزی حبیب اللہ کا حاصل یہہ ہے کہ ابولہب لعین نے بروز پیر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی بشارت سنکر خوشی مین ثویبہ کو آزاد کیا تہا ویسا ہی اوسی دن
نبوت پر حضرت صلعم کے مبعوث ہونیکے بشارت سنکر کمال عداوت مین انواع اور اقسام
کی ایذارسانی پر نبی کریم صلعم کے قائم ہوا پس ثواب ثویبہ کی آزاد کرنیکا بسبب کفر
وانکار کے مبدل بعذاب ہوگیا اور شدت عذاب مین گرفتار رہا وقدمنا الی ما عملوا من
عمل فجعلناہ ھباءً منثورا اور ہم درپیش کرین گے اونکے عمل کو جو انہون نے کیا ہے
پہر کر دینگے اونکے عمل کو غبار پریشان اور بالتخصیص اس کافر کے کوئی چیز خواہ مال ہو خواہ
عمل نفع نہ دینے پر نص قاطع صاف دلالت کرتی ہے جیسا کہ فرمایا اغنی عنہ الخ اور
تفسیر بیضاوی مین لکہا وما کسب کسبہ او مکسوبہ بمالہ من النتائج والارباح والوجاھۃ والاتباع او
عملہ الذی ظن انہ ینفعہ یعنی کسب اوسکا یا جو چیز مال سے حاصل ہوتی ہے جیسے فائدہ اور منافع
اور جاہ اور مرتبت اور نوکر چاکر یا عمل اوسکا جو سمجہا تہا کہ وہ اپنے کو نفع دیگا اور کشاف مین
لکہا ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے ماکسب ولدہ جو کمایا اوسنے اولاد اسکے اور منقول ہے
قتادہ سے عملہ الذی ظن انہ منہ علی شئی کقولہ تعالی وقدمنا الی ما عملوا یعنی عمل اسکا جو سمجہا تہا کہ وہ
بہی ایک شئے ہے پہر جو مجوزین محفل مولد نبی علیہ الف الف صلوات پر قصہ ابولہب کو سند لاتے
ہین کہ بروز پیر تخفیف عذاب کے ہوتی ہے اور ایسی ایسی اور روایتین محفل مولد مین پڑہے
جاتے ہین اور پڑہنے والے اور سننے والونکو سیدہا جنت مین لیجاتے ہین اور موضوع
روایتین پڑہ کر نہایت خوشی فرماتے ہین صاف خلاف نصوص قاطعہ کے ہین اسلئیکہ ابولہب

اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست وغیرہ رکھتا تھا لیکن حضرت صلعم کی عداوت اور
دین حق کے انکار کے سبب سے ہلاکت ابدی اور دونوجہان کے روسیاہی اسکو نصیب ہوئی اور
سب اسبابات پر متفق ہین کہ اعمال صالح جو آخرت مین نجات دینے والے ہین ؛ ان کے واسطے
ایمان شرط ہے وگرنہ صدقہ وخیرات کھلانا اور غلام لونڈی کا آزاد کرنا کچھہ فائدہ نہ دیگا جیسا کہ
فرمایا اللہ صاحب نے فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا یعنی آزاد کرنا گردن اور کہانا کہلانا سختی کے دن قرابت واریتیم کو یا غریب
مسکین کو پھر ہوا ایمان والون سے پس گرچہ ابولہب بسبب خوشی ولادت شریف کے ثویبہ کو
ازاد کیا لیکن بجہت عدم ایمان کے دوزخی ابدی ہوا تخفیف عذاب کے نصوص قاطع سے
ثابت نہین ہوئی اب اہل انصاف پر واضح ہو کہ خوشی اہل ایمان کی دو قسم پر ہوا کرتی ہے
ایک خوشی مستقر ہے کبہی منفک نہین ہوتی جیسے خوشی ایمان و توحید کی اور حضرت صلعم کے
مرتبہ نبوت وخاتمیت ملنے کی اور ہمکو آپکی امت اور متبعان سنت مین ہونیکی اور بعد موت کے
شفاعت کی پانے اور بہشت مین داخل ہونے اور دیدار رب العزت حاصل کرنیکے سو اسطرح کی
خوشی عین ایمان یا جزو ایمان یا منضم با یمان ہے ایسی خوشی کے واسطے کوئی مہینا مقرر کرنا
عند الشرع شریف ثابت نہین بلکہ مدام ذکر اور تذکرہ چاہیئے دوسرے خوشی کسی حالت کی ساتھہ
متعلق ہوتی ہے جیسے نکاح کی خوشی محفل ولیمہ کے ساتھہ متعلق ہے اور ولادت
کی خوشی عقیقہ کے ساتھہ پھر یہہ خوشی شرعًا وعرفًا وطبعًا اوسے وقت حالت کے ساتھہ
موقت ہے نہ دائم و متکرر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی اصل نبوت
کی خوشی ہے کیونکہ ولادت کی خوشی اللہ کی رسول اور نبی ہونے سے ہے نہ عبداللہ کے فرزند
ہونے سے پس علت خوشی کی نبوت ورسالت ہے نہ ولادت وابوت جب نبوت کی خوشی
ایمان کے ساتھہ منضم ہوگئی اور اس خوشی مین کوئی مہینا مقرر کرکے کچھہ کرنا آیا نہین تو ولادت
کی خوشی جو نبوت کی خوشی کی فرع ہے وہ بہی ایمان ہی کے ساتھہ منضم ہوگئی اس خوشی مین
بہی کوئی مہینا اپنی طرف سے معین کرکے کوئی نئی صورت احداث نکیا چاہیئے تا حکم اصل کا فرع کے
مطابق ہو اسلیئکہ تغیر حکم کا فرع مین باتفاق اہل اصول صحیح نہین ہان شرف ولادت ونبوت کے
مبارک ہونا پیر کا ہر ہفتے مین اور روزہ رکہنا اوسکا صحیح حدیث سے ثابت ہے پس عمل میلاد
جسکو کتاب وسنت سے کچھہ اصل نہین اگرچہ وہ امور حسنہ پر مشتمل ہو کسی صحابہ وتابعین وتبع تابعین
وائمہ اربعہ بلکہ چھہ سو برس تک کے طبقے اہل اسلام کے گذر گئے اس ہیئت مجموعی سے انعقاد نکیا بعد
چھہ سو برس کے شام مین سلطان مظفر الدین اربل نے اس عمل کو احداث کیا کہ طیار کراتا تہا
قبے لکڑی کے بیش یا زیادہ ایک قبہ اپنے واسطے اور باقی اور امراو اعیان دولت کے لیئے ابتدائے
صفر سے بزینت وہ قبہ اراستہ کیے جاتے تہے ہر طبقے مین قبونکے ایک جماعت راگ گانیوالونکی

اور ایک جماعت ڈھپے اور خیال گانیوالونکی اور ایک جماعت باجے والونکی بیٹھتے تھے پھر ہر روز بعد
نماز عصر کے اپنے قبہ مین داخل ہو کر راگ گانیوالونکا سنتا تھا اور ڈھپے وغیرہ پر خوش ہوتا
تھا اور خود ناچتا تھا چنانچہ تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے الحاصل محب صادق رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو لازم ہے کہ اتباع سنت سینہ سے کارہے اور ارتکاب بدعت سے بھاگے تاکہ راہ مستقیم
نصیب ہو **شعر** براہ سنت رو اگر خواہی طریقہ مستقیم ؛ کہ سنن راہ بود سوئے رضا ذوالمنن
اللہم ارزقنا صراطک المستقیم آمین امداد ؒ از ابن خلکان اور منکر عمل مولد کے علما اکابر
مذہب مالکی مین یہہ ہین علامہ فاکہانی ابو عبداللہ بن الحاج صاحب مدخل احمد محمد المصری صاحب
قول معتمد علی بن الفضل المقدسی ابو القاسم عبدالرحمن بن عبدالمجید محمد بن ابی بکر المخزومی صاحب
البدع والحوادث اور علما حنبلیہ یہہ ہین شمس الدین ابن القیم شرف الدین احمد صاحب تاویلات
وغیرہ اور اکابر شافعی یہہ ہین علاؤ الدین بن اقبل الشافعی صاحب شرح البعث والنشور علامہ
فخر الدین حراسانی صاحب تاریخ امام شعرانی صاحب تنبیہ اور علمائے نامدار مذہب حنفی یہہ ہین
عبدالرحمن مغربی صاحب فتاوے قاضی شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج
صاحب تحفۃ القضاۃ ابن نقطہ بغدادی شیخ احمد سرہندی مجدد مائۃ الف ثانی جبر علی افندی
صاحب طریقہ محمدیہ ابن رجب افندی شارح طریقہ محمدیہ اور اگر اس زمانہ والونکا نام یعنی شاہ
عبدالعزیز وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا لکھا جاوے تو کثرت سے ہین (مگر ایک فتوے علمائے دہلی
نقل کیا جاتا ہے الجواب) یہہ جو مجلس جو متعارف ان شہرون مین ہے بدعت اور مکروہ ہے
اسلیے کہ کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع ہست سے اسکے
ثبوت پر قائم نہین ہے اور جو امر کہ ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور ادنے
درجہ بدعت سیئہ ونامشروع کا مکروہ ہے قال ابن الحاج فی المدخل ومن جملۃ ما احدثوہ من
البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شہر ربیع الاول من المولد
وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات انتہے وقال تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد
اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین المتمسکون
باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون انتہے ؛

محمد عبدالرب	حسبنا اللہ حفیظ اللہ	محمد نذیر حسین	فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد	محمد قطب الدین مہاجر خلیفہ مولانا اسحاق صاحب مرحوم	محمد قطب الدین ساکن سکندرہ
الجواب صحیح عبدالحمید	الجواب صحیح محمد صدیق	محمد عبدالقادر	محمد شاہ	محمد حسن	عبدالرزاق
محمد اسمعیل	محمد حسن	محمد یوسف	العبد محمد مسعود نقشبندی مجددی	محمد حسین بخاری	

اب آئے ہم مطلب اصلی پر اور اون کافر کے عذاب کے زیادہ ہونے کے سببا بون مین سے ایک یہہ ہے
کہ اسکے محبوبہ کو اوسکے روبرو جلاوین گے اسیواسطے فرمایا ہے وَّامْرَاَتُهٗ اور جورو اسکی یعنی جسطرح
اسکی عداوت آنحضرت صلعم کے ساتہہ جورو کے سبب سے زیادہ ہوئی تہے اسیطرح عذاب بہی اس کا عورت
کے علاقہ دیکہنے سے زیادہ ہوگا حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اوٹہانی
والی ہے لکڑیونکی اور ایدہن کے گلے مین اوسکی ہے رسی کہجور کی چہال کے یعنی اوس
رسی سے باندہ کر دوزخمین ڈالینگے اور نام اسکا ام جمیلہ کہ ابوسفیان کی بہن تہی
کہ آنحضرت صلعم کی عداوت مین نہایت کوشش کرتی تہی یہانتک کہ ببول کے کانٹونکے
اور دوسرے کٹیلے درختون کے گٹہے جنگل سے لاکر آنحضرت صلعم کی راہ مین رات کو
بکہیر دیتی تہی کہ صبح کو نماز کیواسطے جو مسجد الحرام کو تشریف لے جاوین تو انکے پاؤنمین
چبہین آخر اسی کام مین مرگئی کہتے ہین کہ ایک روز گٹہہ کانٹونکا سر پر رکہا تہا اور اسکی
رسی اپنے گلے مین خوب لپیٹ لی تہی اتفاقا وہ گٹہا سر سے ڈہلک پڑا اور وہ رسی اسکے گلیمین
پہنس گئی آخر اوسی حالت مین گلا گہٹکر مرگئی اور دوزخکا کندہ ہوئی واللہ اعلم ف اوس
سورت کا مضمون یہہ ہے کہ ابولہب اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست کے
سبب سے دنیا کے بڑے شرافت رکہتا تہا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دین
حق کے انکار کے سبب سے ہلاکت ابدی اور دونون جہان کی روسیاہی اسکو نصیب
ہوئی پس ہر شخص کو چاہیے کہ ان چیزون پر یعنی حسب اور نسب اور مال اور جاہ پر مغرور نہو
اور رسم و راہ اللہ کی درگاہ کے مقربون سے درست کرے یعنی انبیاؤن کے انکار سے
توبہ کرے اسیواسطے آنحضرت صلعم نے اپنے پہوپی حضرت صفیہ کو اور اپنے صاحبزادے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بعد نازل ہونے اس سورت کے فرمایا کہ لا املک لکم من اللہ
شیئا یعنی حضرت صلعم نے حضرت صفیہ اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ تم اللہ تعالی سے
اپنا معاملہ درست کر رکہو مین وہان تمہارے واسطے کچہہ نہین کرسکتا شعر بندگی
باید پیمبر زادگی درکار نیست ❊ کہ درین رہ فلان بن فلان چیزے نیست ❊ اللہم اہدنا الصراط
المستقیم آمین ❊

عزیزی ❊ معا ❊ سورة الاخلاص

یہہ سورت مکی
ہے اسمین چار آیتین اور پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین یہود نے صفت خدا تعالی کی
توریت مین دیکہی تہی اور جانتے تہے واسطے آزمایش حضرت صلعم سے پوچہا کہ بتاؤ تو
خدا تعالی کیسا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور اوسکا وارث کون ہے تب یہہ سورہ نازل ہوئی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پوچہنے والونکو کہ وہ خدا تعالی ایک ہے اکیلا ہے اپنے ذات مین ف اس جگہہ یہہ
معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کی معرفت کی انتہا حق تعالی کی حقیقت اور کنہہ کے دریافت مین یہہ ہے

سورۂ اخلاص

کہ اُس پاک کے خواصونکو جو اُس ذات کو لازم ہین دریافت کرلے اور بس اسلئیے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس بسیط ہے یعنی جز اور ٹکڑے اوسمین پائی نہین جاتے اور کسی علت کے معلول بھی نہین ہے یعنی اوسکے وجود کا کوئی سبب نہین ہے اور ہر چیز کے دریافت کرنیکا طریقہ جہان مین چار طور پر منحصر ہے یعنی چار علتین اوسکی واسطے ضرور ہین پہلے اوس چیز کے مادیکا دریافت کرنا یعنی اصل اوسکی کیا ہے دوسرے اسکی صورت کا دریافت کرنا کہ کس طرح کی ہے تیسرے اسکی علت کا دریافت کرنا چوتھے اُسکے غرض کا معلوم کرنا کہ یہہ چیز کس کام کی ہے سو پہلے تینون طریقے یہان نہیں ہو سکتے بیان اسکا یہہ ہے کہ جیسے کسی شخص نے تخت کی حقیقت سے سوال کیا تو اسکا جواب چار طور سے ہو سکتا ہے یعنی اسکے جواب مین چار چیزین بیان کیجاوینگی اول اوسکے مادیکو بیان کرینگے کہ لکڑی کے تختون اور لوہیکے میخون سے بنا ہے اور اوسکو علت مادی کہتے ہین دوسری صورت اوسکی بیان کرینگے کہ چوکھونٹا ہے یا لنبا ہے اور اسکو علت صوری کہتے ہین تیسرے اوسکے بنانیوالیکو بیان کرینگے کہ نجار نے بنایا ہے اور اسکو علت فاعلی کہتے ہین چوتھے اسکے غرض کو بیان کرینگے کہ یہہ چیز بیٹھنے کیواسطے بنی ہے اور اسکو علت غائی کہتے ہین سو حق تعالیٰ کے جناب مین پہلے تینون طریقے ممکن نہین ہین تو ضرور ہوا کہ چوتھی پر اکتفا کیا جاوے لیکن جناب الٰہی کی پاکیونکا بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ پوری تمیز اور جدائی حاصل ہوئی پس اللہ کا لفظ تمام غرضونکو شامل ہے جو عالم کی نسبت سے اوسکی ذات پاک سے خیال کیجاتی ہین جیسے خالقیت اور رازقیت اور داد دہش اور معبود ہونا اور سوا اسکے اسیواسطے اللہ کے لفظ کو سرنامہ اس سورت کا کیا تو گویا یہہ بات فرمائی کہ صفت اسکی یہہ ہے کہ معبود اور پیدا کرنیوالا اور بنانیوالا اور رزق دینے والا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہے اور جو کچھ عالم مین ہے سب اوسکے علم اور ارادے اور قدرت سے ہے اور لفظ احد کا اسیواسطے فرمایا ہے کہ شرکت عدد کی نفی ہو جاوے اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ صمد کے معنے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہین کہ صمد وہ ہے جو کسی کا محتاج نہو اور سب اوسکے محتاج ہون اور اگر ایسا نہو تو احتیاج کا سلسلہ منقطع نہو تو حقیقت مین اس ذات پاک کے خواصون مین سے دو چیزین یہان ذکر کی گئی ہین ایک احد ہونا اور دوسرے صمد ہونا اور باقی صفتین اونہین دونون صفتون سے نکلی ہین لَمْ یَلِدْ ۝ نہ جنا ہے کسیکو اوسنے یعنی اوسکی اولاد نہین وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ اور نہ جنا گیا ہے کسی سے وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے کوئی اوسکے برابر کا شریک کسیطرح بعضے علمانے لکھا ہے کہ کبھی شرکت عدد مین ہوتی ہے تو اسکے احد کے لفظ سے نفی فرمائی اور کبھی

شرکت مرتبے مین ہوتی ہے تو اوسکے نفی صمد کے لفظ سے فرمائی ہے اور کبھی شرکت نسب مین ہوتی ہے تو اسکی لم یلد ولم یولد سے نفی فرمائی اور کبھی شرکت کام اور تاثیر مین ہوتی ہے تو اوسکو لم یکن له کفوا احد سے نفی فرمایا اور اسی سببسے اس سورہ کو اخلاص کہتے ہین کہ یہہ سورت مسلمانون کے دلون کو حق کی معرفت کے واسطے خالص کرتی ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ فرقہ باطلہ دنیا مین پانچ ہین ایک فرقہ دہریہ کا جو کہتے ہین کہ اس جہانکا کوئی پیدا کرنیوالا نہین ہے آپ ہی آپ اسباب جمع ہوکے یہہ کارخانہ بن گیا ہے سو مسلمان آدمی نے جو وقت ہو کے لفظ کو اپنے زبان سے نکالا تو اس باطل عقیدے سے اوسکو جدائی و بیزاری حاصل ہوئی دوسرا فرقہ فلاسفہ کا ہے جو کہتے ہین کہ جہان کا پیدا کرنیوالا تو ایک ہے مگر کوئی صفت نہین رکھتا یعنی جو تاثیرین کہ عالم مین پائی جاتی ہین وہ آپ ہی آپ ہین نہ اوس ذات واحد سے اور مذہب ہنود بھی یہی ہے سو جب مسلمان آدمی نے اللہ کے لفظ کو جو سب کمال صفتون کی جامعیت پر دلالت کرتا ہے منہ سے نکالا تو اس فرقہ بد کے عقیدے سے خلاصی حاصل ہوئی تیسرا فرقہ ثنویہ کا ہے کہتے ہین کہ سب عالم کا پیدا کرنیوالا ایک نہین ہوسکتا ہے اسکو کئی پیدا کرنیوالے چاہین پھر جب مسلمان مرد نے احد کے لفظ کو اللہ تعالیٰ کی صفتون سے جانا تو اس شرک سے نجات پائی چوتھا فرقہ گمراہون کا اہل کتاب سے ہے جیسے یہود و نصاریٰ اعتقاد رکھتے ہین کہ عالم کا پیدا کرنے والا دوسری مخلوقات کی طرح سے جورو اور اولاد بھی رکھتا ہے چنانچہ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ کو حق تعالیٰ کے بیٹے اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو جورو کہتے ہین اور جب مسلمان آدمی نے لم یلد ولم یولد کہا تو اس عقیدے سے بالکل پاک ہوا اور اسی قسم سے ہین وہ تشبیہین جو یہود اور نصاریٰ نے باری تعالیٰ کے جناب مین ایجاد کی ہین اور اوس جناب پاک کو دوسری مخلوقات کیطرح سے چیزونکا محتاج جانتے ہین سو ان تشبیہون کے رد کیواسطے صمد کا لفظ جو تمام احتیاج کی نفی پر دلالت کرتا ہے کافی ہے پانچوان فرقہ مجوسیونکا جو کہتے ہین کہ عالم کے دو خالق ہین ایک کا نام یزدان ہے اور جتنے اچھی چیزین ہین سب اوسکی پیدا کی ہوئین ہین اور دوسریکا نام اہرمن ہے اور اوسکو قوت تاثیر مین یزدان کے برابر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جتنے چیزین تاریک اور ایذا دینے والی ہین اور تمام بدیان اور برائیان اوسکی پیدا کی ہوئی ہین اور ہمیشہ یزدان کے لشکر اور اہرمن کے لشکر سے جھگڑا قصہ رہتا ہے سو کبھی یزدان غالب ہوجاتا ہے اور اوسکا حکم جاری ہوتا ہے تو عالم مین بھلائیان غالب ہوتی ہین اور کبھی اہرمن کا لشکر زور کرتا ہے تو عالم مین برائیان پھیل پڑتی ہین سو اس عقیدیکے رد کے واسطے لم یکن له کفوا احد کو آخر سورت مین لائے اور یہہ بھی کہا ہے کہ آدمی

مرکب ہے یعنی اور عقلی اور قلبی اور روحی اور سری لطیفونسے اور نفس کی معرفت کی نہایت یہہ ہے کہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ کو دریافت کرے اسلیئے کہ نفس جس چیز کو شہوت یا غضبیہ قوت سے حاصل کرتا ہے تو ان دونون حالتونسے خالی نہین ہوتے یعنی یا کسی چیز سے وہ پیدا ہوتی ہے یا عالم مین کوئی دوسری چیز اوسکے برابر موجود ہے اور جو پروردگار کو سب موجودات سے اعلے اور برتر جانتے ہین تولاچار ان صفتونکی اس سے نفی کرتے ہین اور اس سے برتر عقل کا مرتبہ ہے اور اوسکے معرفت کی انتہا مضمون اللہ الصمد کا ہے یعنی اللہ ایسی چیز ہے کہ احتیاج کا سلسلہ اُسسے منقطع ہوجاتا ہے اور وہ محتاج دوسریکا نہین ہوتا اسواسطے کہ اسباب اور مسببا کا علم عقل کو دیا ہے سو عقل ہر چیز کو ایک سبب کا محتاج جانتی ہے اور اس سبب کو دوسرے سبب کا اور یہی سبب ہے کہ دین و دنیا کی تدبیرین کرنا جو عقل کا کام ہے سو وہ تدبیرین اسباب کے ملاحظہ پر موقوف ہین پس آدمی کی عقل کے دریافت کی انتہا اس ذات پاک کی حقیقت مین اسی قدر ہے کہ وہ ذات پاک عالم اسباب سے بلند و برتر ہے اور دل کی شان یہہ ہے کہ کسی مشہور حالون سے ایک حال مین مستغرق رہے جیسے محبت اور خوف اور امید او عجائب اور دل کے معرفت انتہا احدیّت کا مرتبہ ہے اور روح کہ عالم امر سے آئی ہے او نفخت فیہ من روحی کے خلعت سے سرفراز ہوئی ہے اسکی معرفت کی انتہا اپنے اصل کے طرف پہنچ لیجاتا ہے اور اسم ذات کی یعنی اللہ تعالے کے ذکر سے اُنس اور رحمت پانا اور بھید جسکا مرتبہ روح سے اوپر ہے سوائے ہوّیت مستقلہ کے نہین جانتا ہے اور اوسکا علم وجود کی خصوصیت کے دریافت مین منحصر ہے نہ سوائے اسکے سو اس صورت مین وہ معرفت جو تمام لطائف انسانی سے متعلق ہے ارشاد فرمائی ہے تاکہ ہر لطیفہ اس معرفت سے بہرہ یاب ہو اور یہہ بھی کہا ہے کہ کلمہ ہو کا عاشقون اور والہون کے واسطے ہے کہ اوس ذات پاک کے ملاحظہ میز اسدر جیکو مستغرق ہوگئے ہین کہ سوائے اس قدر کے یعنی ہو کے انکے سامنے کچھ نہین ہا اور کلمہ اللہ کا عارفونکے نصیب ہے جو سب اسمون اور صفتون مین اسکے پہچان کرتے ہین اور ہر مرتبے کے حکمون کو جدا جدا جانتے ہین اور احد کا لفظ حصہ دوسرے اولیا اللہ کا ہے جو اس ذات واحد کو ہر کثرت مین اسی وحدت کی صفت سے ملاحظہ کرتے ہین اور لم یلد الخ کے معنے عام مسلمانون کے نصیب ہین کہ عقلی اور نقلی دلیلون کی قوت سے اوس مرتبہ تک پہنچتے ہین اور جب ان سب معنونکو کوئی شخص جمع کرے تب پورا موحد ہو اور اس سورت کے پندرہ نام ہین مبارک اور جمال اور امان اور نور اور منفرہ اور اساس اور احد او حقیقت اور معرفت اور صفت اور مذکرہ اور نجات اور نسبت اور توحید اور تفرید او اخلاص مبارک اسلیئے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین رکھی ہے اور جمال سواسطے ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ

یحب الجمال فسل عنہ ما ذلک قال قل ہو اللہ احد یعنی مقرر اللہ جمیل ہے دوست رکہتا ہے جمال کو پس پوچھے گئے اوس سے کیا ہے یہہ فرمایا قل ہو اللہ احد ہے اور امان اسلیئے ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی میری امت پر عذاب نازل کرتا تو دو چیزین ندیتا ایک رمضان کا مہینہ دوسری سورہ قل ہو اللہ احد اور نور اسواسطے کہ فرمایا علیہ السلام نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن مجید کا نور قل ہو اللہ احد ہے اور منفر اسواسطے ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہیگا اور معنے سمجھے گا گناہو سے نفرت کریگا اور اساس اسلیئے ہے کہ مضبوطی آسمان و زمین کے اس سے ہے اور احد اسواسطے کہ اللہ تعالی نے کی صفت اسمین پائی جاتی ہے اور شقیقہ اسلیئے کہ پڑہنیوالا اسکا کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہے اور معرفت اسلیئے ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اوصاف اوسمین بہرے ہین اور نسبت اسلیئے ہے کہ معنے اوسکے اللہ تعالی کی ذات سے نسبت رکہتے ہین اور مذکورہ اسلیئے ہے کہ ملائک اسمین ذکر کرتے ہین اور نجات اسلیئے ہے کہ اسکی معنے پر جو ایمان لاتا ہے تو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور توحید اسلیئے ہے کہ اللہ تعالی کی توحید کی دلیل ہے اور تفرید اسواسطے ہے کہ اللہ تعالے کی فردانیت کا اسمین مذکور ہے اور اخلاص اسواسطے ہے کہ جو اخلاص کے ساتہہ اسکو پڑہیگا ہر طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی پاویگا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے ہر روز دو سو مرتبہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اوسکے معاف ہونگے مگر دین یعنے یہہ نہ چہوٹیگا بلی اوسکے یا معاف کروائے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس سورہ کو باوضو لاکہہ مرتبے پڑہیگا تو نہ مریگا جبتک وہ اپنی جگہہ بہشت مین ندیکہلیگا اور فرمایا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فقیر ہو جب گہر مین جاوے درود اور قل ہو اللہ احد پڑہا کرے تو اللہ تعالی اوسپر اپنا فضل کرے تو تونگر ہو جاوے اور ابو سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی طرف نبی علیہ السلام کے اور شکایت کی فقر فاقہ کی طرف اپکے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب داخل ہو تو اپنے گہر مین پس سلام علیک کر اپنے اہل کو سے اور اگر نہو کوئی گہر مین پس سلام کہے اپنے نفس پر یعنی السلام علیہ کہہ اور پڑہ قل ہو اللہ احد کو ایک مرتبہ پس کیا اوسنے یہہ پس بہر دیا اللہ نے اوسپر رزق کثیر یہانتک کہ دیتا تہا اپنے پڑوسیونکو اور اس سورتکو حدیث شریف مین ثلث قرآن فرمایا انہا تعدل ثلث القرآن یعنی جو کوئی اس سورت کو پڑہے تو گویا تہائی قرآن اوسنے پڑہا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک آدمی پڑہ رہا تہا قل ہو اللہ احد کو پس فرمایا حضرت صلعم نے وجبت پس کہا گیا وما وجبت یا رسول اللہ فرمایا وجبت لہ الجنۃ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد کو بعد نماز فجر کے گیارہ مرتبے نہین لگتا اوسکو کوئی گناہ اوس روز مین اگرچہ بہت کوشش کرے شیطان گناہ کرانے پر اور حدیث شریف مین

وارد ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ آیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا پڑہنے تمام قرآن سے ایک رات میں
پس کہا گیا یا رسول اللہ کون طاقت رکہتا ہے اس کی فرمایا اپنے پڑہنا قل ہو اللہ احد کا
تین مرتبے برابر تمام قرآن کے ہے اور مروی ہے کہ نازل ہوے جبرئیل علیہ السلام آنحضرت
صلعم پر تبوک مین کہ نام موضع کا ہے شام مین پہر کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ تحقیق معاویہ
بن مزنی رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا مدینہ مین کیا دوست رکہتے ہو یہہ کہ لپیٹ دون زمین کو
واسطے آپکے پہر نماز پڑہو تم اوسپر فرمایا حضرت صلعم نے نعم پس مارا جبرئیل علیہ السلام نے بازو اپنا
زمین پر پس اٹہایا گیا واسطے حضرت کے جنازہ اوسکا اور پڑہے حضرت صلعم نے نماز جنازہ کی
اور پیچہے حضرت کے دو صف ملائکہ کے تہے ہر صف مین ستر ہزار ملائک تہے پہر چلا گیا جنازہ پس پوچہا
حضرت صلعم نے اس بزرگی کا سبب کہا جبرئیل نے محبوب رکہتا تہا یہہ قل ہو اللہ احد کو
اور قرأت قل ہو اللہ کی آتی جاتی اٹہتے بیٹہتے ہر وقت کہتا تہا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور
وقت نزول سورہ اخلاص کے ستر ہزار ملائکہ ہمراہ جبرئیل علیہ السلام کے آئے تہے ہر گاہ کہ
گذرتے تہے اوپر اہل آسمان کے پوچہتے تہے ساکنان آسمان کہ کیا ہے ساتہ تمہارے پس
کہتے تہے فرشتے کہ نسبت الرب سبحانہ وتعالی

سورة الفلق

یہہ سورۃ مدنی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے اور تہتر حرف ہین بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ٥

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ٥ کہدے پناہ لینے والے کہ پناہ لیتا ہون مین فلق کی پروردگار کی
اور فلق لغت مین صبح کی سفیدی کو کہتے ہین اور حقیقت مین اوس چیز کو کہتے ہین جو پہٹے
اور اسمین سے دوسری چیز نکل آوے تاکہ عجیب وغریب نمونہ قدرت کا ظاہر ہو جیسے دانہ
اور کہجور کی گٹہلی اور ہر درخت کا بیج یا جیسے پتہر اور زمین کہ اوسمے پانی نکلتا ہے
یا جیسے باپ ماکے پیٹہ اور پیٹ سوان سب چیزونکو فلق کا لفظ شامل ہے اور معنے
اعوذ کے پناہ پکڑنے کے ہین بمعنی التجی کے یعنے پناہ میخواہم یا بمعنی استعصم کے
یعنی نگاہ داشت میخواہم یا بمعنی استجیر کے یعنی امان میخواہم یا بمعنی استعین کے یعنی
یاری میخواہم یا بمعنی استغیث کے یعنی فریاد و مدد میخواہم اور عوذ اور عیاذ مصدر ہین
کاللوذ واللیاذ ولصوم والصیام اور جان تو کہ تحقیق کلمات استعاذہ کے تین ہین صفاتیہ
اور افعالیہ اور ذاتیہ جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من
عقوبتک واعوذ بک منک اور کہا تفسیر کبیر مین شرور یا تو اعتقادیات مین ہوتا ہے اور
داخل ہین اسمین تمام مذاہب باطلہ یا اعمال بدنیہ مین مانند مرض اور آلام اور حرق اور
غرق اور فقر وغیرہ کے پس اعوذ باللہ پناہ کے واسطے کافی ہے جملہ امور مذکورہ مین
پس لازم ہے عاقل پر کہ جب ارادہ کرے پناہ پکڑنیکا خدا سے تو تصور کرے کل امور
مذکورہ کا اور لابد ہے حضور قلب اور موافقت قول کے ساتہ حال اور فعل کے اور نہ

یہہ کہ ہے زبان تیرے اعوذ باللہ اور فعل اور حال ہو تیرا اعوذ بالشیطان حکایت ہے کہ
تحقیق ابوسعید خراز قدس سرہ نے دیکھا ابلیس کو خواب مین پس ارادہ کیا مارنے کا اوسپر عصا
پس کہا اے ابوسعید تحقیق ہم نہین ڈرتے عصا مارنے سے اور سوا اسکے نہین کہ ڈرتا ہون مین
شعاع شمس معرفت کی سے جس وقت کہ طلوع کرے سماء قلب عارف پر اور کہا حسن رحمۃ اللہ نے
من سمعنا ذا باللہ علی وجہ الحقیقۃ کہ وہ حضور قلب ہے تو کرتا ہے اللہ تعالے درمیان اوسکے اور
درمیان شیطان کے تین سو پردے ہر پردہ مانند ما بین السماء والارض کے ہے اور روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ایک دن حضرت مسجد سے پس ناگہان دروازے
شیطان تہا پس فرمایا اپنے اوسکو کیا چیز لائے تجھکو دروازے مسجد پر کہا اے محمد صلعم لایا
مجھکو اللہ پس فرمایا حضرت صلعم نے اے ملعون کیون منع کرتا ہے تو میری امت کو جماعت کی
کی نماز سے کہا اے محمد جس وقت نکلتی ہے امت تیری طرف نماز کے تو چڑہتا ہے مجھکو بخار سخت
پس نہین اترتا جبتک متفرق نہین ہوتی وہ فرمایا علیہ السلام نے کس واسطے روکتا ہے تو
میری امت کو علم اور دعا سے کہا وقت دعا انکی کے پکڑتا ہے مجھکو صمم اور اعمے پا پس نہین
دفع ہوتا یہہ مرض جبتک جدا نہین ہوتی دعا کرنے سے فرمایا علیہ السلام نے کیون منع
کرتا ہے تو میری امت کو پڑہنے قرآن سے کہا وقت پڑہنے اونکے پگہلتا ہون مانند
رانگ کے پس نہین دور ہوتا یہہ مرض مجھسے جبتک کہ جدا نہین ہوتی فرمایا علیہ السلام نے
کیون روکتا ہے میری امت کو جہاد سے کہا جب نکلتے ہین وہ طرف جہاد کے تو رکھا جاتا ہے
میرے پاؤن پر کہلاڑا یہانتک کہ رجوع کرین وہ اور جس وقت نکلتے ہین وہ طرف حج کے
تو زنجیر اور طوق ڈالا جاتا ہو مجھپر یہانتک کہ پہرین وہ اور جب ارادہ کرتے ہین صدقے دینے کا
تو رکھا جاتا ہے میرے سر پر آرا پس چیرتا ہے مجھکو مانند لکڑی کے انتہے ۔ اور جب کہ
نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے آیا شیطان علیہ اللعنۃ پس فرمایا نوح علیہ السلام نے اے
عدو اللہ کوتا خلق ہی بنی آدم کا معین تیرا اور لشکر تیرے کا ہے اوپر ضلالت اور ہلاکت
اونکے کہا ابلیس نے کہ جب باقی ہین ہم سے آدم کو بخیل حریص حاسد جبار جلد باز تلقفناہ
تلقف الاکبرۃ پس اگر جمع ہون بنی آدم مین یہہ امور یعنے خلاق ذمیمہ تو سمیناہ شیطانا
مریدا العوذ باللہ منہ بیت ٭ آدمی را دشمنی پنہان بسیست ٭ آدمی باخدر عاقل کسیست ٭
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ اٹہاتا ہے دنیا کو ہر روز بیچ ہاتہون
اپنے کے پس کہتا ہے کہ کون خرید کرتا ہے ایسی چیز کو جو ضرر پہونچاوے اوسکو اور نہ
نفع دے اوسکو اور غم مین ڈالے اوسکو اور نہ خوش کرے اوسکو پس کہتے ہین اصحاب دنیا کے
کہ ہم خریدتے ہین دنیا کو پس کہتا ہے ابلیس کہ مت جلدی کرو تم پس البتہ یہہ دنیا
عیب دار ہے پہر کہتے ہین اصحاب دنیا کہ نہین کچہہ ڈر ہمکو ساتہہ اسکے یعنی اختیار کرنے دنیا کے

کچھہ قدر نہین ہے پہر کہتا ہے شیطان کہ مول دنیا کا نہین ہے درہم اور دنانیر بلکہ مول دنیا کا وہ ہے جو عہدہ تمہارا جنت سے ہے اور بلاشبہ خریدا ہے مینے اوسکو چار چیزسے لعنت آوسکی سے اور غضب اوسکی سے اور عذاب اوسکے سے اور قطعہ رحمی اوسکی سے اور بیچا مینے جنت کو بدلہ اشیاء مذکورہ کے بس کہتے ہین اصحاب الدنیا کہ جائز ہے ہمکو یہہ پہر کہتا ہے ابلیس ارادہ رکہتا ہون مین فائدیکا اوسپر اور وہ یہہ ہے کہ جائے پکڑون مین تمہارے قلوب پر کہ نہ چہوڑون اوسکو کبہی بس کہتے ہین وہ اچہا بس پکڑتا ہے ابلیس قلوب کو پہر کہتا ہے شیطان بری ہے تجارت اللهم انا نعوذ بك من هذه التجارة اور کہا حافظ رحمۃ اللہ نے

؎ مجو درستی عہد از جہان سست نہاد ❊ کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد ست ❊ اور کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ؎ بر مرد ہیاد دنیا خس ست ❊ کہ ہر مدتے جاے دیگر کس ست ❊ منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست ❊ کہ مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست ❊ نہ لائق بود عشق با دلبرے کہ ہر بامداد ش بود شوہرے ❊ اور فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق شیطان نے کہا اے رب میرے کہا تو نے کتاب اپنی مین ان عبادی لیس لك عليهم سلطن پس کون ہین وہ فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص کہ ہے نور وجہہ اوسکا میرے عرش سے اور طین اوسکی طین ابراہیم اور محمد علیہما السلام سے اور دل اوسکا میرا خزانہ کہا ابلیس نے پس کون ہین پہر فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی ہونا دم اپنے گناہ پر اور خوف کرنیوالا اپنے خاتمے کا بس نور وجہہ اوسکیکا نور عرش میرے سے ہے اور جو کوئی کہلاوے کہانا اور رحم کرے بندونپر بس طین اوسکے اون دونہیونکی طین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو میرے حکم پر اور جلدی کرنے والا ہو طرف رضامندی میری کے بس قلب اوسکا خزانا میرا ہے اور حدیث شریف وارد ہے کہ جو کوئی اعوذ باللہ ہر روز دس مرتبہ پڑہے تو وکیل کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر فرشتے کو کہ دور کرے اوسے شیاطین کو ؏ روح وغیرہ ؏ اور یہان پر ایک نکتہ بہت لطیف اور باریک ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورت مین ایک ہی صفت سے اللہ تعالے کے ع بنفاق ہے تعوذ واقع ہوا ہے تین چیزون کی برائیون سے ایک تاریکی دوسرا سحر تیسرا حسد اور سورہ ناس مین ایک چیز کی برائی سے یعنی شیطان کے وسواس سے حق تعالی کے تین صفتوسنے کہ رب الناس اور ملک الناس اور الٰہ الناس مین تعوذ واقع ہے سو یہہ اسلئے ہے تاکہ اشارہ ہو اسبات کیطرف کہ دین کی حفاظت مقدمہ ہے جان اور بدن کی حفاظت سے اسلیکہ وسواس شیطانی دین کا خراب کرنیوالا ہے اور وہ تینون چیزین یعنی تاریکی اور سحر اور حسد جان اور بدن کو ضرر پہنچانیوالیان ہین واللہ علم مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ برائی سے اوس چیز کے جو پیدا کی ہے وبالفارسیۃ از بدی آنچہ آفریدہ است از موذیات انس وجن وسباع وہوام ف جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی کی مخلوقات تین قسم کی ہین ایک تو وہ کہ جسمین خیر غالب ہے

اور شر مغلوب بلکہ معدوم جیسے مقرب فرشتے اور انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام دوسرے وہ ہین
کہ جنمین برائی غالب ہے اور بھلائی مغلوب ہے یا معدوم جیسے شیطان اور دوسرے موذی خواہ
آدمیو نسے ہون یا جنو نسے اور درندے اور چوپائے اور کیڑے مکوڑے جیسے سانپ اور بچھو تیسری
قسم وہ ہین جن مین خیر اور شر دونون موجود ہین پہر کبھی کسیکے واسطے شر ہوجاتی ہین اور کبھی
کسی کے حق مین خیر جیسے دنیا کا مال اور جورو بچے یا دوسرے اسباب بلکہ اخلاق اور علوم
اور حسب اور نسب اور دوسرے صفتین اور نسبتین بہی یہی حکم رکہتے ہین پس شر ما خلق سے خیر کی
دونون قسمون مین وہ بدی مراد ہے جو انمین موجود ہے اور قسم اول کی نسبت بہے جو مطلق بدی
نہین رکہتے ہے باعث نا نزدیک ہوجانے دوسری چیزون کے نہے جیسے عبادت کا شر
ریا اور سمعہ ہے اور ایمان کا شر نفاق اور مرتد ہوجانا ہے اور انبیا علیہم السلام کا شر اونکو جہٹلانا
اور اونکے فرمان برداری مین قصور کرنا ہے اور اولیاء اللہ کا شر انکے انوار صحبت سے محروم
رہنا اور نہ پانا ہے وعلے ہذا القیاس اسیلئے کہا ہے شر الخیر تاخیرہ وشر العمل
الصالح تقصیرہ یعنی خیر کی برائی اوسمین ڈہیل کرنا اور دیر لگانا ہے اور نیک عمل کی
برائی اوسمین قصور کرنا ہے اور قسم تیسری کے شر کی نسبت نیک کی طرف کرنا جائز ہے چنانچہ
عرف مین مشہور ہے کہ پہول کا شر کانٹا ہے اور خزانے کا شر سانپ ہے اور خوبصورتی کا
شر بدخلقی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور پناہ مانگتا ہون مین
رات اندہیرا کرنیوالی کی سے جب کہ گہر آوے اور ہجوم کرے **ف** اب معلوم کرنا چاہیے
کہ اندہیرا کہین حسی ہوتی ہے اور کبھی معنوی سو جو نظر آوے رات کے اندہیری ہے کہ اوسمین
بہت سے برائیان ظاہر ہوتی ہین اول پہیل پڑنا جنات کا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جب رات آوے تو اپنے بچونکو باہر نکلنے نہ دو کہ وہ شیاطینون کے منتشر
ہونیکا وقت ہے اور منع کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے اول رات مین
اور حکم فرمایا ڈہانکنے برتنکا اور بند کرنی دروازونکا اور منہہ باندہنے مشکونکا اور بند کرنے بچونکا
اور کہا گیا ہے کہ غاسق سے مراد ثریا اور وقب سے گرنا اوسکا ہے اسلئے کہ تحقیق جو وقت
گرتا ہے ثریا تو بہت پہیلتے ہین امراض اور وبا اور جو وقت نکلتا ہے ثریا تو کم ہوتے ہین
امراض اور آلام اور دوسرے درندے جانورونکا نکل پڑنا تیسرے چورونکا ظاہر ہونا
لوگونکے گہر بار لوٹنے کو چوتہے جادوگرون اور طلسم والونکی قوت کا وقت ہے کہ آفتاب کے
نور قاہرہ کے سبب سے انکے عمل ذنکو تاثیر کم کرتے ہین پانچوین فسق و فجور والونکا مشغول
ہونا گناہون مین اور معنوی تاریکی بہی کئی قسم پر ہے چنانچہ اندہیرے کفر اور برے
اخلاق اور برے صحبت اور گناہ وغیرہ کے پس اس آیت ہین ان سب تاریکیون سے
پناہ واقع ہوئی ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ اور برے سے پہونکنے والیونکے

گانٹھون مین اور عقد جمع عقدہ کی ہے اور الف لام العقد مین واسطے عہد کے ہے یا واسطے ایذان کے
ف ایک یہودی مسے لبید بن عاصم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور آنحضرت
اسکے جادو کے سببسے بیمار ہوگئے تھے اور بعضے وقت ایسا جانتے کہتے کہ مین نے یہہ کام
کیا ہے حالانکہ کیا نہوتا تھا جب اس عارضی کو چھہ مہینے ہوگئے تو آنحضرت صلعم کو ایک
رات خوابمین دکھلایا کہ دو فرشتے آئے ایک تو سرہانے اور دوسرا پائنتی آنحضرت صلعم کے
بیٹھا اور آپسمین پوچھنے لگے ایک بولا کہ اس رسول کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا
کہ انپر جادو کیا ہے پھر اسنے پوچھا کہ کسنے ان پر جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید
بن عاصم نے انکا بال انکے کنگھے سے لیا ہے اور انکے کنگھے کے دندانون مین کمان کے
چلے سے گیارہ گرہین لگائین ہین اور اوسکو کھجور کے غلاف مین لپیٹ کر بیروزدان مین
پتھر کے نیچے دبادیا ہے اسیواسطے لائق ہے آدمیکو کہ ناخن اور بال کو بعد توڑنے کے
ٹکڑے کرڈالے تاکہ جادو گر سے محفوظ رہے چنانچہ صاحب روح البیان نے فرمایا ولذا ینبغی ان
یقطع الظفر بعد التقلیم وکذا الشعر اذا سقط من اللحیۃ والرأس نصفین او اکثر لئلا یسحر بہ احد یعنی
اور اسلیئے چاہیے یہہ کہ توڑے ناخنونکو بعد کٹوانے کے اور اسیطرح بالکو جب کہ گرے ڈاڑھی
اور سر سے دو ٹکڑے یا زیادہ تاکہ نہ سحر کرے ساتھہ اوسکے کوئی انتہے غرض جب کہ آنحضرت
صلعم صبح کو اٹھے تو اوس کوئے کی طرف تشریف فرما ہوئے دو آدمیونکو اپنے یارون مین سے اوس
کوئے مین اتارا وہ پتھر کے تلے سے اوسکو نکال لائے اور جبرئیل علیہ السلام یہہ دونون سورتین لیکر
نازل ہوئے ان دونون سورتون مین گیارہ آیتین ہین پھر جب آپ ایک آیت کو پڑھکر گرہ پر (ان
پھونکتے تھے تو وہ گرہ کھل جاتی تھی اسیطرح سب گراہین کھل گئین اور آنحضرت صلعم کو صحت
کلی حاصل ہوئی **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ** ○ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی
حسد کرنیوالے کیسے جبوقت وہ حسد کرتا ہے **ف** اور یہین سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیون سے
زیادہ برا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اسلیئے کہا
کہ اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا ابلیس کا حسد تھا حضرت آدم علیہ السلام سے اور اول گناہ
جو زمین پر صادر ہوا سو قابیل کا حسد تھا ہابیل سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
کہ حاسد میرے نعمت کا دشمن ہے اور میرے حکم پر خفا ہوتا ہے اور میری تقسیم کو جو درمیان
بندون کی گئی ہے پسند نہین کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھہ قسم کے لوگ بسبب
چھہ طرحکے گناہونکے دوزخمین جاوینگے امیر لوگ ظلم سے اور عرب لوگ تعصب سے اور
مالدار تکبر سے اور سوداگر خیانت کرنے سے اور دہقان لوگ نادانی سے اور علما حسد سے اور
فرمایا علیہ السلام نے کہ تمہارے مین وہ بات پیدا ہوگی جسنے اگلے امتونکو ہلاک کر دیا کہ وہ
حسد اور عداوت ہے قسم خدا کی جسکے دست قدرت مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین

نجاؤگے جبتک ایمان نرکہوگے اور ایمان نرکہوگے جبتک ایکدوسرے سے دوستی نکروگے مین تمکو
خبر دون کہ یہہ محبت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے باہم سلام کرنے سے عون بن عبداللہ ایک
بادشاہ کو نصیحت کرتے تھے فرمایا تکبر سے دور رہ کہ سارے گناہون مین پہلا گناہ تکبر ہے اسواسطے
کہ ابلیس علیہ اللعنۃ نے جو آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا سبب اسکا تکبر تھا اور حرص سے دور رہ کہ آدم
علیہ السلام کو بہشت سے حرص نے نکالا اور حسد سے الگ رہ کہ پہلے خون ناحق جو ہوا حسد سے
تھا کہ قابیل نے اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا اور بکر ابن عبداللہ نے کہا کہ ایک آدمی کسی بادشاہ
کے پاس رہتا تہا ہر روز روبرو کہڑا ہوکر کہتا کہ محسن کے احسان کا بدلہ کر اور برے سے برائی مت کر
کہ بدخواہ کو اسکے بدخواہی کافی ہے بادشاہ اس بات کے سبب اوسکو چاہتا تہا یہہ حال دیکہکر
ایک شخص اوسپر حسد کرنے لگا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ یہہ شخص کہتا ہے کہ بادشاہ کے منہہ سے
بدبو آتی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ اس بات پر کیا دلیل ہے کہا کہ اسکو اپنے پاس طلب کر
اور دیکہہ کہ وہ اپنے ناک پر ہاتہہ رکھے گا تا بو نہ آوے اس بعد حاسد نے محمود کو اپنے گہر لیجاکر
لہسن پڑا ہوا کہانا کہلایا بادشاہ نے اوسکو بلایا وہ محمود گیا اور ہاتہہ اپنے منہہ پر رکھا
تاکہ لہسن کی بو بادشاہ کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے معلوم کیا کہ اس شخص کی بات سچی ہے
اور بادشاہ کی عادت یہہ تہی کہ اپنے خط سے حکم خلعت اور انعام کے سوا اور کچہہ نہ لکہتا تہا
تب اپنے عامل کو لکہا کہ اس خط لانیوالے کی گردن مارکے اسکے کہال مین بہس بہرکے
ہمارے پاس روانہ کر جب وہ خط لیکر باہر نکلا تو حاسد نے اوسے پوچھا کہ یہہ کیا ہے کہا
خلعت ہے حاسد نے کہا مجھے دے اوسنے دیدیا وہ اوسکو لیکر عامل کے پاس گیا عامل نے کہا
اس مین لکہا ہے کہ تجھے قتل کرون اور تیرے چمڑے مین بہس بہردون حاسد نے کہا سبحان اللہ
یہہ حکم تو دوسرے شخص کیواسطے لکہا گیا ہے بادشاہ سے پوچہہ لے عامل نے کہا کہ بادشاہ
کے حکم مین سوال کی گنجایش نہین ہے غرض حاسد کو مار ڈالا دوسرے روز وہ شخص
بادشاہ کے پاس گیا اور اوسیطرح نصیحت کرنے لگا بادشاہ متعجب ہوکر کہنے لگا
کہ اوس خط کو تونے کیا کیا غرض کہا کہ فلانے شخص نے مجھسے مانگ لیا ہے بادشاہ نے فرمایا
کہ وہ شخص کہتا تہا کہ تو میرے حق مین ایسی بات کا خیال رکھتا ہے اوسنے کہا کہ اے بادشاہ
مین ایسا گمان نہین رکھتا ہون بادشاہ نے پوچہا کہ پہر اپنے منہہ پر ہاتہہ تونے کیون
رکہا تہا کہا کہ اوس شخص نے مجھکو لہسن کہلا دیا تہا پہر بادشاہ نے کہا ہر روز یہی بات کہتا
کہ برے آدمی کے خرابی کیواسطے اوسکا برا پن بس ہے چنانچہ اس حاسد کا حال ہوا
نعوذ باللہ من ہذا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنے موت کو یاد کریگا تو نہ وہ
خوشی کریگا اور حسد کریگا **تنبیہ** اے عزیز جان تو کہ حسد دل کے بڑی بیماری ہے
اور علاج اسکا معجون علمی اور عملی سے ہوتا ہے تدبیر علمی تو یہہ ہے کہ سوچے تو کہ حسد دارین مین

حاسد کے نقصان کا سبب ہے اور محسود کی منفعت کا موجب ہے اور نقصان دنیا کا یہہ ہے کہ حاسد ہمیشہ غم
اور دکھہ مین گرفتار رہتا ہے کیونکہ حسد کے غم کے برابر کوئی بڑا غم نہین پس اس سے زیادہ کیا حماقت
ہوگی کہ دشمن کے سبب سے آدمی رنجور رہے اور حسد سے دشمن کا کچہہ نقصان نہین ہوتا اسلیئکہ تقدیر
الٰہی مین اس نعمت کے ایکمدت معین ہے کہ تبدیل کی اوسمین گنجایش نہین ہے اور مضرت
آخرت کی یہہ ہے کہ تیری نیکیان قیامت کے دن محسود کو دینگے اور اوسکے گناہ تیری
گردن پر رکہے جاوینگے عیاذاً باللہ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب یعنی الگ رکہو اپنے تئین حسد سے اسلیئکہ حسد کہاتا ہے نیکیونکو
جیسے کہ جلاتی ہے آگ لکڑی کو پس حسد حاسد کا موجب خسران دارین کا ہے اور محسود کا کچہہ نقصان
اور ٹوٹا نہین ہے اسلیئکہ سرنوشت ازلی مقرر ہوچکی اوسکو تبدیل ممکن نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک
نبی اپنے عورت سے مغلوب ہوکر شکایت کرتے تھے وحی آئی فرمن قدامہا حتی تنقضی ایامہا
یعنی اسکے سامنے سے بہاگ تا انکہ اسکی مدت گذر جاوے اسلیئے کہ وہ مدت جسکا اندازہ ازل مین ہوچکا ہے
ہرگز نہ پہریگا اور ایک نبی کسی بلا مین مبتلا تھے دعا وزاری کرنے لگے وحی آئی کہ جسدن مین نے
آسمانکو پیدا کیا تہا تیری قسمت کا لکہا یہی تہا کیا کہتا ہے تو کہ پہر تیری قسمت نئی سرے سے
لکہون اور حاسد کی مثال اوس شخص کے مانند ہے کہ جیسے کسینے پتہر پہینکا تا دشمن کو مارے وہ پتہر
اوسکے نہ لگا اور الٹ کے مارنے والے کی سیدہی آنکہہ پر لگا وہ پہوٹ گئی اور بہت غصہ زیادہ
ہوکر دوسری بار پتہر زور سے مارا پہر دوسری آنکہہ پہوٹی تیسرے بار پہر پہینکا تو سر ٹوٹا یہی
حال ہے حاسد کا اگر تو عاقل ہے تو حسد کو دور کر اور علاج عملی یہہ ہے کہ مجاہدہ سے حسد کے
اسبابکو باطن سے نکال کیونکہ حسد کا سبب تکبر اور غرور اور عداوت اور دوستی مال جاہ وغیرہ کی ہے
پہر جو بات مقتضائے حسد ہو اوسکا خلاف کرے مثلاً حسد کہے کہ اسکی مذمت کر پس تو تعریف کر
اور جب حسد کہے کہ تکبر کر پس تو تواضع کر اور جب حسد کہے کہ اسکی نعمت کے زوال مین کوشش کر
پس تو اوسکی مدد کر بڑا علاج یہی ہے کہ تو غیبت مین اوسکی ثنا کرے تاکہ وہ سنکر خوش ہو
جب وہ خوش ہوگا تو اوسکا پرتو بہی تیرے دلپر پڑیگا تیرا دل بہی خوش ہوگا اور عداوت
جاتی رہیگی حسد اوسکو کہتے ہین کہ کسیکی نعمت اور خوبی تجہے پسند نہ آوے اور تو اوسکا زوال
چاہے احادیث شریف کے رو سے ایسا ارادہ حرام ہے اگر دوسرے کی نعمت سے تو کارہ نہو
تو اوسکو غبطہ اور منافست کہتے ہین مگر جو مال ظالم اور فاسق کے پاس ہو اور وہ اوسکو فساد
اور ظلم مین صرف کرتا ہے تو اوسکا زوال چاہنا روا ہے اور مومن کے حق مین حسد کرنا
حرام ہے کیمیا سعادت اور کہا حسین بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ذکر کیا اللہ تعالے نے بیچ اس سورت کے
شرور کو پہر ختم کیا اس سورت کو حسد پر تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ تحقیق حسد خبث طبایع کا ہے
جیسا کہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ اگر بیچ جہان کے حسد سے کوئی چیز بدتر ہوتی تو ختم

اس سورت کا ساتھہ اوسکے ہوتا ہے حسد آتشے ست وان کہ چون بر فروخت ‡ حسود لعین را ہمان لحظہ
سوخت ‡ گرفتم بصورت ہمہ دین شوی ‡ حسد کے گذارد کہ حق بین شوی ‡ اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آیا نہین دیکھا
تو نے آیات کو جو اوتارے گئے ہین اس راتین کہ نہین دیکھا مثل اونکے کبھی کہ قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے یعنی نہین پائی جاتین آیتین تمام اونکی تعوذ مین سوائے
ان دو سورتون کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور یہہ حدیث شریف
دلیل ہے اس بات پر کہ تحقیق یہہ دونو سورتین قرآن شریف سے ہین اور رد ہے اوپر اوسکے
جو نسبت کیا گیا ہے طرف ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ تحقیق یہہ دونو سورتین
نہین ہین قرآن شریف سے اور بیچ عین المعانی کے ہے الصحیح انہما من القرآن الا انہما لم
تثبتا فی مصحفہ للامن من النسیان لانہما تجریان علی لسان کل انسان انتہی جان تو تحقیق
مصحف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حذف کیا گیا ہے سورہ فاتحہ اور معوذتین کو
اور مصحف ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین زیادہ کیا گیا سورہ قنوت اور مصحف زید بن
ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہا سلامت اس سے یعنی زیادتی کمی سے پس ہو وے تمام
مصحف ابن مسعود اور ابی بن کعب کے منسوخ اور مصحف زید بن ثابت کا معمول بہ رہا اور یہہ اسلیے
تہا کہ تحقیق علیہ السلام تہے دور کرتے قرآن مجید کو اوپر جبرئیل علیہ السلام کے ہر رمضان شریف مین
ایک دفعہ پس جبکہ ہوا وہ سال کہ قبض کی گئی روح پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دور
کیا حضرت نے دو مرتبہ اور تہی قراءت زید بن ثابت کی آخر دور حضرت کی سبب نہ قراءت ابی
بن کعب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے اور وفات کئے گئے علیہ السلام اور وہ پڑہتے تہے اوپر
اوس چیز کے جو بیچ مصحف زید بن ثابت کے ہے اور نماز پڑہتے ساتہہ اسکے اور کہا عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو بارہ ۱۱۲ ہین کہا فقیہ ابو لیث نے نہین تغیر
کہ سوائے اسکے نہین کہ کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق وہ سورتین ایکسو بارہ ہین اسلیے کہ تحقیق
وہ یعنی عبداللہ ابن مسعود نہ تہے شمار کرتے معوذتین کو قرآن سے اور نہ لکہی تہین
مصحف اپنی مین اور کہتے تہے کہ تحقیق یہہ دونون سورتین نازل ہوئین ہماسنے اور یہہ دونون
سورتین کلام رب العلمین سے ہین ولیکن نبی علیہ السلام تہے رقیہ کرتے اور پناہ پکڑتے
ساتہہ ان دونون کے پس مشتبہ ہوا امر ابن مسعود پر کہ تحقیق یہہ دونون سورتین قرآن سے
ہین یا نہین پس نہ لکہا ان دونونکو بیچ مصحف اپنے کے اور کہا مجاہد نے کہ تمام سورتین
قرآن کی ایکسو تیرہ ۱۱۳ ہین اسلیے کہ تہے مجاہد شمار کرتے تہے سورہ انفال اور توبہ کو ایکسورت
اور کہا ابی ابن کعب نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو سولہ ۱۱۶ ہین اسواسطے کہ تحقیق وہ تہے
گنتے قنوتکو دو سورتین ایک اللہم انا نستعینک سے من یفجرک تک اور دوسرے اللہم ایاک نعبد سے ملحق تک

اور کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو چودہ ہین اور یہی قول ہے عام صحابہ کا رضی اللہ عنہم اور ایسی ہی مصحف امام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہے مروی ہے ابو سعد وغیرہ سے کہ اونہون نے روایت کیا عثمان بن واقد سے کہا کہ بھیجا مجکو باپ میرے نے طرف محمد بن منکدر کے واسطے استفسار معوذتین کے کہ آیا یہہ ہین دونون کتاب اللہ سے کہا منکدر نے جو شخص نجانے ان دونونکو کتاب اللہ سے فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین اور نصاب الاحتساب مین ہے جو انکار کرے کسی آیت کا قران سے سواے معوذتین کے کافر ہوتا ہے انتہی اور بیچ اکمال کے ہے سفیان بن سحبان سے جو شخص کہے کہ تحقیق معوذتین نہین ہین قرآن سے نہین کافر ہوتا بسبب تاویل کرنے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کما فی المغرب اور کہا ہدیۃ المہتدین مین اور بیچ انکار کرنے قرآنیت معوذتین کے خلاف مشایخ کا ہے والصحیح انہ کفر انتہی (روح)

سورۃ الناس

یہہ سورت مدنی ہے اسمین چہہ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف ہین اور اس سورتکو سورۂ ناس اسلیئے خطاب دیا ہے کہ حقیقۃ یہہ آیہ اور کونیہ جو ناس کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اسمین مذکور ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ قُلْ کہہ اے کہنے والے اگر شیطان کے شر سے پناہ چاہتا ہے تو اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ٥ پناہ لیتا ہون مین اوسے پروردگار کے ترجمہ اے مالک امور اور مربے اونکیکا اور کہا قاشانی نے رب الناس وہ ذات ہے مع صفات کی (روح) ہرچند کہ اللہ تعالے کی پرورش تمام مخلوقات کو شامل ہے لیکن جو تربیت کہ آدمیونپر واقع ہے ویسے کسی مخلوقات پر نہین ہوئی اسلیئے کہ انسان کا وجود تمام عالم کا نمونہ ہے تو گویا وہ ایک مختصر ہے حضرت الٰہیہ اور خلاصہ عالم کا جمع کرنیوالا تفصیل اجمالی یہہ ہے کہ وجود اور حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سماعت اور بصارت اور گویائی یہہ سب حضرت الوہیت کے صفتونکا پرتوا ہے اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست یہہ سب اربع عناصر کے بدلی ہین اور وجود مین مرکب سب سے معادن رکہتا ہے اور غذا اور بڑہنے مین درخت اور جہاڑ کے مشابہ ہے اور حرکت مین اور خیال اور وہم کرنے مین اور لذت اور رنج پانے مین حیوان کے مانند ہے اور حیوان کی مشابہت ہر قسم سے رکہتا ہے چنانچہ غصے اور جرأت کے وقت مین مشابہت درندے کے پیدا کرتا ہے اور شہوت اور حرص کی حالت مین جانور چرنے والے کی مانند ہوتا ہے اور مکر و فریب اور حیلے بازی اور نیکیونکے خراب کرنے مین شیطان کی مانند ہوتا ہے اور معرفت اور بندگی اور پاکی مین فرشتے مقرب کے مثل ہے اور حکمتونکے جمع ہونے مین لوح محفوظ کی مانند ہے اور جو علم کی صورتین شاگردون اور مریدون کے دلونمین جو اوسکے تاثیر کے سبب ثابت ہو جاتے ہین اور قرار پکڑتے ہین اسبات مین قلم اعلی کے مانند ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ آدمی کی ابتدا اور انتہا کی تفاوت کو دیکہا چاہیے یعنی اوسکے نطفے کی حالت کو دیکھیئے کہ

پس طرح علمی عملی چیز ہے پھر اوسکو بعد بلوغ کے پھر ولایت اور نبوت کے مرتبے کو پہنچانا تک کہ رسالت کے خاتمیت کے مرتبے کو ملاحظ کیا چاہیے جو اوسکو نصیب ہوا ہے اور ان دونون ادنی اور اعلے مرتبونکو غور کرنا اور پھر اللہ تعالی کی ربوبیت اور پرورش کو تماشا کرنا چاہیئے کہ کیا تھا اور کیا کر دیا **عزیزی** مَلِكِ النَّاسِ ۝ پناہ مانگتا ہون مین بادشاہ آدمیونکی سے **ف** اس صفت کے بیان مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ آدمیونکی روح مدبر عنایت ہوئی ہے اور قوتین دریافت کرنیوالیون اور حرکت کرنیوالیون مین اسی روح کو تصرف اور دخل دیا ہے روح آدمی کے بدن کے عالم مین بادشاہ مطلق ہے اور سب بدن اوسکا ملک آباد کی مانند ہے اور قوتین مدرکہ اور محرکہ اس بادشاہ کی فوج اور سپاہ کی مانند ہین سو یہہ سب ایک کارخانہ ہے اللہ تعالے کی بادشاہت کے کارخانہ مین سے **عزیزی** جاننا چاہیے کہ ملک اور مالک دونونکی واحد ہین مانند فرہین و فارہین و حذرین و حاذرین اور حق یہہ ہے کہ مالک ساتھہ کسرہ کے بمعنی رب کی ہی کہا جاتا ہے مالک الدار و رب الدار اور ملک ملک سے ہے ساتھہ ضمہ کے بمعنی سلطان کے یہہ دونون صفتین اللہ تعالی کی ہین اور کہا گیا ہے کہ ملک اور مالک بمعنی تاجر کے ہین او پر نکالنی عدم سے طرف وجود کی مظہر ہی اور تحقیق جائز رکہا ہے تواتر نے قرأۃ مالک اور ملک کی سورہ فاتحہ مین نہیں اس سورت کی واسطے بچنے کے تکرار سے فان احد معانی الاسم الرب فی اللسان المالک ولا تزد الفاتحہ فان الراجح فیہا عند المحققین ہو الملک لا المالک اور جن عالمون نے مالک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ ملک یوم الدین سے وہ قرأۃ کئی طرح سے بہتر ہے اول یہہ کہ مالکیت عام ہی آدمیونپر بہی ہوتی ہے اور غیر آدمیون پر بہی ہوتی ہے مثلا جانورون اور درختون وغیرہ پر بہی مالکیت بولتے ہین بخلاف بادشاہی کے کہ صرف آدمیون پر ہوتی ہے اور جانورون وغیرہ پر نہین ہوتی دوسرے یہہ کہ مالک کو اپنے مملوک پر کمال اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے بخلاف بادشاہ کے کہ یہہ اختیار اپنی رعیت پر نہین رکہتا تیسرے یہہ کہ نسبت مالکیت کی مضبوط ہوتی ہے نسبت بادشاہی سے اسلیئے کہ مملوک اپنے مالک ملک سے خارج نہین ہو سکتا اور رعیت کو ممکن چوتہے یہہ کہ مملوک کو خدمت مالک کے واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین پانچوین یہہ کہ غلام بے اذن مالک کے کچہہ کام نہین کر سکتا ہے اور رعیت بے حکم بادشاہ کے کر سکتے ہے اور چہٹی یہہ کہ غلام امید رکہتا ہے اپنے خاوند سے منفعت کی بخلاف بادشاہ کے کہ وہ خود امید رکہتا ہے رعیت سے اور نفع حاصل کرتا ہے اوس سے کہین خراج اور کہین محصول اور ساتوین یہہ کہ غلام اپنے مولا سے خوراک اور پوشاک اور رحمت اور عفو اور کرم چاہتا ہے اور رعیت بادشاہ سے کبہی حاجت پڑے تو عدل و انصاف چاہتے ہے اور ان کا بہ نسبت عدل اور انصاف کی عفو اور کرم اور خوراک اور پوشاک

اور رحمت کی بہت حاجت ہے اس لئے حدیث قدسی مین خوراک اور پوشاک وغیرہ کا ذکر کیا ہے
اور عدل کا ذکر نہین فرمایا ہے وہ حدیث یہہ ہے یاعبادی کلکم جائع الامن اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یاعبادی کلکم عار الامن کسوتہ فاستکسونی اکسکم یہہ ٹکڑا حدیث کا ہے یعنی اے میرے
بندو تم سب بہوکے ہو مگر جسکو کہلاؤن مین پس کہانا مانگو مجہسے کہانا دون مین تمکو اے
میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین پس کپڑا مانگو مجہسے کپڑا دون مین تمکو
آٹہوین یہہ کہ بادشاہ جب موجودات لیتا ہے تو بڈہون اور ضعیفون اور بیمارونکو نظر سے
ساقط کرتا ہے اور مالک جب غلامون پر نظر کرتا ہے تو ضعیفون اور بیمارون پر رحم کرتا ہے تندرست
غلامونکو کہتا ہے کہ انکے خدمت کرو نوین یہہ کہ قیامت کے دن بادشاہ بہت ہونگے اور
مالک سوائے حقتعالے کے کوئی نہو گا دسوین مسئلہ فقہ کا ہے جب مولا نے نیت سفر کی یا
اقامت کی تو جو غلام کہ ہمراہ مولا کے ہو اوسکو بہی بغیر نیت کرنیکے حکم مسافر کا یا مقیم کا ہو جاتا ہے
بخلاف رعیت کے اور جن علما نے ملک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہہ قرأۃ کئی
طریق پر بہتر ہے مالک یوم الدین سے اول یہہ کہ بادشاہ مالک بہی ہوتا ہے اور ہر مالک
بادشاہ نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ بادشاہ شہر مین بلکہ ملک مین ایک ہوتا ہے اور مالک
ایک شہر مین بہتیرے ہوتے ہین اور تیسرے یہہ کہ لفظ رب العلمین کا اوپر مالکیت کی دلالت
کرتا ہے اگر مالک یوم الدین پڑہا جاوے تو تکرار لازم آوے اور یہہ خلاف فصاحت قرآن کے
ہے اور چوتہے یہہ کہ لفظ ملک کا نو دنہ نام مین آیا ہے اور لفظ مالک کا وہان نہین آیا مگر
مالک الملک آیا ہے سو وہ ملک کے معنو نمین ہے اور پانچوین یہہ کہ آخر قرآن شریف کے
ملک الناس آیا ہے اور اللہ کے کلام کے ختم مین اچہا لفظ ہونا چاہئے اس سے معلوم ہوا کہ ملک
بہتر ہے مالک سے اور چہٹے یہہ کہ اطاعت بادشاہ کے اوپر سبکی واجب ہے اور اطاعت مالک
کی ہر کسی پر واجب نہین مگر اوسکے غلامون پر اِلٰهِ النَّاسِ ۝ آدمیونکے معبود سے
ف آدمی بچپن کی حالت مین اپنے پرورش کرنیوالے کے سوائے دوسرے کو نہین پہچانتا ہے
اور بہوک پیاس کے وقت اوسے کی طرف التجا کرتا ہے اگر کسی چیز سے ڈرتا ہے تو اوسی کی
طرف بہاگتا ہے اور جب جوان عاقل ہوتا ہے اور دیکہتا ہے کہ مان باپ بہی میری مانند
بادشاہ امیر کے محتاج ہین اور اون سے روزی طلب کرتے ہین اور وقت دفع بلا کی
بادشاہ وغیرہ سے مدد طلب کرتے ہین تو لاچار اوسکے بہی دلمین یہی بات بیٹہہ جاتی ہے
کہ جو کچہہ ہے بادشاہ ور امیر ہے پس اس حالت مین اوسکو بادشاہ اور امیر ہی پر اعتماد ہوتا ہے
اور جب اس حالت سے بہی آگے بڑہا اور دیکہا کہ بادشاہ اور امیر بہی بعضے چیزون مین
کچہہ اختیار نہین رکہتے بلکہ عالم غیب کی طرف التجا کرتے ہین اور اودہر سے اپنے مطلب کے
جاری ہونے مین مدد طلب کرتے ہین تب تو اوسے یقین ہوتا ہے کہ بادشاہ اور امیر بہی

میری مانند دوسرے کے محتاج ہین پہر تو یہہ بہی اوسکی طرف ملتجی ہوتا ہے سو ان تینون صفتونکا
لانا یعنی رب اور ملک اور آلہ کا اسباب کی طرف اشارہ ہے کہ اگر بندہ مانند بچے کے مزاج رکہتا ہے
اور سوا ربوبیت اور پرورش کے کچہہ اور نہین جانتا تو مین بہی صفت رکہتا ہون اسکو چاہیے
کہ میرے ہی طرف التجا کرے کہ مین رب الناس ہون اور میری ربوبیت اور پرورش عام ہے
سب بنی آدم کو شامل بخلاف ماباپ کے کہ انکی پرورش اپنے بچونکے واسطے خاص ہے اگر
اس بندے کی عقل بلوغت کی حد کو پہنچی ہے اور بادشاہ اور امیر کو مالک سب کام کا جانتا ہے
تو یہہ بہی صفت مجہہ مین جیسے چاہیے ویسے پائی جاتی ہے سو اسطے کہ سلطنت میری
سب آدمیون پر بلکہ تمام دنیا پر ہے اور اگر تجربہ سے معلوم کرا ہے کہ ماباپ اور بادشاہ اور
امیر سب دوسرے کے محتاج ہین جسکو آلہ کہتے ہین اور دن رات اوسی کو جپا کرتے ہین تو
اس صفت سے بہی مین موصوف ہون حاصل کلام یہہ ہے کہ ہر حال مین اوسی جناب
پاک مین التجا کرنا چاہیے اور بیچ کے وسیلون پر اعتماد کرکے نہ ٹہرا چاہیے کسی سے بر آوے
کچہہ کام جانئے جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان پہرتے تو تم ہی ہو اور تم لگ ہمرے دوڑ
جیسے کاگ جہاج کی سوجہے اور نہ ٹہور مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ برائی وسوسے ڈالنے
والی پیچہے ہٹ جانیوالی سے اور یہہ اعوذ کے متعلق ہے اور مراد وسواس سے شیطان ہے
اسلئے کہ تحقیق وہ بلاتا ہے طرف گناہ کے ساتہہ کلام خفی کے کہ سمجہتا ہے اوسکو قلب اور
بلاتا ہے شیطان بنی آدم کو طرف چہہ گناہ کے اول طرف کفر و شرک اور نافرمانی اللہ اور
رسول کے پس جسوقت غلبہ پاتا ہے بنی آدم پر ساتہہ اشیاے مذکورہ کے تو خوش ہوتا ہے
اور راحت پاتا ہے تعب سے اور دوسرے طرف بدعت کی اور یہ محبوب تر ہے طرف ابلیس کی نسبت
اور گناہونکی اسلئے کہ اور گناہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے بخلاف بدعت کے کہ گمان کرتا ہے
صاحب اوسکا بدعت کا کہ تحقیق وہ بدعت بدعت نہین ہے پس نہین توبہ کرتا اوس سے اور
تیسرے ارتکاب کبائر اور چوتہے ارتکاب صغائر اور پانچوین مشغول ہونا مباحات مین اور چہٹے
مشغول ہونا ساتہہ عمل مفضول کے اور منجملہ شیاطین کے شیطان الوضوء ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو
ولہان کہ وہ خطرہ مین ڈالتا ہے لوگونکو ساتہہ کثرت استعمال پانی کے اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ پناہ مانگو تم ساتہ اللہ کے من وسوس الوضوء اور ایک شیطان خنزب ہے اور وہ التباس کرتا ہے
اوپر مصلے کے نماز اور قرأت اوسکی مین اور کہا ابو عمرو بخاری رحمت اللہ علیہ نے کہ جڑ
وسوسیکی دس چیزین ہین اول اوسکا حرص ہے پس مقابل کر اوسکے توکل اور قناعت کو اور
دوسرے امل ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ مفاجاۃ اجل کے اور تیسرے فائدہ اوٹہانا ساتہہ شہوات
دنیا کے پس مقابل کر اوسکے زوال نعمت اور طول حساب کو اور چوتہے حسد ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ
رؤیت عدل کی اور پانچوین بلا ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ رؤیت منت اور معافی کی اور چہٹے

تکبر ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ تواضع کے اور ساتوین ہلکا پن ساتھہ حرمت مسلمانون کے
پس توڑا اوسکو ساتھہ تعظیم اور بزرگی اون کے کی اور آٹھوین حب دنیا ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ اخلاص
کے اور نوین طلب رفعت کے ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ خشوع اور ذلت کے اور دسوین منع
اور بخل ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ بخشش اور سخاوت کے ﴿٥﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ
فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ یہہ دوسری صفت ہے وسواس کی یعنی وہ فاسد خیال
ڈالنے والا جو بڑے بڑے وسوسے دلمین ڈالتا ہے لوگون کے سینون مین **ف**
سینے کی تخصیص کی وجہہ یہہ ہے کہ اس جگہہ نفس ناطقہ کے آثار حیوانیت سے مخلوط ہوکے
فساد کا طور جلد قبول کر لیتے ہین بخلاف دوسرے عضا کے اسواسطے کہ جگر مین ایسے خطرونکی
جگہہ نہین ہے نفس ناطقہ نفس نباتی سے اپنا کام لیتا ہے اور دماغ مین اگرچہ فساد ہوسکتا ہے
اسطرح پر کہ قوت وہمیہ عقلیہ قوت کو تشویش مین ڈالتی ہے لیکن اکثر اسکا فساد نفس حیوانیہ کے
آثار بلند ہونے سے ہوتا ہے چنانچہ اس حکمت کے جاننے والون پر پوشیدہ نہین ہے اب مختصر
شیطانی وسوسے جو لوگونکے دلون کو خراب کرتی ہین بیان کیجاتے ہین چنانچہ انہی شیطانی
وسوسون سے ایک یہہ بات ہے کہ عوام لوگونکے دلونمین وہ باتین جو اونکے فہمید سے
باہر ہین ڈالتا ہے جیسے ذات او صفات الٰہی کے تحقیق کا اور نبوت کے بہید ونکا اور
آخرت کے کامونکا خطرہ اور جبر او اختیار کے مسئلے کی تحقیق اور قضا اور قدر کے بہید اور
صحابہ کے آپسکی لڑائی جہگڑے مین حق بات کی تفتیش کرنا یہہ سب شیطانی وسوسے ہین
تاکہ رفتہ رفتہ عین تحقیق مین اون حقیقتونکا انکار کر بیٹھین اسلیئے کہ ان باتونکی حقیقت
وہ لوگ بوجہہ نہین سکتے اور بعضونکے دلونمین واہے تباہی شبہی ڈالتا ہے جیسے
بزرگون سے شفاعت کی امید رکہنا اور تہوڑی سے طاعت پر بڑے ثواب کی
امید رکہنا اور اللہ تعالےٰ کی بخشش عام پر غرہ کرنا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور
بعضونکے دلونمین اسکا عکس ڈالتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے کرم او بخشش اور ثواب سے بالکل
ناامید ہونا اور بت پرستون کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے فریب دیتا ہے کہ یہ اعین اللہ تعالےٰ
کے نزدیکی ہے اور دیو اور پری اور جنات کی عبادت چہوڑنے مین دنیا کے نقصان سے
خوف دلاتا ہے اور دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی طرف نہ جہکوگے اور اونسے التجا نکروگے
تو تمہاری اولاد مرجائیگی یا مال مین نقصان ہوجائیگا اور نماز پڑہنے والونکو پہلے ریا اور دکہلانا
اونکی نیت مین ملاتا ہے پہر رکعتون اور رکنون کی شمار کو بہلاتا ہے اور بعضون کو نیت کے
اچھا جاننے مین اور قرأت کو راگ سے پڑہنے مین اور حرفون کو مخرج سے نکالنے مین گرفتار
کرتا ہے اور زکوۃ کے دینے مین فقیر ہوجانے سے ڈراتا ہے اور کبھی زکوۃ دے بہی تو ریا
اور سمعہ اور تکبر سے اور فقیر پر احسان رکہنے سے اوسکے ثواب کو باطل کردیتا ہے اور حرام چیزونمین

اس طرح گرنیکو نیک اور اچھا دکھاتا ہے اور ایسا خیال مین ڈالتا ہے کہ شہوت اور جاہ مین
جو لذت ہے وہ کسی مین نہین ہے اور غصے کے وقت ایسا دلمین ڈالتا ہے کہ اگر تو غصہ
نکریگا تو تو عاجز اور ذلیل ہوجاویگا اور اللہ تعالی کی عبادت مین اگر کسی طرح کی محنت
یا مشقت ہوئے تو اوسکو دونا تگنا کرکے دکھاتا ہے اور بتون کی عبادت کرنے مین
بڑی بڑی مشقتین کافرون کو آسان اور سہل دکھاتا ہے اور اللہ تعالی کی راہ مین
مرنے کو حرام اور برا دکھاتا ہے اور جان کی محافظت کا خیال اونکے دلونمین ڈالتا ہے
اور کافرون کو اپنی جان دینا بتونکی واسطے آسان دکھاتا ہے اگر اوسکے سب فساد اور
برائیونکی شرح کیجاوے تو ایک بڑا دفتر چاہیئے لیکن ان سبکے علاج تین چیزین ہین
پہلے یہہ کہ اوسکی مکر اور حیلونکو معلوم کرنا اسلیئے کہ جب کسیکو معلوم ہوا کہ یہہ عمل شیطانی
ہین اوسکا زور گھٹ جاتا ہے اور اوسکی برائی کم ہوجاتی ہے جیسے چور کہ جب
گھروالونکو جاگتا پاتا ہے تو بھاگتا ہے اور جیسے مکار فریبی آدمی کہ جب کسیکو جانتا ہے
کہ یہہ میرے مکر اور فریب سے خوب واقف ہے تو اوس سے ناامید ہوتا ہے دوسرے
یہہ کہ اوسکے وسوسونکو سہل جاننا اور اوسکی طرف ہرگز التفات نکرنا اس صورت مین بھی
اوسکا شر کم ہوجاتا ہے جیسے کتا بھونکتا ہوا کہ جسقدر اوسکی طرف التفات کیجیے تو
بھونکنا اوسکا زیادہ ہوگا اور اگر کچھ بھی نہو لیئے تو آپ ہی آپ چپ ہورہیگا تیسرے
یہہ کہ ذکر قلبی اور لسانی پر ہمیشگی کرنا اور بری صفتونسے جیسے شہوت اور غضب
ہے اپنے دلکو پاک رکھنا اسلیئے کہ شہوت اور غضب کے غلبہ کیحالت مین ذکر کا اثر
دلکے کنارونکی طرف بھاگ جاتا ہے اور شیطانی وسواس دلمین آجاتے ہین اور وہ
اپنا کام کرجاتا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ دیوون کی قسم سے اور آدمیونکی
قسم سے ف یعنی فاسد خیال دلمین ڈالنیوالے اغواء جنکی قسم سے ہو جیسے شیطان
کہ دھوئیں کی غلبہ کے سبب سے پیدایشی تاریکی اونمین گھوسے ہوئی ہے اور فاسد شورہ
اور انتظام کے بگاڑنے والی تدبیرین اونکی طبیعت کو لازم ہین اور آتشی مزاج ہونے
اور اوسکی لطافت کے سبب سے گھس جانا ان جسمونکا انکی حیوانی روحونمین
بہت جلد اور سہل ہوتا ہے اور جو وہ جسم کہ ان فاسد تدبیرون اور باطل رایونکی
اوٹھانیوالی ہین اور انسانی روحونسے مختلط ہوتی ہین اور اونکا اثر روحونکو پہنچتا ہے
اور وہ روحین ان تدبیرون اور رایونکی متحمل ہوتی ہین اور اوسکی سبب سے بدنمین حرکت
اور سکون ظاہر کرتی ہین اور گناہ اونسے ظاہر ہوتی ہین اسی لئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم یعنی
تحقیق شیطان خونکی طرح آدمیکی رگ اور پوست مین دوڑتا ہے اعاذنا اللہ منہ اور

خواہ وہ وسواس ڈالنیوالا لوگونکی قوت متخیلہ ہو جو فاسد اعتقاد اور شہوات اور غضب کے غلبہ سے جھوٹے
خیال تمام رگون اور قوتون مین بکھیر کے بگاڑنیوالا **عزیزی** مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ بیان ہے
الجنۃ بالکسر جماعۃ الجن ومن بیان للذی یوسوس اور وہ آخر ہو کہ الناس کا لفظ اس سورت مین پانچ جا
واقع ہوا ہے لیکن لباب والے نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ حقیقت مین یہہ تکرار نہین ہے اسلئے
کہ پہلے جا مین یہ ناس سے لڑکے مراد ہین اور تربیت کا ذکر جو پرورش کے معنون مین ہے اونکے
حالکی مناسب ہے اور دوسرے مقام پر جوان مراد ہین اور ملک کا لفظ جو قہر اور سیاست کیطرف
اشارہ کرتا ہے اونکے حال کی بہت مناسب ہے اسلئے کہ یہہ شہوت اور غضبیہ قوت اونکی اندکمال کو
پہنچی ہے لہذا قہر اور سیاست انکے شانکے مناسب ہے اور تیسرے مقام پر بوڑہے مراد ہین اسواسطے
اِلٰہ کا لفظ جو طاعت اور عبادت پر مبنی ہے انکے حال کے بہت مناسب ہے اور چوتہے مقام پر
صلحا مراد ہین کیونکہ اکثر شیطان نیکیون کے بگاڑنے پر کمر باندہا ہے اور ان کے سینون مین
وسواس ڈالتا ہے اور پانچوین مقام پر مفسد اور شیاطین مراد ہین جنکا کام بہکانا اور وسوسہ ڈالنا ہے
اور بعضے مفسرین نے یون ہی لکھا ہے کہ ناس کے لفظ کو اس سورت مین پانچ مرتبے
اسواسطے لائے ہین کہ پانچ کا عدد عددی طبیعت کی راہ سے بہی شرافت رکھتا ہے اور
معدود کی روسے بہی سو اسکے شرافت عددی طبیعت کی جہت سے اسلئے ہے کہ وہ عدد
دائر ہے اور دائر کے یہہ معنے ہین کہ جب اسکو اسکی ذات مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو
پہر اسمین ضرب کرین اسیطرح جہانتک چاہین لیکن بہر صورت پانچ اصلی اسکی موجود رہین
اور اس عدد کے اخیر مین اپنے تئین ظاہر کرتے رہین جیسے پچیس ۲۵ اور ایک سو پچیس ۱۲۵ و
علی ہذا القیاس اور وہ شرافت جو معدود کے راہ سے ہے سو اسواسطے ہے کہ ظہور حضرت
حق کا مراتب کلیہ مین کہ انکو حضرات خمس کہتے ہین پانچ مین ہین اور خلاصہ تمام پیدایش کا
کہ انسان ہے اوسکی بہی انتہا پانچ عضا پر ہے دو ہاتہ اور دو پانون اور ایک سر اور ہر ہاتہ
اور پانون مین بہی پانچ پانچ انگلیان ہین اور جو اکثر اوپر کی جانب سے علاقہ رکہتا ہے تو اوسکا
ظاہر حواس خمسہ ظاہرے سے اور اوسکا باطن دوسرے پانچ حسون کی طرف منتہی ہوتا ہے

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اِذَا اَوَی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ
ثُمَّ نَفَثَ فِیْہِمَا فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِہِمَا مَا اسْتَطَاعَ
مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَأُ بِہِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے
یہہ کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچہونے اپنے کے ہر شب ملاتے
دونون ہاتہ اپنے پہر دم کرتے دونون ہاتون مین پس پڑہتے اون مین قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتے دونون ہاتہونکو بدن اپنے پر جہانتک
ہوسکتا شروع کرتے پہیرنا ہاتہونکا اپنے سر پر اور اپنے منہہ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے

یعنی بعد اسکے ہاتھ اور جگہہ پھیرتے یہہ یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھہ کا تین بار نقل کیے
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے
تھے اور پڑھتے تھے بعد اوسکے پس بعضون نے تو لکھا ہے کہ یہہ اس لیئے کرتے تھے کہ تا
مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے
لکھا کہ معنے یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے **ع ۵** اور بعض
اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ قرآن کی ابتدا بے کے لفظ سے ہے اور انتہا سین کے لفظ پر
پس یہہ سبات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن شریف دو نون جہان مین بس ہے چنانچہ
حکیم ثنائی نے کہا ہے اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ٭ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ؔ
روایت کیا گیا ہے ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق یہہ جب وقت پہونچتے قل اعوذ برب الناس
پڑھتے الحمد للہ رب العالمین اور پانچ آیتین سورہ بقر کی مفلحون تک لان ھذا یسمی
حال المرتحل اور معنے اسکے یہہ ہین کہ تحقیق وہ حل فی قرأتہ آخر الختمۃ وارتحل الی ختمۃ
اخری ارغاما للشیطان وصار العمل علی ھذا فی امصار المسلمین فی قرأۃ ابن کثیر
وغیرھا وورد النص عن الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ ان من قرا سورۃ
الناس یدعو عقب ذلک فلم یستحب ان یصل ختمہ بقرأۃ شئ وروی عنہ قول اخر بالاستحباب و
استحسن مشایخ العراق قرأۃ سورۃ الاخلاص ثلث عند ختم القرآن الا ان یکون الختم فی المکتوبۃ فلا یکررھا
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی حاضر ہووے وقت ختم قرآن کے تو ایسا ہے جیسا
کوئی حاضر ہو وقت تقسیم غنیمت کے اور جو کوئی حاضر ہو شروع قرآن کے ہے مانند اوس
شخص کے کہ حاضر ہوا فتح فی سبیل اللہ کے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے لکھا کہ وقت
تمام ختم قرآن کے دعا مستجاب ہوتی ہے اور جو شخص شک کرے مغفرت اپنی مین وقت ختم
قرآن کے پس نہین واسطے اوسکے مغفرت اور منصوص ہے امام احمد سے اوپر استحباب دعا کے
وقت ختم قرآن کے اور اسیطرح ایک جماعت سلف سے منقول ہے پس دعا کری وقت ختم
قرآن کے جو چاہی مستقبل قبلہ ہوکر در آن حالیکہ اوٹھانے والا ہو اپنے دونون ہاتھو نکو اور
عاجزی کرنیوالا ہو واسطے اللہ کے یقین کرنیوالا ہو قبولیت دعا کا اور نہ تکلف کرے سجع کا
دعا مین بلکہ بچے اوس سے اور تعظیم کرے اللہ تعالے کی قبل دعا کے اور بعد اوسکے اور درود
پڑھے اوپر نبی علیہ السلام کے اور ملے منہہ کو دونون ہاتھونسے بعد فراغت دعا کے پس خدا
کسی کی محنت ضایع نہین کرتا مگر اعتقاد کرنا کلام خدا و کلام رسول صلعم پر شرط ہے قبولیت
دعا مین چنانچہ عقیدے کے بیان مین یہہ حدیث نقل کی جاتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین ایک صحابی کا ہاتھہ تلوار سے کٹ گیا تہا انکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ہاتھہ
کٹ گیا ہے آپنے اپنے پاس بلا کر الحمد للہ پڑہکر اوسکے ہاتھہ پر پہونک دیا وہ ہاتھہ جڑہ گیا تب

اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے کیا پڑہا اپنے فرمایا الحمد للہ اوسنے حقارت سے کہا
یہی الحمد جو نماز مین پڑہتے ہین پہر نا ہتہ لٹک پڑا اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو
اسکا مرتبہ نہین جانتا اب دیکہو ذرا اسی سست عقیدے نے کام بگاڑ دیا عقیدے اور نیت
کی صحت کام بناتی ہے انسان عقیدہ درست کرے پہر جو عمل پڑہے یا دعا کرے پورا ثواب
پاوے اور مطلب برآوے پر بے نماز کو کسی دعا سے فائدہ نہین ہوتا پہلے نماز بعدہ دعا
اب سپارہ عم کی سورتون کے فائدے اور تاثیرین جو حدیث اور مشایخ رحمہم اللہ سے پہنچے
ہین سب مسلمانونکے فائدے کے واسطے تحریر کی جاتی ہین عم یتساءلون کو جو کوئی
بعد عصر کے تین مرتبہ پڑہے روشنی چشم کو مجرب ہے والنازعات کو واسطے سلامتی
ایمان کے اکیس مرتبہ ہر روز پڑہے عبس وتولی واسطے آسانی حشر کے ستر مرتبہ پڑہے
اذا الشمس کورت کو وقت بیماری کے ستر مرتبہ پڑہے اور بیمار پر دم کرے فائدہ ہوگا
انشاء اللہ تعالے اذا السماء انفطرت کو واسطے حفظ ایمان کے ستر مرتبہ پڑہے ویل للمطففین
کو واسطے دفع رونے بچہ کے سات بار پڑہے والسماء ذات البروج کو واسطے دفع بدخوابی کے
پانچ مرتبہ پڑہے والسماء والطارق کو واسطے دور ہونے دیو پری کے تین مرتبہ پڑہکر دم کرے
سبح اسم کو وقت سفر کرنے کے جو تین مرتبہ پڑہے سلامتی سے اپنے گہر آوے ہل اتاک
کو واسطے دفع خیال بد کے اکیس مرتبہ پڑہکر سو رہے والفجر کو واسطے دفع بلیات کے سات بار
پڑہے اور واسطے پیدا ہونے لڑکے کے سو مرتبہ پڑہے لا اقسم کو وقت طلوع آفتاب کے
جو کوئی ایک بار پڑہے تمام دن امن خدا مین رہے اور اکتالیس مرتبہ پڑہے تو عذاب قیامت سے
امان پاوے والشمس کو وقت نکلنے آفتاب کے تین مرتبہ پڑہے واللیل کو واسطے حفاظت
مال کے سات مرتبہ پڑہکر مال پر پہونکدے اور ہر حاجت کو سات مرتبہ ہر روز پڑہے والضحی کو
واسطے بہاگے ہوئے آدمی کے ہزار مرتبہ پڑہے خدا چاہے تو پہر آوے الم نشرح کو واسطے
صفائی سینہ کے ہر روز سات بار پڑہے والتین کو ہر روز تین مرتبہ پڑہے بادشاہون
اور امیرون کی نظرون مین عزیز ہوا اقرا کو واسطے خوف دشمن کے سات مرتبہ پڑہے
اور دعا مانگے انا انزلناہ کو واسطے روشنی چشم کے ہر روز اکیس مرتبہ پڑہے لم یکن الذین
کو واسطے مقبولیت کے ہر روز اکیس بار پڑہے اذا زلزلت کو واسطے دفع اور ذلیل دشمن کے
ہر روز اکتالیس بار پڑہے والعادیات کو تین مرتبہ پڑہکر دم کرے خدا چاہے تو
بیمار صحت پاوے القارعۃ کو واسطے سلوک میان بی بی کے اکیس سات بار پڑہے ؛
الہکم التکاثر کو واسطے سلامتی ایمان کے تین مرتبہ ہر روز پڑہا کرے والعصر کو
جو کوئی اکیس بار پڑہکر سامنے حاکم یا مخالف کے جاوے تو سب مہربانی کرین ویل لکل کو
ہر روز نو مرتبہ پڑہے اپنے اوپر دم کرے واسطے حفاظت ان بدلوگون کے بے مامون رہے

الم ترکیف کو واسطے ... دشمن کے ہزار سات سو مرتبہ درمیان عصر و مغرب کے پڑہے لایلاف کو واسطے دفع زہر کے بوقت کہانا کہانیکے تین مرتبہ پڑہلیوے ارایت الذی کو جو کوئی اکتالیس مرتبہ پڑہے تو خدا تعالی ... خلق سے نجات بخشے اور اگر سات مرتبہ پڑہے جو بیماری کہ رکہتا ہو دفع ہوجاوے انا اعطینا کو واسطے فتح پانے کے اوپر دشمنوں کے ہر روز سات بار پڑہے قل یایہا الکفرون کو واسطے نگاہ رکہنے ایمان کے ہر دن سات مرتبہ پڑہے اور تین مرتبہ ہر روز ہمیشہ پڑہے تو خوش رہے اذا جاء کو واسطے دفع دشمنوں کے ہر روز سات مرتبہ پڑہے اور اگر ہر روز تین مرتبہ پڑہتا رہے تو کسیکا محتاج نہو تبت یدا کو واسطے ہلاکی دشمنوں کے ہر روز سات مرتبہ پڑہے قل ہو اللہ کو واسطے رہائی کے قید سے ایکہزار ایکبار پڑہے معوذتین کو واسطے دفع جادو و اور جمیع بلیات کے ہر روز تین تین بار پڑہے

مفید مطلب

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا وشفیعنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد و نعت کے یہہ مسکین حقیر سراپا تقصیر قلیل البضاعۃ عدیم الاستطاعۃ خادم العلماء خاکپائے محمد عبد القادر غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والمسلمات بخدمات عالیات اہل حق کے بعد ادائے سلام سنت الاسلام کے عرض کرتا ہے کہ تفسیر لاجواب کامل الانتساب جامع التفاسیر از تصنیفات جناب خلاصۃ المتقین تاج العلماء سراج الفقہاء خاتم المحدثین سلطان المفسرین مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا و مرشدنا مولوی محمد قطب الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی سورۃ احزاب سے سورۃ سبح اسم تین ماشاء اللہ تک تہی بعد اس ہیچمدان نے باوجود عدم فرصتی اور کم دستیابی کتب تفاسیر کے چند کتب سے یعنے بیضاوی و مدارک و معالم و روح البیان و عزیزی و ترجمہ شیخ عبد اللہ و جلالین و ہلالین و حسینی وغیرہ سے فیض عام اور باقیات صالحات تصور کرکے ماشاء اللہ کے بعد سے والناس تک اکثر بعنوان تالیف جناب ممدوح ختم کیا اب ناظرین کی خدمت مین جو تعصب حسد سے بری ہین التماس ہے کہ اگر کوئی بہول چوک نظر مین گذرے تو زینے والا ہمتی سے اصلاح مین دریغ نفرماوین کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان مثل مشہور ہے اور کوئی بشر بہول و چوک سے خالی نہین ہے حق تعالے اس عاصی کی بہول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ کے معاف کرے آمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۵

یہہ [illegible] کتاب موسوم بہ جامع التفاسیر کہ حاوی ا[illegible] [illegible] یہ وجامع فوائد شرعیہ واکثر
مسائل فروعیہ کو مشتمل ہے مصنف اسکے مولانا ومرشدنا حاجی نواب محمد قطب الدین
علیہ الرحمۃ ہین مناقب اور فضائل انکے [illegible] حد تحریر سے باہر ہین اپنے پیر واستاذ مولانا
محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ کے زمانہ مین حسب فرمایش مولانا مغفور کے ترجمہ کتاب
مشکوۃ شریف مع شرح اور بسط کے مرقاۃ شرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور ترجمہ
فارسی حضرت شیخ عبدالحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ وغیرہ سے زیادہ کرکے
ضخامت چار جلد کی تحریر فرمائی اور شرح ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین اور مظہر جمیل اور
مجمع الخیر خلاصہ جامع صغیر اور جامع الحسنات اور ہادی الناظرین اور تحفۂ سلطان اور
معدن الجواہر اور وظیفہ مسنونہ اور تحفۃ الزوجین اور احکام الاضحیٰ اور فلاح دارین اور
تنویر الحق اور توفیر الحق اور تحفۃ العرب والعجم اور احکام العیدین اور رسالہ مناسک اور
خلاصۃ النصایح اور گلزار جنت اور تنبیہ النسا اور حقیقت الایمان اور زاد المعاد اور تذکرۃ الصیام
اور تذکرۃ الربا وغیرہ کو ارقام فرماکر علم دین کو سہل اردو مین کر دیا [illegible] زہد اور انقطاع دنیا
اور اتباع سنت سینہ مین منقش ازا نہ تھے اور احیاء اماتہ سنت اور خیر خواہی اہل اسلام
اور سخاوت مین برگزیدہ روزگار تھے اور کرامتین علیہ الرحمۃ سے اکثر ظہور مین آئین اور پانچ
حج کئے اور عمر اخیر مین خانہ کعبہ مبارک مین ہجرت فرماکر بعبادۃ مولیٰ مشغول رہے سن بارہ سو انیس ۱۲۱۹
ہجری مین پیدا ہوئے اور یادر بخیت تاریخ ولادت ہے اور ولادت باسعادت بلدہ دہلی ہے
اور نسب مبارک احراری ہے اور مہینے رجب المرجب تاریخ سولہوین ۱۶ روز جمعہ بعد نماز عشا کے
سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین قریب موضع صفا بیچ بیت اللہ معظمہ ومکرمہ مین دنیا فانی سے رحلت
فرمائی رضی اللہ عنہ وسقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

خاتمۃ الطبع

خدا کا بڑا احسان ہے جو خالق زمین وآسمان ہے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل
اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہونکے لئے رہنما فرمایا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لئے افضل الرسل
بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے منکر اسلام کے سیدہی راہ پر آئے [illegible]
بڑا معجزہ قرآن ہے جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہے اسپر عمل کرنیو[illegible]
سزاوار منکر مخلد فی النار آل واصحاب کرام ارکان دین ہیں [illegible]
کرتے رہے عالم ہر زمانے کے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرمایا کئے مضامین
عبارات عام فہم مین سمجھا گئے تا نفع عام ہو فائدہ تمام ہو عربی فارسی جو [illegible] تفسیر
عربی فارسی سے فائدہ اٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم [illegible]

ہتے ہو اسطے مولانا بالفضل والکمال مولانا جناب مولوی حاجی مہاجر سبیل اللہ محمد قطب الدین صاحب
مرحوم دہلوی رحمت برکاتہم نے کہ اپنے استاذ یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحق صاحب
لغنہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کیطرح عالم دیندار تھے باعمل پرہیزگار تھے رسائل دینیہ
کی تحریر انکا کام تہا بہ سبب اصرار بعض عمائد بنظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو سورۂ
احزاب سے لکہنا شروع کیا اور سورۂ حجرات تک تصنیف فرمائی اور سیقدر کئی بار مطبع نظامی
وغیرہ مین چہپ چکی ہے اونکے بعد سورہ ق سے پہر تصنیف کرنا شروع کیا اور سورہ طارق
تک نوبت تصنیف کی پہنچی تھی کہ حیات نے وفا نہ کی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما
بعالم بقا ہوئے سقی اللہ ثراہ وجعلہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین وجعل الجنۃ مثواہ بفضلہ الکریم
آمین یارب العالمین اونکے بعد مولوی عبد القادر صاحب نے جو کہ شاگرد رشید مولویصاحب
مرحوم کے ہین جو باقی چہا تا آخر پورا کیا اور مطبع مرتضوی واقع دہلی مین چہپکر طیار ہوا اور تصحیح مولوی منصور علی
یوسفی صاحب نے بہت کوشش سے کی ہے اور صفائی چہاپ و حسن خط مین بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہالیان مطبع
مین بلا مبالغہ تمام موجب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلین گے + کشاف مشکلات
قرآنی ہے + مواہب علیہ حمائلی + مدارک قبولیت مین بے بدیل ہے + معلم معالم التنزیل
بحر مواج حقائق قرآن ہے + تبیان دقائق فرقان + موضح اسرار تاویل ہے + کشف استار خزائن
لغات جمیل + عالم تو اس سے نفع ہے اوٹہا ئینگے بے پڑہے بہی قرآن کے معانے سے
خوب ماہر ہوجائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر درمنثور مدارک معالم بیضاوی
روح البیان وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکہا ہی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر
رکہا اور فوائد مفیدہ جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بہی بموضع مناسب بڑہائے ہین اور جب
شائقین اس سے نفع اوٹہاوین تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا فلان اور اسکی معاونونکو
بدعائے خیر یاد لاوین بالخصوص جناب نوابصاحب محمد نصیر الدین خان خلف رشید جناب
مولانا مرحوم کی دعائے ترقیات دو جہانی سے ضرور رطب اللسان رہین کہ جناب ممدوح نے
بڑی سعی اور کوشش اور جانکاہی اسکے چہپوانے مین کی ہے شائقین کو چاہیے کہ اس کتاب
لاثانی کو جلد خریدین سستی ہے سستی نکرین ظاہر مین خرید تفسیر ام الکتاب ہے حقیقت مین
ہم خرما و ہم ثواب ہے

یہین واسطے یادگاری اہل الاسلام کے لکہی جاتی ہین کہ
ایسے شخص اولیاء اللہ اس زمانہ مین کہان پیدا ہوتے ہین اول
تاریخ جناب مرحوم کی پیدائش کی لکہی جاتی ہے

تاریخ

تاریخ ولادت جناب مرحوم

از ظہور ے خجستہ فرزندے | مبتہج شد دل جہان یکلخت
زد و سال ولادتش ہاتف | گفت بیدار بخت باور بخت

سنہ ۱۲۱۹ سنہ ۱۲۱۹

تاریخ دیگر وفات جناب مغفور

شد من قطب الدین حاجی کعبہ عالم و عامل | ازین دار فنا سوئے بقا آمد و رہا من
درین اندوہ شد تاریک در چشم جہان آنشد | بگفتم سال تاریخش بود باغ جنان مسکن

سنہ ۱۲۱۹ ہجری

سنہ ۱۲۶۹ ہجری

تاریخ اتمام کتاب جامع التفاسیر تصنیف حضرت میرور رحمۃ اللہ علیہ حسب فرمایش نواب نصیر الدینخان خلف جناب مولانا صاحب سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

اطلاع	این نسخہ جامع التفاسیر از روے حق ست سال طبعش	قطب الدینخان نمود تسطیر شد طبع جامع التفاسیر	عام

۱۲۹۵

اب خدمت مین صاحبان مطابع کے یہہ عرض ہے کہ کوئی صاحب قصد چھاپنے اس کتاب تصنیف کا نفرماوے فائدہ سمجھکر نقصان نہ اوٹھاوے جسقدر نسخے کتب ہذا کے مطلوب ہون درخوست اپنی اس نیازمند کے پاس بھیجکر طلب فرماوین اور اگر احیاناً کسی صاحب نے بلا اجازت راقم کے قصد چھاپنے کتاب ہذا کا کیا تو بموجب قانون کے مستوجب بازپرس اور جرمانہ کا ہوگا

العبد

محمد نصیر الدینخان خلف حضرت مولانا حاجی محمد قطب الدینخان صاحب مغفور

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ ق تا آخر سورۃ الملک

سورۂ ق

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۃ الملک تا آخر سورۂ والناس

تبارک الذی

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل واہب مواہب علیہ سلال مشکلات خفیہ وجلیہ از تصنیف زبدة المفسرین نخبة المحدثین مولانا حاجی الحرمین
نواب محمد قطب الدین خانصاحب نور الله مضجعه و مرقده وجیز الالفاظ کثیر المعانی قلیل العبارت وغزیر المبانی مسمی

جامع التفاسیر

۱۲۹۲

باہتمام وسعی وتصحیح حتی الوسع راجی مغفرت رب العالمین غیاث الدین المشتہر بہ محمد عزیز الدین عفا الله عنه عما
سلف وما مضت وبہ بدل سیاتہ بالحسنات فی الحال والاستقبال بفرمایش نواب محمد نصیر الدین خان صاحب خلف مولانا مرحوم

در مطبع مرتضوی دهلی طبع گردید